نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف صحیفہ لطیف کنوز احادیث رامفاتیح ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی

ربع چہارم

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم تحریر فاضل بے نظیر محدث فہمی مولانا مولوی محمد قطب الدین خاں صاحب دہلوی دامت برکاتہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

نورٌ علیٰ نورٍ یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف صحیفۂ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع چہارم

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث علیمی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

رب یسر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

کتاب الطب والرقی

یہ کتاب ہی بیچ بیان اسباب اور منتروں کی ف طب ساتھ زیر طاکی مشہور ہی اور کہا سیوطی نی کہ طب ثلاثہ الطا ہی یعنی علاج کرنیکی او طب ساتھ زیر طاکی
بمعنے سحر کی بہی آیا ہی اور مطبوب بمعنی مسحور کی اور طب جامع ہی دو قسم کو جسمانی اور نفسانی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت اور دفع مرض کی اور نفسانی علاج نفس کا ساتھ ازالہ اخلاق
ردیہ ملکہ کی اور دوائین بہی دو قسم کی ہین طبیعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ تریاق اور دوا ہی [illegible] اور حضرت علاج کرتی ہی ساتھ
ساتھ طبیعیہ کی بہی اور روحانیہ کی بہی اور رقی جمع رقیہ کی ہی یعنی منتر کی کہ منتر پڑہا جاوے اور منتر کہتی ہین اور رقیہ ساتھ قرآن اور اسمای الٰہی کی جائز ہی
بالاتفاق اور ماسوا اسکی اگر کلمات ایسی ہون کہ معلوم ہون معانی اونکی اور مخالف نہون شریعت کی وہ بہی جائز ہین ورنہ الاجماع نہین اور جو کچہ کہ اہل عزائم کرتی ہین
مین مثل حفظ ساعات وغیرہ کی مکروہ و حرام ہی نزدیک اہل دیانت و تقوی کی کذا قال العلماء

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما انزل اللہ داء الا انزل لہ شفاء رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین اوتاری اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نی کوئی بیماری مگر کہ اوتاری ہی اور پیدا کی اوسکی لیئی شفا یعنی علاج یعنی دوا کہ شفا بخشتی ہی
نقل کی یہ بخاری نی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داء دواء فاذا اصیب دواء الداء برء باذن اللہ
رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ہر بیماری کی دوا ہی پس جسوقت کہ پہونچ جاوتی ہی دوا بیماری کو اچہا
ہو جاتا ہی ساتھ حکم اللہ کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی ساتھ ارادہ اوسکی کی یہ قید اسلیئی لگائی تاکہ کوئی یہ گمان نکری کہ دوا سی شفا ہوتی ہی شفا اسمین ہی تفسیر اسکی
روایت سیدی مین آئی ہی کہ نہین کوئی بیماری مگر کہ اوسکی لیئی دوا ہی پس جبکہ بیمار دوا پیتا ہی تو بہیجتا ہی اللہ عزوجل ایک فرشتہ کہ اوسکی ساتھ پردہ ہوتا ہی
پس رکہتا ہی وہ اوسکو درمیان بیماری اور دوا کی پس جو کچہ کہ دوا پیتا ہی بیمار نہین واقع ہوتی بیماری پر پہر جبکہ ارادہ کرتا ہی اللہ اوسکی اچہی ہونیکا حکم
کرتا ہی فرشتہ کو ساتھ اوٹہا لینی پردہ کی پہر پیتا ہی مریض پس نفع دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی بسبب اوسکی انتہی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دوا کرنے

کی ہے ... لہذا فاعل اللہ تعالیٰ ہی ہے اور دوا کرنی بھی نقصان نہیں رکھتی ہے

اسکی تدبیر ... ساتھ دعا کی اور توکل کی ... مگر ... حاصل کہ رعایت اسباب کی ساتھ دوا وغیرہ کی نہیں منافی ہے توکل کو جیسی کہ نہیں منافی ہی دفع کرنا بھوک کا ساتھ کہانی کی آنحضرت سید المتوکلین بھی دوا کرتی تھی **وعن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفاء فی ثلث فی شرطۃ محجم او شربۃ عسل او کیۃ بنار وانا انہی امتی عن الکی رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفا بیچ تین چیزوں کی ہی بیچ لگانی سینگی کہینچنی والی کی یا پینی شہد کی یعنی نرا شہد ہو یا پانی وغیرہ میں ملا ہو یا بیچ داغنی کی ساتھ آگ کی اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنی سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** مجمع ساتھ زیر میم اور جزم حا اور زبر جیم کی سینگی کہینچنی والا اور بیمار کہ دورہ لوتا ہی کہ جس سی کہینچی وہی ہیں یعنی استرہ اور شرطہ ساتھ زبر شین کی کہینچنی لگانی یا خون نکلنا ہی ہی قی شرط محجم کا یہ ہوا کہ بیچ کہینچنی لگانی کے استرہ ہی یا اور سفر السعادۃ کے مصنف نی لکہا ہی کہ علما نی کہا کہ اس حدیث میں اختیار ہی طرف صحت تمام امراض مادی کی اسلیی کہ امراض دموی ہی یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہیں تو علاج اونکا ساتھ نکالنی خون کی ہی اور اگر باقی تین قسمیں ہیں تو علاج اونکا ساتھ اسہال کی ہی اور بیچ شہد کی تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھ داغنی کی آگ سی اشارت کی اس حالت پر کہ طبیب عاجز ہی عاجز آ رہی اسلیی کہ نفع ہوتا ہی داغنی سی خلط باقی کے منقطع نہیں ہوتا مادہ اوسکا مگر داغنی سی چنانچہ طیبی کہا ہی کہ آخر الدواء الکی یعنی اور نہی ہی داغنی سی باوجود ہونی اسکی کی علاج اس سبب سی ہی کہ عرب عقیدہ رکہتی جانتی تہی اوسکو اور کہتی تہی کہ وہ قطع کر دیتا ہی مادہ علت کو یقینا اور اگر داغیں نہیں تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تہا درمیان اونکی کہ آخر الدواء الکی پس نہی کی اوس سی واسطی کہ نفع میں نہ گرفتار ہوں اور نہی اس سی تنزیہی ہی والا اگر داغنی اور امید شفا کی حق سی رکہی تو جائز ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ نہی داغنی سی بیچ موضع خطر ترہ و کی ہی یعنی جہان کہ داغنی میں خوف ہلاک اور سرایت کا ہی اور جزم نفع فائدی کا اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ حدیثیں بیچ مقدمہ داغنی کی مختلف آئی ہیں بعضی دلالت جواز پر کرتی ہیں اور بعضی نہی پر جیسی یہ حدیث اور صد حدیثیں اور بعضی حدیثوں میں آیا ہی کہ دوست نہیں رکہتا ہوں میں داغنی کو اور کہیں مدح ہوئی ترک کی ہی او سکی ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثوں کی علمائی لکہا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اوپر جواز کی اور عدم محبت دلالت منع پر نہیں کرتی اور مدح اوس کی ترک پر دلالت کرتی ہی اور اولویت ترک او سکی کی اور نہی محمول اسپر کہ داغنا بطریق اختیار کی بلا سبب ضرورت کی بلکہ بیچ دفع مرض کی احتیاج اوسکی ہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی ارتکاب اسکی ہی بسبب نفع ہونی کی بیچ درجہ شرک خفی کی ہی اور بعضوں نی کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیوں کی تئیں بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تہا اور صحت ان یقینی تہی اور حاصل کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوس میں بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم **وعن جابر** قال رمی ابی یوم الاحزاب علی اکحلہ فکواہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے ہفت اندام میں دن احزاب کی کہ اوسکو جنگ خندق بہی کہتی ہیں پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا نی یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتہ داغا تا خون بند ہو جاوی نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال رمی سعد بن معاذ فی اکحلہ فحسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ بمشقص ثم ورمت فحسمہ الثانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام میں پس داغ دیا اوسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی ہاتہ سی ساتہ پیکان تیر کی پہر سوج گیا ہاتہ اونکا پس داغا اوسکو دوبارہ نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی بن کعب طبیبا فقطع منہ عرقا ثم کواہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ابی بن

ابی بن کعب ایک طبیب نبوی کا نی طبیب [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام قال ابن شھاب السام الموت والحبۃ
السوداء الشونیز متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اونہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی
بیماری سے سوای سام کی کہا ابن شہاب نے کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے کہ اگرچہ یہ حدیث شامل ہی
کہ کلونجی میں شفا ہی ہر بیماری سے ولیکن مخصوص ہی ساتھ ان امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سے پیدا ہوتی ہیں کیونکہ وہ حار یابس ہی پس نفع کرتی ہی
ان امراض کو کہ ضد اوسکی ہیں اور بعضی نے کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا میں ساتھ ترکیب کے اور کرمانی نے کہا کہ تعیین ہے عموم لفظ
استعمال کی طرز سفر السعادۃ کی صاحب نے کہا کہ ایک جماعت اکابر سے بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتھ کلونجی کی کرتی تھی اور بعضی بیچ تمام امراض کی شہد
استعمال کیا کرتی تھی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض اونکی دفع ہوتی تھی وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء
فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال لہ ثلث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم یزدہ
الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرأ متفق علیہ اور روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا بھائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلی آتی ہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ پلا اوسکو شہد پس پلایا اوسکو پھر آیا وہ اور کہا پلایا تھا میں نے اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نے مگر دست کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتی تھی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ زیادہ چلتا پھر آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا میں نے اور پیٹ زیادہ چلا پھر آیا چوتھی
بیرے اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نے پلا تو اوسکو شہد پس کہا اوسنے کہ تحقیق پلایا اوسکو پس نہ زیادہ کیا اوسکو شہد نے مگر پیٹ چلنا پھر فرمایا آنحضرت
نے کہ سچ کہا اللہ نے اور جھوٹا ہی پیٹ بھائی تیری کا پھر پلایا اوسنے بھائی کو شہد پس اچھا ہو گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف پلایا اوسکو شہد یعنی بعد اوسکے
پانی میں اور حضرت علی سے منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس چاہئے کہ مانگے اپنی بیوی سے کہ ہبہ کر دے وہ اوسکو اپنی مہر میں سے پھر خرید کرے اوسکا شہد اور اوسکو
پانی میں لا کر پیوے پاوے گا شفا با برکت اور سچ کہا اللہ نے یعنی اس آیت میں فیہ شفاء للناس یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پیوے گا تو اوسکی پیٹ
آرام ہوگا و مراد ہی اور جھوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنے اور شفا نہ قبول کی تو عرب استعمال کرتی ہیں کذب کو جگہ خطا کی جیسے کہ کذب سمعہ جھوٹ کہا کان اوسکے
نے یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اوس چیز کی کہ سنی اور جانا چاہیے کہ لوگوں کو بیچ حکم فرمانے آنحضرت کی ساتھ پینے شہد کی اس مادہ میں توقف و حیرت
ہی یعنی شہد مسہل ہی اور چلانے والا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتھ پلانے اوسکی کی بیچ دفع پیٹ چلنے کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا کیونکہ ہر بار کہ شہد پلایا
پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعای آنحضرت سے اور معجزہ اونکی کی ہو بیچ مادہ خاص کی پس دوسروں کو اوپر قیاس نہیں کر سکتی اور
یہ ہی اگرچہ ایک روش نیک ہی اہل ایمان کی لیے ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتھ پلانے شہد کی اس مادہ میں موافق مذہب
طب کے ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلیے کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب بدہضمی اور امتلای مادہ فاسد کی تھا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی
اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب طب کی ہی اور صاحب سفر السعادۃ نے کہا کہ طب نبوی ساتھ طب اطبا کی نسبت نہیں رکھتی اسلیے کہ طب نبی کی ہی من عند اللہ
اسلیے کہ صادر ہوئی ہی وحی آسمانی سے اور قلب مبارک اور کمال عقل سے اور طب غیر اونکی کی اکثر ظن اور تجربہ سے کہ محتمل خطا کا ہی اور یقین ہی اور جو کوئی کہ
ساتھ طب نبوی کی کہ متعین الفلاح ہی منتفع نہو بالیقین جانا چاہیے کہ نقصان ایمان اوسکی سے ہی اور جو کوئی اوسکو ساتھ قبول و صدق تمام

کی چھینکیں ... ہو ... اور ... حال اوسکی کا ... ہی ... پیٹ اوسکی کو اور ...
جاوے یعنی ... اوسکی ... کیا ہی نا تمہ د باسمہ التوفیق ہرج وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اوسکے بہرے ہوسے سینگی کھچوانا اور استعمال کرنا
قسط بحری یعنی کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قسط میں منافع بہت ہیں عورتیں نفسا ہوتی ہیں
اوسکی اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہروں کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو
اور اوسکی پینی سی پیٹ کی کیڑے مرجاتے ہیں اور چوتھے دن کی تپ کو بھی نفع کرتی ہی اور اوسکے لگانے سی چھائیان اور چھیپ جاتی رہتی ہے
اور وہ جوتی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور بخار اور وبا کو اور سوای اسکے منافع اس میں بہت ہیں کہ کتب طب میں مذکور ہیں
اسلیے اوسکو افضل دواؤں کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ
اور بحری افضل ہی ہندی سی اور گرمی اس میں کم ہوتی ہی ہرج وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی
انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکوں کو ساتھ دبانے کی ہاتھ سی یا کپڑے سے
بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکوں کی حلق
میں پیدا ہوتی ہی جوش خون سی دائیان اسکی دفع کی لیے لڑکی کی تالو کو انگوٹھے سی دباتی ہیں اور وہیں سے خون سیاہ
نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی میں گھس کے ناک میں ٹپکا دی کہ اوسکو سعوط کہتے ہیں پس
وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اوسکو دفع کریگا اور کٹ حار یابس ہے اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنے کو ساتھ کٹ کی
تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکوں کو حرارت سی ہوتا ہی خصوصًا نواح حجاز میں کہ حار ہی اور
علما اونکا جواب یہ دیتے ہیں کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھ کٹ کی مفید ہوتا ہے
اوسکو اسلیے کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیۃ بھی ہوتا ہی یا آنکہ ہو سکتا ہی کہ یہ معجزات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہو واللہ اعلم ہرج وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا
ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام قیس سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتھ اس دبانے کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال اس
عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیے کہ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہی ایک اون سات میں سے ذات الجنب ہی سعوط کے
جاوی عذرہ سی یعنی عذرہ کی دفع کی لیے ناک میں ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہ میں باچھ کی طرف سی ٹپکائی
جاوی ذات الجنب سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دغر الخ دغر کہتی ہیں حلق کی دبانے کو اونگلی سے بسبب عذرہ کے

اولی اور اصوب ہی اور بتقدیر اطلاق کی وہی علاج مذکور نہین حاصل ہو کہ عود واُو اسپند اولاد کہ علاج ساتھ اوسکے کی بیماری
مذکور ہین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سی یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی
کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعضون نی ساتھ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین
لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب وہ ہے جاری ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلک سی ہی اور یہان ذات الجنب
سے ریاح غلیظ ہین کہ جمع ہو جاتے ہین نواحی پہلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اوسوقت اور
شاید کہ باقی مشہور رہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہ بہت بیماریکو
مفید ہے جیسی کہ بعض اسمین سے اوپر مذکور ہو کین شاید کہ سات مین بہت نفع کرتی ہو اس لیے اون کو ذکر فرمایا اور بعضون نے
کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی ۱۲ منہ
وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا
بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اوسکو ساتھ پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے
کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کی یعنے نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت
پر ہے جیسی کہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی
بھی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینے والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی بسبب گرمی
آفتاب کی یا حرکت یا غضب یا مانند اسکے سے اوسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنی پانی بدن پر ڈالنی سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد
ٹھنڈا کرنے سے استعمال کرنا ہی دواون سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنی سی یہ ہی کہ بلند پانی پلاوی اوسکی برکت سی خدا
تعالی تپ کو دور کر دیگا کما صرح مولانا عبد الحق **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا اذن دیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم سی اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کی ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** مراد افسون سے
دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کی اور دعائین نظر کی ابتدای کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنک زہردار
سی اور مراد بیماری اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کی حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک
بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتے ہین شباہت دی اوسکو ساتھ چیونٹی کی بسبب انتشار اسکے سے
اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اسیلئے ذکر کیا کہ افسون ان مین
اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہے افسون مگر ان تین چیزون مین

کے ساتھ استکے بعد ازان رخصت ہوئی علی اللہ ...… اہتمام شان ... لوگون سے

والسلام و عن عائشة قالت امر النبي صلى الله عليه وسلم ان نسترقي من العين متفق عليه

اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑہوا وین ہم نوک سے

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے و عن ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم راى في بيتها جارية في وجهها

سفعة يعني صفرة فقال استرقوا لها فان بها النظرة متفق عليه اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گہر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکے چہرے مین سفعہ یعنی زردی تہے

فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑہوا و واسطے اسکے پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف

ظاہر حدیث سی نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کے ولیکن شارحون نے اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر

اسکی تیز تر بہال سے ہے و عن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرقى فجاء آل عمرو

بن حزم فقالوا يا رسول الله انه كانت عندنا رقية نرقي بها من العقرب وانت نهيت عن الرقى فعرضوها

عليه فقال ما ارى بها باسا من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے

کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئے آل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تہے

پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑہتے ہین ہم اوسکو ڈنک مارنے

بچہو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پہر عرض کیا اونہون نے وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے یعنے تا معلوم کریں کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکہتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے

تم مین سے یہ کہ نفع پونہچاوے اپنے بہائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پونہچاوے اوسکو یعنے جس طرح کہ ہو خواہ منتر

ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے و عن عوف بن مالك الاشجعي قال كنا نرقي

في الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى في ذلك فقال اعرضوا علي رقاكم لا باس بالرقى

ما لم يكن فيه شرك رواه مسلم اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہا کہتے ہم پڑہتے منتر

جاہلیت کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا

بیان کرو روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اس مین شرک نقل کی یہ مسلم نے

ف یعنے اس مین اسما جن و شیاطین کے ہون اور معانی اوسکے سے کفر لازم نہ آوے اسیلیے کہا ہے علمانے

کہ جن الفاظ کے معانے معلوم نہون افسون ساتہ اونکے نہ کرنا چاہیے مگر اسکا نقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن

بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتہ انسان کے رکہتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑہے جاتی ہین

افسون ساتہ اسما شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات اون کو اور نکل جاتے ہین جگہ سے ... اور اسی طرح

سانپ کے کاٹے ہوئے کو ... کبہی اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑہا جاتا ہے

اوسپر افسون سا تہ نامون شیاطین ... سیلان کرتا ہے زہر اوسکا بدن انسان سے تاہ دفع ہو جاتا ہے
اوس سے پس اجماع ہی علمائی امت کا اوپر کہ مکروہ ہے افسون کرنا بغیر کتاب اسد اور اسما و صفات اسکے سے
اور بزرگتر ین افسونون کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورہ فاتحہ ہے اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور وہ آیتین
کہ مشتمل ہین اوپر مانگنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات نبی صلی اسد علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئی
ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسیکی
نظر اپنی مال پر یا شمر زند پر کہ جو اوس کو خوش لگتا ہی پڑی چاہیے کہ کہے ما شاء اسد لا قوۃ الا باسد اور منقول ہی حضرت
عثمان رضی اسد عنہ سے کہ دیکہا اونہون نی ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کر و گڑہا ٹہوڑی اسکے کا تا نظر اوسکو
نہ لگے اور افسونون مشہورہ سی آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نی آپ کی جناب مین
بیٹی کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نی قرآن مین آیات شفا کو پس
پائین مین نی چہہ جگہہ کہ وہ یہ ہین ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ
فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء
پس لکہا مین نے ان آیات کو اور پانی مین دہو کر پلائین اوسکو پس شفا پائی اوسنے فی الحال گویا بند اوسکے پاؤن سے
کہولا گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعد چلپی نے بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سعد ابو القاسم قشیری کی
لایا ہے اور دیکہنا اسد تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑہنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکہنا انکا چینی کے باسن
مین اور دہو کر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکہا مین نے بہت مشائخ کو کہ
لکہتے تہی ان آیات کو واسطی بیماری کی رہائیہ کہ یہ مذکورات کہ اجزاء آیات ہین انہین کو لکہی یا تمام آیتین جو کچہہ کہا گیا
ہی لکہنا انہین مین بہتر ہی واسد اعلم ترجمہ وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العین
حق ولو کان شیء سابق القدر سبقتہ العین واذا استغسلتم فاغسلوا رواہ مسلم اور روایت ہے
ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اسد علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑہنے والی
تقدیر سے تو بڑہ جاتی اوس سے نظر اور جسوقت کہ طلب دہوئی کی کیے جاؤ تم پس دہو و نقل کی یہ مسلم نی ف
نظر حق ہی یعنی کار کرجانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچا جان کر نظر کری ثابت و واقع ہے ساتہ تقدیر الہی کے
اور حق تعالی نی یہ خاصیت بعضون مین رکہی ہی مانند سحر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اون چیز کا کیا ہے
اور بڑہنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیش اون سی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور متغیر کردیتی اوسکو
اور یہ مبالغہ ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکی کی اشیا مین اور طلب دہوئی کی کیے جاؤ الخ عادت
تہی لوگون کی کہ نظر لگانی والی کی ہاتہ پاؤن اور ازار کے نیچے سے دہو تے تہے اور وہ پانی ڈالتے تہے اوپر
جسکو نظر لگے تہے اور اوسکو سبب شفا کا جانتی تہی پس آنحضرت نی اسکی رخصت دی اور اوسکے فائدہ اسمین یہ ہے

کہ وہ ہم مرتبہ ہو جاتا ہی اور بطور آس دعا دونی کا فصل دوسری بالکل اسپر نہ بن اوی کا اور بہت علماء اہل حق اسپر ہین کہ اثر نظر ... حق قول
وغیرہ مین اور بعضی لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہین جیسی کہ تاثیر دعا و صدقہ کی وہ نفی کرتی ہین کہ یہ چیز مقدر مین ہی ہوئی اور حل ہی ...
نہین جانتی کہ تقدیر منافات ساتہ عالم اسباب کی نہین رکہتی اور تاثیر اور خاصیت نظر کی اس سبب سے ہی کہ یہ خاصیت اللہ تعالی نی اس مین رکہدی
اور اسکو سبب کیا ہی اور حدیث العین حق دلیل اہل حق کا ہی اور جب شارع نی خبری اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ازان کلام کیا ہی علماء
نی کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہی اور ضرر پہونچاتی ہی بعضی نظر لگانی والون سی منقول ہی کہ کہا اونہون نی کہ جب ہم دیکہتی ہین کسی چیز کو اچہا
جان کر تو ایک حرارت پاتی ہین ہم کہ آنکہ سی نکلتی اور بعضون نی کہا کہ نظر لگانی والی کی آنکہ سی قوت سمیہ منبعث ہوتی ہی اور متکیف ہوتی ہی
ساتہ اوسکی ہوا اور پہونچتی ہی نظر زدہ کو اور باعث ہوتی ہی فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ افعی سی پہونچتا ہی یعنی بعضی افعی ایسی ہوتی ہین کہ مجرد نظر
کرنی کی زہر پہونچاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی حاصل کہ مثال تیر کی ہی کہ ایک چیز نظر لگانی والی سی جانب نظر زدہ کی روانہ ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع
کہ بچاوی اوسکو کری درمیان مین نہو تو پہونچتی ہی اور کارگر ہوتی ہی اور اگر کوئی مانع درمیان مین ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سی
تو نہین پہونچتی اور نہین نفوذ کرتی ہی اور اگر حرز قوی ہو نظر لگانی والی ہی کی طرف پلٹ آتی ہی مانند تیر معکوس کی بر تقدیر سخت سپر کی اور جیسی کہ
بعضون مین قوت اور خاصیت نظر کی رکہی ہی نفوس کاملہ کو قوت اور تصرف منع اوسکی کا بہی دیا ہی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن اسامة بن شريك قال قالوا يا رسول الله أفنتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فان الله
لم يضع داء الا وضع له شفاء غير داء واحد الهرم رواه احمد والترمذي وابو داود روایت ہی اسامہ بن شریک
سی کہ کہا عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا کہ ہان ای بندو اللہ کی دوا کرو اسلیی کہ تحقیق اللہ تعالی نی نہین
رکہی ہی کوئی بیماری مگر کہ معین کی اوسکی لیی شفا سوای ایک بیماری کی کہ وہ بڑہاپا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی **ف** اس حدیث
مین اشارہ ہی اسپر کہ دوا کرنی نہین منافی ہی عبودیت و توکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہی کو جانو اور دوا کو نرا سبب شفا کا
جانو وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكرهوا مرضاكم على الطعام فان الله
يطعمهم ويسقيهم رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیمارون کو کہانا کہلانی پر اسلیی کہ اللہ تعالی کہانا کہلاتا ہی انکو اور پلاتا ہی انکو نقل کی
ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** کہانا کہلانی پر یعنی کہلانی پلانی پر اور انہین کی حکم مین ہی دوا اور آخر جملہ
حدیث کی یہ معنی ہین کہ قوت بخشتا ہی اللہ تعالی اور مدد کرتا ہی ساتہ اوس چیز کی کہ فائدہ دیتی ہی مثل فائدہ کہانی اور پینی کی اور زندہ رہنا
اور قوت ہونی ساتہ قدرت الہی کی ہی نہ ساتہ کہانی پینی کی حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز مین مشغول ہی کہ احتیاج طعام کی نہین رکہتا اور اگر ساتہ
جریان عادت کی کوئی سبب فی الجملہ بقا کی چاہتی تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل اوسکو کرتی کافی ہی وعن انس ان
النبي صلى الله عليه وسلم كوى اسعد بن زرارة من الشوكة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی
انس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی
ف داغ دیا یعنی اپنی ہاتہ سی یا کسی کو حکم کیا داغنی کا اور نہین معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیی داغ کہان دیا تہا وعن زيد بن
ارقم قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتداوى من ذات الجنب بالقسط البحري والزيت رواه الترمذي

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتی [illegible]
زیت اور ورس کی واسطی علاج ذات الجنب کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ورس ایک زرد اور خوشبودار گھاس ہی کی نام ایک گھاس کا ہی کہ زرد ہو
مانند زعفران کی اور سی رنگتی ہین اور ظاہر یہ ہی کہ علاج ذات الجنب کا ساتہ انکی بطریق لدود کی یعنی پلانی کی منہ مین ہوگا *
وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ
قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ الشِّفَاءُ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ فِي السَّنَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اسماء بنت عمیس سی یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی پوچھا انسی کہ ساتہ کس چیز کی جلاب لیتی ہو تم کہا ساتہ شبرم کی فرمایا گرم ہی گرم ہی کہا اسماء نی پھر جلاب لیا مین نی ساتہ سنا کی
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتی کوئی چیز کہ ہوتی اوسمین شفا موت سی تو البتہ ہوتی بیچ سنا کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی
کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** شبرم نام ایک گھاس کا ہی کہ دست لاتی ہی اور بعضون نی کہا کہ وہ دانہ ہی جوش دی کر پلاتی اوسکا پانی اور
لفظ حار دوسرا بیچ حار اور تشدید رے کی ہین اکثر صحیح نسخون مین اور اصول معتمدہ مین اور بعضون نی دوسری لفظ کو ساتہ جیم کی ضبط کیا
تو پہلا اتباع ہی اور اتباع یہ ہی کہ ایک لفظ مثل بعد لفظ موضوع کی کہ مناسب ہوتا ہی لاتی ہین واسطی مبالغہ کی جیسی چادر وادر اور یہہ تقدیر [illegible]
کہ شبرم نہایت گرم ہی کہ حار درجہ چہارم مین ہی اور اطبا نی منع کیا ہی اسکی استعمال سی بسبب زیادہ مسہل ہونی اسکی کی اور اخیر حدیث مین مبالغہ ہی بیچ
تعریف سنا کی اشارہ ہی امراض کثیرہ سی اوسنا سہل کی ہی دوا عجیب ہی کہ اصلا اسمین خوف ضرر کا نہین اور قریب باعتدال ہی گرم ہی بیچ
اول درجہ کی اسہال کرتی ہی صفرا اور سودا اور بلغم کو اور تقویت بخشتی ہی جرم قلب کو اور جملہ خاصیتون اسکی سی یہ ہی کہ نفع کرتی ہی وسواس سی [illegible]
وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ
دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
تحقیق اللہ تعالیٰ نی اوتاری ہی بیماری اور دوا اور مقرر کی ہی واسطی ہر بیماری کی دوا پس دوا کرو ولیکن نہ دوا کرو ساتہ حرام کی نقل کی یہ ابوداود
ف ساتہ حرام کی یعنی مثل خمر اور خنزیر اور مانند انکی کہ جو حرام ہین مت دوا کرو اور بیچ نہی کی دوا کرنی سی ساتہ حرام چیزون کی مطلق اور ساتہ
شراب کی علی الخصوص حدیثین متعدد وارد ہین ابن مسعود سی روایت ہی کہ خدای تعالیٰ نی نہین کی شفا تمہاری اون چیزون مین کہ حرام کی اون
پر اور طارق جعفی نی سوال کیا آنحضرت سی شراب کی بنانی کا منع فرمایا اونکو اونہون نی کہا کہ دوا کی لیی بناتا ہون مین فرمایا وہ دوا نہین ہی
بلکہ بیماری ہی اور فرمایا مین نی اوس کو امر نجس فلا شفاہ واللہ اور بعضی روایات فقہیہ مین آیا ہی کہ اگر اطبای حاذق اتفاق کرین کہ اس بیماری کی سوای اسکی
دوا نہین ہی جائز ہی دوا کرنی ساتہ اسکی ولیکن جو حاذق اور کامل ہون اور اتفاق انکا اور انحصار دوا کی اوس چیز مین متعذر ہی انتہی وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِيْثِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دوای خبیث سی نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی
ف یعنی دوای نجس اور حرام کی استعمال سی منع فرمایا یا مراد خبیث سی دوای بدمزہ بدبو ہی کہ طبیعت اوسکی استعمال سی متنفر ہو یہ خوش نہین کی

نفع ہوتا ہے اسی سبب سے ہوا ... ہی تو ... ہوئی ہے وعن سلمٰی خادم النبي صلى الله عليه وسلم

قالت ما كان أحد يشتكي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعا في رأسه إلا قال احتجموا ولا وجعا في رجليه إلا قال اختضبهما رواه أبو داود اور روایت ہے سلمٰی خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا انہوں نے کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی کچھ درد سر کی یعنی اس طرح کہ ہوتی کثرت خون سے مگر فرماتے بھری ہوئی سینگے کچھواؤ اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤں اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ سبب گرمی کے ہوتا مگر فرماتے مہندی لگاؤ ان کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف یہ حدیث مطلق شامل ہے مردوں اور عورتوں کو لیکن لائق یہ ہے کہ اکتفا کرے مرد ساتھ مہندی لگانے کی کہ پاؤں اور پرہیز کرے مل کر خون پر لگانے سے تا کہ احتراز کرنے کی مشابہت عورتوں کی سے حتی الامکان وعنها قالت ما كان يكون برسول الله صلى الله عليه وسلم قرحة ولا نكبة إلا أمرني أن أضع عليها الحناء رواه الترمذي اور روایت ہے سلمٰی سے کہا نہ پہنچتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند اوس کا اور نہ زخم پتھر یا کانٹے کا مگر فرماتے مجھ کو یہ کہ رکھوں اوس پر مہندی نقل کی یہ ترمذی نے ف اس لیے کہ مہندی کی برودت سے تخفیف ہو جاتی ہے بیچ حرارت اور الم زخم کی وعن أبي كبشة الأنماري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحتجم على هامته وبين كتفيه وهو يقول من أهراق من هذه الدماء فلا يضره أن لا يتداوى بشيء لشيء رواه أبو داود وابن ماجه اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھری ہوئی سینگے کچھواتے تھے اپنے سر مبارک پر اور درمیان دونوں مونڈھوں اپنے کے اور فرماتے جو شخص کہ نکالے بعض ان خونوں میں سے پس نہیں ضرر کرتا اوس کو کہ نہ دوا کرے کچھ واسطے کسی بیماری کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف اپنے سر مبارک پر الخ احتمال ہے کہ کبھی سر پر سینگی کچھواتے ہوں اور کبھی درمیان میں مونڈھوں کی اور احتمال یہ بھی ہے کہ دونوں جا سے کچھواتے ہوں ایک بار اور خونوں میں سے ظاہر یہ ہے کہ مراد خون ان اعضای مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ احتیاج ہو اوس کی نکالنے کی وعن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم احتجم على وركه من وثء كان به رواه أبو داود اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگے کچھوائے اپنی بھری ہوئی کولے پر سبب موچ کی کہ آئی تھی حضرت کے پاؤں مبارک کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف وثی ساتھ زبر واؤ اور جزم ثاء اور ہمزہ کی درد اور ضرب کہ پہنچی عضو کو بغیر اس کے کہ ٹوٹے ہاڑی وعن ابن مسعود قال حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ليلة أسري به أنه لم يمر على ملأ من الملائكة إلا أمروه مر أمتك بالحجامة رواه الترمذي وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کی ہے یہ کہ نہیں گذرے اوپر کسی جماعت کے فرشتوں میں سے مگر کہ حکم کیا اونھوں نے حضرت کو یعنی پہنچایا اونکو حکم الٰہی کہ حکم کرو اپنی امت کو ساتھ پچھنوں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف پچھنوں کی فضیلت کے سبب یہ ہے کہ پچھنے خون کو نواحی جلد سے اخراج کرتے ہیں اور سب اطبا قائل ہیں اس کی کہ بلاد گرم میں پچھنے افضل ہیں فصد سے اس لیے کہ خون اونکا رقیق اور پختہ ہوتا ہے اور اوپر سطح بدن کی آجاتا ہے اور پچھنوں سے نکلتا ہے نہ فصد سے اور مراد امت سے وہ عرب ہیں کہ اوس وقت میں موجود تھے یا مراد امت سے قوم حضرت کی ہے یا مراد امت سے عام ہیں کہ جنکو حاجت پڑے خون نکالنے کی حضرت صلعم کی امت میں سے وعن عبد الرحمن بن عثمان أن طبيبا سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن ضفدع يجعلها في دواء فنهاه النبي صلى الله عليه وسلم عن قتلها رواه أبو داود اور روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان سے یہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دوا میں مینڈک کی کہ ڈالیں کہ درست ہے یا نہیں پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے

اسکی بھی نقل کی ہے ابوداؤد نے **ف** اور شاید کہ اسکو بھی ہو ... بسبب ان باتون کی ...
اسلئے کہ روایت کی جامع صغیر میں ... ہے کہ منع کیا ہے دوا خبیث سے اور شاید کہ حضرت نے منع کیا اوس سے بسبب نجاست اوسکی
ساتھ اوسکی یا تو اسکی نجاست و حرمت کے لیے کیونکہ نہیں جائز ہے علاج کرنا ساتھ حرام چیزون کے یا واسطے کراہت طبع کی اور تنفر کی اوس سے اس سبب
کہ کبھی حضرت نے اوس میں منفعت پائی اور ہر چیز میں کہ کبھی طبیب نے اس میں منفعت ہے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ
وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگے بھری ہوئی کھچواتے بیچ دو رگ کے
کہ دونوں طرف گردن کی ہیں اور درمیان مونڈھوں کی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ عبارت اور تھے حضرت
سینگے کھچواتے سترھویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ
الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم دوست رکھتے تھے کھچوانی سینگے سترھویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بھری ہوئی سینگے کھچوا دے سترھوین
اور انیسوین اور اکیسوین کو ہووے گی شفا ہر بیماری سے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ أَبَاهَا كَانَ يَنْهَى
أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ
لَا يَرْقَأُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سے یہ کہ تحقیق اونکے باپ تھے منع کرتے اپنے گھر کے لوگون کو سینگی کھچوانے سے
منگل کے دن اور نقل کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہے یعنی غلبہ خون کا اس میں ایک ساعت ہے کہ نہیں
تھمتا خون بیچ اوسکے پس اگر اس روز میں خون لیوے شاید کہ موافق اس ساعت کی پڑے اور ہلاک ہو جاوے بہتے خون سے نقل کی یہ ابوداؤد نے
وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَأَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُومَنَّ
إِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ وَقَدْ أُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ اور روایت ہے زہری تابعی سے بطریق ارسال کے نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص سینگی کھچوائے بدھ کے دن یا ہفتہ کے دن پھر پہونچے اوسکو کوڑھ پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ
احمد اور ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے کہ تحقیق اسناد کی گئی ہے یہ حدیث یعنی متصل ہے باعتبار راویون کی ایک اور اسناد کے
اور صحیح نہیں ہے وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہے بسبب اسکے قوت مرسل کو اور مرسل حجت ہے ہمارے نزدیک ...
وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ أَوِ اطَّلَى يَوْمَ السَّبْتِ أَوِ الْأَرْبِعَاءِ
فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ فِي الْوَضَحِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے زہری سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھری ہوئی سینگے کھچوائے یا لیپ کرے کسی عضو بدن پر نورہ کی یا بدھ کے ... ملامت کرے مگر نفس اپنے کو بیچ
پہونچنے کوڑھ کے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَأَى فِي عُنُقِي خَيْطًا فَقَالَ
مَا هَذَا فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِي فِيهِ قَالَتْ فَأَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَنْتُمْ آلَ عَبْدِ اللّٰهِ لَأَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ

كُنْتُ أَخْتَلِفُ إِلَى فُلَانٍ [redacted] رَقَانِي سَكَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْخُسُهَا بِيَدِهٖ فَإِذَا
رَقَاهَا كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكِ أَنْ تَقُوْلِيْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ
النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی زینب عورت عبد اللہ
بن مسعود کی سی کہ تحقیق عبد اللہ نی دیکہا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہ پس کہا میں نی تاگا ہی یہ منتر پڑہا گیا ہی واسطے
میری اس میں کہا زینب نی پس لیا عبد اللہ نی اوس تاگی کو اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا اوسکو پہر کہا تم ای اہل عبد اللہ کی البتہ بی پرواہ ہو شرک
سی اس میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور منکی اور ٹوٹکی شرک ہیں پس کہا میں نی کس طرح کہتی ہو اسطرح یعنی اور حکم کرتی ہو
مجکو ساتھ توکل کی اور نہ منتر کی یاد دہی کی جبسی منتر کرنی میں قادر ہو پایا ہی البتہ تحقیق تہی آنکہ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور میں آمد و رفت کرتی تہی طرف
فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہ کر دم کیا اوسنی آنکہ پر آرام پایا آنکہ نی پس کہا عبد اللہ نی نہیں ہی یہ سو آنکہ کا درد ہونا اوسکا سبب منتر کی مگر کام
شیطان کا تہا شیطان چوکتا تہا آنکہ کو اپنی ہاتہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکہ سی چوکنی اسکی میں کہ تہا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسکہ
تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی کہ دور کر تو بیماری کو ای پروردگار لوگوں کی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی کہ نہ چہوڑے
بیماری کو نقل کی یہ ابوداود نی ف بی پرواہ ہو شرک سی اور محتاج اسکی نہیں کہ بیچ دفع امراض اور مضرتوں کی تمسک ساتہ ان افعال کی کریں
شرک کرتی ہیں اور تعظیم شرک کو ہیں اسلیے کہ سحر اور ٹونا منتر عہد جاہلیت کی تہی کہ مشتمل تہی مضمون شرک کو لہذا قال الشیخ م اور ملا علی قاری
لکہا ہی کہ مراد شرک سی اعتقاد اسکا ہی کہ یہ سبب قوی ہی اور اوسکی لیی کچہ تاثیر ہی پس یہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہ کہ وہ موثر ہی
پس وہ شرک جلی آور منتر یعنی وہ منتر کہ جسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوای اسکی وہ چیز ہو کہ نہیں جائز ہی شرعا اور اسمین داخل ہی وہ
منتر کہ نہ معلوم معنی اوسکی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی یعنی تعویذ کہ لڑکی کی گلی میں ڈالا جاوی اور یہاں وہ تعویذ مراد ہی کہ ہوں اوسمیں اسما اور
اور آیات لیکن بعض نی تولہ کو منتر کہا اور بعضوں نی کہا کہ تمیمہ کہتی ہیں منکی کو کہ عورتیں اولاد کی گلی میں ڈالتی ہیں گمان اونکی یہ کہ اس سی نظر نہیں لگتی اور تولہ
ساتہ زیر تا اور زبر وا و لام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ ڈورے میں یا کاغذ میں ہو کہ محبت کی عورت مرد کی کرتی ہیں اور شرک میں یعنی یہ سب کام اہل شرک
کی ہیں اور مضمون شرک خفی یا شرک جلی کو ہیں جیسی کہ اوپر ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تہا یعنی درد جو تیری آنکہ میں تہا نہیں تہا وہ حقیقۃ
بلکہ ضرب تہا ضربات شیطان سی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہ ابوداود نی
ف نشرہ ساتہ پیش نون و سکون شین معجمہ کی ایک قسم ہی افسون کی کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہیں اور قاموس میں ہی کہ نشرہ رقیہ یعنی
افسون ہی کہ علاج کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی مجنون و مریض یہ حاصل معنی اوسکی رقیہ و تعویذ ہیں پس مراد ساتہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا
وہ رقیہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سی ہی مشتمل اسما بتوں اور شیاطین کو یا زبان عبرانی میں ہو کہ معلوم نہوں معنی اوسکی نہ ساتہ قرآن اور اسمائے الہی
کی ہو وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أُبَالِيْ مَا أَتَيْتُ إِنْ أَنَا شَرِبْتُ تِرْيَاقًا أَوْ
تَعَلَّقْتُ تَمِيْمَةً أَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہیں
پروا کرتا میں جو کچہ کروں میں اگر پیوں میں تریاق یا لٹکاؤں تعویذ گلی میں لٹکانا یا کہوں میں شعر یعنی تصنیف کروں شعر اپنی طرف سی نقل کی یہ ابوداود نی ف

رأى عامر بن ربيعة سهل بن حنيف يغتسل فقال والله ما رأيت كاليوم ولا جلد مخبأة فلبط سهل فأتي رسول

الله صلى الله عليه وسلم فقيل له يا رسول الله هل لك في سهل بن حنيف والله ما يرفع رأسه فقال هل تتهمون

له أحدا قالوا نتهم عامر بن ربيعة قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم عامرا فتغلظ عليه وقال علام

يقتل أحدكم أخاه ألا بركت اغتسل له فغسل له عامر وجهه ويديه ومرفقيه وركبتيه وأطراف رجليه

وداخلة إزاره في قدح ثم صب عليه فراح مع الناس ليس له بأس رواه في شرح السنة ورواه مالك

وفي روايته قال إن العين حق توضأ له فتوضأ له اور روایت ہی ابی امامہ بن سہل بن حنیف سی کہ کہا دیکہا عامر بن ربیعہ

نی سہل بن حنیف کو نہاتی پس کہا عامر نی قسم ہی اللہ کی نہیں دیکہا میں نی کوئی دن مانند آج کی دن کی اور نہ جلد کسی پردہ نشین

کی مانند اس جلد کی یعنی جلد سہل کی کہا ابو امامہ نی پس گر پڑا سہل یعنی گر پڑا زمین پر ماری تو ک اوسکی کی پس لائی سہل رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا گیا واسطی رسول خدا کی ای رسول خدا کی کیا ہی آپ کو رغبت بیچ علاج کرنی سہل بن حنیف کی قسم ہی اللہ کی نہیں

اوٹہاتا اپنا سر پس فرمایا حضرت نے کیا گمان کرتی ہو کسی پر کہ اسکو نظر لگائی ہی پس کہا لوگوں نی کہ گمان کرتی ہیں ہم عامر بن ربیعہ پر کہا راوی نی

نظر لگائی کہا راوی نی پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا کس واسطی قتل کرتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی کو کیوں نہ دعا

دی تو نی اوسکو ساتہ برکت کی یعنی کیوں نہ کہا تو نی بارک اللہ علیک تا کہ نہ تاثیر کرتی آنکہ تیری نظر بد یعنی اعضا اپنی سہل کی لیی دہو ڈال پس دہوئی واسطی اوسکی عامر

نی منہ اپنا اور ہاتہ اپنی اور کہنیاں اپنی اور گہٹنی اپنی اور سرا پنجوں پاؤں کی اور انگلیوں کی اعضا ازار کی اندر کی یعنی ستر اور ران اور

کولی ایک پیالہ میں پہر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل ساتہ لوگوں کی اس حال میں کہ نہ تہا اوسکو کچہ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی

اور کیا نقل اسکو بغوی نی شرح السنہ میں اور نقل کیا مالک نی اور مالک کی روایت میں یوں آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے یعنی نظر لگنی کو تحقیق نظر

حق ہی وضو کر دی واسطی اوسکی پس وضو کیا واسطی اوسکی ف کہا نووی نی کہ صفت وضو نظر لگانی والی کی نزدیک علما کی اس طرح ہی کہ

لایا جاوی پیالہ پانی کا اور نہ رکہا جاوی پیالہ زمین پر پہر لیوی وہ ایک چلو اور کلی کری پہر ڈالی کلی پیالہ میں پہر لیوی اوسمیں سی پانی اور دہووی

اوس سی منہ اپنا پہر لیوی بائیں ہاتہ سی پانی اور دہووی داہنی ہتہیلی پہر لیوی داہنی ہاتہ سی پانی اور دہووی اوس سی ہتہیلی بائیں پہر بائیں ہاتہ سی

پانی لیوی اور دہووی کہنی داہنی پہر داہنی ہاتہ سی لیوی پانی اور دہووی اپنی کہنی بائیں اور اسی طرح دہووی اوس چیز کو کہ درمیان کہنیوں اور ہاتہوں

کی ہی پہر دہووی قدم داہنا پہر بایاں پہر گہٹنا داہنا پہر بایاں بطور سابق کی اور سب پیالہ میں دہووی پہر تہمند کی اندر سی دہووی پہر بعد

دہونی کی تو ڈالی پانی اسکی پیچہ سی اوسکی سر پر ایک ہی طرح کی معالجات ہیں کہ معقول نہیں ہیں کہ عقل سی دریافت کرنی اوسکی سی عاجز ہیں اور کہا مازری نی کہ یہ امر

وجوب کی لیے ہی اور جبر کیا جاوی نظر لگانی والا اوپر وضو کی واسطی لوگ نہ ہونی کی مستحب ہی روایت کی اور کہا کہ بعید ہی خلاف کرنا اس میں جبکہ خوف ہو

ہلاکت دوسری کا اور کہا قاضی عیاض نی کہ جب معروف ہو کوئی ساتہ نظر لگانی کی تو لازم ہی کہ پرہیز کری اوس سی اور لائق ہی امام کو کہ منع کری

اوسکو اوس سی لوگوں میں اور حکم کری اوسکو اپنی گہر میں رہا کری اور اگر محتاج ہو تو وہ مقرر کری اوسکی لیی بقدر کفایت اوسکی کی اپنی ضرر اوسکا

اشد ہی ضرر سی اور کہا نووی نی کہ قول اس کہنی والی کا صحیح متعین ہی اور نہیں معلوم ہوا غیر اسکی سی خلاف اسکا واللہ اعلم وعن

أبي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ من الجان وعين الإنسان حتى نزلت المعوذتان

فلما سكت اتينا ... فقال ... اذكروا الله ... وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت
کیا ہے ... یہ حدیث ... کہا کہ سنتی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری ... لوگ کی بیان ... من اللغو ... اور قول
برب الناس ... جب ... شروع کی حضرت ... انگشتی ساتھ ... اور ... نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے **وعن** عائشة قالت قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم هل رئی فیکم المغربون قلت وما
المغربون قال الذین یشترك فیهم الجن رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دکھلائی دئیے
تمہارے اندر مغربون کہا میں نے کون ہیں مغربون فرمایا وہ لوگ ہیں کہ شریک ہوتے ہیں انکے جن نقل کی ابو داود نے **ف** شریک ہونا جن کا
نطفہ میں اور اولاد میں بسبب یہ کہ نہ ذکر کرنے اللہ کا اسکی وقت صحبت کرنے کی بیوی سے پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کی ساتھ ملاتا ہے اور جماع کرتا ہے ساتھ اوسکی جیسا کہ فرمایا
تعالیٰ نے وشارکهم فی الاموال والاولاد یعنی اور شریک ہو اونکا مالوں اور اولادوں میں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب صحبت کرنے کی بیوی سے تو کہے بسم اللہ اللهم جنبنا الشیطان
وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جب کہ کرتا ہے یہ دعا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہے شیطان صحبت کرنے میں پس معنی مغربون کی ہیں کہ تجاوز کریں دوسری کی طرف
سے اور دور ہونے والے النسب یعنی ذکر جس وقت جماع کی یاد دور ہوا ہے اسکے فرزند کو جنس اپنی سے اور دلالت والی رگ غریب کو نسب میں پس وہ وقت
غفلت کا ہوتا ہے ہوشیار رہے سب بچے اس بلائے عظیم سے اور یہ سبب اسکی ترک کرنے کی فساد اور اہل روزگار کا ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد
مشارکت جن سے یہ ہے کہ اون میں حکم کرنا اونکا ہے اونکی ساتھ زنا کی اور اجابا کر دکھانا ہے زنا کا اونکو یس پیدا ہوتی ہے اولاد زنا کی **وذکر حدیث**
ابن عباس خیرکم ما ندری ... فی باب ... ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ ... باب ... کے
الفصل الثالث عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المعدة حوض البدن والعروق الیها
واردة فاذا صحت المعدة صدرت العروق بالصحة واذا فسدت المعدة صدرت العروق بالسقم روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معدہ آدمی کا نسبت بدن کی مانند حوض کی ہے بنسبت درخت کی اور رگیں بیچ پیٹ آدمی کی کہ اعضا سے آئی ہیں طرف معدہ کے
اور پیوستہ ہیں ساتھ اسکی پس ہیں جیسے کوئی پانی پینی کی لیے حوض پر آوے پس جس وقت تندرست ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں صحت سے طرف اعضا کی ...
جید اور غذائے صالح کی کہ سبب صحت بدن اور قوت اسکی کی ہے اور جب فاسد ہوتا ہے معدہ پھرتی ہیں رگیں طرف اعضا کی ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے
کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اسکے ہیں **ف** یعنی حال اسکا مانند حال درخت کی ہے کہ رگ و ریشہ درخت کی اسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کر لاتی ہیں
اگر پانی صاف شیریں ہے تو سبب تازگی اور نشو و نما درخت کا ہوتا ہے اگر پانی گندہ یا شور ہے تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہے کہا ... کہ طیبی
اور ظاہر یہ ہی کہ حمل کیجئے اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال اسکی اسکی موافق کھانے پینے اوسکی کی ہوتی ہیں پس اگر داخل ہو حرام پیٹ میں
صادر ہوتے ہیں افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہیں افعال غیرہ فضول پر اصول فروع ہے پس ہے طعام تخم افعال کا اور افعال ثمرہ
روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتے ہیں پس یہ فی الحال ... کہا گیا ہے کل اناء یترشح بما فیه اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا
آنحضرت نے ... فالنار اولیٰ به ... حدیث میں بعضوں نے کلام کیا ہے اور بعضوں نے اسکو موضوعات میں گنا ہے اور کہا لا اصل له لیکن سبب
تعدد طرق اور تقویت اسکی کی ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہے حسن یا ضعیف ہے نہیں صحیح ہے یہ کہ کہا جاوے اسکی حق میں باطل لا اصل له **وعن**
علی قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات لیلة یصلی فوضع یده علی الارض فلدغته عقرب فناولها رسول
الله صلی الله علیه وسلم بنعله فقتلها فلما انصرف قال لعن الله العقرب ما تدع مصلیا ولا غیره او نبیا وغیره

الفصل الثالث

تمسحه على رجله وما اوجعه نزل [illegible] يجعل يمسحه على اصبعه حيث لدغته ويمسحه بهما بالمعوذتين

رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اوس وقت کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات

نماز پڑھتی پس کہا اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی انگلی میں بچھو نے پس مارا اوسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کی پہلے مار ڈالا اوسکو پس جب پھری آنحضرت

نماز سے فرمایا لعنت کری اللہ بچھو کو نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو بیچ

ایک برتن کے پس شروع کیا کہ ڈالتی تہی انگلی کو بیچ اوسکی یعنی بیچ برتن کے جس جگہ کاٹا تہا بچھو نے اور ملتی تہی انگلی کو اور

پڑھتی تھی سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں وعن عثمان بن عبد الله بن

موهب قال ارسلني اهلي الى ام سلمة بقدح من ماء وكان اذا اصاب الانسان عين او شيء بعث اليها مخضبه

فاخرجت من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت تمسكه في جلجل من فضة فخضخضته له فشرب منه

قال فاطلعت في الجلجل فرايت شعرات حمرا رواه البخاري اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا بہیجا مجکو اہل میرے نے

طرف ام سلمہ کی ساتھ پیالہ پانی کی اور تھی عادت جس وقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر لگ جانا یا مرض بہیجتا طرف ام سلمہ کی ایک برتن یا لگن پس نکالتی ام سلمہ بال پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھیں رکھتیں بال کو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتیں اوسکو اوسکی لیے پس پیتا وہ اور نلی جو تھی کہا راوی نے پس جہانکا میں نے نلی میں

پس دیکھے میں نے کئی بال سرخ نقل کیا اسکو بخاری نے ف یعنی استعمال چاندی کا یہاں تعوذ الی حرمت کا یہ حرمت کی تعظیم کی اور بال سرخ حلقی تہی یا ہو رہی

تہی سبب خضاب کی یا سرخی میں تغیر ہوئی تہی یا سبب خوشبو کی تغیر ہو گئی تہی ہے وعن ابي هريرة ان ناسا من اصحاب رسول الله

صلى الله عليه وسلم قالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم الكماة جدري الارض فقال رسول الله صلى الله عليه و

سلم الكماة من المن وماؤها شفاء للعين والعجوة من الجنة وهي شفاء من السم قال ابو هريرة فاخذت

ثلثة اكمؤ او خمسا او سبعا فعصرتهن وجعلت ماءهن في قارورة وكحلت به جارية لي عمشاء فبرأت رواه

الترمذي وقال هذا حديث حسن اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کئی ایک آدمیوں سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

صحابہ میں سے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کھنبی چیچک ہی زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی

قسم من کی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطے آنکھ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہی بہشت سے ہی اور وہ شفا ہی زہر کی کہا ابو ہریرہ نے پس لیں

میں نے تین کھنبیاں یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے انکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکہا میں نے اونکا پانی شیشہ میں اور بطور سرمہ کی لگایا میں نے اوسکو

ایک اپنی لونڈی چندہی کی آنکھ میں پس اچہی ہو گئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف چیچک ہی الخ یعنی جیسی دانہ چیچک

کی فضلات ہیں کہ لڑکوں کی پوست میں سے باہر نکلتا ہے ایسی ہی کھنبی بھی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سے نکلتی ہی یہ بات صحابہ نے از راہ

مذمت کھنبی کی کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کھنبی من سے ہی یعنی جلد عطا ہی یہ کہ منت کی اللہ تعالی نے اپنی بندوں کو

ساتہ اسکی کہ بدون مشقت بونے اور پانی دینے کی زمین سے نکلتی اور خود رو اگتی ہی اور بعضوں نے کہا کہ مشابہت ہی اوس من کی جو کہ حضرت موسی کی قوم پر اوترا

کرتی تہی بدون مشقت کی اور تھی یہ بھی بلا مشقت تخم ریزی و آبیاری کی اگتی ہی اور بظاہر یہی ہی کہ یہ کھنبی ایک قسم اوس من کی ہی الکماۃ من المن

والمن میں ابن مسعود پانی اسکا کہنا نوی نے کہا بعضوں نے کہ پانی کھنبی کا شفا ہی اور بعضوں نے کہا ملاکر ساتہ کسی دوا کی اور بعضوں نے کہا کہ اگر ہو

ٹھنڈک آنکھوں کی گرمی کی تو پانی تنہا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتہ اور دوا کی اور صحیح یہ کہ صواب یہ ہی کہ تنہا پانی شفا ہی مطلق

یہ ہضم ہونے کے ساتھ اپنی آستین کے بیان باطن علاج ظاہری بھی تھی جو پانی ان آنکھی [redacted] صادق حدیث کی درستی کر جانے

ہے کہ ان شفاء ہی کا علاج الٰہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات في كل شهر لم يصبه
عظيم من البلاء رواه ابن ماجه اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے میں صبح کو نہیں پہنچے گی اوس کو
بڑی بلا **ف** یعنی برکت اور خاصیت شہد سے بلا عظیم دفع ہوتی ہے پس چاہیے جو اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ شہد
ساتھ پانی کے ملا کر دن کو گھونٹ نوش کرتے تھے اور لکھا ہے علماء نے کہ پینا شہد کا پانی میں ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ نہیں ہے معرفت اس کے
مگر عقلاء اطباء کے لیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہے بلغم کو اور دھوتا ہے معدہ کو اور دور کرتا ہے لزوجت اور فضلوں کو اور گرم کرتا ہے معدہ کو
ساتھ اعتدال کے اور کھولتا ہے سدوں کو **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عليكم بالشفائين
العسل والقرآن رواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الايمان وقال والصحيح ان الاخير موقوف على ابن مسعود اور روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہیں نقل کیا یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان
میں اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہے کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہے ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہے **ف** شہد
میں شفا ہے بحسب اس قول اللہ تعالیٰ کے فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق میں فرمایا ہے وہ شفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہے بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر
باطن کی چنانچہ یہی فرمایا کہ وہی شفا ہے **وعن** ابی کبشة الانماري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم على هامته
من الشاة المسمومة قال معمر فاحتجمت انا من غير سم كذلك في يافوخي فذهب حسن الحفظ عني حتى كنت القن فاتحة
الكتاب في الصلوة رواه رزين اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لیے درمیان سر پر سبب بکری کے کہ زہر آلود تھی کہا
زہر ملی ہوئی تھی کہا معمر نے کہ راوی اس حدیث کے ہیں پس پچھنے لیے میں نے بغیر کھائے زہر کی اسی طرح بیچ میان سر کے پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی یہاں تک
کہ سکھلایا جاتا تھا میں الحمد نماز میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر میں سے بغیر علت آدمی کہ محتاج کرے خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ
میں ہے **وعن** نافع قال قال ابن عمر يا نافع ينبغ بي الدم فأتني بحجام واجعله شابا ولا تجعله شيخا ولا
صبيا قال وقال ابن عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الحجامة على الريق امثل وهي تزيد
في العقل وتزيد في الحفظ وتزيد الحافظ حفظا فمن كان محتجما فيوم الخميس على اسم الله واجتنبوا الحجامة
يوم الجمعة ويوم السبت ويوم الاحد فاحتجموا يوم الاثنين ويوم الثلثاء واجتنبوا الحجامة يوم الاربعاء فانه
اليوم الذي اصيب به ايوب في البلاء وما يبدو جذام ولا برص الا في يوم الاربعاء او ليلة الاربعاء رواه
ابن ماجه اور روایت ہے نافع سے کہ کہا کہا ابن عمر نے اے نافع جوش کیا ہے میرے بدن میں خون نے پس بلا میرے پاس سینگی والے کو
کہ پچھنے لوں اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھے کو اور نہ لڑکے کو یعنی قوی سینگی اچھی طرح کھینچے گا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہوں سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہے اور وہ زیادہ کرتی ہے عقل میں اور زیادہ کرتی ہے حفظ میں
یعنے اوسکو کہ حافظہ نہیں رکھتا اور زیادہ کرتی ہے حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ سینگی کھچوانی والا ہے کھچوا دن جمعرات کے
اوپر نام اللہ تعالیٰ کے اور بچو سینگی کھچوانے سے دن جمعہ کے اور دن ہفتہ کے اور دن اتوار کے اور سینگی کھچواؤ پیر کے دن اور منگل کے دن اور بچو
سینگی کھچوانے سے دن بدھ کے کہ وہ ایسا دن ہے کہ پڑے اوس میں ایوب بلا میں اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کے یا بدھ کی رات

... ثم دعا بماء وملح فجعل يمسح عليها ويقرأ ... لعن الله العقرب ...

بقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس رواهما البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے حضرت علی سے کہا اوس وقت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات
نماز پڑھتے پس رکھا ہاتھ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی انگلی میں بچھو نے پس لیا اوسکو حضرت نے ساتھ اپنی جوتی کے پس مار ڈالا اوسکو پس پھرے
نماز سے فرمایا لعنت کرے اللہ بچھو کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو یا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پھر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو بیچ
ایک برتن کے پس شروع کیا کہ ڈالتے تھے اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ برتن میں تھی اپنی انگلی پر اوس جگہ کہ کاٹا تھا بچھو نے اور ملتے تھے انگلی کو اور
پڑھتے تھے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں وعن عثمان بن عبد الله بن
موهب قال ارسلني اهلي الى ام سلمة بقدح من ماء وكان اذا اصاب الانسان عين او شيء بعث اليها مخضبه
فاخرجت من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت تمسكه في جلجل من فضة فخضخضته له فشرب منه
قال فاطلعت في الجلجل فرأيت شعرات حمرا رواه البخاري اور روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا بھیجا مجھکو میرے گھر والوں نے
طرف ام سلمہ کی ساتھ پیالہ پانی کے اور تھی عادت جس وقت کہ پہنچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بھیجتا طرف ام سلمہ کی ایک برتن پانی کا تھیں ام سلمہ ... آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھیں رکھتی بال کو بیچ نلکی چاندی کی پس ہلاتیں اوسکو اوس کے لیے پس پیتا وہ ... کہا راوی نے پس دیکھا میں نے نلکی میں
پس دیکھے میں نے کئی بال سرخ روایت کی بخاری نے ف ... برتن ... اور بال سرخ ...
تھی سبب ... رنگ ... سبب خوشبوؤں کی تغیر ہو گئی تھی وعن ابي هريرة ان ناسا من اصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم الكماة جدري الارض فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم الكماة من المن وماؤها شفاء للعين والعجوة من الجنة وهي شفاء من السم قال ابو هريرة فاخذت
ثلثة اكمؤ او خمسا او سبعا فعصرتهن وجعلت ماءهن في قارورة وكحلت به جارية لي عمشاء فبرأت رواه
الترمذي وقال هذا حديث حسن اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق ایک آدمیوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ میں سے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کھنبی چیچک ہے زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنبی
قسم من کی ہے اور پانی اوسکا شفا ہے واسطے آنکھ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کھجور کی ہے بہشت سے ہے اور وہ شفا ہے زہر کی کہا ابوہریرہ نے پس لیں
میں نے تین کھنبیاں یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے انکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکھا میں نے اونکا پانی شیشہ میں اور سرمہ کی سلائی لگائی میں نے اوسکو
ایک اپنی لونڈی چندھی کی آنکھ میں پس اچھی ہو گئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف چیچک ہے الخ یعنی جیسی کہ چیچک
کی فضلات ردیہ بدن کے لڑکوں کی پوست بدن سے باہر نکل آتے ہیں ایسے ہی یہ کھنبی بھی فضلات زمین کا ہے کہ زمین سے نکلتی ہے یہ بات صحابہ نے از راہ
مذمت کھنبی کی کہی تھی آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کھنبی من سے ہے یعنی جیسا کہ عطا کی تھی من حق تعالی نے بنی اسرائیل کو
ساتھ اوسکے کسی مشقت ... ایسی ہی یہ کھنبی ... اور بعضوں نے کہا کہ مشابہت ہے اوس من کی کہ حضرت موسی کی قوم پر اترا
تھا ... بغیر مشقت ... ظاہر یہ ہے کہ ...
... بعضوں نے کہا ... کا شفا ہے ... اور بعضوں نے کہا کہ ...
... بلکہ صواب یہ ہے کہ ... شفا ہے ...

ان دنوں بیت سے نماز پڑھی نماز اپنی پڑھ چکا یعنی باقی بالکل خالی ہو گئی تھی پھر دوسری بار آئی تو جب سمجھا اوس وقت اوس حدیث کی اور تفسیر کی جانے

ابھی انہی معنی کا مرتبہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لعق العسل ثلاث غدوات کل شہر لم یصبہ

عظیم من البلاء اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی چاٹے شہد تین دن ہر مہینے میں صبح کو نہیں پہونچے گی اوسکو

بڑی بلا ف یعنی برکت شہد خاصیت شہد سے بلای عظیم دفع ہوتی ہے چہ جای حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ میں شہد

ساتھ پانی کی ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتے تھے اور کہا ہی علما نے کہ پینا شہد کا پانی میں ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ اوس میں اسرار ہیں اوسکے

کہ بیان کئے اطبا نے لیکن پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دھوتا ہے معدہ کو اور دور کرتا ہے لزوجت اور فضلوں کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو

ساتھ اعتدال کے اور کھولتا ہی سدے وغیرہ وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالشفائین

العسل والقرآن رواہما ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح ان الاخیر موقوف علی ابن مسعود اور روایت ہے عبد اللہ

بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہیں نقل کیا ان دونوں حدیثوں کو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان

میں اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی ف شہد

میں شفا ہی بحسب اس قول اللہ تعالیٰ کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق میں فرمایا ہی ہو شفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہری کی اور قرآن بیماری ظاہر

باطن کی چنانچہ علما نے فرمایا کہ ہر دو شفا ہیں وعن ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ہامتہ

من الشاۃ المسمومۃ قال معمر فاحتجمت انا من غیر سم کذلک فی یافوخی فذہب حسن الحفظ عنی حتی کنت القن فاتحۃ

الکتاب فی الصلوۃ رواہ رزین اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لیے درمیان سر کے سبب اوس بکری کے کہ ہوئی تھی کھائی زہر

رکھی ہوئی کہا معمر نے کہ راوی ہے اس حدیث کے پس پچھنے لیے میں نے بغیر کھائی زہر کے اوسی طرح بیچ میں سر کے پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی یہانتک

کہ سکھلایا جاتا تھا میں الحمد نماز میں ف اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر میں سے بغیر علت اور کمی کہ محتاج کری خون نکالنی کا باعث ضرر کا حافظہ

میں ہے وعن نافع قال قال ابن عمر یا نافع ینبغ بی الدم فأتنی بحجام واجعلہ شابا ولا تجعلہ شیخا ولا

صبیا قال وقال ابن عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحجامۃ علی الریق امثل وہی تزید

فی العقل وتزید فی الحفظ وتزید الحافظ حفظا فمن کان محتجما فیوم الخمیس علی اسم اللہ واجتنبوا الحجامۃ

یوم الجمعۃ ویوم السبت ویوم الاحد واحتجموا یوم الاثنین ویوم الثلثاء واجتنبوا الحجامۃ یوم الاربعاء فانہ

الیوم الذی اصیب بہ ایوب فی البلاء وما یبدو جذام ولا برص الا فی یوم الاربعاء او لیلۃ الاربعاء رواہ

ابن ماجۃ اور روایت ہی نافع سے کہ کہا ابن عمر نے ای نافع جوش کیا ہی میری بدن میں خون نے پس بلا میری پاس سینگی والی کو

کہ پچھنے لوں اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑہے کو اور نہ لڑکے کو یعنی تو کہ سینگی اچھی طرح کھینچے گا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا

میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہوئی سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل میں اور زیادہ کرتی ہی حفظ میں

یعنی اوسکو کہ حافظہ نہیں رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانی والا پس کھچاوی دن جمعرات کے

اوپر نام اللہ تعالیٰ کی اور بچو سینگی کے کھچوانی سی دن جمعہ کی اور دن ہفتہ کی اور دن اتوار کی اور سینگی کھچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو

سینگی کھچوانی سی ان بدھ کی پس تحقیق کہ وہ ایسا دن ہی کہ پڑی اوسمیں ایوب پر بلا میں نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کی یا بدھ کی رات

ف ... ظاہر یہی کہ سبب بیان کا یا اس لیئے ہی ...

شاید کہ یہ جملہ اون صحابہ کی ہو اور ہماری علماء کی کہ حدیث کبشہ بنت ابو بکرہ سی کہ فصل دوسری ... معلوم ہوا کہ دن ایسا منگل کے دن خوب نہیں اور اس حدیث میں برخلاف اسکی آیا جواب اسکا یہ کہ بر تقدیر صحت حدیث کبشہ کی مراد یہان یہ ہی کہ منگل کہ سترہوین تاریخ واقع ہو جیسی کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی اور مگر بیچ دن بدہ کی ظاہر یہ ہی کہ یہ حصر باعتبار غالب کے اور راہ مبالغہ کی ہی ثم ع ح

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذٰلِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچھنی لگوانی بیچ دن منگل کی دن سترہوین تاریخ مہینے کے سی دوا ہی واسطی بیماری برس روز کی نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نی کہ صاحب امام احمد بن حنبل کا اور نہین اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوسپر اعتماد کرین اسی طرح سی ہی منتقی مین کہ کتاب ابن جارود کی ہی اور روایت کی رزین نی مانند اسکے ابی ہریرہ سی ف منگل کی دن پچھنی لینی مین روایتین مختلف آئی ہین پس لائق ہی یہ کہ پرہیز کری اس سی جہانتک کہ ہو سکی اور نہین بے ضرورت واللہ اعلم ع

ف چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی نی احکام و اقسام سحر کی تفسیر مین تحت آیۃ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سی لکھی ہین ترجمہ اوسکا خلاصہ کر کر لکھا جاتا ہی تا مفید ہو جاننا چاہئے کہ حکم سحر مختلف ہی اگر سحر مین کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتھ تعظیم کی کہ شایان رب العزت کے ہی مانند ثابت کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کی یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیرہ ذالک شامل ہو بلا شبہہ وہ سحر کفر ہی اور کرنی والا اوسکا مرتد ہوتا ہی اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرح کا سحر واسطی کسی مطلب اپنے کی کرواوی دیدہ و دانستہ تو وہ بھی کافر ہو جاتا ہے اور احکام ارتداد کی اوسپر جاری ہونگی اگر مرد ہی تو اوسکو تین روز تک مہلت دینی چاہئے تا توبہ کری اور اس عمل افعال سی تبرا کری اور بعد تین دن کے اگر توبہ اور حال سے درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالین اور پھینکدین اور بیچ مقابر مسلمانون کی اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیے فاتحہ اور درود و صدقات نکرین اور اگر عورت ہی تو اوسکو بھی نزدیک امام شافعی کی بطرح مردون کی بعد از مہلت دینے تین روز کی مار ڈالین اور امام اعظم رح کی نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کری اور اگر سحر مین کوئی قول یا فعل موجب کفر کا نہو لیکن کرنی والا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ مین اپنی سحر سی کار خدائی کر سکتا ہون مثلاً آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کی یا پتہر کو لکڑی یا لکڑی کو پتہر کر سکتا ہون یا کام پیغمبرون کے اور معجزات اونکی کر سکتا ہون مانند اوڑنی کی ہوا مین یا قطع کرنی مسافت ایک مہینی کی ایک لحظہ مین پس وہ بھی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوی کی نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر کہتا ہی کہ ان اعمال سحری مین ایک خاصیت ہی کہ بسبب اوسکی قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور پہنچانا اس کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون پس یہ سحر جہوٹ باندہنا اور فسق ہی اور کرنی والا اسکا کاذب و فاسق ہی اگر یہ اپنی سحر سی نفس معصوم کو ہلاک کری تو مانند قصاص اور پہانسی دینی والی کی اسکو مار ڈالین چاہئے کہ سعی کرنی والا ساتھ فساد کی ہی اور اس مطلب مین بیان ساحر اور ساحرہ کی کچھ فرق نہین ہی یہ جو کچھ کہ امام فخر الدین رازی اور اور علمای حنفیہ نی منع کیا ہی اور ایک روایت مین امام اعظم رح سی یون آیا ہی کہ جسکو معلوم کرین کہ سحر کرتا ہی ساتھ اقرار یا بینہ کی یہ بات ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہئے اور طلب توبہ کی اوس سی نکرنی چاہئے اور اگر کہی کہ مین سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون تو اوسکی بات کو قبول نکرنا چاہئے ہان اگر کہی کہ مین سابق مین سحر کرتا تھا اور ایک مدت سی اس شغل کو ترک کر دیا ہی جب تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکی

سحر ثابت ہوا اور پیر بجز اثر او تاثیرات اور دفع الما یہ جاوے پھر تحقیق خاص عجب ہوتا ہی یا اور اگر کسی معین جانی اسکو سحر کیا ہی یا بطلق تحریر اسکی پڑا الما ہی اور کسیو تعیین نہیں

ثابت ہو وہ احکام شبہ عمد کی جاری کرتے چاہئین تو اگر کسی کو تعیین اور تو سحر کیا تھا اتفاقا تمام اسکا ساتھ تمام اوسکی کی موافق پڑا یا مانند اسکا ہی

بلکہ سحر کی پڑا اور اسمین تاثیر کی اپس قتیل خطا ہوا احکام خطا کی ہی جاری ہین اور یہان ایک شبہ ہی کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہی حاصل اسکا

یہ ہی کہ افعال خارقہ عادت محض قدرت الہی سی صادر ہوتی ہین اکثر اوقات اولیاسی ظہور مین آتی ہین مانند تقلیب اعیان و تبدیل صور

کی اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کی ہین مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت مین

مانند انکی کی اولیاسی کثیر الوقوع ہین اور احوال لکھنی والی ان اولیاء کی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکھتی ہین اگر

نسبت کرنا فعل الہی کا ساتھ غیر کی کفر ہو تو یہان بھی کفر لازم آوی اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکھتا ہی کفر نہو تو ساحر کی حق مین بھی

حکم کفر کا کیا جاوی بلکہ بیچ حال جوگیون کے اور عزائم خوانون کی کہ ساتھ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتی ہین مشابہت

تمام ساتھ ساحرون کی بہم پہونچتی ہی فرق انمین کیا ہی جواب اسکا یہ کہ افعال خارقہ عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ نہ

ہون سبب اسہ تعالی کی قبضہ قدرت مین ہین اور اوسی کی ارادہ اور پیدا کرنی سی صادر ہوتی ہین اور اون افعال ہین کہ اولیاء کی ہاتھ سے

صادر ہوتی ہین اور اون افعال ہین کہ ساحرون سی صادر ہوتی ہین اس باب مین فرق نہین ہی مگر یہی فرق ہی کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان

اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہین کرتی بلکہ طرف قدرت اسہ تعالی کی یا خواص اسماء اوسکی کی نسبت کرتی ہین پس شرک نہین لازم آتا اور

ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہین کہ وہ ارواح خبیثہ اور ہیاکل و خواص منترون کی اور نام بتون کی ہین او ساحر اون افعال کو انکی

قابو اور حکم مین جانتی ہین اور اون افعال پر اجرت لیتی ہین اور بھینٹ چڑھاتی ہین اور نذرین اور قربانیان واسطی اون ارواح خبیثہ اور

اون بتون کی درخواست کرتی ہین پس شرک صریح لازم آتا ہی اور وجہ کفر کا ہوتا ہی مانند اسکی کی کہ افعال عادت الہی کو مانند بخشش فرزند کی اور

فراخ کرنی رزق کی اور شفا مریض کے اور مانند انکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہین اور کافر ہوتی ہین اور موحد تاثیر

اسمای الہی کی یا خواص مخلوقات اوسکی سی کہ وہ انہین مین جانتی ہین یا تاثیر دعاؤن بعض بندون اوسکی کی کہ اوسکی جناب سی درخواست کر کر حاجت

کر واتی ہین سمجھتے ہین اور انکی ایمان مین خلل نہین آتا اسی طرح یہ تقریر ہی کہ حقیقت سحر کی کیا ہی اور اقسام اوسکی کتنی ہین اور کونسی قسم اوسکی موجب

کفر کی ہی اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت مین جائز ہی تفصیل اس بحث کی طویل ہی مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت

کا ہی اوپر افعال عجیب خارقہ عادت کی بسبب بدولت اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الہی مین ساتھ دعا یا پڑھنی اسماء اسہ تعالی کی اور بغیر نسبت

اون افعال کی طرف قدرت اسہ تعالی کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم مین کئی طرح ہین سحر کی بھی کتنی قسمین ہوئین اور ضبط اون اقسام کا یہ ہی کہ سبب خفی

یا تاثیر روحانیات کی ہی یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ مطلقہ ہین مانند روحانیات کواکب و افلاک اور روحانیات عناصر کے

یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہین مانند روحانیات اطفال اور جن اور شیاطین کے اور جانورون کی کہ بنی آدم کی بدنون مین سی نکل گئی ہین کہ اون جانو

کو اصطلاح کرنی کی ایسی کام مین بیر کہتی ہین لغت ہندی مین اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتے ہین

یا بسبب خواص کی یعنی بمقتضای صور نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو پس طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتھ

روحانیات کی اور طریق کھینچنی تاثیر اوسکی کا یاد کرنا نام اوسکی کا ہی اور التجا کرنا طرف اوسکی ساتھ شرائط معتبرہ کی آبنا اسکو تو مناسبت کا

خلاصہ سبب اشارہ بسرفی این قسم ... ان ...

یا اوسکی حضرت یا اہل حق سے عجیب کہ اوس سے کبھی سرزد ہوا تہا اور زبان خاص و عام کی ساتھ تعریف اور ثنا اوسکی کی جاری ہوئی تہی ایسی انتشار ...
بتقاضای شوق کی تعدد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچھ کہ رائج اور معمول تہا چند قسم ہی ایک قسم اوس سے کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین اور سحر بابل ہے
کہ حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام واسطے رد مذہب اور باطل کرنی عقیدہ اونکی کی مبعوث ہوئی تہی اور اصل اس علم کا خود نارد تہا
نارد سے یہی کہ اہل بابل اوسکو اوسی سیکہہ کر کام میں لاتی تہی اور اوسمیں تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل میں رہتے تہی بہت اس علم میں
مشغول رہتی تہی تواریخ معتبرہ میں لکہا ہی کہ حکمای بابل نی عہد نمرود میں شہر بابل میں کہ تختگاہ اوسکا تہا ایک طلسم بنایا تہی کہ بقول ... رسایت
کرنی کیفیت اونکی کی حیران تہی میں اول یہ کہ ایک بطخ تانبی کی بنائی تہی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر میں آتا تو اوس بطخ میں سی آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر
اوس آواز کو سنتے اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اوس جاسوس یا چور کو پکڑ لیتی دوسری ایک نقارہ رکہا تہا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب
مارتا اوس نقارہ میں سی آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہہ ہی اور بعد از تلاش کی اوسی طرح نکلتا تیسری ایک آئینہ بنایا تہا واسطی معلوم کرنی
حال غائب کے کہ صاحب غائب اوس آئینہ میں دیکہتا حال اوسکے غائب کا اوس آئینہ میں نمودار ہو جاتا اور شہر میں یا جنگل میں یا کشتی میں یا پہاڑ میں
صورت اوسکی ساتہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال میں ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زندہ یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا
تہا چوتہی ایک حوض بنایا تہا کہ ہر سال میں ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تہی اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے
تہی اور ہر کوئی جو کچھ چاہتا اقسام شربتوں سی لاتا اور اوس حوض میں ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطی پلانی لوگوں کی کہڑی ہوتی
اور حوض میں سی نکالتی تو ہر کسی کی لیے وہی نکلتا کہ آپ لایا تہا پانچویں ایک تالاب بنایا تہا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیوں میں تنازع ہوتا
آپسمیں اور حق اور باطل معلوم نہوتا تو بر سر تالاب کی آتی اور تالاب میں جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سی نیچا رہتا اور غرق نہوتا
اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر چڑہ جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا اگر چہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل اپنی سی باز آتا تو اوسوقت نجات
پاتا چہٹی نمرود کی ڈیوڑہی پر ایک درخت لگایا تہا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹہتی تہی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بہی بڑہتا جاتا
تا ہزار لاکہہ آدمی ہوتی سایہ بہی اوسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سی ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب میں بیٹہی رہ جاتے
اور نمرود کہ بادشاہ اونکا تہا وہی اس باب میں توغل بہت رکہتا تہا کہتی ہیں کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد اونکی کسی کو
بہونچا طرف حقیقت اوس صنعت کے بسبب جو کچھ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت سی کر سکتا ہی جیسی کہ معالجہ کرنا اون امراض کا
کہ اطبا اوس سے عاجز ہوں مانند برص اور جذام وغیرہ ذالک کی صرف اس سی ہو سکتا ہی اور یہ کہ وہ ساتہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی جیسی ساتہ
استعانت جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح و اجسام دکہائی اور اونکو دست قدرت قادر مطلق میں مجبور و بے اختیار
دیکہا سب سے منہ اپنا پہیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوئی جیسے سورہ انعام میں فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین اور
اس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے یعنی کہ شرائط اس سحر میں چند ہیں لکہا ہی کہ اول شرط اسکی یہ ہی کہ ارواح کو دلوں پر مطلع جانی اور ہرگز
ایمان بجز و جل کا اون کی حق میں نکری والا وہ ارواح انکا کہنا مانیں اور مطلب کو نہ پہونچا دیں اور کیفیت دعوت روحانیات کو کتب میں لکہتی ہیں
کہ ابتدا ساتہ دعوت قمر کی کرتی ہیں بایں الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد میں اس طرح کہتی ہیں کہ
ایہا الاصل ان من السحر ... علی ہذا القیاس پنج دعوت ہر کوکب کی اور ظاہر ہی کہ یہ عقیدہ اور یہ قول منافی اسلام

اور خوشبو اور [redacted] اور بعضے دوسرے اون حرفوں کی تحریر کرنا جن کی ہی خاصیت اور وہ عمل معمول ہے اور تیسرا یہ رجوع ہے ارواح سے خبیثہ
میں بری چیزوں کی نذر ہوتی اور منتر اور اون ارواح کی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور مددین چاہنی اور قربانیاں اونکی لیے گذرانی اور حرکات
مناسب بیچ جاموں کی کرنی ضرور پڑتی ہیں اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا ہمت کا ہی اور یہ بھی چیزیں ریاضت کی
کہ اول اون انسان کو کہ قوی القلب وجمعہ ... تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتھ پڑھنی بعضی الفاظ کی کہ شش ... کرنی شیطانوں کی ہو جاتی
ہیں تعظیم ... وسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کھینچیں ... بتوسط اون الفاظ کی اور کسی نذر اور ہدیہ کی اوس روح کو اپنی حکم دیتا ہو میں لیوین
بھجہ کی مانند غلام ... کی جس چیز کا حکم کرے سرانجام کرین پس یہ عمل بھی لازم کرنی والا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پہنچاتا ہی اور غالبا اس
طرح کی ارواح کہ ساتھ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کی متوجہ ہوتی ہیں ... خبیثہ سی مانند ... افساد کی ... مخالطت ... کی بھی
اس عمل میں لازم آتی ہی اور قسم چوتھی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضے ارواح جنون کی بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین اور اوسکو جو کچھ موجود
نہیں ہی نظر آوی یا صورتوں ... تخیل ایسی ہی نظر آوی یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہیں اور یہی قصہ
فرعون کی سحرہ میں ... تخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسی طرح کا سحر سمجھا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی نبوت کی
کیا جاوی یا بیچ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ اونکی کی عمل میں لاوین حرام وکبیرہ ہی اور اس طرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسی کو دغا دیوین اور اوسکی
گھر اور مال میں خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اس طرح کا سحر بنفسہ کفر نہیں لیکن جسوقت کہ تصرف کرنی شخص کی خیال میں ... التجا کرنی ارواح جنون سے
یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتھ تعظیم ہمت کی ہو تو کفر لازم آویگا اور قسم پانچوین سحر وہم والوں کا ہی کہ پہلی ہمت
بیچ ... ہمت ... رکھتا تھا اور رابطہ ... ہی اوسکا موجود ... اور طریقہ اوسکا یون ہی کہ صورت شخص مطلوب
کو تصور کرکر پیش نظر رکھکر وہم کو ساتھ حاصل کرنی اوسکی کی متعلق کرتی ہیں اور شرط اس تعلق کی تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگوں سے بیچ جا میں
عمل ... میں تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتھ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان زنا کاروں کے
یا ہلاک کرنی کسی ظالم ... کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتھ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنی
معصوم کی حرام ہی اور قسم چھٹی سحر کی یہ ہی کہ بسبب خواص اشیا کی ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہیں کہ انگلیوں سے آگ روشن کرین تو تھوڑا سا نورہ کا ملی سرکہ میں ترکر کر تھوڑا سا گندھک ... ملاویں اور انگلی پر ملیں ... مقام ...
پس اگر مجلس میں کہ شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو انگلی کو آگ چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاوی گی اور جلنی کی نہیں اور قسم ساتوین سحر کی یہ ہی
کہ ساتھ استعانت آلات عجیبہ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعمق کی ریاضیات میں مثل جر ثقیل
ساختن ... اور مثل آلات ساعات شناسی کی ... اور قسم آٹھوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ ... صورت ...
بہانہ ... عمل میں لاتی ہیں ... تعجب ... اور سبب خفی اس طرح کی سحر میں حرکات خفیہ اور تبدیل ... کا ساتھ سرعت کی ہی اور یہ تینوں قسمیں
سحر کی نہ کفر ہیں اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتھ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہاں جاننا چاہی کہ اکثر اقسام سحر کو اونکا
امت مصطفویہ نے علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ
علویہ کو ساتھ اوسکی تسخیر کرتی ہیں لیکن باستعانت اسمائے عظام الہی اور آیات قرآنی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزایم اور دعوت سفلی ہیں ...
زمین کو اور جنوں کو مسخر کرتی ہیں لیکن باستعانت اسماء اور آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی اور تعظیم غیر اللہ کی بلکہ ساتھ حکومت ... اور ...

[illegible] نہیں کرنا ہر ایک کا ساتھ روات طیبہ کا بالا ولیا کی بسبب اکثر لوگ [illegible]

[illegible] عملی منقطع ہوتی ہین اپنے بیچ طبیعتون حاصل کرنی آتی کی بہی طہارت اور تلاوت اور بہیجنا ثواب صدقہ [illegible] اون عارفون [illegible]
اور اصلاح پانچوین قسم کی حقیقت یہ ہی کہ مشائخ کبار اور اولیاء ابرار سی حل مشکلات کی کل دین آتا ہی اور [illegible] تعلیق وہم [illegible] ساتہ
کیفیت علمی کے ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسمای الٰہی کے میسر ہوتا ہی اور اصلاح قسم چہارمی کی قسم یہ ہی کہ بیچ خواص آیات اور اسما
اور کلام اور اعداد اونکی کی اور ترکیب بعض کی ساتہ بعض کے جیسیکہ بیچ کتابون تعویذات اور خواص اسمار اور سورتون قرآن کی ساتہ قیود و شروط کے
اور بیچ کتابون تکسیر کی مفصل و مشرح ہی حاصل یہ کہ جو قسم سحر کی یہی ہی کہ بیچ ساتہ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح مدبرہ
یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو یا قوت ہو اور التجا کی طرف غیر خدا کی اور [illegible] کی بیچ [illegible] کی ساتہ [illegible] کی بسبب
سی غافل کری بلا موجب ہی جو بیچ قسم کی بالکل دور ہو جاوی تو پیش از حل حرمت کا اور پر اغراض مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو مباح اوسکی لیے بہتر ہی
اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کی لکہتی ہین کہ یہود اوپر تو فعل کرنی کی بیچ سیکہنے
دو طرح کی سحر کی کہ مذموم [illegible] ہی اکتفا نہیں کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اور علمون کے بہی کہ موجب خواص علم شریعت اور وحی الٰہی کی
جیسے منکر ہین **ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم** یعنی سیکہتے ہین اون علمونکو کہ ضرر کرتی ہین اونکو اور [illegible] نفع نہیں
دیتی اونکو لیکن اونکو نفع دیتا ہی [illegible] عاقل کو چاہی کہ احتراز کری بیچ چیز سی کہ ضرر کری اور نفع نہ دی یہان جانا چاہیے کہ علم مذموم نہیں جسکا بندو کے
حق مین مگر [illegible] بہت کی تین باتون مین سی اول یہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سی اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بہی اسی
باب سی ہی الیکن کہ اکثر خلق کو ضرر ہی اس سبب سی کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستارون اور افلاک کی ایک طرح پر دیکہتی ہین تو اونکی خطرون
مین قریب ہوتا ہی کہ یہ سبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کی اور خوف فوت ہونی اونکی کا
بہت ساہ اور بیچ انہی جگہ پکڑتی ہین اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کی نہین رہتا اور حجاب عظیم پیدا حاصل ہوتا ہی کہ نظر الی اللہ سی
مانع آتا ہی دوسری یہ کہ وہ علم اگر بیچ نفس خود ضرر نہ کری لیکن شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہین سمجہ سکتا اور
جبکہ [illegible] دقائق کو نہ پہونچا جہل مرکب مین گرفتار ہوا چنانچہ [illegible] بحث کرتی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ [illegible]
مثل قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم مشاجرات صحابہ کی جہگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگون
کی واقع ہوئین وغیرہ ذلک انہی طرح ہی [illegible] علم استعارہ کا اور [illegible] کا کہ بیچ حق جہلاء عوام کی کہ اونکی دل بہری ہوئی شہوات سی
[illegible] رکہتا ہی اور [illegible] تخییل اور مبالغہ کا ہر چیز مین ہوتا ہی تیسری یہ کہ بیچ علمون محمود شرعیہ کی عمق [illegible] اور افراط اوپر [illegible]
[illegible] اور توحید مین فلسفیات کو دخل ہو [illegible] علم فقہ کی حیلون اور روایات نادرہ [illegible] کو بیان کری اور علم سلوک مین اشغال جوگیہ
دخل ہوی اور علم دعوت اسماء کی بیچ قواعد سحر اور طلسم [illegible] اور بیچ علم قصص انبیاء کی جہوٹ ہو اور [illegible] کی سعی کا موجب فساد عقائد کا
ہو [illegible] سو یہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہین اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اونکو نہین پہونچتا اور یہود بہی اسی طرح کی علم مین مشغول
تہی اور علم محمود [illegible] اعراض کیا تہا **باب الفال والطیرة** یہ باب ہی بیچ بیان فال اور طیرہ کی ف فال ساتہ ہمزہ کی اور اکثر
استعمال [illegible] ساتہ ابدال ہمزہ کی الف سی ہی اور اکثر استعمال فال کا نیک مین ہی جیسی کہ مثلا بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی کہ
صحت پاوینگا یا نہین کسی کو [illegible] یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد [illegible] فال کا استعمال بد مین بہی آیا ہی جیسی کہ کسی نے فال نیک و

نزدیک طیرہ مخصوص ہی بد اور سوائے ان کے لفظ فال کی اصطلاح میں دو نون پر بولا جاتا ہی اور اصل فال
طیرہ کا ... ہر دو بال میں فال بد فال ... شوم نیک ... اوری بد اور فال نیک یعنی محمود ہی اور سنت کی
آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتے تھے خصوصا لوگون کے نامون سے اور شگون بد لیا اور فال بد یعنی مذموم اور ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ
اسکی یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتی تھی پرندون سے بایں طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہ جاتی تو پرندہ و جانور کو اڑا کر دیکھتی
اگر داہنی طرف جاتا اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اس کام کو چلی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا منحوس جانتی اور کام سے باز رہتی اور اسکا نام
بائین طرف سے سوانح کہتی ہیں اور داہنی طرف سے آنے کو سانح اور سانح کو مبارک جانتی ہیں اور بارح کو منحوس یعنی بیٹھی فال لیتی کی ساتھ سوانح
اور بوارح کی کہ عبارت ہی جو ذکر ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور مذمت تطیر کی یہ ہی کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سے اور نیکی سوچنی اور امید وار فضل و رحمت
اسکی کا ہونا ہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلط پڑی اور قطع کرنا امید کا حق سی اور بد امید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی حدیث قدسی ہی ارشاد ہوا
اور ہو وی گا وہ ہی جو اوسنی چاہا ہی تحقیق حق فال طیرہ کی یہ ہی ذکر کیے گئی اور مولف اور صد مقین نے لائی ہی اس باب میں بیچ مقدمہ فصل کے اور اسم
اور احادیث کی کہ بیچ حکم تطیر کی ہیں وہ بیچ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ**
علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرھا الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم متفق علیہ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی نہین شگون بد اور بہتر اوسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نے اور کیا ہی
فال فرمایا کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہیں شگون یعنی نہیں ہی شگون بد یعنی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنے
منفعت کے اور دفع کرنی ضرر کی اور اعتقاد و اعتبار کرنا چاہی اسکا جو کچھ کہ ہوتا ہی ہو وہی ہی گا اور شارع نی اسکو با اعتبار نہیں کیا ہی بعد ازان کہ
نفی کی تطیر کو منع فرمایا اوس سی مدح کی فال کی کہ فرمایا بہتر ہی اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا ولیکن یہان اشکال
یہ ہی کہ اس عبارت سی ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بھی اچھی ہی حال آنکہ فال بد قطعا اچھی نہیں جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر یہاں
بمعنی اصل ہی نہ بمعنی بہتر کی جیسی کو کہتے ہیں والآخرۃ خیر و ابقی دوسرا جواب یہ کہ خیر اسم تفضیل اوپر زعم و اعتقاد عرب کے ہی کہ طیرہ میں بھی اعتقاد بہتری کا
رکھتی تھی یا مراد یہ ہی کہ اگر فرضا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سی ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاول لی اوس سی جیسے کہ مثلا
والا سنی یا واجد اور گم ہو گیا سنی یا راشد **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ**
ولا ھامۃ ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد رواہ البخاری اور روایت ہی انہیں سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون اور نہ الو اور نہ صفر اور بھاگ تو جذام والے سے جیسی بھاگتا ہی تو
شیر سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** نہیں ہی لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسری کو نہیں لگتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلو میں بیمار کے
بیٹھتا ہی یا ہمراہ اوسکی کھاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اسمین کہا ہی علما نی کہ اطبا کی زعم میں یہ ہی سات امراض سرایت کرتے ہیں جذام
اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہیں اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا
مرض کا اور لگنا اسکا ایک سی دوسری کو نہیں ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسے اوسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور
ساتھ تخفیف میم کی اصل میں یعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب میں استخوان میت کے سے پیدا ہوتا ہی اور اوڑتا ہی
اور کہتی تھی عرب کہ باہر نکلتا ہی سر مقتول سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجھکو پانی دو مجھکو پیاسا ہون تک

کہا جاتا ہی عارفوں والا اوسکا اور جنون پریون کا کہ حق اذن سے ... جاتی ہی اور فرمایا کہ ... ہی تا کینہ اپنا ...

جب کینہ لیا جاتا ہے اثر جاتا رہی اور جانا جاتا ہی پس شارع نے اون اعتقادوں کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ چیزین شیطانی وسوسون کا کہنا سنا ہی جو ہوت کا بیٹھنا ہی جیسے کہ گھر پر بولتا ہی تو گھر ویران ہوجاتا ہی یا کوئی مرجاتا ہی اوسکو باطل کیا کہ یہ فعل طیرہ کی ہی اور نہ صفر مہینہ ہے وہ اول اون عربون کے نزدیک یہ تھا کہ یہ مہینہ کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اوسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتی ہین یہ اعتقاد بھی باطل ہی اصل سے اور بعضون کے نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کی وقت بھوک کی کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تھی یا ایک کیڑا کہ وقت بھوک کی ہوتا ہی ویسی ہی ہوتا ہی اور ایک سی دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین کہا ہی کہ یہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بھوک کے اور کبھی اوس سی زرد ہوجاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہوجاتا ہی پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہی اور باوجودی کہ تجاوز مرض کی نفی کی اور پھر فرمایا بھاگ جذامی سی الخ وہ تطبیق اونکی کی آخر فصل مین بیان کرونگی انشاء اللہ تعالی طرح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنی بیچ تندرستی اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہی اونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کردیتا ہی اور ون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کسنی خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ بھی بتقدیر الہی خارشتی ہوا تھا یہی بتقدیر الہی ہوئی روایت کی یہ بخاری نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا هَامَةَ وَلَا نَوْءَ وَلَا صَفَرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نوء ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** نوء ساتھ زبر نون اور سکون واو کی اور آخر مین ہمزہ ہی یعنی غروب ہونا ایک ستارہ کی اور نکلنی اور ستارہ کی عرب گمان کرتی تھی کہ مینہ اسی سبب سے برستا ہی جیسے ہندو کہتی ہین کہ مینہ برستا ہی فلانی نچھتر سی اور منا یہی ہین کہ نور کی ستائیس انواء ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹھائیس منازل ہین چنانچہ آیہ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ اونہین کی طرف ہی پس عرب نسبت کرتی تھی نزول باران کو اونکی طرف کہ علت مینہ کی اور موثر اسمین آنا چاند کا ہی بعضے منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہ کا بتقدیر الہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کی ہی اور اگر جانی یہ بات کہ حق سبحانہ تعالی مینہ برساتا ہی اوسوقت میں لیکن یہ وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلی اوسوقت کی یا بعد اوسوقت کی بھی برساوی اور اگر چاہی اوسوقت مین بھی نہ برساوی جیسی کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل نہ کفر نہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بھی کفر نہی اہل کی شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی مطلق ہی واسطی قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اسی لیی کہ نہین وارد ہوئی ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی کی اور حاصل معنی کلام یہ ہوا کہ نہ کہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوء سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتھ فضل اللہ تعالی کی واللہ اعلم **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا غُوْلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی نہین لگ جاتی بیماری کسی کی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتھ پیش غین اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہی جن شیاطین سے عرب گمان

اپنی فال اوسکے عمل بدشگون بن کر اوسکی بری اثر اور تو خواستہ مضمون بہ طرح کی اور لوگون کو راہ سے بہلا دیتی ہیں اور ہلاک کرتی ہیں جیسی کہ کیا ہے شارح
نی اور کہا ہی حاصل یہ کہ مراد نفی تاثیر غول کی تعیین ہی بلکہ نفی ہو جانا اوسکی ہی ہی متعرض جسمیں اور ہلاک کرنی کی اور سو نفی اوسکی بغیر اذن اللہ تعالیٰ
کی لیپا نہا دینی اور ہلاک کرنی لوگون کو قدرت نہیں ہی **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ**
فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ رواہ مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی انہی
باپ سی کہا تہا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص مجذوم یعنی کوڑہی اور ارادہ کیا اوسنی آنیکا آنحضرت کی پاس بیعت کیلئے پس بہیجا آنحضرت صلعم نی طرف
اوسکے ایک شخص کو یہ کہنی کو بہیجا کہ تحقیق ہم نی بیعت کی تجہسے یعنی زبانی بغیر ہاتھ پکڑنے کی پس پہر جا روایت کی یہ مسلم نی **ف** اس حدیث سی
اور اوس سی کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لا عدوی ہی خلاف ہی اسکے پس انکی
تطبیق میں علماء کی بہت اقوال آئی ہیں شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ میں کہا کہ اولیٰ بیچ وجہ تطبیق کے یہ ہی کہ نفی عدویٰ کی باقی ہی اپنی عموم پر اور
اپنی کی اور مخالطت ان بیمارون کی جملہ سبب لگنی بیماری کی نہیں لیکن اور رہا گئی یہ کہ جدا ہی ہی اب بسبب دفع کرنی ذرائع سی ہی تاکہ نی ورطہ شرک میں نہ پڑی یعنی
اگر کسی نی مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الٰہی سی علت جذام میں مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی پہونچا ہی حکم کیا ساتہ بچنی کی
تاکہ اوس وہم میں نہ پڑی اور سیلی آنحضرت نی آپ جذامی کی ساتہ طعام کہایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی جسکی رہا گئی تاکہ اوکی ہی سبب
کہ اپنی نفس پر صدق و یقین نہ پاوی اور بر تقدیر پہونچی مرض کی ورطہ شرک خفی میں پڑی اتی اور کرمانی نی کہا کہ جذام کسے نفی بلا عدویٰ ہی اور
نووی نی کہا کہ جذام کی لیسی آیت ہی کہ بیمار کرتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت و ہم خوری اور ہمبستری یعنی بات طب میں ثابت ہی جنسکا مزہ کو بغیر طعام
ناخوش اور بوی ناخوش اور سبب او نکی خوف ہی واللہ اعلم بالصواب **الفصل الثاني** فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ**
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَفَاءَلُ وَلَا يَتَطَيَّرُ وَكَانَ يُحِبُّ الِاسْمَ الْحَسَنَ رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی ابن عباس سی
کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکہتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتہ اوسکی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ میں
وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِيَافَةُ وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ رواہ ابوداود
اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سی ہی روایت
کی یہ ابوداود نی **ف** عیافہ ساتہ زیر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا اور طیرہ کی تحقیق یعنی معنی طیرہ کی پہلی فصل میں معلوم ہوا اور فال لینی ہی عرب
اسمی سی نام جانورون کی اور جیسی کہ فال لیجاوی ساتہ عقاب کے عقاب پر اور ساتہ غراب کی غربت پر اور ساتہ ہدہد کی ہدایت پر اور مشرق و بیان عیافہ
اور طیرہ کی یہ ہی کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی یا اور جانور وغیرہ سی اور عیافہ کا استعمال خاص چال و بولی کی آواز وغیرہ سی فال لینی
میں آتا ہی اور نہایہ میں ہی کہ عیافہ اوڑانا پرندہ کا اور فال لینی ساتہ اسما اور آوازون اور گذرنی اوسکی کی اور طرق ساتہ زبر طا اور جزم را کی کنکر پتہر مارنا
کہ عادت عرب کی عورتون کی تہی کہ وقت فال لینی کی مارتی تہین اور بعضون نی کہا کہ خط ریت میں کہینچنا جیسی کہ عادت رمالون کی ہی اور جبت ساتہ
زبر جیم اور جزم با کی معنی بت کی ہی اور بعضون نی کہا کہ جبت وہ چیز ہی جسکی عبادت کی جاوی سوای اللہ تعالیٰ کی یعنی یہ افعال بسبب کہ او اعمال
مشرکون کی ہی سو ہی ہیں اور اظہر یہ ہی کہ جبت شیطان ہی یعنی یہ افعال شیطان سی ہیں **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ قَالَهُ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ رواہ ابوداود والترمذی
وَقَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ

بِالتَّوَكُّلِ هٰذَا عِنْدِیْ ... قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہے ... کہ نقل کی ابو داود ... رسول خدا

کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہے فرمایا یہ بات تین بار یعنی مبالغۃً تا لوگ بہت بچیں اوس سے اور نہیں ہم میں کوئی مگر وہ
کوئی کبھی اوسکی خاطر میں فال بد سے تردد و خلجان راہ پاتا ہے لیکن خدای تعالیٰ لیجاتا ہے اوسکو سبب توکل کے یعنی اگر بحکم بشریت کی
کچھ شک اور وہم خاطر میں آوے تو چاہیے کہ توکل خدا پر کرے اور اوس کام کو جاوے کہ لیجاوے اوس وہم کا نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے
کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے بخاری سے کہتے تھے کہ تھا سلیمان بن حرب کہ شیخ بخاری کا ہے کہتا اس حدیث میں کہ وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل یہ
کلام نزدیک میرے قول ابن مسعود ہے منقول آنحضرت کا **ف** شرک کہا شگون بد لینا مشرکوں کی رسموں میں سے ہے اور دوسرے سبب کی حقیقی کا اور
اگر جزماً اعتقاد کرے کہ یوں ہی ہوگا وہ شگون بیشک کفر ہے ترجمہ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ
فَوَضَعَهَا مَعَهٗ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا
ہاتھ جذامی کا اور کہا اوسکو ساتھ اپنے بیچ پیالہ کے اور فرمایا کہا اعتماد کر کے اوپر اللہ کے اور توکل کرتا ہوں اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اس میں اشارہ
ہے اوپر کے بعد حصول توکل و یقین کے بھاگنا جذامی سے لازم نہیں ترجمہ **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور
روایت سعد بن مالک سے ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہامہ اور نہیں ہے عدوی اور نہیں ہے شگون بد اور اگر ہووے شگون
کسی چیز میں تو ہووے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حدیثیں بیچ مقدمہ طیرہ کے مختلف آئی ہیں بعضیوں سے نفی
تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اوسکی ہی مطلق سمجھی جاتی ہے اور یہ بہت ہیں اور بعضیوں سے ثبوت طیرہ کا عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں ساتھ
لفظ جزم کے جیسی کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کے آیا ہے انما الشؤم فی ثلث الفرس والمراۃ والدار اور ایک روایت میں بیچ زمین اور خادم اور فرس
کی ایسا ہی لفظ شرط کی آیا ہے جیسی کہ اس حدیث میں اور مانند اوسکی میں اور بعضیوں سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور میں سمجھا جاتا ہے مانند
تمام امور کے جیسی کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی بیچ ابن عباس سے آیا ہے اور بعضی حدیثوں میں آیا ہے کہ اعتقاد نحوست کا ان امور میں بیچ اہل جاہلیت
کی تھا جیسے کہ حدیث حضرت عائشہ کی میں آیا ہے وجہ تطبیق کی انمیں یہ ہے کہ تطیر کسی چیز میں نہیں ہے اور اگر فرض کیا جاوے ثبوت اوسکا تو یہ
چیزیں منظنہ اور محل اوسکی ہیں اور جگہ اوسکی کہتے ہیں کہ انمیں ثابت ہو پس ایسا ہی جیسا حضرت نے فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور
اسی طرح کلام بیچ قاضی کا کہ کہا بیچ الا ان الا طیرہ کی لیس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہے اوپر کہ نحوست تطیر کی نفی ہے ایسی یعنی اگر نحوست کو وجود ثبوت تا
تو ان چیزوں میں ہوتا کہ قابل تر ہیں اسکو لیکن وجود و ثبوت شیء اونمیں نہیں پس اصلا وجود نہیں ہے تو اور بعضوں نے کہا کہ نحوست عورت میں بانجھ ہونا اوسکی
ہے اور یہ کہ بچہ نہ ہوا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکرے یا کہ وہ بدشکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گھر میں یہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بری ہوں اور
ہوا ناموافق ہو اور نحوست گھوڑے میں یہ ہے کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض صاحب کے نہو اور یہی مراد خادم میں ہے
یا نحوست حصول ہی اوپر کراہت ناخوشی کی بحسب طبع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کے محمول ہوگی واللہ اعلم ترجمہ
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهٗ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ يَّسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيْحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے خوش آتا اونکو جس وقت کہ نکلتے واسطے کسی کام کی یہ کہ سنیں اے راشد اے نجیح یعنی فال
نیک ہی نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ

عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به ورؤي بشر ذلك في وجهه وان كره اسمه رؤي كراهية ذلك في وجهه واذا دخل قرية سأل عن اسمها فان اعجبه اسمها فرح بها ورؤي بشر ذلك في وجهه وان كره اسمها رؤي كراهية ذلك في وجهه رواه ابو داود اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے پھر جس وقت کہ بھیجتے کسی عامل کو پوچھتے نام اوسکا پس جس وقت کہ اچھا لگتا آپ کو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکے اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرۂ مبارک اونکے کی اور اگر مکروہ جانتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرۂ مبارک اونکے کی یعنی اور بدل دیتے اوس نام کو ساتھ اچھے نام کے اور جس وقت کہ داخل ہوتے کسی بستی میں پوچھتے نام اوسکا پس اگر اچھا لگتا اونکو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکے اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرے اونکے کی اور اگر مکروہ رکھتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرے اونکے کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** تطیر نہیں ہے اسلیے کہ سبب اسکے اوس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اوسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت طبع اوسکی کا چہرۂ مبارک میں ظاہر ہوتا تھا اسلیے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہے بیچ خوشی و ناخوشی کی قطع نظر کر کے تطیر و تفاؤل سے اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے یہ کہ اختیار کرے آدمی اپنے فرزند اور خادم کے لیے نام اچھا اسلیے کہ بُرے نام کبھی موافق ہو جاتے ہیں تقدیر کے ایسی کہ اگر نام رکھے کوئی اپنے بیٹے کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہے تقدیر الٰہی ساتھ اوسکے کہ لاحق ہوا اوس شخص کو یا اوسکے بیٹے کو خسار پس اعتقاد کرتے ہیں بعضے لوگ یہ کہ بسبب نام اوسکے کے ہے پس منحوس جانتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں صحبت سے اوسکی سے بیچ ع **وعن انس** قال قال رجل يا رسول الله انا كنا في دار كثير فيها عددنا واموالنا فتحولنا الى دار قل فيها عددنا واموالنا فقال عليه الصلوة والسلام ذروها ذميمة رواه ابو داود اور روایت ہے انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر میں بہت تھے اوس میں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہم نے طرف ایک اور گھر کی کم ہو گئے اوس میں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے چھوڑ دو اوس گھر کو اس حال میں کہ برا ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حضرت نے جو اوس گھر کے چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیلۂ تطیر کے سے نہیں ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو اونکی تسکین کیلئے فرمایا کہ اونکے دلوں میں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ نقصان خرابی بسبب ہے کی اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاوین تاکہ وہ وہم کا منقطع ہو جاوے اونسے ورنہ شرک خفی کی طرف رجوع **وعن يحيى بن عبد الله بن بحير** قال اخبرني من سمع فروة بن مسيك يقول قلت يا رسول الله عندنا ارض يقال لها ابين وهي ارض ريفنا وميرتنا وانها وبئة او قال وباؤها شديد فقال دعها عنك فان من القرف التلف رواه ابو داود اور روایت ہے یحییٰ بیٹے عبد اللہ بیٹے بحیر کی سے کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کی سے کہ کہتا تھا کہا میں نے یا رسول اللہ نزدیک ہماری ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اور شہروں سے وہاں آکر غلہ جمع ہو جاتا ہے کہ لیے باہیان سے اور شہروں کو لوگ لیجاتے ہیں اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اوسکو داخل ہونی اپنی سے اوس میں اور آمد و رفت کرنی سے طرف اوسکی اسلیے کہ قریب ہونے بیماری اور وبا کی سے پیدا ہوتا ہے تلف و ہلاک نقل کی یہ ابوداود نے **ف** کہا طیبی نے یہ قبیلۂ عدوے کی سے نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب و علاج کی سے ہے اسلیے کہ ہوا کی صالح اور موافق اعون شیا سے ہے بیچ صلاح مزاج کے اور فساد ہوا اور عدم موافقت اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے ناتی اور شاید کہ بھاگنے والی وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کی تمسک کرتی ہونگی کہا اوس شخص نے شکایت وبا سے کی کہ اوس میں مرتبتی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دو اسکو اور باہر نکل اوس زمین سے اسلیے کہ مخالطت ساتھ مرض و وبا کے باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی ویکن شک ساتھ اسکی نہیں ہوسکتا اسلیئی کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونی وبا کی سی اس زمین میں اور مادہ سے روح و
جاتا اور آنحضرت نی بنظر ضعف حال اوسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی اوسکو ساتھ نکل جانی کی وہاں سی رخصت دی
نہ یہ کہ وبا وہاں واقع ہووی اور بعد از واقع ہونی کی وہاں سی بہاگنی کو جائز کہا اور یہ کلام اسمین ہے اور وظیفہ بیچ بلا کی یہی ہی قبل وقوع
کی احتراز و اجتناب ہی اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی اگر دعا و تضرع کری کہ حکم ساتھ اوسکی فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیح کی کہ بیچ صحیحین
میں ہے ساتھ منع اور نہی کی نکلنی اور بہاگنی وبا کی سی اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر و ثبات پر آئی ہین اور یہ حدیث سنن ابی داود میں
ہی معارض صحیحین کے حدیثوں کی نہیں ہو سکتی اور لکہا ہی علما نی کہ فروہ بن مسیک سی سوا ایک دو حدیثوں کی روایت نہیں کی گئی اس
اور روی ہی ایک مرد مجہول ہی کہ معلوم نہیں نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی بہی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہیں حاصل یہ کہ وبا
سی بہاگنا ممنوع اور معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کری کہ بیشک میں اس سی مر جاونگا اور اگر نکل جاونگا تو نجات پاونگا کافر ہوتا ہی اور نظیر
اسکی ... کی ہی اور قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گہر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب ورود نص کی اوپر خلاف اسکی کی
یہی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گہر کی اور لگنی آگ کی گمان غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرنی کی وقت نکلنی کی ہوا کی
کہ شکوک موہوم ہی

الفصل الثالث تیسری فصل عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنُهَا الْفَأْلُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرْسَلًا
روایت ہی عروہ بن عامر سی کہا مذکور ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر ان میں سی فال ہی اور نہ روکے
شگون بد یعنی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جس وقت دیکہی ایک تمہارا وہ چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد
لیتے ہیں اور خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیئی کہ کہی یا اللہ نہیں لاتا نیکیوں کو مگر تو اور نہیں دور کرتا برائیوں کو مگر تو اور نہیں ہی پہرنا بدی سی
اور نہ قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہ ابو داود نی بطریق ارسال کی

بَابُ الْكَهَانَةِ

باب بیچ بیان کہانت کے **ف** صراح میں لکہا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت بالفتح فال گوئی کرنی اور نہایہ میں ہے کہ ... اور طیبی نی کہا
کہ کاہن وہ کہ خبر دیوی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزوں کا عرب میں کاہن تہی کہ بعضی ان میں سی دعوی کرتی تہی کہ اوسکو
ہمراہ ... جن ... ہی اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سن آتی تہی احکام آسمان پر سی اور کاہنوں سی کہدیتی تہی اور وہ اسمیں کچہ
زیادہ کر کہتی تہی پس قبول کرتی لوگ اوسکو جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوگئی کہانت اور بعضی مقدمات
اور اسباب و علامات سی کچہ معلوم کرتی تہی کہ اوسکو عرافت کہتی تہی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہونی کا بتادیتی تہی جیسی رمال کرتی ہیں اور کہیں
اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بہی آیا ہی اور یہ افعال حرام ہیں اور انپر اعتقاد رکہنا بہی حرام ہی اور پوچہنے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوتی ہیں
اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہی صحیح ہی

الفصل الاول پہلی فصل عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے معاویہ بن حکم سی کہا کہا میں نی یا رسول اللہ کتنی ایک چیزیں ہیں کہ تہی ہم کرتے

اونکو جاہلیت میں ایک اونمین سے یہ ہی کہ تھی ہم آتی کاہنوں کی پاس یعنی اونسے پوچھتے ایسی چیزیں اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنوں کی پاس کہا
معاویہ نے کہا میں نے دوسری چیز یہ ہی کہ تھی ہم شگون بد لیتی فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اوسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس باز رکھی تمکو یعنی کسی
کام سی یہ خیال اونکا کہا معاویہ نی کہا میں نی ایک اون میں سی یہ ہی کہ ہم میں کتنی ایک شخص خط کھینچتے ہیں فرمایا تھی ایک نبی انبیا میں سی خط کھینچتے
یعنی بامر الٰہی بواسطہ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نے
کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہی یہ واسطے مراد اس سی نہی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کھینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اوسپر حرام ممنوع ہوا
یعنی یہ کیا جانتا ہی کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھی تا یہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اوسکا بھی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب ما لا یجوز من
العمل فی الصلوٰۃ میں بھی ہو چکا ہی اون **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا
أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ سوال کیا لوگوں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال کاہنوں کا کہ
اونکی سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہیں پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہیں وہ کچھ یعنی پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو اونکی خبر پر
عرض کیا لوگوں نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہیں اور خبر دیتی ہیں کبھی ساتھ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہ کلمہ ہی
سچ اچک لیتا ہی اوسکو جن پہونچاتا ہی اوسکو بیچ کان دوست اپنی کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسری مرغ کو دانہ کی لیئی پس ملاتی ہیں
کاہن اوس کلمہ میں زیادہ سو جھوٹ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا اون ملائکہ سے کہ لیا اونہوں نی حق سی یا
وحی کی یا ساتھ مکاشفہ لوح محفوظ کی واسطے اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالتی کی ہیں یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جیسی وہ دانہ
ڈالتا ہی مرغی سی جفتی کرنی کی وقت اسطرح کہ نہیں جانتی اوسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کی کان میں اسطرح کہ نہیں
مطلع ہوتا اوسپر غیر اسکا اوس **وَعَنْهَا** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ
وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ
مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت اون میں سی اوترتی ہیں عنان میں اور عنان کہتی ہیں ابر کو پس ذکر کرتی ہیں کاموں کا کہ
تقدیر کیی گئی آسمان میں پس چوری سی اور پوشیدہ کان لگاتی ہیں سپر شیاطین یعنی سنتی ہیں اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہونچاتی ہیں اوسکو
طرف کاہنوں کی پس جھوٹ بناتی ہیں کاہن ساتھ اون کلموں کی کہ شیاطین سی سنی ہیں سو جھوٹ اپنی طرف سی نقل کی یہ بخاری نی **ف**
یعنی اسی سبب سی بعضی چیزیں موافق واقع کی ہوجاتی ہیں لیکن ہر گاہ کہ غالب ہوتا ہی اونمیں جھوٹ بند کردیا شارع نی دروازہ استفادہ کا اونکی اور
فرمایا کہ نہیں وہ کچھ **وَعَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ
لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن
اور نجومی کی پاس اور پوچھی اوس سی کچھ یعنی غیب کے باتیں نہیں قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس راتوں کی نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یہ نہایت ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نا مقبول ہوئی یا مراد یہ ہی کہ جب تک نہ قبول ہوئی

تو اور اعمال بطریق اولی نا مقبول ہونگی اور مراد نہ قبول ہونے سے یہ ہے کہ ثواب نہیں حاصل ہوتا اگرچہ ادا ہو گئے کہ قضا اونکی نہیں ہے واجب نمو حاصل ہے اور
حدیث میں اگرچہ رات ہی کا ذکر کیا لیکن تمام روز و شب دن کا ہی حکم ہے کہ کلام عرب میں اکثر اس طرح آتا ہی کہ روز یا شب ذکر کرتی ہیں اور مراد اس سے دن رات دونوں کا
ہوتا ہی **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ
عَلٰى اِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَعْلَمُ قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ
بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
زید بن خالد جہنی سے کہا نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کی حدیبیہ میں کہ نام ایک جگہ کا ہی پیچھے مینہ برسنے
کی کہ تھا رات کو پس جبکہ پھری آنحضرت نماز سے متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف اور فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا فرمایا تمہارے پروردگار
یعنی اسوقت بشارت کی ساتھ آئی وحی کی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہیں کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ
صبح کی بعضی بندوں میرے نے کہ ایمان لانیوالے ہیں اور بعضوں نے کفر کیا پس جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم ساتھ فضل اللہ کی اور رحمت
اوسکی کی پس یہ شخص ایمان لایا ساتھ میرے اور کفر کیا ساتھ ستاروں کی اور جس شخص نے کہا کہ مینہ برسائی گئی ہم سبب غروب ہونے
ایک ستارہ کی اور نکلنے ایک ستارے کی پس یہ شخص کافر ہوا ساتھ میرے اور ایمان لایا ساتھ ستارے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جو کوئی یہ اعتقاد
کرے کہ ستارے فاعل اور رب ہیں مینہ برسانے کی جیسے مانند اعتقاد اہل جاہلیت کی پس کفر ہے اور جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ مینہ اللہ کی طرف سے اور فضل
اوسکی سے ہی اور یہ ستارے علامات اور وقت مینہ برسنے کی ہیں پس یہ کفر نہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ بھی مکروہ تنزیہی ہے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ اِلَّا اَصْبَحَ فَرِيْقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِيْنَ
يُنْزِلُ اللّٰهُ الْغَيْثَ فَيَقُوْلُوْنَ بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نہیں
نازل کرتا اللہ تعالی آسمان سے کوئی برکت مگر کہ ہوتی ہی ایک جماعت آدمیوں میں سے ساتھ اوسکی کفر کرنیوالی اوتارتا ہی اللہ تعالی مینہ پس کہتے ہیں
کہ مینہ برسا سبب ستارے فلانے اور فلانے کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ظاہر یہ ہی کہ مراد برکت سے مینہ ہی اور جملہ ینزل اللہ الغیث بیان اسکا اور احتمال ہی
کہ علم برکت مراد ہو اور ینزل اللہ الغیث مثال اور بیان ایک فرد اوسکی کا ہووے

الفصل الثاني فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سیکھتا ہی ایک ٹکڑا علم نجوم سے حاصل کرتا ہی
ایک شاخ سحر سے زیادہ کیا حاصل کرنا سحر کا جسقدر کہ زیادہ کیا حاصل کرنا نجوم کا نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** تشبیہ دی
علم نجوم کو ساتھ سحر کی بقصد برائی بیان کرنی اسکی کی کیونکہ عمل کرنیوالا نجوم پر جیسے ساحروں اور کاہنوں سے ہی کہ بُری کام کرتے ہیں اور خبریں
غیب کی بتاتی ہیں **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ
اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ حَائِضًا اَوْ اَتَى امْرَاَتَهٗ فِيْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن کی پاس اور سچا جانے اوسکو بیچ اوس چیز کی کہ کہتا ہی یا صحبت کرے اپنی بیوی سے بیچ
حالت حیض میں یا جماع کرے اپنی بیوی سے بیچ مقعد اوسکی کی پس تحقیق بیزار ہوا اوس چیز سے کہ اوتاری گئی محمد پر یعنی شریعت و قرآن نقل کی یہ احمد نے

الفصل الثالث

عن ابي هريرة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم قال اذا قضى الله الامر في السماء ضربت الملائكة باجنحتها خضعانا لقوله كانه سلسلة على صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا للذي قال الحق وهو العلي الكبير فيسمعها مسترقوا السمع ومسترقوا السمع هكذا بعضه فوق بعض ووصف سفيان بكفه فحرفها وبدد بين اصابعه فيسمع الكلمة فيلقيها الى من تحته ثم يلقيها الاخر الى من تحته حتى يلقيها على لسان الساحر او الكاهن فربما ادرك الشهاب قبل ان يلقيها وربما القاها قبل ان يدركه فيكذب معها مائة كذبة فيقال اليس قد قال لنا يوم كذا وكذا كذا وكذا فيصدق بتلك الكلمة التي سمعت من السماء رواه البخاري

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا آسمان میں مارتی ہین فرشتی بازو اپنی یعنی پر اپنی [illegible] اور کانپتی ہین ہیبت و عظمت حکم الٰہی سی بسبب خوف نزول کلام الٰہی کی گویا آواز کلام الٰہی کی اونکی بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم استماع اوسکی کی مانند زنجیر کی ہی کہ کھینچی جاوی پتھر صاف پر پس جسوقت دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتون کی دلون سی کہتی ہین یعنی تمام فرشتی جو غیر مقرب ہین مقرب سی کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہاری نی کہتی ہین فرشتی مقرب یعنی جبرئیل کہ حکم کیا پروردگار نی [illegible] کہتی ہین وہ ان فرشتون پوچھنے والون سی حق کی یعنی حق ہی جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتی ہین اون باتون کو چوری کی سننی والی کہ جن و شیاطین ہین اور چوری کی سننی والی اس طرح ہین کہ بعضی اونکی اوپر بعضون کی ہین اور بیان کی سفیان نی ہیئت اونکی ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی ہاتھ اونگلیون اپنی کی پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان اونگلیون اپنی کی پس سنتا ہی چوری کی سننی والا بات کو پس ڈالتا ہی اوسکو طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی پھر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہان تک کہ ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس اکثر پاتا ہی چوری کی سننی والی کو شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کی طرف ساحر یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہی وہ اس بات کو پہلی پہونچنی شعلی کی پس ملا دیتا ہی وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتھ اوس بات کی سو جھوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتھ اوس بات کی بیچ اشکال جھوٹی باتون کی پس جب جھٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتھ بعضی جھوٹی باتون اوسکی کی تو کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنی والا کاہن کا ساتھ اوسکی کہ جھٹلاتا ہی اوسکو کیا نہیں ہی یا نہیں جانتا تو کہ ہمارے واسطی ہماری اور خبر دی ہمکو کاہن نی فلانی فلانی دن ایسی ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن ساتھ اوس بات کی کہ سنی گئی آسمان سی اور راست ہوا وہ یعنی اور وہ سو جھوٹ نہیں منظور کرتی بسبب ایک کی کہ اونکی باطن میں ہی جیسی کہ آج کل نجومیون کا حال ہی کہ اگر ایکبار بات اونکی موافق اتفاق کی سچی ہوگئی تو دنیا دار معتقد اونکی ہوجاتی ہین بسبب نہایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکی دلون میں ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ساحر او کاہن ابن عباس کی حدیث میں [illegible] یا ہی کہ کاہن کا ساحر ہی [illegible] کاہن ہی [illegible] شک [illegible] ہوگا یا ساحر ہی [illegible] اور الکاہن میں شک راوی کی ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہی [illegible] **وعن** ابن عباس قال اخبرني

رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من الانصار انهم بينا هم جلوس ليلة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمي بنجم واستنار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ماذا كنتم تقولون في الجاهلية اذا رمي بمثل هذا قالوا الله

وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَاذَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا خبر دی مجھکو ایک شخص نے صحابیوں میں سے کہ تھا انصار میں سے کہ صحابہ اوس وقت کہ بیٹھے ہوے تھے ایک رات ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹوٹا ایک تارا اور بہت روشن ہوا پس فرمایا اصحاب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہتے تھے تم جاہلیت میں جس وقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے یہ حقیقت حال سے تھے ہم کہتے کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بزرگ اور مرا ایک شخص بڑا یعنی یوں کہتے تھے اور کبھی یوں یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتے تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق یہ شعلہ نہیں پھینکا جاتا ہے سبب مرنے کسی کے اور نہ سبب جینے کسی کی لیکن رب ہمارا کہ با برکت ہے نام اوسکا جس وقت کہ فرماتا ہے ایک حکم تسبیح کرتے ہیں فرشتے اوٹھانے والے عرش کے پھر تسبیح کرتے ہیں آسمان والے کہ متصل ہیں عرش کے اوٹھانے والوں کے یہانتک کہ پہونچتی ہے تسبیح اس آسمان دنیا والوں کو پھر کہتے ہیں وہ فرشتے کہ متصل اوٹھانیوالوں عرش کے ہیں پاس والے عرش کے اوٹھانے والوں سے کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے پس خبر دیتے ہیں اونکو جو چیز کہ فرمائی پھر خبر پوچھتے ہیں بعضے آسمان والے بعضوں سے یہانتک کہ پہونچتی ہے خبر اس آسمان دنیا والوں کو پس اوچک لیتے ہیں جن سننے کو یعنی اون خبروں کو چوری سے لے آتے ہیں پھر ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کی یعنی کاہنوں کے اور پھینکے جاتے ہیں طرف اونکی یہ ستارے یعنی اسی سبب اون ستاروں کی پھینکے جاتے ہیں یہ نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتے ہو جو پیدائش یا موت کا پس جو چیز کہ لائے کاہن اوسکو اوپر اس طرح کی کہ ہی یعنی بغیر تصرف کی کہ لائے ہیں پس وہ چیز راست ہے ولیکن وہ کاہن جھوٹ ملاتے ہیں بیچ اوسکے اور زیادہ کرتے ہیں یعنی اوس سے بہت ہوتی ہے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ تَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ اور روایت ہے قتادہ سے کہا پیدا کیے اللہ تعالی نے یہ ستارے واسطے تین باتوں کی ایک بات یہ کہ پیدا کیا اونکو واسطے زینت آسمان کی اور دوسری واسطے مارنے شیطانوں کی اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہے سبب اونکے بیچ دریا اور جنگل کی پس جس نے بیان کیا انہیں بغیر ان چیزوں کی خطا کی اور ضایع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوس چیز میں کہ نہیں جانتا یعنی نہیں متصور ہے علم اوسکا اسلیے کہ خبریں آسمان کی نہیں جانی جاتی ہیں مگر طریق کتاب و سنت سے حال آنکہ ان میں نہیں ہے یاد وہ چیزیں کہ گمان کرتے ہیں نجومی نقل کی یہ بخاری نے بلا اسناد اور بیچ روایت رزین کی یوں ہے کہ تکلف کیا اوس چیز کا کہ نہیں فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننے اوس چیز کی کہ نہیں ہے اوسکو علم ساتھ اوسکی اور تکلف کیا بیچ جاننے اوس چیز کی کہ عاجز ہوئے علم اوسکی سے انبیا اور فرشتے اور روایت ہے ربیع سے مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نے یہ کلام کہ قسم ہے اللہ کی نہیں کیا اللہ تعالی نے ستاروں میں زندگی کسی کی یعنی پیدائش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنی تنگی یا فراخی اور نہ مرنا کسی کا اور سوا اسکے نہیں کہ افترا کرتے ہیں اوپر

ہووی اور مشرق میں طلوع ہووی ستارہ کو علامت اصلی ایک چیز کی ف ضائع کیا حصہ اپنا یعنی اپنی عمر میں سے اور وہ مشغول ہوا ایسی بیفائدہ چیز
میں کہ نہ فائدہ دیتی ہی دنیا میں اور نہ آخرت میں [illegible] اور حضرت شیخ نے اسکو خوب تفصیل سے لکھا ہی فلینظر ثمہ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ بَابًا مِنْ عِلْمِ النُّجُومِ لِغَيْرِ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ
السِّحْرِ الْمُنَجِّمُ كَاهِنٌ وَالْكَاهِنُ سَاحِرٌ وَالسَّاحِرُ كَافِرٌ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص سیکھے کوئی قسم علم نجوم سے واسطے غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نے یعنی قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں تحقیق
سیکھا ایک ٹکڑا سحر سے یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہی اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ علامتوں کی
غیب کے بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ ساتھ کتاب اعمال کے اسکا کرتا ہی اور ساتھ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کرے اور اعتقاد
اوسکا رکھی کافر ہی یعنی [illegible] کاہن اور ساحر کافر میں احتمال ہی کہ منجم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سے ہیں اور سب کافروں اور بد دینوں کے اعمال
سے ہیں نعوذ باللہ من ذلک وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللّٰهُ الْقَطْرَ عَنْ
عِبَادِهِ خَمْسَ سِنِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْبَحَتْ طَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ سُقِينَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بند کرے اللہ مینہ اپنی بندوں سے پانچ برس تک پھر برساوے البتہ
ایک جماعت آدمیوں میں سے کہ مقید ہیں ساتھ نجوم کے کافر ہونے والی کہیں برسائی گئی ہم سبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی ہے نسائی نے
ف مجدح ساتھ زیر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کے منازل قمر سے ہی کہ سبب بارش کا جانتے ہیں

كِتَابُ الرُّؤْيَا

کتاب ہی بیچ بیان خواب کی ف حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونے والے کی علوم اور ادراکات کو جیسے
جاگتی کی دل میں اللہ سبحانہ قادر ہی اسپر اور بیداری باعث اسکی ہی اور نیند مانع اوس سے نہیں پیدا کرتا ان ادراکات کا سوتی کی دل میں علامت ہے اور امور
پر کہ پیش آتی ہیں ثانی الحال کے وہ تعبیر اسکی ہی جیسی کہ ابر علامت ہی مینہ کی

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ مَالِكٌ بِرِوَايَةِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَرَاهَا الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَى لَهُ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں باقی رہا آثار نبوت سے کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینے والے کہا اصحاب نے کیا ہے مبشرات فرمایا خواب اچھے
نقل کی بخاری نے اور زیادہ کیا مالک نے ساتھ روایت عطا بن یسار کی اس عبارت کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مرد مسلمان یعنی اپنے لیے یا دیکھا جاوے واسطے
اوسکے یعنی کوئی اور مسلمان دیکھی واسطے اوسکی ف نہیں باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہوجائیگی بسبب میرے مرنے کے اور نہیں باقی رہے گی وہ چیز کہ جانی
جاوی اوس سے چیز ہونے والی مگر خواب کہ اوس سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کریں گی اور مبشرات مشتق بشارت سے ہی ساتھ پیش کے اور زبر کی یعنی خوشخبری کے
اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہی اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آیا ہی اور خواب بد کو حلم کہتی ہیں ساتھ پیش کے ح
لام کی تخصیص شرعی ہی اور لغت میں یہ معنی مطلق خواب کی ہیں چنانچہ اصل میں [illegible] یہی مراد ہی اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی ساتھ
صالحہ کی واسطی بیان ایضاح کی ہی یا صالحہ بمعنے صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی اول اگرچہ ظاہر اور موافق تر ہیں ساتھ معنے
مبشرات کی کہ غالبا یا کلیا بیچ خبر نیک شادی بخش کے مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ [illegible] صدق بھی ہے خبری جیسی کہ طیبی نے کہا ولیکن سیاق حدیث
تا الفریح معنی ثانی کی ہی اصلی کہ ثبوت میں نبوت کے صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور تعمیم [illegible] اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کے ہی واصل

اوپر ہی سلطنت کی معجزات ہیں وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ
وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب اچھا ایک ٹکڑا ہی
چھیالیس ٹکڑوں نبوت کی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہی کہ مراد اس رویای صالحہ کی یہاں صادقہ ہی اور یہاں ایک
اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزو شی کا ساتھ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نہ رہی تو جزو اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ یہ ایک
جزو ہی اجزای علم نبوت سی اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہیں مقصود رویا کی ہی کہ یہ تو وہی نبوت کا اور بلند ہی اگرچہ کبھی ولا ہی
نبوت سی کا اور حدیث میں آیا ہی کہ نہ اوور ہش نبوت کا علم اور کرا نبا ہی اور رویا نبوت سی ہیں آور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کی اگرچہ علما نی
بہت کچھ لکھی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ علم اوسکا اور ایسی چیزوں مثل عدد رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہ کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت میں آیا ہی
بدلے چھیالیس کے اور ایک میں پچیس اور ایک میں چوالیس وغیرہ لکھا علما نی سبب کثیر ہی یہ تحدید نہیں وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دیکھا مجکو خواب میں پس تحقیق دیکھا مجکو اسواسطی کہ شیطان نہیں بنتا ہی میری صورت
میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تحقیق دیکھا مجکو یعنی گویا کہ دیکھا مجکو عالم بیداری میں لیکن نہیں ثابت ہوتی ہیں ساتھ اوسکے احکام کہ وہ صحابی
ہوجاوی یا عمل کری او سکی تعبیر پر کہ سنی اوس حالت میں اور بعضوں نی کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانے کی لوگ ہیں یعنی میری وقت کی لوگوں میں سی جسنی مجکو
خواب میں دیکھا تو فیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میری دیکھنی کی حالت بیداری میں دنیا میں یا آخرت میں اور بعضوں نی کہا کہ یہ معنی اخبار کی ہی یعنی جسنے
دیکھا مجکو خواب میں پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقہ اور سچا ہی نہیں ہی اضغاث احلام سی بلکہ شیطان نہیں بنتا ہی میری صورت میں یعنی یہ
مجال نہیں شیطان کی کہ کسی کی خواب میں آوی اور اوسکی خیال میں ڈالی کہ میں آنحضرت ہوں اور آنحضرت پر جھوٹ باندہی اور بعضی محققین نے لکھا ہی
کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکھنی والی کو وسواس میں ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت
آنحضرت کی ہرگز نہیں بن سکتا اور جھوٹ نہیں باندہ سکتا اسلیی کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہیں اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت
کی ضد ہی اور حق تعالی جامع ہی صفات ضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سی کرنے ابطال ان
اور محال اشتباہ نہیں بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسی لیی اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سی متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا
کری تو معجزہ اوس سی ظاہر نہیں ہو سکتا وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی دیکھا مجکو پس تحقیق حق دیکھا یعنی سچا ہی خواب اسکا اور سچی ہی کو
دیکھا نہ غیر میری کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہی کہ یہ حدیثیں ساتھ تعدد طرق کی اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہیں اسپر جسنی آنحضرت کو
خواب میں دیکھا تو نہیں کو دیکھا اور دروغ اور شیطان کا اوسمیں دخل نہیں اور علمائی اسکو خصائص حضرت کی سی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علمانی بیچ اس
بعضوں نے تو یہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکھی آنحضرت کو ساتھ صورت اور حلیہ مخصوص کی کہ آپکی تھی پھر بعضوں نی ان میں بھی تعمیم کیا اور کہا
کہ اوسی شکل و صورت میں دیکھی کہ مدت عمر شریف میں آپ کی تھی خواہ جوانی میں خواہ کہولت میں یا آخر عمر میں اور بعضوں نی اور تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی
کہ اوسی صورت پر دیکھی کہ بیچ آخر عمر کی اور صورت پر اس عالم سی سدہاری تا آنکہ عدد سفید بالوں کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک میں تھی اور
نوبت مشق کی تا یہ پہنچی تھی یا اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی ذکر قصہ خواب میں دیکھنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان کر

اگر کوئی ... حضرت کو دیکھی تو وہ کہتی ہی کہ جانو کہ آنحضرت کو نہیں دیکھا اور امام نووی نی ...
آنحضرت ہی کو حقیقۃً دیکھا خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوای اوسکی اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف تفاوت
صورتون کا باعتبار کمال و نقصان دیکھنی والی کی ہی جسنی حضرت کو اوہی صورت مین دیکھا سبب کمال دین اوسکی کی دیکھا اور جسنی برخلاف اوسکی دیکھا سبب نقص
دین کی دیکھا اور اسیطرح جسنی بوڑھا دیکھا اور ایک نی جوان اور ایک نی راضی اور ایک نی خفا اور ایک نی روتی ہوئی اور ایک نی خوش اور ایک نی ناخوش تمام یہ
سبب ہی اختلاف حال دیکھنی والی کی پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت حال دیکھنی والی کی اور اسیطرح ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کی لیی کہ اوس سے حال اون کی
باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی قیاس پر بعضی ارباب تمکین نی کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سی خواب مین سنی تو اوسکو سنت قویہ پر عرض کری اگر موافق
تو صحیح ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ اوسکی کی ہی پس نسبت ذات کریمہ اونکی کا اور اوس چیز کا کہ دیکھی یا سنی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اختلاف
کی طرف سی ہی حضرت شیخ علی متقی نقل کرتی تہی کہ ایک فقیر نی فقرای مغرب سی آنحضرت کو خواب مین دیکھا کہ اوسکو شراب پینی کی لیی فرماتی ہین سو اوس نی
رجوع ساتھ کمال کی علماء سی استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نی محمل اور تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تہی مدینہ مین نہایت تبع سنت کی اونکو
شیخ محمد بن عراق کہتی تہی جب یہ استفتا اونکی نظر سی گذرا تو اونہون نی فرمایا کہ یون نہین ہی جسطرح اوس نی سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نی اوسکو فرمایا
لا تشرب الخمر اوس نی لا تشرب کو تشرب سنا ؏ **وعن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من رانی فی المنام فسیرانی
فی الیقظة ولا یتمثل الشیطان بی متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی دیکھا مجکو خواب مین
پس شتاب دیکھیگا مجکو جاگتی مین اور نہین بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی حضرت کی زمانہ مین جو شخص کہ دیکھتا خواب مین
حضرت کو تو اللہ تعالی توفیق دیتا تہا اوسکو کہ جاگتی مین دیکھی اور مسلمان ہو اور یہ مراد ہی کہ آخرت مین دیکھیگا جاگتی مین ؏ **وعن** ابی قتادة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الرؤیا الصالحة من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم ما یحب
فلا یحدث به الا من یحب واذا رای ما یکرہ فلیتعوذ باللہ من شرها ومن شر الشیطان ولیتفل ثلثا ولا یحدث بها
احدا فانها لن تضرہ متفق علیه اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب اچہا اللہ کیطرف سی ہی اور
خواب برا شیطان کیطرف سی ہی پس جسوقت دیکھی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش رکہی اوسکو پس بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کی روبرو کہ دوست رکہتا ہی
اوسکو یعنی علماء اور صلحاء اور اقرباء سی اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسی کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی اور جسوقت دیکھی ایسا خواب کہ ناخوش رکہتا ہی
پس چاہیی کہ پناہ مانگی ساتھ اللہ کی برائی اوسکی سی اور برائی شیطان کی سی اور چاہیی کہ تہتکاری تین بار بائین طرف بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان
کری اوسکو کسی کی روبرو یعنی دوست کی روبرو اور نہ دشمن کی روبرو تا کہ وہ تعبیر بری نہ دی بحسب ظاہر صورت اوسکی کی اور تعبیر جیسی ہوتا ہی ویسی ہی
واقع ہوتی ہی بتقدیر الٰہی پس تحقیق وہ خواب نہیں ضرر کریگا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** شیطان کیطرف سی یعنی باعث خوشی اوسکی کا
ہوتا ہی اگرچہ پیدا کرنا اور دکہانا دونون کا ساتھ پیدایش الٰہی کی ہی حاصل یہ ہی کہ اچہا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سی بندی کی لیی باعث
حسن ظن کا ہو ساتھ اللہ تعالی کی اور موجب مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور برا ہو تو شیطان دکہاتا ہی تا کہ غمگین کری مسلمان کو اور بدگمان اور سست
ہو بیچ سلوک طریق حق کی اور آنحضرت نی منحصر کر دی کی یہ چیزین کہ اللہ تعالی نی کر دیا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی بد سی کی
کر دیا ہی صدقہ کو سبب بچاو مال کا اور دفع بلیات کا ؏ **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا رای
احدکم الرؤیا یکرهها فلیبصق عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه

کیا ہے مسلم نے اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کوئی ایک تم میں سے برا خواب دیکھے تو جانب بائیں کے تین بار تھوکے اور کہے اور پناہ مانگے ساتھ اللہ کے شیطان سے تین بار اور پھرے کروٹ سے اپنی جس پر کہ تھا اور بعض وقت دیکھتی خواب کی نقل کی ہے مسلم نے **ف** اس حدیث میں بصاق ذکر کیا اور نفث بھی اور وہ بھی نقل تھوک منہ سے نکالنا اور بصق منہ کی اندر سے نکالنا کہ پہلے حلق سے نکلے اور بصاق وہ تھوک کہ نکلے اور راوی کو پڑتا ہی کہ بعض جگہ بصق کہی ہے اور بعد اس کے نفث ہی کہ پھونکنا ہی ساتھ آپ لبوں کی اور بعد اسکی تفل ہی کہ پھونکنا ہی تھوکا اور بیچ بعضی روایات مسلم کی تفل و نفث بھی آیا ہی اور اس حدیث میں کروٹ بدلنا ہی طرف دوسرے کو آیا اور پہلی حدیث میں نماز کا حکم آیا ہی تاکہ اچھی طرح تغیر حال کے

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقترب الزمان لم تکد تکذب رؤیا المؤمن ورؤیا المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وما کان من النبوۃ فانہ لا یکذب قال محمد بن سیرین وانا اقول الرؤیا ثلاث حدیث النفس وتخویف الشیطان وبشری من اللہ فمن رای شیئا یکرھہ فلا یقصہ علی احد ولیقم فلیصل قال وکان یکرہ الغل فی النوم ویعجبھم القید ویقال القید ثبات فی الدین متفق علیہ قال البخاری رواہ قتادۃ ویونس وھشیم وابو ھلال عن ابن سیرین عن ابی ھریرۃ وقال یونس لا احسبہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القید وقال مسلم لا ادری ھو فی الحدیث ام قالہ ابن سیرین وفی روایۃ نحوہ وادرج فی الحدیث قولہ واکرہ الغل الی تمام الکلام اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نزدیک ہوگا زمانہ نہیں قریب ہوگا کہ جھوٹا ہو خواب مومن کا اور خواب مومن کا ایک جزو ہی چھیالیس جزو نبوت کی سی اور جو چیز کہ ہو جزو نبوت سے پس تحقیق وہ نہیں جھوٹی ہوتی کہا محمد بن سیرین تابعی جلیل القدر نے کہتا ہوں اور روایت کرتا ہوں ان احادیث سی کہ آنحضرت نے فرمائیں ہیں خواب تین طرح کی ہوتی ہیں ایک تو خیال نفس کا اور دوسری ڈرانا شیطان کا اور تیسرے بشارت اللہ کی طرف سی پس جو شخص کہ دیکھی خواب میں ایسی چیز کو کہ ناخوش رکھے پس نہ بیان کری اوسکو روبرو کسی کی اور چاہیے کہ کھڑا ہو اور نماز پڑھے یعنی تاسبب برکت اور نورانیت نماز کی توہم خیر و شر کا کہ پیدا ہوا ہی جاتا رہی کہا ابن سیرین نے اور تھی آنحضرت کہ برا کہتے طوق دیکھنا خواب میں اور خوش آتا اونکو دیکھنا قید کا اور کہا جاتا ہی یعنی اہل تعبیر کہتے ہیں کہ قید ثابت رہنا دین میں ہی نقل کی یعنی ساری حدیث متصل ہی اوپر مرفوع و موقوف کی بخاری اور مسلم نے لیکن دونوں کو تردد آخر حدیث میں کہا بخاری نے کہ روایت کیا اوسکو یعنی مطلق حدیث کو یا مضمون قید کو قتادہ اور یونس نے اور ہشیم اور ابو ہلال نے ابن سیرین سی نقل کی اوسکو ابی ہریرہ سی اور کہا یونس نے کہ نہیں گمان کرتا میں اس روایت ابن سیرین کو ابی ہریرہ سی مگر پیغمبر خدا سے بیچ مقدمہ قید کی کہ واقع ہوا ہی یعجبہم القید والقید ثبات فی الدین نہ بیچ مقدمہ غل کی کہ کان یکرہ الغل یعنی حدیث مرفوع ہی یا موقوف ابو ہریرہ اور ابن سیرین پر یعنی روایت کیا اوسکو ابن سیرین نے ابی ہریرہ سے اور وہ نبی آنحضرت سی بخاری نے تو یوں کہا اور کہا مسلم نے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ یہ قول کہ قید میں بیچ حدیث پیغمبر خدا کی واقع ہوا ہی یا کہا ابن سیرین نے اپنی طرف سی اور ایک روایت مسلم کی میں مانند اسکی ہی کہا گیا اور بیچ کہا مسلم نے کہ اوراج کیا یعنی ابن سیرین یا ابو ہریرہ نے حدیث میں یہ قول اپنی کہ وکرہ الغل آخر کلام تک یعنی تمام کلام کہ بیچ غل اور قید کی واقع ہوا ہی سب کلام ابن سیرین یا ابو ہریرہ کا ہی کہ اوراج کیا حدیث میں اور اوراج بیچ اصطلاح محدثین کے لانا راوی کا ہی کلام اپنی کو درمیان حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بیان کرنی نقل بخاری اور مسلم کی ہی حقیقت حال ضمیر قال اور کان یکرہ کی بھی ظاہر ہو جاتی ہی **ف** جس وقت کہ نزدیک ہوگا زمانہ اکثر شراح حدیث کئی طرح کی ہیں علماء نے اول تو یہ کہ مراد قرب ہونی زمانہ کی ہی آخر زمانہ قرب قیامت کی جیسی کہ حدیث میں صحیح آیا ہی کہ آخر زمانہ میں نہیں جھوٹا ہوگا خواب مومن کا اور بعضی مشائخ نے یہی معنی لی کہ مراد قرب زمانہ سے ہوگا ہی دوسری

یکہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز کی ہے اسلیے کہ جس موسم میں رات اور دن برابر ہوتی ہیں مزاج تندرست اور معتدل ہوتا ہے خواب درست تر اور خلط
و خلل سے سالم تر ہوتا ہے تیسری یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہے کہ سال مثل مہینے کی گذرینگی اور مہینے مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی اور روز مانند
ساعت کے اور کہا ہے علمانے کہ مراد اس سے زمانہ امام مہدی کا ہے کہ اون دنون میں لوگ عدل سے سب عیش میں ہونگے اور زمانہ عیش کا ہرچند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہے اور زمانہ غم و محنت کا ہرچند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے پس زمانہ مہدی کی بھی خواب صحیح و راست ہونگی اسلیے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی راست تر ہے خواب اوسکا بھی راست تر ہے اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور صدق اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
وہ بطور بیان اقسام خواب کی ذکر کیا اور اس عبارت میں اشارہ ہے کہ تمام اقسام خواب کی صحیح اور قابل تعبیر اعتبار کی نہیں بلکہ وہی قسم کہ بشارت یا اعلام
ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہے اور خیال النفس جیسے کہ ایک شخص ایک کام پر فکر کرتا ہے بسکہ وہ خیال میں رہتا ہے وہی خواب میں دیکھتا ہے
یا عاشق معشوق کی خیال میں ہوتا ہے اوسکو خواب میں دیکھتا ہے اور ڈرانا شیطان کا ہے کہ انگیخت کرے اوسکو سبب دشمنی کی کہ آدمی سے رکھتا ہے
اور وہ فعل شیطان ہے کہ ساتھ اوسکی آدمی کی بازی کرتا ہے جیسے کہ دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور اسی قبیل سے ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہے
اور کبھی سبب فوت ہونے نماز اور تاخیر اوسکی کا ہوتا ہے وغیرہ ذلک پس یہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کی نہیں اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام کرنا
جانب حق سے بندہ کی بیچ ساتھ اوسکی خوش ہووے اور طلب حق میں تازہ ہووے اور حسن ظن اور امیدواری کی ہے قابل تعبیر کی ہے اور نہ بیان
کرے الخ یعنی اسلیے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کی نہیں تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہے اور یہ بھی ہے کہ جب کہیگا اور سننے والا تعبیر بد کہیگا تو توہم
اور تطیر لازم آویگا اور وسواس میں ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع میں اور شارحوں نے بیچ ضمیر قال اور کان کے بہ کئی چند احتمالات لکھی ہیں ایک یہ
یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھرتی ہو جیسے کہ ظاہر عبارت کہ پہلی گذری ہے قال محمد بن سیرین ناظر ہے اس میں اور اس تقدیر پر ضمیر کان
کہ رہ کی پھرتی ہے آنحضرت کی طرف اور معنی یہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نے تھے آنحضرت کہ ناخوش رکھتی تھی اوسکو کہ کوئی دیکھے خواب میں طوق یعنی گلے میں
ڈالا ہے اسلیے کہ صفت دوزخیوں کی ہے جیسے کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھرتی اور کان
یکرہ کی ابو ہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابو ہریرہ سے یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تھے ابو ہریرہ ناخوش رکھتی دیکھنی طوق کو خواب میں اور
ابو ہریرہ نے آنحضرت سے سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر قال کی پھری طرف راوی کی ابن سیرین سے اور کان یکرہ میں ابن سیرین
کی طرف یعنی کہا راوی نے کہ تھے ابن سیرین کہ مکروہ رکھتی طوق کو اور ظاہر یہ احتمال اسی طرح کی ترجیح رکھتا ہے اسلیے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہیں تعبیر
خواب میں واللہ اعلم اور خوش آتا اوسکو دیکھنا قید کا یعنی بیڑیوں کا پانون میں تو پہلے صیغہ جمع کی بروایت بخاری کی ہے پس بحسب احتمال اول
کی ضمیر راجع ہے طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکی کی اور بحسب احتمال دوسری کی طرف ابو ہریرہ اور اتباع اونکی کی اور بحسب تیسری کی طرف ابن سیرین کی
اور تعبیر کہنے والی اہل عصر اونکی کی یعنی اگر کوئی خواب میں دیکھتا کہ قید بیڑی پانون میں ہے تو اوسکو اچھا جانتی تھی کہ علامت باز رہنے کی قبایح اور معاصی سے اور
ثابت قدم رہنے کی طاعت پر ہے جیسے کہ فرمایا وقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر نسبت اہل دین و طاعت کے ہے اور کہا ہے اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پانون میں ہے تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہے کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہے ساتھ
اختلاف دیکھنے والی کی مثلاً اگر تاجر دیکھے خواب میں کہ اسباب اوسکا بیچ بحر کے ڈوبتا ہے اور ہوا موافق چلتی ہے تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت میں ہے
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہنچنی کی مقام حقیقت میں ہے تا آخر **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ**
جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَأْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ إِذَا تَلَعَّبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہا آیا ایک شخص نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نے پس ہنسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جس وقت کھیلی شیطان
ساتھ ایک تمہاری کی خواب میں پس نہ بیان کرے اوسکو واسطے لوگوں کی نقل کیا مسلم نے **ف** یعنی یہ خواب تیرا اضغاث احلام میں سے ہی اور
اوس قسم سے ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتھ آدمی کی تاغمگین ہووے اوسکو ایسی خواب کو چھپانا چاہیے اور طیبی نے کہا کہ آنحضرت نے وحی سے جانا ہوگا کہ یہ
حال ہی کہ یہ خواب اضغاث احلام میں سے ہی اور بازی شیطان سے ہی اگرچہ نزدیک تعبیر کرنے والوں کی اوسکی تعبیر ہی مثل زوال نعمت اور مفارقت منعم
اور مانند اوسکی کی طرح **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا
فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا
قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے ایک رات بیچ اون چیزوں کی کہ دیکھتا ہی سونے والا
سونے والا خواب میں گویا ہوں کہ گویا ہیں ہم صحابہ میری بیچ گھر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئیں ہمارے پاس کھجوریں تر کہ اونکو رطب ابن طاب کہتے ہیں پس
تعبیر کیا میں نے یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطے ہمارے ہی دنیا میں اور عاقبت نیک آخرت میں یعنی رفعت لفظ رافع سے لیا اور عاقبت عقبہ سے اور یہ کہ
دین ہمارا اچھا ہی یعنی یہ لفظ رطب ابن طاب سے لیا نقل کیا مسلم نے **ف** عادت شریف آنحضرت کی تھی کہ ناموں سے بطریق تفاول تاویل کی معانی
لیتے تھی اور یہ مخصوص ساتھ تعبیر خواب کی نہ تھا بیداری میں بھی ساتھ اونکی فال لیتے تھی جیسا کہ سفر ہجرت میں کہ کسی بریدہ کو تشریف لیجاتے تھی کہ بریدہ اسلمی
کو ساتھ چند سواروں کی کہ آدمیں قریش نے اوسکو واسطے پکڑنے آنحضرت کی متعین کیا تھا اور سو اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا فرمایا کہ تو کون ہی
اور نام تیرا کیا ہی اوسنے کہا بریدہ پس حضرت نے ابوبکر سے فرمایا قد برد امرنا یعنی ٹھنڈا ہوا کام ہمارا ہی الی آخر الحدیث **وَعَنْ**
أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى
أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سے کہ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دیکھا میں نے خواب میں کہ تحقیق میں ہجرت کرتا ہوں مکہ سے طرف ایک زمین کی
کہ اوس میں کھجوریں ہیں پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر کی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہاں وہ تھا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہی اور دیکھا میں نے
خواب اپنی میں کہ تحقیق ہلاتا ہوں میں تلوار پس ٹوٹ گئی دھار بیچ سے پس ناگہاں تعبیر اوسکی جو کہ وہ تھی کہ پہنچی یعنی مومنوں کو تحقیق شکست روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوئے
مسلمان اور بعضے شہید ہوئے پھر ہلایا میں نے تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہو گئی بہتر اوس چیز سے کہ تھی پس ناگہاں تعبیر
درست ہونے تلوار کی وہ تھی کہ لایا اوسکو خدای تعالی کہ وہ فتح تھی اور جمع ہونا مسلمانوں کا یعنی فتح کہ اصلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی اسکو بخاری
اور مسلم نے **ف** یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہروں حجاز کی سے کہ بیچ اوس میں کھجوریں بہت ہوتی ہیں اور ہجر بھی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت میں
مدینہ کا نام یثرب تھا پھر نام رکھا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اوس نام سے حضرت نے منع فرمایا اس لیے کہ یثرب مشتق ہی ثرب بالتحریک سے کہ معنی فساد
کی ہی اور اس حدیث میں اور اور بعضی حدیثوں میں جو حضرت نے یثرب فرمایا تو بطلی نہی کی فرمایا ہوا بیان جواز کی لیے یا نہی تنزیہی ہی یا آپ نے کہا ابتدا
ہجرت میں لوگ اس نام کو جانتے تھے تا پہچان لیں پس بطور جمع کیا درمیان اسم ثانی اور نام مشہور کی اور یہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ میں
جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقوں کی فرمایا ہی الخ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم بینا انا نائم اتیت بخزائن الارض فوضع فی کفی سواران من ذهب فکبرا علی فاوحی الی ان انفخهما
فنفختهما فذهبا فاولتهما الکذابین اللذین انا بینهما صاحب صنعاء وصاحب الیمامة متفق علیه وفی
روایة یقال لاحدهما مسیلمة صاحب الیمامة والعنسی صاحب صنعاء لم اجد هذه الروایة فی الصحیحین
وذکرها صاحب الجامع عن الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نے اوس وقت کہ تھا میں سوتا لایا گیا
میں خزانے زمین کے پس رکھے گئے بیچ ہاتھوں میرے دو کڑے سونے کے پس گران ہوئے مجھ پر یعنی ناگوار ہوئے بسبب کراہت زینت سونے کی پس
وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نے مجھکو سوتے میں یہ کہ پھونک مار انکو پس پھونکا میں نے انکو پس اڑ گئے وہ پس تعبیر کی انکی میں نے دو جھوٹوں
کے کہ میں بیچ ان دونوں کے ہوں یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعاء اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں
یعنی ترمذی کی روایت میں ہے بیچ بیان تعیین ان دونوں جھوٹوں کی فرمایا کہ کہا جاتا ہے ایک کو ان میں سے مسیلمہ صاحب یمامہ اور دوسرے کو عنسی صاحب صنعاء
نہیں پایا میں نے یہ روایت صحیحین میں اور ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول نے ترمذی سے **ف** لایا گیا میں الخ یعنی لائے گئے میرے پاس کنجیاں زمین کے
خزانوں کی اور بعضوں نے کہا کہ خزانے حقیقۃ لائے گئے گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہوویں گی اونکی حضرت امت اونکی اور دین ملت اونکی عام ہوئے
گی اور صنعاء ایک شہر ہے یمن کے شہروں سے اسود کا سردار تھا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کی میں دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نے بیچ مرض
وفات آنحضرت کے اوسکو مار ڈالا پس فرمایا آنحضرت نے فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بھی دعوی نبوت کا کیا تھا اور اسکو وحشی قاتل حمزہ نے حضرت صدیق
کی خلافت میں مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑوں کی ساتھ دونوں جھوٹوں کی لکھا ہی علماء نے کہ کڑے مشابہ ساتھ قید ہاتھ کی ہیں اور قید باز رکھتی ہے
ہاتھ کو پکڑنے اور عمل کرنے اور کام تصرف کرنے سی پس یہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کی ہوئے تھی مشابہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک اونکی
میں پہنچا اور مانع ہوئی عمل و تصرف سے گویا ہاتھ اونکا پکڑ رکھا ہی اور نہیں چھوڑتی کہ کام کریں اور دیکھنا سونے کی کڑوں کا تھا بسبب اونکے کی بیچ
زینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلاظت اون دو کذابوں کے واللہ اعلم بالصواب **وعن** ام العلاء الانصاریة قالت
رأیت لعثمان بن مظعون فی النوم عینا تجری فقصصتها علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ذلك عمله یجری
له رواه البخاری اور روایت ہے ام العلاء انصاریہ سے کہ کہا دیکھا میں نے واسطے عثمان بن مظعون کے خواب میں ایک چشمہ کہ جاری ہے پس بیان کیا میں نے
اوسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اوسکی کا ہے کہ جاری کیا جاتا ہے واسطے اوسکی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی پہنچتا ہے طرف اوسکی
ثواب کسی عمل صالح کا بعد مرنے اوسکے کی قیامت تک اسلیے کہ تھا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہے مرابط ہو کے جاری رہتی ہیں اوسکے لیے عمل اوسکی قیامت تک
وعن سمرة بن جندب قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی اقبل علینا بوجهه فقال من رأی منکم اللیلة
رؤیا قال فان رأی احد قصها فیقول ما شاء الله فسألنا یوما فقال هل رأی منکم احد رؤیا قلنا لا قال لکنی رأیت
اللیلة رجلین اتیانی فاخذا بیدی فاخرجانی الی ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بیده کلوب من حدید
یدخله فی شدقه فیشقه حتی یبلغ قفاه ثم یفعل بشدقه الاخر مثل ذلك ویلتئم شدقه هذا فیعود فیصنع
مثله قلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا علی رجل مضطجع علی قفاه ورجل قائم علی راسه
بفهر او صخرة یشدخ به راسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق الیه لیاخذه فلا یرجع الی هذا
حتی یلتئم راسه وعاد راسه کما کان فعاد الیه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتی اتینا

إلى ثقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع تتوقد تحته نارا فإذا اقتربت ارتفعوا حتى كادوا أن يخرجوا منها فإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل قائم على وسط النهر وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ وصبيان وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي في الشجرة فأدخلاني دارا وسط الشجرة لم أر قط أحسن منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارا هي أحسن وأفضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرے اپنے کی اور فرماتے کس شخص نے تم میں سے دیکھا ہے آج کی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالیٰ پس پوچھا حضرت نے ہمسے ایک دن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم میں سے کسی نے خواب عرض کیا ہم نے کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصوں کو کہ آئے میری پاس پس پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور نکالا مجھکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اوسکے ہاتھ میں آنکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے اوسکو بیچ کلے یعنی جبڑے کی اور چیرتا ہے اوسکو یہاں تک کہ پہونچتا ہے گدی تک اوسکی پھر کرتا ہے ساتھ کلے دوسرے اوسکے کی مانند اسی کی یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہے اور ملجاتا ہے کلا اوسکا یہ پھر کرتا ہے پہلے کلے سے مانند اسی کی یعنی کلا چیرتا ہے اور جب ملجاتا ہے پھر چیرتا ہے اسیطرح کیا کرتا ہے آنحضرت فرماتے ہیں کہ کہا میں نے ان دونوں شخصوں سے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلو یعنی آگے چلو کہ اور عجائب دیکھنے میں تعبیر اوسکی معلوم ہو جاوے گی پس چلے ہم یہاں تک کہ آئے اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکی سر پر ساتھ پتھر کے یا کہا ساتھ بڑے پتھر کے یا فرمایا پتھر لیے ہوئے کچلتا ہے ساتھ اوسکے سر اوسکا پس جس وقت مارتا ہے اوسکو لڑھک جاتا ہے پتھر چلاجاتا ہے طرف پتھر کی تاکہ اوسکو لیوے پس نہیں پھر آتا طرف اوسکی یہاں تک کہ ملجاتا ہے سر اوسکا اور ہو جاتا ہے سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اوسکی اور مارتا ہے اوسکو پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کی کہ تھا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تھا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکی آگ پس جس وقت کہ اونچی ہوتی آگ اوپر اوٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں یہاں تک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکلیں اور جس وقت کہ پست ہوتا شعلہ آگ کا پھر گر پڑتے اوسمیں اور اوس آگ میں تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے کہ چلے چلو پس چلے یہانتک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی لہو سے اور اوسمیں ایک شخص کھڑا ہے بیچوں بیچ نہر کے اور نہر کی کنارے پر ایک شخص تھا کہ آگے اوسکے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچ میں نہر کے پس جس وقت ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکلے پھینکتا ہے وہ شخص کہ کنارے پر تھا پتھر بیچ منہ اوسکی کی پس پھیرتا ہے اوسکو جس جگہ کہ تھا پس جب آتا ہے وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہے کنارے والا بیچ منہ اوسکی کی پتھر پس پھر جاتا ہے اوسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمیں تھا ایک درخت بڑا اور اوسکی جڑ میں ایک بوڑھا ہے اور لڑکے ہیں اور ناگہاں وہاں ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کی آگے اوسکی آگ ہے کہ جلاتا ہے اوسکو پس لیکر چڑھے مجھکو دونوں شخص درخت پر اور داخل کیا مجھکو ایک گھر میں کہ تھا بیچ درخت کی نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمیں کتنے مرد ہیں بڈھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر نکالا اون دونوں نے مجھکو اوس گھر سے

اور لی چڑہی مجکو اوپر درخت کی پہر داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ وہ بہت اچہا اور افضل تہا نہین دیکہی مین نے کبہی بہتر اوس سے اوسمین تہی بڑہی اور جوان ہین کہا مین نے واسطے اون
دونون شخصون کی تحقیق تمہی بہت پہرایا مجکو آج کی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز کی کہ دیکہی مین نے قالا نعم اما الرجل الذی رأیتہ یشق
شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ ما تری الی یوم القیمۃ والذی رأیتہ
یشدخ رأسہ فرجل علمہ اللہ القرآن فنام عنہ باللیل ولم یعمل بما فیہ بالنہار یفعل بہ ما رأیت الی یوم
القیمۃ والذی رأیتہ فی الثقب فہم الزناۃ والذی رأیتہ فی النہر آکل الربا والشیخ الذی رأیتہ فی اصل الشجرۃ
ابراہیم والصبیان حولہ فاولاد الناس والذی یوقد النار مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت
دار عامۃ المؤمنین واما ہذہ الدار فدار الشہداء وانا جبرئیل وہذا میکائیل فارفع راسک فرفعت
راسی فاذا فوقی مثل السحاب وفی روایۃ مثل الربابۃ البیضاء قالا ذاک منزلک قلت دعانی
ادخل منزلی قالا انہ بقی لک عمر لم تستکملہ فاذا استکملتہ اتیت منزلک رواہ البخاری کہا اون دونون نے کہ ہان
خبر دیتے ہین ہم اب وہ شخص کہ دیکہا تمنے اوسکو کہ چیری جاتی ہین کلی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی جاتی ہین
جہوٹی باتین اوس سی یہانتک کہ پہونچتی ہین اطراف زمین مین پس کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی جو کچہ کہ دیکہا تمنے قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنے
اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنے کی پس سو رہا اوس سے رات کو اور نہ عمل
کیا دن کو موافق اوس چیز کی کہ قرآن مین ہی کی جاتی ہی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنے قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تمنے تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ
شخص کہ دیکہا تمنے اوسکو نہر مین وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنے اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم علیہ السلام ہین اور گرد اونکی پس لڑکی اولاد ہین آدمیون
کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی داروغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوئی تم اوسمین گہر ہی عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ اوسمین عام
مومنین ہونگی اور یہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹہاؤ تم سر اپنا پس اوٹہایا مین نے سر اپنا پس ناگہان
اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین ہی مانند ابر تو بر تو سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ یہ مکان آپ کا
کہا مین نے چہوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنی مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنے اوسکو پس
اگر پورا کروگی تم اوسکو داخل ہوگی اپنی مکان مین نقل کی یہ بخاری نی ف سو رہا اوس سی یعنی نہ پڑہا قرآن رات کو اور نہ عمل کیا اوسپر
عمل کیا عمل قرآن پر رات اور دن مین ہی اور تلاوت قرآن کی رات کو ہی عمل کرنا قرآن پر ہی لیکن چونکہ معمول شب مین عمل کرنا ساتہ تلاوت
اوسکی کی ہی مخصوص کیا ساتہ اوسکی اور عمل ساتہ اوامر و نواہی قرآن کی متعلق ساتہ روز کی رکہا باعتبار غالب کی انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح
نی لکہا ہی باوجودی کہ بڑی نعمت ملی تہی یعنی علم قرآن پس اوسکی تلاوت سی غافل ہوکر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بہول جانی کا ہوتا ہی
اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور نہ عمل کرنی والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجود وعید پر وزن نزول قرآن سی عمل ہی چنانچہ پہلی لکہا ہی وہ ایسا ہی کہ جسنی عمل کیا قرآن پر پس
گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی نے سوا اوس کی
یعنی اعراض کیا اوس سی اور جو کہ سود بغیر اعراض کی اور سوای سبب تقصیر کی یا عجز کی پس وہ خارج ہی اوس وعید سی انتہی اور شہیدون کا یعنی
مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اور لکہا کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی تولی جائیگی ساتہ خون شہدا کی خون پر لیکن کہا نووی نی
کہ اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونی امام کی بعد سلام کی مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچہنی کی خواب سی اور اوپر مبادرت تعبیر

کہنے لگی طرف تعبیر اوسکی کی طول اور زمین تاکہ دور ہو پریشانی جو بسبب فکر معاش کے ہے **وَذُكِرَ** حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ فِي بَابِ حَرَمِ الْمَدِينَةِ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں بیچ باب حرم مدینہ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لَا تُحَدِّثْ إِلَّا حَبِيبًا أَوْ لَبِيبًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ الرُّؤْيَا عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا إِلَّا عَلَى وَادٍّ أَوْ ذِي رَأْيٍ روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خواب مومن کا ایک جز ہے چھیالیس جزو نبوت سے اور خواب اوپر پاؤں پرندہ کی ہے جب تک کہ نہیں کہتا اوسکو پس جس وقت کہتا ہے کسی سے روبرو واقع ہوتا ہے اور گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو مگر روبرو کسی کی طرف روبرو دوست کے یا دانا کی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابوداؤد کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے خواب اوپر پاؤں پرندہ کی ہے جب تک تعبیر نہیں کی جاتی پس جبکہ تعبیر کی جاوے واقع ہوتی ہے اور گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کے یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پاؤں پرندہ کی مثل ہے بیچ عدم تقرر شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہیں پاتا ہے اوسکو عرب کہتے ہیں علی رجل طائر یعنی جیسے پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہیں اور رہتا ہے حرکت کرتا اور جو کچھ اوسکے پاؤں پر ہوتا ہے وہ بھی نہیں ٹھہرتا ہے گر پڑتا ہے یہ امر بھی ٹھہرتا نہیں پھر پاتی ہیں کہ خواب جب تک کسی سے کہا نہیں جاتا اور دل میں پوشیدہ رکھا ہے اعتبار نہیں رکھتا اور واقع نہیں ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسنے تعبیر کی واقع ہوتا ہے اوس طرح کہ تعبیر کی پس کہنا چاہئے روبرو سے خواب کی حق میں بہتری کہا اوسکی توقع سے ڈرتا ہے اور توہم ضرر کا رکھتا ہے جیسے کہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے اور کیا واسطہ دوست کا حق خیر کی پکڑے اور تعبیر اچھی کہی بخلاف دشمن کی کہ بسبب بغض وحسد کی تعبیر بری کہے گا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچھی کہے گا یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے کہ جب توقع سب چیزوں کا ساتھ قضا و قدر کے ہے تو تاثیر کیا خواب کی بیچ سقوط کے اور تاثیر تعبیر کی وقوع میں کیوں ہے جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سے ہے مانند دعا اور صدقہ اور تمام اسباب کی بیچ

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ إِنَّهُ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ وَلَكِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کی سے کہ وہ مومن تھا یا نہیں پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نے کہ وہ تصدیق کرتی تھی آپ کی ولیکن مر گئے پہلی ظاہر ہونی نبوت آپ کی کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ دکھلایا گیا ہوں میں اوسکو خواب میں اس حال میں کہ اوسپر کپڑے سفید تھے اور اگر ہوتا وہ دوزخیوں میں سے تو ہوتی اوسپر کپڑے اور طرح کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجہ الکبری کی کے تھے اور اونھوں نے ایام جاہلیت میں دین نصاری سیکھا تھا اور انجیل کو عربی میں ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالیٰ کی کرتی تھے اور عبادت بتوں کی سے بیزار تھے پیچھے اور آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے اور قصہ لیجانا حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتدا وحی میں اونکے پاس اور بشارت دینی اونکا آنحضرت کو ساتھ صدق حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہے اور کتاب اسد الغابہ میں اونکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اختلاف علما کا بیچ اسلام اونکی کی ذکر کیا ہے اور یہ حدیث بعینہ نقل کی ہے اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نے بطریق سماع کی صحابیہ سے روایت کیا ہو اسلئے کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی آنحضرت کی خدمت میں نہیں آئیں اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نے یعنی پہلی جواب سوال حضرت کی حضرت خدیجہ نے بجہت حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور تکمیل شہرت

اوپر کی بات آنحضرت کی کلام سے ثابت ہے ... علم صحیح ثبوت ایمان ورقہ کی ہی کہ گناہ اول ... بابت انکی نبوت میں اور کہا کہ یہ فرشتہ اوپر نازل ہوا
وہی ناموس ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اوترا آتا اور تم پیغمبر خدا کی ہوا اگر میں بیچ وقت ظہور غلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری
کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر ترددِ ایمان انکی کی کہا ولکن مات قبل ان یظہر الخ آگے آنحضرت کی کلام مذکور فرما کر ایمان انکا ثابت کیا
پس حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور اوسمیں کیا جگہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوت آنحضرت کی میں انہوں نے تصدیق کی اگر پہلی نبوت
کرتی تو کنجایش کہنا تہا **وعن** ابن خزیمۃ بن ثابت عن عمہ ابی خزیمۃ انہ رای فیما یری النائم انہ سجد علی جبھۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فاضطجع لہ وقال صدق رؤیاک فسجد علی جبھتہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے
ابن خزیمہ بن ثابت سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ ابی خزیمہ ہی یہ کہ اونہوں نے دیکھا اس حالت میں کہ دیکھتا ہے سونیوالا یعنی خواب میں یہ کہا
کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہ خواب وہ حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت واسطے خاطر ابی خزیمہ کی تا سجدہ کریں اور فرمایا سچ
خواب اپنا ایسے عمل کر مقتضای خواب کی پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی شرح السنہ میں **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اوپر کہ
مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سی ہو جیسیکہ خواب میں دیکھی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد
صالح کی زیارت کی ہی وغیرہ ذلک من **وسنذکر** حدیث ابی بکرۃ کان میزانا نزل من السماء فی باب مناقب ابی بکر و
عمر اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہی کان میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابی بکر و عمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یکثر ان یقول لاصحابہ ھل رای
احد منکم من رؤیا فیقص علیہ من شاء اللہ ان یقص وانہ قال لنا ذات غداۃ انہ اتانی اللیلۃ اتیان وانھما
ابتعثانی وانھما قالا لی انطلق وانی انطلقت معھما وذکر مثل الحدیث المذکور فی الفصل الاول بطولہ وفیہ
زیادۃ لیست فی الحدیث المذکور وھی قولہ فاتینا علی روضۃ معتمۃ فیھا من کل نور الربیع واذا بین ظھری
الروضۃ رجل طویل لا اکاد اری راسہ طولا فی السماء واذا حول الرجل من اکثر ولدان ما رایتھم قط قلت لھما
ما ھذا ما ھؤلاء قال قالا لی انطلق فانطلقنا فانتھینا الی روضۃ عظیمۃ لم ار روضۃ قط اعظم منھا ولا احسن
قال قالا لی ارق فیھا قال فارتقینا فیھا فانتھینا الی مدینۃ مبنیۃ بلبن ذھب ولبن فضۃ فاتینا باب المدینۃ فاستفتحنا
ففتح لنا فدخلناھا فتلقانا فیھا رجال شطر من خلقھم کاحسن ما انت راء وشطر منھم کاقبح ما انت راء قال
قالا لھم اذھبوا فقعوا فی ذلک النھر قال واذا نھر معترض یجری کان ماءہ المحض فی البیاض فذھبوا فوقعوا
فیہ ثم رجعوا الینا قد ذھب ذلک السوء عنھم فصاروا فی احسن صورۃ وذکر فی تفسیر ھذہ الزیادۃ واما الرجل
الطویل الذی فی الروضۃ فانہ ابراھیم واما الولدان الذین حولہ فکل مولود مات علی الفطرۃ قال فقال بعض
المسلمین یا رسول اللہ واولاد المشرکین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واولاد المشرکین واما القوم الذین
کانوا شطر منھم حسن وشطر منھم قبیح فانھم قوم خلطوا عملا صالحا واخر سیئا تجاوز اللہ عنھم رواہ البخاری
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت اوس چیز سی کہ اکثر کہتی اپنی اصحاب سی کیا دیکہا ہی کسی نی تم میں سی کچہ خواب پس بیان
کرتا وہ حضرت کی خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرت نی ہمکو ایک دن کہ آئی میری پاس آج کی رات دو شخص آنیوالے اور تحقیق وہ دونوں

اوٹھایا مجھکو اور اونھون نے کہا مجھکو چلو اور تحقیق مین چلا ساتھ اونکی اور ذکر کیا سمرہ نے مانند حدیث ذکر کی گئی بیچ فصل پہلی کی ساتھ درازی کی اور اسمین ہیئت
مین کچھ زیادتی ہی کہ نہین بیچ حدیث مذکور کی اور وہ زیادتی یہ ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ پس آئی ہم اوپر ایک باغ اندھیری کی یعنی سبب بہت سبزی کی اوسمین ہرا
ہر طرح کا اوسمین ہر طرح کی شگوفہ بہار کی تہی اور ناگہان درمیان اوس باغ کی ایک شخص مین لنبا نہین قریب دیکھون مین سر اوسکا بسبب بلندی کی جانب آسمان مین اور
ناگہان گرد اوس شخص کی اکثر لڑکی ہین کہ نہین دیکہا مین نے اونکو ہرگز کہا مین نے اون دونون شخصون کو کہ کون ہی یہ لنبا شخص کون ہین یہ لڑکی فرمایا حضرت نے کہا
اون دونون شخصون نے مجھکو چلی چلو پس چلی ہم پہر پہونچی ہم طرف ایک بڑی باغ کی کہ نہین دیکہا مین نے کوئی باغ ہرگز بہت بڑا اوس سی اور نہ بہتر اوس سی فرمایا حضرت نے
کہ کہا اون دونون نے مجھکو چڑھ اسمین فرمایا پس چڑھی ہم اوسمین پس پہونچی ہم طرف ایک شہر کی کہ بنایا گیا ہی ساتھ سونی کی اینٹون کی اور ساتھ چاندی کی
اینٹون کے پس آئے ہم دروازے شہر کی دروازی پر اور کہلوایا ہمنے پس کہولا گیا واسطی ہماری پس داخل ہوئی ہم اوسمین پس ملی ہمسی اوس شہر مین کئی ایک شخص کہ تہا آدہا بدن
ہر ایک کا اونمین سے مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو اور آدہا بدن مانند بدتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی اوسکو فرمایا حضرت نے کہا
اون دونون نے اون شخصون کو کہ جاؤ پس گرو اس نہر مین فرمایا آنحضرت نے اور ناگہان وہان ایک نہر تہی جوش مین گویا کہ پانی اوسکا دودہ خالص سے
سفیدی مین پس گئی وہ اور گری اوسمین پہر پہرکر آئی طرف ہماری اس حال مین کہ تحقیق جاتی رہی تہی وہ برائی اونکی ہمسی پس ہو گئی بیچ بہتر صورت کے اور
ذکر کیا آنحضرت نے بیچ تفسیر اس زیادتی کی یہ کہ وہ شخص لنبا کہ تہا باغ مین پس تحقیق وہ حضرت ابراہیم تہی اور وہ لڑکی کہ تہی گرد اونکی پس ہر لڑکا کہ مرا فطرت پر
یعنی جو لڑکا چہوٹی عمر مین بغیر بلوغ مرا وہ حضرت ابراہیم کی پاس ہوتا ہی کہا راوی نے کہ پس عرض کیا بعضی مسلمانون نے کہ یا رسول اللہ اور لڑکی مشرکون کے
پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ لڑکی مشرکون کی بہی اونکی پاس ہوتی ہین اور وہ لوگ کہ تہا آدہا بدن اونکا اچہا اور آدہا برا پس تحقیق وہ وہ لوگ ہین کہ ملائی اونہون نے
عمل نیک کچھ نیک کچھ بد درگذر کیا اللہ تعالیٰ نے اونسی نقل کی یہ بخاری نے **ف** لفظ قط ہولا یہان تاکید مثبت کی واقع ہوا ہی اور نحویون نے اسکو
مخصوص ساتھ تاکید نفی کی کیا ہی مثل لا ارایتہ قط اور نہین کہتی ہین رایتہ قط لیکن تحقیق یہ ہی کہ اور حدیثون مین مقام اثبات مین بہی واقع ہوا ہی اور طیبی نے کہا
کہ اصل ترکیب یہ ہی وانا احول الرجل ولدان ما رایت ولدانا قط اکثر منہم اور شاہد اسکا یہ قول ہی لم ار روضۃ قط اعظم منہ الخ **وعن ابن عمر ان**
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من افرى الفرى ان يري الرجل عينيه ما لم تريا رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان بہتانون مین یہ ہی کہ دکہلاوی آدمی اپنی آنکہون کو وہ چیز کہ نہین دیکہا ہی اونہون نے نقل کی یہ
بخاری نے **ف** یعنی جہوٹ باندہی آنکہون پر کہ انہون نے دیکہا ہی حال آنکہ واقع مین کچھ نہین دیکہا ہی مقصود کہ خواب جہوٹا ہی اور بڑا بہتان
اسلیے ہوتا ہی کہ خواب بیچ معنی وحی کی ہی پس گویا خدا ہی تعالیٰ پر افترا کرتا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالیٰ فرشتہ کو بہیجتا ہی کہ خواب
دکہلاوی ہی **وعن** ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اصدق الرؤيا بالاسحار رواه الترمذي والدارمي
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہت سچا خواب پچہلی پہر کا ہی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** اسلیے کہ
اوس وقت خاطر جمعی ہوتی ہی اور وقت نزول ملائکہ اور سعادت و قبولیت دعا کا ہی

کتاب الاداب

کتاب ہی بیچ بیان آداب کے
ف ادب کہتے ہین استعمال کرنے کو قول اور فعل نیک کو کہ محمود ہی اور بعضون نے کہا کہ ادب عمل کرنا مکارم اخلاق پر اور بعضون نے کہا کہ قائم رہنا ساتھ مستحسنات
اور احتراز کرنا سیئات سی اور بعضون نے کہا کہ تعظیم کرنی اوسکی کہ اعلیٰ اوس سی ہی اور نرمی کرنی اوس سی کہ پست تر اوس سی ہی

باب السلام

باب ہی بیچ بیان سلام کی **ف** سلام اسم ہی تسلیم سے بمعنی سلامت اور برات کی نقائص و عیوب سی اور اسم ہی اسماء الٰہی سی تو معنی السلام علیک یہ
ہین کہ اللہ تعالیٰ مطلع ہی تیری حال پر پس غافل مت ہو یا اسم خدا ہی تعالیٰ کا تجہپر ہی یعنی اوسکی حفاظت نگہبانی مین ہی تو جیسی کہتی ہین اللہ معک

اور اکثر نے کہا ہے کہ معنی السلام علیک کے یہ ہیں کہ سلامتی ہیں ہی تو مجھ سے اور مجھکو بھی سلامت رکھ اپنی ہی پس شروع ہی سلام سے کہ معنی ہیں مصالحت کی ہی یعنی یا امن رہ مجھ سے اور یا امن کہ مجھکو اور شریعت اسکی ابتدائی اسلام میں تھی جو علامت تمیز مسلمان کی کا فروں سے تا تعرض نکریں گویا آگاہ کرنا تھا ساتھ اسلام کے بعد ازاں جاری ہی یہ شریعت

الفصل الاول

پہلی فصل عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ آدم علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذھب فسلم علی اولئک النفر وھم نفر من الملائکۃ جلوس فاستمع ما یحیونک فانھا تحیتک وتحیۃ ذریتک فذھب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ قال فزادوہ ورحمۃ اللہ قال فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ آدم وطولہ ستون ذراعا فلم یزل الخلق ینقص بعدہ حتی الآن متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اسکی ساٹھ گز کی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور سلام علیک کر ان جماعت پر اور وہ تھی جماعت فرشتوں کی بیٹھی ہوئی پس سن کیا جواب دیتے ہیں تجھکو پس تحقیق وہ جواب ہی تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئے حضرت آدم اور کہا سلام ہی اوپر تمہارے پس کہا فرشتوں نے سلام ہی تجھ پر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نے پس زیادہ کیا فرشتوں نے بیچ جواب سلام آدم کے لفظ ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس ہر شخص کہ داخل ہوگا بہشت میں اوپر صورت آدم کے ہوگا حالانکہ لنبائی اسکی ساٹھ گز کی ہوسکے یعنی بیچ بلندی قد اور حسن و جمال کے کہ آدم رکھتے تھے بہشت میں داخل ہونگے اور دوزخی بد ہیئت اور بد صورت سے ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی لوگونکی بیچ آدمی کی اب تک کہ اس مقدار کو پہنچی ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ معنی اس حدیث کے بعضے تو کہتے ہیں کہ یہ احادیث صفات سے ہیں کہ ہی پس تاویل اسکی یہی ہی باز رہنا جیسی بیچ امثال اسکی کے متشابہات سے مذہب سلف کا یہی ہو اور بعضے تاویل اسکی کرتے ہیں اور مشہور اسکی تاویل میں یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کے ہی جیسے کہ کہتے ہیں صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال یوں ہی یعنی پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اوپر صفت اپنی کے اور موصوف کیا اوسکو ساتھ اون صفتوں کے کہ پرتو صفات کریمہ اسکی کے ہیں پس کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیے ہی جیسے کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتھ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سے بخشی اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر آدم کیطرف پھرتی ہے یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدائی حال سے تمام الخلقت کامل الصورت بطول ساٹھ گز کی جیسے کہ اور آدمیوں کو کہ اول میں نطفہ پھر ہوتے ہیں علقہ پس ہوتے ہیں مضغہ پس انسان ہوتے ہیں بعد ازاں طفل بعد ازاں صبی بعد ازاں تمام مرد ہوتے ہیں پس یہ بیان پیدائش آدم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونے اسکی کی ہی بخلاف تمام صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکی معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتوں نے الخ یہ ادب جواب سلام کا از فضیلت ہی کہ اگر کوئی کہے السلام علیک تو اسکی جواب میں کہے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام میں ورحمۃ اللہ بھی کہے تو اسکی جواب میں وبرکاتہ کہے اور بعضے روایت میں لفظ ومغفرتہ کا بھی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواب میں السلام علیک بھی درست ہی جیسے کہ وعلیک السلام اور دونوں عبارتوں میں کچھ تفاوت نہیں لیکن جمہور اسپر ہیں کہ جواب میں وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نے یہی ارادہ کیا ہو سلام کرنے کا آدم پر جیسے کہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگوں میں لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کی یہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہ کہ واقع ہوں دونوں معاً جیسے کہ دلالت کرتی ہی اسپر تعقیب کا اور اس مسئلہ سے اکثر لوگ غافل ہیں پس اگر ملیں دو شخص اور سلام علیک کریں آپس میں ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب اور آخیر جملہ حدیث میں تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹھ گز کا قد رکھتے تھے بعد اونکے لوگ کوتاہ ہوتی گئی پھر جب بہشت میں جاوینگے

بلند قد ہو جاوینگی مانند آدم علیہ السلام کی تمام **وعن عبد اللہ بن عمرو ان رجلا سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای**
الاسلام خیر قال تطعم الطعام وتقرء السلام علی من عرفت ومن لم تعرف متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے
ہے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہے فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر پہچانتا
اور بیگانہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تخصیص ان دونوں صفتوں کی مناسب حال سائل کی ہے یعنی بعضی جا کسی عمل کو افضل
فرمایا ہے اور بعضی جا کسیکو تو مناسب حال پوچھنے والے کی ہوتا تھا کہ جسکی طبیعت میں ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتے اوسکے لیے اس
خصلت نیک کو افضل فرماتے مثلا ایک کی مزاج میں بخل دیکھا اوسکے لیے کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرء ساتھ پیش ت کی مشتق ہے اقراء سے
بمعنے پہونچانے کی اور ساتھ زبر ت کی قرات سے بمعنی پڑھنے کی بھی آیا ہے اور معنی اسکی ظاہر تر ہیں مگر باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہے لیکن
معنے اسکی خوب ظاہر نہیں توجیہ اسکی یہ ہے کہ چونکہ سلام کرنے والا باعث ہوتا ہے مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑھوانا ہے اوسکو سلام کی تعیین ہے اور
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سے ہے نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح عیادت اور مانند اسکی کی جیسی حدیث آیندہ میں آتا ہے تمام
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمؤمن علی المؤمن ست خصال یعودہ اذا مرض و
یشھدہ اذا مات ویجیبہ اذا دعاہ ویسلم علیہ اذا لقیہ ویشمتہ اذا عطس وینصح لہ اذا غاب او شھد لم اجدہ
فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرہ صاحب الجامع بروایۃ النسائی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہیں عیادت کرے اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کے لیے جسوقت کہ مرے اور
قبول کرے دعوت اوسکی جبکہ بلاوے اوسکو کھانے کے لیے یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کے یا از راہ فخر و ریا کے ہو اور سلام کرے اوپر جسوقت
کہ ملے اوس سے اور جواب دے اوسکے چھینک کا جسوقت کہ چھینکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چھینکنے کے ورنہ مستحق جواب کا نہیں ہوتا اور خیر خواہی کرے اوسکے
جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مؤلف نے کہ نہیں پائی یہ حدیث میں نے صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی بیچ ولیکن ذکر کیا ہے اسکو جامع الاصول
والے نے ساتھ روایت نسائی کی **ف** خیر خواہی کرے الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہے یہ نکرے کہ جب سامنے آوے تو تملق کرے اور غائبانہ غیبت
کرے کہ یہ صفت منافقین کی ہے تمام **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا**
ولا تؤمنوا حتی تحابوا اولا ادلکم علی شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہو گے تم بہشت میں یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤ گے یعنی ایمان کامل یعنی ایمان کامل نہوگا
یہانتک کہ آپس میں دوستی کرو یعنی للہ اور کہا کیا اور نہ بتلاؤں میں تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپس میں تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنے یعنی آشنا و بیگانہ سے سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نے **ف** مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخوں میں کہ مشائخ کبار کی آگے
پڑھی گئی ہیں لفظ لا تؤمنوا ساتھ حذف نون کی ہے اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تؤمنوا کی ہے اور بعضی نسخوں میں ولا تؤمنون
نون سے آیا ہے اور وہ موافق قاعدہ کی ہے تمام **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم الراکب**
علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سلام علیک کرے سوار پیادہ پا چلنے والے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہتوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار پیادہ پر سلام
علیک کرے واسطے تواضع کی بسبب اسکی کہ فضیلت ہے اسکو اور اوسکو بسبب بلندی کی اوسکو فروتنی ہے کرنی چاہیے تھوڑے بہتوں پر کریں واسطے تواضع اور اکرام

ابن

بہت کی اور کہا نووی نے جب بیٹھے ایک شخص راہ کے جانب ... اور وہ لوگ ... کہ خاص کسی کی ایک لوگون کو اور شخص بہی ساتھ سلام کی تو مکروہ ہی سکوت کی قصد
سلام کی سنت اور لعنت ہی اور یہ تخصیص بعض کی دشمنی لاتی ہی باتون کی اور اکثر سبب عداوت کا ہی ہوتا ہی اور جب چلتے ہون بازار مین یا شارع عام مین
بہت سے لوگ تو وہان سلام کرنا بعض کو کفایت کرتا ہی اسلیئے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا اسبب سے ہر امر ع **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ الصَّغِیْرُ عَلَی الْکَبِیْرِ وَالْمَارُّ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑی بہت پر نقل کی یہ بخاری نے **ف**
کہا ہی علما نے کہ یہ حکم ملاقات کا ہی یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہ ہی اور اگر وارد ہو کوئی ایک دوسرے پر تو ابتدای سلام وارد کرے چہ
ہر حال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ہو ع **وعن** انس قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ
عَلَیْہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکون پر پس سلام کیا اون پر نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وَجَزَاہُ اللّٰہُ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا ع
وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَءُوا الْیَھُوْدَ وَلَا النَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمْ اَحَدَھُمْ
فِیْ طَرِیْقٍ فَاضْطَرُّوْہُ اِلٰی اَضْیَقِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا کرو یہودیون اور نصرانیون سے
ساتھ سلام کے اور جب ملو تم ایک کو کسی کی اون مین سے راہ مین پس تنگ کرو اونکو طرف سخت تنگ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ ابتدا کرو یعنی اول تم اونسے سلام علیک کہو
اسلیئے کہ ابتدا ساتھ سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہین اسی طرح نہین جائز ہی محبت کرنی اونسے ساتھ سلام اور مانند اوسکی کی واسطے فرمودہ خدای تعالی کی لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ الآیۃ اور اگر وہ سلام علیک کرین
اونکے جواب مین علیک یا علیکم کہی اور لکہا ہی علما نے کہ یہ جواب سلام کفار کی کہی ہے بلکہ اسد اور بعضی علما نے ابتدای سلام یہود و نصاری پر واسطے ضرورت
یا حاجت کے جائز رکہا ہی اور یہی حکم ہی بدعتیون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کی ایک انجان نے اور پہر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہی یہ کہ طلب سلام
پہیر لینے کی کرے اور کہے کہ پہیر دے سلام میرا یعنی طلب کی اپنی پہیرنی سلام اپنے کی اور تنگ کرو اونکو یعنی غلبہ کر رستہ کو یہ جاوے کی اور تنگ ہو اور پہر تو آپ ہی اظہار
عزت و شوکت سلام کی یا اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد تنگ کرنے سے حکم کرنا ہی کیسو ہونے کا آپ راہ کا جو او سی مسلمانون کی ہی ع **وعن** ابن عمر
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمُ الْیَھُوْدُ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ اَحَدُھُمُ السَّامُ عَلَیْکَ فَقُلْ وَعَلَیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام کرتے ہین تم پر یہودی سوائی اسکے نہین کہتا ہی ایک کا سام علیک یعنی موت
تم پر پس تو اونکی جواب مین علیک یعنی تجہی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ
عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سلام علیک کہین تم سے
اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو تم اونکی جواب مین وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلی حدیث مین لفظ فقل اور وعلیک ساتھ صیغہ مفرد کی ہی اور اس حدیث مین
وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کی ہی اور اور روایتون مین علیک اور علیکم ساتھ واو اور بدون واو کی دونون طرح آیا ہی اور کلام مؤلف مین ساتھ واو کی ہی اور روایت ہے صحاح مین علیک
بدون واو کی اور اسی طرح ہی روایت قطعی مین علیکم بدون واو کی پس بعضی علمائی نی کہا ہی کہ مختار یہ ہی کہ بدون واو کی ہی کہ مستلزم شرکت ہی اور بعضون نے کہا
کہ مضائقہ نہین ساتھ واو کی اسلیئے کہ موت سب کو آنی والی ہی یا یہ معنی ہی کہ ہم اور تم سب مرینگے اور بعضون نے کہا کہ واو یہان شرکت کی لیئے نہین ہے
بلکہ عطف کی ہی اس صورت مین تقدیر یہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونہ من اللعن اور صواب یہ ہی کہ دونون طرح جائز ہی ساتھ واو کی بہی اور بدون واو کی بہی بسبب ثابت ہونی دونون کے

دونوں طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق کیا ہے علماء نے اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن کہا جاوے نہ کہا جاوے ان کو السلام یعنی نہ علیکم السلام کہیں نہ وعلیک السلام بلکہ فقط علیک یا علیکم کہیں اور علیکم کہیں جب کہ بہت ہوں اور جب واحد ہو تو علیک کہیں کہ اس میں تعظیم اوسکی لازم آوے گی بطریق التزام **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قُلْتُ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا اجازت مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سے اوپر آنے کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انہوں نے السام علیکم یعنی موت تم پر کہا میں نے بلکہ تم پر موت اور لعنت پس فرمایا حضرت نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرتا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کاموں کی کہا میں نے کیا نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہا انہوں نے یعنی بدلے سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا میں نے یعنی اونکی جواب میں وعلیکم اور ایک روایت میں علیکم ہے نہیں ذکر کیا واو کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَفِي** رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ إِنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ قَالَتْ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَإِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ اور ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا موت ہے تم پر فرمایا حضرت نے اور تم پر بھی پس کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کی موت ہے تم پر اور لعنت ہے تم پر اللہ کی اور غضب اوسکا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرو اے عائشہ اوپر تیرے نرمی کرنی اور بچ سختی اور بے حیائی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سنا تو نے اوس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نے اونپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری بیچ حق اونکی اور نہیں قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری کی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے مت ہو اے عائشہ بے حیا باتیں کرنے والی اس لیے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بے حیائی کو اور بے حیائی کرنے کو **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ اوس میں لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے اونپر یعنی بقصد سلام کے مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ اون میں کچھ مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہوں تو سنت یہ ہے کہ سلام کرے اونپر بقصد مسلمانوں کے یا مسلمان کے اور لکھا ہے علماء نے کہ اختیار رکھتا ہے چاہے السلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکھے اور چاہے کہے السلام علی من اتبع الهدی اور اگر لکھے خط مشرک کو تو سنت یہ ہے کہ لکھے جیسے کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی الخ

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعضی صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہیں واسطے ہمارے مجلسوں ہماری سے چارہ یعنی ناچار ہیں ہم بیٹھنے سے راہوں میں کہ باتیں کرتے ہیں ہم اونمیں یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

ٹوکرے اور رسالچے اور مصالحے اور مسالموں کی فرمایا پس جس وقت کہ انکار کرو تم مجلس میں بیٹھنے سے اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنی اگر بازنہ آؤ بیٹھنے سے پس دو تم راہ کو حق اوسکا یعنی اگر راستے میں بیٹھتے ہو تو راستے میں بیٹھنے کی حق ادا کرو کہا صحابہ نے کیا ہی حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیزوں پر نظر نہ ڈالی اور باز رہنا ایذا دینے سے یعنی گذرنے والوں کو ایذا نہ دی ساتھ تنگ کرنے راہ کی اور مانند اسکی کی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں شرع کی اور منع کرنا امر خلاف شرع سے یعنی اس طرح کہ نہ باعث ہو فتنہ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جواب دینا سلام کا کہ انہ سلام علیکم کہنا سنت ہے کہ جلیس والا اسلام کرے بیٹھنے کو جیسے کہ ذکر کیا گیا اوسی طرح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَإِرْشَادُ السَّبِيلِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصے کی یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بھولی ہوئی کو راہ بتانی والی کو نقل کی یہ ابو داود نے پیچھے حدیث ابو سعید خدری کی اسی طرح یعنی جیسے ذکر کی مصابیح والے نے اور اتباع کیا اوسکا مشکوۃ والے نے **وعن** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيثُوا الْمَلْهُوفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ أَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصے کی کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی اور بتلانا راہ بھولی کو نقل کی یہ ابو داود نے پیچھے حدیث ابی ہریرہ کی اسی طرح سے اور نہیں پایا میں نے ان دونوں حدیثوں کو صحیحین میں یعنی بخاری اور مسلم میں

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہیں پسندیدہ خدا سلام علیک کرے اوس سے جس وقت کہ ملی اوس سے اور قبول کرے جس وقت کہ بلاوی اوسکو یعنی کھانے کی لیے یا اور کام کی لیے اور یرحمک اللہ کہے جس وقت کہ چھینکے اور خبر پوچھی اوسکی جس وقت کہ بیمار ہو اور پیچھے جاوے جنازہ کی جس وقت کہ مرے اور دوست رکھے اوسکی لیے جو چیز کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اوسکی سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھی گئیں اسکی لیے دس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہی تم پر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے کہ لکھی گئیں اسکی لیے بیس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہی تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نے اوسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اوسکی لیے تیس نیکیاں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یہ کلام بیچ فضل مسلم کی تھا اور اگر مسلم السلام علیکم کہی اور مسلم علیہ اوسکی جواب میں لفظ وسعت زیادہ کری یا مسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہی اور مسلم علیہ اوسکی جواب میں وبرکاتہ زیادہ کرے اوسکی لیے بھی یہی حکم ہو کا بیچ زیادتی اجر کی اور ایسا ہی حکم ومغفرتہ کا ہی جیسی کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہی ۱۲ ح **وعن** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ أَتَى آخَرُ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ أَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا

تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مضمون پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نے
بیچ اس کے پھر آیا ایک اور شخص پس کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح
زیادہ ہوتا جاتا ہے ثواب یعنی جس قدر سلام کے الفاظ بڑھاتا جاوے ثواب بڑھتا جاوے گا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا ہے علماء نے کہ افضل سلام میں یہ ہے
کہ کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتھ ضمیر جمع کے اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب میں بھی اولیٰ ہے ساتھ ضمیر جمع اور واو کے یعنی وعلیکم السلام اور ادنیٰ سلام کا
السلام علیکم ہے اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تب بھی کافی ہے اور جواب میں بھی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے کہے تو بھی کافی ہے
اور اتفاق کرتے ہیں علماء اس پر کہ اگر کوئی جواب میں علیکم کہے نہیں ہوتا جواب اور اگر جواب میں وعلیکم ساتھ واو کے کہے آمنین وہ جواب ہے **وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور
روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھ اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اولیٰ وہ لوگ ہیں کہ ملیں آپس میں کہ اس صورت میں برابر ہیں بیچ حق سلام کے اور
اگر ایک بیٹھا ہو اور دوسرا سوار ہو سلام کرنا حق وارد کا ہے بیٹھے ہوئے پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھ سلام کے نزدیک تر ہوگا اللہ کے واسطے ادا کیا ہے
حق سلام کا اوس کے ذمہ پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کرے گا فضیلت اوس کی بہت ہوگی اور حضرت عمر سے نقل ہے کہ تین چیزیں جمع کرتی ہیں محبت بھائی مسلمان
کی ہیں ایک تو ابتدا سلام وقت ملاقات کے دوسری پکارنا ساتھ اوس نام کے کہ دوست رکھے اوسکو تیسری جگہ دینی جب کوئی مجلس میں آوے
وَعَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے جریر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اون پر نقل کی یہ احمد نے **ف** یہ مخصوص ہے حضرت کی ذات سے کہ واقع ہونے سے فتنہ کے ایمن تھے اور غیروں کو مکروہ ہے یہ کہ سلام
کرے عورت جوان کو مگر جو بڑھیا ہو بعید ہو فتنہ سے تو کچھ ڈر نہیں سلام علیک کہنے میں **وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ** قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ
اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يَّرُدَّ اَحَدُهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى اَبُوْدَاؤدَ
وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاؤدَ اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہا کہ کفایت کرتا ہے جماعت کی طرف سے جس وقت کہ
گذریں یہ کہ سلام علیک کرے ایک اون میں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھے ہوؤں سے یہ کہ جواب دے ایک اون میں سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کے
یعنی قول آنحضرت کا ہے نہ حضرت علی کا اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے یعنی بطریق موقوف کے اور کہا ابوداؤد نے یعنی بعد تمام کرنے سند اپنی کے کہ مرفوع کیا اوسکو
حسن بن علی نے اور یہ حسن بن علی شیخ ہیں ابی داؤد کے یعنی استاد حسن بن علی بن ابی طالب نہیں ہیں پس بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداؤد نے طریق حسن
ابن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق دوسری سے موقوف **ف** جس وقت گذریں یعنی جس وقت داخل ہوں یا گذریں ایک جماعت پر ایک شخص کا سلام
حدیث کا یہ ہے کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کرے گا یا ایک جواب دے گا کل سے فرض
ساقط ہو جاوے گا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ** عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ
بِالْاَكُفِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور انہوں نے نقل کی
اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کے یعنی غیر
اہل ملت ہماری کی نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کے اور نہ ساتھ نصاریٰ کے پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کے اور

مشابہت کرو یہود و نصاریٰ کی یہود **ف** یعنی نہ مشابہت کرو ان کی اسناد اس کی ضعیف ہے نقل کی یہ ترمذی نے ساتھ انگلیوں کی اور سلام کرنا انصاری کا اشارہ کرنا ہے

ہتھیلیوں کا اشارہ ہے اور دونوں میں یا جواب میں یعنی سلام کرنے میں ہوں فقط اکتفا کرتے ہوں وہ کہ شاید اور یہ حصہ میں ان دو حصوں میں ہے خصوصاً ان کی تعظیم اور

مذکور میں کی بغیر کہنے لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہے اور اولاد کی ذریت کی انبیا اور اولیا سے اور گویا کہ ان حضرت کو مکاشفہ ہوا کہ ان کی امت

میں سے بعضے لوگ کرینگے اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ حرکت پشت کا ہے یا جھکانا سرکا یا کہنا ساتھ لفظ سلام کی فقط اور حدیث کی سند میں ہیں کہ

وہ ضعیف نہیں چنانچہ جامع صغیر میں ذکر کی ہے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ

اَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے

ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت ملاقات کرے ایک تمہارا اپنے بھائی مسلمان سے پس چاہیے کہ سلام کرے اس پر پس

اگر حائل ہو درمیان ان دونوں کی درخت یا دیوار یا پتھر پھر ملے اوس سے پس چاہیے کہ سلام کرے اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی ابو داود نے

ف یعنی اس قدر مفارقت میں بھی سلام مستحب ہوتا ہے پس جو کہ زیادہ ہو وہ اس میں کمال مبالغہ ہے بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اس سبب کی

اور مستثنیٰ ہیں اس سے کئی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو یا مانند اس کی تو مکروہ ہوتا ہے سلام کرنا اوس پر اور

جواب دینا اوسپر واجب نہیں اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھ ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا حمام میں یا کھاتا ہو اور نوالہ اوسکی منہ میں ہو پس اگر

سلام کرے اوسکو ایسے وقتوں میں تو بھی نہیں مستحق ہوتا جواب کا اور اسی طرح خطبہ کے وقت سلام کرے تو نہ جواب دے اور قرآن پڑھنے والے کو بھی سلام نہ کرے

اور اگر کوئی کرے تو اولیٰ نہیں چاہیے کہ ٹھہر کر جواب دے اور پھر خواہ پڑھے یا پڑھنا شروع کرے الخ **وعن** قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ بَیْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَهْلِهٖ وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِسَلَامٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ

مُرْسَلًا اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تم گھر میں پس سلام کرو اپنے گھر کے لوگوں پر اور جب نکلو تم گھر سے پس

رخصت کرو اپنے اہل کو ساتھ سلام کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور مرسل ارسال کی **ف** اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مستحب ہے کہ کہے السلام علینا

وعلی عباد اللہ الصالحین تاکہ فرشتوں کو کہ وہاں ہوتے ہیں سلام پہنچے اور ظاہر یہ ہے کہ ابتدا میں جیسی توقیع کی ہے اسی طرح سے یعنی رخصت کے وقت ساتھ

سلام کے اور کہا بعضے ہمارے علمانے کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اس لیے کہ یہ دعا اور وداع ہے کذا قال ملا علی قاری اور کہا شیخ نے

لفظ او دعوا مشتق ہے ودیعت سے اور اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تم نے وقت نکلنے کی تو گویا کہ ودیعت رکھا تم نے سلام کو اپنے

گھر والوں کی پاس اور لوٹو گے اوسکو آخرت میں جیسے کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کی پاس رکھتا ہے پھر پیچھے لیتا ہے اور طیبی نے کہا کہ رجوع کرو طرف

اونکی اور پھر لو ودیعت اپنی جیسے کہ ودیعتیں لی جاتی ہیں اس میں تفاول ہے ساتھ سلامتی کی اور معاودت کی دوبارہ **وعن** اَنَسٍ

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِکَ فَسَلِّمْ یَکُوْنُ بَرَکَةً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیٹے میرے جس وقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی

کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجھ پر اور تیری گھر والوں پر نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ مُنْکَرٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہلے کلام کی ہے یعنی اول چاہیے کہ سلام کرے پھر کلام اور پہلے سلام کی کلام کرنا خوب نہیں نقل کی

یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہے **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّا فِی الْجَاهِلِیَّةِ نَقُوْلُ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِکَ عَیْنًا

فَاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا تھے ہم جاہلیت میں کہتے یعنی وقت ملاقات کی ٹھنڈا کری اللہ سبب تیری آنکھوں کو اور داخل رہی تو نعمتوں میں وقت صبح کی پھر جب ہوا اسلام منع کیے گئے ہم اس کہنی سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** لفظ انعم اول صیغہ ماضی کا ہی نعومت سی یعنی نرمی اور تازگی اور خوشی کی اور یہ عبارت محتمل ہوتی ہی ایک تو یہ کہتی یعنی سبب کے ہی یعنی تازہ اور روشن کری خدای تعالی بسبب تیری آنکھیں تیری دوستوں کی کنایہ ہی رضامندی حال مخاطب سی کہ خوشحال ہوتا دوست بسبب دیکھنی اوسکی کی خوش ہوں دوسری یہ کہ حرف با زیادہ ہو واسطی تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خرم کری تجسکو خدای تعالی یعنی بسبب دیکھنی اوس چیز کی کہ دوست رکھتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش رہ اوپر صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح میں یہ بھی کنایہ ہی خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی بسبب اسکے ہی کہ اکثر غارت اور کارہ واقع ہوتی ہیں وقت صبح کی ہوتی ہیں ع ع **وَعَنْ** غَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِهِ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی غالب سی کہ کہا تھے ہم بیٹھی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میری نی دادا میری سی کہ کہا بھیجا مجکو باپ میری نی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا باپ میری نی جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ اونکو سلام کہا دادا میری نی پس آیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپ کو پس فرمایا آنحضرت نی تجپر اور تیرے باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کیطرف سی سلام پونچاوی تو سنت یہ ہی کہ پونچانی والی پر بھی سلام بھیجی اور جسکی طرف سی سلام پونچایا او سپر بھی یعنی علیک وعلی فلان السلام یا کہی وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی میں بعینہ یہ الفاظ روایت کیے ہیں ع ع **وَعَنْ** اَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابو العلاء حضرمی سے یہ کہ علاء حضرمی تھا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اور تھا علاء جس وقت لکھتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلی اپنے طرف سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** ابو العلاء کا نام ہی یزید بن عبد اللہ اور ایک نسخہ میں مطابق بعضی نسخوں مصابیح کی آیا ہی عن ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضرموت کی کہ نام شہر کا ہی اور اوسکی آگی کی عبارت اکثر نسخوں میں ان العلاء الحضرمی ہی اور ایک نسخہ میں ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب میں لکھا ہی کہ علاء بن حضرمی حلیف بنی امیہ کی تھی صحابی بزرگ عامل ہوئی تھی بحرین کی آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نی بھی بدستور اونکو عامل وہاں کا رکھا یہاں تک کہ وہ مری اور شروع کرتا خط ایسے یوں لکھتی من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علاء باتباع آنحضرت کی اس طرح لکھا کرتی تھی کہ آنحضرت بھی لکھتی تھی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکھتی اوس شخص کو اگر وہ مسلمان ہوتا ورنہ علی العموم لکھتی سلام علی من اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکھا تھا اور آنحضرت نی معاذ کو اونکی بیٹی کی تعزیت میں یوں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار ہونی اسکی کی ہی تحفہ سلام کا جیسی کہ بیان کیا گیا اور اسی طرح بعض حدیثین اگرچہ متصل اسکی لایا مؤلف بیچ احوال کتاب کی باعتبار متعلق ہونی اونکی کی ہی ساتھ

سلام کی کہ کبھی سلام لکھا بھی جاتا ہے اور اسی طرح ہے عادت متوارث کی کہ اخیر فصل میں وہ حدیثیں لاتا ہے کہ متعلق اور مناسب تعلیم کی ہوتی ہیں
ح ع **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیتربه فانه انجح للحاجة
رواه الترمذی وقال هذا حدیث منکر اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ لکھے ایک تمہارا خط
پس چاہیے کہ مٹی پڑا دے یا مٹی اوسپر چھڑک دے اس لیے کہ تحقیق یہ بہت برلانے والا ہے واسطے حاجت کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
منکر ہے **ف** یہ بالخاصیت ہے واسطے حاجت برآری کی کہ سوای شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہیں لیکن بعضی ارباب معرفت نے بیچ توجیہ
معنی تعلیل کی لکھا ہے کہ بندہ اپنا خط کا مٹی پر واسطے ساقط کرنے اوسکی کی ہے نظر اعتبار سے اور اعتماد ہے حق جل وعلا پر بیچ پہنچانے اوسکی کی مقصد
کو اور دوسری معنونکو موید ہے یہ قصہ کہ امام غزالی نے بیچ منہاج العابدین میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے رقعہ لکھا کرایہ کی مکان میں تھا ارادہ کیا کہ مٹی
ڈالی اوسپر مکان کی دیوار میں سے پھر خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہے پھر یہ خطرہ آیا دل میں کہ کیا مضائقہ ہے اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنے ہاتف کو
کہ کہتا ہے کہ قریب ہے کہ جان لیگا حلال جاننے والا اس مٹی کا اوس چیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کی اور حدیث منکر ہے باعتبار اسکے
اور طبرانی نے اوسط میں ساتھ ورود اسی طرح مرفوع کی نقل کی ہے اذا کتب احدکم الی انسان فلیبدا بنفسه واذا کتب فلیترب کتابه فهو انجح ح ع
وعن زید بن ثابت قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیه کاتب فسمعته یقول ضع القلم
علی اذنک فانه اذکر للمآل رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب وفی اسناده ضعف اور روایت ہے زید بن ثابت سے
کہا داخل ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنے والا بیٹھا تھا پس سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے کہ رکھ تو قلم اپنی
کان پر اس لیے کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہے مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور بیچ اسناد اسکی کی ضعف ہے **ف** یاد دلاتا ہے
مطلب کو یعنی عبارت کو واسطے بیان مطالب کے اور یہ بالخاصیت ہے کہ اسکو شارع ہی جانتا ہے اور طیبی نے کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہے جیسے کہ کہا
علما نے القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہے اور رکھنا زبان کا کان پر کہ جگہ سننے کی ہے وجہ نزدیکی کا ساتھ دل کی ہے جو سنے جو کچھ کہ ارادہ
کرتا ہے یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ای نحو یا نکتہ بیان مناسبت کا کرتا ہے واللہ اعلم اور غریب ہے یعنی باعتبار متن کی یا سند کی اور
ضعیف ہے یعنی بنسبت بعض راویوں اسکی کی پس حدیث ضعیف ہے اور یہ منافی صحت کی نہیں اور موید ہے اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل
کی ہے انس سے بطریق مرفوع کی اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانه اذکر لک اور جامع صغیر میں ہے روایت ترمذی کی زید بن ثابت سے
بطریق مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانه اذکر للمملی ح ع **وعنه** قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم
السریانیة وفی روایة انه امرنی ان اتعلم کتاب یهود وقال انی ما آمن یهود علی کتاب قال فما مر بی نصف شهر
حتی تعلمت فکان اذا کتب الی یهود کتبت واذا کتبوا الیه قرأت له کتابهم رواه الترمذی اور روایت ہے زید بن ثابت سے
کہا حکم کیا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ سیکھوں میں زبان سریانی اور ایک روایت میں ہے یہ کہ آنحضرت نے حکم کیا مجھکو یہ کہ سیکھوں میں
خط کتابت یہودیوں کی اور فرمایا کہ تحقیق مجھکو اطمینان نہیں ہے یہود سے اوپر خط کتابت کی کہا زید نے پس نگذرا مجھکو آدھا مہینہ یہانتک کہ سیکھا
میں نے پس تھے حضرت جسوقت کہ لکھتے طرف یہود کی لکھتا میں اور جسوقت کہ لکھتے یہودی طرف حضرت کی تو پڑھتا میں واسطے حضرت کی
خط اونکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سریانی زبان یہود کی ہے اور اطمینان نہیں ہے تاکید یعنی ڈرتا ہوں کہ اگر یہودی لکھیں کسی کے
کی لیے لکھواؤں تو کم زیادہ نہ لکھ دیں اور اونکا نامہ آیا ہو اور پڑھواؤں تو کم زیادہ نہ پڑھ دیں اور اسسے ہی معلوم ہوا کہ بقدر ضرورت کی بات

لکھاری کی کسی جاندار کی اور بغیر ضرورت شمل جاننا اوسکا اچھا نہیں کہ تشبیہ ساتھ کفار کی لازم آتی ہی اور وہ منع ہی کہ فرمایا آنحضرت
بلکہ بعضوں نی بلا ضرورت سیکھنی کو حرام لکھا ہی جو سولا ع وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا انتهى
أحدكم إلى مجلس فليسلم فإن بدا له أن يجلس فليجلس ثم إذا قام فليسلم فليست الأولى بأحق من الآخرة
رواه الترمذي وأبو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کے
پس چاہیے کہ سلام کری پھر اگر چاہے مجلس میں آدمی بیٹھنا پس چاہیے کہ بیٹھ جاوی پھر جسوقت کہ کھڑا ہو واسطے چلنی کی پس چاہیے کہ سلام کری پس نہیں سلام پہلا
پہلا زیادہ تر دوسری سی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی ف جسوقت کہ کھڑا ہو یعنی بعد بیٹھنی کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتھ اسکی یہی کہ جب
ارادہ کری چلنی کا اگرچہ نہ بیٹھے اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہی وقت چلنی کے بھی جیسے کہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور ایسے ہی
جواب بھی دونوں کی واجب ہیں اور بعضی محققین نے لکھا ہی کہ سلام چلتی وقت کا اور جواب اسکا مستحب ہی ع وعنه أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا خير في جلوس في الطرقات إلا لمن هدى السبيل ورد التحية وغض البصر وأعان على الحمولة
رواه في شرح السنة اور روایت ہی ابی بردہ سی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں بھلائی بیچ بیٹھنی کی راہوں پر مگر واسطے اوس
شخص کے کہ بتلاوی راہ یعنی اندھی کو اور راہ بھولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی دیکھنی حرام چیزوں کی سی اور مدد کری اوس
شخص کے کہ بوجھ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنہ میں ف حمولہ ساتھ پیش حرف کی ہی اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر حرف کی ہی اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر کی
وہ جانور ہی کہ جسپر بوجھ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتھ پیش کی بوجھ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کی کہ لادتا ہو بوجھ اپنے
جانور کی پیٹھ پر کسی کی لیے یا اپنی پیٹھ پر یا سر پر کسی کی لیے ع وذكر حديث أبي جري في باب فضل الصدقة
اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی الفصل الثالث فصل تیسری عن أبي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله آدم ونفخ فيه الروح عطس فقال الحمد لله فحمد الله بإذنه فقال
له ربه يرحمك الله يا آدم اذهب إلى أولئك الملائكة إلى ملإ منهم جلوس فقل السلام عليكم فقال السلام
عليكم قالوا عليك السلام ورحمة الله ثم رجع إلى ربه فقال إن هذه تحيتك وتحية بنيك بينهم فقال
له الله ويداه مقبوضتان اختر أيهما شئت فقال اخترت يمين ربي وكلتا يدي ربي يمين مباركة ثم بسطها
فإذا فيها آدم وذريته فقال أي رب ما هؤلاء قال هؤلاء ذريتك فإذا كل إنسان مكتوب عمره بين عينيه فإذا فيهم
رجل أضوؤهم أو من أضوئهم قال يا رب من هذا قال هذا ابنك داود وقد كتبت له عمره أربعين سنة
قال يا رب زد في عمره قال ذلك الذي كتبت له قال أي رب فإني قد جعلت له من عمري ستين سنة قال أنت
وذاك قال ثم أسكن الجنة ما شاء الله ثم أهبط منها وكان آدم يعد لنفسه فأتاه ملك الموت قال له آدم
قد عجلت قد كتب لي ألف سنة قال بلى ولكنك جعلت لابنك داود ستين سنة فجحد فجحدت ذريته ونسي فنسيت
ذريته قال فمن يومئذ أمر بالكتاب والشهود رواه الترمذي روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ
پیدا کیا اللہ نی آدم کو اور پھونکی گئی اون میں روح چھینکے پس کہا الحمد للہ پس تعریف کی اللہ کی ساتھ توفیق اوسکی کی پھر کہا واسطی آدم کی پروردگار اوسکی نی رحمت کری تجھکو اللہ
اے آدم جا طرف ان فرشتوں کی جو جماعت بیٹھی ہی اونمیں سی پس کہہ سلام ہی تمپر پس گئے اور کہا سلام ہی تمپر کہا فرشتوں نی تجھپر ہی سلام اور رحمت اللہ کے

پھر پہیر لی آدم نے طرف رب اپنے کی یعنی اوس ہاتھ کی طرف جس مین کہ کلام کیا تہا اون سی اسد تعالیٰ نے پس فرمایا اسد تعالیٰ نی تحقیق یہ ہی دعا تیری اور دعا اولاد تیری
کی اونکی آپس مین پس فرمایا واسطے اوسکی اسد تعالیٰ نی اس حال مین کہ دونون ہاتھ اوسکی بند تہی پسند کر تو ان دونون مین سی جو چاہی تو پس کہا آدم نے
اختیار کیا مین نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنی کا اور دونون ہاتھ پروردگار میری کی داہنی با برکت ہین پہر کہولا اوسکو پس ناگہان اوس مین شکل
آدم کی اور اولاد اونکی کی تہی یعنی دیکہا آدم نے مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی عالم غیب مین پس کہا آدم نی ای رب میری کون ہین یہ فرمایا یہی
اولاد تیری ہی پس ناگہان ہر انسان تہا کہ لکہی ہوئی تہی عمر اوسکی درمیان دونون آنکہون اوسکی کی پس ناگہان اون مین ایک شخص تہا بہت روشن اون کا یا ان
میں روشن تر بیچ لوگون کا یعنی یہ شکل وہ ہی یعنی اون مین ایک جماعت تہی روشن تر اوروں سی اور یہ شخص بیچ اونکی تہا کہا آدم نی ای رب میری
کون ہی یہ فرمایا کہ یہی بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکہی مین نی واسطی اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نی ای رب میری زیادہ کر بیچ
عمر اوسکی کی فرمایا یہ وہ چیز ہی کہ لکہی مین نی واسطی اوسکی کہا آدم نی ای رب میری پس تحقیق دی مین نی واسطی اوسکی عمر اپنی مین سی ساٹھہ برس فرمایا
تو جانی اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہی فرمایا آنحضرت نی پہر رہی آدم بہشت مین جبتک کہ چاہا اسد نی پہر اوتاری گئی بہشت سی اور تہی آدم گنتی
واسطی اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نو سو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکی پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنی کے لیے پس کہا واسطی اوسکی
آدم نی کہ تحقیق جلدی کی تو نی تحقیق لکہی گئی ہی واسطی میری عمر ہزار برس کی کہا فرشتی نی ہاں لیکن تو نی دی ہین اپنی بیٹی داؤد کو ساٹھہ برس پس انکار کیا آدم
نے پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بہول گئی آدم یعنی اسد تعالیٰ کی منع کرنی کو جانی سی پاس درخت معلوم کی اور کہا لیا اوسکو پس بہولتی ہی
اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نی پس اوس دن سی حکم کیا گیا ساتھ لکہنی کے اور گواہون کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** بند تہی جیسی کہ کوئی ہاتھ مین کچھ لیکر
ہاتھ بند کرکر اوسکو چہپا لیتا ہی اور دونون ہاتھ پروردگار میری کی آخر یہ کلام حضرت آدم کا ہی یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتہ اور داہنا ہاتہ کہنا متشابہات
سی ہی اور علما نی اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکہی ہین ایک تو یہ کہ اسد تعالیٰ کی لیے ثابت ہی یہ صفت نہ ید جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہے
نفی ید جارحہ سی یعنی یہ کہ اگر ید جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال ہی ہوتا اور اخیر کلام مین اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہی کہ لازم یمین اور مادہ متعلق
اوسکی کا ہی اور دوسری یہ کہ شمال یعنی بایان ہاتہ ناقص ہوتا ہی قوت اور گرفت مین پس دونون ہاتہون کا یمین ہونا کنایہ ہی نفی نقصان سی بیچ
صفات اسد تعالیٰ کی اور بیان ہی اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہین اور تیسری یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالیٰ کا ہی ساتھ نہایت جود اور کرم اور
احسان کی یعنی کہ عرب کہتی ہین اوسکو کہ بہت نفع پہونچاتا ہی کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے
کہ اس سی لازم آتی ہی فضیلت حضرت داؤد کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہی کہ حق سبحانہ نی ظاہر کیا حضرت داؤد کو آدم علیہ السلام پر ساتھ ایک طرح کی
امتیاز کی تا باعث ہو اوپر سوال کی حال اونکی سی اور مترتب ہو اوسپر جو کچھ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونی ہی یہ مراد نہیں ہے
کہ زیادتی رکہتی تہی بیچ تمام صفات کمال کی پس شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کی ایک طرح کی نورانیت اوس عالم مین ہو اس عالم مین ہی کہ ساتھ اوسکے ممتاز ہوں اور
پیغامبر نہیں ہے کہ ہر ایک نبی پیغامبر مخصوص تہی ساتھ ایک صفت کی پس اس سی یہ نہیں لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور لکہی گئی واسطی میری الخ یہ قول حضرت
آدم کا سچا تہا اور اسکی ضمن مین انکار رہتا تہا سبب کہ بہت مدت گذر جانے سے نہیں یاد اپنی عمر سی کچھ اس لیے کہ صادر ہونا جہوٹی خبر کا قصداً اور عمداً انبیا علیہم
السلام سی نہیں ہوتا پس بیچ حکم سہو اور نسیان کی ہو وشل اسکی انبیا سی پایا گیا ہی یا کہین ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کی تہا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیون کی
طبیعت مین اس سبب سی ہی کہ اول حضرت آدم سی صادر ہوا اگرچہ اون سی بطریق تعریض و نسیان کی تہا اور ان سی سہو اور عمداً صادر ہوتا ہی الخ
وعن اسماء بنت یزید قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

ابوداؤد وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی اسماء بنت یزید کی ہی کہا گذری تھیں ہم یعنی جماعت

صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ بیٹھین تھیں ہم درمیان جماعت عورتون کی پس سلام کیا آنحضرت نے ہم پر یعنی جماعت عورتون پر نقل کی ابوداؤد

اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہ مخصوص ہی آنحضرت کی ہی جیسی کہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذرا ہی

وعن الطفيل بن أبي بن كعب أنه كان يأتي ابن عمر فيغدو معه إلى السوق قال فإذا غدونا إلى السوق لم يمر

عبد الله بن عمر على سقاط ولا على صاحب بيعة ولا مسكين ولا على أحد إلا سلم عليه قال الطفيل فجئت عبد الله

بن عمر يوما فاستتبعني إلى السوق فقلت له وما تصنع في السوق وأنت لا تقف على البيع ولا تسأل عن السلع ولا تسوم

بها ولا تجلس في مجالس السوق فاجلس بنا ههنا نتحدث قال فقال لي عبد الله بن عمر يا أبا بطن قال وكان الطفيل

ذا بطن إنما نغدو من أجل السلام نسلم على من لقيناه رواه مالك والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی

طفیل بیٹے ابی بن کعب کی سی یہ کہ وہ تھی آتی ابن عمر کی پاس پس صبح کو جاتی ساتہ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نے پس جسوقت جاتی ہم طرف

بازار کی نگذرتی عبداللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنے والی کی اور نہ اوپر کسی مسکین کے اور نہ کسی پر مگر یہ کہ سلام علیک کرتی اوسپر

کہا طفیل نے پس آیا مین عبداللہ بن عمر کی پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبداللہ طرف بازار کی پس کہا مین نے انکو کہ کیا کروگی تم

بازار مین حال آنکہ نہ ٹہرتے ہو تم بیچنی پر اور نہ پوچھتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکو اور نہ بیٹھتی ہو بازار کی مجلسون مین

پس بیٹھو ساتہ ہماری اس جگہ باتین کرین ہم کہا طفیل نے کہ کہا مجکو عبداللہ بن عمر نے ای بڑے پیٹ والے کہا راوی نے اور تھی طفیل بڑی پیٹ والے

سوای اسکی نہیں کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطی سلام کرنی کی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوس سی یعنی اوس مین ثواب

حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین ❊ **وعن** جابر قال أتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم

فقال لفلان في حائطي عذق وإنه قد آذاني مكان عذقه فأرسل النبي صلى الله عليه وسلم أن بعني عذقك قال

لا قال فهب لي قال لا قال فبعنيه بعذق في الجنة فقال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت الذي هو

أبخل منك إلا الذي يبخل بالسلام رواه أحمد والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہی جابر سی کہ آیا ایک شخص آنحضرت کے

پاس اور عرض کیا یارسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میری کی درخت ہی کہجور کا اور تحقیق شان یہ ہی کہ ایذا دی ہی

مجکو یعنی درخت اوسکی نی کہ بسبب اوسکی وقت اور وقت باغ مین آتا ہی پس بہیجا آنحضرت نے یعنی اوسکی پاس کہ اوسکو بیچ تو میری ہاتہ درخت

کہجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہیں بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطی میری یعنی اگر بیچتی مین عار آتی ہی تو نہیں ہبہ کرتا کہ مین ہبہ کرون باغ والے کو

کہا کہ نہیں فرمایا پس بیچ تو میری ہاتہ اسکو بدلی درخت کہجور کی کہ جنت مین ہو تیری لیے پس کہا نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ نہیں دیکہا مین نے اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجہسے مگر وہ شخص کہ بخل کرتی ہی ساتہ سلام کی یعنی وہ البتہ تجہسے زیادہ بخیل ہی کہ بسبب تہوڑی سی محنت کے

ثواب بہت نہیں حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** لکہا ہی علمانے کہ حضرت نے اوسکو بطریق سفارش کے فرمایا تہا نہ بطریق

امر کی ورنہ خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تہا بدلیل فرمانی آنحضرت کی کہ اسکی عوض درخت جنت مین ہی لیکن بصورت وخصلت منافقون کی تہا واللہ اعلم

وعن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البادئ بالسلام بريء من الكبر رواه البيهقي في شعب الإيمان

اور روایت ہی عبداللہ سی کہ نقل کی اوسنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنیوالا ساتہ سلام کی پاک ہی تکبر سی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین

ف یعنی جب دو شخص آپس میں ملیں ہوں وسعت میں جیسے کہ دونوں پیادہ ہوں یا چلتے ہوں یا دونوں سوار ہوں یا بیٹھے ہوں تو پہلے السلام علیک کرے اور وہاں کے گھر
میں سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا اسکا فرض ہے اور اگر ایک قوم آئی اور سلام کیا تو سب کو جواب سلام کا ہے اور اگر سارے مجلس میں بیٹھا ہوا آیا اور سلام کیا تو سب
نہیں ہے اسکا جواب لیکن مستحب ہے اور سلام جواب چاہیے کہ ساتھ صیغہ جمع کے ہو گرچہ مخاطب ایک ہو تاکہ اسکو اور اسکے ساتھ کے فرشتوں کو بھی شامل ہو اور حدیث شریف میں آیا ہے
کہ ایک شخص حضرت کی خدمت میں آیا اور آنحضرت سے السلام علیک کہی حضرت نے اسکو جواب دیا یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کے مرتکب امر
ناشروع کا ہو اسکو جواب نہیں ہے ساتھ

باب الاستیذان

اب ہے بیچ بیان اذن چاہنے کی **ف** کسی کی سواری پر جاوے تو مستحب ہے
کہ اذن چاہے گھر میں آنے کی اور اصل اسمیں قول اللہ تعالیٰ کا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا
عَلٰۤى اَهْلِهَا یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گھروں میں کہ غیر ہیں تمہارے گھروں سے یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والوں پر اور سنت اسمیں یہ ہے کہ کہے
السلام علیکم میں آؤں

الفصل الاول

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ
اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ یَرُدُّوْا
عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ
الْبَیِّنَةَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو موسیٰ
اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر نے بھیجا تھا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہوں میں انکے پاس پس حاضر ہوا انکی دروازے پر اور سلام کیا میں نے تین بار یعنی بقصد اذن
چاہنے کی پس جواب نہ دیا مجھکو پس پھر آیا میں پس کہا عمر نے کس چیز نے منع کیا تجھکو آنے سے میرے پاس پس کہا میں نے کہ تحقیق میں آیا تھا پس سلام کیا تین بار دروازے پر
تمہارے کہ نہیں دیا جواب یا سلام نہ لیا اور تحقیق فرمایا تھا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اذن مانگے
ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوے تو چاہیے کہ پھر جاوے پس فرمایا حضرت عمر نے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابو سعید نے پس اٹھا میں ساتھ ابو موسیٰ
کے اور گیا میں پاس حضرت عمر کے پس گواہی دی میں نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابو موسیٰ نے یہ قصہ ابو سعید سے بیان کیا اور کہا کہ تم نے بھی یہ حدیث
سنی تھی آنحضرت سے میرے ساتھ چلو عمر کے پاس اور گواہی دو پس گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمر کی بنا پر احتیاط کے تھی تا اور کوئی جرأت نہ کرے
حدیث بنا لینے پر ورنہ خبر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصاً ابو موسیٰ اشعری جیسے کہ صحابہ سے تھے اور تین سلام اس لیے کہے کہ ایک تعرف کیلئے ہو اور
دوسرا تامل کیلئے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کیلئے ہو **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذْنُكَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اذن تیرا مجھپر یہ ہے کہ اوٹھا دے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام میری یہانتک کہ منع کروں میں تجھکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** آنحضرت کے
گھروں کے دروازوں پر پردے ہوا کرتے تھے پس فرمایا کہ نشان اذن میری طرف داخل آنے تیری کی مجھپر یہ ہے کہ اٹھاوے تو پردہ اور یہ ہے کہ سنے تو کلام
پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اٹھاوے اور دیکھے کہ میں کسی سے کلام خفیہ کرتا ہوں تو بھی چلا آ کہ تجھکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے
مبالغہ ہے یعنی اگرچہ مخصوصوں کے ساتھ کلام خفیہ کرتا ہوں چلا آ کیونکہ جو کلام آشکار ہے اسمیں تو کچھ بات نہیں اگر میں جانتا تو چلا آ حاجت اذن چاہنے
کی نہیں ہے تاوقتیکہ منع کروں میں تجھکو آنے سے اور یہ نہایت عنایت تھی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گھر والوں میں سے تھے کہ جب چاہتے بے چلے
آتے اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ بیچ غیر وقت حاضر ہونے عورتوں کی ہوگا خصوصاً بعد اترنے آیت حجاب کے **وعن** جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دَیْنٍ كَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت

تھی جابر نے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ قرض کے کہ تھا میرے باپ پر پس کھٹکھٹایا میں نے دروازہ پس فرمایا حضرت نے کون
ہے پس کہا میں نے میں ہوں پس فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا کہ برا جانا اس کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ قرض کے تھا یعنی
قرض کا یہ تھا کہ باپ جابر کے عبد اللہ انصاری تھے وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور دین اپنے ذمہ پر چھوڑا تھا اور قرضخواہوں نے آکر جابر کو تنگ کیا تھا
وہ آنحضرت کے پاس استعانت کے لیے آئے تا وصی تخفیف طلب کریں اور بسبب معجزہ آنحضرت کے اور برکت ان میں کہ کھجوریں تھیں برکت ہو گئی تھی کہ بعد
ادائے دین کے جوں کی توں باقی رہیں کچھ ان میں سے کم نہ ہوا اور سبب برا جاننے کا انا انا کا یہ تھا کہ اس سے یا لا ابہام کا نہیں ہوتا اور تعین تشخیص نہیں حاصل
ہوتی پس چاہیے تھا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتے کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبھی واسطے شناخت کے آواز سے بھی تعین حاصل ہو جاتی ہے لیکن
آنحضرت نے مکروہ جانا واسطے تعلیم آداب کے جابر کو اور احتمال ہے کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کے ساتھ سلام کے ہو کہ سنت ہے اور تکرار کلمہ انا کی واسطے انکار کی
جابر پر تھی بیچ **وعن** ابی هريرة قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد لبنا في قدح فقال ابا هر
الحق باهل الصفة فادعهم الي فاتيتهم فدعوتهم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لهم فدخلوا رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ
سے کہا داخل ہوا میں ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی آپ کے گھر میں پس پایا آنحضرت نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا اے ابو ہریرہ جا اہل صفہ کی
پاس بلا لا ان کو میرے پاس پس آیا میں ان کے پاس اور بلایا میں نے ان کو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا ان کو پس داخل ہوئے وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اہل صفہ فقرا تھے اور سب ہوں نے بسبب معجزہ آنحضرت کے دودھ پیا اور سیر ہو گئے چنانچہ حدیث میں مذکور ہے اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ تھے ایک لوگ
تھے فقرائے مہاجرین اللہ مارے میں سے کہ رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ کسی کو بلانا اذن چاہنے کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ زمانہ قریب گزرے
اسی واسطے آگے کی جو حدیث آتی ہے کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کی تو اذن ہے واسطے اس کے یعنی اس کو حاجت اذن چاہنے کی نہیں پس
توفیق اور جمع بیچ مابین اس میں یہ ہے کہ اہل صفہ بعد ابو ہریرہ کے آئے ہوں گے ساتھ آئے ہونگے پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت ادب کے اذن چاہا
یا لوگوں کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہاں کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کی ہوگی اور یہ احتمالات ہیں واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات بیچ **الفصل**
الثاني فصل دوسری **عن** كلدة بن حنبل ان صفوان بن امية بعث بلبن وجداية وضغابيس الى النبي صلى الله عليه
وسلم والنبي صلى الله عليه وسلم باعلى الوادي قال فدخلت عليه ولم اسلم ولم استاذن فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارجع
فقل السلام عليكم ءادخل رواه الترمذي وابو داود روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا میرے ہاتھ دودھ اور بچہ
ہرن کا اور ککڑی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اوپر کی جانب بلند مکہ میں تھے کہ اس کو معلا کہتے ہیں کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا میں حضرت
کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے یعنی پہلے داخل ہونے کے اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تعلیم کے کہ پھر جا تو یعنی باہر اور پھر کہہ
السلام علیکم کیا داخل ہوں میں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دعي احدكم
فجاء مع الرسول فان ذلك له اذن رواه ابو داود وفي رواية له قال رسول الرجل الى الرجل اذنه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کے یعنی بلانے والے کے پس تحقیق یہ آنا ساتھ بلانے والے کے واسطے اس کے
اذن ہے نقل کی یہ ابو داود نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کی یوں ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کی اذن اس کا ہے **ف** یعنی جس وقت
کسی کو بلانے کے لیے بھیجا اور وہ اس کے ساتھ آیا حاجت پھر اذن مانگنے کی نہیں ہے مولانا **وعن** عبد الله بن بسر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اتى باب قوم لم يستقبل الباب من تلقاء وجهه ولكن من ركنه الايمن او الايسر فيقول السلام عليكم

السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن یومئذ علیها ستور رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے کہا تھی عادت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جب آتے کسی شخص کے دروازے پر تو سامنے کی طرف دروازہ کی منہ نہ کرتے تاکہ گھر والوں پر نظر نہ پڑے لیکن آتے طرف داہنی یا بائیں کونے کی پھر کہتے سلام علیکم
سلام علیکم اور یہ یعنی سامنے نہ آنا اس واسطے تھا کہ نہ تھی ان دنوں میں دروازوں پر پردے نقل کی ابو داؤد نے **ف** اگر سلام کہا پہلی بار تو کہ تحقیق ہو جاوے اور اذن اور دوسرا
کہا اس واسطے ہے کہ مقصد دوبارہ ملے کہ عادت شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسا کہ اوپر گذرا اور اس حدیث سے یہ سمجھا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہوں یا پردہ پڑا
ہو تو پھر نہیں مضائقہ ہے سامنے آنے کا لیکن بہتر اولیٰ یہی عادت اصل ہے اور لیکن بعض اوقات کواڑ کھلا یا پردہ کھلا ہوا اندر نظر جا پڑتی ہے اگر سامنے آوے

وذکر حدیث انس قال علیه الصلوٰة والسلام السلام علیکم ورحمة اللّٰه فی باب الضیافة اور ذکر کی گئی حدیث انس کے
کہ بلا وسکا یہی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام نے السلام علیکم ورحمة اللّٰه بیچ باب ضیافت کی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عطاء بن یسار ان رجلا سأل رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال استأذن علی امی فقال نعم فقال الرجل
انی معها فی البیت فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم استأذن علیها فقال الرجل انی خادمها فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه
وسلم استأذن علیها اتحب ان تراها عریانة قال لا قال فاستأذن علیها رواہ مالک مرسلا اور روایت ہے عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کہ
ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا کیا اذن طلب کروں میں وقت جانے کی اپنی ماں کے پاس پس فرمایا کہ ہاں یعنی اس لیے کہ بعض اوقات کھلی ہوتی ہیں
اس کی اعضا کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اس کا پس کہا اس شخص نے کہ تحقیق میں ساتھ اسکے رہتا ہوں یعنی ایک گھر میں پس کیونکر اذن مانگوں گویا اس شخص نے یہ خیال کیا کہ اذن
مانگنا بیگانہ کے لیے ہے کہ گاہ گاہ آتا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانے کی اس کے پاس پھر کہا اس شخص نے کہ تحقیق میں خادم ہوں
اس کا یعنی بار بار جاتا ہوں پس فرض ہے کہ نہیں ہے اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہے واسطے دفع حرج کے جیسا کہ قاعدہ شرعی ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اذن مانگ وقت جانے کی اس کے پاس یعنی اگرچہ ساتھ کمال گنہگاری اور آہستہ اذن بلند کرنے آواز کی ہو کیا دوست رکھتا ہے تو یہ کہ دیکھے تو اس کو ننگا یعنی اگر بے گمان جاوے گا
شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑے گی کہا نہیں چاہتا ہوں کہ دیکھوں اس کو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانے کی اس کے پاس نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال
ف اس کا سا حکم اور محارم کا بھی ہے خواہ وہ نسبی ہوں یا دودھ کی یا علاقہ کی سسرال کی سوائے بیوی کے **وعن** علی قال کان لی من
رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مدخل باللیل ومدخل بالنهار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی رواہ النسائی اور روایت ہے حضرت
علی سے کہا تھا واسطے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بار رات کو اور ایک بار دن کو پس تھا میں جس وقت داخل ہوتا رات کو کھنکارتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی
یہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کھنکارنا تھا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا میں جب آتا رات کو پس اگر کھنکارتے چلا آتا میں پس اس سے
معلوم ہوا کہ کھنکارنا علامت اذن کی تھی بظاہر ہر وقت میں بقرینہ حال کی علامت مختلف تھی واللہ اعلم ایسا ہے کہ علامت اذن کی ان میں کبھی یہ احتمال
ہے کہ جو امر لکھنے میں مقتضای خصوصیت مخالف کی یعنی تھا میں جب داخل ہوتا دن کو تو کھنکارنا معمول ہوگی اور احتمال ہے غیر اس کا واللہ اعلم **وعن**
جابر ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال لا تأذنوا لمن لم یبدأ بالسلام رواہ البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو اس کو جو کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں

باب المصافحة والمعانقة

باب ہے بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کی **ف** معانقہ کے معنی ہیں دست گردن یکدیگر کرنا اور مصافحہ کے معنی ہیں دست بدست دیگر
گرفتن اور مصافحہ سنت ہے وقت ملاقات کی اور چاہیے کہ دونوں ہاتھوں سے ہو اور بعضے آدمی جو مصافحہ کرتے ہیں بعد نماز عصر کی یا جمعہ کی کچھ نہیں ہے اصل بدعت ہے
بسبب تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہے بعض علما ہمارے نے کہ مصافحہ مذکورہ مکروہ ہے اور بدعت مذمومہ ہاں اگر کوئی آوے مسجد میں اور لوگ نماز میں ہوں یا ارادہ

شرع نماز کا کسی وقت میں بعد فراغ کی اگر مصافحہ کرے تو نہیں لیکن شرط ہے بوقت سلام کے مصافحہ کرے تو یہ جو مصافحہ مسنونہ ہے وہی ہے بلا شبہ یہ مصافحہ بعض وقت کہ بیٹھا ہو ی
مسلمان اپنے ہاتھ سے مصافحہ کرے لیکن دونوں ہاتھ لائق ہیں اور ایک ہاتھ کی ہتھیلی کو بیچ ہو گا اور اسکو کہ زیادہ ہے اور آداب اور عورت جوان سے مصافحہ
کرنا حرام ہے اور مصافحہ نہیں چاہیے کہ شہوت ہو چنانچہ منقول ہے کہ ابوبکر صدیق مصافحہ کرتے اپنی خلافت میں اور پیرزنوں سے کہ دودھ پلاتیں
اسی طرح اگر مرد بڈھا کہ اس میں شہوت نہیں اسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سے درست ہے اور مصافحہ ساتھ لڑکے خوش شکل کی درست نہیں بلکہ اسکو دیکھنا حرام ہے اسکو
چھونا بھی حرام ہے بلکہ عورت جوان کی سخت تر ہے اور کہا مطالب المومنین میں کہ لکھا ہے کہ جب سلام علیک کی ہاتھ دی یعنی مصافحہ کرے کہ ہاتھ دینا
سنت ہے لیکن ہتھیلی پر رکھنا اور انگلیوں کی نہ کرے کہ بدعت ہے اور اگر خوف فتنہ کا ہو تو معانقہ مشروع ہے خصوصاً وقت آنے کی سفر سے جیسا کہ حدیث جعفر
بن ابی طالب کی آتی ہے اور امام ابوحنیفہ اور محمد سے منقول ہے کہ مکروہ ہے معانقہ کی طرح ہاتھ سے اور آگے کہتے ہیں اور مکروہ کہتے ہیں معانقہ سے چنانچہ
فصل اول میں بیچ حدیث انس کی نہی مذکور ہے اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہے وہ پہلی نہی کی ہے اور شیخ ابو منصور ماتریدی نے بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا گیا ہے
کہ جو معانقہ کہ بوجہ شہوت کی ہو مکروہ ہے اور بوجہ کرامت کی جو شرع ہے اور کہا ہے علمائے کہ خلاف اس جگہ ہے کہ ننگا ہو اور ساتھ قمیص کے ہو تو
نہیں بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا اوپر ہاتھ عالم متورع کی جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ مستحب ہے اور بعد مصافحہ کی چومنا ہاتھ اپنا جو بعض لوگ فعل
جاہلوں کا ہے اور مکروہ ہے اور زمین چومنا آگے امراء اور علماء اور مشائخ کی حرام ہے اور کرنے والا اور راضی ہونے والا اوس پر دونوں گنہگار ہیں کذا فی الکافی اور فقیہ ابوجعفر نے کہا کہ جو
کوئی زمین چومے آگے سلطان کے یا سجدہ کرے اگر تحیت کی ہو تو کافر نہیں ہوگا لیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہوگا اور اگر نیت عبادت کی ہو تو کافر ہو جاوے گا اور اگر کچھ
نیت نہ کرے گا تو بھی کافر ہوتا ہے نزدیک اکثر علماء کی اور زمین بوسی کرنا سجدہ ہے کہ اس میں خسارہ پیشانی کی ہے زمین پر کذا فی التکملہ اور اگر ہاتھ عالم یا سلطان کے
بوسہ بسبب علم اور عدالت کی اور واسطے اعزاز دین کے دیوے مضائقہ نہیں اگر واسطے غرض دنیاوی کی کرے تو مکروہ ہے اور اگر کوئی عالم یا زاہد التماس کرے کہ پاؤں
کرے تو چاہیے کہ نہ مانے کہتا ہے اوسکو اور بوسہ دینے الطفل کی رخصت ہے اگرچہ غیر کا لڑکا ہو اور بوسہ دینا اوپر منہ طفل کی سنت ہے اور کہا ہے علمائے کہ بوسہ پانچ
طرح پر ہے ایک تحیت دوسرا شہوت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہے لڑکی کی رخسار پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا اور وہ بوسہ اولاد کا ہے والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا
اور وہ بوسہ خاوند کا ہے بیوی کی منہ پر اور چوتھا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانوں کا ہے آپس میں ہاتھ پر اور پانچواں بوسہ دینا شفقت کا ہے بھائی کی
پیشانی پر اور بعضوں کی نزدیک بوسہ دینا آپس میں اوپر ہاتھ اور منہ کی مکروہ ہے اور بعضوں کی نزدیک بوسہ لینا چھوٹی لڑکی کا واجب ہے اور کہا نووی
کو بوسہ لینا ساتھ شہوت کی حرام ہے بالاتفاق برابر ہے بیٹا یا غیر اوسکا

الفصل الاول

عن قتادة قال قلت لأنس أكانت المصافحة في أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم رواه البخاري روایت ہے قتادہ سے کہا کہا میں نے واسطے انس کے کیا تھا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی وقت ملاقات کے بعد سلام کے کہا کہ ہاں نقل کی یہ بخاری نے

وعن أبي هريرة قال قبل رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن بن علي وعنده الأقرع بن حابس فقال الأقرع إن لي عشرة من الولد ما قبلت منهم أحدا فنظر إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم قال من لا يرحم لا يرحم متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ بوسہ لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن بن علی کا اور تھے نزدیک حضرت کے اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نے کہ تحقیق میرے دس بیٹے ہیں نہیں بوسہ لیا میں نے کسی کا پس دیکھا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا جو شخص نہیں مہربانی و شفقت کرتا ہے خلق خدا پر یا اولاد پر نہیں رحم کیا جاتا یعنی اللہ بھی اوس پر نہیں رحمت کرتا نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے

وسنذكر حديث أبي هريرة لم أرني باب مناقب أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم وعليهم أجمعين إن شاء الله تعالى وذكر حديث أم هانئ في باب الأمان اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ مراد اوس سے ثم لکع ہے بیچ مناقب اہل بیت نبی

صلی اللہ علیہ وسلم و جنہ مسلمین کہ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ذکر کی گئی حدیث اتمام کی بیچ باب الایمان کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔ روایت ہے براء بن عازب
سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں یعنی آپس میں مگر بخشش کی جاتی ہے واسطے ان دونوں کے پہلے جدا ہونے کے نقل
کی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت میں ابی داؤد کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے جس وقت ملیں دو مسلمان اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور بخشش چاہیں اس سے بخشش کی جاتی
ہے واسطے ان دونوں کے **ف** وہ بات کی حکم ترمذی کی ہے اور ابو الشیخ بن حبان نے عمر سے مرفوع کی کہ جس وقت ملیں دو مسلمان اور سلام کرے ایک ان میں کا دوسرے پر تو ہوتا ہے محبوب ترین
ان دونوں کا طرف اللہ کے وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سے ملتا ہے اپنے یار سے پھر جب مصافحہ کریں تو نازل کرتا ہے اللہ تعالیٰ سو رحمتیں نوے واسطے ابتدا کرنے والے کے اور دس
واسطے مصافحہ کیے گئے کے **وعن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ
قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ اور روایت ہے انس سے کہا کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ
ایک شخص ہم میں سے ملتا ہے اپنے مسلمان بھائی یا اپنے دوست سے کیا جھکے واسطے اس کے یعنی وقت ملاقات کے فرمایا نہیں کہا اس شخص نے کیا گلے لگاوے
اور بوسہ لے اس کا فرمایا نہیں کہا اس شخص نے کیا پکڑے ہاتھ اس کا اور مصافحہ کرے فرمایا ہاں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** جھکنے کو منع فرمایا اس لیے کہ وہ بھی حکم رکوع کا ہے
اور رکوع عبادت ہے سوا اللہ کے کسی کو جائز نہیں اور گلے لگانے اور بوسہ لینے کو منع فرمایا اس سبب سے کہ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ آپ نے گلے لگایا اور بوسہ لیا ہے اہل علم نے
اسکو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے اور مطالب المومنین میں شیخ ابو منصور ماتریدی سے نقل کیا ہے کہ اگر بوسہ دیوے کوئی کسی کے ہاتھ کو یا پیشانی کو تو
سو مکروہ کا فر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہوتا ہے اس لیے کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نے بیچ منع ہونے اس کی تعظیم و تشدید بہت کی ہے اور کہا کافر ہو جاتا ان کا
لقولہ واللہ اعلم اور رسالہ اس بحث کا دلیل کہی ہیں یہ کہ مؤمن ان کو گرد و کہتی ہیں گلے لگنا اور بوسہ لینا کو جیسی کہ امام ابو حنیفہ اور محمد سے نقل کیا گیا اور بعضوں نے
کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق شہوت کے ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنے کے اور آنے کے سفر سے ہو یا بسبب بہت ملاقات کی بہت دنوں کے یا بسبب محبت کے
اور اگر بوسہ لیوے ہاتھ پر یا پیشانی پر تو جائز ہے **وعن** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ
أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ۔ اور
روایت ہے ابو امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہی کہ رکھے ایک تمہارا ہاتھ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکے ہاتھ پر پھر پوچھے اوس سے
کہ کیسا ہی اور پوری سلام تمہاری کہ آپس میں ہی مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام ہو نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا اس کو
وعن عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔ اور روایت ہے عائشہ
سے کہا آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے میرے گھر میں پس آئے زید حضرت کے پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑے ہوئے اور چلے طرف اوس کی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگے بدن یعنی سوا تہبند کے کچھ اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تھا کھینچتے ہوئے کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے حضرت کو ننگا پہلے اوس کے اور پیچھے
اوس کے یعنی وقت استقبال کسی کی ساتھ اس طرح کی شوق کی ننگے بدن جاتے نہیں دیکھا پس گلے سے لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ حدیث اور
اسی طرح کی حدیث معارض ہی ساتھ حدیث انس کی اور جواب یہ ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنے کے سفر سے جائز ہے اور ممنوع ہی وقت
وعن أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا

يُصَافِحُنِيْ قَالَ مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِيْ وَبَعَثَ اِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِيْ اَهْلِيْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرٍ فَالْتَزَمَنِيْ
فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدَ وَاَجْوَدَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص نے کہ تھا وہ عنزہ سے کہا کہ میں نے ابو ذر سے
الخ پوچھا کیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تم سے جس وقت ملتے تم انہیں کہا ابوذر نے نہیں ملاقات کی میں نے انکی کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نے مجھ سے
بھیجا میرے پاس ایک دن یعنی ایک شخص کو میرے بلانے کو اور نہ تھا میں اپنے گھر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کے پاس حضرت تھے اوپر
تخت کے پس گلے سے لگایا مجھکو پس ہوا یہ گلے لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سے بسبب حاصل ہونے راحت اور برکت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ
بیچ حالت آنے کی سفر سے یا آئے ہوؤں کی واسطے اظہار محبت کے عادت کی ہے **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ بْنِ اَبِيْ جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکرمہ بیٹے ابی جہل کے سے کہا کہ فرمایا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس دن
کہ آیا میں انکے پاس یعنی حالت میں اسلام کے خوشی سے آنا ہو اے سوار ہجرت کرنیوالے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** بیچ جامع الاصول میں مصعب بن عبد اللہ سے نقل کیا ہے
کہ جب آنحضرت نے عکرمہ بن ابی جہل کو دیکھا اٹھے اور انکی طرف چلے اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور انکا باپ ابو جہل بہت عداوت رکھتے تھے
آنحضرت سے عکرمہ مشہور سوار تھا جس دن فتح مکہ کی ہوئی بھاگ گئے یمن میں پس گئی بیوی انکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی انکو حضرت کے پاس اور اسلام لایا اور ہوا
بہت اچھا اسلام اسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طالب بخشش کی آنحضرت سے اور ذکر کیا اس حدیث کو ابواب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنے کی ساتھ
مصافحہ کرنے کی **وَعَنْ** اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَاصِرَتِهِ بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِيْ قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيْصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے اسید
بن حضیر سے کہ ایک شخص ہیں انصار میں سے کہا راوی نے جس وقت کہ اسید باتیں کرتا تھا قوم سے یعنی انکو اور تھے اس میں مزاح طبعی اور وقت ہنساتے تھے اسید لوگوں کو
پس کونچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو کے اسکی ساتھ لکڑی کے پس کہا اسید نے بدلہ دو مجھکو فرمایا آنحضرت نے کہ بدلا لے کہا اسید نے تحقیق آپ پر کرتہ ہے اور نہیں ہے مجھ پر
کرتہ یعنی کرمیں کرتہ نہ پہنے ہوتا تو برابر بدلا لیتا اسید نے پس اٹھا لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا آنحضرت کے
پہلو کو کہا اسید نے نہیں تھا ارادہ میرا مگر یہی یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** لفظ جامع الاصول کے یہ ہیں
یعنی ساتھ ایسی مزاح کے کہ ہنساتا تھا لوگوں کو الخ اور لفظ جامع الاصول کے یہ ہیں عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ
قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ الخ دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے کہ اسید بن
حضیر نے حال اسکی حکایت کیا ہے طیبی نے عبارت متن کی توجیہ کر کے موافق اسکی کیا ہے اور بعض تکلفات کئے ہیں باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہے کہ اسید بن حضیر
عقلاء صحابہ سے ہیں ان کی شان سے یہ امر بعید ہے اور چونکہ مزاح کرتے تھے اور ہنساتے تھے قوم کو آنحضرت نے ان کو ساتھ لکڑی کے ادب کیا بسبب ترک
اس مسئلہ سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسانا درست ہے اگر بیچ اس کے کوئی چیز ممنوع شرع نہ ہو **وَعَنْ** الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقّٰى جَعْفَرَ
بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مُرْسَلًا وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ
الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر بن ابی طالب سے پس گلے سے لگایا انکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں کے نقل کی ابو داؤد نے
اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے اور بیچ بعض نسخوں مصابیح کی اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کے ہے **ف** یہ جو ملنا جعفر کا تھا
سو بیچ حدیث آنے کے حبش سے تھا فتح خیبر کے دن اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو یہاں مذکور ہے شاید عبد اللہ بن جابر انصاری

صحابی ہوئی ہر جنگ میں شریک ہوئے **وعن** جعفر بن ابی طالب فی قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ قال فخرجنا حتی اتینا المدینۃ فتلقانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح خیبر رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے حضرت جعفر بن ابی طالب سے بیچ قصہ پھرنے اونکی کی حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم یعنی حبشہ سے یہانتک کہ آئے ہم مدینہ میں پس ملاقات کی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس گلے لگایا مجھکو پھر فرمایا نہیں جانتا میں کسبات سے فتح خیبر کی زیادہ خوش ہوں میں یا ساتھ آنے جعفر کی اور اتفاق ہوا آنا جعفر کا وقت فتح خیبر کی نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** منقول ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کی پاس آئی مالک نے اونسے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے بھی لگاتا میں اگر بدعت نہوتا سفیان نے کہا گلے لگایا اوسکا بہتر جو تجسے تھے گلے لگی ہی یعنی پیغمبر خدا جعفر بن ابی طالب سے جسوقت آئے وہ کہا مالک نے کہ وہ مخصوص ہی ساتھ جعفر کی سفیان نے کہا کہ نہیں لیکن عام ہی اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہی اگر صاحب حق ہوں ہم اور تم اور اجازت دی ہو کہ تماری مجلس میں حدیث بیان کروں میں مالک نے کہا ہاں دی پس بیان کی سفیان نے حدیث کو ساتھ سند کی اور مالک نے سکوت کیا **وعن** زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابو داود اور روایت ہی زارع سے اور تھی وہ بیچ ایلچیوں عبد القیس کے کہا جب کہ آئی ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہمنے کہ جلدی کرتے تھے اوترنے میں سواریوں اپنی سے پس بوسہ دیتی ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھوں پر اور پاؤں پر نقل کی یہ ابو داود نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پاؤنکا جائز ہی لیکن فقہا اسکو منع کرتے ہیں اس حدیث کے توجیہ میں کرینگے کہ شاید کہ حضرت سے ہوا ہو ابتدا اسلام میں اور ہو وے لوگ ناواقف تھے یا اضطراب میں تھے جیسا ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشبہ سمتا وھدیا ودلا وفی روایۃ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدھا فقبلھا واجلسھا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیھا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسھا رواہ ابو داود اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسیکو بہت مشابہ طریقہ میں روش میں نیک خصلتی میں اور بیچ ایک روایت کے بات چیت میں اور کلام کرنے میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سے یعنی حضرت فاطمہ ان امور میں بہت مشابہ تھیں ساتھ آنحضرت کی پس حضرت عائشہ نے یہ بیان کر کر اونکی محبت آپس کے بیان کی کہ اس قدر مشابہت و مجانست کی ہی کہا تھیں فاطمہ جسوقت داخل ہوتیں حضرت کی پاس کھڑی ہو جاتی حضرت اور متوجہ ہوتی طرف اونکی پھر پکڑتی ہاتھ اونکا اور بوسہ لیتی بیچ دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی پر اور بٹھاتی اونکو بیچ جگہ بیٹھنے اپنی کی یعنی اپنی جگہ اونکے لیے چھوڑ دیتی اور اونکو بٹھالی اور تھی حضرت جسوقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی گھر میں جاتی طرف حضرت کی اور پکڑتیں ہاتھ حضرت کا اور بوسہ لیتیں اونکا یعنی حضرت کی دست مبارک کا یا کسی عضو کا اور بٹھاتیں اونکو اپنی جگہ نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا عائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قد اصابتھا حمی فاتاھا ابو بکر فقال کیف انت یا بنیۃ وقبل خدھا رواہ ابو داود اور روایت ہی براء سے کہا کہ گیا میں ساتھ ابی بکر کی یعنی اونکی گھر میں بیچ ابتدا آنے اونکی کی مدینے میں یعنی ہجرت کرکے پس ناگہان کہا میں نے کہ عائشہ بیٹی ابو بکر کی لیٹی ہوئی ہیں اس حال میں کہ تحقیق بخار کو پہنچی تھی تب پس آئے اونکی پاس ابو بکر صدیق اور کہا کہ کیسی ہی تو اے بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسارہ پر یعنی از راہ شفقت و محبت کی اور بجانب محبت کی نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بصبی فقبلہ فقال اما انھم مبخلۃ مجبنۃ وانھم لمن ریحان اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہی بخل کی اور سبب نامردی کی اور تحقیق یہ البتہ خوشبو اللہ کی ہیں نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں **ف** یعنی اولاد کی سبب آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو کچھ نہ دینا چاہیے اونکی سبب نامردی بھی کرتا ہی کہ جہاد سے بچتا ہی بخوف اسکی کہ مارا جاوی اور اولاد اوسکی بیکس رہے پس اول حضرت نے اولاد کی مذمت بیان کی کہ خوبی اونکی بیان فرمائی کہ ریحان ہیں ریحان کی معنی یا تو رزق ہیں یا رحمت

الفصل الثالث فصل تیسری ... اور ریحان بھی پھول ہی کہ جو سونگھتا ہی اور رکھا اور سونگھتا ہی اور خوشبو ہو جاتی ہی کہ جو ہاتھ سے ملتا ہی

عن یعلی قال ان حسنا وحسینا استبقا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضمهما الیه وقال ان الولد مبخلة مجبنة رواہ

احمد روایت ہی یعلی سے کہا تحقیق حسن اور حسین دوڑ کر آئے طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پس گلے لگایا ان دونوں کو آنحضرت نے اور فرمایا کہ تحقیق فرزند سبب ہے

بخل کا اور سبب نامردی کا نقل کیا اسکو احمد نے **ف** کہا بعض علماء نے کہ بیان مقصود محبت اور شفقت و شرح ہی بخلاف پہلی حدیث کے کہ مراد وہاں مذمت کراہت ہی

وعن عطاء الخراسانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تصافحوا یذهب الغل وتهادوا تحابوا وتذهب الشحناء رواہ

مالک مرسلا اور روایت ہی عطاء خراسانی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصافحہ کرو پس جاتا رہیگا کینہ اور ہدیہ بھیجو باہم محبت ہوگی اور جاتی

رہیگی دشمنی نقل کیا اسکو مالک نے بطریق ارسال کے **وعن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی اربعا قبل الهاجرة

فكانما صلاهن فی ليلة القدر والمسلمان اذا تصافحا لم يبق بينهما ذنب الا سقط رواه البيهقی فی شعب الايمان اور روایت ہی براء بن عازب

سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے دوپہر کی پس گویا کہ پڑھیں ان رکعتوں کو شب قدر میں اور دو مسلمان جس وقت کہ مصافحہ کریں آپس میں نہیں

باقی رہتا درمیان ان دونوں کے کوئی گناہ مگر کہ جھڑ جاتا ہی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ظاہر مراد گناہ ہوں ہی صغیرہ گناہ حقوق اللہ کہ مراد گناہ ہی وہ کہ

کینہ اور دشمنی ہی جیسی کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا واللہ اعلم **باب القیام** یہ باب ہی بیان میں کھڑے ہونے کی تعظیم کے لئے **ف** کہا بعض علماء نے کھڑا

ہو جانا واسطے آنیوالے کی سنت ہی اور دلیل پکڑی ہی ساتھ حدیث قوموا الی سیدکم کے اور بعضوں نے کہا کہ مکروہ ہی اور بدعت ہی یعنی بعد چنانچہ ثابت ہوا ہی حدیث

انس کی میں کہ مکروہ کہتا آنحضرت کا قیام صحابہ کو اور حدیث ابوامامہ کی کہ تحقیق آنحضرت نے فرمایا مت کھڑے ہو جیسی کہ کھڑے ہوتے عجمی اور فرمایا کہ یہ عادت عجم کی ہے سو

الفصل الاول پہلی فصل **عن** ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قريظة علی حکم سعد بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الیه وكان قريبا منه فجاء علی حمار فلما دنا من المسجد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سيدكم متفق علیه روایت

ہی ابو سعید خدری سے کہا کہ جب اتری بنو قریظہ اوپر حکم سعد کے بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو طرف سعد بن معاذ کی یعنی اور بلایا انکو اور تھے وہ بنو قریظہ میں حاکم

اور تھی سعد قریب آنحضرت سے پس آئے سعد خر پر سوار ہو کر پس جبکہ نزدیک پہنچے سعد مسجد سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے انصار کے کھڑے ہو طرف سردار

اپنے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بنو قریظہ ایک قبیلہ ہی یہود میں سے کہ آنحضرت نے بعد فتح خندق کے محاصرہ کیا تھا انکو گھیر لیا قلعہ میں پس وہ راضی ہوئے تا حکم

سعد کے کہ سردار اوس کے تھے اور بنو قریظہ حلفاء اوس کے تھے انہوں نے گمان کیا کہ سعد عادت حال جاری کی کریں گے پس آنحضرت نے حکم سعد پر رکھا پس حکم کیا سعد نے مارے

آنحضرت نے سعد کو بلایا کہ حکم کریں انکی حق میں اور سعد قریب مسجد ہی میں آئے تھے حضرت سے اور انکی زخم پہنچا تھا اکحل کو غزوہ خندق میں خون ظاہر میں تھی ہی تھا جب آنحضرت

نے انکو بلایا تو خون جمع کر دیا ہی اپنے معاذ اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہی کہ جہاں آنحضرت نماز اقامت میں پڑھا کرتے تھے نہ مسجد عرفی اور یہی کہ حضرت بنو قریظہ میں تھی

مسجد کہاں تھی یاد رکھنا کہ علماء نے مراد اس حدیث سے بیان کی ہی ہی حدیث دلیل پکڑی ہی بہت اہل علم نے اور کہا امام ابو الفضل نے کہ ساتھ کھڑے ہو جانے کی

اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ اسکی ہی قیام تعظیم و تکریم کا نہیں ہی کہ وہ اعلیٰ ہی اوائل مجلس کے متعارف و عادت ہوا ہی اور اس سے نہی واقع ہوئی ہی اور فرمایا کہ تکلف

مجھ سے کھڑے ہو آنحضرت کے نزدیک اپنے زندگی تک مکروہ تھا یعنی کہا کہ اگر یہ قیام مراد ہوتا تو قوموا لسیدکم فرماتے نہ الی پس معلوم ہوا کہ قیام سے مراد ہی

کہ اٹھ کر جلدی جاؤ اور انکی طرف اور مدد کرو انکی اترنے میں سواری سے تا حرکت کرنا موجب زیادتی انکے زخم کا نہ ہو اور یہ جو روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت

کھڑے ہو گئے عکرمہ بن ابی جہل کے لئے وقت آنے انکی کی پاس حضرت کی اور روایت کیا گیا ہی عدی بن حاتم سے کہ کہا انہوں نے آیا میں آنحضرت کے پاس کبھی

اٹھ کھڑے ہو جاتے تھے واسطے میری پس یہ ان دونوں حدیثوں کو کوئی حجت نہیں ہی بسبب ضعف ہونے انکی کہ کہا اول الطیبی اور پوشیدہ نہ رہے کہ قیام

آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیے اور قیام اونکا حضرت کے لیے اس میں معلوم ہوا اور اسی میں دلیل ہی کہ وہ قیام محبت اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم اجلال کا یہ فائدہ ہے
شیخ دہلوی نے بھی اسی طرح نقل کیا ہی کہ اجماع کیا ہی جمہور علما نے ساتھ ثبوت کے اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علما صلحا کی اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ
قیام اہل فضل کے لیے بیچ وقت آنے اونکی مستحب ہے اور حدیثیں بیچ اس باب میں وہ ہی ثابت ہیں اور منع کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہوا اور مطالب سنیہ میں قنیہ سے نقل کیا ہی کہ
نہیں قیام بیٹھنے والوں کا واسطے آنے والے کی سبب تعظیم کے اور قیام منع کرو نہیں ہی بلکہ وہ محبت تعظیم کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اوسکے لیے وہ محبت قیام کی نہیں
قیام اوسکے لیے مکروہ نہیں ہوگا اور قاضی عیاض نے کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکے حق میں ہی کہ بیٹھا ہوا ہو اور لوگ کھڑے رہیں جب تک وہ بیٹھا رہے ایک حدیث
میں آیا ہی بیچ قیام اور تعظیم کے واسطے اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور ممانعت کروہی ہی ہے **وَمَضٰی** الحدیث یطول بہ فی باب حکم
الامراء آیا اور گذری حدیث تمامی بیچ باب حکم قیدیوں کی **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لا یقیم الرجل الرجل من مجلسہ
ثم یجلس فیہ ولکن تفسحوا وتوسعوا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اٹھاوے کوئی کسی کو جگہ
بیٹھنے اوسکی سے پھر آپ بیٹھ جاوے جگہ اوسکی میں ولیکن فراخ کرو جگہ کو اور جگہ دو آنے والے کو یعنی جماعت ان کی زیادہ ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** رعیمی
نے کہا کہ مقصود حدیث میں یہ ہی کہ تفسحوا یعنی وسیع کرو کہ کشادہ ہو جاوے اور کہا نووی نے کہ یہ نہی واسطے تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کرے طرف کسی جگہ
مباح کی بیچ مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطے نماز کی یا غیر اسکی کی پس وہ حق ہے اوسکا اور حرام ہی اوپر غیر اوسکی کی اٹھانا اوسکا سبب اس حدیث کی **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من قام من مجلسہ ثم رجع الیہ فہو احق بہ رواہ مسلم اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اوٹھے اپنی جگہ بیٹھنے کی سے پھر پھر آوے اوسکی طرف پس وہ بہت حق دار ہے ساتھ اس جگہ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا
علما نے کہ یہ حکم اوس صورت میں ہی کہ اوٹھا ہو بقصد پھر آنے کی مثل حاجت جیسے وضو کو یا اور کسی کام ضروری کی لیے اوٹھا اور پھر آیا جلدی سے تو وہی مستحق ہے اس جگہ کا
ولیکن جو اوٹھا بہ نیت نہ آنے کی تو وہ مستحق نہیں ہی اور بعضوں نے کہا یہ حکم اوس صورت میں ہی کہ اوٹھنا اوسکا واسطے رجوع کرنے کی طرف اوس جگہ کی ہو اور دلالت کرتی ہی
اوپر یہ حدیث کہ آگے آوے گی کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے پھر اوٹھتے اور ارادہ رکھتے تھے پھر آنے کا تو ڈال جاتے جوتا اپنا یا کوئی اور چیز مجلس میں اور اگر کسی کام کے لیے
دور دراز گئے اور پھر آئے تو جگہ اوسکی نہ رہی اور وہ مستحق اوسکا نہیں ہی طرح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس قال لم یکن شخص
احب الیہم من رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وکانوا اذا راوہ لم یقوموا لما یعلمون من کراہیتہ لذلک رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی انس سے کہا انس نے نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیوں کی رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے اور تھے وے جس وقت کہ دیکھتے حضرت کو
نہ کھڑے ہوتے اس سبب سے کہ جانتے تھے ناخوش رکھنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کھڑے ہونے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکھنا حضرت کا
حضرت کھڑے ہونے کو واسطے تواضع کی اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنے تکلف کی قیام وغیرہ میں
کھانے میں پینے میں چلنے میں اور تمام افعال اخلاق میں اور واسطے اسی کی عادت کیا گیا ہی انا و اتقیاء امتی براء من التکلف اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش رکھنا بسبب کمال
محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تھا کہ صورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری نہیں رہتی حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی حسب
زمانہ اور اشخاص اور احوال کی **وعن** معاویۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ
مقعدہ من النار رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کرے یہ کہ کھڑے رہیں
آگے اوسکی لوگ کھڑے رہتے پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ بیٹھنے اپنی کی دوزخ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** تیار کرے الخ یہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا
جسکو خوش کرے یہ کھڑا رہنا واجب ہوا واسطے اوسکی یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہ دوزخ کی میں کہا گیا ہی کہ یہ وعید اوسکی حق میں ہی کہ طلب کرے واسطے تکبر اور تعظیم کی دست کشی کی کون

نا کھڑے رہنے کو اور اگر یہ خواہش کرے ہوگی اور کھڑے رہیں لوگ اپنی خوشی خدمت کی لیے یا اطاعت و ثواب کی لیے یا بقصد تواضع کی تو نہیں منع اس حدیث کی کہ وہ دوسرے دوست رکھنا ہے کھڑے رہنے کو بطریق تعظیم و تکبر کی یا اور اگر اس طرح نہ ہو تو مکروہ نہیں اور نقل کیا ہے بیہقی نے شعب الایمان میں خطابی سے بیچ معنی حدیث کی کہ وہ یہ ہے کہ حکم کرے لوگوں کو ساتھ اوسکی اور لازم کرے اونپر اسکو بطریق تکبر و نخوت کی اور کہا کہ بیچ حدیث سعد کی دلیل ہے اوپر کہ کھڑا رہنا آدمی کا آگے رئیس فاضل و والی عادل کی اور کھڑے رہنا متعلم کی معلم کی مستحب ہے نہ مکروہ اور کہا بیہقی نے کہ یہ قیام ہوتا ہے ان مقاموں میں بطریق بر و اکرام کی جیسے کہ تھا قیام انصار کا واسطے سعد کی اور قیام طلحہ کا واسطے کعب بن مالک کے اور نہیں لائق ہے واسطے اوس شخص کی کہ قیام کیا جاتا ہے واسطے اوسکی یہ کہ ارادہ کرے اسکا صاحب نفس سے یہاں تک کہ اگر وہ قیام نہ کیا جائے تو غصہ ہو اور اسکو مکروہ جانے **وعن** ابی امامۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی عصا فقمنا الیہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضہا بعضا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابو امامہ سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹیکے ہوئے اوپر عصا اپنے پس کھڑے ہوئے ہم واسطے حضرت کے پس فرمایا نہ کھڑے ہو جیسے کھڑے ہوتے ہیں عجمی تعظیم کرتا ہے بعض انکا بعض کی نقل کیا اسکو ابوداؤد نے **ف** یعنی جیسے کہ ملوک اور امیروں کی تو جب دیکھتے ہیں انکی یا دشاہ کھڑے رہتے ہیں کھڑے رہنے کی لیے تعظیم کی اوسکی اور کھڑی رہتی ہیں جیسے کہ اشارہ کیا اوسکی طرف ساتھ قول اپنی کی کہ تعظیم کرتا ہے بعض انکا یعنی یہ بعض کی یعنی کا بیان ہے پس اس سے منع فرمایا اسی وجہ سے اصل قیام منع نہیں جیسے بعضے حدیثوں میں آیا ہے بلکہ جو بطریق تکبر و عظمت کی ہو **وعن** سعید بن ابی الحسن قال جاءنا ابوبکرۃ فی شھادۃ فقام لہ رجل من مجلسہ فابی ان یجلس فیہ وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ذا ونھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یمسح الرجل یدہ بثوب من لم یکسہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے سعید بن ابی الحسن سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابوبکرہ صحابی واسطے ادای شہادت کی یعنی ایک قضیہ میں گواہی دینے کو پس کھڑا ہوا واسطے تعظیم اونکی کی ایک شخص اپنی جگہ سے پس انکار کیا ابوبکرہ نے بیٹھنے سے اوس جگہہ میں اور کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اس سے یعنی بیٹھنے سے اوس جگہہ میں کہ اوٹھے اوس سے کوئی اور منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ پونچھے آدمی ہاتھ اپنا ساتھ کپڑے اوس شخص کے کہ نہیں پہنایا اوسکو کپڑا روایت کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر ہاتھ طعام وغیرہ میں بھرا ہوا ہو تو کسی اجنبی کی کپڑے سے نہ پونچھے اور اگر غلام یا فرزند یا خادم اوسکا ہو کہ اسنے کپڑا اوسکو پہنایا ہے اوسکی کپڑے سے پونچھے تو مضائقہ نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ اگر اجنبی بھی راضی ہو اوسکی پونچھنے سے تو جائز ہے اوسکو یہ اور اسی طرح اگر جانے کہ کوئی اپنی جگہ سے بطیب خاطر اوٹھا ہے تو مضائقہ نہیں بیچ بیٹھنے کا جگہہ اوسکی میں جیسے کہ مستفاد ہوتا ہے اس آیت سے تفسحوا فی المجالس جیسے دلالت کرتی ہے اوپر اسکے حدیث صلوا احق بصدر دابتہ الا ان یاذن اور مانند اسکی بہت سی فروع ہیں اور ابوبکرہ صحابی نے جو انکار کیا تو سبب یہ تھا کہ یا تو اونکو شک ہوگا اوس شخص کی خاطر میں کہ شاید وہ کسی کی کہنے سے اوٹھا ہو یا سبب حیا کی یا احتیاط کی یا ورع کی بیٹھنے کا حکم کیا اونہوں نے حدیث کو اطلاق پر شرع **وعن** ابی الدرداء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس وجلسنا حولہ فقام فاراد الرجوع نزع نعلہ او بعض ما یکون علیہ فیعرف ذلک اصحابہ فیثبتون رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابی الدرداء سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹھتے اور بیٹھتے ہم گرد اونکی پھر اوٹھتے یعنی کھڑے ہو جاتے کسی لیے اور ارادہ رکھتے پھر آنے کا تو اوتار جاتے پاپوش اپنی یعنی بیٹھنے کی جگہہ اوسکو کہ جاتی ہو ننگے پانوں سے چلے جاتے یا چھوڑ جاتے بعض چیز کہ ہوتی بدن پاک پر یعنی چادر وغیرہ پس پہچانتے ساتھ اسکی اصحاب حضرت کی پھر آنا آپکا مجلس میں پس ٹھہرے رہتے وہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہ اونکی یعنی اونکو معلوم ہو جائے آنا اونکی جانتے کہ یہاں پھر آئینگے بیچ میں بیٹھنے کے درمیان حلقہ کی **وعن** عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنھما رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نقل کی اونہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حلال ہے کسی شخص کو یہ کہ جدائی ڈالی درمیان دو شخص کی یعنی درمیان بیٹھے مگر ساتھ اذن انکی نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی اونکی بیچ میں آپ بیٹھے

[illegible]

اپنی کہنی یہودی ہی عادت ہیں محبت اور خصیہ اس میں کہ ان شعور ہول ہیں پس ناگوار گذری گا بیٹھنا اوس کا بیچ میں ان کی اور لکھا ہے علمائے کہ اگر دو کو
محبت ہو ان دونوں کی آپس میں معلوم ہو تو نہیں اور اگر معلوم ہو کہ علاوہ محبت کا بیٹھنا ان میں تو جائز ہے اور اگر نہ معلوم ہو تو احتیاط اسی میں ہے کہ نہ بیٹھے
۱۲ **وعن** عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يجلس بين رجلين إلا بإذنهما
رواه أبو داود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیٹھے درمیان دو شخصوں
کی مگر ساتھ اجازت ان کی نقل کی یہ ابوداود نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** أبي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يجلس معنا في المسجد يحدثنا فإذا قام قمنا قياما حتى نراه قد دخل بعض بيوت أزواجه روایت ہے ابوہریرہ سے کہا تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھتے ساتھ ہمارے مسجد میں باتیں کرتے ہم سے پس جس وقت اوٹھتے کھڑے ہوتے ہم کھڑے ہونا یہاں تک کہ دیکھتے ہم آپ کو کہ داخل ہوئے بعضی گھروں بیبیوں اپنی میں
ف کھڑے ہوتے یعنی سبب عظمت ہونی مجلس کے نزدیک تعظیم حضرت کی یہ تھی کہ اصحاب نہیں کھڑے ہوتے تھے وقت تشریف لانے حضرت کے پس کیونکر کھڑے ہوتے وقت
جانے کے اور کھڑے ہونا اصحاب کا وہ شاید یہ کہ تھا انتظار کی رہتے ہونگے کہ حضرت کسی کام کے لیے فرماویں یا پھر تشریف لاویں [illegible]
ہوتے ۱۲ **وعن** واثلة بن الخطاب قال دخل رجل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في المسجد قاعد فتزحزح له رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال الرجل يا رسول الله إن في المكان سعة فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن للمسلم لحقا إذا رآه أخوه أن يتزحزح
له رواهما البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے واثلہ بن الخطاب سے کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ آپ مسجد میں بیٹھے
پس حرکت کی اور ایک طرف ہو گئے اپنی جگہ سے واسطے اس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ مکان میں فراخی ہے یعنی پس کیوں تکلیف فرمائی آپ نے
حرکت کرنے کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق واسطے مسلمان کے حق ہے جب کہ دیکھے اوس کو بھائی مسلمان اوس کا یہ کہ حرکت کرے واسطے اوس کے یعنی قطع نظر
تنگی یا فراخی جگہ سے حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہ سے مقصد اکرام بھائی مسلمان کا حق ہے روایت کی یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں

باب الجلوس والنوم والمشي یہ باب ہے بیچ بیان بیٹھنے اور سونے اور چلنے کے [illegible] **الفصل الأول**

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بفناء الكعبة محتبيا بيديه رواه البخاري روایت ہے ابن عمر
سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کے بیٹھے ہوئے گوٹ مارے ساتھ ہاتھوں اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ہیئت نشست کی یہ ہے کہ دونوں
زانو کھڑے کرے [illegible] دونوں ہاتھوں سے [illegible] حلقہ کرے خواہ [illegible]
[illegible] اور عرب [illegible] بہت بیٹھا کرتے ہیں [illegible] آنحضرت کا بیٹھنا [illegible] روایت کیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح بیٹھنا جائز ہے کہ مستحب ہے ۱۲ ع
وعن عباد بن تميم عن عمه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد مستلقيا واضعا إحدى قدميه على الأخرى
متفق عليه اور روایت ہے عباد بن تمیم سے نقل کی اوس نے اپنے چچا سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے رکھتے ہوئے ایک قدم اپنا دوسرے
قدم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** [illegible]
[illegible]
[illegible] **وعن** جابر قال نهى رسول الله صلى
الله عليه وسلم أن يرفع الرجل إحدى رجليه على الأخرى وهو مستلق على ظهره رواه مسلم روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ اوٹھاوے مرد ایک پاؤں اپنا دوسرے پاؤں پر اس حال میں کہ لیٹا ہوا ہو چت پیٹھ پر نقل کی یہ مسلم نے **وعنه**

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يستلقين احدكم ثم يضع احدى رجليه على الاخرى رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ چت لیٹی ایک تمہارا پھر رکھی ایک پانو اپنا دوسری پانو پر نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہ حدیث کہ جابر سی آئی ہیں
ظاہر میں خلاف رکھتی ہیں ساتھ حدیث ابن عمر کی کہ اول مذکور ہوئی اور تطبیق ان میں یون کی ہی کہ رکھنا ایک پانو کا دوسری پانو پر دو طرح سی ہوتا ہی
ایک تو یہ کہ دونون پانو دراز ہون اور ایک کو دوسری پر رکھی اس طریقہ کا مضائقہ نہیں اس ہیئت سی کھلنا ستر کا لازم نہیں آتا اور طرح دوسری یہ ہی
کہ ایک پانو کا کھڑا رکھی اور پانو دوسرا اس پانو کی زانو پر کہ کھڑا کیا ہی رکھی یہ منع ہی اور یہ نہی اس صورت میں ہی کہ ستر کھلجاوی جیسی کہ پہلے ساتھ تہبند کی
ہوا اور تہبند اوس کی تنگی کا ور اونچا ہوا اور اگر ایسا نہو تو یہ بھی منع نہیں پس مدار جواز اور منع کا اوپر کھلنی اور نہ کھلنی ستر کی ہی ایسا ہی کہا ہی علمانی اس طرح **وعن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل يتبختر في بردين وقد اعجبته نفسه خسف به الارض فهو
يتجلجل فيها الى يوم القيامة متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا چلتا
تھا بیچ دو کپڑون خط دار کی اور تحقیق عجب میں ڈالا تھا اوسکو نفس اوسکی نی یعنی خوش آتی تھی اوسکو وہ کپڑی یعنی اوسکی چلنی سی تکبر اور عجب میں پڑا تھا دھنسا دیا گیا اوسکو
زمین میں پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہی زمین میں قیامت کی دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا مظہر نی کہ وہ شخص قارون تھا اور نووی
نی کہا احتمال ہی کہ وہ شخص اس امت میں سی ہو یا اگلی امتون میں سی اور اس سی معلوم ہوا کہ تکبر اور افتخار اور اترانا اور اکڑ کر چلنی میں برا ہی اور انجام اوسکا
اعاذنا اللہ منہ ہلاکت ہی رفتار کی روش جس میں آئی ہیں ہر ایک کا زبان عرب میں ایک نام جدا ہی چنانچہ شرح سفر السعادۃ میں ذکر کیا ہی تمشی ختم کا اصل سوتا ہی
ہی چلنا سیدھا اور جمع کی کہا ہستہ ساتھ حرکت تمام اور تھوڑی سی سرعت کی چلتی ہیں مثل مردون اور افسرون کی مانند لکڑی خشک کی چلتی ہیں ساتھ تکبر
اور تکبر ہیئت کی کہ یہ دونون قسمیں بری ہیں اور دلیل ہیں اوپر مردہ دلی اور بی عقلی کی اور قرآن شریف میں اللہ تعالی نی بندون کی تعریف کی ہی کہ اوپر خلق میں گو
ساتھ اوسکی وصف کیا ہی وعباد الرحمن الذين يمشون على الارض هونا یعنی بندی رحمن کی وہ لوگ ہیں کہ چلتی ہیں زمین پر آرام و باوقاری تعظیم تکبر اور بی مروگی
اور بی گی کی **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم متكئا على وسادة على يساره
رواه الترمذي اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا جابر نی دیکھا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائی بیٹھی ہوئی اوپر تکیہ کی کہ تھا بائیں طرف آپ کی نقل کی
یہ ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہی اور آیا ہی کہ آنحضرت تکیہ کو دوست رکھتی تھی اور فرمایا ہی کہ اگر کوئی تکیہ دیوی تو رد نکری
جیسی کہ بیچ سند خوشبو کی فرمایا ہی **وعن** ابي سعيد الخدري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس في
المسجد احتبى بيديه رواه رزين اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتی مسجد میں گوٹ کرتی ساتھ دونون
ہاتھون اپنی کی نقل کی یہ رزین نی **وعن** قيلة بنت مخرمة انها رأت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد وهو قاعد
القرفصاء قالت فلما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم المتخشع ارعدت من الفرق رواه ابو داود اور روایت ہی قیلہ بیٹی مخرمہ
کی سی کہ تحقیق دیکھا اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھی ہیئت قرفصا کی کہا قیلہ نی پس جبکہ دیکھا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وضع سی کہ بیٹھی
کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و حضور میں تھی کانپ گئی میں ڈر سی ہیبت کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** قرفصا بکسر قاف و فا و سکون را اور بضم قاف
اور را کی کی اور ساتھ صاد مہملہ کی قصر اور مد دونون طرح آیا ہی اور قاموس میں ہی شک اللغات الفاظ کہا ایک قسم ہی بیٹھنی کی اور وہ اس طرح ہی کہ بیٹھی دونون
سرین پر اور لگاوی دونون زانو پیٹ کو اور احتبا کری ساتھ دونون ہاتھون کی یعنی دونون ہاتھون سی حلقہ کری پانو پر یا بیٹھی تکیہ کر کر دونون زانوون پر اور لگاوی
زانو پیٹ سی اور رکھی بغل کی ہتیلیان ہاتھ کی دونون بغلون میں یہ وہی ہی کہ بیٹھنا اس طرح جو اوپر نقل ہوا اور یہ بیٹھنا قریب جنگلیون کا ہی

اور طوماری اور مشغول کی طرف نظر اور اندیشہ اور خیال کرتا ہو وہ نہیں بیٹھنے کی ... وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِي مَجْلِسِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتے
فجر کی چار زانو بیٹھے رہتے بیچ جگہ اپنی کے یہاں تک کہ نکل آتا آفتاب خوب روشن نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا
عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت
ہے ابی قتادہ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت کے اترتے رات کو سفر میں یعنی راحت لینے کو لیٹتے اوپر کروٹ داہنی کے اور جب اترتے قریب صبح
کھڑا کرتے بازو مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتھیلی اپنی کے نقل کی یہ شرح السنہ میں ف یعنی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب رات کو وقت سفر میں کہ رات
ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتے جیسے عادت بغیر سفر میں تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی تو دست مبارک کھڑا کر کے ہتھیلی پر سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تاکہ غفلت کی
نہ آجاوے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے اور داہنی کروٹ سے سونے میں بھی غفلت بہت نہیں ہوتی اس لیے کہ دل لٹکا رہتا ہے اور قرار کم پاتا ہے اور سوتے وقت جب بائیں پہلو پر
سوتا ہے تو دل اپنی جگہ پر رہتا ہے اور آرام پاتا ہے اور نیند فراغت سے آتی ہے چنانچہ اطبا کہتے ہیں کہ اول کی طرف سونے سے آرام اور ہضم طعام ہوتا ہے اور داہنی کروٹ سونے میں سبب
آرام کا ہے اور ظاہر کی حرارت باطن میں نہ جاوے اور موجب ہضم طعام کا ہے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت اخیر شب کو اترتے تو ایک اینٹ سر مبارک کے
نیچے رکھتے اور جب صبح کو اترتے تو پہنچا کھڑا کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے ہیں وَعَنْ بَعْضِ آلِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِمَّا يُوْضَعُ فِي قَبْرِهِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عِنْدَ رَأْسِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے بعضی آل ام سلمہ کے کہا تھا بچھونا حضرت کے آرام
کرنے کا مانند اس کپڑے کی کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اول جملے کے معنی یہ ہیں کہ تھا بچھونا حضرت کے آرام
کرنے کا قریب اس کپڑے کی کہ رکھا گیا قبر شریف میں سو وہ معلوم تھا بعضی لوگوں کو یعنی تھوڑا سا تھا طول اور عرض میں اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ بچھونا حضرت کا
اس کپڑے کا تھا جس سے ہی تھا کہ رکھا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کی حضرت کے نیچے بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تھا
اوس نے بغیر اتفاق صحابہ کے قبر شریف میں جسد مبارک کے نیچے رکھ دی اور کہا قسم ہے اللہ کی نہ پہنے گا بعد حضرت کے کوئی اور صحیح یہ ہے کہ صحابہ نے بعد اوس کے وہ
قبر بند ہونے سے پہلے وہ چادر نکال لی تھی اور ظاہر یہ ہے کہ بجای یوضع کے وضع ہوتا اس سے معنی کی گنجائش ہے اور دوسرے جملے کے معنی یہ ہیں کہ تھی مسجد اوس کے نزدیک
وقت آرام کرنے کے سر مبارک کا مسجد کی طرف رکھتے تھے اس لیے کہ جب دائیں لیٹتے حجرہ شریف میں تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب مشرق مسجد کے ہے اور یہ
روضہ سوتی ہے مسجد سے ملی ہوئی ہے اور ایک نسخہ میں مسجد ساتھ زبر جیم کی ہے یعنی مصلی کہ اپنی وقت آرام کرنے کے مصلی سرہانے رہتا تھا جلدی سے نماز کے لیے جیسا کہ
شرح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے ہوئے اوپر پیٹ اپنے کے پس فرمایا آپ نے کہ یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہے کہ نہیں دوست رکھتا
اللہ نقل کی یہ ترمذی نے ف لکھا ہے علماء نے کہ لیٹنا چار قسم کا ہے ایک چت لیٹنا اہل عبرت کا ہے کہ چت ہو کر آسمان ستاروں کی طرف نظر عبرت سے دیکھتے ہیں
اور اوپر قدرت و حکمت کے اللہ تعالیٰ کی دلیل پکڑتے ہیں دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سے ہے اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہے کہ ساتھ اس وضع کی مستعد رہا کرتا ہے
کی لیے ہوشیار رہنا اور طاعت کی طرف جلدی کی اور تیسرا لیٹنا بائیں کروٹ سے ہے اور یہ لیٹنا حکیموں کا ہے کہ ساتھ اس کی اراده کرتے ہیں ہضم ہونے طعام کا
اور راحت آرام طبیعت کا اور چوتھی لیٹنا اوندھا ہے اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہے کہ پیٹ بھرے اور شرف اعضا اپنے کو زمین پر رکھتے ہیں اور ذلت
اور خواری میں پڑتے بغیر طاعت و سجود کی اور یہ لیٹنا اعلانیہ لگا ہے پیٹ کے نیچے زمین کے ... وَعَنْ يَعِيْشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَيْسٍ
الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلَى بَطْنِيْ إِذَا رَجُلٌ يُحَرِّكُنِيْ بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ

فيعرف بنيه انه قد رجع فاذا هو رسول الله صلی الله عليه وسلم رواه ابوداود وابن ماجه اور روایت ہے انہیں سے کہا تھے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے ہم بھی پاس انکے تو جب اٹھتے تو کبھی اپنی جوتیاں چھوڑ جاتے یا کچھ اور چیز اکی اور کہیں سے
شخص کی جگہ بیٹھ جاوے تو اس شخص کو اختیار ہے کہ جب آوے اپنی جگہ بیٹھے کہ وہ شخص اسکا زیادہ حقدار ہے
ہیں صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** شاید کہ حضرت کے عذر اسکا معلوم ہوگا اسی طرح فرمایا الا بفکر تھا کہ وہ
لوگ جان لیں وہیں بیٹھے رہیں **وعن** علی بن شيبان قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من بات على ظهر
بيت ليس عليه حجاب وفي رواية حجار فقد برئت منه الذمة رواه ابوداود وفي معالم السنن للخطابي حجى اور روایت ہے علی بن
شیبان سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سوئے کسی چھت پر کہ نہ ہو اس پر پردہ یعنی کوئی آڑ اور ایک روایت میں حجار ہے یعنی حجاب
کی جگہ حجار یعنی پتھر کی منڈیر یا دیوار وغیرہ کی پس فرمایا کہ جو کوئی ایسی چھت پر سوئے تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ نقل کی
ابوداؤد نے اور بیچ معالم السنن کے کہ نام کتاب خطابی کا ہے بجای حجاب کے حجی واقع ہوا ہے **ف** بری ہوا اس سے ذمہ یعنی عہد اور وعدہ حفاظت
اللہ تعالی کی جو کہ بندوں کی حفاظت کا ہے کیونکہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا پس جب وہ شخص گر پڑے تو
اپنی جان کو ہلاک کیا اور ایسی جگہ سونا بحکم عادت کے ہلاکت کا ہے اور حفاظت کے ساتھ اور منقطع ہوئی اور لفظ حجی ساتھ زیر حا کے
ساتھ تنوین کی ہے اور دونوں جیسے پردہ کے ہیں اور عقل کے ہیں تشبیہ دی گئی ساتھ عقل کی جیسے عقل مانع ہے ہونا شایستہ سے
ایسی منڈیر مانع ہے گرنے سے **وعن**
جابر قال نهى رسول الله صلی الله عليه وسلم ان ينام الرجل على سطح ليس بمحجور عليه رواه الترمذي اور روایت ہے جابر سے کہا منع
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے سے آدمی کو اوس کوٹھے پر کہ نہ ہو منڈیر اوس پر نقل کی ترمذی نے **وعن** حذيفة قال ملعون على لسان
محمد صلی الله عليه وسلم من قعد وسط الحلقة رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہے حذیفہ سے کہا لعنت کیا گیا ہے زبان محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی وہ شخص کہ بیٹھے درمیان حلقہ کے نقل کی ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اسکی تاویل کئی طرح کی ہے علما نے ایک تو یہ کہ لوگ حلقہ باندھے بیٹھے ہیں اور ایک شخص آیا
لوگوں کی گردنوں پر سے پھلانگتا بیچ میں جا کر بیٹھا اور یہ نہ کیا کہ جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھتا اور دوسری یہ کہ بیچ میں حلقہ کی جا کر بیٹھا اس طرح کہ بعضی لوگوں کی
پشت اسکی طرف ہوئی ہو اور تیسری یہ کہ بیچ میں جا بیٹھا مسخرا پن کرنے کو لوگوں کو ہنسانے کو
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم خير المجالس اوسعها رواه ابوداود اور روایت ہے ابی سعید
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر مجلسوں کی فراخ تر ان کی ہے یعنی ایسی جگہ مجلس کرنا چاہیے کہ فراخ ہو تا لوگ تنگ نہ ہوں ایذا نہ پاویں نقل کی
ابوداؤد نے **وعن** جابر بن سمرة قال جاء رسول الله صلی الله عليه وسلم واصحابه جلوس فقال ما لي اراكم عزين رواه ابوداود
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سے باہر نکلے اور اصحاب حضرت کے بیٹھے تھے پس فرمایا آپ نے کیا ہے مجھ کو کہ دیکھتا ہوں
تمکو متفرق نقل کی ابوداؤد نے **ف** عزین جمع عزت کی ہے بمعنی جماعت کے گروہ گروہ کہا آنحضرت نے متفرق ہونا موجب تشتت اور بیگانگی اور
دوئی کا ہے اور شعار غفلت کا اور اجتماع اتفاق کی نشانی ہے یگانگت اور اتحاد کا ہے حاصل یہ کہ چاہیے کہ بیٹھو ایک صف کر متفرق جا بجا نہ بیٹھو
وعن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال اذا كان احدكم في الفيء فقلص عنه الظل فصار بعضه في الشمس وبعضه
في الظل فليقم رواه ابوداود وفي شرح السنة عنه قال اذا كان احدكم في الفيء فقلص عنه فليقم فانه مجلس الشيطان هكذا رواه معمر موقوفا

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیچ سایہ کے پس پہنچے دھوپ اوس پر اور بیچ دھوپ کے ہو کچھ اور آفتاب میں اور کچھ
سایہ میں پس چاہیے کہ اوٹھ کھڑا ہووے یعنی اور جگہ جا بیٹھے کہ ہووے بالکل سایہ میں یا آفتاب میں یعنی کہ جب کوئی بیٹھا ہو کسی جگہ کہ کچھ سایہ میں ہو اور کچھ دھوپ میں
تو کاسد ہوا اوس کا حال بدن کا بسبب اختلاف حال کے موثر ہونے متضاد کے نقل کی ابوداود نے بیچ شرح السنہ کے اور شرح السنہ میں ابی ہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ
نے جس وقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس اوٹھ جاوے اور سرکے سایہ پس اوٹھ کھڑا ہووے کہ جگہ کچھ سایہ میں ہے اور کچھ آفتاب میں جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے
اسی طرح جیسا کہ شرح السنہ میں ہی روایت کیا ہے اوسکو معمر نے موقوف ابوہریرہ پر **ف** یعنی قول ابوہریرہ کا ہے نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع
میں ہے اسلیے کہ یہ چیز اجتہاد اور قیاس سے نہیں معلوم ہو سکتی پس اوسکو صحابی بغیر سنے حضرت سے نہیں کہہ سکتا اور جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے ظاہر یہی ہے کہ یہ
محمول ہے ظاہر پر اور بعضوں نے کہا کہ شیطان کی طرف نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہے اوس پر کہ پہنچے اوسکو ضرر میں دشمن ہے آدمی کا جیسا کہ دشمن ہے
دین کا اور اگر تمام آفتاب میں ہو تو یہی بسبب اپنے نفس کے تعب و مشقت میں ممنوع و مکروہ ہوگا بسبب ہونے اوسکے جلوس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاتا رہے
ہو تو منع نہیں ہے **وعن** أَبِي أُسَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ
الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لِلنِّسَاءِ اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ
تَلْصَقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے کہ اونھوں نے
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے یعنی باتیں اور عورتیں کرتی تھیں لوگوں کو راہ میں کہ نکلے تھے مسجد سے پس مل گئی عورتیں ساتھ مردوں کے
راہ میں پس فرمایا حضرت نے عورتوں کو پیچھے چلو مردوں کی راہ سے یعنی نہیں ہے تمہارا کہ بیچ راہ کے چلو لازم کر لو کنارے راہ کی
پس جب یہ حکم ہوا تو عورت چلتی تھیں دیوار سے لگ کر یہاں تک کہ کپڑا اوس کا اٹک جاتا تھا دیوار سے بسبب نہایت لگ کر چلنے کی
اور حضرت کے نقل کی ابوداود نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَمْشِيَ يَعْنِي الرَّجُلَ بَيْنَ
الْمَرْأَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ چلے یعنی مرد درمیان دو عورتوں کے نقل کی ابوداود نے
ف لفظ یعنی تفسیر ہے جو کہ اور ہے یعنی ارادہ کرتی تھی آنحضرت نے فاعل یمشی سے الرجل کا اسواسطے کہ لفظ الرجل نہیں ہے اصل حدیث میں چاہیے کہ سند ہی
اور منع اسلیے ہے کہ اختلاط مرد عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہے اور حیا اور مروت سے بھی بعید ہے اور مرد کو بیچ عورتوں کی چلنا منع ہے اسی طرح عورت کو بیچ مردوں کے
اوسکی چلنا منع ہے بسبب خوف فتنہ کی **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ
يَنْتَهِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے ہم جب آتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی کی مجلس میں بیٹھ جاتا ایک ہمارا جس
جگہ کہ پہنچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی ابوداود نے **ف** یعنی جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھ جاتا قصد بالا روی کا نکرتا از راہ ادب ترک تکلف اور مخالفت
خلاف نفس کے طلب علو مرتبہ کا جیسی کہ شان اہل جاہ کی ہے **وذکر** حَدِيثَا عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فِي بَابِ الْقِيَامِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَيْ عَلِيٍّ
وَأَبِي هُرَيْرَةَ فِي بَابِ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِفَاتِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور ذکر کی گئیں دو حدیثیں عبداللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام
کے ایک حدیث کا تو یہی لا یحل للرجل اور دوسری کا لا یجلس بین اثنین ہے اور ذکر کریں گی ہم دو حدیثیں حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسماء
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کے ان شاء اللہ تعالیٰ کہ ایک کا مطلع تو یہ ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفا اور دوسری کا یہی ہے کہ ما رایت شیئا احسن من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **الفصل الثالث** تیسری فصل **عن** عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ أَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے شرید سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے یعنی شرید بن سوید ثقفی صحابی ہیں کہا گذرے مجھ پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بیٹھا تھا اس طرح یعنی جس طرح کہ کہتا ہوں بعد اس بیان کی صورت اپنی نشست کی ساتھ قول اپنے کی اور حال یہ کہ تحقیق رکھا تھا میں نے بایاں ہاتھ اپنا پیٹھ کے پیچھے اور تکیہ کیا تھا میں نے اوپر گوشت کی انگوٹھی کی جڑ میں ہے پس فرمایا آنحضرت نے کیا بیٹھتا ہے تو اوپر بیٹھنے کی ان لوگوں کی کہ غضب کیا گیا ہے ان پر نقل کی ابوداؤد نے **ف** مغضوب علیہم سے یہود مراد ہیں لیکن انکو اس طرح ذکر کرنے میں ایک تنبیہ ہے بیچ اس کے کہ اس طرح کا بیٹھنا ان چیزوں کی قسم سے ہے کہ دشمن کرتا ہے انکو حق تعالی اور دوسری یہ کہ چونکہ مسلمان منعم علیہم ہیں چاہئے کہ تشبہ نہ کریں انکی ساتھ کہ جن پر غضب کیا اللہ تعالی نے اور لعنت کی اور سورہ فاتحہ میں بھی مغضوب علیہم سے یہود مراد ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد مغضوب علیہم سے اس حدیث میں عام ہے کفار اور فاجر متکبرین کہ تکیہ کرتے ہیں اور چلنے وغیرہ میں آثار عجب اور تکبر کی ہوتے ہیں **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ عَلٰی بَطْنِیْ فَرَکَضَنِیْ بِرِجْلِہٖ وَقَالَ یَا جُنْدُبُ اِنَّمَا ہِیَ ضِجْعَۃُ اَہْلِ النَّارِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہ گذرے مجھ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں کہ میں لیٹا تھا اپنے پیٹ کی بل یعنی اوندھا پس لات ماری مجھکو آنحضرت نے پیر سے اور فرمایا اے جندب سوائے اس کے نہیں یہ لیٹنا اہل دوزخ کا ہے نقل کی ابن ماجہ نے **ف** جندب نام ہے ابوذر کا اور احتمال ہے کہ مراد یہ ہو کہ اس طرح کا لیٹنا عادت کفار اور فجار کی ہے یا اس طرح کا لیٹنا انکا ہوگا احوال میں دوزخ میں

باب العطاس والتثاؤب

یہ باب ہے بیچ بیان چھینکنے اور جمائی لینے کی

الفصل الاول پہلی فصل **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرَہُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ وَحَمِدَ اللّٰہَ کَانَ حَقًّا عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَہٗ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا ہُوَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّہٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِکَ مِنْہُ الشَّیْطَانُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَالَ ہَا ضَحِکَ الشَّیْطَانُ مِنْہُ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پس جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور تعریف کرے اللہ کی حق ہے ہر مسلمان پر کہ سنے اسکو یہ کہ کہے واسطے اسکے یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے تجھ پر اللہ اور جمائی پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ شیطان سے ہے پس جس وقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہئے کہ دفع کرے اسکو جہانتک ہو سکے پس تحقیق ایک تمہارا جس وقت کہ جمائی لیتا ہے یعنی منہ کھولتا ہے ہنستا ہے اس سے شیطان نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کی یوں ہے کہ پس تحقیق ایک تمہارا جس وقت کہتا ہے ہا یعنی جمائی لیتا ہے ہنستا ہے شیطان اس سے **ف** دوست رکھتا ہے چھینکنے کو اس لئے کہ چھینکنا سبب خفت دماغ اور صفائی قوی کا اور ایک سبب ہے طاعت اور معین ہوتا ہے طاعت اور حضور قلب کا اور جمائی آتی ہے امتلا اور ثقل بدن سے بلکہ دوست نہیں رکھتا کہ باعث ہوتی ہے غفلت اور کسالت اور بد فہمی کی اور طاعت میں خلل انداز ہوتی ہے پس شیطان اس سے خوش ہوتا ہے اور اسی سبب سے اسکو شیطان سے کہا اور نسبت اسکی طرف کی پس معلوم ہوا کہ دوست رکھنا حق تعالی کا چھینکنے کو اور مکروہ رکھنا جمائی کو باعتبار ثمرہ اور نتیجہ انکی کے ہے کہ نشاط طاعت میں اور کسالت ہے اس میں اور تعریف کرے یعنی الحمد للہ کہے اور اگر رب العالمین زیادہ کرے بہتر ہے اور اگر الحمد للہ علی کل حال کہے بہت بہتر ہے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے کتاب مصنف میں حضرت علی سے کہ فرمایا کہ جو کوئی کسی وقت چھینکنے سنے کہے الحمد للہ رب العالمین علی کل حال نہیں پاوے گا درد ڈاڑھ اور کان کا کبھی اور حکمت بیچ حمد کرنے کی بعد چھینکنے کی یہ ہے کہ چھینک علامت صحت دماغ اور خوش مزاج کی ہے تو اوپر اس کے حمد کرے اور یہ عبارت دلالت کرتی ہے اس پر کہ جواب چھینکنے والے کا ساتھ یرحمک اللہ کہنے کے فرض ہے ہر مسلمان پر لیکن علما کو اس میں اختلاف ہے صحیح مذہب حنفی میں یہ ہے کہ واجب علی الکفایہ ہے اگر ایک نے بھی حاضرین میں سے کہہ دیا تو سب کے ذمہ سے ساقط ہو جاوے گا اور ایک روایت میں مستحب ہے اور شرح السعادت کی مؤلف نے کہا کہ ظاہر صحیح حدیثوں کا یہ ہے کہ جواب چھینکنے والے کا فرض ہے ہر ایک پر اور جواب دینا ایک کا اوروں سے نہیں ساقط کرتا اور یہ قول ایک جماعت کا اکابر علما سے ہے اور مذہب شافعی یہ ہے کہ جواب سنت علی الکفایہ ہے ولیکن افضل یہ ہے کہ ہر ایک کہے اور مذہب مالک میں اختلاف

ہے کہ واجب ہے یا سنت اور اتفاق ہے اس پر کہ جواب دینا اس صورت میں ہے کہ چھینکنے والا حمد کرے اور حاضرین سنیں اور اگر حمد نہ کہے تو جواب نہیں ہوتا اور اگر آہستہ کہے کہ کوئی نہ سنے تو بھی جواب لازم نہیں ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کا اس حدیث میں دلالت اسپر کرتا ہے اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایہ ہونگے ہیں مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ وغیرہ مانند انکی کی اور شرح السنہ میں ہے کہ آمین دلیل ہے اسپر کہ لازم ہے بیکدفعہ تو ادنی الحمد کہنے تاکہ سنیں بعض حاضرین سو حق جواب کا ہووے شرح **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله وليقل له اخوه او صاحبه يرحمك الله فاذا قال له يرحمك الله فليقل يهديكم الله ويصلح بالكم رواه البخاري اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اور چاہیے کہ کہے واسطے اوسکے مسلمان بھائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہے کوئی اسکو یرحمک اللہ پس چاہیے کہ کہے چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے حال تمہارا یا احوال تمہارا نقل کی یہ بخاری نے **ف** خطاب کرنا ساتھ جمع کے باعتبار لحاظ کے ہے کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ چھینکنے کے پاس بیٹھے ہیں کئی آدمی ہوتے اور بعض نے کہا ہے کہ شریک کرے ایک خطاب کو واسطے تعظیم کے ہے یا تمام امت مرحومہ مراد ہے شرح

وعن انس قال عطس رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فشمت احدهما ولم يشمت الآخر فقال الرجل يا رسول الله شمت هذا ولم تشمتني قال ان هذا حمد الله ولم تحمد الله متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا چھینکا دو شخصوں نے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس جواب دیا حضرت نے دونوں میں سے ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسرے کی چھینک کا پس کہا اوس شخص نے کہ اسکی چھینک کا جواب دیا اے رسول خدا کے اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنے حمد کی تھی اللہ کی اور تو نے حمد نہ کی اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی نہیں مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نے تھا میں ابن عمر کے پہلو میں پس چھینکا ایک شخص نے مسجد کے ایک جانب میں پس کہا ابن عمر نے یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نے کہ جب سنے تو ایک شخص کو کہ چھینکا پیچھے دیوار کے اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چھینک کا شرح **وعن ابي موسى** قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا عطس احدكم فحمد الله فشمتوه وان لم يحمد الله فلا تشمتوه رواه مسلم اور روایت ہے ابو موسی سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جسوقت کہ چھینکے ایک تمہارا اور حمد کرے اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کرے اللہ کی پس نہ جواب دو اوسکو نقل کی یہ مسلم نے **وعن سلمة** بن الاكوع انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وعطس رجل عنده فقال له يرحمك الله ثم عطس اخرى فقال الرجل مزكوم رواه مسلم وفي رواية للترمذي انه قال له في الثالثة انه مزكوم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حالانکہ کہ چھینکا تھا ایک شخص نزدیک حضرت کے پس کہا واسطے اوسکے حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہے اور ایک روایت میں ہے کی ترمذی نے یہ کہ حضرت نے فرمایا اوسکو تیسری بار میں کہ یہ زکامی ہے **ف** یعنی بیمار ہے بسبب بیماری کے چھینکے گا اور حمد کرے گا اور اوسکی ہر بار کے جواب میں حرج ہوگا اور اور حدیث میں ابوداود اور ترمذی کی آیا ہے کہ تین بار تک جواب دیوے اور بیچ زیادہ کے اس سے اختیار رکھتا ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت ہے وہ علی الاختلاف ہے تین بار ہی اور اس سے زیادہ میں اختیار رکھتا ہے درمیان سکوت کے اور جواب کے مستحب ہے اور ممکن یہ ہے کہ وجوب یا سنت نہیں جواب اوسکا بعد تین بار کے نہ یہ کہ غیر جائز ہے واللہ اعلم **وعن ابي سعيد الخدري** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تثاءب احدكم فليمسك بيده على فمه فان الشيطان يدخل رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر واسطے کہ شیطان داخل ہوتا ہے یعنی اوسکے منہ میں اگر کھلا رکھتا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ مراد دخول سے حقیقت ہی یا مراد قادر ہونا ہے اوسپر وسوسہ ڈالنے کی شرح

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن ابي هريرة** ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عطس غطى وجهه بيده او ثوبه وغض بها

صَوْتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت
چھینکتے رکھ لیتے منہ پر اپنے ہاتھ اپنا یا کپڑا اپنا اور پست کرتے ساتھ چھینک کی آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہے **ف** یعنی آواز بلند نہ کرتے تھے چھینکنے میں اور منہ ڈھانکتے تھے اس لیے کہ یہ ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکل آتا ہے اور برا
لگتا ہے اپنے ہم نشینوں کو بدمزہ پڑتی ہے وقت چھینکنے کی تعریف ہے جو منہ سے واقع ہوتی ہے بہتر ہے کہ اسکا چھپانا اور پست آواز سے چھینکنا ہی حسن ادب ہے
کہ بہی بلند آواز سے گمان ہی لوگ چونک پڑتے ہیں اور لکھا ہے علمانے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تاکہ لوگ سنکر جواب دیں
کذا فی مطالب المومنین **وَعَنْ** أَبِيْ أَيُّوْبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
وَلْيَقُلِ الَّذِيْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابو ایوب سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اوپر ہر حال کے اور چاہیے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اسکو
یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے وہ یعنی چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے دل تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وَعَنْ** أَبِيْ مُوْسٰى
قَالَ كَانَ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُوْنَ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللهُ فَيَقُوْلُ يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابو موسی سے کہا تھے یہود چھینکتے تکلف سے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی امید رکھتے کہ کہیں آنحضرت انکو
یرحمکم اللہ پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی نہ فرماتے یرحمکم اللہ کیونکہ رحمت
خاص ہے واسطے مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکی کرتے **وَعَنْ** هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ فَعَطَسَ
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَقُلْ إِلَّا
مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللهُ
لِيْ وَلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ہلال بن یساف سے کہا تھے ہم ساتھ سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص قوم میں سے اور
کہا السلام علیکم یعنی گمان کیا کہ بدل الحمد کے سلام ہی جائز ہے پس کہا واسطے اوسکے سالم نے تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے جی میں
یعنے لفظ وعلی امک کی سننے سے پس کہا سالم نے خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نے مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نے
نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ پر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا
پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہے واسطے اوسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے یعنی چھینکنے والا بعوض یرحمک اللہ کے یغفر اللہ لی ولکم نقل
کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** یعنی چھینکنے میں یہ الفاظ کہنے چاہییں سلام کہنا خاص اس مقام میں سنت کچھ نہیں ہے اور کہا بعضوں نے کہ اولی یہ ہے کہ جمع کرے
درمیان یغفر اللہ لنا ولکم اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہے سوا الحمد للہ کے تو مستحق جواب چھینک کا
نہیں ہے تاکہ لیکن جسکو اوسنے سلام کہا آنحضرت نے جواب سلام اوسکا دیا لیکن جواب میں لفظ وعلی امک فرمایا تو اس لفظ میں اشارہ ہے اس بات کا کہ سلام بیچ
محل وقوع کے نہ تھا پس گویا کہ بیچ وقت ارادہ سلام تیری ماں کی سلام تیری ماں پر کہے دو طرح کی نصیحت اور تنبیہ کرنا اوسکو ہی ساتھ اسکے کہ یہ بے ادبی ہے اسکا
کہ تربیت کرنے میں نادانی ہوئی ماں کی پس نسبت نادانی کیا ہوا اور یہی لکھا ہے علمانے کہ تنبیہ ہے اوپر حماقت اوسکی کی سبب بیوقوفی ماں اوسکی کے
اسی پر محتاج ہوا دعا کا واسطے ماں اپنی کی **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا

فما زاد فإن شئت فشمته وإن شئت فلا رواه أبو داود والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے
انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے کو تین بار یعنی ایک مجلس میں جب زیادہ چھینکے تین بار سے اگر چاہے تو جواب دے اور اگر چاہے
نہ جواب دے نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** أبي هريرة قال شمت أخاك ثلاثا فما زاد فهو زكام رواه
أبو داود وقال لا أعلمه إلا أنه رفع الحديث إلى النبي صلى الله عليه وسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا چھینک کا جواب دے تو اپنے بھائی
اپنے کو تین بار پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام ہے نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا ابو داود نے نہیں جانتا میں ابو ہریرہ کو مگر یہ کہ مرفوع پہنچائی حدیث پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابو ہریرہ پر نہیں اور ابو ہریرہ نے اس کو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر موقوف ہو تو بھی حکم
مرفوع کی ہوگی اس لئے کہ تعیین عدد و مقدار شرعی کی شارع ہی سے ہو سکتی ہے **الفصل الثالث** تیسری فصل **عن** نافع أن رجلا عطس إلى جنب
ابن عمر فقال الحمد لله والسلام على رسول الله قال ابن عمر وأنا أقول الحمد لله والسلام على رسول الله وليس هكذا علمنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نقول الحمد لله على كل حال رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب روایت ہے نافع سے
کہ تحقیق ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کے پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ کہا ابن عمر نے اور میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ والسلام علی
رسول اللہ لیکن نہیں سکھلایا ہم کو اس طرح رسول خدا نے یعنی چھینک کے وقت سلام ساتھ حمد کے نہیں بلکہ اتباع سنت امر کی ہے بغیر زیادتی و نقصان کی سکھایا ہم کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کہیں ہم حمد ہے واسطے اللہ کے اوپر ہر حال کے نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **باب الضحك** یہ باب ہے بیان میں
ہنسنے کے **الفصل الأول** پہلی فصل **عن** عائشة قالت ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم مستجمعا قط ضاحكا حتى أرى منه
لهواته إنما كان يتبسم رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں حلق
کا کوا یعنی ہوتا ہی سوا اس کے نہیں کہ تبسم کرتے یعنی اکثر نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جرير قال ما حجبني النبي صلى الله عليه وسلم منذ
أسلمت ولا رآني إلا تبسم متفق عليه اور روایت ہے جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجھ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا
مجھ کو مگر تبسم کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں منع کیا یعنی آنے سے اپنے پاس جب چاہتا تھا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہی ہو یا شرط کے کہ مجلس عورتوں کی ہو یا
یہ منع کیا مجھ کو اور چیز سے کہ طلب کی میں نے حضرت سے یعنی جو کچھ کہ میں نے حضرت سے مانگا دیا مجھ کو **وعن** جابر بن سمرة قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يقوم من مصلاه الذي يصلي فيه الصبح حتى تطلع الشمس فإذا طلعت الشمس قام وكانوا يتحدثون فيأخذون
في أمر الجاهلية فيضحكون ويتبسم صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وفي رواية للترمذي يتناشدون الشعر اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتے اپنی جائے نماز سے کہ نماز پڑھتے تھے اس میں صبح کی یہاں تک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جس وقت کہ نکلتا آفتاب اٹھتے اور تھے صحابہ
باتیں کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کی یعنی باطل میں زمانے کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کی
یہ ہے کہ پڑھتے تھے صحابہ شعر **ف** وقت چاشت یعنی وقت نماز اشراق کا یا سیر ہو کر گھر میں تشریف لیجاتے تھے اور ملا شعروں میں سے وہ شعر ہیں کہ جس میں مضمون توحید
اور شجاعت و ترغیب کے ہوں اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کی کرنی اور ہنسنا اور شعر پڑھنا **الفصل الثاني** دوسری فصل **عن**
عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأيت أحدا أكثر تبسما من رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي روایت ہے عبداللہ
بن حارث بن جزء سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مسکرانے والا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث**
تیسری فصل **عن** قتادة قال سئل ابن عمر هل كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يضحكون قال نعم والإيمان في قلوبهم

اعظم من الجبل وقال بلال بن سعد ادركتهم يشتدون بين الاغراض ويضحك بعضهم الى بعض فاذا كان الليل كانوا رهبانا
رواه في شرح السنة ۔ اور روایت ہے قتادہ سے کہا سوال کیے گئے ابن عمر کیا تھے صحابی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنستے کہا ابن عمر نے ہاں اور حال یہ کہ ایمان بیچ
دلوں میں بہت بڑا تھا پہاڑ سے اور کہا بلال بن سعد تابعی نے کہ پایا میں نے صحابہ کو کہ دوڑتے تھے درمیان نشانوں تیر کے یعنی وقت تیر اندازی کی اور ہنستا تھا بعض
اونکا ساتھ بعض کے طرف بعضی کی پس جسوقت ہوتی رات ہوتے بہت ڈرنے والے اللہ سے نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں **ف** حال انکا یہ
ایسا ہنسنے تھی کہ جیسا اہل غفلت ہنستے ہیں دنیا میں اور دلکو مردہ کرتا ہے اور غفلت نور ایمان میں آتا ہے بلکہ اس حال میں بھی بحسب شرع نہ چھوڑتی تھی اور ایمان کا زور
رکھتی تھی اور بہت ڈرنے والے یعنی ساری رات خوف الہی کی عبادت کرتی خدا کی اور روتی اور دنیا کا آرام چھوڑ دیتے **باب الاسامی** یہ باب ہے بیچ بیان
ناموں کے **ف** یہ باب بیان احکام ناموں کا ہے کہ کیا نام رکھے اور کیا نہ رکھے اور کونسا نام اچھا ہے اور کونسا برا **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال
كان النبي صلى الله عليه وسلم في السوق فقال رجل يا ابا القاسم فالتفت اليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال انما دعوت هذا
فقال النبي صلى الله عليه وسلم سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي متفق عليه ۔ روایت ہے انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں پس پکارا
ایک شخص نے یعنی پکارا ایک شخص کو کسی نے یا ابا القاسم پس پھر کر دیکھا طرف اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا اوس شخص نے کہ نہیں پکارا تھا میں نے مگر اس شخص کو یعنی
اشارت کی طرف ایک شخص کے کہ وہاں حاضر تھا اور ابو القاسم کنیت رکھتا تھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نام رکھو تم ساتھ نام میری کی اور نہ کنیت کرو تم ساتھ
کنیت میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي فاني انما جعلت
قاسما اقسم بينكم متفق عليه ۔ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نام رکھو تم ساتھ نام میری کے اور نہ کنیت کرو تم ساتھ کنیت میری کی
اسواسطے کہ تحقیق میں اسی کنیت کے ساتھ ٹھہرایا گیا ہوں قاسم تقسیم کرتا ہوں درمیان تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کنیت اسکو کہتے ہیں کہ بیٹا یا باپ کر مشہور
ہو جیسے بیٹا فلانی کا یا باپ فلانی کا تقسیم کرتا ہوں یعنی علم و غنیمت درمیان انکی یہ بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ دیتا ہوں بشارت یعنی جنت وغیرہ کی
صاحبوں کو اور ڈراتا ہوں دوزخ وغیرہ سے گنہگاروں کو پس یہ بات تمہاری حق میں غیر موجود ہے اگرچہ نام ہی باللفظ اور صورۃ تمہاری حق میں اور تمہاری اولاد کی
میں باعتبار اصل کے کہ میں ابو القاسم ہوں اسی سبب سے نہیں ہوں کہ میرا بیٹا قاسم تھا بلکہ واسطے اسکے کہ میں تقسیم کرتا ہوں میری یعنی قاسمیت کی باعتبار تقسیم کرنی امور دینی و دنیوی کی
پس نہیں ہوں میں مانند ایک تمہاری کی تو واسطے مراد ان صفات میں پس تمکو میری سی کنیت رکھنی نہ چاہئے اور مقصود یہ ہے حتی ابو کی ابتدا صاحب اس صفت
بیٹے کی کہا جاتا ہے یا ابو الفضل اگرچہ بیٹا اوسکا فضل نہ ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ نہی خاص حضرت ہی کی زمانہ میں تھی تاکہ نہ شبہ ہو خطاب کا ساتھ خطاب
نبی کی کے اور یہی صحیح ہے کذا ذکرہ الملا علی قاری اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ محمد نام رکھنا جائز ہے اور کنیت کرنی ابو القاسم
درست نہیں خواہ نام محمد ہو یا کچھ اور کنیت دونوں جمع ہوں یا نام اور کچھ ہو یہ قول امام شافعی اور اصحاب ظاہر کا ہے اور تمسک انکا
ساتھ انہیں دونوں حدیثوں کے ہے اور علماء کی اس مسئلہ میں کئی قول ہیں ایک تو یہی قول ہے جو مذکور ہوا اور دوسرا قول یہ ہے کہ جمع کرنا روا نہیں یعنی اگر ایک
شخص کا نام محمد ہو تو اوسکی کنیت ابو القاسم کرنی روا نہیں اور اگر تنہا ابو القاسم کہیں تو مضائقہ نہیں معنی حدیث مذکور کی انکے نزدیک یہی ہیں کہ جمع کریں
نام اور کنیت اور یہ قول محمد شیبانی کا ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ صحیح تر یہی ہے درست ہے اور اس قول کی نسبت امام مالک کی طرف کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حدیثیں منع کی
منسوخ ہیں اور ایک جماعت کہتی ہے کہ منع آنحضرت کی زمانہ شریف میں تھا اور بعد انکی درست ہے اور دلیل انکی حدیث حضرت علی کی ہے کہا آنحضرت سے التماس
کیا کہ اگر بعد آپ کی میری یہاں فرزند پیدا ہو تو اوسکا نام اور کنیت آپکی سی رکھوں حضرت نے اجازت دی اور محمد بن الحنفیہ کہ بعد آنحضرت کی پیدا ہوئے حضرت
علی نے انکی کنیت ابو القاسم رکھی اور ایک جماعت انکی قول پر اعتماد نہیں کرتی ہے کہ نام میں حضرت کا رکھنا جائز نہیں اور قول صواب ان قولوں میں یہی ہے

کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کی جائز ہے بلکہ مستحب ہے اور کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کی ہو منع ہے اور زمانہ شریف میں منع تو ہی تھا
اور ایسی ہی منع کرنا درمیان نام اور کنیت کی منع جطرح اول ہی اور حضرت علی کی نسبت جو کہا تو وہ مخصوص تھا انکی ہی اور کہ جائز نہیں جیسے کہ سیاق حدیث سے معلوم
ہوتا ہی ترجیح اول سے ہی ایک حدیث میں اسی مضمون کی آئی ہی واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رحمہ **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمن رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست
ناموں تمہاری کی طرف اللہ عزوجل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہی کہ بعد انبیاء علیہم السلام کی کہ وہ دین کی بانی ہوتے تھے
دن بہتر دونوں نام احمد محمد بھی دوست تر نہیں ہیں بلکہ برابر ہیں محبوبیت میں واللہ اعلم **وعن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تسمین غلامک یسارا ولا رباحا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ہو فلا یکون فیقول لا رواہ مسلم وفی روایۃ
لہ قال لا تسم غلامک رباحا ولا یسارا ولا افلح ولا نافعا اور روایت ہے سمرہ بیٹے جندب کے سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نام رکھ اپنے
غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اس لیے کہ تحقیق تو پوچھیگا کہ کیا اس جگہ ہی وہ پس نہ ہوگا وہ مثلا پس کہیگا نہیں ہے پس کہیگا جواب دینے والا نہیں
نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہی کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سے ہی یعنی
آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سے ہی یعنی فائدہ کا اور نجیح نجح سے یعنی بہروزی اور بر آنی حاجت کی اور افلح فلاح سے ہی یعنی چھٹکارا کی اور نافع نفع سے ہی پس
اس طرح کی نام کسی کو بھی منع فرمایا کہ اگر کوئی کہ دریافت کریگا پوچھی کہ فلانا یہاں ہی اور کہی وہ کہ نہیں ہی تو باعتبار اصل معنی الفاظ کی مکروہ ہی گو مراد دیہان
ذات معین ہی اور اخیر روایت میں نافع مذکور ہوا اور نجیح نہیں اس سے معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہیں ناموں پر نہیں ہی بلکہ جو کہ انکی معنی میں ہوں یہی حکم رکھتا ہی کہا
نے کہا اصحاب نے کہ مکروہ تنزیہی ہی اس طرح کی نام رکھنی نہ تحریمی شرح **وعن** جابر قال اراد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ینہی ان یسمی بیعلی
وببرکۃ وبافلح وبیسار وبنافع ونحو ذلک ثم رایتہ سکت بعد عنہا ثم قبض ولم ینہ عن ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے
کہ ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منع کریں نام رکھنی سے ساتھ یعلی اور ساتھ برکت کی اور ساتھ افلح کی اور ساتھ یسار کی اور ساتھ نافع کی اور ساتھ مانند انکی کی
پھر دیکھا میں نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اس ارادہ کی ان ناموں کی منع کرنی سے پھر وفات پائی اور نہیں منع کیا اس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اس طرح کی نام رکھنے سے نہی شائع نہیں ہوئی کما ینبغی اور کہ گویا جابر نے علامت نہی کی دیکھیں سنی وہ چیزیں کہ مشعر نہی پر تھی اور نہیں سنی نہی کو تو
اسلیے اس طرح کہا ولیکن نہی اس سے احادیث صحیحہ میں واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر یہ سمجھتا ہوں میں کہ اسکی اور یہی تاویل ہی وہ یہ ہی کہ حضرت
نے ارادہ کیا تھا نہی تحریمی کرنی کا پھر سکوت کیا بعد اسکی از راہ رحم کرنی کی امت پر کہ اکثر لوگ حسن وقبح ناموں میں فرق نہ کرینگے نہیں اس حرج میں پڑینگی پس
نہی کو محمول کیا تحریم پر اور نہی جنس کی تنزیہ پر شرح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخنی الاسماء یوم
القیمۃ عند اللہ رجل یسمی ملک الاملاک رواہ البخاری وفی روایۃ مسلم قال اغیظ رجل علی اللہ یوم القیمۃ واخبثہ رجل کان
یسمی ملک الاملاک لا ملک الا اللہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کی
نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام کہا جاوے شہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش ترین مرد کا نزدیک
اللہ کی دن قیامت کی اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہی کہ نام کہا جاوی بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہی بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہے
سوای اللہ تعالی کی چہ جای بادشاہ بادشاہان کے اصلا وہم شرکت کا بھی اس لفظ میں نہیں رکھتا ہی **وعن** زینب بنت ابی سلمۃ قالت
سمیت برۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزکوا انفسکم اللہ اعلم باہل البر منکم سموہا زینب رواہ مسلم

اور روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ سے کہا نام رکھا گیا تھا میرا برہ یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت سراہو اپنی نفسوں

اہل نیکی کو سے جانتا ہے کون سا تم میں سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایسا نام رکھنا کہ جس میں اپنے نفس کی تعریف ہو منع ہے **وعن** ابن عباس قال

كانت جويرية اسمها برة فحول رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمها جويرية وكان يكره ان يقال خرج من عند برة

رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تھیں جویریہ جن کا نام برہ تھا پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام انکا جویریہ اور تھے

کہ برا جانتے تھے یہ کہ کہا جاوے نکلے برہ کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** برہ کے معنی ہیں نیکوکار پس حضرت نے مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوے کہ نکلے نیکوکار کے پاس سے

یعنی کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچھا نہیں سکان بعد ظاہر یہ قول ابن عباس کا ہے اور احتمال ہے کہ حضرت ہی نے خبر دی ہو اور تفسیر کی اور سبب

ممانعت اس طرح کے نام رکھنے کا بیان سے فرمایا اور در باب زینب کی ترکیہ نفس سے کہ مراحت ہے اس میں جمع کی ہیں دونوں چیزیں تعلیل کی کرتے ہیں

شاید کہ قوم زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصد انکا اس نام کی رکھنے سے مدح اور ثنا ہو پس بیان ہو رہے ہیں کہ عبارت کہ آئی حضرت فلانی بیوی کی پاس سے نکلی

فلانی کی پاس سے ہی تھی متعارف تھی پس بیان اسی کو کہا واسطے اعلام اور بدفالی سے تحقیق و فلاح میں اعتبار کی گئی احتمال ہے کہ بیان ہی ہو اور ترکیہ کرنا

کہ بیان اعتبار کی ہے ان ہی ممکن ہے شرح **وعن** ابن عمر ان بنتا كانت لعمر يقال لها عاصية فسماها رسول الله صلى الله عليه وسلم

جميلة رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تھی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تھا اوسکو عاصیہ یعنی گنہگار پس نام رکھا اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ

نقل کی یہ مسلم نے **ف** عرب ایام جاہلیت میں اولاد کا نام عاصی یا عاصیہ رکھتے تھے یعنی سرکشی اور تکبر از تعظیم کی عیب نقصان اوٹھایا اور زبوں سے سبب

ظہور اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ بری ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہے شرح **وعن** سہل بن سعد قال اتي بالمنذر

ابن ابي اسيد الى النبي صلى الله عليه وسلم حين ولد فوضعه على فخذه فقال ما اسمه قال فلان قال لا لكن اسمه المنذر متفق

عليه اور روایت ہے سہل بن سعد سے لایا گیا منذر بیٹا اسید کا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ جنا گیا پس کہا آنحضرت نے اوسکو بیچ ران مبارک کے

اور فرمایا کیا ہے نام اسکا کہا لانے والے نے فلانا فرمایا نہیں لیکن نام اسکا منذر ہے نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** فلانا یعنی جو نام کہ کہا تھا بیان کیا جو کہ

راوی کو وہ نام معلوم تھا اصطلاح کہا اور منذر نام اوس سے مشتق ہے کہ یعنی تبلیغ احکام اور ڈرانے کی ہے شرح **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم لا يقولن احدكم عبدي وامتي كلكم عبيد الله وكل نسائكم اماء الله ولكن ليقل غلامي وجاريتي وفتاي

وفتاتي ولا يقل العبد ربي ولكن ليقل سيدي وفي رواية ليقل سيدي ومولاي وفي رواية لا يقل العبد لسيده مولاي فان

مولاكم الله رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہے ایک تمہارا عبدی یعنی بندہ میرا اور امتی یعنی لونڈی میری

سب تمہاری بندے اللہ کی ہیں اور سب عورتیں تمہاری لونڈیاں اللہ کی ہیں ولیکن چاہیے کہ کہے غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری

اور نہ کہے غلام یعنی مالک کو رب میرا لیکن چاہیے کہ کہے سید میرا اور ایک روایت میں ہے چاہیے کہ کہے سید میرا اور مولیٰ میرا اور ایک روایت میں ہے کہ نہ کہے غلام اپنے

مالک کو مولیٰ میرا اس لیے کہ مولیٰ تمہارا اللہ ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہی عبدی الخ سے منع فرمایا واسطے دفع توہم شرک کی عبودیت میں با حقیقت عبد

اسی طرح ہستی کی سے منع فرمایا کہ امت یعنی مملوکہ کی ہے کہ ان الفاظ سے ملکیت حقیقی نہیں مگر اللہ ہی کی ہے اور غلام یعنی لڑکی کی ہے اور جاریہ یعنی لڑکی کے

اور فتی بمعنی جوان اور فتاۃ عورت جوان ہیں ان الفاظ میں معنی شفقت اور مہربانی کی ہیں اور فتا اور فتاۃ کہا کہ لونڈی اور غلام ہرچند بڑے ہی ہوں

انکے ساتھ معاملہ جوانوں کا سا کرتی ہیں اور حرمت بڑائی کی انکا نہیں کرتی اور ہوسکتا ہے کہ سبب قوت کے مستعد ہوا انکی کی خدمت گذاری میں کہتی ہیں پس

فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ مقرر کرنی لونڈی غلام کی لیے بہتر ہیں عبدی اور امتی کہنے سے اور کہا ہے علماء نے یعنی الفاظ عبد اور امت سے منع حرمت نہیں

ہی کہ بردہ تقاضا خواری کی اور حقارت ذلت کی ۔۔۔ بسبب نسبت کے قرآن شریف اور حدیث میں آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والصالحین من عبادکم وامائکم
وقال عبدا مملوکا لا یقدر علیٰ شیٔ اور اسی طرح حدیثوں میں بہی بہت آیا ہی اور جیسا کہ لڑکی کو فرمایا ساتہ سماونے ان کی بعضی الفاظ شاید یہ سب لوگون کو
اسی فرمایا کہ نکہیں اپنی مالک کو رب یا علی کہ سبب اگرچہ معنی تربیت کرنے والے کی ہی ولیکن ربوبیت علی الاطلاق مخصوص صفت خاص حضرت پروردگار تعالیٰ کی ہی
پس اطلاق اس کا حق میں غیر کے لائق نہیں اور اسمیں وہم شرک کا ہی اور یہ بہی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قرآن میں آیا ہی اذکرنی عند ربک اور سید کہنا جائز ہی کہ سیادت اور
فضیلت و ریاست ثابت ہی مالک کے بہ نسبت مملوک کی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ مولائی کہی اور ایک میں آیا کہ نہ کہی تو جاننا چاہیے کہ مولی کی کئی معنی آتی ہیں
متصرف الامر اور ناصر اور معین اور محب اور اس اعتبار سے ہی کہ مولی کہی اور اوسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ اسی اطلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتَق پر اور معتِق پر
جیسا کہ فرمایا آنحضرت نے مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری و مولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی یعنی سوائے
حقیقی باعتبار اسی مذکور کی اللہ جو ہی نعم المولیٰ ونعم النصیر پس منافات نہیں ہی دونوں روایتوں میں حاصل یہ کہ منع اسکا بہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت
تعلیم کے منع ہی جلا نہیں ہے **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم
وفی روایۃ لہ عن وائل بن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ نکہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلئے کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں وائل بن حجر سے ہی کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب اور حبلہ
ف حبلہ ساتہ زبر ح اور ب کی اور ساتہ جزم ب کی بہی ہی یعنی درخت انگور کی اور کسی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہیں یعنی انگور اور درخت انگور اور یہی نام
میں منع نام کیا کرم ولیکن کرم نہ کہا کرو اوسکو جاننا چاہیے کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم کہا کرتی تہی بہلا اسکی کہ شراب اوس سے بنتی ہی اور وہ باعث
سخاوت و کرم کی ہاتی ہی پس بہ سبب اسکی جو مبالغہ ہوئی تو منع کیا گیا اوس سے اسلئے کہ وصف کرنا ساتہ کرم وخیر کی اسی چیز کو کہ اصل خباثت ہی مناسب نہیں تا وسیلہ تعریف
محرمات کا اور رغبت دلانی اوسکی کا ہو اور فرمایا کہ یہ نام وہ مستحق ہی دل مومن کی کہ کان انوار علم و تقویٰ کا اور منبع اسرار و معارف کا ہی مناسب ہی اور کرم
مشتق تمام بہلائیوں کو ہی اور لکہا ہی علما نی کہ جب وصف کیا قول کسیکو ساتہ کرم کی ثابت کیا مشتق اسکی لیے تمام بہلائیاں تہی **وعن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ البخاری اور روایت
ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکہو انگور کو کرم اور نکہو ای ناامیدی زمانہ کی اسلئے کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسی کی قبضہ
میں ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ایام جاہلیت میں جب کسی کو مصیبت پہنچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر اور کہتی تہی برا کہنا زمانہ کا پس منع کیے
گئی اس سے اسلئے کہ پہیرنیوالا احوال زمانہ کا اللہ تعالیٰ ہی یعنی خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتے ہو حقیقت میں خدا کی طرف سے ہی جا حق تعالیٰ
وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم الدہر
فان اللہ ہو الدہر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ
وہی ہی پہیرنیوالا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی
ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکہی ایک تمہارا پلید ہوا جی میرا لیکن
کہی لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کی زبان عرب میں ایک ہی معنی ہیں یعنی غثیان اور شورش دل یعنی جی
متلاتا ہی ولیکن آنحضرت نے مکروہ رکہا خبثت نفسی کو بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنے مومن کی خبث کو طرف نفس اپنی کی اور
وذکر حدیث ابی ہریرۃ یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سراوسکا یہ ہی ایذا دیتا ہی ابن آدم

الفصل الثانی

الفصل الثانی دوسری فصل عن شریح بن ہانی عن ابیہ ہانی انہ لما وفد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ سمعہم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ ہو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم قال ان قومی اذا اختلفوا فی شیء اتونی فحکمت بینہم فرضی کلا الفریقین بحکمی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ہذا فما لک من الولد قال لی شریح ومسلم وعبد اللہ قال فمن اکبرہم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح رواہ ابوداؤد والنسائی

روایت ہے شریح بن ہانی سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ جب آئے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قوم اپنی کے سنا حضرت نے لوگوں کو کہ کنیت کرتے تھے انکو ساتھ ابی الحکم کے پس بلایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ وہی ہے حکم اور طرف اوسی کی ہے حکم پس کیوں کنیت کیا جاتا ہے تو ابا الحکم کہا انہوں نے تحقیق قوم میری جس وقت کہ اختلاف کرتی ہے بیچ کسی چیز کے آتی ہے میرے پاس پس حکم کرتا ہوں میں درمیان انکے پس راضی ہوتی ہے دونوں فریق ساتھ حکم میرے کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے یہ یعنی حکم کرنا درمیان لوگوں کے پس کیا ہے واسطے تیرے اولاد سے کہا میرے اولاد شریح ہے اور مسلم اور عبد اللہ فرمایا پس کون ہے بڑا انمیں کہا میں نے شریح فرمایا پس تو ابو شریح ہے نقل کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے **ف** ساتھ ابی الحکم کے کنیت کرنے سے منع کیا اسواسطے کہ جیسے کہ اپنے افعال اور اپنے حکم اور اپنی خبر اور کبھی ہوتی ہے ساتھ نسبت کے اپنی کی طرف اولاد کی جیسی کہ ابی سلمہ اور ابی شریح اور کبھی باعتبار مخالفت کے ہوتی ہے جیسے ابی ہریرہ آنحضرت نے دیکھا تھا انکو ساتھ ایک بلی کے پس کنیت کی انکی ابو ہریرہ اور کبھی ہوتی ہے واسطے علمیت کے جیسے ابی بکر اور ابو عمرو کی اور طرف اسی کی حکم ہے اور واسطے حکم کی طرف اسی کی تعیین ہو سکتا کوئی واسطے حکم کو اور تعیین خالی ہے حکم سے کہ کہتے ہیں بعض نے خلق اسے اپنا کی لیے سزاوار ہے غیر کی کی لیے اور کتا ابو الحکم کہنا اور ہم دلاتا ہے شریک کرنے کا اوسکی صفت میں اگرچہ اطلاق کیا جاتا ہے اور ابو الحکم سے بسبب ہم ولایت کا اور بیچ اسکے

وعن مسروق قال لقیت عمر فقال من انت قلت مسروق بن الاجدع فقال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاجدع شیطان رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہے مسروق سے کہا ملاقات کی میں نے حضرت عمر سے پس فرمایا کون ہے تو کہا میں نے مسروق بیٹا اجدع کا ہوں فرمایا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے شیطان ہے نقل کیا ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اجدع نام ایک شیطان کا ہے اور اجدع اصل میں کٹی ہوئی ناک اور کان اور ہاتھ کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ ... حضرت عمر کے کلام سے شعبی نے فرمایا اشارہ کیا کہ اگر وہ جیتا ہوتا تو نام بدل دیتے

وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدعون یوم القیامۃ باسمائکم واسماء آبائکم فاحسنوا اسمائکم رواہ احمد وابوداؤد اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلائے جاؤ گے تم دن قیامت کے ساتھ ناموں اپنے کے اور ناموں باپوں اپنے کی پس اچھے کرو نام اپنے نقل کی احمد اور ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو اپنا باپ کی طرف منسوب کرنا اچھا ہے ... اور قیامت کے دن لوگوں کو ناموں انکے پکاریں گے اور لکھا ہے بعض علماء نے کہ حکمت اسمیں کہ بلانا اونکا ساتھ ماؤں کے ... واسطے رعایت حق عیسیٰ بن مریم کی ... اور واسطے اظہار فضل و شرف حضرت امام حسن اور امام حسین کی با اظہار نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اگر یہ روایت ثابت ہو تو محمول ہے اوپر اسکے کہ بعض کو نسبت باپوں کے اور بعض کو نسبت ماؤں کی ... اور بعض کو بیچ طرح اور بعض ان طرح

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یجمع احد بین اسمہ وکنیتہ ویسمی محمدا ابا القاسم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے کہ جمع کرے کوئی درمیان نام حضرت اور کنیت آنحضرت کے یعنی نام رکھا جاوے اور کنیت کیا جاوے محمد ابو القاسم نقل کی اسکو ترمذی نے **ف** یعنی اس تقدیر پر ہوگی کہ محمد نام ہو اور یہی کنیت ہو ... اسی کی جامع ترمذی اور شرح السنہ ... اور جامع الاصول ... اور مصابیح کی ... واقع ہوا ہے ...

ہی ہے یعنی جب مسلمانوں کو ابو القاسم کہہ کر کوئی پکارے اور مراد اس سے [illegible] کیونکہ ابہام اسی میں ہے وعن جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تسمیتم باسمی فلا تکتنوا بکنیتی رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب
وفی روایۃ ابی داود قال من تسمی باسمی فلا یکتنی بکنیتی ومن تکنی بکنیتی فلا یتسم باسمی اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کے پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت
ابی داود کے فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کے پس نہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ نام رکھے ساتھ نام میرے کے ف یہ حدیث صریح ہے بیچ منع کی جمع
کرنے کے درمیان اسم و کنیت حضرت کے اگر نام محمد ہو یا کنیت تو کرے ممنوع نہیں وعن عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی قد ولدت
غلاما فسمیتہ محمدا وکنیتہ ابا القاسم فذکر لی انک تکرہ ذلک فقال ما الذی احل اسمی وحرم کنیتی او ما الذی حرم
کنیتی واحل اسمی رواہ ابو داود وقال محی السنۃ غریب اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے جنا ہے ایک لڑکا پس
رکھا میں نے اس کا نام محمد اور کنیت کی میں نے اس کی ابو القاسم پس ذکر کیا گیا واسطے میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اس کو یعنی جمع کرنے کو درمیان نام اور کنیت آپ کی کے
تحریم پس فرمایا کیا چیز ہے کہ حلال کیا ہے نام میرے کو اور حرام کیا ہے کنیت میری کو یا فرمایا کیا چیز ہے کہ حرام کیا کنیت میری کو اور
حلال کیا نام میرے کو نقل کی یہ ابو داود نے اور کہا محی السنہ نے کہ یہ غریب ہے ف شک ہے راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد اس کے حرمت کنیت کا یا اول
ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اس کے حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے تفاوت مقصود نہیں ہے لیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط
تمام کرتے ہیں کہ جس طرح حضرت سے سنتے ہیں اسی طرح روایت کرتے ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی
جمع کرنے کی درمیان نام و کنیت کی تحریم کے لئے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کے لئے ہے وعن محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت
ان ولد لی بعدک ولد اسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم رواہ ابو داود اور روایت ہے محمد بن حنفیہ سے کہ نقل کی انہوں نے باپ اپنے سے کہ حضرت علی
ہیں یعنی علی مرتضیٰ نے کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھ کو کہ اگر پیدا کیا جاوے میرے واسطے بعد آپ کے کوئی لڑکا یعنی سوائے حضرت فاطمہ کے اور سے تو نام رکھوں میں اس کا ساتھ
نام آپ کے اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپ کی فرمایا ہاں نقل کی یہ ابو داود نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت حضرت کے بعد حضرت کے
جائز ہے بخلاف علماء کا اور مذکور ہو چکا ہے وعن انس قال کنانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببقلۃ کنت اجتنیہا رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ وفی المصابیح صححہ اور روایت ہے انس سے کہا کنیت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک
ساگ کے کہ اکثر چنا کرتا تھا میں اس کو یعنی تر تیزک اور کہتے ہیں اس کو عرب میں حمزہ پس کنیت میری ابو حمزہ ہوئی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں پہچانتے ہم
اس کو مگر اسی جہت یعنی اسی اسناد کی راہ سے کہ یہ جامع میں ہے کہ یہ حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہے مگر ساتھ ایک طریق کے اور بیچ مصابیح کے صحیح کہا
ہے اس کو وعن عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح رواہ الترمذی اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے برے نام کو نقل کی یہ ترمذی نے ف مثلا ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کا نام عاصی تھا اس کا تغیر کیا حضرت نے اور کہا اس کا
نام مطیع یعنی کہو وعن بشیر بن میمون عن عمہ اسامۃ بن اخدری ان رجلا یقال لہ اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال اصرم قال بل انت زرعۃ رواہ ابو داود وقال وغیر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسم العاص وعزیز وعتلۃ وشیطان والحکم وغراب وحباب وشہاب وقال ترکتہا للاختصار اور
روایت ہے بشیر بن میمون تابعی سے کہ نقل کی انہوں نے چچا اپنے اسامہ سے یہ کہ ایک شخص تھا کہ اس کو اصرم کہتے تھے اور وہ شخص بیچ جماعت کے تھا کہ آئی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی پاس بھیجا سو فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی نام تیرا کہا اونے کہ نام میرا اصرم ہی فرمایا آنحضرت نے بلکہ نام تیرا زرعہ ہی
معنی قطع اور کاٹنے درخت کی ناخوش رکھا اسکو آنحضرت نے اور اوسکی جگہ زرعہ نام رکھا کہ زراعت سے ہی شعر جود اور خیر اور برکت کو نقل کی ابوداود نے
تعلیق کے اور کہا اور تغییر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نام عاص کو کہ مخفف عاصی کا ہی دلالت کرتا ہی عصیان پر بسبب عدم اطاعت کے اور شعار مومن کا اطاعت و انقیاد ہے
اور تغییر کیا نام عزیز کو یعنی بدلی کہ عزیز اسمائے الٰہی سے ہی پس لائق نہیں ہی کہ کہا جاوے مگر عبد العزیز اور بدلی کہ دلالت کرتا ہی اوپر شدت غلبہ کے اور ... کا
دلالت ہی مخصوص ... اور اسی طرح ... لائق نہیں ہی کہ نام کہا جاوے حکیم بدلی کہ اسماء و صفات الٰہی سے ہی بوجہ مبالغہ کی پس نام کہا جاوے گا
عبد الحکیم اور اسی طرح کریم اور مانند اوسکی اور تغییر کیا عتلہ کو یعنی بدلی کہ معنی اوسکی غلظت و شدت کی ہیں ... ساتھ ... ابی حفص حباب کی اور تغییر کیا نام
شیطان کو اور حکم کو یعنی بدلی کہ حکم مبالغہ حاکم کا ہی اور حاکم حقیقی اللہ تعالی ہی اور نہیں حکم ہی مگر اوسکا پس جگہ آنحضرت نے تغییر کیا حکم کو جیسا کہ اوپر گزرا
تو حکم ... کی تغییر کی ہی اور تغییر کیا نام غراب کو یعنی بدلی کہ غراب کہ جسکو کوا کہتی ہیں پلید تر ہی جانوروں میں سے کہ مردار و نجاست کھاتا ہی اور
معنی اسکی دوری کے ہیں اور تغییر کیا نام حباب کو یعنی بدلی کہ حباب نام شیطان کا ہی اور سانپ کو بھی کہتی ہیں اور تغییر کیا نام شہاب کو یعنی بدلی کہ آگ کی بھڑکتی شعلہ کو
شہاب کہتی ہیں ... جاتی ہیں ... شیاطین پر ظاہر ہی کہ شہاب اضافت کیا جاوے طرف دین کی یعنی شہاب الدین نام ... اور کہا ابوداود نے
کہ ترک کی ہیں میں نے اسناد ان سب کی ... **وعن** ابی مسعود الانصاری قال لابی عبد اللہ او قال ابو عبد اللہ
لابی مسعود ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس مطیۃ الرجل
رواہ ابوداود وقال ان ابا عبد اللہ حذیفۃ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا اونے واسطی ابی عبد اللہ کی یا کہا ابو عبد اللہ نے واسطی ابی مسعود کے
یعنی شک ہی ... کیا سنا ہی تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی بیچ زعموا کی کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی ...
زعموا ... نقل کی ابوداود نے اور کہا کہ تحقیق ابو عبد اللہ کہ ذکر ہوا ہی حذیفہ بن الیمان کی ہی کہ کبار صحابہ سے تھی **ف** بیچ زعموا کی یعنی بیچ حق اس لفظ کی اور معنی
اسکی کہ نسبت ... طرف لوگوں کی کہتی ہیں زعموا کذا و زعم فلان کذا اور زعم ساتھ ... اور زبر ... قریب معنی ظن کی ہی کذا فی النہایۃ اور
شرح میں لکھا ہی کہ زعم کی معنی ... اور کہا کہ زعم قول ہی بے حجت بلا اعتقاد کو کہتی ہیں اور قاموس میں کہا کہ زعم ساتھ پیش ... اور زبر اور زیر ... قول اور
اطلاق ہوتا ہی اوپر باطل ... صدق ... اکثر ... کہا جاتا ہی ... ایک صحابی نی دوسرے صحابی سے پوچھا کہ آنحضرت نے زعموا
حق میں کیا فرمایا ... کلام ... سبب ... سواری کی ...
سو جیسے ... حاجت ... کہتی ہیں ... زعم اور ...
... کلام ... حکایت ... زبان ...
احتیاط کریں ... روایت ... دوسری ... نسبت ... گمان ...
... زعم فلان کذا ... جھوٹ ... نسبت ...
... **وعن** حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء فلان ولکن قولوا ما شاء
اللہ ثم شاء فلان رواہ احمد وابوداود وفی روایۃ منقطعا قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء محمد وقولوا ما شاء اللہ وحدہ رواہ فی
شرح السنۃ اور روایت ہی حذیفہ سے ... نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مت کہو جو چاہا اللہ نے اور چاہا فلانے ...
ساتھ ... ہوتا ہی ... مشیت ... اللہ تعالی کی ... نسبت مشیت کی ... اسطرح کہو جو چاہا اللہ

ہو جاتی ہیں تو لا ابالی اور بے پرواہ ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کی خصوصیت نقل کی ہے مسلم اور ابوداؤد نے اور ایک روایت میں آیا ہی یعنی عطرح اطلاع کی گئی تم کو اسکی اور نہیں اسکی کہ دیا گیا کہ تم کو چاہیے اسواسطے کہا اور کہو جو چاہے اللہ کیا اکیلا اور کہو جو چاہے محمد کیونکہ جو چاہے مناسب نہیں ہے اور یہ کہ حدیث کی کہ جس میں جمع کرنا شاء اللہ اور شاء فلان کا ہے ان کے پیچھے

شب اسمیں **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقولوا للمنافق سيد فإنه إن يك سيدا فقد أسخطتم ربكم عز وجل رواه

ابوداؤد اور روایت ہے حذیفہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہو منافق کو سید اپنا کہ اگر ہو وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نے اپنے پروردگار کو نقل کی یہ

ابوداؤد نے **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب غلاموں اور لونڈیوں کا اور مال کا تو اوسکو سید کہنے میں اللہ تعالیٰ غضب ہوتا ہے اسواسطے کہ اوسمیں تعظیم اسکی ہوتی

ہے اور وہ مستحق تعظیم کا نہیں ہے اور جس صورت میں سردار ہوگا نہیں تو صرح دروغ اور نفاق بھی ہوگا اور ظاہر ہے کہ کافر اور فاسق بھی حکم منافق میں

ہیں لیکن خاص منافق کا ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہے تعریف اوسکی بیجا ہے اسلئے نہی کی گئی اوسکو سید کہنے سے **الفصل الثالث**

عن عبد الحميد بن جبير بن شيبة قال جلست إلى سعيد بن المسيب فحدثني أن جده حزنا قدم على النبي صلى الله عليه

وسلم فقال ما اسمك قال اسمي حزن قال بل أنت سهل قال ما أنا بمغير اسما سمانيه أبي قال ابن المسيب فما زالت فينا الحزونة بعد رواه البخاري

روایت ہے عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ سے کہ کہا بیٹھا تھا میں پاس سعید بن مسیب کے پس حدیث بیان کی سعید نے مجھ سے کہ دادا اوسکا کہ نام اوسکا حزن تھا آیا پاس نبی

صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے نام تیرا کہا نام میرا حزن ہے فرمایا بلکہ نام تیرا سہل کہا حزن نے کہ میں نہیں ہوں تغیر کرنیوالا اوس نام کا کہ رکھا میرا باپ نے کہا

ابن مسیب نے پس ہمیشہ رہی سختی خاندان ہمارے میں نقل کی یہ بخاری نے **ف** حزن کے معنی سخت کو کہتے ہیں اور سہل کے معنی نرم ہیں جو کہ اوسنے نام بدلنا

قبول نہ کیا حضرت کا تو رہی اوسکے خاندان میں سختی باقی رہی اور غالباً یہ قبول نہ کرنا اوسکا ابتدا ہجرت میں تھا جب یہ ہجرت کر کے اسلام

لے آئے تھے اور ہنوز ساتھ صحبت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کے مشرف نہ ہوئے تھے **وعن** أبي وهب الجشمي قال قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم تسموا بأسماء الأنبياء وأحب الأسماء إلى الله عبد الله وعبد الرحمن وأصدقها حارث وهمام وأقبحها حرب ومرة رواه

ابوداؤد اور روایت ہے ابی وہب جشمی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو ساتھ ناموں انبیاء کے اور بہت پیارے ناموں میں طرف اللہ کے عبد اللہ اور عبد الرحمن

ہیں یعنی اور مانند اونکی کی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند اونکی کی اور بہت سچے ناموں میں یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بہت برے ناموں میں حرب اور مرہ کہ معنی تلخ کے

اور تلخی کی ہیں نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** حرب نام اوسکا بیجا ہے یعنی نام لڑائی کی اور نام مرہ جاہلیت کے مانند کلب وغیرہ کا اور عبد شمس اور مانند اونکی اور حارث کے معنی ہیں

کسب کرنیوالا اور ہمام کے معنی ہیں قصد کرنیوالا اور کوئی شخص بے ہم خالی نہیں اسی لئے خوب سچا فرمایا **باب البیان والشعر** یہ باب ہے بیان

اور شعر کا **ف** بیان کے معنی اصل میں کشف اور ظہور اور وضوح کی ہیں اور اصطلاح میں کلام ہے کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت سے کلام کہنا ہے لوگوں کی فصیح کلام

کو اور شعر لغت میں معنی دانائی اور زیرکی کی ہے اور اصطلاح میں شعر کہتے ہیں کلام موزوں مقفیٰ کو کہ قصد کیا گیا ہو قصد موزونیت اور وزن اسکی کا کیا ہو اور سبب

ہو قرآن اور حدیث موزوں واقع ہو ہیں مقصود بالذات نہیں شعر **الفصل الاول** **عن** ابن عمر قال قدم رجلان من المشرق

فخطبا فعجب الناس لبيانهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من البيان لسحرا رواه البخاري روایت ہے ابن عمر سے کہا آئے دو شخص

جانب مشرق سے پس کلام کیا اونہوں نے کیا خوب فصاحت و بلاغت سے پس تعجب کیا لوگوں نے بسبب اون کی فصاحت کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا تھا کہ ایک جماعت تمیم کی پاس حضرت کے آئی تھی اور انہیں دو شخص تھے ایک کا

نام زبرقان بن بدر تھا اور لقب اوسکا زبرقان تھا اور دوسری کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نے بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سے فخر اپنا بیان کیا کہ میں

ایسا اور ایسا ہوں عمرو بن اہتم کو جانتا ہی عمرو نے نہایت فصاحت و بلاغت سے جواب اوسکا اور اسطرح کی برائیاں اوسکی بیان کیں زبرقان کی ماں اور سوا

یعنی صاف صریح کہنا ہی اور بندا اوسکا چہرہ پلٹ کر کہا اعتقاد رکھتا ہی اور کہتا ہی پہلا پھر حضرت نے فرمایا کہ بعضا بیان سحر ہی یعنی علم سحر کا اثر رکھتا ہی یعنی جیسے سحر حال بدل دیتا ہی ویسے ہی بیان بھی دلوں کو پھیر دیتا ہی اور آدمی کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیر دیتا ہی بعضا بیان بہتر ہوتا ہی اور اسمیں اختلاف ہی کہ یہ کلام حضرت کا بیان کی تعریف میں ہی یا مذمت میں ظاہر یہ ہی کہ دونوں احتمال ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ بعضا بیان مانند سحر کی ہی یعنی اوسکی قوت اور تاثیر کی ہی جو فصاحت و بلاغت سے پیدا ہو اگر باطل میں ہو تو مذموم ہی اور اگر حق میں ہو تو محمود ہی جیسا کہ حدیث میں آیا ہی الشعر کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح

وعن أبي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من الشعر حكمة متفق عليه اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضا شعر حکمت ہی نقل کیا اوسکو بخاری نے یعنی تمام شعر بری نہیں ہوتی بلکہ بعضی اون میں فائدہ کی بھی ہوتی ہیں جیسے مواعظ

وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلك المتنطعون قالها ثلاثا رواه مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوئے وہ شخص کہ مبالغہ کرتے ہیں کلام میں فرمایا حضرت نے اس کلمہ کو تین بار نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** یعنی تکلف کرتا کلام کرنے میں اور مقید ہونا ساتھ عبارت آرائی کی بطریق ریا اور تصنع اور خوشامد لوگوں کی اور متوجہ کرنے اونکی اپنی طرف **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أصدق كلمة قالها الشاعر كلمة لبيد ألا كل شيء ما خلا الله باطل متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سچا کلمہ کہ کہا اوسکو شاعر نے کلمہ لبید کا ہی کہ یہ ہی خبردار ہو ہر چیز سواے اللہ کے فانی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لبید صحابی تھے اور جاہلیت و اسلام میں معزز و کریم تھے اور ایک سو ستاون برس کی عمر ہوئی تھی **وعن** عمرو بن الشريد عن أبيه قال ردفت رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال هل معك من شعر أمية بن أبي الصلت شيء قلت نعم قال هيه فأنشدته بيتا فقال هيه ثم أنشدته بيتا فقال هيه حتى أنشدته مائة بيت رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سے نقل کیا اپنی باپ سے کہا پیچھے بیٹھا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر ایک دن پس فرمایا کیا یاد ہی تجھکو بیتوں امیہ بن ابی الصلت سے کچھ کہا میں نے ہاں یاد ہی فرمایا پڑھ پس پڑھی میں نے ایک بیت پس فرمایا اور پڑھ پھر پڑھی میں نے ایک بیت پس فرمایا اور پڑھ یہاں تک کہ پڑھیں میں نے سو بیتیں نقل کیا اسکو مسلم نے **ف** ظاہر ہی کہ آنحضرت طلب زیادتی کی کرتے تھے اور وہ پڑھتا جاتا تھا اور امیہ بن ابی الصلت ایک شخص تھا ثقیف میں کہ عہد جاہلیت میں اہل کتاب سے سیکھا تھا اور عبادت اور دینداری کی باتیں کرتا تھا اور ایمان بعث و روز قیامت پر رکھتا تھا اور اشعار میں حکمت و نصیحت کہتا تھا چنانچہ حضرت نے اوسکے حق میں فرمایا آمن شعرہ وکفر قلبہ اور وہ حریص تھا اوپر پہنچنے اور جاننے خبر کی اور صفت پیغمبر آخر الزمان کی اہل کتاب سے اور گمان کرتا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان میں ہوں گا جب سنا کہ قریش میں ہوگا اور صفات حضرت کی تفصیل سے اوسمیں پیدا ہوئیں اس طرح سے حسد و عناد اختیار کیا اور کہا میں کبھی ایمان نہ لاؤنگا اور کفر پر مرا اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں لکھا ہی کہ جو علامات نبوت حضرت کی سنتا تھا آرزو کرتا تھا کہ کاش میں پاؤں اور خدمت اور مدد اون کی کروں جب نبوت آنحضرت کا ظاہر ہوا پھر گیا اور راہ شقاوت اختیار کی اور اس سے معلوم ہوا کہ سننا اور شعر کا کہنا جسمیں علم و حکمت ہو سنت ہی اگرچہ کہنے والا اوسکا کافر و فاسق ہو **وعن** جندب أن النبي صلى الله عليه وسلم كان في بعض المشاهد وقد دميت إصبعه فقال هل أنت إلا إصبع دميت وفي سبيل الله ما لقيت متفق عليه اور روایت ہی جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیچ بعضی لڑائی کی اور حال یہ کہ خون آلودہ ہوئی اونگلی حضرت کی پس فرمایا نہیں تو مگر اونگلی کہ خون آلودہ ہوئی اور بیچ راہ خدا کی ہی جو چیز کہ دیکھی تو نے اور پہونچی تجھکو نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تو جب اونگلی حضرت کی خون آلودہ ہوئی تو خطاب اوسکو فرمایا بطریق استعارہ کی یا حقیقہ کی اور حالیکہ تسلی دیتے تھے اوسکو اور معنی یہ ہیں کہ سوا زخم و خون آلود کے اور کچھ تجھپر بلا نہیں پہونچی کہ تو مبتلا ہوئی ہی یعنی ایک زخم کی سوا اور کچھ نہیں کہ خون آلودہ ہوئی ہی تو اسمیں کچھ غم نہیں کیونکہ یہ راہ خدا اور رضا اوسکی میں ہی ثواب ملیگا اسپر جیسا کہ مارنے سبیل اللہ لقیت

اور نا میں لعنتین ہی دست کو گاگر زخم وغیرہ وہ ان میں پوچھی تو صبر کرین اور بیان ایک اشکال اور دہوتا ہی کہ یہ شعر ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یون منقول ہے
دو تو یہ موزون ہیں جیسا کہ حضرت سے منقول ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما علمناہ الشعر اور جواب اسکا یہ ہی کہ کسی کلام میں قصد موزونیت کا کیا ہو جیسی کہ اوپر معلوم ہوا
اور صدور اس قول کا آنحضرت سے بغیر قصد موزونیت کی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہ جملہ رجز سے ہی اور رجز کو اہل شعر شعر نہین کہتی ہین اور بعضے نے کہا جو کوئی
بطریق ندرت کی کبھی شعر کہی وہ شاعر نہیں ہی اور بطور قول تعالیٰ سے وما علمناہ الشعر ہی کہ وہ شاعر نہین ۔ **وعن** البراء قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم قریظۃ لحسان بن ثابت اھج المشرکین فان جبریل معک وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لحسان اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس متفق علیہ اور روایت ہی براء سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ
کی واسطی حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبرئیل ساتھ تیری ہین یعنی امداد و اعانت تیری کرتی ہین بیچ القاء و الہام مضامین کی اور تھی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی واسطی حسان کی جواب دی میری طرف سے یعنی کافرون کو کہ ہجو کرتی ہین ان کا ساتھ کہتی ہین بیچ اسکی الٰہی تائید کر اور قوت دی حسان کو ساتھ جبرئیل کی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بنی قریظہ یہ ایک فرقہ ہی یہودیون سے ایک جانب مدینہ کی انکو آنحضرت نے محاصرہ کیا تھا بعد غزوہ خندق کی اور حسان
انصاری تھی صحابی بڑی شاعر اسلام سے اور ایک سو بیس برس کی عمر ہوئی ساٹھ برس کفر میں گذری اور ساٹھ برس اسلام میں **وعن** عائشۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اھجوا قریشا فانہ اشد علیھم من رشق النبل رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی شاعرون کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہی اوپر انکے تیرون کی سے نقل کی یہ مسلم نے ف اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہی ہجو کرنی کافرون کی اور دشمن دین کی لیکن چاہئے کہ ہجو کرنا ابتدا نکی بعد ہجو کرنی انکی کی مسلمانون کی ہو اس سے کہ پہلی ہجو انکی کرنا
ہجو مسلمانون کی کو موجب ہی بموجب فرمانی اللہ تعالیٰ کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنھا** قالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھجاھم حسان فشفی واشتفی رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی
تھی واسطی حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہی تیری جب تک کہ مقابلہ کرتا ہی تو اللہ اور رسول کی طرف سے یعنی مشرکون کی ہجو کا جواب دیتا ہی اور
ذکر کرتا ہی اور کہا حضرت عائشہ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی ہجو کی کفار کی حسان نے پس شفا دی مسلمانون کو اور شفا پائی آپ بھی
تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغبر بطنہ
یقول واللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا ان الاولی قد بغوا علینا
اذا ارادوا فتنۃ ابینا یرفع بھا صوتہ ابینا ابینا متفق علیہ اور روایت ہی براء سے کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتی مٹی خندق کی یعنی جس
زمانہ میں خندق کھودی جاتی تھی غزوہ احزاب میں تو حضرت بذات شریف بھی اسکی کام میں مشغول تھی کہ مٹی اٹھاتی تھی اور نہار کر پھینکتی تھی یہان تک کہ غبار آلودہ
ہوا تھا پیٹ حضرت کا فرماتی یعنی پڑہتی تھی یہ رجز کہ عبداللہ بن رواحہ سے ہی قسم ہی خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتی ہم اور نہ صدقہ دیتی ہم اور نہ نماز
پڑہتی ہم پس اتار اوپر ہمارے تسکین اور آرام و رسوخ کا ہم اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملیں ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار نے زیادتی کی ہی اوپر ہمارے جب ارادہ
کرتی ہین فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پھیرنے کا انکار کرتی ہین ہم بلند کرتی تھی آنحضرت ساتھ ان کی آواز اپنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ہا کی ضمیر پھرتی ہی طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا ابینا کی لفظ تاکید کا مقدر ہی اور مکرر کہتی تھی اسکو واسطی تاکید اور تلذذ اور شادمانی اور دیگر مسلمانون اور
کافرون سے اور کہا طیبی نے کہ پھرتی ہی ضمیر ہا کی طرف ستون کی اور ابینا ابینا حال ہی یعنی خصوصاً لفظ ابینا ابینا کی **وعن** انس قال

جعل المہاجرون والانصار یحفرون الخندق وینقلون التراب وہم یقولون نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد ما بقینا
ابدا یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یجیبہم اللہم لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ متفق علیہ اور روایت ہے
انس سے کہ شروع کیا مہاجرین اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
اوپر جہاد کے باقی رہیں ہم ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال آنکہ جواب دیتے تھے ان کو ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی نہیں ہے کوئی زندگانی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار
اور مہاجرین کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس میں تسلی ہے صحابہ کو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالیٰ کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور اور نحو ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلئ جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلئ شعرا
متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھر جاوے پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کرے پیٹ اوسکا بہتر ہے اوس سے کہ بھرے
پیٹ اسکا شعر سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہیں کہ جس میں مستغرق ہو اس طرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رہے
اس صورت میں ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا وہ شعر جسکا مضمون ہجو کا ہے یا مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشایستہ کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن کعب بن مالک انہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قد انزل فی الشعر ما انزل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان المؤمن یجاہد بسیفہ ولسانہ والذی نفسی بیدہ لکانما ترمونہم بہ نضح النبل رواہ فی شرح السنۃ وفی الاستیعاب
لابن عبد البر انہ قال یا رسول اللہ ماذا تری فی الشعر فقال ان المؤمن یجاہد بسیفہ ولسانہ روایت ہے کعب بن مالک سے
کہ کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی بیچ حق شعر کے جو چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے
ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکے ہے گویا کہ مارتے ہو تم کفار کو ساتھ شعر کے مانند مارنے تیر کی نقل کی یہ شرح السنۃ میں
اور بیچ کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کے کہ اچھا ہے یا برا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مومن جہاد
کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی **ف** کہا ہے علما نے کہ تین شخص ممتاز شعراے اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک
ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کی اور ڈرانا تھی رعب بیچ اون کی اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب اونکے کی اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ دیتے تھے
اونکو کفر پر پس کعب نے بسبب نزول آیت کے بیچ شعر گوئی کی تامل کیا اور یہ حال اپنی کی عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالیٰ نے بیچ مذمت شعر کی آیت اتاری و الشعراء
یتبعہم الغاوون حضرت نے فرمایا کہ شعر اگر ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتی ہیں حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں کیونکہ ایسے شعر والا اونکا ان شعراء میں کہ
اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں ہیں چنانچہ اونکو مستثنیٰ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول اپنی کی الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الآیۃ اور فرمایا آنحضرت نے
کہ بیان ہیں ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان
والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی امامہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حیا اور زبان کی بستگی دو شاخیں ہیں
ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اوسکا کتاب الایمان
میں ہو چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بیفائدہ کا شاخ نفاق کی اس سبب سے ہے کہ مومن سبب حیا اور کم سخنی
کے مشغول بعبادت اور صلاح باطن کی ہے قدرت نہیں رکھتا ہے اوپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنی مدعا و مراد اپنی ہر وجہ مبالغہ اور تیزی زبان
اور تقوی کرتا ہے بری باتوں سے بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و تکرار ہوتا ہے اوپر بیان اور تیز زبانی کی **وعن** ابی ثعلبۃ الخشنی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیامۃ احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی

بعدکم منی مساویکم اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیھقون رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوہ
عن جابر وفی روایۃ قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیھقون قال المتکبرون اور روایت ہے
ابی ثعلبہ خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب ترین تمہاری طرف میری اور بہت نزدیک تمہارے مجھ سے قیامت کے بہت اچھے خلق والے تمہارے
ہیں تحقیق دشمن ترین تمہارے طرف میری اور دور ترین تمہارے مجھ سے برے اخلاق تمہارے ہیں کہ وہ بہت کلام کرنے والے تکلف کر کر اور خلاف حق کے اور فراخی کرنے والے
کلام میں بغیر احتیاط کے اور متکبر ہیں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اس کی جابر سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یوں ہے کہ عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ تحقیق جانا ہم نے ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہیں متفیہقون فرمایا تکبر کرنے والے **ف** فصاحت میں فراخ کرنے والا سخن کو اور منہ بھر کر کلام کرنے والے
جیسے متکبر بے فائدہ باتیں بہت کرتے ہیں اس طرح کا کلام بسبب تکبر کے کرتے ہیں تفسیر کیا متفیہقون کو ساتھ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کے اور اس سے معلوم ہوا کہ جو اس بے فائدہ کرتے
اور تقریریں بنا بنا کر کر زمین مذموم و مکروہ ہیں لیکن جو کچھ کہ خطبوں میں اور وعظوں میں بہت تاثیر کی دلوں میں اور نرم کرنے دلوں کی اور توجہ کرنے کی طرف
طاعتوں کی کرتے ہیں مکروہ نہیں لیکن ان میں بھی موافق سمجھ لوگوں کی کلام کریں نہ یہ کہ دقائق اور عجائب اور مشکل لغت بولیں سلف بھی ان پر چلتے کہ یہی ایسا
نہیں ہے ع **وعن** سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج قوم یاکلون
بالسنتھم کما تاکل البقرۃ بالسنتھا رواہ احمد اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی
قیامت یہاں تک کہ نکلے گی ایک قوم کہ کھاویں گی ساتھ زبانوں اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہے گائے ساتھ زبان اپنی کے اور گھاس کی لپیٹ کر **ف** ساتھ زبانوں اپنی کے یعنی زبانوں کو
وسیلہ کھانے کا کریں گی کہ تعریف و مذمت لوگوں کی کریں گی جھوٹی اور ظاہر کریں گی فصاحت و بلاغت تاکہ لوگوں کو جال میں پھنسا کر مال حاصل کریں مانند
اس گائے کی جیسی کہ کھاتی ہے گھاس اپنی زبان سے اور تمیز نہیں کرتی بیچ چرنے چارے کی درمیان تر اور خشک اور شیریں
و تلخ کی اسی طرح وہ لوگ کہ اپنی زبانوں کو وسیلہ مقاصد اپنی کا کیا ہے تمیز نہیں کریں گی درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ع **وعن** عبد اللہ بن
عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل الباقرۃ بلسانھا رواہ
الترمذی و ابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ
دشمن رکھتا ہے اس شخص کو کہ مبالغہ کرے فصاحت کلام میں جو کہ ماوے ساتھ زبان اپنی کے یا پھیرے ان اپنی کو گرد دانتوں کے یعنی زیادہ مبالغہ کرے بیچ اظہار بلاغت کے
بیان کی جیسی کہ بیل پھیرتی ہیں گھاس میں چارہ کا منہ میں ساتھ زبانوں اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پس یہ
کلام اچھا ہی کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اور کلام ساتھ باطن اس کی کی بموجب شریعت کے ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری بی بقوم تقرض شفاھھم بمقاریض من نار فقلت یا جبرئیل من ھؤلاء قال ھؤلاء خطباء
امتک الذین یقولون ما لا یفعلون رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
گذرا میں بیچ رات کہ معراج کرائی گئی مجھ کو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تھی ہونٹ ان کی ساتھ مقراضوں آگ کی پس کہا میں نے اے جبرئیل کون ہیں یہ لوگ کہا یہ ہیں واعظ
قوم تیری کی کہ جو کہتے ہیں وہ چیز کہ آپ نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی لوگوں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہیں اور آپ
نہیں کرتے یہ وعید اس امر کی نہیں ہے اور کسی میں برائی نہیں اگرچہ آپ عمل نہ کرے چنانچہ امر بالمعروف میں عمل شرط نہیں ہے اور اگر نہ کرے گا تو بہت ہی سخت
امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہیں کرتا ہے ع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام
لیسبی بہ قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ذکر کیا کہ جیسا کلام کا حق ہے اس طرح بیان کرنا کلام کا حق ہے ناقص نہیں اور وہی سبب ہے کہ فرمایا کہ لوگوں کی سمجھ میں آجائے
کریگا اللہ تعالی اوس سے دن قیامت کے نفل اور فرض نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** عمرو بن العاص انه قال يوما وقام رجل فاكثر القول
فقال عمرو لو قصد في قوله لكان خيرا له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد رأيت او امرت ان اتجوز في القول
فان الجواز هو خير رواه ابو داود اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ ایک دن انہوں نے کہا کہ اس حالت میں کہ کھڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑھنے کو اور بہت کہا
اور بہت کہا یعنے وہ سخن طراز فصاحت بلاغت کی بہت باتیں کہتا ہی پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں البتہ بہتر ہوتا واسطے اوسکے سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا میں نے یا فرمایا حکم کیا گیا میں یہ کہ اختصار کروں میں تقریر میں پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہی نقل کی یہ ابو داود نے **ف**
حدیث میں لفظ فقال عمرو مکرر ہی سبب طول کلام کے یا شک راوی کی وجہ سے شک ہوا کہ اور یا سبب طول کے یا ابو قول اوسکا اون میں ذکر کیا ہے جانا کہ
اعادہ کیا قول کو کہا فقال عمرو **وعن** صخر بن عبد الله بن بريدة عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان من البيان سحرا وان من العلم جهلا وان من الشعر حكما وان من القول عيالا رواه ابو داود اور روایت ہے صخر بن عبد اللہ بن بریدہ
سے نقل کیا اپنے باپ سے یعنی عبد اللہ سے اور وہ نقل کی صخر کی دادا سے یعنی بریدہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر ہی
اور تحقیق بعضا علم جہل ہی اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہی اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہی یعنی کسی کے اوپر ملال ہی یعنی اوس کا اگر جاہل ہی تو سبب اسکے کہ سمجھتا
نہیں اور اگر عالم ہی تو سبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہی یا گراں ہی اوسپر کہنا نہیں چاہتا کہ سنے اوسکو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** بعضا علم جہل ہی کے معنی میں ایک یہ
کہ مراد یہ ہے کہ سیکھے ایسے علوم کو کہ احتیاج نہیں ہی اونکی مثل نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند اونکی کی اور چھوڑ دیوے ان علوم کو کہ محتاج ہیں طرف اونکی یعنی قرآن اور علوم دینی کو
حاصل کرے جیسا کہ یہ ہی کہ بعضے علوم لازم کرتی ہیں جہل کو علوم نافع ہونے ہیں یا ان سے اجتناب اوسکو جہل کہا دوسری یہ کہ مراد یہ ہی کہ اپنے علم پر عمل نہ کرے جاہل ہی
کہ جو کوئی علم سیکھے اور عمل نہ کرے تو وہ جاہل ہی اور ممکن ہی کہ مراد یہ ہے کہ ایک دعوی علم کا کرتا ہی اور اپنے گمان میں عالم ہی اور واقع میں جاہل ہی یہ علم اوسکا علم نہیں بلکہ
جہل ہی حکم سے مراد شعر حق کی حکمت کی ہی اور آگے مضامین کی تحقیق اوپر گذری **الفصل الثالث** تیسری فصل **عن** عائشة
قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
او ينافح ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتے حسان کے لئے منبر بیچ مسجد کے کہ کھڑے ہوتے اوپر اوس کے اور فخر کرتے حضرت کی طرف سے یا کہا دفع کرتے
کفار کو حضرت کی طرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالی تائید کرتا ہی حسان کی ساتھ جبرئیل کے جب تک مقابلہ کرتا ہی دعوی کہا فخر کرتا ہی
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم حاد يقال له انجشة وكان
حسن الصوت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم رويدك يا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة يعني ضعفة النساء متفق عليه
اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حدی کہنے والا کہا جاتا تھا اوسکو انجشہ اور تھا خوش آواز پس فرمایا اوس سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ آہستہ ہانک اونٹوں کو اے انجشہ مت توڑ تو شیشوں کو کہا قتادہ نے مراد رکھتے تھے یعنی آنحضرت شیشوں سے ضعیف عورتوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم
ف حدی ہانکنا اونٹ کا ساتھ گانے اور آواز کے اور یہ ایک قسم ہی گانے کی کہ اوس کے جواز پر اتفاق ہی اور کسی علما نے اس میں خلاف نہیں کیا
اور عادت ہی عرب کی کہ جب اونٹ تھکتے ہیں تو خوش آوازی کرتے ہیں رجز پڑھتے ہیں پس اونٹ گرم ہو جاتے ہیں اور تیز چلنے لگتے ہیں اور قوارير جمع
قارورہ کی ہی یعنی شیشے اور یہ کنایہ ہی ضعیف عورتوں سے کہ جب ضعف نرمی کی عورتوں کی بدن ان کی تیز چلنا اونٹوں کا اور جنبش

طبیعت کو جس میں رغبت ہی اور دوستی جس میں انسان کی ہے بسبب تفضیل کے ارشاد فرمایا کہ اس قدر ہو اس کا انتظار ... احتمال ...
یہ ہے کہ بہتر ہے اور دوسری طرح کا بھی ہے اختیار میں نہیں ہے احتیاط کی اچھی اولیٰ ہے کہ ادنیٰ اور حقیقت میں افعال و اقوال آنحضرت کے واسطے تعلیم امت کے
واسطے اکثر شارحین نے دوسرے معنوں کو ترجیح دی ہے کیونکہ یہی اول ظاہر تر ہیں باعتبار الفاظ کے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْ عُرْوَةَ
مُرْسَلًا اور روایت ہے عائشہ سے کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر یعنی پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہے یا برا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شعر
کلام ہے پس اچھا اوس کا اچھا ہے اور برا اوس کا برا ہے یعنی مدار مضمون پر ہے اگر اچھا مضمون ہے تو وہ شعر اچھا ہے اور اگر برا ہے تو برا ہے نقل کی دارقطنی نے اور نقل کی
شافعی نے عروہ سے مرسل **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا جس وقت چلتے تھے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عرج میں کہ نام ہے ایک بستی کا مکہ کی راہ میں ناگہان سامنے ہوا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا جاتا تھا پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا روک رکھو اس شیطان کو البتہ بھرجانا پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہے اوس کے لیے بھرنے سے شعر کے نقل کی مسلم نے **ف**
چونکہ پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کہ شعر پڑھتا ہوا ہے ایک دنیاوی مجاز پر چلا جاتا ہے اور التفات مسلمانوں کی طرف نہیں کرتا تھا کہ نہایت شاغل ہی شعر کا اور بری ہوئی
شعر کی باطن میں اوس کے بیٹھ گیا اور مائل ہوا دنیا کی طرف پس اسکو شیطان کہا کہ دور ہے قرب رحمت الٰہی سے بدمذہب شعر کی کہ ساتھ اوس کے غرور و ملامت ہے **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے جابر سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ راگ اگاتا ہے نفاق کو دل میں جیسا کہ اگاتا ہے پانی کھیتی کو نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی راگ سے پیدا ہوتا ہے نفاق

سرود سے دل کی پس سے یہاں نفاق سے مراد ... شرح ... نفاق ... القرآن الذی ... الایمان فی القلب ...
کہا نووی نے کتاب ... صنعت ... کہ گانا سنے اس کو برا جانے ... اگر وہ سننا اوسکا اچھی صورت سے تو بہت برا ہوگا ساتھ ساز کی شراب کے ہی
ہی اور حرام ہیں ڈھول اور ستار اور باجے کی طرح ہی جیسا کہا ہے اور تمام ملاہی حرام ہیں **وعن** نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي طَرِيقٍ فَسَمِعَ مِزْمَارًا فَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ فِي
أُذُنَيْهِ وَنَاءَ عَنِ الطَّرِيقِ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ ثُمَّ قَالَ لِي بَعْدَ أَنْ بَعُدَ يَا نَافِعُ هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا قُلْتُ لَا فَرَفَعَ إِصْبَعَيْهِ مِنْ أُذُنَيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ قَالَ نَافِعٌ وَكُنْتُ إِذْ ذَاكَ صَغِيرًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
نافع سے کہا تھا میں ساتھ ابن عمر کے بیچ راہ کی پس سنی آواز بانسری کی پس رکھیں دونوں انگلیاں اپنی کانوں میں اپنے اور دور چلے راہ سے دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور
اجتناب کے پھر کہا واسطے میرے بعد کہ دور ہوئے کہ اے نافع کیا سنتا ہے تو کچھ یعنی اس آواز سے کہا میں نے نہیں پس اوٹھالیں انگلیاں اپنی دونوں کانوں اپنے سے کہا ابن عمر نے
تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سنی آواز نے کی پس کیا حضرت نے مانند اوس چیز کی کہ کیا میں نے کہا نافع نے اور تھا میں اوس وقت لڑکا چھوٹا نقل کی احمد اور ابوداؤد نے
ف یعنی اس سبب سے مجھکو منع کیا سننے باجے سے کہ میں چھوٹا تھا تکلیف شرعی مجھ پر نہ تھی یا کوئی نہیں کہ آواز بہت تر ہی تھی تو تحریم اور احتیاط ابن عمر کا سبب کمال تقویٰ
اور ورع کی تھا اور لازم کو یہی ہے کسی منع کرنے اور کلام در باب غنا کی طول ہی احتمال رکھتا ہے کہ جو کچھ کہتے ہیں کہ کوئی حدیث تحریم غنا میں صحیح نہیں ہوئی
اور مشائخ کہتے ہیں یہ جو کچھ تمام نہیں میں واقع ہوا ہے مراد یہ ہے کہ اوسکے ساتھ باجا ہو اور غنا اس باب میں تشدید بلیغ کہتی ہیں اور فتاوی قاضی خاں میں لکھا ہے کہ سننا

آواز کا یعنی باجے کا حرام ہے اور گناہ ہے بموجب فرمان آنحضرت کے استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا کفر اور اگر سنی آواز بے قصد تو معذور ہے

باب حفظ اللسان

شروع ... [illegible] ... حضرت سی کہ اونگلیاں ... [illegible]

والغیبۃ والشتم یہ باب ہے بیچ بیان محافظت زبان کی یعنی اوس کلام سے کہ نہ کہنا چاہیے خصوصاً غیبت سے اور برا کہنا اوسکا کہ جا ہی سی کی غیبت کرنا اور بکنا

الفصل الاول

پہلی فصل عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه اضمن له الجنة رواه البخاري روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ضامن ہو میرے واسطے اوس چیز کا کہ درمیان دونوں کلون اوسکی کے ہے یعنی زبان کی محافظت کرے کہ زبان کو بچاوے کلام بیہودہ اور بری باتون اور روا نتون کی کھانے اور پینے حرام کی سے اور اوس چیز کی محافظت کی کہ درمیان دونوں پانون اوسکی کے ہے یعنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے ضامن ہونگا میں واسطے اوسکی بہشت کا نقل کی یہ بخاری نے

ف یعنی یہ دونوں فعل ہر کار بہشت کے درجات عالی میں اگرچہ ضامن ہے بہشت میں یہ جگہ کہ طرف سے ہی جیسا کہ اپنی فضل سے ضامن ہے ... [illegible] ... ہوئی ہے ... [illegible] ... وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لا يلقي لها بالا يرفع الله بها درجات وان العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يلقي لها بالا يهوي بها في جهنم رواه البخاري وفي رواية لهما يهوي بها في النار ابعد ما بين المشرق والمغرب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ ایک بات کی کہ اوس میں رضامندی حق کی ہے نہیں جانتا اوس بات کی شان بلند کرتا ہے اللہ سبب اوسکے بڑی درجے یعنی بندہ نہیں جانتا ہے قدر اوسکی اور گمان کرتا ہے ... [illegible] ... باعتبار حال ... اور اللہ کے نزدیک بڑی ہے ... اور تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ساتھ ایک بات کی کہ اوس میں ناخوشی اللہ کی ہوتی ہے مضائقہ نہیں جانتا اوسکی ... [illegible] ... گرتا ہے سبب اوسکی دوزخ میں نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ اور روایت بخاری اور مسلم کی یہ الفاظ آئی ہیں گرتا ہے بندہ سبب اوس بات کی آگ دوزخ میں زیادہ دور مسافت درمیان مبدا اور منتہی کی اور زیادہ اوس مسافت سی کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہے

ف یعنی زبان کو نگاہ رکھنا چاہیے اور اوسکی فعل کو آسان نہ جاننا چاہیے ایک بات کہ بندہ کے زبان سی نکلتی ہے اگرچہ آدمی اوسکو آسان و سہل جانے اگر وہ بات حق ہے تو سبب بلندی درجات کی بہشت میں ہوتی ہے اور اگر بری ہے تو موجب گرنیکی اوسکا دوزخ میں ہوتی ہے وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنا مسلمان کا فسق ہے اور مار ڈالنا اوسکا کفر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یہ تغلیظ و تشدید ہے بیچ منع کی مارنے سے مسلمانوں کی سے اور مقصود نفی اسلام کامل کی ہے جیسی کہ حدیث المسلم من سلم المسلمون الخ دلالت اسپر کرتی ہے یا مراد مارنا اوسکا ہے سبب اسلام کی کہ حلال و مباح جانے سبب اوسکی قتل اوسکا اور یا بلا شک کی قتل مسلمان کا بسبب اسلام اوسکی کے اور حلال و مباح جاننی کی کفر ہے وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما رجل قال لاخيه كافر فقد باء بها احدهما متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہے اپنے بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرا ساتھ اس کلمہ کفر کے ایک اون دونوں کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی کہنے والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جسکو کہا ہے ... [illegible] ... اگر سچ کہا تو وہ شخص کافر ہے اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو یہ معنی ... [illegible] ... اوسکی ... [illegible] ... کو کفر جانا اور دین اسلام کو باطل اعتقاد کیا اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اون حدیثوں میں سے ہے کہ گنا ہے اوسکو بعض علما نے مشکلات سے اسلیے کہ ظاہر اسکا مراد نہیں ہے کیونکہ مذہب اہل حق کا یہی ہے کہ کفر کی نسبت نہ کیا جاوے مسلمان سبب گناہوں کی مانند قتل و زنا کی اور کہنی کی اپنی بھائی کو کافر بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کی ... [illegible] ... حدیث کے کئی طرح اول یہ ... [illegible] ... محمول ہے اوپر حلال جاننے والی ... [illegible]

پس اس صورت میں معنی یہ ہوں گی کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہ کہ معنی اوسکے یہ ہیں کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر
اوسکی کی اور تیسری یہ کہ یہ محمول ہی اوپر خوارج کی کہ کافر کہتے ہیں مومنین کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثروں کی نزدیک یہ ہی کہ خوارج
مانند تمام اہل بدعت کی کافر نہیں ہیں اور میں کہتا ہوں کہ یہ توجیہ بعض روافض و خوارج زمان ہمارے کی ہی اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتے ہیں کفر اکثر صحابہ کا
بلکہ کل اہل سنت و جماعت سے پس وہ کافر ہیں بالاجماع ۱۲ طرح **وعن** ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرمي
رجل رجلا بالفسوق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك رواه البخاري اور روایت ہی ابی ذرؓ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پھر جاتی ہی کفر و فسق کہنی والی پر اگر نہو ایسا وہ کہ
جسکو فاسق و کافر کہا اس طرح کا نقل کیا ہی بخاری نے **ف** یعنی فاسق کا فاسق کہنا درست ہی یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا تو آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہیں ہی تو
آپ کافر ہوا ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا رجلا بالكفر او قال عدو الله وليس كذلك الا حار عليه
متفق عليه اور روایت ہی ابی ذرؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پکارے کسی شخص کو ساتھ کفر کی یا کہے دشمن خدا کی اور نہیں ہی وہ شخص
اس طرح مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس وابي هريرة ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال المستبان ما قالا فعلى البادي ما لم يعتد المظلوم رواه مسلم اور روایت ہی انس سے اور ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص گالی دیں آپس میں گناہ دونوں کا اوسپر ہی جس نے پہلی کی یعنی دو شخص گالی دیں آپس میں تو گناہ اوسی کا ہی جس نے ظلم کیا اور
دوسرا مظلوم ہی جب تک کہ وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جب تک کہ تجاوز نہ کرے مظلوم نقل کی یہ مسلم نے **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نے حد سے تو گناہ دونوں پر ہوگا اور اوسکا
کہنے والی پر بھی ہی اور اوسکی سی ہوتا ہی گناہ ظالم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی ہی بعض نے کہا کہ جب تجاوز کری تو نہیں رہتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ
ہوتا ہی دونوں پر ہی گناہ کا سبب ہی **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لصديق ان يكون لعانا
رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لائق واسطے صدیق کی کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا نقل کی یہ مسلم نے **ف**
صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی معنی کثیر الصدق کی اور اطلاق صدیق میں جمع حیثیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیہ کریمہ فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين
والصديقين والشهداء والصالحين اشارہ ہی اسطرف کہ صدیق اور صدیقہ وہ مرد کامل ہی جو اس مقام میں پہونچا کہ بعد مقام نبوت کی ہی اور تمام اولیا سے اعلیٰ و جت اور
نزدیک کرتی ہی مردوں کو صحبت میں لعنت کرنی کہ دور ڈالنا ہی رحمت سی پس شان اوسکی نہو اور مقتضائی مقام صدیقیت کا نہیں اور یہ سلیقہ خصلت
پسندیدہ اہل سنت و جماعت کے ترک کرنا لعن طعن کا ہی کسی کو لعنت نہ کریں اگرچہ مستحق اوسکا ہو اور اپنی زبان کو ساتھ اوسکی آلودہ نہ کریں اور تضییع وقت نہ اوسکی کی تکرار سے
لعنت کیے بدون کی اپنی عمر کو خراب میں جو ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت ہی ورد کرنیکی اوسکو لعنت کری کہ جائز ہی اوس کے قول مخبر صادق نے خبر دی ہو ساتھ مرنے
اوسکی کی کفر پر وہ جانا ہی کہ لعنت وہ دور کرتا ہی رحمت الٰہی سی اور اسکا اطلاق کرتا ہی فضل الٰہی کا اوسکی سی جو مخصوص کلام میں
کی لیتی ہی اور دوسری یہ نہیں ہی اور محروم سی مقام قرب رضا ہی حق سی کہ لعنت اور دعا در ساتھ کی اولی ہی اور احوط کی یہی اس جو کچھ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعض لوگوں کے احوال
اور اولیٰ کی اور بعض صحابہ مرحوم کی منقول ہوا اور جب آئی باب سی ہی کہ مشغول ہی یا دو رفعان صیغہ مبالغہ کا اطلاق ہی کہ احتراز تھوڑی سی بھی لعنت سے
نادر الوقوع ہی مومنین میں کہا ابن ملک نے کہ صیغہ مبالغہ کا اس طرح ہی اوپر کہ نہیں منع ہی اوسکو لعن کہ ساتھ بہت اوس سی ایک بار لعنت کری **وعن**
ابي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اللعانين لا يكونون شهداء ولا شفعاء يوم القيامة رواه مسلم
اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق بہت لعنت کرنیوالی نہونگی گواہی دینی والی اور شفاعت

دن قیامت کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا ہے یعنی والی لعنت کرنے والوں پر کہ وہ اگلی امتوں کی بابت گواہی دیں امت محمدی کی کہ انبیاء نے امتوں کو احکام الٰہی پہنچائے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لتکونوا شہداء علی الناس یعنی تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر پس فرمایا ہے کہ لعنت کرنے والوں کو لعنت کی شومی سے وہ یہ شہادت نصیب نہیں ہوگی اور نہ شفاعت کا کہ لوگوں کی شفاعت کریں نصیب نہیں ہوگی قیامت کے روز **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہے کوئی کہ ہلاک ہوئے لوگ اور مستحق ہوگئے دوزخ کی پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی یہ کہے بطور عجب کے اور حقارت لوگوں کے اور ناامید کرنے کی لوگوں کو رحمت الٰہی سے نہ بطریق تحسر اور غمخواری اور ندامت کے اوپر حال ان کے تو وہ کہنے والا ان کا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے کیونکہ اپنی نفس پر عجب کیا اور لوگوں کو چشم حقارت سے دیکھا اور رحمت حق سے ناامید کیا اور بعضے اہلکہم کے بیش پیش کاف کو بصیغہ تفضیل اور اہلکہم ساتھ زبر کاف کے بصیغہ ماضی بھی آیا ہے اور معنی یہ ہیں کہ جو کوئی اس کلمے کو کہے ہلاک کرتا ہے لوگوں کو اور بیچ ورطہ ناامیدی اور ترک طاعت اور ذمہ داری کے ساتھ میں ڈالتا ہے اور کہتے ہیں کہ اس کلام سے یہ شکستگی الہی ناامیدی بلکہ شوق ہوتی ہے گنہگار کو کہ صفت قہر و جلال کی ہے ان کو نصیحت سے مضرت کی کرنی اور رحمت مغفرت الٰہی کی امید دلا کر خوف نہ سے بہی پر سامان لینا ہے اور کرکے لوگوں کو بشاشت سے اور قوی دل کرنا اور امیدوار رحمت کا بنانا ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجدون من شر الناس یوم القیامۃ ذا الوجہین الذی یأتی ہؤلاء بوجہ وہؤلاء بوجہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین لوگوں کا دن قیامت کے دو رویہ منافق صفت ہی جو کہ آتا ہے ایک جماعت کے پاس ساتھ ایک طریق کی اور آتا ہے دوسری جماعت کے پاس طرح یعنی ہر جماعت سے بطرز خوشامد کی ایسی باتیں کرتا ہے کہ موافق مرضی ان کی کی ہو رعایت حق کی نہیں یہ بعینہ حال منافقوں کا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** حذیفۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ قتات متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم نمام اور روایت ہے حذیفہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ داخل ہوگا بہشت میں یعنی اول نجات پانے والوں کے چغل خور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں بجائے لفظ قتات کی لفظ نمام کا آیا ہے **ف** قتات اور نمام کی ایک ہی معنی ہیں کہ جو ایک کی بات دوسری کو پہنچاوے بارادہ فساد کی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیکم بالصدق فان الصدق یہدی الی البر وان البر یہدی الی الجنۃ وما یزال الرجل یصدق ویتحری الصدق حتی یکتب عند اللہ صدیقا وایاکم والکذب فان الکذب یہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ان الصدق بر وان البر یہدی الی الجنۃ وان الکذب فجور وان الفجور یہدی الی النار اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم اوپر سچ بولنے کو اس لیے کہ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکوکاری کی یعنی خاصیت سچ بولنے کی یہ ہے کہ توفیق ہوتی ہے نیکی کرنے کی اور تحقیق نیکوکاری راہ بتلاتی ہے یعنی پہنچاتی ہے نیکوکار کو طرف بہشت کے یعنی مراتب عالیہ اس کی کی اور ہمیشہ ایک شخص سچ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے سچ بولنے میں یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے وہ نزدیک اللہ کے صدیق یعنی بہت سچا اور رکھو تم اپنی تئیں جھوٹ بولنے سے اس لیے کہ تحقیق جھوٹ بولنا پہنچاتا ہے بخاصیت طرف فسق و فجور کی اور تحقیق فسق پہنچاتا ہے طرف آگ دوزخ کی اور ہمیشہ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور کوشش کرتا ہے جھوٹ بولنے میں یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے نام اس کا نزدیک اللہ تعالیٰ کی بہت جھوٹا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ الفاظ آئے ہیں کہ تحقیق سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی پہنچاتی ہے طرف بہشت کی اور تحقیق جھوٹ بولنا فجور ہے اور تحقیق فجور پہنچاتا ہے طرف آگ کی **ف** لکھا جاتا ہے یعنی حکم کیا جاتا ہے اوپر اس کے ساتھ صدیقیت کی اور ظاہر کیا جاتا ہے اس کے لیے مقام صدیقیت اور

ثواب اوسکا لکھا جاتا ہے نام اوسکا جو دیوان اعمال ہے کہ نزدیک ملاء اعلی کے یا لوگ اپنے کتابوں میں نام اوسکا صدیق
لکھتے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ظاہر کیا جاتا ہے خلق میں ساتھ اس صفت کے اور ڈالا جاتا ہے لوگوں کے دل میں اور جاری کیا جاتا ہے زبانوں پر کہ یہ سچا ہے بر قیاس
قول اللہ تعالی کے ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمن ودا اور اسی طرح جھوٹ بولنے والے پر حکم کیا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے ثابت کیا جاتا ہے اوسکے لیے
عذاب جھوٹوں کا یا لوگوں میں جھوٹا مشہور کیا جاتا ہے اور لوگ اوس سے بغض رکھتے ہیں الخ **وعن ام کلثوم** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ اور روایت ہے ام کلثوم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے
وہ شخص جھوٹا جو صلح کرتا ہے درمیان لوگوں کے اور کہتا ہے باتیں نیک کہ باعث صلاح اور رفع نزاع کی ہوں اگرچہ جھوٹ ہوں اور پہنچاتا ہے باتیں یعنی ایک طرف
سے دوسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہتا ہے الخ یعنی کلام مقتضی ہے خیر کو نہ شر کو مثلا زید وعمرو میں بگاڑ ہے تو آپس کی اصلاح کے لیے کہتا ہے ایک طرف سے
دوسرے کو کہ وہ تجھکو سلام کہتا ہے اور تعریف کرتا ہے تیری اور کہتا ہے کہ میں دوست رکھتا ہوں اوسکو اگرچہ اوس نے نہ کہا ہو **وعن المقداد** بن الاسود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب رواہ مسلم اور روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت دیکھو تم تعریف کرنیوالوں کو پس ڈالو اونکے منہ میں مٹی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی جو کہ مبالغہ کریں تعریف میں بوجہ تمہاری طمع
مال کے برابر ہے کہ تعریف سے خوش ہو تم یا نہ ہو اونکے منہ میں مٹی ڈالو یعنی محروم کرو کہ کچھ نہ دو یا مراد یہ ہے کہ کچھ تھوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہے ساتھ ڈالنے خاک کے قلت حقارت میں
تاکہ ہجو نہ کریں تمہاری اور بعضے علماء نے اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہے چنانچہ مقداد جو کہ راوی اس حدیث کا ہے آیا ہے کہ ایک شخص کی کہ امیر المومنین عثمان کی تعریف
کرتا تھا اوسکے منہ میں مٹی ڈالی [illegible] تعریف کرنی الی کو اس لیے کہ وہ مغرور ہو کر متکبر ہوتا ہے جسکی تعریف کرتا ہے کہا خطابی نے کہ مداحین وہ لوگ ہیں جنکی عادت
پکڑ لی ہے انہوں نے تعریف کرنی کی بغیر تمیز کی درمیان حق باطل کی اور مستحق وغیر مستحق کی اور کیا ہے تعریف کو وسیلہ معاش کا اوسکی سبب سے ممدوح سے توقع ہوتی
ہے نفع کی پس جو کہ تعریف کرے کسی کی اچھی فعل اور امر محمود پر تاکہ اوسکو رغبت ہو اور بھلائیوں کی کرنی کی اور لوگوں کو رغبت ہو اوسکی اقتدا کی پس نہیں ہے
مداح یعنی داخل اس وعید میں **وعن ابی بکرۃ** قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق اخیک ثلاثا من
کان منکم مادحا لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا متفق علیہ اور روایت ہے
ابی بکرہ سے کہا تعریف کی ایک شخص نے ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف میں پس فرمایا حضرت نے وائے ہو تجھکو
تو نے گردن بھائی اپنے کی تین بار فرمایا جو شخص کہ تم میں سے تعریف کرنیوالا ضرور ہو چاہیے کہ کہے گمان کرتا ہوں میں فلانے کو ایسا یعنی صالح یا مثل اوسکی اور اللہ کافی ہے
حقیقت حال اوسکی کو اور حساب کرنیوالا اور جزا دینیوالا اوسکا ہے اور کہے یہ جب کہ گمان رکھتا ہے تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہے جیسی کہ تعریف کی اور
تعریف نہ کرے اور حکم نہ کرے خدا پر ساتھ جزم و یقین کے کسی کو کہ وہ ایسا ہے یعنی احتیاط کرے تعریف میں اور یوں کہے کہ گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہے واللہ اعلم اور جزم نہ کرے
بلاشبہ ایسا ہی ہے تا حکم علم الہی پر نہ ہو **ف** کاٹنا گردن کا بمعنی ذبح اور ہلاک جسمانی کے ہے استعمال کیا اوسکو بیچ ہلاک دین کے کہ ممدوح کو اوس سے عجب و غرور پیدا
ہوتا ہے جو ہلاک دنیا میں ہے اور یہ دین میں اور کبھی یہ تعریف باعث ہلاک دنیا کی بھی ہوتی ہے جیسے تعریف سنی اور مغرور ہوا اور جسکو ہلاک کیا اور اوسکی قصد
میں ہلاک کیا مار ڈالا **ف ۲** تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہے ایک تو یہ ہے کہ تعریف کرے اوسکی اوسکے منہ پر یہ قسم تو وہ ہے کہ نہی کی گئی ہے اوس سے اور
دوسری یہ ہے کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہے کہ خبر تعریف کی اوسکو پہنچے پس یہ بھی ہے نہی کی گئی اور تیسری یہ ہے کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ احتمال بغیر پہنچنے
اوسکے اور تعریف کرے اوسکی ساتھ چیز کی کہ وہ ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں عالمگیر **وعن ابی ھریرۃ** ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما الغیبۃ قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذکرک اخاک بما یکرہ قیل افرأیت ان کان

فِي أَخِي مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا
قُلْتَ لِأَخِيكَ مَا فِيهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
آیا جانتے ہو تم کیا ہی غیبت کہا بعض صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا دانا تر ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہی اپنے بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز صفت کی کہ
ناخوش ہو کہا بعض صحابہ نے پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بھائی میرے کے یعنی اوس شخص میں کہ ذکر اوسکو بدی کر کیا میں نے وہ چیز کہ کہتا ہوں میں یعنی اگر وہ صفت بد اوس میں
موجود ہو بیچ اوسکے کہا اور ہو اوسکو ناخوش لگتا ہی تو غیبت ہی فرمایا حضرت نے اگر ہو بیچ اوس شخص میں وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی اور اگر نہ ہو اوس میں وہ
چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق بہتان کیا تو نے یعنی غیبت یہی ہی کہ عیب کسی کا سچ کہے اور اگر سچ نہ کہے تو افترا و بہتان ہی نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم
کی میں یوں ہی کہ جسوقت کہے تو وہ عیب بھائی اپنے کی وہ چیز کہ اوس میں ہی پس تحقیق غیبت کی تو نے اوسکی اور جسوقت کہے تو وہ چیز کہ نہیں اوس میں پس تحقیق
بہتان کیا تو نے اوسپر **ف** جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت برا اور نسبت اور گناہوں کی زیادہ پھیلا ہوا ہی لوگوں میں کہ بہت ہی کم ایسے ہی لوگ کہ
بچے ہوں اوس سے یعنی غیبت کسی میں کچھ کی یاد کرنی کہ ساتھ ایسی عیب کے کہ ناخوش لگے اوسکو خواہ وہ عیب کہ بدن میں ہو اوسکے یا اوسکی عقل میں یا اوسکی دین میں یا اوسکی دنیا میں یا
خلق میں یا اوسکی نفس میں یا اوسکی مال میں یا اولاد میں یا ماں باپ میں یا بیوی میں یا اوسکی خادم میں یا کپڑے میں یا رفتار و گفتار میں یا ہیئت میں نشست یا برخاست
میں یا اوسکی حرکات سکنات میں یا زود رنجی یا ترشروئی اور تندخوئی میں یا خندہ روئی یا بشاشی میں اور سوا اسکی کچھ کہ متعلق ہی ساتھ اسکی خواہ ذکر
کرنا ساتھ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتھ آنکھ اور ہونٹ اور سر اور ہاتھ اور مانند اسکی کی اور قاعدہ کلیہ اس میں یہ ہی کہ جس چیز سے سمجھا دوی تو کسی کا نقصان
مسلمانوں کا اور غفلت میں ہو اسکی وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی منہ پر کہی اور ناخوش لگی اوسکو ستایا اور ایذا دی اور قباحت یہ ہی کہ ایسے بھی گناہ ہی کہ غیبت کا
یہ ہی کہ بخشوائی اوس سے جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہی اور اگر نہیں پہنچی ہی یا وہ مرگیا یا مسافت دور ہی تو استغفار کافی ہی
اور بخشوانی میں لازم نہیں ہی کہ تفصیل کہے بلکہ مبہم بطریق اجمال کی کافی ہی کہ کہے تیری غیبت کی ہی میں نے بخش دے اور حسن نے کہا استغفار کرنی کافی ہی اوسکی لیے
جسکی غیبت کی ہی یہی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث میں آیا ہی **ف٢** ذکر کرنا آدمی کی برائیوں کا بطریق اہتمام کی نہیں مضائقہ ہی اور
ایسے ہی اس صورت میں کہ ارادہ کرتا ہو بیان کرنی اور توقف ان کا اور جیسی غیبت کی یا ایک شہر والوں کی یا بستی والوں کی تو نہیں وہ غیبت یہاں تک کہ ان میں کسی ایک
کو معین کر کے نہ کہے جیسا ایک شخص روزہ رکھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی لیکن ضرر پہونچاتا ہی لوگوں کو ہاتھ اور زبان سے یا ہنسی کرتا ہی اوسکا ساتھ اور جسکی کہ اوس سے سنی ہی
غیبت اگر خبر پہونچا دی سلطان کو اوسکی تاکہ تنبیہ کری اوسکو پس نہیں گناہ ہی اسپر کذا فی فتاوی قاضی خان و عالمگیریہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا
اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ
وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ
اتِّقَاءَ فُحْشِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنے کا پس فرمایا اذن دو اسکو آنیکا پس
برا ہی اپنی قوم میں پس جب بیٹھا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نے بیچ ملاقات اوسکی کی اور تبسم کیا اور ساتھ اوسکی اچھی باتیں کیں پس جب چلا گیا وہ شخص عرض کیا
حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کہا تھا آپ نے اوسکی حق میں ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نے بیچ ملاقات اوسکی کی اور میٹھی باتیں کیں اوس سے پس فرمایا حضرت نے
کب پایا تو نے مجھکو فحش بولنے والا تحقیق بدترین آدمیوں کا نزدیک اللہ کی درجہ میں قیامت کی وہ شخص ہی کہ چھوڑیں اوسکو لوگ واسطے بچنے برائی اوسکی کی اور ایک
روایت میں واسطے بچنے فحش اوسکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** وہ شخص آیا تھا عیینہ بن حصن تھا اور سردار تھا مؤلفۃ القلوب سے سرداران عرب سے اور دینی

لوگوں نے بہت نقصان اٹھایا اور مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا بات ان لوگوں سے ہی حضرت کی حیات میں ظاہر ہوئی اور بعد وفات آنحضرت کی مرتد ہوگیا اور

اور حضرت ابوبکر کی خلافت میں اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کے مسلمان ہوا اور اوس وقت میں کہ آنحضرت کے پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کا خالص تھا اور کہا گیا کہ

آنحضرت کا اوس کی نسبت علامات نبوت اور معجزات سے یہ فرمانا کہ خبر غیب ہے اور حقیقت حال اوسکی یہی تھی آخر کو آپ کے بعد مرتد ہوا اور غیر اوس کے تھوڑی سی آئی اور

اوسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اوسکی کی تھی تا لوگ اوس کو پہچانیں اور فریب نہ کھاویں اور فتنہ میں نہ پڑیں پس غیبت نہ تھی اور نووی نے کہا کہ حضرت کی لوگوں کی

کلام میں واسطے تالیف قلوب اوس کی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہے غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات

اور مداہنت کی یہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہے واسطے اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونوں کی اور یہ مباح ہے اور بعض اوقات میں اچھی ہے اور مداہنت خرچ

کرنا دین کا ہے واسطے کسی اصلاح کی اور یہ بڑا فائدہ ہے لائق یاد رکھنے کے ہے کیونکہ اکثر لوگ غافل ہیں اس سے یا درمیان دونوں کے فرق نہیں جانتے ہیں اور حضرت نے

جو فرمایا کہ کب پایا تو نے مجھ کو فحش کرنے والا حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ نے مخالفت کی ظاہر و غائب میں یعنی پیٹھ پیچھے برا کہا اور منہ پر بھلا کہا

غائب میں واسطے نصیحت کی فحش گوئی سے ہے اس حدیث کے واسطے کہ آپ نے فرمایا وہ لوگ کہ جن سے لوگ ڈریں فحش سے بدترین ہیں اور مدارات

نہیں لوگ ملاقات کرتے تھے ان سے فحش کی وجہ سے اور شر سے بچنے کو اور جو شخص بے پروا ہوا اس کے منہ پر اس کو برا کہا اور برا خلق ہے جو کہ

اور اس کو لوگ سبب سے پرہیز کرتے ہیں اس کی برائی اوسکی سے پرہیز **وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل امتی معافی الا**
المجاهرین وان من المجاهرة ان یعمل الرجل باللیل عملا ثم یصبح وقد ستره الله فیقول یا فلان عملت البارحة کذا وکذا وقد بات
یستره ربه ویصبح یکشف ستر الله عنه متفق علیه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری عافیت میں ہے

یعنی بخشی جاوے گی اور نہیں مواخذہ ہوگا سب کی مگر ظاہر کرنے والے گناہ کے اور تحقیق البتہ برائی ہے یہ کہ کرے آدمی رات کو کوئی عمل پھر صبح کرے حالانکہ

تحقیق چھپایا تھا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی اوس کے عمل کو لوگوں سے اور پردہ پوشی کی تھی اوسکی کہ نہیں معلوم ہوا اور اوسکو دوستوں میں بیان کرے کہ اے فلانے کیا میں نے

شب گذشتہ ایسا ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تھی اوسکی پروردگار اوسکے نے اور صبح کرتا ہے کھولتا ہے پردہ اللہ کا اپنے

سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ ملامت کی جاتی ہے یعنی غیبت نہیں ہے تا کہ ملامت نہ کرے ساتھ اعلان گناہ

کرنے والے کے اور طیبی نے بھی یہی لکھا ہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اوپر اس کے بلکہ معنی وہ ہیں جو کہ ترجمہ میں مذکور ہوئے اور شیخ مرحوم نے کہا کہ

کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ برا کام کرتا ہے پوشیدہ اور جو کہ چھپا ہے اوسکا اظہار کرتا ہے غیبت اوسکی غیبت نہیں کہا ہے علماء نے

کہ جائز ہے غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگوں کو بدعت کی طرف بلاوے اور وقت فتوی اور اظہار ظلم کی اور جائز ہے

غیبت بقصد نصیحت و تحذیر مشورہ کی اور راویان اخبار و احادیث کی **وذکر حدیث ابی هریرة من کان یؤمن بالله فی باب الضیافة**

اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کہ جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ پر باب الضیافۃ میں **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن انس قال قال**

رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترک الکذب وهو باطل بنی له فی ربض الجنة ومن ترک المراء وهو محق بنی له فی وسطها
ومن حسن خلقه بنی له فی اعلاها رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن وکذا فی شرح السنة وفی المصابیح قال غریب

اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جھوٹ کو اور وہ باطل ہے بنایا جاتا ہے اوسکے لیے محل بیچ کنارہ بہشت کے

اور جو شخص چھوڑ دے جھگڑا اور حالت میں کہ ہو حق پر بنایا جاتا ہے اوسکے لیے مکان بیچوں بیچ بہشت کے اور جس شخص نے اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہے مکان اوسکے لیے

بیچ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی بیچ شرح السنہ کے اور بیچ مصابیح کے کہا کہ حدیث غریب ہے **ف**

اور ہو جو چاہتا ہو وہ قید سے نہیں نکلتی یعنی جھوٹ بولنا بعضے موضع میں جائز ہے جیسے کہ جنگ میں بشرطیکہ موجب عہد شکنی کا نہو اور صلح کروانے میں اور نجات
کسی مسلمان میں کہ ناحق مارا جاتا ہے یا جو کہ دو بیویاں رکھتا ہے جائز ہے کہ ہر ایک سے کہے کہ تجھی کو زیادہ چاہتا ہوں اور جو حق پر ہے یعنی اگرچہ حق بجانب اوسکے
ہو اسکو بھی ترک کرے یعنی ازراہ تواضع اور کسر نفسی کے اور سیرچ غلام رعی کی ہے کہ سکوت کرلے سی باوس پر کہ کوئی خلل دین میں نہ پہنچے امام شافعی رحمۃ اللہ سے
منقول ہے کہ فرمایا بحث و مناظرہ نکیا میں نے ہرگز مگر دوست رکھا میں نے کہ حق اوسکے ہاتھ پر خصم میری کی ظاہر ہو اور کہا امام حجۃ الاسلام نے کہ حد مراء کی جھگڑا
کی اعتراض کرنا ہے اوپر کلام غیر کی ساتھ ظاہر کرنے خلل کی اوسمیں باعتبار لفظوں کی یا معنوں کی یا بیچ قصد متکلم کی اور ترک مراء یہ کہ ترک کرے انکار و اعتراض کو
ہر بات کا اسے سنے پس اگر حق ہو تصدیق کرے اوسکی اور اگر باطل ہو اور نہو متعلق ساتھ امور دین کی تو سکوت کرے اوس سے اور حسن خلق شامل ہے تمام علمی اوصاف و کمالات
کو اور اکثر اطلاق اوسکا بیچ عرف زمان کی کشادہ پیشانی اور حسن معاشرت پر آتا ہے ۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس الجنۃ تقوی اللہ وحسن الخلق اتدرون ما اکثر ما یدخل الناس النار الاجوفان الفم
والفرج رواہ الترمذی وابن ماجۃ ۔ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمیوں کو
بہشت میں یعنی اسباب دخول کرنے اونکی کی بہشت میں سے متفاوت ہیں کی اون میں سے کونسی چیزیں ہیں کہ اکثر سبب ہوتی ہیں وہ تقوی ہے اللہ کا اور حسن خلق کیا جانتے
تم کہ کیا چیز اکثر داخل کرتی ہے آدمی کو آگ میں وہ چیزیں کھوکھلی منہ اور شرمگاہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** ادنی تقوی کا یہ ہے کہ بچے شرک سے اور اعلی
اوسکا یہ ہے کہ بچے ہر خطرہ ماسوائے اللہ سے اور حسن خلق یعنی ساتھ خلق کی کہ ادنی اوسکا ترک کرنا ایذا اونکی کا ہے اور اعلی اوسکا یہ ہے کہ احسان کرے اوسپر کہ جو بے
ادبی کرے اوسکو کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نے کہا کہ خوش خلقی ہے داخل تقوی میں ہے پس ذکر اوسکا بعد ذکر تقوی کی تخصیص بعد تعمیم ہے مگر یہ کہ مراد تقوی سے
اعمال ظاہری لیں اور حسن خلق سے اخلاق باطن اور طیبی نے کہا کہ تقوی اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کی ساتھ خالق کی کہ بچے تمام نواہی سے اور بجا لاوے تمام اوامر کو
اور حسن خلق اشارہ ہے طرف حسن معاملہ کی ساتھ خلق کی اور منہ کہ زبان ہے داخل ہے اوسمیں سب کھانا اور پینا حرام کا اور کہنا کلام ممنوع اور بیہودہ اور
لاطائل کا ساتھ زبان کی ہے اور شرمگاہ یعنی ستر مرد و عورت کا کہ اکثر آدمی بسبب اوسکے مخالفت حق کرتا ہے اور مغلوب شہوت ہو جاتا ہے **وعن** بلال بن الحارث
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الخیر ما یعلم مبلغھا یکتب اللہ لہ بھا رضوانہ الی یوم
یلقاہ وان الرجل لیتکلم بالکلمۃ من الشر ما یعلم مبلغھا یکتب اللہ لہ بھا علیہ سخطہ الی یوم یلقاہ رواہ فی شرح السنۃ و
روی مالک والترمذی وابن ماجۃ نحوہ ۔ اور روایت ہے بلال بن حارث سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق آدمی البتہ بولتا ہے
ایک بات بھلائی کی نہیں جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہے اللہ واسطے اوسکی بسبب اوسکی خوشنودی اپنی اوس دن تک کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے اور تحقیق آدمی
البتہ بولتا ہے ایک بات برائی کی نہیں جانتا قدر اوسکی ثابت کرتا ہے اللہ بسبب اوسکی اوپر اوسکی خفگی اپنی اوس دن تک کہ ملاقات کرے اوس سے نقل کی شرح السنہ میں
اور روایت کی مالک ترمذی اور ابن ماجہ نے مانند اسکی **ف** ثابت کرتا ہے خوشنودی اپنی یعنی دنیا میں توفیق دیتا ہے ایسی چیزوں کی کہ راضی ہو اللہ اوس سے اور برزخ
میں بچاتا ہے عذاب قبر سے اور فراخ کی جاتی ہے قبر اوسکی اور کہا جاتا ہے سو رہ مانند سونے عروس کی اور روز قیامت کے اوٹھے گا سعید اور اللہ تعالی کی سایہ میں ہوگا
پھر ختم ہوگا بہشت میں اور وہاں نعمتیں ہوں گی اور خفگی کی اوسکی حق میں عکس اسکے سمجھنا چاہیے یعنی اوس دن تک کہ ہمیشہ میں ہوں گے اور خفگی اور
اوسکا ختم نہ ہوگا اور نظیر اسکی قول اللہ تعالی کا ہے بیچ حق ابلیس کے ان علیک لعنتی الی یوم الدین اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ مراد بولی بات سے کلمہ حق
کہنا ہے نزدیک سلطان ظالم کے تاکہ باز رہے اوس ظلم سے اور بری بات کلمہ باطل کہنا نزدیک بادشاہ کی کہ ضرر کرے اور ظاہر حدیث سے عام معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کلمہ ہو
الخ ۔ **وعن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویل لمن یحدث فیکذب لیضحک

القوم ويل له ويل له رواه احمد والترمذي وابوداود والدارمي اور روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے نقل
کرتے ہیں کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے واسطے اس شخص کے کہ بات کرے پس جھوٹ بولے تاکہ ہنساوے ساتھ اسکے قوم کو خرابی ہے واسطے اسکے خرابی ہے واسطے اسکے
نقل کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے ف ویل کے معنی ہیں ہلاکت عظیم یا نام ایک غار کا ہے جہنم میں اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید اور
تشدید کے ہے وعید میں جھوٹ بولنے اس قدر سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنے یاروں کے اور ہنسانے کے تو نہیں ہے ڈر لیکن اسکو بھی عادت
وپیشہ بنا لینا بری ہے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہ ہو اگرچہ مشروع ومسنون ہے لیکن ہمیشہ اسی میں رہنا برا ہے کہ ضائع کرتا ہے اوقات کو جیسے حدیث آیندہ میں فرمایا ہے وعن
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليقول الكلمة لا يقولها الا ليضحك بها الناس يهوي
بها ابعد ما بين السماء والارض وانه ليزل عن لسانه اشد مما يزل عن قدمه رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہیں بولتا ہے اسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اسکے لوگوں کو گرتا ہے سبب
اسکے بیچ دوزخ میں گرنا کہ دور تر ہے مسافت مبدا اور منتہی اسکی کی اس مسافت سے کہ درمیان آسمان وزمین کے ہے اور تحقیق بندہ پھسلتا ہے سبب
زبان کی اپنی زیادہ اس سے کہ پھسلے سے قدم اپنے سے نقل کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے نکلے ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا اسکو
بہ نسبت ضرر کرنے اوسکی کے پاؤں سے پھسلنے کی اس لئے کہ ضرر بدنی سہل تر ہے ضرر دینی سے وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من صمت نجا رواه احمد والترمذي والدارمي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات دنیا سے دنیا وآخرت میں اسلئے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہے زبان
کے سبب سے پہونچتی ہے نقل کیا اسکو احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم ہے ایک تو ضرر محض ہے
اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمیں ضرر بھی ہے اور نفع بھی اور چوتھا وہ کہ نہ اوسمیں ضرر ہے اور نہ نفع پس جسمیں کہ ضرر محض ہے ضرور لازم ہے خاموشی اس
اور ایسی ہی وہ کہ ضرر ونفع دونوں رکھتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے حاصل کرنے نفع کی سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہے اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اوسکے سبب
ضائع کرنے وقت کا ہے اور وہ بھی نقصان ہے رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوسمیں بھی خطرہ وآفت ہے کہ کبھی ہوتا ہے آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور
فضول کلام کی ہو جاتی ہے اور تمیز وہ دریافت کرنا اوسکا بھی مشکل ہے پس خاموشی بہتر ہے کہ زبان کی آفتیں بہت ہیں کیا خوب کہا ہے کسی نے
الانسان جرمه صغير وجرمه كبير وكثير وعن عقبة بن عامر قال لقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما النجاة فقال
امسك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك على خطيئتك رواه احمد والترمذي اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات
کی میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے کیا ہے سبب نجات کا یعنی دنیا وآخرت میں فرمایا محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجائش دے تجھکو
گھر تیرا اور رو تو اوپر گناہوں اپنے کے نقل کیا احمد اور ترمذی نے ف املک ساتھ زبر ہمزہ کی اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکھ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہیں ہے
خیر کہا ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ بند کر اپنی زبان کو مگر اوس حال میں کہ نفع دینے والا ہو اپنی بہتری کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال
اپنی کو اور گنجائش دے تجھکو گھر تیرا یعنی کہ رہ تو اوسمیں اور نہ نکل مگر ضرورت اور تنگدل ہو جیسی سے اوسمیں بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہے
شر وفتنہ سے اسی لئے کہا گیا ہے یہ زمانہ زمان السکوت وملازمة البيوت والقناعة بالقوت الى ان تموت اور کہا طیبی نے کلمہ ظاہر میں امر ہے گھر کو اور حقیقت میں
مخاطب پر یعنی بیٹھ گھر میں مشغول ساتھ عبادت مولی کی اور یعنی اگر رو نا آوے تو بتکلف رو نا کی دنیا وم ہو اپنی گناہوں پر وعن ابي سعيد
رفعه قال اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء كلها تكفر اللسان تقول اتق الله فينا فانما نحن بك فان استقمت استقمنا وان اعوججت

[illegible] ... جس وقت کہ صبح کرتا ہی بنی آدم ... فرمایا آنحضرت ... ہیں کہ

تو سارے اعضا اس کے عاجزی کرتے ہیں زبان سے ... کہتے ہیں کہ ڈر اللہ سے ہمارے حق میں اس واسطے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی رہے

سیدھے رہیں گے ہم اور اگر تو ٹیڑھی ہوگی ٹیڑھے ہوں گے ہم ... روایت کی ترمذی نے **ف** ... زبان کا ... اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہیں اور اگر وہ

فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد ہیں ... ہر ... زبان کی ... جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان

دل کی ہی ... بیان کرتی ہی جو اعضا اوسپر عمل کرتے ہیں **وعن علي بن**

الحسين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه رواه مالك واحمد ورواه

ابن ماجة عن ابي هريرة والترمذي والبيهقي في شعب الايمان عنهما اور روایت ہی علی بن حسین سے یعنی حضرت امام زین العابدین سے کہ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلام آدمی کی خوبی ہی چھوڑ دینا اسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اوسکو نقل کیا مالک اور احمد نے اور نقل کیا

ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے اور ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں دونوں یعنی ابو ہریرہ اور علی بن حسین سے **ف** یعنی علامت ہی کمال ایمان کی ترک کرنا

اوس کام کا ... اور نہ فائدہ اوسکے متعلق ہو ... اوسکا اہتمام کرے اور اوسکا مشغول ہو ساتھ عمل کرنے اوس کے

یعنی ... ضروری ... کہ ... اہتمام اوسکا رکھتا ہی وہ یہ کہ متعلق ہی ضرورت حاجات ... کی

اور ... اوسکی ... معاش کی ... اور کپڑا کہ ستر ڈھانکی اور بیوی کہ سبب عفت ستر ... کی

... وہ چیزیں کہ ... حاجت ... وہ چیزیں کہ لذت پاوی ... اور فضول اقوال و افعال و تمام حرکات سکنات

اور متعلق معاد کی سلام اور ایمان اور احسان ہی ... کہ حدیث جبرئیل میں ... کتاب الایمان کی مذکور ہوا ... کہ جو چیزیں ضروری ہیں ... معاد

میں ... کی ... نہیں ... اور سوای اوسکی لایعنی ہیں ... کہ وہ چیزیں ... کی ... اور کہا امام غزالی نے کہ حد

لایعنی کی یہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اوس چیز کی کہ اگر سکوت کرتا اوس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال میں ... توساتھ ایک دوست

پیش ... اون ... احوال ... اور اون چیزوں کا کہ ... مانند پہاڑوں اور ... کی اور ... اور ... کہانی اور کپڑی

وغیرہ ... اگر سکوت کرتا تو ... نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا **وعن انس قال توفي رجل من الصحابة فقال رجل**

ابشر بالجنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اولا تدري فلعله تكلم فيما لا يعنيه او بخل بما لا ينقصه رواه الترمذي

اور روایت ہی انس سے کہ کہا وفات کیا ایک شخص نے صحابیوں میں سے پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہونے بہشت کے یعنی برکت صحبت

آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہی تو یہ بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال پس شاید کہ اوس نے کلام کیا ہو بیچ اوس چیز کی کہ ضرور نہو

اوسکو یا بخل کی ہو ساتھ ایسی چیز کی کہ ... اوسکو نقل کیا ترمذی نے **ف** یعنی جیسی کہ تعلیم علم اور ... کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا

... حاصل یہ کہ کیونکر حکم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے اوسکی بہشت میں شاید کہ کلام لایعنی کیا ہو ... بخل کیا ہو ... سوال ...

... ہوا ہو اور ... بہشت سے ... کیا گیا ہو **وعن سفيان بن عبد الله الثقفي قال قلت يا رسول الله ما اخوف ما تخاف**

علي قال فاخذ بلسان نفسه وقال هذا رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے کہا کہا میں نے یا رسول اللہ

... خوفناک ہی ... چیزوں ... تم ... سفیان کی پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہ ... بہت ...

... کی ... اسکو **وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه**

وسلم اذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتا ہے اوس سے فرشتہ یعنی محافظت کرنے والا کوس بھر بسبب بدبو اوس چیز کے کہ لایا ہے بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** سفيان بن اسيد الحضرمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كبرت خيانة ان تحدث اخاك حديثا هو لك به مصدق وانت به كاذب رواه ابوداود اور روایت ہے سفیان بن اسد حضرمی سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہت بڑی بات ہے از روئے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو بھائی اپنے سے کہ وہ تجھکو ساتھ اوس بات کے سچا جانتا ہو اور تو اوس بات میں جھوٹ بولتا ہو یعنی جھوٹ بولنا تو ہر حال بری ہی اور اس صورت میں بہت بری ہے نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان ذا وجهين في الدنيا كان له يوم القيامة لسانان من نار رواه الدارمي اور روایت ہے عمار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ہو دو رویہ دنیا میں ہوگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانیں آگ کی نقل کی یہ دارمی نے **ف** دو رویہ اوسکو کہتے ہیں کہ جو کسی کے سامنے ہو تو ایسی باتیں کرے کہ وہ جانے کہ یہ میرا دوست ہے اور اوسکی پیچھے ایسی باتیں کرے کہ باعث اوسکی ایذا کا ہوں اور مضمون اسی کا دو رویہ ہے کہ وہ شخص دو شخصوں عداوت رکھنے والوں میں سے ہر ایک پاس جا کر ایسی باتیں کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ میرا دوست ہے یعنی ہر ایک کے پاس جاکر دوسرے کو برا کہتا ہے اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہے ہر ایک جانتا ہے کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وفي اخرى له ولا الفاحش البذي وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ زبان درازی کرنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیچ ایک روایت بیہقی کی اور نہیں ہوتا مومن فحش بکنے والا زبان درازی کرنے والا یعنی اس روایت میں صف کیا فاحش کو ساتھ بذی کی یعنی نہیں ہی مومن فحش کہنے والا زبان دراز اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكون المؤمن لعانا وفي رواية لا ينبغي للمؤمن ان يكون لعانا رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنے والا اور عادت کرنے والا اوسکی اور بیچ ایک روایت کے ہے یہ الفاظ ہیں نہیں لائق ہے مومن کو یعنی مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا **وعن** سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بجهنم وفي رواية ولا بالنار رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ لعنت خدا کی یعنی یہ مت کہو ایک دوسرے کو کہ تجھ پر لعنت خدا کی ہو اور نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ غضب الہی کے یعنی نہ کہو کوئی کسی کو کہ غضب الہی تجھ پر ہو اور دوزخ میں جا تو اور ایک روایت میں ہے کہ نہ کہا آگ کی یعنی کہ تو آگ میں جا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **وعن** ابي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان العبد اذا لعن شيئا صعدت اللعنة الى السماء فتغلق ابواب السماء دونها ثم تهبط الى الارض فتغلق ابوابها دونها ثم تأخذ يمينا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الى الذي لعن فان كان لذلك اهلا والا رجعت الى قائلها رواه ابوداود اور روایت ہے ابی درداء سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بندہ جس وقت کہ لعنت کرتا ہے کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑھتی ہے لعنت طرف آسمان کی پس بند کیے جاتے ہیں دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اوترتی ہے لعنت طرف زمین کی پس بند کیے جاتے ہیں دروازے اوسکے نزدیک نزول لعنت کے پھر پھرتی ہے داہنے اور بائیں یعنی ایدھر اودھر ہوتی جاتی ہے پس جس وقت نہیں پاتی راہ پھر آتی ہے طرف اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہے پس اگر ہوتا ہے وہ لائق اوسکے تو پہنچتی ہے اوسکو اور اگر نہیں ہوتا وہ لائق اوسکے پھر آتی ہے لعنت طرف کہنے والے اپنے کے

نقل کیا ہے ابو داؤد نے ف یعنی جب لعنت کی جاتی ہے کسی پر تو اول ہی تو عاید اوپر اس کے نہیں ہوتی بلکہ چڑھ جاتی ہے آسمان پر اور جب جگہ کہیں
نہیں پاتی تو متوجہ ہوتی ہے اوپر اس کے اور اگر وہ مستحق اس کا نہیں ہوتا تو پھر آتی ہے لعنت بھیجنے والے پر پس جب تک کہ یقین نہ ہو کہ وہ مستحق لعنت کے ہونے
کا ہو تو بچنا لعنت کا ہو بغیر شارع کی تعیین نہیں ہے ت وعن ابن عباس ان رجلا نازعته الریح رداءہ فلعنھا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تلعنھا فانھا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ ایک شخص کی اوڑھنی ہوا نے اڑائی چادر پس لعنت کی ہوا پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ لعنت کر تو اس کو کیونکہ وہ حکم کی گئی ہے
تحقیق شان یہ ہے کہ جو شخص لعنت کرے کسی چیز پر کہ نہیں ہے وہ لائق لعنت کی پھر آتی ہے لعنت اوپر اس کے نقل کیا اس کو ترمذی نے اور ابو داؤد نے ف حکم کی گئی ہے
ساتھ چلنے کے اور مسخر ہے اسکو دخل نہیں ہے کچھ تنگی کا اور فراخی کا اور وہ چلانے والی اسکو اللہ تعالیٰ ہے پس ستانا اسکا بیجا ہے اسی طرح جو چیز کہ نزول حوادث
زمانہ کی ہو اور وہ جو احکام الٰہی ہیں چاہیے کہ باطن اور ظاہر میں ساتھ ان کے زبان کی راضی ساکت ہو اور اگر ان میں بحکم نعمت بشری کی تغیر ہو تو چاہیے کہ
زبان کو نگاہ رکھے ت وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی
احب ان اخرج الیکم وانا سلیم الصدر رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پہنچا دے مجھ کو کوئی
میرے صحابیوں میں سے کسی کی طرف سے کوئی چیز یعنی تقصیرات افعال اور خصلتوں سے کہ فلانے نے ایسا کیا اور فلانے نے یوں کہا اور فلانا ایسا ہے اس لیے
کہ میں دوست رکھتا ہوں یہ کہ نکلوں میں طرف تمہارے اس حال میں کہ صاف سینہ ہوں یعنی کسی پر غصہ اور کینہ سے پاک نقل کیا ابو داؤد نے
ف اس میں تعلیم ہے کہ کسی کو نہ چاہیے کہ نزدیک لیڈروں اور بزرگوں کی نقل کرے کسی کی کسی کی طرف سے برائی کی باعث عداوت و کینہ کی ہو
سبب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی یہ کہ نکلیں سینہ صاف حال میں کہ اس کا کینہ نہ ہو اپنے صحابیوں سے ت وعن عائشۃ قالت
قلت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبک من صفیۃ کذا وکذا تعنی قصیرۃ فقال لقد قلت کلمۃ لو مزج بھا البحر لمزجتہ رواہ
احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کیا میں نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کفایت ہے تم کو صفیہ سے
ایسا اور ایسا مراد رکھتی تھیں عائشہ اس سخن سے کوتاہ قد ہونا یعنی عائشہ نے چاہا کہ ان کی عیب بیان کریں سامنے آنحضرت کے پس فرمایا کہ کہی ہے تو نے
غیبت کا یہ کلمہ کہ اگر ملایا جائے ساتھ دریا کے البتہ غالب ہو اور بدل دے رنگ اس کا نقل کیا احمد اور ترمذی
اور ابو داؤد نے ف یعنی جب کہ باوجود اس وسعت کے تغیر کر دے اور غالب آئے تو پھر اعمال کا کیا حال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ غیبت حقارت کے قسم
عیب ہے کہ بات ادنیٰ کو بھی غیبت اور غلط کہا ہے اور ذکر کرنے بعض عیب کو بھی کہا ہے کہ مراد قول عائشہ کا اشارہ کی طرف
بالشت یعنی کوتاہ ہونا بعض علما کہتے ہیں کہ اس قدر حیثیت سے کوتاہی کی شرح میں کہا ہے کہ زبان سے کہ وہ کوتاہ قد ہیں یا اشارہ کیا ہو ساتھ بالشت کے
کہ وہ کوتاہ قد ہیں پس ان دونوں میں برابر ہے قول اور فعل کی راہ سے ت وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما کان الفحش فی شیء الا شانہ وما کان الحیاء فی شیء الا زانہ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا فحش یعنی سخت کلامی کسی چیز میں یعنی کسی مرد میں مگر کہ عیبناک کر دیتا ہے اس کو اور نہیں ہوتی حیا کسی چیز
میں مگر کہ زینت دیتی ہے اس کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی ہے اس میں مبالغہ کہ اگر بالفرض فحش اور حیا جمادات میں ہو تو اس کو بھی عیبناک کر دے اور زینت دے
ت وعن خالد بن معدان عن معاذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی
من ذنب قد تاب منہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بمتصل لان خالدا لم یدرک معاذ بن جبل

روایت ہے خالد بن معدان سے اوس نے نقل کی معاذ بن جبل سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ عار دلاوے یعنی سرزنش و ملامت کرے اپنے بھائی
مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کے کہ ہو اوس سے نہ مرے گا وہ عار دلانے والا یہاں تک کہ کرے وہ عار دلانے والا اوس گناہ کو یعنی حضرت عار دلانا اوس گناہ سے کہ
توبہ کر چکا ہے اوس سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اوس کا متصل اسلیے کہ خالد نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کر چکا ہے
اور اگر توبہ نہیں کی ہے اور اوس گناہ میں گرفتار ہے تو سرزنش کر سکتے ہیں اوسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کے نہ ہو بلکہ بقصد و بنیت نصیحت کے اور باز رکھنے کے اوس سے
اور تیسیر میں قول اوس حدیث کا منقول ہے امام احمد بن حنبل سے اور اس روایت میں اگرچہ ترمذی نے کلام کیا لیکن کہا عراقی نے کہ روایت کیا اوسکو محمد طبرانی نے ساتھ اسناد
جید کے **وعن واثلة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تظهر الشماتة لأخيك فيرحمه الله ويبتليك رواه
الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے واثلہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ظاہر کر خوشی کو واسطے مسلمان
بھائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان پڑے بلا اور رنج دینی یا دنیوی میں تو خوش نہو بسبب شماتت کے کہ رحم کرتا ہے اوسپر اگر خوش ہووے گا تو رحم کرے گا خدا تعالیٰ
اوسپر اور مبتلا کرے گا تجھکو ساتھ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وعن عائشة** قالت قال النبي صلى الله عليه
وسلم ما أحب أني حكيت أحدا وأن لي كذا وكذا رواه الترمذي وصححه اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
میں نہیں دوست رکھتا یہ کہ نقل کروں میں کسی کی حالت اگرچہ ہو میرے لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ پاؤں میں کتنا ہی مال دنیا کی سبب اس نقل کے نقل کی
یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو **ف** حرام ہے نقل کرنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہے غیبت میں **وعن جندب** قال جاء
أعرابي فأناخ راحلته ثم عقلها ثم دخل المسجد فصلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سلم أتى راحلته
فأطلقها ثم ركب ثم نادى اللهم ارحمني ومحمدا ولا تشرك في رحمتنا أحدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتقولون
هو أضل أم بعيره ألم تسمعوا إلى ما قال قالوا بلى رواه أبو داود اور روایت ہے جندب سے کہا آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹھایا اوس نے
اپنے اونٹ کو پھر باندھا پاؤں اوسکا رسی سے پھر داخل ہوا مسجد میں پس نماز پڑھی پیچھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب سلام پھیرا اس اعرابی نے آیا اپنے اونٹ کے
پاس کھولا اوسکو پھر سوار ہوا پھر پکارا یا الٰہی رحم کر مجھ پر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت میں کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم
کہ یہ گنوار زیادہ گمراہ ہے یا اونٹ اوسکا کیا نہیں سنا تم نے اوس چیز کو کہ کہی اوس نے کہا صحابہ نے کہ ہاں سنا ہے نقل کی یہ ابوداؤد
نے **ف** یعنی اپنی جہالت سے رحمت اللہ کو تنگ کیا حضرت خدا کی رحمت میں تنگی کرنی چاہی اور یہ بات نہایت بری ہے اور دعا کرنی چاہیے تمام مومنین
اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے **وذكر** حديث أبي هريرة كفى بالمرء كذبا في باب الاعتصام في الفصل الأول اور ذکر کی
گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بس ہے آدمی کو جھوٹ کافی ہے آدمی کو باب الاعتصام کی فصل اول میں **الفصل الثالث** تیسری فصل **عن**
أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى واهتز له العرش رواه البيهقي في
شعب الإيمان روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تعریف کیا جاتا ہے فاسق یعنی شرابی زناکار اور سوا اوسکے غضب فرماتا
غصہ ہوتا ہے پروردگار تعالیٰ یعنی تعریف کرنے والے پر اور ہلتا ہے اور کانپتا ہے بسبب غضب اوسکی کی عرش نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف**
ہلنا عرش کا یا تو محمول ہے حقیقت پر یا کنایہ ہے وقوع ہونے امر عظیم سے اسلیے کہ ہر تعریف فاسق کی راضی ہونا ہے ساتھ اوسکے ناراضی خدا کے
حق کی ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ہو موجب کفر کا اسلیے کہ قریب ہے یہ کہ پہنچے طرف حلال جاننے حرام کے اسی تعریف کرنی اکثر علماء کی اہل دنیا کی اور تعریف
ریاکار کی داخل ہے اس میں اور جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا بچنا اس بلائے عظیم سے حق ہے کہ اوسکی تعریف

ع وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِلَالِ کُلِّہَا اِلَّا الْخِیَانَۃَ وَالْکِذْبَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اور روایت ہے ابو امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہے مسلمان اوپر ہر طرح کی خصلت کے سوا خیانت و جھوٹ کی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے ف یعنی مومن کامل میں سب خصلتیں بری ہو سکتی ہیں یا وہ پیدا کیا جاتا ہے ساتھ صدق و امانت پر کہ مقتضا ہے تصدیق و ایمان کی اور یہ مبالغہ ہے بیچ نفی ان دونوں صفتوں کے مومن سے اور ان دونوں کا ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد منع کرنا ان صفتوں سے ہے یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہوں ساتھ ان صفتوں کے ع وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ اَنَّہٗ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ اَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے یہ کہ کہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آیا ہوتا ہے مومن بزدل فرمایا ہاں پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کے کہ کیا ہوتا ہے مومن بخیل فرمایا ہاں پھر کہا گیا واسطے آپ کے کیا ہوتا ہے مومن بہت جھوٹا فرمایا کہ نہیں نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے ف یعنی مومن میں جمع نہیں ہوتا ہے اعلیٰ کہ صدق ایمان ایمان کی منافی کذب کی ہے کہ نفس المومن باطل ہو جاتی ہے اور یہ بھی محمول ہے اوپر تاویلات سابقہ کی اور بیچ لانے کذاب کی صیغہ مبالغہ کا ہے اشارہ ہے کہ اگر کبھی کم بشریت کی بیچ بعضی جگہ کی کہ خالی اغراض فاسدہ سے ہے ہو جھوٹ واقع ہو جائے تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا تابعی ثقہ اور جلیل القدر اہل مدینہ سے نہایت صالح متقی تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک بچھونے پر نہیں سوئے اور وقت مرگ کی کہتی ہیں کہ جان دی اور ان کی پیشانی میں کثرت سجدہ سے نشان ہو گیا تھا اور نہایت قانع تھے کسو سے نذرانہ بادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھے اور اور مناقب ان کی بہت ہیں ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَیَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ فَیَاْتِی الْقَوْمَ فَیُحَدِّثُہُمْ بِالْحَدِیْثِ مِنَ الْکِذْبِ فَیَتَفَرَّقُوْنَ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْہُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا اَعْرِفُ وَجْہَہٗ وَلَا اَدْرِیْ مَا اسْمُہٗ یُحَدِّثُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ تحقیق شیطان بصورت آدمی کے بیچ صورت ایک شخص کی یعنی کسی آدمی کی آ کر ایک قوم پر خبر دیتا ہے ان کو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتے ہیں قوم پس کہتا ہے ایک شخص ان میں سے سنا میں نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں میں چہرہ اوس کا اور نہیں جانتا نام اوس کا نقل کی یہ مسلم نے ف مراد خبر سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یا مطلق خبر جھوٹی اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہے اوپر کہ احتیاط و تحری کرے بیچ حدیث میں کہ معلوم کرے صحیح و غیر صحیح ہونا اوس کا اور جو کچھ کہ سنے اور جس سے سنے نقل کرے بغیر دریافت صدق اوس کی کے اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کے نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ یہ ایسا حکم ہے کہ اطلاع اوپر غیب کی ہے آنحضرت سے سن کر کہا حکم مرفوع میں ہے ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ مُحْتَبِیًا بِکِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَہٗ فَقُلْتُ یَا اَبَا ذَرٍّ مَا ہٰذِہِ الْوَحْدَۃُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوَحْدَۃُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَۃِ وَاِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِّنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہے عمران بن حطان سے کہا عمران نے کہ آیا میں ابوذر کے پاس پس پایا میں نے ان کو مسجد میں گوٹ ماری ہوئی ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے اے ابوذر کیا ہے یہ تنہائی یعنی کیوں نہیں صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ و استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تنہا بیٹھنا بہتر ہے بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کے اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کے بہتر ہے تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہے چپ رہنے سے اور چپ رہنا بہتر ہے سکھلانے برائی کی سے یعنی اور یہ ہیں سکوت پر گوشہ نشینی و تنہائی ہے ف تنہا بیٹھنا ابوذر کا یعنی چونکہ اس وقت میں لائق مجالس کے اعتنا اور ہمنشینی اور صلاح اوس کی نہ ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور جب کہ ایسی ہو تو بیٹھتا ہی ہوں ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَۃِ سِتِّیْنَ سَنَۃً روایت ہی عمران بن حصین سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کی افضل ہی ساٹھ برس کی عبادت سے **ف** نفقا مقام ساتھ زبر کے اور سلہ
پیش ہیمرکی بھی آیا ہی یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کی یعنی عادت سکوت و بیکی کی شہرسی افضل ہی اوس عبادت ساٹھ برس کی ہی کہ ساتھ کثرت
کلام کی اور رہ متفاوت درین کی ہی اور طیبی ان مقام کی معنی کہی ہیں مرتبہ اوسکا نزدیک اللہ کے ان اور افضل ہونا کی دلیل یہ لکھی ہی کہ عبادتوں میں
بہت آفتیں ہیں سلامت رہتا ہی آدمی بسبب چپ رہنے کی جیسی مرد ہوا ہی من صمت نجا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ نے ایں یون لکھا ہی کہ
کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کی بسبب خاموشی کی افضل و زیادہ تر ہوتا ہی ساٹھ برس کی عبادت سی اسلیے کہ جو سکوت کہ آدمین جولانی کری فکر نیچ حال اور
حقائق الہیہ و کونیہ کی یا مستغرق ہو وظیفہ قلبیہ میں اور یا نیچ ذکر خفی کی اور مستغرق ہو ساتھ نور ذات و صفات الٰہی کی اگر چہ ایک ساعت لطیف ہو بہتر ہی کثرت
عبادات سی جو ان یعنی اعضا سی کی بیچ تفرقہ اور بے حضوری کی کریکا اور دل ساتھ یاد خدا کی جمع نہو اگر چہ بسیار ہو **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِہٖ اِلٰی اَنْ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْصِنِیْ قَالَ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی
اللّٰہِ فَاِنَّہٗ اَزْیَنُ لِاَمْرِکَ کُلِّہٖ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّہٗ ذِکْرٌ لَکَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَکَ
فِی الْاَرْضِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّہٗ مَطْرَدَۃٌ لِلشَّیْطَانِ وَعَوْنٌ لَکَ عَلٰی اَمْرِ دِیْنِکَ قُلْتُ زِدْنِیْ
قَالَ اِیَّاکَ وَکَثْرَۃَ الضِّحْکِ فَاِنَّہٗ یُمِیْتُ الْقَلْبَ وَیَذْہَبُ بِنُوْرِ الْوَجْہِ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا قُلْتُ
زِدْنِیْ قَالَ لَا تَخَفْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ لِیَحْجُزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِکَ اور روایت ہے
ابو ذر سے کہ کہا ابو ذر نے داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ذکر کی ابو ذر نے یا راوی ابو ذر کی حدیث دراز یعنی حدیث
دراز ذکر کی یہاں مذکور نہیں یہانتک کہ کہا ابو ذر نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نصیحت کرو مجھکو فرمایا نصیحت کرتا ہوں میں تجھکو ساتھ تقوی اللہ کے
اسلیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینی والا ہی واسطے سب کاموں تیری کی یعنی امور دینی اور دنیوی کی کہا میں نے زیادہ کرو مجھکو یعنی اور نصیحت
فرمایئے فرمایا لازم ہی تجھکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اسلیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قرآن ہی اور ذکر اللہ سبب ذکر کیا
ہی تجھکو آسمان میں کہ ملائکہ یاد کرینگی تجھکو ساتھ خیر و رحمت کی بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہی فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہی
تیری لیے زمین میں یعنی اس عالم سفلی میں کہ سبب ظہور نور معرفت و یقین و ہدایت کا ہی کہا میں نے زیادہ کرو مجھکو نصیحت فرمایا لازم ہی تجھکو
چپ رہنا دیر تک کہ مقرون ہو ساتھ تفکر اور تذکر نعمتوں الٰہی کی اسواسطے کہ خاموشی سبب ہانکنی کی ہی شیطان کو کہ راہ زبان سی آ نہ سکے چاہ
ملا ہی الخ اور مدد کرنی والی ہی تیری لیے اوپر کار دین کی کہ سلامت کہتی ہی آفات زبان سی اور وہ سبب حصول علوم و معارف و نور دل کے
ہی بسبب کثرت کی کہا میں نے زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا بچا رہ بہت ہنسنی سی اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو یعنی بسبب اوسکے ہوتی ظلمت غفلت اور
قساوت کی اور بجھنی نور علم و معرفت کی کہ حیات دل اسی میں ہی اور کھو دیتا ہی ہنسنا نور کو کہ عبارت ہی ظاہر ہوتی علامت عبادت سے جیسی کہ
فرمایا اللہ تعالی نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہ بات ضروری ہی کہ جب اوجاتا ہی تو منہ کی تو رہ جاتا ہی اسلیے کہ نور ہیبت اوس تاریکی میں کہ جاتا
جسے اور تقوی کی ہی کہا میں نے زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی ناخوش معلوم ہو خلق کو یا تیری نفس کو کہا میں نے زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا
نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کی اور تائید و تقویت اوسکی کی ملامت ملامت کرنی والی کی ہی کہا میں نے زیادہ فرمایئے مجھکو فرمایا باز رکھی تجھکو لوگوں کے
عیبوں سی وہ چیز کہ جانتا ہی تو نفس اپنی سی **ف** ذکر کیا اونکا تمام افعال نجر کہ نہیت نفرت الٰہی بات سے کہیں اثر مل کر لی ہیں گا اپنی پر عمل کرنے

تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کی روا ہی تقسیم بعد اختصیص کے ہوگا اور حدیث میں جو آیا ہی افضل الذکر لا الہ الا اللہ اگر مراد ذکر سے یہی ہی تو قرینہ موجود ہی
بعد کلمہ کی سبب اوس کی فضل و شرف کی یا ورنہ ذکر امیں قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل اور ثابت ہوا صحیح پہ تغیر منکر کرنی کی حضرت ہیں لیکن کی اور
تعریف ذکر کی فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ تبتیلا اور نفس اپنی کو یعنی عیوب نفس اپنی سی یعنی امر بالمعروف و نہی منکر کر لیکن حسب کی نفوذ و عیب نفس کی
کر بورا ہی نہیں لیس حسب خوار و نقص جان سے نظمہ الناس غلق ازخود و خبر لا جرم گوئید عیب دیگر ان روایت کیا بیہقی نی شعب میں طوبی لمن شغلہ
عیبہ عن عیوب الناس وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ ھُمَا اَخَفُّ
عَلَی الظَّھْرِ وَاَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِھِمَا
اور روایت انس سی ہی کہ اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا ای ابوذر کیا نہ بتلاؤں میں تجکو دو خصلتیں کہ وہ بہت ہلکی ہیں پشت پر یعنی
پشت مکلف پر اور بدن اوسکی پر یا پشت زبان پر اور بہت بھاری ہیں میزان اعمال میں کہا ابوذر نی کہ کہا میں نی ہاں فرمایا دراز
چپ رہنی کی یعنی ساتھ تفکر اور خوش خلقی کا قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہی نہیں عمل کیا خلق نی مانند ان دو خصلتوں
کی یعنی کوئی کام بہتر ان کاموں سی نہیں ف سبکی و آسانی دونوں صفتوں کی اس سبب ہی کہ خاموش رہنی میں محنت و مشقت نہیں
حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینی میں مشقت ظاہر و باطن کی ہی اوسکی خوش خلقی میں ہی قیاس پر ہی کہ اسمیں نرمی اور آسانی
اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ سراسر محنت و مشقت ہی انمیں وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّھُوَ یَلْعَنُ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ فَقَالَ لَعَّانِیْنَ وَصِدِّیْقِیْنَ کَلَّا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ فَاَعْتَقَ اَبُوْبَکْرٍ
یَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْدُ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَ فِیْ
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر پر اس حال میں کہ وہ لعنت کرتی تھی بعضی
غلاموں اپنی کو پس التفات کی حضرت نی طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکھا ہی تو نی لعنت کرنی والوں اور صدیقوں کو یعنی لوگ کہ جامع ان دونوں صفتوں
کے ہوں قصد و نیت کہ صدیقیت اور لعانیت جمع ہوں نہ آپسمیں اوپر حدیث اثری لا تشبہ بصدیقان کیونکہ ہرگز نہیں جمع ہوتیں یہ دونوں
صفتیں قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر نی اوس دن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ میں اس تقصیر کی پھر آئی ابوبکر یعنی عذر کرنی کی لیے
پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ پھر نہ کرونگا میں ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہیں کرونگا نقل کیں بیہقی نی شعب الایمان میں پانچوں حدیثیں
کہ حدیث عمران بن حطان سی یعنی حدیث تک ہوئی ہیں وَعَنْ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ یَوْمًا عَلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ وَھُوَ یَجْبِذُ
لِسَانَہٗ فَقَالَ عُمَرُ مَہْ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ فَقَالَ لَہٗ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّ ھٰذَا اَوْرَدَنِیَ الْمَوَارِدَ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی اسلم سی کہ کہا تحقیق
حضرت عمر داخل ہوئی ایکدن ابوبکر صدیق کی پاس اس حال میں کہ ابوبکر کھینچتے تھی زبان اپنی یعنی کو باہر نکالتا اوسکا چاہتی تھی قصد و اظہار کرنا
زجر و تنبیہ کا تھا اوسپر پس کہا حضرت عمر نی ٹھہر و بخشی اللہ تجکو پس کہا واسطی اونکی ابوبکر نی کہ تحقیق اس زبان نی ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہوں میں
نقل کی یہ مالک نی وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَضْمَنْ لَکُمُ
الْجَنَّۃَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ وَکُفُّوْا
اَیْدِیَکُمْ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تکفل و ضامن ہو واسطی میرے چھ چیزوں کی واسطے
منفعت نفسوں اپنی کی ضامن ہوں گا میں واسطی تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونی بہشت کا ساتھ اولی لوگوں کی سچ بولا کرو جس وقت کہ بات

اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاوے اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنے
اوس چیز کی سے کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کی اور بند رکھو اپنے ہاتھ یعنی مارنے سے اور پکڑنے سے اور چھیننے کی سے کہ حرام
و مکروہ ہے یا یہ معنی ہیں کہ باز رکھو اپنے ہاتھوں کو ظلم سے **وعن** عبد الرحمن بن غنم واسماء بنت يزيد ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال خيار عباد الله الذين اذا رؤوا ذكر الله وشرار عباد الله المشاؤن بالنميمة المفرقون بين الاحبة الباغون
البرآء العنت رواهما احمد والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بہتر بندے اللہ کی وہ ہیں کہ جس وقت دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہیں کہ چلتے ہیں ساتھ
چغلی کے یعنی بنظر فساد کی جیسے کہ بیان کیا اوسکو جدائی ڈالتے ہیں درمیان دوستوں کی چاہتے ہیں پاک لوگوں سے مشقت اور ہلاکی اور فساد اور گناہ
اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک اور ستھرے ہیں گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتے ہیں اوسکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت میں ڈالتے
ہیں نقل کیا ہے دونوں حدیثوں کو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یاد کیا جاوے اللہ یعنی بیچ تعلق اور خصائص کے ساتھ اللہ تعالی کی اسی
مرتبہ کو پہنچے ہیں کہ آثار و انوار اوسکی اوپر احوال و اطوار اونکی کے ظاہر ہو رہے ہیں کہ جب کہ اونکی جمال پر نظر پڑتی ہے تو خدا یاد آتا ہے بسبب خضوع علامت عبادت
کی اوپر بشرہ اونکی کے اور بعضوں نے کہا کہ معنی اوسکی یہ ہیں کہ دیکھنا اونکا باعث ذکر خدا کی ہے جیسے کہ کہا ہے علما نے کہ نظر کرنی عالم کی منہ پر عبادت ہے
اور کبھی ہوتا ہے کہ بسبب نظر کرنی کی صالح کی منہ پر نور ایمان ایسا باطن میں آتا ہے کہ دل کو روشن کر دیتا ہے اور حدیث میں آیا ہے النظر الى وجه
علي عبادة اور یہ حدیث تصدیق کرتی ہے معنی اول کو جو آیا ہے کہ حضرت علی جدھر سے نکلتے تھے اور لوگوں کی نظر اونکے چہرۂ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا اله
الا الله ما اشرف هذا الفتى لا اله الا الله ما اكرم هذا الفتى لا اله الا الله ما اعلم هذا الفتى لا اله الا الله ما اشجع هذا الفتى یعنی دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا کلمہ
توحید کا **وعن** ابن عباس ان رجلين صليا صلوة الظهر او العصر وكانا صائمين فلما قضى النبي صلى الله عليه
وسلم الصلوة قال اعيدوا وضوءكما وصلاتكما وامضيا في صومكما واقضيا يوما آخر مكانه قالا لم يا رسول الله قال
اغتبتم فلانا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصوں نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونوں روزہ دار جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا پھر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار نہ کرو اور قضا کرو بدل اوسکی ایک دن اور یعنی یہ روزہ تمھارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکی
لیکن باوجود اسکی بھی اسی طرح رہو اور افطار نہ کرو اور علاوہ اوسکی بدلی رکھو احتیاطاً اور کہا اون دونوں نے کس واسطے یا رسول اللہ حکم کرتے ہیں اعادہ وضو
روزہ اور نماز کا کرنے فرمایا غیبت کی تم نے فلانی شخص کے **ف** یعنی اور غیبت توڑتی ہے وضو اور روزہ کو اور کہا ہے علما نے کہ یہ حدیث برسبیل
تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہے و الا حقیقت میں غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہیں لیکن کمال و ثواب کو کھو دیتی ہے اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت
مفسد روزہ کی ہے بہر تقدیر یہ معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کے ساتھ ہی یاد رہے اور احتیاط و تقوی یہی ہے کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کے
کرنی چاہئے بلکہ کہا ہے علما نے کہ اگر کوئی بات فحش کہی یا غیبت کی تو وضو کرنا مستحب ہے واسطے ازالہ ظلمت کے جو طاری ہوئی ہے اوس سے
اور روزہ دار کو چاہئے کہ غیبت سے احتراز کرے **وعن** ابي سعيد وجابر قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغيبة
اشد من الزنا قالوا يا رسول الله وكيف الغيبة اشد من الزنا قال ان الرجل ليزني فيتوب فيتوب الله عليه وفي
رواية فيتوب فيغفر الله له وان صاحب الغيبة لا يغفر له حتى يغفرها له صاحبه وفي رواية انس قال صاحب الزنا
يتوب وصاحب الغيبة ليس له توبة روى البيهقي الاحاديث الثلاثة في شعب الايمان اور روایت ہے ابی سعید و جابر سے کہا

دونوں بہتی ہے اور بادی سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کو سخت تر زنا سے فرمایا اس لیے کہ اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ غیبت اشد کیوں ہے زنا سے تو فرمایا
البتہ آدمی زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی توبہ اور ایک روایت میں ہے کہ توبہ کرتا ہے پس بخشتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو یعنی زانی کو اور تحقیق
غیبت کرنے والے کو نہیں بخشتا یہانتک کہ بخشے اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہے یعنی زانی کے اور اسکا حق ہے اور بیہقی روایت انس کے ہے کہ فرمایا آنحضرت
نے زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والا صاحب غیبت سے معاف کرائے تو بخشا جاوے کیونکہ حق العباد ہے روایت کی یہ تینوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف نہیں اسواسطے اوسکی
یعنی غیبت اسلیے کہ زنا نفس کا گناہ ہے اور غیبت کرنی والا اسکا حق تلف کرتا ہے اسواسطے اللہ تعالیٰ کی نزدیک بڑی گناہ کی چیزوں سے ہے
جب عالم ہوتی ہے تو اوسکی برائی دل میں نکل جاتی ہے اور نزدیک ہے کہ غیبت کرنی والا غیبت کو بہتر و حلال جانے اور وہ کفر میں جا پڑے یا یہ معنی
ہیں کہ نہیں اوسکی توبہ مستقل بلکہ موقوف ہے بخشش اوسکی پر رضامندی اوسکی کے جسکی غیبت کی ہے اور اوسکی توبہ ہے گویا رجوع ح

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من کفارۃ الغیبۃ ان تستغفر لمن اغتبتہ تقول اللہم
اغفر لنا ولہ رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر وقال فی ہذا الاسناد ضعف اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق کفارہ غیبت کا یہ ہے کہ بخشش چاہے تو واسطے اوس شخص کی کہ غیبت کی ہے تو نے اوسکی کہے تو الٰہی بخش ہمکو اور اوسکو نقل کی بیہقی نے
دعوات کبیر میں کہ نام اوسکی کتاب کا ہے اور کہا کہ اسکی اسناد میں ضعف ہے **ف** بخشش چاہنی کا حکم ہون یہ جب ہے تو یون کہیں یا حکم یعنی سبب
مسلمین کو اور ظاہر ہے کہ بخشش چاہنا اوس صورت میں ہے کہ نہ پہنچی ہو غیبت اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے اور جبکہ پہنچ جاوے اوسکو تو ضرور ہے بخشوانا
اوس سے اسی طرح کہ ضروری ہے اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے مانند اوس چیز کی کہ کہا ہے اوسکو اور بخشواوے اوسکو اوس سے پس اگر متعذر ہو تو ارادہ کرے کہ جب
ہوسکیگا بخشوا دونگا اور سے پس جبکہ بخشوا دیگا اوس سے ساقط ہو جاویگا اوس سے جو کہ اوسکا حق تھا اور پھر اگر عاجز ہو پس سبب
سبب کے کہ ہو صاحب غیبت مردہ یا غائب مثلا تو بخشش چاہے اللہ تعالیٰ سے اوسکی فضل و کرم کی امیدوار رہے کہ راضی کردیگا اوسکو اوسکی خصم کو اور فقیہ
ابو اللیث نے کلام کیا ہے لوگوں نے بیچ توبہ غیبت کے کہ آیا کافی ہے توبہ بغیر بخشوانے کی اوس سے کہ جسکی غیبت کی ہے یا نہیں کہا بعضی عالموں نے
کہ جائز ہے اور یہ ہمارے نزدیک کئی طرح پر ہے ایک تو یہ کہ اگر غیبت پہنچی ہو اوسکو کہ جسکی غیبت کی ہے تو توبہ اوسکی یہ ہے کہ بخشوا دے اوس سے اور اگر
نہ پہنچی ہو غیبت تو بخشش چاہے اللہ تعالیٰ سے اور دل میں عہد کرے کہ پھر ایسی حرکت نہیں کرونگا اور اس حدیث کا ضعیف ہونا مضر نہیں اسلیے کہ فضائل اعمال میں
کفایت کرتی ہے حدیث ضعیف بلکہ جامع صغیر میں ایک حدیث انس سے مروی ہے اوسکی الفاظ اوسکی یہ ہیں کفارۃ من اغتبت ان تستغفر لہ ع

باب الوعد یہ باب ہے بیچ بیان وعدہ کی **ف** استعمال وعدہ کا خیر و شر میں ہوتا ہے اگر مذکور ہوں خیر و شر کہا جاتا ہے وعدہ خیر اور
وعدہ شر اور اگر نہ مذکور ہوں تو وعدہ استعمال کیا جاتا ہے بیچ خیر کے اور وعید بیچ شر کے ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
جابر قال لما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاء ابا بکر مال من قبل العلاء بن الحضرمی فقال ابو بکر من کان لہ
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین او کانت لہ قبلہ عدۃ فلیاتنا قال جابر فقلت وعدنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یعطینی ہکذا وہکذا وہکذا فبسط یدیہ ثلث مرات قال جابر فحثا لی حثیۃ فعددتہا فاذا ہی خمسمائۃ وقال خذ مثلیہا متفق
علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا جب وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آیا حضرت ابو بکر صدیق کی پاس مال جانب علاء بن حضرمی کی کہ عامل
تھی حضرت کے بحرین پر پس کہا ابو بکر نے جس کسی کا حضرت پر قرض ہو یا حضرت کی طرف سے وعدہ یعنی آنحضرت نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو پس چاہیے
کہ آوے ہمارے پاس کہا جابر نے پس کہا میں نے وعدہ کیا تھا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دینگے ایسا اور ایسا اور ایسا یعنی تین بار دونوں

اسکے بعد کہ بیسے گھول کر جابر کی دونوں ہاتھ بھر دیے اور کہا کہ گن لے گنے تو پانچ سو تھے اور کہا کہ اسکا دونا اور لے لے ف اور یہ اسلئے کیا کہ آنحضرت نے جابر سے وعدہ کیا تھا کہ جب مال آئیگا تو ہم تجھکو یوں دیں گے اسلئے صدیق اکبر نے وعدہ پورا کیا اور نقل کیا ہے اکثر علما نے کہ اسکا قرض ادا کیا …

بطلب کیا اور نقل کیا ف اس سے معلوم ہوا کہ سبب اوس کے پورا کرنے وعدے کا اور خلیفہ کو لازم ہے کہ وعدہ پورا کرے اور یہی ادب ہے اور ارشاد اسی کا …

اور اس میں اشارہ ہے اسپر بھی کہ وعدہ ملحق ہے ساتھ قرض کے جیسے کہ آیا ہے آنحضرت سے العدة دين رواه الطبراني في الاوسط عن علي وابن مسعود

الفصل الثاني

فصل دوسری عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ تھے اور بعضے بال سر کے سفید ہو گئے تھے اور تھے حسن بن علی مشابہ حضرت کے یعنی صورت اصلی میں یہ بات انکی ثابت ہے اور حضرت نے اشارہ کیا کہ جو کوئی میرے پاس آئے … اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کی ساتھ تیرہ اونٹنیوں جوان کے پس گئے ہم تاکہ قبض کریں ان اونٹنیوں کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کی پس نہ پایا کچھ جب کھڑے ہوئے ابو بکر یعنی خلیفہ ہوئے کہا جو کوئی ہو واسطے اسکے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ پس چاہیے کہ آوے پس کھڑا ہوا میں ساتھ اسکے پس خبر دی میں نے اسکو کہ حضرت نے وعدہ کیا تھا تیرہ اونٹنیوں کا پس حکم فرمایا ابو بکر نے واسطے ہمارے ساتھ دینے انکے نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الحمساء سے کہا خرید کیا میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے نبی ہونے کے اور باقی رہا واسطے حضرت کے مجھ پر کچھ مول پس وعدہ کیا میں نے حضرت سے کہ لا دونگا میں باقی اسکا یعنی باقی مول کو بیچ جگہ اوس کی کہ جہاں آپ بیٹھے تھے پس بیچ جگہ اسکی پس بھول گیا میں وعدہ پس یاد کیا میں نے بعد تین دن کے پس ناگہاں دیکھا میں نے آنحضرت کو اسی جگہ بیٹھے پس کہا آنحضرت نے یا ابن پس فرمایا کہ تحقیق مشقت دی تو نے مجھکو میں اسی جگہ ہوں منتظر تیرا تین دن سے نقل کی یہ ابو داود نے ف لقد شققت علی کی شرح میں …

کی شرح میں ساتھ تقدیم جا کے مشکل ہے کہ شاید ہوا ہے اور مصابیح کی شرح میں … کہا ہے علما نے کہ یہ سہو و خطا ہے اور اوس کی تعلیقات مشکوۃ والی ہے اور صواب ابی الحمساء ہے تقدیم کی سند پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں مذکور ہے اور حضرت کا پورا کرنے وعدے کا ساتھ واسطے لینے مول مذکور کی اور اوس میں تعلیم ہے امت کو پورا کرنے وعدے کی اور وعدے کے پورا کرنے کا حکم سب پیغمبروں کا رہا ہے اور سب حفاظت اوسکی کرتے رہے ہیں چنانچہ اسماعیل علیہ السلام کی تعریف فرمائی اور ابراہیم الذی وفی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نقل کی اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ وعدہ کرے آدمی اپنے بھائی سے اور نیت میں ہو پورا کرنا اوس وعدے کا اوسکی لئے اور نہ پورا کیا یعنی بسبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہیں گناہ اوسپر نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکھتا ہو اگرچہ وفا نہ کرے گنہگار نہیں ہوتا اور یہ بھی اسی سے سمجھا گیا کہ جس نے وعدہ کیا اور نیت میں یہ ہے کہ نہیں وفا کرنی کا اوسکو تو گنہگار ہوتا ہے برابر ہے کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا

یہ اخلاق ہی منافقین یعنی ہی اور بعضوں نی کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر عذر کی حرام ہی اور مراد حدیث میں یہی نہی ہی اور مجمع البحار میں کہا کہ
اتفاق کرتی ہیں علما اسپر کہ جو کوئی وعدہ کری کسی سی ایک امر غیر ممنوع کا تو نہ وفا کری اوسکو اور وفای وعدہ واجب ہی یا مستحب اسمیں اختلاف
ہی جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہیں کہ مستحب ہی اور وفا نکرنا سخت مکروہ ہی لیکن گناہ نہیں اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا
واجب ہی اور عمر بن عبد العزیز بھی انہیں میں سی ہیں اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کی ساتھ انشاء اللہ کہدیتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم بھی ایسا ہی کہ فرماتی تھی لفظ عسی شرع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ
قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عامر سی کہ کہا بلایا مجھکو میری ماں نی ایکدن اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی تھی
میری گھر میں پس کہا میری ماں نی آگاہ ہو اور میں تجھکو دوں پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ارادہ کیا تھا تونی دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا تھا
میں نی کہ دونگی میں اوسکو ایک کھجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو کچھ لکھا جاتا تجھ پر ایک جھوٹ نقل کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی
شعب الایمان میں ف کیا ارادہ کیا تھا اور آنحضرت بھی دیکھتی تھی اوسکا لڑکی کو کلام مذکور وعدہ ہی پس خلاف اوسکی کذب ہی جیسا کہ بچوں کی وقت دل کی
تسکین کرتی ہیں جھوٹ بولتی ہیں اور فرماتی ہیں یہ حقیقت کلام وہاں مراد نہیں ہوتی پس بقصد اعتراض کی اس عورت سی پوچھا

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا
إِلَى وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جو شخص وعدہ کری کسی سی پس نہ آیا ایک اونمیں سی نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تھا اگر نماز پڑھی پس نہیں گناہ اوسپر نقل کی یہ رزین نی ف صورت
اسکی یہ ہی کہ دو شخص نی آپس میں وعدہ کیا کہ فلانی جگہہ فلانی وقت ہم دونوں آوینگی اور جمع ہونگی پھر ایک ان دونوں میں سی پہلی وہاں گیا اور منتظر دوسری
کی کا رہا آئی وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوس وقت تک نہ آیا پس وہ شخص کہ منتظر اوسکا بیٹھا تھا بعد اسکی انتظار کری اور نماز کی لیئی اوٹھکر چلا جاوی
خلاف وعدہ اوسنی نکیا اور گنہگار نہیں ہوا کہ اوٹھ کر چلا گیا نماز کی لیئی ضروریات دین سی ہی اور اگر پہلی آئی وقت نماز کی یا آخر وقت تو اوٹھ کر چلا
جاوی تو برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی امر ضروری مانند کھانی اور پینی اور بول و براز اور مانند اسکی کی پیش آجاوی اوسکی لیئی بھی جانا جائز ہی

بَابُ الْمِزَاحِ باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کی ف لفظ مزاح ساتھ زیر میم کی مصدر ہی یعنی خوش طبعی کرنی کی اور ساتھ
پیش میم کی اسم ہی معنی مطایبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہیں کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتھ ایذا کی ہو تو اوسکو سخریہ
کہتی ہیں اور جو حدیث میں آیا ہی لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ تو مزاح ممنوع وہی ہی کہ جسمیں افراط اور مداومت کری اوسپر اسلیئی کہ باعث ہوتا ہی ہنسی اور
قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سی اور فکر سی مہمات دین میں اور اکثر اوقات ایذا کا باعث ہوتا ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط
کرتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم ہی ان امور سی پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بھی کرتی تھی واسطی مصلحت خوش کرنی نفس مخاطب کی اور
موانست کی اور یہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہی کہ یہ قول مخالف اس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سی کہ کہا نہیں دیکھا میں نی کسیکو زیادہ
مزاح کرنیوالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تو جواب اوسکا یہ ہی کہ حضرت کی برابر اور کوئی ایسی نفس پر قادر نہیں ہو سکتا پس منجملہ خصوصیات حضرت کی
ہی اور اور کو ترک کرنا اسکا اولیٰ ہی یہاں تک شمائل ترمذی میں آیا ہی کہ صحابہ نی عرض کیا یا رسول اللہ آپ مزاح کرتی ہیں ہمسی فرمایا کہ میں نہیں کہتا

کر حق جل شانہ نے سوائے آنحضرت کے اور لوگوں کو قتل ہونے سے نجات دی ہوئی ہے کہ ہر ایک کو عادت ہو گئی ہے کہ کہتا ہو پھر تقصیر نہیں کی اوس کی حد برابر اور نہ معرفت ہوئی کی ساتھ اوسکی حق کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ كَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا اوس نے کہ تحقیق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ خوش طبعی کرتے ہمسے یہانتک کہ فرماتے یعنی بطریق خوش طبعی کی واسطے بہائی چھوٹی میرے کی اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چھوٹی بہائی میری کی ایک نغیر کھیلتا تہا ساتہ اوسکے پس مرگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** انس کا یہ چھوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی ماں شریک اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہے مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضوں نے کہا کہ شکل چڑیا کی ہوتی ہے سرخ سر کا اور بعضوں نے کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتے ہیں پس وہ جانور لعل ہوگا یا مانند اوسکی اوسکو ابو عمیر کی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تھی جیسی کہ چھوٹی آتی ہیں ناگہاں وہ جانور مرگیا پھر جو حضرت کی پاس حاضر ہوتا تو فرماتی ازراہ خوش طبعی کی کہ اے ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطے موافقت سجع نغیر کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوسپر کہ جائز ہے لڑکوں کو کھیلنا جانوروں سے اگر عذاب نکریں اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کنیت کرنی چھوٹی کی اور داخل نہیں ہے جھوٹ میں بطریق تفاؤل کی ہے انتہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہیں ہمسے فرمایا کہ تحقیق میں نہیں کہتا مگر سچ نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی سچ اور نہیں ہر ایک تمہارا قادر اس صبر پر واسطے نہ معصوم ہونے تمہارے کی اور ظاہر یہ ہے کہ منشا صحابہ کی سوال کا یہ تہا کہ آنحضرت نے منع کیا تہا اونکو مزاح سے جیسی کہ اوپر گذرا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نے لکہا ہے کہ مگر سچ یعنی میں مزاح کرنے میں ایسی بات نہیں کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت میں خلاف شرع کی معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کی یہ ہے کہ اگر تضمن جھوٹ کو ہو جائز ہے لیکن باوجود اسکی مداومت اوسپر کرنی چاہیئے کہ ہیبت اور وقار کو کھو دیتی ہے اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سے تہا جیسی کہ اس حدیث سے ظاہر ہوا

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا کہ تحقیق میں سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا میں بچے اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سے چھوٹا بچہ مراد ہے کہ قابل سواری کی نہیں ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہے اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہے پس حضرت نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد اوس کے متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس اسمیں باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہے اسپر کہ لائق کلام سننے والے کو تامل کرے اوسمیں اور نہ سبقت کرے اوسکی جواب کو مگر بعد غور کرلینے کی انتہے

وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکو اے دو کانوں والے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** اسمیں خوش طبعی ہے اور تعریف بھی ہے انس کی ذکاوت اور فہم اور خوب سننے اونکی کی انتہے

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے انس سے روایت نقل کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی جب اوسنے التماس دعا کی کی آنحضرت سے بیچ داخل

ہوتی بہشت کی بیکہ وہ داخل ہوگی بہشت میں بہ نہایت سن یعنی کہا بڑھیا نے از راہ تعجب و حسرت کے کیا یہی وصلی لوگ کہ داخل ہوں گی بہشت میں اور رہتی
وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا نہیں پڑھا ہے تو نے قرآن میں کہ تحقیق ہم پیدا کرینگے بہشت کی عورتوں کو پیدا کرنا پس کرینگے
ہم انکو کنواریاں یعنی جنکو بڑھیوں کو پس باکرہ ہوں گی اور بہشت میں جاویں گی پس ثابت ہوا یہ کہ ناکہ بہ جوان ہو صفت بڑھاپے کی بہشت میں
نہیں داخل ہوں گی نقل کی ہے حدیث ان معنی بان الفاظ کہ مشکوۃ میں مذکور ہیں بیچ شرح السنہ میں کہ بغوی کی کتاب ہے ساتھ اسناد صحیح کی ہی

ف مصابیح میں یوں ہی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشت میں نہیں داخل ہوگی بڑھیا پس تنبیہ اور گئی وہ بڑھیا تو حالانکہ سوال تھی پس
فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو اسکو کہ نہیں داخل ہوگی بہشت میں حالیکہ ساتھ صفت بڑھاپے کی ہوگی کیونکہ کہا اللہ تعالی نے فرمایا انا انشاناہن انشاء

فجعلناہن ابکارا ۔ **وعنہ** ان رجلا من اہل البادیۃ کان اسمہ زاہر بن حرام وکان یہدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
من البادیۃ فیجہزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یخرج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان زاہرا بادیتنا
ونحن حاضروہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحبہ وکان دمیما فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوما وہو یبیع متاعہ
فاحتضنہ من خلفہ وہو لا یبصرہ فقال ارسلنی من ہذا فالتفت فعرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل لا یالو ما الزق
ظہرہ بصدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین عرفہ وجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من یشتری العبد فقال یا رسول اللہ
اذا واللہ تجدنی کاسدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لکن عند اللہ لست بکاسد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے انس سے کہ
ایک شخص گانو کے رہنے والا تھا نام اوسکا زاہر بن حرام اور تھا وہ تحفہ لاتا واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر سے یعنی ایسی چیزیں کہ جو باہر ہوتی ہیں جنگل
سا گانو اور لکڑیاں پھولوں وغیرہ کی اور سامان سفر کا درست کرتے تھے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنے کا یعنی مدینہ سے پس فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسکی تعریف میں کہ تحقیق زاہر ہمارا گانو کا رہنے والا ہے یعنی ہمارے لیے باہر کی چیزیں لاتا ہے اور ہم رہنے والے ہیں شہر کے یعنی ہم اوسکو
چیزیں شہر کی دیتے ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اوسکو اور تھا زاہر بدشکل پس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور وہ بیچتا تھا اسباب
اپنا پس بغل میں بھری آنحضرت نے اوسکی پیچھے سے اس حال میں کہ وہ نہیں دیکھتا تھا آنحضرت کو یعنی پیچھے سے چپکے سے آکر دونوں ہاتھ اوسکی بغلوں کے نیچے سے نکالکر اوسکی
آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے پس کہا زاہر نے چھوڑ مجھکو کون ہے یہ پس پھر کر دیکھا پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا
نہیں قصور کرتا تھا اپنی پیٹھ کے لگانے میں سینہ مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی حاصل کرنے برکت کی اور شروع کیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرماتے تھے کون شخص خریدیگا اس غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اس وقت قسم ہے خدا کی پاؤ گے مجھکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک اللہ کے نہیں تو ناکارہ
نقل کی شرح السنہ میں ف غلام کہنا ظاہر ہے یہ کہ وہ غلام اللہ کا تھا اور وجہ تعبیر کی خریدنے کی یہ ہے کہ اطلاق کیا جاتا ہے لغت میں
کبھی بدلہ بدلنا کسی چیز کا اور کبھی بدلہ کہ حضرت نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہے اس غلام کے کرام کو یعنی بدلہ کرم کی ایکون ہے
اوسکو مجھے کہ لاوے میرے پاس مثل اسکے یا عوض اسکے یہ بطور طیبت کے فرمایا کہ کون شخص **وعن** عوف بن مالک
الاشجعی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فسلمت فرد علی وقال ادخل فقلت
اکلی یا رسول اللہ قال کلک فدخلت قال عثمان بن ابی العاتکۃ انما قال ادخل کلی من صغر القبۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے
عوف بن مالک اشجعی سے کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غزوہ تبوک میں اس حال میں کہ حضرت تھے بیچ خیمہ چمڑے کے پس سلام علیک کی میں نے
پس جواب دیا مجھکو اور فرمایا آ پس کہا میں نے کیا تمام بدن سمیت آؤں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے

ہمارا اور ساتھ اپنی تمام بدن کو پس داخل ہوئیں ... کہا عثمان بن ابی العاتکہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سوا اس کی نہیں کہ ما عوف کے راوی کا بدن اپنی کو واسطے چھوٹی ہونے تنبو کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتے تھے حضرت سے کلام بے تکلفی میں۔ **وعن النعمان** بن بشیر قال استاذن ابو بکر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت عائشۃ عالیا فلما دخل تناولها لیلطمها وقال لا اراک ترفعین صوتک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحجزہ وخرج ابو بکر مغضبا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج ابو بکر کیف رأیتنی انقذتک من الرجل قالت فمکث ابو بکر ایاما ثم استاذن فوجدهما قد اصطلحا فقال لهما ادخلانی فی سلمکما کما ادخلتمانی فی حربکما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد فعلنا قد فعلنا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا اذن چاہا ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند جب داخل ہوئے ابو بکر پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ ماریں اون کو اور کہا نہ دیکھوں میں تجھ کو یعنی بعد اس کے کہ بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پس منع کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روکتے تھے حضرت صدیق کو یعنی مارنے حضرت عائشہ کی سے اور نکلے ابو بکر غصہ میں پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلے ابو بکر کس طرح دیکھا تو نے مجھ کو اے عائشہ کہ چھڑایا میں نے تجھ کو اس شخص سے یعنی ابو بکر سے کہا عائشہ نے پس ٹھہرے کئی دن حضرت ابو بکر یعنی نہ آئے ملازمت آنحضرت میں کئی دن یعنی بسبب خفگی کے عائشہ سے کہ ہوئی تھی بسبب ... کی حضرت سے پھر آئے دروازہ پر اور اذن چاہا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح میں پس کہا ابو بکر صدیق نے اون دونوں کو کہ داخل کرو مجھ کو اپنی صلح میں جیسے داخل کیا تھا مجھ کو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہم نے تحقیق کیا ہم نے یعنی داخل کیا تم کو صلح میں گویا تاکید کے لیے فرمایا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر مزاح آمیز قول آنحضرت کا یہی ہے کہ عائشہ کو کہا کس طرح دیکھا تو نے مجھ کو کہ چھڑایا تجھ کو اس شخص سے اور یہ نہ فرمایا کہ تیرے باپ سے گویا آنحضرت نے بعید ڈالا ابو بکر کو عائشہ سے بقصد مزاح کی طرح **وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** قال لا تمار اخاک ولا تمازحه ولا تعده موعدا فتخلفه رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح کر اوس سے یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اوسکو اور حضرت شیخ نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ نہ وعدہ کر وعدہ کہ پس خلاف کرے تو اوسکو یعنی جو وعدہ کو پورا کر سکے اسی کا وعدہ کرے اور مت [illegible] وعدہ کر کے بند کرنا خلاف عہد کی ... نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

باب المفاخرۃ والعصبیۃ

باب ہے بیچ بیان مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح میں ہے فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سے تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کی ... تکبر مفاخرت برابری کرنی فخر میں افتخار و تفخر بڑھانا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگر حق میں ہو اور واسطے حق کی ہو اور واسطے مصلحت دینی کی اور اظہار قوت کی اعداے دین پر تو جائز ہے اور اصحاب سلف سے آیا ہے اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہے اور اکثر استعمال اسکا عرف میں باب ضعف آیا ہے اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتے ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کرے اور اونکی لیے تعصب کرے اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے اوس کی لیے کذا فی القاموس اور صراح میں کہا کہ عصبہ بیٹی اور اقربا باپ کی جانب کی اور تعصب اصل میں بمعنی تشدد یعنی سخت کرنے کی آیا ہے چنانچہ ... کو عصب کہتے ہیں کہ سبب اس کے ... اور سختی جوڑوں بدن کا ہے اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہے اپنی قوم سے اور متعصب کہ تعصب کرے اپنی قوم کے لیے اور وہ کہ جدل [illegible] کرے ایک مذہب میں واسطے اظہار قوت شدت کی اور تعصب بھی اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہ ہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل اور ظلم کی ہو تو مذموم ہے اور اکثر اطلاق اوسکا ظلم و ناحق میں آتا ہے جیسے کہ معلوم ہوگا حدیثوں سے کہ ذکر کی جاوینگی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی هريرة** قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس اکرم فقال اکرمهم عند اللہ اتقاهم قالوا لیس عن هذا نسألک قال

فاکرمھم عند اللہ اتقٰھم قالوا لیس عن ھذا نسئلک قال فیوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا لیس عن ھذا نسئلک قال فعن معادن العرب
تسألونی قالوا نعم قال فخیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقھوا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پوچھی گئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا آدمی بزرگ ہے فرمایا بزرگ تر انکا نزدیک خدا کے پرہیزگار انکا ہے یعنی اگر بزرگی نزدیک آں حضرت پوچھتے ہو کہ اوس اعتبار سے پرہیزگار کا
سب لوگوں سے بزرگ تر ہے اور افتخار ساتھ خصائل دنیوی کی اور خصائل انسب کے نہیں گی اور وہ تقوی ہے کہا اصحاب نے نہیں اوس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا آنحضرت نے یعنے
اگر بزرگی حسب و نسب سے پوچھتے ہو تو بزرگ تر لوگوں کا یوسف نبی ہے بیٹا نبی اسحق کا پوتا نبی اسحق کا پروتا دوست خدا کا یعنی طرح طرح کی
بزرگیاں جمع ہوئی ہیں کہ خود بھی نبی ہیں اور تین پشت سے بھی اونکی نبی ہیں اور پردادا اونکی لقب خلیل ہے کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو دوست خالص
پکڑا اور وہ متصف تھے ساتھ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کے دین و دنیا میں پس اس اعتبار سے بزرگ تر وہ تھے کہا اصحاب نے
نہیں اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس معادن عرب سے یعنی حسب و نسب عرب سے پوچھتے ہو جیسی کہ ساتھ فضائل و خصائل نسبی کی افتخار کیا کرتے ہیں
افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتے ہیں اور ایک دوسری کو اپنی ہمسایہ ان صفات کی بزرگی کرتے ہیں بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہاں یہ پوچھتے ہیں
فرمایا بہتروں تمہاری جاہلیت میں بہتر تمہاری ہیں اسلام میں یعنی جو کہ جاہلیت میں بزرگ اور زبردست اور پسندیدہ تھے وہی بزرگتر اور بہتر ہیں
اسلام میں جس وقت کہ فقیہ و دانا ہوں ساتھ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جنکی جوہر فطرت میں صفات حمیدہ تھیں ساتھ
اونکے استعداد تعین تھی جاہلیت میں ساتھ اون صفات کی اسلام میں بھی عزیز و مکرم ہوئے غایت یہ کہ جاہلیت میں ساتھ لوث کفر اور ظلمت معصیت
عمل کی ملوث و مظلوم تھی اور ساتھ ہوائے شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت و علم کے مطہر اور منور ہوئی اور تابعدار حق کے
اور اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات و اشخاص لوگوں کی ہیں جیسے کہا اور روایت میں کہ الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ الخ
کتاب العلم میں مذکور ہے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن
الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراھیم رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پروتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نے **وعن** البراء بن عازب قال
فی یوم حنین کان ابو سفیان بن الحارث اٰخذا بعنان بغلتہ یعنی بغلۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما غشیہ
المشرکون نزل فجعل یقول انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب قال فما رئی من الناس یومئذ اشد منہ متفق علیہ
اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا براء نے کہ دن جنگ حنین کی تھا ابو سفیان بن حارث پکڑنے والا باگ خچر کی یعنی خچر آنحضرت کی پس
جبکہ گھیر لیا حضرت کو مشرکوں نے اوتری خچر سے پس شروع کیا کہ فرماتے تھے اس رجز کو میں ہوں نبی نہیں کچھ جھوٹ اسمیں میں ہوں بیٹا
عبد المطلب کا کہا راوی نے پس نہیں دیکھا گیا لوگوں میں سے اس دن کوئی قوی تر و شجاع حضرت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت
خچر کو ہانکتے تھے اور حملہ کرتے لشکر مشرکین پر پس جبکہ گھیر لیا اونہوں نے اوتری سے یہ دلیل ہے اوپر کمال شجاعت و جوانمردی حضرت کی کہ ایسے معرکہ
میں کہ قبائل عرب ہوازن و غطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تھی اور صورت شکست کی لشکر اسلام میں ظاہر ہوئی تھی اور آپ خچر پر سوار تھے اور
حملہ کرتے تھے اور جب گھیر لیا دشمنوں نے پیادہ ہوئے اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنے سے منع فرمایا ہے آنحضرت نے لیکن فخر کرنا
اس طرح کا نہیں کہ جو ممنوع ہے کہ وہ وہی ہے کہ جو جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب و نفسانیت کی ہو اور فخر کرنا مقابلہ میں کفار
کی تھا کہ یہ بیان تھا اور یہ بھی تھا کہ بعضی لوگ اہل کتاب کے رکھا ہوا ہوں میں سے اپنے ظہور حضرت کی خبر دیتی تھی ساتھ ظاہر ہونے امر نبوت اونکی کی اور

ختم ہوئی نبوت کی یہاں پیغمبر اولاد عبد المطلب میں سے پیدا ہوگا پس آنحضرت فخر تھی کہ میں ہی پیغمبر خدا اور ہوں اولاد عبد المطلب سے ہوں نشان دیتی تھی
سابقہ ظہور سے کی اور وعن انس قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا خير البرية فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ذاك ابراهيم رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا اے بہتر خلق پس فرمایا
یہ بہتر خلق کی ابراہیم ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت افضل خلق و سید انبیاء ہیں
پس ابراہیم بہتر خلق کیونکر ہوئے جواب اوسکا تین طرح پر دیا ہے علماء نے ایک تو یہ کہ آنحضرت نے بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت خلت
اور باپ ہونے کی جیسے کہ ایک شخص کہتا ہے اپنے باپ کے ساتھ تعظیم و تقدیم کی راہ سے اور اونکو اپنے پر مقدم رکھے اور تعظیم کرے دوسرا یہ کہ یہ حضرت نے پہلی اسکی فرمایا کہ
وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہیں یا مراد یہ ہے کہ ابراہیم بہتر ہیں خلق کی اپنی وقت میں تیسرے یہ کہ عبارت مطلق لائی واسطے مبالغہ کی
وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تطروني كما اطرت النصارى ابن مريم فانما انا عبده
فقولوا عبد الله ورسوله متفق عليه اور روایت ہے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میری
جیسے کہ زیادتی کی نصاری نے بیچ تعریف بیٹے مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوا اسکے نہیں کہ میں بندہ خدا کا
ہوں پس کہو بندہ اسکا اور رسول اسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہے کہ بندہ حقیقی وہی ہیں
سب کاملوں سے معرفت میں اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کے ہے وعن عياض بن حمار المجاشعي ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله اوحى الي ان تواضعوا حتى لا يفخر احد على احد ولا يبغي احد على احد رواه
مسلم اور روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف میری کہ تواضع
اور فروتنی کرو یہاں تک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور ظلم و زیادتی نہ کرے کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ فخر بطریق تکبر و ستم
کی حرام ہے

الفصل الثاني

دوسری فصل عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لينتهين
اقوام يفتخرون بآبائهم الذين ماتوا انما هم فحم من جهنم او ليكونن اهون على الله من الجعل الذي يدهده الخراء
بانفه ان الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالآباء انما هو مؤمن تقي او فاجر شقي الناس كلهم بنو
آدم وآدم من تراب رواه الترمذي وابو داود روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ باز آویں قوم
فخر کرتے ہیں ساتھ باپوں اپنے کی کہ مر گئے سوا اسکے نہیں کہ وہ کوئلے دوزخ کے ہیں یا البتہ ہوں گے ذلیل تر نزدیک اللہ کی یعنی اگر باز نہ آوینگے فخر کرنے سے ہوں گے
خدا کے نزدیک خوار تر کرم نجاست کے سے کہ دھکیلتا ہے نجاست کو ساتھ ناک اپنی کے تحقیق اللہ تعالی نے دور کی تم سے نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپوں کے
نہیں آدمی مگر مومن متقی ہے یا فاجر بدبخت یعنی پھر فخر کرنا ساتھ باپوں کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہیں اگر متقی ہے تو وہ خود عزیز ہے ساتھ باپوں کی فخر کرنیکی
کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی کے ہے اور اگر فاجر ہے تو ذلیل ہے خویشی کی اوسکو تکبر کرنے سے کیا علاقہ تمام آدمی اولاد آدم میں اور آدم پیدا
ہوئے مٹی سے یعنی اور مٹی خوار و پست ہے تو فخر اور ترفع اوسکو سزاوار نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف مگر کوئلے دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ میں
سوختہ اور سیاہ ہوتے ہیں مانند کوئلوں کی اور وارد اسکا مشرکوں کی حق میں ہے کیا یقین وہ دوزخ میں ہیں اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے ہے تو عبارت
کرین اوسکو بھی محمول ہے اوپر اسکی کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا جگہ فخر کرنے کی ہے اور لفظ فخر ساتھ پیش خ اور زبر کی ہے اور ساتھ
سکون ہے کی اور آخر میں ہمزہ بھی پیدا ہی کی تشبیہ دی آنحضرت نے فخر کرنے والوں کو ساتھ باپوں کی کہ ایام جاہلیت میں مر گئے ساتھ کرم کے

اور تشبیہ دی دل ایوان کو مرغ میں ساتھ پلیدی کی اور تشبیہ دی اونکی فخر کرنی کو ساتھ ایوان کی ساتھ ڈھیلے اور ... جاہلیت

کسی ... وش دیدم کہ ابلی ... گفت پدر من زمرغان بود و است باوجود ی کہ نیست معلومم خود گرفتم کہ ... بودہ است ... کہ گوہر بود ہست ... لیکن ... قدیم ... بودہ است ع

وعن مطرف بن عبد الله بن الشخير قال انطلقت في وفد بني عامر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا انت سيدنا فقال السيد الله فقلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا فقال قولوا قولكم او بعض قولكم ولا يستجرينكم الشيطان رواه ابو داود اور روایت ہے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے کہ کہا میرے باپ نے یعنی عبد اللہ نے کہ صاحب ہی صحابی ... اور وہ بھی تھا گیا میں بیچ جماعت کے بطریق ایلچی گری کی بنی عامر کی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنے یعنی جب پہونچے ہم کہ آپ سردار ہیں ہمارے پس فرمایا سردار خدا ہی پس کہا ہمنے آپ بہتر ہیں ہمارے ازروی بہتری کی اور بزرگتر ہیں ہمارے ازروی بخشش میں پس فرمایا کہو یہ بات یا اس سے بھی کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف میں ساتھ اوس چیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو مخلوق کی نہیں اعتقاد کہ سکتی ہو بلکہ اگر اس سے بھی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور مبالغہ میں تجاوز سے بچی اور نہ وکیل کرے تمکو شیطان نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اور نہ وکیل کرے تمکو شیطان کہ جو چاہو ... بطریق وکالت کی اوسکی طرف سے ... اور لفظ جری ساتھ زبر جیم اور زیر را اور تشدید یا کی وکیل کو کہتی ہیں کہ جاری ہوتی کل اپنی کی ہی اور لا یستجرینکم ساتھ ہمزہ کی جگہ ی کی بھی پڑھا ہی جرأت سے یعنی دلیر و بیباک نکر دے شیطان تمکو کہ کہو جو چاہو اور سردار خدا ہی یعنی وہ کہ مالک تمام امور خلائق کا اور سب کی پیشانی اوسکی دست قدرت اوسکی میں ہی وہ خدا ہی ہے نہ اور کوئی کہا ہی علما نے کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت اس سبب سے تھا کہ انہوں نے خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتھ امرا اور رؤسا قوم و قبائل کی کرتی ہیں اور چاہیے یوں تھا کہ خطاب کرتے ساتھ لفظ نبی اور رسول کی کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تھا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت اونکی کی اپنی کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہیں بلا شبہ ع

وعن الحسن عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسب المال والكرم التقوى رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے حسن سے اونسی نقل کی سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** حسب کہتے ہیں فضیلتوں اور خصلتوں کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگوں کی پس فرماتی ہیں کہ حسب و فضیلت نزدیک لوگوں کی یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کی انکی نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتوں کو لیکن نزدیک اللہ تعالی کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی کوئی فضیلت اعتبار نہیں رکھتی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ع

وعن ابي بن كعب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تعزى بعزاء الجاهلية فاعضوه بهن ابيه ولا تكنوا رواه في شرح السنة اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی جو کوئی کہ نسبت کرے ساتھ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو ہن باپ اوسکی کا اور کنایہ نکرو نقل کی شرح السنہ میں **ف** لفظ ہن ساتھ زبر ہا اور تخفیف نون کی اور شد میں بھی ساتھ تخفیف و تشدید کی ہر چیز قبیح کو کہتی ہیں کہ نام اوسکا نہ لیں اور اوپر ستر مرد و عورت کی بھی اطلاق کرتی ہیں پس فرمایا کہ جو کوئی فخر کرے ساتھ باپ دادا اون اپنی کی کہ ایام جاہلیت میں گذری ہیں پس کٹواؤ اور اوسکی منہ میں ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کاٹ لی اور ... ستر باپ اپنی کا اور کنایہ نکرو ستر کو بلکہ صریح نام لو ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی تا مفاخرت نکریں ساتھ اونکی اور بعضوں نی کہا کہ معنی یہ ہیں کہ اوسکی ... کہ جو کوئی چلے طریقہ اہل جاہلیت پر بیچ رسوم جاہلیت کی قبیلہ پر ... کہتی اور لعنت کرنی اور رسوا دلانی اور گالی گلوچ کرنی لوگوں کی سے جب ذکر کرو صراحۃ نہ کنایۃ واسطی ... اوسکی قبائح باپ اوسکی کی ... پرستش بتوں سے اور زنا کرنی سے اور شراب پینی سے اور مانند اونکی کے تاکہ رک جاوی ...

تھی اور اگر ہو رہی تو کچھ ڈر نہیں ہے ۔ وعن عبد الرحمن بن ابي عقبة عن ابي عقبة وكان مولى من اهل فارس قال شهدت مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم احدا فضربت رجلا من المشركين فقلت خذها مني وانا الغلام الفارسي فالتفت الي فقال
هلا قلت خذها مني وانا الغلام الانصاري رواه ابو داود اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عقبہ سے کہ نقل کی ابی عقبہ سے اور تھا
وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور تھا وہ اہل فارس سے یعنی کہا ابو عقبہ نے کہ حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ احد میں پس مارا میں نے ایک
شخص کو مشرکوں میں سے پس مارا میں نے اسکو تلوار سے پس کہا میں نے لے تو یہ ضرب میری طرف سے اور میں ہوں غلام فارس کا یعنی رہنے والا فارس کا پس دیکھا آنحضرت نے
طرف میری اور فرمایا کیوں نہ کہا تو نے کہ لے یہ مجھ سے اور میں ہوں غلام انصاری نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی اگر مقام میں نسبت انصار کی طرف کرتا
کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کے تھے اور حکم مولی القوم منہم کی رو سے تو صحیح بھی ہے تو یہ بہتر ہوتا مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہیں
اور مولی بعض انصار کا عادت یوں تھی کہ اہل عجم جو ایمان لاتے اور ہجرت کرتے ترجیح سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کی یعنی مہاجرین اور انصار میں سے
پناہ پکڑتے تھے اور باگ اختیار اپنی کی انکے ہاتھ میں دیتے اور اسکو موالات کہتے تھے اور یہ ایک قسم ہے ولا کا اور عتاقہ یعنی غلام آزاد کرنے کو شدہ
اور ابو عقبہ صحابی تھے نام انکا رشید تھا ساتھ ہیں تابعین ثقات میں سے اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہے ۔ وعن ابن مسعود عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذي ردي فهو ينزع بذنبه رواه ابو داود اور روایت ہے
ابن مسعود سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ مدد کرے اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہے کہ گر پڑا کنوئیں میں
پس وہ کھینچا جاتا ہے ساتھ دم اپنی کی نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی جو کوئی بلند کرے نفس اپنی کو ساتھ مدد کرنے قوم اپنی کی باطل پر یا شک کرے
پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہے کہ کنوئیں میں گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہ گناہ کے کنوئیں میں گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکی نکالنے کی نہیں اور
بعضوں نے کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتھ اونٹ ہلاک ہونے والے کی اسلیے کہ جو غیر حق پر ہیں وہ ہلاک ہونے والے ہیں اور مشابہت دی اونکی مددگار کو
ساتھ دم اوس اونٹ کی جیسے کہ کھینچا اونٹ کا ساتھ دم اسکی کے نہیں خلاص کرتا ہے اوسکو ہلاکت سے اسی طرح یہ مددگار نہیں خلاص کرے گا اونکو کنوئیں
ہلاکت کی سے کہ پڑے ہیں وہ اوس میں ۔ وعن واثلة بن الاسقع قال قلت يا رسول الله ما العصبية قال ان تعين قومك
على الظلم رواه ابو داود اور روایت ہے واثلہ بیٹے اسقع سے کہ کہا واثلہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہے عصبیت یعنی جاہلیت فرمایا کہ مدد کرے تو
قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابو داود نے ف اس سے معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچھا ہے جیسے کہ حدیث آئندہ میں فرمایا ہے
وعن سراقة بن مالك بن جعشم قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خيركم المدافع عن عشيرته ما لم
يأثم رواه ابو داود اور روایت ہے سراقہ بن مالک بن جعشم سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہماری آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہ بہتر تمہارا
وہ ہے کہ دفع کرے لوگوں کے ظلم کو اپنی قوم سے جب تک کہ گنہگار نہ ہووے بسبب اس دفع کرنے کے نقل کی یہ ابو داود نے ف اگر کہا جاوے کہ وہ دفع
ظلم کرتا ہے اور دفع ظلم سے ظلم میں کیونکر پڑے گا جواب اسکا یہ ہے کہ اگر قادر ہو زبان سے ظلم کے دفع کرنے پر تو اوسکو ہاتھ سے مارنا نہیں اور اگر مارنے سے
حاصل ہو تو جان سے مار ڈالنا روا نہیں اور اگر قدر حاجت سے زیادتی کرے تو ظلم و تعدی ہے ۔ وعن جبير بن مطعم ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من دعا الى عصبية وليس منا من قاتل عصبية وليس منا من مات على عصبية
رواه ابو داود اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہمارے
وہ شخص کہ بلاوے لوگوں کو طرف عصبیت کے یعنی باعث ہو لوگوں کو کہ حمایت کریں اونکی باطل پر اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ جنگ کرے بسبب

عصبیت کی اور نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مرے اوپر عصبیت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی تقدیر عصبیت یعنی حمایتی ہونا کہ باطل پر ہو اور ظالم
ظالم کی ہو مذموم و منع ہے **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَیُصِمُّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہے ابی الدرداء سے اونہوں نے نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے
ف یعنی محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہے تو بھی معلوم ہوتی ہے اور اگر اوس سے بدھتا ہے تو اچھا جانتا ہے بسبب غلبہ محبت کی محبوب کے
عیب نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے یہ مراد ہے کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے محب کو غیر محبوب سے کہ سوائے جمال اوسکی کی نہ دیکھتا ہے اور نہ سوا سنے
کلام اوسکی کی سنتا ہے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے اوپر کہ وارد ہوئی ہے بیچ اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہے جسکی
باطل پر بسبب محبت اوسکی کی نہ حق دیکھتا ہے اور نہ ستمگاری جسکے حماتی بن رہا ہے بیچ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ كَثِیْرِ الشَّامِیِّ مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِیْنَ عَنِ امْرَاَۃٍ مِّنْهُمْ یُقَالُ لَهَا فُسَیْلَةُ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یُّحِبَّ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ قَالَ لَا وَلٰکِنْ مِّنَ الْعَصَبِیَّةِ اَنْ یَّنْصُرَ الرَّجُلُ قَوْمَهٗ عَلَی الظُّلْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تھا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہے ایک عورت سے کہ تھی اونہیں میں سے کہا جاتا تھا اوسکو فسیلہ اوس عورت نے
کہا کہ سنا میں نے اپنی باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہے دوست
رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ
عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْسَابُكُمْ هٰذِهٖ لَیْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰی اَحَدٍ کُلُّکُمْ بَنُوْ اٰدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ
لَمْ تَمْلَئُوْهُ لَیْسَ لِاَحَدٍ عَلٰی اَحَدٍ فَضْلٌ اِلَّا بِدِیْنٍ وَتَقْوٰی کَفٰی بِالرَّجُلِ اَنْ یَّکُوْنَ بَذِیًّا فَاحِشًا بَخِیْلًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نسب تمہارے نہیں ہیں جگہ برا کہنے اور سب
کرنے کی اوپر کسی کی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کی نہیں بھر لیا تم اوسکو نہیں واسطے کسی کی کسی پر بزرگی مگر ساتھ دین
اور تقوی کی کفایت کرتا ہے شخص کو برائی میں یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف**
برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم ناقص ہونے قریب ہونے اوس چیز کی کہ پیمانہ میں ہے یا برابر ہونے
اوسکی کی ساتھ پیمانہ کی جسوقت کہ نہ بھری ہو پورا اور تقوی کی یعنی بچنے کی شرک خفی و جلی سے اور احتراز کی کبائر و صغائر سے حاصل یہ کہ سب
لوگ مرتبہ نقصان و خسران میں ہیں مگر صاحب تقوی و کمال و دیندار جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکی سبحانہ تعالی نے والعصر ان الانسان لفی
خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی قاری اور حضرت شیخ سے ترمذی طیبی سے یہ معنی نقل کیے ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک
ایک دوسرے کی نقصان میں مانند طف صاع کی کہ نہ بھرا ہو اور طف صاع نزدیک بھرنی کی پیمانہ یعنی نزدیک و برابر ہو نقصان میں
اور نہ پہونچنی میں درجہ کمال کو بسبب ہونے تمہارے کی اولاد آدم کہ پیدا کیے گئے ہیں خاک سے

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

باب ہے بیچ نیکی اور صلہ کی **ف** بر ساتھ زبر کی یعنی احسان و نیکی کی ہے اور مراد یہاں نیکی کرنی ساتھ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہے اور صلہ
لغت میں معنی ملانے اور پیوند کرنے کی ہے اور مراد یہاں انعام و احسان ہے ساتھ اقارب کی بیچ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ
مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا ایک

شخص

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہے ساتھ نیکی صحبت کی میری کی فرمایا ماں تیری کہا اوس نے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری
کہا اوس نے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار میں فرمایا کہ باپ لائق تر ہے اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ
اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیوں میں تو قریب قریب کے ساتھ سلوک کر کہ جو بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق تر ہے
ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بعضوں نے دلیل پکڑی ہے کہ ماں کا حق تین حصہ احسان ہے بہ نسبت باپ کے کہ ایک ہے واسطے
اسی وجہ حمل کی اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حق والدہ کا مقدم ہے حق باپ سے سو اونکی ساتھ احسان کرنا اوپر واجب ہے اور کہا
ہے اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونوں کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونوں کی حق کی مشکل ہو جیسے کہ ہر ایک سبب رعایت کرنی حق دوسری کی آزردہ ہوتا
تو تعظیم و احترام میں حق باپ کا غالب کیجے اور خدمت و انعام میں حق ماں کا اور یہ ہے ماں باپ کی حقوق میں یہ ہے کہ ایسی باتیں اور عمل کرے جو اونکی مرضی ہے
احسان تک کہ راضی ہوں وہ اور بیچ ہر چیز میں اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نہ کرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہوں اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند
نہ کرے اور اونکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام میں اونسے پہل نہ کرے اور امر معروف اور نہی منکر میں نرمی کرے اور ایک بار کہے اگر قبول نہ کریں سکوت کرے اور دعا و استغفار
میں مشغول ہو اور یہ بات قرآن سے نکالا گیا ہے بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم کی اپنے باپ کو **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رغم انفہ ثم رغم انفہ ثم رغم انفہ قیل من یا رسول اللہ قال من ادرک والدیہ عند الکبر احدہما او کلاہما ثم لم یدخل
الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو
ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول اللہ جسکی حق میں آپ نے بد دعا کی ہے فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کے ایک کو
اون میں سے یا دونوں کو پھر نہ داخل ہو بہشت میں یعنی خدمت نہ کی اونکی اور اونکو راضی نہ کیا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **وعن**
اسماء بنت ابی بکر قالت قدمت علی امی وہی مشرکۃ فی عہد قریش فقلت یا رسول اللہ ان امی قدمت علی وہی راغبۃ
افأصلہا قال نعم صلیہا متفق علیہ اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر کی سے کہ کہا آئی میری پاس ماں میری یعنی کہ بیٹی ... اور وہ تھی مشرکہ
بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی بیاہتا اوسکا اوس وقت میں تھا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ لڑائی اونسے نہ کرینگے اور یہ صلح حدیبیہ میں تھی پس کہا میں نے
یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میری پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے آیا پس سلوک کروں میں اوس سے فرمایا کہ ہاں سلوک کر اوس سے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہوں تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور یہی قول ہے حکم اور اقربا کا ہے **وعن** عمرو بن
العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان آل ابی فلان لیسوا لی باولیاء انما ولیی اللہ وصالح
المؤمنین ولکن لہم رحم ابلہا ببلالہا متفق علیہ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
حضرت کہ تحقیق آل ابی فلاں کی نہیں میری دوست سوای اسکے نہیں کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیک بخت مومنین لیکن واسطے اونکی ناتا ہے یعنی ... تر رکھونگا
اوسکو ساتھ تری اوسکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علماء نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تھا اور راوی نے کنایہ کیا کہ لفظ
فلاں کا ذکر کیا تھا ہر اوقت روایت کی ذکر کرنے نام سے بطرح خوف کرتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخوں اصول کی بعد لفظ ابی کی سفیدی چھوڑ دی ہے
اور نام نہیں لکھا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلاں سے ابو لہب اور بعضوں نے کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر یہ ہے کہ یہ علی العموم ہے یعنی مراد
ہیں طوائف قریش یا بنی ہاشم سے جو حضرت کی دوست نہیں میری دوست جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاؤہ الا المتقون اور مراد صالحین سے جو ... صالحان
ہیں اور ایک مخصوص ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ابو بکر ہیں مراد اور بعضوں نے کہا کہ حضرت علی ... اور تر کرتا ہوں ... یعنی کچھ دیتا ہوں اونکو کہ اوس سے صورت

اور نعمت میں وسعت ہوتی ہی اور زیادتی سبب بڑہنے اشیا کی ہی اور خوشی اور محبت موجب بیزاری کی ہی اور کہتی ہی تنگی کہنا ہی استعارہ کیا ہی ترقی اہل سعادتمندی کی

کی اور تنگی کو کہ وسعت خوشی کی ہی اسلئے کہ تنگی اوس کی شرح **وَعَنِ الْمُغِيرَةِ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعًا وَّهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت

ہی مغیرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حرام کی تم پر ایذا دینی ماؤن سکی اور گاڑ دینے لڑکیون کا کہ جاہلیت

مین کرتے تھے بسبب ڈر فقر و عار کے اور حرام کی تم پر بخل اور گدائی کرنے اور مکروہ رکہے واسطے تمہارے قیل و قال

اور بہتات سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کی بیچ بخاری اور مسلم کی **ف** خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطی غالب ہونی حقوق اونکی کی جیسی کہ

معلوم ہوا اور بسبب ضعیف ہونی ماؤن اونکی کی کہ اوس حالت مین رنجیدہ ہوجاتی ہین یا سبب تقصیر و سستی کرنی اولاد کی اونکی حقوق مین اور لفظ

ساتھ جزم اور زبر لون کی اور ساتھ زبر عین کے تنہا ہی کہ وہ مصدر ہی یا بمعنی اور مراد اوس سی بخل و امساک ہی اور لفظ ہات بمعنی آت کے امر ہی ایتاء

سے ہی اور عبارت ہی طلب و سوال سی اور کہا ہی علماء نی کہ مراد منع سی حقوق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہین لوگون سے

اور مال میں اور بعضون نی کہا کہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ کا سوال مین افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا

کہ واجب نہین لوگون پر قسم حقوق سی اور تکلیف دینی اونکو ساتھ بجالانی اوس چیز کی کہ واجب نہین اونپر اور گرہ ساتھ زبر کی اور ایک نسخہ مین ساتھ تشدید

را کی ہی اوسکی اور قیل و قال ساتھ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول و معلوم سی ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم گرمی مجلس کی

باتین کرتی ہین کہ کہا گیا ایسا اور کہا فلانی نی ایسا اور نہی قیل و قال سی اوس صورت مین ہی کہ واسطی تحقیق کسی کی نہو والا واسطی تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت

اوسکی معلوم نہو اگر اقوال لوگون کی نقل کرین حرام نہین اور بعضون نی کہا کہ مراد قیل و قال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو غافل کرتا ہی اور قساوت قلبی

پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور بہتات سوال کی کئی معنی رکہتی ہین علماء نی ایک تو یہ کہ بہت پوچہنا بانچی اور تجسس کرنا احوال لوگون کی

اور دوسری بہت سوال کرنا علوم مین واسطی امتحان اور اظہار فضیلت اور جھگڑنی کی نہین اور تیسری بہت پوچہنا آنحضرت سی کہ سبب ہوئی دقت اور باعث تنگی

و تشدید کا ہی احکام مین جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسئلوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنی مال کی سے اسراف اور خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین جیسی کہ

کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دیوی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال اپنی مین خیانت کری یا آگ مین جلا دی یا کسی فاسق کو دی کہ غیر مرضی حق مین

صرف کری اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہی تو اوسمین ضائع کرنا اور اسراف گنجائش نہین رکہتا اور اگر حرام و مکروہ

ہی تو ہر شیء ضائع کرنا اور اسراف ہی اور اگر مباح اور جگہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر خوب تامل کرین تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے

نکلتے ہون جیسے کہ صرف کرنا بیچ بنانی مکانون اور دروازون کی بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنی اونکی کی اور وسعت و فسحت مین ہی کہ احتیاج اوسکی نہین ہوتے

اور اسراف خرچ کرنا مین اور توسیع بیچ پہنی کپڑون کی اور کہانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی اور واسطی پرورش حظوظ نفس کے اور تفاخر کی بغیر رعایت

جانب فقراء و محتاجون کی جیسی کہ عادت اہل اسراف کی ہی اگرچہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب اور غلظت طبیعت کی ہی اور ایسے

ہی آراستہ کرنا ستونون اور دیوارون اور ہتیارون کا ساتھ سونی اور جواہر کی اور مانند اونکی کی اور ریا کی اور بعضی ہی بیچ وشرح مین ساتھ اوسکی بہانی نہین جیسی

اور متکبر کرنی لوگون پر اور مانند اونکی کی سب اونمین ضائع کرنی اور اسراف کی ہی شرح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ

فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ فَيَسُبُّ اُمَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ گناہ

کبیرہ گناہوں سے ہی گالی دینا اپنے ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہے آدمی اپنے ماں باپ کو فرمایا ہاں بات یہ ہے کہ ہوتا ہے حقیقت میں کبیرہ ہو
اور مجاز اکثر لیکن تم لوگ نہیں جانتے ہو پہچان کیونکر گالی دیتا ہے کہ شخص کسی کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پس وہ
گالی دیتا ہے اسکی ماں کو نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** چونکہ یہ باعث گالی دینے ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر حال کہ
ہو گناہ کبیرہ ہی جانتے یہ کہ اصل حقوق کی ہے سو اگر یار خویش دوستوں سے دشنام دیا دریں صورت اس میں سبب ہوا اگر چہ کوئی سبب واسطہ فسق و فساد کا
ہو وہ بھی فاسق ہی اور وبال بھی اوسکی گناہ میں **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَۃَ الرَّجُلِ
اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نیکیوں میں نیکیوں سے احسان کرنا
آدمیوں کا ہی اپنے باپ کی دوستوں سے بعد از مرنے یا غائب ہونے باپ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی باپ گیا ہو یا سفر میں ہو اوسکے پیچھے اوسکے دوستوں سے احسان
کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہی اور جو کہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی کی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ
اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَاَ لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص چاہے کہ کشادگی کیجاوے اوسکی روزی میں اور تاخیر کیجاوے اوسکی اجل میں یعنی عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے داروں سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اثر اصل میں نشان پاؤں کو کہتے ہیں چلنے میں زمین پر اور مراد حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم زمین پر نہ رہا یعنی
سی مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل میں سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر میں زیادہ ہوتے ہیں نہ ناقص فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذا جاء اجلھم لا یستاخرون
ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور فرصت
تمام کا ہی یا درازی عمر ساتھ بقای نام نیک کی سبب جہان میں یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کریں اور نام نیک اسکا باقی رکھیں کہتا ہی ولا
پیدائش ثانی ہی مرد کی لیے اور حقیقت میں حق سبحانہ تعالیٰ نے سلوک کرنے کو ناتے داروں سے سبب فراخی رزق و درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالیٰ نے
ہر چیز کی لیے سبب پیدا کیا ہی جسکی لیے چاہتا ہی کہ رزق اسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کرے توفیق ادای حقوق کی بخشتا ہی اور لکھا ہی علما نے
کہ یہ محو و اثبات بہ نسبت خلق کی ہی جیسے کہ لوح محفوظ میں لکھا کہ عمر اسکی ساٹھ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کرے چالیس برس اور زیادہ ہو جاوے لیکن بہ نسبت
علم حق تعالیٰ کی تغیر و تبدل نہیں اور بات یہ ہی کہ جیسے شرع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا شان عبادت یہ ہی کہ جو کچھ ان خبروں کی
عمل اوسپر کرے اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالیٰ کی کرے نہ یہ کہ بحث کریں اور چون و چرا اسمیں **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْہُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَہْ قَالَتْ ھٰذَا مَقَامُ
الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَۃِ قَالَ اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ بَلٰی یَا رَبِّ قَالَ فَذَاکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کیا اللہ نے خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں جس طرح پر کہ وقت
پیدائش کی ہوگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنے سے کھڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتے نے یہ جگہ کھڑے ہونے پناہ
پکڑنے والے کی ساتھ تیری کاٹنے سے یعنی میں کہ رو برو تیری کھڑا ہوا اور پناہ دامن عزت و عظمت تیری میں لائی ہی پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ کوئی قطع
کرے مجھکو اور وصل اور پیوند میری کی رعایت نہ کرے اور قطع رحم کرے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا نہیں راضی ہوتی تو اسپر کہ ملاؤں میں اوسکو یعنی ملاؤں احسان کروں
اوسپر کہ ملاوے تجھکو یعنی سلوک کرے تجھسے اور کاٹوں میں اوسکو یعنی نہ پہنچاؤں احسان اور انعام کو جو قطع کرے تجھسے کہا ناتے نے ہاں راضی ہوں میں اے پروردگار میرے
فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیری لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فارغ ہوا یعنی پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کسی کام کے ہے

اور بعض نے فرمایا ہے کہ احتمال ہے کہ یہ بیان کلام کا ہو ایک کلام دوسری کلام سے ہو نہیں جو آتا ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے سبحان من تعطف العز وقال به یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کو اپنی چادر بنایا
اور حقو ازار بند باندھنے کی جگہ کو کہتے ہیں چونکہ بیچ باندھنے ازار کی دونوں طرفیں اوسکے پہلو میں باندھی جاتی ہیں تمثیلاً کہا گیا کہ گویا
الرحم بیٹھے دونوں طرفین پر چنانچہ اوسکی ازار پر بھی اطلاق کرتے ہیں اور پروردگار تعالیٰ اس سے منزہ ہے اور یہ تمام کلام بطور زبان عرب کے ہے کہ عادت ہے
لوگوں کی کہ جب کوئی کسی سے پناہ چاہتا ہے تو اوسکا دامن یا کونہ ازار کا پکڑ لیتا ہے اور کبھی کہ کار سخت ہوتا ہے اور مضطر ہوتا ہے تو کلام میں مبالغہ اور تاکید
ہوتی ہے تو باندھ دونوں حقو ازار پہ ہاتھ اوسکا تنگ ہوکر پکڑ لیے کہ مقصد تیر کیا ہی اور کیا چاہتا ہے استعارہ کیا اس عبارت کو واسطے پناہ ڈھونڈنے رحم کے
ساتھ حضرت حق کے قطع کرنے رحم سے بعد ازاں یہ عبارت مثل ہوئی اس معنی میں بغیر اسکے کہ معنی حقو کی اور پکڑنے اوسکی کی منظور ہوں جیسے کہتے ہیں یداہ مبسوطتان
یعنی دونوں ہاتھ اوسکے فراخ ہیں یعنی سخی وجواد ہے اگرچہ اول پیدائش سے ہاتھ کٹا ہوا ہو اور اوسکے لیے دونوں ہاتھ ہوں یا محال ہو وجود ہاتھ کا اوسکے لیے جیسے پروردگار تعالیٰ
اور یہ طرز زبان عرب میں بہت واقع ہوتی ہے اور قرآن اور حدیث پر طرز زبان عرب کے واقع ہوا ہے یہ اصل عظیم ہے واسطے تاویل متشابہات قرآن اور احادیث کے
بلا تکلف اور رحم ایک معنی ہے معانی میں سے ذات نہیں ہے کہ کھڑا ہو اور پناہ پکڑے کہ کھڑا ہوتا اور پکڑنا اور پناہ ڈھونڈنا اوسکا بطریق تشبیہ وتمثیل کے ہے گویا رحم
ایک شخص ہے کہ کھڑا ہوا اور دامن گھیر ہوا اور عزت وعظمت حق سبحانہ کا پکڑا اور پناہ ڈھونڈی اور کہا تو وہی ہے کہ رحم جو وصل کیا جاتا ہے اور قطع کیا جاتا ہے
وہ حق ہے سزاوار ہے اسکا دامن ہی قیام اور کلام پر اور تعظیم شان اسکی اور فضیلت صلہ رحم کرنے والی کی اور بڑائی گناہ قطع کرنے والی اوسکی کی اور
نہیں خلاف ہے اس میں کہ صلہ رحم واجب ہے فی الجملہ اور قطع کرنا اوسکا گناہ کبیرہ ہے اور صلہ رحم کے درجے ہیں کہ بعض اونکا بلند تر ہے بعض سے اور ادنیٰ اونکا
چھوڑنا مہاجرت یعنی ترک ملاقات کا ہے اور صلہ رحم ساتھ کلام کے ہوتا ہے اگرچہ ساتھ سلام کے ہو اور مختلف ہوتا ہے وہ ساتھ اختلاف قدرت اور حاجت
کے بعض اوس سے واجب ہے اور بعض مستحب ہے اور اگر وصل کیا بعض صلہ اور نہ وصل کیا غایت اوسکا نہیں تو کہا جاویگا قاطع اور اگر قصور کیا اوس چیز سے کہ قادر
اوسپر اور لائق تھا اوسکو یہ کہ کرے اوسکو نہیں تو کہا جاویگا کہ صلہ کرنیوالا ہے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ**
شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهٗ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم اشتقاق کیا گیا ہے اور لیا گیا ہے لفظ رحمن سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی رحم کو کہ جو شخص ملا دے تجکو یعنی رعایت تیری
حق کی کرے ملاؤنگا میں اوسکو یعنی ساتھ رحمت کی اور جو شخص کاٹے تجکو کاٹونگا میں اوسکو یعنی اپنی رحمت سے محروم رکھونگا نقل کی یہ بخاری نے
ف اشتقاق کیا گیا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ پیدا کیا میں نے رحم کو اور اشتقاق کیا میں نے اوسکے لیے نام اپنے نام سے کہ رحمن ہے اور
احتمال ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنی ہوں یعنی قرابت رحم کہ واجب ہے رعایت اوسکی ایک شاخ ہے رحمت حضرت رحمان سے کہا قال الشیخ رحمہ اللہ اور ملا علی
نے کہا کہ لفظ شجنۃ ساتھ شین کی یعنی ساتھ زبر اور زیر اور پیش شین کی قاموس اور نہایہ میں ساتھ زیر اور پیش شین کی اور جیم کی اصل میں رگ اور جڑ
درخت کی ملی ہوئی ہیں اور یہاں مراد اس سے یہ ہے کہ رحم مشتق ہے رحمن سے یعنی رحمت سے کہ مشتق ہے اوس سے جان لیں گویا کہ رحم مشتبک یعنی
ملا ہوا ہے ساتھ رحمن کے مانند اشتباک رگوں درخت کی اور بعضوں نے کہا ہے وجہ شجنۃ کی یہ ہے کہ حروف رحم کی موجود ہیں بیچ اسم رحمن کے اور داخل ہیں بیچ
مانند داخل ہونے رگوں درخت کے واسطے ہونے اوسکی کی اصل واحد سے اور معنی یہ ہیں کہ رحم اثر ہے آثار رحمت اوسکی سے اور متصل ہے ساتھ اوسکی پس قطع کرنیوالا
اوس سے قطع کرنیوالا ہے رحمت خدا سے اور وصل کرنیوالا اوسکا ملنیوالا ہے طرف رحمت اللہ تعالیٰ کی جیسے کہ فرمایا حضرت نے فقال اللہ الخ **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ
اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم لٹکا یا گیا ہے ساتھ عرش کی کہتا ہے یعنی بطریق جز و

دعا کی جو شخص کہ ملاوے مجھکو ملاوے گا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو شخص کہ کاٹے مجھکو کاٹیگا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لٹکایا گیا ہے یعنی پکڑے ہوئے ہے عرش رحمٰن کا اور پناہ مانگتا ہے اوس سے کہ قطع رحم سے یا وجہ یہ ہے کہ حکم صلہ رحم اور قطع رحم سے از راہ تمثیل کے اوس چیز کی کہ سناوے اللہ تعالیٰ ہے یا بطور دعا کے ہے **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں کاٹنے والا رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم اوسکے کی وہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا اور یا یہ مراد ہے کہ ساتھ نجات پانے والوں کی اور سابقین کے نہیں داخل ہوگا **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے صلہ رحم کرنیوالا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھ اقربا کے کہ اگر وہ اوسپر احسان کرتے ہیں تو یہ بھی اونپر احسان کرتا ہے ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہے کہ جسوقت کاٹا جاوے رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوے حق قرابت اوسکی کے وصل کرے رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کرے نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا ہے علما نے کہ جوانمرد وہ ہے کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کرے اور حق اوروں کا ادا کرے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے قرابتی ہیں کہ سلوک کرتا ہوں میں اون سے اور وہ نہیں سلوک کرتے ہیں مجھ سے اور احسان کرتا ہوں میں اون سے اور وہ برائی کرتے ہیں مجھ سے اور حلم کرتا ہوں میں اور درگذر کرتا ہوں اون سے اور وہ جہل کرتے ہیں مجھپر یعنی بدی کرتے ہیں اور غضب ہوتے ہیں مجھپر پس فرمایا کہ اگر ہے تو جیسا کہ کہتا ہے پس گویا کہ پھنکاتا ہے تو اونکو گرم راکھ اور ہمیشہ ہے ساتھ تیرے اللہ کیطرف سے مددگار اور دفع کرنیوالا شر و ایذا اونکی کا اوپر تیرے جبتک کہ ثابت و مستقیم رہے تو اس صفت پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** پھنکاتا ہے الخ یعنے چونکہ شکر نعمت تیری کا نہیں ادا کرتے ہیں حرام ہے عطا تیری اونپر اور حکم لگایا گیا ہے واونکی پیٹوں میں تشبیہ دی اوس گناہ کو کہ لاحق ہوتا ہے اونکو ساتھ اونکی سے ساتھ راکھ گرم کی اور بعضوں نے کہا کہ تو بسبب احسان کرنے کی اونپر رسوا و حقیر کرتا ہے اونکو آگے نفسوں اونکے کی مانند اوس شخص کے کہ منہ میں پھانکتا ہے راکھ گرم کو اور کھاتا ہے اوسکو اور بعضوں نے کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکھ گرم کی ہے کہ جلاتا ہے اور ہلاک کرتا ہے اونکو اور بعضوں نے کہا کہ منہ اونکا کالا کرتا ہے مانند راکھ گرم کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کے ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہے روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہے اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مراد تقدیر سے تقدیر معلق ہے نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالیٰ نے سبب گردانا ہے رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے تقدیر کیا ہے کہ بندہ دعا کریگا اور بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کے یہی حکم رکھتے ہیں جیسے کہ دوا مرض طبیبہ شفا کی ہے اور اعمال نیک واسطے داخل ہونے بہشت کے دوزخ کی اور بعضوں نے کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندے کا آسان کرتا ہے وارد ہونی قضا کو اور خوش لگتا ہے اوسکو اوسکے دل میں یعنی جب دعا کی اور دیکھا کہ تقدیر نہیں پھری تو راضی ہوتا ہے اور تن بہ تقدیر دیتا ہے پس آسان ہو جاتا ہے بوجھ اوسکا کی

اول یہ کہ مقصود دعا سے یہ ہے کہ یہ تاکید ہی اور نہایت کرنا ہی واسطے رغبت دلانے کے اور کہا گیا ہے وہ بیان ہو سکو کہ دعا تقدیر معلق میں پہنچتی ہے سو لیس یوں آیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مقصود مبالغہ

بیان تاثیر دعا کی ہو یعنی اگر کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہیں کرتی ہے اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی ہے چنانچہ مثل اسکی بیچ حدیث نظر کے بھی

حدیث میں آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واسطے علم اور بیان زیادتی عمر سے برکت ہوتا ہی اور بیچ اسکے فصل اول میں

بیان مفصل ہو چکا اور آخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہے کہ بہت لوگ گنہگار ہو کر فاسق کافر ہیں اور رزق اونکا فراخ ہی نسبت مومنوں اور مطیعوں

کی پس یہ حدیث دلیل کرتی ہے اس پر کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سے اور یا مراد رزق دنیا کی برکت اور

بہشت کا اور یا جواب یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوشی گذرانی اور فراغ قلب و حضور وقت اور صفائی رزق ہی کہ صاف کدورت ظلمت سے

جیسے کہ متقیوں اور بہتروں کے لیے ہی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی انکو

وقت میں کدورت اور ظلمت اور تعب پیدا ہوتی ہیں فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اوسکی سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا اور اگر مومن ہی تو گرفتار ہونا گناہوں کا ہی ایک شئے کہ کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی کی اور پانی

اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی ساتھ مومن گنہگاروں کی کہ حق تعالیٰ چاہتا ہی کہ انکو کدورت گناہ سے پاک کر بہشت میں داخل کرے پس بعضوں

کی گناہوں کا کفارہ دنیا میں فقر و بلا کو کرتا ہی و صاف آخرت میں لیجاتا ہی اور بعضوں کو ساتھ بیماری بلا کے متنبہ کر کر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہ کہ یوں

نہ سمجھنا چاہیے کہ لطف خفی پروردگار تعالیٰ کی طرف سے شامل حال اوسکی کی ہی تو ساتھ فقر و مرض کی اوسکو گناہ سے پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اوسکے

حال پر نہیں ہوتی تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہوں میں گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ

وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِأُمِّهِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَأَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ

الْجَنَّةَ اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوا میں بہشت میں پس سنی میں نے اوسمیں آواز پڑھنی قرآن کی

پس کہا میں نے کون ہے یہ کہ قرآن پڑھتا ہی کہا فرشتوں نے کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلائے صحابہ سے تھی پس گویا اصحاب کی خاطر میں آیا ہو کہ اونکی

کس سبب سے یہ مرتبہ پایا کہا آنحضرت نے بہشت میں آواز اوسکی سنی ایسا آنحضرت نے بطریق بیان جب اپنی اوسکی کی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سے ہی

فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سے اسی طرح ہی یہ فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سے اور تھا وہ بہت سلوک کرنی والا ساتھ ماں اپنی کی نقل کیا اسکو

بغوی نے شرح السنہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیچ ایک روایت بیہقی کی یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے سو گیا تھا میں پس دیکھا میں نے اپنی تئیں

بہشت میں یہ عبارت ہی روایت بیہقی میں بجای اسکی کہ داخل ہوا میں بہشت میں کہ روایت شرح السنہ میں کور ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ

بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کیا اسکو ترمذی

نے **ف** اور یہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولیٰ ہی ساتھ اسکے **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِيْ امْرَأَةً وَإِنَّ أُمِّيْ تَأْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا

فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ

أَوْ ضَيِّعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی الدرداء سے کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری ایک بی بی ہی ایک عورت

اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجھکو ساتھ طلاق دینی اوسکی کی پس کہا اوسکو ابو درداء نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے باپ بہتر ہی

دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب اول بہشت کی محافظت رضا مندی ماں باپ کی ہی پس جو کوئی چاہی کہ داخل ہووی بہشت مین پس دروازی ہی کہ بہترین
دروازون کا ہی چاہی کہ رضا باپ کی نگاہ رکھی یعنی تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف
یعنے اگر طلاق دیوی تو بھی رضا اللہ کی نگاہ رکھی تو بہتر ہی ورنہ ضائع کی تو اور اس حدیث اور مانند اون حکمون کا یون نکالا کہ جب باپ کے حق مین یہ فرمایا تو ماں کا
بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سے جنس یعنی شخص جننے والا مراد رکھا یہ مناسب ہی کہ ماں اور باپ دونون کو شامل ہی **وعن** بہز بن حکیم
عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال امک قلت ثم من قال امک قلت ثم من قال امک قلت ثم من قال
اباک ثم الاقرب فالاقرب رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی بہز بن حکیم سے کہ نقل کی انہون نے اپنے باپ سے اوس نے نقل کی اپنے دادا سے کہا
اوس نے کہا مین نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی ماں سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے کہا مین نے پھر
کس سے فرمایا اپنی ماں سے کہا مین نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر نیکی کر اوس سے کہ قریب ہی تجسے یعنی بعد ماں باپ کے جیسے کہ بھائی اور بہن پھر
اوس کے بعد اوسکی قریب ہی یعنی جیسے کہ چچا اور ماموں اور ساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **وعن**
عبدالرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تبارک وتعالی انا اللہ وانا الرحمن خلقت
الرحم وشققت لہا من اسمی فمن وصلہا وصلتہ ومن قطعہا بتتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سے کہا مین نے
سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ برکت والی اور بلند قدر والی نے کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا
کیا مین نے رحم کو اور نکالا مین نے یعنی نام رحم کا نام اپنی سے یعنی رحمن سے پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاؤنگا مین اوسکو
یعنے طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سے نقل کی یہ ابوداود نے ف
مین اللہ یعنی صاحب الوہیت و تہ سید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پھر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سے یعنی رحمن سے **وعن** عبداللہ بن
ابی اوفی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنزل الرحمۃ علی قوم فیہم قاطع رحم رواہ البیہقی فی
شعب الایمان اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین اوترتی رحمت اوس قوم پر
کہ جس مین کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف مراد قوم سے وہ لوگ ہین کہ مدد کرین کاٹنی والے کی کاٹنی ناتی پر یا انکار نہ کرین
اوس پر اور احتمال ہی یہ کہ مراد رحمت سے مینہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسے مینہ بسبب نحوست کاٹنی ناتی کی **وعن** ابی بکرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ذنب احری ان یعجل اللہ لصاحبہ العقوبۃ فی الدنیا مع ما یدخر لہ فی الاخرۃ
من البغی وقطیعۃ الرحم رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی
گناہ لائق تر اسبات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکی کی بیچ آخرت کی سے کہ نکل جانا ہی اطاعت حاکم
اور کاٹنی ناتی کی سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے ف یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین بھی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بھی پہنچیگا چونکہ
اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بھی ہوتا ہی یعنی ہرج ومرج عالم مین اور کینہ وعداوت تو انکا عذاب دنیا مین جلدی ہی ہوتا اور آخرت مین بھی ہوگا اور اگرچہ
بعضے اور گناہ بھی یہ صفت رکھتی ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین **وعن** عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یدخل الجنۃ منان ولا عاق ولا مدمن خمر رواہ النسائی والدارمی اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکھنی والا بعد دینی کی اور نہ نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کا اور نہ شراب پینی والا ہمیشہ کہ

ہمیشہ جاری رہنے والی خیر اور بھلائی ہے اور وہ دینی اور دنیوی ہر طرح کی ہے **ف** منان سخت ہی یعنی دیکر احسان جتانے والا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی اور مخصوص ہے کہا کہ منان میں سے ہی جنت قطع کی یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور عاق ہے یعنی ایذا دینے والا باپ کا اور اقربا کا بلا وجہ شرعی کے یا عاق مخصوص ہے ساتھ ایذا دینے والدین کی اور ایک ان دونوں میں سے ہی اور مراد نہ داخل ہونے سے یہ ہے کہ ساتھ فائزین کی یعنی نجات پانے والوں کی ہمیشہ داخل نہ ہوگا یا بغیر عذاب کے نہیں داخل ہوگا لیکن اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو بغیر عذاب کے بھی داخل کرے گا بموجب حدیث نبی کی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا من انسابکم ما تصلون به ارحامکم فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاھل مثراۃ فی المال منسأۃ فی الاثر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم اپنے نسبوں میں سے اوس قدر کہ سلوک کرو تم ساتھ اوس کے اپنے ناتے داروں سے سو تحقیق سلوک کرنا ناتے والوں سے سبب ہوتا ہے محبت کا بیچ اقارب کے اور سبب ہوتا ہے کثرت برکت کا مال میں اور سبب ہوتا ہے تاخیر کا اجل میں نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

ف سیکھو تم یعنی باپ اور دادا اور ماؤں اور دادیوں اور بیٹیوں اور اولاد اونکی کو اور تمام اقربا کو پہچانو اور نام اونکے یاد رکھو تاکہ ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ اونسے سلوک کرنا چاہیے جانو تم کہ جاننا انکا ضروری ہی اور نافع ہی

وعن ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ذنبا عظیما فھل لی من توبۃ قال ھل لک من ام قال لا قال وھل لک من خالۃ قال نعم قال فبرھا رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں پہنچا ہوں ایک گناہ بڑے کو یعنی کیا ہی میں نے بڑا گناہ سو کیا ہی میرے واسطے توبہ یعنی کوئی عمل کہ سبب ہو رجوع کرنے اللہ تعالیٰ کا میری طرف ساتھ رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوے آپ نے فرمایا کہ کیا ہی واسطے تیرے ماں کہا کہ نہیں فرمایا اور کیا ہی واسطے تیرے خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اوس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی بخشا جاوے گا گناہ تیرا اس سے معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہوں کا ہی اگرچہ کبیرہ بھی ہو یا آنحضرت نے اوسکو خاص اس شخص کے حق میں اوس سے معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اوسکے نزدیک بسبب تعظیم کے وہ گناہ بڑا معلوم ہوتا ہو اور واقع میں صغیرہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا اس سے کہ خالہ حکم ماں کا رکھتی ہے

وعن ابی اسید الساعدی قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل من بنی سلمۃ فقال یا رسول اللہ ھل بقی من بر ابوی شیء ابرھما به بعد موتھما قال نعم الصلوۃ علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما من بعدھما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بھما واکرام صدیقھما رواہ ابو داود وابن ماجۃ

اور روایت ہی ابی اسید ساعدی سے کہا اوس وقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں آیا اونکے پاس ایک شخص بنی سلمہ سے پس کہا یا رسول اللہ کیا باقی رہی ہی نیکی ماں باپ میری کی سے کچھ یعنی ماں باپ سے اونکی زندگی میں سلوک کرتا تھا آیا باقی رہا اونکی سلوک سے کچھ کہ کروں میں اوسکو بعد مرنے اونکے کے یعنی بعد اونکے مرنے کے بھی اونکے ساتھ سلوک کرنے کی کوئی صورت ہی فرمایا ہاں دعا کرنی اونکے لیے کہ ہمیشہ شامل ہے نماز جنازہ وغیرہ کو اور استغفار کرنی اونکے لیے اور پورا کرنا اونکی وصیت کو بعد مرنے اونکے کے اور سلوک کرنا اونکی ناتے والوں سے کہ نہیں کیا جاتا مگر واسطے ماں باپ کے یعنی جنسے اونکی قرابت کی جہت سے اور واسطے طلب رضا اونکی کے کہ رضا ہی حق تعالیٰ کی ہی تاکہ سلوک اوس سے بلا غرض کی اور تعظیم کرنی ماں باپ کی دوستوں کے نقل کی ابو داود اور ابن ماجہ نے

وعن ابی الطفیل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانۃ اذ اقبلت امرأۃ حتی دنت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لھا رداءہ فجلست علیه فقلت من ھی فقالوا ھی امه التی ارضعته رواہ ابو داود

اور روایت ہی ابی طفیل سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بانٹتے جعرانہ میں کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سے کہ ناگہاں آئی ایک عورت یہانتک کہ نزدیک پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بچھا دی آپ نے اوسکے لیے چادر مبارک اپنی پس بیٹھ گئی وہ اوس پر پس کہا میں نے کون ہے یہ

ف تحقیق یہ ابی طفیل تھی ... اور دونون نے دودھ پلایا تھا حضرت کو کہ جسنے دودھ پلایا یہ ہی مان حضرت کی پس کہا انہون نے کہ یہ کون ہی لوگون نے
اور ثوبیہ لونڈی ابولہب کی اونہی نے دودھ پلایا تھا ابتدا میں اور اختلاف ہی ان کے اسلام میں

الفصل الثالث

عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما ثلاثة نفر يتماشون أخذهم المطر فمالوا إلى غار في الجبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل فأطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض انظروا أعمالا عملتموها لله صالحة فادعوا الله بها لعله يفرجها

روایت ہے ابن عمر سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ تین شخص چلی جاتی تھی باہم پہنچا اونکو مینھ نے پس گئے وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ میں تھا پس گرا غار کی منہ پر ایک پتھر پہاڑ میں سے پس بند کردیا اوس نے دروازہ غار کا پس کہا اونہون نے آپس میں کہ دیکھو اون عملون کو کہ کیے ہیں تم نے خالص اسی کی لیے یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کی پس دعا مانگو اللہ تعالی سے ساتھ وسیلہ اون عملون کی امید ہی کہ کھول دے اللہ اس پتھر کو

فقال أحدهم اللهم إنه كان لي والدان شيخان كبيران ولي صبية صغار كنت أرعى عليهم فإذا رحت عليهم فحلبت بدأت بوالدي أسقيهما قبل ولدي وإنه قد نأى بي الشجر فما أتيت حتى أمسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت أحلب فجئت بالحلاب فقمت عند رءوسهما أكره أن أوقظهما وأكره أن أبدأ بالصبية قبلهما والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودأبهم حتى طلع الفجر فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا فرجة نرى منها السماء ففرج الله لهم حتى يرون السماء

پس کہا ایک نے اونمین سے یا اللہ تحقیق تھے میرے ماں باپ بوڑھے بڑے اور چھوٹے تھے میرے بچے چھوٹے اور تھا میں چراتا بکریاں ان کے خرچ کے واسطے پھر جب شام کو آتا میں اون بچون کے پاس اور دودھ دوہتا میں شروع کرتا میں ساتھ ماں باپ اپنے کے پلاتا میں انکو پہلی اپنی اولاد سے اور تحقیق اتفاقا ایک دن دور لیگئی مجھکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کی تھی دور پس دور چلا گیا میں چرانی کو پس نہ آیا میں گھر میں یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا میں نے ماں باپ کو کہ سو رہے پس دوہا میں نے دودھ جیسا کہ تھا دوہتا پس لایا میں برتن دودھ کا بھرا ہوا دودھ سے لیکر کھڑا ہوا میں ماں باپ کی سرکی پاس اس حال میں کہ مکروہ جانتا میں جگانا اونکا اور مکروہ جانتا میں یہ کہ دون میں بچون کو پہلے اون سے اور بچے روتے اور چلاتے تھے مارے بھوک کی پاس پاؤن میری کی پس یہی سا حال میرا اور حال اونکا یعنی ماں باپ سوتے تھے اور بچے فریاد کرتے تھے اور میں کھڑا تھا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق میں نے کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کی کھول ہمارے واسطے اس پتھر میں سے کچھ کشادگی کہ دیکھیں ہم اوس کشادگی سے آسمان کو پس کھول دیا اللہ تعالی نے واسطے اونکی یہانتک کہ دیکھا اونہون نے آسمان ف کہ اس سے معلوم ہوا کہ شریعت اون کی میں نفقہ ماں باپ کا مقدم تھا اولاد پر اور شیخ نے کہا کہ بعضون نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کی بچون کو دیا ہو اور بیتابی اور فریاد اونکی واسطے زیادہ کی ہو

قال الثاني اللهم إنه كانت لي بنت عم أحبها كأشد ما يحب الرجال النساء فطلبت إليها نفسها فأبت حتى آتيها بمائة دينار فسعيت حتى جمعت مائة دينار فلقيتها بها فلما قعدت بين رجليها قالت يا عبد الله اتق الله ولا تفتح الخاتم فقمت عنها اللهم فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها ففرج لهم فرجة

کہا دوسرے شخص نے یا اللہ تحقیق تھی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تھا میں اسکو جیسا نہایت چاہتے ہیں مرد عورتون کو پس طلب کیا میں نے اس سے نفس اوسکا یعنی خواہش کی میں نے اوسکی صحبت کرنے کی اور ارادہ کیا اوسکی بلانے کی پس انکار کیا اوسنے یہانتک کہ لاؤن میں اوسکی پاس سو دینار پس کوشش کی میں نے یہانتک کہ جمع کیے میں نے سو دینار پس ملا میں اس سے ساتھ اون دینارون کی پس جب بیٹھا میں درمیان دونون پاؤن اوسکی یعنی جماع کی کہا اوسنے اے بندے خدا کی ڈر اللہ سے اور نہ کھول مہر کو یعنی ازالہ بکارت مت کر پس کھڑا ہوا میں اوس سے یعنی بسبب خوف خدا کی چھوڑ دیا میں نے اسکو

یانی گرتا پاسا ہی تو اگر تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے پس کھول دے ہم سے اس پتھر میں سے پس کھولی اونکو کسی اللہ تعالیٰ نے کشادگی

وقال الآخر اللهم إني كنت استأجرت أجيرا بفرق أرز فلما قضى عمله قال أعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه فلم أزل أزرعه حتى جمعت منه بقرا وراعيها فجاءني فقال اتق الله ولا تظلمني وأعطني حقي فقلت اذهب إلى ذلك البقر وراعيها فقال اتق الله ولا تهزأ بي فقلت إني لا أهزأ بك فخذ ذلك البقر وراعيها فأخذه فانطلق بها فإن كنت تعلم أني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج ما بقي ففرج الله عنهم متفق عليه اور کہا تیسرے نے یا الٰہی تحقیق میں نے مزدوری کو لگایا تھا ایک مزدور بدلے فرق چاولوں کے پس جب پورا کر چکا وہ کام اپنا کہا دے مجھکو حق میرا پس پیش کیا میں نے اوسپر حق اوسکا یعنی مزدوری لگا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس سے پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چاولوں کی یہاں تک کہ جمع کیے میں نے اوس میں سے بیل اور چرانے والا اونکا پس آیا میرے پاس وہ مزدور یعنی بعد مدت کے اور کہا ڈر خدا سے اور نہ ظلم کر مجھپر اور دے مجھکو حق میرا پس کہا میں نے جا تو طرف ان بیلوں کی اور چرانے والوں اونکے کی کہ حق تیرا ہے یعنی مزدوری تو ساتھ ان کے ہے پس کہا ڈر اللہ سے اور ٹھٹھا نہ کر ساتھ میرے پس کہا میں نے تحقیق میں نہیں ٹھٹھا کرتا تجھ سے پس لے تو ان بیلوں کو اور چرانے والے اونکے کو پس لیا اوس نے اونکو اور لے گیا سب کو پس اگر جانتا ہے تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نے یہ واسطے طلب رضامندی تیری کے تو کھولدے پتھر کو کہ باقی رہا ہے پس کھولدیا اللہ نے اون سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فرق ساتھ زبر راء اور جزم کے نام ہے ایک پیمانہ کا مدینے میں کہ اوس میں سولہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر کے غلہ آتا ہے اور بیل اور چرانے والے اونکے یعنی غلام اور اس روایت میں ذکر بیل اور چرانے والے کا کیا باعتبار اکثر مواطن کے اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ اوس کی مزدوری سے بہت سا کچھ حاصل کیا میں نے تا آنکہ بہت ہوئے اموال قسم اونٹ اور بیل اور گوسفند اور غلام سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے وسیلہ پکڑنا ساتھ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب میں کہ اللہ تعالیٰ نے دعا اونکی قبول کی ہے اور آنحضرت نے اوسکی اس لیے حکایت کی ہے کہ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی ہے اور اگر استحباب نہ ہو تو جائز تو یقینی ہے اور اس سے فضیلت معلوم ہوئی کہ ماں باپ کی اور ترجیح دینی اونکو سب اہل اولاد پر اور احتراز کرنا اونکی تکلیف و مشقت سے اور مد نظر رکھنا اونکی راحت و آرام کو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتے کو مکروہ ہے خصوصاً جگہ ادب و تعظیم کی مگر واسطے نماز کی وقت تنگ فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ راحت نیند کی لذیذ تر اور خوش آیندہ تر ہے کھانا کھانے سے اور معلوم ہوئی اس سے فضیلت عفت پارسائی کی اور باز رکھنی نفس کو محرمات سے خصوصاً وقت قدرت کے اور حصول مطلب کی اور غلبہ جوش نفس کی خصوصاً جبکہ شہوت متحرک ہو زور و شور اوسکا غالب اور سرکش ترین شہوات ہے عقل برباد اور مشکل ترین حالات ہے مرد اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکی کے جائز ہے اگر اجازت دی بعد اوسکے جیسے کہ مذہب حنفی ہے کہ تصرف فضولی کا جائز ہے اور موقوف ہے اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکی کے نافذ ہوتا ہے اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادائے امانت اور خوش معاملگی امر بہتر اور پہنچانے والے ہیں قرب و کرامت کو نزدیک حق کے اور معلوم ہوا کہ دعا مستحب ہے بعد از وقوع بلا کے قبل اوسکے اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی کی تنگی و محنت و ابتلا سے اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیاء کی حق ہیں جیسے کہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہے حق ہے **وعن** معاوية بن جاهمة ان جاهمة جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اردت ان اغزو وقد جئت استشيرك فقال هل لك من ام قال نعم قال فالزمها فان الجنة عند رجلها رواه احمد والنسائي والبيهقي في شعب الايمان روایت ہے معاویہ بیٹے جاہمہ سے کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نے یہ کہ جہاد کو جاؤں میں اور تحقیق آیا ہوں کہ مشورہ کروں آپ سے پس فرمایا کیا ہے واسطے تیرے ماں کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو پس تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اوسکے کے ہے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں

ف یعنی ماں کے پاؤں کے پاس رہو اور خدمت اسکی کرو کہ باعث ہے تیری بہشت کا اور یہ عبارت کنایہ ہے نہایت خضوع و تذلل سے یعنی کہ حکم ماننا اسکا اولاد کو
واجب ہے انتہا درجہ کی تذلل سے **وعن** ابن عمر قال کانت تحتی امرأة احبها وکان عمر یکرهها فقال لی طلقها فابیت فاتی عمر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک له فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقها رواه الترمذی وابو داود اور روایت ہے
ابن عمر سے کہا ابن عمر نے کہ تھی میرے نیچے ایک عورت یعنی نکاح میں تھی میری کہ دوست رکھتا تھا میں اسکو اور تھے حضرت عمر ناخوش رکھتے اسکو پس کہا حضرت عمر نے
مجھکو طلاق دے بیوی اپنی کو میں نے انکار کیا پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ سب حضرت کے آگے پس مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہا طلاق دے اسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یہ امر واسطے استحباب کے ہے یا وجوب کے اگر ہو کچھ کوئی باعث اوسکا **وعن** ابی امامة ان
رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدهما قال هما جنتك ونارك رواه ابن ماجه اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ تحقیق ایک
شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہے حق ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کے فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی حق
ادا کرنا اونکا باعث ہے داخل ہونے کا بہشت میں اور ترک کرنا فرمانبرداری کا باعث ہے داخل ہونے کا دوزخ میں **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان العبد لیموت والداه او احدهما وانه لهما لعاق فلا یزال یدعو لهما ویستغفر لهما حتی یکتبه اللہ بارا
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مر جاتے ہیں ماں باپ اوسکے یا ایک انمیں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ کا
البتہ نافرمان ہوتا ہے پس ہمیشہ رہتا ہے دعا کرتا واسطے اونکے اور استغفار کرتا ہے واسطے اونکے یہاں تک کہ لکھتا ہے اوسکو اللہ نیکوکار **ف** یعنی دعا و استغفار فرزند
کی والدین کے لیے بعد از مرنے اونکے کے وہ فائدہ رکھتا ہے کہ اگر ناراض گئے ہوں تو بھی حق تعالی اونکو راضی کر دیگا اور سبب اوسکے لکھا جاویگا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی
کرنے والوں کے ساتھ ماں باپ کی اور رضا جو ہوں اونکی کے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح
مطیعا للہ فی والدیه اصبح له بابان مفتوحان من الجنة وان کان واحدا فواحدا ومن امسی عاصیا للہ فی والدیه اصبح
له بابان مفتوحان من النار وان کان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماه قال وان ظلماه وان ظلماه وان ظلماه اور
روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ فرمانبرداری کرنے والا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کے یعنی
حق ادا کرنے والا ہو صبح کرتا ہے اس حال میں کہ ثابت ہیں اوسکے لیے دو دروازے کھلے ہوئے بہشت سے اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سے یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک
دروازہ کھولا جاتا ہے اور جو شخص کہ صبح کرے اس حال میں کہ نافرمانی کرنے والا ہے خدا کی بیچ حق ماں باپ کے صبح کرتا ہے اس حال میں کہ کھلے ہیں اوسکے لیے دو دروازے
دوزخ سے اور اگر ہو ایک ماں باپ سے یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہے یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب
فرمودہ حق کی ہے حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہے کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکے اوسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں
اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر **ف** تین بار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیوی میں ہے نہ دینی میں کیونکہ فرمانبرداری ماں باپ کی اگر مخالف
دین کی ہو تو روا نہیں ہے **وعنه** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من ولد بار ینظر الی والدیه نظرة رحمة
الا کتب اللہ له بکل نظرة حجة مبرورة قالوا وان نظر کل یوم مائة مرة قال نعم اللہ اکبر واطیب اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنے والا ماں باپ کے کہ دیکھے طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک بار دیکھنا مہربانی
دیکھنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے بدلے ہر نظر کے ایک حج مقبول یعنی ثواب حج مقبول کا عوض اوسکے پاوے اور اگرچہ دیکھے ہر روز
سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہے اور بہت پاکیزہ ہے یعنی اوس چیز سے کہ تمہارے گمان میں ہے اگرچہ کہ لکھا جاوے گا عوض ہر نظر کے حج مقبول

وعن ابی بکرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل الذنوب یغفر اللہ تعالیٰ منہا ما شاء الا عقوق الوالدین فانہ یعجل لصاحبہ فی الحیاة قبل الممات اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام گناہ سوا شرک کے بخشتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مگر نافرمانی ماں باپ کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ جلدی سزا دیتا ہے ماں باپ کے نافرمانی کرنے والے کو بیچ زندگانی دنیا کی پہلے موت کی ف یعنے بیچ زندگانی نافرمانی کرنے والے کی پہلے موت اوسکی کے اور ممکن ہے یہ کہ ہو تقدیر بیچ زندگانی والدین کی پہلے موت اونکی اور بعد موت عذاب آخرت بھی باقی ہے کہ پھر احتمال ہے کہ ہووے بیچ حکم اوسکی کی تمام حقوق بندوں کی جیسا کہ مثل وعید کی وارد ہوا ہے بیچ حق اہل ظلم اور باغی بغیر حق کی اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہے اوپر نافرمانی ماں باپ کے وعن سعید بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق کبیر الاخوة علی صغیرہم کحق الوالد علی ولدہ رواہ البیہقی الاحادیث الخمسة فی شعب الایمان اور روایت ہے سعید بن عاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق بڑے بھائی کا اوپر چھوٹے کی مانند حق باپ کے ہے اوپر بیٹے اپنے کے نقل کی بیہقی نے یہ پانچوں حدیثیں شعب الایمان میں

باب الشفقة والرحمة علی الخلق

یہ باب بیچ بیان شفقت اور رحمت کے خلق پر

الفصل الاول

فصل پہلے

عن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس متفق علیہ روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رحمت کرتا یعنی رحمت خاص کامل اللہ اوس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا لوگوں پر نقل کی بخاری اور مسلم نے وعن عائشة قالت جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتقبلون الصبیان فما نقبلہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اواملک لک ان نزع اللہ من قلبک الرحمة متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ آیا ایک اعرابی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اور دیکھا حاضرین کو کہ بوسہ لیتے ہیں لڑکوں کی پس تعجب کیا بوسہ لیتے ہو تم لڑکوں کا پس نہیں لیتے ہم لڑکوں کا بوسہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مالک ہوں میں واسطے تیرے یہ کہ دفع کروں اللہ کی رحمت کے نکالنے کو تیرے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اللہ تعالیٰ نے جو رحمت تیرے دل سے نکال لی ہے میں اوسکو دفع نہیں کر سکتا اور یہ معنی اوسکی ہیں کہ ان کو ساتھ زبر ہمزہ کی پڑھیں جیسا کہ اکثر روایات میں ہے اور ایک نسخہ میں ساتھ زیر ہمزہ کی ہے اوسکی معنی یہ ہیں آیا مالک ہوں میں کہ ڈالوں رحمت کو تیرے دل میں اگر نکال لی اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت کو یعنی اللہ تعالیٰ نے جو تیرے دل میں رحمت و شفقت نہیں رکھی میں نہیں رکھ سکتا مقصود زجر و توبیخ ہے اور اشارت ہے اوپر کہ نہیں رحمت پیدا ہوئی اللہ کی ہی اگر وہ ہی نہ پیدا کی تو اور کوئی نہیں پیدا کر سکتا اور مآل دونوں روایتوں کا ایک ہی تفاوت تعبیر کا ہے فقط ح +

وعنہا قالت جاءتنی امرأة ومعہا ابنتان لہا تسألنی فلم تجد عندی غیر تمرة واحدة فاعطیتہا ایاہا فقسمتہا بین ابنتیہا ولم تأکل منہا ثم قامت فخرجت فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال من ابتلی من ہذہ البنات بشیء فاحسن الیہن کن لہ سترا من النار متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت اور اوسکے ساتھ دو بیٹیاں تھیں اوسکی مانگتی تھی وہ عورت کچھ مجھ سے پس نہ پایا اوس نے میرے پاس سوا ایک کھجور کے پس دی میں نے اوس عورت کو وہ کھجور پس بانٹ دی اوس عورت نے وہ کھجور درمیان دونوں بیٹیوں کے اور آپ نہ کھایا اوس میں سے کچھ پھر اوٹھی وہ عورت اور باہر نکلی پھر داخل ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا میں نے آنحضرت سے یعنی یہ ماجرا اوس عورت کا پس فرمایا جو کوئی مبتلا اور آزمایش کیا جاوے جنس ان بیٹیوں سے ساتھ کسی چیز کی یعنی ساتھ ایک کی یا دو کی یا زیادہ کی پس احسان کرے طرف اونکی ہونگی وہ بیٹیاں اور احسان کرنا اونسے اوسکے لیے پردہ آگ دوزخ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اطلاق کیا بیٹیوں کو ابتلا اس لیے کہ احتیاج احسان کی زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت بیٹوں کے اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ مراد ابتلا اور امتحان ساتھ بیٹیوں کے

یا ساتھ اوس چیز کی کہ صادر ہوئی اوسکے قسم حسنات دنیا اور صبر کرنے ہی کا اوپر اوس ظاہر ثانی ہی اور شرط اوس کا یہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہ ہی کہ
ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہاں تک کہ حاصل ہووی بیاہ اونکو سبب نکاح کی یا غیرہ کی ثابت **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پرورش کرے دو بیٹیوں کو یہاں تک کہ پہنچیں بحد بلوغ کو یا پہنچیں اپنے خاوندوں کے پاس آویگا وہ
دن قیامت کے اس حال میں کہ میں اور وہ ہم ہونگے اسطرح اور ملائیں انگلیاں اپنی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ہووے بیان معنی یکجائی کی کہ نسبت ہم ہونگی
اونکی شہادت کی اور بیچ کی مائیں یعنی جیسی کہ ان دونوں انگلیوں کو ملا ہوا دیکھتی ہو اسی طرح میں اور وہ روز قیامت کے ہم ہونگے یعنی میں اور وہ شخص
ساتھ ہونگے یا جنت میں ساتھ داخل ہونگے ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَ
الْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرگیری کرنی والا عورت بے خاوند والی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنے والی کی ہی راہ خدا میں یعنی جو کہ سلوک خبرگیری
کرے عورت بے خاوند کی اور مسکین کی ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب سعی کرنی والی اور خرچ کرنی والی کی راہ خدا میں کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہوں میں
اونکو یہ بھی کہا کہ خبرگیری کرنی والا عورت بے خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنی والی کی ہی رات کو نماز کی ایسی کہ سستی نہیں کرتا اور فتور واقع نہیں ہوتا
اوسکی شب خیزی میں اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہیں افطار کرتا یعنی دن کو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تعبیر ہی ترتیب
حکم مسکین کے بھی بلکہ بالاولی ہی بعضوں کی نزدیک [illegible] یہ بھی کہا کہ قائل الا اسکا عبداللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا
ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سے جیسی کہ تصریح کی ساتھ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہ ہیں کہ گمان کرتا ہوں میں مالک کو کہ یہ بھی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ
مشکوۃ و مصابیح کا یہ ہی کہ گمان والا اسکا ابوہریرہ ہی پس تقدیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بھی فرمایا کالقائم
یا واقع ہوا ہی ابوہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ مؤید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد و شیخین و ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ
کی الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ او القائم اللیل الصائم النہار ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ وَلِغَيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سہل بن
سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اور پرورش کرنی والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت میں اسطرح ہونگے اور اشارہ کیا ساتھ انگلی
شہادت کے اور بیچ کی انگلی کی اور کشادگی رکھی درمیان انکی تھوڑی سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** واسطی عدم تصور کثرت کی اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا
ساتھ اسکی طرف عالی ہونے مرتبہ نبوت کی اور طرف اسکی کہ بعد نبوت کی مرتبہ فتوت و مروت کا ہی ع **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ
الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھیگا اور پاویگا تو ای مخاطب
کامل ایمانوں کو بیچ رحم کرنے بعض انکی کی بعض پر بسبب برادری ایمانی کی بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنی احوال کی بعلاقہ محبت کے آپس میں اور بیچ
ہین مانند ملاقات کرنی کی آپس میں اور محبت رکھنے کی آپس میں اور بیچ مہربانی اور مدد کرنی کی آپس میں مانند حال بدن کی جس وقت کہ شکایت کرتا ہی ایک عضو بلاتی ہی
ایک دوسری کو یعنی باقی اعضا بدن کی بسبب اس عضو کی اور موافقت کرتی ہیں اعضا آپس میں بیچ درد و مشقت کی ساتھ بیداری اور تپ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی جیسی کہ وقت کسی بعضی عضو کی تمام بدن کو تکلیف ہوتی ہی ایسی ہی مومنوں کی یہ شان ہونا چاہیئی کہ جب ایک کو کوئی مصیبت پہنچی تو

زمانہ میں تم ہمیشہ ان درختوں کو رہن اوس سبب سے رفع کرنا اونکا اونکی کا ترجمہ شیخ سعدی نے کیا ہی ہے بنی آدم اعضای یکدیگر اند ۔ کہ در آفرینش زیک گوہر اند ۔ چو عضوی بدرد آورد روزگار ۔ دگر عضوہا را نماند قرار ۔ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمان بیچ حکم ایک شخص کے ہیں یعنی مانند عضا ایک شخص کے ہیں کہ اگر درد کرے ایک عضو تو رنج پاتا ہی سارا بدن اگر دکھتی ہی آنکہ اوسکی دکھتا ہی

تمام بدن ہوتا ہی سارا بدن اوسکا اور اگر دکھتا ہی سر اوسکا تو دکھتا ہی سارا بدن اوسکا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو موسی سی اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سی کہ مسلمان واسطے مسلمان کے مانند مکان کی ہی یعنی تمام مسلمان حکم ایک مکان کا رکھتی ہیں جسکے بعض اجزا مضبوط کرتی ہیں بعضی اجزا مکان کی بعضی کو

یعنے اسی طرح مسلمانوں کو چاہئے کہ آپس میں ایک دوسری کی تقویت اور امداد میں رہیں پھر آنحضرت نے انگلیاں اپنی ایک ہاتھ کی بیچ انگلیوں کے دوسری کے

ڈالیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی واسطے بیان تمثیل کی کہ مسلمان اسطرح آپس میں ملے ہوئی اور ایک دوسری کا مددگار رہیں لیکن گناہ میں مدد باہم نہیں

حرام کرو اور مدد گناہ کی ہو وے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّائِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ

اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهِ مَا شَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو موسی سی اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سی کہ تحقیق آنحضرت جب آتا اونکے پاس سائل یا حاجتمند فرماتے یعنی صحابہ کو سفارش کرو تاکہ حاصل ہو تمکو ثواب سفارش کا اور حکم کرتا ہی اللہ تعالی اوپر زبان پیغمبر

اپنی کی جو چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم سفارش کر لیا کرو تاکہ ثواب اوسکا حاصل ہو خواہ سفارش تمہاری قبول ہو یا نہو کہ جو مقدر ہی

اوسکا حکم کی ہی اور لحاظ اسکی کا کہ شاید سفارش تمہاری قبول نہو ترک نکرو اوسکو اور ثواب اوسکا فوت نکرو اور جاننا چاہئے کہ سفارش حدود میں بعد ازان پہنچنے

کی امام تک جائز نہیں اور پہلے پہونچنے کی امام تک جائز ہی اور تعزیرات میں جائز ہی سفارش مطلق اور واجب بعض صورتوں میں ہی کہ حق کی سفارش کرتا ہی معروف مشہور ہو

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهُ مَظْلُوْمًا

فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مدد کر اپنے بھائی مسلمان کی ظالم ہو وے یا مظلوم پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مدد کرتا ہوں میں اوسکی اس حال میں کہ مظلوم ہو لیکن یہ کیفیت اوسکی معلوم ہی پس

کیونکر مدد کروں اوسکی اس حال میں کہ ظالم ہو فرمایا آنحضرت نے منع کریگا تو اور باز رکھی تو اوسکو ظلم سی یہ مدد کرنا اوسکو ظلم سی دور کرنی تیری ہی اوسکی یعنی شیطان اور

نفس کے باعث ہونے سی ظلم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ

وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دینی بھائی

مسلمان کا ہی کہ شریعت حکم ان کا کرتی ہی اور شارع علیہ السلام نے حکم اسکا فرمایا ہی نظلم کری مسلمان مسلمان پر اور نہ ڈالی اوسکو ہلاکت میں اور نہ چھوڑی اوسکو

دشمن کے بیچ بلکہ مدد کری اوسکی جو کوئی سعی کرتا ہی بیچ حاجت روائی بھائی مسلمان کے ہوتا ہی اللہ تعالی بیچ حاجت روائی اوسکی کی اور جو کوئی دور

کری مسلمان سے کوئی غم سختی خواہ تھوڑا ہو یا بہت دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سی ایک غم غموں قیامت کے سی کہ غم نہیں مانند اوسکے اور جو کوئی

ڈھانکی عیب کسی مسلمان کا ڈھانکیگا اللہ تعالی عیب اوسکی دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ستر ڈھکنی کی اہل مروت سی اور

ترک کرنا محاسبہ کا اور پوشیدہ کرنا ذکر اوسکی کا اور لکھا ہی علما نے کہ پردہ پوشی مستحق مستحب ہی اہل معرفت حیا کی ہی کہ عیب اونکا پوشیدہ ہی اور

اور یون کام ناشایستہ اُن میں ہو پردہ حیا میں اوسکو پوشیدہ رکھتی ہین اور جس کی پردہ حیا کا اوٹھا دیا اور ساتھ اوسکے بیباکی اور فساد ہو ہر وقت ہوا اور گناہ علی الاعلان کرتا ہی انکار اوسکا واجب ہی اور منع اور زجر اوسپر لازم ہی اگر کسی بات بری کو تو ہر حال کرے ۔ اور جو لوگ ایسے لوگون کی ہی اور عیب ڈالتے ہیں ان میں باز رکھنی اوسکی بھی منع ہون گا اور گویا اوسی کی ستاریون اور ظالمون کی مددگار ہوئی حفاظت حقوق لوگون کی واجب لازم ہی اور تعطیل احکام شریعت منع ہی **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم اخو المسلم لا يظلمه ولا يخذله ولا يحقره التقوى ههنا ويشير الى صدره ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان يحقر اخاه المسلم كل المسلم على المسلم حرام دمه وماله وعرضه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی مسلمان کا ہی نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک مدد کری اوسکی اور نہ حقیر جانی اوسکو پرہیزگاری اس جگہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نی طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار یعنی کرتی ہیں مسلمان کو بدی سی یہ حقیر کرنا بھائی مسلمان کو یعنی یہ بات برائی میں کافی ہی اور برائی کی حاجت نہیں سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام ہیں خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی اسکو مسلم نی **ف** حقیر جانی الخ یعنی سامنے ذکر کری عیبون اوسکی کی اور بدزبانی اور ٹھٹھا کری کی اگر حقیر اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین ہو بلکہ اوسکو خراب حال ہو گیا جانتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا ایک الا الا حدیث میں آیا ہی فلعل الله يعذبه ولكن المتكبرين والمتقين پس سب حرمت ایمان اوسکی واسطی نہ چاہئی خصوصًا جو کہ نور علم سبب منتج تقوی ہوتی ہی اور عنایت تعظیم اونکی کی بطریق اولی ضرور کرنی چاہئی لیکن خصوصًا اہل دنیا کہ ظلمات نفسانی و غفلت میں گرفتار ہیں اہل فقر اور ذوق و بینائی گرفتار ہیں کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہیں اصل کار کہ باعث دوست نجات کی دنیا و آخرت میں ہی محبت فقرا و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ہمنشینی حصول محبت مساکین کی دعا کرتی تھی اور سبب بخشش فقرا بمیشہ ... بہرحال حقیر جاننے کا کسی کو ہو شرک و گناہون سی پاک ہوی کہ تقوی سینہ میں ہی مسلمان کا باطن میں ہو اور تعلق اس جگہ کی ہی تقویت جلد پہلی ہی ہی جو کہ جگہ تقوی کی دل ہی مرد متقی ہی پس کیونکر جانا کسی مسلمان کو کوئی حقیر کہ جیسا حال اوسکی کی معلوم نہیں یا یہ مراد کہ جو کہ تقوی دل میں ہی جس کے دل میں تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکری اور حقارت کرنی مسلمان کی نہیں تقوی اور مشعر ہی تقوی کا ظاہر اور یہ مناسب ہی کہ یہ خون اوسکا یعنی ایسا کام نکری ہرگز کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اوسکا نلف ہو اور آبروریزی اوسکی اور یہ حدیث جوامع الکلم میں ہی کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تھی **وعن** عياض بن حمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة ثلثة ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحيم رقيق القلب لكل ذي قربى ومسلم وعفيف متعفف ذو عيال واهل النار خمسة الضعيف الذي لا زبر له الذين هم فيكم تبعا لا يبتغون اهلا ولا مالا والخائن الذي لا يخفى له طمع وان دق الا خانه ورجل لا يصبح ولا يمسي الا وهو يخادعك عن اهلك ومالك وذكر البخل او الكذب والشنظير الفحاش رواه مسلم اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہیں یعنی جو کہ لائق ہیں کہ ساتھ سابقین و مقربین کے بہشت میں داخل ہون تین ہیں ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنیوالا کہ اوسکو توفیق دیگیا بھلائیون کی اور دوسرا شخص مہربان یعنی جو نرم دل ہو ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا پرہیزگار یعنی حلال پر ہیزگار سوال سی بچنے والا یعنی سوال سی پرہیز کرتا ہی اور توکل کرنیوالا اللہ پر عیالدار یعنی نہیں باعث ہوتی اوسکو کثرت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کی یا سوال کرنی کی طرف حرام کی یا مال حرام کو ساتھ غافل ہونی کی علم و عمل سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہیں یعنی وہ مستحق عذاب کی ہیں بسبب کی ان افعال کی مقصود ہی برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظ اور تشدید اوپر جیسی اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی کی اول سست عقل کہ نہیں عقل اوسکو باز رکھنی بیہودہ

سی اور ثبات نہ استقامت نہو اوسکو وقت شہوت کی اور صبر نکر سکتا ہو گناہوں اور بری باتوں سی وہ لوگ کہ تمہاری تابع اور خادم ہیں یعنی اور بیہرتی ہیں
گرد اور افعیا تمہاری کی اور مدنظر او خیال نہیں ہی مگر بہرتی پیٹ کا یعنی پیٹ پالتی ہیں کا اگر شبہ حرام سی ہو نہیں فہم ہوتی ہیں اہل و مال کی یعنی نہ طالب ہیں بیبیکی
اور جماع کی بیبی عورتوں کی آں پہ حلال حلال ہو یا مرکب ہوئی ہیں حرام کی اور نہ طالب اور راغب ہیں مال حلال کی کہ اوسکے طیب حاصل کرین بلکہ مصروف ہی ہمت اونکی کہانی اور
پینی اور پہننے پر اگرچہ حرام ہو یہی ہے صفت یہی ہے اور دوسرا شخص وہ خیانت ہی کہ وہ بات ہی کہ نہیں پوشیدہ اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمیں اگرچہ شئی قلیل
ہو مگر کہ ہو ونہ ہتا ہی اور تفحص کرتا ہی اوسکو تا پاوی اور مطلع ہو اوسپر اور خیانت کری اوسمیں اور بعضوں نے کہا کہ خفا بمعنی ظہور کے بھی آتا ہی یعنی خفا نہی ظاہر
نہیں ہوتی اوسپر وہ چیز کہ طمع کرسکی اوسمیں مگر کہ خیانت کرتا ہی اوسکو اور تیسرا وہ شخص ہی کہ صبح نہیں کرتا اور شام نہیں کرتا مگر کہ وہ فریب دیتا ہی تجکو سبب
اہل تیری کی یعنی صبح وشام کا روزگار اوسکا فریب دینا ہی کہ طمع رکہتا ہی اہل و مال تیری میں اور ظاہر کرتا ہی صفت امانت کو لیکن باطن میں خیانت کرتا ہی
اوسمیں اور ذکر کیا آنحضرت نے بخیل کو اور جہوٹی کو اور بدخلق فحش گو کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** طور جو ہی صفت ثمانیہ سے کہ ظاہر ہو وجود اوسکا خارج
میں یعنی غیر میں اور تعلق سی مراد ہی صفت کاملہ یہ برابر ہی کہ ظاہر ہو غیر میں اثر اوسکا یا نہو اور ثانی اظہر ہی اور لفظ بخل اور کذب مصنف کے قلم سے مقام
فاصل کی یعنی ذکر کیا آنحضرت نے بیچ مقام تعداد اہل نار کی بخیل یا کاذب کو یعنی فرمایا اور اور دو نسخوں میں بھی بخیل اور کاذب ہی اور اس طرح جو عبارت
لایا کہ ذکر البخل والکذب کہا اور یہ کہا ذکر البخیل والکاذب تو اصلی کہ بعینہ الفاظ آنحضرت کی یاد نہیں رہے جیسے کچھ ایسا ذکر کیا کہ معنی بخل اور کذب کی اوس سے
سمجھے جاتی ہی خواہ یوں فرمایا والبخیل والکاذب یا اور لفظ فرمائی اور قول او والکذب اکثر روایتوں میں بلفظ او شک راوی کی آیا ہی ہوتی بخل کو ذکر کیا یا کاذب کو
اور بعضی روایت میں والکذب بلفظ و سی آیا ہی اور صحیح ست میں ہی واو بمعنی او کی ہی اور لفظ شنظیر بعضوں نے کہا کہ منصوب ہے بنا بر معطوف ہونی کی کذب پر اور صحیح
یہ ہی کہ مرفوع ہی پس ہوگا عطف رجل پر اور یہ نوع پانچواں ہی اور بخیل یا کاذب اور پانچواں شنظیر شنظیر **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی دست قدرت میں ہی ایمان نہیں لاتا یعنی کوئی بندہ یعنی کامل و تمام نہیں ہوتا ایمان
اوسکا یہانتک کہ دوست رکہی اوسطی بہائی مسلمان کی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اپنی نفس کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اوس چیز کو یعنی بہلائی
دنیا اور آخرت کو اور ایک روایت میں لفظ من الخیر صریح آیا ہی اور بہلائی آخرت کی نجات پانا ہی عذاب و رنج سی اور پہنچنا درجات بہشت کو بسبب
اعمال صالحہ کی اور بہلائی دنیا کی اسباب و متاع اور اہل و اولاد جو کہ وسیلہ خیر آخرت کی ہوں پس ان چیزوں کو اپنی لیے دوست رکہتا ہی چاہیے کہ
سب مسلمانوں کی لیے بہی دوست رکہی اور جو کہ سبب فریب شیطانی اور حرص نفسانی اور فساد باطن کی اپنی لیے مال جاہ دنیا کا کہ باعث ظلم اور فساد
اور وبال و عذاب کا ہے چاہتا ہی اور دوست رکہتا ہی پس نہ لازم دوست رکہی اوسکو مسلمان بہائی کی لیے دوست رکہی اوسکو چاہیے کہ اپنی لیے دوست رکہی اور
کی لیے کیونکہ وہ خیر نہیں یا ایک شخص ہے کہ حصول مال جاہ اوسکی لیے سبب حصول ثواب آخرت کا اور قرب مولی تعالی کا ہوتا ہی جیسی کہ اوسکی وسیلی سے حاجت
مسکین کی اور فقراء کی کام آتی ہی اور جاہ باعث عدالت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ہوتا ہی اور دوسرا ہی کہ نہیں ہوتا اوسکی لیے ایسا بلکہ باعث فسق
اور ظلم اور سرکشی کا ہوتا ہی پس چاہنا مال جاہ کا اور دوست رکہنا اوسکا اوسکی لیے درست نہوگا اسلیے کہ اوسکی حق میں وہ خیر نہیں ہے **وَعَنْ**
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اَلَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان لاتا
یعنی کامل قسم ہی اللہ کی نہیں ایمان لاتا قسم اللہ کی نہیں ایمان لاتا اور پوچھا گیا کون ہی کہ ایمان نہیں لاتا اور کسکو آپ فرماتی ہیں یا رسول خدا فرمایا وہ کہ نہیں

مرتبہ نہیں ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیوں اوسکی سے روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتھ نجات پانے کی وہ شخص کہ نہیں امن میں ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکی سے نقل کی یہ مسلم نے ف امثال ان حدیثوں کی واردہوئی ہیں واسطے توبیخ و تغلیظ کے یا معنی نفی دخول جنت کی یہ کہ حال ہے کہ اچھا حق کا لاحق ہونا نہیں مراد وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے اور ابن عمر سے نقل کی اونہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبرئیل امر کرتے تھے مجکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتھ احسان کرنے کی اوسپر اور منع کرنے ضرر کی اوس سے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہیں کہ وارث کریں گے یعنی ساتھ وحی الہی کے ہمسایہ کو کہ بس ہیں کہ ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوا کرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجٰى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تم تین شخص پس نہ سرگوشی کریں دو شخص آپس میں بلا ساتھی شخص دوسرے کی یہاں تک کہ ملو تم ساتھ لوگوں کی یعنی بعد ملنے لوگوں کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی ہو تو کچھ مضائقہ نہیں پس اگر چار شخص صاحب ہوں اور دو شخص آپس میں سرگوشی کریں تو روا ہے یہ منع سرگوشی کرنی دو شخصوں کی بیچ وقت مصاحبت تین شخصوں کی بسبب غمگین کرنے اس فعل کی ہے اس تیسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ یحزن ساتھ زبر ی اور پیش ز کی ہے اور ایک لغت میں ساتھ پیش ی اور زیر ز کی ہے اور دونوں لغت فصیح ہیں اور یہ متعدی [illegible] اندوہگین بنوا اور روایت اول مشہور تر ہے اور سبب غمگین ہونے کا یہ ہے کہ اوسکو خیال آجاوے گا کہ شاید میری ہلاکت اور بداندیشی کا مشورہ کرتے ہیں کہا نووی نے کہ یہ نہی سرگوشی کرنی دو کی بیچ موجود ہونے تیسرے کی اور اسی طرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ شخص کی بیچ ہر ایک کی نہی تحریمی ہے پس حرام ہے جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر مگر اذن ہو اوسکی اور یہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہے یہ منع ہر زمانہ میں خواہ حضر میں ہو یا سفر میں وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کی یا امر معظم دین میں خیرخواہی ہے تین بار فرمائی یہ بات کہا ہم نے یعنی صحابہ نے کہ خیرخواہی کسکے لیے ہے اور کسکی کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالی کے اور واسطے کتاب اوسکی کے اور واسطے رسول اوسکی کے اور واسطے مسلمانوں کے اماموں کی کہ امرا اور علما ہیں اور واسطے سب مسلمانوں کی نقل کی یہ مسلم نے ف خیرخواہی اللہ کی یہ ہے کہ ایمان لاوے اوسپر اور نفی کرے شریک کو اوسکی ذات و صفات سے اور ترک کرے الحاد کو اوسکی صفات میں اور خالص کرے نیت اوسکی عبادت میں اور فرمانبرداری کرے اوسکی امر و نواہی کی اور اقرار کرے اوسکی نعمت کا اور شکر کرے اوسکا اور محبت رکھے اوسکی فرمانبرداروں سے اور دشمنی رکھے اوسکی نافرمانوں سے اور خیرخواہی اوسکی کتاب کی یہ ہے کہ اعتقاد کرے کہ کلام ہے اللہ کا پاس سے اوسکی اور اوسپر تلاوت اوسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کرے اور خیرخواہی اوسکی رسول کی یہ ہے کہ تصدیق کرے اوسکی نبوت کی اور قبول کرے اوسکے حکم کو کہ اللہ تعالی کی پاس سے لائے ہیں اور اطاعت کرے اوسکی اور دوست رکھے اوسکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور ماں باپ سے اور سب لوگوں سے اور محبت رکھے اوسکی اہل بیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے اوسکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے یا سب کتابیں اللہ تعالی کی اور مراد رسول سے آنحضرت ہیں یا سب رسول اللہ تعالی کے ہیں اور یہ خیرخواہیاں حقیقت میں بندے کی طرف ہیں کہ خیرخواہی کا نفع اسی نفس کی طرف ہے [illegible] اور خیرخواہی

اور ان کے نیک کاموں میں فرمانبرداری کی کرے اور ان کو حق باتوں میں تنبیہ کرے اور خبردار کرے اون کو وقت غفلت کی اور خروج نہ کرے اوپر ان کے اگرچہ ظلم کریں اور خیر خواہی
علماء کی یہ ہے کہ جو احادیث روایت کی ہیں ان کو قبول کریں اور ان کی تقلید کریں احکام میں اور خیر خواہی سب مسلمانوں کی یہ ہے کہ ہدایت کرے ان کو طرف بھلائیوں دین و دنیا کی اور دفع کرے
ضرر ان سے اور نفع پہونچاوے اون کو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ مدار تمام دین و دنیا کا اوسپر ہے اور تمام علوم اولین و آخرین کی شرح اسی میں ہے
وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے جریر سے کہا جریر نے کہ بیعت کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوٰۃ کے اور خیر خواہی کرنے کی
واسطے ہر مسلمان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عبادات یا تو حق اللہ میں یا حق العباد میں حق اللہ سے وہ عبادات خاص مراد ہیں کہ عمدہ ان میں دو عبادتیں
بدنی اور مالی ہیں اور ارکان اسلام سے ہیں بعد شہادتین کے نماز و زکوٰۃ ہیں اور ہو سکتا ہے کہ روزہ اور حج اوس وقت میں فرض نہ تھا ہوا اور خیر خواہی
مسلمانوں میں داخل ہیں تمام حقوق بندوں کے منقول ہے کہ جریر نے ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنے والے کو گھوڑا تیرا بہتر ہے تین سو درہم سے آیا
بیچتا ہے تو چار سو درہم کو اوس نے کہا کہ یہ تم جانو پھر کہا کہ گھوڑا تیرا بہتر ہے اوس سے آیا بیچتا ہے تو پانسو درہم کو پھر سو سو بڑھاتے گئے یہاں تک
کہ پہنچے آٹھ سو درہم کو پھر خریدا اوسکو آٹھ سو درہم کو پس لوگوں نے سبب اسکا پوچھا کہا اونہوں نے یہ کہ میں نے بیعت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی اوپر

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے
ابو القاسم سے کہ سچے ہیں کہ سچی کہی گئی ان سے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہیں نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کے دل سے نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نے **ف** سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کی سچی وحی کی خبریں دیں یعنی ان کو اور بدبخت سے مراد کافر ہے یا فاجر
وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي
السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنے والوں خلق پر رحمت
کرتا ہے اوپر ان کے رحمن رحم کرو اوپر ان کے کہ زمین میں ہیں تا رحمت کرے تم کو جو کہ آسمان میں ہے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف** اوپر ان کے کہ زمین میں ہیں یعنی
جانور اور آدمی خواہ نیک ہوں خواہ بد اور رحم کرنا بد پر یہ ہے کہ ان کو بدی سے باز رکھیں جیسا کہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم اور مدد کرنا ظالم کی یہ ہے
کہ ظلم سے روکو یہ مستحق رحم کے ہیں اور جو کہ آسمان میں ہے یعنی اللہ تعالیٰ کہ کمال قدرت اور سلطنت اوسکی آسمان میں ہے یا مراد ملائکہ ہیں رحمت کرنے ان کا
یہ ہے کہ محافظت کریں تمہاری اور بسوز آفات سے کہ شیاطین جن و انس وغیرہ سے اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کریں جناب عزت سے واسطے
رحم کرنے والوں کے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے ہماری راہ میں جو شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت نگاہ نہ رکھے ہمارے بڑوں کی اور حکم نہ کرے ساتھ
نیکی کے اور منع کرے برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ أَجْلِ سِنِّهِ إِلَّا قَيَّضَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی سبب بڑی عمر اوسکی کے مگر کہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکی وقت بڑی عمر اوسکی کے
وہ شخص کہ تعظیم و خدمت کرے اوسکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی کہ جو خدمت کرتا ہے خدمت کیا جاتا ہے اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکے

بعض دور رہنے والا ہو اور ایسے ہی جوان کی تعظیم کرتا ہے بوڑھوں کی منقول ہے کہ ایک مرید بلاد خراسان سے واسطے ملازمت شیخ کے بمصر شیخ ابو عثمان کے پہنچا اور ایک مدت
اونکی خدمت میں حاضر رہا اور ساتھ بیٹھنے والوں میں ایک جماعت بزرگوں کی خوشی کی ایک تاب پیش شیخ کے رکھی شیخ نے اوسی مرید کو کہا او سواری کی خاطر اپنے بیچ گھوڑے
لیکن تجھ کو گمان ہے اوسکی اہلیت کے بعض دو روز بعد وہ مرید شیخ کے پاس آیا اوسکا نتیجہ ہوا جب شیخ کے گھر داخل ہوا مرید ایک پاس بیٹھ کر کہا پیر نے کہ اے مرید
خوب ہے کہ تیری پاس ایک عورت ہے نیک ہووینگی اور بیٹے تیری ہونگے اسد تعالیٰ واسطے تیری اونکو کہ خدمت گزیں تیری ہونگے سب کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی مدعا ہمیشہ پوری ہوتی
پائی جاتی تھی کہ پھر اور گھوڑے سبب کثرت آمد کی کہ اوسکی ملاقات کے لئے اور حضرت انس سے روایت ہے کہ اسد تعالیٰ نے بہت بڑا عطا کیا ہے سبب
حبیب رب العالمین کے کہ دس برس عمر میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے پس انکی اسد تعالیٰ نے عمر ہوئی کہ ایک سو تین برس کی عمر پائی اور انکی دولت
ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئے تھے **وعن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ
اکرام ذی الشیبۃ المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیہ والجافی عنہ واکرام السلطان المقسط رواہ ابوداود
والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جلال و تعظیم اسد تعالیٰ کی سے ہے تعظیم کرنی بوڑھے
مسلمان کی اور تعظیم کرنی حامل قرآن کی یعنی پڑھنے والے قرآن کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہ غلو کرنے والا او سمین اور نہ دور رہنے والا او سے اور جلال
تعظیم اسد تعالیٰ کی سے ہے تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** دو قید لگائی ہیں واسطے حامل قرآن کی
ایک تو غلو کرنے والا نہ ہو اور دوسری یہ کہ نہ دور رہے اوس سے بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تھی کہ میانہ روی کرتے تھے عبادات وغیرہ
میں اور غلو کرنے والا وہ کہ تجاوز کرے حد سے لفظاً اور معنیً مانند وسوسیوں اور شکیوں اور ریاکاروں کی یا خیانت کرے لفظ قرآن میں ساتھ تحریف
اوسکی کی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علما کی یا خیانت کرے اوسکے معنوں میں ساتھ تاویل باطل کی مانند تمام بدعتیوں کی اور بعضوں نے کہا کہ غلو
کرنا تجوید میں یا جلد پڑھنا اس طرح کہ مانع ہو سمجھنے معانی سے اور دور رہنے والا وہ کہ اعراض کرے تلاوت قرآن سے اور احکام قرارات سے اور عمل
کرنے سے اوس چیز پر کہ اوس میں ہے اور بعضوں نے کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت میں رہے اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اوراد عبادت کی طرف ہرگز نہ متوجہ ہو
اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن میں مشغول رہے اور تلاوت نہ کرے اور ادنی عادل کا یہ ہے کہ غالب ہو عدل اوسکا ظلم پر بخلاف اوسکے کہ یعنی
ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہیں کہلاوے گا اور دور رہنا اوس سے افضل ہے چنانچہ اسی لئے کہا ہے بعضی علما ہمارے نے کہ جو کوئی
کہے اس زمانے میں سلطان عادل تو وہ کافر ہے باوجود اسکی کہ نہیں خالی ہے ہر سلطان ایک طرح کے عدل سے اور تحقیق اسکی معنی یہ ہے کہ وجہ فرق کی بیچ
اوسکے کہ عدل کرتا ہے اور درمیان عادل کے یہ ہے کہ اطلاق کیا جاتا ہے اوسپر کہ عدل کرتا ہے اگرچہ کبھی کبھی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہے عرفاً اوس
کہ ہو موصوف ساتھ عدل کی بطریق دوام کے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلانا ملتا ہے اور فلانا شاعر پڑھتا ہے اور شرح السنہ میں ہے کہ کہا طاؤس نے
سنت سے ہے یہ کہ توقیر کرے تو چار کی عالم کی اور بوڑھے کی اور سلطان کی اور باپ کی اور کہتا ہوں میں اور باپ کی حکم میں ان ہی کی ہیں ماں
ملو عالم سے عالم باعمل ہے جیسے کہ سمجھا جاتا ہے لفظ حامل القرآن سے اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث میں اسلئے ہے کہ ظاہر ہے یا اسلئے کہ کلام
اجنبیوں میں ہے اس جگہ یہ کہ پیر شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیا اونکی تعظیم اوسکی پر لئے کہ واجب ہے تعظیم اوسکی بہت سی
وجہوں کر اور روایت کی خطیب نے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے ان من اجلال توقیر الشیخ من امتی **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ وشر بیت فی المسلمین
بیت فیہ یتیم یساء الیہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر گھروں کا

مسلمانوں کی گھروں میں وہ گھر ہے کہ اوس میں یتیم ہو احسان کیا جاوے طرف اوسکی اور برا گھر مسلمانوں کی گھروں میں وہ گھر ہے کہ اوس میں یتیم ہو برائی کیجاوے طرف اوسکی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اور ایذا دیجاوے اوسکو جیسے مارنا اور گھرکنا بغیر تعلیم و تادیب کے اور مراد احسان کی ہے خبر گیری اوسکی

ع **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ پھیرے ہاتھ یتیم کے سر پر یعنی بطریق شفقت کے درحالیکہ نہیں پھیرا ہے ہاتھ مگر واسطے اللہ کے یعنی واسطے طلب رضا اوسکی کی نہ واسطے اور غرض کے ہوویگی اوسکو واسطے اوسکے بدلے ہر بال کے کہ پھرا ہے اوسپر ہاتھ اوسکا نیکیاں اور جو شخص کہ احسان کرے طرف یتیم لڑکی کی یا یتیم لڑکے کی کہ نزدیک اوسکی ہے یعنی اوسکی پرورش میں ہے خواہ یتیم اپنا ہو یا اجنبی ہونگا میں اور وہ بہشت میں مانند ان دونوں کی اور ملایا درمیان دونوں انگلیاں اپنی یعنی بیچ کی انگلی اور اوسکی پاس کے کہ کلمہ کی طرف ہے یعنی جس طرح یہ دونوں انگلیوں کی نزدیک ہیں بہشت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے

ف لفظ تمر ساتھ زبر تے اور پیش میم کے ہے بصیغہ مؤنث کا اور ضمیر اوسکا مذکور ہوا اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش تے اور زیر میم کے بصیغہ مذکر کا آیا ہے بصورت میں فاعل اوسکا ضمیر مسح کی ہے اور ید مفعول اوسکا اور ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ پھیرتا ہے وہ شخص اوس بال پر ہاتھ اپنا اور لفظ حسنات ساتھ رفع کی ہے بنابر ہونے اوسکی کے اسم کان کا اور ظاہر یہ ہے کہ نیکیاں مختلف ہوں باعتبار کمیت اور کیفیت کے باعتبار احوال یتیموں کی اور احسان کرے یعنی شفقت مہربانی کرے اور پیسہ اور ادب و تعلیم کرے اوسکو اور نکاح کردے اوسکا اور محافظت کرے اوسکی مال کی اگر مال ہو اوسکا اور لفظ او یتیم میں تنویع کے لیے ہے اور ظاہر یہ ہے کہ شک کے لیے ہے کسی راوی کو شک آیا ہے کہ لفظ یتیمہ فرمایا یا یتیم اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف بشارت حسن خاتمہ اوسکی کے ہو

ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آوَى يَتِيمًا إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ الْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ أَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْأَخَوَاتِ فَأَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتَّى يُغْنِيَهُنَّ اللَّهُ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوِ اثْنَتَيْنِ قَالَ أَوِ اثْنَتَيْنِ حَتَّى لَوْ قَالُوا أَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ وَاحِدَةً وَمَنْ أَذْهَبَ اللَّهُ بِكَرِيمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا كَرِيمَتَاهُ قَالَ عَيْنَاهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جگہ دیوے یتیم کو طرف کھانے اور پینے اپنے کے واجب کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے بہشت مقرر یعنی قطعا بلاشک و شبہ بموجب وعدہ کے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا اور جو شخص پرورش کرے تین بیٹیوں کی یا پرورش کرے انکو کہ مانند تین بیٹیوں کی ہیں یعنی بہنوں پس ادب سکھاوے انکو اور شفقت کرے اوپر انکے یہانتک کہ بے پرواہ کرے انکو یعنی بڑی ہوں اور نکاح کی جاویں واجب کرتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکی بہشت پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ یا دو کو یعنی فرمائیے کہ دو بیٹیوں یا دو بہنوں کی پرورش کی یہ ہی ہے فرمایا پرورش کرے دو بیٹیوں یا دو بہنوں کو یہانتک کہ اگر کہتے لوگ یا ایک کو البتہ فرماتے یا ایک کو اور جس شخص کے لیجاوے اللہ دو پیاریاں واجب ہے واسطے اوسکی بہشت پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا مراد ہے دو پیاریوں سے فرمایا دونوں آنکھیں اوسکی نقل کی یہ شرح السنۃ میں

ف وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا ہے یعنی شرک اور حقوق بندوں کی پس تقدیر یہ ہے مگر یہ کہ کرے وہ گناہ کہ نہیں بخشا جاتا مگر ساتھ توبہ کی یا ساتھ بخشوانے اور راضی کرنے والی کی حاصل یہ کہ تمام گناہ کہ حقوق اللہ کے ہیں بخشے جاتے ہیں اگر چاہتا ہے اللہ سوای شرک کی اور اگر کہتے لوگ الخ یہ موجب ہے خطابی کی کہ کہتے ہیں احکام مفوض ہیں آنحضرت کو جو کچھ چاہیں کریں اور جسکو چاہیں تخصیص کریں ساتھ حکم کے اور جو کہ قائل عدم تفویض کے ہیں کہتے ہیں کہ بعد التماس کی وحی ہوئی ساتھ اوس چیز کی کہ موافق مقصود انکی تھی اور مانند اسکی بہت سی حدیثوں میں آیا ہے ع **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَنَاصِحٌ الرَّاوِيْ
لَيْسَ عِنْدَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اسکی کہ البتہ ایک
ادب سکھاتا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ناصح راوی نہیں
نزدیک محدثون کی قوی ف یعنی حفظ و ضبط میں کچھ اعتماد اوسپر نہیں پس حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال میں
جائز ہی اجماعا اور اسمین شک نہیں کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہی شرع وَعَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا عِنْدِيْ حَدِيْثٌ مُّرْسَلٌ اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی انہی باپ سی یعنی موسی سی اور موسی نی نقل کی
اپنی باپ کی راوی یعنی عمرو بن سعید سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث نزدیک میری مرسل ہی وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَامْرَاَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْمَاَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ امْرَاَةٌ اٰمَتْ
مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْ مَاتُوْا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک اشجعی کی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میں اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئی مند
ان دونون انگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی انگلی کی اور انگلی شہادت کی یعنی
واسطی بیان ان دونو انگلیون کی وہ عورت ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی بیوہ ہوئی صاحب جاہ و جمال الٰہی روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنی سی
واسطی پرورش اور شفقت کرنی کی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہوں یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بڑی ہونی بالغ ہونی کی محتاج ماں کی نرہی یا مر گئے
نقل کی یہ ابو داؤد نی ف یعنی جس عورت کا خاوند مر گیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اوس عورت نے اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی
نکاح کیا اور ان کی خدمت میں مشغول رہی وقت احتیاج اونکی تک اور بسبب محنت اونکی کی اپنا حسن و جمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق میں فرمایا
کہ میں اور وہ عورت قیامت کی دن مانند ان دونون انگلیون کی قریب باہم ہونگی اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئیں اور خاوند نکرین
اور صبر کرین اور صلاح و عفت اختیار کرین اور ترک کریں زینت اور پرورش یتیمون میں مشغول رہین تو بڑی فضیلت کرتا ہی شرع وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَيْهَا يَعْنِي
الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن کہ نہ گاڑا اوسکو
زندہ یعنی جیسی کہ جاہلیت میں بسبب عار و عداوت کی کرتی تھی اور نہ حقیر و ذلیل کر کر رکھا اوسکو اور نہ ترجیح دی بیٹی ولد کو اوسپر یعنی لڑکون کو لڑکی پر داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت میں نقل کی یہ ابو داؤد نی ف یعنی ساتھ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہیں کہا ابن عباس نے کہ اس
حدیث میں ولد سی مراد حضرت کی بیٹی بیٹا ہی وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهٗ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ
وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهٗ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَّمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی جس شخص کی غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بھائی
مسلمان کی حال یہ کہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکی کی یعنی ساتھ دفع کرنی غیبت و عار کی اوس سی اور منع کرنی کی غیبت اوسکی سی پس مدد کی اوسکی

مدد کی اوسکو اﷲ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اور اگر مدد کی ہو سکی اور وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنے پر سو اوسنے مدد نکی کریگا اﷲ اوسکو ذلیل دنیا اور آخرت میں نقل کیا اسکو شرح السنہ میں **وعن** اسماء بنت یزید قالت قال رسول اﷲ صلی اﷲ علیہ وسلم من ذب عن لحم اخیه بالغیبة کان حقا علی اﷲ ان یعتقه من النار رواه البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اﷲ علیہ وسلم نے جو شخص منع کرے کہانی گوشت بہائی اپنی کی سے یعنی غیبت کرنیوالی کو منع کرے غیبت کرنے سے بہائی مسلمان کے غائبانہ ہی حق اﷲ پر ہے کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سے نقل کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کہانی گوشت کی یہ کنایہ ہے غیبت کرنے سے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا یعنی کیا دوست رکہتا ہے ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانی کو تشبیہ دی غیبت کیو ساتھ کہانی گوشت کے اسلئے کہ آبرو ریزی اوسکی کرتا ہے گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہے اور گوشت اوسکا کہاتا ہے اور مردہ سے بالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر پر غیبت یعنی غیبت کی ہی ساتہ ذب کے یعنی غائبانہ اور لفظ بالغیبة متعلق ہی ساتہ لفظ ذب کے اور احتمال رکہتا ہے کہ بالغیبة متعلق ہو لحم کے تقدیر کلام اسیکی اور غیبت سے غیبت کے ہو ساتہ ذب یعنی کی یعنی باز رکہی کہانی گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور ماٰل دونون معنونکا ایک ہی ہے کہ منع کرنا اور باز رکہنا لوگون کا ہی آپس کی غیبت سے یعنی جو کہ باز رکہی لوگون کو غیبت کے تئیں تو آزاد کریگا اوسکو یعنی اول دفعہ میں جہنم میں داخل ہونی کی یا بعد داخل ہونی کی اپنی پوراکرنی عذاب کی ہی ۲ **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اﷲ صلی اﷲ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یرد عن عرض اخیه الا کان حقا علی اﷲ ان یرد عنه نار جهنم یوم القیمة ثم تلا هذه الاٰیة وکان حقا علینا نصر المؤمنین رواه فی شرح السنة اور روایت ہی ابو درداء سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اﷲ علیہ وسلم سے فرماتی تہے نہیں کوئی مسلمان کہ دور کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کے سے یعنی منع کری اوسکی غیبت سے مگر ہوتا ہے حق اﷲ پر یہ کہ باز رکہی اوس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پہر پڑہی آنحضرت نے واسطے استشہاد کی اپنی قول کے یہ آیت کہ تہا حق ہم پر مدد کرنی مومنون کی نقل کیا شرح السنہ میں **وعن** جابر ان النبی صلی اﷲ علیه وسلم قال ما من امرء مسلم یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتهك فیه حرمته وینتقص فیه من عرضه الا خذله اﷲ تعالیٰ فی موطن یحب فیه نصرته وما من امرء مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیه من عرضه وینتهك فیه من حرمته الا نصره اﷲ تعالیٰ فی موطن یحب فیه نصرته رواه ابوداؤد اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اﷲ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سے اوس جگہ کہ بے حرمتی کی جاتی ہے اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہے آبرو اوسکی ہی مگر نہیں مدد کریگا اوسکی اﷲ تعالیٰ اوس جگہ میں کہ دوست رکہتا ہے اوس میں مدد کو یعنی آخرت میں یا دنیا میں اور نہیں کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کی اوس جگہ میں کہ نقصان کیا جاتا ہے آبرو اوسکی سے اور حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوس میں مگر کہ مدد کریگا اوسکی اﷲ تعالیٰ اوس جگہ میں کہ دوست رکہتا ہے اوس میں مدد کو نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول اﷲ صلی اﷲ علیہ وسلم من رای عورة فسترها کان کمن احیی موءودة رواه احمد والترمذی وصححه اور روایت ہے عقبہ بیٹی عامر کی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اﷲ علیہ وسلم نے جو شخص دیکہی یعنی جانی عیب یا برائی بیچ کسی مسلمان میں اور ڈہانکدی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کے کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کیا احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو **ف** وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کے ساتہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہ کہی ہی علماء نے کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے مانند مردے کی ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کہ کاش میں مردہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کسی نے عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس سے خجالت کو وہ اوسکی نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس گویا کہ عیب کا ڈہانکنا زندہ کرنی کی ہو جیسے کہ جیتی لڑکی کو دفن کی گئی تہی قبر میں اور قریب تہی کہ نکالی گئی الخ

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم مرآۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمطہ عنہ رواہ الترمذی وضعفہ وفی روایۃ لہ ولابی داؤد المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن اخو المؤمن یکف علیہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین کچھ برائی تو چاہیے کہ دور کردے اوس سے برائی یعنی مشغول ہو ساتھ اصلاح حال اوسکی کی جس طرح کہ ہو سکے ساتھ تنبیہ اور اعلام اور زجر ونصیحت کی یعنی کہ شرط ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتھ اس لفظ کی ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داؤد کی یون ہے مسلمان آئینہ مسلمان کا ہی اور مسلمان بھائی ہی مسلمان کا باز رکھتا اور دفع کرتا ہی اوس سی جو چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکھتا ہی یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکے

ف مسلمان آئینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کر دیتا ہی اوسکو اوسکی برائی پر جیسا آئینہ کہ جو کچھ کہ کجی والی کی وجہ ہی اگرچہ تھوڑی چیز ہو دکھا دیتا ہی المختصر آگاہ کرتا ہی اور ذلیل نہ کرے لوگون مین جیسے آئینہ آگاہ کرتا ہی اسواسطے کسی پر معلوم نہین کرتا اور وہ دوسری بھی مطلع ہو جاتا ہی اپنی کجی کا بسبب اوسکے کہ ایک مومن دوسری کی عیب پر مطلع ہوتا ہی اپنی چہرہ کی برائی پر بسبب کجی کی آئینہ مین علاوہ اسکے شیخ قدس سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ آئینہ مین نظر کرتے ہین جبتک کہ کاوش کرتے ہین احوال ایک دوسری کی ہی اور جب تقی ہو گی ہلاک ہو گی اور اسواسطے تقویت آئینہ ان معنون کی فرمایا المؤمن اخ المؤمن الخ اور نگاہ رکھتا ہی الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کرتا ہی اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکی کی نفس میں اور مال میں اور آبرو میں ہر طرح ۔

وعن معاذ بن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمی مؤمنا من منافق بعث اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جہنم ومن رمی مسلما بشیء یرید بہ شینہ حبسہ اللہ علی جسر جہنم حتی یخرج مما قال رواہ ابو داؤد اور روایت ہی معاذ بن انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بچاوے کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سی بھیجے گا اللہ تعالیٰ فرشتہ کو کہ بچاوے گا گوشت اوسکی کو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کی آگ دوزخ کی سی اور جو شخص تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کی یعنی عیبون میں سی درحالیکہ چاہتا ہی ساتھ اوس چیز کی عیب اوسکا قید کرے گا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلے عہدہ سی اوس چیز کی جسکو کہا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سی ساتھ راضی کرنے مدعی اوسکی کی یا ساتھ شفاعت کے یا ساتھ عذاب کرنے کی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنے والا ہی اوسکو منافق اسلئے کہا کہ ظاہر کرتا ہی خیر خواہی اور دل میں لگا رہتا ہی تفحص عیب کا اور غیبت گوئی کا اور منافقون کا یہی کہ حاضر وغائب یکسان نہین ہوتی ہر طرح ۔

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ وخیر الجیران عند اللہ خیرہم لجارہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر یارون کا یعنی اکثر اونکا از روی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہتر ہین اونکا ہی واسطی یار اپنے کی یعنی اکثر اونکا از روی احسان کی اگرچہ ساتھ خیر خواہی کی ہو اور بہتر ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہتر ہین اونکا ہی واسطی ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ۔

وعن ابن مسعود قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ کیف لی ان اعلم اذا احسنت واذا اسأت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعت جیرانک یقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتہم یقولون قد اسأت فقد اسأت رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرون مین نکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک رہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجھ سی ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن وقبح

اوسکا شریف پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت سنے تو اپنے ہمسایوں کو کہتے ہیں تحقیق نیکی کی تو نے تو تحقیق نیکی کی تو نے اور جسوقت سنے تو ہمسایوں
کو کہتے ہیں تحقیق برا کیا تو نے پس تحقیق برا کیا تو نے یعنی نیکی و بدی تیری ساتھ گواہی دینی ہمسایوں کی معلوم ہوگی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف سنے تو
ہمسایوں کو یعنی سب ہمسایوں کو یعنی اہلسی کہ نہیں جمع ہوتی ہیں سب ضلالت پر غالبا اور اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ السنة الخلق اقلام الحق اور گر
اور حضرت شیخ نے کہا کہ یہ اوسوقت ہی کہ جسوقت ہوں ہمسائی اوسکی اہل حق انصاف والے اور نہ بہت محبت کرنے والے اور نہ بہت دشمنی رکھنے والے وعن عائشة
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال انزلوا الناس منازلهم رواه ابوداود روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اوتارو تم آدمیوں کو بیچ مرتبوں اونکی کے نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی بیچ مراتب معینہ اونکی کی یعنی جو مرتبہ ہر ایک کا نگاہ رکھو ایک جیسے
شریف و اہل عزت اور دوسرا ہی وضیع و ذلیل دونوں کو یکساں نہ کرو تعظیم و تکریم میں ہر ایک کی ساتھ ایسا سلوک کرو کہ موجب ایذا اور حط مرتبہ اوسکی کا نہو
پس برابری کرو درمیان خادم و مخدوم کی بلکہ ہر ایک سی موافق مرتبہ اوسکی کی پیش آؤ فرمایا ہی اللہ تعالی نے ورفعنا بعضهم درجات اور احیاء العلوم
میں نقل کی ہی کہ حضرت عائشہ کہانا کہا رہی تہیں کہ ایک فقیر اوسی راہ سی گذرا ایک ٹکڑہ روٹی کا اوسکو بہیجا بعد ازاں ایک سوار گذرا اوسی کہلا بہیجا کہ
طعام حاضر ہی اگر خواہش ہو تو آئی ایک شخص نے حاضرین میں سی تفاوت احوال سی پوچہا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتی انزلوا الناس منازلهم وہ مسکین ایک ٹکڑی روٹی کی سی راضی ہو گیا اور اگر سوار کی ساتھ بہی ویسا ہی معاملہ کرتی کہ جیسا اوسکی ساتھ کیا تو وہ ایذا پاتا اور حقارت
اوسکی ہاتھ آتی اور یہ حدیث سبب ہی فہم اقوال علما کا بیچ تفاضل انبیا کی اور تفضیل خلفا کی اور مانند اونکی کے جیسی کہ یہ حدیث منشا ہی درجوں انبیاء و مشایخ کا
امرا و وزرا سی حقیقی کیا جاتا ہی بیچ مجلسوں اونکی کی قد علم كل اناس مشربهم وهم كل فريق منهم الفضل بكثير او بهدى بكثير یعنی علما کا فہم اس سے
بجا ہی کہ وہ اہل علم و فضل کی فضیلت سمجھی ہیں اونکی غیر پر اور اغنیا کا وہم بیجا کہ وہ اہل علم و فضل و فقرا کی حقارت کرتی ہیں اور فاسق و بدعتی جاہلان
کی عزت و تعظیم کرتی ہیں اور اس حدیث کو دلیل لاتی ہیں اونکو اللہ تعالی نی اس حق گمراہ کیا اور علما کو راہ دکہایا ہی ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبد الرحمن بن ابي قراد ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ يوما فجعل اصحابه يتمسحون بوضوئه فقال
لهم النبي صلى الله عليه وسلم ما يحملكم على هذا قالوا حب الله ورسوله فقال النبي صلى الله عليه وسلم من سره ان يحب الله
ورسوله او يحبه الله ورسوله فليصدق حديثه اذا حدث وليؤد امانته اذا ائتمن وليحسن جوار من جاوره روایت ہی عبد الرحمن
بیٹی ابی قراد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایک دن پس شروع کیا صحابیوں نے کہ ملتی تہی اپنی بدنکو پانی حضرت کی وضو کا پس فرمایا اونسی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سی چیز باعث ہوئی تمکو اس کام پر عرض کیا کہ محبت اللہ کی اور رسول کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو
خوش لگی یہ کہ دوست رکہی اللہ کو اور اوسکی رسول کو یعنی بوجہ کمال کے یا دوست رکہی اوسکو اللہ اور رسول اوسکا پس چاہئی کہ سچ بولی اپنی بات میں جسوقت
بات کری اور چاہئی کہ ادا کری امانت لوگوں کی کہ اوسکی پاس ہی جسوقت کہ امانت سونپی جاوی اور چاہئی کہ اچہی کری ہمسایگی ہمسایوں سے
ف مراد وضو کی پانی سی اکثروں کی نزدیک بقیہ وضو کی پانی کا ہی کہ برتن میں بیچ رہتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ مراد وہ پانی وضو کا ہی جو جدا ہوا
اعضا سی برکت اور لطف اور محبت اللہ و رسول میں توزیع کی گئی ہی اور یہ مرتبہ بالا تر ہی اول سی اور حقیقت میں دونوں مستلزم ایک دوسری کی ہیں
کہ ہر کوئی اپنی دوستدار کو دوست رکہتا ہی یا لفظ او معنی بل کی ہی اور یہ ظاہر تر ہی اور احتمال ہی کہ شک راوی کی طرف سی ہو اور معنی حدیث کی یہ کہ جو
محبت خدا و رسول کا فقط اسی ہی باتوں سی کہ چندان نفس پر شاق نہیں ثابت نہیں ہوتا بلکہ ضرور ہی بیچ اسمیں بجا لانا اوامر کا اور بچنا نواہی سی خصوصا
بجا لانا ان امور کا کہ سچ بولنا اور ادا کرنا امانت کا اور احسان کرنا ہمسایوں سی کہ معاملات میں اور حقوق لوگوں کی ان چیزوں میں مبتلا ہو اکثر لوگ

اور شاید کہ اون لوگوں میں حضرت کی کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ جو سبب سختی اور تقصیر کی ہے بیچ ادای حقوق کی ہو واسطے اسکے مائل ہیں خبر دار ہو کر گیا کہ اسکی
وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس المؤمن بالذي يشبع وجاره جائع إلى جنبه رواه
البيهقي في شعب الايمان روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں ہے مومن کامل وہ شخص کہ
پیٹ بھر کر کھاوے اس حال میں کہ ہمسایہ اسکا بھوکا ہو اسکی پہلو میں نقل کیا یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یہ جملہ حالیہ ہے
ضمیر یشبع سے یعنی نہیں ہے مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال میں کہ وہ جانتا ہو کہ مضطر ہے ہمسایہ اسکا اور قدرت رکھتا ہو اسکی کھلانے کی اور یہ جو ذکر کیا پہلو کا اشارہ ہے
کمال غافل ہونے اسکی کی بے خبری ہمسایہ سے **وعن** ابي هريرة قال قال رجل يا رسول الله ان فلانة تذكر من كثرة صلاتها
وصيامها وصدقتها غير انها تؤذي جيرانها بلسانها قال هي في النار قال يا رسول الله فان فلانة تذكر قلة صيامها
وصدقتها وصلاتها وانها تصدق بالاثوار من الاقط ولا تؤذي بلسانها جيرانها قال هي في الجنة رواه احمد والبيهقي في
شعب الايمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کی جاتی ہے یعنی لوگوں میں بطریق شہرت کے بسبب
نماز اوسکی کی اور روزے اوسکی کی اور صدقہ دینے اوسکی کی یعنی لوگ کہتے ہیں کہ وہ بہت عبادت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنی ہمسایوں کو ساتھ زبان اپنی کی
فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایوں کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ افضل عبادات ہیں کفارہ اس گناہ اوسکی کا نہیں ہونگی کہا اوس
شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت کہی جاتی ہے بسبب کم رکھنے روزوں کی اور کم صدقہ دینے کی اور کم نماز پڑھنے کی اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہے چند
ٹکڑے قروط کی اور نہیں ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنی ہمسایوں کو فرمایا کہ وہ بہشت میں ہوگی نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف**
اسلئے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کی ہے اور نہیں ہے فائدہ بیچ حاصل کرنی فضائل کی یعنی عبادات نفل کی اور رعایت کرنی اصول کے
بغیر اسکی جیسا کہ واقع ہے بیچ اکثر علماء اور صلحاء کی کہ علماء تو ترک کرتے ہیں اون چیزوں کو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہیں حاصل کرتے صلحاء اوس علم کو کہ واجب ہے
اوپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کچھ کہ جامع ہیں درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکھتے ہیں علامت پرہیز کرنیکو اوپر دینی ادای کی و حقیقت میں یہ علماء کی کہ وہ کہتے ہیں کہ
تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر اور اسلئے گردانا ہے اونہوں نے توبہ کو اول منازل سالکین کی اور کلمہ توحید میں اشارہ ہے طرف اسکے کی بطریق نفی اثبات کی اور اشارہ ہے
طرف اسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہیں اوپر صفات ثبوتیہ کی بلکہ لازم آتی اول سے حصول ثانی کا بکمالات اسکی کے **وعنه** قال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقف على ناس جلوس فقال الا اخبركم بخيركم من شركم قال فسكتوا فقال ذلك ثلث مرات فقال
رجل بلى يا رسول الله اخبرنا بخيرنا من شرنا فقال خيركم من يرجى خيره ويؤمن شره وشركم من لا يرجى خيره ولا يؤمن شره رواه
الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں پر کہ بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ نیکترین تمہاری کی اور ممتاز کروں نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری کی
یعنی بیان کروں کہ بہتر تم میں کون ہے اور بدتر کون کہا ابوہریرہ نے پس چپ رہے لوگ یعنی بخوف اسکی کہ تعیین کر کے فرماویں کہ یہ نیک ہے اور یہ بد تو رسوا
مشہور عام ہو رسوائی کی اور یہ بات موجب فضیحت و ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہاں یا رسول اللہ خبر دیجئے
ہمکو ساتھ تمیز کرنی نیکترین ہماری کو بدترین ہماری سے پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہے کہ امید رکھتے ہوں لوگ بھلائی اوسکی کی اور امن میں ہوں اوسکی
بدی سے اور بدترین تمہارا وہ ہے کہ امید نہ رکھتے ہوں لوگ اوسکی بھلائی کی اور نہ امن میں رہتے ہوں اوسکی بدی سے نقل کی یہ ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں
اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** اور شاید ایسا ہو کہ امید اوسکی بھلائی کی رکھیں اور اوسکی بدی سے امن میں ہوں یا اوسکی بدی کی

امن میں نہیں رہتا ہے ہمسایہ اوسکا برائیوں سے اوسکی روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَخْلَاقَكُمْ كَمَا قَسَمَ بَيْنَكُمْ اَرْزَاقَكُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِى الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِى الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ الدِّيْنَ فَقَدْ اَحَبَّهُ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰى يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا درمیان تمہارے خلق تمہارے جیسا کہ تقسیم کیا درمیان تمہارے رزق تمہارا تحقیق اللہ تعالیٰ دیتا ہے دنیا اوس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے یعنی انبیا اور اولیا میں سے جیسے سلیمان علیہ السلام اور عثمان کو اور دیتا ہے اوسکو کہ نہیں دوست رکھتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کو اور نہیں دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے پس جس شخص کو دیا اللہ نے دین پس تحقیق دوست رکھا اوسکو قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں مسلمان ہوتا بندہ یعنی کامل بندہ یہاں تک کہ مسلمان ہو دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہیں مومن ہوتا یعنی کامل یہاں تک کہ امن میں ہو ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکی سے **ف** اسلام القلب یعنی اسلام دل اوسکا یہ ہے کہ اعتقاد باطل سے اور اسلام زبان کا باز رکھنا اوسکا لالعنی سے کہا طیبی نے ظاہر یہ ہے کہ عبارت تصدیق اور اقرار سے ہے یعنی کنایہ ہے ساتھ ظاہر و باطن کے اور تخصیص دل اور زبان کی بسبب اوسکے ہے کہ مدار اسلام و ایمان کا یہی ہے **وَعَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن محل الفت کا ہے اور نہیں بھلائی اوس شخص میں کہ نہیں الفت کرتا یعنی مسلمانوں سے اور نہیں الفت کیا جاتا یعنی مسلمان دوست رکھیں اوسکو نقل کیں یہ دو نو حدیثیں احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لفظ مالف ساتھ زبر لام کے مصدر میمی ہے استعمال کیا گیا ہے معنی فاعل و مفعول کے یعنی الفت والا یعنی الفت کرتا ہے اور الفت کیا جاتا ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے اور موید ہے اوسکی آخر حدیث بھی اور کہا طیبی نے احتمال ہے یہ کہ مصدر بطریق مبالغہ کی ہو جیسا کہ رجل عدل یعنی الفت کرنے والا ہے یا مالف اسم مکان ہے یعنی ہوتا ہے جگہ الفت کی اور منشا اوسکا اصلی الفت کا حاصل ہوتا ہے اجتماع درمیان مسلمانوں کی اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہے تفرقہ اور حق سبحانہ تعالیٰ نے منت کی ہے مومنوں پر ساتھ تالیف قلوب انکی کی اس آیت میں کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ اور کئی جگہ مثل اس مضمون کی ہے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰى لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِىْ حَاجَةً يُّرِيْدُ اَنْ يَّسُرَّهٗ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِىْ وَمَنْ سَرَّنِىْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص روا کرے کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کی امت میری سے یعنی حاجت روا کرے اور ارادہ رکھتا ہو یہ کہ خوش کرے اوسکو ساتھ حاجت والے کی پس تحقیق خوش کیا اوسنے مجکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب اسکے اور جسنے خوش کیا مجکو پس تحقیق خوش کیا اسکو اور جسنے خوش کیا اسکو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت میں **ف** اور جامع صغیر میں ہے کہ جسنے روا کی واسطے بھائی مسلمان کی ایک حاجت ہوتا ہے واسطے اوسکی ثواب مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو خطیب نے انس سے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص فریاد رسی کرے کسی مظلوم کی لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکی تہتر بخششیں ایک اون تہتر بخششوں میں سے بخشش ہے کہ اوس میں بہتری ہے سب کاموں اوسکی کی ہے یعنی دنیا اور آخرت میں اور بہتر بخششیں واسطے اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کے **وَعَنْهُ** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ رَوَى الْبَيْهَقِىُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہے انس سے اور عبداللہ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبہ اللہ کا ہے پس بہتر مخلوق کا طرف اللہ کے وہ شخص ہے کہ احسان کرے طرف کنبہ اسکے کی نقل کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** عیال آدمی کی وہ ہیں جنکو پرورش کرتا ہے اور کھلاتا ہے اور ان کا خرچ کرتا ہے پس نسبت عیال کی طرف اللہ تعالیٰ کی مجازی ہے اور نسبت اللہ تعالیٰ کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت میں وہی ہے جیسا خلاق ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول خصمین یوم القیامۃ جاران رواہ احمد اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول دو جھگڑنے والے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی اول وہ شخص جن میں جھگڑا ہوگا بعد جھگڑے اہل اللہ کی وہ دو ہمسایہ ہونگے کہ جھگڑینگے بیچ اوس چیز کے کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا واقع ہوئی ہوگی تقصیر پس مراد حقوق واجبہ میں اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ اول محاسبہ ہووے گا بندے سے درمیان نماز کے ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاویگا اوسمیں درمیان لوگوں کے خون ہونگے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اول وہ جھگڑنے والے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگے پس تطبیق انمیں یوں دی ہے علماء نے کہ حقوق اللہ میں اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت اوسکی کے تمام عبادات پر اور حقوق العباد میں اول حکم کیا جاویگا درمیان خونوں کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہے اور یہ حدیث شاید ہے ساتھ مقام تعیین کے یعنی جو لوگ آپس میں کہ ہر ایک نے دوسرے کی نسبت تقصیر کیا ہے ادائے حقوق میں اوس سے گناہ لازم ہوا ہے تو انمیں اول یہ شخص جھگڑینگے اور انکا فیصلہ کیا جاویگا اور اگر بالفرض کیا جاوے کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب کے مشاکلت کی جہت ہوگا مانند قول اللہ تعالیٰ کی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا پس اس صورت میں ہر ایک میں منافی ہے منافات نہ لازم آئیگی **وعن** ابی ہریرۃ ان رجلا شکا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قسوۃ قلبہ قال امسح راس الیتیم واطعم المسکین رواہ احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی دل اپنے کی کہ علاج اوسکا کیا ہے فرمایا ہاتھ پھیر تو یتیم کی سر پر اور کھلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نے **ف** یتیم کی سر پر ہاتھ پھیرنے سے موت یاد آئیگی پس غنیمت جانیگا تو حیات کو اور غفلت سے رہیگا اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب منشا غفلت ہے اور کھلانا مسکین کو تا کہ دیکھے تو آثار نعمت الٰہی کی اپنے پر کہ غنی کیا تجھکو اور محتاج کیا تیری طرف اور اوسکو سبب رقت ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی **وعن** سراقۃ بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ادلکم علی افضل الصدقۃ ابنتک مردودۃ الیک لیس لہا کاسب غیرک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کروں میں تجھکو اوپر بہتر صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہے اوپر بیٹی اپنی کے درحالیکہ پھیری گئی ہے طرف تیری یعنی طلاق دی گئی ہے اوسکو خاوند اوسکے نے اور تیرے گھر آن پڑی ہے اور نہیں واسطے اوس بیٹی کی کوئی کمانی والا سوای تیرے یعنی مہیا ہے کہ خدمت کرے تیری اور نہ کوئی خبر گیراں ہو اوسکا سوای تیرے کہ وہ تیری محتاج ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے

باب الحب فی اللہ ومن اللہ

باب ہے بیچ دوستی کے بیچ ذات حق کے اور واسطے خدا کی **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اسکی اور واسطے اوسکی کہ نہ آمیزش ہو اوس میں ہوا اور خواہش نفسانی کی اور من اللہ یعنے بسبب اللہ کے اور رضا اوسکی کی یعنی جب دوست رکھے کسی بندے کو تو دوست رکھے اوسکو واسطے اللہ کی

الفصل الاول

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منہا ائتلف وما تناکر منہا اختلف رواہ البخاری ورواہ مسلم عن ابی ہریرۃ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روحیں پہلی آنے کی بدنوں میں مانند لشکر کی تھیں یعنی ایک جا جمع تھیں بعد ازاں متفرق کیا اونکو اور بدنوں میں بھیجا پس جو ارواحیں کہ وہاں پہچانتی تھیں اور ان میں سے آپس میں مناسبت اور مشارکت کی صفات میں آپس میں الفت رکھتی ہیں یعنی بعد تعلق کی بدنوں میں اور جو انجان تھیں اونمیں بسبب اختلاف کی

یہ حدیث صحیح ہے نقل کی مسلم نے ابی ہریرہ سے **ف** یعنی جیسا روحون میں روز ازل کی مناسبت تھی صفات میں ایسا ہی یہاں بہت ہوئی ہی اور جیسی روحون میں ان
اختلاف تھا ایسا ہی یہاں اختلاف رہتا ہی مثلاً نیکو بدون کے آپس میں محبت ہوتی ہی اور فاسقوں کو فاسقوں سے اور ظہور یہاں کی تعارف کا سبب
عالم ارواح کی ہوتا ہی کہ لوگوں کی دلون میں سبب اون کی محبت کے یہاں بہ عجلت پیدا ہوتی ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبریل ثم ینادی فی السماء فیقول
ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اہل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض واذا ابغض عبدا دعا جبریل فیقول انی ابغض
فلانا فابغضہ قال فیبغضہ جبریل ثم ینادی فی اہل السماء ان اللہ یبغض فلانا فابغضوہ قال فیبغضونہ ثم توضع لہ
البغضاء فی الارض رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو یعنی
ارادہ کرتا ہی انعام اور بہتری کا واسطے کسی بندے کی اپنی بندون میں سے تو پکارتا ہی جبریل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں فلانی کو پس
دوست رکھ تو اوسکو فرمایا حضرت نے پس دوست رکھتا ہی اوسکو جبریل پھر پکارتا ہی جبریل آسمان میں یعنی بموجب حکم الہی کے پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالی
دوست رکھتا ہی فلانی کو پس دوست رکھو تم اوسکو پس دوست رکھتے ہیں اوسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہی اوسکی لیے قبولیت یعنی محبت زمین میں یعنی دلون میں نیک بندوں کے
یعنی مسلمانوں کے دلوں میں اسکی محبت رکھتے ہیں اور جس وقت کہ بغض رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندے سے پکارتا ہی جبریل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق میں بغض رکھتا ہون
فلانے شخص سے تو بھی بغض رکھ اوس سے فرمایا حضرت نے پس بغض رکھتے ہیں اہل آسمان اوس سے پھر رکھا جاتا ہی واسطے اوسکی بغض زمین میں یعنی زمین والی
بھی اوس سے عداوت رکھتے ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو ارادہ کرنا خیر کا ہے واسطے اوسکی اور ہدایت انعام کا اور رحمت کا
اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنے کا اور بدبختی کا اور محبت جبریل اور فرشتوں کی احتمال رکھتی ہی دو وجہوں کا ایک یہ کہ استغفار
کرتے ہیں واسطے اوسکی اور ثنا کرتے ہیں اوسپر اور دعا کرتے ہیں اوسکی لیے اور دوسری یہ کہ محبت ظاہری معروف پر ہے کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اوسکے
اور مشتاق ہونا اوسکی ملاقات کا ہی کہتا ہوں میں یہ ظاہر ہی واسطے کہ صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پھیریں حاصل
معنی اوسکا یہ ہے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیامۃ این المتحابون
بجلالی الیوم اظلہم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
بلاشبہ اللہ تعالی فرماوے گا دن قیامت کے یعنی سب لوگوں کی سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضوں بندوں کی کہ کہاں ہیں آپس میں محبت کرنے والے
بسبب بزرگی میری کی اور واسطے تعظیم میری کی یا کہاں ہیں وہ کہ تھی محبت آپس میں واسطے خاص جناب میری کے نہ واسطے غرض کے آج کے دن سایہ کرونگا میں اون پر
بیچ سایہ اپنی کی ایسا دن کہ نہیں سایہ سوائے سایہ میری کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد سایہ خدای تعالی کی سے یا سایہ عرش کا ہی جیسے کہ بعضی حدیث
میں صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف و تعظیم کی ہے یا مراد سایہ حق سے حفاظت و رحمت اوسکی ہی جیسے ہی کہ السلطان ظل اللہ
آیا ہی اور یا سایہ عبارت راحت و نعمت سی ہی جیسے کہتے ہیں عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا قال این ترید قال ارید اخا لی فی ہذہ القریۃ
قال ہل لک علیہ من نعمۃ تربہا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ
رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ روایت نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بھائی
مسلمان سے کہ تہا ایک اور بستی میں پس بٹھا منتظر اللہ نے واسطے اوسکی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اوس فرشتہ نے اوس شخص سے کہ کہاں جانا چاہتا ہی

تو کہا اوس نے ارادہ کرتا ہوں میں اپنے بھائی کی ملاقات کا کہ اس بستی میں ہے کہا اوس فرشتہ نے کیا آیا ہے تیرے لیے اوس پر کوئی نعمت کہ بالاتا ہے تو اوس
استیفا کرے تو یعنی کوئی نعمت ہے تو نے اوسکو کہ واسطے طلب کے بدلے اوس کی کی جاتا ہے کہا اوس شخص نے کہ نہیں سوا اس کے کہ دوست رکھتا ہوں میں اوسکو
واسطے خدا تعالیٰ کے کہا فرشتہ نے کہ تحقیق میں بھیجا ہوا ہوں اللہ کا طرف تیری تا خبر دوں تجھکو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے دوست رکھا تجھکو جیسے کہ تو نے دوست
رکھا تھا اوسکو واسطے خدا کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس میں فضیلت ہے محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہے اللہ کی محبت کا اور فضیلت ہے ملاقات صالحین کے
اور اسمیں دلیل ہے اسپر کہ کبھی اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے اولیا کے پاس اور وہ کلام کرتے ہیں اون سے اور ظاہر ہے کہ یہ اگلی امتوں کی خصائص
سے ہے کیونکہ اب بعد ختم نبوت کے نہیں ہے **وعن** ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف
تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بہم فقال المرء مع من احب متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا آیا ایک شخص پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو اوس شخص کے حق میں کہ دوست رکھتا ہے ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا ہے اور نہیں پہنچا اونکی صحبت
میں یا اونکے علم و عمل کو نہیں پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتھ اوسکی ہے کہ دوست رکھتا ہے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حشر کیا جاویگا
ساتھ محبوب اپنے کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کی ہے وہی ہے کہ متابعت و موافقت کیطرف کھینچے لیکن اہل محبت کی عام ہے
معیت لی اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہے دوستداروں صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہے کہ روز قیامت کے اونکی زمرہ میں ہونگے اور اونکی ساتھ
ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ کہا ابن الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ظاہر حدیث کا عموم ہے کہ شامل ہے واسطے صالح اور بدعتی کے مؤید ہے اوسکی حدیث المرء علی دین
خلیلہ جیسی آدمی کی اپنی دین میں غیر مرتب ہے اور وعدہ وعید **وعن** انس ان رجلا قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک
وما اعددت لہا قال ما اعددت لہا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رأیت المسلمین
فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحہم بہا متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وائے ہے
تجھکو کیا تیار کیا ہے تو نے قیامت کے لیے اعمال صالحہ سے یعنی اوسکو کیا پوچھتا ہے کہ قیامت کب ہوگی گویا کہ قیامت کبھی ہو وے ظاہرا آنحضرت کو یہ سوال کا
ناخوش آیا اور گمان کیا کہ از راہ تعنت و استبعاد کی پوچھتا ہے نہ از راہ خوف و اعتقاد کی کہا اوس نے کہ نہیں تیار کیا میں نے اوسکی لیے کچھ مگر یہ کہ دوست رکھتا ہوں
میں اللہ اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتھ اوسکی ہے کہ دوست رکھتا ہے تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے نہیں دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوشی ہوئی ہوں ساتھ کسی چیز کی پیچھے اسلام کے
مانند خوشی ہونے اونکی کی ساتھ اس کلمہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوست رکھتا ہوں میں الخ اوسنے یہ ذکر کیا اور عبادت قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر
کیں اسلیے کہ یہ سب شامل ہیں اپنی محبت کے اور لازم ہیں محبت کو اور اسلیے کہ محبت اصل مرتبہ ہے کہ باعث ہے اوسکی محبت اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یحبہم ویحبونہ اور
فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتھ اوسکی ہے کہ دوست رکھتا ہے یعنی ملحق ہے ساتھ اوسکی کہ غالب ہے محبت اللہ کی اوپر محبت غیر اوسکی کی
کہ نفس اور اہل اور مال ہے اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکی کی اور علامت محبت اللہ کی یہ ہے کہ اختیار کرے امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر مراد غیر اوسکی کی جیسے کہا
رابعہ نے **نظم** تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ۔ ہذا لعمری فی القیاس بدیع ۔ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ۔ ان المحب
لمن یحب مطیع ۔ اور مسلمان ایسی خوش ہوئی کہ وہ پہلی یہ گمان کرتی تھی کہ نہیں حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتھ نری محبت متابعت کے بلکہ ہوتی ہے
اوپر کثرت عبادتوں اور زیادتی ریاضتوں کی اور مجاہدوں کی چنانچہ دلالت کرتی ہے اوسپر وہ روایت کہ لایا ہے عماد الدین بن کثیر اپنی تفسیر میں کہا حضرت
عائشہ نے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب ہیں نزدیک میری جان میری سے اور اہل میری سے اور فرزند
میری سے اور میں اپنی گھر میں ہوتا ہوں پس یاد کرتا ہوں آپ کو پس نہیں صبر کرتا میں یہانتک کہ آتا ہوں آپکی پاس اور دیکھتا ہوں آپکو اور جب یاد کرتا

حدیث این مسعود پس خیال کرتا ہوں کہ آپ جنت میں اعلی درجہ میں ہوں گے ساتھ نبیوں کی اور اگر میں داخل ہوا بہشت میں تو نہ دیکھوں گا
اسبب سے کہ نہیں کچھ جواب دیا آپکو پس جواب نہ دیا اوسکو آنحضرت نے یہانتک کہ اتری یہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین
والصدیقین والشہداء والصالحین الآیہ پس ظاہر ہوا ساتھ اوسکی کہ مراد ساتھ ہونے سے بیان معیت خاص ہے اور معیت خاص سے یہ ہے کہ جمال الٰہی کی زیارت ساتھ
محبوب کے نصیب ہو دونوں ہونگے ایک جگہ اسلئے کہ یہ بدیہی البطلان ہے اور آیا ہے ایک حدیث میں بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ عمل مفضول کے
اعلی درجہ والا اوتریگا طرف اونکی کہ نیچے ہیں اور ہونگے پاس جمع ہونگے بیچ باغوں جنت کے اور ذکر کرینگے اون چیزوں کا کہ انعام کیا اونپر اللہ نے
اونپر اور شکر کرینگے اوسپر اور اوترینگے اونکی لیے اہل مجالس اور رو برو ذکر لاوینگے اونکو وہ جو چاہینگے وہ اور مانگینگے پس ہو جنت میں خوش
ہوویں گے اور چین کرینگے پس ظاہر ہے کہ یہ معیت اور مواجہت ہوگا ساتھ اختلاف منازل کے واللہ اعلم **وعن ابی موسی قال**
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک
واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ متفق علیہ
اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کی مانند اوٹھانے والے مشک کے اور پھونکنے والے دھونکنی کے
ہے پس اوٹھانے والا مشک کا یا دیگا تجھکو مشک مفت یا خریدیگا تو اوس سے اور یا پاویگا تو اوس سے خوشبو یعنی اگر مشک نہ ملیگا تو خوشبو ہی پہونچیگی
اسی طرح اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت شخص کو نہیں پہونچتی ہے پس یہ ہے کہ ایک ساعت اوسکی صحبت میں خوشحال ہوتا ہے اور فارغ بیٹھتا ہے اور پھونکنے
والا دھونکنی کا یا جلا دیگا کپڑے تیرے یا پاویگا تو اوس سے ہوا بدبو یعنی ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہے اور ضائع کرتا ہے وقت کو اور لیجاتا ہے
سرمایہ سعادت کا اور اگر یہ نہیں ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی البتہ وقت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** الفاظ یحذیک گرچہ مضمون متن ترجمہ میں لکھا گیا ہے
حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ لازم کر اپنے اوپر صحبت مصاحبت اہل کی اور بچ تو صحبت اور دوستی بری کی سے اس میں
رغبت دلائی ہے اوپر صحبت ہمنشینی صلحا اور علما کی کہ نفع دیتی ہے وہ دنیا اور آخرت میں اور منع کیا ہے صحبت شریر اور فساق کی سے کہ ضرر کرتی ہے
دین و دنیا میں **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول**
قال اللہ تعالی وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی رواہ مالک وفی روایۃ الترمذی
قال یقول اللہ تعالی المتحابون فی جلالی لہم منابر من نور یغبطہم النبیون والشہداء اور روایت ہے معاذ بیٹے جبل کی سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی واجب یعنی ثابت بالازم ہوئی ہے محبت میری واسطے محبت کرنیوالوں کی آپس میں میرے سبب
اور واسطے بیٹھنے والوں کی بسبب میری اور شاہد میری کی اور واسطے ملاقات کرنیوالوں کی میری خاطر کی لیے یعنی بعض سے ملتے ہیں میری دوستی کے واسطے
مال خرچ کرنیوالوں کی میری رضا میں نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ محبت کرنیوالے آپس میں
بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیے منبر نور کی کہ رشک کرینگی اونپر نبی اور شہید **ف** یہاں ایک اشکال لازم آتا ہے کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا
افضل سب لوگوں سے ہیں علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا میں صرف کرتے ہیں باوجود اس فضل عظیم کی اونکو حاصل ہے رشک کھاویں اس
جماعت پر کہ یہ عمل ساتھ تمام حسنات کی کیا اور رشک سے مفضول کی افضل پر نہیں لیجاتا جواب اسکا علما نے دیا ہے کہ مراد رشک سے یہاں اچھا جاننا
شا ہے حقیقت میں اونکی کہ طلب کرتا ہے حاصل ہو جیسے کہ کہتے ہیں یعنی انبیا اور شہدا وغیرہا کہتے ہیں اور اونکی مقام کو اچھا جانتے ہیں تو جواب دوسرا یہ کہ
کلام تمثیل ہے اوپر فرض وتقدیر کی یعنی اگر نبی یا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو اونپر ہوتا اور مشہور جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مفضول میں ایک صفت ایسی ہو کہ فاضل

میں نہ ہو اور جو فضائل کہ لوگوں کی کہ اوس کی مقابلہ میں صفت منقول کی گئی ہے جیسا کہ ایک کے پاس ہزار غلام ہو بصورت ساتھ کسی بات صنعتوں اور ہنروں کی جو جامع
ایک اور کسی کے پاس ایک غلام ہو کہ وہ بھی نیک ہو وہ ہزار غلام والا چاہے کہ وہ بھی میری اتنا نیک چاہی ہے واللہ اعلم **وعن** عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم إن من عباد الله لأناسا ما هم بأنبياء ولا شهداء يغبطهم الأنبياء والشهداء يوم القيامة بمكانهم من الله
قالوا يا رسول الله تخبرنا من هم قال هم قوم تحابوا بروح الله على غير أرحام بينهم ولا أموال يتعاطونها فوالله إن وجوههم
لنور وإنهم لعلى نور لا يخافون إذا خاف الناس ولا يحزنون إذا حزن الناس وقرأ هذه الآية ألا إن أولياء الله لا خوف
عليهم ولا هم يحزنون رواه أبو داود ورواه في شرح السنة عن أبي مالك بلفظ المصابيح مع زوائد وكذا في شعب الإيمان
روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہیں یعنی جماعت عظیم ہے ولیا ہے کہ نہیں وہ نبی اور نہ شہید رشک
لیجاوینگے اونپر انبیا اور شہدا دن قیامت کے بسبب مرتبہ اونکی کے نزدیک خدا کے کہیں گے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کون ہونگے وہ فرمایا وہ قوم
ہے کہ دوستی کرتے ہیں آپس میں بسبب روح خدا کے کہ قرآن ہے حال آنکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر ناتے کی درمیان اونکے ہو اور بغیر اموال کی کہ دادوستد کرتے ہونگے آپس میں
پس قسم ہے اللہ کی کہ تحقیق منہ اونکے البتہ نورانی ہونگے یا وہ نفس نورانی ہونگے یعنی یہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کے ہے اور تحقیق وہ نور کی منبروں پر ہونگے یا ہوویں
اونکے حسن سے نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکی کا ہے نہ ڈرینگے جس وقت کہ ڈرینگے لوگ اور نہ غمگین ہونگے جبکہ غمگین ہونگے لوگ اور پڑھی حضرت نے یہ آیت ثبوتا
اور شہادت کرنے ولایت خدا کی اونکی لیے ہے اور واسطے نفی خوف و حزن کی اونسے آگاہ رہو تحقیق دوست خدا کی نہیں خوف اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگے نقل کی اسکو ابوداود
نے اور نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں ابی مالک سے ساتھ لفظ کی کہ مصابیح میں مذکور ہے ساتھ اور زیادتیوں کی یعنی جیسا کہ مصابیح میں ہے اوس طرح حدیث
ہے تفصیل یعنی ساتھ زیادتیوں کی شعب الایمان میں **ف** رشک لیجاوینگے انبیا یعنی وہ دنیا کے فوت ہوئی ہو دوسی کی اون سے ملاقات آپس کے اور محبت
ہمنشینی آپس کے رشد و درمیان ہر ہی اور دوستی کی خصال ہی بلاشبہ اسی طرح شہدا سے وہ شہدا مراد ہیں کہ فوت ہو گئی ہے اونسے ہمنشینی اور دوستی اوسکی کے
اور نفع نفعت ساتھ ہمیشہ کے اصل میں یعنی وہ چیز کہ ہی کہ زندہ ہو ساتھ اوسکی بدن اور مراد اوس سے یہاں قرآن ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا وکذلک
اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسا کہ حیات بدنوں کی ساتھ روح کی ہے حیات دلوں کی ساتھ قرآن کی ہے اور دوست رکھنا بسبب قرآن کی یا تو یہ ہے کہ جبا
ہی کہ محبت جامع اور باعث محبت اونکی کا قرآن ہے یعنی دین و اسلام ہے اور غرض یہ ہے اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہے ساتھ محبت و دوستی کے
آپس میں اور بعضی مراد روح اللہ سے محبت کہتے ہیں اس لیے کہ محبت ہے سبب حیات و نشاط اور تازگی دلوں کی ہے جیسا کہ محبوب کو کہتے ہیں جان من اور بعضے
نسخوں میں لفظ روح ساتھ زبر کی ہے یعنی رحمت و رزق کی کہ ذکر کی صحاح اور قاموس نے کا ایک ہی یعنی دوست رکھنا واسطے اسکی اور لفظ مصابیح کے
اس طرح ہے عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان للہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء
بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینہم ارحام یتواصلون بہا ولا دنیا یتباذلون بہا
یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور قدام عرش الرحمن **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لابی ذر یا ابا ذر ای عری الایمان اوثق قال اللہ ورسولہ اعلم قال الموالاۃ فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ
البیہقی فی شعب الایمان روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی ذر کے اے ابی ذر کونسی رسی ایمان کی بہت
شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہے کہا ابو ذر نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا دوستی کرنی آپس میں بسبب اللہ کی اور دوست رکھنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ
ایک طرف سے بھی ہو اور دوست رکھنا کسی ہو اور بغض رکھنا واسطے ہی خدا کے جیسی کہ ایسی ہی یعنی نکو اور بغض رکھنا اللہ کی راہ میں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان

وعن ابی هریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عاد المسلم اخاه او زاره قال اللہ تعالیٰ طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ عیادت کرتا ہے مسلمان بھائی اپنے کی یا ملاقات کرتا ہے اوسکی یعنی کو جاتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یعنی بلاواسطہ یا بواسطہ ملائکہ کے خوش ہووے زندگانی تیری یعنی دنیا اور آخرت میں اور خوش ہوا ہے چلنا تیرا کہ سبب آنے جانے کے اور ہر قدم پر ثواب کمایا تو نے اور کر لی تو نے بہشت سے ایک جگہ بڑی اور مرتبہ عالیہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **ف** خوش زندگانی ہو دنیا میں یہ ساتھ قناعت کے اور رضامندی کے اور برکت رزق کی اور وسعت حال کے اور حسن خلق کی اور توفیق علم و عمل کی اور یہ تینوں لفظ یعنی طبت و طاب و تبوأت اخبار ہیں اور احتمال ہے کہ دعا کا ہو یعنی خوش ہو زندگانی تیری اور خوش ہو راہ چلنا تیرا اور کر لیوے تو بہشت میں منزل وعن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل اخاه فلیخبره انه یحبه رواه ابو داود والترمذی اور روایت ہے مقدام بیٹے معدیکرب سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ دوست رکھے شخص اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ خبر کرے وہ شخص اوس مسلمان کو کہ وہ دوست رکھتا ہے اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلیے کہ جب وہ سنیگا تو وہ بھی اسکو دوست رکھیگا اور حقوق محبت کے ادا کریگا اور دعا گو اور خیر خواہ اوسکا رہیگا وعن انس قال مر رجل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وعنده ناس فقال رجل ممن عنده انی لاحب هذا للہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمته قال لا قال قم الیه فاعلمه فقام الیه فاعلمه فقال احبك الذی احببتنی له قال ثم رجع فسأله النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبره بما قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت مع من احببت ولك ما احتسبت رواه البیهقی فی شعب الایمان وفی روایة الترمذی المرء مع من احب وله ما اكتسب اور روایت ہے انس سے کہا کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حال میں کہ نزدیک حضرت کے تھے کچھ لوگ پس کہا ایک شخص نے اون لوگوں میں سے کہ حضرت کے پاس بیٹھے تھے تحقیق میں البتہ دوست رکھتا ہوں اس شخص کو کہ گذرا واسطے خدا کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خبردار کیا تو نے اس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے تو اسکو کہا اوس نے کہ نہیں فرمایا کہ اوٹھ اور جا طرف اوسکی اور خبردار کر تو اوسکو پس اٹھا وہ اور گیا طرف اوسکی اور خبردار کیا اوسکو کہ میں دوست رکھتا ہوں تجھکو پس کہا اوس شخص نے بطریق دعا کے کہ دوست رکھے تجھکو وہ کہ دوست رکھا تو نے مجھکو واسطے اوسکی یعنی اللہ تعالیٰ کے کہا انس نے پھر پھر آیا وہ شخص پس پوچھا اوس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا اوس شخص نے تیرے جواب میں پس خبر دی اوس نے حضرت کو ساتھ اوس چیز کہ کہی تھی اوس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو ساتھ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکھتا ہے تو اوسکو اور تیرے لیے ہے اجر اوس چیز کا کہ نیت کی تو نے واسطے خدا کے یعنی بیچ محبت کرنی اوسکی کی بلکہ ہر عمل میں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیچ روایت ترمذی کی یہ لفظ آئے ہیں کہ مرد ساتھ اوس شخص کے ہوگا کہ دوست رکھتا ہے اوسکو اور واسطے اوسکے ہے اجر اوس چیز کا کہ کسب کیا بہ نیت ثواب کے **ف** یعنی احتساب کی معنی امید ثواب کے رکھنی خدا سے واسطے عمل کے اور حسب ساتھ زیر اور جزم سین کے اسم ہے اوسی سے اور اصل اس لفظ کی حساب سے ہے یعنی گننی کی گویا اوس فعل کو بسبب نیت ثواب کے حساب میں لاتا ہے وعن ابی سعید انه سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصاحب الا مؤمنا ولا یأكل طعامك الا تقی رواه الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت ہے ابی سعید سے اوس نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یاری مت کر اور صحبت نہ رکھ مگر مسلمان سے یعنی کافر سے یاری اور دوستی مت کر مگر مسلمان کامل سے کہ فاسق نہ ہو اور مؤید اس معنی کا ہے تتمہ اسکا کہ فرمایا اور نہ کھاوے کھانا تیرا مگر پرہیزگار نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نے **ف** یعنی چاہیے کہ طعام تیرا وجہ حلال سے ہو تا قابل کھانے متقیوں کی ہو اور چاہیے کہ متقیوں کو کھلاوے تاکہ اونکو اوس سے قوت عبادت کی ہو نہ غیر اونکی کو کہ انکو قوت گناہ کی ہو اور اوس سے منع فرمایا حضرت نے مصاحبت اور مؤاکلت یعنی ہم نوالہ ہونی کفار و فجار

کی ہیں تا سبب الفت و محبت کا نہ ہو اور دل کی صفا اور تجربہ کے بعد اسے دوستی کریں کہ اہل علم و صاحب صدق ہو نہ طالب جاہ و حاجت دنیا کے لیے
کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ طعام نہ کھاوے مگر متقی اور فرمایا تجھ کو ان لوگوں کا ساتھ جن کے دل غافل ہیں اور خواہش پر چلتے ہیں اور کام ان کا حد سے گزرا ہوا ہے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ النَّوَوِيُّ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی جو ہوتا ہے اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہے کسی کو البتہ ہوتا ہے اس کے مذہب و سیرت پر پس چاہیے کہ دیکھے
ایک تمہارا کس سے دوستی کرتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نے اسناد اس کی
صحیح ہے **ف** چاہیے کہ دوستی کرے نیک سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ کہا امام غزالی نے کہ ہمنشینی و مخالطت حریص کی باعث
ہوتی ہے حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت اہل زہد کی رغبت کرتی ہے دنیا سے یعنی طبیعت مجبول ہوئی ہے تشبہ و اقتدا پر اور بعد حدیث کی جو اولیا میں ہے لا تصحب
اس سے معلوم ہوا کہ صحبت کو بڑا اثر ہے اس میں یہ حدیث موضوع ہے **وَعَنْ** يَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْاَلْهُ عَنِ اسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے یزید بن نعامہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بھائی چارہ کرے کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھے اس سے نام اس کا اور نام باپ کا اور پوچھے کہ کس قوم سے
ہے پس تحقیق یہ پوچھنا بہت پیوند کرنے والا ہے واسطے دوستی کے نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ
قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَقَالَ
قَائِلٌ اَلْجِهَادُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى
اَبُوْدَاوٗدَ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ اور روایت ہے ابو ذر سے کہا ابو ذر نے کہ نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہے
طرف اللہ کی کہا ایک کہنے والے نے نماز اور زکوٰۃ اور کہا ایک کہنے والے نے جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالیٰ کی دوستی
ہے بیچ راہ خدا کی اور بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی ابو داود نے فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کا اول کو روایت
نہیں کیا **ف** لفظ والزکوٰۃ میں ظاہر یہ ہے کہ واو بمعنی او کی ہے یا تقدیر یہ ہے وقال قائل الزکوٰۃ اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ کیونکر
ہو کہ حب فی اللہ و بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوٰۃ اور جہاد سے ہو حالانکہ یہ افضل اعمال ہیں علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہے کہ جو کوئی محبت اللہ کے لیے رکھتا ہوگا
محبت رکھے گا انبیا اور اولیا اور صلحا سے اور یہ باللضرورۃ اطاعت و اتباع کرے گا انکی اور جو کوئی دشمنی رکھے گا واسطے خدا کی دشمن رکھے گا دشمنان دین کو اور سعی کرے گا
جہاد و قتال انکی میں پس یہاں سے طاعتیں نماز اور زکوٰۃ اور جہاد وغیرہ کہ افضل ہیں انہیں کی چیز ہاہر ہیں گویا فرمایا کہ اصل ان سب عبادات اور مدار اعمال
و طاعات حب للہ اور بغض للہ ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اعمال قلبی میں حب للہ اور بغض للہ افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوٰۃ اور روزہ اور جہاد
اصل ہیں کچھ تعارض نہ ہوا اور بعض نے کہا ہے کہ افضل طاعات ارتکاب شریعت کی ہے اور بعد اس کے اجتناب منہیات شرعیہ کی ہے اور بعض نے کہا ہے افضل عبادات اور اکمل
طاعات میں بہتر جو کچھ ہو تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہیں ہے کہ یہ دونوں افضل ہیں نماز اور روزہ اور زکوٰۃ سے ثواب میں بلکہ مؤید ہیں انکی اور روایت کی طبرانی
نے نقل کی ہے ابن عباس سے احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰهِ اِلَّا اَكْرَمَ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں دوست رکھا کسی بندہ نے کسی بندہ کو واسطے اللہ کے مگر تعظیم کی اس نے اپنے پروردگار عزوجل کی نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّهَا

ساتھ جیم کے اور بالعکس فرق درمیان تحسس اور تجسس کے علما نے کئی وجہ کیا ہے قاموس میں ہے تحسس جیم کے کہا ہے کہ تجسس بالفتح تا خبرون کا کل
تجسس کے معنی جاسوس ہے اور بعضوں نے اس سے ہی یا ہے یعنی صاحب اسرار ہے شر کی اور فصیح تر میں کہا ہے کہ جاسوس معنی ہی جاسوسی کے اور مخصوص ہے ساتھ خبر کی اور
ساتھ جیم کے مخصوص ہے ساتھ خبر شر کی انتہی اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کی اور حا سے ساتھ بات کرنا اوسکا ساتھ حیلہ کے چوری کا
سننا اور دیکھنا اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے تفتیش کرنا آدمی کی عیبوں کی اور حا سے سننا اونکا اور بعضوں نے کہا کہ جیم سے طلب کرنا خبر کا غیر کے لیے اور حا سے
اپنے لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگوں کی عیبوں کا اور امور پوشیدہ اونکا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور دونوں کی ہے تقدیر طلب کے
خبر جیسے کہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانی کی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لانا تناجشوا نجش ہے ساتھ جیم کے کہا بعضوں نے کہ مراد اس سے
ہی طلب نعمت کے رطب ہی لوگوں پر اور بعضوں نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خرید کی تا دوسرا اوسکی لیکہ اور بعضوں نے کہ لی لی اور اصل میں
نجش کہتے ہیں شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضوں نے کہا کہ نجش حدیث میں معنی دغا اور کسی کو دھوکے سے شر و خصومت پر آمادہ کرنے اور زوال نعمت
غیر کا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی کو پہنچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض کرو آپس میں یعنی احتراز کرو اسباب سے جو باعث ہوں بغض کے ولا تدابروا بعض
نے لکھا ہے کہ بندہ کو اوسمیں اختیار نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ نہ اختلاف کرو خواہشوں اور مذہبوں میں اسلیے کہ بدعتیں اور گمراہی باعث ہوتی ہیں بغض
کی اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہی نہیں ہے بغض سے تاکید ہے دوسری اور بعض نے کہا کہ آپس میں طلاقا کرنا یعنی پس پشت ڈالنا ہے اور مقصود اس سے ملنا ہے اور محبت
آپس میں کرنا سبب ہی بغض دلی کہ غرض شارع کی اجتماع و کثرت کا ہی ہے حسب قول اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا اور آپس میں
ہی کہ محبت آپس کے سبب سے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا پس معنی یہ ہیں کہ بغض کسی سے نہ رکھو اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہیں
کہ نہ قطع کرو عداوت مسلمانوں میں آپس میں اور ہوگی نہی فتنہ یعنی چغل خوری سے اسلیے کہ اسمیں بنیاد رکھنی فساد کی ہوتی ہے اور لا تدابروا یعنی غیبت کرو آپس میں
اپس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد اس سے تقاطع ہے یعنی ترک ملاقات اسلیے کہ ہر ایک متقاطعین سے منہ پھیرتا ہے دوسرے کو یعنی اعراض کرتا ہے ہیچ اور ادای
حقوق اسلام کی اور ہو بندے اللہ کی الخ یعنی جب تم بندے ہو ایک اللہ کی ہو تو سب عبودیت میں برابر رہو اور آپس میں بھائی ہو اور حسد اور بغض اور محبت
کرو پہ ہو نہ اور لفظ ولا تنافسوا جو ایک روایت میں ہے ظاہر یہ ہے کہ بعد سب نقلوں کی ہی اور ظاہر تر یہ ہے کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کے تحاسد میں
یا قریب سکی اور احتمال ہے کہ معنی تنافس کے ہوں میل اور رغبت کرنی دنیا میں جیسا کہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ ڈرتا ہوں میں تمپر کہ فراخ ہو تمپر دنیا پس تنافس کرو جیسے
رغبت کرو اوسمیں. **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفتح ابواب الجنۃ یوم الاثنین ویوم الخمیس
فیغفر لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا رجلا کانت بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ھذین حتی یصطلحا رواہ مسلم
اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولی جاتی ہیں دروازے بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کے پس بخشش
کیجاتی ہے واسطے ہر بندے کی کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کی کسیکو پس نہیں رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہے درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کے
دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہے ملائکہ کو کہ مہلت دو ان دونوں کو کہ آپس میں صلح کرتی ہیں یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کھولے جانے
دروازوں بہشت کی یعنی طبقات اوسکی کی یا بالاخانی اور درجات اوسکی کی یا ان دونوں میں داخلی کثرت مدحت کا اور ترقی ہے ان دونوں میں اور
باعث مغفرت کے کذا قال الطیبی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ کھلنا دروازوں کا کنایہ ہے کثرت مغفرت سے اور درگذر کرنے سے جو ائم خلق سے اور دینے ثواب اور
رفعت درجات سے اور صواب یہ ہے کہ محمول ہے یہ ظاہر پر اسلیے کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر واجب ہے جبتک کہ کوئی دلیل پھیرنے والی ظاہر سے نہ ہو اور کھلنا دروازوں
علامت عفو کی ہے اور یہانتک کہ صلح کریں ظاہر یہ ہے کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہے اوسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہے کہ دوسرا صاف ہو یا نہو

رواہ مسلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین ویوم الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ہذین حتی یفیئا رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاتے ہیں عمل لوگوں کے آگے پروردگار تعالیٰ کے ہر ہفتہ میں دو بار دن پیر کے اور دن جمعرات کے پس بخشا جاتا ہے ہر بندہ مومن کو مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اس کے اور درمیان بھائی اس کے دشمنی پس کہا جاتا ہے کہ چھوڑ دو ان دونوں کو یہاں تک کہ رجوع کریں یعنی باز آویں دشمنی سے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ وزاد مسلم قالت ولم اسمعہ یرخص فی شیء مما یقول الناس کذب الا فی ثلاث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل امرأتہ وحدیث المرأۃ زوجہا اور روایت ہے ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سے کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں جھوٹا وہ شخص کہ صلح کراتا ہے درمیان لوگوں کے یعنی ساتھ جھوٹ کے اور کہتا ہے نیک بات یعنی ہر ایک کو دونوں دشمنوں میں سے ایسی بات کہتا ہے کہ باعث صلح ہو اور پہنچاوے نیک بات نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے کہا ام کلثوم نے اور نہیں سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رخصت دیتے ہوں بیچ کسی چیز کے ان چیزوں میں سے کہ کہتے ہیں لوگ اور کہتے ہیں کہ وہ جھوٹ ہیں مگر بیچ تین چیزوں کے ایک تو لڑائی میں دوسرے صلح کروانے میں درمیان لوگوں کے اور تیسرے بات کرنی مرد کی اپنی بیوی سے اور بات کرنی بیوی کی اپنے خاوند سے **ف** پہنچاوے نیک بات دونوں کو جو دشمنوں سے مثلاً کہے کہ فلانا سلام کہتا تھا تجھ کو اور دوست کہتا ہے اور تعریف کرتا ہے تیری حق میں گرچہ یہ بات نہ کہی ہو اور جھوٹ لڑائی میں یہ کہ ایسی باتیں کہے کہ اس سے جرأت مسلمانوں کی ظاہر ہو اور دل اپنے لشکر کے لوگوں کے قوی ہوں اور دشمن مرعوب ہو جاویں اگرچہ خلاف واقع کے ہو مثلاً کہے کہ لشکر ہمارا بہت ہے اور مدد اور بہت سی آتی ہے یا کہے کسی کافر کو کہ دیکھ پیچھے کی طرف فلانا آ پہنچا تیری گردن مارنے کو اور میاں بیوی کا جھوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسرے سے اظہار محبت و خوشنودی کا کرے زیادہ اس سے کہ واقع میں ہو تا باعث محبت و الفت کا ہو اس طرح

وذکر حدیث جابر ان الشیطان قد ایس فی باب الوسوسۃ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ مراد اس کا یہ ہے کہ شیطان ناامید ہو گیا بیچ باب وسوسے کے

الفصل الثانی

عن اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل الکذب الا فی ثلاث کذب الرجل امرأتہ لیرضیہا والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہ کے جھوٹ بولنا مرد کا اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اس کو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کافروں کے اور جھوٹ بولنا اس لیے کہ صلح کرے درمیان لوگوں کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** اس حدیث میں فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و غالب کے کیونکہ عورتیں جاہل و بدگمان ہیں ان کی تسلی اور راضی کرنے کی اکثر حاجت پڑتی ہے اور اوپر کی حدیث میں دونوں کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نے از راہ اختصار کے ایک ہی کا ذکر کیا

وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لمسلم ان یہجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ سلم علیہ ثلث مرار کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں لائق واسطے مسلمان کے یہ کہ ترک ملاقات کرے دوسرے مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جس وقت کہ ملاقات کرے اس سے چاہیے کہ سلام علیک کرے اس سے تین بار کہ ہر بار نہ جواب دے اس کو دوسرا شخص پس تحقیق پھرا وہ ساتھ گناہ اپنے کے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یعنی

اور جواب نہ دیا پھر وہ سلام نہ کرنے والا گنہگار ہوگا یعنی ترک ملاقات کا یا ساتھ گناہ دینے کی یا ساتھ گناہ سلام علیک کرنے والے کی یعنی سلام کرنے والا گنہگار نہ ہوگا ترک ملاقات کا سے ہی گناہ اور گناہ جواب نہ دینے والے کی گردن پر رہا گناہ سلام کرنے والے کا بھی اوسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا

وعن ابن عمر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لمسلم ان يهجر اخاه فوق ثلث فمن هجر فوق ثلث فمات دخل النار رواه احمد وابو داود

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں ہے واسطے کسی مسلمان کے یہ کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سے پس جو شخص چھوڑے ملاقات زیادہ تین دن سے یعنی اگر چہ ایک ساعت ہو پھر مر جاوے بیچ اسی حالت میں بغیر توبہ کے داخل ہوگا آگ میں نقل کیا احمد اور ابو داود نے

وعن ابي خراش السلمي انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من هجر اخاه سنة فهو كسفك دمه رواه ابو داود

اور روایت ہے ابی خراش سلمی سے کہ سنا اونہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ ترک کرے ملاقات اپنے بھائی مسلمان سے برس دن تک پس وہ مانند خون کرنے اوسکے کی ہے یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنے کا قریب قریب ہے نقل کیا یہ ابو داود نے

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل لمؤمن ان يهجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت به ثلث فليلقه فليسلم عليه فان رد عليه السلام فقد اشتركا في الاجر وان لم يرد عليه فقد باء بالاثم وخرج المسلم من الهجرة رواه ابو داود

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال ہے واسطے مومن کے کہ ترک کرے ملاقات کسی مومن سے زیادہ تین دن سے پس اگر گذریں تین دن تو چاہیے کہ ملے اوس سے یعنی جس سے کہ ملاقات ترک کی ہے اور سلام علیک کرے اوس سے پس اگر جواب دیا اوس نے سلام کا پس تحقیق شریک ہوئے دونوں ثواب میں یعنی ثواب ملجائے میں پہلا بسبب ابتدائے سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے اوسکی کے اور اگر جواب نہ دیا اوس نے سلام کا پس تحقیق پھرا وہ جواب نہ دینے والا ساتھ گناہ کے یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینے سلام کی اور نکلا گناہ ترک ملاقات سے سلام کرنے والا نقل کیا ابو داود نے

وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بافضل من درجة الصيام والصدقة والصلوة قال قلنا بلى قال اصلاح ذات البين وفساد ذات البين هي الحالقة رواه ابو داود والترمذي وقال هذا حديث صحيح

اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس عمل کی کہ افضل ہے درجے روزے اور صدقہ اور نماز کی کہا ابو درداء نے کہا ہم نے ہاں یعنی خبر دیجئے فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصوں کے اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصوں کے وہی مونڈنے والی ہے یعنی دین کو نقل کیا یہ ترمذی نے اور ابو داود نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے

ف ظاہر یہی ہے کہ مراد اوس صدقہ اور غیرہ میں نفل کی ہیں پس معنی یہ ہوئے کہ صلح کروانی افضل ہے ان سب چیزوں کے اور یہی احتمال ہے یہ بھی ہے کہ مراد یہی ہو معنی یہ ہوں گی کہ یہ افضل ہے ان سب سے اور راجح ہے مقام ترغیب میں اور کہا شرف الدین نے کہ مراد ان چیزوں کے سے یعنی روزہ وغیرہ سے نوافل ہیں نہ فرائض کہتا ہوں میں کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مراد کیا ہے اور اعلیٰ کہ بھی مقصود ہی یہ ہے کہ صلح کروانی فساد میں کہ منقطع ہوا وسبب خونریزی اور لینے اموال کا اور بیشک حرمت فضل اس میں عبادات فرض سے کہ ممکن ہے قضا اونکی اور یہ عبادتیں اللہ تعالیٰ کی حقوق میں سے ہیں کہ سہل ہیں نزدیک اللہ تعالیٰ کے اور یہ حقوق بندوں کے ہیں پس جبکہ ہوا اس طرح تو معلوم ہوا ایسا کہا جاوے کہ یہ جنس عمل کی افضل ہے اور جانا سے بسبب بعض افراد اوسکی کے افضل ہے جیسا کہ بشر خیر من الملک والرجل خیر من المرأۃ اور صلاح ذات البین سے مراد نیک کرنا احوال کا ہے درمیان ایک دوسرے کی یعنی جیسے بغض اور عداوت اور جنگ و جدل مثلاً ایک جماعت میں واقع ہوئی ہو اور فساد پڑا ہو اوسکو بدل ڈالے ساتھ الفت اور محبت اور صلح کرنا اور فساد سے طرف صلح کی لانا اصلاح ذات البین کے یعنی درست کرنا احوال کا ہے کہ درمیان لوگوں کی ہیں اور اصلاح اونکا نیک کرنا ہے اور بدل کرنا اونکا فساد سے طرف صلاح کی ہے اور فساد

احوال کی غفلت اور بے حسی میں ڈالتی ہے حالقہ ہی ہلاک کرنے والی بری خصلت ہے کہ جو دین کو مونڈ ڈالتی ہے یعنی ہلاک کرتا اور جڑ سے اکھیڑتا ہے یعنی فساد ذات البین ایک خصلت ہی ہلاک کرنے والی دین کی اور یہ بسبب کثیر ہونے اوس کے ثواب کی ہے جیسا کہ استرا بالوں کو جڑ سے مونڈ تا ہی ہے اور آپس میں بغض و عداوت کو پیدا کرنا اور آپس میں فساد اور نفرت ڈالنے ہی فساد ذات البین ہے روایت کیا اوسکو ترمذی نے **وعن** الزبیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ھی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہے طرف تمہاری اور سرایت کی ہے تم میں بیماری امتوں کی کہ پہلے تم سے تھیں اور بیماری حسد و بغض ہے وہ بغض ایسا ہے کہ یکساں دونوں میں ہی مونڈنے والا ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو و لیکن مونڈتا ہے یعنی جڑ سے اکھیڑتا ہے دین کو یعنی ضرر اوسکا دنیا و آخرت میں عقل کی بیماری سے بڑھ کر ہے **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بچو تم حسد سے بیشک حسد کھاتا ہے یعنی فنا کر دیتا ہے اور لیجاتا ہے حسد کرنیوالے کی نیکیوں کو جیسے کہ کھاتی اور جلاتی ہے آگ لکڑیوں کو نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے معتزلہ نے اپنے مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہے عمل صالح کو اور برائیاں لیجاتی ہیں نیکیوں کو اور اہل سنت و جماعت کے نزدیک نہیں ہے بلکہ نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو جیسے فرمایا ان الحسنات یذھبن السیئات اور جواب اس دلیل کا یہ ہے کہ اثر حسد کا یہ ہے کہ جا تا رہتا ہے اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیوں کا جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ مراد کھانے اور لیجانے حسد کی سے حسنات کو یہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہے حاسد کو اوپر تلف کرنے مال کے اور ہلاک کرنے نفس کے اور ہتک حرمت محسود کی اور اگر یہ چیزیں کہ ہاتھ میں نہیں تو ارادہ رکھتا ہے اور کچھ نہیں تو ہتک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہے پس روز قیامت کے نیکیاں اوسکی محسود کو دینگی عوض میں اوسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ مفلس میری امت میں سے وہ شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور زکوۃ اور روزے کی اور شب بیداری کی آویگا اور حال اوسکا یہ ہوگا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی کو بہتان لگایا ہوگا اور کسی کا مال کھا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیاں اوسکی اونکو دینگی کہ جن پر ظلم کیا تھا سننے جو اعمال کے یہ ہیں نیست و نابود اور فنا کرنا اونکا دیوان اعمال سے اور اگر آیت انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل و ساکسر اعمال کی آویگا حال انکہ مقصد حاصل ہی ساتھ ان کی سب اعمال کی روز قیامت کے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حسنات مضاعف ہوتی ہیں ساتھ اعتقاد و صلاح بندہ کی اور جب حسد غالب ہوتا ہی تو اس مضاعفت سے محروم رہتا ہی **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم وسوء ذات البین فانھا الحالقۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی ڈالنی میں آپس کے یعنی دشمنی سے پس تحقیق وہ مونڈنے والی ہے یعنی تباہ کرنے والی ہے دین کی نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** ابی صرمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ضار ضار اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ علیہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی صرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوے یعنی کسی مسلمان کو بیوجہ شرعی پہنچاویگا اللہ ضرر اوسکو یعنی سزا دیگا اوسکو مکافات عمل کی اور جو شخص مشقت ڈالے کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** اور شقاق کے معنی بھی لکھے ہیں کہ جسنے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اوس سے عداوت کریگا اللہ یعنی عذاب کریگا اوسکو **وعن** ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مکر بہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب

اور روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے یعنی دور ڈالا گیا ہے رحمت الٰہی سے جو شخص ضرر
پہنچاوے کسی مسلمان کو یعنی ظاہر میں یا مکر کرے یعنی ضرر پہنچاوے خفیہ اسکو نقل کیا ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابن عمر
قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فنادى بصوت رفيع فقال يا معشر من أسلم بلسانه ولم يفض الإيمان إلى
قلبه لا تؤذوا المسلمين ولا تعيروهم ولا تتبعوا عوراتهم فإنه من يتبع عورة أخيه المسلم يتبع الله عورته ومن يتبع
الله عورته يفضحه ولو في جوف رحله رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمر سے کہا چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر پس پکارا لوگوں کو
ساتھ آواز بلند کے پس فرمایا کہ اے گروہ ان شخصوں کے کہ اسلام لائے ہیں ساتھ زبان اپنی کے اور نہیں پہنچا ہے ایمان طرف دل انکی کی نہ ایذا دو تم مسلمانوں کو
یعنی کامل مسلمانوں کو جو اسلام لائے ہیں زبان سے اور ایمان لائے ہیں دل سے اور نہ عار دلاؤ انکو اور نہ تلاش کرو عیب انکے پس تحقیق جو شخص کہ ڈھونڈے عیب
بھائی مسلمان کا ڈھونڈے گا اللہ عیب اسکا اور جسکا ڈھونڈے اللہ اسکا عیب رسوا کریگا اسکو اگرچہ ہو وہ شخص پوشیدہ یعنی لوگوں سے بیچ گھر اپنی کے نقل کیے
یہ ترمذی نے **ف** اسلام لائے ہیں الخ شریک ہیں اس میں مومن اور منافق اور نہیں پہنچا ہے ایمان یعنی اصل ایمان یا کمال ایمان کا الخ سو کلام اول کی کے پس
شامل ہے یہ فاسق کو بھی اور یہی ظاہر تر ہے بیچ اسکے کہ آگے آتا ہے بیچ عورة اخيه المسلم اور منافق اور مسلمان میں اخوت یعنی بھائی چارا ہی نہیں پس
طیبی نے جو اختیار کیا ہے کہ حکم اس حدیث کا منحصر ہے منافق میں یہ خلاف ظاہر کے ہے اور حکم عام بہت مناسب ہے ساتھ کل ہے واللہ اعلم اور نہ عار دلاؤ یعنی نہ عیب لگاؤ
طعن کرو اوس گناہ پر کہ پہلے ہو چکا ہے اگلے زمانہ میں برابر ہے کہ جانا توبہ کرنا اونکی اس سے یا نہ جانا اور عار دلانا حالت مباشرت میں یعنی جبکہ کر رہا ہے
یا بعد اوسکے پہلے ظاہر ہونے توبہ کی واجب ہے اوس پر جو کہ قادر ہو اوپر اور کبھی واجب ہوتی ہے حد تعزیر بیچ قبیلہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی سے ہے
اور نہ تلاش کرو یعنی تجسس نہ کرو اونکی اون عیبوں میں کہ نہیں جانتے تم اونکو اور نہ اظہار کرو اون عیبوں کو کہ جانتے ہو تم پس تحقیق شان یہ ہے کہ جو کوئی ڈھونڈے
یعنے طلب کرے عیب یعنی ظاہر کرنا عیب بھائی مسلمان کا یعنی کامل مسلمان کا بخلاف فاسق کی کہ وہ واجب ہے منع کرنا اپنے ضرر کا اور ڈرانا اوسکو اوس سے
اور ڈھونڈے گا اللہ یعنی ظاہر کریگا عیب اوسکا یعنی یہ آخرت میں ہوگا اور بدترین عیبوں کا تلاش کرنا عیب بھائی مسلمان کا ہے رسوا کریگا یعنی ظاہر
کریگا برائیاں اوسکی نقل ہے امام غزالی سے کہ تجسس ثمرہ ہے بدگمانی کا ساتھ مسلمان کی پس دل نہیں ٹھہر سکتا اور چاہتا ہے تحقیق کرے کو پس بحث ہوتا ہے ڈھونڈنے کا
اور حد پردہ کی یہ ہے کہ دروازہ اپنا بند کرلے اور جو دیوار ہے مکان کی تو نہیں جائز ہے چوری سے کان لگانا اوسکی گھر پر کہ سنے آواز تاروں کے یعنے
ستار وغیرہ کی تاروں کی اور نہ جائز ہے داخل ہونا اور سیر دیکھنی گناہ کی مگر یہ کہ ظاہر کرے وہ اس طرح کہ معلوم کرلے اوسکو وہ کہ باہر گھر کے ہو مانند آواز
مزامیر کی اور آواز نشہ والوں کی کہ آپس میں نشہ والوں کی سی باتیں کر رہے ہوں اور اس طرح جبکہ چھپا لیں بوتل شراب کی اور آلات لہو کی آستین میں
اور دامن کے بیچ تو نہیں جائز ہے کھولنا اوسکا اور اسی طرح نہیں جائز ہے سونگھنا تاکہ پاوے بو شراب کی اور نہیں جائز ہے کہ طلب کرے خبر کی کہ پڑوسیوں
سے تاکہ خبر دیویں وے اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ ہوتا ہے شراب کی گھر میں اور اس قول میں کہ نہیں پہنچا ہے ایمان الخ اشارہ ہے طرف اسکی کہ جب تک نہیں
پہونچتا ہے ایمان طرف دل کے نہیں حاصل ہوتی اوسکو معرفت اسکی اور نہیں ادا کرتا حقوق اوسکی پس علاج تمام امراض دل کا معرفت اللہ تعالیٰ کی ہے
اور حقوق ادا کرنی مسلمانوں کی پس نہ ایذا دیتا ہے کسیکو اور نہ ضرر پہنچاتا ہے اور نہ عار دلاتا ہے اور نہ تجسس کرتا ہے بلکہ انکی احوال کا تمام ہوا کلام امام کا
اور حاصل ہوا مقصود ترجمہ بعبارت صحیح سے **وعن** سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن من أربى الربا الاستطالة
في عرض المسلم بغير حق رواه أبو داود والبيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے سعید بن زید سے اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
فرمایا زیادہ تر ربوا سود دین کا زبان درازی کرنا ہے بیچ آبرو مسلمان کی ناحق نقل کی ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی بہت

کرنا

کرنی اور ایک مسلمان کو اور تمسخر اور تکبر کرنا اوسپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بغیر مصلحت شرعی کی اور زیادہ تر بیان سود دین کا ہی یعنی بڑا سود ہی سب سے
سود وں سے کہ حدیث گناہ میں اور روایت میں یعنی زیادتی کی ہی اور شرح میں زیادہ لینا قرض سے سود میں پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی کسی کی آبرو ریزی میں
لینا ہی زیادہ اون چیزوں کہ استحقاق رکھتا ہی اور زیادہ اون چیزوں کی رخصت تشبیہ دی اوسکو ساتھ ربا کی کہ زیادہ حق سی لیتا ہی اوسکو اسلئی بڑا ربا
کہا الٰہی کہ آبرو مسلمان کی حرمت اور شریعت تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی بیچ ضرر اوسکی زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلئی کہ بعضی احوال میں مباح
ہوتی ہی آبرو ریزی جیسی کہ صاحب حق کی یا ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہیں دیتا ہی یا گواہ کو جرح یعنی اوسکا نقصان بیان کرے اور اسی قبیل سی ہی قدح محدثین
کی راویوں میں اور اونکو ضعیف مصلحت سی کہ جرح کرتی ہیں اور اسکی مانند ہی ذکر کرنی برائی بیچ کرنیوالی کی اور بدعتی اور فاسقوں کی واسطے بچانی کی لوگوں کو
وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما عرج بي ربي مررت بقوم لهم اظفار من نحاس يخمشون
وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء يا جبريل قال هؤلاء الذين يأكلون لحوم الناس ويقعون في اعراضهم رواه
ابو داود اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی شب معراج گذرا میں ایک قوم پر کہ اونکی
ناخون تھی تانبی کی کہ نوچتی تھی منہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا میں نی کون ہیں یہ ای جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ کھاتی ہیں گوشت لوگوں کے یعنی غیبت کرتی ہیں
اونکی اور پڑتی ہیں لوگوں کی آبرو میں نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی غیبت کرتی ہیں اور برا کہتی ہیں اور ریزی کرتی ہیں لوگوں کی
غیبت کو کہا گوشت کھانا جیسا کہ اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ میں اور چونکہ آبرو ریزی لوگوں کی اور نوچنا منہ کا تھی حق تعالیٰ نی سزا
اونکی بھی اونکی ہاتھوں سی زخمی کرواتی ہیں **وعن** المستورد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اكل برجل مسلم اكلة
فان الله يطعمه مثلها من جهنم ومن كسي ثوبا برجل مسلم فان الله يكسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة
ورياء فان الله يقوم به مقام سمعة ورياء يوم القيامة رواه ابو داود اور روایت ہی مستورد سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو شخص کھاوی بسبب غیبت اور بہتان کرنی یا آبرو ریزی کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالیٰ کھلاوی گا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو
شخص پہناوی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ پہناوی گا مانند اوس کپڑی کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کھڑا کری
کسیکو بیچ مقام سنانی اور دکھلانی کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ کھڑا کریگا اوسکو بیچ مقام سنانی اور دکھلانی کی روز قیامت کے نقل کی یہ ابو داود نی
ف لفظ اکلہ ساتھ پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی یعنی لقمہ اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ہمزہ کی یعنی ایکبار کھانا یعنی جیسے کوئی بسبب غیبت اور
برائی کسی مسلمان کی جو خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوے اور بطریق خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اوسکی بدلی میں کھانا پاوے اور
اوسکی عزت کو صدمہ پہنچاوی اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کی ہی یعنی الباس یعنی پہناوی پہنانا چنانچہ ترجمہ اسکا لکھا گیا اور ایک نسخہ میں ساتھ صیغہ مجہول کی ہی کے
پہنایا جاوے کپڑا اور پہننا بسبب تعریف بیان کرنی اور بعضوں نے کہا کہ معنی اول کی ہیں کسی شخص کو یعنی پہناوی اپنی آپ کو کپڑا جسکو بسبب کسی مسلمان کے
اوسطرح کہ اوسپر برائی کی یعنی کہا ملی عزت اور ثواب اور آخرت میں عزت کی لیتی ہی اور مراد حاصل ہوئی نفس اوسکا ہی لیا یہ کا یعنی کھڑا کری یعنی آ
اور کوئی بیچ مقام کہانی اور سنانی کی یعنی تعریف کری اور خوب بیان کری تو اوسکی اونکی شیخ کی لیتی کھڑا ہو گا اللہ تعالیٰ
کھڑا ہو گا اللہ کا مقام سنانی اور دکھانی میں کنایہ ہی اسکی فضیحت کرنی سی اور کہا مظہر نی کہ بیچ اس میں احتمال ہی کہ تعدیہ کی لیتی ہو ویا سبب کے
لیتی کی یعنی تعدیہ کی لیتی ہو تو معنی یہ ہونگی کہ جو کوئی کھڑا کری کوئی شخص کو بیچ مقام سنانی اور دکھانی میں یعنی تعریف کری کسی کی ساتھ صلاح و تقویٰ کی
اور زہد اور عبادت کی شہرت ہی تا لوگ اوسکی معتقد ہوں اور خدمت کریں اوسکی اور اوسکو جال شہرت اپنی لیتی تاکہ اوسکی سبب سے مال و جاہ اپنی کرے

حاصل یہ ہے کہ بعضی امر ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی جاسوسی اور تجسس سے فساد پیدا ہوتا ہے پس کسی شخص کی پوشیدہ برائیاں ظاہر کرنے میں کوشش نہیں کرنی چاہیے اور بعضے مقام پر ان کی برائی ظاہر کرنی ضروری ہوتی ہے
میں کہ ان کی بدکاری کا ساتھ اس طرح کی حکم فرماویگا کہ فرشتوں کو کہا ظاہر کریں کہ یہ ہوا ہے کہ ایک شخص کو جو بڑا شہرت رکھتا تھا اپنی غرض نفسانی کی لیے جو
عذاب ہوگا اور اسکو عذاب ہونے کا اور اگر سبب کے لیے ہو تو یہ ہوگا کہ جو کوئی ظاہر کرے اصلاح اور نہ ہو اور تقوی کے سبب سے کہ مستحق ہوا ہوگا
کوئی شخص بے تقوی اور بے سبب الا آنکہ حاصل ہو اسکو مال جاہ جیسا کہتے ہیں لوگ سو وہ بھی گنہگار ہی کہ ایسا ہوگا اللہ تعالی اسکی رسوا کرنے کی لیے
سینے اسکی اور کہیگا اور اسکی فضیحت کریگا مقابلہ ستاری اور رسوائی میں ویسی فراوی گا کہ ... ... بعد از ان عذاب کیا جاویگا اور اسکو
عذاب یا گنہگاروں کا ہے ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن الظن من حسن العبادۃ رواہ احمد
وابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک گمان کرنا جملہ عبادات حسنہ سے ہے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد نے
ف یعنی نیک گمان رکھنا ساتھ اللہ تعالی کی جملہ عبادات حسنہ سے ہے پس جس طرح ترک کرنا عبادتوں کا بخلاف اسکے یہ چیز بھی کہ گمان کرنا ... ... حسن
ظن یہ ہے کہ ترک کرے عمل کو اور اعتماد کرے ساتھ اللہ کے اور کہے کہ وہ کریم و غفور رحیم ہے پس جسنے ترک کی عبادت اور دعوی کیا نیک گمانی کا ساتھ خدا کے وہ مغرور
مردود ہے اور یہی ہے کہ گمان نیک لیجا مسلمانوں پر اور اعتقاد خیر و صلاح کا رکھنا ساتھ انکی جملہ عبادات حسنہ سے ہے یا ناشی ہے حسن عبادت سے یعنی جو کوئی
مستعد نیکو کاری ہو لوگوں پر گمان نیک لیجاتا ہے اور بدگمان سوا ہی بدکار کے نہیں ہوتے بدگمان باشد ہمیشہ زشت کار نامہ خود خواند اندر حق یار ع ح
وعن عائشۃ قالت اعتل بعیر لصفیۃ وعند زینب فضل ظہر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزینب اعطیہا
بعیرا فقالت انا اعطی تلک الیہودیۃ فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہجرہا ذا الحجۃ والمحرم وبعض صفر رواہ ابو داؤد
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عائشہ نے کہ بیمار ہوا اونٹ صفیہ کا اور حضرت زینب کے پاس تھی سواری زیادہ یعنی ایک اونٹ تھا زیادہ اونکی حاجت سے
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب کو کہ دی تو صفیہ کو اونٹ پس کہا زینب نے بطریق استفہام انکاری کے میں دیتی ہوں اس یہودیہ کو پس
غصہ ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ترک کی اونسے ملاقات مہینے ذی الحجہ کی اور محرم کی اور کچھ صفر کی یعنی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حضرت
صفیہ رضی اللہ عنہا بیٹی تھیں حیی ابن اخطب یہودی کی کہ بنی اسرائیل میں سے تھا اولاد حضرت ہارون علیہ السلام کی سے اور بیوی تھیں ابن الحقیق کی پس بیچ
جنگ خیبر کی قید ہو گئی تھیں پس آنحضرت نے انکو آزاد کیا اور اپنے نکاح میں لے لی اور یعنی ازواج مطہرات کو اونسے ... ... تھی چنانچہ حضرت عائشہ بھی بیچ
میں ... آنحضرت ... اور ... اونکی کرتی تھی ایک دفعہ انکو حضرت عائشہ نے یہودیہ کہا اور کچھ سخت سست کہا اور ... شکایت
کی فرمایا کہ تو کیوں نہ کہہ دیتی کہ میں پیغمبر زادی ہوں اور بیٹی ابو بکر کی ہوں اور حضرت زینب بھی بیوی تھیں حضرت کی اور آپ خفا ہوئے انسے بسبب زبان درازی کی
اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ترک ملاقات کرنی زیادہ تین دن سے بسبب فعل قبیح کی یعنی بقصد زجر و تادیب کے نہ بارادہ عداوت و بغض کے اور اس تحریر
کا حال جاتا رہی تھیں حدیثوں میں جو پہلے اوپر گذر چکی ع ح **وذکر** حدیث معاذ بن انس من حمی مؤمنا فی باب الشفقۃ والرحمۃ
اور ذکر کی گئی حدیث معاذ بن انس کی کہ سر اسکا یہ ہے من حمی مؤمنا بیچ باب شفقت و رحمت کے

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای عیسی بن مریم رجلا یسرق فقال لہ عیسی سرقت
قال کلا والذی لا الہ الا ہو فقال عیسی آمنت باللہ وکذبت نفسی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکھا حضرت عیسی بیٹے مریم کے نے ایک شخص کو چوری کرتے پس کہا اسکو عیسی نے چوری کی تو نے یعنی کیا چوری کی تو نے
کہا ہرگز نہیں میں نے چوری کی اور قسم ہے اس پاک کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اسکے پس کہا عیسی نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو

نقل کی بیہقی نے **ف** ایمان لانا میں ساتھ اسکے یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ بھی جاتی ہی بلکہ تشبیہ سے یا تقدیر یہ ہی کہ تصدیق کیا میں نے تیری قسم کہانی کو ساتھ اللہ کی اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو یعنی اپنی آنکھ میں کہ کچھ میں نے بنا بر ظاہر کی یہ اصل احتمال اسکی کہ یہ یقینا خفیہ طور پر چوری ہو اسی طرح کسی شبہ کے اون شروط میں سے کہ معتبر ہیں حد چوری میں شرعاً کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نے ہی لکھا ہی کہ یعنی تصدیق کیا میں نے تجھکو تیری قسم میں اور پھر اپنی اس چیز میں کہ گمان کیا تھا میں نے اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوے اور حیلہ کہ برخلاف اوسکی معلوم ہو چاہیے کہ اپنے علم کو متہم کرے اور بموجب اوسکی عمل کرے سبب تعظیم خداتعالیٰ کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان یغلب القدر اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہی فقر کہ ہو جاوے کفر اور نزدیک ہی حسد یہ کہ غالب آجاوے تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہے کہ جو فقیر قلبی کہ صبر نکیا تو سبب اعتراض کرنے کی اللہ تعالیٰ پر اور سبب نہ راضی ہونے کے قضائی اللہ پر اور سبب شکوہ کرنے کی ساتھ سوی اللہ کی اور سبب میل کرنے کی طرف کفر کی سبب شدت اسکی کی کہ اکثر کفار اغنیاء ہوئے ہیں اور اکثر مسلمان فقراء آزمائش میں ہیں مقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی بندوں کی تسلی کی لیے لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم مأواہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنات تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار آیا ہی کہ تھی بعضی مومن کہتے تھی مشرکوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ دشمنان اللہ کا حال خوب ہی اور ہم ہلاک ہوئی مارے بھوک اور مشقت کی پس یہ آیت اتری کہ آرام ان کا چند روزہ ہی پھر فنا ہونیوالا ہی اور تمہاری لیے ہی جنت آخرت کی پس حسد کو دیکھ کر حرص کرے اور متوقع ہو نعمت بائی کی اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہی اسی طرح غنا کی بھی سبب سرکشی اور گرفتاری گناہوں کی ہوتی ہی اور سلامتی توسط اور بقدر ضرورت کی ماننا افضل ہی غنا و فقر سے خیر الامور اوسطہا اور آخر جملہ حدیث کی معنی یہ ہیں کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضوں نے کہا ہی کہ حسد پہنچا تا ہی حاسد کو کہ بدل دے نعمت محسود کی **وعن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتذر الی اخیہ فلم یعذرہ او لم یقبل عذرہ کان علیہ مثل خطیئۃ صاحب مکس رواہما البیہقی فی شعب الایمان وقال المکاس العشار اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کرے طرف بھائی مسلمان اپنے کی یعنی عذر کرے اوس سے وہ بھائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کرے اور کہے عذر تیرا نہیں سچا ہی تو جھوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کرے عذر اوسکا اور کہے کہ اگرچہ عذر کرتا ہی تو لیکن میں نہیں قبول کرتا ہوں ہوگا اوس بھائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کی نقل کیا ان دونوں حدیثوں کو بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا مکاس عشر لینے والا ہی **ف** یعنی وہ کہ ظلم کرے اور ماسوا حق کی لے اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی یہاں تک کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں صاحب مکس جیسا کہ اسمیں وارد ہوا ہے اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونوں میں یہ ہی کہ صاحب مکس بھی نہیں قبول کرتا عذر تاجر کا اوس کی بات کو یعنی کہ یہ مال نہیں تجارت کا ہی یا اور شے یا یونہی سی عشر لیتا ہی یا میں قرضدار ہوں مانند اسکی کی اور حضرت عائشہؓ سے بطریق مرفوع آیا ہی حدیث من لم یقبل عذر اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہ طبرانی نے اوسط میں اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں ساتھ بری تمہاری کی عرض کیا اصحاب نے کہ بہتر اگر چاہیں آپ تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم میں سے وہ ہی جو تنہا منزل میں اترے اور کوڑے مارے اپنی غلام کو اور نہ دیوے عطا آپ نے فرمایا کیا نہ خبر دوں تمہیں ساتھ بری کی اس سے کہا ہاں اگر چاہیں آپ تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھے لوگوں سے اور لوگ بغض رکھیں اوس سے فرمایا کیا پس خبر دوں میں تمہیں ساتھ بری کی اس سے کہا ہاں اگر چاہیں آپ یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہیں قبول کرتے خطا یعنی عذر خطا اور نہیں قبول کرتے معذرت اور نہیں بخشتے گناہ فرمایا کیا پس خبر دوں

میں تکو ساتھ بری فال سے بھی کہا اور شومت کی بات ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے، پس جب کسی خیر کی اور نہ ہو پس تشریح یہ ہے کہ قتل کی کی یہ طرزاں السیر میں الخ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے عفت کرو لوگوں کی عورتوں سے یعنی بد نظر کرو اور عفت کرینگی عورتیں تمہاری اور نیکی کرو اپنے
باپوں سے نیکی کرینگے تم سے بیٹے تمہارے اور جس کے پاس آوے مسلمان بھائی اوسکا عذر کرتا ہوا پس چاہیے کہ قبول کرے اوسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر
نہ قبول کیا نہیں آویگا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نے اور کہا یہ صحیح الاسناد ہے

باب الحذر والتانی فی الامور

یہ باب ہے بیان میں بچنے اور درنگ کرنے کی کاموں میں **ف** حذر ساتھ زبر ح اور ذال کے اور جزم ذال کی بھی یہ ہیز و احتراز کرنیکی اور حذر ساتھ زبر ح
اور زیر ذال کی مرد ہیدار اور تانی توقف و درنگ کرنا کام میں اور شتابی نکرنی اور بیچ لغت کے انات بروزن قنات کی آہستگی یعنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہیے
کہ لوگوں کے شر اور زمانہ کی آفات سے بچا رہے خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پر حذر رہے اور اپنی کام میں ہشیار اور خبردار رہے اور انجام کار کو دیکھتا رہے اور کام میں
جلدی نکرے اور حلم و وقار اختیار کرے مگر بعضی کاموں خیر کی میں کہ شتابی اوسمیں فرمائی ہے ان میں شتابی کرے جیسے نماز وغیرہ

الفصل الاول

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین متفق علیہ روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سے دوبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لدغ کاٹنا سانپ اور
بچھو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضموم کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ بچھو وغیرہ کی کا فرمایا ہے کہ شان مومن کی یہ ہے کہ موصوف ہے ساتھ حزم و احتیاط
دین کی ہو یہ ہی کہ عہد شکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہے درگذر نکرے اور غضب رب للہ سے لیا چھوڑے اور ہربار حلم و تغافل کرے اور فریب کھاوے
اور اگر کار دنیا میں فریب دغا کھاوے تو سہل ہے لیکن امور دین میں نہ چاہیے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہے کہ باعث رعایت حمایت دین کا ہے
اور سبب ورود ہونے اس حدیث کا یہ ہے کہ ابو عزہ ایک شاعر تھا شعرای کفار سے کہ مسلمانوں کی ہجو کیا کرتا تھا اور اپنی قوم کی بدذاتوں کو
مسلمانوں کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تھا وہ جنگ بدر میں بندیوں میں پکڑا آیا پس عہد کیا کہ بار دگر ان افعال کی پاس نہ پھٹکونگا پس حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بسبب اس عہد و پیمان کی چھوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کے پاس گیا تو پھر وہی اپنی شقاوت اختیار کی دوبارہ پھر جنگ احد میں
ہاتھ لگا پھر امان چاہی اور عہد کرنے لگا پس آنحضرت نے اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوسوقت بعضی لوگوں نے درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا حضرت نے
لا یلدغ المؤمن الخ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاشج عبد القیس ان فیک لخصلتین یحبھما اللہ الحلم
والاناۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اشج کی کہ سردار عبد القیس کا تھا کہ تحقیق تجھ میں دو خصلتیں
ہیں کہ دوست رکھتا ہے اوسکو اللہ یعنی خوش ہے تجھ میں ان باتوں سے ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا پر نکر کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** عبد القیس نام
ایک قبیلہ کا ہے کہ جب جماعت عبد القیس کے آئی حضرت کی زیارت کی لیے تو حضرت کو دیکھکر اونٹوں پر سے کود پڑی اسلام سے آگے بڑھی اور بیقرار یاں اور
ذوق محبت ظاہر کیں آنحضرت نے اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان حرکات سے منع نکیا لیکن اشج کہ نام اوسکا منذر تھا اور رئیس و سردار اونکی تھی مکان پر اوترکر
اسباب قوم کا جمع کیا اور پاکیزہ غسل کیا اور اچھی کپڑے پہنے اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سے مسجد شریف میں آئے اور دو رکعت نماز کا ادا کیا اور دعا کے
پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی آنحضرت کو یہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھمیں دو خصلتیں ہیں الخ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جب حضرت
نے اونکو ساتھ ان دونوں خصلتوں کی خبر دی تو اونہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دو صفتیں کسبی اور بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہیں یا اللہ کی پیدا کی ہوئے
ہیں میری جبلت میں فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہیں تیری جبلت میں کہا اونہوں نے شکر اوس خدا کا کہ پیدا کیا مجھکو اوپر دو صفتوں کی کہ دوست رکھتا ہے
اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتیں تو احتمال زوال و فتور کا رکھتیں لیکن چونکہ جبلی ہیں امید ہے کہ ہمیشہ رہینگی اور باقی آگے

الفصل

الفصل الثاني عن سهل بن سعد الساعدي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الاناة من الله و
العجلة من الشيطان رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وقد تكلم بعض اهل الحديث في عبد المهيمن بن عباس الراوي
من قبل حفظه روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں میں اللہ تعالی کی طرف سے ہے یعنی اوسکی الہام سے
اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضی اہل حدیث نے بیچ عبد المہیمن بن عباس کے کہ
راوی اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اوسکی کے یعنی وہ حافظ خوب نہ تھا **ف** یعنی ہے وہ عدل ثقہ لیکن حافظ خوب نہ تھا اسلیے اوسکا [illegible]
اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکی یہ ہیں التانی من اللہ والعجلة من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی ہر دنیا میں
شیطان سے ہے یعنی اوسکے وسوسے سے ہے کہا ہے بعضوں نے کہ سننے میں اس ہی جو چیزیں کہ نہیں ہے شبہ انکی خیریت میں یعنی ایسی چیزوں میں جلدی کرنے
شیطان سے نہیں ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ویسارعون فی الخیرات کہتا ہوں میں کہ فرق ظاہر ہے درمیان سارعت کے اور مبادرت کی طرف طاعات کی اور
درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات میں پہلا محمود ہے اور دوسری مذموم ہے یعنی سارعت اور مبادرت طرف طاعات کی یہ ہے کہ مثلا وقت نماز کا آیا
درنگ نکری اور ہمیں جلدی سے طیار ہوکر ادا کرنی لگی اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کری پس اول یعنی سارعت اچھی ہے اور دوسری
یعنی جلدی کی لینا نیک کام کا برا ہی پس حاصل اس کلام کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتاب ہونا اچھی کام کی لیے اچھا ہے اور جلد جلد کرنا اوسکو
برا ہے باموات **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حلیم الا ذو عثرة ولا حکیم الا ذو تجربة
رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا بردبار کامل
مگر صاحب لغزش کا اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** لغزش کی معنے
ہیں گرنا اور پھسلنا اور خطا اور خلل کاموں میں اس سے مراد یہ ہے کہ جو کہ پڑا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اوسکی درست کرتا ہے کہ لوگ عیب خطا میں اوسکی اور تقصیر
اوسکی عفو کیونکہ جبکہ ایسی شخص نے جب مصیبت اور عفو کی اپنی میں پائی تو لوگوں سے بھی عفو کرے گا اور بردباری اختیار کرے گا اور نہیں ہوتا حکیم کامل الخ
حکیم کہتے ہیں اوسکو جو بہت سا دیکھا کرو اور حکمت کہتے ہیں جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہیں کاموں کی بچانتی کو پس فرماتے ہیں کہ جسکو حاصل ہوئی
پہچان اشیاء کی اور جانا نافع اونکا اور پہچانا اشیاء کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہے **وعن** انس ان رجلا
قال للنبي صلى الله عليه وسلم أوصني فقال خذ الامر بالتدبير فان رأيت في عاقبته خيرا فامضه وان خفت غيا
فامسك رواه في شرح السنة اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمائیے مجھکو یعنی بتائیے ایک
چیز کہ جاری رہوں میں اوسپر پکڑ کام کو ساتھ تدبیر کے یعنی کر غور اور تامل کر کام کو ساتھ اوسکی انجام اور اوسکی کے اور تامل کر
بیچ مصالح اور مفاسد اوسکی کی پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اوسکی کی بھلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کر اوسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اوس کام میں
پس باز رہ اوس کام سے اور چھوڑ دے اوسکو نقل کیا شرح السنہ میں **وعن** مصعب بن سعد عن ابيه قال الاعمش لا اعلمه الا
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال التؤدة في كل شيء خير الا في عمل الآخرة رواه ابو داود اور روایت ہے مصعب بن سعد سے نقل کی
باپ سے یعنی سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے نہیں جانتا میں اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اونکی باپ کہ سعد ہے
آنحضرت سے روایت کی ہے فرمایا کہ درنگ کرنی ہر چیز میں بہتر ہے مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی کہ بیچ امور بھلائیوں کی
آفات میں اور منقول ہے کہ اکثر بھلائیوں میں تاخیر عمل سے ہوگا کہ جسطرح پہلے ہی کہ امور نیک ہیں جو بیچ میں جانا جاتا انجام اونکا اونکا

کہ انجام انکا ہماری جلدی کچھا دی اونہین یا ہماری ہی تاخیر کچھا دی اونسی خلاف تھوڑا خیر دینی کی موجب ہی اللہ تعالی کی فاستبقوا الخیرات وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم کہا اور انکی جلدی تعجیل قول اللہ تعالی کی الشیطان یعدکم الفقر کہلائی ہی مومن کو کہ جب کہ خیرات کری اوسکی اور احینہ خرچ کرنی کا نہ توقف کری جیسی کہ شیطان صدقہ کرتا ہی اس سی فقر کا اور ڈراتا ہی اوسکو اور روکتا ہی خرچ کرنی سی تھی ابو الحسن پاخانہ مین ہی تھی اکلا اونہون نی اپنی شاگرد کو اور کہا کہ تو میری بدن پر سی قمیص کھولدی اور دی اسکو فلانی کی تئین ایک شاگرد نی کہ کیون نہ صبر کیا تم نی یہانتک کہ نکلتی پاخانہ سے کہا اونہون نے کہ میری جی مین آیا اعتماد نہ کیا اسکا اونہین بنی مجکو اپنے نفس پر اسکی متغیر ہونی سی ہو۔ **وعن** عبد اللہ بن سرجس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال السمت الحسن والتؤدۃ والاقتصاد جزء من اربع وعشرین جزءا من النبوۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بیٹی سرجس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ راہ و روش نیک اور آہستگی اور درنگ کی نی کام مین اور میانہ روی جز ہین چوبیس جز و نبوت سے نقل کی یہ ترمذی نی **ف** میانہ روی یعنی بیچ کی راہ اختیار کرنی تمام احوال افعال مین اور بچنا دونون طرفون کی زیادتی سی جیسے اختیار کرنا جود کا کہ بیچ مین ہی اسراف اور بخل کی اور اختیار کرنا شجاعت کا کہ بیچ مین تہور اور جبن کی اور اسی قبیلہ سی ہی توسط اعتقاد مین کہ وہ اعتقاد ہی اہل سنت کا کہ بیچ مین ہے جبر و قدر کی اور اسی طرح میانہ روی معیشت مین جیسکہ حدیث مین فرمایا الاقتصاد فی النفقۃ نصف المعیشۃ یعنی میانہ روی خرچ کرنی مین کہ بیچ مین ہو اسراف و تنگی کی آدہی معیشت ہے اور اسی طرح حکم ہی میانہ روی کا تمام احوال و افعال مین جیسکہ بعضی چیزونکو اللہ تعالی نی بیان فرمایا واقصد فی مشیک الآیۃ اور قول اللہ عز وجل کا کلوا واشربوا ولا تسرفوا اور کہا بعض علما نے کہ طالب علم کو ایسی حیثیت کہ منع کری مجکو عمل سے اور عمل کر ایسی حیثیت کہ نہ باز رکھی تجکو علم سی غرض کہ سب چیزون مین میانہ روی چاہئے اور چاہئے یعنی سب چیزین ملکر ایک جزء کی ہین یا ہر ایک انمین سے جزء ہی یعنی یا ایک خصلت ہی خصائل انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی سی اور تعیین عدد کی پوری خبر سی اور سوای نور نبوت کی حقیقت اسکی نہین معلوم ہوسکتی ہی۔ **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الہدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من خمسۃ وعشرین جزءا من النبوۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سیرت اور طریقہ نیک اور راہ و روش نیک اور میانہ روی جز ہین پچیس جز نبوت سی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** فرق درمیان ہدی صالح اور سمت صالح کی یہ ہی کہ ہدی متعلق ہی ساتھ احوال باطنہ کی اور سمت ساتھ اخلاق ظاہرہ کی اور بیچ دونون کی تحقیق مین ہی مثل ایمان اور اسلام کی مین شریعت مین اکٹھے ہوں درمیان ان دونون کی نور علی نور ہی اور تمام ہوتی ہی ساتھ اسکی حقیقت اور اس حدیث مین ایک جزء پچیس مین سی کہا اور پہلی مین چوبیس جز سی ایک سکتا ہی کہ یہ تفاوت باعتبار راویوں کی ہو یا بسبب دوسری کی واللہ اعلم احتمال ہے کہ پہلی یہ حکم ہوا ہو پہلی ازراہ کرم و عنایت کی یہ حکم ہوا جو کہ اوپر کی حدیث مین گذرا اور یہ کہ ان تین چیزون کا ملاکر حکم ہوا اور ان تین چیزون کا ملک ہے صورت مین نسبت کرنی خطا و وہم کی طرف راوی کی کچھ ضرورت نہین واللہ اعلم بحقیقۃ **وعن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا حدث الرجل الحدیث ثم التفت فہی امانۃ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جس وقت کہی کوئی شخص کوئی بات یعنی ایسی بات کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی اخفا کا پھر غائب ہو وی یعنی چلا جاوی پس وہ امانت ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور ابو داود نی **ف** یعنی حکم اسکا حکم امانت کا ہی بہ نسبت اہل مجلس کی کہ جنہون نے سنی ہو پس انکو چاہئے کہ اسمین خیانت نکرین یعنی افشا نکرین۔ **وعن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی الہیثم بن التیہان ہل لک خادم قال لا قال فاذا اتانا سبی فأتنا فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برأسین فاتاہ ابو الہیثم فقال النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اخْتَرْ لِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُهٗ
يُصَلِّيْ وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ابوالہیثم بن تیہان
کے کہ کیا ہے واسطے تیرے خادم کہا نہیں پس فرمایا کہ جس وقت آوے ہمارے پاس بندی تو آ تو ہمارے پاس پس لائے گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس دو بندی پس آئے آنحضرت کے پاس ابوالہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند کر لے تو ایک کو ان دونوں میں سے پس کہا اے نبی
تم پسند کرو مجھکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوے ساتھ اسکے امین ہے یعنی چاہئے کہ مصلحت اور بہبودی مشورہ چاہنے
والے کی رعایت کرے اور خیانت نہ کرے اور مقصود یہ ہے کہ چونکہ تو نے مشورہ مجھ سے کیا اور مجھے اختیار دیا تو وہی برابر تجھکو دوں گا کہ بہتر ہو اشارہ کر کے
ایک کی طرف دونوں میں سے اور فرمایا کہ لے تو اس کو اسلئے کہ تحقیق میں نے دیکھا ہے اسکو نماز پڑھتے اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اسکے
احسان کرنے کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اور حدیث میں آیا ہے کہ جب ابوالہیثم گھر میں آئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ غلام ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھکو دیا ہے اور نیکی اور احسان کرنے کا اسکے حق میں وصیت کی ہے تو بیوی نے کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہے اور احسان یہی ہے کہ اسکو
آزاد کر دو۔ **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ
اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجلسیں ساتھ امانت
کے ہیں یعنی جو بات مجلس میں سنیں اسکو کہیں نقل نہ کریں اور چھپی رکھیں مگر تین مجلسیں یعنی ان تین مجلسوں میں جو بات سنے نقل اور پہنچا دینا اونکا
غیر کو روا ہے ایک خونریزی حرام کا ارادہ کرنا ہو یا کوئی زنا کا کہ حرام ہے یا چھیننا مال کا بغیر حق نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر کسی کہے یہ بات کہ میں ارادہ
رکھتا ہوں کہ فلانی شخص کو مار ڈالوں گا یا فلانی عورت سے زنا کروں گا یا فلانی کا مال لوں گا از راہ ظلم کے تو چاہئے کہ ان باتوں کو پہنچاوے
اون لوگوں کو تا پرہیز رہیں اور اپنی کو بچاویں یہ حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی قاری نے کہا ہے معنی یہ ہیں کہ لائق ہے مومن کو کہ جب دیکھے
اہل مجلس کو برا کام کرتے تو نہ چرچا کرے اوس چیز کا کہ دیکھی ہے اون سے مگر تین مجلسیں یعنی ایک مجلس ان مجلسوں میں سے الخ **وَذُكِرَ حَدِيْثُ**
اَبِيْ سَعِيْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ فِيْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابوسعید کی کہ سرا اوسکا یہ ہے ان اعظم الامانۃ
بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کی **ف** یعنی یہ حدیث مصابیح میں مکرر مذکور ہوئی ہے ایک باب المباشرۃ میں کہ کتاب النکاح میں ہے صحاح میں کی
اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی میں حسان میں لایا اور صاحب مشکوۃ نے یہاں جو چھوڑ دی اور باب الحذر والتانی میں نہیں کی بسبب
تکرار کی اور صواب تکرار اسکا صحاح ہی میں ہے اور شاید کہ مصابیح کے نسخوں میں کہ مولف کے پاس موجود تھی مکرر مذکور ہو لیکن جن نسخوں میں کہ
ہم نے دیکھی ہیں حسان باب میں مذکور نہیں اور باب المباشرۃ میں ہی فقط غالبا لکھنے والوں نے بسبب تکرار کے اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ
قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ
وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِيْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ
تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے عقل کو فرمایا اوسکو کھڑی
ہو پس کھڑی ہوئی پھر فرمایا اوسکو پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پھر کہا اوسکو منہ کر میری طرف پس منہ کیا پھر کہا واسطے اوسکے بیٹھ پس بیٹھی عقل
پھر کہا اوسکو نہیں پیدا کی میں نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھ سی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجھ سے کمال میں اور نہ خوبتر تجھ سی بسبب تیرے لیتا ہوں

یعنی عبادات اپنی سنوارتا ہوں جس سے کہ نعمت لی لیتا ہوں تیری ہی سبب سے لیتا ہوں کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور بسبب تیری رحمت کے پاتا ہوں
یعنی ثواب و درجات یا جسکو کہ نعمت دیتا ہوں بواسطے تیری دیتا ہوں کہ خدمت کے اور مستحق انعام کا ہوا اور بسبب تیری پہنچا جاتا ہوں میں اور
بسبب تیرے غصہ کرتا ہوں اور بسبب تیرے ثواب دیتا ہوں اور بسبب تیرے عذاب کرتا ہوں یعنی مدار تکلیفات و خطاب و عتاب و ثواب و عقاب تو ہے اور آخر
تک ... ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بیچ صحت اس حدیث کی بعضے علمائی اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے **ف** ظاہر حدیث سے معلوم
ہوتا ہے کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسے کہ پیدا کیا جاوے گی موت بصورت مینڈھے کی اور ذبح کی جاوے گی درمیان میں جنت و دوزخ کی **وعن**
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیکون من اہل الصلوۃ والصوم والزکوۃ والحج والعمرۃ
حتی ذکر سہام الخیر کلہا وما یجزی یوم القیمۃ الا بقدر عقلہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق ایک شخص ہوتا ہے نماز یوں میں سے اور روزہ داروں میں سے اور زکوۃ دینے والوں میں سے اور حج اور عمرہ کرنے والوں میں سے یہاں تک
کہ ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنی کلیات و مہمات چیزوں خیر کی ذکر کیں یا اکثر ذکر کیں واسطے للاکثر حکم الکل اور جزا نہیں دیا جاوے گا وہ شخص دن
قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کے **ف** مراد عقل سے یہاں پہچاننا اشیا کا ہے اور معلوم کرنا اصلاح و فساد و مبدأ و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر
اور احتراز کرنا گمراہیوں اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور وصل ہونا ساتھ حق کی اور عقل معلوم کہ بعضوں کے کلام میں
واقع ہوئی ہے یہی ہے اور اس جگہ میں ہے اختلاف علما کا اور تحقیق بیچ تفاضل علم و عقل کی کہ کہتے ہیں علم افضل ہے عقل سے یعنی بعضے علم کو
افضل کہتے ہیں اور بعضے عقل کو اور اگر علم کو ساتھ معنی تمیز و معرفت کی لکھیں کہ اثر عقل کا ہے تو اس میں کچھ خلاف درمیان میں نہیں رہتا اور ساتھ
اس کے علم و عقل ... عبادت سے لکھا ہے علما نے کہ ایک رکعت عالم عاقل کی افضل ہوگی اور کی ہزار رکعتوں سے **وعن**
ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق اور روایت ہے
ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابوذر نہیں ہے کوئی عقل مانند تدبیر کی اور نہیں ہے پرہیزگاری مانند باز رہنے کی اور نہیں ہے حسب و بزرگی مانند
خوش خلقی کی **ف** تدبیر کے معنی ہیں انجام کار کو دیکھنا پس معنی اس جملہ کے یہ ہیں کہ نہیں ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کی یعنی مانند اس عقل کی کہ ساتھ ہو
اس کی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکھنا اور اس کی بھلائی اور فساد کو دریافت کرنا اور ورع کے معنی ہیں پرہیزگاری کہ جو معنی تقوی کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ
ورع بالاتر ہے تقوی سے اور کہتے ہیں کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزوں سے ہے اور ورع پرہیز کرنا مکروہات و شبہات سے ہے اور صواب یہ ہے کہ دونوں کے
ایک ہی معنی ہیں اور کلام قوم میں اسی طرح واقع ہوا ہے پس فرمایا ہے کہ نہیں ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنے کی کہ طبعی ہو عبارت ہے اشتغال الہی کی
ورع یعنی باز رہنے کی حرام چیزوں سے ہی ہے پس ورع شامل کف کو ہے کیا معنی رکھتا ہے اور جواب اس کا یہ ہے کہ مراد کف سے یہاں باز رہنا ہے زبان کی ایذا سے
یا باز رکھنا زبان کو لا یعنی سے ہے چونکہ مفاسد اس کی اکثر ہیں حصر کیا ورع کو اس میں واسطے مبالغہ کی اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ ورع اور تقوی اگرچہ لغت میں معنی
باز رہنے اور پرہیز کرنے کے ہیں لیکن عرف شرع میں شامل ہیں امتثال اوامر و اجتناب کو شامل اور اگر سبب امتثال کی ہوں تو ترک کرنا امتثال کا ورع سے ہی اجتناب
کرنا چاہیے ... شامل امتثال و اجتناب کو ہوگی اور مقابل ... ورع اور تقوی ... امتثال اجتناب کے ... کی لیے دو چیزیں
چاہئیں امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور کہا ہے علما نے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرور تر اور مقدم تر ہے بہ نسبت امتثال کی اور اگر کوئی جانب
امتثال میں اقتصار کرے فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب میں اہتمام خوب کرے تو پہنچ جاوے گا مقصود کو کہ پہنچنا طرف حق کی اور
قرب الہی کا ہے اور اگر اہتمام امتثال میں خرچ کرے جیسا کہ ادا کرے سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا بھی کرے تو منزل مقصود کو نہیں پہنچے گا

اسکی مثال ایسی ہی ہے جیسی کہ بیمار ہی کہ پرہیز کرتا ہی اور سوا نہیں کھاتا اچھا ہو جاویگا اگرچہ شاید بہت برس میں اچھا ہو اور اگر وہ کھاوے اور پرہیز نکرے تو کبھی
شفا نہیں پاویگا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاویگا اور اس کلام کی تفصیل لکھی کتابوں میں مذکور ہی اور نہیں پہچانتے سبب تفصیلات نہ ذوق سے
سے حسب اوس چیز کو کہتی ہیں کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپوں کی پس فرمایا ہی کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہی یہ چاہیے
آدمی میں بدون اسکی سب کچھ مثل ہیچ ہی اور مدار خلق سے اگر تمام صفات باطنی کہیں تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو
جیسا کہ عرف میں خلق اسی کو کہتے ہیں تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سے ڈھونڈھنی چاہیے حضرت حسن بصری نے فرمایا ہے کہ
حسن خلق کشادہ پیشانی سے رہنا اور عطا کرنا اور ایذا ہی خلق سے باز رہنا اور واسطی نے کہا ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق یہ کہ نکرے دشمنی کا ساتھ
خلق کے اور راضی کرنا خلق کو راحت و محنت میں ہی اور سہل بن عبداللہ تستری نے کہا کمتر مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ جفا اوٹھاوی خلق سے اور بدلہ نلی اور رحم اور شفقت
کری ظالم پر اور بخشش چاہے اوسکی لیے ** وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ
الْمَعِيشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيمَانِ روایت
ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خرچ میں آدھی معیشت ہی اور دوستی آدمیوں کی آدھی عقل ہی اور اچھی طرح
سوال کرنا آدھا علم ہی نقل کیں بیہقی نے یہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں **ف** میانہ روی اوسی کو کہتے ہیں کہ نہ زیادتی کرنی خرچ میں اسراف سے
زندگانی کا اپنی تنگ کرلی میں دونوں چاہیں بیچ ان دونوں کے جو خرچ میانہ روی ہے چاہیے پس بباعث میانہ روی کی آدھی معیشت ہوگی اور
دوستی آدمیوں کی اور یعنی محبت ظاہر کرنی ساتھ انکے اور سررشتہ انکی محبت کا نگاہ رکھنا آدھی عقل حاصل ہے گویا تمام عقل یہ ہی کہ پہچانے کار کری اور
آپس میں محبت ہی کی اور یہ اس صورت میں ہی کہ محبت انکی موجب خیانت نہو دین و دیانت کی نہو اور اچھی طرح سوال کرنا یعنی اچھی طرح سوال کرنا علم
آدھا علم ہی اسلیے کہ پوچھنے والا دانا اوس چیز سے سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمد ہوتی ہی اوسکی اور یہ محتاج ہی جاننے زیادتی علم
اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام سوالات کی کہ کیا پوچھنا چاہیے اور کیونکر پوچھنا چاہیے اور جب پایا مطلوب اپنا ساتھ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا
حاصل یہ کہ علم دو قسم پر ہی سوال اور جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوسکی سے ساتھ تمام شقوق کی اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوے
اور کچھ تردد باقی نرہے جواب میں پس سوال اس طرح پر قبیلہ علم سے ہوگا اور روا نہیں ہوگا کہ سوال ہوتا ہی سبب جہل اور تردد کی نہ علم کی ہی کو علم انصاف
علم کیونکہ کہیں یہ ظاہر تر یہی کہ کہا جاوے کہ سمجھا جاتا ہی اچھی طرح سوال کرنے طالب کی ہی کہ اوسکو شرکت ہی علم میں اور وہ چاہتا ہی یہ کہ ملاوے
ساتھ اسکی بقیہ علم کا اور اوسکی کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک
شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹھا تھا مجلس میں پس کہا ابو یوسف نے کہ جس وقت مشکل ہو تجھ پر کوئی چیز تو پوچھ اور شرم نکر اسلیے کہ حیا باز رکھتی ہے
علم سے اوس وقت امام موصوف کلام کرتے تھے تعریف صوم میں کہ وہ صبح سے غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نے اگر آفتاب نہ ڈوبے تو کب تک
روزہ رکھے پس کہا امام نے کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیرے کلام کرنے سے اور کیا خوب کہا ہی بعضی صاحبان حال نے کہ جاہل جب کلام کرے تو
مانند گدھے کی ہی اور جب چپ رہے تو مانند دیوار کی ہی

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلقی کی **ف** رفق ضد ہی عنف کے یعنے مدارات کرنی ساتھ رفقا کی اور نرمی کرنی اور نرمی کرنی
اور کام کرنا باعث سہولت سے اور حیا شرم کو کہتے ہیں اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب خوف عیب کے اور حیا ہی انقباض نفس کا سے
کرنی اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع میں اور کہا جنید نے کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکھنے نعمتوں الہی کی اور تقصیروں اپنی کے

نعمتوں کی شکر گزاری میں اور اسی طرح کمالات اور اوصاف پائے جاتے ہیں بہت کاملیں مانند خشوع کی سبب گناہوں گزشتہ کی اور کمال تواضع کی کہ وہ نہ کرے دعویٰ کمال کی
حسن خلق کا اور حسن خلق کی بہت ظاہر معنی یہ ہیں کہ شامل کرے ہر چیز کا کہ لائق ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور اصول حقیقت
چنانچہ اسی جگہ پوچھیں کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خو کا ذکر تو ہی اور حق میں انکے انک لعلی خلق عظیم کہا عائشہ نے کہ خلق آپکا قرآن
تھا یعنی جو کچھ قرآن میں فضائل و نیک خصلتیں ہیں سب حضرت میں تھیں اور جو فعل کو برا کہا ہے ان سے پرہیز کرتے تھے حضرت صلعم اسی سبب سے بعد رحمت اور
نرمی اور متابعت کے ہی ایسا ہی ہو اور ایک حصہ باب کا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** پہلی فصل **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلٰى مَا سِوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لَهٗ قَالَ لِعَائِشَةَ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهٗ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهٗ روایت
ہے عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ مہربان ہے یعنی اپنے بندوں پر چاہتا ہے آسانی اور شدت اور نہیں تکلیف دیتا ہے
چیزوں کی کہ طاقت نہیں رکھتے ہیں اونکی یا یہ معنی ہیں کہ دوست رکھتا ہے نرمی کرنی بندوں کی آپس میں جیسا کہ بیان کیا کہ دوست رکھتا ہے مہربانی کو یعنی راضی
ہوتا ہے اور سراہتا ہے اور دیتا ہے مہربانی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا سختی پر اور دیتا ہے وہ چیز کہ نہیں دیتا اوس چیز پر کہ سوائے نرمی کی ہے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ ایک
روایت مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے عائشہ کو لازم پکڑ تو نرمی کو اور بیچ تو سختی اور بے حیائی سے تحقیق نرمی نہیں ہوتی کسی چیز میں مگر زینت دیتی ہے
اوسکو اور نہیں دور کی جاتی نرمی کسی چیز سے مگر کہ عیب لگا دیتی ہے اوسکو **ف** دوست رکھتا ہے مہربانی اور نرمی اور آسانی کو تاکہ آپس میں نرمی سے
اور مہربانی کریں اپنے کاموں میں خواہ طلب رزق ہو یا اور کچھ ہو آسانی کریں اور سختی نہ اختیار کریں بعد اسکے اشارہ کیا ساتھ اختیار کرنی طریق
کی بیچ طلب کرنے رزق کی اور حاصل کرنی مطلب کے اور رغبت دلائی اوپر ساتھ اوس کے کہ دیتا ہے بندوں کو نرمی پر وہ چیز یعنی ثواب اور مطلب کہ نہیں دیتا
سختی پر اور دیتا ہے نرمی پر وہ چیز کہ نہیں دیتا اوس چیز پر کہ سوائے نرمی کی ہے یعنی اور اسباب پر پہلے بیچ ذکر نرمی کو سختی پر کہ ضد اسکی ہے اور دوبارہ اشارہ کیا
اوپر سختی کیا بلکہ غالب ہے اوپر تمام اسباب حاصل کرنی مقصد کی اگر کوئی کہے کہ وہ اسباب کہ قبیلہ نرمی کی سے ہیں تو بیچ تجاوز نہیں کرتی ہے اور قبیلہ
سختی سے ہیں بہی کلام اول سے تو بیچ نرمی کی سختی پر معلوم ہوئی فائدہ اس کلام کا کیا ہے جواب یہ کہ یہ تاکید ہے پہلی کلام کی اور تفاوت عبارت سے بیچ مقصود
یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ طلب کرے مقاصد کا رزق وغیرہ کا ساتھ طریق نرمی کی کرے کہ وہ طریق بہتر ہے اور چونکہ نرمی محبوب اور پسندیدہ ہے اوسکی یہ فائدہ نرمی کا اور
بہ نسبت سختی کرنی اور نہ ہونے کی بیچ مباشرت اسباب کے **وَعَنْ** جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے محروم کیا جاوے نیکی سے نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنی سب بھلائیوں سے جیسا کہ جامع صغیر میں لفظ کل کا ہے اس لیے کہ نرمی سبب ہے نیکی اور رغبت دلانے کی اوسکی حاصل کرنی پر اور سختی سبب ہے
اور یہ کہ نرمی سبب تمام بھلائیوں کی ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ
فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک شخص پر انصار میں سے کہ وہ نصیحت کرتا تھا اپنے بھائی کو بیچ مقدمہ حیا کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دے اسکو
اسلیے کہ تحقیق حیا شاخ ہے ایمان سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ حیا کی یعنی بہت حیا کیا کرتا تھا اس سبب سے باز رہتا تھا اپنے حقوق سے اور
علم سیکھنے سے ایک آدمی نے اپنے بھائی کو جب یہ کہا تو حضرت نے اوسکو منع کیا کہ تو منع کر چھوڑ دے اسکو اسی حال پر اور کہا طیبی نے کہ یعنی وعظ کے
یہاں یہ معنی ہیں کہ ڈراتا تھا اور کہا راغب نے کہ وعظ زجر کرنا ہے ساتھ ڈرانے کے اور کہا خلیل نے کہ نصیحت کرنا ساتھ نیکی کی اس طرح کہ دل اوس سے

نرم ہوتا ہے تمام ہوا کلام اوسکا اور رد شطا یہاں بمعنی عتاب کی ہے جیسا کہ ایک حدیث میں لفظ یعاتب آیا ہی تیع **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت میں ہے کہ حیا بہتری تمام اقسام اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف و نہی منکر وغیرہ کی بہت کہ جگہوں میں حیا مخل حق کی ہو حقیقت میں وہ حیا نہیں ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہی کہ نقصانوں میں سے ہی اور اگر اوسکو حیا کہیں گے تو مجازا کہیں گے اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کی یہ ہی کہ باعث ہو اوپر ترک کرنی قبیح کی یہ جواب علما اہل دیانت کا ہو واسطے کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہے کسی قبیح کی سی کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھا ہے اور تعریف کی گئی ہی شرع میں وہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سی خواہ حرام ہو یا مکروہ اور ترک اولی سب ظاہر تر جواب میں یہ ہی کہ کلمہ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہی ساتہ اوسکی کہ موافق رضائی حق کی ہو تیع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اوس چیزوں کی کہ پایا ہی لوگوں نے اگلی انبیا کی کلام میں سے یہ کلام ہی جس وقت شرم نکی تو تو کر جو چاہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** پایا ہی لوگوں نے یعنی پہونچا ہی اور باقی رہا ہی حکم اوسکا اور منسوخ اور تغیر و تبدیل نہیں ہوا نہیں ہے ہی اور معنی اس حدیث کی کئی طرح بیان کیے ہیں لوگوں نے ایک تو یہ کہ یہاں معنی امر کی حکم اور طلب نہیں ہے بلکہ یہ خبر ہی اور مقصود یہ ہے کہ مانع برے کاموں چیزوں کی کرنے کی حیا ہی اور جب حیا نہ رہی تو ہر فعل کو کرے گا تو جو کچھ کہ چاہی گا اور دوسری یہ کہ صیغہ امر کا واسطے تہدید کی ہی جیسا کہ اعملوا ما شئتم یعنی جو کچھ چاہو کرو آخر سزا اوسکی پاؤ گے تیع **وَعَنِ** النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اونہوں نے کہ پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ تردد کرے تیری سینے میں اور مکروہ جانے تو یہ کہ واقف ہوں اوس کام پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** تردد کرے اور اطمینان نہ ہووے دل کو لیکن یہ اوس شخص کے حق میں ہی کہ کھولا ہی خدای تعالی نی سینہ اوسکا اسلام کی لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتہ نور تقوی کی اور یہ اوس جگہ ہی کہ انکار شارع کا اوس بات میں ہو نہیں اور اقوال علما کی وہاں مختلف ہوں اور علامت دوسری گناہ کی پہچان کی یہ جو اب تک فرمائی کہ مکروہ جانی تو اظہار اوسکا اور یہ بہی اچہی ہی لوگوں کا حال ہی تیع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری نیک ترین تمہارا ہی از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جو خصلتیں کہ اچہا ہو کہ عادت کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندوں کی حقوق کی تیع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر میں تمہاری بہتر ہیں تمہارے از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ دوسری فصل

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے عائشہ سی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا

سے محروم کیا گیا نصیبہ اپنے کا بھلائی دنیا اور آخرت کی سے نقل کی یہ شرح السنہ میں **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الحیاء من الایمان والایمان فی الجنۃ والبذاء من الجفاء والجفاء فی النار رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابوہریرہ سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرم کرنی ایمان سے ہے اور ایمان یعنی اہل ایمان بہشت میں ہیں اور بدزبانی بدی سے ہے اور بدی آگ
میں ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن** رجل من مزینۃ قال قالوا یا رسول اللہ ما خیر ما اعطی الانسان قال الخلق
الحسن رواہ البیہقی فی شعب الایمان وفی شرح السنۃ عن اسامۃ بن شریک اور روایت ہے ایک شخص سے کہ قبیلہ مزینہ سے ہے کہا
اس شخص نے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا بہتر ہے وہ چیز کہ دیا گیا آدمی فرمایا خلق نیک نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور شرح السنہ میں اسامہ
بن شریک سے ہی **وعن** حارثۃ بن وہب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ الجواظ ولا الجعظری
قال والجواظ الغلیظ الفظ رواہ ابوداود فی سننہ والبیہقی فی شعب الایمان وصاحب جامع الاصول فیہ عن حارثۃ
وکذا فی شرح السنۃ عنہ ولفظہ قال لا یدخل الجنۃ الجواظ الجعظری یقال الجعظری الفظ الغلیظ وفی نسخ المصابیح
عن عکرمۃ بن وہب ولفظہ قال والجواظ الذی جمع ومنع والجعظری الغلیظ الفظ اور روایت ہے حارثہ بن وہب سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا بہشت میں سخت گو اور نہ سخت خو کہا راوی نے اور جواظ سخت گو سخت خو ہی کو
کہا اور روایت کی یہ ابوداؤد نے سنن میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور صاحب جامع الاصول نے بھی نقل کی ہے جامع الاصول میں حارثہ سے اسی طرح شرح السنہ
میں نقل کی گئی ہے حارثہ سے اور لفظ حدیث کی شرح السنہ میں اس طرح ہے نہیں داخل ہوگا بہشت میں جواظ جعظری یعنی وصف کیا جواظ کو ساتھ جعظر
ی کے اور کہا کہ کہا جاتا ہے جعظری سخت خو اور سخت گو یعنی اس سے معلوم ہوا کہ جعظری اور جواظ کے ایک ہی معنی ہیں اور مصابیح کے نسخوں میں عکرمہ
بن وہب سے ہے یعنی مصابیح کے بعضی نسخوں میں عکرمہ سے ہی ہے اور اکثر نسخوں میں حارثہ سے ہی ہے اور لفظ حدیث کا ان مصابیح کے نسخوں میں یوں
ہیں کہ فرمایا اور جواظ وہ ہے کہ جمع کرے مال اور نہ دے سائل کو اور جعظری سخت گو سخت خو ہے **ف** یعنی بعضے روایتوں سے معلوم ہوا
کہ جواظ اور جعظری دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور بعض سے تفاوت سمجھا گیا اور بعضی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جواظ بمعنے متکبر کے ہے اور
جعظری بمعنی بدخلق کے اور حاصل یہ کہ یہ دونوں لفظ قریب ہیں معنوں میں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد جواظ اور جعظری سے بدخلق اور سخت دل ہے اور بیچ
لطیفہ کے حضرت عائشہ سے بطریق مرفوع کے روایت کی ہے کہ ہر چیز کی توبہ ہے مگر صاحب بدخلق کی نہیں اس لئے کہ وہ توبہ نہیں کرتا ایک گناہ
سے مگر کہ پڑتا ہے اس سے بڑے میں اور حرف لا الہ الا اللہ ... لفظ جعظری پر اشارہ ہے ہر ایک کے دونوں جملوں میں سے
نہیں داخل ہوگا جنت میں بدخلق اگرچہ مسلمان ہی ہو یا نہیں داخل ہوگا ساتھ نجات پانے والوں کے اگرچہ مومن ہی ہو **وعن**
ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اثقل شیء یوضع فی میزان المؤمن یوم القیمۃ خلق حسن وان اللہ
یبغض الفاحش البذی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح وروی ابوداود الفصل الاول اور روایت ہے
ابی الدرداء سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے بہت بھاری چیزوں میں کہ رکھی جاویں گی مومن کی ترازو میں اعمال میں
دن قیامت کے خلق نیک ہے اور تحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہے فحش بکنے والے بیہودہ گو کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے
اور روایت کیا ابوداؤد نے پہلا ٹکڑا حدیث کا یعنی لفظ حسن تک **ف** حضرت شیخ رحمہ اللہ نے لفظ بذی کا ترجمہ بیہودہ گو کیا ہے لیکن ملا علی قاری نے
شرح میں بذی کے معنی بدخلق نقل کیے ہیں اور لکھا ہے کہ مناسب مقابلہ کی یہی معنی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ دوسرا جملہ جو پہلے جملہ کے مقابلہ میں لایا

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوش خلقی بہت بھاری ہوگی میزان اعمال میں **وعن** عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول ان المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة قائم الليل وصائم النهار رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق مومن یعنے کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہے طالب پاتا ہے بسبب خلق نیک کی درجات کی نماز گذار کے شب کا
اور روزہ رکھنے والے کا دن کا نقل کیا ہے اسکو ابو داود نے **ف** کہا بعض نے کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہ ہے کہ تحمل ہو لوگوں کی ایذا کا اور ترک کرے بدلا
لینے کو اور درگذر کرے ظالم سے اور استغفار کرے اوسکے لیے اور شفقت کرے اوسپر **وعن** ابی ذر قال قال لی رسول الله صلى الله عليه
وسلم اتق الله حيثما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن رواه احمد والترمذي والدارمي
اور روایت ہے ابو ذر سے کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقوی کر تو اسکا جہاں ہووے تو اور پیچھے کر برائی کی نیکی تاکہ مٹاوے نیکی اوسکو
اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے نقل کیا ہے احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** تقوی کر یعنی ساتھ بجا لانے جمیع واجبات کے اور باز رہنے کے تمام
برائیوں سے اسلیے کہ تقوی بنیاد ہے دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتے ہیں مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہے کہ ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ بیزار اور پاک ہو
شرک سے اور اعلی درجہ اوسکا یہ ہے کہ اعراض کرے ماسوی اللہ سے اور ما بین ان دونوں درجوں کے اور مراتب ہیں کہ بعض اونکے بہتر ہیں بعض سے کہ ترک کرنا
ممنوع کا ہے پھر مکروہ کا پھر مباح بیفائدہ کا اور جہاں ہووے تو یعنی خلوت میں یا جلوت اور وطن میں یا سفر میں اور تندرستوں میں یا بیماریوں میں اسلیے
کہ اللہ تعالی جانتا ہے تیری چھپی ہوئی باتوں کو بھی جیسے کہ جانتا ہے تیری ظاہر کی باتوں کو پس لازم ہے تجکو رعایت کرنی تقوی کی ادب کے بیچ تحقیق
اور امر اوسکی کی اور نہی کی گناہوں سے جسکے سبب سے ذوالنون مصری سے منقول ہے کہ ذوالنون نے سنی آواز ایک قبر میں سے کہ بیت کہتا ہے کیا نہیں کو وہ دی
میں تجھے کیا نہیں نماز پڑہی میں نے کیا نہیں کیا میں نے ایسا اور ایسا پس جواب آیا کہ ہاں لیکن دشمن اسکے کیا تو نے یہ سب پر دلیکن جب خلوت
میں جاتا تو مقابلہ کیا ہے تو نے اللہ کا ساتھ کرنے گناہوں کی اور نہ لحاظ کیا تو نے اوسکا اور پیچھے کر برائی کی نیکی الخ یعنی تجسے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکے
پیچھے نیکی کر تا پاک کرے وہ نیکی نقش بدی کو اور مرادنیکی سے یہی توبہ اور طاعت ہے لائق یہ کہ کرے وہ نیکیاں کہ ضد ہیں ان برائیوں کی کہا طیبی نے کہ آدمی کو
چاہیے کہ مٹاوے آثار سیئات کے سے ساتھ کرنے حسنات کی ان کے خلاف جیسے برائی کی بدلی کرے نیکی کا اوسکی جنس سے ہے جیسے گانا بجانا سنے اور صحبت کرے
اونسی کی اور گناہ میں مجلس میں تو اوسکی بدلی میں قرآن سنے اور ذکر کی مجلسوں میں بیٹھے اور اگر شراب پی ہو تو اوسکی بدلی میں حلال چیزیں جو پینی کی ہیں
اور تکبر کی بدلی میں تواضع کرے اور بخل کا تدارک کرے ساتھ دینے مال کی اپنی تو مثالی سے مراد یہ ہے کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کے
دل سے یا اعمال کی کتابی سے فرشتوں کی دیوان سے اور یہ جب ہے کہ وہ برائی حق اللہ تعالی کا ہو پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاوے گی نیکیاں اوسکی
یعنی مظلوم کو عوض حق کی یا راضی کرے اللہ تعالی اوسکو اپنے فضل سے منقول ہے کسی بزرگ کا حال کہ دیکھا کسی نے خواب میں بعد انتقال کے
پس پوچھا اونسے کہ کیا معاملہ کیا اللہ نے تم سے کہا بخش دیا مجکو اور احسان کیا مجھپر لیکن حساب لیا مجھسے یہاں تک کہ مطالبہ کیا مجھسے ایک دن کہ تھا
میں روزہ سے تھا پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا میں نے ایک گیہوں اپنی یار کی دوکان سے اور توڑا میں نے اوسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیہوں میرا نہیں ہے
پس ڈالدیا میں نے اوسکو گیہوں میں پس لی گئی میری نیکیوں سے مقدار نقصان توڑنے اوسکی کی اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹی گناہوں کا کفارہ نیکیاں
ہوتی ہیں اسی طرح اون گناہوں کا جو کہ پوشیدہ رہیں کبائر میں سے بسبب عموم قول اللہ تعالی کی تکفر عنکم سیاتکم اور بسبب عموم قول آنحضرت کی
کی اور جو کہ ظاہر ہوئی اون کبائر میں سے اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہیں ساقط ہوتی حد اوسکی اور نہیں معاف ہوتی توبہ سے **وعن**
عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بمن يحرم على النار وبمن تحرم النار عليه

علی کل هین لین قریب سهل رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہے آگ اوپر ہر آسان گیر اور نرم طبیعت
نزدیک ہونیوالے کے لوگون سے اور نرم خو کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** سوال اس مین واسطے مبالغہ اور تاکید کے
دونون شق کہ کہین حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونون عبارتون کا ایک ہی ہے یعنی دور ہونا آگ سے اور نہ داخل ہونا
اوسمین جواب اقتضا اوس تغیر کی پر کیا کہ قریب ہے اور متعارف بان یہ ہی ہے کہ کہتی ہین آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہے **وعن** ابی هریرة
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم رواه احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہے اور فاجر بدکار دغاباز بخیل بدخلق ہوتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابو داود نے **ف** غر ساتھ زبر غین کے مرد فریب کھانیوالا اور صلاح مین نا آزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کے مرد فریب دینیوالا اور شریر
اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ مومن بسبب تقوی اور نرمی کی فریب کھاجاتا ہے اوس شخص سے کہ فریب دیتا ہے اوسکو اور نہین معلوم کرتا مکر و فریب
لوگونکا اور تفتیش و کاوش نہین کرتا اور یہ بسبب جہل و نادانی اوسکی کے نہین ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگی نفس اور حلم اور نیک خلقی اوسکی کے ہے اور بعضے
یون تعبیر کرتی ہین کہ مومن سلیم القلب ہوتا ہے اور لوگونپر گمان نیک رکھتا ہے اور تجربہ باطن امور کا نہین کیا ہے اور لوگون کے سینون کے کینے پر
مطلع نہین ہوا جو کچھ کہ اوسکے سامنے کہین قبول کرلیتا ہے اور فریب کھاجاتا ہے اور چونکہ اہتمام اور شغل اوسکا ساتھ امر آخرت و صلاح نفس کے ہی کار
معاش دنیا کو سہل جانتا ہے اور اہتمام اسکا نہین کرتا اور اوسمین فریب کیا جاتا ہے ولیکن کار آخرت مین ہوشیار اور عاقل ہے اور جو کہ باوجود اوسکی
حضرت ساتھ قول نبی کی لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین یا سیر کہ نہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کھاوے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سے دیوے
بیان مین گذر چکا ہے کہ یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضون نے کہا کہ مخصوص ساتھ امر آخرت کی ہے لیکن مؤمن ہمیشہ فریب نہ کھاوے اور سکا راہ حق
کے سامنے فتنہ انگیزی اور اصلاح چشم پوشی نہین کرتا اور فریب نہین کھاتا اور اپنی رائے ساتھ فریب کے معنی نہین ہوتا اور اگر کبھی کھاوے تو دیدہ دانستہ
اور اپنی اختیار سے نہین کھاتا اور اوسپر خوشی نہین ہوتا ہے **وعن** مکحول قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمنون
هینون لینون کالجمل الانف ان قید انقاد وان انیخ علی صخرة استناخ رواه الترمذی مرسلا اور روایت ہے
مکحول سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن آسان اور نرم ہوتے ہین مانند اونٹ مہار دار کی اگر کھینچا جاوے کھنچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے
پتھر پر بیٹھ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہے شرع کی امر و نواہی کا جس طرح حکم ہوتا ہے شرع کا اوسی طرح چلتا ہے
اپنا کچھ اختیار نہین رکھتا اور سمجھتا ہے مشقت کا اوسمین اور احتمال ہے کہ مراد تابعداری اور تذلل مسلمونکی ہو تو اوسمین بغیر تکبر کے اور یہ ہی حقیقت
مین علامت ایمان کی ہے **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاهم
افضل من الذی لا یخالطهم ولا یصبر علی اذاهم رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہے ابن عمر سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگون مین اور صبر کرے اونکی ایذا پر بہتر ہے یعنی ثواب مین اوس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگون مین اور نہ صبر کرے اونکی
ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگون مین ملے رہنا افضل ہے عزلت سے اور اکثر تابعین سے یہ ہی منقول ہے اور یہ افضلیت
واکمل ہے باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور مدد کرنی کی اوپر تقوی کی اور ستحانت اہل ملک اور عزلت کی حق مین جو حدیثین آئی ہین دلالت کرتی ہین
اوسکی فضیلت پر اور تحقیق اس مقام مین یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ اختلاف اوقات اور مکانون اور لوگون اور اونکی کی یعنی بعض اوقات اور بعضے مکانون

اور بعضے لوگوں کی سادگی ہونا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضے مکانوں میں اور بعضے لوگوں سے الگ رہنا افضل ہے اور یہ مسئلہ تفصیل کے ساتھ
میں کتاب احیاء سے نقل کیا گیا ہے اور مختار اسمیں توسط ہے کہ عزلت کرے اکثر لوگوں سے اور راہ کو علم ہے اور طالبین صالحین مخلصین میں سے جو خوف
اونکی ہمراہی کیساتھ جمعہ اور جماعت میں اور عزلت واجب ہے کہ جاہل عالم کو باعث شکل ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہے خلق سے حاصل کیجئے چنانچہ پہلے کہا ہے بعضے
عارفین نے کہ عزلت بغیر عین علم کی زلت ہے اور بغیر زاد زہد کی علت ہے اور یہی طریقہ تھا کامل صوفیوں کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کے
کہ لوگوں سے الگ بھی تھے اور بیچ میں بھی تھے ع ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ
غَيْظًا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللهُ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ أَمْنًا وَإِيمَانًا اور روایت ہے سہل بن معاذ سے نقل کیا اپنے باپ سے انہوں نے
یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ روکے غصے کو حالانکہ وہ قادر ہے اوسکے جاری کرنے پر بلاوے گا اوسکو اللہ رو برو خلائق کے
دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو بیچ پسند کرنے حوروں کی کہ جس کو چاہے نقل کیا یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے
اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کی منقول ہے سوید بن وہب سے کہ اونہوں نے نقل کیا ایک شخص سے آنحضرت کے اصحاب کے بیٹوں میں سے کہ روایت
کرتا ہے اپنے باپ سے یعنی صحابی سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ بھر دیگا اللہ تعالیٰ دل اوس شخص کا کہ روکے غصہ کو کہ سبب کشتی کے آیا تھا امن و ایمان سے
ف بلاوے گا اوسکو الخ یعنی شہرت دیگا اوسکو لوگوں میں اور ثنا کریگا اوسکی اور فخر کریگا ساتھ اوسکی اور کہا جاوے گا اوسکی حق میں کہ یہ
ہی کہ صادر ہوئی اس سے یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہے داخل کرنے اوسکی سے جنت میں اور پہنچانے اوسکی کے درجہ بلند کو اور
غصہ کے روکنے کی تعریف اسلیے کی کہ اوسنے مجاہدہ کیا نفس امارہ سے اور اسلیے تعریف کی اوسکی اللہ تعالیٰ نے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور جو کہ
نفس کو بازرکھتا ہے اوسکی خواہش سے اوسکا ٹھکانا جنت ہے اور حور عین جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا اوپر غصہ کی روکنے پر پس کیا
حال ہوگا جبکہ ملاوے اوسکی ساتھ عفو کرنے یا احسان کرنے اور پھر کہا تورپشتی نے کہ اصل احسان یہی ہے کہ احسان کرے تو برائی کرنیوالے پر جیسا کہ
کرنا احسان کرنیوالے پر بدلہ ہے ع ع **وَذُكِرَ** حَدِيثُ سُوَيْدٍ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ اور ذکر کی گئی حدیث سوید
کی کہ مروی اوسکا یہ ہے من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَرَوَاهُ ابْنُ
مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہے زید بن طلحہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق واسطے ہر دین کی خلق ہے یعنی ایک صفت غالب ہر دین کی اور صفت غالب کہ غالب ہے دین اسلام میں حیا ہے نقل کی یہ مالک نے یعنے
زید بن طلحہ سے بطریق ارسال کی یعنی تابعی کہ زید تابعی ہے اور نقل کی یہ حدیث ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سے **ف**
حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ شرعی ہے اور نہیں حیا بیچ خلاف اوس چیز کی کہ نہیں مشروع اور نہیں حیا بیچ تعلیم علم اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اور حکم
کرنے کی ساتھ حق اور قائم ہونے کی ساتھ حق کی اور ادا کرنے شہادت کی پس یہ حیا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ معنی اوسکی یہ ہیں کہ غالب اوپر ہر دین کی
ایک خصلت ہے سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہے ہمارے دین پر با وجود اشتراک اوسکی کی بدولت تمام دینوں کی بیچ تمام خصلتوں کی واسطے قول
علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہے کہ تمام اخلاق تھی ناقص بیچ پہلوں دینوں کی اور وہ کامل ہوئی ہمارے دین میں

على كل هين لين قريب سهل رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہوگا آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہوگی آگ اوسپر حرام ہوگی اوپر ہر آسان گیر اور نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگوں سے اور نرم خو کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** سوال میں دو جگہ واسطے مبالغہ اور تاکید کے دونوں شق کے کہیں حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ مآل دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے یعنی دور ہونا آگ سے یا نہ داخل ہونا اوسمیں جواب باقتصار شق اخیر ہی پر کیا اور قریب ہی اور متعارف بات یہ ہی ہے کہ کہتی ہیں آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہوتی ہے **وعن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المؤمن غر كريم والفاجر خب لئيم رواه احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہے اور بدکار جیسا یا فریبی بخیل بدخلق ہوتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** غر ساتھ زبر غین کی مرد فریب کھانے والا اور صراح میں غر ناآزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کی مرد فریب دینے والا اور ہوشیار اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کھا جاتا ہے ہر اوس شخص سے کہ فریب دیتا ہے اوسکو اور نہیں معلوم کرتا مکر و فریب لوگوں کا اور تفتیش و کاوش نہیں کرتا اور یہ بسبب جہل اور نادانی اوسکی کے نہیں ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگی نفس اور حلم اور نیک خلقی اوسکی کے ہی اور بعضے یوں تقریر کرتے ہیں کہ جو کہ سلیم القلب سیدھا ہوتا ہے اور لوگوں پر گمان نیک رکھتا ہے اور تجربہ باطن امور کا نہیں کیا ہے اور لوگوں کی بدیوں کی کینہ پر مطلع نہیں ہوا ہو جو کچھ کہ اوسکی سامنے کہیں قبول کر لیتا ہے اور فریب کھا جاتا ہے اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھ امر آخرت کے اور صلاح نفس اپنے کی ہی کم معاش دنیا کے حصول کا جانتا ہے اور اہتمام اسکا نہیں کرتا اور اوسمیں فریب کھا جاتا ہے ولیکن کار آخرت میں ہوشیار اور عقل مند ہے کام اپنے کا ہی اور باوجود اوس کی تنبیہ کے حضرت نے ساتھ قول اپنے کی لا يلدغ المؤمن من جحر واحد مرتين یا پہرہ کرنا چاہئے کہ ہمیشہ فریب کھا ویں اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا کہ اسی حدیث میں پہلی آ بیان میں گذر چکا ہے کہ یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضوں نے کہا کہ یہ مخصوص ساتھ امر آخرت کی ہی لیکن منافق ہمیشہ فریب دیتا ہے اور مکار اور گمراہ فساد میں فتنہ انگیزی اور سلامتی چشم پوشی نہیں کرتا اور فریب سے کھانا اور اپنی بدی ساتھ فریب کے راضی نہیں ہوتا اور اگر کہیں فریب کھاتا ہے تو دیدہ و دانستہ اور اپنی اختیاری نہیں کھاتا اور اوسپر راضی نہیں ہوتا **وعن** مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمنون هينون لينون كالجمل الانف ان قيد انقاد وان انيخ على صخرة استناخ رواه الترمذي مرسلا اور روایت ہے مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن تابعدار نرم خو اور منقاد ہیں مانند اونٹ مہار دار کی اگر کھینچا جاوے کھینچ جاوے اور اگر بٹھلایا جاوے پتھر پر بیٹھ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہے شرع کا امر و نواہی کا جس طرح حکم ہوتا ہے شرع کا اوسی طرح چلتا ہے دیتا کچھ اختیار نہیں رکھتا اور تحمل ہوتا ہے مشقت کا اوسمیں اور احتمال ہے کہ مراد تابعداری اور تذلل مسلمانوں کی ہو آپس میں بغیر تکبر کے اور یہ ہی حقیقت میں طاعت الٰہی ہی کی ہے **وعن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المسلم الذي يخالط الناس ويصبر على اذاهم افضل من الذي لا يخالطهم ولا يصبر على اذاهم رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے ابن عمر سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگوں میں اور صبر کرے اوپر ایذا اونکی کے بہتر ہے یعنی ثواب میں اوس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگوں میں اور نہ صبر کرے اونکی ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگوں میں ملا رہنا افضل ہے عزلت سے اور اکثر تابعین اسی پر ہیں اور یہی [illegible] اور [illegible] واکمل ہے باعتبار امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور مدد کرنے کی اوپر تقوی کے اور اعانت مسلمانوں کی اور عزلت کی جو حدیثیں آئی ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اوسکی فضیلت پر اور تحقیق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ یہ مختلف ہے ساتھ اختلاف زمانوں اور مکانوں اور لوگوں اور انکی یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانوں

اور بعضی لوگون کی ساتہہ ملی ہونا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون مین اور بعضی لوگون سی الگ ہونا افضل ہی اور یہ مسئلہ مفصل آداب العزلۃ
مین کتاب احیاء سی نقل کیا گیا ہی اور مختار اسمین توسط ہی کہ عزلت کرے اکثر لوگون سی اور اونکی علوم سی اور ملا رہی صالحین عام سے اور اونکے جمعہ
اور اونکی علوم کے ساتہہ جمعہ او رجماعت مین اور عزلت جب ہی کہ پہلی علم کسب کرے اور عالم ہووے زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی چنانچہ پہلی کہا ہی بعضی
عارفین نے کہ عزلت بغیر عین علم کی زلت ہی اور بغیر زاد زہد کی علت اور یہی طریقہ تھا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کے
کہ لوگون سی الگ بھی تھی اور ملی بھی تھی انتہی **وعن** سهل بن معاذ عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من كظم
غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعاه الله على رؤس الخلائق يوم القيمة حتى يخيره في اي الحور شاء رواه الترمذي
وابو داود وقال الترمذي هذا حديث غريب وفي رواية لابي داود عن سويد بن وهب عن رجل من ابناء اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم عن ابيه قال ملا الله قلبه امنا وايمانا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی نقل کی ہی باپ سی کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ روکی غصہ کو اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنے پر بلاوی گا اوسکو اللہ روبرو خلائق کے
دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیوی گا اوسکو بیچ پسند کرنی حور کی کہ چاہی نقل کیا یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے
اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کی منقول ہی سوید بن وہب سی کہ اونہون نے نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کے اصحاب کی بیٹون مین سی تھا روایت
کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ سبب کسیکی کی امن اور ایمان سے
ف بلاوی گا اوسکو انتہی یعنی شہرت دیگا اوسکو لوگون مین اور شاکر ہوگا اوسکی اور فخر کریگا ساتہہ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حق مین کہ یہ وہ
ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سی جنت میں اور پہونچانی اسکی ہی درجہ بلند کو اور
غصہ کو روکنے کی تعریف اسلیے کی کہ اوسنے قہر کیا نفس امارہ پر اور اسلیے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور جو کہ
نفس کو کہ اتا ہی اوسکی خواہش سے اوسکا ٹھکانا جنت ہے اور حورعین جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا او پر غصہ کی روکنی پر پس کیا
حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتہہ عفو کرنیکو یا احسان کرنی اوپر کہا فوق ہی کہ وصول احسان ہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر یا بہی احسان
کرنا احسان کرنی والی پر بدلہ ہی انتہی **وذکر** حدیث سوید من ترک لبس ثوب جمال فی کتاب اللباس اور ذکر کی گئی حدیث
کی کہ مراد اوسکا یہی ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زيد بن طلحة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لكل دين خلقا وخلق الاسلام الحياء رواه مالك مرسلا ورواه ابن
ماجة والبيهقي في شعب الايمان عن انس وابن عباس روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت غالب او رعادت ہی اوسمین خلق کہ غالب ہی دین اسلام میں حیا ہی نقل کی یہ مالک نے سے
ف زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی او رنقل کی یہ ابن ماجہ نے او ربیہقی نے شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سے
حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ مشروع ہی اوسمین حیا بخلاف اوس چیز کی کہ نہین مشروع ہوئی مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اور حکم
کرنی کی ساتہہ حق اور قائم ہونی کی ساتہہ حق کی اور ادا کرنی شہادت کی جیسا کہ چاہیے اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب پر ہر دین اور ہوے
ایک خصلت سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہی ہمارے دین کی با وجود اشتراک اوسکی کی واسطے تمام دینون کی بیچ تمام خصلتون کی واسطی قول
علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہی کہ تمام اخلاق ناقص تھے پہلون مین اور وہ کامل ہوئی ہمارے دین مین

بعثت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چنانچہ پہلی فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تو یہ بکہ لوائل من ابن عباس سے بطریق مرفوع کی ندو قوف کی جیسکہ
اوپر دانا ہی مطلق چھوٹی ہی پہ ظاہر ہوئی کہ ہر ایک ان دونون میں سے یعنی ابن عباس و بیہقی کی روایت کے ہی ان دونون کی یعنی انس اور ابن عباس سے
اور احتمال ہے کہ ہو بطریق لف و نشر مرتب کے یعنی ابن لجھنا انس سے روایت کی اور بیہقی نے ابن عباس سے واللہ اعلم پھر کہا میرک نے جامع صغیر میں کہ اسناد کیا ہے
اس حدیث کو حضرت ابن الجوزی نے روایت انس کی ابن عباس کے پس معلوم ہوا کہ بیہقی نے بھی دونون سے روایت کیا ہو گا ۔ **وعن** ابن عمر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحیاء والایمان قرناء جمیعا فاذا رفع احدهما رفع الآخر وفی روایۃ ابن عباس فاذا سلب احدهما
تبعه الآخر رواه البیهقی فی شعب الایمان ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حیا اور ایمان ایک ہی جگہ
میں کئے گئے ہیں سو جب کہ اوٹھایا جاتا ہے کسی سے ایک ان دونون میں سے اوٹھایا جاتا ہے دوسرا اور بیچ روایت ابن عباس کے یوں ہے کہ پس جبکہ دور کیا جاتا ہے
ایک ان دونون میں سے دور کیا جاتا ہے دوسرا یعنی وہ بھی جاتا رہتا ہے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** لفظ قرناء جمع قرین کی ہے اور دلیل
ہے اس کی یہ کہ کہتا ہے اقل جمع دو ہیں اور بعضے نسخوں میں قرنا ساتھ صیغہ تثنیہ کی بلفظ ماضی مجہول کی آتا ہے ۔ **وعن** معاذ قال کان آخر
ما وصانی به رسول الله صلی الله علیه وسلم حین وضعت رجلی فی الغرز ان قال یا معاذ احسن خلقک للناس رواه
مالک ۔ اور روایت ہے معاذ سے کہا معاذ نے کہ تھی آخر اوس چیز کی کہ وصیت کی مجکو ساتھ اوس کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ رکھا میں نے پاؤں اپنا رکاب میں
یہ کہ فرمایا اے معاذ اچھا کر خلق اپنی کو واسطے آدمیوں کے نقل کی یہ مالک نے **ف** آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کر بھیجا تھا اور وقت
بھیجنے کی بہت سی نصیحتیں کین اونکو اور سوار کیا اور پیادہ پا اونکی پوشیانی کی لیے گئی اور فرمایا اے معاذ شاید کہ تو پھر نہ دیکھے مجکو اور بعد اسکی جانے
رحلت فرمائی پس اوس وقت میں آخر نصیحت یہ فرمائی اور سیوطی نے کہا کہ مراد لوگوں سے یہاں وہ لوگ ہیں کہ مستحق خلق و نرمی کی ہیں نہ اہل کفر و فسق اور
ظالم الناس کہ وسے شارع میں اونکی لیے حکم تغلیظ اور تشدید کا واقع ہوا ہے اور پوشیدہ نہو تغلیظ و تشدید ساتھ اہل طغیان کے داخل حسن خلق کی ہی
کہ تربیت و تہذیب اونکی اس میں ہے اور سلامتی اور رفاہیت حال و زندگی اونکی بیچ اوسی کے ہے اور سیوطی نے کہا مراد حسن خلق سے یہاں خوش رو ہونا اور گندہ رو نہ ہونا
ہے ۔ **وعن** مالک بلغه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بعثت لاتمم حسن الاخلاق رواه فی الموطا ورواه
احمد عن ابی هریرة ۔ اور روایت ہے مالک سے کہ پہنچا اونکو یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بھیجا گیا میں واسطے پورا کرنے حسن اخلاق کے
نقل کی یہ مالک نے موطا میں اور نقل کی احمد نے ابو ہریرہ سے **ف** تحقیق اس کی تیسری فصل کی پہلی حدیث میں ہو چکی ہے ۔ **وعن** جعفر بن محمد
عن ابیه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نظر فی المرآة قال الحمد لله الذی حسن خلقی وخلقی وزان منی ما شان
من غیری رواه البیهقی فی شعب الایمان مرسلا ۔ اور روایت ہے امام جعفر صادق سے کہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ بزرگوار امام باقر سے کہا تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ دیکھتے آئینہ میں کہتے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے ایسا اللہ کہ اچھی کی پیدائش میری اور خلق میرا اور آراستہ کیا وہ چیز
بنائی تھی یعنی میری پیدائش و خلق میں کی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میرے کی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی **ف** یعنی بعضے
آدمیوں میں بعضی چیز ناقص پیدا کی مثلا کسیکا ایک ہاتھ یا ایک پاؤن شل پیدا کیا یا ٹیڑھا پیدا کیا اور مجکو ان عیبوں سے صحیح و سالم رکھا یہ مولانا اسحاق نے لکھا ہے
اور ملا علی نے بعد لفظ غیری کی لکھا ہے برابر ہے کہ عیب بیچ پیدائش ہو یا خلق میں ہو نیک لکھا اور آئینہ دیکھنے الاتے صریحہ ہے اوپر اس صورت کے اور سیرت آنحضرت
کی درست ہے پس نسبت غیر ابرار کی کی کہا طیبی نے کہ اس میں معنی قول آنحضرت کی میں بعثت لاتمم حسن الاخلاق کے ہیں ۔ پس نہ لگا عیب اوپر مثل ہمچون کی حسد داود
اور سلیمان علیہما السلام کی پس بیچ قول اللہ تعالی کی ولقد آتینا داود وسلیمان علما وقالا الحمد لله الذی فضلنا علی کثیر من عباده المومنین سے معلوم ہوا

ہے مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے شکر کرنا اوپر اپنی پیدائش اور اوپر اچھی خلق کی اسلیے کہ یہ دونوں نعمتیں اسی کی بخشی ہوئی ہیں یا سبب شکر کرنا اوپر
اچھی پیدائش اگر حسن ظاہر تو آئینہ میں معلوم ہوتا ہے یہ شکر کہ آئینہ میں دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہے وہ تو کیونکر آئینہ میں معلوم ہوا کہ جمع کیں
دونوں کو ساتھ کیونکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ ہوش یا جاری کیا ظاہر عنوان باطن ہے اور مناسبت ہے اوسکو ذکر کیا اور اگر کوئی کہے کہ حضرت کی سوا
اور کو سبب ہو سکتا ہے کہ حضرت کی پیروی کی راہ سے کہی یہ حدیث یا شامل حضرت ہی کو ہے اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑھیں کہ ہو سکی بعض
حدیثوں میں جواب اسکا یہ ہے کہ جائز ہے ہر مومن کو کہ پڑھے یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سے کہ پیدا کیا گیا ہے حسن تقویم پر اور صاحب ایمان
نہیں شک اسمیں کہ وہ خلق مستقیم پر ہو دین اسکا ہوا پر پیدا ہوا **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول اللهم حسنت خلقي فأحسن خلقي رواه احمد اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے یا الہی
اچھی کی تو نے پیدائش میری پس اچھا کر خلق میری نقل کی یہ احمد نے **ف** فرمایا یعنی مطلق یا وقت دیکھنے کی آئینہ میں جیسے تصریح کی ہے ساتھ
اسکی جزری نے حصن حصین میں اور یہی لائق ہے بسبب ہیئت پہلی کی اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطے تعلیم و تلقین امت کی تھی یا واسطے طلب
کمال کی زیادتی اور تمام کرنے نعمت کی ہے اسلیے کہ سبب اچھی ہونے کی خلق آنحضرت کا قرآن تھا جیسے عائشہ نے فرمایا کہ تھا خلق حضرت
کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنی خلق کا حقیقت میں طلب ہے نزول قرآن کا اور پورا کرنا اسکا ہے **وعن** ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انبئكم بخياركم قالوا بلى يا رسول الله قال خياركم اطولكم اعمارا واحسنكم
اخلاقا رواه احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں تمکو اوپر بہتروں تمہاری کی کہا عرض کیا
صحابہ نے کیوں نہیں خبر دیجیے فرمایا بہتر تمہارے وہ ہیں کہ بہت دراز عمر انکی اور بہت اچھی خلق ان کی نقل کی یہ احمد نے **ف** اسلیے کہ جسکا اخلاق
نیک ہے اگر اوسکی عمر دراز ہوگی تو نیکیاں اور عبادتیں بہت کریگا اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کریگا اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کی
مبارک ہے اور حقیقت میں عمر دراز وہی ہے کہ کار خیر میں مشغول ہو **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكمل المؤمنين
ايمانا احسنهم خلقا رواه ابو داود والدارمي اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل تر مومنوں کے
ایمان میں نیک ترین اونکے ہیں خلق میں نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نے **وعنه** ان رجلا شتم ابا بكر والنبي صلى الله عليه وسلم
جالس يتعجب ويتبسم فلما اكثر رد عليه بعض قوله فغضب النبي صلى الله عليه وسلم وقام فلحقه ابو بكر وقال
يا رسول الله كان يشتمني وانت جالس فلما رددت عليه بعض قوله غضبت وقمت قال كان معك ملك يرد
عليه فلما رددت عليه وقع الشيطان ثم قال يا ابا بكر ثلث كلهن حق ما من عبد ظلم بمظلمة فيغضي عنها لله عز و
جل الا اعز الله بها نصره وما فتح رجل باب عطية يريد بها صلة الا زاده الله بها كثرة وما فتح رجل باب مسئلة يريد بها
كثرة الا زاده الله بها قلة رواه احمد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابو بکر کو اس حال میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھے تھے اور حال یہ کہ تعجب کرتے تھے اور مسکراتے تھے پس جب اس شخص نے بہت کہا برا کہنے کو جواب دیا حضرت ابو بکر نے بعض بات اوسکی کا یعنی کچھ
اونہوں نے بھی اوسکی مقابلہ میں کہا پس غصے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑے ہوئے یعنی بیٹھے اور پایا آنحضرت کو ابو بکر نے یعنی عقب گئے
پیچھے پیچھے گئے اور کہا یا رسول اللہ تھا وہ شخص کہتا مجھکو اور تم بیٹھے ہوئے تھے پس جبکہ جواب دیا میں نے اوسکو بعض بات اوسکی کا غصے ہوئے آپ
اور اٹھ کھڑے ہوئے یعنی پس کیا حکمت ہے اسمیں فرمایا کہ تھا تیری ساتھ فرشتہ جواب دیتا تھا اوسکو یعنی بدلا تیری طرف سے پس جب جواب دیا تو نے اوسکو شیطان

اوسنے ظلم کیا اور میں چپ رہا نفس کو اپنے شیطان پھر فرمایا ابوبکر نے تین باتیں ہیں سب حق ہیں نہیں ہے کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کے پس چشم پوشی کی بندہ نے سبب اوسکے یعنی بدلہ نہ لیا اور ثواب اسکی کی بندہ واسطے خدا کی اور دکھلائی کی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہے اللہ سبب اوس ظلم کی یا اوس نعمات کی مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہے اوسکی مدد کرنی قوی دنیا اور آخرت میں اور نہیں کھولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہے ساتھ اوس بخشش کے سلوک کرنا ناتے داروں اور مسکینوں سے مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ بسبب اوس نیکی کی بہتایت مال کی اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہیں کھولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہے ساتھ اوسکی بہتایت مال کے یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہے مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی حسی یا معنوی کو نقل کی یہ احمد نے **ف** تعجب تھی یعنی بسبب اوس کہنی اوس شخص کی اور قلت حیا اوسکی کی یا بسبب صبر ابوبکر اور کثرت تحمل اونکی کی اور مسکراتی تھی یعنی بسبب دیکھنی فرق کی دونوں شخصوں میں یا ہنسی بسبب کہنی اوس چیز کی کہ مترتب ہوئی دونوں کے فعلوں پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کی ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوئی تھی اور جواب بالمثل یعنی عمل کرنی کو رخصت ہے کہ جائز ہے جواب کو اور ترک کرنی کو صدیقیت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفا واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابوبکر نے درمیان یعنی بعض حق اپنی کے اور درمیان صبر کرنی کی بعض سے ولیکن چونکہ مطلوب انکی لیے کمال تھا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کے نہ پسند آیا حضرت کو اور غصہ ہوئی یعنی چہرہ مبارک ہوئی مانند ترش ہونی غصہ کرنے والی کی اور اوٹھ کھڑی ہوئی یعنی اوس مجلس سے بسبب عمل کرنی کی قول اللہ تعالیٰ پر واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ اور آیا شیطان یعنی جب چہرہ کیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہے بے حیائی اور برائی کا پس فرمایا یہ تحقیق یہ کہ تعدی کرے تو اپنی دشمن پر بدلہ ہو جاوے تو ظالم بعد اوسکی کہ تھا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہے کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہ ہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کرنی لائق یعنی درگذر کرنے کو ہے اور ترک کرنی جواب اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا میں بالکل معاف کر دینی کو ہے **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرید اللہ باھل بیت رفقا الا نفعھم ولا یحرمھم ایاہ الا ضرھم رواہ البیہقی فی شعب الایمان

روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ ساتھ کسی گھر والوں کی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہے اللہ اونکو بسبب اوسکی اور نہیں محروم کرتا اونکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہنچاتا ہے اللہ اونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

باب الغضب والکبر

یہ باب ہے غضب کا اور تکبر کا **ف** غضب ساتھ زبر غین و ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت غضب کی ایک حالت اور صفت ہے کہ باعث حرکت نفس کے ہوتی ہے جانب خارج کی بقصد بدلہ لینے کی یا دفع کرنی مکروہ کی اسلیے کہ روح حیوانی میل کرتی ہے حالت غضب میں طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہے اوس چیز سے بدلہ لیوی اوس سے اور دفع کرے کراہت کو اور اسی سبب سرخ ہو جاتا ہے منہ اور پھول جاتی ہیں رگیں جیسے کہ حالت خوشی میں بھی میل کرتی ہے خارج کی طرف تا پیش آوے محبوب کے چنانچہ پہلی قوت لغوی اوسط غضب کے اور خوشی کی خوف ہوتا ہے ہلاک کا بسبب پھیلنے تمام روح کی باہر کی طرف اور غم اور خوف میں روح اندر کو چلی جاتی ہے اور زرد ہو جاتا ہے منہ اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہے اور اس جگہ بھی خوف ہلاک کا ہوتا ہے بسبب چلے جانے روح کی اندر کی جانب اور غضب اللہ تعالیٰ کی تعلق اوسکی کی یہ ہوتا ہے کہ جو کوئی اللہ سے ... غضب ہوتا ہے یعنی کرتا ہے اوس سے وہ معاملہ کرتا ہے پادشاہ وقت غضب کے اپنی رعیتوں پر کہ بدلہ لیتا ہے اور عذاب نازل کرتا ہے اور ضد غضب کی حلم ہے اور حلم عبارت ہے تسکین اور استقلال نفس سے اس طرح کہ اوسکو وقت پہنچنے کی مکروہ کی غضب کے پاس ہی نہ آوے جیسی کہ حدیث حلیہ میں آیا ہے کہ جب تھا ... دکھنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اضطراب نہ کیا جیسا کہ اوسکی آزمائش کی آنحضرت نے اوسکی لیے حلم اور وقار ثابت فرمایا اور غضب تب ہے اگر حق پر ہو اور فرمودہ شرع پر چلے اور اگر حق کے لیے ہو تو محمود ہے اور مقصود یہ ہے مطلق دور کرنا غصہ کا نہیں ہے بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی

اور غضب سبب انتظام ہی انکی رہائی حیات کا ہی سبب جیسے کہ غصہ دفع کرنیوالا ہی مضرات کو اور جبکہ باآفت ہی غضب میں کوئی ہو ...
ہو سکی جزا کہ کرتی ہی برخلاف حیوانات کی اور حکمت کا اسکی یہ ہی تو اسکی آلات پیدا کی ہیں انسے دفع کری ان چیزوں کو جو ...
آفات میں اگر پیدا کرتی چیزیں بہت پیدا کی ہیں لیکن اوسکو عقل و تدبیر سکھادی ہی کہ اوس سی بچے بچنا ہی ... جب ...
اور موذی کو دفع کری اور یہ کچھ بڑی شان اوسکی عجیب ہی کہ جہاد کیونکہ انسب ہی کا ... جبکہ اظہار کرے ...
سبقت و بلندی جو موذی ہی اور فرمانبرداری حق اور راستی اور کوئی حق کا انکار کری اور سرکشی ہو جو وہ تکبر ہی اور تکبر مذموم ہی ...
واضح کی جو اور بیج ذات اوسکی کی صفات اور کمالات کے دعوی کرتا ہی نمود اور رسالت تکلف اور تصنع کی انسے اظہار کری اور واقع میں ...
سبقت و بلندی جو موذی سو جو دیون تو مذموم ہی اور مقابلہ میں تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کہ جو کچھ کہ نا ہو
اوس سی زیادہ کا دعوی کری اور صغر یہ ہی کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جس چیز کا استحقاق رکھتا ہی اوسکو بھی ترک کری اور تواضع قائم ہوتا ہی
طریقہ توسط اور اعتدال کی ہی اور مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نے جبکہ صفت تکبر کی نفس میں غالب دیکھی تو اسکا مبالغہ اوسکی ازالہ میں کیا ہی
اور حکم تواضع کی کیا تاکہ نفس مقام تواضع میں ٹھہری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال میں

الفصل الاول

عن ابی ہریرۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذلک مرارا قال
لا تغضب رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وصیت کیجیی مجھکو فرمایا کہ غصہ
پس پھر عرض کی اوسنی یہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی ہر بار کہ اوس شخص نی وصیت طلب کی جواب یہی اسکا فرمایا
کہ غصہ مت کر یہی کہ اوس شخص میں صفت غصہ کی غالب تھی اور عادت شریف ایسی ہی تھی کہ موافق حال سائل کی جواب دیتی تھی اور ہر ایک
کی درد کا مناسب حال اوسکی کی علاج فرماتی تھی پس اوسکی حق میں اسکی منع کرنی کی تاکید مناسب حال تھی اور کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسہ
شیطانی ہی نکل جاتا ہی آدمی سبب اوسکی حد اعتدال سی صورت میں اور سیرت میں یہانتک کہ کلام کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل ہی شرعا اور
عرفا اور کینہ اور بغض رکھتا ہی اور سوا انکی بہت سی بری چیزیں کہ نشانیاں بدخلقی کی ہیں کرتا ہی بلکہ کبھی کفر بھی سرزد ہو جاتا ہی غصہ
والی ہی کی سلبی کی اور حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اوسکو کہ چاہ کر خلق اپنا اور خلق
جامع الحکم سی ہی پس علاج اوسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہ جانی کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سی ہی اور جس نی پہچانا اللہ کو کیونکر غصہ
کرون اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب اسکا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت کرتی ہیں لوگ اوسکی حکم کی اور
غصہ نہیں ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچھا مالک ہی ہمارا جل شانہ و عز شانہ تو ایسا کہوان کا ہوا یا کہ جیسے کہ کان ڈالتا ہی اور اعوذ پڑھتی اور
وضو کری یا کسی شغل میں لگ جاوی تو خوب ہی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ
انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہیں ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچھاڑتی ہی لوگون کو قوی اور پہلوان حقیقت میں وہ شخص ہی کہ مالک ہو اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی **ف** کہ سخت اور قوی تر ین دشمنون کا ہی جیسی کہ فرمایا اعدی عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوت ظاہرہ
نفسیہ فانیہ ہی اور یہ قوت دینیہ باطنیہ انسیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہی اور پچھاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکھتا ہی اسواسطی نہ زور نہ زار
والی نہ زور کی تب جو بالفرض اگر بہ آئی وہ ایمر کہ ساطری ہی وعن حارثۃ بن وہب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا اُخبِرُکُم بِاَھلِ الجَنَّۃِ کُلُّ ضَعِیفٍ مُتَضَعِّفٍ لَو اَقسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ اَلا اُخبِرُکُم بِاَھلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُستَکبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ وَفِی رِوَایَۃٍ لِمُسلِمٍ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیمٍ مُتَکَبِّرٍ اور روایت ہے حارثہ بن وہب کی ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو بہشتیوں کی یعنی کون کہ بہشتی کون ہیں وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانیں اوسکو لوگ اور جبر و تکبر کریں اوس پر لوگ بسبب ضعف اور شکستہ حالی اوسکی کی اگر قسم کہاوی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یاد اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دوں میں تمکو دوزخیوں سے ہر سخت گو جھگڑالو یا اطرح جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہی جمع کرنیوالا مال کا حلیہ زادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سے یہاں یہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہیں ہی اور لفظ متضعف میں مشہور تو زبر ہی عین کا اور زیر بھی سکا ہی جو اوسکو کیا اور بعضوں نے زیر بھی پڑھی ہی اور اوسکے معنی ہیں متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد اوسکی یہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے جیسے کہ اہل نار قسم اخیر اور سچا کرتا ہی اللہ اوسکی کئی طرح سے معنی بیان کیے ہیں علما نے ایک تو یہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع کرم الہی کی اور اعتماد کر لی کرم اوسکی لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اوسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی امید و طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی قسم اوسکی تو ٹوٹتی نہیں اور دوسری یہ کہ اگر سوال کرے یعنی یا پروردگار ہی کچھ قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہ کہ اگر قسم کہاوی کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہیں کریگا تو سچا کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی یعنی اوسی طرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہائی اور زنیم جو لفظ ہی وہ کہ اپنی کو کسی قوم کی طرف منسوب کرتی ہی اور واقع میں وہ وہی نہیں اونمیں سے جیسی کہ قرآن مجید میں یہ دو معنی ہیں یعنی عتل اور زنیم یہ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہیں **وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا یَدخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِی قَلبِہٖ مِثقَالُ حَبَّۃٍ مِّن خَردَلٍ مِّن اِیمَانٍ وَلَا یَدخُلُ الجَنَّۃَ اَحَدٌ فِی قَلبِہٖ مِثقَالُ حَبَّۃٍ مِّن خَردَلٍ مِّن کِبرِیَاءَ رَوَاہُ مُسلِمٌ** اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا آگ میں یعنی بطریق ہمیشگی کی وہ کوئی کہ جسکی دل میں ہو مانند دانہ رائی کی ایمان ہی اور نہیں داخل ہوگا بہشت میں یعنی ساتھ سابقین کی وہ کوئی کہ جسکی دل میں ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نقل کی یہ مسلم نے

ف ایمان سے یعنی ثمرات ایمان سے مراد وہ اخلاق اوسکی ہیں کہ جو تعلق ہیں ساتھ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہیں نور ایمان سے اور ظہور ایقان سے پس یہ کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہیں ہی قابل زیادتی اور نقصان کی مانند شعبی اوسکی بہت ہیں کہ خارج ہیں حقیقت اور ماہیت ایمان سے مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کی اور مانند توحید اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسی کہ اس حدیث میں فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبۃ اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبۃ من الایمان اور لیکن کہ جمع ہی اس پر کہ حیا داخل نہیں بمفہوم ایمان میں پس معنی حدیث کے یہ ہیں نہیں داخل ہوگا جنت میں ساتھ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوس سے اور خصلت بری سے یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کری اللہ تعالی یا بسبب عفو کرنی کی پہر داخل کریگا بہشت میں اگر کہا خطابی نے کہ حدیث کی دو تاویلیں ہیں ایک تو یہ کہ مراد کبر سے کفر و شرک ہی اور دوسری یہ کہ اللہ تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت میں تو نکال ڈالیگا اوسکی دل سے کبر یہاں تک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دل میں اور اس صورت میں مراد کبر کی تکبر نا لوگوں پر ہی **وَعَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَا یَدخُلُ الجَنَّۃَ مَن کَانَ فِی قَلبِہٖ مِثقَالُ ذَرَّۃٍ مِّن کِبرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَن یَّکُونَ ثَوبُہٗ حَسَنًا وَّنَعلُہٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیلٌ یُّحِبُّ الجَمَالَ اَلکِبرُ بَطَرُ الحَقِّ وَغَمطُ النَّاسِ رَوَاہُ مُسلِمٌ** اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہووے بیچ دل اوسکے کی مقدار ذرہ کی کبر سے پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہے یہ کہ ہو کپڑا اوسکا
اچھا اور پاپوش اوسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ جمیل ہے دوست رکھتا ہے جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگوں کا ہے نقل کی یہ مسلم نے
ف ملا قاری نے کہا تو یہ دونوں جملے ہیں باعتبار کہ وقت دوستی کی چاکتا ہی اور مراد شخص سے جس نے یہ سوال کیا معاذ بن جبل ہیں یا عبداللہ بن عمرو
بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہیں اور پاپوش اچھی دوست رکھتا ہے اونکی سستی کو بغیر تکلف کہ خیال ہو اوسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور
اترانی اور سناتی اور دکھانی کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہ ہے کہ دوست رکھے اوسکو تنہائی میں بھی اور پوچھنی والی نے جو دیکھا کہ عادت
متکبرون کی ہے کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتے ہیں اوسنے خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر ہی ہے اور اللہ جمیل ہے یعنی اپنی ذات میں اور صفات میں اور
افعال میں اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اوسکا اور اوسکی جمال کی میں پس نہیں ہے جمال و جلال مگر اوسی ذات پاک کی لیے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل بمعنی
آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والی کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ جمیل بمعنی جلیل کی ہے یعنی بزرگ اور بعضوں نے کہا کہ نور اور بہجت اور حسن جمال کا ہے
اور بعضوں نے کہا انکو کارساز بندوں کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہے کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتھ حق کی اور دفع کرنا
اور قبول نہ کرنا حق کو اور بعضوں نے بطر الحق کی معنی لکھی ہیں باطل کرنا جانا حق کا ہے **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولا یزکیہم وفی روایۃ ولا ینظر الیہم ولہم عذاب الیم
شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر رواہ مسلم** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تین شخص ہیں کہ نہیں کلام کریگا اون سے اللہ تعالیٰ دن قیامت کے یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت
میں یہ زیادہ آیا ہے اور نہ دیکھیگا طرف اونکی یعنی نظر رحمت و عنایت سے اور ہوگا واسطے اونکی عذاب دردنی والا ایک بڈھا زناکار اور دوسرے
بادشاہ جھوٹا اور تیسرے مفلس تکبر کرنی والا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دن قیامت کے یعنے وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالیٰ
کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اونکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے یہ معنی ہیں کہ نہیں پاک کریگا اونکو نجاست گناہوں سے ساتھ
عفو کرنی گناہوں اونکی کی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہے کہ تتمہ روایت دوسری کا ہے یا عود ہے طرف حدیث اصل کی اور معنے یہ ہیں اور
یہ سب کنایہ ہے ناراضا مندی اور غضب الٰہی سے یا وسپر اسلیے کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا ہوتا ہے تو نگاہ نہیں کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہے
اور نہ ثنا کرتا ہے اوسکی اور عذاب کرتا ہے اوسکو اور بڈھا زناکار اسلیے کہ جب برا ہے جوان کی حق میں باوجود ہونے اوسکی شہوت اور طبیعت تو بڈھے
کی حق میں کہ شہوت نہیں رکھتا اور عقل اوس سے دور ہوتی ہے ہوگا بدتر اور دلیل ہے یہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جھوٹ
بولنا اسکی حق میں برا ہے لیکن بادشاہ کی حق میں کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر سچ اور حکم اوسکی کی ہے بدتر ہے اور
یہ بھی ہے کہ جھوٹ جو بولتی ہیں تو اکثر واسطے دفع ضرر اور جلب نفع کی بولتی ہیں اور بادشاہ خود قادر ہے اوپر بغیر جھوٹ بولنی کی پس
اوسکو جھوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیے بدتر ہے اور فقیر کی لیے کہ اسباب تکبر کی ہے کہ وہ مال و جاہ ہے عاری ہے بد نما تر ہو
دلیل ہے اوسکی خبث باطن اور رذیلہ طبعی پر ~~ کبر زشت است از گدایان زشت تر ~~ روز سرد و برف آنگہ جامہ تر ~~ اور بعضی عائل سے عیالدار مراد رکھتے
ہیں کہ قبول صدقہ اور زکوٰۃ اور تواضع اور ملامت لوگوں کی سے کہ باعث رفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہیں تکبر کرتی ہیں عیال
کو ضرر پہنچاتی ہیں اور ہلاک کرتی ہیں تعفف اور حیا کرنی سوال سے اور چھپانا حال کا بسبب توکل کرنی کی ہو لیے پر امر دیگر ہے اور تکبر اور نہ ماننی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگوں سے بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہے اور ممکن ہے یہ کہ کہا جاوی کہ اول شیخ محصن ہے یعنی بیاہا ہوا

ہونے کی وجہ سے ہوا ہے اور سبب ہونے زنا کی بد ترا کی حق میں شیخ کے واسطے ... اور جھوٹ بولنا بادشاہ کی حق میں اور تکبر کرنا فقیر کے حق میں اور سبب ...

بیچ آیہ شریفہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کے اور بدتر ہونا بادشاہ جھوٹے کا اس لئے ہی کہ فقیر کی جھوٹ بولنا کچھ غرض

یا سبب کی لئے ہی کہ منفعت کیواسطے ضروریہ ہی اور غنی نہیں محتاج ہوتا اوسکا مطلب میں جھوٹ بولنا اوسکے بڑے ہوگا اور بدتر فقیر ہی وہ شخص کہ تکبر

کرے فقیرا اس لیئے کہ تکبر کرنا اغنیاء کا سبب ہی ہی صدقہ ہی اور خطا مثل یہ ہی کہ مرد فقیر ہی اور تکبر کرے کسب کے لئے جو مشقت کرنی ہو

ہو رنجیدہ مال کے ہی اور جو قادر ہونی کی سبب جیسا کہ کہا جاتا ہی ہمارے زمانہ میں اور نہیں شک ہے کہ یہ تکبر جو متضمن ہے واسطے بھوکے اور

ریا اور ... کی ساتھ ... سوال کے اور لینا مال کے بغیر وجہ حلال کی ہی بدتر ہی تکبر اغنیا کی ہی خصوصا جبکہ مکان کے ہی اور

جانشین بزرگوں کی ہی بانسبت ... کہ جیسی ہیں بسوال چیزیں کہ حلال ہیں سبب ہماری اور حرام وہ چیزیں کہ حرام کی ہیں پرہیزگار

... ہماری ہی کہ حاجت ... اگر چہ پوچھیں صد کمال کو روایت ہے **وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ**

وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْہُمَا اَدْخَلْتُہُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ

قَذَفْتُہُ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی

ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میری ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہارے پس جو شخص کھینچے

چھینے مجھ سے ایک کو ان دونوں میں سے یعنی تکبر کرے باعتبار ذات کے یا صفات کے اپنی کی اور چاہے کہ ایک طرح کی شرکت کرے ساتھ میری بیچ ذات اور صفات

میری کی تو داخل کرونگا میں اوسکو آگ میں یعنی آگ عذاب میں کہ جس کے حق میں فرمایا ہی فادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا فبئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت

میں ہے کہ پھینکونگا میں اوسکو دوزخ میں یعنی اس عبارت میں بشارت ہی کہ پھینکونگا اوسکو ذلیل کر کے پھینکنا بیچ میں ... والی طور پر باعتبار

کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ ایک مثال ہی کہ واسطے حق سبحانہ تعالی کے بیان کی ہی واسطے سمجھانے کے کہ صفت کبریا اور عظمت میں سے ہے

دونوں صفتیں خاص میری ہی ذات کی لئے ہیں کسی کو مجال شرکت کی نہیں اور متصف ہونا ساتھ انکی درست نہیں یعنی جود و کرم اور مہربانی

صفتیں میری اپنے خلق کو بھی اونسے ایک طرح کا حصہ ہے اور جائز ہی صفت کے ساتھ اونکی بطریق مجاز کے مگر یہ دو صفتیں کہ بطریق

مجاز کی بھی میری چیز کو صفت کرنا اونکا درست نہیں تشابہ و کپڑوں کی کہ کوئی پہنے ہو تو پہننا دوسرے کا اوسکو ممکن ہوگا اور کبریا اور عظمت

دونوں ایک ہی معنوں پر آتی ہیں کہ بزرگی اور بڑا ہونا اور ظاہر حدیث سے فرق معلوم ہوتا ہی دونوں میں کہ ایک کو چادر کی ساتھ

تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتھ پس بعضوں نے کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات میں خواہ دوسرا جانے یا نجانے

اور عظمت عبارت ہے ہونے اوسکی سے اس طرح کا اوسکا غیر بعد خلق ہی اوسکو بڑا جانتے ہیں پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت

اضافی اور یہ ظاہر ہی کہ جو صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سے اور چادر بھی اعلی ہی ازار سے اس لئے جانا تشبیہ دی کبریا کو

چادر کی اور عظمت کو ازار کی ساتھ روایت ہے **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ**

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْھَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَھُمْ رَوَاہُ

التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمہ بیٹے اکوع کی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کھینچتا اپنی نفس کو

یہاں تک کہ لکھا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشوں میں یعنی ظالموں اور متکبروں کی دیوان میں پس پہونچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچتی ہی انکو یعنی

آفات و بلیات دنیا اور آخرت میں نقل کیا یہ ترمذی نے **ف** لفظ بنفسہ میں ب تعدیہ کی لئے ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی

ان کو لوگوں سی مرتبہ میں اور اعتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر اور صاحب مصاحبت کی اہلیت اپنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کو بیچ جانی اوسکی کی طرف سلیری اور
صورت بتاتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسا کہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہاں تک کہ ہوتا ہی متکبر اور حالت یہی کہا یہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اوسکو اوسکی درجہ
اور مرتبہ سی طرف مرتبہ اعلی کی یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہ اور مرتبہ سی کہ اوسمین ہے جگہ بلند اور مرتبہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کی اور موافقت کرتا ہی نفس کے
اور جاتا ہی ساتھ اوسکی ہر جانب میں کہ وہ جاتا ہی اور باز نہیں رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سی الخ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونسی نقل کی اپنی باپ سی اونسی اپنی دادا سی اونسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیے
جاوینگی تکبر کرنے والی مانند چہوٹی چیونٹیوں کی دن قیامت کی بیچ صورت مردوں کی یعنی صورت انکی آدمیوں کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیوں کی سا
ہوگی اور ذلت کی اونکو خواری ہر جگہ سی آویگی اور کہینچے جاوینگے طرف ایک قیدخانی کی کہ دوزخ میں ہے نام کہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اوپر
اونکی آگ آگوں کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیوں کی سی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور پیپ لہو اور پیپ دوزخیوں کے
میں سی نہیں گی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** مانند چہوٹی چیونٹیوں کی الخ اس حدیث کی معنوں میں اختلاف کیا ہی علماء نی کہا بعضوں نی کہ یہ
کنایہ ہی اونکی خوار ہونی سی اونکی حشر میں پامال ہونے سے نیچے پاؤں لوگوں کی جیسے حال چیونٹیوں کا ہی بدلیل اسکی کہ اوٹھنا اور عود کرنا بدن
ساتھ اون اجزای اصلی کی ہوگا کہ دنیا میں رکہتی تہی اور صورت چیونٹیوں کی اور جثہ اوسکا گنجائش نہیں رکہتا نہیں چنانچہ آگے کہا فی صور الرجال
تا معلوم ہو کہ آدمیوں کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیوں کی صورت پر اور یغشاہم الذل بہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہیں اور سیاق حدیث
بہی دلالت کرتا ہی اسپر اور جواب یہ ہے کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹہانا متکبروں کا ہے بہیات چیونٹیوں کی حقیقت میں لیکن
صورت میں وہ ہونگی حق تعالی قادر ہی کہ اجزای اصلی کو کہ ساتھ اونکی اوٹہیں گی بیچ مقدار جثہ چیونٹی کی جمع کری اور ساتھ اس
صورت کی بناوی اور خوار کری یہ تقریر تو حضرت شیخ رحمہ کی ہی اور ملا علی رحمہ نی بہت سی قول یہاں نقل کیے ہیں اور تورپشتی سی نقل کیا ہی
کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی اٹھی نہیں لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اجساد عود کیے جاوینگی اور پہر اون اجزای کی کہ تہی ہیاتک کہ بغیر ختنہ ہوکر
کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی ہی الگ جاوی گی پس کیونکر ہوسکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہ چیونٹی کی جثہ میں جمع ہوں پہر اسکی جواب
بہی علما سی نقل کرکر پہر اوپر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کری گا اونکو وقت نکالنی اونکی کی اونکی قبروں سے
اوپر کامل ترین صورتوں انکی کی اور ساتھ تمام اجزای معدومہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی پہر وہ بکمال پہر کردیگا اونکو موافق جزاء
میں اوپر صورت کرکے گئی کی بازراہ اہانت اور ذلت دینی اونکی کی یا چہوٹی ہوجاوینگی ہیبت الہی سی وقت آنی اونکی کی طرف حساب
کی جگہہ کی اور روقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہو جاوی غبار پراگندہ اور ثابت ہی ہوئی تبدیل
دوزخیوں کی صورتوں کی اوپر شکلوں مختلف کی مانند کتوں اور سوروں اور گدہوں کی صورتوں کی موافق صفتوں اور حالتوں اونکی کی اوسی آخر
جا تک بہاتی ہی شکال میں اللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھ زبر باکی اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس میں ساتھ پیش ب اور زبر لام کی مشتق سے
بلس سے بمعنی تحیر اور نا امیدی کی اور ابلیس بہی اسی سی مشتق ہی اور نار الانیار آگوں کی یعنی نسبت اوسکی ساتھ اور آگوں کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھ
اور چیزوں کی کہ جلا دیتی ہی اور خبال ساتھ زبر خ کی معنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام ہی عصارہ اہل النار کا اور عصارہ پیپ اور لہو

اور مومنون کی بی گناہ و نیکیون سی ہی **وعن** عطیۃ بن عروۃ السعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ رواہ ابو داود

اور روایت ہی عطیہ بیٹی عروہ سعدی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطی خدا کی نہو شیطان سی ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجھائی نہین جاتی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا پس چاہیی کہ وضو کری نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** پانی سرد کی استعمال کی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ٹھنڈا پانی پیوی تو اوسکی بھی یہی خاصیت ہی اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اسکی پڑھنی سی غصہ جاتا رہتا ہی پھر جب دیکھی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹھکر وضو کری اور دو رکعت نماز کی پڑھی واسطی اللہ تعالی کی

وعن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا غضب احدکم وھو قائم فلیجلس فان ذھب عنہ الغضب والا فلیضطجع رواہ احمد والترمذی

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا یعنی پاوی اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کھڑا ہو پس چاہیی کہ بیٹھ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سی غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** شرح سنہ مین ہی کہ حکمت اسمین یہ ہی کہ غصہ مین کوئی حرکت وجوش نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی و ندامت اوٹھاوی ایسی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی حرکت مین بہ نسبت بیٹھی کی اور بیٹھا دور تر ہی کھڑی سی اور ظاہر یہ ہی کہ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون و آرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع شورش غصہ کی

وعن اسماء بنت عمیس قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد عبد تخیل واختال ونسی الکبیر المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدی ونسی الجبار الاعلی بئس العبد عبد سھی ولھی ونسی المقابر والبلی بئس العبد عبد عتی وطغی ونسی المبتدا والمنتھی بئس العبد عبد یختل الدنیا بالدین بئس العبد عبد یختل الدین بالشبھات بئس العبد عبد طمع یقودہ بئس العبد عبد ھوی یضلہ بئس العبد عبد رغب یذلہ رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان وقالا لیس اسنادہ بالقوی وقال الترمذی ایضا ھذا حدیث غریب

اور روایت ہی اسما بنت عمیس سی کہا اسما نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچھا جانا اور خودبینی اور تکبر کیا اور بھول گیا خدای بزرگ بلند قدر کو یعنی بھول گیا کہ بزرگی اور بلند قدری اسی کو ہی یا بھول گیا اوسکی حساب عذاب کو یا اپنی حیثیت کہ نہ تقوی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سی گذر گیا اور بھول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت و عزت مین سب سی برا بندہ وہی وہ بندہ کہ بھول گیا کار دین کا اور مشغول ہوا دنیا مین اور بھول گیا مقبرون کو اور گلنی سڑنی و بوسیدگی بدن کو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑھ گیا اور بھول گیا اپنی ابتدای حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تھا اور سا اپنی انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکھنا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جاتا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کری دنیا کو ساتھ عمل آخرت کی یا یہ معنی ہین کہ فریب دیوی اہل دنیا کو ساتھ عمل صلحا کی تاکہ وہ معتقد ہون اوسکی اور حاصل کری یہ مال و جاہ اونسی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتھ شبہات کی برا بندہ ہی وہ

بندہ کو طمع اور امید واری خلق سے اور حرص کھینچ لیجاتی ہے اوسکو دنیاداروں کی دروازہ پر اور لیجاتی ہے بعد ہر جا کہ ہے برا بندہ ہے وہ بندہ
کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہے اوسکو اور لیجاتی ہے راہ دین سے برا بندہ ہے وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اوسکی حاصل کرنی میں
اور طلب کثرت خوار کرتی ہے اوسکو اور آبرو ریزی اوسکی دین کی کرتی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے اوسکی
نہیں ہے اسناد اس حدیث کی قوی اور یہ بھی ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** بھول گیا متقبروں کو یعنی اہل عبرت کو
کہ عبرت نہ پکڑی ساتھ ہونکی یاد کرکر نا استعابر کا کنایہ ہے موت سے یعنی بھول گیا موت کو ساتھ نہ سامان درست کرنی کی اوسکی لیے اور طمع الخ
بیچتا ہے سید شاذلی رح سے کہ وہ پوچھی گئی کیمیا سے او نہوں نے کہا کہ وہ دو کلمے ہیں گرا خلق کو اپنی نظر سے اور قطع کر طمع حق سے اسبات
کی کہ دیوی تجھکو غیر اوس چیز سے کہ قسمت میں ہے تیری اور نہیں اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہے طبرانی نے بھی اور بیہقی
نے نعیم بن حماد سے اور روایت کیا ہے اسکو حاکم نے بھی اپنی مستدرک میں اسماء بنت عمیس سے اور اسمیں شک نہیں ہے کہ کثرت طرق قوی کر دیتی
ہے ضعیف کو اور کر دیتی ہے اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سے تمام ہوجاتا ہے مقصود واللہ اعلم اور غریب ہے اور غرابت نہیں منافی ہے صحت اور حسن کے
اور نہایت کار یہ کہ ہوگی کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہے فضائل اعمال میں باتفاق پس مقصود حاصل ہے
ہے یہ کہ ہوا اوسپر عمل بطریق اولی بتع

الفصل الثالث تیسری فصل

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجرع عبد افضل عند اللہ عزوجل من جرعۃ غیظ یکظمہا ابتغاء وجہ اللہ تعالی رواہ احمد اور
روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پیا کسی بندہ نے گھونٹ افضل نزدیک اللہ عزوجل کی گھونٹ غصہ
کی سے کہ پی جاوے اوسکو واسطے رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہ احمد نے **وعن** ابن عباس فی قولہ تعالی ادفع بالتی ہی احسن
قال الصبر عند الغضب والعفو عند الاساءۃ فاذا فعلوا عصمہم اللہ وخضع لہم عدوہم کانہ ولی حمیم قریب رواہ
البخاری تعلیقا اور روایت ہے ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتھ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہے کہا ابن عباس نے
صبر کرنا نزدیک غصے کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب یہ لوگ صبر اور عفو نگاہ رکھی بچا لیگا اللہ تعالی اونکو آفات نفس و خلق سے اور
پست ہوتا واسطے اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہے یعنی قریب ہے نقل کی یہ بخاری نے بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیۃ کریمہ کا
یہ ہے ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہیں ہے نیکی اور بدی جزا اور انجام کار میں اسکے بعد یہ ہے ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر ساتھ اوس
چیز کی کہ وہ بہتر ہے یعنی نیکی سے برائی کو کہ مثل آوی تجھکو یعنی اگر کوئی تجھسے بدی کرے تو نیکی کر اوس سے مصرع اگر مردی احسن الی من اساء
پس ابن عباس اوسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ مراد دفع کرنی برائی کی ہے ساتھ نیکی کی یہ ہے کہ جب غصہ آوے صبر کرے اور اگر کسی سے برائی پہنچے
درگذر کرے اور لفظ قریب تفسیر ہے حمیم کی یعنی قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہے کہ فرمایا ہے فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم
وعن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب لیفسد الایمان کما
یفسد الصبر العسل اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور نقل کی بہز کی دادا سے کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ
القشیری ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہے ایمان کو جیسے خراب کرتا ہے ایلوا شہد کو **ف** یعنی گویا
کمال ایمان کو یا اوسکی نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو باطل بھی کر دیتا ہے نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ ع **وعن** عمر قال وہو علی
المنبر یا ایہا الناس تواضعوا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تواضع للہ رفعہ اللہ فہو فی نفسہ

صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ
كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اسحال مین کہ منبر پر تھی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلیئ کہ مین نی سنا ہی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص تواضع کری سانہ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی بلند کرتا ہی اسد تعالی مرتبہ اوسکا
پس وہ اپنی نفس او نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب کسی کی اپنی کو نظر کمی ہی اور لوگون کی آنکھہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اوسکی
مرتبہ کو بسبب اون خصلات نیک کی اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدای تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنے
نفس او نظر مین بزرگ ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوار تر اور سبکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی ف یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو
بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکھاتا ہی ولیکن خدای تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا
اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکھاتا ہی لیکن خدای تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ۱۲ وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ
عِنْدَكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام
نی ای رب میری کون عزیز تر ہی تیری بندون مین تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قادر ہو بخشدی ف یعنی درگذر کری کسی
کو جسپر ظلم کیا اور رنج دیا اوسنی اسمین اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلیئ کہ تہا غالب انپر جلال اور رجاء صغیر مین ہی کہ جو کوئی
عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کریگا اسد تعالی اوس سی بیچ حسرت کی یعنی دن قیامت کی ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ
إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب اور نقصان
لوگون کی سی تو ڈہانکتا ہی اسد تعالی عیب و نقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کی لکہنی والون سی یا دونون سی اور جو کوئی روکی غصہ
اپنا یعنی لوگون سی باز رکہی گا اسد تعالی اوس سی عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اسد تعالی کی قبول فرماتا ہی
اسد عذر اوسکا ۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ
فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى
مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سی اور تین چیزین ہلاک کرنی والی ہین آخرت مین
پس ایہہ چیزین نجات دینی والی ایک ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کی یا باطن مین ظاہر مین اور دوسرے
کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور ایہہ ہلاک کرنی والی چیزین پس پہلی تین
مین اول خواہش نفس کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسری گھمنڈ کرنا مرد کا ساتھ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک
جاننا اور اپنی صفتون کو خوش لگنی کہ اس سی کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدتر ہی ان خصلتون
ذکر کی گئین سی ہی نقل کین بیہقی نی یہ پانچون حدیثین شعب الایمان مین ف کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سے راضی ہو سوای سچ اور واقعی بات
نہ کہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سوای سچ کی نہ کہی مثلا اگر کسی فاسق و ظالم سی نفع پہونچا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف ثنا ناحق اوس

نکرے

خلاف واقع کی نہ کری اس سبب سے اور اگر کسی سے کلام ایسی رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت برائی نہ کری اوسکی دونون میں طرح استقامت پر ثابت رہنی میانہ
کرنا یعنی خرچ کرنے میں کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط سے اختیار فقر و غنا کی جیسکہ کہا ہی علما نے کہ بقدر رغبت کی ہم پہونچنا معیشت میں
افضل ہی غنا اور فقر سے اور خواہش نفس سے کہ پیروی کی گئی ہی یعنی آپ خواہش نفس کے ہو نا اور جو کچھ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اور جانا
یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی یعنی کامل تر ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل مع حرص فرمانبرداری کی گئی یعنی طبیعت
آدمی کی خالی بخل اور حرص سے نہیں لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اوسکے کرتا ہی اور سر ملاحظہ فرمان اوسکی ہی نہیں نکال سکتا اور خرابی بعض طبیعت
ہوتا ہی اسپر تیغ ملتفت ہونا چاہئی اور سخت ترین مہلک یعنی بڑی ہی یعنی زیادہ تر گناہوں کی اور ضرر کی اسلیے کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سے اور
حرص اور بخل سے بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور رہتا ہی اور اپنی کو اچھا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہیں امید ہوتی اوسکی بھلائی کی مانند بدعتی کے
کہ گمان ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سے

باب الظلم

یہ باب ہی بیان ظلم کی **ف** ظلم کی معنی اہل لغت میں رکھنا ایک
چیز کا بیچ جگہ غیر مخصوص اوسکی کی اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سے تجاوز کری اور جس طرح کہ چاہیے واقع نہو سا زیادتی یا نقصان سے یا وقت
و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بھی یہی معنی ہیں اور شرع میں بھی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہیں نہایت کار اسمیں یہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی
مراد ہو یعنی ظلم شرع میں اوسکو کہتے ہیں کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سے تجاوز کری +

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیامۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ظلم کرنا سبب اندھیریون کا ہوگا دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی ظالم کو اوس دن اندھیری ہر طرف سی گھیر لیگی اور محروم
ہوگا اوس نور سے کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسا کہ اس آیت میں فرمایا نورهم یسعی بین ایدیهم وبایمانهم یا مراد ظلمات سے شدائد اور عذاب ہیں
عرصات قیامت میں اور دوزخ کی طبقوں میں ساتھ اوسکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بھی آئی ہیں جیسا کہ اس آیت میں قل من ینجیکم
من ظلمات البر والبحر **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیملی للظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ
ثم قرأ وكذلك اخذ ربك اذا اخذ القرى وهي ظالمة الآية متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تاکہ بہت سا ہو اوس سی ظلم یہاں تک کہ جس وقت کہ
پکڑیگا اوسکو نہیں چھوڑیگا اوسکو اور نہیں بھاگ سکیگا ظالم اوسکی عذاب سی پھر پڑھی آنحضرت نے موافق اوسکی آیت اور مصداق اسکی ہی
پکڑنا رب تیری کا جس وقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنی بستی والونکو کہ ظالم ہیں پڑھی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ بعد اوسکی آیت
ان اخذہ الیم شدید اور اسمیں تسلی ہی مظلوم کی لیے فی الحال اور وعید ہے ظالم کی لیے تاکہ نہ مغرور ہو ساتھ مہلت دینی کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی
ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساکن
الذین ظلموا انفسہم الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم ما اصابہم ثم قنع راسہ واسرع السیر حتی اجاز الوادی
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا بعض صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم اون لوگونکی مکانون
میں کہ جنہوں نی ظلم کیا اپنی جانوں پر یعنی کفر اختیار کیا اور جھٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونی والی یعنی عبرت پکڑنی والی
اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب رونی کا ہی اور نہ گذرو یہاں سی ساتھ سہو و غفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہونچی تمکو وہ چیز
کہ پہونچی اونکو یعنی اسلیے کہ ایسی جگہوں سی ساتھ غفلت کی گذرنا اور اوس سی عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہ محل

اور ملنے والی عذاب کا ہی یاد رہو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تم بھی ایسا ہی عمل کرو ویسی بلا میں پڑو یعنی تم کو بھی یہی عذاب پہونچے اسکا آنحضرت نے سر اپنا
چہرہ چھپا اور جلدی چلی جب تک کہ گذر گئے اوس مکان سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** حجر نام ہے اس بستی کا جہاں قوم ثمود رہتی تھی صالح پیغمبر
علیہ السلام کی امت تھی ان پر عذاب آیا تھا حضرت کا وہان سے وقت جانے غزوہ تبوک کی تھا اور حضرت نے منہ چھپا کر وہاں سے جلدی سے گذر گئے مانند ڈرنے والی کی کہ
نہ پہنچے نظر اونکی مکانوں پر اور کیا یہ حضرت نے واسطے تعلیم امت کے تاکہ پیروی کریں حضرت کی اور منع کیا درمیان قول اور فعل کی تاکید یا بسبب کہ
حضرت نہایت خوف الٰہی رکھتے تھے جیسا کہ فرمایا ہے انا اعلمکم باللہ واخشاکم اور آیا ہے کہ آنحضرت نے منع کیا کہ اوس جگہ کا پانی پئیں سو اگر کہا کہ اگر اونکو
آمین دلیل ہے اسپر کہ ظالموں کی مکانوں کو وطن اور جگہ رہنے کی ٹھہرا دینے منع ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لاخیہ من عرضہ او شیء فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ان کان
لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ رواہ البخاری
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ ہو واسطے اوسکی کچھ حق بھائی مسلمان اپنی کا آبرو ریزی اوسکی سے
ساتھ کرنے غیبت اور برا کہنے اور مانند اوسکی کی یا کچھ اور ہو خون اور مال سے اپس چاہیے کہ معاف کروا دے اوس سے یعنی اوس حق سے آج کی دن یعنی دنیا میں
پہلے اس سے کہ نہو دینار اور درہم کہ دیوے بدلے حق کی روز قیامت کے اگر ہوگا واسطے اوسکی عمل نیک لیا جاوے گا اوس سے موافق ظلم اوسکی کی کہ کیا ہے
یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہے اور اگر نہیں ہونگی ظالم کی لیے نیکیاں لیا جاوے گا برائیوں صاحب اپنے سے یعنی کہ مظلوم ہے پس لادی جاوینگی ظالم پر نقل
کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جب ظالم کی روز قیامت کے یہی کہ نیکیاں اوسکی مظلوم کو دینگے اور اگر وہ نیکیاں نہ رکھتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوسپر
رکھیں گے اور اوسکو بسبب اسکی عذاب کرینگے اور مظلوم کو عذاب سے کہ بسبب ان گناہوں کے مستحق اسکا ہوا تھا نجات دینگے اور یہ جو اوپر کہا کہ
نہو دینار اور نہ درہم اوسمیں یہ تنبیہ ہے اسپر کہ واجب ہے اوسپر یہ کہ بخشوا دے حق اوس سے اگرچہ بدلے دینار اور درہم کی ہو واسطے کہ لینا دینار اور درہم کا
آج بخشنے والی پر آسان تر ہے یعنی حسنات کی یہی بار کرنی سیئات کی ہے پر بقدر بخشش کی اور موافق ظلم اوسکی کی مقدار طاعت و معصیت کے اندر رو
بسبب اور کیفیت کی ہیں پس علم الٰہی کی ہے کہ کتنی اور کیسی لی اور دی جاوینگی اور کہا ابن ملک نے احتمال ہے یہ کہ نیکیاں اور برائیاں جو لی جاوینگے
تقسیم ان اعمال کی جسم ہو کر کہ ہو جاوینگے مانند جواہر کی اور احتمال یہ بھی ہے کہ جو نعمتیں یا عذاب کہ بطور کئی کئی ہونگی لی دی جاوینگی **وعنہ**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درہم لہ ولا متاع فقال ان
المفلس من امتی من یاتی یوم القیامۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا
وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ
اخذ من خطایاہم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا صحابہ سے کیا تم جانتے ہو کہ کون شخص ہے مفلس کہا بعض صحابہ نے کہ مفلس ہم میں وہ شخص ہے کہ نہیں ہے واسطے اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد
و جنس سے کچھ نہ رکھتا ہو سو اس کہا وہ صحیح جواب یاسا سے او سچیز کی کہ وہ جانتے تھے بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی باعتبار آخرت سے اپس فرمایا
تحقیق مفلس میری امت سے یعنی واسطے جانبت سچ تحقیق کے ہے یہ شخص ہے کہ لاوے گا دن قیامت کے ساتھ نماز اور روزے اور زکوۃ کی یعنی طرح طرح کے
عبادات مقبول اوسکی پاس ہونگے اور لاوے گا اس حالت میں کہ گالی دی ہے اسکو اور تہمت کی ہے کسیکو اور کھالیا ہے مال کسی کا یعنی ناحق
اور خون کیا ہے کسی کا یعنی ناحق اور مارا ہے کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز سے کہ مستحق اوسکا تھا یعنی یہ سب ظلم جیسا کیا ہے وہ ہی کی کہ جمع

کیا درمیان انکی ہو یسکی اور ان پر انہوں کی لیس لیا جاوی گا پہ مظلوم صاحب حق یعنی نیکیوں ظالم کی سی اور یہ یعنی اور شخص صاحب حق
نیکیوں والو نکی سی لیس اگر تمام ہوجاوین نکی نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتہ پورا اگناہوں کی گناہ پہر ہوگئی یعنی ہنوز ہوجاوین حقوق کی گنہگار
ہر تمام نہوگی کچہہ باقی رہجاوی گی لی جاوین گی برائیان مظلوموں کی اور ڈالی جاوین ظالم پر پہر ڈالا جاوی گا وہ آگ دوزخ میں نقل کی یہ مسلم نی
ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہیں ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندوں کی مگر یہ کہ چاہی گا اسد کسی کی لیی تو راضی کریگا اوسکی مدعی کو ساتہ
اوس چیز کی کہ چاہی گا کہا نووی نی کہ حاصل حضرت کی فرمانی کا یہ ہی کہ حقیقت مفلس سمجہتی ہو جو کہ ذکر کی ہین لی اور لوگ اوسکو مفلس کہتی ہین کہ جسکی
پاس مال نہیں ہوتا یا جسکا مال کم ہوتا ہی مال اوسکا پس وہ مفلس حقیقی نہیں ہی بلکہ یہ افلاس منقطع ہوجاتا ہی بسبب مرنی اوسکی کی اور کبہی منقطع ہوجاتا ہی
بسبب توانگری کی کہ حاصل ہوتی ہی بعد اسکی اوسکی حیات میں بخلاف اس مفلس کی کہ یہ پورا ہی ہلاک ہوگا الخ **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ
القرناء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ ادا کیے جاوینگی حق طرف حقداروں کی
دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی گا واسطی بکری بی سینگ کی بکری سینگ دار سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت اوس دن
یہانتک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیوں کا کیا حیوانات سی بہی کہ جو کہ خالی ہین تکلیف کی نہیں ہین قصاص لیا جاوی گا اور کہا ہی علما نی
کہ یہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا الخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونی اوسکی کی نظر ہی کہ نہیں پوشیدہ پس کہا جاوی کہ
بکری غیر مکلف ہی اوسکی ہو کر قصاص لیا جاوی گا کیسی ہم کہ اسد تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسأل عما یفعل اور غرض اس سی آگاہ
کرنا ہی بندوں کو کہ حقوق ضائع نہیں ہوتی بلکہ قصاص لیا جاوی گا حق مظلوم کا ظالم سی اور یہ وجہ جسپر کہ توجیہ ہی **وذکر**
حدیث جابر اتقوا الظلم فی باب الانفاق اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس
احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساءوا فلا تظلموا رواہ الترمذی
روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کریں لوگ نیکی کریں ہم اور اگر ظلم کریں ظلم کریں ہم
ولیکن قرار دو واسطی نفسوں اپنی کو کہ اگر نیکی کریں لوگ پس لازم ہی تمپر یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کریں لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
امعہ ساتہ زیر ہمزہ اور زبر میم مشدد اور عین مہملہ کی مرد تابع لوگوں کا عقل میں غیر ثابت اپنی رای پر اور ت مبالغہ کی لیی ہی اور عورت کو نہیں
کہتی اور مراد یہاں وہ شخص ہی کہ کہی میں ہوں ساتہ لوگوں کی جیسی کہ ہوں گی وہ ساتہ میری اگر وہ مجہسی بہلائی کرینگی تو میں بہلائی کرونگا
اور اگر وہ برائی کرینگی تو میں بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتہ لفظ تقولون کی اسکا بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو یعنی کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا
احسان ہی کہا قاضی علیہ الرحمۃ نی احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اگر نیکی کریں تو نیکی کرو اور اگر وہ بدی کریں تو تم اوسکی مقابلہ میں تجاوز حد سی نکرو اور بدلہ
حد سی اپنی جیسیکہ شرع نی مقرر کیا ہی … تعدی کرو اور ساتہ بدلہ لینی کی تقیید نہو … احسان کرو اول ترجمہ عوام مسلمانوں کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور
تیسرا خاص الخواص کا حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ نی اپنی بعضی رسالوں میں لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہ چار چیزیں ہین کہ
جسکو کہ زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگوں کو بی تقریب اپنی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس سی کم محبت نہیں ہی وہ ابتدا
کسیکو ایذا نہیں دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنی کی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کی کچہہ …

اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس ہی کہ ایذا دی اور ظلم کری اور جسپر محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہے مقابلہ میں ظلم کی اور یہ مرتبہ
صدیقوں اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ تعالیٰ **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ** أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَ
لَا تُكْثِرِي عَلَيَّ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ
النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی معاویہ سی یہ کہ اونہوں نی لکہا طرف حضرت عائشہ کی یہ کہ لکہو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجہکو اوس خط میں اور کثرت نہ کرو یعنی
مختصر اور جامع لکہو پس لکہی حضرت عائشہ نی یہ کلمات سلام تجہ پر اور پیچہے سلام کی تحقیق میں نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ
ڈہونڈہتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوس میں ہے
اور خلق کی سبب خواہش نفس اپنے کی اوس سے ناراض ہون تو حق تعالیٰ راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر
لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈہتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجہ پر نقل کی یہ ترمذی نے
ف سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہیں کرتا اوسکی اور دفع نہیں کرتا شر اونکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر
ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنی اصل منشا اوسکی یہ ہی کہ اگر یہ ہوتی تو خلق بہی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہ نہو تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی
اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط میں بہی لکہی اور آخر میں بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی ہی

الفصل الثالث فصل تیسرا

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ
شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَفِي
رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری
یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہوں نی اپنی ایمان میں ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیوں حضرت کی یعنی گمان اونکی یہ مراد ظلم سی
مطلق گناہ ہین کہا اونہون نی یا رسول اللہ کون سا ہم میں سی ہی کہ نہیں ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہے جیسے
مراد ظلم سی جو تم سمجہی ہو گناہ وہ نہیں ہی بلکہ مراد ظلم سی نہیں ہی مگر شرک کیا نہیں سنا تمنے قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کر تو
ساتہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کو تو اپنی ساتہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی کہ واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی
اور ایک روایت میں یون آیا ہی کہ نہیں ہی مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہیں وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہ بخاری نے
اور مسلم نی **ف** بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیت یون ہی کہ اولئک لہم الامن وہم مہتدون یعنی یہ لوگ ہین کہ اونکی لیے امن ہی اور یہ راہ سیدہی
پانیوالی ہین اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم میں کہ اوس سے
گناہ نہیں ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہیں مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی
شرک ضد ایمان ہی ہان ملنا گناہ کا ساتہ ایمان کے البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا وہم اسی سبب سی اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہے
جواب اوسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی واقع ہی جیسے کہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور بت پرستی کرتی تہی اور بتون کو عبادت
میں شریک حق کا کرتی تہی شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت میں ہی اور یہ نص قرآن

دلالت کرتی ہی اوسپر وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون یعنی ایمان نہیں لاتی اکثر اونکی مگر در حالیکہ مشرک ہین یا مراد ایمان لانا ہی
ساتھ زبان کی اور شرک نگہ رکھنا دل مین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی
ظلم ہی یہ ہی تعلیل ہی یعنی باطل کر دیتا ہی شرک ایمان کو اور نہین جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے لئن
اشرکت لیحبطن عملک بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور
تمام بدعتیون کی پس صحابہ نے اول سمجھا منافی گناہ کا ساتھ ایمان کی اوپر یہ کی کہ شرک نہیں متصور ہی ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی پس جواب دیا حضرت نے
کہ ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی ممکن ہی اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکی کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی الا
ایمان باللہ نہین معتبر ہوتا اگرچہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنے صفات کمال کی اللہ تعالی کی لیے اور پاک کرنے اوسکی کی نقصانون سی والا لازم
آوی یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکھنی والی اللہ تعالی پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ولئن سألتہم من خلقہم لیقولن اللہ ولیکن اللہ تعالی نے نہین
نسبت دی شرک کی ظاہری کی ہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی انا اغنی الشرکاء عن الشرک الخ **وعن** ابی امامۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شر الناس منزلۃ یوم القیامۃ عبد اذہب آخرتہ بدنیا غیرہ رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بدترین آدمیون کا از روی مرتبہ کی دن قیامت کے وہ بندہ ہے
کہ کھوی اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا واسطی دوسری کی حاصل کی اور بسبب اسکے ظلم لوگون پر کیا جیسے
عامل اور مددگار ظالمون کی کرتی ہین الخ **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدواوین ثلثۃ
دیوان لا یغفر اللہ الاشراک باللہ یقول اللہ عز وجل ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ودیوان لا یترکہ اللہ ظلم العباد
فیما بینہم حتی یقتص بعضہم من بعض ودیوان لا یعبأ اللہ بہ ظلم العباد فیما بینہم وبین اللہ فذاک الی اللہ ان شاء
عذبہ وان شاء تجاوز عنہ اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنی نامۂ اعمال تین طرح کے
ہین ایک وہ نامۂ اعمال ہے کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوس چیز کو کہ اوسمین ہی وہ وہ نامۂ اعمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتھ خدا کی یعنی کفر
ہی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامۂ اعمال ہی کہ نہین چھوڑیگا اوسکو خدای تعالی اور بالضرور
حکم کریگا ساتھ اوسکی وہ ظلم بندون کا ہی آپس مین یہان تک کہ بدلا لیوے حکم الٰہی بعضا انکا بعض سے یعنے فیصل کرے اللہ مظلومون پر ساتھ راضی
کرنی مدعیون اونکی کی پس وہ بمنزلہ بدلہ لینی کی ہوگا قائم مقام دیت کی دنیا مین اور تیسرا وہ نامۂ اعمال ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتھ اوسکے
یعنے اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری اور وہ یہی ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کے
حقوق مین پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کے اور اگر چاہی درگذر کری اوس سے اور عذاب نکرے
اوسپر **ف** پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہین بخشا جانے گا اور باقی موقوف
ہی مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کری چاہی بخشدی الخ **وعن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاک
ودعوۃ المظلوم فانما یسأل اللہ حقہ وان اللہ لا یمنع ذا حق حقہ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نکر کہ تجھ پر بددعا کری اسلیے کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق
اللہ تعالی نہین منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی بالضرور دیتا ہی صاحب حق کو حق اوسکا **وعن** اوس بن شرحبیل انہ سمع رسول اللہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی مَعَ ظَالِمٍ لِیُقَوِّیَهٗ وَهُوَ یَعْلَمُ اَنَّهٗ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ روایت ہی اوس بن شرحبیل سے
کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور مدد کرے اوسکی تاکہ قوت دیوے اور تائید کرے اوسکی حالانکہ وہ
شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلے گا وہ شخص اسلام سے یعنے کامل ایمان سے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اِنَّ الظَّالِمَ
لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ بَلٰی وَاللّٰهِ حَتَّی الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ فِیْ وَکْرِهَا هُزَالًا بِظُلْمِ الظَّالِمِ رَوَی الْبَیْهَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ
الْاَرْبَعَةَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق ابو ہریرہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہیں ضرر پہنچاتا مگر نفس اپنے کو
یعنی ضرر اوسکا اوسیکو ہی اور نہیں غیر کو تب کہا ابو ہریرہ نے ہان یعنی غیر کو بھی ضرر پہنچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی
بیچ گھونسلے اپنے کے دبلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کے نقل کیں بیہقی نے چاروں حدیثیں شعب الایمان میں ف حباری ساتھ پیش ح کی ایک جانور ہی کہ اوسکو
تغدری کہتے ہیں یعنی باز کہتا ہی خدای تعالی مینہ کو بسبب شومی گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہیں بسبب اوسکی انسان اور جانور یہانتک کہ حباری بھی اور
تخصیص کی اوسکی سبب یہ ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہی واسطے دانہ پانی کی تلاش میں یہانتک کہ دیکھا ہی کہ اوسکی پیٹ میں سے حبۃ الخضرا نکلا ہی کہ وہ بطم
کی سوا اور کہیں نہیں ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنے کی جگہ میں اور بصرہ میں کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گھونسلے کو دیکھا ہی کہ ایسی جگہ ہوتا ہی
کہ مسافت اوسمین اور پانی کی جگہ میں چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سے پانی پیکر آتا ہی پس ثابت ہوا کہ بڑی دلیل ہی قحط پڑنے اور مینہ کے
باران نہ پڑنے پر اور اوس شخص کی جسنے کہا کہ ظالم ضرر نہیں کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر میں نقصان مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت میں
اپنا ہی نقصان کرتا ہی اور مظلوم کیلئے ایسا نقصان ہی کہ جسکا اجر پاویگا اور بدلا اوسکا لیویگا اور ابو ہریرہ نے اوسکو ساتھ قرینہ کے کہ اوس مقام میں
مشتمل ہوا عموم پر حمل کرکے بیان کیا اور غالب یہ ہی کہ یہ قول ابو ہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا اوسنے
استنباط کیا کہ باز رکھنا مینہ کا شومی ظلم کی وارد ہوا ہی اور اوس سے لازم آتا ہی نقصان پہنچنا حیوانات کو

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

باب بیچ بیان امر معروف کے ف معروف عرف سے ہی جسکے معنی پہچاننے کی یعنی وہ چیز کہ بھلی لگتی ہی شرع میں اور
شرع ساتھ اوسکی وارد ہوئی ہی مثل آشنائی کہ اوسکو پہچانتی ہیں اور مقابل اوسکی منکر ہی جو ضد اوسکی ہی یعنی جو بھلی نہ لگتی ہو شرع میں کہ نہ وارد ہوئی ہو
ساتھ اوسکی شرع جیسے کہ بیگانہ کہ نہیں اوسکو پہچانا اور جب یہ معلوم ہو کہ شرح باب النہی عن المنکر نہ لکھا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجودیکہ اکثر کتابوں میں
دونوں اکٹھے آئے ہیں اور بعضے حدیثوں میں بھی کہ اس باب میں مذکور ہیں بیان نہی منکر کا ہی اور شاید کہ ترک اسکا کیا کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو بھی ۱۲

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا
فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی سعید خدری سے
اونہوں نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکھے تم میں سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کرے اوسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے
یعنی مثلا باجے توڑ ڈالے اور نشہ کی چیزیں بہا دیوی اور غصب کی چیز مالک کو دلوا دیوے پس اگر طاقت نہ رکھے ہاتھ سے تغیر کرنیکی بسبب ضعف یا خوف کے کہ کوئی اوسکا حاکم ہی
پس تغیر کرے ساتھ زبان اپنی کے اور منع کرے یعنی نصیحت کرے اور ڈراوے اور وعظ سے پس اگر استطاعت نہ رکھے اس تغیر زبانی کی پس تغیر کرے ساتھ دل اپنے کے یعنی
برا سمجھے دل میں اوسکو اور ارادہ رکھے کہ اگر تغیر کر سکتا ہاتھ اور زبان سے تو تغیر کرتا اور عداوت اور کنارہ
کشی اوسکی کرے حالانکہ منکر اور بلا رضا کی ہو اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کے سست تر ہی ایمان کا یعنی یہ کمتر ہی ف یعنی یہ
سلسلہ ایمان کا ہی اونچی کہ اگر ہوتی ایمان کی قوی تو قادر ہوتا اوپر انکار قولی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کے اوپر انکار

یہی ہیں یعنی یہ کہ جو شخص قادر ہو اس پر ہی انکار کرنا ہی ضعیف ترین اہل ایمان کا ہی یعنی اگر ہو او وہ قوی ایمان میں تو منع کرتا او سپر اور متوجہ ہے او سکی حدیث مشہور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر اور کہا ہی بعضے علما ہمارے نے کہ امر اول واسطے امرا کے ہی اور دوسرا واسطے علما کے اور تیسرا واسطے عوام کے اور بعضون نے کہا کہ معنی او سکی یہ ہین کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے یعنی ضعیف ترین مراتب ایمان کا ہی یعنی جب دیکھی ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہی دین میں بالضرورۃ اور منکر ہو کر اوسکو اور راضی ہو ساتھ اوسکے اور اچھا جانے اوسکو تو ہو گا کافر پہر جاننا چاہئے کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اوسکا اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف بہی تابع ہی اوس چیز کی کہ حکم کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے یعنی اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بہی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بہی مستحب ہے اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر کی یہ ہی کہ نہ باعث ہوں فتنہ کی جیسے کہ جانا گیا اوس حدیث سے اور شرط یہ ہی کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان کرے کہ وہ نہیں قبول کرے گا تو واجب نہیں لیکن مستحسن ہے واسطے ظاہر کرنے شعائر اسلام کے اور نفع میں شامل ہی ہر ایک کو یعنی ہر ایک امر بالمعروف اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا ہو چاہئے خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جانا چاہئے کہ نہیں واجب امر معروف کی شرط نہیں ہے کہ کسی کرنیوالا خود بہی کرتا ہو اور پرہیز اوسکی درست ہو یعنی کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب ہے پس اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے واجب کا جائز نہیں ہو گا اور یہ جو کلام اللہ میں آیا ہی لم تقولون ما لا تفعلون پر تقدیر تسلیم کے وارد ہوا ہے واسطے امر معروف و نہی منکر ہی کے مراد اوس سے زجر اور منع کرنا نکرنے سے ہی نہ کسی سے یعنی مراد یہ ہی کہ آپ کیوں نہیں عمل کرتے اور یہ مراد نہیں ہے کہ کیوں نہیں لوگون سے کہتے اس میں شبہ نہیں کہ اگر آپ کریں تو بہتر ہی اسلئے کہ جو شخص آپ عمل نہیں کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہیں کرتا اور کہا نووی نے کہ امر معروف و نہی منکر ثابت ہے کو روجب ہے ساتھ کتاب و سنت اور اجماع امت کے اور نہیں مخالف ہوئی ہے بعضی روافض سوا اونکا کچھ اعتبار نہیں اور جسکی کہا واجب الکفایہ اور مخاطب ہے قبول کیا واجب اسکی ہم سے ساقط ہو گیا اور بعد او سکی کچھ او سپر الزام نہیں اور کہا ہی علما نے کہ فرض ہے وہ کسی بطریق کفایہ کی ہی اور جو کوئی قادر ہو او سپر اور ترک کرے اوسکو بلا عذر تو گنہگار ہی اور کبہی فرض عین بہی ہو جاتا ہی جیسے کہ ایسی جگہ پر ہو کہ نہیں جانتا ہی اوسکو کوئی سوا اوسکے یا نہیں قادر ہی اوس کی ازالہ پر کوئی سوا اوسکے جیسے کہ کسی اپنی بیوی کو یا بیٹی کو بدکاری کرتی تو خاص اسی پر فرض عین ہی اور نہیں ساقط ہوتا ہی مکلف سے بگمان اسکی کہ نہیں فائدہ کریگا بلکہ واجب ہے او سپر کرنا اوسکا فان الذکری تنفع المؤمنین و ما علی الرسول الا البلاغ اور امر معروف و نہی منکر نہیں مخصوص ہی ساتھ حاکمون ہی کے بلکہ یہ اور لائم حاکم کا ہی او نہیں شرط نہیں ہی بلکہ عوام الناس کو بہی پہونچتا ہی کہ امر معروف اور نہی منکر کریں اگلی بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تہی حاکم پر اور مسلمان اوسکو جائز رکہتی تہی اور سرزنش نہیں کرتی تہی اونکو پہر امر معروف اور نہی منکر وہ کرے کہ عالم ہو اوس چیز کا کہ امر کرتا ہے اوسکا اور نہی کرتا ہی اوس سے اور یہ مختلف ہوتا ہی ساتھ اختلاف اوس چیز کی پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ کی مانند نماز اور روزہ اور زنا اور شراب اور مانند اونکی کی تو تمام مسلمان عالم ہیں اونپر انکار کریں شروع سے اور اگر دقائق افعال اور اقوال سے ہو اور قبیل کہ متعلق ہی ساتھ اجتہاد کے نہیں ہے عوام کو دخل او نہیں بلکہ انکار او سپر علما ہی کو پہونچتا ہی اور انکار متفق علیہ میں ہی اور مختلف فیہ میں انکار نہیں چاہئے مثلا جب غالب ہوکے کسی میں ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہی کہ امر معروف و نہی منکر بطریق نرمی کی کریں اور واسطی نصیحت کے تا تاثیر کرے اور ثواب پاوے اور نصیحت پوشیدہ کرے کہ اظہار کرنی نصیحت سے رسوا ہوتا ہے وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المدھن فی حدود اللہ والواقع فیھا مثل قوم استھموا سفینۃ فصار بعضھم فی اسفلھا وصار بعضھم فی اعلاھا فکان الذی فی اسفلھا یمرون بالماء علی الذین فی اعلاھا فتاذوا بہ فاخذ فاسا فجعل ینقر اسفل السفینۃ فاتوہ

فقالوا ما لك قال تأذيتم بي ولا بد لي من الماء فان اخذوا على يديه انجوه ونجوا انفسهم وان تركوه اهلكوه
واهلكوا انفسهم رواه البخاري اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حال اور مثال سستی
کرنی والی کی بیچ حدود اللہ کی اور پڑنی والی کی بیچ حدود اللہ کی یعنی کرنی والی گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کی ہی کہ ڈالی کشتی میں قرعہ ڈالا
یعنی جگہ کا قرعہ بنام جس کسی کے جو نکلا پس بیٹھا بعض کی عادت شرکا کی ہی پس ہوئی بعضی اونکی کشتی کی نیچے کے مکان میں اور ہوئی بعضی اوپر کی مکان
پس تھی وہ کہ نیچی کی مکان میں تھی کشتی کی گذرتی واسطے پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تھی پس ایذا پائی اوپر والون نی بسبب اسکی یعنی وہ کہ نیچے
سے آتا پانی لینی کی لیے اور اوپر والون پر گذرتا اور ہوتی ایذا پانی کا بسبب آنے کے پس لیا نیچی والی نی تبر اور شروع کیا کھودنا کشتی کی نیچی کی طرف
سی پس آئے وے اوپر والی اوسکے پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجھکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کھودتا ہی کہا نیچی والی نی کہ ایذا پائی تم نی بسبب میری آنے کی
گذرنی کی پر سامنے پانی کی اور ضرور ہی مجھکو پانی یعنی سی پس اگر پکڑین گے وے اوپر والی اوسکی ہاتھ کو نجات دینگی اوسکو اور نجات دینگی اپنی کو یعنی آپ بھی
اور ہلاکت سی اور اگر چھوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑین ہاتھ اوسکا اور کھودنے دین ہلاک کرینگی اوسکو اور ہلاک کرینگی آپکو نقل کی یہ بخاری نی

ف حدیث میں جو لفظ مداہن کا ہی اوسکے معنی ہین مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہی کہ ایک چیز خلاف شرع دیکھی اور تغیر نکری اوسکو
اور منع نکری اوس سے باوجود قدرت رکھنی کی اوسپر بسبب شرم کی یا اپنی تعلق کی یا کسی کی جانبداری کی یا طمع رشوت لینی کی یا بی پروائی کی دین میں
اور لغت میں مداہنت اور مدارات کی ایک ہی معنی ہین لیکن شرع میں مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضے جگہ مستحسن ہے اور مداہنت سی منع فرمایا ہی
اور فرق مداہنت اور مدارات میں یہ ہی کہ مدارات یہ ہی کہ واسطے حفظ دین کی اور نگاہ رکھنی کی تشویش وقت سی اوسکو دفع کرنی ظلم ظالمون کی کری اور مداہنت ہی کہ
واسطے حظوظ دنیا کی اور طلب منافع کی لوگون سی ہی اور بسبب بی پروائی کی دین میں کری اور مثال سستی کرنی والی کی بیچ حدود اللہ کی یعنے
بسبب قائم کرنی حدود کی یا بسبب منع کرنی کی گناہون کی کہتی ہی کہ جو گناہ موجب حد کی ہین اور ممکن ہے یہ کہ ہو مراد حدود سی مطلق
گناہ پس فرمایا ہین کہ مثال اور حال مداہنت کرنی والی کی حدود خدا مین اور کرنی والون کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کے
بیٹھنی کی لیے الخ یعنے تقسیم کیا اوسکی جگہون کو ساتھ قرعہ کی اور یہ قید اتفاقی ہی ایسی کہ نہیں متوجہ ہوتی یہ مگر ایک جماعت خاص میں کہ مالک ہین اوسکی ساتھ
شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم بسبب حکم مالک کشتی کی یا بموجب اجارہ غیرہ کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو بنظر لفظ بعض
لائی اور اشارہ ہی اسپر کہ اگر ایک ہو تو بھی امر ایسا ہی ہی اور اکثرون کی نزدیک تعمیم پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سے
پیشاب و پاخانہ ہی کہ نیچی کرتا اور اوپر لاتا ہی تا دریا میں ڈالی اور لانی میں اوپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹھاتا اون کا اس صورت مین ظاہر تر ہی
حاصل کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیے یا پیشاب پاخانہ پھینکنے کی لیے اور اوپر والی اوسکی جانے آنے سے ایذا پاتی ہین پس نیچی والی نی کشتی
کھودنی شروع کی تا وہان سی پانی لیوی یا پیشاب غیرہ ڈالی پہر ایسے مین کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی تک بنا بر جرت اور عادت اور بیان واقع اور
تقریب کی واسطے کشتی کی ہی اور مقصود بیچ بیان حال اور مثال مداہنت کی یہ ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑین الخ اور معنی یہ ہین کہ اسی طرح اگر منع کرین لوگ
فاسق کو فسق سی اور باز رکھین اوسکو اوس سی تو خلاص ہونگی اوسکو اور اپنی تئین عذاب سی اور اگر چھوڑ دینگی اوسکو گناہ ہی کی حالت
میں یعنی منع نکرینگی اوسکو تو ہلاک کرینگی اوسکو بھی اور اپنی تئین بھی اور اوتریگا ان سب پر عذاب اور یہی معنی ہین قول اللہ تعالی کی و اتقوا
فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پہونچیگا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونھون نی تم میں سے خاص کر یعنی
بلکہ تم سبکو پہونچیگا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مشکر نیوالی کو اللہ تعالی کی حدود میں ساتھ اوس

شخص

شخص ہے کہ اوپر کی درجہ میں ہی کشتی کی اور مشابہت دی حدود میں پڑنے والے کو یعنی گناہ کرنے والے کو ساتھ اوس شخص کے کہ کشتی کے نیچے کی درجہ میں ہو اور
مشابہت دی اوسکی ہلاکت یعنی مستغرق ہونے کو اوس درجہ والے کی سوراخ کرنے کو اور دینی گناہوں کو ساتھ کھولنے اوسکے سوراخ کشتی سے
اور تعبیر کیا منع کرنے والے کی منع کو گناہ کرنے والے کی ساتھ پکڑنے ہاتھ اوسکے کی اور ساتھ منع کرنے اوسکے سوراخ کرنے کو اور تعبیر کیا اس سے کہ نجات
دینے کو ساتھ خلاصی پانے منع کرنے والے کی اور منع کیے گئے کی اور تعبیر کیا منع نہ کرنے والون کی منع نہ کرنے کو ساتھ چھوڑ دینے کی اور تعبیر کیا ہلاک ہونے گناہوں کو جو وہ چھوڑے
منع کیا اور گرنے والون کی گناہوں کو ساتھ ہلاک کرنے اوپر کی والون کو اور نیچے کی والون کو اور کشتی عبارت ہے اسلام سے کہ گھیری ہوئی ہی دونون فرقون کو اور یہ
مثال ہے منع کرنے والون کی فرقہ کو واسطے بہلائی کی طرف دیکھنے کی اصل اور خیر ہے کہ مذکور ہیں ایسے نمونوں پر اور منع کرنے والے گناہ کرنے والون کو واسطے سبکی کہ
وہ ناقص ہیں اگر چپکے رہے تو ہی ہون ہلاک ع **وعن** اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بالرجل يوم
القيامة فيلقى في النار فتندلق اقتابه في النار فيطحن فيها كطحن الحمار برحاه فيجتمع اهل النار عليه فيقولون اي فلان
ما شانك اليس كنت تامرنا بالمعروف وتنهانا عن المنكر قال كنت امركم بالمعروف ولا اتيه وانهاكم عن المنكر واتيه
متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاوے گا ایک شخص یعنی حکم جاری تھا جس میں منع منکر
اور معروف ونہی منکر کا دن قیامت کے پس ڈالا جاوے گا آگ میں پس نکل پڑینگی انتڑیاں اوسکی آگ میں پس پھرے گا ساتھ انکے یعنی پھیری کا گرد
اونکے جیسا پھرا کرتا ہے گدھا ساتھ چکی اپنی کے پس جمع ہونگے دوزخی یعنی فاسق اوسکے پاس پس کہینگے اے فلانے کیا ہے
حال تیرا کیا نہیں کہتا تھا تو ہمکو ساتھ نیک کام کے اور منع کرتا تھا تو ہمکو بری کام سے کہے گا تھا میں کہتا تمکو ساتھ نیک کام کے اور آپ نہ کرتا تھا میں اوسکو
اور منع کرتا تھا میں تمکو بری کام سے اور آپ کرتا تھا میں اوسکو نقل کی یہ مسلم اور بخاری نے **ف** پہلی معلوم ہو چکا ہے کہ یہ سزا سبب عمل نہ کرنے کے اور حکم کرنے کے
ہوگی نہ سبب امر و نہی کرنے کی کہ اگر یہ بھی نہ کرتا تو زیادہ اس سے مستحق عذاب کا ہوتا سبب ترک دونون کے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن
المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عذابا من عنده ثم لتدعنه ولا يستجاب لكم رواه الترمذي روایت ہے حذیفہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے البتہ امر کروگے تم ساتھ نیکی کے اور البتہ منع کروگے بری بات سے
یا قریب ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سے پھر البتہ دعا مانگوگے تم اور نہ قبول کی جاوے گی تمہاری دعا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی
قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون میں سے ہونے والی ہی یا امر معروف و نہی منکر تم سے یا عذاب ہوگا تمپر اللہ کیطرف سے یعنے اگر امر معروف و نہی منکر
نہ کروگے تو عذاب بھیجے گا خدا تعالی تمپر پھر دعا کروگے تم اللہ تعالی سے اوسکی دفع کی لیے پس قبول نہیں کیجاوے گی دعا تمہاری یعنی اور عذاب بلا میں دعا سے
احتمال دفع ہونیکا کبھی ہے لیکن جو عذاب امر معروف و نہی منکر کی ترک کرنے پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہیں رکھتا اور دعا اوس میں قبول نہیں ہوتی اور روایت
کی ہے بزار اور طبرانی نے کتاب اوسط میں ابو ہریرہ سے کہ البتہ امر کروگے معروف کا اور البتہ منع کروگے منکر سے یا البتہ مسلط کرے گا اللہ تمپر شریر تمہارے کو
پھر دعا کرینگے نیک تمہارے اور نہیں قبول کیجاوے گی دعا اونکی روایت ہے **وعن** العرس بن عميرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا عملت الخطيئة
في الارض من شهدها فكرهها كان كمن غاب عنها ومن غاب عنها فرضيها كان كمن شهدها رواه ابو داود اور روایت ہے عرس بن عمیرہ
اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ کیے جاوین گناہ زمین پر پس جو حاضر ہوا اون گناہوں کو یعنی اگرچہ دل سے برا جانا ہو
مانند اوس شخص کے ہے کہ غائب ہے اوس سے یعنی اور نہ جانا اوسکو اور جو شخص کہ غائب ہو اوس سے یعنی اور جانا اوسکو پس راضی ہوا اوس سے یا اچھا جانا اوسکو وہ ہوگا مانند اوس

شخص کے ایمان سے ہوا گناہوں میں یعنی اور نہ برا جانا اوسکو نقل کی یا برا جانا دل کی **ف** یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونیکی دل ہی پر ہے تو جب ایک چیز
کو کہ وہ ناخوش ہوئی دل سے تو حقیقت میں اوس سے غائب ہے اگرچہ بظاہر حاضر ہوا اور جب اوس سے دل سے خوش ہو حکم حاضر میں ہے اگرچہ بظاہر غائب ہے
وعن ابی بکر الصدیق قال یا ایہا الناس انکم تقرؤن ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم
من ضل اذا اہتدیتم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا منکرا فلم یغیروہ یوشک
ان یعمہم اللہ بعقابہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ وفی روایۃ ابی داود اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی
یدیہ اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب وفی اخری لہ ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم
لا یغیرون الا یوشک ان یعمہم اللہ بعقاب وفی اخری لہ ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی ہم اکثر ممن یعملہ اور حضرت
ابی بکر صدیق سے روایت ہی کہ کہا انہوں نے اے لوگو تحقیق تم پڑھتے ہو یہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا
تمکو جو شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ یاب ہو تم یعنی اس آیت کو پڑھتے ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونے پر عمل کرتے ہو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
اور نہی منکر کا سمجھتے ہو واجب نہیں ہی ایسی کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکھیں ایک چیز خلاف شرع کو پس نہ
تغیر کریں اور منع نکریں اوس سے قریب ہے کہ گھیر لیوے انکو خدای تعالیٰ اپنے عذاب میں نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو اور ایک روایت ابی داود کے
یوں ہے کہ جب دیکھیں لوگ کسیکو ظلم کرتے پس نہ پکڑیں ہاتھ اوسکا قریب ہے کہ گھیر لیوے اون سبکو خدای تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داود
کی یوں ہی کہ نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے اون میں ساتھ گناہوں کے اور قدرت رکھتے ہوں وہ قوم اوسکی تغیر کرنے پر پھر تغیر نکریں اوسکی یعنی ہاتھ اور زبان سے
مگر قریب ہے کہ گھیر لیوے اون سبکو اللہ تعالیٰ ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داود کی یوں ہی کہ نہیں کوئی قوم کہ کئے جاویں اونمیں گناہ حالانکہ
وہ قوم زیادہ ہوں اون لوگوں سے کہ کرتے ہیں گناہ **ف** یعنی جب یہ لوگ کہ نہیں کرتے گناہ زیادہ گناہ کرنیوالوں سے ہوں اور منع نکریں اون کو
گناہوں سے تو اللہ سبکو عذاب میں پکڑیگا اسلیے کہ یہی حکم قدرت میں ہی کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہیں قدرت رکھتے ہیں کم پر اور
اصل مدار قدرت پر ہی کم ہوں یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ پکڑے یعنی جو کہ ترک کرنی نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو ترک کرنا اوسکا
کیونکر جائز ہو پس آیت عام و مطلق نہیں بلکہ مخصوص اور مقید ہی ساتھ اسکی کہ لوگ اوسکو نہ سنیں اور اونمیں تاثیر نکرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش ہو
ہو جیسی حال لوگوں کا اخیر زمانہ میں ہوگا منقول ہی کہ یہ آیت لوگوں نے ابن مسعود کے آگے پڑھی اونہوں نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمہارا زمانہ
اس آیت کا نہیں ہے اسلیے کہ اسمیں لوگ سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں ولیکن اخیر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ نہیں سنینگے
یہ آیت اونکی باتوں کی خبر دیتی ہی اور حدیث ابی ثعلبہ کے آگے آتی ہی وہ بھی دلالت کرتی ہی اس مضمون پر اور بعضے مفسرین کہتے ہیں کہ
مراد اوپر آیت میں انکار و نہی منکر ہی اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہی اور مراد
انفسکم سے مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو اپنے پر اصلاح آپس کے ضرر نہیں کرتی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگے تم اور گناہوں سے
منع کرتے رہوگے اور بعضے آیت کی یہ ہیں کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسوں کی گناہوں سے پس جب محافظت کی تمنے اپنی نفسوں کے
نہیں ضرر کریگی تمکو جب ہو تم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتھ کرنے ممنوعات کی جبکہ راہ یاب ہوے تم
طرف بچنے کی گناہوں سے **وعن** جریر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من
رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیہ ولا یغیرون الا اصابہم اللہ منہ بعقاب

قبل ان یموتوا رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی جریر بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
کہ نہیں کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم میں کرتا ہو گناہ قدرت رکھتی ہو وہ قوم اوپر کہ تغیر کریں اوسکو اور غالب ہوں اوس شخص پر اور نہ تغیر کریں مگر
پہنچاتا ہی انکو اللہ اپنے پاس سے یا بسبب تغیر نکرنے کی عذاب پہلی اس سے کہ مریں نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی دنیا میں جس سے
معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنے امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا میں بھی پہنچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہوں کے
کہ عذاب ہونا اونپر دنیا میں لازم نہیں ہے **وعن** ابی ثعلبۃ فی قولہ تعالی علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم
فقال اما واللہ لقد سألت عنها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنکر حتی
اذا رأیت شحا مطاعا وهوی متبعا ودنیا مؤثرة واعجاب کل ذی رأی برأیه ورأیت امرا لا بد لك منه فعلیك نفسك
ودع امر العوام فان وراءكم ایام الصبر فمن صبر فیهن قبض على الجمر للعامل فیهن اجر خمسین رجلا یعملون مثل عمله
قالوا یا رسول اللہ اجر خمسین منهم قال اجر خمسین منكم رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے
بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسوں کو نہیں ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ پاؤ تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو
قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا میں نے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا ترک کریں مقتضای اس آیت کے امر معروف اور نہی منکر کو
پس فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھ امر معروف کی اور منع کرو منکر سے یہانتک کہ جب دیکھی تو ایسی بخیلی کہ اطاعت بخل کی لوگوں میں کی جاوے یعنی فرمان
برداری اوسکی کی جاتی ہی اور دیکھی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکھی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکھی تو خوش کرنا
اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا اور پیروی نفس اپنے کا ہونا اور دیکھی تو ایک امر کو کہ چارہ
اوس سے جدائی نہیں ہے تجکو اوس امر سے یعنی ان صورتوں میں لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکھ نگاہ اپنی کو گناہوں سے اور چھوڑ دے امر عوام کو اور تعرض
نکر اونسے اور گوشہ پکڑ اونسے اسلئے کہ تحقیق آگے تمہارے آخر زمانہ میں ایسے دن آنیوالے ہیں کہ اونمیں صبر کرنا چاہئے البتہ ان ایام کی بدخلقی اشد ہیں
کہ ہوئی آج کے دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کریگا اون ایام میں گویا کہ ہاتھ میں لیا انگارہ واسطے عمل کرنیوالے کی شریعت اور
احکام دین پر اون ایام میں اجر ہے پچاس شخصوں کا کہ عمل کرتے ہیں مانند عمل اوسکی کہا صحابہ نے کیا ہے مثلا ہمیں میں سے اوسکی ہی بلا میں اونمیں
ایام ان ایام میں کہا اصحاب نے یا رسول اللہ کیا لیے ہے اجر پچاس شخصوں کا ہمیں سے ہوں فرمایا اجر پچاس شخصوں کا تم میں سے ہے نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** دیکھی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کی ہے طرف اوسکو خواہش نفس تیری کی صفات بد ہے کہ اگر درمیان لوگوں
کی آویگا اور رکھے نہیں رہی تو تجکو اختیار بحکم طبیعت کے تو نہیں پڑیگی تو اس صورت میں کنارہ کرنا اونسے ہی لازم ہی کہ برائی میں نہ پڑے تو کذا فی ال
طیبی اور بعضے حواشی میں لکھا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ مراد اس سے سکوت ہے اعتراض ہے بسبب عاجز ہونے کی نہی منکر سے اور یہ معنی موافق ہیں اوسکے
کہ بعضے نسخوں میں واقع ہوا ہے بعد الیک منہ ساتھ یای تحتانیہ کی یعنی لا طاقۃ لک علیہ کی یا مراد یہ ہو کہ دیکھی تو کار ضروری کہ احتیاج ہے
تجکو اوسکی اور چارہ نہیں ہے اوس سے اگر امر نہی کریگی تو وہ امر ضروری فوت ہو اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکھے تو بعضے لوگوں کو
گناہ کرتے اور ضروری ہے تجکو سکوت بسبب عاجز ہونے تیری کے تو نگاہ رکھ اپنی نفس کو گناہوں سے اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول رہ ساتھ نفس اپنے
کی اور چھوڑ امر لوگوں کا طرف اللہ تعالی کی اسلئے کہ اللہ تعالی نہیں تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی کی اور ہاتھ میں لیا انگارہ
یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب دین کی مانند مشقت صبر کرنیوالے کی اوپر پکڑنے انگارے کی اپنی ہاتھ میں الا اخیر اس حدیث سے فضیلت آخرت کے

ہدایت پائی ہی صحابہ پر بس صحبت میں اور اسی سبب سی ہی یہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں ہی اور شیخ ابو عمر و بن عبد البر صاحب کتاب استیعاب کہ مشاہیر محدثین سے ہی اس مسئلہ میں کلام کیا ہی اور کہا کہ ممکن ہے کہ بعد از صحابہ کی کوئی پیدا ہو کہ بیچ مرتبہ بعضوں کی ہو یا زیادہ اور ساتھ حدیثوں کے کہ بیچ اونکی سمجھی جاتی ہی دلیل لایا ہی اور مختار جمہور کا خلاف اسکی ہی اور خلاف اسکا اون صحابہ میں ہی کہ ایمان لائی ہین اور اپنی وطن کو چلی گئی اور زیادہ اس سے صحبت نہیں رکھی نہ وہ اصحاب کہ اونہوں نی صحبت زیادہ حضرت سے کی اور شب و روز خدمت میں تھی اور آثار و انوار صحبت کے جمع کیے تھی اور باوجود اسکی شرف صحبت تمام صحابہ میں باقی ہی اور اس فضیلت میں کسیکو اونکی ساتھ مشارکت نہیں ہی اور قوت القلوب میں کہا ہی کہ ساتھ ایک نظر کی اوپر جمال مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑتی وہ چیز کھلتا ہی اور وہ کاربراری ہوتی ہی کہ اوروں کو ساتھ چلوں کے حاصل نہو واللہ اعلم۔ **وعن** ابی سعید الخدری قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا بعد العصر فلم یدع شیئا یکون الی قیام الساعۃ الا ذکرہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ وکان فیما قال ان الدنیا حلوۃ خضرۃ وان اللہ مستخلفکم فیہا فناظر کیف تعملون الا فاتقوا الدنیا واتقوا النساء وذکر ان لکل غادر لواء یوم القیمۃ بقدر غدرتہ فی الدنیا ولا غدر اکبر من غدر امیر العامۃ یغرز لواؤہ عند استہ قال ولا یمنعن احدا منکم ہیبۃ الناس ان یقول بحق اذا علمہ وفی روایۃ ان رای منکرا ان یغیرہ فبکی ابو سعید وقال قد رایناہ فمنعتنا ہیبۃ الناس ان نتکلم فیہ ثم قال الا ان بنی آدم خلقوا علی طبقات شتی فمنہم من یولد مؤمنا ویحیی مؤمنا ویموت مؤمنا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت کافرا ومنہم من یولد مؤمنا ویحیی مؤمنا ویموت کافرا ومنہم من یولد کافرا ویحیی کافرا ویموت مؤمنا۔ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا کھڑی ہوئی ہم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمانی کو بعد عصر کی پس نہیں چھوڑی کوئی چیز یعنی ضروری متعلق دین کی کہ ہونی والی تھی قیامت تک مگر کہ ذکر کیا اوسکو یاد رکھا اوسکو جس شخص سے کہ یاد رکھا اور بھول گیا اوسکو کہ بھول گیا یعنی احوال اور رہتا بعضوں نے یاد رکھا اور بعضوں نے فراموش کیا اور تہا بیچ اوس چیز کی کہ فرمایا یہ کہ تحقیق دنیا شیرین سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا میں پس دیکھنی والا ہی کیونکر عمل کرتی ہو تم آگاہ ہو پس بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سی اور ذکر کیا آنحضرت نے کہ تحقیق واسطی ہر توڑنی والے عہد کی نشان کھڑا ہوگا دن قیامت کے موافق عہد شکنی اوسکی کی دنیا میں یعنی جسقدر عہد شکنی زیادہ ہوگی ویسا ہی نشان بلند ہوگا تاکہ پہچانا جاوے بسبب اسکے روز قیامت کے درمیان خلقت حق و باطل کی لیے نشان گاڑا جاوے اور سب پہچانا جاوی اور نہیں ہی کوئی عہد شکنی بزرگ تر عہد شکنی حاکم عام کی سی گاڑا جاویگا نشان اوسکا نزدیک مقعد اوسکی کی یعنی واسطے ذلت و فضیحت اوسکی کی فرمایا آنحضرت نی اور نہ باز رکھی کسیکو تم میں سی ہیبت آدمیوں کی یہ کہ کہی بات حق کی جبکہ جانے حق کو یعنی چاہی کہ کلمہ الحق کہنی میں خوف و لحاظ کسیکا نکری اگر خوف ہلاک کا نہو اور اگر ہو تو رخصت ہی اور ایک روایت میں ہی یعنی بجائے کہنی حق کی یہ ہی الفاظ عبارت ہی کہ منع نکری کسیکو ہیبت لوگوں کی جب دیکھی خلاف شرع تغیر کرلی اوسکی پس روئے ابو سعید اور کہا کہ تحقیق دیکھا ہمنے خلاف شرع کو پس باز رکھا ہمکو ہیبت لوگوں کی نے بولنی سی اوس میں پھر فرمایا پیغمبر خدا نے خبردار ہو تحقیق اولاد آدم کی پیدا کی گئی اوپر جماعتوں مختلفہ اور اقسام و مراتب متفاوتہ کی پس بعضی اون میں سی وہ ہین کہ پیدا کیے جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین یعنی تمام عمر مومن وقت سے تمیز کے تا آنکہ مرتی ہین مومن اور بعضی اون میں سی وہ ہین کہ پیدا کیے جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہی کافر اور بعضی اون میں سے وہ ہین کہ پیدا کیے جاتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور بعضی اون میں سی وہ ہین کہ پیدا کیے جاتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن **ف** دنیا شیرین ہے کہ مذاق طبیعت میں مزہ اوسکا لذیذ معلوم ہوتا ہی اور سبز ہی کہ اہل ظاہر کی آنکھوں میں رونق اور

بہت پیارا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون کی کہا کہ اب چیز سرمہ کو خضرا اور کہتی ہین سبب مشابہ ہونی کی ساتہ خضراوات یعنی سبزیون اور ساگون اور ترکاریون کی بیچ جلدی جاتی رہتی ہی اور کم ٹہیرتی ہی اور آگے بیان ہی کہ اور غدار دنیا کا کہ لوگون کو ساتہ اوسکی تو انکہ ہوتی ہو تو گویا کہ دنیا اور حسن و جمال نعمت ہی کی ذریعہ کرتی ہی اور تہوڑا سا جاتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی حق تعالی آسکی یہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہین ہین تمہاری بلکہ اللہ کی ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اوسکی ہو تصرف مین اونکی یعنی ہین کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگون کا کہ پہلی تم سی تہی زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی یہ متہا پس دیکہتی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کسطرح تصرف کرتی ہو اموال مین اور کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتہ احوال گذری ہوؤن کی اور تصرف کرتی ہوؤن کی اموال مین بچو دنیا سی یعنی بار رکہی جتنا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نفع ہو آخرت مین اور بچو عورتون سی یعنی اونکی مکروفریب سی اور محبت سی کہ باعث ہو اوپر جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی ہی اور مراد امیر عامہ سی ظلمی ہی کہ غالب ہوا ہی امور مسلمانون پر اور اونکی شہرون پر اور عام لوگون نی اوسکو امیر کیا اور پشیمان اونکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و عقد کی کہ علماء اور ارکین وقت ہین اور ابو سعید جو رونی کلام کو رکر کر تو غرض اونکی یہ تہی کہ ہم ہی اولویت ترک کہی ہی والا اونہون نی یہی عمل کیا تہا بعضے حدیثون پر کہ جن مین اجازت تہی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر در صورت عاجز ہونی اور زمانہ ضعف ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تہی باوجود کمال قوی ہونی اونکی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکہتی تہی انکار حق کی نسبت اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہ جفا کی تو وای ہی حال ہماری کہ سلاطین اور امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے اور علمای عاملین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کی اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون کی انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہین ہے کہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹہی رہنی گہرون کا ہی اور قناعت کرنی کا قوت لا یموت پر اور پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن ماں باپ کی ماں پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی بیچ مین پیدا ہوتا ہی یہ پہلی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان کی اوسکی طرف ہوتی ہین مگر باعتبار علم الہی کی اوسکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر ماں باپ سی پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین پس یہ منافی نہین ہی اوس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ الحدیث کہ مراد اوس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہ ہو کوئی مانع یا باعث گمراہی جیسی کہ دلالت کرتی ہی آخر حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کی ہی والا بعضے ان مین سی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتے ہین مومن اور بعضے ان مین سی پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمین نہین ذکر کین اس لیے کہ مقصود اس سے یہی کہ اعتبار خاتمہ کا ہی اور وہ جانا گیا اوس سی کہ ذکر کیا اِحاطہ عِبرت **قال** وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ بَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُونُ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ قَالَ اتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلَى انْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَذَكَرَ الدَّيْنَ فَقَالَ مِنْكُمْ مَنْ يَكُونُ حَسَنَ الْقَضَاءِ وَإِذَا كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى وَخِيَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَحْسَنَ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَجْمَلَ فِي الطَّلَبِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ إِذَا كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَسَاءَ الْقَضَاءَ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَفْحَشَ فِي الطَّلَبِ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ وَأَطْرَافِ الْحِيطَانِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ

هذا فيما مضى منه رواه الترمذي کہا ابو سعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کا پس فرمایا کہ بعضے آدمی تم میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے جلد غضب میں
جلد جاتا ہے غضب اس کا یعنی تو جلد غصہ میں آجاتا ہے لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہے پس ایک ان دونوں میں سے بدلا دوسری کی ہے یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری
ہے اور جلد جاتا رہنا خصلت اچھی ہے پس اچھی خصلت مکافات بری کی کرتی ہے ایسا شخص نہ مستحق مدح کا ہے مطلق اور نہ مستحق برائی کا بلکہ بیچ بیچ ہیں واسطے برابر ہونے دونوں حالتوں کے
اسی میں جو اوسکے حق میں کہا جاوے گا کہ یہ بہتر ہیں لوگوں میں اور نہ کہا جاوے گا کہ برا ہے یہ شخص اور بعضا ان میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے غصہ دیر میں اور جاتا ہے غصہ اس کا دیر میں
پس یہاں بھی ہے ایک ان دونوں خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسری کی یعنی اگرچہ غصہ آتا ہے دیر میں پر جاتا ہے لیکن دیر میں جاتا رہتا ہے یہاں بھی بیچ بیچ ہیں اور
بہتر تمہارے وہ ہیں کہ دیر غصہ آوے اور جلد جاتا رہے اور بدتر تمہارے وہ ہیں کہ جلد آوے غصہ اور دیر کر جاوے فرمایا حضرت نے آگاہ رہو تم غصہ کرنے سے
اسلیے کہ وہ ایک آگ ہے یعنی دشمن یعنی حرارت غریزیہ ہے بصورت جلیہ جلتی ہے مانند انگارہ آگ کی کہ پوشیدہ ہے بیچ انگیٹھی نفس کے اور دل بنی آدم کے یعنی غالب آتی ہے
اوس وقت غلبہ غصہ کا کہ عقل کو وہاں مجال تصرف نہیں کیا نہیں دیکھتے تم طرف پھولنی رگوں گردن غصہ والے کی اور سرخی آنکھوں اوسکی کی یعنی یہ اثر حرارت
اور جوشش بخارات غلیظ کا ہے اور وہ سبب پھولنی رگوں کا ہوتا ہے جیسا کہ پایا جاتا ہے یہ وقت حرارت طبیعت کی تپ میں پس ظاہر ہے عنوان باطن سے
پس جو شخص کہ پاوے کچھ اسمیں سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہیے کہ لیٹ جاوے پہلو پر اور لگا رہے ساتھ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نے تقاضا قرض کا یعنی احوال
واقسام قرض کا اور قرض ادا کا اور قرض خواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم میں سے وہ ہے کہ اچھا ہوتا ہے ادا کرنے میں یعنی جسکے ذمہ ہوتا ہے اوسپر قرض درحالیکہ ہوتا ہے
قرض خواہ اوسکی یعنی سختی کرتا ہے طلب کرنے میں یعنی نہیں رعایت کرتا ادب کے اور ایذا دیتا ہے اوسکی تقاضا کرنے میں اور تشدد کرتا ہے طلب کرنے
میں پس یہ شخص اوسکی ادا میں تو نیک ہے اور طلب میں بد پس ایک ان دو خصلتوں میں سے مقابل ہے دوسری کی اور بعضا ان میں سے وہ ہے کہ ہوتا ہے بُرا ادا
کرنے والا دین کا اور اگر ہو اوسکا کسی پر اچھی طرح اور سہولیت سے طلب کرتا ہے یعنی لینے دینے میں برا ہے اور طلب میں نیک پس ایک ان دو خصلتوں
میں سے مقابل ہے دوسری کی اور بہتر تمہارے وہ ہیں کہ جب اون پر ہو اچھی طرح ادا کریں اور اگر ہو اونکا کسی پر اچھی طرح طلب کریں اور بدتر تمہارے وہ
لوگ ہیں کہ جب ہو اون پر بری طرح ادا کریں اور اگر ہو اونکا کسی پر سختی کریں اوسکی طلب کرنے میں آنحضرت نے خطبہ میں نصیحتیں بیان فرمائیں
یہانتک کہ جس وقت ہوا آفتاب کھجور کی درختوں کی سروں پر اور دیواروں کے کناروں پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں
باقی رہا ہے زمانہ دنیا سے بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذر گیا ہے مگر جیسا کہ باقی رہا ہے اس دن تمہارے سے بہ نسبت دن ماضی کی کہ گذر گیا ہے اوس سے نقل کیا
یہ ترمذی نے **ف** وقت آنے غصہ کے لیٹ جانے کو اسلیے فرمایا کہ یاد آوے اوسکو کہ اصل میری مٹی ہی ہے مجھکو تکبر کرنا نہ چاہیے بلکہ تواضع کرنی چاہیے
اور اس لیٹ جانے کو بہت دخل ہے دفع غضب میں **وعن** ابی البختری عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لن یهلک الناس حتی یعذروا من انفسهم رواه ابو داؤد اور روایت ہے ابی البختری سے کہ نقل کی ایک شخص سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہلاک ہونگے لوگ یہانتک کہ بہت ہوں گناہ
اور عیب اونکی ذاتوں اور نفسوں کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** لفظ یعذروا ساتھ پیش یا کے اور جزم عین اور زیر ذال کے اعذار سے ہے صحاح میں ہے کہ اعذر
بہت یا عیب گناہ ہوتا اور قاموس میں ہے اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ و عیوبہ اور حقیقت کلمہ کی یہ ہے کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اوسکی کی ہے اور جب
کسیکے گناہ اور عیب بہت ہوے بیچ عذاب کرنی حق تعالیٰ کی اوسکو اور نہی کرنی لوگوں کی اوسکو منکرات سے جاتی رہی عذر پس اوسنے
بسبب کثرت گناہوں اور عیبوں کی سلب و ازالہ عذر کا کیا اور اعذار بمعنی صاحب عذر ہونے کی بھی آتا ہے اور یہ معنی بھی یہاں درست ہیں یعنی
ہلاک نہونگے لوگ یہانتک کہ واسطے رفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سے تاویل میں تیز ہوں اور عذر فاسد پیدا کریں اور بعضی روایتوں میں یعذروا ساتھ

نزدیک حق کی بھی آتی ہی عذر سی سلامت رہتی ہیں کی یعنی معذور رکھا اوسکا معنی یہ ہیں کہ ہلاک نہ ہونگی لوگ یہان تک کہ معذور رکھین ملامت کرنی والون اور
منع کرنیوالون کو اپنی خواہشون سی یعنی ملامت کرنیوالی اپنی اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنی مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی یہ ہونا
تو یہی ہون گی یہ ہوا کہ ہلاک ہوا لوگون کا برتقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب کے تمثیل جزا و منع اور نہی کی اونسی ہوا اور **وعن عدی**
بن عدی الکندی قال حدثنا مولی لنا انہ سمع جدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی
لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروہ فاذا فعلوا ذلک
عذب اللہ العامۃ والخاصۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی کی ہی کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہمارے نی
کہ اوس نی سنا دادا میری سی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تھا کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب
کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنی بعضون اونکی کی یعنی اگر بعضی قوم مین سی گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہان تک کہ دیکھین اکثر
خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکھتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس نہ تغیر کرین اوسکو پس جب کرین اکثر
اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کی عذاب کریگا خدای تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی شرح اشعۃ میں **ف** یعنی
بعضون کو بسبب کرنی گناہ کی اور اکثرون کو بسبب انکار کرنی اور منع کرنی کی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم وآکلوہم وشاربوہم
فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض فلعنہم علی لسان داود وعیسی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطروہم اطرا رواہ الترمذی وابو داود وفی روایتہ قال
کلا واللہ لتامرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتاخذن علی یدی الظالم ولتاطرنہ علی الحق اطرا ولتقصرنہ علی
الحق قصرا او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنہم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور ہفتہ کی شکار کرنی مین اور سوا اونکی مین منع کیا اونکو
علما اونکی نی یعنی اول پس نہ باز آئی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چھوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی اونکی علما نی اونکی بیچ مجلسون
اونکی کی یعنی گنہگارون کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ ہوی اونکی یعنی مداہنت کی اور آپس مین اختلاط رکھا پس خلط کیے خدای تعالی نی اوس تاثیر
دلون بعضون اونکی کی ساتھ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی اون کو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تھی اور جو ساکت اور مصاحب تھے
اونکی اوپر زبان داود اور عیسی بیٹی مریم کی لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکی کی تھی حدون سی یعنی بسبب اسکی کہ
کھینچا اونھون نی گناہون کو طرف کفر کی ساتھ حلال جاننی اور مانند اونکی کی اور بسبب ہمنشینی کی گناہون سی اور بسبب اچھا جاننی گناہ
کرنیوالون اونکی سی کہا ابن مسعود نی پس اٹھ بیٹھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھی تکیہ کیی ہوئی یعنی پہلو پر یا پشت پر تکیہ لگائی ہوئی تھی پہلی کہنی پس
تکیہ چھوڑ کر سیدھی ہو بیٹھی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤ گی تم عذاب سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری ہی اوسکی ہاتھ مین یہان
تک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا
آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پاؤ عذاب سی باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہو اوروں کو بات اچھی اور منع کرو
بری بات سی اور پکڑو ہاتھ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یا کر دیگا البتہ ماری گا اور خلط

کریگا اللہ تعالی دلوں بعضوں تمہاری کے بعضوں پر پھر لعنت کریگا اللہ تم کو جیسا لعنت کی تھی بنی اسرائیل کو یعنی ہوگی نظر ان کی گناہوں پر یعنی ایک زمانہ نوبت
مین سے ہونی والی ہی تحقیقا **ف** جناب رسالتمآب کا ترجمہ ملا علی اور شیخ دونوں نے یہی لکھا ہی جو لکھا گیا اور ملا علی نے ابن ملک سے یہ نقل کیا ہی کہ الفاظ
ہو بعض مین بسبب ہمسایگی کے یعنی سیاہ کریگا اللہ دل انکے کہ نہیں گناہ کیا تھا انہوں نے بسبب نحوست گناہگاروں کی پس ہوگی دل سب ہونگے
سخت اور دور قبول کرنی حق اور خیر اور رحمت سے بسبب گناہوں اور مخالطت بعض انکی کی بعض سے **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال رایت لیلۃ اسری بی رجالا تقرض شفاھھم بمقاریض من نار قلت من ھؤلاء یا جبرئیل قال ھؤلاء
خطباء من امتک یامرون الناس بالبر وینسون انفسھم رواہ فی شرح السنۃ والبیھقی فی شعب الایمان وفی روایتہ
قال خطباء من امتک الذین یقولون ما لا یفعلون ویقرؤن کتاب اللہ ولا یعملون اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکھا مین نی شب معراج مین کتنے ایک شخصوں کو کہ کتری جاتی تہین ہونٹ انکے آگ کی مقراضوں سے کہا مین نی کہ کون ہیں
یہ ای جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کی کہتے تھی لوگوں کو ساتھ نیکی کی اور بہولتے تھی اپنی جانوں کو یعنی آپ عمل
نکرتی تھی اور لوگوں کو حکم کرتی تھی عمل کا نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین آیا ہے
کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہتی تہی وہ چیز کہ نہین کرتی تہی اور پڑہتی تہی کتاب اللہ اور نہین عمل کرتی تہی **ف** یہ سزا بسبب عمل
نکرنی کی ہوئی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم الآیہ اور جیسا فرمایا آنحضرت نی ویل للجاہل مرۃ وویل
للعالم سبع مرات اور جیسا کہ وارد ہوا ہی حدیث شریف مین اشد الناس عذابا یوم القیامۃ عالم لم ینفعہ اللہ بعلمہ **وعن** عمار بن یاسر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزلت المائدۃ من السماء خبزا ولحما وامروا ان لا یخونوا ولا یدخروا
لغد فخانوا وادخروا ورفعوا لغد فمسخوا قردۃ وخنازیر رواہ الترمذی اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی قوم پر آسمان سی روٹی اور گوشت اور حکم کیے گئی یہ کہ نہ خیانت کرین
یعنی ساتھ کھانے کے چھپا کے نہ اٹھا لے جاوین یا اکثر کی خبر لینی ہی اور نہ ذخیرہ کرین واسطی کل کی یعنی واسطی دن کی کہ پیچھے آوی خوان کی اوترنی کے دن سے
پس خیانت کی اونہوں نی اور ذخیرہ کیا اور اوٹھا رکھا کل کی لیے پس تبدیل کی گئیں صورتیں اونکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
ظاہر یہی ہے کہ بڑے اونمیں کے بصورت بندروں کی ہوئی اور جوان بصورت سوروں کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ تصیب امتی فی آخر الزمان من سلطانھم
شدائد لا ینجو منہ الا رجل عرف دین اللہ فجاھد علیہ بلسانہ ویدہ وقلبہ فذلک الذی سبقت لہ
السوابق ورجل عرف دین اللہ فصدق بہ ورجل عرف دین اللہ فسکت علیہ فان رای من یعمل الخیر
احبہ علیہ وان رای من یعمل بباطل ابغضہ علیہ فذلک ینجو علی ابطانہ کلہ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شان یہ ہی کہ پہنچین گی امت میری کو اخیر زمانہ مین انکی بادشاہوں کی بلائیں اور سختیاں یعنی رنج کے
یا دنیا کی بابت نہین نجات پاویگا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سی پہنچی مگر وہ شخص کہ پہچانا اوس نی دین خدا کو یعنی دین خدا سے
واقف ہے پس جہاد کیا اوس سلطان یا شیطان کی مکر و فریب سے جمع کیا اوسنی درمیان علم وعمل کی اور کمال اور تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اور ساتھ تفصیل
اوسکی کی اصول و فروع سے اور عمل کیا واسطی نفس اپنے کی اور پر اوس چیز کی کہ تقاضے ہی اوسکو امر شرع پس جہاد کیا اور مشغول کرنی اعادہ اور انا

خدا کی ساتھ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت کے بیان کی اور ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکو قدرت قوت اور ساتھ دل اپنی کی یعنی دل سے برا جانا
وقت عجز کی پس یہ وہ شخص ہے کہ پہلی پونچا واسطے اوسکی کمال ثواب اور نیکیان اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنے دین
خدا کا لیکن ایک رتبہ کمتر اول سی پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو حق جانا اور کیا ساتھ دل اور زبان کی ندامت کی ساتھ بسبب عدم ساتھ قوت
مقابلہ کی چونکہ تصدیق کا دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی تو تصدیق کی ساتھ تصدیق کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا
لی پھر دیکھا چپ رہا اوپر قبول کی اوسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کی پھر بیان کیا حال مصنف نے وہ کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہی یہ وہ شخص کسی کو کام
نیک کرتا ہی دوست رکھتا اوسکو بسبب نیکی اور اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو بسبب اوسکی پس یہ شخص نجات
پاتا ہی بنا بر پوشیدہ رکھنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ گروہ ہے جسنے دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت جہاد دین
خدا میں پس تحقیق کی کوشش نے بیچ مجاہدہ کی ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سے اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا
دین اللہ کا وقت پہچاننا اور سکوت کیا پس کوشش کی اوسمین مگر بقدر ایمان اپنی کی کہ مکروہ رکھنا دل سے ہی اور یہی کہا ہے حدیث میں
فذلک اضعف الایمان پس یہ تینوں قسمیں مردوں عارف اور پہچاننے والوں دین کی ہیں متفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط
اور تیسرا ظالم جیسا کہ آیۃ کریمہ میں ہی فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات تیسری کو بسبب ادنی تقصیر کی ظالم فرمایا اور دوسرے
میانہ اور اول کو سابق اور یہی تینوں برگزیدہ درگاہ کی ہیں جیسا کہ اول آیت میں فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ
اور سوا ان جمیع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہیں اور خصلت فاضل یعنی بہتر کو بولتی ہیں کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر میں یعنی سبقت کیا ہی لوگوں پر
اس کام میں پس حاصل یہ کہ یہ شخص سابق ہیں بالخیرات سی یعنی ہوا کہ سبقت لیگیا حاصل کرنی سعادتوں دنیا اور آخرت میں اور بشارتوں میں ساتھ جنا اور
ثواب کی اور توفیق طاعت عبادت میں اس میں اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی والسابقون السابقون یعنی جو کہ نیوالی درمیان مراتب کمال اور تکمیل کی اور
درجات علم وعمل کی اور تعبیر کی اولئک المقربون یہ لوگ مقرب ہیں شرح **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل علیہ السلام ان اقلب مدینۃ کذا وکذا باھلھا فقال یا رب ان فیھم عبدک
فلانا لم یعصک طرفۃ عین قال فقال اقلبھا علیہ وعلیھم فان وجھہ لم یتمعر فی ساعۃ قط روایت ہے
جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ عز وجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہ کہ الٹ دے شہر ایسے
اور ایسے کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی ہی ساتھ اہل اوسکی کی پس کہا جبرئیل نے اے رب میری تحقیق ان لوگوں میں بندہ تیرا ہی فلانا
کہ نہیں گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظہ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے الٹ دے بستی کو اوسپر اور انپر اسلئی کہ منہ اوس بندہ کا نہیں متغیر ہوا
بسبب میری اور بسبب بے حرمتی کی ایک ساعت کو **ف** حاصل یہ کہ نہیں ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالے گناہ کی ایک
ساعت کیسے اور سمجھ فرق ہی کہ اگر ایک بار بھی غصہ ہوتا اسکے لئے تو در گذر کیا جاتا بیہقی نے شعب الایمان **وعن ابی سعید** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یسأل العبد یوم القیمۃ فیقول ما لک اذ رأیت المنکر فلم تنکرہ قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیلقی حجتہ فیقول یا رب خفت الناس ورجوتک روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی
شعب الایمان اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ عز وجل پوچھیگا بندہ کو دن قیامت کے پس فرماویگا کیا ہوا
تجھکو جب دیکھا تونے بات خلاف شرع کو پس انکار کیا تونے اوسپر یعنی تغیر کیا تونے اوسکو اپنی زبان اور ہاتھ سی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس

سکھایا جاویگا وہ جہت اپنی بری مدد سے ترک کرین انکار کی جو ابدہ کرینگا اسے اوسکی نجات دیگا یہ کلام ہی کہ اب پھر زیادہ مین کون سی انپر کی تحقیق نہیں
نہ تغیر کرسکا زبان اور ہاتھ سی اور امید رکھتا تھا مین تیری عفو و مغفرت کی اوتوکل کرین یہ تمنی ہی روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اسمین اشارہ ہی اسکا
گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اعتماد ہی کرم رب پر کہ اپنے فضل سے احتمال ہی یہ کہ ہو یہ اوس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی ایذا اور غلبہ
اور نہ قدرت رکھتا ہو اوسکی دفع کرنیکی اپنی نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سی اسکو سبب غلبہ اور دبدبہ لوگون
کی ترکی کو جائز ہی اور امید عفو کی ہی اور یہ مین کہ ہو الیسی و ضیع اور بیہقی پر جو ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع مین پس نہین عتاب
کیا جاویگا اوسپر اور نہیں محتاج ہی سکھانی حجت کا بلکہ یہ اوسکی حق مین ہی کہ تقصیر کیا اوسنی اور الہام کریگا اوسکو اللہ یہ معذرت
وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ
وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ
إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لُزُومًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھ مین ہی کہ تحقیق کام شرع اور نا شرع پیدا کیے جاویں
یعنی بصورت آدمیوں کی مانند تمام اعمال کی کہ وہی جاوینگی واسطی لوگون کے یعنی اونکی کہ کیا ہی اونکو دن قیامت کے پس نیک شرع بشارت
یعنی خوشخبری دیگا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دیگا اونکو بھلائی کا اور اپر خلاف شرع پس کہیگا یعنی اپنے
یارون کو دور ہو مجھسے اور نہیں طاقت رکھینگے یہ واسطی اوسکی یعنی اوس سی جدا ہونیکی مگر لگا رہنا نقل کیا یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین
ف یعنی جدا اوس سی نہیں ہو سکینگی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہی اوس سے الگ نہیں ہو سکینگی اور عمل نیک کا عمل صالح ظاہر ہونگی اچھی صورت
میں اور خوشبو دار قبر میں اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتھ صیغہ مونث کی ہی اوپر بنا مجہول کی اور ایک
نسخہ میں ساتھ صیغہ مذکر کی ہی اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ تثنیہ خلیقہ کا ہی تانیث کی لیے نہیں بلکہ مبالغہ کی لیے ہی اور معنی یہ ہیں کہ یہ دونون نوع مخلوقات
سی کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیے **کِتَابُ الرِّقَاقِ** رقاق جمع رقیق کی ہی معنی
یعنی نرم کرنیوالی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہیں کہ لوگونکی سننے سے دل مین نرمی پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہیں دلمین کہ بیزار دنیا اور
رغبت آخرت اوس سی حاصل ہوتی ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نعمتیں ہیں کہ فریب کھوتا کھاتی ہوئی ہیں اون مین بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کیا یہ بخاری نے **ف** یعنی ان
دو نعمتون مین بہت لوگ کھوٹی میں پڑے ہیں کہ قدر اونکی نہیں جانتی اور رغبت اونکی نہیں کرتی ہیں اور بیچ معاملہ اونکی کی نقصان کھاتی ہیں جیسی کہ
بیچ معاملہ بیع و شرا کی کوئی فریب کھاتا ہی اور متاع کو سستا بیچتا ہی اور نقصان اوٹھاتا ہی وہ دو نعمتیں یہ ہیں صحت بدن امراض سی اور خالی ہونا وقت کا
شواغل سے اور تشویشات سی پس قدر ان نعمتوں کی لوگ نہیں پہچانتی یعنی کام آخرت نہیں کرتی ان دونون کو فرصت کو غنیمت نہیں جانتی جس وقت
کہ بیمار ہوتے یا ساتھ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہوں تب قدر اونکی جانتی ہیں جیسا کہ کہا ہی عارف نے النعمۃ اذا فقدت عرفت یعنی
اسکی یہ ہیں کہ نہیں پہچانتی قدر ان نعمتوں کی بہت لوگ کہ نہیں کرتی ہیں ان میں اعمال نیک دونون سعادتوں کے کہ محتاج ہونگی اونکی آخرت میں اور
نادم ہونگی اوپر ضائع کرنی عمرون اپنی کی وقت جاتی رہنی اونکی کی اور نہیں نفع دیگی اونکو ندامت جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ہو تلک

آخرت کی نعمتیں یاد آئیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر دنیا میں کہ نہیں یاد کیا اونہوں نے اللہ کو اوس میں انتہی **وعن** المستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ ما الدنیا فی الآخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع رواہ مسلم اور روایت ہی مستورد بیٹی شداد کی سی کہا اونے کہ سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی قسم ہی خدا کی نہیں ہی مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتوں اور زمانہ کی مقابلہ میں آخرت کی یعنی نعمتوں اور ایام اوسکی کی مگر مانند ڈالنی ایک تمہاری کی انگلی اپنی کو دریا میں پس چاہی کہ دیکھی ساتھ کسی چیز کی پہر آتی ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی کس قدر پانی اوسمین لگتا ہی دریا میں سی کچھ نہیں لگتا سوای رطوبت یا ایک آدہ قطرہ کی پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہی بہ نسبت آخرت کی اور یہی تمثیل ہی واسطی سمجہانی لوگون کی والا فانی کو غیر متناہی کی ساتھ کچھ نسبت نہیں خلاصہ یہ ہی ایسی تمثیلات کلام ہی باوجود قلت و حقارت کی کچھ نسبت رکہتا ہی دنیا سی اور دنیا آخرت سی بقدر ہی نسبت نہیں رکہتی پس حاصل یہ کہ تمام دنیا سریع الزوال کی نعمتون پر مغرور ہو اور اوسکی کمی اور تنگی پر جزع فزع اور شکوہ کری بلکہ کہی اللہم لا عیش الا عیش الآخرۃ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہی ایک بار دن احزاب اور ایک بار حجۃ الوداع میں پس جانیکہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہی اور دنیا ایک ساعت ہی پس صرف کری اوسکو طاعت میں **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بجدی اسک میت فقال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء قال فواللہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک بکری کی بچہ چہوٹی کان والی پر یعنی کان اوسکی چہوٹی مری ہوئی پر پس فرمایا کون تم میں دوست رکہتا ہی کہ یہ ہووی اوسکی لیی بدلی ایک درم کی یعنی کوئی ہی تم میں جو اسکو ایک درم کو خریدی پس عرض کیا اصحاب نی کہ نہیں دوست رکہتی ہم کہ ہماری لیی یہ ہو بدلی کسی چیز کی فرمایا آنحضرت نی قسم خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہی نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سی نزدیک تمہاری نقل کی یہ مسلم نی **ف** مقصود اس سی حقیر کرنا ہی دنیا سی اور رغبت دلانی ہی بیچ بی رغبتی میں اوسکی کہ جب دنیا اس کل قدر حقیر ہی تو اوس چیز کی کہ دوست کیا ہی اوسکو بیچ کی کر بطولی ارسال کی حاصل یہ کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اوسمین یہ ہی کہ محبت الدنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی میں ہوتا ہی اوسکی اعمال میں خلل ہمیشوں فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی میں مشغول ہوتی ہی اوسکو آخرت چنانچہ ایسی کہا ہی بعضوں بلیغوں نے صاحبان یقین سی کہ جیسی دوست رکہا دنیا کو نہیں چاہیں گی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا دنیا کو نہیں پایا کرینگی اوسکو تمام منفسد **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ ہی مومن کا اور بہشت ہی کافر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی دنیا مشابہ قید خانہ کی ہی مسلمان کی لیی کہ محنت اور شدت کی جا ہی اوسمین اوسکی خواہشات نفسانی اپنی سی تمتع چاہتا ہی اور مشقت طاعات کا تحمل ہوتا ہی یا تنگ ہی میدان دنیا اوسمین ہمیشہ چاہتا ہی کہ اوس سی نکلی اور میدان ملکوت میں جولانی کری اور بمنزلہ بہشت کی ہی کافر کی لیی کہ ساتھ لذتون اور شہوتون کی اوسمیں مشغول ہی اور نہیں چاہتا اوس سی نکلنا اور بعضی کہتی ہیں مراد یہ ہی کہ دنیا مانند قید خانہ کی ہی مومن کی لیی بہ نسبت اون نعمتوں اور بہشتوں کی کہ طیار کی گئی ہیں اوسکی لیی آخرت میں اور مانند بہشت کی ہی کافروں کی لیی مقابلہ میں عذاب دوزخ کی کہ تیار کیا گیا ہی اوسکی لیی آخرت میں یعنی مومن ہرچند کہ دنیا میں لذت و نعمت میں رہی ہنوز کم ہی ہی اور آخرت میں بہتر اس سی پاویگا اور کافر ہرچند محنت میں دنیا میں رہی آخرت میں بدتر حال اوسکا اس سی ہوگا چنانچہ مشہور ہی کہ ایک یہودی نی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکہا کہا کہ تمہاری نانا صاحب

چکھا ہی الدنیا سجن المومن وجنة الکافر دیکھو کہ صادق آتی ہی نسبت میری اور تمہاری تم تو گھوڑی پر چلی جاتی ہو اور میں قید میں آئی ہوں اور میں ہلاکو
اور طرح طرح کی تکالیف فقر و فاقہ میں گرفتار رہتا ہوں آپ کی یہی جواب ... بعض کی نقل کیا گیا ہو مؤلف **وعن انس** قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يظلم مؤمنا حسنة يعطى بها في الدنيا ويجزى بها في الآخرة واما الكافر فيطعم
بحسنات ما عمل بها لله في الدنيا حتى اذا افضى الى الآخرة لم تكن له حسنة يجزى بها رواه مسلم
اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں ضائع کرتا ہی مومن کی نیکی کا ثواب دیا جاتا ہی یعنی مومن کو تمام
بھلائیاں بسبب اوس نیکی کی دنیا میں یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیرہ ذلک نعمتیں بدلہ دیا جاوے گا بسبب اوسکی آخرت میں اور کافر پس کھلایا
جاتا ہی یعنی دیا جاتا دنیا میں بسبب نیکیوں کی کہ کی ہیں واسطے اللہ کے یعنی کھلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند اوسکی یہاں تک کہ جب
پہونچیگا طرف آخرت کی نہوگی اوسکی لیے نیکی کہ جزا دیا جاوے بسبب اوسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت میں جنت
اور ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا میں بھی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق میں اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی
آفات ناگوار چیزوں سے اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیے تو بدلا اوسکا تمام دنیا ہی میں پا جاتا ہی اور آخرت میں اوسکا بدلا نہیں دیکھتا اور
اوسپر ثواب نہیں پاتا اور مقتضے مقابلہ کا وہی ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث میں کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیوں کا دنیا میں ساتھ انواع محنت
مشقت و بلاؤں کی یہاں تک کہ جب پہونچیگا آخرت میں تو نہیں ہوگی اوسکی لیے برائی کہ عذاب دیا جاوے اوسپر اور مؤید ہی اسکی وہ روایت
کہ روایت کی ہی احمد اور ابن حبان نے کہ جب اتری یہ آیت من یعمل سوءا یجز بہ کہا ابو بکر نے کہ کون نجات پاوے گا ساتھ اسکی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بخشے اللہ تجھکو اے ابو بکر کیا نہیں بیمار ہوتا تو کیا نہیں رنج اوٹھاتا تو کیا غمگین ہوتا ہی تو کیا نہیں پہونچتی تجھکو بلا میں کہا
اونہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا پس یہی چیز ہی کہ بدلا اور سزا دیے جاتے ہو تم ساتھ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نے روایت کیا ہی کہ مصیبتیں اوپر
جزا ہیں دنیا میں جرم کی **وعن ابی هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حجبت النار بالشهوات و
حجبت الجنة بالمكاره متفق عليه الا عند مسلم حفت بدل حجبت اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ڈھانکی گئی ہی آگ دوزخ کی ساتھ شہوتوں اور لذتوں کے اور ڈھانکی گئی ہی جنت ساتھ سختیوں اور مشقتوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر
نزدیک مسلم کی لفظ حفت کا ہی بمعنی گھیری جانا کی بدل حجبت کی **ف** یعنی جب تم عادت کرو گے طاعات و عبادات پر اور پرہیز کرو گے شہوات
و لذتوں سے تحقیق دیکھو گے سختیوں میں اور مشقت کہ پہونچیں بہشت کو پہونچیں گے کہ یہی ہی کہ جو چیز کہ پردہ میں ہوتی ہی جب تک نہ پہونچیں اوسکو درمیان سے اوٹھا دینے جو چیز نظر آ
ہوگی پس چونکہ بہشت پیچھے پردہ مشقتوں کی ہی اول مشقتوں کو پہونچیں بعد میں ان کو گذر کر اور انکو کرنا پڑیگا تب بہشت کو پہونچیں گے اور اسی طرح
شہوات یعنی خواہش نفسانیات پردہ دوزخ کی ہیں جب شہوات کو پہونچیں اور انکی مرتکب ہوں دوزخ کو پہونچیں گے اور مراد شہوات سے شہوات حرام ہیں مانند شرب
اور زنا اور غیبت مانند انکی کی ہو اور مکروہ ... شہوات مباحہ کا موجب ... آگ کا اور مانع دخول بہشت کا نہیں ہی مگر البتہ مقام قرب سے روکنے والا ہی
ناگا ہی اور اسی جگہ سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہیں یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پہونچیں اور اوس میں
در آویں معرفت الٰہی کو پہونچیں گے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعس عبد الدينار وعبد الدرهم
وعبد الخميصة ان اعطي رضي وان لم يعط سخط تعس وانتكس واذا شيك فلا انتقش طوبى لعبد آخذ بعنان
فرسه في سبيل الله اشعث رأسه مغبرة قدماه ان كان في الحراسة كان في الحراسة وان كان في الساقة

لہ ان استاذن لم یؤذن وان شفع لم یشفع رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مال کو اپنی مقصود و مطلب کی بنا پر اس طرح
کہ لیتا ہے اوسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہیں صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف میں حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہے کیسا ہی ہوا اور جمع کرتا ہے اوسکو
اور بخل کرتا ہے ساتھ اوسکی حقوق میں اور دوستدار کپڑوں فاخرہ کا اور گرفتار ہے زیب و زینت میں بقصد تکبر و تجمل کے اور صفت اون لوگوں کی جو بندے
ہوئے زر اور کپڑے کا یہ ہے کہ اگر دیا جاوے زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوے ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ پیچھے مال لوگوں کی ہے جو حریص ہیں اوسکے
جمع کرنے میں سے اگر دیں راضی ہوا اور نہ دیں ناراض ہو کہ قال الطیبی اور ممکن ہے کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا ہو اور راضی ہونا اور غضب ہونا
اوس سے ہو اور گرو جائے تا کید کی ہے ہلاک ہو جاوے اور سرنگون ہو اور ذلیل اور خوار ہو جاوے ایسا شخص جو صفت کے ساتھ اوسکی پاؤں میں اوسکے نکالا
جائے یعنی جب پیش آوے محنت میں ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور سبب بیان کی بدحالی گرفتاروں دنیا اور حرص ہیچ کیا اوسکی مقابلہ میں ذکر طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہیں ساتھ جہاد کی اسد تعالی کی راہ میں بے پروائی میں دنیا اور زینت اوسکی سے اور دل ہو دنیا اور ظاہر پرستوں کی نظروں میں
خوار و ذلیل معلوم ہوتے ہیں پس فرمایا خوشحال ہو جیو واسطے اوس بندی کی کہ پکڑی ہوئی کہ رہی باگ گھوڑی اپنی کی واسطے جہاد کی راہ خدا میں
پراگندہ ہیں بال اوسکی گرد آلودہ ہیں پاؤں اوسکی اگر ہے بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی گرداوسکو آگے کی لشکر میں نگہبانی کی لیے مقرر کیا ہے تو ہوتا ہے
بیچ نگہبانی کامل کی یعنی نہ غافل ہوتا ہے نہ سوتا ہے بلکہ خوب ہوشیاری سے نگہبان رہتا ہے اور اگر ہوتا ہے پیچھی کی لشکر میں یعنی مقرر کرتی ہیں اوسکو
پیچھے کی لشکر میں نگہبانی کی لیے رہتا ہے پیچھی کی لشکر میں یعنی ہو وہ تابع اور فرمانبردار مسلمانوں کا ہے جو کچھ کہتے ہیں کرتا ہے اور جہاں کہتی ہیں
رہتا ہے تکبر اور اصرار نہیں کرتا اگر طلب کرتا ہے اذن لوگوں کی مجلسوں میں نہیں اذن دیا جاتا یعنی بہ سبب نہ ہونے مال و جاہ کی اور اگر سفارش
کرتا ہے کسی کی قبول نہیں کی جاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونے اوسکی کے لوگوں کی نظروں میں نقل کی بخاری نے ف بندہ
دینار کا الخ یہاں سے سبب ہے کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہے اسباب دنیا میں اگر مال اوسکی ملک میں ہو اور اوسکی دوستی میں گرفتار نہ ہو مذموم نہیں اور
خاص دینار اور درہم ہی کو اسلئے ذکر کیا کہ یہی دونوں نقد ہیں کہ حاصل ہوتی ہیں بسبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کی اور لفظ خمیصہ سیاہ زمین کی
اور پر اوڑھنے کی چادر سیاہ خط دار اور بعض کہتے ہیں کہ خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکی چاروں طرف نقش ہوتے ہیں اور خاص اسکو اسلئے ذکر کیا کہ اکثر اسکے
پہننے میں تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہے اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہے اوسکی طرف اور نہیں طاقت رکھتی ہے اوسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندے
اوسکی ہوتی ہیں اور نقش اور انتقاش کے معنی ہیں کانٹا پاؤں سے نکالنا یعنی جب شبہات و محنت میں کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پاؤں
سے نکالنا ادنی مرتبہ مدد کرنیکا ہے نفی کی اوسکی اس سے یہ وجہ ہو بطریق اولی نفی اور مقصود ہو گا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق مبالغہ شایستہ ہے کہ
کیا ہے بعض علماء نے اگر حمل کریں اوپر خبر دینی کی قبیح حال ان جماعت کے ساتھ ورسوائی اور ذلت و خواری اونکی بیچ دنیا اور آخرت میں تو بھی جائز ہے کیونکہ
نہیں پوشیدہ ہے یہ وجہ **وعن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مما اخاف علیکم
من بعدی ما یفتح علیکم من زھرۃ الدنیا وزینتھا فقال رجل یا رسول اللہ او یاتی الخیر بالشر فسکت حتی ظننا
انہ ینزل علیہ قال فمسح عنہ الرحضاء وقال این السائل وکانہ حمدہ فقال انہ لا یاتی الخیر بالشر وان مما ینبت
الربیع ما یقتل حبطا او یلم الا آکلۃ الخضر اکلت حتی اذا امتدت خاصرتاھا استقبلت عین الشمس فثلطت وبالت
ثم عادت فاکلت وان ھذا المال خضرۃ حلوۃ فمن اخذہ بحقہ ووضعہ فی حقہ فنعم المعونۃ ھو ومن اخذہ

بغیر حقہ کان کالذی یاکل ولا یشبع ویکون شہیدا علیہ یوم القیامۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ اون چیزون سے کہ ڈرتا ہون میں تم پر اے صحابیو اے امت پیچھے وفات اپنی کے
وہ چیز ہے کہ کھولی جاوے گی تم پر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاوے گی بھلائی برائی
کو یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور اموال کا بھلائی ہے پس کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ رہے حضرت یعنی
باعث انتظار وحی کی دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہم نے کہ تحقیق اوتاری جاتی ہے وحی حضرت پر کہا ابوسعید راوی نے پس پونچھا آنحضرت نے
اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت اوترنے وحی کے آتا تھا اور فرمایا کہاں ہے وہ شخص پوچھنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی یعنی
اور اچھا جانا اوسکو اس سوال میں اسلیے کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں لاتی بھلائی برائی کو یعنی رزق
اگرچہ بہت ہو جو بھلائی سے ہے اور اس سے برائی پیش نہیں آتی مگر بعارض بخل و اسراف کی اور تجاوز کرنی کی حد اعتدال سے یعنی نہ بہار سے
کر نہیں لگاتی مگر جو کچھ کہ خیر ہے لیکن فتنہ اور ہلاک در صورت سبب زیادہ کھانے کی ہوتا ہے جیسے کہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق جو چیز کہ اوگاتی
ہے بہار قسم گہاس سے وہ چیز ہے کہ مار ڈالتی ہے جانور کو پیٹ پھلا کر یا قریب ہلاک کی ہو جاتا ہے یعنی اگر نہیں تو قریب پہونچتا ہے یعنی ہلاک کے
مگر کھانیوالا جانور گہاس سبز کا اس طرح کہ کھائی گہاس یہانتک کہ تن گئیں کوکھیں اوسکی بیٹھا سامنے دہوپ آفتاب کے یعنی یہ عادت ہے جانور کی
کہ جب بہت کھانے سے پیٹ اوسکا پہول جاتا ہے تو آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہے جب کہ ہضم ہوتا ہے پیٹ ہضم ہوتا ہے اور جو کچھ اوسکی پیٹ میں ہوتا ہے
نکلجاتا ہے جیسے کہ فرمایا پس جگالی کی اور گوبر کیا اور پیشاب کیا یعنی پس ہلکا پیٹ کا جاتا رہا پھر پہرا طرف چراگاہ کی پس کھایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز
اور تروتازہ اور نرم و رنگین ہے کہ آنکھ میں اچھا معلوم ہوتا ہے اور لذیذ اور خوش مزہ ہے کہ لینا اوسکا دلمیں لذت زیادہ کرتا ہے پس جو کوئی کہ لیوے مال کو
ساتھ حق اوسکی کے یعنی بقدر احتیاج کی وجہ حلال سے اور رکھے اوسکو بیچ حق اوسکی کے یعنی مصرف اوسکی کی کہ واجب ہے یا مستحب پس اچھا مددگار ہے
وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوے اوسکو بغیر حق اوسکی کے ہوتا ہے مانند اوس شخص کی کہ کہاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور ہوگا وہ مال گواہ اوس پر بیچ
اسکی اسراف و حرص پر دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ و زینتہا عطف تفسیری ہے اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہ تشبیہ کیا گیا ہے
اسکی بابت ادا اوسکی شیرین اور سبزی اور پہر جلدی فنا ہو جاتی ہے اور معنی یہ ہیں کہ میں ڈرتا ہوں تم پر اس سے کہ کثرت اموال کھلی کی وقت فتح ہونے
شہروں کی باز رکھے تم کو اچھے اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگی تم میں اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال و جاہ کی اور اون چیزون کے
کہ تعلق ہے ساتھ ان دونوں کی لوازم امور دنیوی سے اور مانند روگردانی کی سامان تیار کرنی موت کی سے اور پہر پہرا کہ یعنی کہاتا ہے اور زیادتی کرتا
اور پیٹ سے کہ مار ڈالتا ہے اور پہر کہاتا ہے اور یہ مثل ہے حال اوس شخص کی کہ بعض اوقات میں افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہے اور قریب ہلاکت کے
پہونچتا ہے بسبب غلبہ شہوت اور حرص کی کہ مرکوز ہے بیچ طبیعت آدمی زاد کی لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہے اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہیں رہتا
اور سبب بیٹھنی کی آفتاب کی سامنے متوجہ ہو کر توبہ کرتا ہے اور ساتھ پاک کرنی نفس کی گناہوں سے علاج نفس بیچ کا کرتا ہے اور قسم پہلی کہ کہی دو چیز
کہ مار ڈالتی ہے الخ اشارہ ہے طرف حال اوس شخص کی کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور راہ دین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع استغفار
کی نہ پائی اور ساتھ قیاس ان دونوں تمیز کرنی کی ایک اور قسم معلوم ہوتی ہے کہ ایک وہ ہے کہ بہلا بہتہ گناہ پر نہ مارا اور گرفتار شہوت نفس کا ہوا
اور دنیا میں بیچ غیبت کی اول ظالم ہے اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا بہلائیوں کی زمین ایک ساتھ نیچے
اصلاح ہاتہ دنیا میں بہتا لودہ کیا اور دوسرا مقتصد نے آلودہ کیا لیکن دہو ڈالا اور تیسرا ظالم ہاتہ آلودہ ہی نہ سے کیا انہو نا بسد بین لک اسپر اشارہ کیا

طرف تفاوت سے ہوا آپس میں کی بیچ محبت مال کے اور صرف کرنی اوسکی کی بیچ لہو و لعب کے تحقیق یہ مال سبز ہے اور شیرین ہے جو کوئی لیتا ہی بغیر استحقاق کی طرف اوسکی اور خرچ
کیا اوسکو حرام میں اور خرچ کیا بیچ رضامندی رب کے نہیں اور مانند اوسکی کہ کھاتا ہی اور سیر نہیں ہوتا یعنی بسبب غلبہ مرض کے مانند اوس شخص کے ہے
کہ اوسکو جوع البقر ہو اور مانند اوس بیمار کے کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیر نہیں ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑک ہوتی ہی پیاس اوسکی اور بہت پیٹ
پھولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہے پس جو شخص کہ جانے منتر اوسکا جائز ہی لینا اوسکا ورنہ نہیں چاہیے لوگوں نے
کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہوں نے وہ یہ ہی کہ معلوم کری کہ کہاں سی لیتا ہی اوسکو اور کس جگہ میں خرچ کرتا ہی اوسکو نقل کیا اسکو مسلم نے وعن عمرو بن
عوف قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فوالله لا الفقر اخشى عليكم ولكن اخشى عليكم ان تبسط عليكم
الدنيا كما بسطت على من كان قبلكم فتنافسوها كما تنافسوها وتهلككم كما اهلكتهم متفق عليه اور روایت ہی عمرو بن
عوف سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں فقر سی ڈرتا میں تم پر یعنی ایسی کہ اوس میں سلامتی غالب ہے اور واللہ یہ تمہاری آئی لیکن
ڈرتا ہوں میں تم پر اس سی کہ فراخ کی جاوی گی تم پر دنیا یعنی بہت ہو گی تم مالدار فقیر ایکا سا یعنی ہلاک ہوو گی ساتہ انواع بلا کی جیسی فراخ کی گئی اون لوگوں پر کہ تھی
پہلی تم سی یعنی پس ہلاک ہوی وہ بسبب حرص کی لالچ اوپر سبب کمال رغبت کے مال میں پس رغبت کرو گی تم دنیا میں یعنی اختیار کرو گی اوسکو تم اور رغبت کرو گی
اوس میں نہایت جیسی کہ رغبت کی پہلی لوگوں نے اور ہلاک کری گی تمکو جیسی ہلاک کیا اونکو نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** سبب دنیا کا فراخی
دنیا سی کہ باعث غفلت ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی اوسکی کی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت میں ہے یا واقع ہونا
بیچ نزاع وخلاف کے کہ نوبت قتل و قتال کی پہونچی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقر سی یہ ہی کہ نہو اوسکی پاس تمام وہ چیزیں کہ اونکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین
اور بدن کی اور غنا سی مراد یہ ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب سرکشی اور غافل ہونی کی عبادت حق سے ہو وعن ابی هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا وفي رواية كفافا متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الٰہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت میں بجای لفظ قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف مراد آل محمد سی ذریت اور اہل بیت حضرت کے ہیں یا ابرار اور دوست آل حضرت کی اور قوت اوس قدر کمائی اوپنی کو کہتی ہیں کہ جو نگاہ
رکھی بدن کو اور قیام بدن ہو اوس سی اور بعضوں نی کہا کہ جان بچا رکھی اور کفایت کری رزق سی اور کفاف ساتہ فتح کاف کی وہ ہی کہ بچا
رکھی اور بی پروا کری سوال سی اور بعضوں نی کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہیں اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی بیان
ہی اوسکا کہ اکتفا ساتہ ادنی معیشت کی اولی ہی اور قبول کیا اللہ تعالی نی دعا حضرت کے بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگوں میں سی کہ ارادہ کیا برگزیدہ
کرنی اونکی کا اور جاننا چاہئی کہ کفاف مختلف ہوتا ہے ساتہ اختلاف اشخاص اور زمانوں اور احوال کی یعنی ایک قوم ہی کہ عادت ساتہ قلیل کھانی کی ہی جیسے کہ تین
روز یا زیادہ اوس سی بھوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک وقت میں دو تین بار کھاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہیں رکھتا
اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تھوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت میں زیادہ اوس سی طلب کرتا ہی
پس مقدار کفاف کی ضبط نہیں ہو سکتی اور محمود وہ ہی کہ بسبب اوسکی قوت طاعت پر ہو اور حرکات اوسکی قوت نہوں اور اس حدیث میں تنبیہ اور
ارشاد ہی امت کو کہ بیچ طلب کرنی زیادتی کی مشقت نہ اوٹھاویں اور مقدار قوت کی اوپر کفایت کریں اور حد اعتدال سی تجاوز نکریں اور
کہا ہی علما نی کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سی اور اگر کثرت مال سبب گمراہی اور اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بھلائیوں اور
عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی اوس سی وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یعنی تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت
کے یعنی بدون قدر کفایت کے اور دنیا میں اور سوال کی ہاجت نہ ہوئی اوسکو سوا اسکے اور قانع کیا اوسکو خدای تعالیٰ نے ساتہ اوس چیز کے کہ دیا ہی اوسکو قسم
رزق ہی اور راضی کیا اوسکو ساتہ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ
ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی
فخر کرتا ہی سبب اکثر ہونی مال کی اور تکبر کرتا ہی ساتہ نسبت کرنی اوسکی کی اور نہیں جانتا ہی حال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیز
ہین یعنی جو کچہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیے اوسکی مال میں سے تین خصلت میں ہی بلکہ لیکن ایک منفعت اون میں سی حقیقۃً اور باقی ہی اور منفعت صورت
میں ظاہر دنیا کی ہیں اور فنا ہونی والی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہاڑ ڈالی یا اسے دی پس ذخیرہ کی یعنی
عقبیٰ کی لیے اور وہ چیز کہ سوای اسکی ہی یعنی ذکر کی گئی کی قسم اور سوا اسی ہی مانند سونے چاندی اور زمین اور مکان اور نقدی اور جواہر اور مانند انکی کے
پس وہ جانے والا ہی اور ہی اور چہوڑ جانی والا ہی اوسکو واسطی لوگون کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذخیرہ کیا اشارہ ہی طرف اوسکی سے
کہ جمع کرنا مال کا حقیقت میں یہی ہی کہ بخشی یا صدقہ دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اسکا واسطی اوسکی حاجت کے قیامت میں وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ
فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتہ جاتی ہین
میت کی تین چیزین پس پہر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنی مکان کو اور چہوڑ آتی ہین اوسکو اکیلا اور ساتہ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتہ جاتی ہین
اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب کے یار اور جان پہچان اوسکی کی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکی کے
اور عمل اوسکی یعنی اچہی اور بری پس پہر آتی ہی اہل اور مال اوسکی اور ساتہ رہتی ہی اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کچہ
مترتب ہوتا ہی اوسپر ثواب و عذاب سی چنانچہ اسیلی کہا گیا ہی القبر صندوق العمل وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ
مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سی کون ہی تم میں سی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے
یعنی کون ہی کہ دوست رکہی یہ کہ اوسکی لیے مال نہو اور اوسکی وارث کی لیے مال ہو کہا اصحاب نے یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اوسکا
پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت میں وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی صدقہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا
وہ ہی کہ پیچہی چہوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نی **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیے مال ہو تو چاہیی کہ صدقہ دی اور آگی بہیجی لیے پیچہی نہ چہوڑی کیونکہ
جو کہ آگی نہیں بہیجا اور پیچہی چہوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہی اپنی مال سی اور علاوہ یہ ہی کہ بخل کرتا ہی
اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنی کی واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چہوڑ جاوے تو
افضل ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہی کہ اگر غنی وارثون کو تو چہوڑی تو بہتر ہی اس سی کہ محتاج چہوڑی کہ لوگون سی مانگتی پہریں

وعن مطرف عن أبيه قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ ألهاكم التكاثر قال يقول ابن آدم مالي مالي قال
وهل لك يا ابن آدم إلا ما أكلت فأفنيت أو لبست فأبليت أو تصدقت فأمضيت رواه مسلم اور روایت ہی مطرف
سے ہی نقل کرتے اپنے باپ سے یعنی عبداللہ بن شخیر سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ وہ پڑھتے تھے الہاکم التکاثر یعنی
باز رکھا تمکو اندیشہ آخرت کا ہی آپس کے فخر کرنے نے ساتھ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کے کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے
یعنی بیچ رد اور انکار اس کے قول کے اور نہیں حاصل ہوتا واسطے تیرے ای بیٹے آدم کے نفع اور نصیب مال سے مگر وہ چیز کہ کھائی تو نے پس فنا کی تو نے اور پہنی
تو نے پس پرانا کی تو نے یا صدقہ دی تو نے پس گذاری تو نے اور باقی چھوڑی آخرت کے لیے نقل کی یہ مسلم نے وعن أبي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ليس الغنى عن كثرة العرض ولكن الغنى غنى النفس متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں تونگری ہی بہت مال و متاع سے ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف یعنی ساتھ قناعت کے اور بے پروائی اور رعایت ہمت اور تنگی کی سوال سے اور ساتھ ترک کرنے حرص کے جسکا دل تعلق ہی ساتھ جمع
کرنے مال کی اور حریص ہے اوپر طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی بلکہ حرمان نصیب ہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتھ قوت اور کفاف کے اور دور ہے
حرص دنیا و طلبی سے غنی ہی اگرچہ مال نہ رکھے جیسے کہا گیا ہی تونگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ
غنائے نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس انسانی بدون اسکی محفوظ اور تونگر نہیں ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری سبب
کمال کے ہی نہ سبب مال کے بیت تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال کہ مال تا لب گور ست بعد از ان اعمال کما قال بعض ارباب الکمال نظم
رضينا قسمة الجبار فينا لنا علم وللأعداء مال فإن المال يفنى عن قريب وإن العلم يبقى لا يزال اور یہ بات معلوم
رہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی تم

الفصل الثاني

فصل دوسری وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يأخذ عني هؤلاء الكلمات فيعمل بهن أو يعلم
من يعمل بهن قلت أنا يا رسول الله فأخذ بيدي فعد خمسا فقال اتق المحارم تكن أعبد الناس وارض بما قسم الله لك
تكن أغنى الناس وأحسن إلى جارك تكن مؤمنا وأحب للناس ما تحب لنفسك تكن مسلما ولا تكثر الضحك فإن كثرة
الضحك تميت القلب رواه أحمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کون شخص ہے کہ سیکھے مجھ سے یہ کلمے کہ کہتا ہوں میں پس ان پر عمل کرے یا سکھاوے اوس شخص کو کہ عمل کرے اوپر کہا میں نے کہ سیکھتا ہوں
یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نے ہاتھ میرا پس گنیں پانچ چیزیں یعنی جیسے عادت ہی کہ ہاتھ پکڑتا ہے اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہیں پکڑ کر گنتی ہیں پس
فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزوں سے کہ حرام کی ہیں شارع نے اگر بچیگا تو ہوگا عابد تر لوگوں کا اور راضی
رہ تو ساتھ اوس چیز کی کہ قسمت کی ہی اللہ تعالی نے تیری اگر راضی ہوگا تو قسمت حق پر تو ہوگا تو تونگر تر لوگوں کا یعنی جب بندہ راضی
ہوا اپنے نصیب پر اور طمع و احتیاج زیادتی کی نہ ہوئی بے نیاز ہوا اور حقیقی تونگری کی یہی ہی اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنی اگرچہ برائی
کرے وہ تجھ سے ہوگا تو مومن کامل اور دوست رکھ سب لوگوں کے لیے وہ چیز کہ دوست رکھے تو اپنی نفس کے لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت کی
ہوگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو اور سخت کر دیتا ہے اوسکو غافل کرتا ہے یاد خدا سے نقل کی یہ احمد
اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف عمل کرے ... معلوم ہوا کہ حلال نفع ... اور شریف ... کیا اور پھر فهو المراد و کر نہ

بسبب تعلیم اوروں کی اور ہدایت کرنے لوگوں کی بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سے بھی درست ہے اور عبادت شامل
ہے تمام کرنے منہیات کو اور ترک کرنے مامورات کو اور عابد ترین لوگوں کا ایسی کہ نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے عہدہ فرائض
سے اور عوام لوگ ترک کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتے ہیں کثرت نوافل کی پس ضائع کرتے ہیں اصول کو اور قیام کرتے ہیں ساتھ
فضیلتوں کی پس بعض اوقات ہوتی ہے ایک شخص بیچ قضا نمازوں کی اور نفل ہوتا ہے اونکی ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش
کرتا ہے طواف اور نفل عبادتوں میں اور ہوتی ہے ایک چیز کو وہ باحقوق لوگوں کی اور کھلاتا ہے فقیروں کو اور بناتا ہے مسجدیں اور مدرسے
اور مانند انکی اور راضی ہو تو اخر پوچھا ایک شخص نے سید ابوالحسن شاذلی سے حال کیمیا سے پس کہا اونھوں نے کہ وہ دو کلمہ ہیں اول تو خلق کو
اپنی نظر سے اور قطع کر تو امید اللہ سے کہ دیوے تجکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت میں کیا ہے تیری اور کہا سید عبدالقادر جیلانی نے کہ جان تو کہ قسمت
نہیں فوت ہوتی کی تجسے بسبب ترک کرنے طلب کے اور جو چیز کہ قسمت میں نہیں ہے نہیں پہونچیگا تو اوسکو بسبب حرص کرنے تیری کی طلب میں بسبب
کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اوسکی تاکہ راضی ہووے تجسے ذوالجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنی مثل
اوس چیز کی کہ دوست رکھی تو اوسکو اپنی خاص سے یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کافر کی لیے اور توبہ فاجر کی لیے اور مانند انکی کی اور بہت سے نفع ہونگا
تو خوشحال اور زندہ ساتھ ذکر رب کے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقول یا ابن ادم تفرغ
لعبادتی املأ صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملأت یدک شغلا ولم اسد فقرک رواہ احمد وابن ماجۃ اور روایت
ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے اے آدمی کے بیٹے فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر
اپنے دل کو واسطے عبادت رب اپنے کی بہر دونگا میں سینہ تیرا بے پروائی سے یعنی بہر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگی بے پروائی کو غیر مولی سے اور
بند کر دونگا میں حاجت فقر اور احتیاج تیری کا طرف خلق کی اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہ ہوگا تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار ہے مہمات اور مشاغل
دنیا اور نفس کے لیے تو بہر دونگا میں ہاتھ تیرا یعنی اعضا تیرے طرح طرح کی شغلوں میں اور دور نہیں کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے
ف یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کی فقر نہیں جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہے اور بیچ فارغ ہونے کی واسطے
عبادت کی آسائش ہے اور غنا ہے بیچ حاصل یہ کہ نہ بیٹھ ڈالیگا تو اپنے نفس کو بسبب کثرت تعب کے بیچ طلب کرنے مال کے اور نہیں پہونچیگا تو مگر
اوس قدر کہ مقدر کیا گیا ہے تیرے لیے ازل میں اور محروم رہیگا تو غنائے قلب سے بسبب ترک کرنے عبادت رب کے **وعن جابر** قال ذکر
رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعبادۃ واجتہاد وذکر اخر برعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعدل
بالرعۃ یعنی الورع رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر سے کہ کہا اونہوں نے ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کے ساتھ عبادت بہت کے
اور ساتھ کوشش و مشقت کرنے کی بیچ طاعت میں باوجود بچنے کی گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری
کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتھ پرہیزگاری کی اگرچہ اوس قدر
عبادت و کوشش نہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ساتھ لفظ یعنی کے تفسیر ہے کسی راوی کی لفظ رعۃ کی اور مراد ورع سے تقوی ہے یعنی بچنا حرام
چیزوں سے اور مشتبہ سے بہتر ہے بھلائی عبادتوں اجتہاد سے **وعن** عمرو بن میمون الاودی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لرجل وھو یعظہ اغتنم خمسا قبل خمس شبابک قبل ھرمک وصحتک قبل سقمک وغناک قبل فقرک وفراغک
قبل شغلک وحیاتک قبل موتک رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہے عمرو بیٹے میمون اودی کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اور حال یہ ہے کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اوس کو غنیمت گن پانچ چیزوں کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہوویں قبل حاصل ہونے
پانچ عوارض کے کہ متوقع ہوں زیادہ آیندہ میں غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلے بڑھاپے اپنی کی یعنی اوس ضعیف کے پہونچنے
طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑھاپے میں ہو پہلے بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد ایمان کی اور غنیمت گن تونگری کو پہلے
فقر اپنی کی اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل و مشوشات سے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کی اوس میں اور غنیمت گن زندگانی کو پہلے موت
کی یعنی بڑھاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنے والی ہیں جب تک کہ نہیں پہونچی ہیں وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت پہلے
میں اس مال کو کہتے ہیں کہ کافروں کی لڑائی سے ہاتھ لگے اور یہ بھی بلا مشقت کے ہاتھ آتا ہے اور اغتنم اغتنام سے ہے یعنی غنیمت
کی اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثواب اخروی پر یہ مطلق احوال کی اور پہلے فقر اپنی کی یعنی مفقود
کرنے تیری کی اوسکو زندگانی میں یا بعد مرنے کے وارث **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینتظر احدکم
الا غنی مطغیا او فقرا منسیا او مرضا مفسدا او ہرما مفندا او موتا مجہزا او الدجال فالدجال شر غائب ینتظر
او الساعۃ والساعۃ ادہی وامر رواہ الترمذی والنسائی روایت ہے ابی ہریرہ سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہیں
انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنے والی اور حد امر و نہی سے باہر نکالنے والی ہے یا انتظار نہیں لیجاتا مگر فقیری کا کہ بھلادینے والی
ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بھوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہیں کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے
بدن کو یعنی بسبب سختی اپنی کی یا دین کو بسبب خلل کے کہ پیدا ہوتا ہے بسبب اوسکی یا انتظار نہیں کرتا ہے مگر بہت بڑھاپے کا کہ ناقص عقل و حواس
اور بیہودہ گو کر دیتا ہے یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنے والی ہے اور ہلاک کرنے والی ہے کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اوسپر نہ دے
یا انتظار نہیں لیجاتا ہے مگر دجال کا کہ آخر زمانہ میں آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ میں ڈالیگا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اوسکا او
حاضر ہوگا آخیر زمانہ میں یا انتظار نہیں کرتا ہے مگر قیامت کا اور قیامت سخت تر ہے حوادث اور تلخ تر ہے آفات کی ہے نقل کی یہ ترمذی اور
نسائی نے **ف** حاصل معنی حدیث کی یہ ہیں کہ فرماتے ہیں کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہیں جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا
انتظار کرتا ہے یعنی حالت فقر میں کہ آسائش اور سلامتی حال کو غنیمت نہیں جانتا اور فقر پر صبر نہیں کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہے کہ سرکشی
میں ڈالی اور راہ راست سے لیجاوے اور اسی طرح حالت غنا میں کہ شکر نہیں کرتا اور نعمت خدا کو نہیں پہچانتا اور عبادت حق کی نہیں
کرتا مگر فقر کو چاہتا ہے کہ تمام عبادتوں اور بھلائیوں کو بھلادے اور اسی طرح صحت اور جوانی کی جہت سے کچھ نہیں انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہے
بطور توبیخ کی اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنی کی یعنی کب عبادت کرو گے تم اپنے رب کی پس تم نے اگر نہ عبادت کی اوسکی باوجود قلت شواغل
اور قوت بدن کی تو کیونکر عبادت کرو گے اوسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کے شاید ایک تمہارا نہیں انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ
وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم
او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار
ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہے اور دور کی گئی ہے درگاہ رحمت سے یعنی ایسی ہے کہ دور کرنے والی ہے اللہ تعالی سے اور راندی گئی ہے
ہر چیز کہ دنیا میں ہے یعنی وہ چیزیں کہ غافل کریں ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اوسکو اور عالم اور
سیکھنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ش** دوست رکھتا ہے اوسکو یعنی طاعتیں اور وہ چیزیں کہ نزدیک کریں بندے

...ذکر کی قسم ذکر دنیا اور ما ولیہا اور مصلیٰ اور اعمال صالحہ سے زیادہ چیز کہ تعلق ہے ذکر کی اور لوازم
اور تعلقات سے ذکر کی ہے یعنی قسم اتباع اوامر اور نواہی الٰہی جو سمجھ کی ہے اور والاہ وجہ اول پر اول سے ہے یعنی محبت کا اور وجہ ثانی پر علم سے ہے
یعنی قریب کے اور یا وجہ ثالث کی موالات سے ہے یعنی تبعیت کی اور یہ دونوں تقدیر پر ہے کہ مراد ساتھ ذکر اسم الٰہی کا ہو جو عام ہے جیسے کہ متعارف
ہے اور اگر مراد ساتھ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ بہ نسبت تقرب و رتقید کی کریں تو طاعتیں اور عبادتیں باعتبار ان حصی کی سب داخل ذکر کی ہونگی اور مراد
ساتھ والاہ کی اسباب اور آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مدد کرنیوالی ہے اوس پر اس قسم کفاف معیشت اور مادر ضروریات کی ہے اور ذکر کا و عالم
اور متعلم کا تعمیل تخصیص بعد تعمیم کی ہے ہرکاہ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا
تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سہل بیٹے
سعد کی ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس میں سے گھونٹ
پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی اللہ کی نزدیک تو کافر کو ادنی چیز بھی نہ ملتی اسلیے کہ دشمن
اسکی ہیں اور دشمنوں کو نہیں دی جاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینے والی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافروں کو دیتا ہے اور
اپنی دوستوں کو نہیں دیتا جیسے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرة له اور اوسکی اہانت ہی کا سبب ہے حق تعالیٰ
کی نزدیک کہ بہت دیتا ہے دنیا کفار و فجار کو جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لولا ان یکون الناس امة واحدة الخ یعنی اور اگر نہ ہوتا یہ کہ ہو جاوین
کی لوگ جماعت واحد یعنی کفر پر تو کرتے ہم واسطے اوس کی کہ کافر ہوتے ہیں رحمن سے واسطی گھروں اونکی کی چھتیں چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ما عند الله خیر للابرار
اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی ہرکاہ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا
فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی ہو دنیا میں نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** ضیعہ ساتھ زبر ضاد اور جزم ی کے
صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہے مشغول ہونے سے ان میں اور مانند انکی میں کہ جو مانع ہوں عبادت سے ہی
اور متوجہ ہوں سے طرف امور عقبی کی تبع اسکی کہ ان چیزوں کی اختیار کرنے میں حرص پیدا ہوتی ہے طلب کی زیادہ کی پیدا ہوتی ہے اور یہ اوسکی حق
میں ہے کہ گرفتار ہوا اسباب میں اوسکو مانع حضور سے ہوا اور ادا حقوق سے باز رکھی اور اگر ایسا نہو تو منع نہیں اور ان دونوں
معنوں کو آیۂ کریمہ رجال لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله محتمل ہے یعنی اسکی یہ ہے کہ وہ مرد کہ باز نہیں رکھتے اونکو تجارت اور بیع ذکر خدا سے یعنی
بیع و تجارت نہیں کرتی تا مانع ہو یا یہ مراد ہے کہ ہونا اونکا ذکر سے باز نہیں رکھتا اور یہ معنی آخر کو قول سبحانہ تعالیٰ کا واقام الصلوة وایتاء الزكوة
مناسب پڑتا ہے ساتھ کر تسامل جاہست تر بیع و تجارت جو دل با خدا ہست خلوت نشینی ہست وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى رَوَاهُ
أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص دوست رکھتا ہے دنیا
اپنی بہت دوست رکھنا کہ غالب ہے دل پر نقصان پہنچاتا ہے آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہے درجات آخرت اپنی کے کہ مشغول رہتا ہے [illegible]
اوسکا دنیا میں [illegible] نہیں ہوتی اوسکو فراغت اصلاح امر آخرت اور طاعت [illegible] اور وہ شخص دوست رکھتا ہے آخرت اپنی کو ضرر پہنچاتا ہے دنیا اپنی کو
یعنی بسبب متوجہ ہونے اوسکی کی امر دنیا میں سبب مشغول ہونے اوسکی کی امر آخرت اور رعایت اوسکی میں پس جب چلا آئی کہ دوستی دنیا اور آخرت کا جمع

بیچ جس میں ہو وہ چیز کہ پس اختیار کرو واسطے اس چیز کے کہ باقی رہے یعنی آخرت کو اوپر اس چیز کے کہ فانی ہے یعنی دنیا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں
ف علامت اختیار کرنے عقبیٰ کی اور اعراض کرنے کی دنیا سے یہ ہے کہ مستعد ہو موت کے لیے پہلے آنے اوسکے کی ۔ **وعن** ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرہم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اونہوں نے نقل کی ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہے یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جو کوئی گرفتار ہے
محبت کا ہے اور بسبب اونکی بندگی خدا کی چھوڑ بیٹھا ہے گویا بندہ ہے اونکا اور لعن کے معنے ہیں ہانکنا اور دور کرنا رحمت سے ۔ **وعن** کعب
ابن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لہا من حرص المرء
علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے کعب بیٹے مالک کے سے اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے کہا اونکے باپ نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دو بھیڑیے بھوکے کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریوں کی بہت خراب کرنیوالے بکریوں کو حرص آدمی کے
سے اوپر مال اور جاہ کے واسطے دین اوسکے کے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** لفظ لدینہ متعلق ہے افسد کے اور معنی یہ ہیں کہ حرص کرنی آدمی کی مال و جاہ پر
بہت خراب کرتی ہے اوسکے دین کو کہ مشابہ ہے بکری کی بسبب ضعف اوسکے کی مقابلہ میں حرص کی بہ نسبت خراب کرنے دو بھیڑیوں بھوکوں کے ریوڑ
بکریوں کو یعنی وہ بھیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہیں کرتے جیسے حرص دین کو خراب کرتی ہے اور سند حدیث میں جو ہے عن ابیہ تو یہی اسی طرح مشکوٰۃ
کی نسخوں میں لیکن یہ سبب سہو و خطا کی ہے اور صواب یہ ہے کہ لفظ عن ابیہ نہ ہوا چاہیے کیونکہ کعب کا باپ مالک ہے ساتھ شرف اسلام کی مشرف نہیں ہوا
اور جامع ترمذی میں یوں ہے عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوٰۃ کی بعض نسخوں میں بھی اسی طرح واقع ہوا ہے پس یہ حدیث کعب بن مالک
سے ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہیں اور تین تھے جن سے کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوۂ تبوک سے ۔ **وعن** خباب عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انفق مؤمن من نفقۃ الا اجر فیہا الا نفقتہ فی ہذا التراب رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہے خباب سے اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا خرچ کیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی صدقہ وغیرہ میں مگر کہ اجر
دیا جاتا ہے اوس میں مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی گھر کے بنانے میں کہ اوس میں اجر و ثواب نہیں ملتا اور
یہ بیچ غیر صورت ضرورت و احتیاج کی ہے اور بنانا مکانوں خیر کی ہے والا بنانا گھر کا ضروریات سے ہے اگر بقدر حاجت کے ہو اور اسی طرح مکان
خیر کی مانند مساجد اور مدارس اور اوسکے بنانا اونکا مستحب ہے ۔ **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم النفقۃ کلہا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرچ کرنا سب راہ خدا میں ہے یعنی ثواب کا ہے مگر بنیت تعمیر
کی کہ نہیں خرچ کرنا بیچ بنانے عمارت کی یعنی اگر زائد ہو حاجت سے پس نہیں ہے نیکی اور ثواب اوسمیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے **ف** یہ محمول ہے اوسپر جو واقع ہوئی اسراف کی اور اسمیں مستحب کہتا اسراف کا اور سوائے اوسکے خرچ کرتا ہے بہ نیت تقرب کے اوس میں اطلاق نہیں ہے
بلکہ وہ قبیلہ کہلانے اور انعام کی ہے اور یہ دونوں چیزیں برابر ہیں کہ خرچ ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ۔ **وعنہ** ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما ونحن معہ فرأی قبۃ مشرفۃ فقال ما ہذہ قال اصحابہ ہذہ لفلان رجل
من الانصار فسکت وحملہا فی نفسہ حتی لما جاء صاحبہا فسلم علیہ فی الناس فاعرض عنہ صنع ذلک
مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکا ذلک الی اصحابہ وقال واللہ انی لانکر رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم قالوا خرج فرأى قبتك فرجع الرجل إلى قبته فهدمها حتى سواها بالأرض فخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذات يوم فلم يرها قال ما فعلت القبة قالوا شكا إلينا صاحبها إعراضك فأخبرناه فهدمها فقال
أما إن كل بناء وبال على صاحبه إلا ما لا إلا ما لا يعني إلا ما لا بد منه رواه أبو داود اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن اس حال میں کہ ہم جماعت اصحاب کی ساتھ آنحضرت کی تھی پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص نے
انصار میں سے بنایا تھا پس فرمایا آنحضرت نے بطریق انکار و تحقیر کے کیا ہے یہ گنبد یعنی یہ عمارت کس کی ہے اور کس نے بنایا ہے اسکو پس کہا حضرت کے
صحابیوں نے یہ گنبد ہے فلانے شخص کا کہ ایک مرد انصار میں سے ہے پس سکوت کیا حضرت نے اور کچھ نہ کہا ولیکن رکھا اس بات کو بطریق کراہت کی
اور غضب کے اپنے دل میں یہاں تک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوس نے حضرت پر لوگوں میں پس منہ پھیر لیا حضرت نے اوس سے جواب اوسکی سلام کا نہ
دیا اور منہ پھیر لیا التفات نہ کیا اوسکی طرف واسطے تنبیہ اوسکی کے اور تنبیہ کرنے غیر اوسکی کی کیا آنحضرت نے یہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا تھا
آنحضرت منہ پھیر لیتے تھے اور جواب اوسکی سلام کا نہ دیتے تھے یہاں تک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ چہرۂ مبارک پر حضرت کی اور روئے مبارک پھیرنا
اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اسکی حضرت کے یاروں سے یعنی خاص یاروں سے کہ ہمنشین و مصاحب تھے اور کہا اوس شخص نے قسم ہے خدا کی
میں ناآشنا دیکھتا ہوں اپنے تئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہوں حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکھا تھا میں نے
سبب اسکا کیا ہے کہا صحابہ نے کہ نکلے تھے حضرت اور دیکھا تھا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اوسکو پس پھر وہ شخص طرف گنبد اپنے کی پس گرا دیا اوسکو یہاں تک
کہ برابر کر دیا اوسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرت ایک روز پس نہ دیکھا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا اصحاب نے کہ شکایت کی طرف ہماری مالک اوسکے
نے آپ کی منہ پھیرنے کی اوس سے اور پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہے پس خبر دی ہم نے اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکی بسبب بنانے گنبد کی ہے پس گرا دیا اوسنے
اوسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی بیچ سبب مکروہ جاننے اوس عمارت کی آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت میں اوپر مالک اوسکی کی الا ما لا الا ما لا
یعنی مگر وہ چیز کہ نہیں ہے چارہ اوس سے اور ضروری ہے بقدر حاجت نقل کیا یہ ابوداود نے ف معنی حدیث کی یہ ہیں کہ جو عمارت کہ بناوے اوسکو
مالک اوسکا پس وہ وبال ہے یعنی عذاب ہے آخرت میں اور وبال اصل میں بوجھ اور مکروہ کو کہتے ہیں اور مراد عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو تفاخر اور زینت کے لیے
نہ واسطے حاجت کے سوا عمارت خیر کی مانند مسجدوں اور مدرسوں اور رباطوں کی کہ یہ آخرت کی چیزوں میں سے ہیں اور اسی طرح جو چیز کہ ضروری ہے
آدمی کو اپنی قسم قوت اور لباس اور مکان میں کی ہی سو درست ہے اور روایت کیا ہے اسی نے انس سے بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہے اپنی مالک پر دن قیامت کے
مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعا کل بنیان یعنی عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہوئے اور اشارہ کیا ساتھ ہتھیلی اپنی کے یعنی تھوڑی
بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہے دن قیامت کے مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اوسپر وعن أبي هاشم بن عتبة قال عهد إلي رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال إنما يكفيك من جمع المال خادم ومركب في سبيل الله رواه أحمد والترمذي والنسائي
وابن ماجه وفي بعض نسخ المصابيح عن أبي هاشم بن عتيد بالدال بدل التاء وهو تصحيف اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ
سے کہا وصیت کی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجھکو جمع کرنے مال کی سے ایک خادم کہ سفر ضروری
میں خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہووے تو اوپر راہ خدا میں یعنی جہاد میں یا حج میں یا طلب علم میں یعنی اگر کچھ رکھا چاہے تو یہ دو چیزیں کم زیادہ
اختیار نہ کرے یا صرف نہ کرے اور ترک کرے اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہے قدر کفایت پر ان چیزوں میں سے کہ توشہ ہوں راہ آخرت کا نقل کیا یہ
احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعضی مصابیح کی نسخوں میں عن ابی ہاشم بن عتید ہے ساتھ دال کی بدل ت کی اور یہ غلطی ہے کسی راوی

سے یعنی ہوسکے ﴿ **وعن** عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن اٰدم حق فی سوی ھذہ الخصال بیت یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی ﴾ اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے واسطے ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر کہ رہے اوس میں بقدر ضرورت کے ہو کہ دفع کرے گرمی سردی کو اور کپڑا کہ ڈھانکے ساتھ اوسکے ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر سالن کے کہ اوس سے بھوک کو دفع کرے اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجھاوے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** مراد ساتھ حق کے وہ چیزیں ہیں کہ واجب ہی واسطے اوسکے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر تبعہ وسوال کے اوس سے آخرت میں یعنی جب اکتفا کریگا اوپر چیز حلال کے نہیں سوال کیا جاویگا اوس سے یعنی کہ یہ چیزیں حق ہیں کہ نہیں چارہ نفس کو ان سے اور جو کچھ سوا ان کے ہے حظوظ النفس سے سوال کیا جاویگا اوسکا اور مطالبہ کیا جاویگا اور جلف ساتھ زیر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر سالن کے اور ساتھ زبر جیم کی بھی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی یعنی ٹکڑے روٹی خشک کے کہ اوس سے بھوک کو دفع کرے ﴿ **وعن** سھل بن سعد قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اذا انا عملتہ احبنی اللہ واحبنی الناس قال ازھد فی الدنیا یحبک اللہ وازھد فیما عند الناس یحبک الناس رواہ الترمذی وابن ماجۃ ﴾ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو ساتھ کسی عمل کے کہ جس وقت کروں میں اوسکو دوست رکھے مجھکو اللہ اور دوست رکھیں مجھکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا میں یعنی ساتھ ترک کرنے محبت اوسکی کے اور اعراض کرنے سے متاع اوسکی سے اور متوجہ ہونے کی طرف آخرت کے تا دوست رکھے تجھکو اللہ یعنی بسبب دوست رکھنے تیرے کی عند اللہ کو دنیا ہی اور رغبت نکر اوس چیز میں کہ نزدیک لوگوں کے ہے یعنی مال جاہ دوست رکھیں تجھکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** زہد کہتے ہیں بیچ لغت کے پھر جانا طرف ایک چیز کی اور زہد ہے صادق اوس کا کام ہے کہ باوجود حصول کے لذات کے بری اور تحقیق کرے کہ ماسوا اللہ مقصود نہیں ہے کہ نہیں ہے مقصود اور سوا اوس کے کہ نہیں ہے اوسکی طرف التفات رغبت چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد اونہوں نے کہا کہ زاہد عمر بن عبد العزیز تھے کہ دنیا چلی آتی تھی اور باوجود اوسکی ان ہوں نے ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز میں زاہد کہلاویں ہمیشہ حال ہمارا یہ ہی کہ قناعت کرتے ہیں ضرورت پر جو چیز میں مانند کھانے اور پینے وغیرہ کے اور چھوڑتے ہیں فضولیوں کو جیسا ہوتا ہی ہم ﴿ **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام علی حصیر فقام وقد اثر فی جسدہ فقال ابن مسعود یا رسول اللہ لو امرتنا ان نبسط لک ونعمل فقال ما لی وللدنیا وما انا والدنیا الا کراکب استظل تحت شجرۃ ثم راح وترکھا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ ﴾ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اوٹھے حضرت اور تحقیق نشان کیا تھا بوریے نے حضرت کی بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو البتہ بچھا دیں ہم واسطے آپ کے فرش نرم اور بنا دیں ہم واسطے آپ کے کپڑے اچھے تو بہتر ہوتا سو اوس سے آپ کی پس اس بوریے سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہی مجھکو الفت ساتھ دنیا کے اور نہ دنیا کو الفت و محبت ہے ساتھ میرے اور نہیں ہی حال میرا ساتھ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑے نیچے ایک درخت کے اور سواری کھڑی ہو پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوس درخت کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما نافیہ ہی یعنی نہیں ہی واسطے میرے الفت ساتھ دنیا کی اور نہ واسطے دنیا کی الفت و محبت ساتھ میری تا کہ رغبت کروں میں طرف اوسکی اور پھولوں بچھاؤں اوسپر اور جمع کروں دنیا کو کہا طیبی نے ما استفہامیہ ہے یعنی کونسی الفت و محبت ہے واسطے میرے ساتھ دنیا کی یا کونسی چیز حاصل ہو گی واسطے میرے ساتھ میل کرنے کی طرف دنیا کی یا میل کرنے اوسکی کی طرف میری اس لیے کہ میں طالب آخرت ہوں اور دنیا سو کن اور ضد اوسکی ہی اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹھہرنے اوسکی اور جلدی چلی جانے کی ہی یہ علوم ہے کہ گھوڑی کی پیٹھ پر کس قدر ٹھہریگا یعنی تھوڑی ہی دیر ٹھہرتا ہی اور یہ بھی ہی کہ اس تشبیہ میں اشارہ ہی طرف بعید ہونی مقصد کے یعنی آخرت کے اور

کرنیکی ساتھ قطع مسافت اوسکی کیا اور تعلق اور التفات کرینگی کسی چیز کی طرف کہ لیجاوے اوس سے ۔ **وعن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اغبط اولیائی عندی لمؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوۃ احسن عبادۃ ربہ واطاعہ فی
السر وکان غامضا فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع وکان رزقہ کفافا فصبر علی ذلک ثم نقد بیدہ فقال عجلت
منیتہ قلت بواکیہ قل تراثہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی امامہ سے اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا بہت قابل رشک کی میری دوستوں میں سے نزدیک میرے یعنی بہت اچھا اوسکا اور وہی حال اوس شخص کا ہے اور وہ ایک نزدیک میرے
دینی مذہب میں البتہ مومن ہے ہلکا بار صاحب نصیب بڑی کا نماز سے یعنی کرتا ہے بندگی رب اپنے کی اور اطاعت کرتا ہے اوسکی پوشیدہ اور خلوت میں یعنی عبادت
الہی میں مشغول رہتا ہے یعنی جیسے کہ اطاعت و عبادت کرتا ہے اوسکی ظاہر میں اور ہے وہ گمنام لوگوں میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھ انگلیوں
کی یعنی مشہور اور انگشت نما خلق میں نہیں ہے بسبب علم و عمل کی اور ہے روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر و قناعت کی اوپر اوسکی پھر بجائی
حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی چٹکی جیسی رسم ہے کہ وقت تعجب کے اور جیسا کسی چیز کی بجاتی ہیں پھر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہیں
رونی والیاں اوسکی مرنی پر کم ہے میراث اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ حاذ ساتھ تخفیف معجمہ کے پیٹھ سواری
کی اور خفیف الحاذ قلیل المال او العیال کنایۃ ای قلیل الحال ہوں کہ اصل میں خفیف الحاذ سبک پشت یعنی عیال و مال ہے سبک دوش ہے پس اوسکا حال
ایسا خوب طرح کرسکتا ہے اور نہیں مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سے اور صاحب نصیب بڑی کا نماز سے یعنی بہت پڑھتا ہے نماز ساتھ حضور
قلب کے اور مناجات مع اللہ کی چونکہ شواغل اور تعلقات اہل و مال کی کم رکھتا ہے ضروری ہے کہ کثیر الصلوۃ اور بہت حضور رکھنے والا ہو گا اور شاید کہ
ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہیں ایسی کرتی ہیں کہ نماز اور عبادت مولی تعالی حضور کہ سکیں اور وہ ہے گمنام لوگوں میں اس میں اشارہ ہے کہ حق
اسکی یہ نہیں نکل جاتا اور نہیں سے ہیں کہ نکل جانا اور نہیں موجب شہرت کے ہی نہیں اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکی کہ اولوگوں سے عام لوگ میں پس
نہیں خبر رکھتی اوسکو معرفت خاص لوگوں کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اوپر جملہ لا یشار الیہ الخ اور نقد بیدہ
کی معنی یہ ہیں کہ مارا سر انگوٹھی کا بیچ کی انگلی کی سر پر جیسا کہ سنی گئی آواز اوس سے آواز اور نہایہ میں ہے کہ نقد کیا آنحضرت نے ساتھ انگلیوں سے مارا کہ جیسے
کوئی کسی چیز کو نقد کرتی ہیں یعنی پرکھتی ہیں ایک پہلو اور پھر اور جانور جو دانہ اوٹھاتا ہے ایک پہلو اور پہلو اوسکو ہی نقد کہتی ہیں اور مارنا
انگلیوں کا ہی ایک دوسری پر بقصد تعجب اور تقلیل کے یعنی حال اوسکا یہ تھا چند روز میں مر گئی پس چل کھڑا ہو جیسے کہ فرمایا جلدی کی
گئی موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہو گیا اس عالم پر فتنہ و آشوب سے یا مراد یہ ہے کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہے بسبب قلت تعلق کے
دنیا میں اور غلبہ شوق آخرت کی روح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء
مکۃ ذہبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک واذا شبعت
حمدتک وشکرتک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے اونہیں ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش
کیا اور ظاہر کیا مجھ پر پروردگار میری نی کہ کر دی میری لیے کنکر سنگریزے مکہ کو سونا پس کہا میں نے نہیں چاہتا میں اے پروردگار میری ولیکن
چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بھر کھاؤں ایک روز اور بھوکا رہوں ایک روز پس جس وقت بھوکا رہوں زاری اور عاجزی کروں طرف تیری اور یاد
کروں تجکو اور جس وقت سیر ہوں تعریف کروں تیری اور شکر کروں میں تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** پیش کیا یعنی پیش کرنا ... یا معنوی
اور یہ ظاہر تر ہے یعنی مشورہ کیا مجھسے اور اختیار دیا مجکو کہ جو چاہو وسعت اختیار کرو دنیا میں اگر چاہو تو شہر ہی بنا دیتے کا بلا حساب و عقاب بطحا اور

اونچی جگہ جاری ہوتی پانی نرخ کی کہ او سے نیچے گر رہی تھی ایک ہوں اور مرد سوتی گردن اٹھا رکھی ہے بیٹھا اوس کے ساتھ سوتی کی پاکیزہ سنگریزہ دیکھتا
اور یہ ظاہر تر ہی ہے جیسا کہ روایت میں آیا ہے کہ پہاڑ کی سونے کی کر دی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہارے لیے سنگریزہ مکہ کی سونے کی کر دوں اور اخیر حدیث کا
حاصل یہ ہے کہ میں نے فقر اختیار کیا ایک روز بھوکا اور ایک روز سیر ہوتا رہوں تا فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤں میں اور یہ تعلیم امت کو اور اختیار کرنی
فقر و قناعت کے اور اسمیں دلیل ہی اوپر کہ یہ فقر افضل ہے غنا سے ہیں اور **وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبید اللہ بن محصن سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صبح کرے
تم میں سے نڈر بیچ جان اپنی کی حفاظت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنے کی یعنی ظاہر و باطن میں نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کی یعنی بقدر حلال سے
پس گویا جمع کی گئی واسطے اوسکی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نڈر یعنی قرض سے یا سبب
عذاب خدای تعالیٰ کی ہی بسبب توبہ کرنے کی گناہوں سے اور نیکی کی سبب ہی اور دوسرے شخص ورسانہ سے مراد ہر تک ہے یعنی نفس اور بعضوں نے عیال
اور دل کی اور یہ معانی بہت مناسب مقام کی ہیں حاصل یہ کہ جو کوئی کہ صبح کو فارغ البال اور دل آسودہ نڈر ہے ہیں ذکر کی گئی ہی بعضوں
نے کہا کہ سرب یعنی جماعت کے ہی یعنی یہ کہ اپنی اہل و عیال میں اور بعضوں نے کہا کہ سانس سرب یعنی راہ ہے تک ہے یعنی مسالک طرق کی اور بعضوں نے
کہا سرب سانس بہ معنی بل اور راہ کی ہی یعنی غار زیر زمین کے مانند گھروں ہوں وحشی اور وحشی جانوروں کی اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اوس کی ہی
مناسب مقام کی ہیں یعنی اوس گھر میں کہ مانند سوراخ ہوں ہو اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سے نڈر ہی ہے **وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُقِمْنَ
صُلْبَهُ فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
مقدام بیٹے معدیکرب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں بھرا آدمی نے کوئی ظرف بدتر پیٹ سے یعنی پیٹ
بدترین ظرفوں کا ہے اگر بھرا جاوے بار اوسکی بھرنے سے اوسے چرائیاں اوٹھتی ہیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں کفایت کرتے ہیں ابن آدم کو لقمے کئی یعنی کہ
سیدھا اور کھڑا رکھیں اوسکی پیٹھ کی ہڈی کو یعنی سنبھالا اوس طاعت کے لیے اور درستی کرنے وجہ معاش کے لیے اور اگر ہو ضرور یعنی پیٹ بھرنا منظور ہو اور
ادنیٰ قوت پر کفایت نہ کرے تو چاہیے کہ تین حصے کرے پیٹ کا ایک حصہ جگہ طعام کی اور ایک حصہ جگہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چھوڑے یعنی سانس کی
آمد و رفت کو تا دم گھٹ نہ جاوے اور ہلاک نہ ہو جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** کہا طیبی نے واجب ہے کہ نہ تجاوز کرے اوس قدر سے کہ کھڑی ہی بسبب اوسکی
پیٹھ اوسکی تا کہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدای تعالیٰ پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کرے قسم مذکورہ سے اور شمار کیا پیٹ کو اول ظروف
مانند اون ظروف کی کہ کام میں آتی ہیں اور حقیر گھر کی از راہ حقارت شان اوسکی کی بدتر اوسکو ظرفوں کا فرمایا اس لیے کہ ظروف استعمال کی جاتی ہیں بیچ مقصود کے
اوسکی لیے بنی موضوع ہوں اور پیٹ خالی کی قوت جب حاصل ہو گی کہ بھرے گا اور بھرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہے یہی سبب اوسکی بدتر ظرف کہا اور عبداللہ کہتا ہو کہ
میں بہت فوائد ہیں اول تو صفائی دل کی اور بصیرت کے لیے کہ پیٹ بھرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہی اور اندھا کر دیتا ہے دل کو اور بہت بخارات
اوس سے بخار دماغ میں چڑھ کر دوسری قسم کی لذت نہ پاوے اور صفائی اوسکی کہ اس سے دل میں تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسری یہ ہے انکسار اور عاجزی نفس کا اور دور
ہونا اوس کے کہ جو سبب طغیان ہے اور نہیں انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سے جیسا کہ بھاری بھوک سے اور چوتھی یہ کہ نہیں بھولتا بلا خصم اور عذاب کی یاد اور اہل بلا
اسلیے کہ پیٹ بھر بھول جاتی ہیں بھوکوں اور بھوک کو اور پانچویں بڑا فائدہ یہ ہے کہ شکستہ ہونا شہوات سب گناہوں کا ہی اور غالب آنا نفس امارہ پر اور کم کھانا

ضعیف کر دیتا ہی اور شہوت و قوت کو اور تمام سعادتیں اسمیں ہیں کہ مالک ہووے آدمی اپنے نفس کا اور شقاوت یہ ہی کہ مالک ہووے اوسکا نفس اوسکا اور چوتھی نقصان اونگھ
اونگھنے کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اولی ہی کہ جسنے پیٹ بہر کر کہایا بہت پیتا ہی اور جو پانی پیا بہت سویا بہت اور نیند اوسکی ضائع ہوتی ہی عمر
اور موت ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت اوسکی سخت دل ہوتی ہی اور عمر برباد کرتا ہی اور پانچویں نقصان یہ ہی کہ بہت وقت کہانے کی تیاری اور تجارت کسب میں
صرف ہوتا ہی بہت سا وقت اوسکا اتنے کاموں میں جاتا ہی اور ساتوین یہ ہی کہ ہوتا صحبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سے اسلیے کہ
محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانے میں اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدے اوسمیں طعام اور پکاوے اوسکو پھر محتاج ہوتا ہی
باہر کی چیزوں کا اور خلال کرنیکا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہ یعنی کبھی اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات میں اور تمام عبادات
میں تو بہت نفع دے اور ساتویں یہ ہی کہ کم کہانا تندرستی ہی کہ کبھی علیل نہ ہو جانے کی سو کہانا کبھی بہتر ہی کہ بہت کہانے میں کسی چیز باعث ہوتی تنگی
اسکی اور نوین یہ کہ کم کہانے میں حساب کم ہوگا اور بہت کہانے میں حساب بہت ہوگا آٹھویں یہ کہ کم کہانے میں صحت
رہتی ہی بدن کی اور دفع ہوتی ہیں امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سے اور تشویش دیتا ہی دل کو اور محتاج
ہوتا ہی طبیب کا اور پرہیز کا اور دوا کا اور یہ چیزیں سب محتاج ہیں محنت کے اور بھوک میں ان سب سے امن ہی اور نویں نفعت یہ ہی اسلیے کہ
جو کوئی عادت رکہتا ہی کم کہانے کی کفایت کرتا ہی اوسکو تھوڑا سا مال اور دسویں یہ ہی کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتہ اوس طعام کی کہ زائد
حاجت سے ہی یتیموں کی پس ہوگا دن قیامت کے بیچ صدقہ کی سایہ میں پس جو کچھ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پائخانہ ہی اور جو کچھ کہ تصدق کیا سو
جناب کے فضل الٰہی سے باقی رہتا ہی ۱۲ وعن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سمع رجلا يتجشأ فقال أقصر من جشائك
فإن أطول الناس جوعا يوم القيامة أطولهم شبعا في الدنيا رواه في شرح السنة وروى الترمذي نحوه
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا کم کر ڈکار اپنی اسلیے کہ دراز تر لوگوں کا
بھوک میں دن قیامت کے دراز تر ان لوگوں کا ہی پیٹ بھرنے میں یعنی جو کوئی دنیا میں بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت میں بہت بھوکا رہیگا روایت کی
بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی ف نام شخص ڈکارنے والے کا وہب بن عبد اللہ تہا اور یہ گنتی کی ہیں چھوٹی صحابیوں میں کہ حضرت کے
زمانہ میں بالغ ہوئے تہے منقول ہی اونسے کہ کہایا اونہوں نے کہ کہایا میں نے ثرید گوشت کا اور آیا میں حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے
کہ کیا ہی یہ باز رہ ڈکار اپنی سے اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کہانے سے کہ باعث ڈکار لینے کا ہوتا ہی چنانچہ اسلیے فرمایا اسلیے کہ دراز تر میں
لوگوں کا آخر آیا ہی کہ پہر اونہوں نے پیٹ بہر کر کبھی نہیں کہایا یہاں تک کہ مفارقت کی دنیا سے جب رات کو کہاتے تہے تو صبح کو نہیں کہاتے تہے اور اگر
صبح کو کہاتے تہے تو رات کو نہیں کہاتے تہے ۱۲ وعن كعب بن عياض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن لكل
أمة فتنة وفتنة أمتي المال رواه الترمذي اور روایت ہی کعب بیٹے عیاض سے کہا اونہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق واسطے
ہر امت کے فتنہ اور آزمایش ہی جانب حق سے اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالی آزمائش کرتا ہی اوسکو اور سوال کیا جاتا ہی کہ آیا ادا کی حقوق اسکے
حقوق میں یا نہیں نقل کی یہ ترمذی نے وعن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يجاء بابن آدم يوم القيامة كأنه بذج
فيوقف بين يدي الله فيقول له أعطيتك وخولتك وأنعمت عليك فما صنعت فيقول رب جمعته وثمرته
وتركته أكثر ما كان فارجعني آتك به كله فيقول له أرني ما قدمت فيقول رب جمعته وثمرته وتركته
أكثر ما كان فارجعني آتك به كله فإذا عبد لم يقدم خيرا فيمضى به إلى النار رواه الترمذي وضعفه

اور روایت ہے انس سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لایا جاوے گا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہے یعنی بسبب ضعف
وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کھڑا کیا جاوے گا روبرو اللہ تعالیٰ کے پس کہا جاوے گا اوسکو اللہ تعالیٰ اپنی زبانی فرشتہ کی بلا واسطہ ساتھ
قال یا حال کی دی تھی میں نے تجھکو زندگانی اور حواس اور صحت وعافیت مانند انکی کی اور دیا میں نے تجھکو غلام لونڈی اور حشمت ومال اور
جاہ اور مانند انکی کی اور انعام کیا میں نے تجھ پر یعنی ساتھ اوتارنے کتاب کی اور بھیجنے رسول کی وغیرہ ذلک پس کیا کام کیا تو نے یعنی کیا شکر گذاری
کی تو نے انکی پس کہیگا اے رب میرے جمع کیا میں نے مال کو اور بڑہایا میں نے اوسکو یعنی ساتھ سوداگری کی اور چھوڑا میں نے اوسکو یعنی دنیا میں وقت مرنے
اپنی کے بہت زیادہ اوس چیز کا کہ تھا یعنی ایام زندگانی میری میں پس پھیر بھیج مجھکو دنیا میں کہ لاؤں وہ سب تیری پاس مال سارا یعنی ساتھ خرچ کرنے اوسکے
تیری راہ میں جیسی خبر دی ہے کفار کی حال سے انہم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس کہا جاوے گا اللہ تعالیٰ اوسکو
کہ دکھلا مجھکو وہ چیز کہ آگے بھیجی تو نے یعنی واسطے آخرت کی تو اس سوال سے اب وہ حال کہ کہا ہوا دنیا میں فائدہ نہیں کرتا اور ممکن نہیں ہے پہونچنا اوسکا
یعنے چونکہ کچھ آگے بھیجا نہو گا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے نپاوے گا نہیں کہیگا دوبارہ جیسے کہ عادت ہے گنہگاروں کی اور نہ ہونے کچھ عذر کے
نہیں کہتی بار بار وہی پہلی بات کو کہے جاتا ہے اے رب میرے جمع کیا میں نے اوسکو اور بڑہایا میں نے اوسکو اور چھوڑا میں نے اوسکو بہت زیادہ اوس چیز سے کہ
تھا پس پھیر بھیج مجھکو کہ لاؤں میں تیری پاس سب مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہے کہ نہیں آگے بھیجی اوس نے کوئی بھلائی یعنی اون کئی چیزوں
میں پس لیجایا جاوے گا اوسکو اور حکم کیا جاوے گا اوسکی لیجانیکا طرف دوزخ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ
معنے اوسکی صحیح ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نے کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص کا یعنی ہوا مانند ایک غلام کے
کہ دیا تھا اوسکو مالک اوسکے نے مال تاکہ تجارت کرے ساتھ اوسکے اور نفع حاصل کرے پس خرچ کیا بیزاری کی اوسنے مالک کی حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال
اور صرف کیا اوسکو غیر جگہ اوسکی میں اور لیکر تجارت کی کہ جسکا حکم نہیں کیا تھا پس وہ بندہ تو ٹوٹے میں ہی آگیا اور معلوم ہو جان کہ تمام بھلائیاں اور
لذتیں اور سعادتیں بلکہ ہر مطلوب کا نام رکھا جاتا ہے نعمت لیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہے اور نام رکھنا سوا اسکی کا سعادت غلط ہے یا مجاز
مانند نام رکھنی سعادت دنیوی کی کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہاں جو سبب پہنچاوے طرف سعادت اخروی کی اور مددگار ہووے اوسکی ساتھ ایک واسطہ کے یا
واسطوں کے اگر اون کو نعمت کہیں تو صحیح ہے اسلئے کہ سبب اوسکی کا پہنچاوے طرف نعمت حقیقی کی ہے **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسأل العبد یوم القیٰمۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونرویک من الماء البارد
رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول پوچھا جاوے بندہ کا روز قیامت کے نعمت سے یہ کہا
جاوے گا اوسکو کیا نہیں تندرستی دی تھی ہم نے تیری بدن کو اور نہیں سیراب کیا تھا ہم نے تجھکو ٹھنڈے پانی سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ہلی کہ ٹھنڈا
پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہے ایک بزرگ نے اپنی مرید سے کہا کہ پی ٹھنڈا پانی اسواسطے کہ جب پیگا گرم پانی تو نکلیگا شکر کرے گا دل سے اپنی واللہ میں یاد
رکھتا ہوں میں کہ جب پانی سرد پیتا ہوں تو ہوجاتی ہے ہر رگ میری تو کہتا ہوں جب بحال خود آتی ہے کہتی ہے سبحان اللہ یہ کیا چیز ہے اور کیا
جوہر ہے اور کچھ کلمات عالم ذوق اور توحید ہے کہتی اور عجائب حال پانی کی یہ ہے کہ چیز تو ایسی ہے کہ مدار زندگانی کا اوسپر ہے اور قیمت کچھ
نہیں رکھتا اور اس میں عجیب ایک **حکایت** منقول ہے کہ ایک بادشاہ وقت تھا ایک جنگل میں اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پہنچا ہلاک کی پس
ظاہر ہوا اوسکی لیے ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کیا دیگا تو مجھکو اگر پانی پلاؤں میں تجھکو پس کہا بادشاہ نے کہ آدھا ملک اپنا پس پلایا اوسنے پانی
پھر لگا اوسکو پیشاب یہاں تک کہ دشوار ہوا اوسپر اور نکل نہ سکا پھر وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ آیا اور کہا کہ کیا انعام دیگا تو مجھکو اگر علاج کروں میں تیرا

اس برتن کا جس کے بادشاہوں کی تعداد ملک کے اور روں کا جس غالب کیا اور سنی ہو کر بادشاہ لوگوں کے ملک پناہ اور سبحان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہوا اسکی
رونق پر اور بیچ معنی کے فرق کی درمیان نعمت صحت اور پانی کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہ دونوں نعمتیں جو آپ نے بیان فرمائیں تو اشارہ ہی کی جس کے پاس
یہ نعمتیں ہیں کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہ نعمتیں ایک طرف اسی طرح **وعن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزول**
قدما ابن آدم یوم القیامۃ حتی یسأل عن خمس عن عمرہ فیما افناہ وعن شبابہ فیما ابلاہ وعن مالہ من این اکتسبہ وفیما
انفقہ وماذا عمل فیما علم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن مسعود سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا نہیں سرکنے کی پاؤں آدمی کی روز قیامت کی یعنی کھڑا رہیں گی اوسکو بارگاہ خداوندی میں یہانتک کہ پوچھا جاوے گا پانچ باتوں سے
پوچھا جاوے گا عمر اوسکی سے کہ کس کام میں صرف کی اور پوچھا جاوے گا جوانی اوسکی سے کہ کس چیز میں ہلاک کی یعنی جوانی کو یا ایک لباس تھا کہ
رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہے اور پوچھا جاوے گا مال اوسکی سے کہ کہاں سے کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال سے یا حرام سے اور کس چیز میں صرف کیا اوسکو یعنی طاعت
میں یا معصیت میں اور پوچھا جاوے گا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانا یعنی علم کہ پڑھا اوس پر عمل کیا یا نہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے **ف** ابو درداء سے ہے کہ کہا اونہوں نے بڑی ہی خوف کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاوے گا مجھکو بیچ قیامت کے کیا عالم تھا تو یا جاہل پس اگر کہوں گا
کہ عالم تھا تو میں تو کہا جاوے گا مجھکو کہ کیا عمل کیا تو نے بیچ علم کی کہ سیکھا تو نے اور کہوں گا کہ جاہل تھا میں تو کہا جاوے گا مجھکو کہ کیا عذر ہی تجھکو جاہل
رہنے میں کیوں نہ علم پڑھا تو نے بیچ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
قال لہ انک لست بخیر من احمر ولا اسود الا ان تفضلہ بتقوی رواہ احمد روایت ہی ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ابوذر کو کہ تحقیق تو نہیں ہے بہتر سرخ رنگ والے سے اور نہ سیاہ رنگ والے سے مگر یہ کہ زیادہ ہووے تو ایک سے ان دونوں میں سے ساتھ تقوی کے احمد
نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی فضیلت نہیں ہی ساتھ صورت و شکل ظاہری کے پس ذکر کیا دو رنگ خاص ان دو رنگوں کو ذکر کیا واسطے ہونے انکی کی اکثر اور ظاہر
یہ ہی کہ مراد ساتھ ان دونوں کی رنگ آقا اور غلام کی ہیں چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نے کہ مراد
ساتھ سرخ رنگ کے عجم ہی اور ساتھ سیاہ رنگ کے عرب ہے کہ احمر یعنی سرخ کہتی ہیں باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہی اونکی رنگ پر اور
عرب کو سیاہ کہتی ہیں باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اونپر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتھ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوی سے
اور عمل صالح کی نسبت کی فضیلت نہیں کہتی جیسے کہ فرمایا حق سبحانہ نے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور تقوی کی کئی مرتبے ہیں ادنی اونکا
تقوی کرنا شرک جلی سی اور اوسط اونکا گناہوں سی اور ممنوعات سی اور شرک خفی سی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی اونکا یہ کہ پرہیز کرے ساتھ
اسکے اور نہ کرے سوا الاخطرہ ماسوی اللہ کا **وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما زھد عبد فی الدنیا**
الا انبت اللہ الحکمۃ فی قلبہ وانطق بھا لسانہ وبصرہ عیب الدنیا وداءھا ودواءھا واخرجہ منھا سالما
الی دار السلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں
بے رغبتی کی کسی بندہ نے دنیا میں یعنی زیادتی دنیا میں بقدر حاجت کے مشغول ہوا ہی مگر کہ اوگائی اللہ نے حکمت یعنی معرفت استوار اوسکی
دل میں اور گویا کیا ساتھ حکمت کے اوسکی زبان کو اور دکھایا اوسکو یعنی اوس کی آنکھوں میں عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت نفع اور خسہ شرکاء اور سرعت فنا
اور کثرت غم اور مشاغل جو دل کا ذکر رب سے اور دکھائی الامیات نے اوسکی کا یعنی محبت مال و حب جاہ اوسکی کا اور دوا اوسکی کا یعنی مساجد اوسکی کا
ساتھ عمل علم اور عمل کی اور پرہیز کرنی اور ساتھ صبر و قناعت کرنی کی اور راضی ہونی کی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نے دنیا اور آفات

اور پاوے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سے اور متوجہ ہونیکی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی بہشت کے
اشارہ ہے اسمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام و کمال دار آخرت میں ہے اور بہشت میں ہے ایک وجہ سے پوچھا لوگوں نے کہ کیا حال کسی قوم
کا ہے فرمایا سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت میں آوین ہر چند **وعن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد افلح من اخلص**
اللہ قلبہ للایمان وجعل قلبہ سلیما ولسانہ صادقا ونفسہ مطمئنۃ وخلیقتہ مستقیمۃ وجعل اذنہ مستمعۃ
وعینہ ناظرۃ فاما الاذن فقمع واما العین فمقرۃ لما یوعی القلب وقد افلح من جعل قلبہ واعیا رواہ احمد والبیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اوسکا
واسطے ایمان کی یعنی ایمان عطا کیا خالص شرک و نفاق سے اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق مذموم اور احوال ردیہ مانند
حب دنیا اور غفلت کے نیکی سے صاف ہے اور بھول جانی کی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور کیا زبان
اوسکی راست گو اور کیا نفس اوسکی کو مطمئن یعنے ساتھ ذکر رب کے محبت والے اوسکی کی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اوسکی طبیعت اوسکی سیدھے یعنی نہ مائل
طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط سے اور کیا اوسکا کان سننے والا آیات حق کا اور کیا اوسکی آنکھ کو دیکھنے والا یعنی اول صداقت کا مصنوعات حق کو
پس لیکن کان قیف ہے اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی ہے اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے اوسکو دل اور تحقیق رستگار ہوا وہ کہ کیا خالص اللہ تعالی
نے دل اوسکا یعنی اپنے دل کو یاد اور نگاہ رکھنے والا حق کا نقل کی ہے احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف پس لیکن کان الخ یعنے کان سبب
پہنچانے اوسکی کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع یعنی قیف کی رکھتے ہیں اور قیف وہ ہے کہ ظرف یعنی شیشہ کے منہ پر رکھکر اوس میں پانی
اور شراب وغیرہ ڈالا جاتا ہے ظرف میں اسی طرح داخل ہوتا ہے سخن حق از راہ گوش کے دل میں اور آنکھ قرار دینے والی اور ثابت رکھنے والی
ہے اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے دل یعنی چیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہے یا نظر کرتی ہے وہ چیزوں کو اور وارد آتی ہے اوسمیں اور بنظر اس معنی کی قلب کو مرفوع
اور منصوب پڑھا ہے اور حاصل یہ ہے کہ آنکھ کی راہ سے ہے دل میں چیزیں آتی ہیں اور قرار پکڑتی ہیں اور ثابت رہتی ہیں اور [illegible]
کی راہ سے بعد از ان حاصل دونوں [illegible] کا بیان کیا ساتھ قول اپنے کی **وعن عقبۃ بن عامر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
قال اذا رأیت اللہ عز وجل یعطی العبد من الدنیا علی معاصیہ ما یحب فانما ہو استدراج ثم تلا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم
مبلسون رواہ احمد اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت دیکھے تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا
ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنیکی اوسکی کے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے یعنی اسباب دنیا پس سوا اسکی نہیں کہ وہ دنیا استدراج ہے پھر پڑھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطور استشہاد کی یہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہے پس جبکہ بھول گئے کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیے گئے تھے
ساتھ اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا ترک کیا اونہوں نے امر و نہی اوسکی کو کھولے ہمنے اونپر دروازے ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتوں کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے
ساتھ اوس چیز کی کہ دیے گئے یعنی مال اور جاہ اور صحت ابدان اور رزق کی وغیر ذلک نعمتیں پکڑا ہمنے اونکو ناگہاں پس ناگہاں وہ نا امید ہونیوالے تھے نقل کی یہ
احمد نے ف استدراج لغت میں پایہ بپایہ لیجانا ہے یعنی سیڑھی کی ایک پیڑی ایک پیڑی پر چڑھانا اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہ ہے کہ جب گناہ
کرے بندہ دیوے اوسکو نعمت تر و تازہ اور بھولاوے اوسکو استغفار تا بندہ گمان کرے کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے اوسپر حق میں پس
توبہ اور استغفار نہ کرے اور مغرور ہو ناگہاں اوسکو گرفتار کرے عذاب میں پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کے **وعن**

عن ابی امامۃ ان رجلا من اھل الصفۃ توفی وترک دینارا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیۃ قال ثم توفی آخر
فترک دینارین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیتان رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ۔ اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ تحقیق ایک شخص مر گیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر
کہا ابو امامہ نے پھر مر گیا اور ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پیچھے اوسکے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں نقل
کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ایک جماعت تھی فقرا اور غربا اصحاب سے کہ صفہ مسجد میں رہتی تھی اور صفہ مسجد ایک جگہ تھی مسجد
شریف سے کہ سایہ دار تھی ساتھ چھت کے اور اصل یاد اوسکی مسجد تھی کہ جسوقت تھی قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ جہت کعبہ کی ہوئی اوس
جگہ کو اوسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہاں رہتی تھی مقدار ستر آدمی تک کی اور کبھی کم بھی ہوتی تھی اور کبھی زیادہ بھی اور واسطے اونکے نہ مکان تھا اور نہ مال
اور نہ اولاد مقیم رہ کر توکل میں بیٹھے تھے اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میں مشغول
ہو کر حاصل کرنا انوار کا کرتے تھے اور اونکو ضیافت اسد کہتے تھے اغنیا اصحاب مدد بھیجا کرتے تھے اور قوت پہنچاتے تھے اور اپنے گھر میں بطریق مہمانی
کی لیجاتے اور تھی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تھی کہ حضرت کی گھر سے طعام کہاتی تھی اور کبھی باعث ظہور معجزہ آنحضرت کے بیچ کثرت طعام
ہوتی تھی چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سب کو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت حکم کیتی تھی اونکی ساتھ بیٹھنے کا پس آئی اونکو اپنی حضور شریف میں شرف
کرتی تھی اور فرماتی کہ میں تمہیں سے ہوں اور بشارت دیتے تھے اونکو کہ آخرت میں تم میری ساتھ ہو گی اور میری ساتھ بہشت کو جاؤ گی اور ابوہریرہ بھی
اونہیں میں سے تھے ... مگر درویشان و مسکینان بسر بریم ہست ۔ اور اسناد اور خطاطیہ صوفیہ کی اوسی طریق پر ہے سنا اونکی بھی
اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سی نکلا ہے لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم اجمعین آ میں حضرت نے جو دیناروں کی چھوڑنی پر وعید فرمائی تحقیق
اوسکی یہی کہ اگرچہ جمع کرنی اور رکھنا ایک دینار اور دو دینار کی واسطے وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنج رکھی بعد ادائی حقوق
کی تو ممنوع نہیں ممنوع وہ گنج ہی کہ اوس میں سے حق زکوۃ ادا نکرے لیکن شان اہل صفہ اور تارکان دنیا کی کہ سب کچھ چھوڑ کر دنیا سے چشم پوشی کر کر
اور صحبت فقرا کی اختیار کر کر دروازہ توکل پر فقر پر بیٹھی ہیں اوس راہ پر ہی گویا یہ تشدد ہیا اور توبیخ اوپر جھوٹی دعوی فقر و تجرید کی ہی چنانچہ اوکی
کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سی مرا اور کہا کہ ایک صاحب اصحاب سی ہا لیکن اصحاب صفہ سے تھا کہ نام وہ نام زہد و فقر کی لیتے اور اونکی صحبت میں بیٹھتا
اور دعوی حال اونکی کا کرتا منافی جمع کرنی درہم و دینار کی ہی اگرچہ اوروں پر بکار آسان ہی ہرج آور تو ضیح مقصد کی اس مقام میں یہ ہی کہ وہ دونوں
تھی ساتھ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تھی اونپر بنابر نہایت حاجت کے فاقہ اونکی کی پس وہ بمنزلہ سائلین کے تھی یا از روی قال یا حال سے
اور حلال ہی نہیں کسیکو یہ کہ سوال کرے اس حال میں کہ اوسکی پاس ہو قوت ایک دن کا پس حرام واقع ہوا کہانا اونکا باوجود ہونی دینار کی پاس
اونکی اور اسیطرح جو شخص کہ ظاہر کرے اپنی تئیں بصورت فقرا کی کہ پہنی گدڑی پرانی یا بناوی وضع مشائخین کی اور اوسکی پاس کچھ ہو قسم نقود کی
یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کی اور لیوے اوس چیز کو کہ لوگوں کی ہاتھ میں ہی اور کہاوی تو وہ حرام ہی اوسپر اور اسیطرح جو کوئی ظاہر کرے اپنی تئیں
عالم یا صالح یا شریف اور نہو نفس الامر میں مطابق واقع کی اور دیا جاوی بسبب علم اوسکی کی یا شرافت اوسکی کی پس ہوگا حرام اوسپر اور منقول ہی کہ شیخ
ابو الحسن نکار روتی نے دیکھا ایک جماعت کو فقرا سی کہ کہاتی تھی طعام سی کہ مخصوص تہا واسطی مستحقین کی پس بلا کی کہانی والو ہم کی پس بلا کر
وہ کہانا نہیں ہی اسی کہ شیخ نے کہ جسکی پاس خود کچھ دنیا سی کہاوی وہ حلال نہ کہاوی پس کہا بعضوں نے اور باز رہی بعضی پس کہا سبحان اللہ ایک
کہانا حرام ہی تو واسطی ایک قوم کی اور حلال ہے واسطی اوروں کی پس چاہیئی کہ ڈرا کی جاوی اہل صفہ میں شریف ... انہیں کی کہانا

کوئی اور نہیں ہے اس حال میں کہ وہ غنی شرعی ہو ادا و تافت میں بھی کہ موضوع ہی ہے علی قاری اور سید طرح جو شخص ہو وی مگر ان میں توقف کی ہی ہوں
مسالک میں لیے بس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نے ساتھ اسکی کہ غنی پر حکم کیا گیا ہی یہ کہ یہ بی خلاف اسی کے جو لوگ میں نے اعتبار کری کوئی ساتھ
اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی بیچ اوقاف ہمارے حدیث کے عام میں ناعلی بغیر وحی کی ہیں تعقد صحت اسکی کی نہیں صحیح ہی وقت ہمارے نزدیک اعتبار
جملہ میں وہ غیر مشروع ع **وعن** معاوية أنه دخل على خاله أبي هاشم بن عتبة يعوده فبكى أبو هاشم فقال ما يبكيك
يا خال أوجع يشئزك أم حرص على الدنيا قال كلا ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد إلينا عهدا لم آخذ به
قال وما ذلك قال سمعته يقول إنما يكفيك من جمع المال خادم ومركب في سبيل الله وإني أراني قد جمعت
رواه أحمد والترمذي والنسائي وابن ماجه اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے یہ کہ وہ گئے اپنے ماموں پاس کہ نام انکا ابو ہاشم
بن عتبہ عیادت کرنے انکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رولایا تمکو اے ماموں میرے کیا بیماری کی قلق و اضطراب ہی یا حرص
دنیا کی قلق و اضطراب میں ڈالا کہا ابو ہاشم نے یوں نہیں یعنی یہ باعث نہیں ہے کہ جو کہا تو نے لیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے وصیت کی تھی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ عمل کیا میں نے اوپر کہا معاویہ نے اور کیا ہے سو وصیت کہ پیغمبر خدا نے کی تھی کہا ابو ہاشم نے کہ سنا میں نے
آنحضرت سے فرمایا سوا اسکی نہیں کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کی سی ایک غلام اور ایک سواری کہ اوپر راہ خدا کے جہاد کرے تو اور تحقیق دیکھتا ہوں میں
اپنی تئیں کہ تحقیق جمع کیا میں نے مال اتنا کہ اپنے حد سے زیادہ ہے روایت کی احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** الفاظ ارانی ساتھ ضم ہمزہ کی ہی یعنی گمان کرتا ہوں
اور ایک نسخہ میں ساتھ فتح ہمزہ کے ہی یعنی دیکھتا ہوں میں ع **وعن** أم الدرداء قالت قلت لأبي الدرداء ما لك
لا تطلب كما يطلب فلان فقال إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن أمامكم عقبة كؤودا لا يجوزها المثقلون
فأحب أن أتخفف لتلك العقبة اور روایت ہے ام درداء سے کہ بیوی ہیں ابو درداء کی کہتی ہیں کہا میں نے ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ نہیں مانگتے تم
یعنی منصب آنحضرت سے یا اصحاب سے جیسا کہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نے کہ اس سبب سے نہیں مانگتا میں کہ سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق آگے تمہارے گھاٹی ہی دشوار نہیں گذرتے اس پر مگر اوس سے بطریق سہولت کی گرانبار پس دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ ہلکا ہوؤں میں
بیچ ساتھ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرنے کی اوپر قلت مال کی واسطے چڑھنے کی اوس گھاٹی پر **ف** گھاٹی دشوار سے مراد حاصل ہی درمیان تمہاری اور دنیا
داخل ہونے جنت کی یا اور مراد اوس سے موت اور قبر اور حشر اور پلصراط ہیں اور شدائد اور سختی اوسکی ہیں اور گرانبار یعنی بوجھ والی وہ لوگ ہیں جو بوجہ مال کے اور جاہ کی اور
وسعت حال کی اور اسلئی کہا گیا ہی فاز المخفون وہلک المثقلون ع **وعن** أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
هل من أحد يمشي على الماء إلا ابتلت قدماه قالوا لا يا رسول الله قال كذلك صاحب الدنيا لا يسلم من الذنوب
رواهما البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی چلتا ہی پانی پر بغیر تر
ہونی قدموں اپنی کی کہا صحابہ نے کہ کوئی نہیں ہی ایسا کہ چلے پانی پر اور تر نہوں قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نے اسی طرح دنیا دار سلامت نہیں رہتا
گناہوں سے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی گناہوں سے کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکھنی والوں کے لیے
اسمیں خوف شدید دلاتا ہی غنیوں کی لیی اور دلالت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت کرتا ہی
اونکی نقصان میں یہ کہ داخل ہونگی فقرا جنت میں پہلے اغنیا کی پانسو برس حاصل اللہ منہا بکرمہ وفضلہ ع **وعن** جبير بن نفير
مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أوحي إلي أن أجمع المال وأكون من التاجرين ولكن

أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ اور روایت ہی جبیر بن نفیر سے یعنی تابعی سے بطریق ارسال کے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وحی کی گئے طرف میری یہ کہ جمع کروں میں مال اور ہوؤں میں تجارت کرنیوالوں میں سے ولیکن وحی کی گئی ہے طرف میری یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور ہو تو سجدہ کرنیوالوں سے یعنی نمازیوں سے اور عبادت کر تو رب اپنے کی یہاں تک کہ آوے تجھکو موت نقل کی یہ بغوی نے شرح سنت میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں ابی مسلم سے **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصا نماز کی مستغرق رکھوں اور غیر حق کے مشغول نہیں رہوں مجکو فرصت مشغول ہونیکی ساتھ تجارت و خرید و فروخت دار او اسو دنیا کی کمانے کے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَسَعْيًا عَلٰى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال واسطے بچنے کے سوال سے اور واسطے سعی کرنیکے اپنے عیال کی لیے اور واسطے احسان کرنیکی اپنے ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سے دن قیامت کے اس حالت میں کہ چہرہ اوسکا مانند چودھویں رات کی چاند کی ہوگا یعنی بہت کامل نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کرے دنیا کو بوجہ حلال درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنے والا ہو مال میں فخر کرنے والا ہو یعنی فخر کرے بسبب مال کے جیسے طریقہ دنیا کا ہے ریا کرنیوالا ہو یعنی اگر تصدق بھی کرے اپنی بھلائی یا اور دکھانی لوگوں کی کرتا ہو ملیگا خدای تعالی سے اس حالت میں کہ اللہ تعالی اوسپر ہوگا غضبناک نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابو نعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** اسمیں یہ ہے کہ یہ طلب دنیا حلال کی بقصد زیادہ کرنی مال کی اور فخر کرنی کی اس میں ریا کرنیکی تو یہ حال ہے جو طلب کرے مال حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا طلب کرنے مال حرام کا واسطے اشارہ کرنی کی طرف اسکی کہ نہیں ہے یکام اہل اسلام کا اور یا اسلیے نہیں ذکر کیا کہ وہ مفہوم کلام سے آپ ہی سمجھا جاوے گا **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَائِنُ وَلِتِلْكَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِيحُ فَطُوبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خیر یعنی مال کثیر خزانے ہیں کہ ان خزانوں کی لیے کنجیاں ہیں یعنی با خیر لوگ ہیں کہ خزانے کھولتے ہیں اور بخشتے ہیں پس خوشی ہو واسطے اوس بندہ کی کہ کیا ہے اوسکو خدای تعالی نے کنجی واسطے خیر کی یعنی سبب کھلنی دروازوں نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونے دروازہ شر اور بخل کا اور بلا کی ہو خرابی واسطے اوس بندہ کی کہ کیا ہے اوسکو خدای تعالی نے کنجی شر کا اور سبب کھلنے دروازہ اوسکی کا اور سبب بند ہونے دروازہ خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یہ ترجمہ وغیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کا ہے لکھا گیا ہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ خیر یعنی جنس خیر پوشیدہ معلوم ہے کہ مانند سونے کے ہے خزانے جمع یعنی با نواع کثیرہ جمع کی گئیں اور پوشیدہ کی گئیں رکھی گئیں درمیان بندوں اوسکی کی اور واسطے اون خزانوں کی کنجیاں ہیں یعنی اوسکی بندوں کی ہاتھ دو جو بمنزلہ کنجیوں اوسکی کی ہیں اور کنجی ہو واسطے خیر کی یعنی نزد راہ علم او عمل کی یا نزد راہ مال اور حال کی اور کنجی ہو واسطے شر کی یعنی واسطے کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بد سلوکی کی ساتھ بھائی مسلمانوں کی کہا راغب نے کہ خیر وہ چیز ہے کہ رغبت کریں اوسمیں سب مانند عقل کی مثلا اور مانند عدل اور فضل کے اور چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہیں یہ کہ ہو ہر واحد شر دوسرے کی مانند مال کی کیونکہ اکثر ہوتا ہی خیر واسطے زید کی اور شر واسطے عمرو کی انتہی اور اسیطرح علم نسبت بعض کی حجاب ہے سبب عذاب کا

اور نسبت اوسکی سبب ہی بہت کا طرف اللہ تعالیٰ کی اور قیاس کیا ہی اوسکو بعض علما نی سبب باعث تعجب اور غبطہ کی ہین اور بعضی باعث غرور کی
مانند تلوار اور گھوڑی اور مانند انکی کی کہی ہوئی ہین انہار کی ساتھ کفار کی اور وسیلہ ہوئی ہین داخل ہونی جنت کی اور کہی اونسی
قتل کئی جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہونچتا ہی سبب انکی شہید کی درجی تک کی ہین **وعن علی** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا لم یبارک للعبد فی مالہ جعلہ فی الماء والطین روایت ہی علی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس وقت
نہ برکت دی جاوی واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی کی یعنی بسبب اسکی کہ خرچ کری اوسکو بیچ رضا الٰہی کی اور عمارت غیر ضروری کی کرتا ہی اور مال کو
پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارتکی کہ جو زائد ہی حاجت سی **وعن ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا
الحرام فی البنیان فانہ اساس الخراب رواھما البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی یعنی خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت
کی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اس سی سمجھا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہی اور بعضی
نسخون مین کہ معنی ہی عمارت کی یہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اسکی کی حرام ہی بنانا اوسکا کی معنی کلمہ
فی کی مانند اسکی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ ہی دو سیر لوہا ہی نہ یہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سی
خرابی دین کی ہی اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد خراب عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کی ہی کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسی کہ
وارد ہوا ہی سوالدو للموت وابنوا للخراب اسی طرح ہی بعضی شرحون مین اور یہ بھی متصور ہی کہ مراد حدیث سی یہ کہین کہ پرہیز کرو ارتکاب
حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتون کی بیچ نہ بناؤ کہ وہان بیٹھو اور فسق کرو اور ساتھ بیجون کی صحبت رکھو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق کرین
آخر کو خراب ہوتی ہی بالضرور اور ملا علی رومی نی دو احتمال لکھی ہین اس جگہ پر خرچ کرنا مال حرام کا اور ایک تو کیہ دلالت کی ہی یہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ
کرنی مال حلال کی عمارت میں اور دوسرا یہ کہ نہین دلالت کرتی اوسپر اور پہلو لکھا ہی کہ یہ مناسب تر ہی باب سی **وعن عائشۃ** عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدنیا دار من لا دار لہ ومال من لا مال لہ ولھا یجمع من لا عقل لہ رواہ احمد
والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گھر اوس شخص کا ہی کہ نہین
گھر واسطی اوسکی یعنی آخرت مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور واسطی اوسکی جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکی
نقل کی احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** دنیا گھر اوس شخص کا ہی الخ یعنی دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی ہمیشہ اوس مین ممکن
نہین پس جسنی کہ دنیا کو گھر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیی گھر اور اسی طرح دنیا کا مال ایسا ہی کہ نہین اوسکی لیی مال یعنی متمول ہی خرچ کرنا
اوسکا ہی بھلائیون اور مرضیات الٰہی میں اور جب شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم بالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین
اور بعضی حاشی مین لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ دار دنیا کو گھر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکی کو مال نہ کہنا چاہیی بسبب فنا اور حقارت اوسکی کی اور جمع اس
معنی کا بھی جمع ہی اول کی ہی اور یہ سکتا ہی کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گھر اوسکا ہی کہ نہین گھر اوسکی لیی آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین جسکی لیی غنا آخ

مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گھر ٹھہرایا اور مطمئن ہوا ساتھ اوسکی اور مال جمع کیا گمان بقا اور خلود کا جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ان الذین لا یرجون
لقاءنا ورضوا بالحیوۃ الدنیا واطمأنوا بھا اور فرمایا یحسب ان مالہ اخلدہ تو اوسکی لیی آخرت مین گھر اور مال نہین ہی کیونکہ واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ
اور مال کی بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین بمعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکھتا ہی

عمل سے اس کی یہ ہے کہ دنیا میں ایسا فرق کیا کہ اس کی گنتی جاوے اگر کثرت اسکی گنتی نہیں جاتی کثرت اسکی یہی اور دنیا باقت کمی ہے اس کی گنتی جاوے مال کثرت سے اس کی گنتی نہ
مال اوسکی یہی اور تفصیل عبارت بیان اور مسائل مقاصد کا بیان ہے سکی کا ہی ہے گنتی جاوے کہ اگر مال اسکی ہی کہ یہ آخرت اوسکی یہی تو اسکا ادراک مال اہر **وعن**
حذيفة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته الخمر جماع الإثم والنساء حبائل الشيطان وحب
الدنيا رأس كل خطيئة قال وسمعته يقول أخروا النساء حيث أخرهن الله رواه رزين وروى البيهقي في شعب الإيمان
عن الحسن مرسلا حب الدنيا رأس كل خطيئة اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ میں شراب پینی جمع گناہوں کی ہے یعنی سب گناہوں میں جمع ہے اس میں جو شخص آتی ہیں اور عورتیں جال ہیں شیطان کے
اور محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہے آدمی باعث محبت دنیا کی کرتا ہے کہا حذیفہ نے کہ سنا میں نے حضرت سے کہ فرماتے تھے پیچھے
ڈالو عورتوں کو جیسے کہ پیچھے ڈالا ہے اونکو خدا تعالی نے یعنی ذکر میں اور گواہی میں اور جماعت میں اور فضل میں اور رتبہ میں اس چیز میں مقدم کرو تم اون کو
چیزوں میں ذکر کی گئی ہیں نقل کی یہ تمام حدیث جیسی کہ مذکور ہوئی رزین نے اور نقل کی بیہقی نے جملہ اس حدیث سے شعب الایمان میں حسن بصری سے بطریق
ارسال کہ سے ہے محبت دنیا اس کل خطیئۃ **ف** روایت کیا طبرانی نے ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع
على امه وخالته وعمته یعنی میں لایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پھر لایا گیا طرف قتل نفس کی پس انکار کیا پھر لایا گیا طرف زنا کی پس انکار
کیا پھر لایا گیا طرف پینی شراب کے پس پی پس جب کہ پی شراب کیں تمام چیزیں طلب کیں اور محبت دنیا کی سر اور مفہوم مخالف اسکا یہ ہے کہ ترک دنیا سر ہے
ہر عبادت کا کہا بعضوں نے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہیں ہدایت کر سکتا اوسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا اوسکو نہیں گمراہ کر سکتا اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نے
آئینوں کلمات جامع ہیں یعنی بہت سے گناہوں کو متضمن ہیں اسلئے کہ ہر ایک ان میں سے علیحدہ علیحدہ اصل ہے بہت سے گناہوں کی **وعن جابر**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أخوف ما أتخوف على أمتي الهوى وطول الأمل فأما الهوى فيصد عن
الحق وأما طول الأمل فينسي الآخرة وهذه الدنيا مرتحلة ذاهبة وهذه الآخرة مرتحلة قادمة ولكل واحدة منهما
بنون فإن استطعتم أن لا تكونوا من بني الدنيا فافعلوا فإنكم اليوم في دار العمل ولا حساب وأنتم غدا في دار الآخرة
ولا عمل رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت ڈرانے والی اون
چیزوں کی کہ ڈرتا ہوں میں اپنی امت پر دو چیزیں ہیں خواہش نفس اور امید دراز ہے یعنی ساتھ تاخیر عمل کی پس لیکن خواہش نفس کی جو کہ مخالف
ہے ہدایت کی اور موافق ہے باطل کی پس باز رکھتی ہے قبول حق سے اور فرمانبرداری اوسکی سے اور امید درازی اور روی عملی کی پس بھلا دیتی ہے
آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنے والی جانے والی ہے اور یہ آخرت کوچ کرنے والی آنیوالی ہے یعنی دنیا مسید م چلی جاتی ہے اور آخرت مسید م چلی آتی ہے
اور واسطے ہر ایک کی دنیا اور آخرت سے بیٹے ہیں یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالے پس اگر کرسکو تم یہ کہ نہ ہو تم بیٹوں دنیا کی سے پس کرو یہ
اسلئے کہ دنیا کی بیٹی گری سے نکل جاؤ اور تابع اور محکوم اوسکی نہو تو بیلیے کہ تم آج کے دن دنیا میں ہو گھر عمل کا اور جگہ کام کرنے کی ہے پس غنیمت جانو
عمل کو یعنی آج اجل کی اور نہیں ہے حساب دنیا میں عمل پر اور تم کل کو یعنی پھر آخرت کے ہو گے کہ نہیں ہے عمل اس میں بلکہ جگہ حساب کے ہے نقل کی
بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کوچ کرنیوالی جانیوالی ہے اسطرح جیسے کہ نہیں جانتا صاحب اسکا جیسے کہ نہیں جانتا چلنی کشتی کو بیٹھا ہوا اوسکا اور
اسیسے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد سمجھا جاتا ہے اسلئے کہ اگر آخرت سمجھا ہے خود ہولی ہو اور دنیا اوسطرف جاتی تو بھی آخر گذر جاتے اور
تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بھی اوس طرف سے آتی ہے چلی آتی ہے اور دنیا اودھر سے اودھر چلی جاتی ہے درمیان ہی میں تمام ہو گی اور نہیں حساب یعنی

بحسب ظاہر کی بہ نسبت ظاہر کی والا روایت کیا گیا ہے ما شیئوا انتم لکم ان تحاسبوا الخ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً
وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ
وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے علی رضی سے یعنی بطریق موقوف کی کہا کوچ کیے جاتی ہے دنیا
پشت دیتی ہوئی اور کوچ کیے آتی ہے آخرت حالیکہ متوجہ ہے طرف ہماری یعنی ظاہری پشت پھیرا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت
کا اور بقا اوسکا اور ہر ایک کی ان دونوں میں سے بیٹے ہیں پس ہو تم آخرت کی بیٹوں میں سے یعنی ساتھ متوجہ ہونی کی طرف اوسکی اور
نہ ہو تم دنیا کی بیٹوں میں سے یعنی ساتھ اعراض کرنی کی آخرت سے اور متوجہ ہونی کی طرف دنیا کی اسلئے کہ آج کی دن یعنی دنیا میں عمل ہے نہیں
وقت عمل کا ہے اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کے حساب ہے اور نہیں ہے عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نے ترجمۃ الباب میں
ف یعنی عنوان باب میں بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی رض پر اور حدیث جابر سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل اسکی مرفوع ہے اور مضمون اسکا صحیح ہے
وَعَنْ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهُ
الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ وَيَقْضِي فِيهَا مَلِكٌ قَادِرٌ أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي الْجَنَّةِ أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ
كُلَّهُ بِحَذَافِيرِهِ فِي النَّارِ أَلَا فَاعْمَلُوا وَأَنْتُمْ مِنَ اللهِ عَلَى حَذَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مَعْرُوضُونَ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہے عمرو سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا
ایکدن پس فرمایا اپنے خطبہ میں کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہے غیر ثابت حاضر کھاتا ہے اوس سے نیک و بد یعنی مومن اسکا اور فاسق اور مطیع
سب رزق دنیا سے حصہ رکھتے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک ہے
سچی وعدہ کی گئی ہے یعنی محقق و ثابت ہے اور حکم کریگا آخرت میں بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک بد اور مومن اور کافر کی ساتھ
ثواب عذاب کی آگاہ ہو اور تحقیق خیر خوبی سب ساتھ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت میں ہے آگاہ ہو اور تحقیق بدی اور سختی تمام ساتھ
انواع اپنی کی دوزخ میں ہے خبردار ہو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب و حساب خدا سے خوف پر ہو یعنی ڈرتے ہوئے عمل کرو اور ڈرتے رہو کہ
کہ قبول ہوتا ہے یا نہیں اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیے جاؤ گے اپنے عملوں پر پس جو شخص عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کی نیکی دیکھیگا جزا اوسکی یعنی آخرت
میں اور دنیا میں اور جو کوئی عمل کرتا ہے مقدار ذرہ کی بدی دیکھیگا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نے **ف** پیش کیے جاؤ گے اپنے عملوں پر یہ عبارت
محمول قلب پر ہے یعنی معنی اوسکی الٹے ہیں کہ عمل تمہارے پیش کیے جاوینگے تم پر یا معنی یہ ہیں کہ تم پیش کیے جاؤ گے حضرت پروردگار تعالی کی
جیسے کہ تمہارے عمل ہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اوسکی یہ ہیں کہ تم ساتھ پیش کیے جاؤ گے خدا تعالی کے ساتھ افعال اپنی کی اور جزا دیے جاؤ گے اوپر اعمال اپنے
کے مانند پیش کرنی لشکر کے امیر پر **وَعَنْ** شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَإِنَّ الْآخِرَةَ وَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيهَا مَلِكٌ عَادِلٌ قَادِرٌ يُحِقُّ فِيهَا
الْحَقَّ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ كُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا فَإِنَّ كُلَّ أُمٍّ يَتْبَعُهَا وَلَدُهَا اور روایت ہے شداد سے
کہا اوسنے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اے لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہے کھاتا ہے
اوس دنیا سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہے سچا یعنی واقع غیر کاذب ہے حکم کریگا اوس میں بادشاہ عادل
قادر یعنی غیر عاجز ثابت کریگا اوس میں حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کردیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھ ثواب و عذاب کے

ہو اور تم آخرت کی بیٹوں میں سے ہو اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹوں میں سے کیونکہ تحقیق بیٹا ماں کے تابع ہوتا ہی اور کا بیٹا اوسکا **ف** اور دنیا باطل کا اوسکا نام غرور
ہی اور آخرت حق کی جگہ جنت ہی پس جو طالب ہے مستغرق دنیا کی میں ہو اوسکی ساتھ دوزخ میں ہوگا اور جو طالب آخرت کی میں وہ اوسکی ساتھ
جنت میں ہوگا یہ قول علی کرم اللہ وجہہ کا ہی اور حضرت شیخ نے بعد حدیث کی لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق
اوسکی عمل کرے گا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی کریگا **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما طلعت الشمس الا وبجنبتیها ملکان ینادیان یسمعان الخلائق غیر الثقلین
یا ایها الناس هلموا الی ربکم ما قل وکفی خیر مما کثر والهی رواهما ابو نعیم فی الحلیة اور روایت ہی ابی درداء سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں طلوع ہوتا ہی آفتاب مگر دونوں پہلو اوسکی میں دو فرشتی ہیں کہ پکارتی ہیں سناتی ہیں خلائق کو
یعنی جنی ہی اور آدمی کو خلائق سوای جن اور انس کے اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی کی بانقطاع کرو اور طرف رجوع ہو و
طرف اوسکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیه تبتیلا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کرے تمکو ضروریات میں بہتر ہی مال
بہت سے اور باز رکھی عبادت سے اللہ تعالی کی اور غافل کرے اور روایت کیا ہی ان دونوں حدیثوں کو ابو نعیم نی کتاب حلیہ میں **ف** شاید کہ نہ سنا
جن اور انس کا اسمیں یہ ہی کہ نہ ہو وہ جاری تکلیف بسبب غلبہ شبہ کے پہر اگر کوئی کہی کہ یہ ندا واسطی تنبیہ آدمیوں کی ہی اور جب انہوں نے نہ سنا تو کیونکر
متنبہ ہونگی جواب دیکہ یہ کہ دلالت کرتا ہی اوپر اسکی خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر جو انسان میں ہی خطاب خاص انسان کو ہی ازرو
کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال اور متاع دنیا پر ہی یہانتک کہ باز رکھا اونکو اوسنی متوجہ ہونی سے طرف اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی کی پس کہا
اونکو کہ مال تمہارا سبب غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سے اور طرف عبادت سے انکی روح **وعن** ابی هریرة یبلغ به قال اذا مات المیت
قالت الملائکة ما قدم وقال بنو آدم ما خلف رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ پہنچاتی تھے
اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سے نقل کرتی تھے اسکو حدیث مرفوع کہتی ہیں کہا ابو ہریرہ نے جس وقت کہ مرتا ہی کوئی تو کہتی ہیں اوسکو
پوچھتی ہیں فرشتی کہ کیا آگے بہیجا ہے اپنے اعمال خیر سے اور کہتی ہیں آدمی کہ کیا چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیوں کی مال پر +
وعن مالک انه بلغه ان لقمان قال لابنه یا بنی ان الناس قد تطاول علیهم ما یوعدون وهم الی الآخرة سراعا یذهبون
وانک قد استدبرت الدنیا منذ کنت واستقبلت الآخرة وان دارا تسیر الیها اقرب الیک من دار تخرج منها رواه
رزین اور روایت ہی امام مالک سے کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنی بیٹی کو اے بیٹی میری تحقیق آدمی دراز ہوئی اونپر وہ چیز کہ وعدہ
دی جاتی ہیں ساتھ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہیں اور تحقیق تو اے بیٹی میری تحقیق پشت دی ہی تو نی
دنیا کو جس وقت سے پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا تو کہ توجہ آخرت کی طرف ہی گویا دنیا کو چھوڑا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہی تو
طرف اوسکی بہت نزدیک ہی طرف تیری اوس گھر سے کہ نکلتا ہی تو اوس سے نقل کیا یہ رزین نے **ف** مراد ہونی الناس سے اسکی بیچ میں کہ دراز ہوئی ہوئی
لوگوں پر وعدہ قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہیں طرف اوسچیز کی کہ وعدہ کی گئی ہیں اور اوسکا نتیجہ غفلت ہی آنی
لیکن وہ نہیں جانتی مانند بیٹھنی والوں کشتی کی یہ ہی خوبی کہ یہ بیان کیا اسی کو ساتھ قول اپنی کی اور تحقیق تو اگرچہ خطاب ساتھ خاص بیٹی کو کیا اور
مراد اس سے خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکو اور آخر جملہ حدیث کی دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہ سے نکلتا ہی ہر دم قدم اوس سے دور پڑتا ہی اور
جس جگہ کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی پاس نزدیک ہوتا ہی اس لئے کہ مسافت درمیان میں ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوس سے بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکیگی اور وہاں پہنچیگا اور مقصود اس نصیحت سی منع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سی
شرح **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس افضل قال کل مخموم القلب صدوق
اللسان قالوا صدوق اللسان نعرفہ فما مخموم القلب قال ہو التقی النقی لا اثم علیہ ولا بغی ولا غل ولا حسد
رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو کی کہا او نہی کہا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہرگز جھوٹ بولی پس
کون ہی مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سی گذرنا اور نہ کدورت کینہ اور نہ حسد نقل کی ابن ماجہ نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** مخموم خم سی ہی جنی جہاڑنی خاک اور کوڑی کی زمین اور کنوین سی یعنی صاف کیا ہو ہی کہ نہ قول اوسکا جہڑا ہوا
اور صاف ہے غبار انجلا سی اور پاک ہی بری اخلاق سی جسکو سلیم القلب کہتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور تقی یعنی صاف
دل سی پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور نقی یعنی سچی ہوالا بری عقائد اور بری اخلاق سی اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کی پوچھی احتمال ہی کہ
اس لغت کو نہ جانتی ہوں یا یہ کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتی تھی کہ صحابہ باوجود جاننی زبان عرب کی اور کمی فصاحت اور بلاغت کے نہ سمجھتے
تھی اور معنی اوسکی نہ سمجھ سکتے تھے لیکن مناسبت مخموم کی تعالی کے ساتھ ظاہر نہیں ہوتا اور کا طرح سے دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہ احتمال
ظاہر ہی واللہ اعلم شرح **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اربع اذا کن فیک فلا علیک ما فاتک
الدنیا حفظ امانۃ وصدق حدیث وحسن خلیقۃ وعفۃ فی طعمۃ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت
ہی عبد اللہ بن عمرو کی کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتیں ہین کہ جب پائی جاوین تجھ مین ای مخاطب پس نہیں ہی خوف
تجھ پر ضرر نہیں ہے تجھکو فوت ہونا اور نہ ہونا دنیا سی اول حفاظت کی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندگی اور حقوق نفس کی
اور دوسری سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلق اور چوتھی پاک سالی کہانی مین یعنی پرہیز کری حرام سی اور اکتفا کری بقدر حاجت پر روایت کیا
نقل کی بیہقی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** نہ ضرر نہیں الخ یعنی چونکہ اصول نعمت اخروی کی حاصل ہوگئین اور نفس نی سبب اسکی کمال پایا
اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا ہم پہنچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی کی کچھ غم
ہی بلکہ اگر وہ ہون تو خلل وحشت کا فنا جمعیت مقصود مین کثافت ظلمت اور حجاب لطافت و نورانی کی پیدا ہوتا ہی شرح **وعن** مالک
قال بلغنی انہ قیل للقمان الحکیم ما بلغ بک ما نری یعنی الفضل قال صدق الحدیث واداء الامانۃ وترک
ما لا یعنینی رواہ فی الموطا اور روایت ہی امام مالک کو کہا پہنچا ہی مجکو یہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کی کہ کس چیز نی پہنچایا ہی
تجکو کہ دیکھتے ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پہنچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی نی
اپنی بات کہنی میں اور اور کی بات نقل کرنی میں اور ادای امانت نی یعنی امانت کی ادا ہونا فعل الخ چھوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نہ نفع دی مجکو
اور ضرورت نہو مجکو اوسکی روایت کی یہ مالک نے موطا میں کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث میں **ف** یہی جگہ سی کہا ہی کہ حکمت لقمان کی
اور نیک کرداری ہی اور لقمان بھانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تھی اور اختلاف ہے درمیان علما
کی کہ لقمان پیغمبر تھی یا نہیں اور صحیح یہ ہی کہ وہ حکیم ولی تھی اور آیا ہی کہ اونہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تھی
اور ابن عمر سی منقول ہی کہ لقمان پیغمبر نہ تھی نہ بادشاہ تھی ایک غلام کالی تھی کہ بکریان چراتی تھی حق تعالی نی اونکو مقبول بنایا اور حکمت اونکو

بجا اثر ہی ہو محل ہی اور اپنی کتاب میں کو شکایا ہے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجیء الاعمال
فتجیء الصلوۃ فتقول یا رب انا الصلوۃ فیقول انک علی خیر فتجیء الصدقۃ فتقول یا رب انا الصدقۃ فیقول
انک علی خیر ثم یجیء الصیام فیقول یا رب انا الصیام فیقول انک علی خیر ثم تجیء الاعمال علی ذلک یقول اللہ
تعالی انک علی خیر ثم یجیء الاسلام فیقول یا رب انت السلام وانا الاسلام فیقول اللہ تعالی انک علی خیر بک
الیوم آخذ وبک اعطی قال اللہ تعالی فی کتابہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من
الخاسرین اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آوینگی اعمال یعنی آوینگی نماز پس کہیگی ای پروردگار میری میں
نماز ہوں پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہی پھر آویگا صدقہ یعنی زکوۃ پس کہیگا ای رب میرے میں صدقہ ہوں پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو
اوپر خیر کے ہی پھر آویگا روزہ پس کہیگا ای رب میرے میں روزہ ہوں پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہی پھر آوینگی اور اعمال
یعنے حج اور جہاد اور طلب علم و مانند انکی کی اوپر اسی طور کے کہ مذکور ہوئی فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کی ہی یعنی موقوف کریگا اللہ
تعالی ہر ایک کی شفاعت کے قبول کو اور رجائیگا اونکو بدرجہ سے قبولیت کو بڑی مہربانی پھر آویگا اسلام کہ جامع اعمال خیر اور جگہ
وارد ہونی اوامر و احکام کا ہی پس کہیگا ای رب میرے تو سلام ہی یعنی سالم اور پاک تمام نقصانوں اور آفتوں سی اور سلامتی بخشنی
والا بندوں کا تمام شدائد اور خوفوں سی اور میں ہوں اسلام کہ جاری کرتی اللہ اور مطیع ہوں تابعدار تیرے حکم کا ہوں اور فرمایا ہی تونی
ان الدین عند اللہ الاسلام پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق تو اوپر خیر کے ہی سبب تیرے آج کی دن مواخذہ کرونگا یعنی مواخذہ کرونگا سبب تیرے
جس سے کہ مواخذہ کرونگا ساتھ دینے عذاب کے اور بوسیلہ تیرے دونگا میں یعنی ثواب لیکن اصل ہی ہو اور ہی تجھپر اطاعت ... کا جیسا
جو کچھ چاہتا ہی تو فرمایا اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اور جو شخص طلب کریگا سوا دین اسلام کی کسی دین کو پس ہرگز نہ قبول کیا جاویگا اوس سے
وہ دین اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانی والوں سی ہی **ف** آوینگی اعمال بندوں کی یعنی نیک اعمال خصوصا خداوند تعالی کی بارگاہ میں اور
شفاعت کے سبب کی انکی واسطی بجالانی والوں اپنی یا ترک کرنی والوں کی اور اعمال تو اچھی صورت میں آوینگی کہ اللہ تعالی انکو اچھی صورت عطا فرماویگا
جیسے بعضی حدیثوں اور آثار سی سمجھا جاتا ہی اور یا قدرت الہی کے سبب سے ہو یہ بات اوس واسطی کی اور کلام کروانی انکی کی اور میں محاسبہ ہوں آئی ہوں
بیچ درگاہ لطف تیری کی تاکہ شفاعت کروں بندی کی باعتبار قبولیت و درجہ کی کہ تیری درگاہ میں کیتی ہوں کہ مجھ کو ستون اپنی دین کا فرمایا
ہی اور مقام عزت و قربت میں بٹھلایا ہی تونی اور فرمایا ہی ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنی کہ نماز منع کرنی والی فسق و فجور کی تھی
میں سیدھا ہوں آج کی دن کہ مانع غضب اور عذاب تیری کی ہوں میں پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تو ای نماز اوپر خیر اور صلاح و فلاح کی ہی یعنی
یہ توقف اور مہلت دیتی ہی قبول شفاعت اوسکی میں ساتھ پاکیزہ تر وجہ کی اور اچھی کلام کی یعنی تجھکو بھی فضل و شرافت ہی اور سچائی خود تجھکو
تو لیکن شفاعت کا روضت ایک دوسری کی کہ آل اور معنی تیرا اور سوا عبادتوں باہم شامل تیری کا ہی اور جامع ہی تمام اچھی صفتوں کا
کہ وہ اسلام ہی جیسا کہ آگی آتا ہی اور یہاں ایک نکتہ ہی کہ کہنا ہو تمام شفاعت میں سزاوار اوس ذات کی ہی کہ جامع ہو کمالات کی
جیسی کہ ذات پاک مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مظہر تمام اسماء و صفات الہی کی ہی کہ کوئی پیغمبر سزاوار شفاعت کا نہیں کہلاویگا
کہ وہ اسلام جامع اعمال ہی وہ عمل شفاعت کریگا کہ جامع تمام صفات کمال کا ہی جیسا کہ آخر حدیث میں بیان ہوگا اور میں ... شفاعت کرتا ہوں آپ
بنا ... اور مجھکو ساتھ سلطنت اپنی کی نوازا تونی اور میری حق میں فرمایا ان الشرک لظلم عظیم ... کہ مجھکو مخصوص کیا تونی ساتھ اپنے ...

کہ سوای تیری کوئی اوسکو نجات نہ دیگا اور جسنے تجھکو پایا اور رحمت تیری ہوگا اور کہا میرا بخشا ہوا ہی اور وعدہ بہشت میں جانیکا کیا ہی اور اس سی اوپر اسلام ہی کلام مذکور کو بھی کہا ہی یعنی کہ مدار شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہا جاتا ہی ساتھ تعلیم ارشاد الٰہی کی کر جیسے کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اول شفاعت کرنیوالے گنہگاروں کی ہونگے بعد انکے شفاعت کرینگی انبیاء علیہم السلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کے یاد کرینگے اور اپنی تئیں بندہ عاجز کہینگے اس سبب سے شفاعت اونکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سی مراد ہو صفت رضا و تسلیم اور ترک اختیار کہ اعلیٰ مقامات اہل قرب اور اصطفا کی ہی جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق میں آیا ہی کلام مجید میں اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین **وعن عائشۃ** قالت کان لنا ستر فیہ تمثال طیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ حولیہ فانی اذا رأیتہ ذکرت الدنیا اور روایت ہی عائشہ سی کہا عائشہ رض نے کہ تھا واسطی ہمارے پردہ یعنی پردہ تھا یا دیوار گیری اوسمیں تھیں تصویریں پرندوں جانوروں کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عائشہ بدل ڈال اسکو یعنی کہ میں جب دیکھتا ہوں اسکو یاد کرتا ہوں دنیا کو **ف** تعلیل اسکی یا سبب کہ صورتیں بہت چھوٹی تھیں یا یہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویروں کی اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکھنا اوس اسباب کا کہ جسمیں کہ زینت ساتھ دنیا کی ہو لیجاتا ہی طرف کی حلاوت قلوب سے **وعن** ابی ایوب الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عظنی واوجز فقال اذا قمت فی صلوتک فصل صلوۃ مودع ولا تکلم بکلام تعتذر منہ غدا واجمع الایاس مما فی ایدی الناس اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرماؤ مجکو اور مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کھڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس مانند نماز اوس شخص کی کہ رخصت کرنیوالا اور چھوڑنیوالا ہی سب کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق میں ساتھ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووی تو عذر خواہی کا بسبب اوس کلام کی کل یعنی قیامت کو جناب پروردگار میں یا متعلق شامل ہی کلام نیکو یاروں اور دوستوں اور تمام مسلمانوں سی یعنی ایسی بات نہ کہہ کہ اوس سی پشیمان ہووی تو اور محتاج عذر کرنیکا ہووی اور قصد مصمم کر اور پہنچا ناامیدی کو اوس چیز سی کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہی یعنی قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگوں کے مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی نماز رخصت کرنیوالی کی یہ ہیں جو مذکور ہوئی اور یہ بھی کہ مراد رخصت کرنا حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہ اخیر نماز تیری ہی اور یہ آخر وقت ہی اوقات تیری کا جیسے کہ شخص کہ اوسکو یقین آیا ہی کہ مرنا اب چاہتی ہی پس اگر اپنی میں ایسا تصور کری کہ یہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور تعدیل ارکان ادا کریگا اور آخر حدیث میں اشارہ ہی طرف اوسکی کہ انسیت پکڑنی لوگوں سی علامت افلاس کی ہی اور غناء قلبی یہی ہی کہ ناامیدی ہو اوس چیز سی کہ لوگوں کی ہاتھ میں ہی **وعن** معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوصیہ ومعاذ راکب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی ان لا تلقانی بعد عامی ھذا ولعلک ان تمر بمسجدی ھذا وقبری فبکی معاذ جشعا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم التفت فاقبل بوجھہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا روی الاحادیث الاربعۃ احمد اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا جبکہ بھیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بھیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی یا عامل کر طرف یمن کے نکلے ساتھ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرتی تھی اوسکو اور معاذ تھی سوار اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھی ہمراہ سواری اوسکی پس فارغ ہوئی حضرت وصیت سے فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نہ ملی مجھسے بعد سال اس برس کی کہ یہ سال ہی

ہو شاید کہ گذرے تو پاس مسجد میری کے اور قبر میری کے پس رویا معاذ جزع سے فراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر التفات کیا آنحضرت نے یعنی منہ
پھیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ ہوئے طرف مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب تر لوگوں کی ساتھ میرے پرہیزگار ہیں جو ہوں
جیسے ہوں یعنی گورے ہوں یا کالے ہوں شریف ہوں یا رذالے ہوں اور جہاں ہوں نقل کیں یہ چاروں حدیثیں احمد نے ف لفظ فالتفت الخ
تفسیر ہے التفات کی اور شاید کہ وجہ منہ پھیرنے کی معاذ سے یہ تھی کہ تا نہ دیکھیں رونا اونکا اور ہو جائے آپ کا اور سخت ہو غم اور یا اشارہ تھا
اس بات کی طرف کہ جدا ہونا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نے اونکو از راہ فضل کی اور وصیت کی زبان سے کہ تو جدا ہوگا
مجھ سے اور بعد میرے کے مدینہ ہی اور میری قبر کو دیکھیگا تو ہرگز نہ رنجیدہ ہو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا میں
ہی پس فرمایا کہ قریب تر لوگوں کی ساتھ میرے یعنی ساتھ شفاعت میری کے یا قریب تر ہیں لوگوں کی طرف مرتبہ میری کے متقی ہیں الخ اور جہاں
ہوں یعنی یمن میں ہوں یا مدینہ میں یا مصر میں یا کوفہ میں یا شام میں وغیرہ ذلک پس یہ طرف تلاوت قرآن کی یمن میں سبب تقوی کی اور
طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ جو مومن ہی اور دور ہیں تقوی سے کیا اور چہ بالا اور بسبب تقوی کی کیسی محروم ہیں
مقام قرب سے بلکہ اشقی ہوئے بسبب پہنچانے ایذا کے حضرت کو اور گویا کہ یہ حدیث اور تسلی ہے معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہئے اور جماعی قریش
پر حکم کیا جبکہ متقیوں سے ہووے تو صورت میں اگرچہ جدا ہوتا ہی لیکن حقیقت میں ہمارے ساتھ ہی تو اور بعضی نے کہا کہ یہ تسلی ہی معاذ کو بعض نے کہا
اسکو ساتھ جلالت اپنی کی یعنی جسکہ پھر آوے تو مدینہ کو قصد کرنا ساتھ متصل ترین اور قریب ترین آدمیوں کی ساتھ میرے کہ متقی ہیں اور کہا کہ یہ
کنایہ تھا ابو بکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگے جیسی کہ حدیث جبیر بن مطعم میں آئی ہے کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت
آنحضرت کی اور کلام کیا ایک امر میں فرمایا پھر آنا اور وقت اوس عورت نے کہا کہ اگر نہ پاؤں میں آپکو یعنی یا رسول اللہ تو کیا کروں گویا کنایہ تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر نہ پاوے تو مجھکو تو آنا ابو بکر کے پاس اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنے اور اس حدیث میں
رغبت دلائی ہی حضرت نے اوپر رعایت کرنی تقوی کی اور اسمیں تسلی ہی اونکو جنہوں نے ملاقات کی حضرت سے نہیں پایا زمانہ حضرت کا اور ترغیب دی
اگر تقوی کرینگے تو قرب حاصل ہوگا حضرت سے الہم ارزقنا بمنہ ونعمتہ وعن ابن مسعود قال تلا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فمن يرد الله أن يهديه يشرح صدره للإسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن النور إذا
دخل الصدر انفسح فقيل يا رسول الله هل لذلك من علم يعرف به قال نعم التجافي عن دار الغرور والإنابة إلى
دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ پڑھی آنحضرت نے یہ آیت پس جسکو ارادہ
کرتا ہی اللہ ہدایت کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچا دیوے اوسکو طرف مقام اختصاص کی کھولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اوسکا واسطے اسلام
کی یعنی واسطے شرائع اسلام کی بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہی سینہ میں کھلتا ہی
اور فراخ ہو جاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطے اس حالت کے نشانی ظاہر کہ پہچانی جاوے وہ حالت ساتھ اوس نشانی کی فرمایا
آنحضرت نے ہاں اوسکی یہی نشانی ہی دور ہونا گھر غرور کی سے یعنی دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہی اور شیطان سبب اسکی لوگوں کو فریب
دیتا ہی اور دور ہونا یعنی زہد اختیار کرتا ہی اور رجوع کرنا طرف آخرت کی کہ جگہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد ہونا واسطے موت کے
پہلے اوترنے اوسکی کی یعنی سامان کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی طرف عبادت کے اور صرف کرنی وقت کو طاعت میں ف یعنی قبول کرتا ہی
تمام شرائع اسلام کی اور شیریں معلوم ہوتی ہی اوسکی مذاق میں تلخی اوامر و احکام کی کہ مقرر کیے ہیں اللہ تعالی نے اور حکم کیا ہی اونکا اور یہ

قلب حقیقت میں عرش رب ہے جیسے کہ حدیث قدسی میں آیا ہے لا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن اور دنیا مکر کرنے والی اور فریب دینے والی اور عہد شکن ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ولا تغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گھر رنج اور خرابی کا ہے اگرچہ صورت میں نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب بیابان کے ہے کہ گمان کرتا ہے اوسکو پیاسا پانی اور حقیقت میں اسی ہوتی ہیں بڑی بڑی ہیں بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلے اس سے سونے کے یا ظاہر ہونے مقدمات اوسکی کی کہ فرض ہے اور بہت بڑا یا کہ ستارہ ہو اور میں اور پر تحصیل کرنے علم کی یا عمل کی اور اوس وقت مدت لمبی نہ ہوئی ہو **وعن ابی ہریرۃ وابی خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم العبد یعطی زھدا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ رواھما البیہقی فی شعب الایمان** اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی خلاد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت دیکھو تم بندے کو کہ دیا جاتا ہے بے رغبتی دنیا میں اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ کی پس نزدیکی ڈھونڈو اوس سے یعنی بیٹھو تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے اور دیا جاتا ہے حکمت نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** اور پہلی حدیث بہت سے طریقوں سے ثابت ہوئی ہے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت سے پوچھی گئی کہ کونسا مومن بہتر ہے فرمایا آنحضرت نے کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور واسطے موت کے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث میں لفظ حکمت کا ہے یعنی علم نیک کہ وارد ہو اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالی حکمت عطا فرماوے اوسکی بڑی فضیلت ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہے کہ اوسکا مرشد کامل ہونیوالا ہے پس واجب ہے ہر ایک پر کہ طالب ہے ہمنشینی اوسکی اور حاصل کرے ہمکلامی اوسکی کہا ہے بعض علماء نے کہ صحبت کرو ساتھ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکھو تو صحبت کرو ساتھ اوسکی کہ وہ صحبت رکھے ساتھ اللہ کے اور علامت صحت احوال اوسکی کی بعد تصحیح اقوال و افعال اوسکی کے وہ ہے کہ جو اوپر گذری حدیث سابق میں علامات انشراح صدر سے یا یہ حدیث کہ مؤثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور میں بے رغبت کرے یاروں اپنے کو دنیا سے یعنے تحصیل مال و جاہ سے اور زیادتی قدر حاجت سے کہ پھیرے ہماری طرف اور عقبی کی پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہے رزقنا اللہ رؤیتہ و خدمتہ و صحبتہ آمین

باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور بیان گذران نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور طریقہ فقر و کفاف کے یعنی قدر ضرورت کے **ف** مراد فضیلت سے زیادتی اجر و ثواب کی ہے اور وہ دونوں مضمون کیے گئے ایک جگہ جمع کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ حضرت کے اوقات بسر ہوتے ہیں ساتھ فقر کے اور تھی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی فقرا کی فضیلت میں بیان کی ہے اور جاننا چاہیے کہ علما کو خلاف ہے اس میں کہ فقیر صابر افضل ہے یا غنی شاکر بعضے کہتے ہیں کہ غنی شاکر افضل ہے کہ اوسکی طرف سے خیرات اور صدقے جیسے مثل کھانا کھلانے اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہیں اور حدیث میں بھی بیچ شان اغنیا کی آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اس پر ہیں کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تھا اور صحابہ میں سے تمام اہل صفہ کا بھی اور حق یہ ہے کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہے مطلقا اور بوجوہ مختلف میں لیکن بیچ حق بعض ناس کے کبھی صلاح کار غنا میں ہوتا ہے اور کبھی فقر میں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب پروردگار تعالی بندے پر مہربان ہوتا ہے تو جس چیز میں صلاح حال اوسکی کا ہوتا ہے وہ دیتا ہے خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اسی طرح بیچ تمام صفتوں متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی سے منقول ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہے یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونوں سے بہتر ہے اور اس میں اشارہ ہے فضیلت فقر پر جیسے فقر ایک نعمت ہے کہ اوس پر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہے کہ اوس پر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف ولی عبد الوہاب متقی اپنے شیخ سے نقل کرتے تھے کہ جو کچھ اقرار زبانی اور فضیلت فقر کی ہم سے نکلوایا بیعت ہماری قبول کی اور کہا کہو الفقر افضل من الغنا بعد اس کے ہاتھ پکڑا اور مرید کیا اور رہا اوسکے

بعضوں نے کہا فقیر اور مسکین میں فرق کیا ہے کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا ہو اور مسکین وہ کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے عکس اسکے کہا ہے اور مراد فقرا سے
یہاں فقیر اور مسکین ہیں ۱۲ ع **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ رواہ مسلم روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دھکیلے گئے دروازوں سے اگر قسم کھاویں اللہ پر تو البتہ سچا کرے اللہ اونکی
قسم میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** دھکیلے گئے الخ یعنی روکے گئے دروازوں سے ساتھ ہاتھ یا زبان کی اور معنی یہ ہیں کہ اگر بالفرض وہ کسی کے
دروازے پر جا کھڑے رہیں تو اونکو اپنے گھر میں نہ آنے دیں بسبب نہایت حقارت اونکی کے لوگوں کی نظروں میں اور جب دروازوں سے روکے
گئے تو مجلسوں میں آنے سے بطریق اولیٰ منع کیے جاوینگے اور یہ ایسا ہے کہ چھپا رکھتا ہے اللہ تعالیٰ چھپانا حال اونکی کا خلق سے تاکہ نہ حاصل
ہو اونکو سوای اللہ تعالیٰ اور کسی سے کچھ نسبت پس مختار کرتا ہے اونکو کہ ہر دم رہتے ہیں لوگوں کے دروازوں پر اور کہا قاضی نے حال اونکی یہی کہ
بچاتا ہے آدمی مریض کو استعمال کرنے طعام مضر کی سے پس نہیں حاضر ہوتے وہ مگر ایسی صورت ہیں کہ دروازہ پر اور نہیں سوال کرتے نظر اونکی
بسبب کمال تقوی کے اور مراد یہ نہیں ہے کہ وہ دنیاداروں کی دروازوں پر جاتے ہیں اور وہ دھکیلتے ہیں اونکو بلکہ دروازوں سے آتی نہیں مجھے
اپنی گھروں میں ایسی کہ اولیاء اللہ محفوظ ہیں اس ذلت سے اور اگر قسم کھاویں الخ یعنی اگر وہ قسم کھاویں خدای تعالیٰ کی کہ اللہ تعالیٰ اس
فعل کو کریگا یا قسم کھاویں کہ نہیں کریگا تو سچا کرتا ہے اللہ اونکو اوس قسم میں کہ کرتا ہے وہ فعل یا نہیں کرتا جیسے کہ انس بن نضر کا حال
لذا باب الدیۃ میں گذرا حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگوں کی نظروں میں ذلیل ہیں لیکن اسکے نزدیک ایسے عزیز و مقبول ہیں کہ اگر قسم کھاویں
کسی کام پر تو اللہ تعالیٰ سچا کرتا ہے اونکو و مرادات **وعن** مصعب بن سعد قال رای سعد ان لہ فضلا علی من دونہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل تنصرون و ترزقون الا بضعفائکم رواہ البخاری اور روایت ہے مصعب بیٹے سعد
کی سے کہ گمان کیا سعد نے کہ اوسکو فضیلت ہے اوپر اوس کسی کی کہ کمتر ہے اوس سے یعنی فقرا یا ضعفا سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اونکی جواب کیلیے اور اونکی تسلی کیلیے نہیں مدد کیے جاتے تم یعنی دشمنوں پر اور نہیں روزی دیے جاتے مگر برکت ضعیفوں فقیروں
اونکی کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** چونکہ سعد بہت فضیلتیں رکھتے تھے مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونھوں نے گمان کیا کہ نفع میرا
اسلام میں سبب کرنے مسلمانوں کی زیادہ ہے بہ نسبت اوروں کی کہ جو ہیں پس حضرت نے سمجھا اس گمان سے باز رکھا اونکو کہ یہ گمان تم کو لائق ہو کہ تم
ضعیفوں اور فقیروں کا اور تکبر کرو اونپر کہ تم ہی اونکی برکت خاص سے ہوتے ہو ۱۲ ع ج **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمت علی باب الجنۃ فکان عامۃ من دخلہا المساکین واصحاب الجد محبوسون
غیر ان اصحاب النار قد امر بہم الی النار وقمت علی باب النار فاذا عامۃ من دخلہا النساء متفق علیہ اور روایت ہے
اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھڑا ہوا میں بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب میں یا حالت کشف میں پس تھے اکثر
ان لوگوں کی کہ داخل ہوئی بہشت میں محتاج اور صاحب دولت ٹھہرائے گئے ہیں میدان قیامت میں لیکن دوزخیوں کا حکم کیا گیا ہے اونکو جانی کا طرف دوزخ کے
یعنے دوزخ تقسیم ہیں محبوس غیر محبوس اور مال ان ہیں جنکا بہشت ہے اور جنکا فیصلہ دوزخ ہے جاوینگے اور کھڑا ہوا میں دوزخ کی دروازہ پر پس اکثر ان
لوگوں کی کہ داخل ہوئی ہیں اوس میں عورتیں ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بسبب کثرت مشغول ہونی اونکی کی طرف دنیا کی اور بسبب اونکی کی ہونے
کو رہ گئے غنی سے اور ٹھہرائی گئی اگر جہ بہشت میں بدولت دنیای فانی کے کہ مال و منصب والے ہیں ٹھہرائی اور روکی جاوینگی میدان قیامت میں طلبی

بہت حساب دینگی اور رنج میں ہونگی بسبب کثرت اموال اپنی کی اور وسعت مال کی اور لذت حاصل کرنیکی دنیا میں اور بہرہ مند ہونیکی موافق شہوات نفس کے
ہوائی اپنی کے حلال دنیا سبب حساب کے ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہے اور فقراء اس سے بری ہونگی کہ نہ حساب لیجاوینگے اور نہ روکے جاوینگے بلکہ چالیس
برس پہلے اغنیا کی داخل ہونگی جنت میں عوض میں ان نعمتوں کے کہ دنیا میں فوت ہوئی ہیں ان سے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا میں نے بہشت میں پس پایا میں نے اکثر اہل بہشت
فقراء اور جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھی میں نے اکثر رہنے والی اوسکی عورتیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُھَاجِرِیْنَ یَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَی الْجَنَّۃِ بِاَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل
ہونگی غنیوں سے دن قیامت کے جنت میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** چالیس برس سے یعنی مقدار چالیس برس تک کی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہے کہ یہ حکم خاص فقراء مہاجرین کے لئے ہی اور اغنیا سے بھی اغنیاء مہاجرین کی مراد ہیں اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی
حدیث میں معلوم ہوگا اور وجہ فقراء کی پہلے داخل ہونیکی یہ ہی کہ اغنیا بسبب حساب اپنی کے رکی رہونگی میدان حشر میں اور فقراء بلا حساب
جنت میں داخل ہو کر چین میں ہونگی **وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ** قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَہٗ جَالِسٍ مَا رَاْیُکَ فِیْ ھٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ ھٰذَا وَاللّٰہِ حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ
اَنْ یُّنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ یُّشَفَّعَ قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاْیُکَ فِیْ ھٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ ھٰذَا حَرِیٌّ اِنْ خَطَبَ
اَنْ لَّا یُنْکَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا یُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا یُسْمَعَ لِقَوْلِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ مِّلْءِ
الْاَرْضِ مِثْلَ ھٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس
آپکے بیٹھا تھا کیا گمان رکھتا ہی تو اس شخص کے حق میں یعنی یہ اچھا ہی یا برا ہی پس کہا اوس شخص نے کہ جس سے حضرت نے سوال گذرنے والے کا
پوچھا تھا یہ شخص ہی اشراف لوگوں میں سے قسم ہی اللہ کی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کرے نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوے اوس سے اور اگر
سفارش کرے یعنی کسی کی حکام اور سرداروں سے بیچ حاصل کرنے نفع کی یا دفع کرنے بلا کی قبول کی جاوے سفارش اوسکی کہا سہل نے پس
چپکے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب نہ دیا پھر گذرا ایک شخص پس فرمایا آنحضرت نے اسی شخص کو کہ بیٹھا تھا آپکے پاس کیا گمان ہی تیرا اس شخص کے
حق میں پس کہا اوسنے یا رسول اللہ یہ شخص فقراء مسلمین میں سے ہی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دیوے نکاح کا نہ نکاح کیا جاوے اوس سے اور اگر سفارش کرے
کسی کی نہ قبول کیجاوے سفارش اوسکی اور اگر کہی کچھ بات نہ سنی جاوے بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنے بسبب عدم التفات کے یعنی لوگ اوسکی بسبب
نہایت فقر اوسکی کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص کہ لوگ اسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہی بھری ہوئی زمین سے مانند اس
شخص کے کہ جسکی تعریف کی اوسنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر تمام روے زمین بھر اس شخص کے سے کہ جسکی تعریف کیگئی ہے بھر جاوے تو وہ
ایک کہ جسکی حقارت کی گئی ان میں سے بہتر اور زیادہ تر ہوگا اور اس مرتبہ و فضیلت میں ظاہر ہے کہ حضرت نے جسکے لئے یہ بھلا ہونا فرمایا وہ غنی کا پہچانا گیا اوسکی بیوی یا
جو اس حدیث میں اوسکی یہی اور یہ فضیلت فقراء کی اور بڑی فضیلت ہے جو حضرت نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہ ہی کہ فقیر سبب پاکی قلب کے بہت مقبول

کرتا ہے امر پروردگار کا بخلاف اغنیاء کے کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر کرتے ہیں قبول حق میں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ دیکھا جاتا ہے علماء کی شاگردوں میں اور طلبا کی مریدوں میں کہ فقرا بہت جلد قبول کرتے ہیں حق بات کو اور اغنیا تھیل و حجت کرتے ہیں اس میں اور شخص اول بھی اغنیا ہی ہوتے ہیں جیسے تمام کافروں میں بھی ایسے کہ نہیں سنا اسلام و رسالت کو ... میں یہاں تک کہ کہا ہے بعضے علماء نے کہ جیسے کہا النصاریٰ خیر من الیہود ... خوف ہی اور کبر کا اسلیے کہ ... نہیں ہے ... اور جرم نہیں کیا ہی اسکی کفر میں اسلیے کہ کبھی قصد کیا جاتا ہے انکی پیروی کا وہ قریب ہیں ساتھ حق کی ۔ وعن عائشۃ قالت ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں پیٹ بھرا آل محمد کا یعنی اہل بیت انکی نے جو کی روٹی سے یعنی بس کبھو نہ کھائی روٹی جو کی بطور اولی اور دو دن پے درپے یہاں تک کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بھرا تو دوسرے دن بھوکے رہے بنا بر اسکی کہ حضرت نے اختیار کیا تھا فقر کو جبکہ پیش کی گئی حضرت پر خزانے زمین کے اور حکم ہوا کہ سو تو پہاڑ مکہ کی سونے کی کر دیں تمہارے لیے پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو اور کہا ایکدن میں بھوکا رہوں پس صبر کروں اور سیر ہوں ایکدن پس شکر کروں ... پس کہا جیسے کہ ہوتی تھی آنحضرت ... مال بہت ... حضرت نے لیکن ... نہیں بلکہ ترجیح کیا ... پروردگار کی خوشی میں ... دل کی غنی اور مشغول ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذارتے کئی راتیں بھوکے ... حضرت اور اہل انکے نہ پاتے تھے طعام شب کا اور تھی اکثر روٹی ... جو کی ... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ... فقراء سے نہیں بسر کرتا ہے زندگانی ... بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیاء ہیں پس حضرت کے فعل میں ... تسلی ہے فقراء کی اور یہ بھوک حضرت کے اختیاری تھی ساتھ ترک کرنے دنیا کی اور لذتوں اسکی کے اور قناعت کرنی کی قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کے اور ترجیح دینی حاجات لوگوں کی اپنے نفس کی حاجت پر ۔ وعن سعید المقبری عن ابی ھریرۃ انہ مر بقوم بین ایدیہم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابی ان یاکل وقال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر رواہ البخاری اور روایت ہے سعید مقبری سے نقل کی ابو ہریرہ سے کہ وہ گذرے ایک قوم پر کہ انکے آگے ایک بکری تھی بھنی ہوئی پس بلایا انہوں نے ابو ہریرہ کو یعنی اسکی کھانے کے لیے پس انکار کیا ابو ہریرہ نے اسکی کھانے سے اور کہا یعنے بیچ عذر نہ کھانے کے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنی وفات پائی اور نہیں پیٹ بھرا روٹی جو کی سے یعنی جبکہ حال آنحضرت کا ایسا تھا کھانا بھنی ہوئی بکری کا کہ ان لذات ... خوش معلوم ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے ۔ وعن انس انہ مشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واھالۃ سنخۃ ولقد رھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعا لہ بالمدینۃ عند یھودی واخذ منہ شعیرا لاھلہ ولقد سمعتہ یقول ما امسی عند آل محمد صاع بر ولا صاع حب وان عندہ لتسع نسوۃ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ وہ لے گئے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر بدبودار یعنی سبب بہت دنوں رہنے کی اور تحقیق گرو رکھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کی اور لیے اس سے کچھ جو واسطے اہل بیت اپنے کی اور روایت کرنیوالا انس ہے کہتا ہے تحقیق سنا میں نے آنحضرت سے کہتے تھے نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع گیہوں اور نہ صاع اور دانوں غلہ کی یعنی ذخیرہ نہیں کیا آپ نے رات کو غلہ کل کی لیے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تھیں نو بیبیاں یعنی باوجود اسکی کچھ ذخیرہ نہ کرتے تھے نقل کی یہ بخاری نے ف شاید کہ وجہ قرض لینے کی یہودی سے یہ تھی کہ حال اپنا اسلئے اونپر ظاہر ہو یا اسلیے کہ اگر ان دنوں آپ کے پاس ... نہ ہوگا

شہر مکر کراور ظاہر تر یہی ہے کہ یہ ہی تھا یت شعر منظور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بس کہ طلب کرنا رجا ہے اگر چہ صورت یہہ فرمایا اللہ تعالی
لی قال الا شکا لم کفلیہ میں ان کو ایسا ہی کہ الاعلیٰ بلسند اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہماری امام اعظم سی کہ تین مہینے شہر آئی تھی ہیچ سایہ دیوار اوسکی کہ سیا لبہ
گر گئی تہی اور سیدہ دین کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا تہا
کہ آنحضرت اپنی بی بیون کی لیئی قوت ایک برس کا اکٹہا بہر وادیا جواب اوسکا یہ کہتی ہین علما کہ یہ ذخیرہ کا اور اول حال تہا کیئی فقرا اونکی
حالت غالب ہوا بعد اوس کے وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکٹہا بہر وادیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آنحضرت آیا ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی
کہ آل فلان کہتی ہین اور مراد وہی فلان رکہتی ہین پس غیرہ نکرنا بنسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کر واسطی نفس شریف
اپنی کی کرتی تہی اور اگر بی بیون کی لیئی ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سی نہین کہتا شرح **وعن عمر قال دخلت علی رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم فاذا ھو مضطجع علی رمال حصیر لیس بینه وبینه فراش قد اثر الرمال بجنبه متکئا
علی وسادۃ من ادم حشوھا لیف قلت یا رسول اللہ ادع اللہ فلیوسع علی امتک فان فارس والروم قد وسع
علیھم وھم لا یعبدون اللہ فقال اوفی ھذا انت یا ابن الخطاب اولئک قوم عجلت لھم طیباتھم فی الحیوۃ الدنیا
وفی روایۃ اما ترضی ان تکون لھم الدنیا ولنا الآخرۃ متفق علیه اور روایت ہی عمر سے کہا حضرت عمر نے کہ داخل
ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریئی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پتون سی نہ تہا درمیان
حضرت کی اور درمیان بوریئی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالی تہی بوریئی نی حضرت کی پہلو مین اس حال مین کہ سہارا تکیہ کی ہوئی تہی چمڑی کا
کہ بہرا او سکا پوست خرما کا تہا کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیئی اللہ تعالی سی تو فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی
اوپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہی تو یا در تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین جانتا ہی کی تجکو ترقی طرف اوس مقصد کے
ای ابن خطاب یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک قوم ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیئی خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت
مین تحقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیئی دنیا اور ہماری لیئی آخرت نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوپر بوریئی کی یعنی بستر اونکا یہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہ سمجہا
جاتا ہی کہ وہ چارپائی ہی کہ کہجور کی پٹی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور ڈال ساتہ پیش اور زیر او سکی کی آتی ہی کہ جول
کی معنی بنی ہوئی کی اور بہرا او سکا یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہ زیر لام کی اور جزم تی کی پوست خرما کو کہتی ہین جیسی کہ
روئی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپ کی امت پر چونکہ دیکہا
عمر نی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تاب صبر کی نہین ہی گی
اور دشواری پڑی گی اونپر مناسب جانا حال ضعف اونکی کی یہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیئی اور جیسی ہی کہا کہ مقصود عمر کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت
کی لیئی تہا لیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیئی دنیا کی یہ خبیثہ طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمر نی دیکہا
آنحضرت کو بیچ گہر اونکی کہ ایک بوریئی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہ چمڑی کی کڑی دیکہی اور ایک وہاں پڑی ہوئی
روئی عمر فرمایا آپ نی کہ کیون روتا ہی تو ای بیٹی خطاب کی کہا عمر نی یا رسول اللہ آپکو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سی پڑی ہو
اور قیصر وکسری نازو نعمت مین ہین باقی حدیث ذکر کی کہ پیشوا اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتہ قول اونکی کی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

یوم القیمۃ وعن ابی ہریرۃ قال لقد رأیت سبعین من اصحاب الصفۃ ما منہم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء
قد ربطوا فی اعناقہم فمنہا ما یبلغ نصف الساقین ومنہا ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراہیۃ ان ترٰی
عورتہ رواہ البخاری روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق دیکھا میں نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سے نہیں تھا ان میں کوئی شخص کہ ہو
اوپر چادر کاندھوں پر اوڑھی اور کندھوں پر ڈالی بلکہ ایک کپڑی تھی جو یا وہ کرتا تھا یا تہبند تھا اور ایک تھی کہ تحقیق باندھا تھا انہوں نے
پس بعضوں کے تہبند اور کملیوں میں سے وہ تھی کہ پہونچتی آدھی پنڈلیوں تک اور بعضی پہونچتی دونوں ٹخنوں تک پس سمیٹتا تہبند کو ہاتھ سے
سجدہ میں یا بیٹھنے وغیرہ میں بسبب ناخوش رکھنے اسکی کے کہ دیکھا جاوے ستر اوسکا نقل کی یہ بخاری نے وعنہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ہو اسفل منہ متفق
علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انظروا الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فہو اجدر ان لا تزدروا
نعمۃ اللہ علیکم اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ نظر کرے ایک تمہارا طرف اس
شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہے اوسکو اوسپر مال میں اور صورت ظاہری میں یعنی وہ اوسکی نسبت کی طرف ہو شکر حق کا اور غبطہ اوسکی حالت ہو تو
چاہیے کہ نظر کرے طرف اوس شخص کی کہ وہ پست تر ہے اور کمتر اوس سے ہے یعنی تا شکر کرے اور خوش ہووے ان نعمتوں سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور
ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہے مرتبہ میں تم سے اور نظر نہ کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ
زیادہ ہو تم سے مرتبہ میں پس نظر کرنا طرف کمتر کیطرف کا اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہے تمکو تا حقیر نجانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچی ہے **ف**
حاصل یہ کہ جب دیکھے کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سے حشمت میں اور مال میں اور لباس میں اور جمال میں اور نعمتیں پہچانے کہ اوسکی لیاقت میں
بسبب اسکی قابل ہے تو چاہیے کہ دیکھے اوسکو کہ وہ کم ہے اوس سے دنیا میں اور کمتر ہے درجہ میں اس سے تا صبر حاصل ہو اسکی اور آخرت میں اسکی
رغبت حاصل ہو اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر کمال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہے اگرچہ کوئی کسی کی نسبت اسفل کمتا ہو اور کوئی اسکی
بہ نسبت پست جسکی ہو اسکی فضیلت کو دیکھکر نظر پہونچی ہے کم مرتبہ کی اوسکا حال اچھا ہو اور اسمیں اشارہ ہے اوپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سبحان الغرض
و بتقدیر تو وہ نہ دیکھے اوسکی طرف کہ وہ کم ہے اوس سے تا کہ نہ حاصل ہو عجب و غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ اوسپر یہ کہ خوب شکر ادا کرے اوسکی
نعمتوں کا اور جو ایسا ہو کہ نہ پہنچے اوسکی کوئی فکر میں تو لائق ہے یہ کہ شکر کرے اپنے پروردگار کا کہ مبتلا کیا مجکو دنیا میں اور اوسکی بہت سے فکر
میں چنانچہ بعضے شیوخ جب کسی دنیادار کو دیکھتے تو کہتے اللہم انا نسألک العفو والعافیۃ فی الدنیا والآخرۃ اور آیا ہے کہ ایک شخص فقیر سے کہ رہا ہوا
مجلس میں ایک ولی کی اور شکوہ کیا اوسنے کہ میں نے نہیں کھایا ہے اتنی اتنی مدت سے کھانا اسپر کہا شیخ نے کہ جھوٹ بولا تو کیونکہ
خدا اپنی کسی سے نہیں دیتا ہو کہ شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمیں سے تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چھپاتا تو خلق سے
اس عنایت کو اور مجمل خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہے دین اوسکا زوال سے تو نہیں پرواہ کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام
مشقتوں کی پہونچنی کا حال و استقبال میں چنانچہ منقول ہے کہ امام غزالی کے ایک مرید کو کسی نے مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنے اونہوں
نے کہا کہ شکر الٰہی کر اسلیے کہ بلا کہی اس سے بھی بڑی ہو سکتی ہے پھر ڈالا گیا وہ ایک قیدی کے کنوئیں میں پس شکوہ کیا اوسنے پھر ویسا ہی جواب دیا
اونہوں نے پھر ایک یہودی کے پاس جا پہونچا کہ وہ ہر ساعت بیزار دیتا تھا اور زنجیر میں اندھا کر کے پاس کیا اوس سے نہایت تنگدل ہوا اور شکوہ
کیا حکم کیا امام نے صبر شکر کرنے کا پس یہودی بیمار ہوا تو کہا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سے پس کہا امام نے جواب میں کہ

وہ چیز کہ کہا جاتا ہے ہمارا کرین میں طوق کر کے واسطے ہمارا اترنا اور فارغ ہوا بعد اوس کے ہمارا دب لٹا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب ۔ **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء

بخمس مائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل

ہونگی فقیر جنت میں پہلی دولتمندوں سے پانسو برس کہ آدھا دن ہی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی قیامت کا کہ مقدار روز کی اوس دن کے

ہزار برس کی ہوگی برسوں دنیا کی یہی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور اوسی آیۃ میں جو آیا ہی فی یوم

کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے پہلے معلوم ہی تحمل ہی یہ طول ہونی اوس دن کی کفار پر جیسے لمبا ہوا ہی گا اوتنی مختصر ہوگا نسبت

نیک کاروں کی یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسے دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی

الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی اگر کوئی تو کہو کہ تطبیق ہی اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں کہ جس میں چالیس برس کا فرق فرمایا ہی جس کی حکم

ممکن ہی یہ کہ مراد اغنیا سی اوپر کی حدیث میں اغنیای مہاجرین ہوں یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت میں اغنیائی مہاجرین سے اور دوسری

حدیث میں اغنیای غیر مہاجرین مقصود ہوں پس نہ تناقض ہا دونوں حدیثوں میں انتہی آورا ولی یہ ہے کہ جیسا اوسنے تطبیق میں کہا ہو دونوں عدد دونوں ہی

کثرت ہی سے تحدید پس کبھی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کرکے اور کبھی پانسو برس کرکے ارادہ تعیین کی اور تاویل دونوں کا ایک ہی ہی یا خبر دیا اول ساتھ چالیس

برس کے جیسے وحی کی گئی طرف حضرت کی پھر خبر دی دوسری بار ساتھ پانسو برس کے ارادہ الفضل اللہ تعالی کی فقرا پر برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کیا خلاف ہے واسطے اختلاف مراتب اشخاص فقرا کی جیچ حال صبر اور رضا اور شکر اوپر کی اور یہ ظاہر تر ہی اور مطابق ہی اوس نقل پر کہ کی آخر الاصول

میں کہ کہا اور ہمیں کہ جمع دونوں حدیثوں میں یہ ہی کہ پہلی حدیث میں جو چالیس برس پہلے کہا مراد اوس سے یہ ہی کہ فقیر حریص چالیس برس پہلے

داخل ہوگا غنی حریص سے اور اس حدیث میں جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہ ہی کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہوگا غنی راغب سے واللہ اعلم ۔

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ

المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انھم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائھم باربعین خریفا یا عائشۃ

لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیھم فان اللہ یقربک یوم القیامۃ رواہ الترمذی

والبیھقی فی شعب الایمان ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید الی قولہ زمرۃ المساکین اور روایت انس سے کہ تحقیق فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی زندہ رکھ مجھکو مسکین اور مار مجھکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینوں کی گروہ میں پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کس واسطے

یہ دعا کرتے ہیں آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلئے کہ تحقیق مساکین بطمع ثواب صبر کرینگے اور فضائل ہو جس اخلاق سی داخل ہونگی بہشت میں پہلی تونگروں سے

چالیس برس اے عائشہ پھیر تو مسکین کو نا امید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتھ ایک ٹکڑی کھجور کی ہو اے عائشہ دوست رکھ تو مسکینوں کو یعنی

دل سی اور نزدیک کر اونکو یعنی طرف مجلس اپنے کی اسلئے کہ خدای تعالی نزدیک کریگا تجھکو اپنی دن قیامت کے یعنی لوگوں کی نزدیک نہیں بسبب اوسکا

ہوتا ہی نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین

یعنی سوال و جواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت میں نہیں ہی **ف** مسکین مشتق ہے مادہ سکنت سے یعنی نہایت تواضع کی یا کون

وسکینت سی ہی معنی وقار اور اطمینان دل کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور بعضی تعلیم ہی امت کو تاکہ سمجھا دیں فضیلت فقرا کی اور دوست رکھیں

اونکو اور ہمنشین ہوں اونکے تاکہ پہنچیں اونکو برکت اونکی اور اسمیں تسلی ہی مسکینوں کیطرف اور آگاہ کرنا ہی اوپر علو درجات اونکی کی اور جائز ہی یہ

کھایا اور کیا جاوے مسکین کون نہیں ہے یہ کہ نہیں اللہ تعالیٰ قوت حضرت کا بقدر کفایت کی اور ہمیشہ مشغول رہتے تھے اونکو ساتھ اللہ کی اسلئے کہ غیر سائل کی
کی حق میں باعث محبت و وبال کی ہے آیا ہے کہ ایک بادشاہ مسلمان گذرا ایک جماعت فقراء اور صلحا پر پس وہ لوگ نہ ہوئے ملتفت اسکی طرف
اور متوجہ ہوئے وہ اسپر کہا بادشاہ نے کہ تم کون ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم ایک گروہ ہیں کہ محبت ہماری سبب ترک دنیا کی ہے اور عداوت ہماری
سبب ترک عقبیٰ کی پس آگے بڑھا وہ بادشاہ اور گذر گیا اور کہا کہ ہم نہیں قدرت رکھتے ہیں تمہاری محبت کی اور نہ طاقت ہے ہمکو
تمہاری عداوت کی اور پہلی یہ دولت ہے ان سے الخ اور جگہ سے ہم پیدا ہوتا ہے کہ فقراء پہلی اغنیا کی داخل ہونگے بہشت میں اگر پہلا نفس اغنیا بغیر
انعام ہے کہ مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ظاہر کرنا حق مشرف فقراء کا ہے اور طلب کرنا اونکی تقدم کا انبیاء پر اور خوف تاخر کی کا بقدر
اون انبیاء سے کہ فقراء میں منسوب تاخر اپنی کا فقراء غیر انبیاء سی نہ ہم بعد ازان معہ سکے آنحضرت نے حضرت عائشہ کو وصیت کی نیچ ال فقراء کی اور محبت کی
اونکی کی پس فرمایا اے عائشہ ... بیہقی نے عطاء ابن ابی رباح سے کہ اونہوں نے سنا ابی سعید سے کہ کہتے تھے کہ لوگو نہ لیجاوے تمکو
تنگی اوپر طلب کرنے رزق کی بغیر حلال سے اسلئے کہ میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یا اللہ مار تو مجھکو فقیر اور نہ مار تو مجھکو غنی
حشر کر بیچ گروہ مسکینوں کے اور بیشک بدبخت تر بدبختوں کا وہ شخص ہے کہ جمع ہووے اوسپر فقر دنیا اور عذاب آخرت کا ابو الشیخ نے کہ زیادہ کیا ہے
آمین ... سلیمان بن عبد الرحمن سے اور نہ حشر کر بیچ زمرہ اغنیاء کی کہتا ہوں میں کہ اگر نہوتی کوئی اور دلیل سوا اس حدیث
شریف کی تو البتہ کافی تھی یہ حجت ... الفقر فخری ... باطل ہے ...
اوسکی بنا پر تصریح کی ... عسقلانی وغیرہ ... اور حدیث ... یقیناً اور ... صحت کی ...
کہ باعث ہوتا ہے ... اور روایت کیا ...
ورزین عبد اللہ ... نقل کی ... وعن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغونی فی ضعفائکم
فانما ترزقون او تنصرون بضعفائکم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی درداء سے کہ اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرو مجھکو بیچ ضعیفوں اپنے کی اسلئے کہ نہیں رزق دیئے جاتے ہو تم یا فرمایا نہیں مدد کئے جاتے ہو یعنی دشمنوں پر مگر
برکت ضعیفوں اپنے کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بیچ ضعیفوں یعنی فقیروں اپنے کی ساتھ احسان کرنے کی اونسے ... مظلوم
دل شکستہ ہوں اونکی مدد کرو ... یہ کہ طلب کرو رضا میری بیچ رضا اونکی کی ...
روایت ... اور احتمال ہے کہ شک راوی کا ہے ... برکت ضعفاء اپنی کی یعنی برکت وجود اونکی کی اور احسان اونکا ...
او نصرت ... استقامت ہے ... کہا ابن مالک نے کہ ڈھونڈو تم مجھکو بیچ محافظت حقوق اونکی کی
خوش کرنے دلوں اونکی کی اسلئے کہ تحقیق میں اونکی ساتھ ہوں ... اوقات میں ...
اکرام کیا ... اوسکو حدیث قدسی ... ولیاً فقد بارزنی بالمحاربۃ **وعن**
امیۃ بن خالد بن عبد اللہ بن اسید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یستفتح بصعالیک المہاجرین
رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے امیہ بیٹے خالد بیٹے عبد اللہ بیٹے اسید کی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے حضرت طلب فتح کی کرتے
یعنی کفار پر اللہ تعالیٰ سے ساتھ برکت ... مہاجرین کی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں **ف** ...
کی یعنی فقیر کی ... فقراء مہاجرین کی اور برکت دعا اونکی کی ...

بال

ابن ماجہ سے یہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتے تھی بواسطہ فقرای مہاجرین کی اس طرح کہ فرماتے اللہم انصرنا علی الاعداء بحق عبادک الفقراء المہاجرین انتہی اور
حضرت شیخ نے بھی یہی معنی نقل کی ہیں اور بعد اسکے یہ لکھا ہی کہ اسمین نہایت بزرگی ہی فقرا کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اسکی کہ ثابت
کی اور مقصود حاصل و مشرف کیا اونکو ساتھ اوسکی کہ برکت انکی طلب فتح کی کرتے تھی مصرع شان اوپہ عجب بنواز گدا را **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ہو لاق بعد موتہ ان لہ
عند اللہ قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکھتا ہو پس تحقیق کہ تو نہیں جانتا ہی کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ اپنی
موت کے بعد پس تحقیق اوسکی واسطی نزدیک اللہ کے مارنیوالا ہی کہ نہیں مرتا ہی یعنی آگ ... کی
... ہلاک کرنیوالا ہی ... اور فنا نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود رہیگا
حضرت ... نقل کی شرح السنہ میں **ف** ... روایت کرتا ہی ... عبد اللہ بن ابی مریم ... اور
... یعنی ... بڑی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکھکر اوسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہی تو مثل اوسکی اپنی لیے
وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق الدنیا
فارق السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید
ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جس وقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قید خانہ سی اور قحط سی نقل کی شرح السنہ میں **ف**
قید خانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت و محنت اور تنگی معاش میں رہتا ہی یعنی ہر چند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتوں کے کہ
اوسکے لیے واسطے آخرت میں رکھی ہیں حکم قید خانہ اور قحط کا رکھتی ہی یا مراد یہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنی تئیں بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکھتا ہی
اور جیل ... اوسکو اپنی ... اور ہمیشہ شوق رکھتا ہی کہ اس محنت آباد سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا راحۃ للمؤمن من قلعہ او
... اکمل ... **وعن** قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب
اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندی کو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسے ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی
بیمار کو پانی سی نقل کی احمد اور ترمذی نی **ف** دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی ہی اور وہ چیز ہی کہ ضرر کری اوسکی دین میں اور نقصان کری ... سو جیسا
طبیب کہ مانع ... کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو ... کہ ملوث ہو اوسکی ... ہو دل اوسکا ساتھ ... محبت
اوسکی ... اور بیماری ہی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اوسکی کی **وعن** محمود بن
لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرہہما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنۃ ویکرہ
قلۃ المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو چیز
ہیں کہ ناخوش رکھتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شر ... وہ بہتر ہیں جیسے فرمایا کہ ناخوش رکھتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کے لیے
فتنہ سی اور ناخوش رکھتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کے لیے نقل کی احمد نی **ف** مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ
میں ... کا اور ... چیزوں نا مشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اسلیے خوب ہی کہ طاعت کرین اور قدم

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان بسلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام آویگی سو اگر بعضی صبر کرنی کی بابت حدیث وارد ہوئی ہیں
لیکن بلا میں پہلا تاؤ ہونا اور صبر کا کرنا اون میں مناسبت سکی نہیں ہی پس یعنی فتنہ ہی یا ان کے فتنہ اور ابتلا کی نہ ہونا اور شدت رحمت نفس سو تو لبستہ
سب کے لیے رو کتا ہوں انہیں رخصت و رعایت کا ہی اور موت چاہتی او سکو لیے درست نہیں اور کثرت حساب کے لیے ہی سبب تعجیل عذاب ہی اور بہترا
مسلمان کے لیے او رچاہی کہ بہت خوش ہو اور اسی لیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کا سبب پہونچی سہل ہی تیز
میری یہ تمام شاغلین ہیں ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست کرتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچھ اونھوں نے فرمایا ہی حق ہی اگر عقل
سلیم اور تجربہ صادق رکھتا ہو تو دنیا میں بھی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت و گرفتاری اور ذلالت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کا اور
نگاہ رکھنی اور تعلق کرنی کی ساتھ او سکی کہ کھینچتا ہی محنت فقر سی کم نہیں بلکہ بڑھ کر اس تعلق اور وسعت و دنیا کی بیچ ترک کرنی او سکی کی اور
قناعت کرنی کی قدر کفایت پر دل کا اطمینان و صفائی ہوتی ہی وعن عبد الله بن مغفل قال جاء رجل الى النبي صلى
الله عليه وسلم فقال اني احبك فقال انظر ما تقول فقال والله اني لاحبك ثلث مرات قال ان كنت صادقا
فاعد للفقر تجفافا للفقر اسرع الى من يحبني من السيل الى منتهاه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپکو یعنی بہت الا مرمین
دوست رکھتا ہی حضرت نے اوس سی فرمایا دیکھ کیا کہتا ہی تو یعنی تامل کر اور دیکھ کہ کیا کہتا ہی تو اونھی کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسی کہ قسم خدا کی
تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپ کو تین بار کہا او یا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطی فقر کی لباس کہ البتہ فقر بہت جلد
پہونچتا ہی طرف اوس شخص کی کہ دوست رکھتا ہی مجکو جلدی پہونچنی پانی کی طرف منتہا اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی
ف تجفاف ساتھ زیر تا کی اور جیم جیم کی پالان گھوڑی کا ہی جو ڈالتی ہیں وقت جنگ کی تاکہ زخم سے امان میں رہی مانند زرہ کی سوار کی لیے اور کنایہ کیا ہی
تجفاف سے صبر کی لیے کہ وہ ڈھانکتا ہی فقر کو جیسے ڈھانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سے یعنی تیار رہ صبر کی لیے خصوصا فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلد
پہونچنی پانی کی ساتھ مبالغہ ہی بیچ سرعت کی فقر کا جلدی پہونچنا او سکی طرف اور اوترنا پانی کا اوپر سی ہوتا ہی اور کثرت ضرورت کی لیے کہ آتا ہی اسی طرح لوگوں
کی بندی بلا کی انبیا پر پہر جو بہتر رہا ہو بعد او نکی لوگ پس تحقیق کہ آنحضرت نبی ہیں بیچ ہر چیز کی اور محبوب تھے اونکی اور سکو ہی بقدر محبت انکی کی کہ
حصہ پہونچیگا اور جب فقر سی محبت کی راہ تیار کر واسطی فقر کی پالان یہ کنایہ ہی صبر کی کہ آفت فقر سی نگاہ رکھتا ہی اور ہلاک نہیں ہوتا اور
بیچ دور طرح جزع و فزع اور غضب کی نہیں گرتا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور
چلنے طریقہ اونکی کی نا روا اور جہوٹ ہی اور حقیقت میں اتباع اور موافقت لازم محبت ہی اور محب کی متابعت محبوب کی درست نہیں ان المحب
لمن یحب مطیع و لیکن یہ نشان صدق محبت ہی کمال او سکی کا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن ہی بہ نزول کا ساتھ خوبی کی اور اچھا جاننے
ذات و صفات محبوب کی اور خوبی اور شکل و شمائل او سکی کی ہی کہ اوسکو سب سے خوب کہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ کمال کے اور اتباع کے
تا تفرقہ ہیں کہ ایمان خیر محال کی اور بر کو بھی اتباع ہو اس کا حال جو اعلی ہو رتبہ اوس کا وعن انس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لقد اخفت في الله وما يخاف احد ولقد اوذيت في الله وما يؤذى احد ولقد اتت علي ثلثون من
بين ليلة ويوم وما لي ولبلال طعام ياكله ذو كبد الا شيء يواريه ابط بلال رواه الترمذي وقال ومعنى هذا
الحديث حين خرج النبي صلى الله عليه وسلم هاربا من مكة ومعه بلال انما كان مع بلال من الطعام ما يحمله تحت ابطه ورواہ

شہزادہ نوپنے دیکھا ... [illegible]

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں سبب اظہار دین حق کی اور دعوت کرنے خلق کی طرف اسکی اور نہ ڈرایا گیا کوئی
ساتھ میرے تھا اور تنہا تھا میں اس وقت اظہار رسالت میں کوئی میرے ساتھ نہ تھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین حق کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ تحقیق
گذرتی تھی مجھ پر تیس شب روز پے درپے حالانکہ نہ تھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام کہ کھاوے اسکو کوئی جگر والا یعنی حیوان نہیں کوئی مگر بعض اس چیز سے
کہ چھپالے اسکو آدمی بغل میں یعنی تھوڑا سا جو چھپاتا ہے آدمی بغل میں ایک چیز قلیل حقیر کو چھپاتا ہے اسکو بغل بلال کی یعنی یہ معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل میں کس قدر آتا ہے
پس تھوڑا ہی سا ہوگا کہ بغل میں بھی چھپا رہ سکے بلکہ ظاہر ہو اور بار بار کہ کھاوی جگر والا کو ہی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور معنی اس حدیث کا وقت
تھا کہ باہر نکل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال بھی تھا ساتھ بلال کی بغل میں طعام بھی تھا اس قدر کہ اسکو اٹھا لیتا تھا نیچے
بغل اپنی کی **ف** حدیث کی اول جملوں کی بھی شرح بعضوں نے اسطرح لکھی ہے کہ چند گروہ ہوئی لیکن ظاہر ہے کہ معنی یوں ہیں کہ ڈرایا گیا میں اور
نہیں ڈرایا گیا کوئی انبیا میں سے جیسا کہ میں ڈرایا گیا اور ایذا دیا گیا کوئی مانند میرے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایذا دیا گیا کوئی نبی مثل ایذا دینے
میرے اور یہ اندازہ قدر و مرتبہ شخص کا ہے جو کہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب عالم سے زیادہ ہے اور حدیث میں ہے کہ بلا انبیا کی زیادہ تر تھی
پس بلا ان کی ایمان اور ہدایت کرنی پر زیادہ ہے سب سے اور تھی ایذا بھی انکی سب سے زیادہ تر تھی اور اوپر بیان شدت فقر کی کہ اس حدیث سے بھی
بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھ قول اپنی کی اقتدا کے لیے اور یہ جو کہا کہ انکی ساتھ بلال بھی تھا اس سے معلوم ہوا کہ یہ قصہ وقت ہجرت کے نکالا کہ بھی مدینہ کو
نہ تھا اسلیے کہ اس وقت بلال نہ تھے حضرت کے ساتھ بلکہ غالباً یہ قصہ اس وقت کا ہے کہ جب ابو طالب اور خدیجہ نے وفات پائی پانچ روز بعد انکی حضرت خدیجہ
نے بھی وفات پائی اور اس سال کو عام الحزن کہتے ہیں ابتلا اور ایذا کفار کی بہت ہوئی پس حضرت نے بعد انتقال کرنے انکی کے تین مہینے بعد
دسویں سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت پیادہ پا طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تھے پس حضرت دس دن تک
وہاں کے لوگوں کو دعوت اسلام کی طرف کرتے رہے اور انہوں نے کچھ نہ سنا اور اپنے لڑکوں کو اور غلاموں کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیں جب حضرت چلے
پس حضرت کے پیچھے لگے اور پتھر مارنے لگے یہاں تک کہ قدم مبارک لہو لہان ہوگئے اور زید بن حارثہ ڈھال بنتے تھے حضرت کی
اور پتھر کھاتے تھے اور زید بن حارثہ کا سر بھی پھٹ گیا یہاں تک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ایک فرشتہ بھیجا
تا آپ پر سایہ ہوا اور جبرئیل نے آن کر کہا کہ تیرے پروردگار نے سنی باتیں تیری قوم کی اور جو کچھ انہوں نے رد کیا تجھ پر اور پہاڑوں کا فرشتہ
حکم کیا کہ اگر فرماوے تو اس قوم کو ہلاک کر دوں میں ان دونوں پہاڑ اخشبین کے کہ انکی بیچ میں آباد ہیں آپس میں ملا دوں ہم اور ان کو پیس
ڈالیں فرمایا حضرت نے کہ امید رکھتا ہوں میں کہ انکی پشتوں میں سے ایسے لوگ نکلیں کہ عبادت کریں پروردگار کی ساتھ وحدانیت کے یعنی ایمان لاویں آخر اس حدیث میں ایک
قصہ ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے پس معلوم ہوا کہ بلال کا ساتھ حضرت کے سفر طائف میں نہ تھا زید بن حارثہ تھے ساتھ آپ کی لیکن دونوں میں لیکن یہاں
بجائے زید بن حارثہ بلال کا نقل کیا ہے اس قصہ میں لیکن اس حدیث سے اعتراض ہے **وعن** ابی طلحۃ قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنہ عن حجرین رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوک کا پس
کھولا ہم نے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا پیٹ کھول کر پتھر دکھائے پس کھولے حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پتھر پیٹ پر بھوک میں باندھتے ہیں کہ پیٹ میں قوت اور طاقت رہے اور کمر سیدھی رہے
قوت بخشی اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتیں کمر سے لگ جاتی ہیں اور پیچ جاتی ہیں اور جب کہ زیادہ بھوک ہوتی ہے تو حاجت دو پتھروں کی باندھنے کی ہوتی ہے

پس آنحضرت کو چونکہ بھوک بہت تھی اور تھی آپ ہی ریاضت کے لئے آپ نے دو پتھر باندھے تھے **وعن** ابی ہریرۃ انہم اصابہم جوع فاعطاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرۃ تمرۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہنچی بھوک صحابہ کو پس دی ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کھجور نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی ہر ایک کو ایک کھجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی اون پر اوس حد کو پہنچی تھی کہ کبھی ایک ہی ایک کھجور پر اکتفا کرتے تھے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا من نظر فی دینہ الی من ہو فوقہ فاقتدی بہ ونظر فی دنیاہ الی من ہو دونہ فحمد اللہ علی ما فضلہ اللہ علیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینہ الی من ہو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من ہو فوقہ فاسف علی ما فاتہ منہ لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا رواہ الترمذی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ نقل کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں لکھتا ہے اوس کو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکھے بیچ امر دین اپنے کی یعنی اعمال نیک کے بیچ طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوس سے ترقی علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو یا مردہ پس پیروی کرے اوس کی یعنی سبقت کرے بیچ طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرے فخر برائیوں کی ہی یا تاسف کرے اوپر ان کمالات پر کہ فوت ہوئی اوس سے اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کی کہ کم ہو اوس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سے مال و جاہ میں پس تعریف و شکر کرے اللہ تعالیٰ کا اوپر فضیلت دینے خدا تعالیٰ کی اوس کو اوس پر لکھتا ہے اوس کو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صابر یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ نظر کرے اپنے دین میں طرف اوس کی کہ وہ کم ہو اوس سے اعمال صالحہ میں اور پیدا ہو اوس کو عجب اپنے نفس پر اور تکبر اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کے کہ وہ زیادہ ہو اوس سے مال و جاہ میں اور پیدا ہو اوس کو حرص آرزو طلب میں غم کرے اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوس کو یعنی مال و غیرہ نہیں لکھتا ہے اوس کو اللہ شاکر اور صابر نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی سبب صابر ہونے کا یہ چیز کی ہی اور سبب دو چیزوں کی کہ نہیں ہیں بلکہ برخلاف اوس کی کیا کفران اور جزع فزع زبان اور دل سے کیا اور اوپر جو کہا کہ لکھتا ہے اوس کو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی ان فی ذلک لآیات لکل صبار شکور اور حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کی دو نصف ہیں ایک نصف اوس کا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا نفس کا منہیات سے اور شکر طاعات یعنی بجا لانا طاعات کا اعضا سے اسی طرح **وذکر** حدیث ابی سعید ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین فی باب بعد فضائل القرآن اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کی ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین الخ بیچ اوس باب کی کہ بعد فضائل قرآن کی ہے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابی عبد الرحمن الحبلی قال سمعت عبد اللہ بن عمرو وسالہ رجل قال الستا من فقراء المہاجرین فقال لہ عبد اللہ الک امراۃ تاوی الیہا قال نعم قال الک مسکن تسکنہ قال نعم قال فانت من الاغنیاء قال فان لی خادما قال فانت من الملوک قال عبد الرحمن وجاء ثلثۃ نفر الی عبد اللہ بن عمرو وانا عندہ فقالوا یا ابا محمد انا واللہ ما نقدر علی شیء لا نفقۃ ولا دابۃ ولا متاع فقال لہم ما شئتم ان شئتم رجعتم الینا فاعطیناکم ما یسر اللہ لکم وان شئتم ذکرنا امرکم للسلطان وان شئتم صبرتم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فقراء المہاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیامۃ الی الجنۃ باربعین خریفا قالوا فانا نصبر لا نسال شیئا رواہ مسلم روایت ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہتے تھے

تین روپے کہ بعد اسکے بیان ہوگا اس حال میں کہ پوچھا اوس سے ایک شخص نے یہ کہ کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دی گئی ہیں ساتھ جنت
داخل ہونے کے بہشت میں پہلے اغنیا کے اوس نے عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے عورت کہ ٹھکانا پکڑتی ہے تو طرف اوسکی کہا کہ ہاں میری بیوی ہے کہ جگہ پکڑتا
ہوں میں پاس اوسکے کہا عبد اللہ نے کہ کیا ہے واسطے تیرے مکان کہ رہتا ہے تو اوسمیں کہا اوس شخص نے کہ ہاں ہے میرے پاس مکان ہے کہا عبد اللہ نے پس
تو بھی دولتمندوں میں سے ہے یعنی مہاجرین کی دولتمندوں میں سے ہی ہے اسلیے کہ اونکی فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسیکے پاس ایک چیز تھی تو دوسری
چیز نہ تھی کہا اوس شخص نے یعنی جبکہ سنا عبد اللہ سے کہ تو دولتمند ہے کہ مکان کی ہونی سے اور بیوی کی کہا تو اوسنے کہ اگر میرے لیے خادم بھی ہے یعنی لونڈی غلام
یا نوکر کہا عبد اللہ نے کہ پس تو بادشاہوں میں سے بھی ہے یعنی اونکی حکم میں ہے یعنی تجھکو فقیر کہنا نہیں واسطے کہا ابو عبد الرحمن نے اور آئے تین شخص طرف
عبد اللہ بن عمرو کے اور میں پاس تھا اونکے پس کہا اونہوں نے کہ اے ابا محمد قسم ہے خدا کی نہیں قدرت ہے ہمکو کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی چار پایہ پر
تاکہ جہاد اور حج کریں [illegible] پس کہا عبد اللہ نے انکو کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو تم
یعنی یہ کہ دوں میں تمکو کچھ اپنے پاس سے تو پھر آنا ہمارے پاس [illegible] کہ میسر کرے اللہ تعالیٰ واسطے تمہارے بیچ اسوقت کچھ حاضر نہیں
پھر آؤ اور دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کراؤں میں قصہ تمہارا واسطے بادشاہ کی کہ اوسوقت میں حاکم تھے یعنی وہ کچھ تمکو دیکر فارغ البال کریں اور اگر چاہو
صبر کرو یعنی اسی حال پر [illegible] پس تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کے پہلے آئینگے
دولتمندوں سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اونہوں نے پس تحقیق ہم صبر کرینگے نہیں مانگتے ہم کچھ یعنی نہ تم سے مانگتے ہیں کسی سے
بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے وعن عبد الله بن عمرو قال بينا انا قاعد في المسجد وحلقة من فقراء المهاجرين قعود اذ دخل
النبي صلى الله عليه وسلم فقعد اليهم فقمت اليهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ليبشر فقراء المهاجرين بما يسر
وجوههم فانهم يدخلون الجنة قبل الاغنياء باربعين عاما قال فلقد رايت الوانهم اسفرت قال عبد الله
حتى تمنيت ان اكون معهم او منهم رواه الدارمي اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اوسوقت کہ تھا میں بیٹھا بیچ مسجد میں یعنی
مسجد نبوی میں اور حلقہ تھا فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہاں تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہوکر طرف فقراء
پس کھڑا ہوا میں [illegible] پس فرمایا حضرت نے
اونسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دی جاوے فقراء مہاجرین کو ساتھ اوس چیز کی کہ خوشحال کرے اونکو یعنی کہ وہ داخل ہوں گے
بہشت میں پہلے تونگروں سے چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھی میں نے رنگ فقراء کی کہ روشن تھا یعنی بسبب
اس بشارت کے کہا عبد اللہ بن عمرو نے یہانتک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوؤں میں ساتھ اونکے [illegible] جیسا اونمیں سے
[illegible] جماعت میں [illegible] **ف** [illegible]
[illegible]
میں [illegible] وعن ابي ذر قال امرني خليلي بسبع امرني بحب المساكين والدنو منهم وامرني
ان انظر الى من هو دوني ولا انظر الى من هو فوقي وامرني ان اصل الرحم وان ادبرت وامرني ان لا اسأل
احدا شيئا وامرني ان اقول بالحق وان كان مرا وامرني ان لا اخاف في الله لومة لائم وامرني ان اكثر من قول
لا حول ولا قوة الا بالله فانهن من كنز تحت العرش رواه احمد اور روایت ہے ابی ذر سے کہا حکم کیا مجھکو [illegible]

میں تیسری حکم کیا مجھکو یہ کہ ملاؤں ناتا اگرچہ کاٹیں ناتا یعنی ناتے والی اور چوتھی حکم کیا مجھکو یہ کہ نہ مانگوں کسی سے کچھ اور پانچویں حکم کیا مجھکو کہ کہوں
میں حق بات اگرچہ ہو کڑوا ناخوش آیند دل کو یعنی تلخ ہو اور چھٹی حکم کیا مجھکو یہ کہ نہ ڈروں میں بیچ دین خدا کی یعنی بیچ امر معروف اور نہی منکر کی
ملامت کرنے کسی ملامت کرنے والی کی سے اور ساتویں حکم کیا مجھکو یہ کہ بہت کہا کروں میں کلمہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہ سات خصلتیں اوس خزانی
سی ہیں کہ سب ان میں سے کلمے ہی نیچے عرش کے کہ فیوض اور برکات اوس سے نازل ہوتی ہیں نقل کی یہ احمد نے **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو
سات خصلتوں مذکورہ کی طرف پھیری ہے اور ملا علی قاری اس کلمہ یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کیطرف کہا کہ یہ کلمات بمنزلہ گنج مستور کی ہیں کہ
رکھا گیا ہی وہ گنج نیچے عرش رحمان کی نہیں پہنچتا طرف اسکی کوئی مگر جو لاحول اور قوت اوسکی کی یا گنج میں گنجوں جنت کی سی ہے یعنی کہ عرش
چھت اوسکی ہے اور کہا بعضی نے قول اوسکا کہ انہن یعنی سات گنج سی ہیں نیچے عرش کی ہے یعنی کہ یہ بات بلا دلیل ہی بلکہ مراد وہی ہی جو تصریح ہے
بیچ ستہ وغیرہ میں کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہے جنت کی گنجوں سے اور اختلاف کیا ہی علماء نی اسکی معنوں میں پس بعضوں نی کہا کہ اس کلمہ کا
نام گنج رکھا گیا یعنی کہ یہ مانند گنج کی ہی بیچ نفاست اور محفوظ ہونے کے لوگوں کی نظروں سے یا یعنی کہ یہ جنت کی ذخیرہ میں سے ہے یا یہ کہ اسکے
کہنے والی کی لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت میں اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ وہ کہتی ہیں کہ میں نے یہ کلمہ حضرت کی روبرو پڑھا تب فرمایا آپنے کیا جانتا
تو کیا ہی تفسیر یعنی معنی اوسکی میں نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہیں فرمایا نہیں ہے پھرنا اور بچنا اللہ کی گناہوں سی مگر ساتھ بچانے اللہ کے
اور نہیں ہے قوت اسکی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی یعنی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نی وصیت کی ہے طالبوں کو ساتھ ذکر اس کلمہ کی اور کہا
کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اس سی واسطی توفیق عمل کی نہیں ہی **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يعجبه من الدنيا ثلاثة الطعام والنساء والطيب فأصاب اثنين ولم يصب واحدا أصاب النساء والطيب ولم
يصب الطعام رواه أحمد اور روایت ہی عائشہ سی کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتیں اونکو دنیا میں سے تین چیزیں ایک کھانا
یعنی واسطی حفظ بدن کی اور قوت حاصل کرنی کی عبادت پر اور دوسری عورتیں یعنی واسطی بچانے نفس کی بری خطروں سی اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت
دماغ کی کہ وہ جگہ عقل کی ہی یعنی حکما کی نزدیک پس پائیں آنحضرت نے دو چیزیں یعنی کثرت سے اور نہ پائی ایک چیز یعنی بکثرت یا بفراغت نہیں پیٹ
بہانتک کہ تو عین اور پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا بسبب طرح کی خوشبو ہوتا تھا سی خوشبودار زیادہ تھا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نی
ف یعنی کہ قلیل پایا طعام نفی کا ساتھ مانند نفی ہی یعنی کہ پہلی گذر چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہیں ہوئی جو کی روٹی سے دو دن پے در پے تا دم وفات
اور یہ باتیں بسبب اختیار کرنی حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل علاہ نی بھی واسطی حبیب کی یہی بات پسند کی تہی نہ یہ کہ طمع کی لیکن
تھیں یہ **وعن** أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حبب إلي الطيب والنساء وجعلت قرة عيني
في الصلاة رواه أحمد والنسائي وزاد ابن الجوزي بعد قوله حبب إلي من الدنيا اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتیں اور گردانی گئی خوشدلی میری نماز میں نقل کی یہ احمد اور نسائی نی اور
زیادہ کیا ابن جوزی نے بعد قول حضرت کے حبب الی لفظ من الدنیا کا **ف** گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی خوشی اور حضور اور راحت میرے کہ نماز میں
مجھکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور کسی عبادت میں حاصل نہیں ہے چنانچہ پہلے فرماتی تھی آنحضرت اے بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑھیں ہم اور چین پاویں ہم اور مشغولی

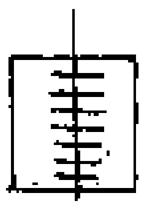
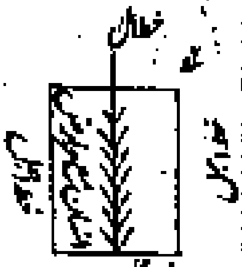
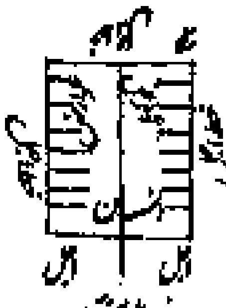
در سبب ملنے راحت کی ہی آرام پہونچتا ہی اور نسی اور لطف و فرحت میں رہتا اور سبب طلب یعنی خیر مطلوب کے پریشان اور بیقرار رہتا ہی اور
یا سبب بہت پیری سے ہے جب ان میں سے کسی بیزاری تنگی اٹھاتے ہیں اور تنہائی کی ہی مشاہدہ محبوب میں چنانچہ پہلی غرض کو قرۃ العین کہتی ہین اور
کہتی ہیں اور دوسری غرض آنکھ کی ٹھنڈک یعنی دشمنوں کی آنکھ اور زیادہ کیا ابن جوزی نے الحمد یعنی اوسکی روایت میں لفظ جب الی من الدنیا الطیب الخ جانا
جاتا ہی کہ لفظ حدیث کی جیسا اتفاق کیا ہی اسکی نسائی یعنی احمد اور نسائی نے نا و تین وہ یہ ہی جو کتاب میں مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طبرانی
نے تینوں معجموں اپنی میں اور خطیب نے تاریخ بغداد میں اور ابن عدی نے کامل میں اور حاکم نے مستدرک میں بسند ایسی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم لیکن
بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی میں بھی وجہ دوسری ہی بلفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہ جو مشہور ہی لوگوں کی زبانوں پر زیادتی لفظ
ثلث کی یعنی بعد لفظ حبب کی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب میں حدیثوں کی کتابوں میں سے پایا نہیں گیا باوجود تتبع تفتیش کے کرد وجگہ بیان کیا
میں ان تفصیل عراق میں کتاب یہی کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نے کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب میں نہیں ہی
پس معلوم ہوا کہ حدیث میں جیسا کہ اس کتاب میں ہی تو کچھ اشکال نہیں ہے اور اگر ایک دو لفظوں میں ہی کہ من الدنیا اور ثلث میں ہی تو بھی
اشکال نہیں ہاں اگر دونوں ہوں تو اشکال کہتا ہی کہ نماز دنیا سی نہیں ہی اور جواب اسکا یہ ہی میں کہ او دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی
اس عالم میں مجکو تین چیزیں خوش آئی ہیں وہ نہیں نسبی بامور طبیعت رہتی ہی بعد تیسری امور دین ہی پھر صلوۃ جو کو نزدیک محل اطلاع ہی
پہلے بعضوں نے کہا کہ مراد صلوۃ سے اس حدیث میں درود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ع **وعن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهٖ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن
جبل سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا اونکو طرف یمن کی یعنی قاضی کر کر فرمایا دور رکھ تو اپنے تئیں آرام راحت اور آسائش سی بلکہ بندگان
خاص خدا تعالیٰ کی نہیں ہیں آرام اور راحت میں روایت کیا یہ احمد نے **ف** بلکہ آرام و استراحت خاص کافروں اور فاجروں اور غافلوں اور
جاہلوں کیلئے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ذرھم یاکلوا ویتمتعوا ویلھھم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی
لھم اور فرمایا انھم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کے معنی ہیں مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنے تقاضا شہوت کی اور اسمیں تکلف کی اور بہت شوقوں میں پڑنا
اور حرص کرنی کھانے میں اور خواہشوں میں ع **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِيَ مِنَ اللّٰهِ
بِالْيَسِيْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہے علی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ راضی
ہوا اللہ کے ساتھ تھوڑی سی روزی کی یعنی قناعت کرے تھوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالیٰ اوس سے ساتھ تھوڑی سی عمل کے یعنی طاعت کے **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَكَتَمَهُ النَّاسَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
اَنْ يَّرْزُقَهُ رِزْقَ سَنَةٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ بھوکا ہوا یا محتاج ہوا یعنی کسی چیز کا پھر ڈھانکا اوسکو لوگوں سے یعنی نہ کہی کہ میں بھوکا ہوں تا مجھ کو کھانا دو یا نہ کہی کہ میں محتاج ہوں
تا مجھ کو بخشیں تو ہوتا ہی بوعدہ ثابت اللہ عزوجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہ کہ پہونچاوی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل
کین یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مراد بھوک سی وہ بھوک ہی کہ متعسر ہو ساتھ اوسکے صبر اور جاری ہوا وہیں چھپانا او سکا مرتبے
ہی علما نے کہا کہ اگر بھوکا مرجاوی یا مر رہی بھوک کی اور سوال نکری یا کھاوی نہیں اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہی گنہگار ہو ع **وعن** عمران

رواه ابن ماجہ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اپنے
مسلمان بندے کو کہ فقیر ہو اور عیالدار ہو اور سوال سے بچتا ہو **ف** یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونے کے بچتا ہی حرام اور سوال کرنے سے یہی ہے مومن
کامل جسے اپنی بہت چاہتا ہی اللہ تعالیٰ رواہ **وعن** زید بن اسلم قال استسقی یوما عمر فجیء بماء قد شیب بعسل فقال
انہ لطیب لکنی اسمع اللہ عز وجل نعی علی قوم شہواتہم فقال اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم
بہا فاخاف ان تکون حسناتنا عجلت لنا فلم یشربہ رواہ رزین اور روایت ہی زید بن اسلم سے کہا مانگا پانی ایک دن
حضرت عمر نے پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمر نے کہ تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش آیند ہی لیکن میں نہیں پیتا اسکو لیکن کہ میں
سنتا ہوں عیب اللہ تعالیٰ سے کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشوں نفس انکی کو اور سرزنش کیا ان کو پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے لی گئی تم اور بہرہ ور
لیں تم نے لذتیں اور نعمتیں اپنے بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتھ انکی پس ڈرتا ہوں میں یہ کہ ہوں نیکیاں ہماری کہ جلدی دی گیا ہو
ثواب انکا اس عالم میں پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نے **ف** یعنی میں اگر پیا یہ پانی تو ہوں لذت حاصل کرنے والوں میں سے نہ
تو ڈرتا ہوں کہ یہ ثواب ہماری عملوں کا ہو کہ دنیا میں ملا اور تمام کیا گیا ہو جیسی کہ کافروں کو بدلا عمل نیک کا دنیا ہی میں ملتا ہی اور آخرت
میں کچھ نصیب نہیں جیسا کہ فرمایا یہ آیت من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کی حق میں نازل ہوئی ہی لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی
نہ خصوص سبب کا رواہ **وعن** ابن عمر قال ما شبعنا حتی فتحنا خیبر رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا
نہیں سیر ہوئی ہم یعنی گروہ صحابہ کی ساتھ آنحضرت کے کھجور سے اور سیر نہیں ہوئی یہاں تک کہ فتح کی ہم نے خیبر کو وہاں کھجوریں بہت تھیں نقل کی یہ بخاری نے

باب الامل والحرص

یہ باب بیچ بیان آرزو اور لمبی امید اور حرص نیکی کی **ف** امل ساتھ زبر ہمزہ اور میم کی امید کرنی چیز کی اور حرص
معنے میں نہ پانے آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان تحرص علی ہدٰہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کرے تو بیچ ہدایت انکی کی اور قاموس میں لکھا ہی
کہ بدترین حرص یہ ہی کہ روی تو حصہ اپنا اور طمع کرے تو بیچ غیر کی حصہ کے انتہی اور مراد امل سے یہاں لمبی امل ہے یعنے آرزو لمبی اور دنیا میں امل
میں غافل ہو بیچ تیاری کے ملک موت کے لئے اور توشہ آخرت سے جیسی کہ فرمایا حق سبحانہ نے ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل یعنی چھوڑ انکو آرزو کی پیچھے
کرنے علم عمل کی بھولے ہوئے بالاجل جیسا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لو ترٰی من طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہوں سال آیندہ تک
تو البتہ روزہ رکھوں گا نوین کو پس پیچھے محرم کی اور اسی طرح حرص کرنا بیچ جمع کرنے مال کی اور کثرت جاہ کی بری ہی سب سے والا حرص بیچ جہاد کی اور علوم کے
حاصل کرنے پر اور محبت کرنی اعمال نیک پر سو بہتر ہے بلا نزاع **الفصل الاول** پہلی فصل میں **عن** عبد اللہ قال خط النبی
صلی اللہ علیہ وسلم خطا مربعا وخط خطا فی الوسط خارجا منہ وخط خططا صغارا الی ہذا الذی فی الوسط من
جانبہ الذی ہو فی الوسط فقال ہذا الانسان وہذا اجلہ محیط بہ وہذا الذی ہو خارج املہ وہذہ الخطط
الصغار الاعراض فان اخطاہ ہذا نہشہ ہذا وان اخطاہ ہذا نہشہ ہذا رواہ البخاری روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے
کہا کھینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شکل مربع کو چار خطوں سے یعنی دکھلا ما لکیا تھا اور کھینچا ایک خط بیچ میں اس شکل مربع کے کہ باہر نکلتی
تھا اوس شکل سے اور کھینچے چھوٹے خط متوجہ طرف اوس خط کی کہ درمیان میں جانب اوسکی سے کہ درمیان میں تھا یعنی دونوں جانبوں سے اوسکی بیچ وسط
میں تھے بیچ اسکی کے ایک جانب خط کی اندر ہی اور ایک جانب اسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نے یعنی جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کے ہی مثال آدمی

من بیچ سیدھی نکلا اوسکی ... [illegible] ... نکلی ہے کہ جسکو گمان کرتا ہی ... اوسکو جلدی آتی اجل اپنی ... [illegible] ... من بیچ اسلیے کہ آرزو
اوسکی بہت ہی کہ نہیں فارغ ہوتا دوسری اور اجل اوسکی قریب ہی طرف اوسکی اور یہ خطوط چھوٹے عوارضات ہیں یعنی آفات اور بلیات مثل امراض
بھوک اور پیاس وغیرہ کہ لگے ان چیزوں میں کہ پیش آتی ہی آدمی کو اور ہلاک کرتی ہیں ہر جانب سے متوجہ ہوتی ہیں پھر اگر عمل میں ساتھ اوسکی کچھ خطا کی
اور گذر گیا یہ حادثہ یعنی پہنچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور اگر گذر گیا یہ حادثہ بھی تو پہنچا حادثہ دوسرا نقل کی بخاری نے
ف حاصل یہ کہ آدمی امیدیں دور دراز رکھتا ہی اور گمان لیتا ہی کہ پہنچیگا ان امیدوں کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے
ساتھ اوسکے آرزوئیں آتی اور آرزوئیں اور امید کو تعبیر پہنچنی جان دیتا ہی اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نے یہ لکھی ہے
اور اولی یہ ہے کہ گرد سے جاوین عدد خطوط کی سات اسلیے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اس لیے کہ مراد ایسا عدد ہے
کہ تعبیر کے جاتی ہے ساتھ اوسکی کثرت اور بعضا اشارہ ہے طرف سات اعضا کی پھر لکھی ہیں ایک اور صورت غیر صورت لکھی ہوئی
مشہور کی اور وہ ظاہر تر ہی تصویر میں فقد بردہ صورت یہ ہی م **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی انس سے کہ کھینچے خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ میں نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا
کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سے آرزو آدمی کی ہی اور یہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اس وقت کہ آدمی اسی طرح ہی اور اپنی آرزو
میں ہی کہ ناگہان پہنچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہے
پہنچے ناگہان اجل پہنچتی ہی اور بغیر از حاصل ہوئے آرزو کی اجل کھڑا رہتا ہی م **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہے اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑھا ہوتا ہی آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہیں اوسکی دو خصلتیں وہ حرص
حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنے پر اور نہ دینی پر اور حرص درازی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہر چند کہ آدمی بڈھا ہو
یہ دو صفتیں اوس سے شکستہ اور سست نہیں ہوتیں اسلیے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوت بغیر مال اور عمر کی ناتمام
رہتیں اور سبب قوی ہونی انکی کا یہ سبب ضعف بدن کی کچھ اوسمیں شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون کرتی ضعیف
ہو گئی اور دفع اوسکو نہیں کر سکتی ہے بیت جوانی خوی بد محکم شدہ + قوت بر کندن آن کم شدہ + م **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑھی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی ہے
دو چیزوں میں محبت دنیا میں اور درازی آرزو میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہی کراہت اجل
کی اور درازی آرزو عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو م **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْذَرَ**
اللَّهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑی خدای تعالی نے جگہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سے کہ ڈھیل دی اسد تعالی نے اوسکی اجل کو

سیدنے یہ شکل لکھی ہے




یہاں تک کہ پہونچایا اوسکو ساٹھ برس کو نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی باقی عمر بخشی اور فرصت دی اسپر پس وہ مستحق عذاب ہی اور پہونچو بیگانہ
اب اوسکا یعنی جگہ عذر کی نہ رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈھا ہوونگا تو یہ کرونگا بڈھا کیا کہیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی عبارت کے
یہ ہیں کہ ثابت اور واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اسمیں تقصیر نکری ع **وعن** ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کان لابن آدم وادیان من مال لابتغی ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا
التراب ویتوب اللہ علی من تاب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اگر ہوویں ابن آدم کے لیے دو جنگل بہرے ہوئے مال سے یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈہی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہیں ہوا
ہی بسبب حرص کی اور نہیں بہرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنی جبتک گور میں نہیں جاتا حرص اوسکی نہیں جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر
ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جس کسی کی کہ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی مثل ظاہر
باطن سے اور یا یہ معنی ہیں کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتھ رحمت کے جسپر کہ چاہتا ہی ساتھ توفیق انابت اور خصلت بری کی اور تہذیب نفس
کی اوس سی اور اسمیں تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹہہ رہا ہی جبلت میں آدمی کی ع **وعن** ابن عمر قال اخذ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعض جسدی فقال کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل وعد
نفسک من اہل القبور رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا ابن عمر نے کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعض بدن میرا یعنی دونوں مونڈہی میری جیسے ایک روایت میں ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنی کے
پکڑ لیتی پس فرمایا کہ رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنے والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردوں سی کہ قبر میں آسودہ ہیں اور سب
سے گذر گئی ہیں اور مشابہت کر اونکی ساتھ کہ زندگی میں بیچ حکم مردہ کی رہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** کہا میرک نے کہ اسمیں نظر
سے اولیٰ کہ یہ جو روایت یہاں نقل کی ہی یہ لفظ ترمذی کی ہیں اور لفظ بخاری کی اور طرح ہیں اور او عابر سبیل میں لفظ او کا
واسطے تنویع کی ہی یعنی بل کی ہی ترقی کے لیے یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنے والا راہ کا ہی اسمیں مبالغہ زیادہ ہی اسلیے کہ مسافر
کبھی چند روز کہیں اقامت بھی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنے والا ہی چلا جاتا ہی اور دل کہیں پہ نہیں
نہیں لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہی جاننا چاہیے کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور ٹوٹ
جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونے سی روح کی لیے اور روح بدن کی مرنی سی معدوم و نابود نہیں ہو جاتی
بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسے کہ سلب کی جاتی ہیں اوس سی آنکہیں اور کان اور زبان اور ہاتھ اور پاؤں اور تمام اعضا
اور حواس اور جدا کیے جاتی ہیں اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیے جاتی ہیں گہوڑے
اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریاں اور زمین اور مکان اور اور جو کچھ اسباب و آلات دنیا کے ہیں
پس مشابہ ہونا ساتھ مردوں کی اور داخل ہونا اونکی حکم میں یہ ہی کہ متصف ہو ساتھ قطع کرنے علاقوں بدنی کی حتی الامکان پس قطع
کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانے کہ جو کچھ کہ اوسکی تصرف میں ہے دنیا سے
اوسکی ملک سی نہیں ہی بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سی ہی اور علامت اوسکی یہ ہی کہ اوسکی چہن جانے سے غمگین نہو اور نہ اوسکی
ہونے سی خوش اور اسی طرح انقطاع کری اہل و اقارب سی اور آشناؤں سی اور اونکی سبب سی حرام و مکروہ میں نہ پڑی

[illegible]

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتوں کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردوں کی اور داخل ہوگا بیچ حکم ان بعد انکے رعایت کرنی اور تحریر الفاظ
آداب کی کہ سبب انکی مشابہ ساتھ مردوں کی ہو ایک انمین سی توبہ ہی اور وہ باہر آتا ہی ہر مطلوب سی سوای خدای تعالی کی جیسیکہ
موت سی اور زہد ہی اور وہ باہر آتا ہی دنیا سی اور محبت اوسکی ہی اور شہوات اور لذتوں اوسکی ہی جیسی کہ موت سی اور توکل ہی سو
بر آتا ہی قید اسباب سی جیسی کی موت سی اور قناعت ہی اور وہ باہر آتا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت سی اور توجہ الی اللہ اور وہ
پہیرنا ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی پیچھے نرہی کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوای خدای جل وعلا کی اور صبر ہی اور وہ باہر آتا ہی
حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کی جیسی موت کی مجاہدہ ہی اور رضا ہی اور وہ باہر آتا ہی خوشنودی نفس سی اور وہ آتا بیچ خوشنودی
حق سبحانہ کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار ازلی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسی کہ
موت سی اور ذکر ہی اور وہ باہر آتا ہی ذکر ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی اور مراقبہ ہی اور وہ باہر آتا ہی حول قوت سی جیسی کہ
موت سی یہ صفات و حالات جب حاصل ہوں مشابہ ہوگا مردوں کی اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑی گا یہ معنی ہیں قول آنحضرت کی
وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بہی یہی معنی رکہتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہی شیخ عبدالوہاب متقی
نے بیچ رسالہ فضل التوبہ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّي نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَ اللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهُ فَقَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ
مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم پر اس حال میں کہ میں اور ماں میری مٹی سی لیپتی تہی کچہ یعنی دیوار یا چہت کو پس فرمایا آنحضرت سے
کہ کیا ہی یہ یعنی لیپنا اے عبد اللہ کہا میں نے ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہوں میں اوسکو یعنی خوف کرتا ہی گرنی کی پس فرمایا و
استحکام کی پس فرمایا آنحضرت نے امر جلدتر ہی اس سی نقل کیا یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اجل قریب
ہی خراب ہونی اس گہر کی ہی یعنی تو سنوارتا ہی گہر کو بخوف گر پڑنی کی پہلی مرنی تیری کی اور ہی یوں کہ تو مر جاوی گا پہلی
گرنی اوسکی کی پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گہر سی اسمین دل کا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ بنانا ضروری نہوگا
بلکہ مضبوطی اور زینت کی لیے ہوگا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْرِيْقُ الْمَاءَ
فَيَتَمَسَّحُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِي لَعَلِّي لَا اَبْلُغُهُ رَوَاهُ فِي
شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی نکلتی پیشاب
کرنی کو پس تیمم کرتی مٹی سے یعنی پہلی اسکی کہ وضو کریں پس کہتا میں یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور
نہیں کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجیے فرماتی آنحضرت کہ کس چیز نے معلوم کروایا مجکو یعنی کیا جانوں میں کہ شاید کہ نہ پہونچوں میں پاس
پانی تک نقل کی یہ شرح السنہ میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں **ف** یعنی ڈرتا ہوں میں کہ عمر وفا نکری اور اجل آ پہونچی
اور فرصت نہ پاؤں میں کہ وضو کروں پس ابہی تیمم کر لیتا ہوں کہ ایک طرح کی طہارت حاصل ہوی ہی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہی اور یہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اوس کی اور کہا

آنحضرت نے ہاتھ اپنا تو ایک لکڑی اپنی کی یعنی داہنی جو سیدہا اور نزدیک قریب ہونی موت کی ساتھ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نے ہاتھ اور دور رکہا لکڑی ہی یعنی جو تیسری ہو کہا کی درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دورتر ہی آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک ہی اور آرزو [redacted] دور گئی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی نے یون لکہا ہی کہ یہ ابن آدم ہی بناء بر یہ ہی کہ یہ اشارہ حسیہ ہے طرف صورت معنویہ کی اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اوسکی ہی اور بیان توضیح اسکا یہ ہی کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنی ہاتھ سی آگی کی جانب بیچ مسافت زمین کی یا بیچ مسافت ہوا کی طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہی پہر پیچہے ہٹایا ہاتھ اور رکہا قریب اوس جگہہ کی کہ رکہا تہا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اوسکی ہی اور رکہا ہاتھ اپنا یعنی وقت کہنے ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کی بیچ عقب اوس مکان کی کہ اشارہ کیا ساتہ اوسکی طرف اجل کے پہر پہیلایا ہاتھ اپنا یعنی بہت کہولنی بالشت کی ساتہ ہتیلی اور انگلیون اپنی کی یعنی بسط کی یہ ہین کہ پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتہ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہ کہ اس اشارہ سی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سی اور آرزو اوسکی درازتر ہی اجل اوسکی سی جیسی کہ کسی ایک شاعر نے رحمت کری اسد اوسپر کہا کل امرئ مصبح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یعنی مضمون بھی سو ہماری اس مقام مین واسطے واضح کرنے مطلب کی **وعن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غرز عودا بین یدیہ واخر الی جنبہ واخر ابعد فقال اتدرون ما ھذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا الانسان وھذا الاجل اراہ قال وھذا الامل فیتعاطی الامل فلحقہ الاجل دون الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک لکڑی بہت بعید یعنی دوسری لکڑی سی پہلی سی دور پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہی یعنی کیا ہی مراد اس سی اور کسکی مثال مین ہی کہا اصحاب نی اللہ اور رسول اسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہ انسان ہی یعنی پہلی لکڑی مثال کی ہی اور یہ دوسری لکڑی جو اوسکی پہلو مین گاڑی ہی یہ مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سی کہا ابو سعید خدری نی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت نی کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہی یہ آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہی اوسکی حاصل ہونی کا پس پہنچتی ہی اجل یعنی موت پہلی اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمر میری امت کی ساتہ برس سی ستر برس تک ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساتہ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبہی اس سی زیادہ بہی ہوتی ہی جیسی کہ آگی کی حدیث مین فرمایا ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلھم من یجوز ذلک رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اکثر عمرین امت میری کی ساٹہ برس سی ستر تک اور کمتر ہین امت میری سی ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ستر سی کہ پہنچین سو برس کو یا زیادہ اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر درازگی عمر کی اس امت مین بعضی صحابہ اور ائمہ مین سی یہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے

مری اور اسما بیٹی ابوبکر کی سو برس کی اور حال ایسا تھا کہ نہ دانت ٹوٹا تھی اور نہ عقل میں کچھ خلل آیا تھا اور ان دونوں سے زیادہ عمر حسان بن ثابت کی تھی کہ ایک سو بیس برس کی ہو کر مری ساٹھ برس کفر کی حالت میں اور ساٹھ ہی برس اسلام میں اور انسے زیادہ عمر سلمان فارسی کی ہوئی کہ ڈھائی سو برس کی عمر میں مری واللہ اعلم **وذکر** حدیث عبد اللہ بن الشخیر فی باب عیادۃ المریض اور ذکر کی گئی حدیث عبداللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول صلاح ہذہ الامۃ الیقین والزھد واول فسادھا البخل والامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہے عمرو بیٹے شعیب کے سے اونسے نقل کی اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہے اور اول فساد اس امت کا بخل ہے اور دراز کرنا آرزو بقا کا دنیا میں نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یقین کرنا اسپر کہ اللہ تعالی رزاق ہے اور متکفل ارزاق کا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور زہد بے رغبتی کرنی دنیا میں اور جب یقین اور وثوق حق پر حاصل ہوتا ہے تو بخل نہیں کرتا اسلیے کہ بخل بسبب بے یقینی پہونچنے رزق کی ہوتا ہے کہتا ہے کہ اگر مال صرف کرونگا تو پھر کہاں سے کھاؤنگا اور جب ہو گیا زاہد تو نگی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا میں نہیں رہی اسی سبب کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہے کہ یہ ضد ہیں یقین کی اور وثوق حق کی اور زہد کی بیچ دنیا میں اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے لکھا ہے کہ اعتقاد جب جزم کو پہونچے اور نہ پکڑ ساتھ اسکے شک اور شبہ دلیل اور برہان کی ہو کر اثبات حق کی ہو اسکو علما اور متکلمین کے اصطلاح میں یقین کہتے ہیں لیکن صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب ہوا اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دلپر یا اون چیزوں کی رغبت لاوے کہ موافق ہوں شرع کی اور اون چیزوں سے کہ مخالف شرع کی ہوں باز رکھے اوسکو یقین نہیں کہتے مثلا سبھوں کو جزم ان ہونے کا حاصل ہے لیکن جسکے دلپر ذکر موت کا غالب ہوا اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سے مستعد رہے موت کا ساتھ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی گناہوں کی وہ صاحب یقین ہیں اور یقین چار جگہ چاہیے اگرچہ تمام چیزیں کہ خبر دی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی جگہ یقین کی ہیں تو اوسپر یقین لانا چاہیے لیکن اصول اونکی چار چیزیں ہیں کہ سالک کو اونپر یقین کرنا ضرور ہے اول توحید کہ جانے کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے حق تعالی ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے دوسری توکل اور یقین کامل رکھنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پہونچانے رزق کی تیسری یقین کرنا بیچ جزا ہی اعمال کے قسم ثواب و عذاب سے چوتھی یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہے بندوں کی احوال پر حال پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہ ہے کہ نہیں التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنے رزق کی اجمال ہے بیچ طلب کرنی اوسکی کہ یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنی میں باز رکھیگا تاسف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین کا بیچ جزا ہی اعمال کی سبقت کرنی ہے طاعت پر اور دور ہونا گناہ سے اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدا ہی تعالی کی یہ ہے کہ مبالغہ کرنا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث میں یقین کرنا ہے رزاقیت خدا ہی تعالی پر اور توکل کرنا اوسپر جیسا کہ معلوم ہوا اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہونچنے رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدا ہی تعالی پر ایک مرتبہ عالی ہے مراتب سے اور اوس سے چارہ نہیں سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہے اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن شاذلی نے اکثر مردی خلق کی حق سے دو ہیں فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سے اور فکر رزق کی ناشی ہے دونوں پر دونوں میں

اور منقول ہی ثعلبی سی کہ کہا اصمعی نی کہ پڑہی تہی مین ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم
اعرابی نی کہا بس کر پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کیطرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی یا اوسکی تہی اور پہینکی اوسکی اور حصہ
طرف تلوار اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سے طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تہا تمام
اوسکا اور زرد ہو گیا تہا رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہپر اور کہا پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم
پر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور بہی سوای اسکی پس پڑہا مین نی فورب السماء والارض
انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا سبحان اللہ کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہ سچ
مانا کہنا اوسکا یہانتک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانی کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتہ اوسکی دم اوسکا **وعن**
سفیان الثوری قال لیس الزہد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزہد فی الدنیا قصر
الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی سفیان ثوری سے کہا نہین زہد دنیا مین ساتہ پہننی کپڑی موٹی اور سخت سے
اور ساتہ کہانی والی کہانی بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہین ہی زہد دنیا مین مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہ شرح السنۃ مین **ف**
غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہ زبر خ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور جشب ساتہ زبر ج اور زیر شین سے
کہانا سخت بی مزہ اور بعضون نی کہا روٹی بغیر سالن کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی لیی ساتہ جلدی کرنی کے
طرف توبہ کی اور علم و عمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقت وہ ہی کہ ہو بیچ حال قلبی کی کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کری طرف
عقبی کے اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی لیکن کہ ہا بعد ان دونون امر امین باعتبار حقیقت کی
اگرچہ ہی لباس کی تنگی کو اور کم کہانی اور بی مزہ کہانی کو تاثیر بیچ استقامت بندی کی طرف بہشت پر حاصل یہ کہ
حب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک ہونی والی کی نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کی اور شرابہی دل اشتی کی
کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی توڑ بوڑ دیتا ہی اوسکو تہ نشینی والون اوسکی کی اور اگر باہر اوسکی رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری
کرتا ہی اوسکو اور پہنچاتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکی کی چنانچہ اسی لیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح
للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نی صوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہننا لباس عوام کا اور بعضون نی لباس امرا کا واسطے
چہپانی احوال اپنی کی **وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزہد فی الدنیا قال**
طیب الکسب وقصر الامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے
سنا ہی امام مالک کا کہ سنا مین نے امام مالک سی اس حال مین کہ پوچہا گیا اوس سے کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا حلال کسب کوتاہ ہونا
آرزو کا نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہی مکسوب یعنی کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب اسلیی
کہ فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات
ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی سابقیت کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی
اور زہد کرنا دنیا مین رغبت لانا ہی عقبی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہی کہ یہ رد سے
اوس شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ ترک کرنی دنیا کی اور پہننی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور سے کستی کی ہے

ہیں اور کہا انہوں نے حقیقت نہ ملی وہ چیز کہ گرا ان کی یا توڑ بلکہ حقیقت اوسکی یہی کہا وہی تو حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت
پر اور رو بامری آرزو کو جیسکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زہد کرنا دنیا میں نہیں ہی ساتھ حرام کرنے حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے
مال کی لیکن زہد دنیا میں یہی کہ نہ ہووے چیز کہ تیری ہاتھ میں ہی بہت اعتماد کرنیوالا بنسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتھ میں ہی شرح

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

باب ہے بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کے لیے **ف** یعنی اس میں بیان ہی کہ جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازی عمر کا واسطے صرف کرنی انکے کے عبادت اور طاعت میں بیچ استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی الیہی کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتھ زبر اور پیش میم اور جزم میم کی زندگانی اور جینا اور ساتھ پیش جیم اور پیش میم کی بھی آیا ہی اور فصیح ہوئے اور اگر مقام قسم میں واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی شرح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے **عَنْ** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نے **ف** متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزوں سے یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو و لعب میں اور بعضوں نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سی اور توزیع کری خواہش نفس کی چیزوں اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتھ مال کی ہی یا ساتھ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کی ہی اور یہ منافی نہیں ہی غنا نفس کے اس لیے کہ وہ اصل اور فرد کامل ہی غنا میں اور مترتب ہوتا ہی اوسپر غنا مال کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی میں حاصل یہ کہ مراد اس سی غنی شاکر ہی اور اس سے دلیل پکڑی ہے بعضوں نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتبر خلاف اسکے ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سی انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت میں یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنی والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی میں اس طرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہ شامل ہی فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہی اور خفی ساتھ حای مہملہ کی بھی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنی والی کی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اس میں دلیل ہی اوسکی لیے کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سی اور جسنے تفضیلت دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتھ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا اصل کی جاوی اوپر اختلاط بُروں کے شرح

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَيْنِ فِیْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سرا اوسکا یہ ہی لا حسد الا فی اثنین بیچ باب فضائل قرآن کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسرے **عَنْ** اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیوں میں سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہوں عمل اوسکے پھر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور بری ہوں عمل اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** ظاہر عبارت سی یہ حکم غالب کا ہی یعنی اچھی یا بری عمل زیادہ ہوں اور اگر عمل نیک و بد برابر ہوں

تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودی کہ ثابت ہوا اس وہ نادر ہیں **وعن** عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا
فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ فَقَالُوْا دَعَوْنَا اللهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ
بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ
بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید بن خالد سی
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے یعنے صحابہ میں سی پس مارا گیا ایک اون دونوں میں سی اللہ کے
راہ میں یعنی شہید ہوا جہاد میں پہر مرا دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بہائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی
یعنے تخمینا جمعہ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تمنی اور کیا پڑہا تمنی نماز
میں کہ اسپر پڑہی یعنے کیا دعا کی اسکی لیے کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہمنی خدای تعالی سی کہ بخشے گناہ اسکی اور رحمت کری اوسپر
اور پونہچاوی اسکو ساتہ یار اوسکی کی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی کی بہشت میں جیسی کہ دنیا میں اتحاد رکہتے
تہی آپس میں اور رہتی تہی اکٹہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکی کی یعنی یہ جزا ہے
شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ سی کہ پونہچاوی اسکو ساتہ یار اسکے کے گمان کیے تمنی کہ مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بہائی اسکی سی پس کہاں گئی
نماز تمام اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی اور کہاں گیا ثواب اور عملوں اس مرد کا کہ بعد اسکی کئی یا فرمایا کہ کہاں گیا
ثواب روزہ اسکی کا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصوں کی ہی بہشت میں اور قرب الہی میں دور تر اور
زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی مرتبہ اس
میت کا اعلی ہی شہید سی یہاں اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص پچہلی کا کہ ایک ہفتہ میں کیا اوسنے
شہادت اوس شخص سے کہ پہلی شہید ہوا باوجودی کہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین حق میں پایا بالاتر ہی خصوصا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں کہ زمانہ ابتدای اسلام اور قلت مددگاروں دین کا تہا جواب اسکا یہ ہی کہ وہ شخص پچہلا سے
مرابط تہا راہ خدا میں اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر ملخ **وعن** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ
اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ
فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَّلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا
زَادَهُ اللهُ بِهَا عِزًّا وَّلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ
فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ
لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ
يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا
فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ
الْمَنَازِلِ وَعَبْدٌ لَمْ يَرْزُقْهُ اللهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ

[illegible]

بینۃ و یزیدہ ما سواہ رواہ الترمذی و قال ہذا حدیث صحیح اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی کہا اونی
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی تین خصلتیں اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اونپر کہ وہ حق ہین اور پڑہتا ہون
مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث دیگر یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین
چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیقت پر وہ یہ ہین پہلی تحقیق شان یہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب صدقہ دینی کی یعنی صدقہ دینا
اگرچہ صورت مین نقصان ہی ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین ہی حکم زیادتی کی ہی
نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوسپر یعنی اگرچہ متضمن
تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر زیادہ کی اوس بندہ کا یہی خدای تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کی عزت یعنی اپنی نزدیک جیسی کہ وہ
زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیی اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیی دنیا مین یا انجام کار
کو جیسی کہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیی ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم
زبردست اور ذلیل مظلوم کی آگی بازو دی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندہ نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنی کا یعنے
لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی
حاجتین پیش آتی ہین یا مال لیتا ہی اوس سی نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور ای پر وہ حدیث کہ کہا تہا
مین نی بیان کرنا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا
مگر چار آدمیون کے لیے اور مختصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب
اوسکی طریقہ خرچ کرنی کا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین سبب
اپنی کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدای
تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتھ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات
اور ضیافت اور صدقات کی پس یہ بندہ بیچ کاملتر مرتبی کی ہی یعنی بہت اچھی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات
کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچھی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا
ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہ بندہ بمقتضای علم کے کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست
رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کے ہونی کی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا مین عمل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہی
پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ
اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی
اوسکو خدای تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال
اپنی کے بغیر استعمال کرنی علم کے یعنے اس طرح کا اسراف کرتا ہی کبھی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبھی خرچ کرتا ہی واسطے
سنانے اور دکھانے اور فخر و تکبر کے نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی سبب اپنی کا یعنی بسبب نہونی علم کے بیچ لینے
اور صرف کرنی اوسکی کی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی داروں سی یعنی بسبب قطع رحم اور نہونی علم اور ہونی کثرت

درصورتیکہ نہیں عمل کرتا اوسمیں ساتھ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خدا کی ادا کا ہو خواہ بندونکا یعنی یہ سب سے بدتر مرتبہ کی ہی اور چوتھا وہ بندہ ہی کہ نہیں دیا اوسکو اسنے مال اور نہ علم تو تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کے پس وہ کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا میں اسمیں فلانی کا سا یعنی مال بد شرمیں سو یہ بھی مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی پاس وہ بدنیت ہی نقل کیا اسکو ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** یہاں نیت کو اوپر معنی عزم کی عمل کرنا چاہیے آدمی جو عزم گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور حتی عزم کی یہ ہین کہ مجرد ہی اوسپر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہیں ہی مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا اوسکو اگر قدرت پاوی اور پونچی اوس تک کوئی توقف کرتا ہی مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکھی گنہگار ہی اور ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ عوض زنا نہیں ہے لیکن ایک گناہ علیحدہ ہی اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ اول وسواس شیطان ہی کہ دل میں پڑتا ہی بغیر کسب عمل کے اوسکو ہاجس کہتی ہین اور ہاجس پر مواخذہ نہیں اور جب خاطرمیں بیٹھی اور باطن میں جولان کری اور پھری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہیں اوسپر اور رخصت اسکی امت ہی پر بعد اسکے ہم ہی کہ قصد و نیت فعل کے کری اور حسنات میں بمجرد قصد و نیت کی حسنہ کامل لکھتی ہین اور سیئات میں بعد ازان عزم ہی جیسی کہ بیان کیا گیا ہی مواخذہ بطرف کیا گیا ہی اور حضرت شیخ نی ضمیر فیہ کی جانب عمل اسلئے بطرف مال کی پہیری ہی اور ملا علی نی علم کیطرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اسکی علم مین کی عمل کی ادا کرتا ہی حق اوسکا اور عمل کرتا ہی اوسکی ساتھ حق اسکی اور حق بندون اوسکی کی پس یہ کہنا قول ابن مالک کا نقل کیا حضرت شیخ نی نقل کیا ہی اور معنی اوسکی بیٹھے کی حضرت شیخ نی یہ لکھی ہین کہ خبط و خلط کرتا ہی اپنی مال مین یہ ہاتا اور ہاتو مارتا ہی بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کی طرف خیر و شر اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق میں جیسی فرمایا ہی لا تجعل الخ اور ملا علی نی یہ معنی لکھی ہین کہ دوستا ہی بیٹھتا ہی ساتھ جمع کرنے مال کی اور نہ دینی کی اور مخالف ہوتا ہی حال مین باعتبار خرچ کرنی کی اور ساک ہی اپنی مال مین **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی جب ارادہ کرتا ہی ساتھ بندی کی بھلائی کا یعنی انجام کار اوسکی میں تو کر دیتا ہی اوسکو بھلائی پس کہا گیا اور پوچھا آنحضرت سی کہ کس طرح کر دیتا ہی بھلائی اوسکی یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی یہانتک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آتی کہ اسمیں کار نیک کر سکتا ہی مرفوع **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل اور فرمانبردار کری اپنی نفس کو اللہ تعالی کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کری واسطی ثواب جزا کی کہ بعد موت کی پاوی گا اور احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہے جو تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچھ کہ نفس چاہے چیزوں حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوب دیوی اوسکو اور قید کی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی

[illegible]

اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور گناہ کئے جاتا اور توبہ اور استغفار نہیں کرتا ہی اور پھر آرزو اور رحمت بخشش کی رکہتا ہی خدای تعالی سی کہ
ہوویگا بخشندگی اور بہشت مین داخل کریگا عمل کی پیروی اور ریہنما یعنی یہ حال تو وہ ہی اور آرزو رکہتا ہی اور کہتا ہی کہ
کسب بیرکریم ورحیم ہی بخش ہی دیگا مجکو حالانکہ اسد تعالی فرمایا ہی نبئ عبادی انی
انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ہی ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین اور فرمایا ہی ان الذین آمنوا والذین
ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ حاصل یہ کہ عمل کرنا اور پھر امیدوار رہنا سچا ہی بلکہ عمل کری اور پھر
امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ بیچ شرح حکم کے کہتے ہین کہ علما باعمہ نے
کہا ہی کہ رجا کاذب کہ غرور ہو صاحب اوسکا اور پھر اور باز رہے عمل سی اور دلیر کری اوسکو گناہ ہون پر حقیقت مین رجا نہین
ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بی عمل کی ایک گناہ
ہی گناہون مین سی اور امید شفاعت کی بی سبب وسیلہ علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سے کہ
فرمانبرداری نکری اوسکی حمق وجہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزوون نی یہان تک
کہ باہر نکلے دنیا سی اور حال یہ کہ نہین ہی اونکی لیی نیکی کہتا ہی ایک اون مین سی کہ اچہا رکہتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سے
گذشتہ والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا ساتہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو اے
بندگان خدا اون آرزوون باطل سے کہ یہ وادی احمقون کی ہین کہ پڑی ہین لوگ انہین قسم خدا کی نہ دی خدای تعالے سے
کسی بندی کو اوسکی آرزوون سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نے اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی ثواب
عمل کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدای تعالی سی ساتہ کار بدا اپنی کی ہوش مین آ کہ سخت الوا کوٹتا ہی تو اعاذنا اللہ منہا اور لفظ وزن کا
جواب ہی حدیث مین ہی اسکی آتی ہی ایک توہی اور جو ہو گزری ہوی یعنی فرمان بردار کیا اور ذکر کیا نووی نی کہ کہا ترمذی نی اور اور
علما نی کہ معنی دان نفس کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال و اقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کرے
اسد تعالی کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اوس سی اور تدارک کری فوت ہوی چیز کا پہلے اسکی کہ حساب کیا جاوے عقبے مین جیسے کہ
روایت کیا گیا ہے حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اسد تعالی نی ولتنظر نفس ما قدمت لغد الخ

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنَّا فِیْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی رَأْسِہٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَاکَ طَیِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِیْ ذِکْرِ
الْغِنٰی فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغِنٰی لِمَنِ اتَّقَی اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّۃُ لِمَنِ اتَّقٰی خَیْرٌ
مِّنَ الْغِنٰی وَطِیْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِیْمِ رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اسد علیہ وسلم کی سی کہ کہا
تہی ہم ایک مجلس مین پس آئی ہم پر پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم اور تہا حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی
کے پس کہا ہمنے یا رسول اسد دیکہتی ہین ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی
نے کہ پہر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے کہ نہین
ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کے کہ ڈری اسد عزوجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہ فقر کی ہو واسطے

پرہیزگار کی بہتر ہی دولتمندی کی اور خوش دلی بھی نعمتوں میں سے ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاویگا بندہ اون سے
قیامت میں جیسیکہ قرآن مجید میں فرمایا ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ
قَالَ كَانَ الْمَالُ فِيمَا مَضَى يُكْرَهُ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَهُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا هَذِهِ الدَّنَانِيرُ لَتَمَنْدَلَ
بِنَا هَؤُلَاءِ الْمُلُوكُ وَقَالَ مَنْ كَانَ فِي يَدِهِ مِنْ هَذِهِ شَيْءٌ فَلْيُصْلِحْهُ فَإِنَّهُ زَمَانٌ إِنِ احْتَاجَ كَانَ أَوَّلَ
مَنْ يَبْذُلُ دِينَهُ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا يَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی
کہا تھا مال اگلی زمانی میں مکروہ وناپسند یعنی اگلی زہد وقناعت دنیا میں شعار اوس زمانے کے لوگوں کا تھا اور قوت
لایموت لی سعی وتردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہوں اور امیروں کی پہونچتا تھا اور اونسی ایذا اور خواری نہیں پہونچتی
تھی لیکن ابی پر اس زمانہ میں مال سپری مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ میں باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہیں اور
احتیاجیں غالب آگئی ہیں اور روٹی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد غیر یار کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہیں اور خواری سے
اوٹھانی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سی بچتا ہی پڑنی سی حرام وشبہہ میں اور باز رکھتا ہی اوسکو طلب
اور مصاحبت ظالموں کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہوتی یہ دینار تو البتہ رومال یعنی حقیر کر ڈالتی ہمکو یہ بادشاہ اور کہا
سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ ہاتہ اوسکے کی ان اموال سی کچھ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیے کہ اصلاح کرے
اوسکو یعنی ضائع نکری اوسکو بلکہ بڑہاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اس لئے کہ یہ زمانہ
ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول اون شخصوں کا کہ آئندہ دین اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنے کے لئے اور
کہا مال حلال نہیں اوٹھاتا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** یعنی مال حلال میں اسراف کرنا نچاہیے اور اوسکو بیکار کہیں بے احتیاج
خرچ کری تا چندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہیں ہوتا کہ اوس میں
اسراف کر سکیں **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي مُنَادٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
أَيْنَ أَبْنَاءُ السِّتِّينَ وَهُوَ الْعُمُرُ الَّذِي قَالَ اللهُ تَعَالَى أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ
النَّذِيرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پکاری گا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ حکم کری گا اوسکو خدای تعالی اوسدن قیامت کی کہاں ہیں ساٹھہ برس کی عمر والے
یعنی وہ کہ عمر اونکی دنیا میں ساٹھہ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی اسکی حق میں یہ آیت کیا نہ
عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوس میں ایسا عاقل کہ اوسکی شان سی ہی یہ کہ نصیحت پکڑی اور حال اسکہ آیا تمہاری پاس
ڈرانے والا یعنی پیغمبر یا قرآن یا رسول موت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ إِنَّ
نَفَرًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ ثَلَاثَةً أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَكْفِنِيهِمْ قَالَ طَلْحَةُ أَنَا قَالَ فَكَانُوا عِنْدَهُ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ
أَحَدُهُمْ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِيهِ الْآخَرُ فَاسْتُشْهِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلَى فِرَاشِهِ قَالَ
قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ فِي الْجَنَّةِ وَرَأَيْتُ الْمَيِّتَ عَلَى فِرَاشِهِ أَمَامَهُمْ وَالَّذِي اسْتُشْهِدَ آخِرًا

یَلِیۡہِمَا وَاَوۡطَہُمۡ قَدۡ خَلَفَنِیۡ مِنۡ ذٰلِکَ فَذَکَرۡتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ فَقَالَ وَمَا اَنۡکَرۡتَ مِنۡ ذٰلِکَ
لَیۡسَ اَحَدٌ اَفۡضَلَ عِنۡدَ اللّٰہِ مِنۡ مُؤۡمِنٍ یُعَمَّرُ فِی الۡاِسۡلَامِ لِتَسۡبِیۡحِہٖ وَتَکۡبِیۡرِہٖ وَتَہۡلِیۡلِہٖ اور روایت ہی عبد اللہ
بن شداد سے کہ کہا تحقیق کہ تین ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سے کہ تین تھی آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس
مسلمان ہوئی یعنی اور ارادہ کیا شہر ہی کا بہ نیت مجاہدہ کی اور تہی وہ فقر و فاقہ والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکے خبرگیری سے یعنے غمخواری اور سامان انکا درست کردی تا مجکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی
کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تہے یہ تینون نزدیک طلحہ کے پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے جگہہ
پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پہر بہیجا حضرت نے ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر
مین دوسرا شخص اون تینون مین سی پس شہید کیا گیا پہر تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال مین کہ مرابطہ اور نیت دشمن سی لڑنی
بہادر کا تہا کہا عبد اللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکہا مین نے یعنی خواب مین اون تینون کو بہشت مین اور دیکہا مین نے
اوس شخص کو کہ مرا تہا اپنی بستر پر آگے سب کی اور دیکہا مین نے اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کہ پاس پاس جاتا ہی اوسکی اور متصل ہے
ساتھ اوسکی اور دیکہا مین نے اون تینون کے پہلے کو یعنی جو کہ پہلے شہید ہوا تہا اون مین سی کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید
آخری کی اور سب سی پیچہی ہے پس گذرا میرے دل مین اس سے شبہ یعنی جانتا ہی تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا
دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچہے اون سے ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف دیکہا تو نہایت تعجب
اور انکار میرے دل مین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا انکار کیا
تونے اس قضیہ مین سے یعنے آگے سب سی دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسی طرح دیکہنا آخر کا آگی شہید اول سے جگہہ انکار
کی نہین ہے اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سے کہ دراز کی جاوی عمر اوسکے
مسلمانی مین بسبب عبادت کرنی اوسکی کے خدا ہی تعالی کو ساتھ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے **ف** اور مانند انکی کے
تمام عبادتون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخری کی دراز ہوئی عمر شہید اول سی بیشک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ
ہوگی اوس سی اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا افضل ہوا اوسکا دونون شہیدون سی اور تاویل و توجیہ اسکی وہی ہی کہ جو فصل
دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا
دو مرابطہ الخ ؛ ع ح **وَعَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ اَبِیۡ عَمِیۡرَۃَ وَکَانَ مِنۡ اَصۡحَابِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ**
اِنَّ عَبۡدًا لَوۡ خَرَّ عَلٰی وَجۡہِہٖ مِنۡ یَوۡمَ وُلِدَ اِلٰی اَنۡ یَمُوۡتَ ہَرَمًا فِیۡ طَاعَۃِ اللّٰہِ لَحَقَّرَہٗ فِیۡ ذٰلِکَ الۡیَوۡمِ لَوَدَّ
اَنَّہٗ رُدَّ اِلَی الدُّنۡیَا کَیۡمَا یَزۡدَادَ مِنَ الۡاَجۡرِ وَالثَّوَابِ رَوَاہُمَا اَحۡمَدُ اور روایت ہی محمد بن عمیرہ سے اور تہا وہ صحابہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گری اپنی منہ پر اوس دن کی
کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی فرض کیا جاوی کہ وقت پیدائش ہی بڑہاپی تک
سجدہ اور نماز ہی مین موہنہ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانے گا اس اپنے
پڑی رہنے کو طاعت و عبادت مین بیچ اوس دن کی یعنی روز قیامت کے یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکہیگا

اور آرزو کرے گا کہ پھر پھیرا جاوے طرف دنیا کی تا زیادہ ہووے اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جس قدر کہ عمر زیادہ ہووے سبب اوسکے
عمل کے ہو بہتر اور درست تر ہوگی نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نی

باب التوکل والصبر

باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کے **ف** توکل اور وکول لغت مین چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زبر اور زیر کے
اسم ہی اوس سی توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور وکلان ساتھ پیش کے اسم ہی اوس سے اور شرع مین
عبارت ہی سپرد کرنے بندی کی سے اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سی اور تبری کرنا اپنی حول و قوت سی اور توکل
سب کامون مین جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق مین ہوتا ہی اور حقیقت مین معنی توکل کی بھروسا اور اعتماد کرنا اوپر
ضامن ہونی حق عز و جل کے رزق بندون کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اوسکی نہین ہی بلکہ پابندی نہ نظر اوس سی ساقط ہو
اسلیی کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا عمل کرنا اعضا کا شرط نہین ہی اور کسب کار
ساتھ اوسکی منافات نہین رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہین واسطی ثابت کرنی مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتی ہین تا نظر
اسباب سی ساقط ہوا اور یقین حاصل ہوا اور پھر کہ ہونا اسباب کا رزق کی بہ روحمتی مین شرط نہین ہی اور بعضون نی تشبیہ کیا ہے
توکل کو ساتھ مثل آدمی کی کسب اسباب سی بسبب اعتماد کی تدبیر پروردگار تعالیٰ کی اور یہ ابتدا حال توکل کی ہی یا مردا باہر آتا ہی تعلق دل سی ساتھ
اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل ہی نہین ہوتی اور یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کی اور ترک کرنی اوسکی کی ایک ہی
حال ہوتا ہی مثلا اسپی اگر درخت خرما کا لگاوی اور پھر بوجہ خرق عادت کی اوسی وقت وہ پھل لاوی اور یقین اوسکا قدرت الہی تعالیٰ پر اوسی صورت مین ہو
مین کسی درخت بعد سالہا سال کی بطریق عادت پھل لاوی یکسان رہتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال اوسکی کی بیچ صورت ثانی کی بسبب
اوسکے بہت زیادہ ہی اور بیچ حال بیچ کی وہی ایک فعل ہی فقط اور یہان کثرت ہی افعال منضبط اور احکام محکم مین اور وہان نہین
اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا پیدایش الہی کا ہی اور صبر لغت مین معنی حبس اور منع کرنی اور باز رکھنی نفس کی ہی ایک چیز
کہ اوسکو فارسی مین شکیبائی کہتے ہین اور شرع مین غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت مخالفت کی اور شیخ نجم الدین
کبری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہی ساتھ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنی نفس کی محبوبات اوسکی سی اور عوارف مین
لکھا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدا تعالیٰ پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشون اور خطرون کی اور
فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائی فرائض پر اور ترک محرمات پر اور حالت پر نفل جیسے صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کی اور چھپانا مصیبتون کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل
کی بہت ہین اور بہت لوگ ہین کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہین رہ سکتی انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مین مخصوص ہو کر
ہی ساتھ صبر کے بلاؤن اور مصیبتون اور مکروہات پر جیسی شکر کا استعمال رزق مین ہی **ف** جاننا چاہیی کہ مانع قوی سے
عبادت سی فکر کھانی اور پینی اور حوائج ضروری کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اونکا کہتا ہی سب چیز سی باز آیا مین اور زہد
و تقوی بھی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزون کا کیا علاج کرون اور بدون کسب اور مخالطت کے
ساتھ خلق کی کیونکر ہاتھ آوی پس علاج دفع کرنی اس مطالبہ کے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالیٰ پر میسر نہین ہوتا اور
رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہین ہوتا اور ترک اوسکا خطر عظیم مین ہوتا ہے اور فراغ عبادت اور

حلاوت اوسمین ایمان نہین لگتی یا اور غم روزی کا اوسکا ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت تیقن کے نہین بجا لا سکتا
پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو خوش آوی یہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین
تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگے مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدای تعالی کو وکیل امور اپنے کا
اور ضامن چلانے کا اپنے جان کر مخلص اوسپر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہی ہرگز
فوت نہوگا اور حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کرے یا نکرے اور جانے کہ خدای تعالی ضامن بندون کی
روزی کا ہی وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور اس پر قسم کھائی ہی فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ پس اگر
اوپر ضمانت اور وعدی اوسکے کے اعتماد نکرے اور یا اونکرے تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا
اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوای خدا کی کوئی نہین ہے سبب
ولی کسب بیچ پونہچانا ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اور کسب وسبب مین مشغول ہوتی کو بھی با مور خدا کا جانکر اعتماد دل اوپر
نکرے بلکہ اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکھے اور جانے کہ اگر کسب نکرونگا تو بھی خدای تعالی روزی پونہچاوے گا اور یہ درجہ اوّل
اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین اور اعلی تر
اس سے درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اوسکے علم کو سونپے اور کچھ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہ درجہ اولیا کا
ہی وعلی اللہ فلیتوکل المتوکلون مشعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب وسبب منافی توکل کے نہین ہی منافی توکل کی یہی ہی
کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کرنے والا کہ اعتماد اوسکے دل کا خدا پر ہو جملہ
متوکلون سے ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہ ہی کہ ہاتھ تمام اسباب سے باز رکھے اور تمام امور مین توکل کرے اللہ سبحانہ پر
اور سونپے امور اپنے اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان ہی اور
امید خلق سے منقطع رکھے بیچ بلا کہ پیش آوی راضی وصابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے سو ایسا مشغول
ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور بیکاری اور ریا کے بھی ہاتھ سبب سے باز رکھنا
روا نہین اس سبب سے کہ آئمہ انبیا اور اولیا نے کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور
فتور دیکھے اوسکو ضرور ہے کہ سبب چہوڑے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہووے اور
جہان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار وسبب سے کہ قطعاً کار برآری سوا اوسکی نہو اور سنت اسبا پر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے
جیسے کہ ہاتھ سے کہانا کہانا چھوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود منہ مین چلا جاوی گا کہ اسکو جنون وحماقت کہتی ہین اور
حق توکل ایسی امور مین یہ ہے کہ جانی کہ حق تعالی نے طعام سے ایسی پیدا کیا ہی اور خالق ورزاق سب کا وہی ہی یہ سبب
بس کار کا ہی کہ خدای تعالی نے ٹھہرا دیا ہی اور اعتماد ہاتھ پر نکرے اور جانی کہ ہاتھ کتنون کی امور کی سرانجام باقی ہین اور لیکن
ہاتھ باز رکہنا اوس اسباب سے کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اونکے قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اسکی کی روا ہے
اسلیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ بیلینی والون کا بھی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا بھی منافی توکل کی نہین
جبکہ اعتماد خدا پر ہو خرچ بیچ بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سے ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سے ہی

اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور عیال اوسکی تنگی پر صابر نہ رہیں اور راضی نہ ہوں اوسکو ترک کسب روا نہیں اور تو ذخیرہ رکہنا اپنی اور اپنی عیال کی ایک سال تک روا ہے نفس بشری کی جبلت اور تسکین ہے منافی توکل کی نہیں کہ رسول علیہ السلام نے کیا ہے اور دوا کرنا بھی علاج بیماری کا اور رکہنا چیزوں ضروری کا مانند پاسن وکپڑہ وغیرہ کی کہ ہر روز کام میں آتی ہیں لیکن اگر کچہہ ذخیرہ نہ رکہے اور سب کچہہ ترک کرے اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلی درجہ ہے اوسکی لیے بڑی قوت چاہیئے پس جسکو سوا ذخیرہ کے تو کی فراغ عبادت اور جمعیت حاصل ہو اوسکو ذخیرہ رکہنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سے اور چھپانا مرض کا بھی سے شرط توکل ہے اور کہا ہے علما نے کہ توکل سوا ہے توحید اور زہد کی راست نہیں آتا اور مراد توحید سے یہاں یہ ہے کہ تمام مخلوقات کو پیدا کرنا اللہ تعالی کی جانب اور جانے کہ محرک سبکا سوا ہے واحد حقیقی کی کوئی نہیں جو کچہہ آتا جاتا ہے سب ایک ہی جگہہ سے ہے جسکی دل پر یہ بات غالب ہو جاوے گی بے اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہے تا ایمان اوسکا سلامت رہے اور عبادت میں مشغول ہوسکے کیونکہ جزع اور فزع اور ریاست کی عبادت میسر نہیں ہوسکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی ہے وعدہ کی گئی ہے ساتھ صبر کرنے کے ایک تو فتحیاب ہونا دشمنوں پر ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے فاصبر ان العاقبة للمتقین اور دوسری مراد کو پہونچنا ہے کی سبب سے جیسے کہ فرمایا وتمت کلمة ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسرے سے مقدم ہونا اور امام ہونا ہے وجعلنا منهم ائمة یهدون بامرنا لما صبروا اور چوتھی تعریف کرنا حق کا انا وجدناه صابرا نعم العبد انه اواب اور پانچویں بشارت ہے وبشر الصابرین اور چھٹی محبت حق تعالی کی ہے ان الله یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہے اولئک یجزون الغرفة بما صبروا اور آٹھوین بزرگی اور سلام اللہ تعالی کی طرف سے سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بے نہایت کا ہے انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب لیکن شخص کرے اپنی خصلت بزرگ میں اور اوسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جانا چاہیے اور مراد صبر سے منع کرنا نفس کا ہے جزع کرنے سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہے سختی سے اور اظہار کرنا خلاصی کا ہے سختی سے بطلب قطع اور حکم کیا ہے صبر ترک کرنا اس بات کا ہے کہ حاصل کرے صبر کا یہ ہے کہ تامل کرے آدمی کہ جو کچہہ مقدر ہے جزع و فزع سے تغیر نہیں ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہیں ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہے پہر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنے روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہے دوسری صبر کرنا گناہوں کی کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سے چوتھی صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتوں دینی اور دنیوی کے پس جو کوئی سبب بجا لاوے عبادت میں مستقیم ہوگا اور گناہوں سے امن میں رہے گا اور دنیا کی بلاؤں سے اور آخرت کی عذاب سے بچیگا اور بڑی اور بہت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کرے سب نعمتوں سے محروم رہیگا اور عبادت نہیں کرسکیگا خاطر جمع سے اور اگر کچہہ کرے تو بسبب نہ صبر کرنے کی گناہوں سے حبط ہوگا۔ بحر العلوم وتحفة الطالب

الفصل الاول

فصل پہلے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الجنة من امتي سبعون الفا بغير حساب هم الذين لا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون متفق عليه روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوں گے بہشت میں میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہیں کہ نہ طلب منتر کی کرتے ہیں اور نہ شگون بد لیتے ہیں اور اپنے رب ہی پر بہروسا کرتے ہیں یعنی بیچ تمام اون چیزوں کی کرتے ہیں اور ترک کرتے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ستر ہزار بغیر حساب فقط تابعین ہونگے کہ جن میں

منافی ہی اس حدیث کی کہ ہر ایک کی ساتھ انمین سے ستر ستر ہزار ہون گے اور نہ طلب منتر کے کرتے ہین یعنی مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ اور اسمار الہیہ کے اور نہ شگون بد لیتی ہین بسبب حیوانات کی اوڑ جانے سے یا آواز کی تئیں سے بلکہ کہتے ہین جیسی کہ وارد ہوا ہی اللّٰھم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک اللّٰھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کہا صاحب نہایہ نے کہ یہ صفت اولیا کی کاملین سے ہی کہ جو اعراض کرتے ہین اسباب دنیا سے اور تعلقات اوسکی سے اور نہین التفات کرتی طرف کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہونچتی اونکو غیر اونکے اور ایر عوام پس رخصت ہی اونکو بیچ دوا کرنے اور علاج کرنے کے اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اللہ تعالی کی طرف سے ساتھ دعا کی ہوتا ہی جماعت خواص اور اولیا سے اور جو کہ نہ صبر کرے رخصت دی جاتی ہی اسکو بیچ منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا ہی تو نی کہ حضرت صدیق سے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اونپر آنحضرت نی اسی لیے کہ جانتے تھی یقین و صبر اونکا اور جبکہ لایا آپ کی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوا میں کچھ ملک میں نہین رکھتا پس آنحضرت نے اوسکو مارا اور غصہ کیا اوسپر ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوئے اور تابعین نے انکو روا نہین رکھا اور امن نہین ہی اوس میں پڑ جانے سے شرک میں بقرینہ قول ولا یتطیرون کی اسلیے کہ ثابت ہی کہ تطیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اس مین فضیلت ہی اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت کا ہی بے حساب اسلیے کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتھ اس باب کی اگرچہ جاہلیت سے ہون اور یہ بھی درجات توکل سے ہی اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات کا ہی مطلقا کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجھے جاتے ہین چنانچہ اسی لیے تفسیر کیا سب صوفیہ نے توکل کو ساتھ ترک کرنے کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہی اور متوسطون کا اور اونکو فضیلت اور جزا کہ اس حدیث میں مذکور ہی حاصل ہے ساتھ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تیسرا امر مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اونکی سے ساقط ہی اور وجود و عدم اوسکا برابر ہوا ہی اور اونکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا پکڑتا ہی اور یہ مرتبہ اخص خواص کا ہی کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنے سے فانی اور باقی ساتھ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہی ہے اور جزا اونکی سب سی زیادہ ہی شرح آور عالمگیری میں قاعدہ کلیہ یون لکھا ہی کہ اسباب دور کرنے والی ضرر کی تین قسم مین ایک تو مقطوع یعنی یقینی جیسے کہ پانی دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بھوک کو اور دوسرے ظنی جیسے کہ فصد اور سینگی اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کی یعنی معالجہ برودت کا ساتھ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتھ برودت کی اور یہ اسباب ظاہرہ ہین طب میں اور تیسری موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑھ کر دم کرنی اور تعویذ کا کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور امر موہوم پس شرط توکل یہی ہی کہ ترک کرے اوسکو اسلیے کہ وصف کیا ہی ساتھ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور اسی پر درجہ کہ وہ ظنی چیزون کا کرنا ہی مانند معالجہ کرنے کے ساتھ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کے پس کرنا اوسکا نہین ہی منافی توکل کا

بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہیں ہی ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل اسلئے اوسکا ہے
بعض احوال میں اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجوں کی کذا فی الاصول العاریۃ ہی **وَعَنْہ**
قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ
وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ
فَرَجَوْتُ اَنْ تَکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ ھٰذَا مُوْسٰی فِیْ قَوْمِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیَ انْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ
لِیَ انْظُرْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ ھٰؤُلَاءِ اُمَّتُکَ وَمَعَ ھٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ
یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ
فَقَامَ عُکَّاشَۃُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ اُدْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنْھُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اُدْعُ
اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہا ابن عباس نے
کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئیں اور دکھائی گئیں مجکو امتیں یعنے ساتھ انبیا اونکی کہ
بطریق کشف کی یا خواب میں یا خبر دی ہی دکھائی اونکی بیچ دن قیامت کی اور تعبیر ساتھ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کے ہے
پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اس حالت میں کہ اوسکی ساتھ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہیں تہا کوئی تابع اوسکا
سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال آنکہ اوسکی ساتھ ہیں دو شخص اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت میں کہ اوسکے
ساتھ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہیں ہی ساتھ اوسکی کوئی یعنی بسبب متابعت کرنے کسی کی اوسکی پس دیکھا میں نے
بیچ آگی اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بھر دیا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید رکہی
میں نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسی پیغمبر ہیں بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اونپر پہر کہا گیا واسطی میرے
دیکھ یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا لیا تہا اوسوقت اور مونہہ پہیر لیا تہا اوس جگہ سے کہ جہاں سی لوگ گذرتی تھے پہر کہا گیا
آپکو کہ دیکہو کیا ہوگی امت اپنی پس دیکہا میں نے بیچ آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو تو نہیں پہچانتا
کی میں نے اوسکو اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میری یعنی بلکہ تیری ہی زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکہہ اِدہر اور اُدہر یعنی داہنی طرف
پس دیکہا میں نے ایک انبوہ بہت کہ گہیر لیا ہے اوسنی کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو ہیں داہنی اور بائیں اور
بائیں ہیں امت تیری ہیں اور ساتھ انکی یعنی منجملہ انکی یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی ہیں داخل ہونگی بہشت میں بغیر حساب
کے اور وہ وہ ہیں کہ نہ شگون لیتے ہیں اور نہ منتر پڑہواتی ہیں اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہیں
پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالی سی یہ کہ کری مجکو اون میں سی یعنی متوکلین میں سی کہ داخل
ہونگی بہشت میں بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خداوندا کردے تو عکاشہ کو اون میں سی پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا
کیجیے اللہ سی یہ کہ کردے مجکو اونمیں سے پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لیگیا تجہسے ساتھ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف مراد نبی سی اس میں رسول ہی حکم کیا گیا ساتھ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی یہ کہ ہوں معنی اسکے
یہ کہ ستر ہزار اور تمہاری امت میں سی سوای اونکی اور یہ بہی احتمال ہی کہ ہوں معنی اسکی یہ کہ نہیں میں سے ستر ہزار ایسے اونپر

منہ ہی اسکی روایت بخاری کی کہ بغیر حساب کے ... ویدخلون الجنۃ میں ہوا سبعون الفا اور نہ داغ لیتے ہیں یعنی مگر وقت ضرورت بھی آیا ہے
اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ ان میں سے سعد بن ابی وقاص بھی ہیں عشرہ مبشرہ میں سے یا مطلق داغ
نہیں لیتے ہیں بسبب راضی ہونے کی قضا و قدر الٰہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کی کہ نہیں
ضرر کرتا اور نہیں نفع دیتا مگر اللہ اور نہیں تاثیر کرتی ہے کوئی چیز حقیقت میں سوای اوسکے پس یہ ہے مرتبہ شہود کی ہیں خارج دائرہ وجود
سے خالی اچھا افسوں کی حفظ سے یعنی نہ داغ لیتے ہیں معنی اسکی یہ ہیں مگر وقت ضرورت کی باوجود اسکی کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالی
رکھتے ہیں منتری و اغنی سی آور نہ منتر پڑھواتے ہیں یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن میں ہیں اور نہ حدیث صحیح میں اور وہ کہ نہ اسمای حق اس میں ہے
کہ ہو اوس میں شرک اور نہ شگون بد لیتے ہیں یعنی کسی چیز سے جانور پرندہ سے اور نہ کسی بلی وغیرہ جانوروں چرندہ سے پس مراد یہ ہے
کہ وہ چھوٹے ہیں اعمال جاہلیت کی پھر اگر کہا جاوے کہ ایسے لوگ بہت ہیں عدد ونکو کیونکر کہیں گے ہم کہ مراد کثرت ہی نہ عدد مخصوص
کہ لوگ داغ کرانا بھی اسباب ہی سے ہے اور حدیثوں میں نہی اوس سے آئی ہے اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبای حاذق کے
یقین ہووی تو اجازت بھی ہے اور حضرت کی دوسرے شخص کے حق میں یا اسلیے دعا نہ مانگی کہ اذن نہیں دی گئی تھی حضرت اوس
مجلس میں دعا کرنے کے مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجائش دعا کی دوسرے کی حق میں نہ رہی یا یہ
شخص اہل اس مرتبہ کا او مستحق اوس منزلت کا نہ تھا اور باوجود اوسکے صراحۃً نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہیں ہے بلکہ جواب دیا ساتھ کلام
مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تھی ساتھ التماس دعا کی اور بعضوں نے کہا ہی کہ وہ شخص منافقوں
میں سے تھا اس سبب سے اوسکی لیے دعا نہ کی اور باوجود اسکی از راہ حسن خلق کی جواب دیا ساتھ کلام محتمل کے اور بعضوں نے کہا ہے کہ
تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تھی اور یہ قول صواب تر ہے اس لیے کہ ایک روایت میں آیا ہی کہ مرد دوسرا انصار میں
سے سعد بن عبادہ تھے کہ تھا بہتر صحابہ سے ہیں واسطا علم اور اس حدیث میں دلالت ہی اوپر جلدی کی اور سبقت کرنی طرف نیکیوں کے اور طلب
دعا کے کرنے صالحین سے **وعن** صهيب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجبا لامر المؤمن ان امره
كله له خير وليس ذلك لاحد الا للمؤمن ان اصابته سراء شكر فكان خيرا له وان اصابته ضراء صبر
فكان خيرا له رواه مسلم اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب ہے واسطے شان اور
حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیے بہتر ہی اور نہیں ہی یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان ہی کے لیے اگر پہونچی اوسکو
خوشی یعنی صحت اور فراخی رزق اور اور نعمتیں اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکے لیے
اور اگر پہونچتا ہی اوسکو ضرر یعنے فقر اور مرض اور رنج و بلا میں صبر کرتا ہی اور جزع نہیں کرتا صبر بہتر اوسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقام صبر
و شکر کی دونوں عالی ہیں اور اجر و ثواب اونپر مرتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سے خالی نہیں پس وہ بہر حال بہتر ہی اور یہ منحصر
ہونا خیر کا ہر حال میں مومن کامل کے لیے ہی اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہی کہ اگر پہونچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع
باتیں کرنے لگتا ہی اور اگر ضرر پہونچتا ہی اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سے
ایسی بات نہیں ہوتی ہے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن القوي خير
واحب الى الله من المؤمن الضعيف وفي كل خير احرص على ما ينفعك واستعن بالله ولا تعجز وان اصابك

شیٔ فلا تقل لو انی فعلت کان کذا و کذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل . مسلم

ترجمہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی پختہ ایمان دل ساتھ
خدا کی اور توکل و اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنے کی امور خیر پر اور جہاد کرنے کی راہ خدا میں یا قوی ہے صبر کرنے میں لوگوں سے
ہمنشینی پر اور تحمل کرنے میں اونکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنے میں بہتر ہے مسلمان ضعیف سے یعنی ان صفات میں اور ہر مسلمان
میں یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہے اور کوئی مسلمان صفات نیک سے خالی نہیں اور اصل ایمان کا ملتزم ہے صفتوں خیر کی حرص
کر تو اوس چیز پر کہ نفع دے تجکو یعنی امر دین سے اور مدد و توفیق طلب کر خدا تعالی سے یعنی عمل نیک کرنے پر اور عاجز نہو یعنی طلب
و استعانت سے اسلیے کہ اللہ تعالی قادر ہے اسپر کہ دیوے تجکو قوت اپنی طاعت کے جبکہ مستقیم ہووے تو اوسکی استعانت پر اور مضمون سے
کہا کہ مستفاد اسکی یہ ہیں کہ نہ عاجز ہو تو کرنے اوس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہے تو اوسکا اور نہ چھوڑ تو اوسکو اور اگر پہونچے تجکو کچھہ یعنی مصیبت
دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر میں کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سے یا زبان حال سے کہ تقدیر کیا اللہ نے یعنی ہوا اور ایسا
یعنے واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اوسکی کی اور جو کچھہ چاہتا ہے خدا تعالی کرتا ہے اسلیے کہ لفظ لو کہ سبب پشیمانی کا ہے اوپر فوت چیز کے
اور سبب معارضہ تقدیر الہی کی اور نسبت حول و قوت نفس کے کرتی ہیں کھولتا ہے کام شیطان کا یعنی ڈالتا ہے دل میں وسوسہ اوسکا ساتہ عدم
اور معارضہ قدر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ کہنا اسلیے منع ہے کہ کچھہ فائدہ نہیں کہنا اسلیے کہ جو مقدر ہے یعنی ہوتا ہے فرمایا
اللہ تعالی نے قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہے کہ منازعت ساتہ تقدیر کے لازم آوے ورنہ وارد ہوا ہے
قرآن میں لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیهم القتل اور حدیث میں ہے لو استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب حج میں
یہ ذکر کیگئی ہے اور بہت روایتوں میں آیا ہے استعمال لو کا پس ظاہر یہ ہے کہ یہ نہی ہوا واسطے اوس جگہہ کے کہ فائدہ نہو اور معارضہ
تقدیر کا ہو اور یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور جبکہ کہے ازراہ تاسف کی فوت ہونے طاعت الہی پر یا متعذر ہو اوس سے تو نہیں مضائقہ
اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہے استعمال لو کا کہ موجود ہے حدیثوں میں بلکہ تاسف کرنا فوت ہونے طاعت پر باعث ثواب ہے پس لائق ہے کہ
گنا جاوے قبیل استحباب سے چنانچہ روایت کیا ہے رازی نے اپنی کتاب مشیخہ میں ابی عمرو سے کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اوس سے
قریب ہوا دوزخ کی ہزار برس کے اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سے قریب ہوا جنت سے ہزار برس ذکر کی یہ سیوطی
نے جامع میں

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا رواہ
الترمذی وابن ماجۃ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی بھروسا کرو اللہ پر
حق توکل کا تو البتہ روزی دے تمکو جیسے روزی دیتا ہے جانوروں پرندوں کو نکلتے ہیں جانور صبحکو بھوکے اور پھرتے ہیں شام کو اپنے گھونسلوں میں
سیر نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نے **ف** حق توکل یہ ہے کہ یقین جانے یہ کہ نہیں ہے کوئی فاعل وجود میں سوای اللہ تعالی کے
اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ
ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سے ہیں اور وہ ضامن ہے رزق کا بیشک و شبہ پس اسکا یقین کرکے سعی کرے اور بیچ طلب کے نیکی اچھی وجہ
یعنے رنج بہت نہ اوٹھاوے اور حرص اور افراط و مبالغہ نکرے اور اوسکی طلب میں حتی کہ حلت حرمت کا خیال نہ رہے کہا امام غزالی نے کہ جو کوئی

گمان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہی اور یہ ثابت ہوا نہیں جیسا کہ گمان کرتی ہی بعضی کہ وہ جاہل ہی اور امام قشیری نی کہا کہ جگہ توکل کے
قلب ہے اور حرکت ظاہر میں ہی پس وہ منافی توکل کی نہیں جبکہ اعتماد وثوق خدا ہی پر ہو چنانچہ اسیلیے تشبیہ دی ساتھ جانور
پرندوں کی کہ وہ طلب رزق میں نکلتا ہی لیکن اعتماد اللہ تعالی ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس تشبیہ میں اشارہ ہی کہ سعی کو سوال
کی نہیں منافی ہی اعتماد کی اللہ تعالی پر جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وکاین من دابة لا تحمل رزقها الله یرزقها وایاکم پس حدیث واسطی آگاہ
کرنی کی ہی اوپر کہ کسب نہیں سبب رزق بلکہ رازق اللہ تعالی ہی ہی نہ واسطی منع کرنی کی کسب سی کا پس کہ توکل کی جگہ دل ہی
پس نہیں منافی ہی اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہی بغیر حرکت کی ہی بلکہ بسبب حرکت کرنی غیر کی کی پہونچتا ہے
رزق اللہ تعالی کا بسبب برکت انکی کی جیسی کہ سمجھا جاتا ہی عموم قول اللہ تعالی کی سی وما من دابة فی الارض الا علی اللہ رزقها اور
منقول ہے کہ بچی کوے کی وقت نکلنی کی انڈی سی ہوتی ہین سفید پس ہی معلوم ہوتی ہین وہ کوے کو اور وہ چہوڑکر چلا جاتا ہی انکو
اور باقی رہتی ہین بچی اکیلی پس بھیجتا ہی اللہ تعالی طرف انکی مکہی اور چیونٹی پس چن چن کر کہاتی ہین وہ انکو یہانتک کہ بڑی
ہوتی ہین کچھ تو سیاہ ہو جاتی ہین پس پہرتا ہی طرف انکی کوا تو دیکہتا ہی انکو سیاہ پس لی بیٹہتا ہی انکو اور پرورش کرتا ہی اون کو
پس رزق پہونچتا ہی انکو بغیر سعی کی اور اور حکایتیں اس باب مین بہت ہین اور عجب حکایت یہ ہی کہ اللہ تعالی نی عزرائیل کو فرمایا
کہ آیا رحم بہی کیا ہی تونی کسی پر وقت روح نکالنی کی پس کہا عزرائیل نی ہان ای رب میری جس وقت کہ غرق ہوئی ایک کشتی کی لوگ اور
پہلا اونمین سے باقی رہی کشتی کے تختوں پر اور تہی ایک عورت اپنی بچی کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تونی اسکی روح قبض
کرنی کا پس رحم کیا مین نی اوس وقت اسکی بچی پر فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین نی ڈالا اوس بچی کو ایک جزیرہ کی کنارہ پر اور بہیجی مین نی
طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تہی اوسکو یہانتک کہ کچہ بڑا ہوا پہر متعین کیے مین نی کچہ جن تا کہ تعلیم کرین اوسکو زبان اور
کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا شہزادہ اور داخل ہوا علما مین اور حاصل ہوئی اوسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہو
تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنی الوہیت کا اور بہول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تہا اوسکا شداد اور اللہ بہت مہربان
ہی اپنی بندوں پر پس جو رحیم کہ رزق دی اپنی دشمنوں کو وہ کیونکر بہولیگا اپنی دوستوں کو ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ
اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي
الطَّلَبِ وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ رَوَاهُ
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَاِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ای لوگو نہیں ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو طرف بہشت کی اور دور رکہی تمکو آگ دوزخ سی مگر وہ
چیز کہ تحقیق حکم کیا ہی مین نی تمکو ساتھ اوسکی اور نہیں ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو آگ دوزخ سی اور دور کری بہشت سی مگر وہ چیز
کہ تحقیق منع کیا ہی مین نی تمکو اوس سی اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہی کہ تحقیق روح القدس نی کہ مراد دونون عبارتون
سے جبرئیل ہین پہونکا میری دل مین یعنی وحی خفی لائی میری پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرتی یہانتک کہ پورا لیتی ہی رزق اپنا

یعنے جو کہ مقدر ہی اوسکی لیو ہیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہی ہے
جو رزق مقدر کیا ہی پہونچنی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی او ساعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنے اور
ڈہونڈنے رزق کی یعنی تا بروجہ مشروع اور موافق حق کی پڑہی اور نباعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب نی اوسکی کی ساتھ گناہون خدا کے
ایسلی کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر سبب طاعت اوسکی کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ میں اور بیہقی نے
شعب الایمان میں مگر یہ کہ نہین ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی سری کی چلی دلیل صریح ہیں اوپر کہ تمام علوم امور
نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کی جاتی ہین کتاب و سنت سی اور دلیل ہین اوپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے
بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنے جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسیٰ کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل ہین اور وصف لانا اسکا ساتھ
امین کی بسبب امانت داری انکی کی ہی علم و وحی میں اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتھ پیش قاف اور سکون دال کے پڑہتی اوسکی کے
بمعنے طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب
میں ایسلی کہ تمکو نہین تکلیف دی گئی ہی جو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق
وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عز وجل نے وامر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا
نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی اپس امر اباحت کی لیے ہی یا معنی یہ ہین کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کی لیے ہی اور مؤید ہی اسکا
قول حضرت کا ولا یحملنکم الخ اور اوپر طلب کرنی اوسکی کی ساتھ گناہون اوسکی کی یعنی جب رزق دیر کر کے پہنچی تو اضطراب کرو اور حاصل نکرو
اوسکو بوجہ حرام و مکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت
اور مانند انکی کی اور حقیقت میں رزق ہرگز دیر کر نہین پہونچتا اور جو کچھ پہونچی اور جسوقت کہ پہونچی رزق وہی ہی اور مقدر وہی تہا
اور گناہ سی زیادہ نہین پہونچتا پہونچتا وہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب سی آئی گناہ کی حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہنچی بسبب گناہ کی
حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتھ گناہ کی نکرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتھ طاعت
اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت کہ جو کچہ کہ پہونچتا ہی قسم رزق سی پہونچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور بد
لوچ ہوگی اور اگر طاعت سی بہم پہونچاؤگی حلال ہوگا اور رجوع بجوع کرینگی اور یا مراد وہ چیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی نہ مع
اجملو یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل لیور وہ یہ ہی کہ نہ طلب کری اوسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطاء بمعنی ابطاء کی ہی اور سین مبالغہ کی لیے ہی اور نیز
جیسی کہ استعفف بمعنی عف کی بیچ قول اللہ تعالی کی ومن کان غنیا فلیستعفف ہی **وعن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الزھادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا باضاعۃ المال ولکن الزھادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی
یدیک اوثق بما فی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بھا ارغب فیھا لو انھا ابقیت لک
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث اور روایت ہی
ابی ذر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا میں نہین ہی ساتھ حرام کرنی حلال کی اور ساتھ ضائع کرنی مال کی لیکن
زہد یعنی اعتبار اور کامل دنیا میں یعنی شان دنیا میں یہ ہی کہ نہ ہووی تو ساتھ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتھون تیری کے ہی قسم مال سی اعتماد کرنیوالا
زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتھون اللہ کی ہی اور زہد دنیا میں یہ ہی کہ ہووی تو بیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہونچایا جاوے تو

مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوس میں اگر وہ مصیبت باقی رکھی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے **ف** زہد دنیا میں لغۃً یعنی زہد کرنا دنیا میں نہیں ہے ساتھ
نہ ترک کرنے لذتوں اور شہوتوں کی کہ ہیچ حکم حرام کرنے حلال کی ہے کہ منع کیا گیا ہے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کے لا تحرموا طیبات
ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزوں کا ثابت ہے ہوا ہے حضرت سے زیادہ کون کامل کہتا ہے اور آگے ہیں
کہ یہ جو بعضی جاہل کرتے ہیں گمان اونکے کہ یہ کمال ہے پس باز رہتے ہیں کھانے گوشت اور حلوا اور میووں اور پہننے کپڑوں نفیس اور رہائش انکی کی ہے
اور اسکو زہد جانتے ہیں سو زہد نہیں ہے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کے اور خرچ کرنے اوسکی کی غیر محل میں کہ پھینک دے اسکو دریا میں یا دیوے
اوسکو لوگوں کو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہ کہ نہیں ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے ہے
متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کی بوقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے ہے ساتھ جاذبہ رب کی اور بیچ ہاتھوں تیری کی ہے
یعنے اموال اصنائع اور اعمال جو بیچ ہاتھوں تیرے کی ہے یعنی اوسکی ظاہر و باطن کے خزانوں میں اور معنی یہ ہیں کہ چاہیے کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ
اللہ تعالیٰ کی تجھے ساتھ پہنچانے رزق کی تجھکو اور ساتھ التزام اوسکی کی تجھپر ایسی جگہ سے کہ گمان نہیں رکھتا ہے اور کمایا نہیں تو نے تجھ تو
اوس چیز سے کہ تیرے ہاتھ میں ہو قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاریگریوں سے اگرچہ علم کیمیا اور مثل اسکی ہو اور بیلی کہ جو کچھ تیرے
پاس ہے تلف و فنا ہونیوالا ہے بخلاف ان چیزوں کی کہ اللہ تعالیٰ کی خزانوں میں ہیں کہ وہ باقی ہیں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان یکون کا عطف ہے ان لا یکون پر اور زہد دنیا میں یہ بھی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف
چیزوں دنیا کی اور لذت حاصل کرنے ساتھ نعمتوں اوسکی کی بلکہ جانے نعمتیں دنیا کی سبب حاصل ہونے محنت کی اور پہنچنے بلاؤں کے ہے اور نہیں تاکہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے
اور نہ شکستہ ہو جی تیرا ساتھ دنیا کی چیزوں کی پس آوے تو اوس وقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پہنچی ہے بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونے مصیبت کے
بہ نسبت ایسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت باقی رکھی جاتی یعنی روکی جاتی یا وہ تاخیر کیجاتی تجھسے پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہ لفظ اصیبت کے وجہ مبالغہ کے واسطے دلالت
کی اوپر قبول اوسکے اور رضا اللہ اسکا یہ ہے کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونے مصیبت کے بسبب ثواب اوسکے کے زیادہ تر رغبت تیری سے بیچ نہونے مصیبت کے پس
دونوں ارشاد بعدل ہیں اوپر زہد تیری کے دنیا میں اور میل کم ہونے تیری کے عقبی میں جانا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بے رغبتی دنیا سے
اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اوسکی کو قسم مال و جاہ سے پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد بمجرد اوسکی
تمام نہیں ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھ آوے اور رغبت آخرت میں اس حد کو نہ پہنچے کہ ہونا مصیبتوں اور بلاؤں کا دنیا
میں محبوب ہو باسید ثواب آخرت کی اور مرغوب زیادہ اوسکی نہونے سے اگر یہ بات حاصل ہوئی تو زہد ہے ورنہ حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا
مال کا ہے بے شرع **وعن** ابن عباس قال کنت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فقال یا غلام احفظ اللہ
یحفظک احفظ اللہ تجدہ تجاہک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم ان الامۃ
لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیء لم ینفعوک الا بشیء قد کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیء لم یضروک
الا بشیء قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھا
میں سوار پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ تعالیٰ کا امر و نہی کو اور طلب اوسکی رضا کا تو
نگاہ رکھیگا تجھکو اللہ تعالیٰ یعنی دنیا میں آفات و مکروہات سے اور عقبی میں طرح طرح کی عذاب سے جزا موافق عمل کی اس لیے کہ

من كان لله كان الله له نگاہ رکھ تو اللہ تعالیٰ کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھ اور خوب فکر کر اوسکی قدرتوں میں اور شکر ادا کر تو اوسکا
پاوے گا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب ارادہ کرے تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا امور دنیا و در
آخرت میں پس مدد چاہ اللہ ہی سے اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہوں یعنی متفق
ہوں بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پہونچاویں تجھکو ساتھ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری میں تو نہیں نفع پہونچا سکیں گے تجھکو مگر جو چیز
کہ مقدر کیا ہے اوسکو اللہ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہوں سب آدمی اوپر کہ ضرر پہونچاویں تجھکو ساتھ کسی چیز کی تو ضرر پہونچا سکیں گے تجھکو
مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہے اللہ نے اوسکو تجھپر اوٹھائی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفے نقل کیا اسکو احمد اور ترمذی نے **ف** پاوے گا تو
اوسکو سامنے اپنے یعنی پاوے گا تو اوسکو اوس وقت گویا کہ وہ حاضر ہے سامنے تیرے اور مشاہدہ کرے گا تو اوسکو یہ مقام احسان
اور کمال ایمان دینے کی گویا کہ تو اوسکو دیکھتا ہے باین حیثیت کہ فنا ہو جاوے گا بالکل ما سوی اللہ تیری نظر سے پس اول حال
مراقبہ ہے اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ جسوقت محافظت کرے گا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکھے گا تجھکو
اور مدد کرے گا تیری مہمات میں جدہر کہ متوجہ ہووے گا تو اور سہل کر دے گا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کرے گا تو اور بعضوں نے
کہا کہ معنی یہ ہیں کہ پاوے گا تو عنایت و مہربانی اوسکی قریب اپنے اور رعایت کرے گا تیری تمام حالات میں اور مدد کرے گا
تیری ہر طرح جب طلب چاہ اور سوال کر اللہ ہی سے اسلیے کہ خزانے بخششوں کے اوسکی پاس اور ہاتھ میں ہیں اور ہر نعمت اور قسمت دنیوی یا اخروی
کہ بندے کو پہونچتی ہے یا دفع ہوتی ہے اوسی سے اور اوسکی رحمت سے بے آمیزش غرض اور بے شائبہ علت کی ہے اسلیے کہ وہ جواد مطلق
اور ایسا غنی ہے کہ کبھی محتاج ہی نہیں ہوتا پس لائق ہے یہ کہ نا امید نہ رکھے مگر اوسکی رحمت سے اور نہ ڈرے مگر اوسکے عذاب سے
اور التجا کرے بیچ مہمات میں اوسکی طرف اور اعتماد کرے تمام امور میں اوسپر یعنی نہ مانگے غیر اوسکی سے اسلیے کہ غیر اوسکا نہیں قادر
ہے دینے اور نہ دینے پر اور دفع کرنے ضرر اور پہونچانے نفع پر اسلیے کہ وہ اپنی نفسوں کی نفع اور ضرر اور موت و حیات کی تو مالک ہی نہیں
چہ جاے غیر کی اور خبر کہ کر تو سوال ساتھ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال میں اسلیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص نہ سوال کرے
اللہ سے غضب ہوتا ہے وہ اوسپر اسلیے کہ سوال کرنے میں اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہے کیا خوب کہا ہے کسی نے شعر اللہ یغضب
ان ترکت سؤاله ۔ وبنی آدم حین یسأل یغضب ۔ اور اگر جمع ہوں الخ خلاصہ اسکی معنوں کا یہ ہے کہ نفع اور ضرر اوسکی طرف سے جان ہر حال
میں اوسکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پہونچانے والا اور ضرر پہونچانے والا اور دینے والا اور نہ دینے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بعضے
کتابوں میں آیا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہوں میں اوس شخص سے کہ امید رکھتا ہے
غیر میرے سے اور پہناتا ہوں میں اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگوں کے یعنی ذلیل کرتا ہوں اونکے سامنے اور محروم کرتا ہوں
اوسکو اپنے قرب سے اور البتہ دور کرتا ہوں میں اوسکو اپنے وصل سے پس البتہ کرتا ہوں میں اوسکو متفکر حیران آیا امید رکھتا ہے
غیر میرے سے شدائد میں اور شدائد میرے ہاتھ میں ہیں اور میں حی القیوم ہوں اور کھٹکھٹاتا ہے فکر میں دروازے غیر میرے کے
اور میرے ہاتھ میں کنجیاں دروازوں کی ہیں اور وہ بند ہیں اور دروازہ میرا کھلا ہوا ہے اوسکے لیے کہ دعا کرے مجھسے
اور اوٹھائی گئی قلم یعنی احکام کی لکھنے سے اور خشک ہو گئے صحیفے یعنی قضا اور تقدیر مخلوق کی کہ دنیا سے تا آخرت جو کچھ ہونے والا ہے
اوسمیں لکھی گئی تھی وہ خشک ہو گئی یعنی نہیں رکھا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتھ لکھنے کسی چیز کی خلاصہ یہ کہ لکھا جا چکا

میں جو کچھ مقدر لکھا گیا قسمت بعد پیدائش کی بدل کچھ نہیں لکھا جاویگا بعد فارغ ہونیکی اس سی پس تعبیر کی گئی جہت قضا و قدر
کی ساتھ خشکی قلم کی اور خشک ہونی صحیفہ کی بسبب مشابہت وہی کی ساتھ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سی اور اول کتاب میں
حدیث گذر چکی ہی کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے کہا کہ کیا لکھوں فرمایا کہ لکھ تقدیر
پس لکھا اوسنی جو کچھ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہی کہ یہ منافی ہی قول اللہ تعالیٰ کی یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہ ہے
کہ محو و اثبات بھی انہیں چیزوں میں سی ہی کہ خشک ہوئی ہیں جیسے اسلئے کہ قضا دو قسم پر ہی مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کی ہی
طرف لوح محفوظ کی ہی اور ساتھ اضافت کرنی کی طرف علم اللہ کی نہ تبدیل ہی نہ تغیر اور اسلئے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضوں نے کہا کہ اللہ
کی پاس دو کتابیں ہیں ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہی کہ متغیر نہیں ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہی اوسمیں فرشتہ اعمال خلق کے
اور وہ محل محو و اثبات کی ہی اور اس حدیث میں رغبت دلائی ہی توکل پر اور راضی ہونی رضا کی مولی پر اور نفی کرنی حول و قوت
اپنی سی اسواسطی کہ نہیں ہی کوئی حالت قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سی مگر کہ متعلق ہے
ساتھ اسکی اور قضا و قدر اوسکی کی کہ مقدر ہوئے ہیں آسمان و زمین کی پیدا کرنی سے کے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ
اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہی پس برابر ہی تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر میں اور رجا ان کہ نصرت ساتھ صبر کے
ہی محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نی فتوح الغیب میں کہ لائق ہی ہر مومن کو کہ گردانی حدیث
کو آئینہ اپنی دل کا پس عمل کری اوسپر تمام حرکات و سکنات اپنی میں تا کہ سالم رہی دنیا اور آخرت میں اور پاوی دونوں جہان میں عزت
بسبب رحمت اللہ تعالیٰ کی اور بعضی روایتوں میں بعد لفظ تجدہ تجاہک کی یہ زیادتی بھی آئی ہی تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ
یعنی شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خدای تعالیٰ کی حالت فراغ اور آسانی میں ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہنچانیگا
اور جزا اوسکی دیگا تجکو نزدیک سختی کی اور بر لاویگا حاجتیں تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضا فی الیقین فاعمل یعنی اگر کر سکے
تو کام واسطی خدا کی ساتھ راضی ہونی کی یقین میں تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہے فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی اگر یہ کام نکر سکی
تو اور شکر نعمت کا پورا نہ ادا کر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنی کی اوپر بلا اور محنت و مکروہ کی کہ تجکو پہنچی نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہی یعنی
بس شکر گذاری حق کی ہی بہرحال بسبب شمول نعمتوں اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہئی اور یہ بھی فضیلت رکھتا ہی
واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنی بندہ کی ہی اوپر طاعت کی اور گناہوں کی اور کشادگی ساتھ
محنت و غم کی ہی یعنی بعد از تنگی کی کشادگی ہی اور بعد از غم کی راحت و شادی ہی ان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از سختی کی آسانی ہی ولن یغلب
عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب نہ آویگی ایک سختی دو آسانیوں پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ میں عسر ایک ہی اور یسر دو ہیں ایک عسر دو یسر پر غالب
نہیں ہو سکتا بلکہ یسر ہی غالب ہی پس اگر آدمی ایک سختی دیکھی دو آسانیاں پاوے ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں جیسی کہ مسلمانوں
کی رنج و محنت ہوا کی دنیا میں ساتھ محتاجگی اور سختی کی پس آسانی دیکھی دنیا میں ساتھ فتح اور مدد کی اور آخرت میں کہ جنکی نعمت جنت النعیم
چھین بہشت کی اور وعید رسول کا یہ تمام الفاظ اور حدیث میں آئی ہیں کہ مشکوۃ و مصابیح میں نہیں لائی اور **وعن سعد** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ و
من شقاوۃ ابن آدم سخطہ بما قضی اللہ لہ رواہ احمد والترمذی وقال هذا حدیث غریب اور یہ روایت ہی سعد

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیک بختی بیٹے آدم کی سے ہی راضی ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہی اللہ نے واسطے اوسکے اور بد بختی بیٹے آدم کی سے ہی چھوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ تعالی سے اور بد بختی ابن آدم کی سے ہی غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ تعالی نے واسطے اوسکی روایت کی ہی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نیک بختی الخ یعنی نیک بختی یہ ہے کہ طلب خیر کرے اللہ سے پھر راضی ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہی ساتھ اوسکی اور مقدر کیا ہی اوسکو جیسے کہ دلالت کرتا ہی اوسپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہ ہی اور بد بختی ہی چھوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ سے یعنی آدمی کو چاہئی کہ ہمیشہ طلب کری خیر کو خدای تعالی سے اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہئی کہ راضی ہو ہر حال میں تو وہم یہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات میں بھی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہئی کہ آدمی پروردگار تعالی سے طالب خیر ہو اور اوسکو اوسکا خیر اور پسندیدہ پر لیجاوی اور شر اور نامرضیات سے نگاہ رکھی اور راضی ہونا قضای الہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکھا گیا ہی مقام تسلیم اور راضی ہونی کو قضای الہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہی علامت سعادت ابن آدم کی ہی سبب دو امر کے ایک تو اسلئے کہ فارغ ہو عبادت کیلئی کہ جب نہ راضی ہو ساتھ قضا کی ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہی گا کیون ہوا ایسا اور کیون نہوا ایسا اور دوسری اسلئی کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی بیچ سبب غضب اوسکی اور غضب بیٹی کا یہ ہی کہ ذکر کری غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہی اللہ تعالی نے اوسکی لیی کہ بیچ معلوم اوسکی ہی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں یقین ہے فساد و صلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کرے خیر کو اللہ سے تمام امور میں بلکہ یہ اعتقاد کری کہ انسان نہیں جانتا ہی اپنی خیر و شر کو عثمان غنی کہ عسی ان تحبوا شیا وھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پھر ترقی کری اس طرح کہ اعتقاد کری یہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں غیر خیر کی چنانچہ آئی ہی وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پھر مستحب دعای استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورت کی بیچ امر مہم کی امور دنیہ اور دنیویہ سے اور اقل اوسکا یہ ہی کہی اللھم خر لی واختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کامل یہ ہی کہ پڑھی دو رکعت نماز کی پھر وہ دعای استخارہ پڑھی کہ مشہور ہی سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نے اوسط میں انس سے مرفوعا ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور ایسا بعض حکمای کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزوں سے جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سے اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سے اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

ترجمہ فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهٗ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ الْاِسْمَاعِيْلِيِّ فِيْ صَحِيْحِهٖ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقَالَ كُنْ خَيْرَ اٰخِذٍ فَقَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ عَلٰى اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ فَاَتٰى اَصْحَابَهٗ فَقَالَ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ هٰكَذَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَفِي الرِّيَاضِ

روایت ہی جابر سی کہ تحقیق لڑی ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پھری حضرت جہاد سی پھرے بیچ ساتھ حضرت کی پس پہنچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہی درخت کیکر کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوئی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتھ درختوں کی یعنی ہر ایک نیچی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکا دی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم کچھ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو کا ذرحاضر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اس اعرابی نی کھینچی مجہپر تلوار میری اس حال مین کہ مین سوتا تہا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہاتہ مین تہی ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچاوی گا تجکو میری ایذا سی پس کہا مین نی کہ اللہ تعالی بچاوی گا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا حضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹہی یعنی بعد اسکی کہ تہی یعنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسمعیلی کی بیچ صحیح اپنی کی لایا ہی یوں آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچاوی گا تجکو مجھسے فرمایا حضرت صلعم نی کہ اللہ بچاوی گا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچاوی گا تجکو مجھسے پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنی والی یعنی مہربانی کرو اور معاف کر دو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان تو نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تمسی اسپر کہ نہ لڑونگا مین تمسی اور نہ ہونگا مین ساتہ اوس قوم کی کہ لڑین تمسی پس چھوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا کہ آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک بہترین آدمیون کی سی اسی طرح ہی یعنی یہ حدیث متفق علیہ ساتہ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی **ف** لفظ نجد ساتہ زبر نون اور جزم جیم کی اصل مین زمین بلند کو کہتی ہین اور اصطلاح مین اوسی دیار کا کہ اوسکو تہامہ کہتی ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتہ زیر عین کی جمع عضہ کے ہی معنی درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتہ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سی **وعن** ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاعلم ایۃ لو اخذ الناس بہا لکفتہم ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب رواہ احمد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ ساتہ اوسکی یعنی فقط اوسیکو تو البتہ کفایت کری اونکو یعنی تمام افعال واحوال اونکی مراد اوس آیت کا یہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری اللہ سی کر دیتا ہی اللہ اوسکی لیے خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بلا رنج و تردد نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** ما بعد کی آیت یوں ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا اور مراد حضرت کی آیت سے سارا آیت ہے پس من یتق اللہ سے حیث لا یحتسب تک اشارہ ہے طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ ڈرتا ہی اور بچنا چاہتا ہی اونکو سو دنیا اور آخرت سے اور ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون سی کہ طلب کرتا ہی اونکو اور ڈھونڈھتا ہی سو دنیا اور آخرت سے اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنی والا امر اپنی کو اور تو مین بیان ہی واسطی وجوب توکل کی اللہ پر اور تفویض امر طرف اوسکی اسلیے کہ جب اوسنی جانا کہ ہر چیز قسم رزق وغیرہ اوسکی حکم سے ہی نہین ہوتی مگر بقدر اوسکی اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطے قدر کے

اور روزی دینے والا وعن ابن مسعود قال اقرأني رسول الله صلى الله عليه وسلم اني انا الرزاق ذو القوة المتين
رواه ابو داود والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نے کہ سکھائی مجکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کہ تحقیق مین ہون روزی دینی والا زور آور اور مضبوط نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے اور کہا
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یہ قرات شاذہ ہی اور قرات مشہورہ یہ ہی ان اللہ ہو الرزاق ذو القوة المتين اور حاصل یہ کہ جب ایسا
ہو تو واجب ہی کہ نہ بہروسا کری مگر اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی امور **وعن** انس قال كان اخوان على عهد النبي
صلى الله عليه وسلم فكان احدهما يأتي النبي صلى الله عليه وسلم والآخر يحترف فشكى المحترف اخاه الى النبي
صلى الله عليه وسلم فقال لعلك ترزق به رواه الترمذي وقال هذا حديث صحيح غريب اور روایت ہی انس سے کہ کہا
تہی دو بہائی حضرت کی زمانی مین پس تہا ایک ان دو بہائیون مین سی کہ آتا تہا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تہا اکثر حضرت
کی خدمت مین پہونچتا تہا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بہائی کچھہ حرفہ کرتا تہا یعنی کماتا تہا اسباب معیشت کا اور دونون
ساتہ کہاتی تہی پس شکوہ کیا اوس بہائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بہائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہ کیا کہ یہ نہ میری حرفہ مین میرا ساتہ دیتا
ہی اور نہ آپ اور کسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیے پس بوجہ اسکی خرچ کا ہی مجہی پر پڑتا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق دیا جاتا
ہی برکت اسکی کے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہی **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنی کی اوسپر یہ
کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیری کی بلکہ احسان کر اوسپر اس حدیث مین دلیل ہے اوپر کہ جائز ہی یہ کہ ترک کری انسان
شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبر گیری لوگ اپنی ذوی
کرنی خصوصا ذوی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی **وعن** عمرو بن العاص قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان قلب ابن آدم بكل واد شعبة فمن اتبع قلبه الشعب كلها لم يبال الله باي واد
اهلكه ومن توكل على الله كفاه الشعب رواه ابن ماجة روایت ہی عمرو بیٹی عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق دل آدمی کی لیے ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اوسکی خاطر مین بیچ اسباب رزق کے
اور حاصل کرنی اوسکی کی پس جس شخص نی کہ پیچہی ڈالا اپنی دل کو ساری شعبون کی یعنی در پی اون فکرون کی دل جا دے
اور تفرقہ مین پڑے نہین پروا کرتا اللہ تعالی کہ بیچ کس جنگل کی ہلاک کری اوسکو اور جاتا اوسکا اس عالم سی کس شغلہ مین اتفاق
پڑی اور کس حالت مین موت اوسکی پہونچی اور جو کوئی توکل کری اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کری اللہ تعالی
اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اوسکی کو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **وعن** ابي هريرة ان النبي صلى الله
صلى الله عليه وسلم قال قال ربكم عز وجل لو ان عبيدي اطاعوني لاسقيتهم المطر بالليل واطلعت
عليهم الشمس بالنهار ولما اسمعتهم صوت الرعد رواه احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہی پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمان برداری کرین میری یعنی
بجا لاویں امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اونپر مینہ رات کو سوتی ہون آرام سی اور نکالون مین اونپر دہوپ دن کو یعنی تاکہ
اپنی امور کسبیون مین مشغول ہون اور نہ سناؤن مین اونکو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈرین اور نہ گہبراوین پس

دفعہ پاوین بسبب بیان احمد نی **وَعَنْهُ** قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِّيَّةِ
فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا وَإِلَى التَّنُّورِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ
فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّورِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبْتُمْ
بَعْدِي شَيْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ إِلَى الرَّحَى فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ
لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی اونہین ابوہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا
ایک شخص اپنی اہل وعیال پاس پس جبکہ دیکہی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتہ اونکے تہی یعنی حاجت وفقر وفاقہ نکلا طرف جنگل کے
یعنے واسطے تضرع کی طرف خالق کی پس جب کہ دیکہا اوسکی عورت نے یعنی ہاتہ خالی ہونا اپنی خاوندکا اور چلی جانا اہل کے
پاس سے بسبب حیا کی کہڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کی پس رکہا اوسکو یعنی آگی اپنی پاس رکہا اوپر کا پتہر چکی کا نیچی کی پتہر پر یا یعنی
یہ اپنی کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو یا سیدہا اسکی کہ مرد اوسکا کہ باہر گیا ہی کچھ لاوی اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوی
اور کہڑی ہوئی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کے لیے پہر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دی
ہمکو یعنی اپنی پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری تیرے سوی پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہان
گراندہ چکی کا بہرا ہوا تہا آٹی سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کی یعنی تا کہ روٹی لگاوی او سمین بعد گوندہنے
آٹی کے پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سی یعنی اوس آٹی کی خود بخود روٹیان ہوکر تنور مین جا لگین یا آگرانڈہ مین
بحال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سی پیدا ہوئین کہا راوی نے پس پہر کر آیا خاوند یعنی بعد دعا کرنی کی کہا کہ پایا تمنے
بعد جانی میری کی کچھ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تمنے کہا عورت نے کہ ہان ہماری پروردگار کی طرف سی
عنایت ہوا ہی یعنی خلق کی طرف سی بحسب عادت کی نہین ملا ہی بلکہ محض غیب سی اللہ تعالی نے عطا فرمایا اور کہڑا ہوا
یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تا کہ دیکہی اثر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو
حضرت کی پس فرمایا آگاہ ہو وتحقیق شان یہ ہی کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتے رہتے
روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نے **ف** اور یہ امر بسبب برکت صبر وتوکل کی تہا اور یہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہے
نہ اگلی امت کا ۱۲ ح **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ
كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی بندیکو جیسی کہ ڈہونڈہتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہ ابونعیم نے کتاب حلیہ مین **ف**
یعنے پہونچنا دونون کا یقینی ہی اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈہی تا حاصل کری بالضرور پہونچتی ہے
ایسی سے رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچھ مقدر ہی بالضرور پہونچتا ہی ڈہونڈین یا نڈہونڈین اور اگر
ڈہونڈہین رزق ڈہونڈہنے سے نہین پہونچتا ہی ڈہونڈہنا بہی مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین واثق ساتہ
ضامن ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکہنا چاہیے اور اضطراب نکرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کرین واسطی قائم رکہنے رسم
عبودیت کی ساتہ اعتماد کرنی کی اوپر ضمانت حق کی تو یہ بہی درست ہی ع رو توکل کن ملرزان پا ودست + رزق تو برتو زتو

عاشق تر ہست* کذا ذکرہ الشیخ ۔ ہو اور ملا علی قاری بعد الفاظ حدیث کی لکھا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سبب تیرا اور جلد ہی پہونچتی اجل اوسکی ہی پہلی کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالیٰ نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتھ اسناد جید کی مگر یہ کہ اونسی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہ مؤید ہی میری تقریر سے کہ جو اوپر لکہی مین نی اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ مین بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ کما یدرکہ الموت*

وعن ابن مسعود قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحکی نبیا من الانبیاء ضربہ قومہ فادموہ وہو یمسح الدم عن وجہہ ویقول اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون متفق علیہ* اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سی اور کہا اسی صورت اوسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو اور حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچہتی جاتی تہی خون اپنے موتہہ سی اور کہتی تہی یا الٰہی بخش تو واسطی قوم میرے کے اسلیے کہ یہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنی حضرت کا بیان فرمانا مجھے خوب یاد ہی اور آنکہون کے سامنی ہی اور یا الٰہی بخش الخ یعنی اونکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ نہ عذاب کر اونکو ساتھ اوس فعل کی دنیا مین اور نہ مستاصل کر اونکو والا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی نہین عفو کیا اونکی شرک و کفر سے غیر جائز ہی بالاجماع اور یہ نہین جانتی یہ کمال حلم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نی عذر کیا اوسکے طرف سی پروردگار کی آگی کہ اونہون نی نہین کیا ہی یہ فعل مگر بسبب جہل کے اسلئے اور رسول ہی اور اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ گناہ ساتھ جہل کے آسان ہی بہ نسبت گناہ کی ساتھ علم کی چنانچہ ایسا ہی وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعیین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین اور کیا ہی اور احتمال ہے کہ حضرت نوح پیغمبر ہون اتنی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون آلودہ ہوتی تہی اور بعد تون زمین پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد وہ پیغمبر سے ذات شریف اپنی رکہی کہ بیچ صورت اجمال وابہام کی ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہی اور یہ کلام آنحضرت سی روز احد مین روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم*

باب الریاء والسمعۃ

یہ باب ہی بیچ دکہانی اور سنانی کا* ف ریا مشتق سے رویت سی اور صراح مین ہی ریا بالقصر والمد اپنی کو ساتھ نیکی کے خلق کو دکہانا اور عین العلم مین کہا کہ ریا طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتھ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتھ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچھ کہ قسم عبادت سی نہو اوس مین ریا نہین بولتی جیسی کہ کثرت مال اور اتباع کی او ریا کرنا اشعار کا اور اچہا تیر لگانا ان چیزون کو دکہانا وہی قبیلہ تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسیکہ مشائخ واسطی دکہانی مریدون کے اور مائل کرنے دلون کی اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کرون حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہی اور اسی سبب کہا ہی کہ ریاء الصدیقین خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا وہ ہی کہ ایک شخص کے ذات مین کچہ کمال

اور وہ حکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکھاوی اور دوست رکھی کہ لوگون پر ظاہر ہو اور خلق یاد اوسکو جانئین اور جو کہ ظاہر ہو کو دکھاوی وہ گویا ریا
ہی اور نفاق بد ہو ریا پر قیاس اسکی کہ کہا ہی علمار نی غیبت وہ ہے کہ عیب واقع میں ایک شخص میں ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود
افترا اور بہتان ہوگا اور ریار کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین مطلقا ارادہ ثواب اور قصد عبادت حق سبحانہ
تعالی کا نہو بلکہ محض واسطی دکھانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون میں ہو تا ہی تو نماز پڑھتا ہے
اور اگر اکیلا ہو تا ہی تو نماز نہین پڑھتا بلکہ اکثر نماز پڑھتا ہی بغیر طہارت کی ساتہ لوگون کی پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر الٰہی
کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تا آنکہ بعضون نی کہا ہی کہ موجب ایسا ذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونون
ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو
اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریار کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہ بھی بیچ حکم اول کی ہی اور
قسم تیسری یہ کہ قصد ریار اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سی باعث ہو اوسکو عمل پر پس جبکہ جمع ہون دونون
ہو وی نسبت عمل کی اور ظاہر یہ ہی کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کی اسمین
اور چوتھی یہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہر آ اسمین نقصان ہی نہ بطلان اور ثواب
و عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہ بھی فرق کیا ہی اسمین کہ قصد ریار کا ابتدای عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین
عارض ہو یا بعد از عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا اکثر ہی اور اگر ہووی سی جو کچھ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور
یہ بھی فرق ہی اسمین کہ قصد ریار کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آ کی اور کچھ نہو اور خلاصی ریا سی نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت
اخلاص کا دشوار ہی تا آنکہ کہا ہی علمار نی کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سی شاد ہو علامت وجود ریار کی ہی اور اگر
خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال اس کا خاطر مین رکھتا ہی وہ بھی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو
ساتہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتہ ڈہانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار
دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین لوگ اور یہ محمود ہی اور وہ اہل باب ریا کی نہین جیسا کہ محققین اس باب مین آگی بیان
مسائل نماز سے اور تفصیل رکھتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ
ڈہونڈنی چاہیی خصوصا کتاب احیاء العلوم ہی اور یہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہے اور سمعہ ساتہ پیش ہین بمعنی کی ساتہ
ریا کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہ کام واسطی ریا و سمعہ کی کرتا ہی یعنی تا دیکھین اور سنین حاصل یہ کہ متعلق ساتہ سمع کے
ہی اور ریا متعلق ساتہ حاسہ بصر کی ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیکہتا یعنی بنظر اعتبار کی طرف
صورتون تمہاری کی یعنی ایسی کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہاری کے
یعنی ایسی کہ نہین اعتبار ہی اوسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین
ہی کہ صدق یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور بری احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال

تمہاری کوئی فائدہ نہیں اعمال اور بری اعمال کی اسکا بدلا دیتا ہی تمام موافق اونکی نقل کی یہ مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ
وشرکہ وفی روایۃ فانا منہ بریء ھو للذی عملہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی کہ میں بی نیاز ترین شریکوں کا ہوں شرک سی یعنی شرکا کہ عالم میں ہوتی ہیں محتاج
ہیں شرکت کی اور راضی ہیں ساتھ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ اور دخل اوس چیز میں ہو کہ شریک ہیں بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق
ہوں بی پروا ہوں اس سی کہ ساتھ شرکت کی عبادت میں راضی ہوں تا آنکہ خالص و تنہا میری لیے کریں اور نام رکھنا اللہ سبحانہ کا ساتھ
شریک کی باعتبار کرنی بندوں کی ہی اوسکی لیے شریک پہر بیان کیا اپنی نیازی اور بیرضائی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی
کہ کری کوئی عبادت کہ شریک کری اوس عبادت میں ساتھ میری دوسری کو چھوڑتا ہوں میں اوسکو ساتھ شرک اوسکی کی اور ایک روایت
میں بجای ترکتہ وشرکہ کی یوں آیا ہی کہ میں اوس سی بیزار ہوں وہ شخص یا عمل اوسکا واسطی اوس شخص کے ہی کہ کیا ہی عمل واسطی اوس
شخص کے نقل کی یہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ آمیزش ریا کی اور دخل اوسکا بھی نوت کرنیوالا ثواب کا ہی ولیکن کہا ہے
علما نی کہ یہ بیچ اون دو قسموں ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب کی اوسمیں قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہی
کہ مقصود و مبالغہ ہے بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سی واللہ اعلم ح **وعن** جندب قال قال النبی صلی اللہ علیہ و
وسلم من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ متفق علیہ اور روایت ہی جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ عمل کری واسطی سنانی کی تا کہ لوگ سنیں اور شہرت ہو مشہور کری گا اللہ تعالی عیب اوسکی اور رسوا کریگا
اوسکو روز قیامت کی سامنی لوگوں کی اور جو شخص کہ عمل کری واسطی دکھانی کی جزا دیگا اوسکو اللہ تعالی جزا ریاکاروں کی نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہی گا کہ جزا اپنی اوس سی طلب کر کہ عمل اوسکی لیے کیا تو نی اور بعضوں نی کہا ہی مراد یہ ہی کہ ظاہر
کری گا عمل جسی اوسکی کہ پوشیدہ رکھتا ہی از فضیحت اور رسوا کریگا اوسکو نزدیک خلق کی دنیا میں یا آشکار کرتا ہی نیت فاسد اور
غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کریگا لوگوں پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیے نہ تھا اور بعضوں نی کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی سناوی
عمل اپنا اور دکھاوی لوگوں کو سناویگا اور دکھاویگا خدا تعالی ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کہاوی یہ بھی مراد یہی کہ جو کوئی کہ
دکھاوی اور سناوی عمل اپنا سناوی گا اور دکھاویگا خدا تعالی اوسکو لوگوں کو اور ثواب اوسکا ہیچ گا دنیا میں اور محروم ہوگا
ثواب آخرت سی ع **وعن** ابی ذر قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت الرجل یعمل العمل من الخیر
ویحمدہ الناس علیہ وفی روایۃ ویحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن رواہ مسلم اور روایت
ہی ابی ذر سی کہ کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ خبر دیجیی مجکو اوس شخص کے کہ کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہیں
لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہی آیا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہیں اور ایک روایت میں بعد از یحمد الناس علیہ کی
یہ عبارت بھی آئی ہی کہ دوست رکھتی ہیں اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگوں کی اور دوست
رکھنا اونکا اوسکو جلدی کی خوشخبری ہی مومن مسلمان کی ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت میں
ملی گی یعنی بھلی اس سی کہ آخرت میں ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا میں ثواب اوسکا پایا کہ لوگوں نی تعریف کی اور دوست رکھا

ہو اور جو ثواب بشارت دی ہی اوسکو ساتھ ثواب آخرت کی اور بیہ بیان ہی یعنی بیان اوس چیز کا ہی کہ قصد اور مطلوب اور نیت اوسکی ثواب الہی ہی اسلئے اپنی فضل سے دنیا مین بھی ثواب پاوے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی سعید بن ابی فضالۃ عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا جمع الله الناس یوم القیمة لیوم لا ریب فیه نادی مناد من کان اشرک فی عمل عمله لله احدا فلیطلب ثوابه من عند غیر الله فان الله اغنی الشرکاء عن الشرک رواه احمد اور روایت ہی ابی سعید بیٹی فضالہ کی سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کریگا خدای تعالی لوگون کو دن قیامت کی واسطی حساب جزا اوس دن کی کہ نہین شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنی والا جس شخص نے کہ شریک کیا کسی کو سوای خدا کی بیچ عمل کی کہ کیا اوسکو واسطی خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہی کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سے کہ شریک کیا اوسکو اسلیے کہ خدای تعالی بے نیاز ترین شریکون کا ہی شرک سی نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نے کلام لیوم کا متعلق ہے جمع کی اور معنی اوسکی یہ ہین کہ جمع کریگا الله خلق کو واسطی اوس دن کی کہ ضروری ہی حصول اوسکا اور نہین شک ہی اوسکی واقع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر شخص کو ساتھ اوس چیز کی کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اوسکی لیے اور جائز ہی یہ کہ یوم ظرف جمع کا جیسیکہ آیا ہی اصحاب مین انوا کان یوم القیمۃ یجمع الله الاولین والآخرین لیوم لا ریب فیه حدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی اور معنی یہ ہین جمع الخلق لیوم القیمۃ لیجزیہم فیہ **وعن** عبد الله بن عمرو انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سمع الناس بعمله سمع الله به اسامع خلقه وحقره وصغره رواه البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عبد الله بن عمرو سی کہ تحقیق عبد الله بن عمرو نے سنا رسول خدا صلی الله علیه وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری تاکہ ہون نزدیک اونکی ساتھ عمل اپنی کی سناویگا الله تعالی اوسکی عمل ریائی کو کانون خلق اپنی کی یعنی پہنچاویگا الله تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتھ اوسکی عیوب کی لوگون مین فضیحت کریگا اوسکو دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن** انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کانت نیته طلب الآخرة جعل الله غناه فی قلبه وجمع له شمله واتته الدنیا وهی راغمة ومن کانت نیته طلب الدنیا جعل الله الفقر بین عینیه وشتت علیه امره ولا یاتیه منها الا ما کتب له رواه الترمذی ورواه احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی الله علیه وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر علمی اور عملی کی طلب ثواب آخرت کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی کرتا ہی الله تعالی بے پروائی اوسکی دل مین یعنے غنی پیدا کر دیتا ہی اور سوا خلق سی کہ ریا کری ساتھ اونکی اور بسبب اوسکی مال و جاہ اونسی بہم پہنچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی پریشانیان اوسکی اور خاطر جمع کرتا ہی اوسکی ساتھ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سی کہ نہین جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی یعنی دنیا مین سی حال آنکہ دنیا ذلیل اور بے قدر ہوسے ہے نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت اور دشواری کی اسباب و حوائج معیشت کی ہاتھ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت قصد اوسکا طلب دنیا کا کر دیتا ہی خدای تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کی مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکھون اوسکی کی

اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور ہمیشہ فقر اوسکی دو آنکھون کے بیچ مین اور نہین آتی ہی دنیا سے مگر جو مقدر کی گئی ہی اوسکے لیے روایت

داخل کیا ترمذی نی اور نقل کی ہی احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اوسنی زید بن ثابت سی **ف** یعنی بیچ طلب کرنی آخرت

کی اور عمل کرنے کی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتہ آسانی کی پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور سرگردانی

ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ بینا انا فی بیتی فی مصلای

اذ دخل علی رجل فاعجبنی الحال التی رانی علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمک اللہ یا ابا ہریرۃ

لک اجران اجر السر واجر العلانیۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے

کہ کہا مین نے یا رسول اللہ اوسوقت کہ مین بیچ گہر اپنی کی مصلے پر تہا یعنی نماز مین تہا ناگہان داخل ہوا مجہپر ایک شخص پس خوش لگا

مجکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہ خوش آتا یا مجہ ہوگا یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ای ابوہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل

کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابوہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تہی

کہ وہ مرد دیکہنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بہی ساتہ اوس حال کی متصف ہووے بسبب اسکی کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا

واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب عمل کرنے والی کا اوسپر حاصل ہو اور یہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اونکا تہا بحسب اصل طبیعت کی کہ

مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہ کہ دیکہی اوسکو کوئی اچہی حالت پر اور مکروہ رکہتا ہی یہ کہ دیکہی اوسکو کوئی بری

حالت مین قطع نظر اسکی کہ ہو یہ عمل بخیال ریا سمعہ کی پس ہوگا یہ قبیلہ فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی من سرتہ حسنتہ

وساءتہ سیئتہ فہو مومن اور فرمایا اللہ تعالی نی قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہی

بسبب توفیق اعمال کی جسکی غیر وہ مخزون ہوتا ہی بسبب ہونی زوال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابوہریرہ کا بسبب دیکہنی اوس مرد کے

اونکو نماز مین بسبب شکرانہ اوسکی کی ہو کہ ظاہر ہوئی درمیان مسلمانون کی ساتہ عبادت و توفیق کی نامزد اور معلوم ہوا اور جملہ تمام

کرنیوالون نماز کی سی کہ قوی تر ارکان اسلام کی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب مین ساتہ شنے

سرور مانیکی واللہ اعلم بالاحوال **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی اخر

الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان من اللین السنتہم احلی من السکر

وقلوبہم قلوب الذئاب یقول اللہ ابی یغترون ام علی یجترءون فبی حلفت لابعثن علی اولئک منہم

فتنۃ تدع الحلیم منہم حیران رواہ الترمذی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے نکلینگے آخر زمانہ مین کتنی ایک اشخاص طلب کرینگے دنیا کو ساتہ عمل اہل آخرت کے پہنینگے واسطی لوگون کے یعنی واسطے اللہ

کے چمڑی دنبی کی یعنی صوف کی کپڑی پہنینگی مانند کمل وغیرہ کی تاکہ گمان کرین اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب

عقبی واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کی تاکہ لوگ مرید و معتقد ہون اونکی زبانین اونکی شیرین تر زیادہ شکر سی ہونگی یعنے

بیچ باتون کی شیرین اور نرم اور دوستدارون کی سی کہتی کی اور دل اونکی دل بہیڑیون کی سی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنے

کی اہل تقوی سی اور غالب ہونی صفات بہیمیہ اور شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا بسبب مہلت دینی اور چہوڑ دینے

میری فریب اور لوگ مغرور ہوتے ہیں میری نرمی سے اور نہیں جانتے کہ میں ڈھیل دیتا ہوں یا مراد اغترار سے یہاں نڈر رہنا ہے
اللہ تعالیٰ سے اور ترک کرنا توبہ کا اپنے فعل بد سے یعنی نہیں ڈرتے غضب اور عذاب میری سے یا اور مخالفت میری سے
جرأت کرتے ہیں یعنی بسبب مکر کرنے انکے کی لوگوں سے بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہوں کہ البتہ مسلط کرونگا
اون لوگون پر اونہیں میں سے یعنی بسبب مسلط کرنے بعض اونکی کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑیگا مرد عاقل کو اون میں
متحیر کہ نہیں قدرت رکہے گا اوسکی دفع کی اور نہ خلاص ہوگی اوس سے نہ ساتہ قائم ہونے کی اوس میں اور نہ ساتہ بہاگنے
کی اوس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لفظ یختلون ساتہ جزم خ اور زبر ت کی یعنی طلب کرینگے دنیا کو ساتہ عمل آخرت کے
یا بدل لینگے دنیا کو ساتہ دین کے اور اختیار کرینگے دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنے اسکے یہ ہیں کہ فریب دینگے
اہل دنیا کو ساتہ عمل دین کے یعنی فریب دینگے زینت طلب کرنے دنیا کی ساتہ کرنے امور وغیرہ اور تورع کی اور پہننے لباس نیک اور کے
بطریق ریا اور سمعہ کی جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ قال لقد خلقت خلقا السنتھم احلی من السکر وقلوبھم امر من
الصبر فبی حلفت لاتیحنھم فتنۃ تدع الحلیم منھم حیران فبی یغترون ام علی یجترؤن رواہ الترمذی
وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمر سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک تعالیٰ
نے فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی ہیں نے ایک مخلوقات کہ زبانیں اونکی شیرین زیادہ شکر سے ہیں اور دل اونکے تلخ تر ہیں ایلوے
سے پس اپنے قسم کہاتا ہوں کہ البتہ اوتارونگا اوپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اون میں حیران کیا پس ساتہ میرے فریب کہاتے
ہیں یا مجہ پر دلیری کرتے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فان صاحبھا سدد وقارب فارجوہ وان اشیر
الیہ بالاصابع فلا تعدوہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق
واسطے ہر چیز کی زیادتی ہے اور واسطے ہر زیادتی کی سستی ہے پس اگر صاحب اوسکے نے میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی
کی اور احتراز کیا افراط و تفریط سے پس امید رکہو بہتری اسکی کہ ہووے گا وہ مطلب یاب اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ
اونگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل میں تاکہ مشہور ہو ساتہ زہد و عبادت کی اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم
اوسکو بیچ کچہہ لوگون کے نہ اعتماد کرو اوسکو صالح واسطے ہونے اوسکی کے ریاکارون میں سے ہی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** شرہ ساتہ زیر ش
اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہاں افراط و انہماک ہے اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہے عبادت
میں اول امر میں اور جو مبالغہ کرتا ہے سست ہو جاتا ہے اور تہک جاتا ہے اور توضیح اسکی یہ ہے کہ انسان مشغول ہوتا ہے ساتہ اشیا کے
اوپر حرص شدید اور مبالغہ عظیم کے اول امر میں پہر یہ حرص زیادتی باعث ہوتی ہے سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور سست نہ
دونون جانبون افراط تفریط سے اور ہوا چلنے والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو بہتری اوسکی کی مطلب یابون کاملین سے
اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ گنو
اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ و لا تعدوہ کی اشارہ ہے طرف مبہم ہونے عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی ظاہر ہونے

چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدھی راہ کو ... بالصواب

اور اگر ایسا نہیں ہے اور ساتھ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر بین اہل فلاح سے شمار نہ کرو اور عاقبت ہر دونوں کی جسکے کہ خاتمہ کیا ہو سو تحکم مستوری و پستی ہے ہر خاتمہ دست ہر کسی معلوم نیست کہ آخر چہ حالت کند روہ لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق عبادت کی دی ہی اور سیدھی راہ پر لی گئی ہین عاقبت اوسکی بھی بخیر ہوگی اور عادت رحمت الٰہی کی یہی جاری ہی کہ بدکارون کو آخر نیکی کی طرف کھینچی ہین اور توبہ نصیب کرتی ہین اور نیک کارون کو راہ پر کہ مزلات ہین بسال اللہ تعالی العافیۃ

وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يُّشَارَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ اَوْ دُنْيَا اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتھ انگلیون کی دین میں یا دنیا میں مگر جسکو بچاوی اللہ نقل کیے یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** مشہور و انگشت نما ہونا دنیا میں تو ظاہر ہی کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنے کی راہ امن و سلامت سے ہی اور دین میں اسلیے کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا ریق حال ریا اور سبب ریاست اور امامت اور تقدیم اور اعتقاد لوگون کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکرون نفس اور مکائد شیطان کا ہی اور ایسی لوگ بہت کم ہین کہ نجات پاویں اس سے اور سلامت رہین ایسے مگر مقرب اور صدیق جیسا کہ کہا ہی مشائخ کرام نے آخر ما یخرج من راس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہی اور ساتھ سلامتی اور دونون حال کی نزدیک اور مگر جسکو بچاوی اللہ یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ اوس شخص کی حق میں ہی کہ محبت ریاست و جاہ کی اور توجہ ہمت لوگون کی دلون کی واسطے اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہین وہ مستثنی ہین اس نہی سے چنانچہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اپنی کلام میں اور حکایت کی حال خواص بندون اپنی سے وجعلنا للمتقین اماما اور نقل ہے کہ حسن بصری سے کوئی کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہی لوگون میں اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتی ہین فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین میں اور فاسق دنیا میں ہی یعنی جو کہ دنیا میں طبعی ہو اور مشہور ہو ساتھ غنا کی اور فسق و فجور کی نہ یہ کی اور دین میں اوپر طریقہ سنت اور اتباع کی ہو داخل اس کلیہ کی نہیں وباللہ التوفیق

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ تیسری فصل

عَنْ اَبِيْ تَمِيْمَةَ قَالَ شَهِدْتُّ صَفْوَانَ وَاَصْحَابَهُ وَجُنْدُبٌ يُّوْصِيْهِمْ فَقَالُوْا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اَوْصِنَا فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ اِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يَحُوْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ اَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابی تمیمہ سے کہا حاضر ہوا مین صفوان کے پاس اور اوسکی یارون کے پاس اس حال میں کہ جندب نصیحت کرتا تھا صفوان کو اور اوسکی یارونکو یعنی متقیم ہونیکی اوپر مجاہدہ کی اور زیادتی عبادت کے یا سیدہ روی کی طاعت میں اور احتراز کرنی کی سمعہ و ریا سے اور اشارہ ہی ظاہر ہر دونون کی اوپر کی مین جسکو دلالت کرتا ہی دوسرا سوال و جواب پس کہا صفوان اور اوسکی یارون نے کیا تو نے سنا ہی کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اونکی کلام سے کہا جندب نے کہ سنا ہی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی

جو شخص سنادے یعنی عمل نیک لوگون کی سنانے کی لیے کرے رسوا کریگا اوسکو دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی
نفس پر کہ تکلیف دے اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سے یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچھ کرے کوئی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی
سے مشقت و محنت مین ڈالیگا اسد اوسکو دن قیامت کی کہا صحابہ نے نبی صلی اسد علیہ وسلم سے یا کہا صفوان اور اوسکے
یارون نے جندب سے کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نے یا جندب نے اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہے آدمی
سے اور پہونچتی ہے اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہے یعنی پہلے کہ سبب داخل ہونے دوزخ اور پہنچنے عذاب آدمی کا ہوگا کہانا
آدمی کا حرام کو ہے پس جو شخص کہ طاقت رکھے کہ نہ کہاوے مگر حلال کو چاہیے کہ کرے یہ کام تا دوزخ کی آگ سے نجات
پاوے اور جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اوسکے اور درمیان بہشت کی ایک چلو خون کا کہ اگر آیا ہو
پس چاہیے کہ کرے نقل کی یہ بخاری نے **ف** اوسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہے داخل ہونے بہشت کی سے
اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو چہ جائے زیادہ اوس سے عقل سے دور ہے کہ ارتکاب کرے ایسے کار حقیر خسیس کا کہ مانع ہوا ایسے
امر شریف و عظیم سے کہ درآنا بہشت کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد صفوان سے صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر
تھے اہل مدینہ سے اور تھے نہایت نیک بندے کہتے ہین کہ نہین رکہا اونہون نے پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی
مین سوراخ پڑگیا تہا بہ سبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتے انعام سلاطین کے اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بیٹے عبد اللہ
بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سے ہین اور کنیت اونکی ابوذر غفاری ہے رض وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى
مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ يُبْكِيْنِيْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ
الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى
يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے
یہ کہ وہ نکلے ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اسد علیہ
وسلم کے روتے پس کہا عمر نے کس چیز نے رولایا تجھکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق سے یا کسی بلا کی واقع ہونے
یا سوای اونکی اور اسباب رونے کی لیے کہا معاذ نے کہ رولایا مجھکو یاد کرنے ایک چیز کی نے کہ سنا ہے مین نے اوسکو رسول خدا
تعالے اسد علیہ وسلم سے سنا مین نے رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کہ فرماتے تھے تحقیق تھوڑا سا شرک ہے اور جو شخص دشمنی کہینچے اوسکے دوست سے یعنی ایذا دے
اور غصہ دلاوے اوسکو ناحق ساتھ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اسد کا ساتھ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سے لڑنے کی لیے
نکلیگا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہے نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب
غائب ہون نہ پوچھے جاوین اور جب حاضر ہون بلائے نجاوین واسطے کہانے اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین
پاس نہ بٹھائے جاوین دل اونکے چراغ ہدایت کی ہین کہ دوسرے انکی نور سے راہ راست پائی جاتی ہے نکلتے ہین ہر زمین تاریک
سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** شرک ہے یعنی شرک عظیم ہے یا ایک نوع شرک سے ہے یعنی

وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم سالم رہتی ہین اوسی تو یا چہ جای ضعفا پس منجملہ اسباب رونی کی سی ہی اور بسبب دوسرا اخفاء اولیا
کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہے
بدزبانی سی ساتہ مسلمان بہائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیا ہین مینے ساتہ قول اپنی کی دشمن جانی اللہ الخ
اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسیطرح کہا ہی بعضی عارفین نے
کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر الٰہی کی ہی اور شفقت کرنی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی بچتی ہی شرک جلی و خفی سی اور رہتا ہی اور لہو و لعب سے
اور اخفیا یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور مخالطت معاشرت اونکی سی اور قول ان اللہ الخ استیناف ہی بیان کرنی والا
حقیقت ولی کی اور ذکر کیے ہین اونکی احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈہونڈی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین
بلائی جاتی طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کیی جاتی اور چہوڑی جاتی ہین صف نعال مین الخ
تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی رب اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین
راہ راست کی پس مستحق ہین حمایت کی لائق ہی کہ طالب ہی اونسی ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہی طرف تیرگی
اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین
تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی سی دہو کہانا کہاوی اور ساتہ ترک تعظیم
اور احترام اونکی کی تقصیر نکری کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن اونکا درست ہی یا نہین ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر تو چہ دانی
کہ درین گرد سواری باشد + اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جبتک کہ تقوی
اور نورانیت باطن بہو سع حج آور جانا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسیکہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاؤہ الا المتقون اور
نہین ہین لی اونکی مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان
کی اور مواظبت رکہتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہون سی اور معرض ہو منہمک رہنی سی لذات اور شہوات مین انتہی **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ
تعالی ھذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکے
ادا کرتا ہی اور اسی طرح اور عبادتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب
اچہی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہ ہی بندہ میرا ساتہ صدق و راستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے
وعن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی اخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء
السریرۃ فقیل یا رسول اللہ وکیف یکون ذلک قال ذلک برغبۃ بعضہم الی بعض ورھبۃ بعضہم من بعض
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی
ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنی
طمع کرنی بعض اونکی کی ہی بعض سے اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سے **ف** یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جب ملیں کہتی ہونگی

رغبت کرینگی اور اظہار دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان میں نہو گی بیگانہ ہونگی اور بر تقدیر عدم حصول اغراض باہم دشمنی کرینگے حاصل یہ
کہ نہیں جمع ہونگی وہ اہل حب اور بغض سے سبب اللہ کے بلکہ امور دنیا کے متعلق ہونگی ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کے پس باہم رغبت کرینگی ایک قوم
میں بسبب غرضوں کے پس ظاہر کرینگی دوستی انکی لیے دوستی لوگوں کے بعض گروہ ہیں ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگی عداوت انکی لیے اور خلاصہ اسکا یہ
کہ نہیں اعتبار ہے محبت خلق کا اور عداوت انکی کا اسلیے کہ وہ دونوں مبنی ہیں اوپر غرض شہوات انکی کے **وعن** شداد بن اوس
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق
یرائی فقد اشرک رواہما احمد اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہا اونہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کہ
نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسا کہ اوسکی ابتدا کی روایت میں صریح آیا ہے اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانے کو پس تحقیق
شرک کیا اور جو شخص صدقہ دیوے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا نقل کیا ان دونوں حدیثوں کو احمد نے **ف** یعنی جو عمل کہ ساتھ ریا کے کرے شرک ہے باعتبار
یہ کہ شرک خفی ہے اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہے ریاکار گویا ایسا عمل واسطے غیر خدا کے کرتا ہے وہ بھی بت پرستی کرتا ہے لیکن پوشیدہ جیسا کہ
کہا ہے کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور یہیں اشارہ ہے اوپر کہ ریا کو دخل ہے روزے میں بھی بخلاف اوس شخص کے کہ نفی کی ہے اونے اوسکی اور
علت بیان کی ہے اوسکی یہ کہ مدار روزے کا نیت پر ہے اور نہیں دخل ہے ریا کو اور نہیں اعتبار ہے نہ کھانے اور نہ پینے کو اوسکی کا ساتھ عدم
صحت نیت کی پس ہم کہتے ہیں کہ ریا محض نہیں متصور ہے روزے میں لیکن ریا کبھی ہوتا ہے بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کرے ساتھ اوسکی اللہ کے
خوشنودی کا اور ارادہ کرے مشہور ہونے کا بھی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہے کہ دونوں مقصد برابر ہوں یا ایک اونمیں سے غالب
جیسا کہ تفصیل اسکی اوپر گذری ہے **وعنہ** انہ بکی فقیل لہ ما یبکیک قال شئ سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول فذکرتہ فابکانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتخوف علی امتی الشرک والشہوۃ الخفیۃ قال قلت یا رسول اللہ
اتشرک امتک من بعدک قال نعم اما انہم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراؤن باعمالہم والشہوۃ الخفیۃ ان
یصبح احدہم صائما فتعرض لہ شہوۃ من شہواتہ فیترک صومہ رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور
روایت ہے شداد سے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اوسکی کہ کس چیز نے رلایا تجھکو کہا رلایا مجھکو ایک چیز نے کہ سنی میں نے حضرت سے کہ
فرماتے تھے پس یاد کیا میں نے اوسکو پس رلایا مجھکو سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کی شرک سے
یعنی شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنی وہ ایسی ہے کہ نہیں پاتی اوسکو مگر خوب باضبط مجاہدہ کرنے والے کہا شداد نے کہا میں نے
یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپکے فرمایا ہاں خبردار ہو تحقیق امت میری نہیں پوجیگی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی
نہیں کرینگے ولیکن ریا کرینگی وہ کہلانی کی واسطے عمل اپنے کے یعنی یہ شرک خفی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک
بعبادۃ ربہ احدا اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ صبح کرے ایک انکا روزہ دار پس پیش آوے واسطے اوسکے ایک شہوت اوسکی شہوتوں میں سے یعنی مشتہیات
کھانے پینے یا جماع کی پس چھوڑ دے روزہ اپنا نقل کیا اسکو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** بسبب غلبہ شہوت کے یعنی اور
توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہے بغیر ضرورت کی کہ باعث ہوا اوسکو طرف اوسکی اور شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی وہ اوسکی باطن میں کیونکہ ہر روز
نیت کی روزہ کی اپنی نفس میں پوشیدہ رکھتا تھا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوے گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور جیسے مراد شہوت سے کھانا وغیرہ کا ہے
جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوت خاص نہیں ہے بلکہ بالوجود ہے شہوتوں اوسکی کی کہ جو نہ پائی جاوے بتمام موقوفات اوسکی

پس مل جو طرف اوسکی باطن اور سمعہ کاری کی تخاطب ہوئی اوسکی کا واسطی تصریح کی فرمایا ہی اللہ تعالی ولا تبطلوا اعمالکم اور عمل زور مرجا
سا شروع کرتی کی پس واجب ہی تعلم کرنا اوسکا تمام وعن ابی سعید قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن
نتذاکر المسیح الدجال فقال الا اخبرکم بما ہو اخوف علیکم عندی من المسیح الدجال فقلنا بلی یا رسول اللہ
قال الشرک الخفی ان یقوم الرجل فیصلی فیزید صلوته لما یری من نظر رجل رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی سعید
سی کہ کہا ابی سعید نی کہ نکلی ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم ذکر کرتی تہی آپس میں مسیح دجال کا یعنی اوسکی فتنہ اور ابتلا کا پس
فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتہ اوس چیز کی کہ وہ بہت خوفناک ہی تم پر نزدیک میری یعنی بیچ شریعت اور طریقت میری کی فتنہ مسیح دجال کی سی
پس کہا ہم نی بہتر رعایت محافظت اوسکی کی ایک جہان ہم ہی ہاں خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا وہ چیز شرک پوشیدہ ہی اور وہ شرک پوشیدہ یہ ہی کہ
کہڑا ہوتا ہی آدمی پس نماز پڑہتا ہی پس زیادہ کرتا ہی اپنی کمیت کیفیت میں نماز اپنی یعنی تمام ارکان اوسکی میں بامعنی میں بسبب اوسکی جو
کہ معلوم کرتا ہی کہ دیکہتا ہی کوئی شخص فضل کی بدلا ہوئی **ف** یعنی دجال سی ریا کا خطرہ زیادہ معلوم ہوا اسواسطی کہ لیلین اس معنی میں دجال
کی جہوٹی ہوئی کی ظاہر ہیں اور تقدمہ ریا کا نہایت پوشیدہ ہی ہر کسیکو ہر وقت ہر عمل میں ہر طرح سی نہیں معلوم ہوتی ہی اوسکی کمینہ
است آن نماز را کہ در چشم مردم گذاری دراز تر **وعن** محمود بن لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخوف
ما اخاف علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر قال الریاء رواہ احمد وزاد البیہقی
فی شعب الایمان یقول اللہ لہم یوم یجازی العباد باعمالہم اذہبوا الی الذین کنتم تراؤن فی الدنیا فانظروا
ہل تجدون عندہم جزاء او خیرا اور روایت ہی محمود بیٹی لبید کی ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بہت ہولی
اوس چیز کی کہ ڈرتا ہوں میں تم پر شرک چہوٹا ہی کہا صحابہ نی کہ یا رسول اللہ اور کیا ہی شرک چہوٹا فرمایا حضرت نی کہ وہ ریا ہی نقل کی یہ احمد نی
اور زیادہ کیا بیہقی نی بیچ شعب الایمان میں کہ فرماوی گا اللہ تعالی واسطی ریا کاروں کی اوس دن کہ جزا دیگا بندونکو اونکی عملونکی جاؤ
طرف اون لوگوں کی کہ اونکی دکہلاوی کو کرتی تہی عمل دنیا میں پس دیکہو آیا پاتی ہو نزدیک اونکی جزا یا بہلائی یعنی کیا اونکی پاس کچہ جزا ہی یا
یا خیر **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رجلا عمل عملا فی صخرۃ لا باب
لہا ولا کوۃ لخرج عملہ الی الناس کائنا ما کان اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ اگر تحقیق کوئی شخص عمل کری یا ایک عمل بیچ بڑی پتہر کی کہ نہیں دروازہ واسطی اوسکی اور نہ روشندان نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگوں کی جو کچہ
ف صخرہ بڑی پتہر کو کہتی ہیں اور یہاں مجاز ہی یا مبالغہ فرمایا کہ اگر فرضا کوئی پتہر کی اندر جا دی کہ اوسمیں دروازہ نہیں ہوتا کہ کوئی اسکی
راہ سی اندر جاوی اور نہ روشندان کہ کوئی اوسمیں سی دیکہی اور مطلع ہو اور کوہ ساتہ زبر کاف اور پیش ہو سکی کی اور تشدید واو کی میں ت
کی آخر میں جیسی کہ دیوار میں ہو اور بعضوں نی کہا کہ اگر نافذ ہو تو ساتہ پیش کی آتا ہی اور غیر نافذ ساتہ زبر کی اور یہ بہی ہی کہ اگر ساتہ پیش کی
ہو تو روشندان چہوٹا اور تنگ اور اگر بغیر تہ کی ہو تو بڑا اور کشادہ اور اس حدیث میں چونکہ روایت ساتہ پیش کی اور پیش کی ہی مراد روشندان چہوٹا
نافذ ہوگا اور مناسب مقام کی بہی یہی ہی اور حاصل یہ کہ فرماتی ہیں کہ ہر چند کہ کوئی عمل پوشیدہ خلوت میں کیجی اس طرح کہ کوئی اوسپر مطلع
نہو سکتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی عمل اوسکا طرف لوگوں کی جو کچہ کہ ہو یعنی حاجت اظہار کی نہیں ہی یا کری یا اور تو بت و ثواب سی
محروم ہو حق تعالی کردار نیک کو البتہ آشکار کرتا ہی اگر از راہ اخلاص کی واسطی خدا کی ہی اگر حکمت اللہ تعالی کی اقتضا کری اور صلاح

[illegible]

... ہے کہ چھپایا اور ... ساتھ اخفای عمل کے خالص واسطے اللہ تعالیٰ کے ظاہر
اور شائع ہوتا ہی اوس جگہ سے کہ بندی کو جبر اور اختیار اوس میں نہو **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ**
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ سَرِیْرَۃٌ صَالِحَۃٌ اَوْ سَیِّئَۃٌ اَظْہَرَ اللّٰہُ مِنْہَا رِدَاءً یُعْرَفُ بِہٖ اور روایت ہی عثمان بن عفان
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہووی واسطی اوسکی خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی حق تعالیٰ اوس خصلت
ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتھ اوس علامت کے **ف** رداء اصل میں چادر کو کہتی ہیں اور یہان مراد علامت سے کہ اوس سے ایک چیز پہچانی جاتی
ہی اور ممتاز ہوتی ہی غیر چیز سے جیسا کہ مرد چادر سے پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت صورت ہی حاصل یہ کہ جو کوئی
خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکھتا ہی تو اللہ تعالیٰ اوس سے ایک علامت یعنی ہیئت صورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سے پہچانا جاتا ہی کہ یہ ایسا ہی
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ کُلَّ مُنَافِقٍ یَتَکَلَّمُ بِالْحِکْمَۃِ
وَیَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ میں ڈرتا ہون اوپر اس امت کے یعنی امت اجابت کے اوپر شر ہر منافق کی یعنی ریاکار یا فاسق کی جو کہ کلام کرتا ہی ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور
نصیحت کے اور عمل کرتا ہی ساتھ ظلم اور ناراستی کی نقل کیں بیہقی نی تینوں حدیثین شعب الایمان میں **ف** یعنی کہتا ہی لوگون کو کہ بھلائی کی اور
آپ عمل میں اوسکی مخالفت کرتا ہی یعنی فرماتے ہیں کہ وجود ایسے شخص کے سے اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت
میں پیدا ہو اور یہ صفت ان میں پیدا ہووی **وَعَنِ الْمُہَاجِرِ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ**
تَعَالٰی اِنِّیْ لَسْتُ کُلَّ کَلَامِ الْحَکِیْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰکِنِّیْ اَتَقَبَّلُ ہَمَّہٗ وَہَوَاہُ فَاِنْ کَانَ ہَمُّہٗ وَہَوَاہُ فِیْ طَاعَتِیْ جَعَلْتُ صَمْتَہٗ
حَمْدًا لِّیْ وَوَقَارًا وَّاِنْ لَّمْ یَتَکَلَّمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا
اللہ تعالیٰ نی تحقیق میں نہیں کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرتا ہون یعنی جو کچھ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہیں کرتا ولیکن میں قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور محبت
اوسکی کو جو ساتھ کسی چیز کے رکھتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کی کرتا ہون میں اوسکی چپ رہنی کو تعریف
واسطی اپنی اور بزرگی و حلم اگرچہ نہ کلام کری وہ نقل کی یہ دارمی نی **ف** یعنی اگر نیت میری طاعت کی ہو اور محبت اوسکی کہی نہ ہو
اوسکی بھی چپ رہنا ہی حمد اور باعث حلم و وقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد و ثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کے نہیں کلام
اوسکا اگرچہ علم و حکمت میں ہو ضائع ہی کہ واسطی ریا اور دکھاوی اور شان کی کہتا ہی **بَابُ الْبُکَاءِ وَالْخَوْفِ**
باب ہی بیچ رونی اور ڈرنی کا **ف** بکا بالقصر نکلنا آنسوؤن کا ساتھ غم کے اور بالمد نکلنا آنسوؤن کا ساتھ بلند کی آواز کی اور یہ مشہور تر ہی اور ظاہر
ہی کہ مراد ساتھ اوسکی اس جگہ یعنی غم ہی اور رنج کی تکلف کرنا رونی میں یا رنج و درد ساتھ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کے کہ رولاوین
اور ابکا رولانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اضافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ دل میں آتی ہی اور مراد یہان ڈرنا اور رونا واسطی
آخرت کی اور عذاب الٰہی تعالیٰ سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** **عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ**
وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَّلَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا
حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بقای ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت میں ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ میں جانتا
ہون یعنی احوال اور ہول قیامت کے اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیی اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات قہر

ہے یعنی اگر تم جانتے اوس چیز کو کہ میں جانتا ہوں یعنی تم کو معلوم ہوتا جو کچھ کہ میں جانتا ہوں یعنی مجھ کو معلوم ہے از قسم اہوال قیامت اور جلال و ہیبت الٰہی اور انجام کار تمہاری بھی البتہ جلالیہ باری تعالیٰ کی کہ باعث خوف و ہیبت کی ہیں اور جو کچھ کہ پیدا ہوتا ہی ارواح میں تو البتہ روتے تم بہت اور ہنستے تم تھوڑا نقل کی یہ بخاری نے **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ و تحذیر ہی امت کو اوپر روشن اور استحضار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونے کی ہو قسم خوف الٰہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق کی اور تنبیہ و تحذیر ہی اوپر احتساب کرنے کی بہت ہنسنے سے اور راحت کے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلوں کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ باعتبار عفو اور مغفرت اور رحمت اوسکے کی گنجایش رکھتی ہی **وَعَنْ** أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاوی گا ساتھ میرے اور ساتھ تمہارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگی اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصًا بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ و علیہم کے نفی کیا گیا ہی ساتھ دلیلوں قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کی تھا کہ کبار مہاجرین سے تھی اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ میں مہاجرین میں سے مری ہیں وہی تھی اور آنحضرت نے بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اونکو بقیع میں اپنی ہاتھ سی دفن کیا اور عثمان بہت کہیں ایک عورت وہاں حاضر تھی اوسنی کہا کہ گوارا ہوا مجھکو بہشت ای ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی پس آنحضرت نے اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی بیچ ادب کی اور حضرت کے اور حکم کرنی کی غیب پر اور جزم کرنی کی ساتھ اوسکی اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ کہنا یہ ہی بعدم تصریح کی ساتھ علم غیب کی از راہ ادب اور حقیقت کلام کی مراد نہیں یا مراد نفی دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں اسلئی کہ علم احوال غیب کا بہ تفصیل سوای عالم الغیب کے کسیکو نہیں معلوم اگرچہ مجملًا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہی یا مراد یہ ہی کہ نہیں جانتا میں کہ موت سے مرونگا یا قتل سے اور نہیں جانتا میں کہ نازل ہوگا مجھپر عذاب جیسے اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی نازل ہونی اس آیت کی ہی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر یعنی ابہام تھا عاقبت میں اور بعد اوترنی اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ظاہر کی گئی مجھپر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج میں یا اور وقت میں خواب میں یا بیداری میں پس دیکھی میں نے اوسمیں ایک عورت بنی اسرائیل میں سی یعنی اونکی قوموں میں سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تھی باندھ رکھا تھا اوسکو پس کہانا نہیں دیتی اوسکو اور نہ چھوڑتی تھی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مرگئی وہ بلی سی بھوک کی اور دیکھا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کھینچتا ہی آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تھا وہ اول اونشخصوں کا کہ رسم نکالی چھوڑنی سانڈوں کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی کو کہتی ہیں کہ چھوڑی جاتی تھی جاہلیت میں بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کی تھی کہ جب اونٹنی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سی یا اچھا ہوتا کوئی بیماری تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چھوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہ

اور پہر دوزخ میں نظر کی اوسکو پائی اور کہا انس سہلہ جہان سی کہ کہائی پیتی اور دودہ دوہتی اوسکا اور اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا ساتہ بتوں کی
جانتی تہی اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو نے کور ہی نکالی اور یہ بہی لکہا ہی علما نی کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اونکو سوجب تقرب کا کیا
یہی تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی آیا اور ظاہرا دونون ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا بالعکس کہیے نسبت باپ کیطرف کی ہی
اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی آب بہی دوزخ مین ہین اور عذاب کیجاتی ہین
تو ہین ہنسی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ کہولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اوسکی دکہا دی گئی واللہ
اعلم **وعن** زينب بنت جحش ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل عليها يوما فزعا يقول لا اله الا الله
ويل للعرب من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل هذه وحلق باصبعيه الابهام والتي
تليها قالت زينب قلت يا رسول الله انهلك وفينا الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث متفق عليه اور روایت ہی
زینب بنت جحش کی ہی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گہبرائی ہوئی اس حال مین
کہ فرماتی تہی نہیں کوئی معبود بحق مگر اللہ وای ہی واسطی عرب کی شر سی کہ تحقیق نزدیک پہنچی کہولا گیا یعنی سوراخ ہو گیا آجکی دن
سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہ دونون اونگلیون اپنے کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی اونگلی کی کہا زینب نے کہ کہا مین نے
یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیے جاوینگی ہم اور حال آنکہ درمیان ہماری وجود صالحون کا ہو گا آیا برکت وجود اونکی کی مانع نہیں ہوگی
واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرت نے کہ ہان ہلاک کیے جاؤگی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کی درمیان تمہاری جسوقت کہ
بہت ہوگا فسق و فجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کی سبب اسکی ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف**
مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین جو واقع ہوئی اول اونکا قتل عثمان بن عفان کا تہا بعد ازان انہوں ستم ہوا اب تک اور بعضی کہتی ہین
کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اونمیں اور حکومتوں مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت
دکہا دینی مقدار سوراخ سد کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین جو واقع ہوا تہا آج مقدار حلقہ ان دو اونگلیون کی کہولا گیا اور ہو جانا سوراخ کا
علامات قرب قیامت سی ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سے ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ
خبث ساتہ زبر خ اور ب کی بمعنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نے کہا معنی اسکی زنا کی ہین اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہے
کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب کی ہی پاک اور نجس کو اور نہیں فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی
اور مخالف اور موافق کی اور ایسا ہی آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچاتا ہی اونکو کہ اونمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی
جاوینگی موافق عملون اپنے کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہ پیش خ اور جزم ب کی ہی بمعنی زنا اور فسق کی یا معنی دونون کی ایک ہین
وعن ابي عامر او ابي مالك الاشعري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليكونن
من امتي اقوام يستحلون الخز والحرير والخمر والمعازف ولينزلن اقوام الى جنب علم يروح عليهم بسارحة
لهم ياتيهم رجل لحاجة فيقولون ارجع الينا غدا فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ آخرين قردة وخنازير
الى يوم القيمة رواه البخاري وفي بعض نسخ المصابيح الحر بالحاء والراء المهملتين وهو تصحيف وانما هو

بالخاء والزاء المعجمتين نص عليه الحميدي وابن الاثير في هذا الحديث وفي كتاب الحميدي عن البخاري وكذا في شرحه للخطابي تروح عليهم سارحة لهم يأتيهم لحاجة اور روایت ہی ابی عامر سی یا ابی مالک اشعری سی کہ کہا ابو عامر نی یا ابو مالک نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی البتہ ہونگی میری امت مین سی کتنی ایک قومین کہ حلال کرینگی خز کو اور ریشمی کپڑی کو اور شراب کو اور باجونکو اور البتہ اترینگی قومین یعنی اونہین سی بیچ پہلو پہاڑ بلند کی یعنی ہوگی منزل اور مقام اونکا بیچ جگہہ مشہور اور نمایان کی کہ گذرا اور محتاج سب لوگونکی یعنی کو آوینگی اور جاتین اپنی طلب کرینگی رات کی وقت آوینگی اونپر مواشی اونکی کہ چرانی کو گئی تہی پیٹ بہری اور پر شیر لاوی گا اونکو چرانیوالا اونکا آویگا اونکی پاس ایک شخص سبب حاجت کے یعنی ایک سائل آدمی گا کہ مواشی کی دودہ سی محظوظ ہووی پس کہین گی وہ یعنی بقصد دفع سوال اوسکی کی پہر آنا طرف ہمارے کل کو پس راتون رات ہلاک کریگا اونکو اللہ تعالی عذاب اوپر رکہدیگا اور ڈالیگا پہاڑ کو یعنی اوپر بعضون اونکی کی تا ہلاک ہوجاوین نہیں یہ کہ سالم باقی رہیں اور مسخ کریگا اللہ تعالی بعضونکو اونمین سی بندر کی صورت بند اور سور کی قیامت تک یعنی باقی رہینگے اوسی صورت پر قیامت تک یا باقی رہیگا یہ عذاب اون قومون پر کہ یہ عمل کرینگی روز قیامت تک اور بیچ بعضے نسخون مصابیح کی بجائی الخز کی الحر بحاء مہملہ کے یعنی ساتہ حاء مہملہ اور راء کی واقع ہوا ہی اور معنی حر کی ساتہ زبر حاء اور تخفیف راء کی فرج عورت کی ہی کہ مراد اوس سی زنا ہی اور یہ واقع ہونا الحر ساتہ مہملین کے غلط ہی اور خطا کرنا بیچ صورت نقل کی کا ہی کہ بعضی راویون سی واقع ہوا اور نہیں ہی یہ لفظ مگر الخز ساتہ خاء و زاء معجمہ کے تصریح کی ہی اس معنی پر حمیدی اور ابن اثیر نی بیچ اس حدیث میں اور واقع ہی بیچ کتاب حمیدی کی بخاری سی اور اسیطرح واقع ہوا بیچ شرح بخاری کی خطابی کی ہی تروح علیہم سارحۃ لہم یاتیہم لحاجۃ

ف یا ابی مالک اشعری سی یعنی شک تردد کیا ہی بخاری نی بیچ روایت اس حدیث کی کہ ابی مالک اشعری سی ہی کہ وہ چچا ہی ابو موسی اشعری کا بڑی صحابہ میں سے یا ابی مالک اشعری سی ہی کہ اوسکو بھی ہی کہتی ہین وہ بہی صحابی مشہور ہین اور یہ شک تردد صحابی مین جب نقصان کا صحت حدیث میں نہیں ہی چونکہ صحابہ سب عادل ثقہ ہین جس سے کہ صحیح ہوگی امر ساتہ معجمہ اور زاء مشددہ کی نام ایک کپڑی کا ہی کہ زمانہ قدیم میں شامل اون ریشم کا بنا جاتا تہا اور وہ مباح ہی اور صحابہ اور تابعین اوسکو پہنتی تہی پس نہی اوس سبب مشابہت کی ساتہ عجم کی اور زیب اوسکی کی لباس اہل تنعم و اسراف کا اور اب جو خز متعارف ہی وہ خود حرام ہی اسلیئی کہ تمام ریشم ہی سی بنا جاتا ہی اور یہ حدیث محمول اوپر ہے اور اس طرح کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ شریف میں نہ تہا پس حدیث بسبب خبر دینی غیب کے معجزات سی ہی او اتفاق ہر علامت بڑی کا قبیلہ تعبیر میں تخصیص سے ہوگا اور معازف ساتہ زبر کی یعنی عود اور طنبور اور مانند اونکی کی ہی جمع عزف یا معزف کی ساتہ زیر میم اور ... اور یہ حث و تحریف اصل میں یعنی آواز جن کی ہی اور گہنٹی کی کہ سنا جاتا ہی جنگل مین شب کو اور بعضی آواز ہوا کی بہی آیا ہی کذا فی ... اور معنی یہ ہین کہ گنہین گی ان حرام چیزونکو حلال ساتہ وارد کرنی شبہات اور تاویلات کی جیسی کہ بعضی ہماری علماء نی ذکر کیا ہی کہ حریر وہ پہننا حرام ہی کہ متصل بدن کی ہو یعنی نیچے حریر کا ہو تو حرام نہین بہت امراء وغیرہ کو سنا کہا جاتا ہی کہ پہننا حریر کا حرام تہی کی کہ اگر حریر حرام ہوتا تو پہنتی اوسکو قاضی اور علما پس اتنی سمجہ نہین بیچ حلال جانتی حرام کی اور اسیطرح بعضی علما کی تعلق ساتہ مزامیر کے ہی کہ بیان اوسکا طول کہتا ہی اور روایت کی ابن ابی الدنیا نی بیچ ذم آلات لہو یعنی مزامیر کی انس سی مرفوع یکون فی ہذہ الامۃ خسف وقذف ومسخ وذلک اذا شربوا الخمور واتخذوا القینات وضربوا بالمعازف یعنی جب کرینگی یہ چیزین حلال جانکر تو ان بلاؤن کو دیکہینگی اور ... اور تصریح کی کہ مؤلف نی تائید کی غلطی کی ساتہ قول حمیدی اور ابن اثیر کی ... کیسی ہی کہ گمان کیا ہی کہ الحر ساتہ

ملتبس ہے اور ہمزہ ساتھ تشبیہ کے غلط ہی اور عبارت اس ساتھ قول انکے کی بینما الحدیث کا مطلب ہی جس حیثیت سے کہ ابی داود وغیرہ نے
روایت کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور مصابیح میں کہ بخاری کی روایت کی ہی ساتھ تشبیہ کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری
کی اکثر روایتوں میں ساتھ تشبیہ کے ہی اسی تقدیر پر دونوں صیغ ہوں گے واللہ اعلم اور مروی ساتھ تے فوقانیہ کی تحتیہ میں اور ساتھ سع کی
فاعل مرجع کا اور یہ قرینہ ہی اسپر کہ تسبیح بسارعت کی پہلی روایت میں واقع ہوا ہی زیادہ ہی جیسی کہ ہیچ وجہ اسکی کہ تقدیم معنی حدیث
کی اشارہ اسکا کیا ہی اور اسی طرح ان دونوں کتابوں میں یا تیمم سجاجہ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتھ تقدیم سجاجہ کی بدل کی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت میں بھی ہوگا جیسے کہ اگلی امتوں میں ہوا اور جن حدیثوں میں جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ
امت کی اور اخیر زمانہ اوس سے مستثنے ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف اور مسخ تمام امت کے نہ بعض کے واللہ اعلم **وعن ابن عمر** قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا انزل الله بقوم عذابا اصاب العذاب من كان فيهم ثم بعثوا على اعمالهم متفق عليه
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب تو پہونچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہو درمیان
اونکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہی سنت الہی یعنی گناہوں میں گاہ بگاہ ہی پکڑتا ہی صالح کو غیر صالحوں کے سبب سے پہر اوٹھائے جاوینگے
موافق عملوں اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ دنیا میں عذاب میں سب شامل ہوں لیکن آخرت میں ہر ایک موافق عمل اپنے کے
جزا دیا جاوے گا اگر نیک ہی اچہی جزا دیا جاوے گا اور اگر بد ہی بری جزا دیا جاویگا **وعن جابر** قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يبعث كل عبد على ما مات عليه رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اوٹھایا جاوے گا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال کے کہ مرا ہی اوسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت
پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکھئے آخر کیا حالت گذری جیسا کہا ہی کسی نے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت است
کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد و لیکن بعضی عارفین نے کہا ہی کہ جب کہ ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل میں قرار پایا اگر
بسبب مقتضی وقت کے یا غلبہ بیماری کے بیتابی دل کی تخلف واقع یا فتور اوسکی استحضار میں او یادی ضرر نہیں کرتا بعد از مفارقت روح کی اوس سے
وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیے و باللہ التوفیق

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت مثل النار نام هاربها ولا مثل الجنة نام
طالبها رواه الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے مانند آگ دوزخ کے
یعنی شدت و ہول میں کہ سوتا ہی بہاگنے والا اوس سے اور نہیں دیکھا میں نے مانند بہشت کی یعنی بہجت و سرور میں کہ سوتا ہی طلب کرنیوالا اوسکا
نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بہاگنے والا اگر کوئی شر و ظلم سے کسی کی بہاگتا ہی سوتا نہیں اور غافل نہیں ہوتا بہاگتا ہی جہانتک کہ سکتا ہی
پر عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی ساتھ اس شدت و شناعت کے در پے ہی اور لوگ بہاگنے میں اس سے غفلت کئے ہوئے ہیں اور کوشش نہیں کرتے اور اگر بہاگتے
بہی ہیں تو جیسا بہاگنے میں سعی کرنی ہی اوس پر غافل ہوتی ہیں یعنی بہاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنی گناہوں کی اور لازم کرنی طاعتوں کی ہوتا ہی اور
طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہیں ہوتا اوس سے اور سستی اور تساہل نہیں کرتا اوسکی طلب کرنے میں
اور دوڑتا ہی اوسکی پانیکی لیے جہانتک کہ ہو سکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی کہ اوس میں ہے آدمی اوسکی طلب میں نہیں
دوڑتا اور اوسکو نہیں پاتا اور دوڑنا بہشت کی طرف اور پانا اوسکا ساتھ کرنی طاعات کی اور بچنی کی گناہوں سی ہوتا ہی **وعن**

اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَآءُ

وَحُقَّ لَہَا اَنْ تَئِطَّ مَا فِیْہَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَمَلَکٌ وَاضِعٌ جَبْہَتَہٗ سَاجِدًا لِلّٰہِ وَاللّٰہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ

لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَآءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللّٰہِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ

یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ شَجَرَۃً تُعْضَدُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

تحقیق میں دیکھتا ہوں اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتے ہو تم یعنی علامتیں قیامت کے اور نشانیاں عظمت الٰہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالیٰ کی اور

سنتا ہوں میں اوس چیز کو کہ نہیں سنتے تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہولیں قیامت کے اور شدت عذاب دوزخ کی آواز کرتا ہی آسمان

لائق ہی اوسکو یہ کہ آواز کریے یہ بیان کیا سبب اسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکے ہی نہیں آسمان میں

جگہ چار انگشت کے مگر کہ فرشتہ کہ ہی ہوئی ہی رکہ ہی پیشانی اپنی رہتا سجدہ کرنیوالی ہی واسطے اسکے قسم ہی خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں

البتہ ہنسو کم اور رؤو تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتہ عورتوں کی بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتے ہوئی طرف اللہ

کی یعنی جیسی کہ شان جنگلیوں کی اور غمگینوں کی اور مصیبت زدوں کی ہی کہ گھر سی نکل جاتی ہیں اور سر بصحرا ہوتی ہیں تاکہ خدا سی کچھ کہیں اور دل

ہلکا کریں کہا ابو ذر نے یعنی بعد اسکے روایت کرنے اس حدیث کے ازراہ درد اور حسرت کی ہی کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا نقل کیے

احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** آواز کرنا آسمان کا یعنی چرچرانا اور نالہ کرنا اونٹ کی کجاوی کا ہی اور آواز نالہ کرنی آسمان

کی چنانچہ سوق حدیث سی ظاہر ہی بسبب کثرت اور ازدحام ملائکہ کی اور بوجہ اوسکی کی جیسے کجاوہ بوجہ سواری کا چرچراتا ہی یا مارے شفقت

سی آواز کرتا ہی یا ممکن ہی کہ نالہ کرنا اوسکا خوف سے پروردگار تعالیٰ کی ہو اور جبکہ آسمان باوجود اسکی ایسا بڑا ہی اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہی

خوف الٰہی سی نالہ کرے تو آدمی کہ جان کہتا ہی اور آلودہ گناہوں میں ہی لائق تر ہی کہ نالہ و گریہ کرے یہ تعنی مناسب ہی یہ سببیت ہی مقصود ہی کہ

جیسے کہ زمین پوشیدہ ہی سبات اور دیکھنی کی نہیں آتی یعنے مجہول اس میں کہ شامل ہو اسکو کہا گیا ہی کہ بعضے فرشتے قیام میں ہیں اور بعضی

رکوع میں اور بعضی سجود میں یا خاص کیا سجود اسکو ساتہ اسکے کہ آسمانوں میں سب سے اعلیٰ یہ عبادت ہی سجدہ خدا تعالیٰ کی یہی حدیث سیاہ

رہی یعنی رو وی ہیں جیسے کہ طرقات جمع طریق کی کہ رستے ہی گلیوں کی اور جنگلوں کی جنت یعنی نالہ و گریہ کرتا ہوں میں جیسے کہ درخت

کہ کاٹ ڈالی ہیں اور جاتا رہتا ہی ایسے ہی مجھ میں بہی ہوتا اور نشان کچھ زندوں کا باقی رہتا اور بہی یہ ہی تمنا سی کبھی کی ہی یہ کہ ایک درخت

میں بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کہا جاتے ہیں دوسری روایت میں کہ گہاس کا تنکا ہوتا کہ جہاں چاہتا ہی چلا جاتا ہی اور کچھ تکلیف اوسپر نہیں اور یہ سب

ایسی باتیں کہ بشارت پائی ہی باوجود جناب رسالتمآب سی بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہی اور ونکو کیا غم ہی اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا ہی

لیکن خوف درگاہ بے نیازی کا مرتبہ یہی ہی ناراضی ہی ح وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ

خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ غَالِیَۃٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَۃَ اللّٰہِ الْجَنَّۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت

ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہی یعنی غارت کرنی دشمن سی وقت سحر کی بہاگتا اول ہی شب

سے تاکہ نجات پاوی دشمن سی اور جو شخص کہ بہاگتا ہی اول شب سے پہونچتا منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی سودا مولی کا نفیس ہی نہیں ہاتہ

لگتا ہی اور وہ دنیا جا رہا مال کا ہی آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہی نقل کیے یہ ترمذی نے **ف** منزل کو یعنی مطلوب کو کہا طیبی نے

کہ یہ مثال بیان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگا ہی اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اوسکی

ہیں پس اہل ہوشیار جو ہیں بجا لاتے ہیں اور خالص کیا ہے اپنی نیت کو ہر عمل میں ان میں سے ہر شیطان سے اور اوسکی طرح وادار تا ہی مدد اور سکی اپنی
مدد گاروں کو ہمراہ لیکر پھر بہنچا دی حضرت کی طرف اور سکی کو چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی ہور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہے نہیں حاصل ہوتی
ہیچ وہی حاصل کی ہی پس فرمایا آگاہ ہو اور آخر جملے کی معنی یہ ہیں کہ حصول اسکی نہایت یعنی جنت کا اعمال نیک ہیں جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی
نے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ وعن انس
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ جل ذکرہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام رواہ
الترمذی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی انس سے اونھون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فرماوی گا اللہ تعالی کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کے فرشتو نکو کہ نکالو دوزخ سے جس نے کہ یاد کیا مجھکو
یعنی بشرط ایمان اوسکی کی ہو خالص ایکدن یعنی ایک وقت یا ڈرا ہو مجھسے کسی جگہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث ونشور کی
ف ڈرا ہو مجھسے یعنی بیچ کرنے گناہونکی کہ گناہون میں سے کوئی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ
ہی الماوی کہا طیبی نے کہ مراد ذکر سی اخلاص ہی اور وہ ایک جگہ ہو نا اللہ کا ہی خالص دل سی اور صدق نیت سی اور الا تمام کا فرذکر کرتے
ہیں اسکا زبان بیچ ولت پس چنانچہ دلالت کرتا ہی اوسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد
خوف سی یہ ہی کہ منع کرنا اعضا کا ہی گناہون سی اور لگانا اونکا طاعات میں ورنہ وہ حدیث نفس ہی یعنی سوسہ ایسی حرکت ہی کہ نہیں نام
رکھا جاتا اوسکا خوف اور حقیقت ولیسی ایک سبب ہو تا ہی کہ ہوتا ہی اور جب غائب ہوتا ہی وہ سبب پس تو پھر ہوتا ہی دل طرف غفلت کے
کہا فضیل نے کہ جب کہا جاوی تجھکو کیا تو ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کر اسلئے کہ اگر کہا تو نے نہیں تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جھوٹ بولا تو نے
کیا ساتھ اسکی طرف اشارہ نہیں کی کہ وہ باز رکھتا ہی اعضا کو گناہون سی اور اسمین بشارت ہی کہ جس مسلمان نے ایک بار از راہ خلوص کے خدا کو یاد
کیا اور ایک وقت اسکی عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی پاوسکو نجات ہی اور اگر چاہی اللہ تعالی تو اوسکو دوزخ ہی میں نہ لیجاوی اول ہی
بہشت میں بھیجدی بغیر اسکی کہ بشارت ہی سعادت ہی اسکی ہی اسی طرح وعن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن ہذہ الآیۃ والذین یؤتون ما آتوا وقلوبہم وجلۃ اہم الذین یشربون الخمر ویسرقون قال
لا یا ابنۃ الصدیق ولکنہم الذین یصومون ویصلون ویتصدقون وہم یخافون ان لا یقبل منہم اولئک
الذین یسارعون فی الخیرات رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کا کہ اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں جو چیز کہ دیتے ہیں یعنی زکوۃ اور صدقات ہی اور دل انکی لرزان ہیں اس
ڈر سے کہ قبول ہوا ان ہی اور واقع ہو جیسا لائق ہی اوسا خوف ہون اوسمین آیا یہ لوگ وہ ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے
ہیں یعنی یہی ہیں کہ ڈرتا عذاب سی گناہ گارون کا ہی فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہیں ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور
چوری کرتے ہیں و لیکن یہ وہ لوگ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور باوجود اسکی ڈرتے ہیں کہ قبول ہو
اونسی یعنی اسکی کا آخر اس آیت میں فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتے ہیں نیکیون میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی نہایت رغبت کرتے
ہیں طاعات میں اور دوڑتے ہیں طرف انکی اور نہیں صحیح ہی یہ کہ حمل کیجاوی شراب پینی پر اور چوری کرنی پر اور تمام معنی آیت یہ اور
آیت مذکورہ میں ... الی ربہم راجعون ... فی الخیرات وہم لہا سابقون

میں یہ دو آیتیں ہیں قرات قرار دیں گی ہی دو قوں ہی ساتھ پیش سے کی فعل مضارع اعتبار ہی اور اگر ساتھ مذکر کی فعل ماضی ہو تو سے ہی اور اعطار عطا بعنی دینی کی جیسی کہ سنے اسکی بیان کیا گئی اور قرات دوسری شاذ ہی یا تون ما دو مشتق اتیان سی ہی بمعنی کار کرنیکی اور معنی اسکی یہ ہیں کہ وہ لوگ کہ کرتی ہیں جو کچھ کرتی ہیں اور دل اونکی ترسان ہیں اور سوال عائشہ کا ساتھ اس قرات کی مناسب تر ہی لیکن مصابیح کی نسخون میں ہی اوپر لفظ قرات اول کی واقع ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اوپر لفظ قرات دوسری کی ہو طیبی نی تفسیر جامع کشاف سی نقل کیا ہی کہ ساتھ ہون میں مراد قرات شاذہ سی کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی کہ کرتی ہیں وہ چیز کہ کرتی ہیں قسم طاعات سی شی وہ مراد ہی کہ گمان کیا عائشہ نی کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ کرتی ہیں جو چیز کہ کرتی ہیں قسم معصیت سے اور وہ مراد عام ہی خیر و شر سی وہ اسطی مطابق ہوتی اوسکی کی ساتھ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتوا اور موجب ہونی تکرار قون کی نہایت یہ کہ ہر ایک میں ان دونون میں سی ایک طرح کی تاویل ہے پس ظاہر قرات مشہورہ کا متعلق ہی ساتھ عبادت مالیہ کی یعنی قرات شاذہ متعلق ہی ساتھ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہ کہ قرات مشہورہ جو ہی ممکن ہے کہ کہا جاوی اوسکی تفسیر میں کہ دیتی ہیں اپنی نفسون سی وہ چیز کہ دیتی ہیں قسم طاعات سی اور نکالتی ہیں نفسون سی قسم طاعات سی پس شامل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو **وعن** ابی بن کعب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب ثلثا اللیل قام فقال یا ایھا الناس اذکروا اللہ اذکروا اللہ جاءت الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ رواہ الترمذی روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت جاتی دو تہائی رات اوٹھتی یعنی نماز تہجد کی لیئی پس فرماتی ای لوگو یاد کرو اللہ کو لیئی ساتھ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتوں اوسکی کی یاد کرو اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف رجا کی اور اون لوگون میں ہی کہ جنکی حق میں فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبھم عن المضاجع یدعون ربھم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھ اوسکی قائم ہوگی اور سب مرجاوینگی پیچھی آتا ہی اوسکی پیچھی آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتھ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اونکی قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اون احوال کی کہ اوسمیں ہیں آئی موت ساتھ اون احوال کی کہ اوسمیں ہیں یعنی جو چیزیں کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہیں نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ای لوگو مراد اوس سی وہ لوگ تھی کہ جو سوتی تھی اور غافل تھی ذکر اللہ سی اونکو جگایا حضرت نی تاکہ مشغول ہون وہ ذکر اللہ میں اور تہجد میں اور اسمیں اشارہ ہی طرف مستحب کہ ہونی قیام کی تہائی رات اخیر میں اور ایک نسخہ میں اذکروا اللہ دو بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون پیچھی خبر کیا آیا زلزلہ اسمیں اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور جاءت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطی عمل نیک کی اور اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا رکھتا ہی کما نفخہ پہلی کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکھتا ہی اور یہ دونون نشان قیامت کی ہی اور یاد دلانیوالی اوسکی ہیں **وعن** ابی سعید قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ فرای الناس کانھم یکتشرون قال اما انکم لو اکثرتم ذکر ھاذم اللذات لشغلکم عما اری الموت فاکثروا ذکر ھاذم اللذات الموت فانہ لم یات علی القبر یوم الا تکلم فیقول انا بیت الغربۃ وانا بیت الوحدۃ وانا بیت التراب وانا بیت الدود واذا دفن العبد المومن قال لہ القبر مرحبا واھلا اما ان کنت لاحب من یمشی علی ظھری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری

صنیعی بک قال فیتسع له مد بصره ویفتح له باب الی الجنة واذا دفن العبد الفاجر او الکافر قال له القبر لا مرحبا ولا اهلا
اما ان کنت لابغض من یمشی علی ظهری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری صنیعی بک قال فیلتئم علیه حتی تلتقی علیه وتختلف اضلاعه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم باصابعه فادخل بعضها فی جوف بعض قال ویقیض له سبعون تنینا لو ان واحدا منها نفخ فی
الارض ما انبتت شیئا ما بقیت الدنیا فینهشنه ویخدشنه حتی یفضی به الی الحساب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار رواه الترمذی اور روایت ہے ابی سعید سے کہا اونہون نے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے بلوانے نماز کی پس دیکھا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہو یعنی خواب غفلت سے کہ باعث ہی ہنسنے پر تحقیق اگر تم بہت کرو
ذکر کاٹنے والی لذتون کا تو البتہ باز رکھے تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسنے سے اور کلام اہل غفلت سے موت کاٹنے والی لذتون کی
سو بہت یاد رکھو ذکر کاٹنے والی لذتون کا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت زمانہ مگر بولتی ہے یعنی بزبان قال کے یا بزبان
حال پس کہتی ہے کہ مین گھر غربت کا یعنی دوری کا کہ جو آیا اپنوں سے ناآشنا ہوئے اور اپنی گھر سے پڑا پس وہ تو دنیا مین گویا کہ تو غریب ہے اور مین
ہون گھر تنہائی کا یعنی بیچ میرے نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گھر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع
مٹی ہو لائق ہے کہ رہے مسکین خاک نشین تاکہ نہ فوت ہو اوس سے مناسبہ اور مین ہون گھر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے
بندہ مومن کہتی ہے اوسکو قبر یعنی جیسے کہ کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ مین اور اپنی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا
نزدیک میری اون شخصون مین سے کہ چلتی ہین مجہہ پر سو وقت کہ قادر اور حاکم کی گئی مین تجہہ پر آجکی دن اور پڑا تو مقہور و مجبور طرف
میری پس نزدیک ہے کہ دیکھیگا تو نیکی کرنی میری ساتہ تیرے یعنی ساتہ فراخی کرنی کے فرمایا حضرت نے پس فراخ ہو جاتی ہے قبر اوس
بندہ کی لیے اور معلوم ہوتی ہے اوسکی نظر مین مقدار دراز بینائی اوسکی کی یعنی جہان تک کہ نظر کار کرتی ہے اور کہولا جاتا ہے اوسکی
لیے ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکھتا ہے اوس مین جگہہ اپنی اور آتی ہے اوس مین سے ٹہنڈی ہوا اور خوشبو بہشت اور ٹہنڈی
اور تازہ ہوتی ہین آنکہیں اوسکی بسبب دیکہنی حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے
بندہ فاسق یعنی کافر یا کافر کہتی ہے اوسکو قبر یعنی جیسے کہ ناآشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ
مین مقرر ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میری اون شخصون مین سے کہ چلتی ہین مجہہ پر سو وقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجہہ پر آج کے
دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکھیگا تو برائی کرنی میری تیری لیے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اوسپر یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہین
پسلیان اوسکی یعنی داخل ہوتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابو سعید نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے کہانی صورت
اختلاف پسلیون کے ساتہ انگلیون اپنی کی پہر داخل کین بعضی اونگلیان اندر بعضون کے فرمایا حضرت نے اور مقرر کیے جاتے ہین واسطے اوس کافر کی
ستر اژدہا اگر ایک اون مین سے پہنکارے زمین مین تو نہ اوگائے زمین کچہہ جبتک کہ باقی ہے دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور نوچتے ہین
اوسکو یہانتک کہ پہونچایا جاوے اوس بندہ کو طرف حساب کے یعنی روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سوا اسکی نہین کہ قبر باغیچہ ہے باغون جنت کی سے یا گڑہا ہے گڑہون آگ کی سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بہت کرو ذکر کاٹنے والی
لذتون کا یہ نہایت نصیحت ہے غافلون کی لیے اور یاد کرنا موت کا مانند ذکر اہی شغل کے ہے چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نور الدین علی متقی
رحمہ اللہ کبہی دست ایک تختی کہ لکہا ہوتا تہا اوسپر الفقد موت کا اور اوسکو لٹکا دیتی مرید کی گردن مین تاکہ وہ جانتا رہے کہ موت قریب ہے

نہ دوڑیں کم کرو آرزو اور بہت کرو عمل اور تھی تھی ایک بادشاہوں میں سے کہ حکم کر رکھتی تھی لکھوانے کی امر یہ کہ کھڑا رہے ہمیشہ
پیچھے اوسکے اور کہتا رہے یاد الموت تاکہ ہو وے یاد اوسکی جاری کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کی لیے وجہ حکمت
حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے فانہ لم یات الخ اور میں ہوں گھر کیڑوں کا یعنی پس نہیں لگتی ہے کہ یہ موت قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کے تم کہاتے ہو چیزوں پر کچھ بہتر نہیں اسلیئے کہ انجام کار اونکا فنا ہے اور نہیں نفع دیتا اس جگہ مگر عمل صالح پس سبب
صدق ہے عمل کا کہا ہے بعضوں نے کہ پیدا ہوتی ہیں کیڑے بدبو سے اور کہا جاتی ہیں اعضا کو پھر کہاتا ہے بعض اونکا بعض کو
یہانتک کہ باقی رہتا ہے ایک کیڑا پھر وہ بھی مر جاتا ہے بسبب بھوک کی اور مستثنی ہیں اس سے انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیئے کہ فرمایا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نے شہدا کی حق میں ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور صلحا باعمل کہ تعبیر کیا ہے جنکو اولیا کر وشنائی اونکی افضل ہے شہیدوں کے خون سے
اور بندہ فاسق برا وہی اس سے فرد اکمل کہ وہ کافر ہے بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہا بندہ مومن یہ سبب قول قبر کی کہ تہا تو بہت
دشمن نزدیک میری اونمیں سے کہ چلتے تھے پیچھے اور اس قیاس پہ ہے قول اللہ تعالی کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہے آگے کی
عادت کتاب وسنت کی اوپر بیان کرنے حکم فریقین کے بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی سے واسطے پردہ پوشی کے اوسکے
کی ہے یا اسلیئے کہ ہو درمیان خوف ورجا کے نہ واسطے ثابت کرنے ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبوں کی جیسے کہ وہم کیا ہے معتزلہ نے اور پھر
شاید احتمال ہے اسمیں تجدید کا اور تکثیر کا اور مؤید ہے دوسری احتمال کی ایک روایت جو مقدمہ عذاب کافر کی قبر میں کہ مسلط
ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا الخ **وعن** ابی جحیفۃ قال قالوا یا رسول اللہ قد شبت قال شیبتنی ہود واخواتہا
رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا اونے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے تم یعنی ظاہر ہوئی
آپ پر آثار ضعف کی پہلے پہنچنے بڑی عمر کی فرمایا بوڑھا کر دیا مجھکو سورہ ہود نے اور بہنوں اوسکی نے نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
یعنے جو سورتیں مانند اسکی ہیں کہ جن میں ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہے یعنی اونکی مضمون سے غم ہوتا ہے مجھکو بہت کہ طرف
کہ دیکھیے کیا حال ہو اونکا اور اس غم کی ماری یہ حال ہو گیا ہے میرا الخ **وعن** ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول اللہ قد شبت
قال شیبتنی ہود والواقعۃ والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت رواہ الترمذی اور روایت ہے
ابن عباس سے کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے آپ فرمایا بوڑھا کر دیا مجھکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون
اور اذا الشمس کورت نے یعنی اور مانند انکی نے کہ جن میں ذکر قیامت کا اور احوال اوسکی کا ہے نقل کیا یہ ترمذی نے **وذکر**
حدیث ابی ہریرۃ لا یلج النار فی کتاب الجہاد اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** انس قال انکم لتعملون اعمالا ہی ادق فی اعینکم من
الشعر کنا نعدہا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الموبقات یعنی المہلکات رواہ البخاری
روایت ہے انس سے کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک ہیں بیچ آنکھوں تمہاری کی بال سے یعنی ہیں وہ بڑی نفس الامر میں اور
تم چھوٹا اور حقیر جانتے ہو اونکو اور گنتے ہو مکروہات سے اور اونکی کرنے سے نہیں ڈرتے ہو تم گنتے اونکو آنحضرت کی زمانے میں
موبقات سے یعنی ہلاک کرنے والوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ یَا عَائِشَةُ اِیَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ دور رکھ اپنے تئین اون گناہوں سے کہ حقیر اور چھوٹا جانا جاتا ہی اونکو یعنی کہ اون گناہوں کی لیے خدای تعالی کی طرف سے ایک طالب ہے نقل کے یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی ایک طرح کا عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہیں پھیر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا میں تنوین تعظیم کے لیے ہی یعنی طالبا عظیما پس نہیں لائق ہے کہ غافل رہے ایسی کہ اکثر سہل جانتے ہین کرنے والی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتھ توبہ کی اور نہ التفات کرتے ہین اونکی طرف ساتھ ڈرنے کی اور غافل رہتی ہین اس سے کہ نہین ہے صغیرہ ساتھ اصرار کی اور ہر صغیرہ بہ نسبت عظمت اور کبریای اللہ تعالی کے کبیرہ ہی اور تھوڑا سا ہی اوس مین سے بہت ہی اور ایسی کبھی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسے کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سے ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور ایسا قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم پس معنی اسکی یہ ہین کہ دور کرینگے ہم تم سے صغیرہ گناہ تمہارے بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرطیکہ بچو تم کبائر سے نہ بچو گے تو کبیرہ سے جیسا کہ معتزلہ کہتے ہین واللہ اعلم اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنے تئین چھوٹی گناہوں سے کہ مثال حقیر گناہوں کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہاں تک کہ پکائی اونہوں نے روٹی اپنی اور بلاشبہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی کرنیوالی کو ہلاک کر دیتا ہے وہ اوسکو نقل کی ہے احمد و طبرانی نے **وَعَنْ** اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ لِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِیْ مَا قَالَ اَبِیْ لِاَبِیْكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنَّ اَبِیْ قَالَ لِاَبِیْكَ یَا اَبَا مُوْسٰی هَلْ یَسُرُّكَ اَنَّ اِسْلَامَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهٗ وَجِهَادَنَا مَعَهٗ وَعَمَلَنَا كُلَّهٗ مَعَهٗ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَا بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقَالَ اَبُوْكَ لِاَبِیْ لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّیْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَیْرًا كَثِیْرًا وَاَسْلَمَ عَلٰی اَیْدِیْنَا بَشَرٌ كَثِیْرٌ وَاِنَّا لَنَرْجُوْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبِیْ لٰكِنِّیْ اَنَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عُمَرَ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ بَرَدَ لَنَا وَاَنَّ كُلَّ شَیْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهٗ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَاْسًا بِرَاْسٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَیْرًا مِّنْ اَبِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے کہ بڑے تابعین مین سے ہین کہا کہ کہا واسطے میری عبداللہ بن عمر نے کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نے واسطے باپ تیری کے کہا ابو بردہ نے کہ کہا مین نے نہین جانتا مین کہا عبداللہ نے پس تحقیق باپ میری نے کہا واسطے باپ تیری کے یعنی ابی موسی کے اے ابا موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتھ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتھ بعثت اونکی کی اور ہجرت ہماری ساتھ اونکے اور جہاد ہمارا ساتھ اونکی اور عمل ہماری یعنی نماز اور روزی اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی سارے ساتھ اونکی یعنی بیچ زمانے اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطے ہماری اور یہ کہ جو عمل کیے اور یعنی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاص ہوویں ہم اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نے واسطے باپ میری کی یون نہیں ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑھی ہمنے اور روزی رکھی ہمنے اور کیے ہمنے عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئی ہماری ہاتہ پر یعنی بسبب ہماری بیعت وہی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکہتی ہین آگی یعنی ثواب چیزون کی کہ کی گئی تہی بعد
اوپر پہلی اسلام و ہجرت وغیرہ کی کہا باپ میری نی یعنی حضرت عمر رضی لیکن مین قسم ہے اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوس کی ہاتہ
مین ہے البتہ دوست رکہتا ہون یہ کہ وہ عمل کہ ساتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہین ہمین لی ثابت اور باقی رہین وہ عمل
ہماری اور یہ جو کچہ کہ کیا ہی ہمنی بعد آنحضرت کی نجات پاوین ہم ان سی برابر سر بسر پس کہا مین نی ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہاری
قسم خدا کی تہی بہتر باپ میری سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہنچی اور نہ ضرر اوسکا ہم پر پڑی
اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو بارے سبب عذاب کا بہی نہو سو طاعت ناقص یا موجب عجب اس شیوہ
از شیم کرم مدد علت عصیان نشود اور اگر وہ عمل کی بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیی ہی اور گمان اونکی قبولیت کا
رکہتی ہین باقی رہین تو نہیں عداوت ہو وہ عمل کہ بعد آنحضرت کی کیی ہین پہنچ وہ خالی خرابی سی نہیں اگر سر بسر گذری تو بہی غنیمت ہی اور یہ اس سبب سے
ہی کہ تابع اسی متبوع کا ہی صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم و عمل مین کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ صحت بلکہ نماز مقتدی
کی اوپر صحت نماز امام کی ہی اور اسی طرح فساد اوسکا اور نہیں شک ہی بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حیات
ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد آنحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئین نہین خالی ہین تغیر نیات سی اور فساد حالات سے
جیسیکہ خبر دی بعضی صحابہ نی وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنی ہاتہ اپنی مٹی سی نہ جہاڑی تہی اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تہی کہ
اپنی دلون کو برا پایا یعنی بسبب ظلمات کے کہ پیدا ہوئی چہپنی آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی ہی غنیمت ہے یہ کہ برابر سر برابر رہین طاعات
وسیئات مین اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہؓ کی تہی اور جو کہ بعد اونکی ہین پس طاعات اونکی کہ بہری ہوئی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ
عیبون سے ہین اونکا کیا ٹہکانا ہی مگر یہ کہ فضل کری اللہ ساتہ رحمت عین عنایت اپنی کی کہ لاحق کری بدکارون کو ساتہ نیکوکارون کے
بلکہ کہا ہی بعضی عارفین نی کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت و حقارت کی بہتر ہی اوس طاعت سے کہ لازم کرتی عجب و تکبر کو اور اخیر جملہ سی
مراد یہ ہی کہ جب تیرا باپ باوجود اتنی اعمال و فضائل کی مقام خوف و خشیت مین ہی تو بہتر ہوا میری باپ سے اور مقام اوسکا اعلیٰ ہوگا
یا مراد یہ ہی کہ تعجب کرتا ہی کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہی میری باپ سے یہ کہہ رہا ہی پس معلوم ہوتا ہی کہ کام نازک ہی ۱۲ ع ح

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِتِسْعٍ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ
وَکَلِمَۃِ الْعَدْلِ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَالْغِنٰی وَاَنْ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ وَاُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِیْ وَاَعْفُوَ
عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَاَنْ یَّکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَنُطْقِیْ ذِکْرًا وَنَظَرِیْ عِبْرَۃً وَاٰمُرَ بِالْعُرْفِ وَقِیْلَ بِالْمَعْرُوْفِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا مجکو رب میری نی ساتہ نو چیزون کی ایک تو
ڈرنا اللہ سی پوشیدہ اور ظاہر مین یعنی بیچ دل اور جسم کی یا خلوت و جلوت مین اور دوسری بات راست و درست کہنی کہ حد اعتدال سی
تجاوز نکری بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی آدمی راضی ہوتا ہی کسی سی تو تعریف کرتا ہی اوسکی اور اچہا کہتا ہی بہ غلو اور عیب
اوسکا ڈہانکتا ہی اور جب غصہ مین آتا ہی تو برخلاف اسکی کرتا ہی چاہی کہ دونون حال مین یکسان رہے اور تیسری میانہ روی بیچ
فقر و غنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہی کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو
یعنی فقر مین غصہ اور جزع فزع نکری اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کری اور چوتہی یہ کہ ملائی رکہون مین یعنی سلوک

کرون اوسی کہ کاٹی مجسے یعنے اگر کوئی ناتی دار مجسے انقطاع و بدسلوکی کری تو مین اوس سی سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع ہی پانچوین یہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس سے کہ ظلم کری مجہپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون بیچ اسمار اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات اسد تعالی کی آٹہوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدای تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید اور تلاوت کتاب اسد اور نصیحت بندون کی سی اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بر وجہ عبرت اور ہوشیاری کی کرون نہ بیچ ساتہ جہل و غفلت کی اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتہ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہے ساتہ معروف کے نقل کے یہ رزین نی **ف** یعنی باقی حدیث مین ہے یا امر بالمعروف آیا ہی یعنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی امر بالمعروف یعنی حکم نیک بات کی اور نہی عن المنکر بند کرنی سے بری بات کی کہ امر بالمعروف دونوں کو شامل ہے اچہی بات کرنیکو اور بری بات کے کرنیکو اور خصلت یادہوین یا خصلتون نو کو رہی کہ جامع ہے تمام بہلائیون اور طاعات کے بیچ حقوق خالق و حق کی کہ بطریق اجمال کے بتفصیل کے ذکر کی ہیں

وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکہون سی آنسو اور اگرچہ ہوا نند سر مکہی کی یعنے تہوڑا سا بسبب خوف خدا کی پہر ہونچی آنسو اوسکی اچہی منہ پر مگر کہ حرام کری گا اوسکو اسد آگ پر

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

باب ہے بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگون کی **ف** تغیر کی معنی ہین ایک حال سی اور حال پر ہوجانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی کہ حالت سی کہ زمانہ نبوت مین تہی کہ لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور متبع تہی حق کی اور بیرغبت تہی دنیا سی اور مغرور تہی زرق و برق دنیا پر کہ وبال و منال اور ضرر و حشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ اور نورانیت اور صفای باطن کہتی تہی اور آخر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ
فصل پہلی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ نہین ہی آدمی بیچ اختلاف حالات اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوی تو اوی مخاطب تو نہین ایک قابل سواری کے نقل کے یہ بخاری اور مسلم نی **ف** راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہ لادنی پر اور حدیث کی یہ معنی ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح سی آدمیون مین سے کامل آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر پر اونکی درمیان مین بہت کم ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد اسسے آدمی آخر زمانہ کی ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک مین بست کی پیدا ہون گی اور حق یہ ہی کہ حاجت اس قید کی نہین ہی احتمال رکہتا ہی کہ مسلمان کامل اوس زمانہ مین ہی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام زمانون مین کم تہی اور آخر زمانہ مین بہت ہی کم و فضیلت اور بہلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اونکی کہ بعد اونکی آنی والی ہی باعتبار کثرت و قلت کی ہی اور ذکر کرنا سوکا واسطی تکثیر کی ہی نہ واسطی تحدید کی ہیں یہ ہی عالم با عمل مخلص کا قیاس کیا گیا ہی

ہی چنانچہ اسلیے بعضی ارباب حال کہتی ہین کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلی مسجد سی بعد دیکہا اونہون نی بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی باہر ہو کی بیچ کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین پر مخلص ان مین تہوڑی ہین بوجہ حق سبحانہ تعالی نے آگاہ کیا اس معنے پر کئی آیتون مین ایک ان مین سی یہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگی تم طریقون اور عادتون ان لوگون کی کہ پہلی تم سے تہے بالشت ساتہ بالشت کی اور ہاتہ ساتہ ہاتہ کی جیسی بس سی ہو موافقت و مطابقت یعنی متابعت اگلون سے کے ہر چیز مین سب کامون مین یہان تک کہ اگر پیٹہے ہونگے وہ سوراخ گوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم اونکے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مراد وہ کہ پہلی ہم سے تہی اور متابعت کرینگی ہم اونکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نے اگر وہ یہود و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری سے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سنن ساتہ پیش سین کی جمع سنت کی ہی یعنی طریقہ کی نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سے بعد انبیا اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدلا کتاب کو اور بعضی نسخون مین سنن ساتہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا

وعن مرداس الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذہب الصالحون الاول فالاول ویبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ رواہ البخاری اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاتی رہینگی یعنی مر جاوینگی نیک بخت اول پہر اول یعنی ایک بعد دوسری کی اور ہر ایک کو اول کہا اسلیے کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کی اور باقی رہینگے بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بھوسی جو کی یا کہجور کی نہین پروا کریگا اونکی اللہ پروا کرنا یعنی کچہ قدر و اعتبار نہین کرے گا اونکی نقل کی یہ بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت چلی گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرینگی اونکے بیٹے بادشاہون کی کہ بیٹی فارس و روم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگی اور اولاد فارس و روم کو بندی کرینگی اور خدمت کو بہینگی اور بادشاہ اور امرا اونکی آن کر چاکر ہونگے اور خدمت کرینگی مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی برون کو اونکی نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی اسلیے کہ خبر دی حضرت نے غیب سے اور یہ خبر حضرت کی موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کی فتح کیے اور لیے مال اونکی اور بندی کین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اون سی اور دولت قوی ہوئی مسلط پروردگار تعالی نے حضرت عثمان کی قتل کرنے والون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا اونہون نے جو کچہ کیا اور لفظ مطیطا ساتہ پیش میم کے اور زبر طا کی ممدود و مقصور آئی ہوئی اور ہاتہ ہلاکی ہوئی چلنا اور مط کہینچنا ابرو اور رخسار کا تکبر سی

اوطلیہا بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتھ ایک تی کی درمیان میم طا
کی ہی یعنی دوسری بعد از دوسری طا کی نہیں ہی اور بیچ مجمع البحار کے اور بعضے حواشی کتاب کی بھی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے
ساتھ حذف تی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتھ اثبات تی کی بعد از طا دوسری کی بھی ہی سب
بلکہ راجح ہی واللہ اعلم بالصواب **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا
إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِأَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطان کو
اور لڑوگی تم ایک دوسری کو ساتھ تلواروں اپنی کی اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار
تمہاری یعنی ملک اور سلطنت ظالموں کی ہاتھ آوی گی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقوں کی پڑیگا نقل
کی ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ أَسْعَدَ النَّاسِ
بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگوں کی دنیا میں ساتھ کثرت مال کے
اور نیز سبب اجرای حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکھی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ
میں **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوْعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكٰى لِلَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِيْ هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ وَرَاحَ فِيْ حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ
أُخْرٰى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ
لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی محمد بن کعب
قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا علی ابن ابیطالب سے کہ کہا علی رضی نے تحقیق تھی ہم بیٹھی ہوئی ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی بیچ مسجد یعنی مسجد مدینہ میں یا مسجد قبا میں پس آئی ہم پر مصعب بیٹی عمیر کی اس حال میں کہ نتھی اونکی بدن پر مگر چادر
اونکی پیوند لگی ہوئی ساتھ ٹکڑی چمڑی کی پس جب دیکھا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی بسبب اس امر کی کہ تھی یعنی
پہلی اس سے بیچ نعمتوں کے اور بسبب دیکھنی اس حال کی کہ اوسمیں ہی آج یعنی فقر وخستہ حالی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی بطریق تعجب و تحسر کی کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑی کی اور شام کو نکلیگا
بیچ ایک جوڑی کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہاری کہ اول دن ایک لباس پہنیگا اور آخر دن
دوسرا بسبب نہایت تنعم کی اور رکھا جاویگا آگی اوسکے ایک پیالہ بڑا کھانے کا اور اوٹھایا جائیگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان
متنعمین کی ہی اور یہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کی اور ڈھانکوگی تم اپنی گھروں کو
یعنی اپنی دیواروں پر پردہ اور گہیرا ان لگاؤگی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈھانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف سے

یعنی لباس و طعام اور مسکن کے پس کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوس دن کہ یہ حال رکھتی ہونگی بہتر ہونگی اس حال سی کہ آج
رکھتی ہین اسلیے کہ فارغ ہونگی ہم کسب معیشت سی اور تردد رزق سی واسطی عبادت کی اور کفایت کیی جاوینگی ہم محنت سی یعنے
لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سی بندگی کرینگی فرمایا آنحضرت نی کہ یون نہین ہی کہ اوس دن مین
بہتر ہوگی بلکہ تم آج کی دن بہتر ہو بہ نسبت اوس دن کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** سیوطی نی جمع الجوامع مین حضرت عمر سی روایت
کیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اس حال مین کہ تسمہ بکری کی کہال کا اپنی کمر کو باندھا تہا پس فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کی کہ روشن کیا ہی اللہ تعالی نی دل اوسکا اور تحقیق دیکہا ہی مین نی
اسکی ماں اور باپ کو کہ کہلاتی تہی اوسکو خوشتر مین طعامون کا اور دیکہا ہی مین نی اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو
خریدا تہا اوسکو پس پہونچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نی اس حال کو کہ دیکہتی ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی دین اجلہ اور
فضلای صحابہ سی ہجرت کر کی مکی سی آئی آنحضرت کی پاس اور تہی جاہلیت مین متنعم تر ان لوگون کی طعام و لباس مین اور
جب مسلمان ہوئی سب کچہ چہوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئی احد مین اور وقت شہادت کی چالیس برس کی تہی یا کچہ زیادہ
اور ظاہر یہ سمجہا جاتا ہی کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا بسبب رحم و شفقت کی مصعب پر کہ یہ تہی عزیز اپنی قوم مین اور مستغرق
تہی نعمت مین اور اب یہ حال ہوا لیکن یہ بات کی کچہ منافی ہی وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت مین اور عمر رضہ مین جبکہ روئی عمر آنحضرت
کو دیکہکر لیٹے ہوئی کہری چارپائی پر اور نشان پڑا ہوا تہا چارپائی کی بان کا آنحضرت کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمر نی چین
کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نی انکو کہ تو اس مقام مین ہی ای عمر کیا نہین راضی تو اس سے کہ اونکی لیے ہو دنیا اور
ہمارے لیے ہو آخرت انتہی پس اولی یہ ہی کہ حمل کیا جاوی رونا آنحضرت کا اس خوشی پر کہ پایا اپنی امت مین اختیار کرنا زہد کا
دنیا مین اور متوجہ ہونا عقبے کی طرف یا محمول ہی رونا غم پر بسبب ہونی اون چیزون کی کہ مددگار ہین عبادت کی مثل لباس
ضروری وغیرہ کی واللہ اعلم اور مؤید ہی ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا احدکم الخ
تم آجکے دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہو بہتر ہی غنی سی کہ اسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہی دنیا مین اور
نہین فارغ ہوتا عبادت کی لیے مثل اوسکی کہ اوسکی پاس بقدر کفایت کی ہی بسبب کثرت اشتغال کی ساتہ حاصل کرنی مال کے
پس حدیث صریح دلالت کرتی ہی اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا نسبت صحابہ کی کہ وہ اقویا دین ایسا
تہا تو کیا حال ہوگا غیر اونکی کا ضعفا مین سی اور مؤید ہی اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہی دیلمی نی فردوس مین ابن عمر
سی بطریق مرفوع کی مازویت الدنیا عن احد الاکانت خیرۃ لہ کہتا ہون مین کہ لفظ عن احد عام ہی پس کافر کی
عذاب خفیف تر ہوگا بہ نسبت کافر غنی کی دوزخ مین پس جبکہ نفع دیا فقر نی فقیر کو اس مرافق مین تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر
کو دار القرار مین **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ اَلصَّابِرُ فِیْھِمْ
عَلٰی دِیْنِہٖ کَالْقَابِضِ عَلَی الْجَمْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا** اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا
آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوس زمانی کی لوگون مین اپنی دین پر یعنی رہیگا کہ کسی امر دینی کی ساتہ ترک کرنی دنیا کی
مانند پکڑنی والی انگارہ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی از راہ اسناد کی **ف** یعنی جبکہ

پکڑنا انکاری کا اور صبر کرنا اوپر شور و شر ہی اسی بھی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اوپر اخیر زمانہ میں مشکل ہی بسبب نحوست سے اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگاروں اور موافقوں کی اوپر راہ **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اُمَرَاؤُکُمْ خِیَارَکُمْ وَاَغْنِیَاؤُکُمْ سُمَحَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ شُوْرٰی بَیْنَکُمْ فَظَہْرُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ بَطْنِہَا وَاِذَا کَانَ اُمَرَاؤُکُمْ شِرَارَکُمْ وَاَغْنِیَاؤُکُمْ بُخَلَاءَکُمْ وَاُمُوْرُکُمْ اِلٰی نِسَاءِکُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ ظَہْرِہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کہ ہوں امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہاری آپس کے مشورے سے ہوں یعنے مسلمان ایک رای پر ہوں اور متفق ہوں آپس میں مختلف نہ ہوں پس پشت زمین یعنے ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیے پیٹ زمین کے سے یعنے زندگی بہتر ہی موت سے اسلیے کہ تم عمل کرو گے ساتھ اوس چیز کی کہ کتاب و سنت میں ہی اور خوشحالی ہی اوسکی لیے کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھے ہوں عمل اوسکے اور جبکہ ہوں امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور کام تمہاری پہر ہوں طرف عورتوں کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیے پشت سے یعنی مرنا بہتر ہی جینے سے اوس وقت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** طرف عورتوں کی حوالہ کرنا وہ ناقصات عقل و دین ہیں اور والد ہوا ہی کہ مشاورہ میں مخالفت ان کی اور وہ مرد بھی عورتوں ہی کی حکم میں ہیں کہ اونکا حال کہتی ہیں یعنی جن پر غالب ہی حب جاہ و مال اور نہیں جانتے اوس چیز کو کہ ضرر ہی دین میں اور نہیں جانتے وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تھا کہ کہا جاتا اور جو امر تمہارا مختلف درمیان تمہاری جیسے کہ مقابل شورہ کی ہی لیکن یوں جو فرمایا گویا اشارہ ہی اوپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتوں کی اور چلنے کی اونکی کہی ہوتا ہی اوس طرح **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعٰی عَلَیْکُمْ کَمَا تَدَاعَی الْاَکَلَۃُ اِلٰی قَصْعَتِہَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّۃٍ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ یَوْمَئِذٍ کَثِیْرٌ وَلٰکِنَّکُمْ غُثَاءٌ کَغُثَاءِ السَّیْلِ وَلَیَنْزِعَنَّ اللّٰہُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمُ الْمَہَابَۃَ مِنْکُمْ وَلَیَقْذِفَنَّ فِیْ قُلُوْبِکُمُ الْوَہْنَ قَالَ قَائِلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَہْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْیَا وَکَرَاہِیَۃُ الْمَوْتِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ اور روایت ہی ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہیں گروہ کفر و ضلالت کے کہ بلاوین کی بعضے اونکی بعضوں کو واسطے لڑنے اور کسر شوکت تمہاری کی جیسے کہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالوں اور بلاتی ہیں یعنی بعضی اونکی بعضوں کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہیں اوس سے اور نیز لقمہ اور جیلا جلے کی جمع ہوتی اور کہاتی ہیں جسطرح وہ جماعت جمع ہو گی تم پر اور ہلاک کرینگی تمکو اور غارت کرینگی اموال تمہاری اور اس میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی ہو گے کہ نگلتے ہیں اور ہلاک کرتی ہیں بلکلیہ پس کہا کسی والی نے یعنی صحابہ میں سے کہ یہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا اوپر ہمارے بسبب کسی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگی اوس دن فرمایا حضرت نے کہ یہ سبب کمی کی نہیں ہوگا بلکہ تم اوس دن بہت ہوگے ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہیں یعنی قوت و شجاعت ہوگی تم میں اور البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالی تمہاری دشمنوں کے سینوں میں سے ہیبت رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہاری دلوں میں ضعف و سستی کہا کسی والی نے یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنے سستی کا ہماری دلوں میں فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دلوں میں محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب تم دوست رکہوگے دنیا کو دوست رکہوگے اور موت کو ناخوش رکہو تم نہیں سکنے کی اور نہ لڑوگے کی نقل کی یہ ابو داود نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ إِلَّا كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ إِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْعَدُوَّ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی ابن عباس سے کہا نہیں پیدا ہوئی خیانت کرنی غنیمت میں بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اونکی دلون میں خوف دشمن کا اور نہیں پہیلتا زنا کسی قوم میں مگر کہ بہت ہوتی ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت علما کی اور نہیں کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل وزن مین اور بانٹ ڈالتی ہین جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال کی برکت اونکے رزق کی کہ اونکی کسب سے ہے اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام میں سے ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسدہ اپنی کی مگر کہ پہیلتے ہی درمیان اونکے خونریزی یعنی وہ چیزین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہی اوپر دشمن کے اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اوسکو نقل کیا مالک نے

باب بیچ ڈرانے اور ترسانے کی ف اصل متعدد اونمین بعضے نسخون میں تو اسی طرح ہے یعنی فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمے کی اور کہا ابن ملک نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنے یہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنی کی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ أَلَا إِنَّ رَبِّي أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا أَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایکدن اپنے خطبے میں یعنی خطبہ معروفہ میں یا وعظ میں آگاہ ہو تحقیق رب میرے نے حکم کیا مجکو یہ کہ سکھلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہیں جانتے تم اوسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتھ قول اپنی کی جملہ اون چیزون میں کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالی نے آج کے دن کہ مین اسمین ہون یہ حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو مال کہ دیا مین نے اوسکو کسی بندی کو بندون میں سے حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سے حرام نہیں کر سکتا جیسے کہ جاہلیت میں اونٹونکو اپنی پر حرام کرتی تھی اور یہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین نے پیدا کیا اپنی بندون کو مائل باطل سے طرف حق کی اور تحقیق آئی بندون کی پاس شیطان لشکر ابلیس کے یعنی او احتمال رکھتا ہی کہ شامل ہو شیاطین انس کو یعنی جیسے آیا ہی فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پہیرا اونکو شیاطین نے اور دور ڈالا اونکی دین سے اور حرام کی شیاطین نے اوپر وہ چیز کہ حلال کی مین نے واسطی اونکی یعنی کیا حرام کیا حلال کو اپنی نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی وسوسہ میں ڈالا یہ کہ شریک کرین ساتھ میرے اوس چیز کو کہ نہیں اتاری مینے ساتھ اوسکی دلیل کے سبب اوسکے غالب دین یعنے بت کا اونکو پوجتی ہین اور کچھ دلیل و حجت اونکی استحقاق عبادت پر نہیں رکھتی اور یہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نے

نظر کی طرف زمین والوں کی یعنی اونپر پایا اونکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس غضب کیا اونکو عربی کی اور عجمی اونکی کو یعنے
مبغوض رکھا اونکو بسبب بدکرداری اور بد اعتقادی انکی کی اور متفق ہونی انکی کی قبل بعثت محمد صلی اسد علیہ وسلم کی شرک پر اور بسبب
کفر اونکی کی کہ قوم موسی کافر ہوئی ساتھ عیسی کی اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسی قائل ہوئی تین خدا ہونی کی یا اسکی کہ عیسی بیٹا
اسد کی ہین وغیرہ ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سے کہ باقی اور ثابت تہی اوپر دین و ایمان کی ساتھ موسی اور عیسی کی اور تحریف و تبدیل کیا
دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اسد علیہ وسلم پر اور فرمایا اسد تعالی نی کہ نہیں بہیجا ہی مین نی تجکو پیغمبر کر مگر اسلیے کہ آزمایش
کرون مین تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا دینی قوم اپنی کی تجکو اور آزمایش کرون مین ساتھ تیری یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتے ہین
تجہپر یا کفر کرتی ہین اور بہیجی مین نی تجہپر ایک کتاب کہ نہیں دہوتا اور نہیں مٹاتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکہی کو پانی سی دہوئی تو
مٹ جاتا ہی یہ ویسا نہیں بلکہ محفوظ ہی زوال و نسخ سی یعنی قیامت تک وہ سینوں مین محفوظ ہی اور احکام اسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہین
پڑہتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی ہین اور تحقیق اسد تعالی نی حکم کیا تجکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنی ہلاک کرون مین اونکی کفار کو ایسا
کہتا ہوا ہون اور کچھ اثر نہ رہی اونکا پس کہا مین نی اے پروردگار میری اوس وقت کچلین گے سر میرا پس کر رہینگے میرے سر کو مانند روٹی کے
یعنے کر دینگے اوسکو بسبب کچلنی کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہ کہ مین اکیلا ہون کیونکر عہدہ برا ہونگا اور اوپر غالب آونگا لشکر پر اونکی
اور پہر بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کر اونکو جیسے نکالا اونہوں نی تجکو اور جہاد کر اوپر مہیا کرینگی ہم
اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشینگی اور غالب کرینگی تجکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگوں پر اموال اور اگر خرچ کرتا ہوگا تو مال تو ہم
دینگی اور ہم پہنچا دینگی اوسکو تیری لیے اور بہیج اونپر لشکر بہیجینگے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچ ہزار فرشتی بطور
مدد لشکر اسلام کی بہیجی اور مشرک اوس دن ہزار تہی اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمانبرداری کی ہی اونہوں نی تیری اور
ایمان لائی ہین تجہپر ساتھ اون لوگوں کی کہ سرکشی کی ہی تجسے اور فرمانبرداری نہیں کی ہی تیری اور کافر ہین نقل کی یہ مسلم نے

ف مائل یا ملل ہی الخ یعنی مستعد قبول حق وطاعت کی اشارہ ہی فطرت اسلام کیطرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام
نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبہون نی بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و
اختلاف کیا اور سوتی اور جاگتی مین یعنی تجکو ملکہ ہو گیا ہی ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیری ذہن مین اور ملتفت رہتا ہی طرف
اوسکی نفس تیرا اغلب احوال مین پس نہیں غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی اوسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر
اوسکا کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین کہتا ہون کہ بہ نسبت
قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہیں اسلیے کہ حضرت کی آنکھین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا اور بہت لوگ دیکھی گئی ہین کہ پڑہتی
تہی سوتی مین اور عجب اس سی یہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ سے سہی دو وقت قرآن کا کیا کرتا تہا دس آیتون کا وقت سحر کی جب شیخ
کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا ورد پڑہنی کا پس جب دس آیتین اونسی تمام کین تو اوسنی قبر
سی آواز اپنی شیخ کی سنی کہ وہ دو دن کی بہی پڑہ دین دس آیتین اور چپ ہی اسی طرح حال رہا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا مرید نی
یہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوئی یہ بات ح ع **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک
الاقربین قصد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی

اجتمعوا قال أرأیتکم لو أخبرتکم أن خیلا بالوادی ترید أن تغیر علیکم أکنتم مصدقی قالوا نعم
ما جربنا علیک إلا صدقا قال فإنی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال أبو لھب تبا لک سائر
الیوم ألھذا جمعتنا فنزلت تبت یدا أبی لھب وتب متفق علیہ ۔ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہی جبکہ اتری
آیت ڈرا اپنے کنبے والی نزدیکیون کو چڑہی پیغمبر خدا اوپر صفا کے نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا اے اولاد فہر کی اے اولاد
عدی کی واسطے فرقون قریش کی یہان تک کہ جمع ہوئی یعنی فرقی قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہ کہ ایک
لشکر اترا ہی بیچ جنگل کے ارادہ رکھتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانو گی تم مجھکو کہا اونہون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہی ہمنی تمکو
مگر سچ کا اور نہین جو کہا ہمنی تمسے سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نے پس اگر سچا جانتی ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون
تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کی سی یعنی اگر ایمان نہ لاؤ گی تمپر اوترے گا تمپر عذاب سخت پس کہا ابولہب نے کہ چچا آنحضرت کا تھا عبد العزی
نام ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات کے واسطے کی لیے اکٹھا کیا تہا تو نے ہمکو پس اوتری یہ سورہ ہلاک اور زیان کار ہو جیو دونو
ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو جیو بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بطن بیٹا وگروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہے
باپ انکا نضر بن کنانہ اور نیچی اسکی بطون ہین وافخاذ مین حاصل یہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کے
اور کبھی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اونکا واسطے بعض کی چنانچہ اسلیے بھی نہ باوجود یکہ قبیلہ ہی قریش سی اوسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہ معروف
ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد یہی اوسی وادی کہ مشہور ہی ساتھ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوئی بالفعل بسبب ساتھ ی
کی کہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور مراد ہاتھوں کی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا
بایدیکم الی التہلکۃ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد دونون ہاتھون سی دنیا اور آخرت اوسکی ہی کہ دونون جہان
اوسکی ہلاک اور زیان کار ہوئی اور بعضون نے کہا کہ ہاتھون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نے ابولہب کو ڈرایا تو ابولہب نے پتھر اوٹھایا
تا آنحضرت پر پھینکے وفی روایۃ نادی یا بنی عبد مناف انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رأی العدو فانطلق
یربأ اھلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یھتف یا صباحاہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا اے
بیٹون عبد مناف کی نہین ہے حال اور قصہ عجیب میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکھا لشکر دشمن کا پس گیا وہ
شخص نگہبانی اور دیدبانی کری اپنی قوم کی تاکہ بچاوی اونکو غدر و غارت دشمن کی سی یعنی ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہا تا آواز
اوسکی پہنچی پس ڈرا وہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہونچی یہ طرف اونکی پس شروع
کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور یا صباحاہ ساتھ جزمہ کی ایک
کلمہ ہے واسطے ڈرانی کی ایک امر دہشتناک سی کہتی ہین اور اصل اسکی یہ ہی اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین
صبح کو تا اوس سی آگاہ ہون اور معنی یہ ہین کہا ہی تو مر پہنچو غارت کرنی سی ساتھ چلی جانی کی پہلی آنی دشمن کی پس گویا کہ آنحضرت نے
فرمایا پہنچو مسکی عذاب سی ساتھ ایمان لانی کی پہلی اوترنی عذاب کی ۲ **وعن** ابی ھریرۃ قال لما نزلت وانذر عشیرتک
الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فاجتمعوا فعم وخص فقال یا بنی کعب بن لؤی انقذوا انفسکم
من النار یا بنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد شمس انقذوا انفسکم من النار یا بنی عبد مناف

أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اونسی یعنی یہ حدیث ساتھ اور الفاظ کی بھی آئی ہی ابو ہریرہ سی کہ جب یہ آیت اتری کہ ڈرا تو اپنی کنبے کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریش کو پس جمع ہوی پس تعمیم کی آنحضرت نی پکارنی مین اور تخصیص کے یعنی پکارا اونکو ساتھ نام جد بعید اونکی کی کہ سبکو عام و شامل ہو اور ساتھ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کے جو بیان کی راوی نی کیفیت خصوصیت کے کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ سبب اوسکی آگ دوزخ سے نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ کی سی ای اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد عبد المطلب کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سی پس تحقیق کہ مین مالک نہیں ہون تمہاری لیے خدا سی کسی چیز کا سوا اسکی کہ واسطی تمہاری ہی حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتھ تری اوسکی کی اور ساتھ پانی صلہ اور احسان کے سمجھاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اونکی کو نقل کے یہ سلمی **ف** لوی ساتھ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبھی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سی اور ساتھ تی مشددہ کی نام اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتھ پیش میم کی اور تشدید ری کی باپ ہی قبیلہ کا قریش مین سی اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سی اور باپ اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین فرق اسکا پیچھے واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اور یہین چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد کو پہنچایا کہ اولاد شریف کو بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدہ نسا عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اونپر حرام ہوئی اونکو بھی داخل انذار فرمایا کی کہا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر ہون کہ دفع کرون تم سی اللہ کی عذاب مین سی کچھ بھی اگر ارادہ کری اللہ عذاب پہنچانا تمہارا اور یہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس آیت سی قُلْ فَمَنْ يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا بلکہ فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ اور ساتھ تری اوسکی کی یعنی ساتھ صلہ اوسکی کی اور ساتھ احسان کرنی کی اون سی اور حاصل اوسکا یہ کہ مین قرابتیون سی احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اون سی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکھا ہی کہ بلال جمع بلل کے ہی معنی تری کی اور عرب اطلاق کرتی ہین تری کو سلوک اور احسان کرنی پر جیسیکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلیے کہ جب اونہون نی دیکھا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتھ تری کی اور حاصل ہوتا ہی اون مین تفرق ساتھ یبس کے استعارہ کیا اونہون نی بلل کو واسطی معنی وصل کی اور یبس کو واسطی معنی قطع کرنیکی اور اس حدیث مین بلاغت ذو الا ہی اور مبالغہ ہی اور حسن تشبیہ والا فضیلت ان مذکورین مین سی اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت آنحضرت کی گنہگاران امت کی لیے پہنچانا حضرت کے لیے حدیثون صحیح سی ثابت ہی اور باوجود اسکی خوف اوسکی بی پروائی کا باقی ہی اور یہ مقام مقتضی تھا اس حال کا اور یہ بھی احتمال ہی کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکی وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانی کا پس بجا لائی اوسکو طرح

وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ

مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَّیَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِیْ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا
متفق علیہ کے بخاری اور مسلم نے اوسکو روایت کیا ہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے ای گروہ قریش کی خریدو اپنی جانوں کو
یعنی خلاص کرلو انکو آگ سی ساتہ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی اور ساتہ طاعت اور فرمانبرداری کی نہیں دفع کرسکتا میں تم سے
عذاب اللہ سی کچہ ای اولاد عبد مناف کی نہیں دور کرسکتا میں تمسی اللہ کی عذاب سے کچہ ای عباس بیٹے عبد المطلب کے نہیں دور کرسکتا میں
تم سے عذاب اللہ سی کچہ ای صفیہ پہپہی رسول اللہ کی نہیں دور کرسکتا میں تجہسی اللہ کا عذاب کچہ اور ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجہسی جو چاہے میری مال
میں سے نہیں دور کرسکتا میں تجہسے اللہ کا عذاب کچہ **ف** آمیں بعضی کلام کرتی ہیں کہ حضرت کے پاس مال کہاں تہا خصوصا مکہ میں کہ فرمایا کہ مانگ
میری مال میں سے یہ بات کچہ نہیں کہی ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ حق تعالیٰ نے اوسکو آیت ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجہکو محتاج پس غنی کردیا تجہکو یعنی ساتہ مال خدیجہ کی سبب
قول مفسرین کی اور دوسرا اسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونوں پر ہوتا ہی پس کہاں سی معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہ تہا اور
باوجود اسکی یہ عبارت جو وارد ہوئی فی الجملہ تقاضا نہیں کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچہ مال میری ملک میں ہو کا طلب کرنا لیکن نجات آخرت
میری ملک میں نہیں ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمَّتِیْ ھٰذِہٖ اُمَّۃٌ مَّرْحُوْمَۃٌ لَیْسَ عَلَیْھَا عَذَابٌ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابُھَا فِی الدُّنْیَا الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ امت میری یہ امت
یعنی امت اجابت حاضر فی الذہن مرحومہ ہی یعنی انپر رحمت حق زیادہ ہی بہ نسبت اور امتوں کی بسبب نبی کی اونکی نہیں اوپر انکی عذاب
عذاب آخرت میں عذاب اسکا دنیا میں فتنی اور زلزلی اور قتل ہے نقل کیا ابوداود نے **ف** یعنی ناحق اور نہیں اوپر عذاب یعنی شدید بلکہ
عذاب انکا یہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا میں ساتہ محنتوں اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤں کی ہوتی ہی جیسیکہ مراد ہی یہ قول
اللہ تعالی کی من یعمل سوءا یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اوسکا واللہ اعلم اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضوں نے
کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اوس جماعت کے حق میں کہ نہیں کرتی کبیرہ اور مرتکب ہے کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ
ہیں اور کہا مظہر نے کہ یہ حدیث مشکل ہے یعنی کہ اس سے یہ سمجہا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہیں پاجائیگا حضرت کی امت میں سے خواہ گناہ کبیرہ
کرتا ہو یا اور کچہہ یا اسمیں کچہ نہیں بہتی مگر یہ کہ تاویل کیجاوی کہ مراد امت سے یہاں وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کی جیسیکہ اور فرمانبرداری کری
اللہ تعالی کی اور باز رہی اوس چیز سی کہ منع کیا ہی اوس سے ع زلزلی اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہونچتی ہیں اور موجب کفارہ گناہوں کا
اور باعث رفع درجات اونکی کی ہوتی ہیں اور کشت وخون کہ اونکی درمیان میں واقع ہوتا ہی اگر بطور وہ موحد خون ناحق ہی تو
تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانوں میں ہی تو بسبب اشتباہ اور تاویل کی ہی تو دونوں جانبیں سلامتی پا چکیں
اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علماء نے کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص میں امت مرحومہ کیسی ہی
تا بزعم میں خالص کرکے گناہوں سے انکو طاہر مطہر آخرت میں لیجاوینگی اور وہاں عذاب نہیں کی ع **وَعَنْ** اَبِیْ عُبَیْدَۃَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّۃً وَّرَحْمَۃً ثُمَّ یَکُوْنُ خِلَافَۃً وَّرَحْمَۃً ثُمَّ مُلْکًا عَضُوْضًا ثُمَّ کَائِنٌ جَبْرِیَّۃً وَّعُتُوًّا وَّفَسَادًا فِی الْاَرْضِ یَسْتَحِلُّوْنَ الْحَرِیْرَ وَالْفُرُوْجَ وَالْخُمُوْرَ وَیُرْزَقُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَیُنْصَرُوْنَ حَتّٰی یَلْقَوُا اللّٰہَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ ابو عبیدہ ابن الجراح کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں

اور معاذ بن جبل سے روایت ہے انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت
اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نبوت کی تھا پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہوگا امر بادشاہت
گزندہ پھر ہونی والا ہے یہ کام تکبر اور جبر اور حد سے گزرنا اور فساد پڑھتا ہے زمین میں حلال جانینگے یہ ریشمی کپڑوں کو اور استعمال
کرینگے اونکو مانند حلال کی اور حلال جانینگے عورتوں کی شرمگاہوں کو اور شرابوں کو یعنی اقسام شرابوں کو اور روزی دیجاوینگے
باوجود ان کاموں کی اور مدد دیے جاوینگے اوپر کفار پر اور اپنی مخالفوں پر اور ہلاک نہیں کیے جاوینگے اگرچہ مستحق ہلاکی ہو گئے
بسبب سبقت مغفرت اور رحمت کی اور سنت کی لیے یا شاید کہ اللہ تعالی کو ان میں کچھ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کی اور درستی بعضی
احکام دین کے اونسے اگرچہ خود فاسق ہوں یہانتک کہ ملاقات کرینگی اللہ تعالی سے روز جزا کی نقل کیا یہ بیہقی نے شعب الایمان
میں **ف** لفظ با ساتھ الف کی ہے یعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ میں ساتھ ہمزہ کی ہے یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر
زمانہ حضرت کی تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت
کی کار دین و دیانت کا انتظام کرتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اور تیس سال ہی اونتیس برس خلفای راشدین ہی اور چھ مہینے باقی
میں حضرت امام حسن لیس تھے ہی یہ نسبت عادیہ کی ہی خلافت میں الخ لفظ عضوض کے معنے ہیں کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت میں بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کی جمع عض کے ساتھ زیر عین کی یعنی خبیث شریر کی یعنی ہوں گے
ایسی بادشاہ کہ ظلم کرینگی لوگوں پر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہ بعینہ ہی غالب پہنچی اکثر ایسی ہوں گی ایسی کہ نادر حکم نہیں النادر
کالمعدوم پس نہیں اشکال لازم آوی گا اسپر کہ تھی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تھا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی
مشہور ہیں اور فساد زمین میں یعنی لڑائیاں اور لوٹ مار وغیرہ ذلک بری چیزیں اور یہ حالت ہمیشہ رہی ہے ایسی دیکھی جاتی ہی
ان ایام میں باین حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالموں کی ہاتھ میں بطریق تسلط اور غلبہ کی بغیر رعایت شروط امامت کی پھر ظلم
و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تکبر ہوا اونپر ساتھ طرح طرح کی بلاؤں کی اور دیے مناصب نالائقوں کو اور نہ التفات کیا
طرف علمای عاملین اور اولیای صالحین کے پھر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نے ترک کیا ہی جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوئی
طرف قتال مسلمانوں کی و ہتک لینی شہروں کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ ایسی کہا ہی ہماری بعضی علماء نے کہ جو کوئی
کہی ہماری زمانی کی سلطان کو عادل پس وہ کافر ہی غرض کہ فساد بدن بدن بڑھتا ہی گیا حتی کہ بعضی اونمیں سے قتل عام کیا باوجود
شہروں میں اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکی اور عورتیں اور ضعیف اور بیمار اور اندھی بھی تھی کہ جو مستحق قتل نہ تھی حالانکہ اہل شہر وا
ملت حنفیہ سے تھی کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سے ہیں اور مدعی سلطنت قائل اسکا تھا کہ ہم تعظیم علم و شریعت کی کرتی ہیں اور تصریح کی
ہی ہماری علماء نے کہ اگر فتح کریں ایک قلعہ کفار کا اور پاوی جاویں اونمیں ہزاروں اہل حرب لیکن اون میں ایک ذمی مجہول الحال ہو تو
نہیں درست قتل عام اس تمام میں لا حول ولا قوة الا باللہ وما لم یشأ لم یکن ع اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل
شیء علما یاد رکھو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بحر و بر میں حتی کہ حرمین شریفین میں بھی اس طرح کا کہ نہیں ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز
ہی اپنی دین کا اور مددگار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کی ع **وعن**
عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يكفأ قال زيد يعني الراوي

يَعْنِي فِي الْإِسْلَامِ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے یعنی اول او چیز کہ اوٹنا جاوی گا کہا زید بن یحیی راوی نے یعنی اسلام میں جیسا کہ اوٹنا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کس طرح لیجاوی گی شراب او تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اوسکی جو چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اوسکی ساتہ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نے کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی بیچ میں اور بیچ طرح کا نام رکہینگے اوسکا اور نام سوائے شراب کی پس حلال جانینگے اوسکو نقل کی یہ دارمی نے **ف** لفظ یکفا ساتہ صیغہ مجہول کے ہی یعنی گرا دی جاوے جیسے اوندہا دی باسن کے تاکہ بہہ جاوی جو چیز کہ اوس میں ہو قسم پانی وغیرہ سی اور یعنی اسلام یہ زید راوی نے بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سے ساقط ہو گیا ہی اور آنحضرت بیان کرتی تہی خمر کا پس فرمایا بیچ اشارہ حدیث اپنی کی اول ما یکفا میں بیان کی اوس نے خبر محذوف ساتہ قول اپنے کی یعنی الخمر پس یہی لفظ راوی کا ہی کہ بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوی گی محرمات سی اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سی وقت تغیر احوال لوگوں کی اخیر زمانہ میں حکم خمر کا ہی کہ پیوینگے اوسکو اور تاویلیں کرینگے بیچ حلال کرنے اوسکی کی جیسے کہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکہینگے اوسکا جیسے کہ نبیذ اور مثلث اور مانند اوسکی کے اور واقع میں شراب ہوگی اور اس حیلہ سی پیوینگے یا بناوینگے اوسکو شہد اور چاول وغیرہ سی اور کہینگے کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہ انگور کی نہیں ہے پس خمر نہیں اور نہ جانینگے کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتی ہے اور حلال جانینگے حقیقۃ پس کافر ہونگے یا وہ ظاہر کرینگے کہ ہم پیتے ہیں چیز حلال پس ہونگے فاسق الخ

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ نُبُوَّةٍ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ روایت ہے نعمان بن بشیر سی اونہوں نے نقل کی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جبتک کہ چاہی اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالیگا نبوت کو اللہ تعالی جیسے ساتہ اوٹہا لینی نبی کی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالیگا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت پادشاہت گزندہ یعنی کاٹی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی پہر اوٹہالیگا اوسکو بہی اللہ تعالی عالم سی پہر ہوگی حکومت پادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ پہر اوٹہالیگا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتہ اور مراد اس سی زمانہ حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ رہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نے کہ اس حدیث کی راویوں میں سی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا ہے

روایت کرتا ہی اوسی قتادہ وغیرہ سے کہا اوسنے عمر بن عبدالعزیز یعنی خلیفہ ہوئی لگی حجرہ میں بیٹھ گئے لکھا اور رونا تھا میں اونکو حدیث اور
کہا عمر نے امیہ کہتا ہون میں جو کہ ہو تم امیرالمؤمنین یعنی خلیفہ وعدہ کیا گئی تھی پادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی سے
برخوش ہی کہی گئی عمر اس بات سے اور خوش ہی اونکو مور کہتا ہی کہی والا ہماہ دونون ضمیرین کی عمر بن عبدالعزیز نقل کی یہ حدیث
یعنی بیہقی مسند میں اور بیہقی نی دلائل النبوہ میں **کتاب الفتن** یہ کتاب ہی بیچ بیان فتنون کی **ف** فتن جمع فتنہ
کی ہی مثل محن کی جمع محنت کی ہی معنی آزمایش اور خوش آتی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتھ اوسکی اور یعنی گمراہ ہونی اور گمراہ
کرنی اور فضیحت اور عذاب کے اور گلنی سونی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی راۓ میں بھی
آتا ہی اور جانا چاہیے کہ مؤلف نی یہان سی آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دی اور وجہ اسکی
ظاہر نہیں ہے خصوصاً باب فضائل و مناقب کا اونکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ نہیں رکھتا اگر کہیں کہ ہم تکلف و حیلہ میں ساتھ
اعتقاد اونکی اور گرویدہ ہونی کی ساتھ اونکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہ کہ کتاب میں مذکور ہی اسی قبیلہ سے ہے واللہ اعلم بالصحیح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا
مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ
قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهُ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ
اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا کھڑی ہوئی ہم میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی باتون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہیں چھوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونی والی تھی
اس مقام میں قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نے کہ یاد رکہا اوسکو اور بھول گیا اوسکو جو شخص کہ بھول گیا یعنے
بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق جانا ہی اوس قصہ کو میری ان یارون نی یعنی جو کہ موجود ہیں صحابہ
میں سے لیکن بعضی نی بعضی باتین اونکو مفصل یاد ہی کہ واقع ہوا ہی اونکو کچہ نسیان کہ جو خاصہ انسان سی ہی اور میں بھی اونمیں سے ہون
کہ کچہ بھول گئی ہین جیسا کہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون میں سی کہ خبر دی تہی آنحضرت
نی وہ چیز کہ تحقیق بھول گیا ہون میں اوسکو پس دیکہتا ہون میں اوسکو پس یاد لاتا ہون میں اوسکو جیسے یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنے
بطریق اجمال و ابہام کی جبکہ غائب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہ تفصیل تشخیص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا
ہی اوسکو تشخص یعنے ایسی ہی ہی وہ بات میں مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمیں سی تو پہچان لیتا ہی کہ یہ وہی
ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ
الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ
نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ
مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا سنا
میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی پیش کی جاوینگی اور کی جاوینگی فتنے دلون پر مانند بوریا کی تنکی تنکی یعنی جو دل کہ ملایا گیا ساتھ اون
فتنون کی نشان کیا جاویگا بیچ اوسکی نکتہ سیاہ اور جس دل نی انکار کیا اون فتنون کا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید یہانتک کہ ہو جاوینگے

انسان باعتبار پیش آنے فتنوں کے اور تاثیر اور عدم تاثیر فتنہ کی دو طرح کی دلوں میں پیدا ہوگی دل باعتبار اسکی دو قسم پر ایک قسم سفید مانند سنگ مرمر کی کہ نہیں
کوئی چیز اثر نہیں کرتی یعنی ایسی ہی ہو دل ہوگی کہ تاثیر نہیں کریگا اوسمیں فتنہ اصلا اور تشبیہ دیا سفیدی کیساتھ اسلئے کہ سختی اور قوت بھی ملحوظ ہے اور ضرر
نہیں کریگا اسکو کوئی فتنہ جب تک کہ باقی رہیگا آسمان و زمین یعنی ہمیشہ اور دوسرا دل سیاہ رنگ خاکستری مانند پیالہ اولٹے کی کہ جو کچھ اوسمیں
ہو گر پڑے یعنی اسی طرح وہ دل خیر اور علم و معرفت سے خالی اور سیاہ ہوگا نہیں پہچانیگا دل کا رنگ یعنی شرع کو اور نہ برا جانیگا برائی کو مگر جو چیز
کہ ملا ہوا ہے اور خلط کیا گیا ہے دل اور گرفتار اوسکی محبت کا ہے قسم ہوائے نفسانی سے یعنی خواہش نفسانی کا تابع ہوگا طبعا بغیر ملاحظہ اسکی کہ وہ
اچھی ہے یا بری نقل کی یہ مسلم نے **ف** فتنی یعنی بلائیں اور محنتیں اور بعضوں نے کہا اعتقاد فاسدہ اور شہوات نفسانیہ اور لفظ عودا عودا کئی طرح روایت
کیا ہے اول تو ساتھ پیش عین کے اور دال مہملہ کی اور یہ مشہور تر ہے روایت سے اور معنی اسکی یہ ہیں کہ آویزاں ہونگی فتنے ایک بعد دوسرے کی جیسے کہ
بنی ہوتی بوری کی ایک بعد دوسرے کے یا مراد تشبیہ پیش آنے فتنوں کی ہے اوپر ساتھ پیش آنے بوریئے کی تنکوں کے اوسکی بنی والی پر ایک بعد دوسری کی اور بعضوں نے
کہا ہے کہ مراد چسپنا اور تاثیر کرنا فتنہ کا ہے یعنی مانند چسپنے اور تاثیر کرنے بوریئے کی بیچ پہلو سونیوالی کی اور دوسری ساتھ زبر عین کے اور دال معجمہ کے
اور معنی اسکی پناہ چاہتے ہیں ہم اللہ تعالی سے فتنوں کی شر سے جیسے اسکا قاعدہ ہے کلام عرب میں بعد ذکر کرنے کفر و معصیت کی کہتے ہیں نعوذ باللہ سنا یا معاذ اللہ
اور تیسری زبر عین کی ساتھ دال مہملہ کی اور مراد عود اور تکرار پیش آنے فتنہ کی ہے پہلا بار اور روایت پہلی ساتھ نصب اور رفع دونوں کی آئی ہے
اور دوسری بھی تیسری ساتھ نصب کے ہے فقط اور لفظ اشرب ساتھ صیغہ مجہول کے ہے کہا جاتا ہے اشرب قلبہ حبہ یعنی مل گئی محبت فتنہ کی دل میں اور
خلط ہو گیا اور بیٹھ گیا رنگ اوسکا دل میں جیسے کہ آتا ہے رنگ کپڑے میں اشراب سیاہ رنگ کا کپڑے میں بلکہ پیتا ہے وہ اوسکو اور قول نکت کا
دھبہ ہوا یعنی نقطہ سیاہ جیسے ہی جسیلے ہی ہے اور نکتہ آتا ہے معنی نشان کے کہ چھوٹا ہو کسی چیز کی کہ نہیں میں ہو جاتا ہے اور معنی نقطہ کی بھی آتا ہے
بیچ نقطہ کی یا سیاہ ہیں کہ مخالف رنگ اوسکی کی ہو جو بیچ محل ہوتا ہے اور لفظ یصیر ساتھ تا اور تے کی پڑھا ہے برتقدیری کی ضمیر پھرتی ہے انسان کی طرف
کہ مفہوم ہوتا ہے سیاق کلام سے اور برتقدیر تے کی پھرتی قلوب کی طرف کہ مذکور ہی ہے اور لفظ مربادا ساتھ زبر میم اور جزم را کی اور تشدید دال کی سیاہ اور
خاک رنگ ساتھ سیاہی کی یعنی خاکستری اور مرباد خاکستر رنگ ہے اور ایک روایت میں ہے مرباد ساتھ ہمزہ مکسور کی بعد با کی آیا ہے **وعنه**
قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين رأيت أحدهما وأنا أنتظر الآخر حدثنا أن الأمانة نزلت في جذر
قلوب الرجال ثم علموا من القرآن ثم علموا من السنة وحدثنا عن رفعها قال ينام الرجل النومة فتقبض الأمانة من قلبه
فيظل أثرها مثل أثر الوكت ثم ينام النومة فتقبض فيبقى أثرها مثل أثر المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه
منتبرا وليس فيه شيء ويصبح الناس يتبايعون فلا يكاد أحد يؤدي الأمانة فيقال إن في بني فلان رجلا أمينا ويقال
للرجل ما أعقله وما أظرفه وما أجلده وما في قلبه مثقال حبة من خردل من إيمان متفق عليه اور روایت ہے
حذیفہ سے کہا بیان کی ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیچ امر امانت کے اور حادثہ کی بیچ زمانہ فتنہ کی دیکھی میں نے ایک ان میں سے یعنی
وقوع امانت کا ہے کہ واقع ہو چکا اور میں منتظر ہوں دوسری کا کہ صدق اوسکا ہی **ف** یعنی وہ اونہ جانا امانت کا ہے مراد امانت سے
یا تو معنی مشہور اوسکی ہیں کہ خیانت نکرنا ہے لوگوں کے حق میں یا مراد تکالیف شرعیہ ہیں کہ مذکور ہیں اس آیت کریمہ میں انا عرضنا الامانة على السموات والارض
الخ اور اصل سب کا ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا آخر حدیث میں ما فی قلبہ مثقال حبة من خردل من ایمان اور امانت جو مذکور ہوئی اس جملہ میں فلا یکاد احد یؤدی الامانة
وہ بھی معنی یہی ہے بعض نے کہا ہے کہ حق سبحانہ نے ایمان اور امانت مومنوں کی دلوں کی اندر پیدا کی اور ثابت کی ہے ترجمہ حدیث کی یہ ہوگا کہ تحقیق امانت یعنی

ایمان اترا لوگوں کے دلوں کی جڑ میں ف یعنی امانت جو ایمان ہے اترا لوگوں کی طبیعت میں اور متمکن ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنے کا کتاب و سنت پر جیسا کہ
فرمایا ترجمہ پھر جانا انہوں نے ساتھ نور ایمان کے قرآن سے ف یعنی احکام اجتہادی جن پر عالم ہوں بہ استخراج کہ نکالی گئی کتاب سے یعنی ترجمہ پھر جانا
سنت سے ف کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اوسکا حق جل و علا سے ہے اور یہی ہے پیرا اوتارنی کتاب کے اور بھیجنے رسولوں کے جیسا کہ
عنایت و ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی کہ کتاب و سنت سے بہرہ مند و متمتع ہوتا ہی اور یہ بیان ہے [illegible]
ہی کہ باوجود داری اور ثابت کرنی اوسکی کی حق نے ساتھ کتاب و سنت کے بھی اوسکو مزید اور موکد کیا ہی اور حدیث دلیل ہی کہ حذیفہ نے ایک صحابہ سوا
میں بیچ عصر و حضور آنحضرت کی دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان امانت جانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانہ آنحضرت کے ہوئی جیسا کہ کہا
ترجمہ اور حدیث کہی جسے اوٹھنے امانت کی ہی ف یعنی اوٹھ جانی ثمرہ ایمان کی یعنی ناقص ہو جاوے اوسکی ہی کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ
کے عصر میں ترجمہ فرمایا حضرت نے بیچ بیان نقصان امانت کی کہ سوئیگا شخص ف یعنی حقیقۃ یا کنایۃ ہی یہ ہے کہ غافل ہو تذکرات اور تدبر آیات
اور تتبع سنت سے اور یہ مقابل اوسکی ہی کہ فرمایا پھر جانا کتاب و سنت سے ترجمہ پس نقصان کیجاوے گی اور لیجاوے گی امانت دل اوسکے سے یعنی بعضے انوار اور ثمرات
کلام و ناقص ہو جاویگا پس رہ جاویگا نشان امانت کا کہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان نکتہ کی ف یعنی جو چیزیں کہ باقی ہیں علامتیں ایمان کے اوسکی
وکت [illegible] اور آخر [illegible] جمع وکت کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتے ہیں خلاف رنگ کے جیسا کہ نقطہ سیاہ سفید میں [illegible]
کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کے سیاہی میں پیدا ہو یعنی بسبب سونے اور غفلت کے اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہو جاویگا اور جب کم ہوگا تو جال اوس کا
تلاش کریگا تو سوائی مقدار نقطہ کی اوس سی نشان نہ پاویگا ترجمہ پھر سو جاویگا شخص سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیجاوے گی اور ناقص کیجاویگی
جز سو امانت کے کہ باقی رہا تھا اوس کے دل میں تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کے ف مجل ساتھ زبر میم اور جزم جیم کے کہا ہے ایک آبلہ پڑتا اور سخت
ہو جاتا ہے ہاتھ میں بسبب کام کرنے بسی کے اسکو گٹھا کہتے ہیں بیچ زبان ہندی کے بیان اثر مجل کی کرتی ہیں ساتھ قول اپنے کی ترجمہ مانند انگارہ کے بیچ اثر مجل کا مانند انگاری کے
کہ لنڈہا دے تو اوسکو اپنے پاؤں پر پس پھولے تو دیکھے اوسکو پھولا ہوا حالانکہ نہیں ہے اوس میں کچھ [illegible]
[illegible]

کوئی کام کوئی امانت کو یہاں تک کہ کہا جاویگا لوگوں میں کہ فلانے قبیلہ میں ایک شخص امانتدار ہے اور کہا جاویگا واسطے مرد کے کیا عقلمند ہے اور کیا ظریف ہے اور کیا دلاور ہے اور نہیں ہوگا اوسکے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان متفق علیہ **ف** یعنی دیانت اور امانت کم ہو جاویگی یعنی بسبب قلت امانت کی لوگوں میں تحقیق یہ فلانی قبیلہ کی تعریف میں ہوگا کہ یہ بہت لائق ہے اور لوگوں کی کثرت سے لوگوں کی ایک شخص ہے امانت دار یعنی کامل الایمان امانتدار اور کہا جاویگا یعنی مدح کی جاویگی کسی شخص کی **ترجمہ** کیا خوب عقلمند ہے یعنی کیسا عقل میں کامل ہے اور کیا ظریف ہے اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن اور شجاع و دلاور ہے اور نہیں ہوگا اوسکے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان یعنی وہ کامل ایمان سے خالی ہوگا اور تعریف کرینگے اوسکی کثرت عقل و ظرافت اور چالاکی وغیرہ کی اور تعجب کرینگے اور نہیں تعریف کرینگے کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصل کام ایمان و صلاح ہی باقی بیکار ہیں **ف** احتمال ہے کہ مراد نفی اصل ایمان کی ہو یا اوسکی کمال کے واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ تعریف کرینگے اوسکی کثرت عقل و ظرافت اور دانش کی اور ایمان کو بیکار جانینگے اور اسی سبب سے اسکی تعریف کرینگے اور معتبر تعریف یہ ہے کہ تقویٰ اور قوت ایمانی کی ہو **وعنہ** قال کان الناس

یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسألہ عن الشر مخافۃ ان یدرکنی قال قلت یا رسول اللہ انا کنا فی جاھلیۃ وشر فجاءنا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر من شر قال نعم قلت وھل بعد ذلک الشر من خیر قال نعم وفیہ دخن قلت وما دخنہ قال قوم یستنون بغیر سنتی ویھدون بغیر ھدیی تعرف منھم وتنکر قلت فھل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاۃ علی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یا رسول اللہ صفھم لنا قال ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قلت فما تأمرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعۃ ولا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ولو ان تعض باصل شجرۃ حتی یدرکک الموت وانت علی ذلک متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال حذیفۃ قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع وتطیع للامیر وان ضرب ظھرک واخذ مالک فاسمع واطع

اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے لوگ یعنی اکثر لوگ کہ پوچھتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر یعنی **ف** یعنی طاعت سے کہ بجا لاویں اوسکو یا بدعت ہے تاکہ بچیں اوس سے اور پوچھتا تھا میں اوسکے شر کو بسبب خوف کے کہ پاوے مجھکو وہ شر یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ تب ہی بھی سعادت ہے اور بچنا اوس سے **ترجمہ** حاصل کریں سعادت دنیا کی اخیری کی کہا حذیفہ نے میں نے کہا حال شر کا وہ جاننا ہے اوسکا **ف** یعنی سلطنت سے جو ہوگا شر جاننا بسبب اوسکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکماء نے اوس سے بعض نے والے خوبیات کی کہ یہ ہیچ جاویگا بچاؤ اختیار کی اوسکی پیچ کی طرف اور کہا کہ روایت پیغمبر کی پوچھی تھی کہ نبی کریم کی احتمال کہ نبی کریم کی کلمہ توحید میں اشارہ ہے اوسکی طرف کہ نفی کی ما سوی اللہ کی پہلے پھر اثبات کیا ہے اوسکا اور کہا یعنی لیے کہ وہ شر جو فتنے ہیں اور سست ہونا ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور ظہر علامات کی ہی **ترجمہ** کہا حذیفہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے **ف** یعنی اور اسلام کے ساتھ ارتداد کی اور سوائے اوسکے اور احکام شرعیہ کے آنا یعنی اوسکے بجا لانے ہیں اور تمام احکام شرعیہ لانا اور لفظ ممنوعات تفسیر ہی ہے یا مراد اوس سے کفر ہے تخصیص بعد تعمیم کے **ترجمہ** پس لایا ہمارے پاس اس خیر کو **ف** کہ وہ اسلام ہے برکت بعثت آنحضرت کی اور عقوبہ اوسکا یہ کہ اوسکے ساتھ مقرر ہوئی قواعد کفر و ضلال کے **ترجمہ** پس کیا بیچ پیچھے اس خیر کے کچھ شر ہونیوالا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں آئیگی بعد اس خیر کی شر کہا میں نے کیا پیچھے اوس شر کی خیر ہوگی کہا فرمایا ہاں بعد اوس شر کے خیر ہوگی اور اوس خیر میں کدورت یعنی بعد شر کی آویگی کہ تب گئی **ف** زمانہ نبوت اور دولت خلافت کے پیچھے خیر ہوگی ملی جلی ساتھ شر کی اور دل لوگوں کے صاف نہ ہونگے اور خلوص کے ساتھ کہ اول تھے نہیں ہونگے اور اعتقاد صحیح اور اعمال صالحہ اور عدل بادشاہوں کی کہ قرن اول میں تھے نہیں ہونگی اور برائیاں اور بدعتیں پیدا ہونگی اور بدعت ساتھ نیکوں کے اور ان عیب سے اہل سنت کے مخلوط ہونگے **ت** کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت تاریکی اوس خیر کی فرمایا کدورت کہی پیچ کنایہ ہی ایسی قوم کی پیدا ہونی سی کہ راہ و روش اختیار کرینگی غیر راہ و روش میرے

اور راہ و چال چلنے والے لوگوں کو بغیر راہ میری کی اور ہدایت کرینگے بغیر سیرت میری کی پہچانیگا تو ان میں سے کار روا دین کے اور نہیں پہچانیگا تو یعنی ف یعنی منکر و
معروف دونوں ملے ہونگے یعنی شرع و بدعت دونوں ان میں جمع ہونگے بسبب اختلاط ان کے خیر و شر کا اور قول حضرت کے یعنی نعم و فیہ دخن و یستنون بغیر سنتی یعنی ہاں یہی ہے کہ بعض نے
کہا ہے مراد شر اول سے فتنہ ہے جو واقع ہوئی حضرت عثمان کی شہادت کے بعد اور مراد خیر ثانی سے وہ ہے کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتھ الذین یہدون بغیر
سنتی سے امیر ان کے جو بعد ہوئے بعضے ان کی راہ پر تھے ساتھ سنت کے اور عدل کرتے تھے اور بعضے ان میں برعکس طرف بدعت کے اور ظلم کرتے تھے یا بعضی باتوں میں
وہ تمسک کرتے تھے اچھی باتوں پر عمل کرتے تھے بری کو بھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور رضا سے حاصل کرتی غرض اپنی کی دنیا سے نہ یہ کہ وہ ارادہ کرتی تھی آخرت کا
اور رعایت کرتی تھی امر آخرت کی جیسا کہ حال بعضی امرا کا ہے زمانہ ہمارے کا بیچ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمان کا اور مابعد اس کے کا ہے اور مراد خیر ثانی
سے وہ ہے کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسن کی ساتھ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ میں بعضی امرا سے مانند زیاد کی عراق میں ہوا ت کہا میں نے تو آیا پیچھے اس خیر کے
شر ہو فرمایا ہاں بلانے والے ہونگے لوگوں کو اوپر دروازوں دوزخ کی کھڑے ف یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگے لوگوں کو طرف گمراہی کی اور روکینگے لوگوں کو
ہدایت سے ساتھ طرح طرح کی فریبوں کے گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانے والوں کو اور قبول کرنی بلائی کی کیونکہ سبب ہے داخل کرنی اونکی کی جہنم میں اور
داخل ہونے اونکی کی اوس میں اور گویا ہر قسم کو قسموں فریب اور مکر سے بمنزلہ دروازہ کی دروازوں میں دوزخ سے ت جو شخص قبول کرے بات بلانے والوں کی اور جائے طرف جہنم کے
یعنے طرف گمراہی کی جو پہنچانے والی ہے طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوس میں ف اور جو وہ سبب ہے پہنچنے کی جہنم میں کہا بعضوں نے کہ مراد بلانے والوں سے وہ لوگ ہیں کہ قائم
ہونگے واسطے طلب ملک کے خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ ان میں نہیں پائی جاویگی شروط امارت اور امامت اور سلطنت کی اور ہونگے بلانے والے اوپر دروازوں
دوزخ کی باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالیٰ کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ت کہا میں نے یا رسول اللہ بیان کیجیے حال ان کا ہم کو
یعنے کیسے وہ ہم میں سے ہیں تو بیان فرمایا کہ وہ ہونگے قوم ہماری سے یا ابنا جنس ہماری سے یعنی اہل ملت ہماری سے ہی اور کلام کرینگے ساتھ زبانوں ہماری کے ف یعنی عربی
میں یا کلام کرینگے ساتھ قرآن و حدیث کی اور نصیحتوں اور حکمتوں کے حال آنکہ نہیں ہوگی دلوں ان کی میں بھلائی ت کہا میں نے پس کیا فرماتے ہو مجھکو یعنی کیا کروں
اگر پاوے مجھکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمانوں کی کتاب و سنت کے حکم پر اور امام ان کی کو یعنی اہل سنت کی طریق پر اور رعایت کر تابعداری امام کی
کہا میں نے اگر نہ ہو مسلمانوں کی جماعت متفق اور نہ امام یعنی تو اوس وقت میں کیا کروں فرمایا پس جدا ہو تو ان سب فرقوں سے اگرچہ ہو کہ ہو ساتھ
لازم پکڑنے جڑ درخت کے اور پناہ ڈھونڈنے کی ساتھ اوسکے جنگل میں ساتھ اوس کے اور شدائد اور مشقت دین کی اور چاہتی ہے کہا میں لکڑی کی اور قناعت
کرنی ساتھ تھوڑی سی کے جنگل میں یہانتک کہ پاوے تجھکو موت حال آنکہ ہووے تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت
مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہیں چلینگے سیرت میری پر یعنی من جہۃ العلم اور نہیں چلینگے سنت میری پر
میری یعنی من جہۃ العمل یعنے یہ ہیں کہ نہیں عمل کرینگے کتاب و سنت پر اور قائم ہونگے ان میں ایسے شخص دل ان کی دل شیطانوں کے یعنی ظلمت میں
اور قساوت میں ... جسم ان کے جسم آدمیوں کے یعنی صورت ظاہر کی صورت آدمی کی سی ہوگی اور
سیرت اور باطن ان کی سیرت شیطان کی سی کہا حذیفہ نے کہا میں نے کیا کار کروں میں یا رسول اللہ اگر پاؤں میں وہ وقت فرمایا سنتا رہ یعنی جو کچھ ... اور فرمانبرداری
کرنا امیر کی ... گناہ ... اگرچہ ... پیٹھ ... اور لیا جاوے مال تیرا ف یعنی ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیرے ...
مال ... اخذ ... صیغہ مجہول ... یعنی خروج نہ کرنا اور فتنہ برپا نہ کرنا اور ... شرع کا ... اور اگر ...
لیکن ... اختیار کرنا اولی کا باقی رہی ت سنتا رہ اور اطاعت کر ف یہ تاکید ہے بیچ نہ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی

ہوئیگا دیعنی ہوگا کافر) یبیع دینه بعرض من الدنیا رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی
کرو ساتھ اعمال نیک کی اون فتنوں سے پہلے جو مانند ٹکڑوں اندھیری رات کے ہونگے ف یعنی معلوم نہیں کہ کن کن سبب ایسا ہوگا اور راہ نہیں ملیگی خلاصی کی اور نیکی کی بیچ اس کے ایسے فتنوں کے
پیش آنے سے پہلے کام نیک کر لو اوس وقت میں جس میں نیکی اور بھلائی نہ ہوگی اور حال لوگوں کا اوس وقت میں ایسا ہوگا کہ صبح کریگا شخص بیچ ف
یعنے صورت میں ایمان کے اور شام کریگا کافر ف یعنی حقیقۃ یا کفران نعمت کرنیوالا ہوگا یا مشابہ ہوگا کافروں کے عمل کرنیوالا ہوگا کافروں کا
اور شام کریگا مومن اور صبح کریگا کافر ف اور کہا بعضوں نے یعنی جس روز صبح کریگا حلال جانتا ہوگا خون کو حرام کیا ہوا اور شام کریگا حلال
میں حلال جانتا ہوگا اوسکو اور بعکس اسکے حاصل یہ کہ مذبذب ہوگا اور اتباع ہوگا امر دنیا کا اور کہا مظہر نے کہ اسمیں کئی وجہ ہیں ایک یہ کہ ہوگی درمیان جماعت
مسلمانوں کے قتال واسطے عصبیت اور غضب کے پس حلال جانیں گے خون اور مال کو اور دوسرے یہ کہ حاکم مسلمانوں کے ظالم ہونگے خونریزی کرینگے مسلمانوں کی اور لیوینگے
اموال انکے ناحق اور زنا کرینگے اور شراب پیوینگے پس اعتقاد کرینگے بعضے لوگ کہ یہ حق پر ہیں اور فتوی دینگے انکو بعضے علما ساتھ جائز ہونے اون چیزوں کے کہ کرینگے
قسم خونریزی اور لینے اموال اور حرام چیزوں کی تیسرے یہ کہ جاری ہوگی درمیان لوگوں کے مخالف شرع کی چیزیں معاملات بیع اور شرا وغیرہ میں پس حلال جانیں گے انکو
واسطے علم اسکی اور حضرت شیخ نے لکہا ہی کہ یہ ہوگا بسبب امتحان اور فتنہ اہل دین کے اور دوست رکھینگے انکو اختلاط کریگا انکی ساتھ اور گرفتار ہوگا ماجرون میں اور
مدارا کریگا اور حاجت والی کریگا اور ٹابع ہوگا اونکا اور مضطر ہوگا ساتھ موافقت اونکی کے اور بیچ اسلام کے بعض جاننا ہی کہ یہ ہی صبح کریگا
ساتھ ایمان کے بسبب امر نیک اور امان کے اور شام کریگا کافر بسبب جدال کے یعنی آپس میں یہ سب فتنوں کے اور آویگا اور بعض اوقات سب ہیں نقول
ہیں کہ بیچ اون کے ایمان ہی ساتھ غفلت کی نقل کے سیاسی **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد
فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي والماشي فيها خير من الساعي من تشرف لها تستشرفه فمن وجد ملجأ او معاذا
فليعذ به متفق عليه وفي رواية لمسلم قال تكون فتنة النائم فيها خير من اليقظان واليقظان فيها خير من القائم والقائم
فيها خير من الساعي فمن وجد ملجأ او معاذا فليستعذ به اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ پیدا ہونگے
فتنے یعنے بلائیں پے در پے اور ہیں بیٹھنے والا اون فتنوں میں بہتر ہوگا کھڑے ہونے والے سے ف یعنی جو کہ سنتا ہی سنتا ہی پھر کو نہیں دیکھتا اور سنتا اوسکو بہ نسبت
ہوگا کھڑے ہونے والے کے پس نزدیک ہوگا اوسکو دیکھنے کی طرف اور ممکن ہے کہ ہو اوسکی بیٹھنے والی ہی ثابت ہونے والا مکان میں غیر متحرک
فتنہ کا کہ واقع ہووے اور کھڑا ہونے والا ہو کہ ایک طرح کا باعث ہو پیچ اسکے لیکن ترجمہ کہتے ہیں یعنی اپنی مکان پر اوس حالت میں
بہتر ہی چلنے والی یعنی جانیوالی ہی طرف اوس فتنہ کی اور جانیوالا طرف اوس فتنہ کی بہتر ہوگا دوڑنیوالی اور جلدی چلنے والی ہی طرف اوسکی پیادہ یا سوار جو شخص کہ
جہانکی گا طرف اوسکی کھینچ لیگا وہ فتنہ اسکو طرف اپنی ف یعنی جہانکنا اور نزدیک ہونا طرف اوسکی موجب پڑنے کا ہوگا اوسمیں پس خلاصی اور نجات اوسکی شر
نہیں ہی مگر بیچ دوری کے اوس سے ترجمہ پس جو شخص پاوے جگہ پناہ کی یا جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والا کہ خلاصی پاوے فتنوں سے بسبب اوسکی طرف اوسکی
بسبب پناہ پکڑنے کی ساتھ اوسکی پس چاہیے کہ پناہ پکڑے ساتھ اوسکی ف یعنی جگہ پناہ کی یا شخص پناہ دینے والی کی یا ساتھ اوسکے کہ مذکور ہوئی کہ ملجأ او
معاذا یعنی پس چاہیے کہ جاوے طرف اون دونوں کی نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہوگا فتنہ کہ سونے والا
اوس فتنہ میں بہتر ہوگا جاگنے والی سے اور یعنی خبر نہیں اوسکی بہتری جاگنے والی ہی ف اور غافل ہو سونے والا بیچ حکم کے اگر چہ جاگتا پس مراد جاگنے سے بھی جاننا ہو
کہ یہ کہ جو بیٹھا ہوا ایسا یا کہ ترجمہ اور جاگنا کہ لیٹا یا بیٹھا ہو بہتری کھڑے ہوئے والی اوس میں بہتری ہی کہ کھڑے ہونیوالی سے ف مراد ہے یہاں معنی پہلے
یعنے چلنے کی ہی یعنی یعنی وہ تہائی طرف معنی کی اور جو کچھ کہ اسمیں ہی دوڑنا اور شتابی کرنا اور کوشش کرنا ہیں ہاں معنی اخیر مراد ہونگی ترجمہ پس جو شخص کہ پاوے جگہ بچاؤکی

بادشاہ کی بہر جاتی ہیں کہ پناہ پکڑی ساتھ اوسکی **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہا ستکون فتن الا ثم تکون
فتنۃ القاعد فیہا خیر من الماشی فیہا والماشی فیہا خیر من الساعی الیہا الا فاذا وقعت فمن کان لہ ابل فلیلحق بابلہ ومن کان لہ
غنم فلیلحق بغنمہ ومن کانت لہ ارض فلیلحق بارضہ فقال رجل یا رسول اللہ ارایت من لم تکن لہ ابل ولا غنم ولا ارض
قال یعمد الی سیفہ فیدق علی حدہ بحجر ثم لینج ان استطاع النجاء اللہم ہل بلغت ثلثا فقال رجل یا رسول اللہ ارایت
ان اکرہت حتی ینطلق بی الی احد الصفین فضربنی رجل بسیفہ او یجیء سہم فیقتلنی قال یبوء باثمہ واثمک ویکون من اصحاب
النار رواہ مسلم اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگے فتنے بہت آگاہ ہو
پھر پایا جاویگا اون فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سے بیٹھا اوس میں بہتر ہوگا چلنے والے سے اوس میں اور چلنے والا اوس میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے
طرف اوسکی آگاہ ہو پس جس وقت کہ واقع ہو وہ فتنہ پس جس شخص کے ہوں اونٹ پاس اوسکی اونٹ یعنی جنگل میں پس چاہیے کہ ملے ساتھ اونٹوں اپنی کے اور جس شخص کی ہوں پاس
اوسکی بکریاں پس چاہیے کہ ملے ساتھ بکریوں اپنی کے اور جس شخص کی ہو پاس اوسکی زمین یعنی گانو و مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ ملے ساتھ زمین اپنی کے یعنی بھاگے
فتنہ سے اور تنہائی اختیار کرے اور اپنے نفس کے کام میں مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو کہ جس شخص کے نہیں ہوں اونٹ اور نہ بکریاں اور
نہ زمین کہ لاحق ہو ساتھ اونکی اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکی پاس پس کوٹے دہار
تیزی تلوار کی ساتھ پتھر کے **ف** یعنی توڑ ڈالے ہتیار اپنی تاکہ نہ جاوے طرف لڑائی کی اسلیے کہ مسلمان آپس میں لڑتے ہیں پھر لایق ہے کہ بھاگ جاوے اونکے درمیان سے پس نہ جانا چاہیے
تم نجہ پہر چاہیئے کہ جلدی بھاگے یعنی تاکہ نہ پہونچے اوسکو فتنہ اگر جلدی کر سکے **ف** جاننا چاہیے کہ اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اوس شخص کا
قائل ہے اسکا کہ قتال جائز نہیں ہے فتنہ میں کسی حال میں اور کہتا ہے کہ جب فرق مسلمانوں میں ہو آپس میں تو واجب ہے احتراز کرنا اوس سے اور گوشہ اختیار کرنا
پکڑنا اور کسیکی طرف داری نہ کرنی اور یہی مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہیں اور بعضی اور صحابہ کا بھی یہی ہے اور ابن عمر کہتے ہیں کہ قتال اگر چہ
ابتدا نہ کیا جاوے لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اوسکا لازم ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین یہ کہتے ہیں کہ واجب ہے مدد کرنی حق کی اور قتال کرنا ساتھ باغی کی اور اگر ایسا
نہ کریں تو ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگے اہل بغی اور دلیل اونکی یہ ہے یہ قول حق سبحانہ کا ہے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا آخر آیت تک ناطق ہے اسپر کہ جب قتال
کریں دو جماعت مسلمانوں کی تو صلح کرنی چاہیے درمیان اونکے اور اگر بغی کرے ایک اون دونوں جماعتوں میں سے دوسری پر تو قتال کرنا چاہیے ساتھ جماعت باغیہ کے تا پھرے
جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا فرمایا کہ تحقیق پہنچا دیں میں نے حکم تیری بندوں کو تین بار فرمایا یہ بات پس
کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھکو اگر جبر کیا جاوے میں یہانتک کہ لیجایا جاوے مجھکو طرف ایک صف کے دونوں صف قتال سے پس مارے مجھکو ایک شخص ساتھ
تلوار اپنی کے یا آوے مجھکو تیر پس مار ڈالے مجھکو یعنی پس کیا حکم ہے قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھریگا وہ قاتل ساتھ گناہ اپنی کی اور گناہ تیری کی **ف** یعنی جائیگا
دوزخ میں یا یہ کہ پھریگا ساتھ گناہ اپنی کی کہ یہ فعل کیا کہ تجھکو مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجھ پر ہوتا مراد یہی کہ اوسکی گردن
کا بیان ہے کہ گناہ کو مضاعف کرتا ہے اسبب ہے قتل کی اور دوسرے معنی یہ ہیں پھریگا ساتھ گناہ اپنی کی کہ پہلی کیا تھا اور تعرض و عداوت مسلمانوں کے سبب
قتل کرنے اور ساتھ گناہ مارنے تیرے کی کہ فساد ہوا اور سے جب کہ ہوگا وہ دوزخیوں میں سے نقل کیا مسلم نے **ف** اور اس سے سمجھا گیا کہ ہوگا مقتول جنتی
اور حضرت نے اسکو ذکر کیا اسلیے کہ اور سے یہی سمجھا جاتا ہے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یکون خیر
مال المسلم غنم یتبع بہا شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینہ من الفتن رواہ البخاری اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتھ جاوے اونکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہ گرنے قطرات مینہ کی **ف** یعنی چند بکریاں کہ ساتھ ہوں

پسار اور بانے سے بچنے کی جگہ نہ ملیگی جس شخص کو اوسمین پناہ ملے پناہ پکڑے اور جو اپنے مال ہی کے سبب سے بچا ہو تو چاہئے کہ اوسکو پناہ بنائے روایت کی اسکو بخاری اور مسلم نے یعنی اوس فتنے سے
بچنے کا مقام نہ ملیگا سوائے اونکے جو اپنے مال وغیرہ میں مشغول ہو **وعن** اسامة بن زيد قال أشرف النبي صلى الله عليه
وسلم على أطم من آطام المدينة فقال هل ترون ما أرى قالوا لا قال فإني لأرى الفتن تقع خلال بيوتكم كوقع المطر
متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوپر مکان بلند کے مدینہ کے مکانوں میں سے **ف** اطم جمع آطام کی ہے اور آطام کے معنی چوبارے
قلعہ اور مکان بلند کے اور آطام المدینہ سے مراد وہ مکانات ہیں جو مدینہ کے قلعے تھی کہ یہود وغیرہ وہاں رہتی تھی پس فرمایا کیا دیکھتے ہو تم جو کچھ میں دیکھتا ہوں اور ایک قلعہ ہے اون قلعوں میں سے
پھر نہیں پس فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں فتنوں کو کہ گرتے ہیں بیچ تمہارے گھروں کی مانند بوندوں مینہ کے
سے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اسکی پیشین گوئی فرمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اوسوقت کہ تھے وہ قلعہ پر قریب تھا فتنوں کا تا کہ خبر دیں وہ لوگوں کو پہلے
اوس کے جانیں وہ مقدمات انکے اور کریں اوس سے آفت کو آنحضرت کے سمجھ ہوئے **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلكة أمتي
على يدي غلمة من قريش رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاکت امت میری کی اوپر ہاتھوں کے ایک
نوجوانوں کے ہے قریش میں سے نقل کیا یہ بخاری نے **ف** لفظ ہلاکت کا ساتھ زبر دونوں کے معنی ہلاک کی اور امت سے مراد یہاں صحابہ اور اہل بیت ہیں اور غلمہ
ساتھ زیر غین کے جمع غلام کے بمعنی جوان کذا فی القاموس اور صراح میں ہے غلام بمعنی لڑکے کے اور اصل غلم اور غلمة کا غلبہ شہوت ہے اور طیبی نے کہا کہ
اسکو ساتھ لفظ غلمہ کے تعبیر کیا کہ مراد ان سے ناپختہ کار اور نادان لوگ ہیں جیسے کہ قتل کیا ان لوگوں نے عثمان اور علی اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور پسند کیا اون کے ملک اور
لونڈی ہونا اور ظالم ہونا اور صحیح البخاری میں ہے کہ ابو ہریرہ نے بیان کئے اونکو ساتھ اسماء اور قبائل انکے تو کرتے تھے تمنا کہ نہ دیکھیں یہ زمانہ جیسے کہ سنہ ساٹھ کی اور ولایت یزید بن معاویہ
اور عبداللہ بن زیاد اور مانند انکی اور انکے بیٹے خدا لعنت کرے انکو سوائے قتل اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہنگامہ کیا حرم کا اور مارا اچھے مہاجرین
اور انصار کا اور ہوا حجاج جو کہ امیر الامراء عبدالملک بن مروان کا تھا اور سلیمان بن عبدالملک اور اولاد اونکی جو کہ خونریزیاں کیں اور مال لیے جیسا کہ مشہور ہے
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقارب الزمان ويقبض العلم وتظهر الفتن ويلقى الشح ويكثر الهرج قالوا
وما الهرج قال القتل متفق عليه اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہوگا آپس میں **ف** یعنی زمانہ
زمانہ کا قریب ہوگا قیامت کے اور احتمال ہے کہ مراد تقارب زمانہ سے بعض اہل زمانہ کا بعضوں سے نزدیک ہونا ہے مانند قرب کا
دوسرے کا اور احتمال ہے کہ چھوٹی ہونگی عمریں لوگوں کی آخر زمانہ میں اور احتمال یہ بھی ہے کہ کم ہونا برکت کی سبب سے کم ہوں اور یہ احتمال ہے کہ
مراد ہو اس سے جلدی گزرنا دونوں کا اور جلدی ہو جیسا کہ قریب ہے آپ نے فرمایا کہ دن اور راتوں کی جیسے اور حدیث میں آیا ہے آخر زمانہ میں مانند
مانند مہینے کی گذریگا اور مہینہ مانند ہفتے کے اور ہفتہ مانند روز کی **ت** اور اٹھایا جاویگا علم یعنی اٹھ جاوینگے علماء اور جاہل رہینگے
اور ظاہر ہونگے فتنے **ف** یعنی بخل قوی اور غالب ہوگا لوگوں کی دلوں پر اور اطاعت نہ کریں گے اور ڈالا جاویگا بخل
مال اور اعمال کے ساتھ یعنی بخیل لوگ ہونگے جب کہ وہ صفت موجود ہے جبلت انسان میں جسکو کہ بچاوے اللہ تعالیٰ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ومن يوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون **ت** اور بہت ہوگا ہرج عرض کیا صحابہ نے کیا ہے ہرج فرمایا حضرت نے قتل نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قاموس میں ہے
ہرج الناس کے معنی ہیں کہ واقع ہوئے لوگ اختلاط اور قتل میں پس ہرج قتل خاص ہے کہ کہا لفظ سے اختلاط کی **وعنه**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يأتي على الناس يوم لا يدري القاتل فيم قتل ولا
المقتول فيم قتل فقيل كيف يكون ذلك قال الهرج القاتل والمقتول في النار رواه مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں جائیگی یہ دنیا یہانتک کہ آویگا آدمیوں پر ایک دن یعنی ایک روز علیکم ایسا کہ نہیں معلوم ہوگی کسی کو اور نہ جانیگا قاتل کہ کسواسطے قتل کیا ہے مقتول کو آیا جائز تھا اوسکو قتل کرنا یا نہیں اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی جان لی گئی یا مال لوٹا گیا کہ کسواسطے قتل کیا گیا **ف** یعنی سبب سے بیتمیزی اور بیشرعی کے حال ایسا ہو جائیگا کہ قتال کرینگے اور تمیز و تشخیص نہ کرینگے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون چنانچہ یہ دونوں قسمیں ہمارے زمانہ میں پائی جاتی ہیں پس کہا گیا کسطرح ہوگا یعنی کیا سبب ہوگا اسطرح کی قتل کے واقع ہونیکا کہ نہیں جانیگا قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج **ف** یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث قتل مجہول کا ہو یعنی یہ کہ سبب اسکا دور ہو جوش و حرص سے معلوم نہیں کہ کاہے کو مارنیوالا اور مارا گیا دونوں آگ کی میں قتل کی بیسلمانی **ف** یعنی مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخی ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ مارے اور جو بعض قصد کرنیوالا او سیر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہے یہ حکم مقید ہے حال کے زمانوں تمیز کی ہی یا اگر بسبب شبہ یا خطا کے اجتہاد اور تحری صواب میں اگرچہ واقع میں صواب نہ ہوگا ایسا ہوگا واللہ اعلم اور یہ جو لیس بھی کہ صحیح و مشہور ہے کہ جو کوئی نیت کرے نیکی کی اور اصرار کرے نیت پر ہوگا گناہ اگرچہ نہ کرے اوسکو اور نہ بولے اوسکو **وعن** معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الھرج کھجرۃ الی رواہ مسلم اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب عبادت کا بیچ فساد کے یعنی اختلاط اوسکی وقت زمانہ فتنہ کے اور وقت قتال کے درمیان مسلمانوں کے مانند ثواب ہجرت کے طرف میری ہے **ف** یعنی جیسا کہ کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کے ہجرت کی [illegible] ہجرت کرکے شرف صحبت آنحضرت سے مشرف ہوکر ثواب پایا ویسے ہی اوس شخص کو بھی وقت فتنہ و فساد کے [illegible] عبادت الہی میں مشغول ہوکر ثواب پاوے **وعن** الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہم نے طرف اونکی اوس چیز کی کہ پیش آتی ہم کو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پر پس تحقیق نہیں آویگا تم کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکے آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے **ف** پس کیا باقی ہو تم شاید کہ بعد اوسکے اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو یہانتک کہ موت آوے یہانتک کہ ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی موت آجاوے سنا ہے میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس حدیث پر اشکال لازم آتی ہے کہ زمانہ عمر بن عبدالعزیز کا اور حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہے پس وہ بدتر کیونکر نہیں بلکہ بہتر ہی اور بعض نے [illegible] کیا کہ فیصلہ اور جواب حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہی یا مراد اس زمانوں سے ہی کہ مانند حجاج کے ہیں [illegible] اور زمانہ عیسی و مہدی کا مستثنی ہی [illegible] اسکا اور تعلیم و ترغیب صبر ہی [illegible] کسی جگہ شی کو [illegible] ہوتی جاتی ہی [illegible] منقول ہی [illegible] **الفصل**

الثانی **عن** حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ رواہ ابوداود کہا حذیفہ نے قسم ہے خدا کی نہیں جانتا میں کہ بھول گئے یاران میرے یا بھولتے ہیں [illegible] قسم خدا کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا **ف** یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کے کہ نکالے حکم [illegible]

اوس کا باعث امیر عالم کی ہے کہ باعث ہو قتل عثمان کا عام ہوئی فتنہ کا دروازہ کھل گیا اور پے درپے فتنہ ہونے لگے یہاں تک کہ جو ایک فتنے کے بعد لڑائی کی تمیز کو اور زیادہ کو مٹا کر جہاں تک
ذکر کیا اوس کو واسطے ہمارے سائے تمام اوس کی کی اور تمام اوس کی کی اور قتل کیا اوس کی کہ **ف** ظاہر تر قید نہیں کی اوس کی مگر لکھا کہ اجتماع استعداد اوسکا باعث ہوتا ہے فتنہ کا اور آ
ہونی امر کا اکثر ہوتا ہے اور اگر کیسے ہوں فی الحقیقت نہیں کہتی **وعن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما اخاف على امتي الائمة
المضلين واذا وضع السيف في امتي لم يرفع عنهم الى يوم القيمة رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہیں کہ میں ڈرتا ہوں اوپر امت اپنی کے سرداروں گمراہ کرنے والوں سے **ف** یعنی لوگوں کو سبب گمراہی اپنی کے یہ لئے کہ ضرر اونکی گمراہی کا اکثر اور بڑا
اور سب گمراہی سے ہے اور جب کہ رکھی جاویگی تلوار امت میں یعنی قتل واقع ہوگا نہ اوٹھائی جاویگی اون سے قیامت تک نقل کیا ابو داود اور ترمذی نے **ف ع**
یعنی کبھی نہیں موقوف ہوگی اور مصداق اس خبر کا واقعہ امیر المؤمنین عثمانؓ کا ہے کہ اول یہی قتل واقع ہوا اسلام میں بعد اس کے باہمی جنگ اور بموجب خبر صادق
کی روز قیامت تک ہمیشہ رہیگا اور واقع ہے اس امر کی اور ائمہ کہتی ہیں پیشوا اور رئیس قوم کو اور اوسکو کہ بلاوے لوگونکو طرف قول کی یا فعل یا اعتقاد کی **وعن** سفينة
قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الخلافة ثلثون سنة ثم تكون ملكا ثم يقول سفينة امسك خلافة ابي بكر
سنتين وخلافة عمر عشرة وعثمان اثنتي عشرة وعلي ستة رواه احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہے سفینہ سے کہا اوسنے
سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی خلافت یعنی خلافت حق پسندیدہ اللہ اور رسول کی کہ موافق سنت اور اتباع طریقہ حق کے ہوا کامل ہے تیس
برس پھر ہوگی بادشاہی کہ خلافت بعد تیس برس کے بادشاہت ہے **ف ع** ترجمہ حضرت شیخ کی ہے بعض لفظ ملکا کی حضور ہی ہے یعنی گزندہ کرو لوگ کہ گزندہ ستم او کی ہے
اس میں اس طرح عدالت اور دین پرستی کی جیسے کہ چاہیے تھا ہوگا اگرچہ اطلاق اس نام کا اوپر ہر ایک کی خلافت کے غیر حقیقی ہو [illegible] ہے لیکن حقیقت
خلافت کی آنحضرتؐ نے اوسی کی طرف اشارہ کیا ہے یہاں بھی سے حاکہ خلافت خلفاء اربعہ کی ہے اور ملکا کو امیر المؤمنین کہہ [illegible] کہ امیر عالم ہیں اور ان پر احکام
ظاہر ہیں ان پر عقائد میں ہے کہ اس حدیث کی [illegible] ہوتی ہے کہ اہل حل و عقد متفق تھے خلافت خلفاء عباسیہ پر اور بعضے امویہ کی مثل عمر بن عبد العزیز کے جواب یہ ہے کہ شاید مراد
کہ خلافت کاملہ جس میں کہ مخالفت حق کی نہیں ہوگی اور بعد اوسکے کبھی ہوگی اور کبھی نہیں ہوگی اور جاننا چاہیے کہ مرتبہ پہلی اوس سے حضرت معاویہ پھر یزید اور اس کا
بیٹا پھر عبد الملک پھر ہشام بن عبد الملک پھر ولید پھر سلیمان پھر عمر بن عبد العزیز پھر یزید بن عبد الملک پھر ولید بن یزید پھر یزید بن ولید پھر مروان بن محمد پھر منتقل ہوئی
خلافت طرف اولاد عباس کے **ت** پھر کہتا ہے **ف ع** یعنی ہوئی آنحضرتؐ کے [illegible] پیشگوئی اور یہ بات عاقل جانتا ہے کہ علی بھائی حساب ہی سے **ت** کہ حساب
کروا ہو اور دو برس خلافت ابو بکرؓ کو دس برس خلافت عمرؓ کو اور بارہ برس خلافت عثمانؓ کو اور چھ برس خلافت علیؓ کو چھ برس کی [illegible] اور ترمذی اور ابو داود نے **ف ع**
یہ حساب تقریبی ہی یعنی کہا ہے اور تحقیق یہ ہے کہ خلافت صدیقؓ کی دو برس اور کچھ مہینے تھی اور بعض نے کہا ہے جیسا کہ جامع الاصول میں ہے کہ دو برس چار مہینے اور خلافت حضرت عمرؓ کی دس برس اور چھ مہینے
خلافت حضرت عثمانؓ کی بارہ برس چند روز کم اور خلافت حضرت علیؓ کی چار برس اور نو مہینے اس حساب سے خلافت چاروں خلفاء کی اوتیس برس اور سات مہینے ہوئی تمام ہوئی بقیہ
پانچ مہینے جو اول ہیں بعض نے امام حسنؓ کی خلافت اور کہتے ہیں خلفاء راشدین **وعن** حذيفة قال قلت يا رسول الله ايكون بعد هذا الخير شر
كما كان قبله شر قال نعم قلت فما العصمة قال السيف قلت وهل بعد السيف بقية قال نعم تكون امارة على اقذاء وهدنة على
دخن قلت ثم ماذا قال ثم ينشأ دعاة الضلال فان كان لله في الارض خليفة جلد ظهرك واخذ مالك فاطعه والا فمت وانت
عاض على جذل شجرة قلت ثم ماذا قال ثم يخرج الدجال بعد ذلك معه نهر ونار فمن وقع في ناره وجب اجره وحط وزره ومن وقع
في نهره وجب وزره وحط اجره قال قلت ثم ماذا قال ثم ينتج المهر فلا يركب حتى تقوم الساعة وفي رواية قال هدنة على دخن وجماعة
على اقذاء قلت يا رسول الله الهدنة على الدخن ما هي قال لا ترجع قلوب اقوام على الذي كانت عليه قلت هل بعد هذا الخير

ثم قال فتنة عمياء صماء عليها دعاة على ابواب النار فان مت يا حذيفة وانت عاض على جذل خير لك من ان تتبع احدا منهم
رواه ابو داؤد اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوگی بعد اس خیر کے شر یعنی اسلام کے بعد کفر ہوگا جیسے کہ تھی پہلے اسلام کے شر یعنی کفر فرمایا ہاں
ہوگی بعد اسلام کے شر کہا میں نے کیا طریق ہے بچاؤ کا اوس شر سے فرمایا تلوار ف یعنی حاصل کا بچاؤ اوس سے سبب قتال کے ملک کی یا طرف ہوگا یعنی کا ان لوگوں کی
ساتھ تلوار کی کہا قتادہ نے کہ مراد اوس جماعت سے وہ لوگ ہیں جو مرتد ہو گئے بعد وفات آنحضرت کے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ت کہا میں نے کیا باقی رہیں گے
اہل اسلام بعد قتال اور لڑائی کی کافروں کے اور صلاحیت کہ ہیں گے ... کی لوگ امارت اور امانت کے اور جمع اور شروع ہو لوگوں کی اوپر فرمایا ہاں ہوگی امارت یعنی حکومت
اور سلطنت اوپر ... ف ... اقذاء جمع قذی کی ہے اور قذی جمع قذاة کی اور قذاة کہتے ہیں ... کو جو پڑتی ہے آنکھ میں یا پانی میں یعنی ...
اجتماع لوگوں کا امیر پر ساتھ کراہیت اور فساد اور انکار دل کے ہوگا نہ ساتھ خوشی اور رضا اور صفائی باطن کے جیسے ... آنکھ میں ... وغیرہ ... ظاہر ہوتا
اچھا معلوم نہیں ہوتا ہے ... قاضی ... ت ... کی صلح ... ف ... ساتھ
... صلح ... یعنی ... ساتھ ... جیسے ... گدلا اور ...
یہ حکم تاکید پہلی جملہ کی ہے اور ... حضرت ... سے ساتھ ... اور ... امارت ... معلوم ہوا کہ
... حضرت حسن ... خلیفہ ... کیا ہوگا فرمایا کہ پھر پیدا ہوں گے بلانے والے طرف گمراہی کے ف
یعنی ایک جماعت پیدا ہوگی ... طرف بدعات اور گناہوں کے ت ... خلیفہ زمین میں یعنی ... اگر ... صفت
... ساری ... اور ... اطاعت ... یعنی جب تک کہ خلاف حکم خدا اور رسول کے
حکم ... اور اگر نہ ہو خلیفہ ... ف یعنی گوشہ پکڑ لوگوں سے اور گذر ... کی جنگلوں
میں ... اور قناعت ... کی ... متعلق ... طاعت ... اگر ...
... بعضے نسخوں میں ... کی قسمت ... یعنی اگر ایسا نہ ہو تو ...
درخت ... کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر نکلے گا دجال یعنی ... اور ... اسی طرح کہا
ساتھ ... پانی کی اور آگ ف یعنی خندق آگ کی ... ہوگی ... پانی
حقیقت ... ہوگا اور آگ ... حضرت شیخ نے ... ظاہر ... حقیقت ... احتمال ... اور ... ت پس جو
کوئی پڑا ... آگ میں ف یعنی ... دجال ... اوس کی طرف ...
وہ آگ حقیقت ... ت ثابت ہوا اجر اوسکا ف یعنے بسبب ... اوس کی ... اور اتارا گیا بوجھ
پہلے گناہ ... ت ... ف یعنی بسبب ... اوسکی ... اور ... نیا اور ...
اوسکی ... بوجھ گناہ ... اور اوتار اگیا ثواب اوسکا یعنی باطل ... سکات کہا حذیفہ نے کہا میں نے پھر کیا ہوگا فرمایا پھر جنا جاویگا بچہ
گھوڑے کا پس سواری نہیں ہوگی ... قیامت ف ... صیغہ مجہول ... اور کہا ... تولید
یعنے جننا ... کی ... جیسے ... اور ... کی یعنی بچہ
اور ... کی ... قابل ... ہونا اور مراد ... عیسیٰ علیہ السلام کا
ہی ... روز قیامت تک ... سبب ... اور ... لڑائی کی ... کہ بعد نکلنے دجال کے آئی قیامت

زمانہ دراز نہیں ہونیکا قلیل ہوگا یعنی جو سوفت ہی قیامت ہے جیکی بقدر زمانہ پیدا ہونی مچھری کی تا ہو گئی وقت نہایت جلدی کی ہے پھر قیامت ہی تھا اور یہ قول
ہی بیان ہوا اور حدیثوں کی کہ اسی باب میں آئی ہیں ت اور ایک روایت میں یہ ہے ایک یوں آیا ہے علی اقذاء اور یوں آیا ہی کہ فرمایا صلح ہوگی یہاں لوگوں کی بعضے ہیں
بنسبت ظاہر و باطن کے اور احتمال ہو گا کہ صاف نہ ہو ویں دل کے کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا پہلے فرمایا اوسکے کیا معنی ہیں فرمایا نہ رجوع کرینگے دل قوم
کے اوپر اوس حال صاف کے کہ تھے دل اس حال پر یعنی نہیں ہونگے دل اونکے صاف کینہ و بغض سے جیسا کہ تھی صفائی پہلی اس بیج کے سابق زمانہ اسلام کی
تھی بلکہ اونکی کدورت کی ہی ت کہا میں نے کیا بعد اس خیر کی کہ ملی ہوئی ہی ساتھ شر کے اور بعد اس صلح بانفاق کی اور شر ہوگی فرمایا ہاں بعد اوسکی شر ہوگی
وہ ایک فتنہ ہی اندھا اور بہرا ف یعنی لوگ اوس فتنہ میں حق کو نہ دیکھینگے اور نہ سنینگے اور نسبت اندھی آنکھ اور بہری کان کی طرف فتنہ کی مجازا ہی اور حقیقت
میں لوگ ہی اندھے بہرے ہوجائینگے اوس فتنہ کے وقت میں ت اوس فتنہ پر پہونچے بلانے والے ف یعنی ایک جماعت ظاہر ہوگی اوس فتنہ کی برپا کرنی پر اور باعث ہوگی لوگوں کی طرف قبول
کرنے ان کی کی ت گمراہی پر کے کھڑی ہوں پر دروازوں دوزخ کی بلاتی ہیں خلق کو طرف اپنی سو جو ان کی بات مانے گا ان کو دوزخ میں ڈالینگے پس اگر مرے تو اے حذیفہ اوس حال میں کہ
لازم کرنیوالا ہو جڑ درخت کی بہتر ہی تیری لیے اس سے کہ پیروی کرے تو کسی کی ان میں سے نقل کیا یہ ابو داود نے وعن ابی ذر قال کنت ردیفا خلف رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما علی حمار فلما جاوزنا بیوت المدینۃ قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ جوع تقوم عن
فراشک ولا تبلغ مسجدک حتی یجہدک الجوع قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تعفف یا ابا ذر قال کیف بک یا ابا ذر اذا کان
بالمدینۃ موت یبلغ البیت العبد حتی انہ یباع القبر بالعبد قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تصبر یا ابا ذر قال کیف بک
یا ابا ذر اذا کان بالمدینۃ قتل تغمر الدماء احجار الزیت قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال تاتی من انت منہ قال قلت والبس السلاح قال
شارکت القوم اذا قلت فکیف اصنع یا رسول اللہ قال ان خشیت ان یبہرک شعاع السیف فالق ناحیۃ ثوبک علی وجہک لیبوء باثمک
واثمہ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی ذر سے کہا ابو ذر نے تہا میں پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک دن گدہے پر ف یعنی اوس پر سوار تہا
اور یہ حال آنحضرت کی سواری کا اور کمال فروتنی کی حضرت سے اور اوس سے مطلب سختی اور تواضع کی کی ت پس جبکہ آگے بڑہے ہم مدینہ کے گھروں سے فرمایا کیا حال
ہوگا تیرا ای ابو ذر جبکہ ہوگی مدینہ میں بھوک یعنی خاص مدینہ میں یا قحط عام ہوگا تو اوٹھیگا اپنی بچھونے سے اور نہ پہونچ سکیگا اپنی مسجد کو یہاں تک کہ مشقت میں ڈالیگی تجکو بھوک
ف یعنی بسبب بھوک کی ایسا ہو جائیگا کہ بغیر مشقت تمام کی مسجد تک نہیں پہنچ سکیگا نماز کی لیے ت کہا ابو ذر نے کہا میں نے اللہ اور رسول اوس کا دانا
ہی ہیں اوسکی یعنی میں نہیں جانتا کہ کیا کرونگا جو کچھ فرمائیں سو کروں فرمایا پارسائی کر ای ابو ذر ف یعنی صلاح و تقوی کر اور صبر کر بھوک کی ایذا پر اور باز
رکہ اپنی تئیں حرام سے اور شبہ سے اور سوال کرنے سے مخلوق سے اور طمع سے کہ وہ ذلت ہے آگے مخلوق کی ت فرمایا کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جب وقت ہو
مدینہ میں موت یعنی بسبب قحط کی یا وبا کی بہت لوگ مر جائینگے تو قیمت غلام کو ف مراد گہر سے قبر ہی یعنی پہنچیگی قیمت جگہ ایک قبر کی قیمت غلام کو یعنی اسکے
لوگ بہت مرینگے جگہ قبر کی لوگوں کو مشکل سے ہاتھ لگیگی اور اوس میں تنگی اس حد کو پہنچیگی کہ جگہ ایک قبر کی قیمت ایک غلام کی ہاتھ لگیگی چنانچہ واضح کر دیا
اسکو کہ موت یہاں تک پہنچ جاوی گی کہ جگہ قبر کی قیمت غلام کو کہا ابو ذر نے کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی میں نہیں جانتا میں کیا کروں فرمایا
آنحضرت نے صبر کر ای ابو ذر ف لفظ تصبر ساتھ تشدید ب کے منصوب ہے بنا بر نقل ہی اور ایک نسخہ میں تصبر ہی بصیغہ مضارع کا کہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی صبر کر بلا پر اور ترک
نہ کر ناصبوری اور ضجر نہ ہو ت پھر فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہوگا تیرا ای ابو ذر جس وقت ہوگا مدینہ میں قتل کہ ڈہانک لیگا خون احجار الزیت کو
ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہے حرہ میں شہر مدینہ کی کہ اوس میں پتھر سیاہ ہیں گویا اوپر تیل کے ملا ہی اور یہ خبر دی آنحضرت نے واقعہ حرہ کی اور وہ نہایت
واقعہ ہی کہ بانی اوسکا یزید تہا کہ اوس زمانہ میں ہوا اور وقوع اوسکا بیچ زمانہ وقت فساد یزید بن معاویہ کی ہی کہ بعد

واقعہ قتل امام حسینؓ کی بعد یزید نے لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور بہت سے اصحاب اور اہل مدینہ کو قتل کیا اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا
اور اور بہت خرابیاں کیں کہ نہیں سکتے اور بعد اوسکے ایک بیٹی کی بیٹی لشکر کو بھیجا اور اوسی کا ال تشبیہ احسن ہے موت ہے کہا ابو ذر نے کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا
دانا تر ہے فرمایا آنحضرت نے صبر کر تو اوسکی یا کہا تو صبر کر ف یعنی پس جاتا تو اوسکی پاس کوئی اور نکالے تو اوسکی پاس سے یعنی جاتا تو دیکھ کس بات ہے پس نہ جاتا
یعنی بہت بہتر یہی ہے کہ تاقی رہی کہ دار یہی کہ جاتا تو پچھی ارض اوقات کے پاس اپنی کہ جس جگہ یعنی کہ آپ طیبہ کی صبر کر یعنی بالمعروف کہ جسکا تابع ہی ہو اور تیلا
اور بہ نسبت بہت سا تو قول ابی ذرکی ت کہا میں نے اور پہنچ میں جو تیار اپنی وقت میں بڑھ تجھ فتنہ انگیزی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تو شریک قوم
ف یعنی بہت یار ہو کر لوگ امانت دار ہوگا گناہ میں فتنہ انگیزی میں یعنی ہتھیار پہننا اور رہنا اکثر ساتھ اور ارباب صلاح کی ساتھ اور انکا میں صلاح کے
حاصل ہو تجھکو فلاح یہ حاصل کلام یعنی کا ہی لیکن اس پر شبہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہو اور سکو باز رہنا قتال سے اوسکی اور کہا میں نے
کہ قول حضرت کا اشارہ کرتے ہی تا کید زجر کی ہی خونریزی ہی ہے الا شر یعنی منع کرنا خصومت کا کہ حق خونریزی کا کوئی آجائے تمام ہوا قول ملک کا اور طیبی نے
بھی اسکو ذکر کیا ہی برقرار رکھا ہی اور صواب یہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر مرتب ہو اوپر اوسکے بخلاف اسکی کہ ہو مدد کافر مقابلہ مسلمین کی ساتھ جبکہ
دفع کرنا اوسکا جس طرح کہ ممکن ہو ت کہا میں نے کیس کیا کروں میں یا رسول اللہ فرمایا گھر میں تو گھس جا اور غالب ہو تیرے مقابلہ کی یعنی اگر کوئی چاہی کہ تجھکو مار ڈالے
اور تجھکو مارے تو ڈال آنکھوں کو اپنی کپڑا اپنا اپنی منہ پر ف یعنی منہ اپنا ڈھانپ لے اور تعرض قتل تاکہ نہ دیکھے تو اوسکو یعنی اوسی گھر میں پس اوس مجلس کی بعد
لڑائی نفس کی قتل کی یہی ہی کہ دل اسلام میں جنگ ہی اور جائز ہوگا ساتھ اوسکی لڑنا اور تابعدار ہو جانا ہے جیسا کہ اشارہ کیا طرف اوسکے ساتھ قول اپنی کی ت تاکہ پھیری تو قتل
ساتھ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیرا کی اور ساتھ گناہ اپنی کی کہ قتل کیے پہلے اوسکے ف یعنی ساتھ گناہوں اپنے کی اور جا اوس پر کہ واقعہ حرہ کا ہے تیسٹھ ہجری میں ہے
اور وفات ابی ذر کی بتیس ہجری میں بیچ آخر خلافت عثمانؓ کی ہوا ابو ذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا اسکی معلوم آنحضرت پر وقوع امر واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا بغیر تعیین
وقت اوسکی کی بس خبر دی آنحضرت نے اوسکی واقع ہونی کی ابو ذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کرنی اور ثابت رہنی کی اوسمیں با فرض محال اگر پائی اوسکی کی یا اوسکو
وقوع ہو اور روایت کیا مدینہ میں جو آتا ہی کہ مدینہ میں واقعہ ہوتا اور ابو ذر نے اوسکو پایا جیسا کہ عالم الرویا وغیرہ میں یا حال اسکا بھی یہی ہو اللہ اعلم وعن
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ
وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِي قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ
وَعَوَامَّهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَامْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ
الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن عمرو کیا حال ہوگا تیرا جس وقت
چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگوں کی ف حثالہ ساتھ پیش ح اور ث مثلثہ کی بھوسی کہتے ہیں جو کی اور جو چھانی اور غیرہ کی اور ناکارہ چیز کو ت خراب ہو جاویں گی وعدے انکی
عہد اونکے اور امانتیں اونکی ف یعنی نہ ہمیشہ کرینگے امانت اونکا اور اونکا استقامت کا کچھ ہوگا ہر ایک معاملہ میں عہد وضع پر اور وفا نہیں کرینگی اور خیانت کرینگی امانتوں میں
ت اور اختلاف کرینگی اپس میں پس ہونگی اس طرح اور داخل کیں آنحضرت نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں ف یعنی بیچ انگلیوں کی اپنی یہ اشارہ کیا ہی اختلاف کی
اس طرح ایک سے سرکی نزاع کرینگی ہونگی اور درپے ہلاکت کی ہونگی اور مختلط ہوگا امر دین انکا پس نہیں پہچانا جاویگا امین خائن سے اور نیک کار بد سے یعنی لیکن انگلیاں
انگلیوں میں ڈال کر بھی واسطی تصویر اجتماع اور الفت کے بھی ہوتی ہی جیسا کہ بیچ باب تحسین کے گذرا بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے کہ کہا اور آنحضرت نے
تشبیک کی ملاپ اور ملانی چیزوں کی بیچ ایک دوسری کی دونوں صورت میں نظر ہر یعنی کہا عبد اللہ نے پس کیا فرماتی ہیں آپ مجھکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانی تو ہونا
اوسکا حق اور چھوڑ دی تو اوس چیز کو کہ برا جانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رہ کہ اپنی تئیں عوام لوگوں سی ف یعنی لازم پکڑ محافظت کیا اور لوگوں کے

خیال بہت پڑتی ہے خصوصیت سے بیچ ترک کرنے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جب کہ بہت ہوں شریر اور ضعیف ہوں اہل حق ترجمہ اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ لازم پکڑ اپنی
گھر کو اور ہمیشہ رہ اپنی گھر میں اور باہر نہ نکل مگر بضرورت اور مضبوط رکھ اپنی زبان اپنی کو ف اور نگاہ رکھ بیچ احوال لوگوں کے تاکہ نہ جانے تو ان کو ترجمہ اور لے تو اس چیز کو کہ
جانتا ہے اور چھوڑ دے اس چیز کو کہ برا جانتا ہے اور لازم پکڑ تو کام نفس اپنے کا اور چھوڑ دے کام عوام کا نقل کیا اس کو ترمذی نے اور صحیح کہا اس کو ف جاننا چاہیے کہ خصوصیت سے
آنحضرت نے عبد اللہ بن عمرو کو ساتھ منع ہونے کے لوگوں میں بیچ ظاہر کے اور حکم کیا ان کو ساتھ تمدد اور اصلاح نفس اپنے کی خاصۃً اور منع فرمایا ان کو مشغول ہونے سے ساتھ احوال عام لوگوں کے
اور حکم کیا عبد اللہ کو باہر نہ نکلنے کا گھر سے طرف جنگل کے اور لازم پکڑنے کا گھر کا اس لیے کہ بالکل اس پر اشارہ کیا ہے ایک ساتھ اس چیز کی کہ لائق حال اس کی تھی اور اصلاح اس کی بیچ اس کے تھا
تھی اور مشہور تھا حال ان کا اور ایسا ہی جیسا کہ مرشد کیا کرتے ہیں حقیقت حال یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمرو جوانی میں نہایت عابد تھے کہ ہرگز افطار نہ کرتے اور رات کو سوتے نہیں اور
کیا عرض جیسا کہ ان کے باپ عمرو بن العاص نے آنحضرت کے پاس شکایت کی تب فرمایا آنحضرت نے مجاہدہ سے باز رکھا اور روزہ رکھنے میں ایک دن کا اور قیام تہائی رات کا
حکم فرمایا اور ان کا حال بھی ایسا ہی رہا باوجود ضرورت کے پس بحکم ضرورت وہ لائق فتنہ بیچ اپنی ذات کے ساتھ زہد اور عبادت کے متصل ہوتی اور جس وقت آنحضرت کا حال آتی
اور جیسا کہ فرمایا تھا مشغول کاروں میں دنیا اور ماں کی تربیت ہے کہ سو اسکے ہم میں نہ ہوتا کیونکہ جب میں خیر میں تمہارا شریک اس شر میں نہ ہوں ان باطن میں
اس سبب سے رابطہ محبت کا رکھتے تھے **وعن** ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ان بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل
المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا القاعد فيها خير من القائم والماشي فيها خير من الساعي
فكسروا فيها قسيكم وقطعوا فيها اوتاركم واضربوا بسيوفكم الحجارة فان دخل على احد منكم فليكن كخير ابني آدم رواه ابو داود
وفي رواية له ذكر الى قوله خير من الساعي ثم قالوا فما تأمرنا قال كونوا احلاس بيوتكم وفي رواية الترمذي ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال في الفتنة كسروا فيها قسيكم وقطعوا فيها اوتاركم والزموا فيها اجواف بيوتكم وكونوا كابن آدم وقال هذا حديث
صحيح غريب اور روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے نقل کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے آنے قیامت کے فتنے ہوں گے مانند
ٹکڑوں رات اندھیری کی یعنی شدت میں اور آنے میں متصل ہوں گے کہ صبح کرے گا مرد بیچ ان فتنوں کے مومن اور شام کرے گا کافر اور شام کرے گا مومن اور صبح کرے گا کافر
ف یعنی ساعت بساعت منقلب ہوں گے احوال اور افعال اور اقوال لوگوں کے کبھی باندھیں گے اور کبھی توڑیں گے کبھی امانتدار ہوں گے کبھی خائن کبھی سنت پر عمل کریں گے کبھی بدعت
کبھی سچ کہیں گے کبھی کافر وغیرہ ذلک بیٹھنے والا ان میں بہتر ہو گا کھڑے ہونے والے سے اور چلنے والا بہتر ہو گا دوڑنے والے سے ف یعنی جو کوئی کہ دور ہو گا بہتر ہو گا قرب اور نزدیکی
اور میاں اس کا پہلی فصل میں بیچ ہو چکا ہے پس جب کہ معلوم ہو ایسا ترجمہ توڑ ڈالو کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو ان میں چلے اپنی کمانوں کے ف یعنی نہ رہ سکو بیچ
ان کے یعنی نفع نہ اٹھاؤ ان سے اور سنگ سار کرو اپنی تلواروں کو پتھروں پر یعنی تیزی تلواروں کی دور کرو پس اگر داخل کیا جاوے یعنی کوئی
کسے پہنچنے کے لیے تم میں سے کسی پر تو ہو وے مانند بہتر دو بیٹوں آدم کے ف یعنی صبر کرے اور مقابلہ نہ کرے جیسا کہ ہابیل نے نہ کیا اور فرمایا قابیل کے
ترجمہ نقل کیا ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد کی میں ذکر کی گئی ہے حدیث قول ان کے خیر من الساعی تک ف یعنی ذکر کسروا فیہا الخ نہیں ہے بلکہ بعد اس کے
کی یہ عبارت ہے پھر کہا بعضے صحابہ نے پس کیا فرماتے ہیں آپ ہم کو اس وقت فرمایا حضرت نے کہ ہو تم ٹاٹ گھروں کے ف یعنی جیسے ٹاٹ ہمیشہ فرش کے
نیچے ہمیشہ بچھا رہتا ہے ایسے ہی تم بھی اپنی گھروں میں ہمیشہ رہنا باہر نہ نکلنا تاکہ شر و فتنہ ان کا تمہارے دین کو تباہ کرے ترجمہ ترمذی کی روایت میں
یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا بیچ مقدمہ فتنہ کی کہ توڑ ڈالو اس فتنہ میں کمانیں اپنی اور کاٹ ڈالو ان میں چلے اپنی کمانوں کے اور لازم پکڑو تا اندر گھروں کی
یعنی ہمیشہ گھروں میں رہنا تاکہ فتنہ میں شریک نہ ہو اور ہو جاؤ مانند بیٹے آدم کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح غریب ہے **وعن**
ام مالك البهزية قالت ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة فقربها قلت يا رسول الله من خير الناس فيها قال رجل

في ماشيته يؤدي حقها ويعبد ربه ورجل آخذ برأس فرسه يخيف العدو ويخوفونه رواه الترمذي اور روایت کی مالک نے
سے **ف** یہ حدیث ساتھ روایت ابو ہریرہ کی منسوب ہے طرف ہمارے امام کے ... تر جمہ کیا او سنے ... آنحضرت نے فتنہ کا ... **ف**
یعنے خبر دی کہ توقع اوسکا قریب ہے اور کہا طیبی نے یعنی بسبب ... او سکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کیا ہی کسی چیز کا ... اور کرتا ہی ... اسکا
... کرتا ہی اوسکو او سکی ... جب نہیں ... اور ... تھی جنکا ... رسول
کو ان لوگوں کا اور فتنہ کی ... فرمایا ... ہیں ... شخص ہے کہ ... سے ... کرتا ہی ... اور رہتے گے
کرتا ہی ... **ف** یعنی بموجب قول اللہ تعالیٰ کی فروالی اللہ ... اور قول ... الیہ یرجع الامر کلہ فاعبدہ وتوکل علیہ ... مبارک
بعامل عما تعملون ترجمہ ... وہ شخص ہے کہ پکڑا ... گھوڑی کا یعنی گھوڑی پر سوار ہو کر ... ڈرا تا ہی دشمنان دین کو یعنی کافروں کو
اور ڈرتے ہیں ... **ف** یعنی فتنہ اور قتال مسلمانوں کی ... کیا کفار کی طرف ... ہیں جس سے
بچا فتنہ ... **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتنة تستنظف العرب
قتلاها في النار اللسان فيها أشد من وقع السيف رواه الترمذي وابن ماجه اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے ... ہی کہ پیدا ہو فتنہ ... عرب کو ... مقتول ... آگ میں ... زبان ... اوس فتنہ میں یعنی ... اور
... سخت ... مارنی تلوار کی ... **ف** مراد فتنہ سے ... مال ... اور ... اوسمیں ...
... **وعن** ابي هريرة أن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ستكون فتنة صماء بكماء عمياء من أشرف لها استشرفت له وإشراف اللسان فيها كوقوع السيف رواه
أبو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ ... **ف** یعنی باعتبار لوگوں ... کے
... نہیں ... جگہ ... کی ... نہیں ... حق ...
سننے کی ... امر بالمعروف و نہی عن المنکر ... کلام کریگا ... اور ... ترجمہ ...
اور ... **ف** یعنی ...
بلکہ ... اوس ... کہا گیا ہے **بیت** جراحات السنان لها التئام ولا يلتام ما جرح اللسان ... سخت ... تلوار کی ہی
وعن عبد الله بن عمر قال كنا قعودا عند النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الفتن فأكثر في ذكرها حتى ذكر فتنة الأحلاس
فقال قائل وما فتنة الأحلاس قال هي هرب وحرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمي رجل من أهل بيتي يزعم أنه مني
وليس مني إنما أوليائي المتقون ثم يصطلح الناس على رجل كورك على ضلع ثم فتنة الدهيماء لا تدع أحدا من هذه الأمة
إلا لطمته لطمة فإذا قيل انقضت تمادت يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا حتى يصير الناس إلى فسطاطين فسطاط
إيمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق لا إيمان فيه فإذا كان ذاكم فانتظروا الدجال من يومه أو من غده رواه أبو داود
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا ... ہم بیٹھے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ... فتنوں کا یعنی ... اخیر زمانہ میں ... کیا ذکر
فتنوں کا ... فتنہ احلاس کا **ف** ... فتنہ احلاس ... ساتھ ... کی ... کہ ... کوئی ...
... اوسکو ... ہمیشہ ... رہتا ہی ... فتنہ کو ... بڑا ...

یا شاؤ کیا اونکی طرف کہ تسبیحات کہوں نہ بہار جاتی ہیں یعنی ہیں فتنہ میں الگ رہیں لوگ گھر ونکو اور گوشہ نشینی اختیار کریں ترجمہ پہلا یا گیا یعنی حالی الی کیا تھی

احلاس یعنی کیا حال کا ہے اور کیسا ہی فرمایا وہ بھاگنا ہے یعنی بھاگنا کا ہے بعض نے کہا بسبب عداوت کے اور لڑائی آپس کے ولیکن مال اونکا بغیر استحقاق کے

پھر فتنہ سرا کا **ف ع** لفظ فتنہ احلاس ماخوذ ہے حلس سے اور حلس کمبل کو کہتے ہیں فرمایا کہ فتنہ احلاس وجہ اسکی یہ کہ فتنہ سرا کا ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ

ہی کہ علامت ہے فتنہ الاحلاس یعنی جو کہ کیا فتنہ سرا کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سرا کی یہ ہے کہ سبب اسکی ہونی کا کثرت نعمت و خوشی اور مسرت ہے گویا ایسا وقوع ہوا

ہو سکا و شمال کی یہ گا و شمال جس کی یہ بیان کیا اور سکو ترجمہ پھر فتنہ اٹھیگا ایسا ہوگا یعنی دونوں میں ایک شخص ہے کہ سمجھا جاتا ہے کہ میرا ہے اور نہیں ہوگا یعنی فتنہ انگیز وہ ہوگا کمان

کرے گا وہ شخص کہ وہ میرے اہل بیت میں سے ہے اور نہیں ہے اگرچہ سب بیان نہیں گا **ف ع** یعنی میرا اہل بیت ہی فعل میں یعنی اگر وہ میرا اہل

نعل میں ہونے سے مبارک یا فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالی کا ہے انہ لیس من اہلک یعنی نہیں وہ میرے دوستوں میں سے حقیقت میں اور دوست میرے اسکا قول حضرت کا ترجمہ

نہیں ہیں دوست میرے مگر پرہیزگار ہیں پھر بعد اس فتنہ کی صلح ہوگی لوگوں کی اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولے کی اوپر پسلی کی **ف ع** یعنی استقامت نہ ہوگی

احوال اوسکا انتظام نہ ہوگا ایسے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہیں ہوتا اور ساتھ اوسکی مرتب نہیں ہوتا یعنی معاملات اسکی نہیں ہوگا بسبب قلت علم اور خفت عقل کے

پس نہیں واقع ہوگا اور اسکی موقع پر جیسا کہ واقع ہوتا ہے کولا پسلی پر غیر موقع ہی کی ترجمہ پھر فتنہ دہیماء **ف ع** یہاں مراد لفظ فتنہ کی ہی دونوں اسیر

ہیں یہ تعداد بسبب ساتھ پلی کی اور دہیما ساتھ پیش دال اور زبر ہے کی تصغیر دہما کی یعنی سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر واسطے تعظیم کے بعضوں نے کہا کہ دہیما

والوں سیاہ بیعت حادثہ کی اور دائم سیاہ اور اندھیری ترجمہ نہیں چھوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت میں سے مگر کہ طمانچہ مارے گا اوسکو طمانچہ یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا

سب لوگونکو پہنچیگا یعنی کہا جاویگا یعنی جب گمان کریگی کہ یہ فتنہ تمام ہوا مدت دراز پیدا کریگا یعنی تمام نہ ہوگا یہ فتنہ دور ہوگا دراز ہو جاوےگا

صبح کریگا شخص ایمان میں یعنی سبب دراز ہو جانی اوسکی کی خون آبرو اور مال بھائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی کی چیزوں کو

اور ہمیشہ رہیگا وہ یہانتک کہ ہو جاوینگے لوگ طرف دو خیموں کی **ف ع** یعنی دو فرقوں کی اور بعضوں نے کہا دو شہروں کی اور فسطاط ساتھ پیش اور زیر ف کی اصل میں

خیمہ کو کہتے ہیں پھر جیسا کہ کوئی گھر ہو اور وہ حال کہ سبب ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا نہیں ہوگا نفاق اوسمیں یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا نہیں ایمان ہوگا

اوسمیں **ف ع** یعنی اصلا یا کمال ایمان کا بسبب اعمال منافقین کے مانند خیانت اور کذب اور وعدہ شکنی وغیرہ کی ترجمہ جب ہوویں یہ انتظار کرو دجال کی اوس دن

یا اوسکی اگلی دن نکلنے کی یا دوسرے دن **ف ع** یہ بیان ہی اسکا کہ فسطاط خیمہ سے مراد شہر اوسمیں ہونگی کہ امام مہدی بیت المقدس میں رہیں گے اور اوسکو دجال گھیرینگے

حضرت عیسیٰ پہنچیں جاویگا وہ ملعون مانند گلنے کی نمک کے پانی میں اور پہنچینگے اوسکو اور ماریں گے اور حمل حج کی انکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتھ

پیش اور زیر کی اور شہر اور خیمہ کے جمع ہوں لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ قریب زمانہ میں آئے گا لیکن نہیں تعین ہوئی فتنوں کی کچھ کلام نہیں کیا ہی علماء نے زمانہ

بیچ فتنہ سرا کی کہ وہ کون شخص ہے اہل بیت میں سے کہ اوسکی قدم سے یہ فتنہ نکلیگی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے کہا ہی کہ فتنہ احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا

ہی اہل شام سے بعد بھاگنے اوسکی مکہ مدینہ سے اور فتنہ سرا تغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ وہ دعوی کرتا تھا نصرت اہل بیت کا ساتھ محمد بن حنفیہ کے پھر قتل کیا

اوسکو پھر مرد منظری آور شروع ہوئی یہاں تک کہ بعث فتنہ دہیماء تغلب کا ہی ایشان اور کیا سلطان اور [illegible] **وعن** انتہی

ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واے ہی واسطے عرب کے شر سے کہ تحقیق نزدیک پہنچی **ف ع** یعنی ظاہر ہوگا اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان اور حضرت علی

اور معاویہ کا ہی کہتا ہوں میں بلکہ مراد اس سے فتنہ یزید کا ہی ساتھ حضرت امام حسین کے اور قریب ہی مستند میں اسکی کہ شرور اسکی ظاہر ہوئی نزدیک عرب کے تعظیم پائی اور

مطلب یا پایا وہ شخص کہ روکا ہاتھ اپنا **ف ع** یعنی اپنا ہاتھ روکا اور زبان کو یا قتال سے تمیز ہو حق و باطل ہی **وعن** المقداد بن الاسود قال

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ اِنَّ السَّعِیْدَ لَمَنْ جُنِّبَ
الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِیَ فَصَبَرَ فَوَاھًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے مقداد بن اسود کی کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے
تحقیق نیک بخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیک بخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیک بخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے
ف ۔ تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے ترجمہ اور نیک بخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ میں پس صبر کیا پس حسرت ہے اوسکی لیے کہ دور ہوا فتنہ سے یا صبر کیا
نقل کیا ابوداؤد نے ف ۔ بعض نسخوں میں لمن کی جگہ لام ہے اور لفظ واہا کا ساتھ تنوین کے کلمہ تاسف ہے اور معنی وا مال کی حسرت ہے اوسکی لیے کہ دور ہوا
فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اور صبر کیا ۔ اور صورت ابتلا کی یعنی عجب اچھی بات ہے کیا اچھا ہے صبر کرنا فتنوں پر اور بعضوں نے کہا
یہ ہے متعلق ہونا اوسکی سو تعجب ہے وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْھَا
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِی الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ
فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ
لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
کہ رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں یعنی بعضوں میں قتل و قتال شروع ہوگا نہیں اٹھائی جاوے گی تلوار قتل اون سے یہاں تک ف ۔ چنانچہ ابتدا ہوئی اوسکی شہادت
سے حضرت عثمان کے اور جاری رہی جب تک کہ فرمایا حضرت نے ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ملیں گی کئی قبیلے میری امت میں ساتھ مشرکوں کے ف ۔ چنانچہ
ایسا ہی واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ خلافت صدیق اکبر کی ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوجیں گی کئی قبیلے میری
امت میں سے بتوں کو ف ۔ حقیقۃ اور مجازا یعنی زمانہ آئندہ میں یا معنی اور بعض نے کہا ہے وہ یہی ہیں کہ گنگا جی میں نہاتے ہیں عبد اللہ شاہ عبد العزیز ترجمہ اور
تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری امت میں جھوٹے یعنی نبوت کا دعوی کرنے والے تیس کہ ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی
نبی پیچھے میرے ف ۔ لفظ خاتم ساتھ زبر ت اور زیر اوسکی کے ہے اور یہ جملہ حال ہے اور جملہ لا نبی بعدی تفسیر ہے پہلے جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت میری امت میں سے ثابت
رہے گی حق پر یعنی علما اور عاملوں اور غالب رہیں گے دشمنوں پر نہیں ضرر پہنچا سکے گا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کرے اونکی یعنی بسبب ثابت رہنے اونکی کے اپنے دین پر یہاں تک کہ
آوے حکم خدا کا یعنی قیامت نقل کیا ابوداؤد اور ترمذی نے ف ۔ یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ ہے کہ انکو کفر کا اثر نہ رہے یہ جملہ حتی یاتی امر متعلق ہے
لا یزال کے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُوْرُ رَحَی الْاِسْلَامِ لِخَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ سِتٍّ وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ
سَبْعٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَاِنْ یَّھْلِکُوْا فَسَبِیْلُ مَنْ ھَلَکَ وَاِنْ یَّقُمْ لَھُمْ دِیْنُھُمْ یَقُمْ لَھُمْ سَبْعِیْنَ عَامًا قُلْتُ اَمِمَّا بَقِیَ اَوْ مِمَّا مَضٰی قَالَ مِمَّا مَضٰی رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کی روایت نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہے گی چکی اسلام کی ف ۔ یعنی مستقر اور مضبوط رہے گا
قیام اسلام اور سلامتی کی فتنوں سے اور جاری رہیں گے احکام اسلام کے جیسا کہ چاہیے ترجمہ تک پینتیس برس کے یا چھتیس برس تک یا سینتیس برس تک ف ۔
یعنی جب تک یہ انتظام ہو اسلام کا یہ برس ہوں گے اور ابتدا اونکی سال ہجرت سے ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہے اور چھتیس برس تمام نہیں ہوئے شہادت حضرت عثمان کا اول
فتنہ ہی اسلام میں پینتیس ہجری میں واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چھتیس میں اور جنگ صفین سینتیس میں ف ۔ اور تشریح اس کی یہ ہی ہے کہ مراد ایسا اول کی اور
احتمال ہے کہ مراد ابتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعث کے برس سال ہو ہجرت سے جو سال ہیں تیئس سو اوسکی ملا کر ہو ۔ بعد ان برسوں کے وقت خلافت حضرت علی کے
ہیں اور اونکی ملاویں مدت خلافت کے ساتھ تو گنتی ہوگی ساتھ کے کہ نبوی ہی اور تیئس جیسا ہی کہ اور نیز تیرہ برس اور انتظام باعتبار اہل بدعت کی
اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہے اگر استقرار انتظام باعتبار نبوی فتنہ اٹھائی اور خلافت کے ہوا اور احتمال ہے کہ ابتدا بعثت ہو اور بعدی ابتدا اخر

پس حاصل یہ ہے کہ پینتیس کے وقت تمام ہو خلافت حضرت عثمان کی اور چھتیس برس میں حضرت علی کی خلافت شروع ہوئی اور سینتیس کے ... حضرت عثمان کی
خلافت میں گویا ایک برس کے کم ہے یہ ظاہر ہوا کہ ... تو وقت کا ہونا ... ف یعنی خلافت کے بعد ... ملک ...
اور ہو ملک ... اور ... ف یعنی ... اور اختلاف ...
میں ... اور ... ف ... ہوا ...
شرائع کو اور احکام ... ف اور شاید ... ملک ... اعتبار ...
کی ساتھ اور ... مرتبت ... حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ... پینتیس یا چھتیس یا سینتیس برس کی ...
یا ... ف ...
پینتیس یا چھتیس یا سینتیس ... حدیث کی ...
زیادہ ... حضرت ... چھتیس ... ہجری ... عثمان کی اور
چھتیس ... جنگ جمل ... سینتیس ... جنگ صفین ... حسن ...
ہوئی ... حضرت حسن ...

الفصل الثالث عن ابی واقد اللیثی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خرج الی غزوۃ حنین مر بشجرۃ للمشرکین کانوا یعلقون علیہا اسلحتہم یقال لہا ذات انواط فقالوا یا رسول اللہ اجعل لنا ذات انواط کما لہم ذات انواط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ہذا کما قال قوم موسٰی اجعل لنا الٰہا کما لہم آلہۃ والذی نفسی بیدہ لترکبن سنن من کان قبلکم رواہ الترمذی روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلے طرف غزوہ حنین کے ف بعد فتح مکہ کے ...
ساتھ ... کہ اسلام ... ف ...
کہا جاتا تھا ... ف ...
درخت ... ت ...
ذات انواط ...
ایسا ہی کہ جیسا کہا تھا قوم موسیٰ نے ... موسیٰ علیہ السلام ... ف ...
نہیں ... ت ...
ف ...

وعن ابن المسیب قال وقعت الفتنۃ الاولٰی یعنی مقتل عثمان فلم تبق من اصحاب بدر احدا ثم وقعت الفتنۃ الثانیۃ یعنی الحرۃ فلم تبق من اصحاب الحدیبیۃ احدا ثم وقعت الفتنۃ الثالثۃ فلم ترتفع وبالناس طباخ رواہ البخاری اور روایت ہے ابن مسیب ف سے
... ت ...
واقع ہو ... عثمان بن عفان ... صحابہ ... بدر ...

مانند ہوگئے **ف** قولہ یعنی حدیث میں کلمۃ البلوی کا ہی کہ جو ابن مسیب روایت کرتا ہی یعنی تفسیر کلام ابن مسیب کا اول فتنہ سے قتل عثمان کی اور ظلم میں آئے کلام ہے ابن مسیب کا اور مراد یہ ہی کہ اصحاب بدر سے کوئی باقی نہ رہا سو وقت کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان کا تب تک میں بدری کوئی باقی نہ رہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور یہ مراد نہیں ہے کہ اصحاب بدر قتل عثمان کے وقت میں باقی نہ رہے تھے اور اسی طرح اسکی بعد [illegible] اور حاصل یہ کہ وہ مبتلا نہیں ہوئے فتنہ میں سبب اسکے کہ [illegible] اونکو [illegible] آخری [illegible] سعد بن ابی وقاص [illegible] بعد چند سال اہل جنگ [illegible] فتنہ حرہ کا **ف** حرہ نام ایک زمین کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمیں سیاہ پتھر بہت ہیں وہاں جنگ ہوا [illegible] یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا اور [illegible] اور یہ جنگ [illegible] شہر مدینہ میں [illegible] اصحاب [illegible] **ف** [illegible] اور تخفیف [illegible] معنی [illegible] استعمال کیا گیا ہی غیر [illegible] کہا جاتا ہے [illegible] لوگوں میں [illegible] صحابہ میں سے [illegible] ابن [illegible] قرآن [illegible] کی ہی ساتھ [illegible] عبد الملک [illegible] صحیح نہیں ہے [illegible] میں سے کوئی باقی نہ تھا [illegible] اول صحیح ہی

باب الملاحم

یہ بیان میں لڑائیوں اور قتال کے **ف** لفظ ملاحم [illegible] جمع ملحمہ کی یعنی معرکہ اور جگہ قتال کی [illegible] گوشت [illegible] بسبب [illegible] اختلاط لوگوں کے اوسمیں [illegible] اور حادثہ عظیم کے بھی آتا ہے [illegible] ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ [illegible] مخصوص [illegible] شہروں [illegible]

الفصل الاول

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینھما مقتلۃ عظیمۃ دعواھما واحدۃ وحتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ وحتی یقبض العلم وتکثر الزلازل ویتقارب الزمان وتظھر الفتن ویکثر الھرج وھو القتل وحتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یھم رب المال من یقبل صدقتہ وحتی یعرضہ فیقول الذی یعرضہ علیہ لا ارب لی وحتی یتطاول الناس فی البنیان وحتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکانہ وحتی تطلع الشمس من مغربھا فاذا طلعت ورآھا الناس آمنوا اجمعون فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا ولتقومن الساعۃ وقد نشر الرجلان ثوبھما بینھما فلا یتبایعانہ ولا یطویانہ ولتقومن الساعۃ وقد انصرف الرجل بلبن لقحتہ فلا یطعمہ ولتقومن الساعۃ وھو یلیط حوضہ فلا یسقی فیہ ولتقومن الساعۃ وقد رفع اکلتہ الی فیہ فلا یطعمھا۔ متفق علیہ

روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان اونکی قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک **ف** یعنی دونوں دعوی اسلام کا کرینگے اور دونوں گروہ مسلمان ہونگے یا دونوں دعوی خلافت کا کرینگے اور ہر ایک اپنی گمان اعتقاد میں حق پر ہوگی کہا علما نے کہ مراد ان دو گروہ سے [illegible] معاویہ اور علی کی ہیں جیسا کہ علی نے فرمایا اخواننا بغوا علینا اور یہ بھی آیا ہے کہ ایک کو معاویہ کے جانب سے اونکی پاس قید کرکے لائے ایک شخص نے اونکی جماعت میں سے اوسکی بیان [illegible] کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مسلمان اچھا اسلام [illegible] تو وہ ایسا ہو مسلمان ہی اور اس حدیث میں دلیل ہی اوپر بطلان قول خوارج کی کہ [illegible]

[illegible] فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت [illegible]

ہوئی بہت سی باتوں کی [illegible] قریب قیامت کے ف ع پہر ایک حدیث میں تصریح فرمائی اور یہاں [illegible] تو وہاں بھی قریب ہی قیامت کی مراد ہوں ساعۃ

تصریح فرمائی یا یہ کہ وہ [illegible] فرمایا ہو کہ اول ہی [illegible] ہو [illegible] نہیں [illegible] یہ روایت طبرانی کی عن ابن عمر

لا تقوم الساعۃ حتی یخرج سبعون کذابا [illegible] کثرت ہی [illegible] سا دعوی نبوت کی اور باقی بغیر [illegible] اور احتمال ہے کہ [illegible]

سبب [illegible] علامت [illegible] گمان [illegible] کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہی اور [illegible] نہیں ہوگی قیامت یہاں تک لیا جاوی گا اور اوٹھایا جاوی گا

علم ف ع یعنی علم دینی [illegible] کتاب و سنت [illegible] علمای اہل سنت و جماعت کے [illegible] ہوگی جاہل [illegible] اور نہیں

قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ بہت ہو جائیں زلزلے ف ع یعنی [illegible] ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ع

یعنی [illegible] زندگانی [illegible] معلوم ہوگا زمانہ جیسے [illegible] عیش و راحت کے [illegible]

کوتاہ معلوم ہوتا ہے [illegible] اور اگرچہ [illegible] قائم نہیں ہوگی قیامت [illegible] فتنے اور لڑائیاں مسلمانوں [illegible] بہت [illegible]

ف ع یعنی [illegible] اور [illegible] یہاں تک [illegible] بہت ہو [illegible]

یہاں تک [illegible] صاحب مال [illegible] قبول کرے صدقہ اوسکا ف ع [illegible] حدیث میں [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] شخص [illegible] قبول

[illegible] صدقات [illegible] محتاجوں کی [illegible]

[illegible] صاحب مال [illegible] شخص

[illegible]

[illegible] قبول کرے [illegible] صدقہ [illegible] یہاں تک [illegible]

[illegible] شخص [illegible] یہاں تک [illegible]

لمبی عمارتوں کی ف ع جیسے [illegible] لوگ فخر کرتے ہیں [illegible] مکان بنائی گا اور [illegible]

[illegible] یہاں تک [illegible] قبر [illegible] ف ع یعنی [illegible]

[illegible] ت اور یہاں تک کہ نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے ف ع [illegible]

العلامات میں [illegible] ایمان [illegible] ت [illegible] نکلیگا آفتاب

مغرب [illegible] ایمان [illegible] آخرت ظاہر ہو جاویگا [illegible] نفع دیگا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا [illegible]

[illegible] ایمان [illegible] ف ع [illegible]

[illegible] نفع دیگا نفس کو ایمان [illegible] ایمان [illegible] نفع ہوگا

[illegible] ایمان لانا اوسکا [illegible] نفع [illegible]

ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنی نفخہ [illegible] قیامت [illegible] حالت میں [illegible] ف ع یعنی [illegible]

تھی اور اضافت گھڑی کی ایک طرف ہوتی ہوئی ہونی کی طرف سے بطور مبالغہ کے ہے یا اوسکی طرف کھینچی گئی اور مطالب اسکا یہ ہی **ت** یعنی دو شخص کہ کپڑا کھولینگے واسطے بیچنے کے اور نہ بیچنے پائینگے اور لپیٹنے پائینگے اوسکو اسی حال میں ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ پہر ہوگا ایک شخص ساتھ دودھ اونٹنی اپنی کے یعنی دوہا ہوگا اوسکو **ف** یعنی اونٹنی کا دودھ لیکر آیا ہوگا اور نہ پیا ہوگا اوسکو کہ قیامت آپہنچی گی **ت** اور البتہ قائم ہوگی قیامت کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا واسطے پلانے اپنے جانوروں کے اور ابھی نہ پلایا ہوگا اوسمیں کہ قیامت آجاوے گی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حالت میں کہ تحقیق اوٹھایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنے کی پس نہ کہا سکے گا اوسکو کہ قیامت آپہنچے گی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی قیامت ایک بارگی آجاوے گی لوگ کار و بار میں ہونگے کسی کو خبر بھی نہوگی اور یہ قیامت تو پہلا ہی کام ہے مرجاوینگے لیکن علامتیں پہلے اوسکی دیکھینگے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر وحتى تقاتلوا الترك صغار الاعين حمر الوجوه ذلف الانوف كأن وجوههم المجان المطرقة متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑو گے تم ایک قوم سے کہ پاپوشیں انکی چمڑوں بالدار سے یا بافت کی ہوئی ہونگی اور یہانتک کہ لڑو گے تم ترکوں سے **ف** کہ اولاد یافث بن نوح کی ہیں ترک کہ ہم پلہ ان کی آنکھیں ہی سرخ منہ اونکے **ت** یعنی انکی آنکھوں کا سرخ ہونا اور چپٹی ہونی ناکیں گویا کہ منہ انکی سپرین چمڑے کی تہ کی **ف** مجان جمع مجن سپر اور تشدید نون کے ہیں معنی گویا کہ سپر ہی ہے یعنی سپر اور مشابہت اونکی منہوں کو ساتھ سپر کے بسبب ہونے اونکی اور گول ہونے کو ساتھ سپر یعنی سپر چمڑے کی تہ بتہ کی ہے بسبب ہونے اور کثرت گوشت کے انکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا خوزا وكرمان من الاعاجم حمر الوجوه فطس الانوف صغار الاعين وجوههم المجان المطرقة نعالهم الشعر رواه البخاري وفي رواية له عن عمرو بن تغلب عراض الوجوه اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑو گے تم خوز اور کرمان سے کہ عجمیوں میں سے ہیں **ف** خوز ساتھ پیش خا اور جزم واو کی آخر میں زے ہے نام ایک گروہ کا ہے یعنی لوگ بلاد خوزستان کے اور کرمان ساتھ زبر اور زیر کاف کا نام ایک شہر معروف کا ہے درمیان فارس اور سجستان کے **ت** سرخ منہ اور کرانکے یعنی سرخ منہ پست ناک چھوٹی آنکھیں منہ انکے مانند سپروں تہ بر تہ کی پاپوشیں انکی بال دار نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری میں عمرو بن تغلب سے بجائے سرخ منہ کی چکلے منہ **وعن** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يقاتل المسلمون اليهود فيقتلهم المسلمون حتى يختبئ اليهودي من وراء الحجر والشجر فيقول الحجر والشجر يا مسلم يا عبد الله هذا يهودي خلفي فتعال فاقتله الا الغرقد فانه من شجر اليهود رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگے مسلمان یہودیوں سے پس مار ڈالینگے یہودیوں کو مسلمان یعنی غالب ہونگے اوپر یہود کے مسلمان یہانتک کہ چھپیگا یہودی پیچھے پتھر کی اور درخت کے پس کہیگا پتھر اور درخت یعنی دونوں یا ایک ان میں سے اے مسلمان اے بندے اللہ کے یہ ہی یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد **ف** یہ ایک کانٹا ہی درخت کانٹے دار سب درخت اوس کا غرقد کہلاتا ہے اور غرقد ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم رے کی اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہی اور بقیع مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتے ہیں اضافت اسی کی طرف کرتے ہیں کہ آگے کہا وہاں بہت تھے یہ درخت ہان بہت تھی یہ درخت یہودی کو کہ ساتھ اوسکی چھپا ہو اوسکی کا ظاہر نہیں کریگا اور نشان نہیں دیگا اور پوشیدہ رکھیگا بات سے کہ یہ درخت یہود کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اور یہود کو اونکی ساتھ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوا اللہ اور رسول اوسکے کی نہیں جانتا اور کہا ہی بعضوں نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنے دجال کے جس وقت کہ لڑینگے مسلمان ساتھ یہودیوں کے کہ تابع ہونگے دجال کے **وعنه** قال

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ یَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو
ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان مین سے **ف** قحطان بفتح قاف باپ ہی اہل یمن کا
جو سلطنت کرے لوگونپر اور حکم چلاوے **ت** ہانکیگا وہ شخص لوگونکو ساتھ لاٹھی اپنی کی نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یہ کنایہ ہی اس سے کہ اطاعت کرینگے لوگ اوسکی اور
اتفاق کرینگے اوسپر اور غلبہ اور سختی کریگا وہ اونپر اور مسخر کریگا اونکو اور احتمال ہے کہ مراد حقیقت ہانکنی کی ہو ساتھ عصا کی اور کہا بعضون نے شاید وہ
شخص قحطانی وہ ہو کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ جیسے کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا تذھب
الایام واللیالی حتی یملک رجل یقال لہ الجھجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ الجھجاہ رواہ مسلم
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں تمام ہونگی دن اور راتین یعنی نہیں منقطع ہوگی کا زمانہ اور نہیں آوی گی
قیامت یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت مین یون ہی یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی مین سے **ف** موالی ساتھ
میم کی جمع ہی مولی کی یعنی غلام اور معنی یہ مین یہانتک کہ وہ ہوگا حاکم لوگونپر **ت** کہا جاویگا اوسکو جہجاہ نقل کی یہ مسلم نے اور بعضی نسخون مین جہجاہ
دو ہیون سے اور بعضون مین جہجا ساتھ حذف ہا آخر کی ہی **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لتفتحن
عصابۃ من المسلمین کنز آل کسری الذی فی الابیض رواہ مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتی تھی کھولیگی ایک جماعت مسلمانون مین سے گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کی ہی نقل کی یہ مسلم نے **ف** آل کسری مین آل کا
زائد ہی یا مراد ہی اوس سے اہل و عیال اور کسری ساتھ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتی ہین جیسے کہ بادشاہ
روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو قیل ساتھ زبر قاف کی اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ہی ایک قلعہ کا ہی مدائن مین کہ بنا تھا فارس
اوسکو سفید کوشک کہتی ہین اور اب بنائی گئی ہی جگہہ اوسکی مسجد مدائن مین اور یہ گنج بیچ زمانہ امیر المؤمنین عمر کی نکالا گیا **وعن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھلک کسری فلا یکون کسری بعدہ وقیصر لیھلکن ثم لا یکون قیصر بعدہ ولتقسمن
کنوزھما فی سبیل اللّٰہ وسمی الحرب خدعۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک ہوا کسری
پس نہوگا کسری پیچھی اوسکے **ف** ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہے کہ ہلاک ہوگا مالک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اور قرب اوسکی کے
یا دعا تھا اوپر اوسکے **ت** نہوگا کسری بعد اوسکے **ف** یعنی بعد کسری کی کہ موجود تھا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور معنی یہ ہین کہ نہین مالک
ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اوس وقت فرمائی کہ خسرو نے نامہ آنحضرت کا پھاڑ ڈالا **ت** اور قیصر کہ بادشاہ
روم کو کہتی ہین البتہ ہلاک ہوگا پس نہین ہوگا اور قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانے اونکی راہ خدا مین اور نام رکھا آنحضرت نے لڑائی کا فریب نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اور یہ علامت ہی قال رسول اللہ کی یعنی کہا راوی نی اور نام رکھا آنحضرت نے اگرچہ پہلی کلام مین اشارہ تھا طرف اسکی کہ ہلاک کسری اور قیصر کا
اور لینا اونکی خزانونکا ہوگا ساتھ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کی پس آگاہ فرمایا اپنے صحابہ کو ساتھ جائز ہونے اوسکی کی تاکہ نہ سمجھین
وہ کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سے ہے پس فرمایا کہ جنگ کی زیادہ تر بنا ہی فریب اور حیلہ اور بازی پر کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل رکھتی ہین جیسی کہ
اپنی لشکر کو حیلہ سے دشمن کے پیچھے چھپا رکھنا اور یا معرکہ مین ایک طرف جانا اور دشمن کو خیال کرین کہ یہ چلی گئی اور جنگ نہین کرینگی اور جب غافل ہو اوس پر یکایک جا پڑین
اور مانند اسکی حیلی کرین لیکن عہد توڑنا درست نہین اور لفظ خدعہ ساتھ پیش اور زبر کی اور جزم دال کے اور ساتھ پیش دال کی اور زبر اسکی کی بھی آیا ہی اور ساتھ
زبر خا اور جزم دال کے فصیح تر ہے **وعن** نافع بن عتبۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تغزون جزیرۃ العرب فیفتحھا

عن نافع بن عتبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تغزون جزيرة العرب فيفتحها الله ثم فارس فيفتحها الله ثم تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحه الله رواه مسلم
روایت ہے نافع بن عتبہ سے کہ صحابی ہیں ابن ابی وقاص کے بھتیجے وہ صحابی ہیں اسلام لائے فتح مکہ میں کہا فرمایا آنحضرت نے جنگ کرو گے تم یعنی جہاد کرو گے جزیرۂ عرب سے ف یعنی ولایت عرب سے
اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہے دریا اوسکو اور فرات کے اور دجلہ اور دریا شور نے اور دریا ہے شور اور سمندر کی جانب ہے پس جزیرہ ہو گیا یعنی جزیرہ کے جیسا یعنی حیثیت کے
نہیں ہے فقط مجملہ ملک فارس ہے پس فتح کریگا اوسکو واسطے تمہارے خدا پھر جنگ کرو گے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اوسکو پھر جنگ کرو گے روم سے پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالی پھر جنگ کرو گے دجال سے پس فتح دیگا اوسپر اسد نقل کیا یہ سلیمان ف یعنی اوسکو تمہارا مغلوب کریگا اور ہلاک کریگا یا مدد دیگا اوسکو تمہارا
ہاتھ لگیگا اور ہلاک ہو گا وہ حضرت عیسی کے ہاتھ سے کیونکہ وہ اور مسلمان ان کے مددگار ہونگے اور خطاب آپکا صحابہ کو ہے مراد اس سے امت ہے وعن عوف بن مالك
قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من أدم فقال اعدد ستا بين يدي الساعة موتي ثم فتح
بيت المقدس ثم موتان يأخذ فيكم كقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتى يعطى الرجل مائة دينار فيظل ساخطا ثم فتنة لا
يبقى بيت من العرب إلا دخلته ثم هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفر فيغدرون فيأتونكم تحت ثمانين غاية تحت كل
غاية اثنا عشر ألفا رواه البخاري اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوہ تبوک کے اور وہ ایک جگہ
تھی ہیں تھا خیمہ چمڑے کی حال میں کہ آنحضرت چمڑے کی خیمہ میں تھے فرمایا گن تو چھ چیزوں کو پہلے آنے قیامت سے یعنی چھ چیزیں علامات قیامت سے جان پہلی بات کی وقوع
ہوگی اول مرنا میرا کہ تب تم میں ہیچ قیامت بیا نہیں ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا ف یعنی جب تک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگے قیامت قائم
نہیں ہوگی اور تقدس ساتھ زیر یعنی بیت المقدس مانند اور بیت المقدس کی ہر وزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش کے اور دال مشدد کی ہر وزن معظم کے
ت پھر وبا عام کہ پیدا ہوگی تم میں مانند بیماری بکریوں کے ف قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کی ایک بیماری ہے کہ ہو تی ہیں پیدا ہوتی ہے ایک
ایک جگہ ہیں اور مراد اس سے وہ وبا ہے کہ حضرت عمر کی زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین دن کی عرصہ میں ستر ہزار آدمی مر گئی اور لشکر کا مسلمانوں کا اوسوقت عمواس
اور اسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور پہلی طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتھی بہت ہو جانا مال کا لوگوں میں یہانتک کہ دی جاوے مرد کو سو دینار پس ہو گا ناخوش
اور قلیل اور حقیر جانیگا اوسکو ف یہ ہوا حضرت عثمان کی خلافت میں وقت فتوح کی ت پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں رہے گا کوئی گھر عرب کے
مگر داخل ہو گا وہ فتنہ اوس میں ف لکھا ہے علماء نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمان کا ہے یا بعض فتنے کہ بعد حضرت کے ہوئی ت چھٹی صلح
ہوگی درمیان تمہاری اور درمیان روم کی ف بنو الاصفر روم کو کہتے ہیں کہ پہلا باپ اونکا کہ روم ابن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہیں زرد رنگ تھا مائل بسفیدی
ت پس عہد شکنی کرینگے وہ پس آوینگے تمہارے نیچے اسی نشانوں کے ف غایۃ ساتھ غین معجمہ اور یہ نشان کہ جنگ میں ہوا سردار کے ہوتے ہیں اور بعض نے
غین غایہ ساتھ بی موحدہ کے روایت کیا یعنی بیشہ کو تشبیہ دی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کے ساتھ بیشہ کے ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگے یعنی ف
مقصود بیان کرنا انبوہی لشکر کا ہے وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق
أو بدابق فيخرج إليهم جيش من المدينة من خيار أهل الأرض يومئذ فإذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين
سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين إخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم
أبدا ويقتل ثلثهم أفضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون أبدا فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم
يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون إذ صاح فيهم الشيطان إن المسيح قد خلفكم في أهليكم فيخرجون
وذلك باطل فإذا جاءوا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف إذ أقيمت الصلاة فينزل

جیسے تین کی کثرت [illegible] ساتھ اس کے اور وہ قول [illegible] کہ [illegible] لوگ [illegible]

فتح قسطنطنیہ [illegible] اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک

کہ اتریں گے روم اعماق میں ف اعماق [illegible] نام ہے ایک جگہ کا بیچ اطراف مدینہ کے ت یا دابق میں ف دابق [illegible]

اور کبھی [illegible] جاتے ہیں [illegible] ایک جگہ کا ہے بازار مدینہ [illegible] کہ وہ دونوں موضع ہیں [illegible] ت پس نکلے گا طرف انکی ایک لشکر

مدینہ سے ف کہا ابن ملک نے کہ مراد [illegible] مدینہ سے حلب ہے اور اعماق اور دابق دونوں موضع ہیں [illegible] اور بعضوں نے کہا مراد مدینہ سے دمشق ہے

اور [illegible] کہا گیا ہے کہ مراد مدینہ سے مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے [illegible] کہ مدینہ خراب ہوگا اوسوقت یعنی ت بہترین لوگوں میں سے

اوس دن کے ف [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ت پس جسوقت صف باندھیں گے یعنی لڑائی کیلیے

کہینگے روم چھوڑ دو درمیان ہمارے اور درمیان ان لوگوں کے [illegible] ہم ان سے لڑیں ف یعنی [illegible]

[illegible] ت پس کہینگے مسلمان قسم ہے اللہ کی

نہیں چھوڑینگے ہم درمیان تمہارے اور درمیان بھائیوں ہمارے کے [illegible] مسلمان [illegible] پس شکست کھاویں گے تہائی مسلمان

اور بھاگ جاوینگے نہیں رجوع کریگا اللہ تعالی [illegible] ف [illegible] ت اور قتل کئے جاوینگے

تہائی انکے وہ بہترین شہیدوں کے ہونگے نزدیک اللہ تعالی کے اور فتح کرینگے تہائی مسلمان [illegible] ف یعنی [illegible]

[illegible] ت پھر فتح کرینگے قسطنطنیہ ف [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قسطنطنیہ [illegible] جیسا کہ فرمایا ت پس جس وقت کہ تقسیم کرتے ہونگے مسلمان غنیمت [illegible]

ہونگی تلواریں [illegible] شیطان [illegible] مسیح دجال [illegible] تمہاری اہل و اولاد [illegible]

[illegible] شیطان [illegible] دجال [illegible] مسلمان [illegible] ف [illegible]

[illegible] ت [illegible]

ف [illegible] ت [illegible] عیسی ابن مریم ف یعنی [illegible] مسجد دمشق کے

[illegible] ت [illegible] حضرت عیسی [illegible] ف [illegible] امام مہدی [illegible]

[illegible] حضرت عیسی امام مہدی [illegible]

[illegible]

اور [illegible] دجال [illegible] مسلمانوں [illegible] ت [illegible] حضرت عیسی [illegible] دجال [illegible] پانی میں پس

اگر [illegible] حضرت عیسی [illegible] دجال [illegible] لیکن قتل کریگا اسکو خدائے تعالی حضرت عیسی کے [illegible]

[illegible] حضرت عیسی [illegible] مسلمانوں [illegible] دجال [illegible]

وعن عبد الله بن مسعود قال إن الساعة لا تقوم حتى لا يقسم ميراث ولا يفرح بغنيمة ثم قال عدو يجمعون
لأهل الشام ويجمع لهم أهل الإسلام يعني الروم فيتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز بينهم
الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون حتى يحجز
بينهم الليل فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة ثم يتشرط المسلمون شرطة للموت لا ترجع إلا غالبة فيقتتلون
حتى يمسوا فيفيء هؤلاء وهؤلاء كل غير غالب وتفنى الشرطة فإذا كان يوم الرابع نهد إليهم بقية أهل الإسلام فيجعل الله الدبرة
عليهم فيقتتلون مقتلة لا يرى مثلها أو لم ير مثلها حتى إن الطائر ليمر بجنباتهم فلا يخلفهم حتى يخر ميتا فيتعاد بنو الأب كانوا مائة فلا
يجدونه بقي منهم إلا الرجل الواحد فبأي غنيمة يفرح أو أي ميراث يقسم فبينما هم كذلك إذ سمعوا ببأس هو أكبر من ذلك
فجاءهم الصريخ إن الدجال قد خلفهم في ذراريهم فيرفضون ما في أيديهم ويقبلون فيبعثون عشرة فوارس طليعة قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعرف أسماءهم وأسماء آبائهم وألوان خيولهم هم خير فوارس أو من خير فوارس على ظهر
الأرض يومئذ رواه مسلم اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا تحقیق قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ نہ بانٹی جاوے گی میراث **ف** یعنی کثرت
مرنے کی مسلمانوں کی یا بسبب نہ ہونے وارث شرعی کے جیسا کہ کہا جاتا ہے یا بسبب کثرت ڈوبنے کے نوبت تقسیم کی نہیں پہنچے گی **ت** اور
نہ خوش کیے جاوینگے یعنی نہ خوش ہونگے کوئی بسبب غنیمت کے **ف** یا تو بسبب قلت کی یا بسبب خیانت کے پس نہیں خوش ہونگے ساتھ اسکی اہل دیانت **ت** پھر کہا
ابن مسعود نے یعنی یہاں اشارہ ہے طرف شام کی کہ دشمن یعنی کافر جمع کرینگے لشکر واسطے مقابلہ اہل شام کی اور جمع کرینگے واسطے قتال انکے مسلمان
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ف [illegible]
[illegible]
کر [illegible] **ف** یعنی [illegible]
[illegible] **ت** [illegible] **ف** یعنی ایک جماعت کہ حاضر ہوگی لڑائی میں سب [illegible]

ایک یعنی بہت سی جمعیں ہوویں گی [illegible] ت [illegible] اور علم دین کو [illegible] ف خلاصہ معنی کا یہ ہے کہ وہ شخص [illegible] منقول ہے کا
پیشتر جنگلی ہر جماعت کے [illegible] میں یا ایمن سے پس [illegible] بیت المقدس کی جائیگی ت یعنی یا کئی نیست بیت کو [illegible] ف لفظ
[illegible] کہا طیبی نے کہ یہ جو [illegible] فرمایا حتی ان الساعة لا تقوم حتی لا یقسم میراث ولا یفرح بغنیمة [illegible] ہے کہ مطلق [illegible]
کیا اور اسکو ساتھ قول [illegible] اس کے یعنی [illegible] تقسیم میراث اور خوشی غنیمت سے سبب [illegible] کہاں [illegible] کہاں
کہاں [illegible] صحیح ہوگا یہ کہ کہا جاوے [illegible] ایسا اور پس [illegible] ت یا کسی میراث [illegible] اس وقت [illegible] ہوویگی اور
ناگاہ [illegible] مسلمان [illegible] کہ وہ بڑی [illegible] اور سخت [illegible] سلمانوں کو آواز یعنی فریاد کی [illegible] جائیگی [illegible]
انکی اولاد میں [illegible] اور [illegible] مال غنیمت [illegible] دجال [illegible]
تا مطلع ہو دجال [illegible] ف لفظ طلیعہ [illegible] کہ مطلع ہو دجال [illegible] جاسوس کی [illegible]
جمع [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] میں جانتا ہوں [illegible] ف [illegible]
[illegible] علم اللہ تعالیٰ کا محیط ہے ہر چیز کی کلیات و جزئیات کو [illegible] نقل کی یہ مسلم نے

وعن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال هل سمعتم بمدينة جانب منها في البر وجانب منها في البحر قالوا نعم يا رسول الله
قال لا تقوم الساعة حتى يغزوها سبعون ألفا من بني إسحاق فإذا جاءوها نزلوا فلم يقاتلوا بسلاح ولم يرموا بسهم قالوا لا إله
إلا الله والله أكبر فيسقط أحد جانبيها قال ثور بن يزيد الراوي لا أعلمه إلا قال الذي في البحر ثم يقولون الثانية لا إله إلا الله والله
أكبر فيسقط جانبها الآخر ثم يقولون الثالثة لا إله إلا الله والله أكبر فيفرج لهم فيدخلوها فيغنموا فبينما هم يقتسمون المغانم
إذ جاءهم الصريخ فقال إن الدجال قد خرج فيتركون كل شيء ويرجعون رواه مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کیا سنا ہے تم نے ایک شہر کو کہ ایک جانب اسکی جنگل میں ہے اور ایک جانب اسکی دریا میں کہا صحابہ نے ہاں یا رسول اللہ سنا ہے ف کہا ایک شارح نے کہ یہ شہر روم میں ہے کہا مصنف نے
ظاہر یہ ہے کہ وہ قسطنطنیہ ہے [illegible] علامات قیامت سے [illegible] احتمال ہے [illegible] قسطنطنیہ فتح ہوگا ساتھ بہت [illegible]
کی اور شہر فتح ہوگا [illegible] ت فرمایا حضرت نے کہ نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ جنگ کریں اس شہر والوں سے ستر ہزار آدمی اولاد اسحاق میں سے
ف کہا [illegible] اولاد اسحاق [illegible] مسلمان [illegible] احتمال ہے [illegible] اولاد [illegible]
میں [illegible] مسلمان [illegible] احتمال [illegible] ت پس جب آویں گے اولاد
اسحاق اس شہر پر [illegible] جنگ [illegible] نہیں [illegible] ساتھ ہتھیاروں کے اور
نہ پھینکیں گے طرف انکی تیر ف [illegible] کہیں گے لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑے گی ایک جانب
جانبوں اسکی [illegible] کہا ثور بن یزید [illegible] جانب [illegible] یعنی [illegible]
نہیں [illegible] مسلمان دوسری بار لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پس گر پڑے گی دوسری جانب اسکی [illegible] تیسری بار
لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر [illegible] مال غنیمت [illegible] اس وقت کہ بانٹتے ہونگے لوٹ
[illegible] آواز [illegible] تحقیق دجال نکلا ہے [illegible] یعنی غنیمت وغیرہ کو [illegible] نقل کی یہ مسلم نے ف
یعنی جلدی سے دجال کی لڑائی کی [illegible] **الفصل الثاني** عن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

[illegible]

بیت المقدس خراب یثرب و خراب یثرب خروج الملحمۃ و خروج الملحمۃ فتح قسطنطینیۃ و فتح قسطنطینیۃ خروج الدجال
رواہ ابوداؤد اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آبادی بیت المقدس کی سبب ہے خرابی یثرب کا **ف** یعنی
آبادی بیت المقدس کی بسبب غلبہ کفار کے ہوگی جیسا کہ ... اور وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب مدینہ منورہ کا نام ہے اور اشتقاق ثرب کا ... یعنی ہلاک کی
یا نام ایک کافر کا ہے ... اور مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے کہ نام اہل اسلام کی ہے **بات** اور خرابی یثرب کا سبب نکلنے اور پیدا ہونے
فتنہ اور جنگ عظیم کا ہے جسکا اوپر ذکر ہوا ... باقی رہیگا اور پیدا ہونا اوس جنگ کا فتح ہونا قسطنطنیہ کا ہے اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا
سبب علامت نکلنے دجال کی ہے ... اور مراد یہ ہے کہ یہ حوادث ... بعد ایک دوسرے کے ... ہونگی اور ... علامت پہلے ... ہونگی اگرچہ ... تاخیر سے واقع ہو ... اگر کوئی کہے کہ ... فتح قسطنطنیہ کی علامت نکلنے دجال کی ہے اور اوپر حدیث میں ... شیطان آ ... دی گا
... دجال تمہارے پیچھے ... وہ بات جھوٹ ہوگی ... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ...
قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کے ... شیطان ... جھوٹ ... حدیث ...
یہی ہے حدیث ... ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملحمۃ العظمی
وفتح قسطنطینیۃ وخروج الدجال فی سبعۃ اشہر رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے معاذ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا نقل کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** مراد بڑی جنگ سے ... وہ ہی کہ ...
جاویگی ... سات ... ظاہر ... فتح ... کا سبب ...
... اور سات ... برس ... دجال کے اور اوپر ...
فتح ہونے ... دجال ... **وعن عبداللہ بن بسر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الملحمۃ
وفتح المدینۃ ست سنین ویخرج الدجال فی السابعۃ رواہ ابوداؤد وقال ہذا اصح اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے ... رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ درمیان جنگ ... اور فتح ہونے شہر ... قسطنطنیہ کے چھ برس ... نکلے گا دجال ساتویں برس میں **ف** اس حدیث میں ...
اختلاف ... لیکن یہ حدیث صحیح ہے ... نقل کیا اسکو ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث صحیح تر ہے **ف** اور حدیث ... اسناد ...
راوی ... اور ... دلالت ... ملحمہ عظمی اور ... دجال ... بات ...
صحیح تر ہونا ... **وعن ابن عمر** قال یوشک المسلمون ان یحاصروا الی المدینۃ حتی یکون ابعد مسالحہم سلاح وسلاح
قریب من خیبر رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن عمر سے کہا ... مسلمان ... مدینہ میں **ف** یعنی دشمن ... مسلمانوں ...
مسلمان ... درمیان ... سلاح ... خیبر ... حدیث ...
کی ... حضرت ... سلاح ... خیبر ...
ف ... ملاح ...
اور ایک نسخہ میں ... **وعن ذی مخمر** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ستصالحون الروم صلحا آمنا فتغزون انتم وہم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتی تنزلوا
بمرج ذی تلول فیرفع رجل من اہل النصرانیۃ الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیدقہ فعند ذلک

وزاد بعضهم ويثور المسلمون الى اسلحتهم فيقتتلون فيكرم الله تلك العصابة بالشهادة رواه ابو داود

اور روایت ہے ذی مخبر سے کہ تھا وہ بھتیجا نجاشی کا کہا کہ سنا میں نے حضرت سے فرماتے تھے قریب ہے کہ صلح کرو گے تم روم سے صلح امن کی پس لڑو گے تم اور وہ ایک دشمن سے کہ تمہارے پیچھے ہے پس فتح پاؤ گے اور غنیمت پاؤ گے اور سلامت رہو گے پھر پھرو گے یہاں تک کہ اترو گے ایک سبزی کی جگہ میں ٹیلوں والی پس اٹھائیگا ایک شخص اہل نصرانیت سے صلیب کو **ف** یعنی اہل نصرانیت سے ایک شخص صلیب اٹھائیگا اور کہیگا غالب آئی صلیب پس غصے ہوگا ایک شخص مسلمانوں سے **ف** یعنی بسبب غلبہ کے اسلام کی طرف سے پس توڑ ڈالیگا اسکو پس اس وقت عہد توڑینگے روم اور جمع ہونگے لڑائی کو **ت** اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے کہ دوڑینگے مسلمان طرف ہتھیاروں اپنی کی پس لڑینگے پس بزرگ کریگا اللہ تعالیٰ اوس جماعت کو ساتھ شہادت کے نقل کیا اسکو ابو داود نے **وعن** عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اتركوا الحبشة ما تركوكم فانه لا يستخرج كنز الكعبة الا ذو السويقتين من الحبشة رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو تم حبشیوں کو جب تک کہ چھوڑیں وہ تمکو اور تعرض نکرو جب تک تعرض نکریں کیونکہ نہیں نکالیگا خزانہ کعبہ کا مگر ایک شخص صاحب پنڈلیوں چھوٹی کا حبشیوں میں سے نقل کیا اسکو ابو داود نے **ف** یعنی ہوگا وہ مرد حبشی اور پنڈلیاں اسکی پتلی ہونگی ...

... اور حدیث میں آیا ہے کہ خراب کریگا کعبہ کو صاحب دو چھوٹی پنڈلیوں کا حبشی ...

... اور تعرض نکریں کسی کو ان میں سے ...

وعن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال دعوا الحبشة ما ودعوكم واتركوا الترك ما تركوكم رواه ابو داود اور روایت ہے ایک شخص سے آنحضرت کے صحابیوں میں سے کہا چھوڑو تم حبشیوں کو جب تک چھوڑیں وہ تمکو اور چھوڑ دو ترکوں کو جب تک چھوڑیں وہ تمکو نقل کیا اسکو ابو داود نے **ف** اگر کہیں کہ قرآن شریف میں حکم ہے قاتلوا المشركين كافة ...

... اگر دشمن اہل اسلام کے شہروں میں آ جاویں تو فرض ہوگا قتال ...

وعن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث يقاتلكم قوم صغار الاعين يعني الترك قال تسوقونهم ثلاث مرات حتى تلحقوهم بجزيرة العرب فاما في السياقة الاولى فينجو من هرب منهم واما في الثانية فينجو بعض ويهلك بعض واما في الثالثة فيصطلمون او كما قال رواه ابو داود

در روایت ہی بریدہ اسلمی سی اونہی نقل کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حدیث کی کہ وہ یہ حدیث ہی لڑائی کی قسمی ترکون کی چھوٹی
آنکھون والی یعنی ترک ف ع یہ تفسیر اوسیکی ہی کہ وہ صحابی ہی یا تابعی ت فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہانکوگی تم اونکو تین بار یعنی ہونگی
وہ مغلوب و مقہور بہاگنی والی کہ تم اونکو ہانکوگی بیان تک کہ پہنچاؤگی اونکو جزیرۂ عرب مین ف ع کہا بعضون نی کہ یہ علم ہی عرب کی
شہرونکا یعنی کہ گہیری ہوئی ہین اونکو دریا اور نہرین یعنی دریا حبشہ کا اور فارس کا اور دجلہ اور فرات اور کہا مالک نی کہ وہ حجاز ہی اور یمامہ
اور یمن ت پس پہلی ہانکنی مین نجات پاوینگی وہ شخص کہ بہاگی ترکون سی اور پہر دوسری ہانکنی مین نجات پاوینگی بعضی اور ہلاک
ہونگی بعضی اور پہر تیسری ہانکنی مین پس کاٹی جاوینگی اور جبہی اوکہاڑی جاوینگی یا مانند اوسکی فرمایا حضرت نی نقل کی یہ ابو داود نی ع
یہ لفظ اوسجگہ کہتی ہین کہ حدیث کی معنی نقل کی جاتی ہین اور لفظ اوسکی خاص یاد نہین رہتی اور اسمین نہایت ورع ہی راوی کا **وعن ابی بکرۃ**
ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ینزل ناس من امتی بغائط یسمونہ البصرۃ عند نہر یقال لہ دجلۃ یکون علیہ جسر یکثر اہلہا و
یکون من امصار المسلمین واذا کان فی اخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوہ صغار الاعین حتی ینزلوا علی شط النہر فیتفرق اہلہا
ثلث فرق فرقۃ یاخذون فی اذناب البقر والبریۃ وہلکوا وفرقۃ یاخذون لانفسہم وہلکوا وفرقۃ یجعلون
ذراریہم خلف ظہورہم ویقاتلونہم وہم الشہداء رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اوترینگی لوگ میری امت مین سی زمین پست مین کہ نام رکہینگی اوسکا بصرہ ف ع بصرہ ساتہ زبر با کی
زیر اوسکی کی اور جزم صاد کی اور زیر اوسکی کی اور زبر بہی آئی ہی ت نزدیک ایک نہر کی کہ کہا جاویگا اوسکو دجلہ ف ع دجلہ ساتہ زبر اور زیر دال کی ایک نام
کی ت ہوگا اوسپر پل بہت ہونگی اہل بصرہ کی اور ہوگا وہ شہر مسلمانونکی شہرونمین سی طیبی نی حاشیہ مین لکہا ہی کہ بصرہ شہر مشہور ہی اور تعمیر
کرائی بنایا ہی اوسکو عتبہ بن غزوان نی بیچ خلافت عمر کی اور اسمین بت پرستی کبہی نہین ہوئی اور اس قصہ مین جو حدیث مین صریح ذکر ہی نام بصرہ کا
اور علما نی کہا ہی کہ مراد اوس سی بغداد ہی اس دلیل سی کہ دجلہ اور پل بغداد مین ہی نہ بصرہ مین اور شہر بغداد کا آنحضرت کی زمانہ مین اس ہیئت پر کہ
اب ہی نہ تہا بلکہ قریئے تہی متعدد و متفرق مضافات بصرہ سی اور منسوب اوسکی طرف لیکن آنحضرت نی از راہ معجزہ کی خبر دی اوسکی بنی کی اور فرمایا ساتہ لفظ
استقبال کی کہ ہوگا وہ بڑا شہر مسلمانونکی شہرونمین سی اور بہت ہونگی رہنی والی اوسکی اور یہی ہی کہ ترک بصرہ مین اور طرف عراق کی
مخصوص ہی کہ مذکور ہوئی نہین آئی اور اہل تواریخ نی اوسکو نہین نقل کیا مگر بغداد مین البتہ آئی ہین جیسی کہ معروف و مشہور ہی پس کہ بصرہ کا حدیث کی
اس سبب سی ہی کہ بصرہ نسبت بغداد کی شہر قدیم ہی کہ قریب ہی اور ہو واضح کہ بغداد اونہین بنا ہی منسوب اوسکی طرف تہی اور بصرہ ایک موضع ہی پاس
بغداد کی قریب اوسکی دروازہ کی کہا جاتا ہی اوسکو باب البصرہ پس نام لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بغداد کا ساتہ نام بعض اوسکی کی کہ بصرہ ہی بطریق حذف مضاف
یعنی بغداد البصرہ جیسی کہ کلام پاک اللہ تعالی کی مین ہی اہل القریۃ اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ بعضی شخص سی میری امت مین سی اوترینگی نزدیک دجلہ کی اور
مقام کرینگی وہان اور ہوگا وہ موضع شہر مسلمانونکی شہرون سی اور وہ بغداد ہی اور امصار جمع کنا اشارہ کیا اوس شہر کی بڑائی کا یعنی کہ مشہور شہر ہوگا
مین بعد اوسکی مدینہ اور مکہ اور بیت المقدس کی ت اور جس وقت کہ ہوگا آخر زمانہ مین آوینگی اوس شہر والونکو لڑنیکی لیئے بیٹی قنطوراء ف ع جو ترک ہین قنطورا
ساتہ زبر قاف اور جزم نون اور پیش طا کی ساتہ الف مقصورہ کی اور کہی ساتہ مد کی اور کہی آئی ہی نام ہی ایک لونڈی کا ابراہیم کی کہ نسل ترک کی اوسکی اولاد مین سی ہی ت کہ
سونہ اونکی چوڑی ہونگی اور آنکہین چہوٹی یہانتک کہ اوترینگی اوس نہر کی کنارہ پر پس متفرق ہونگی اوس شہر کی لوگ تین فرقی ایک فرقہ پکڑینگی بیلونکی
دموں یا جنگل مین ف ع یعنی اعراض کرینگی قتال سی اور مشغول ہونگی زراعت مین یا تلاش کرینگی بیلونکو کہیتی کی لیئے واسطی ... پانی کی

سے بسبب جہل کی یا وہ نہ اپنی اہل و عیال اور مال و متاع کو اور چل دینگے جنگل کو تاکہ اونکی شر سے نجات پاویں ت اور ہلاک ہوگا بیشتر
اونکی شہر سے بسبب اس حیلہ کی نجات نہیں پاوینگے اسلیے کہ آگ فتنہ کی شر کو بھی ایسی نہیں بڑی کہ اس حیلہ سے بچا سکیں اور ایک فرقہ طلب کرینگے
امان تنظور اسی کہ آدمی سطحے جانون اپنی کی اور ہلاک ہونگے ف یعنی اونکو یا تو نسبہ اور شاید کہ مراد اس فرقہ سے عصم بادشاہ خلیفہ اور امرا ہی اونکی مسلمان میں سے کہ طالب
ہوونگے امان کے لیے اہل بغداد کی لیے اور ہلاک ہوئی اور یا تو نسبہ کے ملازم اولاد و سے ہوونگے اونکو کسی کو باقی نہیں چھوڑا اور کہا ایک شارح نے کہ اگر ارادہ کیا گیا
نے بصرہ سے بغداد اسلیے کہ بغداد تھا قریب حضرت کی عہد میں بصرہ کی تو نہیں ہے جواز اطلاق کرنے اسم جز کی کل پر تو واقع ہو چکا جیسا حضرت نے فرمایا تھا اور اگر ارادہ
کیا بصرہ سے بصرہ معہودہ تو شاید کہ وہ واقع ہو بعد اسکے اسلیے کہ نہیں سنا گیا ہے کہ کفار اوترے ہوں اوسمیں کبھی قتال کی لیے ت اور ایک فرقہ گردانینگے
اپنی اولاد و حرم کو یعنی پیچھوں اپنی کی ف یعنی تغافل کرینگے اونسے اور قطع کرینگے علاقہ مہر و محبت کا دل سے یا پیچھے چھوڑ دینگے اور متوجہ ہونگے اور جنگ
اور لڑینگے ترکوں سے اور مارے جاوینگے اکثر اونکی اور وہ لوگ شہید ہونگے ف یعنی جو اونکے درمیان شہادت کی قابل ہو ع یعنی کامل شہادت میں بیچ طوفان کی کہ بسبب سے باہر نکل
مقابلہ کیا اور مارے جائیں راہ خدا میں جان سے جسکی یہ ہین کہ تیسرا فرقہ غازی مجاہد فی سبیل اللہ ہوگا کہ جنگ ترکوں سے جاکر غالب آئے اونکی سے اہل اسلام پر پس شہید ہوے
اکثر اونکو اور نجات پاوینگے اونمیں سے تھوڑے لوگ اور وہ لائق ستر اور کہا طیبی نے کہ یہ حضرت کی معجزات میں سے ہی اسلیے کہ یہ واقعہ ہوا جیسا کہ خبر دی تھی حضرت نے اور
ہوا یہ واقعہ بیچ صفر سنہ چھ سو چھپن ۶۵۶ میں اور قصہ اسکا یہ ہے کہ پیدا ہوئی طرف ہلاکت اور آگ فتنہ کی اور قتل کیا اوطرف بلاد دین بلاد اسلام کی اور پہنچا اوس آگ کی
اور بلند ہوئی شعلہ اوسکی کی تھوڑی مدت میں اور پہنچا اوسکی عالم کو اور وہ ایک قصہ ہی کہ زبان تحریر و تقریر اسکی بیان سے عاجز و قاصر ہی اور کہا ہی علما نے کہ اجماع
آباد ہی بیچ مسلکوں کی سے شامل اس حدیث کی اس کیفیت سے واقع نہیں ہے کیونکہ اگر ہوتا تو نقل کیا جاتا اور یہ قصہ تواریخ کی کتابوں میں تفصیل سے مذکور ہی وعن
انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا انس ان الناس يمصرون امصارا وان مصرا منها يقال له البصرة فان انت مررت بها
او دخلتها فاياك وسباخها وكلاءها وسوقها وباب امرائها وعليك بضواحيها فانه يكون بها خسف وقذف
ورجف وقوم يبيتون ويصبحون قردة وخنازير رواه ابو داود ت اور روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے انس تحقیق شہر بناوینگے لوگ شہر اور تحقیق ایک شہر اون میں سے ہوگا کہ کہا جاویگا اسکو بصرہ پس اگر گذرے تو اوسپر یا داخل ہو تو اوسمیں پس دور رہنا تو اپنی
شور زمین اوسکی اور مواضع سے کہ زمین شور رکھتی ہیں یعنی دور رہ اپنی سے کہ نام اوسکا کلا ہی اور اوس کی کھجوروں سے اور اوس کی بازار سے
اور اوسکی بادشاہ اور امیروں کی دروازوں سے اور لازم پکڑ تو اوسکی کناروں کو کہ نام اوسکا ضواحی ہی ف ع ح ضواحی جمع ضاحیہ کی ہی یعنی کنارے میں سے کنارہ
اور کہا ہی اور ضاحیہ ایک موضع کا نام ہی اور بعضوں نے کہا مراد اوس سے یہ ہی کہ اوسکی بیچ میں نہ رہیو گوشہ نشینی اور کنارہ کشی اختیار کر بسبب
تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا اوسمیں دھنس جانا زمین میں اور پتھر برسنے اور زلزلہ سخت اور ہوگی اون میں ایک قوم کہ شام کو
رہینگے اچھی اور صبح کرینگے اس حال میں کہ ہونگے بندر اور سور ف ع ح یعنی جوان اونکی بندر ہوجاوینگے اور بوڑھے سور اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
مسخ اس امت میں بھی جائز اور واقع ہی اسلیے کہ اگر جائز نہ ہوتا تو ذکر نہ کیا جاتا اور فائدہ نہ رکھتا اور بلاشبہ خسف بھی واقع ہوا اور وعید اوس سے بیچ حق فرقہ زندیقہ
کی اور اسی سبب سے کہا ہی بعضی شارحین نے کہ اس حدیث میں اشارہ ہی اسکی طرف کہ وہاں قدریہ ہونگے اسلیے کہ مسخ و خسف ہوگا اس امت میں تقدیر کے
کی جھٹلانے والوں پر لفظ کلا ہو اور بیچ حدیث میں ساتھ زبر کاف اور تشدید لام کی ساتھ مد کی ہی اور بروزن کسا ان کی نام ایک جگہ کا ہی بصرہ میں کہا ایک
شارح نے کہ وہ کنارہ نہر کا ہی کہ وہاں کشتی بندھتی ہی اور بعضوں نے کہا کہ وہ جگہ چرنے جانوروں کی ہی اور تائید کرتا ہی اسکی وہ کہ بعضی نسخوں میں
تخفیف لام کے ساتھ ہی اور بعضی کہتے ہیں چنانچہ نسخہ سید جمال الدین میں اسی طرح ہی پس ان جگہوں میں خسف و غیرہ شاید ہوگا بسبب خباثت انکی کی اور کھجوروں میں

بسبب حقیقت الزمان کے نہیں یا بار دنہیں ہے سبب نہ معرفت کے یا کثرت شغل کی یا فراغت اور بادشاہان خیر کی وروائی یہ سبب کثرت ظلم کی اور سلوہ کی اس

میں بعد لفظ روا کی سفید چھوٹی ہوئی ہی بسبب نہ سولف کے نام راوی کو لیکن جزری نے کہا مراد اوسے اور دوسرے طریق میں تھم بہا الراوی یہ قال

لا اعلم الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابو داؤد نے ایسی طریق سے کہ نہیں ہے دوسری طریق میں اور کہا کہ نہیں جانتا

اوسکو پیشتر ہوئی ایک سے اوکی طرف کے داخل اس اسناد میں ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس سے کہ بیٹے انس بن مالک کی ہیں اس طرح کہنا دلالت

کرتا ہی ابہام اور اشتباہ پر اور موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہیں اور تابعین سے ہیں **وعن** صالح بن درهم يقول انطلقنا

حاجين فإذا رجل فقال لنا إلى جنبكم قرية يقال لها الأبلة قلنا نعم قال من يضمن لي منكم أن يصلي لي في مسجد

العشار ركعتين أو أربعا ويقول هذه لأبي هريرة سمعت خليلي أبا القاسم صلى الله عليه وسلم

يقول إن الله عز وجل يبعث من مسجد العشار يوم القيامة شهداء لا يقوم مع شهداء بدر غيرهم

رواه أبو داود وقال هذا المسجد مما يلي النهر اور روایت ہے صالح بن درہم تابعی سے کہتے تھے کہ ہم حج کرنیکو بصرہ سے چلے کہ جب

گئے ان وہاں ایک شخص کہتا تھا یعنی ابو ہریرہ پس کہا او سنے ہم سے کہ تمہارے شہر کی ایک جانب میں ایک بستی ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ابلہ

ف ابلہ ساتھ پیش ہمزہ اور ب کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہے مشہور قریب بصرہ کی ت کہا ہم نے ہاں ہی کہا اوس شخص نے کون ہے کہ ذمہ

لے او شخص تم میں سے میری کہ نماز پڑھے واسطے میرے یعنی میری نیت سے مسجد عشار میں دو رکعت یا چار رکعت اور کہے یہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطے ابی ہریرہ کے

ہے ف عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ میں ہی اور میں واسطے برکت حاصل کرنے کی نماز چاہتا ہوں ت سنا میں نے دوست

اپنے سے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں فرماتے تھے تحقیق اللہ عز وجل اوٹھاویگا مسجد عشار سے دن قیامت کی شہیدوں اوٹھینگے یعنی قبروں سے یا رتبہ میں

ساتھ شہیدوں بدر کے غیر اونکی ف ع ح اور یہ جو فرمایا ہے اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدوں کی برابر ہیں اور نہیں معلوم کہ وہ اس امت کے شہید

ہیں یا ہونگی یا اگلی امتوں میں سے پس جب مسجد ایسی فضیلت و شرف رکھتی ہی تو نماز ادا کرنی اوس میں فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکھتی ہو اور اس سے معلوم ہوتا

کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکان میں اور عبادت دین کی کرنی اوس میں فضیلت عظیم رکھتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز اور

اور پہنچتا ہی اور اکثر علما اسی میں ہیں اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی ت نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا یہ مسجد اوس جانب سے متصل ہے یعنی نہر فرات

کی کہ بصرہ کی ہی **وسنذكر** حديث أبي الدرداء إن فسطاط المسلمين في باب ذكر اليمن والشام إن شاء الله تعالى ف

اور قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ابی درداء کی کہ مراد اوسکا یہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن و شام کے اگر چاہیگا اللہ ت

الفصل الثالث

فصل تیسری **وعن** شقيق عن حذيفة قال كنا عند عمر فقال أيكم يحفظ حديث رسول الله صلى الله

عليه وسلم في الفتنة فقلت أنا أحفظه كما قال قال هات إنك لجريء وكيف قال قلت سمعت رسول الله صلى الله

عليه وسلم يقول فتنة الرجل في أهله وماله ونفسه وولده وجاره يكفرها الصيام والصلاة والصدقة والأمر بالمعروف

والنهي عن المنكر فقال عمر ليس هذا أريد إنما أريد التي تموج كموج البحر قال قلت ما لك ولها يا أمير المؤمنين إن بينك

وبينها بابا مغلقا قال فيكسر الباب أو يفتح قال قلت لا بل يكسر قال ذلك أحرى أن لا يغلق أبدا قال

فقلنا لحذيفة هل كان عمر يعلم من الباب قال نعم كما يعلم أن دون غد ليلة إني حدثته حديثا

ليس بالأغاليط قال فهبنا أن نسأل حذيفة من الباب فقلنا لمسروق سله فسأله فقال عمر متفق عليه

روایت ہے شقیق سے کہ نقل کی حذیفہ نے کہا تھے ہم نزدیک عمر کے پس کہا کون تم میں یاد رکھتا ہے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ باب فتنہ کی
فرمائی ہے پس کہا میں نے کہ میں یاد رکھتا ہوں جیسی کہ فرمائی حضرت نے یعنی بعینہٖ بلا زیادتی اور نقصان کے کہا عمر نے کہ بیان کر تحقیق تو البتہ دلیر ہے بیچ روایت حدیث
کی یا جو کچھ فرمایا اوسکے بیان کی کیفیت میں کہ کیونکر ہے ف ع چونکہ حذیفہ نے بیچ صحابہ کے درمیان میں سامنے حضرت عمر کی دعویٰ حفظ حدیث کا کیا کہ میں یاد رکھتا ہوں جیسا کہ حضرت
نے فرمائی تھی تو اوسکو یہ بات اونکی حضرت عمر کو اور فرمایا تو عجب بے پروا ہے کہ تو نے اوس چیز کو کہ نہیں جانتا میں اور زیادہ تیری اور تو دعویٰ کرتا ہے کہ مجھکو بعینہٖ یاد ہے کہ کیا
فرمایا تھا آنحضرت نے اور ہو سکتا ہے کہ یہ تحسین ہے تا کید ہو حفظ کے بیچ حفظ و ضبط کی یعنی جانتا ہوں میں کہ تو دلیر تھا بیچ پوچھنے کی آنحضرت سے حال شر و فتنہ کا کہ بہت
پوچھتا تھا البتہ تجھکو علم ہوگا اوسکا کہ کیونکر ہے ت کہا حذیفہ نے کہا میں نے سنا ہے میں نے پیغمبر خدا سے فرماتے تھے فتنہ اور ابتلا اور آزمایش مرد کی اوسکی اہل و
عیال میں اور اوسکی مال میں اور اوسکی نفس میں اور اوسکی فرزند میں اور اوسکی ہمسایہ میں ف ح یعنی مرد مبتلا کی جاتی ہے حقوق میں اور اوسکی اولاد کی
میں جیسا کہ چاہیے اور اوس میں تقصیر کرتا ہے اور بر خلاف نمود کے چلتا ہے اور اونکی تعریف کے سبب مرتکب سیئات کا ہوتا ہے اور اوس محبت دنیا اوس کا دین تعب
میں پڑتا ہے پس لائق ہے کہ کفارہ کرے اونکا ساتھ حسنات کے بموجب قول اللہ تعالیٰ کی ان الحسنات یذہبن السیئات یعنی نیکیاں دور کرتی ہیں بدیوں کو آپ نے اسکی طرف اشارہ فرمایا حضرت نے ساتھ قول
اپنے کی ت جاتی ہے اوس فتنہ کو اور تقصیر کو اونکی سبب کے روزہ اور نماز اور صدقہ اور امر معروف اور نہی منکر کے جنید کرتا ہے پس کہا عمر نے کہ نہیں ارادہ کرتا
میں ف ح حضرت عمر نے جب پوچھا کہ کون تم میں یاد رکھتا ہے حدیث آنحضرت کی درباب فتنہ کے اور یہ سوال محتمل تھا دو معنی پر ایک تو یہ مراد فتنہ سے امتحان و آزمایش
ہو جیسا کہ اولاد و عیال کے جیسی کہ بیچ قول اللہ تعالیٰ کے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ اور دوسرے یہ کہ مراد ہو اوس سے واقع ہونا قتال کا اور تھا سوال حضرت عمر کا
دوسرے شق سے اور حذیفہ نے اول شق بیان کی پس اسپر فرمایا حضرت عمر نے کہ میری مراد نہیں یہ تھا اس سوال سے ت نہیں مراد رکھتا میں اس فتنہ کو مگر وہ فتنہ کہ موج مارے
مانند موج دریا کے ف ح یعنی مراد میری فتنہ سے قتل و قتال اور لڑائیاں ہیں کہ پھیلیں اور شائع ہوں اور مضطرب ہو جائیں لوگ بیچ ت کہا حذیفہ نے کہا میں نے عمر کو کہ نہیں
تمہیں کیا کام ہے اوس فتنہ سے اے امیر المومنین یعنی تمکو اوس سے کچھ غم نہیں اور ضرر اوسکا تمکو نہیں پہنچے گا اور تم اوسکو نہیں پاؤ گے تحقیق درمیان تمہارے اور درمیان
اوس فتنہ کے ایک دروازہ ہے بند ف ح بند دروازہ کنایہ ہے حضرت عمر کی وجود سے جیسا کہ اخیر حدیث میں تعبیر کیے یعنی جب تک کہ وجود تمہارا درمیان ہے فتنہ
راہ نہیں پاویگا اور جب تم اوس دنیا سے اوٹھ جاؤ گے وہ فتنہ آویگا اور ظاہر ہوگا ت کہا عمر نے بطریق استفہام کہ پس توڑا جاویگا وہ دروازہ کہ فتنہ اوس سے آوے گا
یعنی بسبب شدت اور سختی اوسکی کی یا یہ کہ کھولا جاویگا ف ح یعنی بسبب خفت و نرمی اوسکی کی فرق ہے درمیان توڑنے دروازہ اور کھولنے کی جب ٹوٹ جاتا ہے تو پھر وہ
کھل جاتی ہے کوئی بند نہیں کر سکتا اور بعد کھلنے کی بند کرنا ممکن ہے اور شاید کہ مشابہت ہے فتنہ کو ساتھ گھر کی کہ مقابل ہی اسکے گھر کی اور عمر کی حیات کو
ساتھ دروازہ بند کے اور اونکی موت کے ساتھ کھلنے اوس دروازہ کے پھر کنایہ کیا ساتھ توڑنے کے قتل سے اور بات کھلنے کی موت سے یعنی جب تم سمجھے کہ دروازہ کنایہ ہے اونکی
وجود سے اور وہ دریافت کو تمنا والا ہے تو پوچھا کہ ساتھ قتل کی ہوگا یا ساتھ موت کے ت کہا حذیفہ نے کہا میں نے نہیں کھولا جاویگا بلکہ توڑا جاویگا یعنی ایسا کہ علاج
پذیر نہ ہو اور پھر بند کرنا اوسکا ممکن نہ ہو کہا عمر نے کہ یعنی دروازہ کہ جسکی یہ صفت ہے کہ توڑا جاویگا اور کھولا نہ جاویگا لائق تر ہے کہ نہ بند کیا جاوے کبھی تحقیق
پس کہا ہم نے واسطے حذیفہ کے کیا تھے عمر جانتے کہ کون ہے دروازہ کہا حذیفہ نے ہاں جانتے تھے عمر اوسکو جیسا کہ جانتے ہیں تحقیق ورے کل کی رات ہی ف ع یعنی
معلوم تھی خوب جانتے تھے جیسی کہ یقین ہے آج کے بعد کل [illegible] اور سوال جو کیا تو بطور تحقیق حال کی کیا بات تحقیق میں بیان کی اونسے حدیث کہ نہیں ہے بیچ اوس کے غلطیاں کہا
شقیق نے پس ڈرے ہم اس سے کہ پوچھیں حذیفہ سے کہ کون ہے مراد اوس دروازہ سے پس کہا ہم نے مسروق سے کہ حاضر تھے ساتھ حذیفہ کے پوچھو مسروق نے حذیفہ سے پس کہا
حذیفہ نے مراد دروازہ سے عمر ہیں یعنی یہ کنایہ ہے الخ متفق علیہ اور روایت ہے اصحاب کتب ستہ نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ﴿وعن ابی هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال سمعتم بمدينة جانب منها في البر﴾
الحدیث ﴿الی آخرها﴾ اور روایت ہے انس سے کہا فتح قسطنطنیہ کے قریب قیامت کی نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

باب اشراط الساعة یہ باب ہے بیچ بیان علامتوں قیامت کے ف شرط ساتھ جزم کی ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسے کہیں اگر ایسا ہو تو ایسا ہوا اور اوسکی جمع شروط ہے اور شرط ساتھ تحریک کے علامت اور نشان ایک چیز کا اور اوسکی جمع اشراط ہے پس اشراط ساعت یعنی نشانیوں قیامت کے ہو اور ساعت کہتے ہیں ایک جز کو اجزا شب و روز سے اور بمعنی وقت حاضر بھی آئی ہے قیامت کو یا بسبب ہونے اوسکی کو ساعت کہتے ہیں اسلیے کہ جب آئیگا اوسکا سبب و اسی ساعت میں ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہے اور علما نے تفسیر کیا ہے اشراط ساعت کے ساتھ چھوٹی امور کے کہ واقع ہوں پہلے قائم ہونے قیامت کے اور منکر ہوں اونکے لوگ مانند جننے لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنے بیچ بنانے اونچی اونچی مکانوں کو اور کثرت جہل اور زنا اور پینے شراب کے اور قلت مردوں کی اور کثرت عورتوں کے اور ضائع کرنے امانت کی اور کثرت لڑائیوں اور فتنوں کی اور مانند اونکی کی کہ اس باب میں مذکور ہیں یہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کی ہے یہ ہیں کہ بڑی علامتیں متصل قیامت کے واقع ہونگی اور باب آئندہ میں مذکور ہیں وہ اور بعض کہتے ہیں عالم کہ شرط لغت میں معنی اول شی اور زوال اول اور چھوٹی مال کی بھی آیا ہے او باعث لوگوں کی انکار کرنے کا اونپر یہ ہے کہ یہ امور عالم میں ہمیشہ واقع ہیں پس اونکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرینگی اور چیزیں جو علامت ہیں مراد یہی ہے کہ بہت واقع ہونا اور پھیلنا اونکا علامت ہے مطلق لیکن اس باب میں امام مہدی کی بھی نکلنے کو ذکر کیا ہے اور نکلنا اونکا ساتھ عیسی اور دجال کی ہوگا قریب قیامت کے ظہور کرینگے اسکا جواب یہ ہے کہ ذکر مہدی کا بیان میں تقریب کے لڑائیوں اور فتنوں کی ہے اور تتمہ اس کلام کا باب آئندہ میں آویگا انشاء اللہ تعالی

الفصل الاول عن انس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويكثر الجهل ويكثر الزنا ويكثر شرب الخمر ويقل الرجال ويكثر النساء حتى يكون لخمسين امرأة القيم الواحد وفي رواية يقل العلم ويظهر الجهل متفق عليه روایت ہے انس سے کہا اونہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق نشانیوں قیامت کی سے یہ ہی کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹھ جانے علما کی یا بسبب کم رغبت ہونے لوگوں کی نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ سنا ونکی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب بے حیائی کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع پہ بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سے فسادونکی بیچ بلاد و عباد کے ف اور کم ہونگی مرد کہ جن سے انتظام عالم ہے اور بہت ہونگے عورتیں ف ع کہ جنسے نہیں سرانجام پاتی ہیں امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہے کثرت غم و ہم کا اور حاصل کرنے دینار و درہم کا ف بیان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتوں کے ایک مرد خبر گیری کرنیوالا ف ع یہ مراد نہیں ہے کہ پچاس عورتیں جورو ہونگی ایک مرد کی بلکہ مراد یہ ہے کہ مائیں دادیاں اور بہنیں اور بیٹیاں اور خالائیں اور بیویاں وغیرہ ذات متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہ خبر گیران اونکا ہوگا ف اور ایک روایت میں بجای یرفع العلم ویکثر الجہل کی یہ عبارت آئی ہے کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن جابر بن سمرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان بين يدي الساعة كذابين فاحذروهم رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق پیدا ہونگے پہلے آنے قیامت کے جھوٹے پس پرہیز کرو اونکی شر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع مراد جھوٹوں سے یا تو وہ ہیں کہ حدیثیں جھوٹی بنا دینگے اور یا وہ کہ دعوی پیغمبری کا کرینگے اور یا وہ کہ بدعتیں نکالینگے اور خواہشیں فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگوں کی طرف نسبت کرینگے اور گمان کرینگے کہ طریقہ حق اور راہ سنت کی یہی ہے نعوذ باللہ من ذلک انتہی کہا ابن ملک نے شرح مشارق میں کہ جملہ فاحذروہم نہیں ہے بیچ صحیح مسلم میں لیکن آیا ہے بعضے روایتوں غیر اوسکی میں اور بعضوں نے کہا کہ یہ قول جابر کا ہے انتہی اور جامع میں مانند لفظ مشکوۃ کی ہے بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے

وعن ابي هريرة قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم يحدث اذ جاء اعرابي فقال متى الساعة قال اذا ضيعت الامانة فانتظر الساعة قال كيف اضاعتها قال اذا وسد الامر الى غير اهله فانتظر الساعة رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اونہو

فی اوس وقت ایک بیٹھک میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے یعنی لوگوں سے پس آیا ایک گنوار اور بعد کو پوچھا کہ قیامت کب ہوگی فرمایا جس وقت ضایع کی جاوے
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ع مراد امانت سے یا تکلیفین شرع کی اور نظام دین کا ہے جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانة الخ یا حقوق لوگوں کی
اور امانتین اونکی اور مراد یہ ہے کہ تعین اوسکی وقت کا سوای عالم الغیب کے کوئی نہیں جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہیں بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود میں آوینگی
اور نشانی اوسکی ترتیب ہوگی مقرر کین ہیں اونمین سے ایک علامت اوسکی ضایع کرنا امانت کا ہی کہ امانتوں میں لوگ خیانت کرینگے بات کہا اعرابی نے کہ
کسطرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کسوقت میں ہوگا فرمایا جب وقت کہ سونپا جاویگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی یہ بخاری نے ف ع مراد نا اہل سے وہ کہ جنمین نہ پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردونکی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سے اور یہ بہی خلیفہ کی حق میں اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان مراد و شان اور ارباب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند انکی سے ہیں پس جب کہ کام دین و دنیا کا نا اہل کی ہاتھ میں ہوگا یا بالعکس یہ تبہی امور کی جاتی رہیگی اور
فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضایع ہو جاوینگے اور لفظ وسد صیغہ مجہول کی ہے تشدید سین کی اور تخفیف اوسکی سی یا ہے یعنی آکیا اور سپرد کیا کوئی کام سونپا جاتا ہے گویا
وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتى يكثر المال ويفيض
حتى يخرج الرجل زكوة ماله فلا يجد احدا يقبلها منه وحتى تعود ارض العرب مروجا وانهارا رواه مسلم وفي رواية
قال تبلغ المساكن اهاب او يهاب اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قایم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سی ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہ عطف تفسیری ہے یعنی بہی نکلیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کی ہر جانب سی مانند نالہ کی تاکہ نکالیگا
کوئی طرف اوسکی اور ت یہانتک کہ نکالیگا شخص کوئی اپنی مال کی زکوة پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کرے اوسکو اوس سے یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم
ہونی رغبت کی اوسکی طرف بسبب پیش حال کی اور یہانتک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرین والی نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت
مسلم کی یون ہی کہ فرمایا پہنچینگے عمارات اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتھ زیر ہمزہ کی اور زبر کے اور یہاب ساتھ زیر ی کی
اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ی کی اور یہ دونوں نام موضع ہیں قریب مدینہ کے اور لفظ او تنویع کی لیے ہی یا مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد و نواح اوسکی کی ہے اور حضرت
شیخ نے لکہا ہی کہ اہاب ساتھ ہمزہ کی بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سی اور لفظ اہاب کے ساتھ ی کی ہی **وعن**
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يكون في آخر الزمان خليفة يقسم المال ولا يعده وفي رواية قال يكون
في آخر امتي خليفة يحثي المال حثيا ولا يعده عدا رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ ہوگا آخر زمانی میں ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نے کہ مراد اوس سے امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیگا اور نہ
تعین کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کی ا نہ گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ
دیگا مال لپین بہر بہر کر اور نہ گنیگا اوسکو گننا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بسبب کثرت اموال اور غنائم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس کی لپین بہر بہر کر دیگا
وعن ابي هريرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يوشك الفرات ان يحسر عن كنز من ذهب فمن حضر فلا ياخذ منه شيئا
متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ فرات کہلجاویگا خزانہ سونی کی سی ف ع یعنی پانی
فرات کا خشک ہو جاویگا اور اوسکی نیچے سی گنج سونی کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہاں چاہیے کہ نہ لیوے اوس سی کچھ نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف ع اسلیے کہ لینا اوسکا باعث منازعت اور قتال کا ہے جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور بعضون نے کہا اسلیے کہ لینا اوس سے کچھ

سے باعث معصیت کے سبب ابتلا آفات و بلیات کا ہو وہ ایک نشانی ہو نشانیوں قدرت الٰہی سے اور بعضون نے کہا اس سبب سے کہ وہ مال مغضوب ہے مکر ہو
شامل لڑائی و قتال ہوئے و فتنہ کے پس اونکا لینا اور اوسکو حرام ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات
عن جبل من ذھب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منھم لعلی اکون انا
الذی انجو رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کھل
جاویگی فرات یعنی سوکھ جاویگی ف ع ظاہر یہ ہے کہ قضیہ یہ ہے اور روایت مسند میں ہے پس معنی یہ ہونگے کہ کھل جاویگی فرات سے گنج عظیم سے مقدار پہاڑ کی سونے
سے اور احتمال ہے کہ ہو یہ غیر اول کا اور ہو پہاڑ کان سونے کی ت لڑینگے لوگ اوسپر یعنی اوسکے حاصل کرنے اور لینے پر پس ماری جاوینگی ہر سو مین سے ننانوے
اور کہیگا ہر شخص اونمین سے شاید کہ میں ہوں وہ شخص کہ نجات پاؤن نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ہر شخص امید کریگا کہ میں نجات پاؤنگا اور مال لونگا اس
توقع پر لڑینگے اور ماری جاوینگی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقیء الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوان من الذھب
والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ھذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ھذا قطعت یدی ثم یدعونہ
فلا یاخذون منہ شیئا رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑے
جگر اپنے کی ف ع یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتھ زبر ہمزہ کی جمع فلذ وہ ہی ساتھ زبر فے کی اور ذال کی اخر میں یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی طول میں اور معاملہ
میں ہے کہ فلذ ساتھ زبر کے جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتھ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونے اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزونکو تعبیر کیا ساتھ ٹکڑون جگر کی اسلئے کہ جگہ
زمین میں ہے جیسے کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور محبوب ہے عرب کے نزدیک محبوب بیکسو زمین پیٹ میں ہیں پس یعنی ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی میں خزانوں وغیرہ کو اپنی
پیٹ میں سے طرف پیٹہ اپنی کی ت مانند ستونوں کی سونے اور چاندی سے پس آویگا وہ شخص کہ مارڈالا ہوگا اوسنے لوگونکو واسطے مال کی سبب لالچ طلب کرنے
اسکی کی قتل کیا میں لوگونکو اور آویگا کاٹنے والا ناتے کا یعنی بازر ہنے والا سلوک و احسان کا اپنے کہیگا واسطے اسی مال کی کاٹا میں حق ناتے کو اور
اور آویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکی کی کاٹا گیا ہاتھ میرا ف ح یعنی مال اسی جیسے کے بیچ حرص و آرزو اسکی کے گناہ کیے میں اور تحقیق دیکھتا ہوں میں
اسکو پر کام نہیں آتا اور حاجت نہیں کہتی ہم ت پھر چھوڑ دینگے اوس مال کو کہ زمین سے نکالا ہو پس نہین لینگے اوس سے کچھ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذھب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ
علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ھذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور نہیں فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹیگا اوسپر اور کہیگا اے کاش کہ ہوتا میں جگہ اس قبر والے کی اور نہیں اوسکو دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نے ف ح اس عبارت کی دو معنی کہیں ہیں ایک
ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادت ہے اور دین بمعنی عادت کی بھی آیا ہے پس معنی یہ ہیں کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہیں ہی لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت
اور نہیں ہوگی باعث اسکو لوٹنے پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمیں ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین بمعنی مشہور ہو اور معنی اوسکی یہ کہ نہیں ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو
کرنا بسبب امر دین کی کہ پہنچا ہو اوسکو دین میں بلکہ بسبب بلا اور مشقت کے کہ دنیا کی سبب سے پہنچی ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ یہ معنی ہوں کہ اوس وقت میں کوئی
قبر پر یہ آرزو کریگا اور شوق کی کچھ دین میں سے اوسکی ساتھ نہ ہوگا اور دین بسبب فتنے اور بلا کے جاتا رہا ہوگا اور نہ رہا ہوگا اوسکے پاس مگر یہی فتنہ اور بلا اسلئے
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل
ببصری متفق علیہ اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی آگ

زمین حجاز سے اور روشن کر دیگی گردنیں اونٹونکی بصریٰ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع بصریٰ ساتھ پیش ب اور جزم صاد کے شہر ہی شہرون شام مین سے اور اوس مین
اور دمشق میں مسافت قریب تین منزل کی ہی اور حجاز تمام ہی مکہ اور مدینہ اور گرد نواح اونکی کا اور اخبار میں یہ ہے کہ ظہور اس آگ کی صدی ساتویں میں ہی اور غالب علمے کو
مدینہ منورہ میں تہا اور پروردگار تعالی نے برکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوسکی آفت سے بچایا اور ظہور
اوسکا سنہ چہ سو پچاس میں چ روز جمعہ تیسری جمادی الآخری کی سے ہوا تہا اور ستائیسوین رجب تک رہا کہ سب باون روز ہوئے اور پہنچنا اوسکا جانب حجاز
تہا مانند ایک شہر بڑے کی کہ اوسکی مانند قلعہ ہو یا برج اور کنگورے گویا کہ ایک جماعت آدمیون کی ہی کہ اوسکو کہینچتے ہین جس پہاڑ پر پہنچتی تہی خاک کر دیتی
تہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی تہی اور مانند رعد کی زیادہ کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سے ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تہین
اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ٹہنڈی ہوا اوس سے طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہے علمانے کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اور جنگلون میں پہیل گئی
تہی اور حرم سے ہوا اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ راتونکو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب اور چاند کی اون
ایام میں معطل اور بے حکم ہو گئے تہی اور بعضی اہل مکہ نے مشعلی روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصرے میں دیکہی اور عجائبات اوس آگ کی سے یہ تہا کہ پتہر کو جلا دیتی
اور درختونکو اوس سے کچہ اثر نہ پہنچتا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل میں ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ میں تہا اور آدہا خارج حرم سے آگ
نے جلا دیا تہا اور جب نصف داخل پر پہنچی تو بجہ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نے عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادا کرنی اور سینا
اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ میں تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی بہی حرم شریف میں رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگے سر
عاجزی و زاری کی پروردگار تعالی نے منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سے نجات دی اور اوسی سال میں وقائع غریبہ اطراف
عالم میں حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسری کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی جیسی کہ مذکور ہی بیان اوسکا **وعن**
انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اول اشراط الساعة نار تحشر الناس من المشرق الى المغرب رواه البخاري
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اول علامتون قیامت کی سے آگ ہوگی کہ ہانکیگی لوگونکو مشرق سے
طرف مغرب کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع مراد یہ ہی کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہ ہوگی ورنہ وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا
پہلی اس آگ سے تہی پس یہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم
الساعة حتى يتقارب الزمان فتكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة وتكون الجمعة كاليوم ويكون اليوم
كالساعة وتكون الساعة كالضرمة بالنار رواه الترمذي روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانہ کی تغییر اسکی یہ ہی پس ہوگا اور گذریگا برس مانند مہینی کی **ف** ع یعنی برکت زمانی کی
کم ہو جائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ سبب کثرت فکرون اور مشغول ہونے لوگون کے بیچ فتنون اور امور کے اور ترقی شدائد اور محنتونکی نہین جانینگے کہ
کیونکر گذرگئی رات دن اور کہا خطابی نے کہ یہ ہوگا حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کے زمانہ میں **ت** اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کی اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے
اور ہوگا دن مانند ساعت کے یعنی ساعت عرفیہ نجومیہ کہ ایک گہنٹہ ہی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف**
جب آگ بہڑکتی ہی شعلہ اوسکا جلدی سے بیٹہ جاتا **وعن** عبد الله بن حوالة قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لنغنم على اقدامنا فرجعنا
فلم نغنم شيئا وعرف الجهد في وجوهنا فقام فينا فقال اللهم لا تكلهم الي فاضعف عنهم ولا تكلهم الى انفسهم فيعجزوا عنها و
لا تكلهم الى الناس فيستأثروا عليهم ثم وضع يده على راسي ثم قال يا ابن حوالة اذا رأيت الخلافة قد نزلت الارض المقدسة فقد دنت

ولا تکلنی الی نفسی فاعجز عنہا ولا تکلنی الی الناس فیستاثروا علیّ ر روایت ہی عبداللہ بن حوالہ سی کہا بھیجا ہمکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کی لیے تا کہ غنیمت پاوین ہم ف ح اور کچھ نہ پایا ہم نے اس سی حاصل کرین غالبا وہ قوم محتاج و مشقت مین تہی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ کچھ اپنی لیے پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو لیکن کچھ نہ پایا اور نہ کچھ کافر کا ہاتھ آیا اور غنیمت کی ذکر پر اقتصار کیا ت پہچانا
ہمکو اوپر قدمون ہمارے یعنی پیادہ پا بھیجا بسبب نہ قدرت ہونے کی سواریون پر پس پہری ہم یعنی جہاد سی سالم و باسلامت لیکن لائی نہ غنیمت کچھ یعنی پہرے
ہم گھر اور پہچانا حضرت نے اثر مشقت و محنت کا بیچ چہرون ہمارے یعنی پہچانا اثر مشقت و الم پانی غنیمت کا و رنج و غم اور حیا و خجالت اور حیا سی پس کہڑے ہوئے
ہم مین یعنی واسطے خطبہ و تسلی اور دعا کرنی کی ہماری لیے پس کہا یا اللہ نہ چھوڑ اور نہ سونپ کام انکے طرف میرے کہ پس ضعیف ہونگا مین انسے ف
ر ح یعنی نہیں طاقت مجکو انکی غمخواری اور خبر گیری کی اور سبب اسکا یہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف اور عاجز ہی اپنی ہی نفس کی خبرگیری
سی چہ جای غیر کی اور یہی وارد ہوا ہے حضرت کی دعا میں اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین اور فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا
ما شاء اللہ اور یہ تو حید ہی کہ مذکور ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ مین اور ابن عدی نی کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس اور خضر علیہما السلام
ملتے ہین ہر سال موسم حج مین پس جدا ہوتا ہی ہر ایک ان دونون مین سی یار کا اور جدا ہوتی ہین دونون ان کلمات پر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا
اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اور ہر گاہ کہ حضرت غمگین ہوئی تھی مقدم کیا
انکی کام نہ سونپنی کو طرف حضرت کے اول پہر فرمایا اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسون انکی کی کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی مہمات سر انجام کرنی سی اور نہ چہوڑ
انکو اور انکی کامونکو طرف لوگونکی اور محتاج مگر انکو اونکا کہ اختیار کرینگی اور مقدم کہین گی لوگ اپنی حاجتونکو انکی حاجتون پر ف ح جیسی کہ عادت
اور عادت گرفتارون نفس کی ہی اور حاصل تمام کلام یہی ہی کہ نہ سونپ انکو میری طرف کہ میں نہیں سر انجام و کفایت کر سکتا انکی امور کا اور نہ سونپ
انکو انکی نفسونکی طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی خبرگیری سی بسبب کثرت شہوات اور شرور نفسون اپنی کی اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کہ مقدم کرینگی اپنی
نفسونکو اور انہیں ضایع کرینگی انکو بلکہ وہ بندی تیری ہین کر انکی جو کچھ کہ کرتی ہی تو اپنی غلامونسی اور اسمین تعلیم و تنبیہ ہی آنحضرت کی طرف سی امت کو کہ کام
اپنی اللہ ہی کو سونپین اور کسی پر بہروسا نہ کرین اور نظر نہ کہین کسی طرف یعنی جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی وہ امور دین و دنیا اوسکی کو جیسی کہ فرمایا و من
یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کا روز اپنی کار کوں کیا کہ اس سی بہتر نہیں اور کہا عبداللہ بن حوالہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی پہر رکہا آنحضرت نی
دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا ای بیٹی حوالہ کی جس وقت کہ دیکہے تو خلافت کو کہ تحقیق اوتری ہی زمین مقدس مین یعنی مدینہ سی شام مین جیسا کہ
جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت مین پس جان کہ تحقیق قریب پہنچی زلزلی ف ح یعنی واقع ہونا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کی ہین کہ وہ
شی عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نی اوس سی ساتھ قول اپنی کی اذا زلزلت الارض زلزالہا اور نزول مصیبت اور بلا ف ح بلیہ ساتہ تیری
یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور مصیبت اور نزدیک پہنچی امور بڑی یعنی علامات قیامت اور قیامت اوس دن نزدیک ہوگی لوگون سی ساتہ تیری
طرف سر تیری کی ف ح اور وقوع اس حال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی بیت المقدس کی جیسی کہ حدیثون مین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ اوس
کی سند چہوٹی ہوئی ہی اور جزری نی یہ عبارت الحق کی ہی ابو داود و اسناد حسن رواہ ابو داؤد **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراتہ وعق امہ وادنی صدیقہ
واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم
واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر ہذہ الامۃ

اور کہا تا ان میں عبدالوہاب ذلک ریحاً حمراء و زلزلۃ و خسفاً و مسخاً و قذفاً و آیات تتابع کنظام بال قطع

سلکہ فتتابع رواہ الترمذی ف اور روایت ہی ابوہریرہ رضی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت ٹھیرائی جاویگی

غنیمتین دولت ف ح یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتونکو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیونمین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی

درمیان بانٹینگی اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اوسمین محروم کرینگی اور نقطہ دول ساتہہ زیر دال اور زبر واو کی جمع دولت کی ہو ساتہہ پیش دال اور زبر اوسکی بمعنی

انقلاب زمانہ اور دست بدست پہرنے مال کی اور بعضونے کہا کہ ساتہہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت یا ساتہہ زبر کی بمعنی حال

حالت شدت و محنت کی طرح حالت سفر وغیرہ کی ت اور جب ٹھیرائی جاویگی امانت غنیمت ف ح یعنی امانت میں کہ لوگونکی پاس رکہی جاویگی خیانت

کرینگی اور اوسکو حکم غنیمت میں کہینگی کہ کار فرنسلی ہی ہوگئی یعنی اونکا ہی ت اور ٹھیرائی جاویگی کوتہ اوان یعنی زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا گویا

ان زور ظلم اور جرم کی انمنڈل لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکہا جاویگا علم واسطے غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ

واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی جورو کی یعنی اوسکی امر مین حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کرسی کی

اوسکی مخالف امر خدا اور رسول اوسکی کی اور خلاف کریگا اپنی ماں کا اور رنج دیگا اوسکو ف ح یہ بات شرعی واسطے تخصیص ماں کی واسطی زیادتی حق اور شفقت کے

اوسکی ہی بہ نسبت باپ کے ت اور اپنے نزدیک کریگا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور کریگا اپنی باپ کو اور نہیں موانست اور

مصاحبت کریگا اوس سی اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ح اور یہ ہمارے زمانی مین بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہی ہمارے

بعضی علمانی کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین گرچہ ساتہہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ح اور یہ بہی بہت ہی اور

ظاہر ہی کہ بہت ہونا ان چیزونکا واسطی نہیں خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزونکے ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا ارذل اونکا اور کمینہ

اونکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطی ڈر برائی اوسکی کی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہے لوگونکو چارہ نہیں ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم اور اطاعت

ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتہہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان لونڈیان وغیرہ اور قینہ ساتہہ

زیر قاف اور جزم ی کی بمعنی لونڈی ہی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی آلات گانیکی کہ ستار و مزامیر کہتی ہین مانند طبل

اور طنبورہ اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہینگی پچہلی اس امت کی اگلونکو

ف ح اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کے خصوصیات سی ہی اگلی امتونمین نہیں واقع ہوئی اور یہ علامت بکار رافضیون میں پائی جاتی ہے

کہ لعن اگلونکو کہتی ہین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان

رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ بہلا خیال تو کرو جنسی اللہ تعالی راضی ہووی جو اونسی ناراض ہو وہ کیسا

شقی ہی اور سوا اسکی کتاب و سنت بہری ہوئی ہین انکی مناقب و فضائل سی اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوششین کین بیچ اعلاء کلمۃ اللہ کی اور دین

جیسی کہ چاہیے اور فتح کیے شہر کی شہر اور یاد کیے احکام اور تمام علوم سید الانام سی اور تعلیم کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین یہ کہ کہین اونکی حق مین ربنا اغفر لنا

ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور یہ جماعت لاعنہ ملعونہ یا تو کافر ہین یا دیوانی ہین کہ نہیں اکتفا کیا ہی لعن و طعن پر اونکی حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو

کفر کی طرف بموجب اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لی لی خلافت اور وہ حق علی کا تہا حالانکہ یہ باطل ہی ساتہہ اجماع

اگلی پچہلون کی اور کوئی سند اور دلیل نہیں اونکی پاس کتاب و سنت سی کہ ہو مفضل اوپر خلافت حضرت علی کی پہر جنہوں نے مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ میں سے ایام

خلافت اونکی مین بنا بر اختلاف اجتہاد کی پس نہیں ہی وہ مستحق لعن کا نہایت یہ کہ وہ تہا مخطی اور بالفرض اگر وہ گنہگار ہی تہا تو شاید وہ توبہ کر

یا باقی محبت ہے جسکی ساتھ غالب امید مغفرت و شفاعت سے بسبب برکت انکی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہے ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع کہ
میری اصحاب کو ایذا مت دو یعنی نہ عوض ہونگے اللہ سکو اونکی ایذا سبب قرابت اونکی کی ساتھ میرے انتہی پس ہم پار ہو بشارت کا ہر ان پیچ کی قسم صغائر و کبائر سے جو کہ
ہو امید رحمت رب کی اور شفاعت نبی کی صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ یہ ستونوں کا ہے اس امت کی پس کیا خوب ہے وہ لوگ کہ بازرہے اونکو عیب لگانے سے اور فرمایا آنحضرت
نے کہ نہ ذکر کرو مردوں اپنی کو مگر ساتھ خیر کی اور فرمایا حضرت نے جبکہ ذکر کیے جاویں اصحاب میرے پس روکو زبانیں اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر و عمر کی ایمان سے ہے اور بغض
رکھنا اون دونو کا کفر ہے اور محبت انصار کا ایمان سے ہے اور بغض اونکا کفر ہے اور محبت عرب کا ایمان سے ہے اور بغض اونکا کفر ہے اور جس نے برا کہا میرے اصحاب کو اوسپر لعنت ہے
اللہ کی اور جس نے محافظت کی میری حکم کی اونکی حق میں پس میں محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی ت پس منتظر رہو نزدیک آنے کی ان چیزوں کی اور تیز
کی ایک ہوا سرخ کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلہ کی زمین کی اندر میں دھنس جانے کی اور صورت بدل جانیکی اور پتھر برسنیکی لوگوں پر اور
نشانیوں قرب قیامت کی کہ پے در پے پہنچینگے مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ ٹوٹ جاوے ڈورا اوسکا پس گرنے لگیں پے درپے دانے اوسکے نقل کی یہ ترمذی نے

وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فعلت امتی خمس عشرۃ خصلۃ حل بها البلاء وعد هذه الخصال ولم یذکر تعلم لغیر الدین وقال وبر صدیقه وجفا اباه وقال وشرب الخمر ولبس الحریر رواه الترمذی اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کریگی امت میری پندرہ باتیں اترے گی اوسپر بلا اور تفصیل مذکور ہوا اور گنتیں آنحضرت نے وہ باتیں ف ع کہ مذکور
ہوئیں اوپر کی حدیث میں اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہے وسیلہ کہ ذکر کیں ترمذی نے دونوں حدیثیں اور ہیں اور شمار کیں بیچ ہر ایک کی اون دونوں
کی پندرہ پندرہ چیزیں درمیان ت اور ذکر نہ کی یعنی علی نے یہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین کی اور اختلاف ان دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ کہا
حضرت نے کہ بجای ادنی صدیقہ کے اور سلوک کریگا دوست اپنی سے اور بجای اقصی ابا کی ظلم کریگا باپ اپنی پر اور کہا بجای شرب الخمور کی اور پیا جاویگا
شراب یعنی اس روایت میں ساتھ لفظ واحد کی ہی اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کی اور پہنا جاویگا ریشمی کپڑا نقل کی یہ ترمذی نے ف ع اور کہا صاحب
مختصر نے کہ بعض کتابوں میں یہ عبارت ہے کہ بعض مذکور ہی حضرت کی حدیث میں پس صواب یہ ہے کہ بدلے تعلیم لغیر الدین کے ہے پس مطابق ہو جاتی ہیں دونوں

عدد دونوں روایتوں میں پس صحیح ہوا قول طیبی کا اعتبار عدد ... خمسة عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسة عشر واما المذکور فی الحدیث السابق
اربعة عشر انتهى **وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذهب الدنیا حتی یملک العرب رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی رواه الترمذی وابو داود وفی روایة له قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم لطول اللہ ذلک الیوم حتی یبعث فیه رجلا منی او من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا** اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تمام ہوگی دنیا یہاں تک کہ مالک ہووے عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے سے موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے کے ف ع م
یعنی اور رسم اونکی مطابق رسم میرے کی ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہیں کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کی سبب اجلال اونکے شرف کی ہے اور وہ
ایسے ہیں کہ مالک تمام دنیا کی ہونگے خواہ عرب و عجم اور ظاہر تر یہ ہے کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر ایسی لئے کہ مطیع ہونگے عرب سبب ... تعبیر کیا یہ کہ باشک کیا
عرب کے اور اونکی تابع اونکے ہونگے اہل اسلام ... کہ مسلمان وہ ایسی ... ت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود
میں یوں ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ باقی رہیگا دنیا سے مگر ایک دن البتہ دراز کر دیگا اللہ تعالی اوس دن کو یہاں تک کہ بھیجیگا
اللہ تعالی اوس دن ایک مرد کو میری نسب سے یا فرمایا میری اہل بیت میں سے ف ع یہ شک راوی کی ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ اولاد حسن
سے ہوگی یا اولاد حسین سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ باپ کی جانب سے حسنی ہونگے اور ماں کی جانب سے حسینی ت موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے

باپ کا موافق نام باپ پیغمبر کی ف ع یہ ہیں محمد بن عبداللہ اور اسمین ع رد ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہیں کہ مہدی موعود قائم منتظر ابو القاسم محمد بن حسن عسکری
کی ہیں ت بھر دیگا ساری زمین کو یعنی عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد زمین والے اوسکی ہیں ۱۲ و عدل سے ف ع یعنی قسط و عدل کی
نزدیک بعضوں کے ہی ضد ظلم و جور کی چنانچہ صراح میں ہے قسط داد و عدل داد دادن والا اور وہ خلاف جور کی ہے جو ظلم و ستم کرنا کسی کے حکم میں اور
اصل اوسکی ہی کہ شاید ایک چیز کا غیر محل اوسکی میں کو یا مراد حدیث میں تاکید و تقریر ہو یا یہ کہ فرق ہو ان میں کہ مراد قسط سی وہ داد ہو کہ دینی اور عدل عدالت
اور برابر حقوق میں کرنی اور ظلم سی مراد وہ ہو کہ دینی اور برابر حقوق میں نہ کرنی ۔ واللہ اعلم **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا او نہی سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی
تھی مہدی عترت میری سی ہی اولاد فاطمہ سے نقل کی یہ ابو داود نی **ف** ع عترۃ ساتھ زیر کی نسل مرد کی اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئے
ہیں یا رہ گئے آگی پیدا ہونگی صراح میں ہی کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کی اور نہایہ میں ہی کہ عترہ مرد خویش اور خویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہیں اور بعضوں
نے کہا نزدیک اہل بیت ہیں یعنی اولاد اونکی اور بعضوں نی کہا کہ قریش سب عترت ہیں اور مشہور یہ ہے کہ عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ اولاد
ہاشم ہیں یا اور بموجب تمام قولونکی قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہے تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سی ہیں **وعن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مہدی میری اولاد میں سے ہی روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بھر دیگا
زمین کو عدل و داد سی جیسی کہ بھری گئی ہی ظلم و ستم سی مالک ہوگا زمین کا ساتھ برس نقل کی یہ ابو داود نی **ف** ع اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی تسع او
سبع سنین وہ شک ہی راوی سی پس احتمال ہو کہ یہ روایت جنکی گئی ساتھ سات برس کی چنانچہ مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ آگی آتی ہی ابو داود کے مسلم
سی اور احتمال ہی یہ کہ ہو شک کا ورد ڈالا گیا ہو شک کو نہیں ذکر کیا او سکو اور اکتفا کیا ساتھ یقین کی واللہ اعلم **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ فَيَجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابو سعید ہی سی بیچ قصہ مہدی کی کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی کی پس آویگا مہدی کی پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دی مجکو دی
مجکو یعنی کچہ اور تکرار تاکید کی لیئی ہی فرمایا آنحضرت نی پس لپ بھر دیگا مہدی اوس شخص کی لیئی بیچ کپڑی اوسکی اسقدر کہ اوٹھا سکی وہ او سکو نقل کی
یہ ترمذی نی **ف** ع یعنی بہت دیئی بے شمار دیگی او سکو دینار و درہم سبب کہ نہی حرص اوسکی کی مال پر پس پیدا کر دیگی او سکو سوال سی اور خلاص
کر دیگی اوسکی نفس کو ملال سی **وعن** أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ فَيَخْرُجُ
رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَارِبًا إِلَى مَكَّةَ فَيَأْتِيهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُونَهُ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ إِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ
بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَإِذَا رَأَى النَّاسُ ذٰلِكَ أَتَاهُ أَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُونَهُ ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَخْوَالُهُ كَلْبٌ
فَيَبْعَثُ إِلَيْهِمْ بَعْثًا فَيَظْهَرُونَ عَلَيْهِمْ وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْإِسْلَامُ بِجِرَانِهِ فِي الْأَرْضِ فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِينَ ثُمَّ يُتَوَفَّى
وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۔ اور روایت ہے ام سلمہ سی او نہی نقل کی نبی سی کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف نزاع یعنی باہم اہل حل و عقد نزدیک مرنی
خلیفہ کی **ف** ع زمانہ میں ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہے کہ رکہو حکومت سلطانی ہی ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ سی **ف** ع یعنی وہ
مکروہ جانیگا یعنی منصب امارت کی یا ڈر کی فتنہ کی کہ واقع ہوگا او سمین اور مراد مدینہ سی مدینہ طیبہ ہی یا وہ شہر کہ او سمین خلیفہ ہوگا ت در حالیکہ بہاگنی والا
جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی **ف** ع اسلئی کہ وہ جائی امن ہی ہر اوس شخص کی کہ پناہ پکڑی ساتہ اوسکی اور عبادت گاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہونگی

بدلیل لائی ہو اور اس حدیث کو باب الملاحم میں بیان کیا ہی آوینگی اوسکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی جب ظاہر ہونی امر اونکی کی اور چھپاتی تہی اونکو لیکی پس
نکالینگی اونکو یعنی اونکی گہر سی اور امام ہونگی پس ناخوش ہونگی اونکو بخواہش والحاح حال آنکہ وہ ناخوش ہونگی امامت سی بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ اونسی
درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کی اور بہیجا جاویگا طرف اوسکی شخص کی ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ کہ اوسوقت میں شام میں ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و
قتال امام مہدی کی بہیجیگا پس دہنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا میں کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی ف ح بیدا لغت میں یعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی
اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی کہ ایک علامتوں خروج امام مہدی کی سی ہی اور اس باب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں قریب
تواتر کی ایک ان میں حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب سی کہ فرمایا انہوں نی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کی سی ہوگا ایک مرد کہ
سیر چہکا ہوگا سفیانی کہ تلہ سفید ایک میں ہوگی جانب دمشق کی اور اکثر تابعین اوسکی ایک قبیلہ میں سی ہونگی کہ نام اوسکا کلب ہی بہت خونریزی کرنیوالا ہوگا وہ لوگوں کو یہانتک کہ
عورتوں کی پیٹ پہاڑ کر بچوں کو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کی لیئی بہیجیگا پہر وہ لشکر شکست دیگا بعد اوسکی سفیانی آپ ساتہ
لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کی دوڑیگا پہر بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ہی ساتہ لشکر کی زمین میں دہنس جاویگا اور کوئی اون میں سی نجات نہین
پاویگا مگر وہ شخص کہ خبر مہدی کو پہنچاویگا پس جب دیکہینگی اور جانینگی لوگ یہ حال اور سنینگی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام
سی اور جماعتیں اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی ف ح ابدال ایک قسم ہی کہ پاک رکہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سی زمین کو اور وہ ستر تن ہیں چالیس
تن شام میں اور تیس غیر اوسکی میں اونکا نام ابدال اسلیئی ہی کہ جب کوئی اون میں سی مرجاتا ہی تو اوسکی بدلی میں اور لوگوں میں سی جگہ اوسکی بدلہ دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلیئی
یہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہیں اونہوں نی اخلاق بری ساتہ اخلاق پسندیدہ کی اور ذکر اونکا حدیثوں میں آیا ہی اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داود کی کہا کہ ذکر ابدال کا
صحاح ستہ میں نہیں آیا ہی مگر اسی حدیث میں نزدیک ابی داود کی اور حاکم نی بہی اوسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی نی جمع الجوامع میں غیر صحاح ستہ سی
بیچ ذکر ابدال کی بہت سی حدیثیں لائی ہیں اکثر حدیثوں میں ذکر عدد چالیس کا ہی اور بعضی میں تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سی لائی ہیں کہ ابدال نی اس درجہ
کو بسبب نماز اور روزہ اور صدقہ کی نہیں پایا ہی اور سبب تمام لوگوں سی ممتاز نہیں ہوئی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی اہل اسلام کی پایا اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای علی میری امت میں موجود ہیں لوگ کہ اونکو اوصاف ابدال کی ہون کمتر کبریت سرخ سی ہی اور اور حدیث میں معاذ بن جبل سی آیا ہی کہ جسمیں
تین صفتیں ہوں وہ ابدال سی ہی رضا بقضا اور صبر ممنوعات سی اور غصہ کرنا بسبب خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم میں لائی ہیں کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز
تین بار پڑہی اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسی درجہ ابدال کا لکہیں اور حاصل یہ جو کوئی بری صفتیں ڈال ڈالی اور نیک خلق کا ہووی
ابدال نہیں ہی اور مراد ساتہ عصائب اہل عراق کی ہی ایک قوم ہی مردان خدا سی کہ نام اونکا عصائب ہی جیسی کہ ابدال اور امیر المومنین علی سی آیا ہی کہ ابدال
شام میں ہوتی ہیں اور نجبا مصر میں اور عصائب عراق میں اور بعضی کہتی ہیں کہ مراد عصائب سی نیک لوگ زاہد اور عابد لوگ ہیں اور عصبۃ القوم لغت میں جمع
کی نیکوں کو کہتی ہیں ف ت یہ ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا ماموں اوسکی یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب ہی ہونگی کہ ایک قبیلہ ہی مشہور
عرب میں اور دحیہ کلبی اوسی قبیلہ کی ہی پس بہیجیگا وہ مرد طرف مہدی کی اور تابعوں اونکی کی ایک لشکر اور مدد ڈہونڈہیگا ننہیال اپنی سی کہ بنی کلب ہیں پس غالب
ہونگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہ بہی علامت خروج مہدی سی ہی اور کام کرینگی مہدی لوگوں میں موافق سنت نبی کی یعنی
اونکی کی موجب سنت رسول اللہ میں ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر ف ح یعنی ثبات اور قرار دیگا جیسی کہ اونٹ جب بیٹہتا ہی اور آرام پکڑتا ہی
تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتہ زیر کی اور جفت کی اور نون کی آخر میں آگا گردن اونٹ کا جاہی ذبح سی تا حلقہ تک اوسکی کی بیچ وقت
اور قرار پکڑنی کی اوسکو زمین پر پکتا ہی اور بیان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام کی سی بیچ روی زمین اور درمیان میں سی اور جنگ ابدال سی نشان

دین اسلام اور احکام سنت وجماعت کے قائم رہین اور اتفاقات کرین اور کچھ اختلاف درمیان مین نہ ہو ت پس ٹھیرینگی مہدی سات برس پہر وفات کریگا
وہ اور نماز پڑہینگے اوسپر مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع جانا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہی کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نے تو ارادہ کیا ہی معنے کی
یعنی ہدایت والی ہین پس نہین تہی کچھ اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہو گئے اوسپر ایک جماعت اوباشون کی اور ارادہ کیا فساد کا شہرون
مین اور ماری گیی وہ اور جماعت پائی اوسنے شہرون مین اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین مشہور ساتہ مہدویہ کے نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا یہ تہا کہ مہدی موعود شیخ
ہمارا تہا کہ جو ظاہر ہوا اور مر گیا اور دفن کیا گیا بعضے شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہی مین شک نہین یہ تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہی
چنانچہ ملک کی چارون مذہب کے علمانے فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اور اون لوگون کا در صورت کہ مصر رہین قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد ہے شیعہ کا کہ مہدی محمد بن حسن
عسکری ہین اور وہ مرے نہین بلکہ چہپ گئے ہین لوگون کی نظر سے اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگے اپنی وقت مین اور حکم کرینگے اپنی سردابہ مین تہے اور قول اونکا
بہی مردود ہے نزدیک اہل سنت وجماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوئی ہین علم کلام کی کتابون مین اور تصریح ہی کتاب عروۃ الوثقی مین کہ اونہون نے
انتقال فرمایا وعن ابي سعيد قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم بلاء يصيب هذه الامة حتى لا يجد الرجل ملجأ يلجأ اليه من الظلم
فيبعث الله رجلا من عترتي واهل بيتي فيملأ به الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا يرضى عنه ساكن السماء وساكن الارض
لا تدع السماء من قطرها شيئا الا صبته مدرارا ولا تدع الارض من نباتها شيئا الا اخرجته حتى يتمنى الاحياء الاموات يعيش في ذلك سبع سنين
او ثمان سنين او تسع سنين رواه اور روایت ہی ابو سعید سی کہا اونہون نے ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا کا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ
پہنچیگی اس امت کو یہانتک کہ نہین پاویگا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکی ظلم سے یعنی ایسا کہ پیدا ہوگی ظلم عام سب مین پس بہیجیگا اللہ ایک شخص کو
یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ ہوگا عترت مین اور اولاد میری مین سے اور اہل بیت میری مین سے ساتہ امامت کی پس بہریگا اللہ تعالی سبب اوسکے زمین کو عدل
اور داد سی جیسی کہ بہری گیی ہی زمین جور وستم سے راضی ہونگے اوس سے رہنے والی آسمان کی یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنے والی زمین کے یعنی سب جن
کہ جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرون سے کچھ مگر کہ برساویگا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سے کچھ
مگر کہ نکالیگی اوسکو ف ع یعنی مینہ اوس زمانہ مہدی کی بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی
خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگے زندے مردون کے ف ع یعنی وجود اور حیات اونکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہماری زمانہ مین تا عیش
وتنعم اور کامرانی دیکہتی اور بعضے لفظ احیا کو ساتہ نصب ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر بمعنے زندہ کرنی کی یعنی مردے آرزو کرینگی کہ زندہ کری خدا تعالی
اونکو یہ بطریق فرض وتقدیر کی ہی واسطے قصد مبالغہ کی اگر یہ روایت ثابت ہو والا احتمال ہی اسکا ت زندہ رہینگے مہدی اوس حال مین اوسکو کام والے
مین سات برس یا آٹہ برس یا نو برس ت ع یہ بطریق شک راوی کی ہی یا اوس وقت مین آنحضرت پر مبہم کہا اور وقت معین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ
رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہی یہ عبارت حاکم نے مستدرک مین وقال صحیح وعن علي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يخرج رجل من وراء النهر يقال له الحارث حراث على مقدمته رجل يقال له منصور يوطن او يمكن لآل محمد كما مكنت قريش
لرسول الله صلى الله عليه وسلم وجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته رواه ابو داود اور روایت ہی علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نکلیگا ایک شخص پیچہے ما وراء النہر کی یعنی اوس شہرون مین سے کہ پیچہے نہر کے ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کی کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث
نام اوسکا ہے اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہ نام اوسکا ہے یا صفت اور بعضے
کہتی ہین کہ مراد اوس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ ہین امام مشہور ہین علما مین اور مدار ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا اعتقاد حنفیہ مین ت جگہ دیگا اور متوطن کریگا یا ہاتھ لگادیگا

وہ حارث **ف** ع لفظ اوسکا محتمل ہی شک ہی کہ اوسی سے یا لفظ او بعض وارث کی ہی یعنی جمع کریگا اسباب اموال اور خزانہ اور ہتیار اپنی اور لوگونکا اور دیگا اور قوت
اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا اوسکی ساتہہ لشکر اپنی کی **ت** و آل محمد کی **ف** ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کو اور مہدی کو خصوصا یا لفظ آل
کا زائد ہی یعنی محمد مہدی کو **ت** جیسا کہ ٹہکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی اونمین سی مانند حضرت ابوبکر و عمر
کی اور خلل ہی ٹہکانا دینی مین ابو طالب کے اگرچہ نہین ایمان رکہتا تہا اہل سنت کی نزدیک **ت** واجب و لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی
فرمایا لازم ہی قبول کرنا اوسکا نقل کی یہ ابو داود نی **ف** ع یہ شک راوی کا ہی نصر کہا یا اجابت اور یہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قائم ہونا اوس کے
مددگاری مین سوق اس حدیث سی کہ سابق مذکور ہوئین حدیثون سی کہ وارد ہوئین اسباب میں ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ جو شخص
اجابت اور اطاعت اوسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اوسکی لشکر کا اگلی فوج کی ہوگی **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي**
نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَيُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام
کرینگی درندی آدمیون سی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سی پہندنا کوڑی اوسکیکا اور تسمہ پاپوش اوسکیکا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ نئی نکالی
ہوگی اہل و عیال اوسکی نی زمانہ غائبانہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
الْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ روایت ہی ابو قتادہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دو سو برس کی ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف**
ع یعنی نشانیان قیامت کے ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دو سو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال رکہتی
کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کے عہد کی لیے یعنی بعد اون دو سو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسی کا
اور وہ پی در پی آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سے اور نکلنی دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج ماجوج کی اور مانند انکی **وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِيَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے ثوبان سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانیون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سی پس
حاضر ہو اونمین **ف** ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کر و امر اسیر اونکی کا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا **ت** اسلیے کہ اونمین
خلیفۃ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ میں یعنی روایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی یہ کہ
ابتدا اسی ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین سی **وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرَ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يُشْبِهُهُ فِي الْخُلُقِ وَلَا يُشْبِهُهُ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِصَّةَ
اور روایت ہی ابی اسحاق سی کہ کہا اونہی کہا علی نی اس حال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسن کی اور کہا علی نی تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہی جیسی کہ نام رکہا اسکا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی **ف** ع یعنی اونکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین **ت** اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا اوسکی پشت سے ایک
شخص کہ نام کیا جاویگا ساتہہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی میں اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری مین **ف** ع یعنی سب
چیزون مین اور سب جہات کر والا سو نہین مشابہت صورت مین ہی بعضی جہات کر ثابت ہوئی ہی جیسی کہ اوپر گذرا **ت** پہر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی
قصہ بہر دینی اوس مرد کا زمین کو عدل سی **ف** ع یہ حدیث دلیل صریح ہی اوپر اسکے کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سی ہین اور ہی اون کی لیے انتساب ماں
کی طرف سی طرف حسین کی یہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کے اور اس سی باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین

کہ تمام متفق ہین اسپر کہ وہ عیسی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نے اسی خبر مہدی کی اسلئے کہ ہم کہہ چکے کہ باطل کیا تاویل کو
قصہ مہدی زمین کا عدل سے اسلئے کہ نہین بھرا جاتا ہی بیچ سات برس کے ایسا شخص کہ بھر دیا ہو اوسنی زمین کو عدل سے سوا اسکی کہ ثابت ہو تو بیچ
حق مہدی کے موافق واور لفظ و لم یذکر القصۃ کلام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو اوس سے صاحب مشکوۃ نی **وعن** جابر بن عبد اللہ قال فقد
الجراد في سنة من سني عمر التي توفي فيها فاهتم بذلك هما شديدا فبعث الى اليمن راكبا وراكبا الى العراق وراكبا
الى الشام يسأل عن الجراد هل اري منه شيئا فاتاه الراكب الذي من قبل اليمن بقبضة فنثرها بين يديه فلما راها
كبر وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل خلق الف امة ستمائة منها في البحر واربعمائة في البر وان اول
هلاك هذه الامة الجراد فاذا هلك الجراد تتابعت الامم كنظام السلك رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سے
کہ کہا کم ہو گئی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمر رضی کی سی اوس سال کہ وفات پائی اونہون نے یعنی ٹڈی اوس دیار مین پیدا نہوئی پس
غمگین ہوئی عمر بسبب ناپیدا ہونے ٹڈی کے غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونے تمام کے کہ ٹڈی جیسی کہ آگے آتا ہی پس بھیجا طرف یمن کی ایک سوار اور ایک سوار
طرف عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچھے ہر سوار لوگون سی حال ٹڈی کی سی بلاد کہا یا گیا ہی کوئی آدمی نی اوسمین کچھ پس لایا حضرت عمر کی پاس وہ سوار کہ آیا
جانب یمن سی ایک مٹھی ٹڈیون کی پس پھیلا دیا اوس مٹھی ٹڈیون کو عمر کے پس جب دیکھا اون ٹڈیون کو حضرت عمر نے اللہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی اور کہا کہ سنا
مین نی آنحضرت سی کہ فرماتے تھی تحقیق خدا تعالی نی پیدا کئی ہزار گروہ حیوانات سی چہ سو اونمین سی دریا مین ہین اور چار سو جنگل مین ہین پس تحقیق اول ہلاک
ہونا اون ہزار گروہ مین سی ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پی درپی ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کی مانند ٹوٹنی ڈوری کی کہ موتی اوسکی گرتی ہین پی درپی
گرنی موتیون کی اوسمین سی نقل کیا بیہقی نی شعب الایمان مین

باب العلامات بين يدي الساعة وذكر الدجال

باب ہی بیچ بیان نشانیون کی آگی قیامت کے اور بیچ بیان ذکر دجال کی **ف** ذکر کین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کی کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسی
کہ ذکر کین پہلی باب مین علامتین چھوٹی اور ظاہر تر اور مناسب یہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ جو اونکا ساتھ عیسی اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی لیکن
چونکہ ذکر ہونکا احادیث مین ساتھ ذکر فتنون اور لڑائیون کی کہ پہلی اونکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد اونکی نکلنی کی اوٹھ جائینگی واقع ہوا اس تقریب سی ذکر اونکا اوس
باب مین ہو اور سے جان کہ حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیون کی کہ مولف نے ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی کی بہت
ہی اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کی کچھ اوسمین سی مذکور ہو اور بہت بڑی نشانی ان نشانیون مین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا اور حدیثین بیچ اوسکی اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال
مشتق دجل سی ہی اور دجل معنی خلط اور مکر اور تلبیس کے آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جسوقت کہ کوئی حق کو ساتھ باطل کی خلط کری اور بہت
دی اور معنی کذب کی بہی آتا ہی پایا جانا ان معنونکا دجال مین ظاہر ہی اور اور بہی وجوہ تسمیہ دجال کی بیچ قاموس مین مذکور ہین اور مسیح اسم مشترک ہی درمیان
دجال اور عیسی کی اور اکثر یہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتھ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسی مین مطلق چھوڑتے ہین اور عیسی کو مسیح اسلئے کہتی ہین کہ
جب اندہی اور کوڑہی کو چہوتے وہ اچہی ہو جاتے اور اس سبب سے کہتی ہین کہ ناک چپٹی مسیح یعنی پونچی ہائے تھی نکلی تھی آلایش کی کہ اونمین وقت پیدا ہونی کی
ہوتی ہی اور کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی یا اس سبب سی کہ تلوا اونکی پانو کا ہموار تہا نہ خم دار و باریک جیسا کہ اکثر لوگونکا ہوتا ہی یا اس سبب سے کہ
بہت مساحت کرتی تہی زمین مین اور یہ وجہ مشترک ہی درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سے کہتی ہین کہ ایک آنکھ اوسکی ممسوح اور
ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکی منہ کے ہموار ہو اور آنکھ و بھون نہو یا اس سبب سے کہ مسیح کی گئی یعنی پونچھی گئی
اوس سی بہتری اور گئی اوس سی خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسی سی شر و بدی پس ہی مسیح الضلالۃ اور عیسی مسیح الہدی ہین اور اونکی نام مین مسیح ساتھ

زیر سیم اور سینہ خدوہ کی بھی آتا ہے اور بعضون نے کہا کہ رشتہ دنام دجال کا ہے تو غضب نام عیسیٰ کا آگے کہا ہے کہ نام دجال کا مسیح ہے ساتھ حا کے بھی
پڑھا ہے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن حذيفة بن أسيد الغفاري قال اطلع النبي صلى الله عليه وسلم علينا ونحن نتذاكر فقال**
ما تذكرون قالوا نذكر الساعة قال إنها لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من
مغربها ونزول عيسى ابن مريم ويأجوج ومأجوج وثلاثة خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب
وآخر ذلك نار تخرج من اليمن تطرد الناس إلى محشرهم وفي رواية نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس إلى المحشر وفي رواية في العاشرة
وريح تلقي الناس في البحر رواه مسلم روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا جھانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اس حال میں کہ ہم ذکر کرتے تھے آپس میں
پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتے ہو کہا صحابہ نے کہ ذکر کرتے ہیں ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہ ہوگی قیامت یہانتک کہ دیکھو گے تم پہلے اوسکے دس نشانیاں پس
ذکر فرمایا دھوین کا **ف ح** یعنی دھوان کہ نکلیگا اور بھر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹھیریگا پس مسلمان مانند زکام کے ہو جاوینگے اور کافر مانند مستون کے
جیسے کہ اوسکو حدیث میں آیا اور وہ آیت جو سورہ دخان میں آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ اسیپر محمول ہے بقول حذیفہ اور تابعین اوسکے کی
اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی کی مراد اوس سے وہ قحط ہے کہ قریش پر پڑا تھا آنحضرت کے زمانہ میں حضرت کی دعا سے کہ فرمایا خدایا کر اونپر قحط سات
برس کا جیسے کہ کیا تو نے مصر پر حضرت یوسف کے زمانہ میں پس مبتلا ہوئے قحط میں اور کھاتے تھے ہڈی اور مردار اور دیکھتے تھے ہوا میں ایک چیز مانند دھوئیں کے
اسلیے کہ بھوک کے سبب بصر کی ہوا کو مانند دھوئیں کے دیکھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہوا قحط کے سال میں بسبب قلت باران اور کثرت غبار کے بصورت دھوئیں کی
معلوم ہوتی ہے مانند دھوئیں کی **ت** اور ذکر کیا حضرت نے اون دس نشانیوں میں سے نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا **ف ح** کہ نکلیگا مسجد حرام سے بیچ میں
صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واذا وقع القول علیہم اخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہے اسیپر اور لکھا ہے علما نے کہ وہ چارپایہ ہے کہ درازی اوسکی ساٹھ گز کی ہوگی
اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ مختلف الخلقہ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا میں سے پہاڑ کر نکلیگا اور اوسکے ساتھ عصا موسیٰ کا اور انگشتری سلیمان
کی ہوگی اور کوئی دوڑنے میں ساتھ اوسکے نہ پہنچ سکیگا اور اوس سے کوئی نہیں بھاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سے اور لکھی جاویگی اوسکے منہ پر مومن اور مہر کریگا
کافر پر سات چھاپے اور لکھی جاویگی اوسکے منہ پر کافر کہا ہے بعضون نے کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام امام مہدی میں پھر ایام عیسیٰ میں پھر بعد طلوع ہونے
آفتاب کی مغرب سے ذکر کیا ابن الملک نے **ت** اور ذکر کیا حضرت نے اون دس نشانیوں میں سے نکلنا آفتاب کا جانب مغرب سے اور اوسکے بعد چنانچہ بیان اوسکا
حدیث میں آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نے اوترنا عیسیٰ بیٹے مریم کا آسمان سے یعنی بیچ **ف ح** یعنی ملا ہوا ساتھ ہو امام مہدی اور نکلینگے عیسیٰ بیچ منارہ
سفید کی جانب شرقی دمشق کی اور قتل کرینگے حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہے شام میں اور بعضون نے کہا فلسطین میں اور کہا گیا ہے
کہ اول نشانیوں میں ہونا دھوین کا ہے پھر نکلنا دجال کا پھر اوترنا عیسیٰ کا پھر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پھر نکلنا دابۃ الارض کا پھر نکلنا آفتاب کا مغرب سے
اسلیے کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں یہانتک کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلے مغرب سے پہلے نکلنے دجال کی اور اوترنے عیسیٰ کی
تو نہوگا ایمان مقبول کفار سے اور واو مطلق جمع کی لیے ہے پس نہیں ارادہ ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلے طلوع ہو آفتاب کے ہے یہاں یوں کیوں کہا اور نہ وارد ہوگا
کچھ کہ آگے آتا ہے کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہے **ت** اور ذکر کیا حضرت نے نکلنا یاجوج اور ماجوج کا **ف ح** لفظ یاجوج و ماجوج الف سے ہیں اور بغیر ہمزہ کے
سے بھی اور یہ دو قبیلہ ہیں اولاد یافث بن نوح سے اور یہ دونام ہیں عجمی اور بعضون نے کہا ہے عربی **ت** اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دھنس جانے کا ایک خسف
زمین مشرق میں اور ایک خسف بیچ مغرب میں اور ایک خسف بیچ جزیرہ عرب میں **ف ح** کہا ابن الملک نے کہ پایا گیا ہے خسف کئی جگہون لیکن احتمال
ہے یہ کہ ہو مراد تین خسف سے زیادہ اوسیسے کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے **ت** اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی جانب یمن

ہانکی گی وہ لوگونکو طرف زمین حشر کی ف ش ح کہ شام مین ہو لیکن ظاہر یہ ہی کہ مراد یہ ہی کہ ہوگا مبدا اوسکا شام سی کیجاویگی شام مین اور کہا ساتھ ابن ملک نی
سب عالم اوسمین ہو اس سی یہ نہین لازم آتا کہ یہ نکلنا آگ کا لوگونکو بعد حشر ہوگا نا کہین کہ علامات قیامت کے پہلی قیامت کے ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا اور ایک نسخہ
مین آیا ہی کہ نکلی گی آگ زمین حجاز سی کہا قاضی عیاض نے کہ شاید وہ دو آگین جمع ہوکین کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتداء نکلنا اوسکا یمن سی اور ظہور اوسکا حجاز سی
ذکرہ القرطبی پہر جمع درمیان اوسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہی یہ کہ اول نشانیون قیامت کے آگ ہوگی کہ نکالی گی لوگونکو
مشرق سی طرف مغرب کے ساتھ اسطرح کی ہی کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیونکی ہی کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اونکی ہی کہ وہ اول اون نشانیونکی ہی
کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سی ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھ آنی اونکی نفخ صور مین بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتھ اوسکی کہ باقی رہین
گی ساتھ ہر نشانی کی اونمین سی چیزین امور دنیا سی اسیطرح ذکر کیا ہی اوسکو بعض علماء نے تیق دیکر ذکر کون ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک آگ
ہوگی کہ نکلی گی پرلی کنارہ عدن سی کہ نام ایک شہر مشہور کا یمن مین ہانکی گی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور روایت مین پچہلی دسوین نشانی کی بجای آگ کی ذکر
آگ کی یمن سی تا کنارہ عدن سی ذکر ہوا کا آیا ہی کہ ڈالیگی لوگونکو دریا مین نقل کی یہ مسلم نی ف ش ح اور شاید کہ تطبیق دونون روایتونکی یہ ہی کہ مراد ناس سی
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتھ ہوا کے کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی کی درمیان مین اور سنہ کے جگہ حشر کفار کی یا ستر ہزار کی
جیسی کہ وارد ہوا ہی کہ دریا ہو جاویگا آگ اور اوسمین سرد ہوا قول اللہ تعالی کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرمی ڈرانیکی لئی ہوگی بنسبت اونکو
کی ہانکنی کی لئی طرف مشرق اور موقف عظیم کی واسطی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا
بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جلدی کرو تم ساتھ کامون نیک کی چہ چیزون سی ف ش ح یعنی دوڑو طرف اعمال
صالحہ کی پہلی پہونچنی ان چہ نشانیون قیامت کے ایسی کہ مشتبہ ہوگا عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا اور نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق اون کی کی اور وہ چہ چیزین
یہ ہین ترجمہ دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گہیرلی اور شامل ہو عامہ خلق کو اور فتنہ
کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کی تم مین سی نقل کی یہ مسلم نی ف ش ح یعنی شواغل نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہون ساتھ ایک کی تم مین سی اور یہ بہی ممکن ہے
کہ مراد ساتھ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتھ خاصہ کی موت چونکہ ذکر کیا علامات قیامت کے ذکر کیا قائم ہونی اوسکی سی اور موت سی کہ قیامت صغری ہی
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ الْاٰيَاتِ خُرُوْجًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
وَخُرُوْجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَاَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْاُخْرٰى عَلٰى اَثَرِهَا قَرِيْبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اول نشانیون قیامت کی از روی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہی مغرب کی طرف
سی ف ش ح کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوی کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سی نہین ہی اول نشانی ایسی کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا یعنی جیسے ہم کہ نشانیان یا تو
نشانیان ہین قریب قائم ہونی قیامت کے اور نشانیان ہین دلالت کرنیوالی اوپر وجود قائم ہونی قیامت کی اور حصول اونکی پس اول مین سی بعثت ہی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہی سب سی اور دہوان ہی اور نکلنا دجال کا اور مانند اونکی کی اور دوسری مین سی نکلنا آفتاب کا مغرب سی اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اوسکا
لوگون کو طرف محشر کی اور نام رکہا گیا اوسکا اول آیتین کہ یہ ابتدا ہی دوسری قسم کی اور موید ہی اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکی آئی ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع
الشمس من مغربہا ترجمہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہے لوگون پر اور کلام کرنا اوسکا ساتہ انکی وقت چاشت کے ف ش ح لفظ خروج ساتھ رفع کی
ہی عطف طلوع الشمس پر یہ وہ خبر ابتداء اول کی ہی پس لازم آتا ہی یہ کہ ہو اول سعد نی کہا ابن ملک نی کہ شاید وہ تو عطف اول کی ہی اور سبب ہی اسکا وجہ ایک روایت کی

نہیں ہے اور خروج الدابۃ علی الناس ضحی ... ساتھ قول حضرت کی ... اور بعض ... دونوں علامتوں مذکورہ مین سے پہلی دوسری کی ہوگی پس جو کوئی
واقع ہوگی پہلی ہوگی اوسکی نزدیک نقل کی ہے مسلم نے ف ح یعنی فاصلہ ان دونوں میں تھوڑا ہوگا یہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیون کی پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلی ہوگا تو
نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سے متصل اوسکی ہوگا اور وہی صحیح بات ہے تقدیم و تاخیر
دونوں علامتوں کی تعیین وارد نہیں ہوئی اور سہم ہو گیا ... اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونوں اور علامتوں میں سے کہ صحیح ہیں پہلی واقع ہونگی اور حدیث
ان اولہا خروج الدجال نہیں ہی صحیح کہا جامع الاصول **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ**
نَفْسًا اِیْمَانُھَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِھَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّۃُ الْاَرْضِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نشانیاں ہیں کہ جب ظاہر ہونگی نہیں فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ تھا
ایمان لایا پہلی سے یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سے اوسوقت نہیں فائدہ دیگی یا کسب کیا اوس شخص نے بیچ ایمان اپنے کی بھلائی کہ نکی تھی پہلی اوس سے یعنی
توبہ گناہونسے ہی اوسوقت مفید ہوگی وہ تین نشانیاں یہ ہیں نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ح اسلیے
کہ قائم ہونا قیامت کا سبب واقع ہونی اونکی کی تعیین ہو جائیگا اور احوال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہی اور مقدم کیا طلوع کو کہ
ہی مشاہدہ ہونا وقوع مین اصلی کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوسپر ہی اور ملا یا گیا ہی نکلنا خیر اوسکی کا ساتھ اوسکی **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْھَبُ ھٰذِہٖ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ
فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوْشِکُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا یُقْبَلُ مِنْھَا وَتَسْتَاْذِنُ فَلَا یُؤْذَنُ لَھَا وَیُقَالُ لَھَا ارْجِعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَذٰلِکَ قَوْلُہٗ
وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّھَا قَالَ مُسْتَقَرُّھَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو ای ابوذر کہ کہاں جاتا ہے یہ آفتاب کہا میں اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہے فرمایا کہ آفتاب
جاتا ہی یہانتک کہ سجدہ کرتا ہی نیچے عرش کے ف ح کہا بعضے محققین نے کہ نہیں مخالف ہی یہ اللہ تعالی کے قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کہ مراد
اوس کی نہایت جگہ پہنچنی بینائی کی ہی اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کی بعد غروب کی ہی اور حدیث میں ہے کہ اوسپر گمان کرتا ہی
کہ مراد ساتھ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہ کی ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی میں یا یہ ایک حال ہی حالوں میں تا تمام ہونی مراد اوسکی کی وقت تمام ہونی دنیا کی
خطابی کی احتمال ہی یہ کہ مراد ساتھ اوسکی یہ ہو کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچے عرش کی مستقر ہونا کہ علم ہمارا اوسمیں احاطہ کرتا اور سکوت ہی اذن مانگتا ہی آفتاب حضرت حق
میں پس اذن دیا جاتا ہی آفتاب کو حکم کیا جاتا ہی طرف مشرق کو جاوے اور طلوع کرے ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتھ ان ملک کی ملک کی اذن طلوع کا ہو طرف مشرق کو
اور اذن دنیا ساتھ اوسکی سکوت ہے اور قریب ہی یہ کہ سجدہ کریگا اور قبول کیا جاویگا سجدہ اوس سے اور اذن مانگیگا پس نہیں اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا
آفتاب کو پھر جا جہانسے آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سے آیا ہوگا مغرب کی طرف پھر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سے پس یہی مراد قول اللہ تعالی کی ہی فرمایا
آفتاب میان ہوتا ہی واسطے قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی قرار کی جگہ نیچے عرش
کی ہی ف ح کہ بعد غروب کے وہاں جاتا اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا اوسکو اور جانا چاہی کہ بیچ تفسیر بیضاوی کی اور بیچ بعض
بیچ معنی اس آیت کی لکھی ہیں اور شک نہیں کہ جو کچھ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکی کی واقع ہوا معتبر ہی اور اوسکا عجب ہے کہ اس حدیث کو اصلا ذکر نہیں
کیا اور کلام طیبی سے بھی شک ... اس باب میں ظاہر ہوتی ہی ... اللہ السلامۃ **وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ**
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بن حصین کی سے کہا سنا میں نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے درمیان پیدایش آدم کی اور قیامت کے کوئی امر نہیں بڑا اور سخت دجال سے یعنی در باب فتنہ اور ابتلا اور خلل اور استدراج کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تمہیں پوشیدہ و تمہیرف ع یعنی چھپا نہیں اوسکو ساتھ صفتوں کمال کی اور ایمان لائی ہو اوسپر جیسے کہ شرح مین آیا ہے پس گمراہ نہو بسبب تلبیس و فریب دغیرہ دجال کی پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی کہ ت تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں کانا ف ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہے ثابت کرنا اعضاء کا ساتھ صفت کمال کی یعنی اللہ سبحانہ جسم اور صورت نہیں اور اوسکی آنکھ جیسے کہ آدمیون کی ہوتی ہے نہیں ہو جائے کہ کانا ہو ت اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا گویا کہ آنکھ اوسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ طافیہ ساتھ ی کی ہے اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہے یعنی بلند کی اور نہیں منافات درمیان اس روایت کی اور درمیان اوس روایت کی کہ نہ الیست بناتیۃ ولا جحراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دہنسی ہوئی ہے واسطے امکان جمع ہونی دونون وصفون کی ساتھ اختلاف دونون آنکھون کی یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا توربشتی نے کہ یہ جو ان حدیثون کی وارد ہوئی ہے دجال کی وصف مین کلمات متنافرہ یعنی مختلف آپس مین ہین المشکل ہے توفیق اونمین اور ہم بیان کرینگی ہر ایک کو اونمین سے علیحدہ احادیث مین کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث مین تو یہ ہے کہ آنکھ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہے اور اور حدیث مین ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور مین آیا ہے کہ آنکھ اوسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ جحراء اور توفیق یہی ہے کہ اختلاف وصفون کا بسبب اختلاف دونون آنکھون کی ہے یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور موید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا داہنی آنکھ کا اور بعضی حدیث مین آیا ہے کہ وہ ممسوح العین ہوگا اور سپر ناخنہ موٹا ہوگا اور یہ بھی ایک حدیث مین آیا ہے کہ وہ اعور ہوگا بائین آنکھ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ مین یہی ہے کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہو اور دوسری عیب والی ہوگی پس درست ہے یہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عوراء یعنی کہ معنی عور کی اصل مین عیب کی ہین پس ہاں اوسکی آنکھ داہنی بھی عیب والی ہے اور بائین بھی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ف ع کہ دجال ہے اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال کا کسی پر متعین نہین کیا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلے قیامت سے نکلیگا اور جو کہ وقت قائم ہونے قیامت کا متعین نہین ہے وقت نکلنے اوسکا بھی متعین نہین ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص اور عیب والا اپنی ذات اور صفات مین اور یہ کلام حضرت کا عوام کی سمجھانے کی لیے ہے کہ اونکی عقل و فہم مین آجاوے جیسے کہ وارد ہوا ہے کلموا الناس علی قدر عقولہم ت لکھا ہوگا درمیان دونون آنکھون اوسکی کی لفظ کفر کاف ف ع مصابیح اور مشکوۃ کی نسخون مین ان تینون حرفون کو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہے گویا دجال کی پیشانی پر بصورت سے لکھا گیا ہے اور اسمین اشارہ ہے کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہے اجتناب اوس سے اور یہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کی حق مین کہ ظاہر کر دی ہے رقم کفر کی درمیان آنکھون اوسکی کی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيْءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّيْ أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دوں میں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہین خبر دی ساتھ اوسکی کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہے کہ تحقیق دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکی ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش اور محنت کی ہون یا لطف

وقدرت جسکو کہی گا جنت ہی وہ ہوگی آگ ف ع کہا ایک شارح نے یعنی داخل ہونا اوسمین یا اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب اور داخل ہونی دوزخ کا
ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ اطاعت کریگا اوسکی اوسکو پہنچیگا اور اوسکو آگ میں مستحق ہوگا جنت کی داخل ہونے
کا اسلیے کہ اوسنے تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر ترہے کہ وہ دونون منقلب ہو جاوینگی یعنی فعل اونکا الٹ جاویگا اور پھر جیسا کہ وارد ہوا القبر روضۃ من ریاض الجنۃ
او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالیٰ کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور یہ وجہ نیکی ہی پھر کہ جسکا نام رکہا گیا جو جس ہوجاتا تا جنت یعنی
کی لیسی کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسا کہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہی اور ایک عقبی مین
اور یسی تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کی سبب حضور اونکی کی مشابہ لیتی کی مانند ہم کی ہی وہم مین بیچ رہم کی یا درہم مین اور نار کی دنیا مین ہو جیکہ
مقصود ڈراتا تہا اکتفا کیا اول پر بیچ لفظ او یعنی حدیث مین ثانی ہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پہلی یہ مقصد ہی دلیتی بقول انما الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر اور سا
مانند ہی دنیا مانند فقیر کی نظر مین کہ نعمت کی نعمت ہی اور نعمت سکی نعمت ہی اور نعمت اوسکی حمت ہی ... اوسکا مختلف ہی مانند نیل کی
کہ ماری جوہر کی لیکن ایک بوری ... ح اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو میں جیسا ڈرایا ساتہ اوسکی نوح نبی قوم اپنی کو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف تخصیص
کی باوجود عموم حکم کی سبب ... ہونیکی ہی مقدم مشاہیر انبیا کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین وعن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان الدجال یخرج وان معہ ماء ونارا فاما الذی یراہ الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراہ الناس
نارا فماء بارد عذب فمن ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراہ نارا فانہ ماء عذب طیب متفق علیہ وزاد
مسلم وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤہ کل مؤمن کاتب وغیر کاتب اور روایت ہی حذیفہ سے
اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال میں کہ اوسکی ساتہ پانی ہوگا ف یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی کسی قسم
اسباب مین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گئی ہی اوس سی ساتہ جنت کی پہلی حدیث مین رغبت دلاوی لوگونکو طرف اوسکی اور اونکو اطاعت کرین اوس کی
ت اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب عذاب مشقت کا ہوگا اور ڈرانیمین خوف ہوگا اوسکا اور اوسکو نا فرمانی کریگا اوسکی ت پس
جسکو دیکہینگے لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاویگی اور جسکو دیکہینگے لوگ آگ پس وہ ہوگا پانی ٹہنڈا شیرین ف ع معنی یہ ہین کہ کردیگا اللہ تعالیٰ
اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ پہنچادیگا اوسکو اور ڈالیگا اوسکو اوسمین غصہ ہوکر جیسا کہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام
پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوس کی آگ جلانی والی ہمیشہ کو اور اسکا یہ ہی کہ جو کچہ ظاہر اوسکا تہا
ہونگی نہین ہوگی اونکی لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدہ ہونگی جیسا کہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز ... احتمال یہ بہی ہی کہ اللہ تعالیٰ بدلدیگا ماہیت اونکی یا
اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فرمان کو کہ ذکر کی گئی تم مین سی پس چاہیے کہ گری اوس
چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی اور نہ پروا کری خیال کی اوسکی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا ف ع یعنی ایک آنکہ حقیقت مین یا ساتہ تقلیب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مآل کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر
یہی اور نہ تصدیق کری اوسکی پس تحقیق پانی کی کہ اوسکی ساتہ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک عذاب ہی ... ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
اور زیادہ کی مسلم نے یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہ کا ف ع یعنی ایک آنکہ اوسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیے اثر
آنکہ کا ت اوپر یعنی دوسری آنکہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جالا یا مثل ہو کی آنکہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوس
کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا ف ع یعنی وہ کہ پہلی علم کتابت کا رکہتا تہا یا رکہتا تہا

ہر ترتیب کہ ناقص یعنی آنکھ غیر روشن ہوگی ہوگا اسلئے کہ معنی مسیح کی یہ ہیں کہ ایک جانب مین آنکھ اور بھون نہ ہو اور وارد ہوا ہے کہ اسکے ہاتھ پاؤن بہی مسح ہونگے
رکھتا ہی مگر یہ کہ مراد مسیح سے مسیح ضلالت لیوین **وعن حذيفة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال اعور العين اليسرى جفال
الشعر معه جنته وناره فناره جنة وجنته نار رواه مسلم اور روایت ہی حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کانا
ہوگا بائین آنکھ سے بہت بال والا اسکے ساتھ ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع اوپر
گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکھ کا اور ایک آنکھ اوسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق دینی یہ ہو کہ ایک آنکھ اوسکی بالکل نہ ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی
پس صحیح ہو کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عور اسلئے کہ عور کی معنی اصل مین عیب کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کہ بعض ایک
قوم تو دیکھیگی اوسکو اعور الیسری اور ایک قوم دیکھیگی اعور الیمنی تاکہ دلالت کرے اوسکی بطلان امر پر اسلئے کہ جب خدا کمالی کی خلقت سے عیب کی
ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہ کہ ہر ایک دن دونوں سی بسبب عور ایک کی **وعن** النواس بن سمعان قال ذكر رسول
الله صلى الله عليه وسلم الدجال فقال ان يخرج وانا فيكم فانا حجيجه دونكم وان يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتي
على كل مسلم انه شاب قطط عينه طافية كأني اشبهه بعبد العزى بن قطن فمن ادركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف
وفي رواية فليقرأ عليه بفواتح سورة الكهف فانها جواركم من فتنته انه خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا وعاث شمالا يا عباد الله فاثبتوا
قلنا يا رسول الله وما لبثه في الارض قال اربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم قلنا يا رسول الله فذلك اليوم
الذي كسنة اتكفينا فيه صلوة يوم قال لا اقدروا له قدره قلنا يا رسول الله وما اسراعه في الارض قال كالغيث استدبرته
الريح فيأتي على القوم فيدعوهم فيؤمنون به فيأمر السماء فتمطر والارض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم اطول ما كانت ذرى واسبغه
ضروعا وامده خواصر اور روایت ہی نواس بن سمعان سے کہ کہا اونہوں نے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا یعنی اوسکی نکلنے کا اور تمام
امور اوسکی کا اور لوگوں کی مبتلا ہونیکا سبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلے دجال اور مین ہون بیچ تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جھگڑونگا اوس سے
تمہاری طرف **ف** ع یعنی غالب ہونگا اوسپر ساتھ دلیل کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جھگڑتی اور غالب آتی مین اوسپر دلیل
کی غیر محتاج طرف مددگار کی امت اپنی مین سے جان کہ حدیثوں اور دلیلوں او قرآن سے معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا
اسطرح جو حضرت نے فرمایا اس حدیث مین یہ واسطے مبالغہ اور تاکید کی ہی اور واسطے تحقیق اور تیقن ظہور دجال کی اور بیم ہونی وقت اوسکی اور دور ہونی خوف فتنہ اوسکی
کی مکلفین پر **ت** اور اگر نکلا اور نہون مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا ہی واسطے اپنی کا ہوگا **ف** ع یعنی دفع کریگا شر اوسکا اپنی سے ساتھ دلیلوں قطعیہ شرعیہ
اور عقلیہ کی کہ اوس پاس ہین اور غالب آویگا اوسپر کذا قال الطیبی اور اوس تقدیر پر ہی کہ وہ سنی حجت والا پس معنی یہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سے
شر اوسکی ساتھ حیلہ اپنی اور اوسکی ارضا کرنی بصورت تعذیب اپنی کی **ت** اور اللہ خلیفہ اور وکیل ہی میرا اوپر مسلمان کے **ف** ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میرے
پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سے اور یہ دلیل ہو اسپر کہ مومن یقین والا عصمت دیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتھ اوسکی نبی اور امام پس یہ بین دلیل ہو
اسپر **ت** تحقیق دجال **ف** ع یہ ابتدا ہی بیان بعض احوال اوسکا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ شریف ہے دفع شر افعال اوسکی کی **ت** جوان
ہوگا **ف** ع یہ شاید کہ مراد ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی نیکیوں سے **ت** بہت بڑی ہوئی بال والا آنکھ اوسکی پہولا ہوا
گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتھ عبد العزی بیٹے قطن کے **ف** ع یہ عبد العزی کہ ایک یہودی کا نام ہی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ مشرک تھا اسلئے کہ عزی نام بت کا
ہی اسکا بندہ مشرک ہی ہوتا ہی کذا بعض کا قول ہی کہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ مین کہ مرا جاہلیت مین اور آنحضرت نے تشبیہ دی دجال کو اوسکی ساتھ

بزرگی میں مشابہت کا نہیں کیا کہ فرماتی ہیں گویا تشبیہ دیا ہوں اونکی ساتھ اور درنہ جو نسبی بزرگی تشبیہ کا ہی معلوم ہوتا ہی لوگو یا لفظ کافی واسطی تاکید اور تقریر
تشبیہ کے ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم میں سی پس چاہیے کہ پڑھی سامنی اوسکے آیتیں اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کہ یہ آیات بڑے دلالت کرنی ان
آیتوں کی اوپر معرفت ذات و صفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی کی اور آنی رسول کی ساتھ معجزات ایسی کہ
کردینگی خارق عادات دجال کو ہبا منثورا اور تابع اوسکا پکاریگا بالکت و ثبورا اور کہ طیبی نی یعنی بیشک قرأت اونکی امان ہی فتنہ دجال کی لیے جیسے او
سی جیسیکہ نجات امان پائی اصحاب کہف نے شر فتنہ دقیانوس جبار کی کہ اوسکی زمانہ میں تھی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی بیچ آیا ہی بیچ جگہ پڑھنی اول
کی آیتیں سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہارے کی ہیں فتنہ دجال کی سی ف ح ع اور بعضی حدیثوں میں پڑھنا آخر کا وقت سونیکی ہی آیا ہے
اور لفظ جوار ساتھ زیر جیم کی اور آخری کی ہی اکثر نسخوں میں یعنی ہمسائگی اور امانگی اور بعضی نسخوں میں ساتھ زیر جیم اور زی کی آیا ہی یعنی کاغذ یعنی چٹھی کی کہ لکھا ہے
اور اسکو سامنے بادشاہ سی یا اوسکی نایب سی تا کوئی روک ٹوک نکرے اوس سی راہ میں اور بعضی نسخوں میں ساتھ زبر اور پیش کی ہی اور زبر خا کی ہی بیچ معنی امان کی
پھر جاننا چاہیے کہ حصن حصین میں دو تین معتمد اسیں کی ہیں اس باب میں کہ کہا جو کوئی پڑھے سورہ کہف جیسے اوتری گئی ہی ہوگی اوسکی لیے سبب نور کی مقام او
سکی تک مکہ تک اور جس نے پڑھیں دس آیتیں اوسکی آخر سی پھر نکلے دجال نہیں مسلط ہوگا اوسپر اور روایت میں ہی جس نے پڑھیں دس آیتیں اوسکی اول سی بچا دجال سی اور
روایت جس نے پڑھیں تین آیتیں اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور وجہ ظاہر تطبیق تین آیتوں کی پڑھنی میں اور دس کے پڑھنی میں یہ ہے کہ کمتر دس میں خیر کا محفوظ
رہیگا بسبب اوسکی شر اوسکی سی پڑھنا تین کا ہی اور حفظ دس کا اولی ہی اور نہیں منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی بیچ راہ کی کہ واقع
درمیان شام اور عراق کی پس فساد کریگا دائیں طرف اور فساد کریگا بائیں ف ع یعنی بھیجیگا لشکر اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف نہیں اکتفا کریگا فساد کرنی میں بیچ اون
شہروں کی کہ چلیگا اونمیں اور نہیں متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہیں امن میں ہوگا اوسکی شر سی کوئی موضع اور نہیں خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہ ت اے بندو اللہ
ف ع یعنی ای مومنو کہ موجود ہوگی اوس زمانہ میں یا تم اسی خطاب بالغرض اگر پاؤ اوس وقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کتنا ہوگا ٹھرنا اوسکا زمین میں فرمایا چالیس دن ف ہوگی آگی ہی ایک حدیث کہ ٹھریگا دجال بیچ زمین کے چالیس سال لیکن نقل کیا ہے بغوی نے
شرح السنہ میں کہ نہیں صلاحیت رکھتی یہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بتقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتھ سیری کی دو دن ...
ہوا اور پر ... کے ... پوشیدہ ہو خبر اوسکی عالم پر ت ایک دن یعنی اون دنوں میں سی مقدار برس کی ہوگا یعنی دراز ہوگی زمانہ میں اور ایک دن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایک دن
مقدار ہفتہ کی اور باقی دن اوسکے مانند دنوں تمہاری کی ہیں جیسے ہمیشہ ہوتا ہی عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو اوسمیں
نماز ایک دن کی فرمایا نہیں بلکہ اندازہ کرنا اوسکی نماز کی لیے مقدار اونکی ف ع ح یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی اور ظہر کی
ہر روز میں پس تم ظہر پڑھنا پھر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمیں اور عصر میں ہر روز پس عصر پڑھنا پھر جب اتنا وقت گذری کہ ہوتا ہی اوسمیں اور
مغرب میں ہر روز مغرب پڑھنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجھ لو غرض کہ پانچوں نمازیں ایسی اوس دن سی پڑھ لیا کرنا یہانتک کہ وہ دن برس کا گذری
اور انہی حساب سی اون دونوں میں کہ مہینا اور ہفتہ برابر کی ہونگی اور یہ دن واقع میں اتنی مقدار مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہ جو بعضوں نی
کہا ہی کہ بسبب کثرت ہموم و غموم کی اس قدر معلوم ہونگی یہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچھنا روای کا حضرت سی اور حکم مذکور اور جواب حضرت کا
اور بعضی جو یہ شبہ کرتی ہیں کہ نماز تو وقتوں پر مقرر ہوتی ہی وقت طلوع و غروب وغیرہ کی جب وقت نہوئی تو نمازیں کیونکر پڑھینگی یہ شبہ بھی ہی جب شارع نی
اوسدن مخصوص کا یہ حکم پیرا دیا پہر کسیکو جگہ چون و چرا کی ہی اور توضیح ... اور یہی جواب اسکی لکھی ہی بخوف درازگی کی نہیں لکھی جو چاہی مرقات میں دیکھی
ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کس قدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یعنی کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین میں فرمایا مانند مینہ کی ف ع ... سی ... ہی یعنی

جلد ہی چلیگا وہ زمین مین مانند جلد چلنے ابر کی ت جسوقت کہ آتی ہے پیچھے سی اوسکی ہوا پس گذریگا ایک قوم پر پس بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی پس ایمان لاوینگے وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا اور زمین کو پس حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یعنی یہ استدراج ہوگا اوسکا واسطے ابتلا کے پس شام کو اونکی اونپر مواشی اونکی یعنی وہ جو کہ گئی تھی صبح کو چرنیکی لیے دراز ترین اوسکی کہ تھی باعتبار کوہانونکی ف ح لفظ ذری جمع ذروۃ کی ہی یعنی کوہان اونٹ کی اعلی چیز کو کہتی ہیں کوہان کہتی ہیں اور ذری مواشی کی ہی کہ کوہان اوسکی نہایت دراز ہوجائینگی ت اور خوب پر کرنے والی اوسکی کہ تھی باعتبار تھنون کی یعنی تھن خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کہنچی ہوئی اوسکی کہ تھی باعتبار کوکونکی یعنی بسبب کثرت کہانی اور سیری کی ثم یاتی القوم فیدعوھم فیردون علیہ قولہ فینصرف عنھم فیصبحون ممحلین لیس بایدیھم شیء من اموالھم ویمر بالخربۃ فیقول لھا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزھا کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض ثم یدعوہ فیقبل ویتھلل وجھہ یضحک فبینما ھو کذلک اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طاطا راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یاتی عیسی قوم قد عصمھم اللہ منہ فیمسح عن وجوھھم ویحدثھم بدرجاتھم فی الجنۃ فبینما ھو کذلک اذ اوحی اللہ الی عیسی انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی الی الطور پہر آویگا دجال ایک قوم کی پاس پس بلاویگا اونکو ف ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کی ت پس رد کرینگی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہیں کرینگی اوسکا اور ایمان نہیں لاوینگی اوسپر پس پہریگا اونسی یعنی پہر جاویگا اونسے پس صبح کرینگی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ حالانکہ نہوگا اونکی ہاتھ مین کچھ مالون اونکی سے ف حاصل یہ کہ مومن بسبب اوسکی مبتلا ہونگی طرح طرح کی بلاؤن اور سختیون اور ضررونمین ولیکن ہونگی صابر اور رہینگے اور شاکر بسبب اسکی کہ دین ... ہونگا اللہ تعالی نی حفظ مین اولیا کی ببرکت سید الانبیا کی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانونکو پس پیچھے جاوینگی دجال کی خزانہ اوس ویرانہ کی مانند سرداران شہد کی مکہیونکی ف ح یعاسیب جمع یعسوب کی ہی یعنی سردار شہد کی مکھیونکی یعنی جیسے یعسوب آگی ہوتا اور شہد مکھیان اوسکی ساتھ پیچھے پیچھے ہوتی ہیں اسیطرح دجال کی ساتھ خزانی پیچھے پیچھے چلین گی اسی جہت سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہین چنانچہ روایت کی ... حضرت علی سی بطریق رجوع کی علی یعسوب المومنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنونکا ہی کہ متابعت کرتی ہین وہ اوسکی اور پناہ ڈہونڈتی ہین اوسکی اور مال سردار منافقونکا ہی کہ اوسکی پناہ ڈہونڈتی ہین اور اوسکی پیچھے چلتی ہین اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح مین آیا ہی کہ حضرت علی اونکی مرثیہ مین فرماتی ہین کنت للدین یعسوبا ت پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی مین یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتھ تلوار کی ف ع یعنی غصہ ہوکر اوسپر بسبب قبول نکرنی دعوۃ الوہیت اوسکی یا واسطی ظاہر کرنی قدرت کی اور تصدیق کرنی خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دو ٹکڑی مانند تیر کی نشانی پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونون ٹکڑونکی مقدار پہینکنی تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہ ہین کہ پہنچیگا ضرب اوسکی شمشیر کا مانند پہنچنی تیر کی نشانی پر ت پہر بلاویگا دجال اوس جوانکو پس زندہ ہوجاویگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی اور روشن اور چمکتا ہوگا مونہ اوسکا ہنستا ہوا بشاش ف ع اور کہیگا کہ کیونکر صلاحیت رکہی خدا ہونیکی ت پس درینولیکہ دجال ایسی کامون اور خرابیون گمراہ کرنی مین مشغول ہوگا ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوترینگی وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عیسی اوترینگی بیت المقدس مین اور روایت مین ہی کہ اردن مین اور روایت مین ہی کہ معسکر مسلمین مین کہا ہی جزری نی حدیث اوترنی اونکی بیت المقدس مین ... ہو وہ میری نزدیک ارجح ہی اور نہین منافی ہی تمام روایتونکی اسلئے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ معسکر مسلمین کا ہی ...

بیت المقدس کا گاؤں ہی قاموس میں اور بیت المقدس میں داخل ہی اور تمہین کر چکا ہے بیت المقدس میں اب پہونچا رہ لیکن ضرور ہے کہ یہی گاؤں پہلی اور نزول عیسیٰ کے
واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگے عیسیٰ درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی ف یعنی پہنی ہونگے دو کپڑے رنگی ہوئی زعفران کی یا ورس کی کہ نام ایک گھاس کا ہے
کا ہے اور لفظ مہرودتین ساتھ دال مہملہ کی ہے اور ذال معجمہ کی بھی ہے ت رکھنے والی ہونگے مسیح دونون ہتھیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتون کی ف یعنی
یہ حال ہو وسطی بیان کیفیت اوتارنے اونکی جیسی کہ بیان ہوا جب حال تہا و اسطی کیفیت لباس و حال اونکی پر بیان کیا اونکا اور حال ت جسوقت جھکا وینگے
سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹھاوینگے سر اور تینگے اونکی بالونسی قطرے مانند دانون چاندی کی کہ مانند موتیون کی ہون ف یعنی صفائی کا اور چمکنے
میں نہایہ میں لکہا ہے کہ لفظ جمان ساتھ پیش جیم اور تخفیف میم کی اوپر وزن غراب کی دانے چاندی کی بنی ہوئی ہیئت بڑے موتیونکی اور واحد اسکا جمانہ
ہے کہا طیبی نے کہ مشابہت عرق کی قطرونکو ساتھ جمانکے بڑائی میں ہے تشبیہ دی جمانکو ساتھ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نے کہا کہ
جمان ساتھ پیش جیم اور تشدید میم کی چھوٹے موتی ہیں اور تخفیف میم سے دانہ کہ چاندی کی بنی ہوتی ہے درمیان مراد خیر ہے یعنی جب جھکاوینگے سر ٹپکینگے اونکی سر کی بالونسے
قطرے نورانی اور جب اوٹھاوینگے سر ٹپکینگے ہی وہ قطرات کہ نہایت ہی بہار اور تازگی اور طراوت حال اونکی ہے ت پس نہین ممکن ہوگا اور نہین واقع ہوگا کسی
کافر کو کہ پاوے ہوا دم عیسیٰ کی مگر کہ مر جاویگا اور دم اونکا پہونچیگا جہان تک پہونچیگی نگاہ اونکی ف یعنی جائز ہے کہ ہو حال استثنیٰ سے حکم سے واسطی حکمت
دکہانی خرق عادت اونکی تیزہ میں تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا موسونکی اور نہین ہی جائز ہے یہ کہ ہو یہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اوتری اونکی پھر جاتا
رہی جسوقت کہ چاہین دجال کو اسلیکہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ سبب دم سے کہ کافر مر جاویگا وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتھ
اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم معتاد پس نہ مرنا دجال کا واسطے نہونے دم مقصود کے ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسیٰ دم سی مردونکو زندہ
کرتے تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگے ت پس ڈہونڈینگے عیسیٰ دجال کو یہانتک کہ پاوینگے اوسکو دروازہ لد پر ف لد ساتھ پیش
لام اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام میں اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریب بیت المقدس کے اور بعضون نے کہا کہ وہ قریہ ہی
فلسطین میں ت پس قتل کرینگے اوسکو پھر آوینگے عیسیٰ کی پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالیٰ نے دجال کی شر سے پس پونچھینگے عیسیٰ اونکی منہ سے
گرد و غبار شدت و محنت کا ف احتمال ہے یہ کہ ہو یہ پونچھنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچھین گرد وار را و اکرام اونکی یا یہ اشارہ ہو طرف دور کرنے شدت و خوف
کی اونسی ت اور خبر دینگے اونکو درجات اونکی کہ پاوینگے بہشت میں درمیانیکہ عیسیٰ اسی طرح سے ہونگے ناگہان وحی بھیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کے
کہ تحقیق میں نے نکالے ہیں کتنے ایک بندے اپنی نہیں طاقت و قدرت کسیکو اونسے لڑنیکی ف طاقت قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیے کہ آثار قدرت کی کام
مین ہاتہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لانا مبالغہ کیلئے ہے ت پس جمع کر اور محافظت کر میری بندونکی لیجا کر طرف کوہ طور کی اور بھیجیگا اللہ یاجوج و ماجوج

وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَّاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ
جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ
مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِّنْ مِّائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ
عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ
زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ

اور بھیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہے اور وہ ہر زمین بلندی سے دوڑین گی یعنی گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ
کے ف طبریہ ساتھ اضافت کے ہے اور بحیرہ تصغیر بحرہ کہ معنے دریا کی ہے یعنی چھوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہے اور وہ طبریہ میں

کہ نام ایک دریا کا ہی شام میں ت پس پی جاوینگی جو کچھ اوسمین ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی پچھلی آویگی اونمیں سے لیکن کی وہ تحقیق تھا
اسمین کبھی پانی پھر چلینگی یہانتک کہ پہنچینگے طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس میں ف ع اور لفظ خمر ساتھ زبر خ اور میم کی معنی اوسکی
پوشیدہ ہوی کی یا جو کچھ ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ میں درخت بہت ہین اسلیے اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگے یاجوج ماجوج
تحقیق قتل کیا ہمنے اون شخصونکو کہ زمین میں تھے آؤ پس چاہیے کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمان میں ہین پس پھینکینگے تیر اپنے طرف آسمان کی پس پھیریگا اللہ تعالے
اونپر تیر اونکے رنگے خون میں ف ع یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تا کہ وہ گمان کرین کہ ہم نے لڑے آسمان والونسے اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی
لگکر سرخ ہوجاوینگے پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ پھیلیگا فساد دونو عالم سفلی اور علوی کو ت اور روکی جاویگی نبی اللہ کی یعنی حضرت عیسیٰ اور یار اونکے
یعنی اونکی امت کی سو یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی بہتر سو دینار سی واسطی ایک تمہاری کی آج کی دن ف ع یعنی فاقہ اور احتیاج
اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ سر بیل کا باوجودیکہ بیستارزان ہی تمام اجزای بیل میں بہتر ہوگا سو دینار سی اونکی نزدیک پس باقی اجزای گوشت کو اسیپر قیاس کیا چاہیے کہ
کیا حال رکھتی ہونگی اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرینگے یعنی ہاتھ دعا کی دراز کرینگے اللہ تعالی سی اونکی ہلاک کرنیکی نبی اللہ
عیسیٰ اور یار اونکے پس بھیجیگا اللہ تعالی اونپر کیڑی اونکی گردنونمین ف ع نغف ساتھ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ اور بکری کی ناک میں پڑجاتی ہی
ت پس ہو جاوینگے مردہ مانند مرنے ایک جان کی یعنی سب ایک بارگی مرجاوینگے قہر الہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پھر اوترینگے نبی خدا عیسیٰ اور یار اونکے طرف
زمین کی پس نہیں پاوینگے زمین میں جگہ ایک بالشت مگر کہ بھر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نے پس دعا کرینگے نبی خدا کی عیسیٰ اور یار اونکی طرف اللہ کے
پس بھیجیگا اللہ جانور پرند گردنیں اونکی مانند گردنون اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتھ پیش با اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین
اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ پرند جتا ہی کہ بڑی ہاتھی ہی قبولیت دعا میں ت پس اوٹھا وینگے وہ جانور اونکو اور پھینکینگے اونکو جہان چاہیگا اللہ
تعالیٰ وفی روایة تطرحهم بالنهبل ويستوقد المسلمون من قسيهم ونشابهم وجعابهم سبع سنين ثم يرسل الله مطرا لا يكن
منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل
العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى أن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس واللقحة
من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة
فتأخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم
تقوم الساعة رواه مسلم إلا الرواية الثانية وهي قوله تطرحهم بالنهبل إلى قوله سبع سنين رواه الترمذي
اور ایک روایت میں ہی کہ ڈالدینگے جانور اونکو نہبل میں ف ع نہبل ساتھ زبر نون اور جزم ہا اور زبر با کی ایک موضع ہی بیت المقدس میں اور بعضون
نے کہا کہ وہ جگہ ہی نکلنے آفتاب کی یعنی مشرق تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوٰۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار میں کرمانی سی نقل کی ہی مہبل ساتھ میم کی اور معنی اوسکی
گڑہا گہرا زمین میں اور قاموس میں بیچ باب اللام و فصل میم کی ہی مہبل مانند منزل کی گڑھا پہاڑ سی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال میں تطرحهم بالمہبل
لایا ہی اور یہ روایت نقل ہی میم سی تھی ت اور جلاوینگے مسلمان کمانون اونکی اور تیرون اونکی اور ترکشون اونکی سات برس پس بھیجیگا اللہ تعالی ایک مینہ کہ
نہیں چھپاویگا کسی چیز کو اوس مینہ سی گہر مٹی اور پتھر کا اور نہ گہر صوف کا ف ع یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی ایسی کہ وہاں ناشہرونمیں مٹی و پتھر کی گہر ہوتی ہین اور
گنوارونکی جنگل میں خیمے ہین صوف کا کمبل یا کسی گلہ کا تو یہ مینہ سب جگہ برسیگا کوئی جگہ ایسی نہیں ہوگی کہ وہاں مینہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار خیمہ مینہ
کی نہ پہنچنی سی کہ باغ و ... ہوگا اور لفظ لا یکن زبر یا اور پیش کاف سی کن سی ہی اور زیر کاف سی اکنان سی ہو ... آیا ہی یعنی ستر کی ت پس دہوئیگا

وانیگا دودہ یعنی بہت ہوگا یہانتک کہ گرد یگا اوسکو مانند آئینہ یا چسات کے چار دیگا زمین کو نکال تو میوی اپنی اور پھر لا برکت اپنی پس اوس دن کھاوینگی جماعت
دس سی لیکر چالیس تک ایک انار سی یعنی انار ایسا بڑا اور پر دانہ ہوگا کہ بہت سی لوگ اوسکو کھاوینگی اور سیر ہونگی اور سایہ پکڑینگی اوسکی چھلکی میں ف
کہا ایک شارح نی کہ مراد ہو آدہا چھلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل میں کہتی ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہی اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتی ہین پس سبب
مشابہت کی بیان انار کی اوپر کی چھلکی کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودہ میں یعنی دودہ والی جانور گائی بکری وغیرہ کی تہنونمین بہت ہوگا یہانتک
کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیونمین سی ف ع لفظ فیام ہمزہ سی اور بوزن رجال کی اور ہوا ہم بدل یعنی ی ہمزہ کو کی
سی یعنی جماعت آدمیونکی اور مراد اوس سی بیان پایا تعبیلہ سی ہی جیسیکہ قبیلہ زیادہ ہی فخذ سی جیسیکہ آگی مذکور ہی ت اور ایک گائی دودہ کی البتہ
کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیونمین سی اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کریگی تہوڑی سی جماعت کو آدمیونمین سے ف ع فخذ بیان زیر خا و جزم
خ سی ہی لفظ معنی جماعت کی اقارب سی ادنے وہ کم بطن سی ہی اور بطن کم قبیلہ سی اور فخذ بمعنی ران کی زیر خ اور جزم خ سی بہی آیا ہی ت پس اوسی حال مین کہ
وہ ایسی چین و وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک ہوا خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچے بغلون اونکی کے پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی
اور ہر مسلمان کی ف ح نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجازا ہی کیونکہ حقیقت میں قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور یہ بہی معلوم ہوا
کہ مومن و مسلم دونو ایک ہی ہین جو مومن ہی مسلمان ہی اور جو مسلمان ہی مومن ہی لیکن تفاوت کہ کہا ہی علما نی یہ ہی کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی
کہتی ہین کہ باطن ہین ہی اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود بیان تاکید و تعمیم ہی تا کوئی انسان باقی نہ رہی ت اور باقی رہین گی شریر لوگ کہ جماع
کرینگی زمین میں مانند اختلاط گدہون کی آپسمین ف ح اور بعضون نی کہا کہ مراد جماع کرنا ہی مرد و عورت کا بی حیائی سی علانیہ سامنی لوگو
جیسیکہ عادت ہی گدہون کی ہرج بفتح ہ و جزم ر سی بمعنی جماع آیا ہی کہا جاتا ہی ہرج جاریہ یعنی جماع کیا اوس سی کذا فی القاموس ت پس اونپر قائم ہوگی
قیامت ف ع یعنی نہ اونکی غیر پر اور آگی آتی ہی حدیث کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہیں کہا جاویگا زمین میں اللہ اللہ ت نقل کی یہ حدیث
یعنی بہ بی مسلم نی مگر روایت دوسری مروہ قول حضرت کا ہی ترجمہ باستعمال قول اسم نہیں تک روایت کیا اوسکو ترمذی نی **وعن** ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فیلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون
لہ این تعمد فیقول اعمد الی ھذا الذی خرج قال فیقولون لہ اوما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضہم
لبعض الیس قد نہاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا رآہ المؤمن قال یا ایہا الناس ھذا الدجال الذی ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیأمر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظہرہ وبطنہ ضربا قال فیقول اوما تؤمن بی قال فیقول
انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمئشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم فیستوی
قائما ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایہا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ
الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما قذفہ
الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا اعظم الناس شہادۃ عند رب العالمین رواہ مسلم
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانونمین سی ف ع
بعضون نی کہا کہ یہ مرد خضر علیہ السلام ہونگی اور یہ مقتضی ہی اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا علما نی آپکے زندہ ہونی میں اور جمہور علما اور بعض صوفیہ اس طرف
گروہ گئی ہین اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہا و غیرہم اوس طرف گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نی کہ یہی صحیح ہی ت پس ملینگی اوسکی ایک شخص نگہبانی کرنیوالی

بیان دجال کی ف ح مسالح بزبر میم اور زبر لام سی جمع مسلحہ کی ہی یعنی سرحد کی نگہبانی ہتیار والی ہی بعد ازان اطلاق کیا مردان
ہتیار بند پر کہ نگاہ رکہتی ہین سرحد کو اور یہان مراد یہی معنی ہین ت پس کہینگی وہ لوگ اوس مرد مسلمان سی کہ کہان جانیکا قصد کرتا ہی تو پس کہیگا وہ قصد کرتا ہون
کہ جاؤن طرف اوس شخص کی کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نی کہینگی تب پہر دجال کی آیا ایمان نہین لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد رکہتے ہیں کہ بسبب چہپے
بسبب لباس وجاہ اوسکی ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہی ہیچ صفات بیچ درگاہ ہمارے رب پوشیدہ ف ع دلیلیں اوسکی ربوبیت کی ظاہر ہین قسم پیدا کرنی
اور رزق دینی وغیرہ لاکہ سی اور دوسری صفتین کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین نشانیں نقصان کی ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلیں موجود ہون اوسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو سکتا ہی ناقص کی سزا وہی ہی منفرد ہو سکی ت پس کہینگی وہ تابعین دجال کی کہ مار ڈالو
اس شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہماری پروردگار پر پس کہینگی بعض اونکا بعض سی کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہاری نی یعنی دجال نی اسی کہ مارو کوئی
حکم اوسکی پس لیجاوینگی اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکہیگا دجال کو وہ شخص یعنی وہ جوان کا علامتین اوسکی کہی گا ای لوگو آگاہ ہو کہ یہ وہی دجال ہی
کہ ذکر کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی یہی حدیث مین کہ نکلیگا اخیر زمانہ مین ان علامات سی فرمایا آنحضرت نی پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانے کا اور مضبوط باندہنی
کا پس پیٹ اوسکا زمین پر مارینگی سبب اوسکی گنہگار ہونی کی ہین مارینگی لیی پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی بارادہ تاکید اور تغلیظ ایذا رسانی کی پکڑو اسکو اور چہوڑو
اسکا پیٹ اور کمر یعنی زخم کیا جاویگا پیٹہ اوسکی اور پیٹ اوسکا سبب بہت مارنی اوسکی پیٹہ اور پیٹ پر ف ح ح لفظ فیوسع ساتہ ضم یا اور تخفیف سین کی
سی اور یعنی بضم مین ساتہ زبر واو اور تشدید سین کی توسیع سی ہی اور تفصیل کیا ہی اور لفظ شبح صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتہ شین معجمہ اور بی حدہ مشددہ اور ح حطی کی
تشبیح سی یعنی چوڑا کرنی ایک چیز کی یعنی چت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ پیش شین معجمہ اور تشدید جیم سی اور ہی شجیح سی یعنی زخمی کرنی سر کی اور یہ روایت
صحیح ہی کہا نووی نی شرح مسلم اور دوسری روایت میں کہ تشبیح معیار کہا گیا تشبیح اور شجوہ ہی ان مرادی بات سی اور روایت تیسری فشجیح و شجوہ دونون شبح سی یعنی زخم کی
اور جزری نی کہا کہ مولف نی تیسری روایت کی ہی اور وجہ دوسری ذکر کی ہی حمیدی نی اور تصحیح کی ہی اوسکی قاضی عیاض نی اور بہت صحیح نزدیک ایک جماعت
کی اصحاب ہماری سی اول ہی واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نی پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہپر فرمایا حضرت نی پس کہیگا وہ مومن تو ہی مسیح جہوٹا
حضرت نی پس حکم کیا جاویگا جیسی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑی کرنی کا اور پراگندہ کرنی کا بیچ چیر جاویگا آری سی سر کی طرف سی یہانتک کہ دو ٹکڑی کیا جاویگا
درمیان دونون پاؤن اوسکی ف ع ح یعنی ارہ سی اور آرہ کو نیز المنشار کہتے ہیں اور لفظ میشار احتمال ہی کہ ہمزہ سی ہو اور یہ بہی احتمال ہی کہ واو سی ہو اور یہی لفظ
میشار بزیر میم سی ساتہ ہمزہ اور ی کی دونون طرح آیا ہی اور کہ وشر یعنی نشر یعنی پراگندہ کرنی اور چیرنی کی جسکو آرہ کہتی ہین اور منشار نون سی بہی آیا ہی
معروف زیر میم اور زبر سی یعنی بیچ سر کی ت فرمایا حضرت نی پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی یعنی امتحانا پس بسبب قدرت الہی کہیگا
دجال اسکو اوٹہ کہڑا ہو پس سیدہا ہو کر کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجہپر پس کہیگا وہ مومن نہین زیادہ کیا مین بیچ پہچانی تیری مگر زیادہ
علم یقین اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیرے مجہکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال و دروغگو ہی فرمایا حضرت نی پہر کہیگا وہ مومن ای لوگو تحقیق
دجال نہین کر سکیگا کسی کی ساتہ لوگون مین سی جو کچہ کر کیا ساتہ میری یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہ میری ف ع اور یہی خبر ہی مسلمانون کو عاجز ہو جانی
استدراج سی اور اسی اور قتل ہی جو لوگونکو اوسکی عجزی ت فرمایا حضرت نی پس پکڑیگا اوسکو دجال تاکہ ذبح کری اوسکو پس تانبا کر دیا جاویگا درمیان
گردن اوسکی ہی اور سینہ تک گردن اوسکی ف ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہو جاویگی کہ تلوار اوس مین کام نکری اور ت استمان
ہی کہ معرفی کہا گیا ہی جو پیدا کیا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا ت پس نہین پاسکیگا دجال اوسکو قتل کرنی کی فرمایا حضرت نی پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتہ اوس شخص کی اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینکیگا اوسکو پس گمان کرینگی لوگ کہ پہینکا اوسکو طرف آگ کی

اور روئے زمین پر پہنچے گا یا مراد یہ ہے کہ جو مومن ہی پایا جاوے گا وہ پہنچے گا دجال اوسکو آگ میں کہ وہ اصل میں جنت ہوگی اور وہ اوسکو

اوسپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی دہ آگ اوسپر راحت جنت اور بہ تقدیر یہ نہیں حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی باتہ سے دوبارہ ہوگی

ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگوں میں از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالموں کی ف یہ باعتبار اس بات کی ہے

اوسکی کی اول بار اگرچہ بعد اوسکی زندہ ہوا باعتبار قصد ذبح کرنے اوسکے کہ اگرچہ ذبح کیا گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مراد شہادت سے حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو پاس

حق تعالیٰ کی **وعن** ام شريك قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليفرن الناس من الدجال حتى يلحقوا بالجبال قالت ام

شريك قلت يا رسول الله فاين العرب يومئذ قال هم قليل رواه مسلم اور روایت ہے ام شریک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے البتہ بھاگیں گے لوگ دجال سے یہانتک کہ جا ملیں گے پہاڑوں پر کہا ام شریک نے کہ میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہاں ہونگے عرب اوس دن ف یہ لفظ

فاین میں ف جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جب یہ حال ہوگا لوگوں کا تو پس کہاں ہونگے عرب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہے راہ خدا میں اور رو کرنا شر و فتنہ کا دین سے ت

فرمایا حضرت نے عرب تھوڑے سے ہونگے یعنی اوس دن پس نہیں قدرت رکھینگے جہاد کی نقل کی مسلم نے **وعن** انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يتبع

الدجال من يهود اصفهان سبعون الفا عليهم الطيالسة رواه مسلم اور روایت ہے انس سے وہ نقل کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کریں گے دجال کی یہود اصفہان سے ستر ہزار کہ اونپر طیلسان ہونگے ف یہ لفظ یتبع اس حدیث میں ساتھ تشدید کے ہے اور جزم ت اور زبر بے

کی بھی ہوا وہ ہونگی اور کہا ایک شارح نے کہ اتباع سے یعنی تشدید ت سے یہی پیروی کرینگے اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سے بھی اور زبر ف سے نام ہے شہر مشہور کا

اور ن عجم میں ہے اور ایک روایت میں ستر کی جگہ نوے ہے اور صحیح مشہور ہے اور لفظ طیالسہ زبر طا اور زیر لام سے جمع طیلسان کی ہے کہ وہ کپڑا مشہور ہے جو سبز رنگ

طیالسی وغیرہ سے ہے کہ وہ معرب ہے اصل اوسکی تالسان ہے اور جنتی عالموں نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اوپر برائی طیلسان کی اور ساتھ اوسکی کہ روایت

کی گئی ہے انس سے کہ اونہوں نے ایک جماعت کو دیکھا کہ اونپر طیلسان تھے پس کہا اونہوں نے کہ گویا یہ شاید یہ یہود خیبر کے ہیں اور حق یہ ہے کہ اوڑھنا طیلسان

کا یعنی ڈہانکنی سر کی چادر کا سنتوں سے ہے حدیثیں بہت آئی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اگرچہ ایک وقت میں شعار یہود کی ہوا اور نکار کرنا

انس کا اوسکی سبب سے ہو یا یہ سبب اوسکی کے ہو کہ زرد تھا اور محل خلاف کا یہ اوڑھنی طیلسان کی ہے جیسی ڈہانکنی سر کا چادر سے اور ڈالنی کنارہ اوسکی کا کندھوں

پر اور اوسکو تقنع اور قناع بھی کہتے ہیں اور مشائخ اسکی کہتے ہیں کہ جو کچھ آنحضرت سے اور صحابہ سے ثابت ہوا ہے مخصوص ہے بوقت ضرورت کی ہے کہ بسبب گرمی آفتاب

وغیرہ کی اور ڈہانکنا ہے اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہے بلا کراہت چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان ہے کہ اوڑھنا چادر کا پیشوا عرب کا ہے

اور قناع پیشوا ایمان کا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سے دن میں نقص ہے اور رات میں زینت اور حدیث انس میں آیا ہے کہ نبی

خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتے تھے قناع کو اور صحابہ سے بھی تقنع آیا ہے اور آثار و اخبار اس میں بہت ہیں **وعن** ابي سعيد قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم يأتي الدجال وهو محرم عليه ان يدخل نقاب المدينة فينزل بعض السباخ التي تلي المدينة فيخرج

اليه رجل وهو خير الناس او من خيار الناس فيقول اشهد انك الدجال الذي حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم

حديثه فيقول الدجال ارأيتم ان قتلت هذا ثم احييته هل تشكون في الامر فيقولون لا فيقتله ثم يحييه فيقول والله ما كنت

فيك اشد بصيرة مني اليوم فيريد الدجال ان يقتله فلا يسلط عليه متفق عليه اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا میں یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال یہ کہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہوں میں پس اوتریگا بعضی

زمین شور میں کہ قریب مدینہ کی ہے پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال یہ کہ وہ بہتر لوگوں کا ہوگا یعنی اوس وقت میں یا کہا بہتر لوگوں کا ہوگا ف عرض یہ

راوی ہی اور اوپر گذرا کہ وہ حضرت علیہ السلام ہونگی بنابر قول صحیح ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہون کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی وصف دجال اوسکی کی پس کہیگا دجال یعنی اونسی لوگ یہ اوسکی ہونگی خبر دو مجکو اگر قتل کرو میں اسکو پھر زندہ کرو میں اسکو کیا شک کرو گی تم میری شان میں
یعنے میری خدا ہونی میں پس کہیں گی لوگ شک نہیں کرینگی ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی کہ گرویدہ اور تابعدار اوسکی ہونگی تو تو
حقیقت کلام ہی ہوا اور اگر سبب خوف اور تقیہ الوقت کی کہینگی اور ہوسکتا ہے کہ مراد انکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جھوٹ میں ترجمہ پس قتل کریگا
دجال اوسکو اور پھر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچھیگا اوس سے جیسا کہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہی اللہ کی نہ تھا میں یعنی پہلی اس سے تیری حق میں تو سخت تر
از روی یقین کے ابھی سی جیسا کہ سخت ہون آج یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجہ سی دیکھا میں یقین ہی کہ تیری جھوٹی ہونیکا تو تیرا ہوا بسبب دیکھنی علامت بطلان
تیری کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خبر دی تھی حاصل یہ کہ جیسا آج مجکو یقین ہوا ہی تیری بطلان کا ایسا کبھی نہیں ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ
قتل کری اوسکو پس نہیں قدرت دیجائیگی دجال کو اوسکی قتل پر ف ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پھر سلب ہوجائیگی اور وہ
نہیں قدرت رکھتا ہوگا اوسپر کہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہی سو کری ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال يأتي المسيح من قبل المشرق همته المدينة حتى ينزل دبر أحد ثم تصرف الملائكة وجهه قبل الشام وهنالك يهلك متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سی دجال کے قصد اوسکا مدینہ طیبہ میں آنیکا ہوگا یہانتک
کہ اوتریگا پیچھی کوہ احد کی تیز کریں مدینہ سی یہ یعنی بعد واقع ہونی قضیہ شخص مذکور کی پھیرینگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ملک شام کی کہ جہانسے آیا تھا وہان جائیگا
ف ع اسمین دلیل ہی اوسکی بطلان کی اور علامت ہے اوسکی عجز و نقصان کی کہ اونکا پہیر جاویگا اور نہین قدرت کریگا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمین مرقد
سید الوری کا اور ظاہر ہے کہ حرم مکہ میں بطریق اولی نہیں داخل ہوگا ترجمہ اور وہان یعنی شام میں ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا حضرت عیسی باب لد پر کہ شام کی
قریون میں سے ہی اوسکو مارینگی نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يدخل المدينة رعب المسيح الدجال
لها يومئذ سبعة أبواب على كل باب ملكان رواه البخاري اور روایت ہے ابی بکرہ سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ نہین
داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا مدینہ اوسدنکہ دجال آئیگا سات دروازی ہونگی یعنی مدینہ پر ہر دروازی سے واسطی نکلنی اور اوس وقت میں ہر دروازی پر دو فرشتی ہونگی کہ نہین
اوسکو داخل ہونی دینگی نقل کی بخاری نی ف ع کہا سیوطی نی کہ یہ جو مشہور ہی زبانو پر کہ جبریل نہین اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
اسکی کچھ اصل نہیں اور دلیل اسکی بطلان کی وہ روایت ہے کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبریل حاضر ہوتی ہین وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہو با طہارت یا اور روایت ہے
ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نکلیگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ دیکھیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہیگا کہ تو کون ہی وہ کہیگا میں جبریل ہون کہ بھیجا
مجکو اللہ نی تا کہ روکون تجکو حرم رسول اوسکی سی **وعن** فاطمة بنت قيس قالت سمعت منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ينادي الصلاة
جامعة فخرجت إلى المسجد فصليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى صلاته جلس على المنبر وهو يضحك فقال ليلزم
كل إنسان مصلاه ثم قال هل تدرون لم جمعتكم قالوا الله ورسوله أعلم قال إني والله ما جمعتكم لرغبة ولا لرهبة ولكن
جمعتكم لأن تميما الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع وأسلم وحدثني حديثا وافق الذي كنت أحدثكم عن المسيح الدجال
حدثني أنه ركب في سفينة بحرية مع ثلاثين رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر فأرفؤوا إلى جزيرة حين
مغرب الشمس فجلسوا في أقرب السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم دابة أهلب كثير الشعر لا يدرون ما قبله من دبره من
كثرة الشعر قالوا ويلك ما أنت قالت أنا الجساسة انطلقوا إلى هذا الرجل في الدير فإنه إلى خبركم بالاشواق

اور

اور ... رغبت ... سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ ... پکارتا ہی نماز جمع کرنیوالی ہی ف یعنی یہ کلمہ واسطے طلب اور رغبت نماز کی
کہا کرتے ہیں تا لوگ آویں اور جمع ہوں جیسے کہ سورج اور چاند کی نماز کیلئے زمانہ شریعت میں کہتے تھے ت پس نکلی میں طرف مسجد کے پس نماز پڑھی میں نے ساتھ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اوسکا پہلی نہی کے ہوا ہو اتھیں ت پس جب نماز پڑھ چکے آنحضرت بیٹھے منبر پر اسی حالت میں کہ وہ
ہنستے تھے یعنی مسکراتے تھے بسبب بشارت شریعت کی پس فرمایا چاہیے کہ لازم پکڑے ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہاں نماز پڑھی ہی وہیں بیٹھا رہے اور اٹھے نہیں پھر فرمایا
کیا جانتے ہو تم کہ کیوں جمع کیا میں نے تمکو عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق میں قسم ہے اللہ کی نہیں جمع کیا تمکو واسطے امر رغبت کی یعنی کچھ
دینے کے لیے اور نہ واسطے امر دہشتناک کی یعنی دشمن سے ڈرانے کے لیے لیکن جمع کیا ہی تمکو واسطے کہ تمیم داری تھا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجھ سے ایک
خبر کہ موافق پڑی اوس چیز کی کہ خبر دیتا تھا میں تمکو ساتھ اوسکی مسیح دجال سے ف یعنی چاہا میں نے کہ سناؤں تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی یقین تمہارے کے
ہو اور خبر جو قرین معاینہ کی ہووے ت خبر دی مجھکو تمیم داری نے کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی میں ف ع یعنی نہ جنگل کی کشتی میں یہ احتراز ہی اونٹ سے کہ وہ سفینۃ
البر کہلاتا ہی اور جنوبی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی میں نہ چھوٹی کشتی نہر کی میں ت ساتھ تیس شخص کے لخم اور جذام سے ف ح لخم بزبر لام اور جزم خا معجمہ
نام قبیلہ کا ہی اور جذام بپیش جیم اور ذال معجمہ بھی قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتھ اون کشتی کی سواروں کے موج نے ایک مہینے تک دریا میں ف ع
یعنی پھینکا اونکو موج نے بغیر حیث قصد میں اپنے کہ لعب اوس فعل کو کہتے ہیں کہ اوس میں فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود نہووے ت پس نزدیک لگی کشتی
کو طرف ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونے آفتاب کے پس بیٹھے چھوٹی کشتیوں میں کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تھیں ف ع لفظ اقرب بہمزہ اور پیش را سے جمع ہی قارب کے
کہ زبر را اور زبر بے سے ہی یعنی چھوٹی کشتی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گھوڑے کے تا اوس میں بیٹھ کر حاجت والے کنارے پر جاویں ت پس داخل
ہوے جزیرے میں ف ح جزیرہ اوس جگہ کو کہتے ہیں کہ پانی گرد اوسکی ہووے نہ اوپر ت پس ملا اونسے ایک چارپایہ بالوں والا کہ بہت تھے بال نہیں جانتے تھے
لوگ آگا اوسکا پیچھا اوسکی سے یعنی تمیز نہیں کرسکتے تھے کہ آگا اوسکا کونسا اور پیچھا کونسا سبب کثرت بالوں کے کہا اونہوں نے یعنی از راہ تعجب کے وائی ہی تجھکو کون ہی تو
اور کیا ہی ماہیت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنے میں ہوں جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ خبریں دجال کو پہنچاتا تھا اور قرآن
شریف میں جو دابۃ الارض مذکور کیا گیا ہی وہ یہی ہے ت چلو تم طرف اوس شخص کی کہ دیر میں ہے ف ع لفظ دیر بزبر دال اور جزم ہی سے عبادتگاہ نصاری
اور کتاب مغرب میں کہا صومعہ راہب کا ت ... مراد محل ہے ت اسلیے کہ وہ طرف سے خبروں تمہاری کی بہت شوق رکھتا ہی قال لما سمت لنا رجلا

فرقنا منها أن تكون شيطانة قال فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير فإذا فيه أعظم إنسان رأيناه قط خلقا وأشده وثاقا مجموعة يداه
إلى عنقه ما بين ركبتيه إلى كعبيه بالحديد قلنا ويلك ما أنت قال قد قدرتم على خبري فأخبروني ما أنتم قالوا نحن أناس من العرب
ركبنا في سفينة بحرية فلعب بنا البحر شهرا فدخلنا الجزيرة فلقيتنا دابة أهلب فقالت أنا الجساسة اعمدوا إلى
هذا الرجل في الدير فأقبلنا إليك سراعا فقال أخبروني عن نخل بيسان هل تثمر قلنا نعم قال أما إنها يوشك أن لا تثمر قال أخبروني
عن بحيرة الطبرية هل فيها ماء قلنا هي كثيرة الماء قال إن ماءها يوشك أن يذهب قال أخبروني عن عين زغر هل في العين
ماء وهل يزرع أهلها بماء العين قلنا نعم هي كثيرة الماء وأهلها يزرعون من مائها کہا تمیم نے جب کہ گیا او بیان کیا اونسے ہماری لیے ایک شخص کا
ڈری ہم اوس سے بسبب کہ وہ جانتی تھی کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نے پس چلے ہم جلدی یہاں تک کہ داخل ہوئے دیر میں پس ناگہاں اوس میں بڑا
اور دہشتناک زیادہ ہی آدمیوں کا کہ دیکھا ہو ہم نے اوسکو بلحاظ ماضی میں از روی خلقت کے ف ع لفظ انسانا صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سے
کہ نہیں دیکھا اور جنہوں نے اوسکا ترجمہ یوں کیا ہی کہ نہیں دیکھا ہمنے پہلے اس سے ایسا شخص بیچ پیدایش میں ت اور خوب مضبوط بندھا ہوا حالانکہ جکڑے ہوئے تھے

ہین ہاتہہ اوسکی طرف کرون اوسکی کی درمیان کندہون اوسکی گہٹنون تک بندہی ہوی ساتہہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی از راہ تعجب وای ہلاکت ہو تیری تو کون ہی کہا اوسنی
تحقیق قدرت پائی تمنی میری خبر پر یعنی پس نہین چہپاونگا مین اوسکو تمسی کہو تم اپنا حال پہلی پس خبر دو مجھکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس خبر کی کہ پوچہون مین تمسی
تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب کی کہ سوار ہوی ہم کشتی دریائی مین پس مہینہ بہر کہیلی ہم سی موج پس لگی ہم جزیرہ مین پس ملا ہمسی ایک چارپایہ بہت بالون والا پس کہا مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاوو طرف اوس شخص کی کہ دیر مین ہی یعنی بڑی محل مین ہی پس آئی ہم
طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجھکو کہجور کی درختون بیسان کی سی آیا میوہ لاتی ہین ف ح بیسان بزبر اور بجزم ہی نام ہی ایک بستی کا شام
مین اور اوس ایک چشمہ کا یا مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کی شہر وہ مین ہی اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہی ت کہا ہم نی
ہان کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کہجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوینگی یعنی اشارہ کیا کہ قیامت قائم ہو کہا اوسنی خبر دو مجھکو بحیرہ طبریہ کی آیا ہی
اوسمین پانی ف ع بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چہوٹا سا دریا اور طبریہ بزبر طا اور ری ہی کہا ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ ائمہ حدیث سی ہین منسوب ہین اوسکی
طرف ہین ت کہا ہم نی بہت پانی رکہتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہی کہ جاتا رہی اور خشک ہو جاوی کہا اوسنی کہ خبر دو مجھکو چشمہ زغر کی آیا ہی
اوس چشمہ مین پانی اور آیا کہیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتہہ پانی چشمہ کی کہا ہم نی ہان وہ چشمہ بہت پانی رکہتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہین اوسکی پانی سی
ف ع غزعیش زا اور غین ع بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام مین کہ کم روئیدگی ہوتی ہی وہان قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ
قَالُوْا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّکَّۃَ وَنَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَہُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ کَیْفَ صَنَعَ بِھِمْ فَاَخْبَرْنَاہُ اَنَّہٗ قَدْ ظَھَرَ عَلٰی مَنْ یَّلِیْہِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْہُ
قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّھُمْ اَنْ یُّطِیْعُوْہُ وَاِنِّیْ مُخْبِرُکُمْ عَنِّیْ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ وَاِنِّیْ یُوْشِکُ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِیْرَ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ
قَرْیَۃً اِلَّا ھَبَطْتُھَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً غَیْرَ مَکَّۃَ وَطَیْبَۃَ ھُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ کِلْتَاھُمَا کُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَۃً مِّنْھُمَا اسْتَقْبَلَنِیْ
مَلَکٌ بِیَدِہِ السَّیْفُ صَلْتًا یَّصُدُّنِیْ عَنْھَا وَاِنَّ عَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِّنْھَا مَلٰٓئِکَۃً یَّحْرُسُوْنَھَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
طَعَنَ بِمِخْصَرَتِہٖ فِی الْمِنْبَرِ ھٰذِہٖ طَیْبَۃُ ھٰذِہٖ طَیْبَۃُ ھٰذِہٖ طَیْبَۃُ یَعْنِی الْمَدِیْنَۃَ اَلَا ھَلْ کُنْتُ حَدَّثْتُکُمْ فَقَالَ النَّاسُ
نَعَمْ اَلَا اِنَّہٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْیَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا ھُوَ وَاَوْمَاَ بِیَدِہٖ اِلَی الْمَشْرِقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا اوس نی خبر دو مجھکو نبی امیون کی
یعنی عرب کی کہ کیا کیا ف ع یہ ازراہ طعن کی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسی گمان کرتی تہی بعضی یہود یا تعریض ہی اوس طعن سی کہ
مبعوث ہوی حضرت کی نادانون اور جاہلون پر ت کہا ہم نی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور اوترے ہین یثرب مین کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑی
ہین اوس سی عرب کہا ہم نی ہان کہا کیا معاملہ کیا اونہون عرب سی پس خبر دی ہم نی اوسکو کہ وہ غالب آئی اونپر جو نزدیک اونکی عرب مین سی اور اطاعت کی
کی اونکی کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق یہ بہتر ہی اونکی لئے یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کے لئے ف ع الفاظ اسکی بعید بیان ہی ذلک کا اور یہ اقرار کرنا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی فضیلت کا تہا از راہ اضطرار کی اور یہ سبب اسکی کہ تہی اسکو اوس وقت مین کچہہ غرض پس ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنی دین کی پس شدید کہا کفر
مراد اوسکی تہی خیریت دنیا مین ت اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ اذن دیا جاوی
مجھکو نکلنی کا پس نکلونگا پہر سیر کرونگا زمین مین پس نہ چہوڑونگا کوئی بستی مگر کہ داخل ہوونگا مین اوسمین چالیس رات مین سوای مکہ اور مدینہ کی حرام کی
گئی وہ دونون مجھپر یعنی منع کیا گیا ہی مجھکو داخل ہونا ان دونون مین پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرونگا مین کہ داخل ہوون ایک
ان دونون مین سی سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتہہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجھکو اوسی اور تحقیق اوپر ہر راہ کی اون ہر ایک مین سی فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اوسکی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حالت مین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ طیبہ ہی یہ طیبہ ہی کہتی تہی حضرت مدینہ ف ع یہ کلمہ مطابق ہوئی خبر حضرت

فرمائی تھی کہ ایسا ہوا اور کلی خبر دی فرمایا کہ میں نے اس میں تمہیں بار بار فرمایا حضرت کا لوگون کو سبب تشویش اور ظاہر کرنے تفصیل کے اپنا رد یہ بھی کا نام مجمع میں سی بات آگاہ ہو
آیا تھا میں نے خبر دیا ٹھیک ہی تھی کس بات کی اور مطابق اس جب ہا ہے یہ لوگون کی بان آپ نے خبر دی تھی آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریای شام کی ہی یا دریا
یمن کی نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتھ سی طرف مشرق کی نقل کی مسلم نے ف حرف ما لفظ ما ہوین یا زائدہ ہی یا نافیہ میں لیے یہ کہ
حق تعالی نی قیامت کے قائم ہونے کو مبہم رکھا ہی اور ساعت تعین کی خبر نہیں دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو تعین نہیں کیا ہی آنحضرت نی بیچ
مکان دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانو میں متردد اور مبہم رکھا ساتہ غلبہ ظن کی آخر اونکی میں بعد وہ بھی تعین نہین فرمایا سوا اسکی کہ اس جانب سے نکلیگا بغیر تعین
کسی موضع مخصوص کی بیچ ان تینون کے نفی وہ احتمال اول کی ہو اور تاکید ہی اور احتمال ہو کہ تردید سیاق ان جگہون کی سبب انتقال ایکی ہو بعض سی طرف بعض
واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہنا تو تشبیہ نی احتمال ہی کہ یہ خبر ہو معنی اس جانب میں سی یا نکلیگا اور جیسے کہا انتقال ہو سکتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
رکہتی تھی دجال کی جگہ میں ہوتا حضرت کے گمان میں کہ ان تین جگہون میں سی کسی کسی جگہ میں ہی پس جبکہ ذکر کیا دریای شام اور دریای یمن کا بیقین حاصل ہوا
حضرت کو سبب کے وحی کی یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کے ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہون کی اور اضراب کیا اونسی اور ثابت کی تیسری جگہ
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ
مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ
فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ
كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ
الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھایا مجھی اپنی تئین یعنی خواب میں یا از راہ مکاشفہ کی آج کی رات نزدیک
کعبہ کی پس دیکھا میں نے ایک شخص گندم گون کو مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکھتا ہی گندم گون مردون سی واسطی اوسکی بال ہین ست نزدیک کندھی کی مانند بہتر
اوس چیز کی کہ تو دیکھنی والا ہی بالون مذکور سی تحقیق کنگھی کی ہی اوسنی اونکو پس وہ بال اوسکی ٹپکتا ہی پانی ف احتمال ہی کہ مراد پانی سی یا تو وہ پانی
کہ اوس سی کنگھی کی ہو یا پسینہ یا مراد وہ آب حیات کی یا از تازگی اور تری سوت اسحال مین تکیہ کیے ہوئی اوپر مونڈھون دو شخصون کی طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا
پس پوچھا میں نے یہ کون ہی کہ طواف کرتا ہی پس کہا اونہوں نے یہ مسیح بن مریم کا فرمایا آنحضرت نے پھر ناگہان میں گذرا ایک شخص پر جو پیچ دار
بالون والا ہی کہ بہت سے ہیں بال کانا داہنی آنکھ سی گویا کہ آنکھ اوسکی انگور ہی پھولا ہوا یا ابھرا ف کہا ہی قاضی عیاض نی کہ وہ آنکھ سیل پٹ ہوئی اور
اوپر اٹھی ہوئی بہت مشابہ اون لوگون میں سی کہ دیکھی میں نی ساتھ ابن قطن کی ف یعنی عبد العزی بن قطن یہودی کہ اوسکا
اوسکا اور گیا اور کاف لفظ کا تشبیہ میں زائد ہی مبالغہ کی لیے اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کی ہی کہ آنکھ اوسکی باعتبار آنکھ کی ٹیڑھی
اسحال میں کہ رکھی ہوئی ہی دونون ہاتھ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈھون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچھا میں نی کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگون نی یہ مسیح
دجال ہی ف جو ظاہر ہی کہ مراد دو شخصون سی وہ ہین کہ مدد گار ہونگے اوسکی باطل یا اوسکی مظلمین سی جیسا کہ مراد پہلی دو شخصون سی وہ ہین کہ مدد گار رہنگے
حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اون کی یارون میں سی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اوسکو
سی کیا کام جواب اوسکا دیا ہی علمانی کہ یہ حضرت کی مکاشفات سی ہی خواب میں تعبیر اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا کہ ایک روز
ہوگا کہ عیسی علیہ السلام گرد دین کی پھرینگے واسطی قائم کرنی دین کی اور درستی کرنی خلل و فساد اوسکی کی اور دجال بھی پھیری لگا گرد دین کے بقصد خلل اور

فساد والحاد کی دین میں کہنا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت میں طواف کرتی تھی پہلی اس سے کہ منع کیے جاوین قریب نبوت کے بعد اسلام کی سی اگر
دجال بھی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہے اور یہی ہے کہ یہان سے جائز ہونا طواف کافر کا خارج میں نہیں لازم آتا اور نہیں مشرک کی طواف سے خارج ہوا
ہی نافہم ت نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دجال کی حق میں کہ وہ شخص ہے سرخ چشم مڑی ہوئی بال
اوسکی سر کی کانا داہنی آنکھ کا بہت نزدیک لوگون میں ساتھ اوسکی از روئے مشابہت کی ابن قطن ہے وذکر حدیث ابی ہریرۃ لا تقوم الساعۃ
حتی تطلع الشمس من مغربہا فی باب الملاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس
فی باب قصۃ ابن صیاد ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہ ہے لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ
باب ملاحم کی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابن عمر کی کہ سر اوسکا یہ ہے قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** فاطمۃ بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامرأۃ تجر شعرہا قال ما انت قالت
انا الجساسۃ اذہب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال
رواہ ابو داود اور روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتھ روایت مسلم کی گذری ہے یعنی فلقیتہم دابۃ اہلب کی بیچ
روایت ابی داود کی فاطمہ مذکورہ سے یون آیا ہے کہ کہا فاطمہ نے کہ کہا تمیم داری نے پس ناگہان میں گذرا ایک عورت پر کہ کھینچتی ہے بال اپنی یعنی کہ ذرہ تھی
دراز گیسو اون سے پوچھا کہ تم کون ہو تو کہا اوس نے میں ہون جساسہ یعنی جاسوسی کرنیوالی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کی جا طرف اس محل کی کہ دیکھتا ہے تو
آیا میں اوس محل میں پس ناگہان اوس محل میں ایک شخص ہے کہ کھینچتا ہے بال اپنی بندھا ہوا ہے زنجیرون میں سے طوقون کے کودتا ہے درمیان آسمان اور زمین
کی پس کہا میں نے کون ہے تو کہا میں دجال ہون نقل کی یہ ابو داود نے ف ح جاننا چاہیے کہ مخالفت اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں واقع ہوئی ہے
یہی کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عالم میں چار پایہ کو کہتی ہین اور یہان عورت کہ اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہے یا تو یہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہین
ایک تو یہ اور دوسری عورت یا یہ کہ دابہ اصل لغت میں معنی زمین پر چلنے والی یعنی چلنیوالی کی ہے زمین پر اور تخصیص ساتھ چار پایہ کی بحسب عرف عام کی ہے اور قرآن مجید
مین استعمال دابہ کا بمعنی لغت کی بہت آیا ہے مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور بعضی شامل ہے عورۃ کو اور یا یہ کہ احتمال
رکھتا ہے کہ جساسہ شیطان ہو کبھی بصورت چار پایہ کی ہو گیا ہو کبھی بصورت عورۃ کی اسلیے کہ شیطان متشکل ہوتا ہے جس صورت میں کہ چاہتا ہے اور یہ
احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہے واللہ اعلم عالم کی خبرون کی دابہ سے یا عورت سے بعید ہے مگر یہ کہ مراد دجال کی خبرین ہون کہ اوس نواحی میں گذرتی
تھی اور مخالفت ان دونون حدیثون میں اس وجہ کر بھی ہے کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث میں جماعت ہے کہ تمیم داری اونمین تھی اور اس حدیث میں
سوال وجواب مخصوص ساتھ تمیم داری کی رکھا اور تطبیق اسکی یہ ہے کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تھی اونمین نسبت سوال کی طرف اونکی جائز ہے
یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کے بھی درست ہے اسلیے کہ جب ایک شخص جماعت میں سے کچھ کام کرتا ہے تو کبھی نسبت اوسکی طرف تمام جماعت
کی کرتی ہین جیسے کہ کہتی ہین قتلوہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہے اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین **وعن** عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال قصیر افحج جعد اعور مطموس العین
لیست بناتئۃ ولا حجراء فان البس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور رواہ ابو داود اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یعنی نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق میں نے بیان کیا تم سے دجال کا یہانتک کہ ڈرا میں یہ کہ نہ سمجھو تم ف یعنی جو کچھ کہ بیان کیا ہے میں نے
تم سے دجال کی حق میں بہ سبب طول دینے اوسکو سبب کثرت ذکر کی کہ کہی ہیں میں نے اوسکی حق میں کہا طیبی نے کہ تھی غایت شفقت کہ بیان کیا میں نے

تم سے حدیثیں متفرق و متعدد دجال کے ڈراتے ہیں کہ مبادا اوسکی حقیقت حال اور کی اوشتبہ ہوجائے دجال اور اوسکا پہچاننا ہی کہ سمجھو اور شتبہ نہو تمہر دجال اور اوسکا بعد اون بیان کیا حال اوسکا تاکہ سمجھے ساتھ قول اپنے کی ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ع ظاہرا یہ مخالف ہی اوپر کی روایت کی کہ وہ اعظم انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ بعید نہیں ہی یہ کہ وہ ٹھنگنا ہی مرد ہو اور جمیل عظیم الخلقت ہی اور یہ مناسب ہے واسطی ہونی اوسکی کثیر الفتنہ با عظمت معروف ہو طرف ہیبت کی اور بعضون نے کہا کہ احتمال رکھتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوس وقت ٹھنگنا ہو جاوے ت بیچ دار ف ع لفظ افحج ساتھ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاؤن چلنی مین نزدیک نزدیک پڑین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان چہدری کذا قالہ الشراح اور مثل اسکی قاموس مین بہی ہی اور نہایہ مین ہے کہ قریب دوری ہونا ہی بیچ دونون رانون کی ت ٹری ہوئی بال کا کانا یعنی ایک آنکہ سے ٹوٹا ہوا آنکہ یعنی پٹ وہموار ہی دوسری آنکہ یعنی آنکہ اوسکی بہی ہوئی اور نہ ابہری ہوئی نہ گڑہی ہوئی ف ع جملہ سفیدہ ہوکر دہرا یا واسطی تاکید کے ثابت کرنی آنکہ کی بے نوری کی اور بینائی نہیں ہی اسکی کہ دوسری آنکہ ہی اول پہ خند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر شتبہ ہو تم پر ف ع یعنی اگر اوسکے حال مین شتبہ پڑ جاوی اسکے سبب ل جانی حال اوسکی کی بیان کیا یعنی قسمی یا اگر شتبہ ہو تم پر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کی تو ت پس جان لو یہ بہی مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا نہیں ہی کانا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ع یعنی اول جو عیب ہے تم پر پہچانی صفات ربوبیہ سے تو یہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سے خصوصاً نقائص ظاہری سے وعن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومه وانی انذرکموہ فوصفه لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعله سیدرکه بعض من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول الله فکیف قلوبنا یومئذ قال مثلها یعنی الیوم او خیر رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی ابو عبیدہ بن جراح کی کہ کہا اونہوں نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نے دجال سے اپنی قوم کو ف ع اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بہی ڈرایا ہی اوسکے اپنی قوم کو لیکن بعد نوح سے بعد انذار نوح ہونا بعید ہی وجود کی ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سے یعنی ساتھ بیان کرنی وصف اوسکی کی بطریق تبلیغ و بکرار اوسکی کی پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حال دجال کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض اون لوگون سے کہ دیکہا ہی مجکو ف ع یعنی بر تقدیر نکلنی اوسکی کی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی ہی یہ اوپر بقا خضر کی ت یا سنا ہی اونہوں نی کلام میرا ف ع یعنی پہنچی ہی اونکو خبر اوسکی کہ بیٹری ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود خروج اوسکا متیقن ہے اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضی میری صحابہ کی زندگی پاویں یا قبیلہ والی اونکی بعد اونکی آوینگی البتہ دیکہینگے اور چونکہ خبر میری کہ اوسکی حال سے سن چکی ہی یقین کرینگی ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پس کیسی ہونگی دل ہمارے اوس دن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسے کہ ہین دل تمہارے آج کی دن یا بہتر اس سے ہونگے ف ع یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی دل اوسکا ثابت ہی اور کچہ اندیشہ نہیں جیسا کہ اب منکر ہی اسکا اوس دن بہی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال باوسکا دیکہیگا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی وعن عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لها خراسان یتبعه اقوام کأن وجوههم المجان المطرقة رواہ الترمذی اور روایت ہی عمرو بن حریث سے کہ نقل کی ابی بکر صدیق سے کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سے کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سے اور ملے ہوئے اوسکے ساتھ ہونگی اونکی پیچہی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہ بتہ پہول چڑہی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی منہ اونکی چوڑے ہونگے اور رخسارے اونکی پہولی ہوئی مانند سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہوچکی ہی وعن عمران بن حصین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سمع بالدجال

[illegible] فیبعث اللہ عیسیٰ ابن مریم [illegible]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اوس سے پس دور رہنا اوس سے نزدیک بہتر ہے ایسا ہوگا فرمایا پس قسم ہے اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کے پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس پیروی کریگا وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اوسپر **ف** یعنی یہ لفظ مبتلا بیان ہی تخفیف سے ہی اور تشدید بھی آئی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی **ت** یعنی ایمان چیزوں کی کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اون چیزوں کے سبب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سے اور مانند انکی استدراجات سے نقل کی ابوداؤد نے **وعن** اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ والجمعۃ کالیوم والیوم کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیریگا دجال زمین میں چالیس برس **ف** اور یہ گذر چکا ہے کہ چالیس رات ہوگی اور درمیان چالیس کے اور تطبیق کی یہ ہے کہ اول سے ٹھیرنا اوسکا ہے ساتھ فتنہ اور خلل فساد ڈالنے کی اور اوسکے مطلق ٹھیرنا ہے چالیس برس مانند جمعے کی ہوگا **ف** یعنی محمول ہے جلدی گذرجانے پر اور کہا جو کہا گیا کہ سنہ محمول ہے نہایت شدت کے یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذرجانے کی کم ہوگا **ت** اور مہینا مانند ہفتے کی اور ہفتہ مانند دن کی اور دن مانند جلنی آگ شاخ خرما خشک کے آگ میں **ف** یعنی جیسی جلد جلاتی ہے آگ اور بھڑک کر جلدی ٹھنڈی ہو جاتی ہے ایسے ہی دن جلد گذرجاویگا پس معنی یہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا **ت** نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السیجان رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تابعت کرینگے دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اوپر انکے سیجان کہ قسم طیلسان کی ہی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنۃ میں **ف** سیجان سیں جملہ اور جمع ہی ساج کی بعد اوسکی جیم اور جمع ساج کی ہی جیسی تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور یہ روایت منافی اس حدیث کی ہے جو اوپر گذری کہ ستر ہزار یہود اصفہان سے ہونگے **وعن** اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک السماء قطرہا کلہ والارض نباتہا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البہائم الا ہلک واشد فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ الشیطان نحو ابلہ کاحسن ما یکون ضروعا واعظمہ اسنمۃ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن کی کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس ذکر کیا دجال کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کی تین برس ہیں یعنی قحط پیچ جاتی رہیگی برکت کی ایک برس ہوگا کہ بند کریگا آسمان اوس برس میں تہائی اپنا مینہ یعنی بہ نسبت معمول کی کہ عادت تھی شہروں میں برسنے کی اور بند کریگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیا جاویگا بغیر مینہ سے اور دوسرے سال بند کریگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال بند کریگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی **ف** یعنی پس قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگوں پر سختی اور رفیقوں دجال کی ساتھ ہونگی اور طرح طرح کی نعمتیں ہوشیاں اور میوے اور مینہ اوسکی ساتھ ہونگی **ت** پس نہیں باقی رہیگا صاحب کھر کا یعنی جسکی ناخن چرے ہوتے ہیں مانند گائے اور بکری اور ہرن اور مانند انکی اور صاحب دانت کا جیسے چارپایوں میں سے یعنی درندہ مگر کہ ہلاک ہو جاویگی یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کی مرجاوینگی اور تحقیق سخت تر فتنوں دجال کا یہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کے پاس کہ علم و عقل کم رکھتا ہے پس کہیگا اوسکو خبر دے مجھکو کہ اگر جلا دوں میں تیرے لیے تیرے اونٹوں کو جو مر گئے تھے قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہیگا گنوار ہاں مقرر جانونگا کہ تو رب

سے ہیں پس صورت بنا کر لاویگا دجال واسطے گنوار کی یعنی شیطانوں کو اونٹوں کے مانند بہتر اونکے تھنوں کی اور بہت بڑے اونکی کوہان اونکی قال
ویأتي الرجل قد مات أخوه ومات أبوه فیقول أرأیت إن أحییت لك أباك وأحییت لك أخاك ألست تعلم أني ربك فیقول بلی فیمثل له الشیاطین نحو أبیه
ونحو أخیه قالت ثم خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم لحاجة له ثم رجع والقوم في اهتمام وغم مما حدثهم قالت فأخذ بلحمتي الباب فقال مهیم
أسماء قلت یا رسول الله لقد خلعت أفئدتنا بذكر الدجال قال إن یخرج وأنا حي فأنا حجیجه وإلا فإن ربي خلیفتي علی كل مؤمن فقلت یا رسول الله
والله إنا لنعجن عجیننا فما نخبزه حتی نجوع فكیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزئهم ما یجزئ أهل السماء من التسبیح والتقدیس رواه

فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بھائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اسکا ف ح جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر شدۃ فتنتہ سی ت پس کہیگا دجال اوس شخص سی کہ خبر دی مجھکو اگر زندہ کروں میں تیری لیی تیری باپ کے اور تیری بھائی کو کیا نہیں جانیگا تو کہ تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہی گا وہ مقرر پس صورت بناویگا واسطی اوسکی شیاطین کے مانند باپ اوسکی کی اور بھائی اوسکی کہا اسماء نے پھر تشریف لے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیے پھر تشریف لائی یعنی مجلس میں اور حال یہ کہ صحابہ فکر و غم میں تھے سبب خبر دینی آنحضرت کے حال دجال سے کہا اسماء نے پس پکڑے آنحضرت نے دونوں طرفین دروازہ کی ف ح ع لفظ لحمہ ساتھ زبر لام اور جزم ح کی تمام مشکوۃ اور مصابیح کی نسخوں میں یعنی جانب کے ذکرہ ابن الملک اور صحاح اور قاموس لحمہ اوسکو کہتی ہیں بانعینی جو کہ نہیں لطیبی نے کہا صواب لحمتی الباب ہی ساتھ جیم کی بجگہ ح کی اور ساتھ ت کی بدلے میم کی یعنی بازوی دروازہ کی کہتا ہوں میں بعد اتفاق نسخوں کی توجیہ کرلی جس وجہ سی کہ قاموس میں ہے کہ معنی گوشت کی ٹکڑی کی لکھی ہیں پھر کہا جادی اور لحمہ بابے کیواڑ ان دونوں ہی دونوں ٹکڑی دروازہ کی یعنی کواڑ ہیں کہ وہ ملجاتی ہیں اور جدا ہوتی ہیں پس اول ہی تحقیق یہ روایت کتاب سی جو اسلم بالصواب ہے پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تیرا ای اسماء کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق نکالا ڈالا آپ نے دل ہمارے سبب ذکر کرنے دجال کی فرمایا آنحضرت نے اگر نکلے دجال اور میں ہوں زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس میں حجت کرینگا اوسکو ساتھ حجت کی اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا میں نے یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندھتی ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتی ہم روٹی اوسکی یہاں تک کہ بھوک لگ جاتی ہمکو یعنی بسبب کم بختی کی سوتی کی پکنی سے طاقت بے صبر طبیعت انسان کی بھوک سی پاتی ہیں چند بس کیا حال ہوگا مومنوں کا اوس دن یعنی جس وقت قحط کا اور شر اور حصر ہوگا جو وجود ہوگی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی انکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والوں کو یعنی فرشتوں کو تسبیح و تقدیس سے ف ح ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ میں اس حالت میں نہ محتاج ہوگا کھانے پینی کا جیسے کہ نہیں محتاج ہوتی ملائکہ اور غذا اونکی تسبیح و تقدیس ہوگی جیسے کہ غذا فرشتوں کی تسبیح و تقدیس ہے اور طیبی نے یہ معنی بعید بیان کئی ہیں کہ ہم آٹا گوندھتی ہیں و لیکن پکانی کی لیی نہیں ٹھہر سکتی ہم روٹی پکانے تک بھوک کی رہتی ہیں سبب فکر و غم شدید کی کہ نکالے ڈالتا ہی دل ہمارے ذکر دجال سے پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگی اوسکی زمانہ میں اور جب اس سختی کی حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالی صبر و تسلی دیگا اونکو بسبب تسبیح و تقدیس کی ف ح ع اور شاید کہ اسماء نے یہ بات بعد اوس مجلس کی عرض کی ہو اور ظاہر یہ تقاضا ہی کلمہ کا لفظ خلعت میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سنی دجال کی کہا ہو یہ قول اوسی مجلس میں اور جو کچہ کہ ہمکو ہی اونکا اور بھوک کا زمانہ آئندہ کا کہنا فہم ہو بعد لفظ رواہ کی بیاض اصل نسخہ میں سفید ہی چھوٹی ہوئی ہی اور پھر کسی نی لاحق کیا ہی احمد وابوداؤد الطیالسی اور بعضوں نے کہا روایت کیا احمد نے عن عبدالرزاق عن معمر عن قتادہ عن شہر بن حوشب عنہا اور فرعونہا

الفصل الثالث

تیسری فصل عن المغیرة بن شعبة قال ما سأل أحد رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الدجال أكثر مما سألته وإنه قال لي ما یضرك منه قلت إنهم یقولون إن معه جبل خبز ونهر ماء قال هو أهون علی الله من ذلك متفق علیه روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا مغیرہ نے نہیں پوچھا کسی نے زیادہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے حال دجال کا بہت تعدد کہ مجھ پوچھا اوسنی اور تحقیق حضرت نے فرمایا مجھکو نہیں ضرر کریگا دجال یعنی گمراہ نہیں کریگا مجھکو باعث عنایات الہی
کی کہا میں نے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اوسکے ساتھ پہاڑ ہوگا روٹیوں کا یعنی روٹیان ہونگی بقدر پہاڑ کے اور نہر ہوگی پانی کی یعنی اگر کوئی بھوکا پیاسا ہو اور نوبت مضطر
کی پہنچی تو کیا کریں فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال بہت ذلیل ہے اللہ کے نزدیک اس سے کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کہ پیدا کرے اوسکے
ہاتھ پر مانند ان چیزوں کے حقیقۃ اور جو کچھ کہ ظاہر ہوگا اوسکے ہاتھ پر سب باطل اور صورتین بے حقیقت ہونگی اور اوسکو قدرت نہیں ہے اور یہ گمراہ کرنے اور شک ڈالنے
مومن کی کہ یقین کی دین میں بلکہ جو کچھ دیکھیگا اوس سے قسم خوارق سے موجب زیادتی یقین ہوسکیگا مومنوں کی جو شیۃ وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعا رواہ البیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہے ابو ہریرہ سے
اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نکلیگا دجال اوپر گدھے سفید کے درمیان دونوں کانون اوس گدھے کی ستر باع کی ہوگی یعنی دراز ہے دونون
ہاتھوں کا نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں **باب قصۃ ابن صیاد** یہ باب ہے بیان میں قصے ابن صیاد کے ف ع اکثر نسخوں میں ابن صیاد آیا ہے
اور بعضی نسخوں میں ابن صائد ہے الف لام سے اور نام اوسکا صاف ہے اور بعضی کہتے ہیں عبد اللہ اور وہ یہودی مدینہ کا ہے اور بعضی کہتے ہیں کہ وہ بیچ فصل تھا درمیان انکی اور
تھی ادعیہ کے ساتھ سحر اور دجل کے اور اوسکا یہ گمان تھا کہ مبتلا اور استدراک کی گئی تھی ساتھ اوسکے مسلمان اور احوال اوسکا مختلف تھے اور صحابہ کو بھی
اوس میں اختلاف تھا بعضی کہتے ہیں کہ وہ دجال موعود تھا کہ آخیر زمانہ میں نکلیگا اور لوگوں کو گمراہ کریگا اور اکثر یہ کہتے ہیں کہ وہ دجال نہیں ہے لیکن ایک دجال تھا کہ
ہے کہ باعث فتنہ و فساد اور گمراہ کرنے کی ہیں جیسی کہ حدیث میں آیا ہے کہ اس امت میں دجال ہونگے کہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہونگے اور دلیل اس جماعت کے
یہ ہے کہ وہ اول اگرچہ کاہن و ساحر تھا لیکن آخیر میں اسلام لایا اور حج و جہاد کیے مسلمانوں کے ساتھ اور اوسکی فرزند ہوئی اور وہ مکہ میں اور مدینہ میں رہتا تھا اور
دجال کافر ہوگا اور اوسکی فرزند نہیں ہوگی اور مکہ اور مدینہ کی آنے سے منع کیا جاویگا اور حدیث تمیم داری کی بھی دلیل پوری ہے اوپر اسکی حال کی حال
اوسکا مبہم ہے اور آنحضرت پر بھی اس باب میں وحی نہیں اتری اور مبہم رکھا جیسا کہ احادیث باب سے معلوم ہوگا **الفصل الاول** فصل پہلی

عن عبد الله بن عمر أن عمر بن الخطاب انطلق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من أصحابه قبل ابن صياد حتى وجدوه يلعب مع الصبيان في أطم بني مغالة وقد
قارب ابن صياد يومئذ الحلم فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره بيده ثم قال أتشهد أني رسول الله فنظر إليه فقال أشهد أنك رسول الأميين
ثم قال ابن صياد أتشهد أني رسول الله فرصه النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال آمنت بالله وبرسله ثم قال لابن صياد ماذا ترى قال يأتيني صادق وكاذب قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خلط عليك الأمر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني خبأت لك خبيئا وخبأ له يوم تأتي السماء بدخان مبين فقال هو الدخ فقال اخسأ فلن تعدو قدرك قال عمر
يا رسول الله أتأذن لي فيه أضرب عنقه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن يكن هو فلن تسلط عليه وإن لم يكن
هو فلا خير لك في قتله روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق عمر بن خطاب گئے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ جماعت کی
اصحاب آنحضرت کی سے طرف ابن صیاد کے یہانتک کہ پایا اوسکو کھیلتا ساتھ لڑکوں کے بیچ محل بنی مغالہ کے کہ نام ایک قوم کا ہے یہودیوں سے اور ابن صیاد تحقیق
نزدیک پہنچا تھا ابن صیاد اون دنوں میں بلوغ کی پس دریافت کیا ابن صیاد نے آنا ہمارا یہانتک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی پیٹھ پر
اپنا ہاتھ پھر فرمایا کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول خدا کا ہوں پھر دیکھا ابن صیاد نے یعنی نظر غضب سے طرف آنحضرت کے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم پیغمبر ہو ان
کی ہوف ع یعنی عرب کی اسلیے کہ اکثر عرب پڑھنا لکھنا نہ جانتے تھے اور یہ اعتقاد بعض یہود کا تھا کہ آنحضرت کی رسالت کی منکر تھے لیکن خاص عرب کا نبی
جانتے تھے اور یہ بات اوسکی باطل تھی کہ قبیلہ سے تھی کہ شیطان کاہنوں کو القا کیا کرتا ہے اور کہنا اوسکا متناقض تھا اسلیے کہ نبی سچا ہوتا ہے اور جب
آنحضرت نے دعوت نبوت عام کی کی تخصیص ساتھ عرب کی باطل ہوئی ف ت پھر کہا ابن صیاد نے آنحضرت سے کہ کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں پیغمبر خدا ہوں

آنحضرت نے ابن صیاد کو ف ع لفظ رفض براء اور صاد مہملہ سے استعمال کرنا ہو تو آپس میں علماء و چیزوں کو ایسی بنا کر موصوف بنانا دشوار کہتے ہیں حاصل
کہ اعتقاد اوسکی آپس میں فرق سے سوال اوسنے پوچھتی کر کہ انطالی اور یہ گویا کہا کہ ہماری شہروں کی اکثر نہیں فی نفسہ ف اور تنہا اور مجبہ سے ہی یعنی چھوڑ دیا اوسکو اور
تنگ کیا سوال و جواب اوسکا اور جدال اوسکی ت پھر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا میں اللہ پر اور اوسکے پیغمبروں پر ف ع یعنی میں ایمان لایا اللہ اور رسولوں پر اور
تو اونمیں سے نہیں ہے پس اگر تو بھی اونمیں سے ہوتا تو البتہ میں تجھ پر ایمان لاتا اور تجھے بنا پر فرض تقدیر کے ہی پہلی اسکی کہ جانتے حضرت اپنی تئیں خاتم النبیین اور پس
پہنچنا خاتمیت کی فرض ہے یہ بھی نہیں جانتا اور جیسے بیان کیا ہے ہمارے بعض علماء نے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا پہلے طلب کیے ہی اوس شخص سے معجزہ تو کافر ہو جاتا ہے
اور قتل نہ کیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنے رسول ہونیکا نبوت کا اسلیے کہ وہ لڑکا تھا اور منع کی گئی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرنے لڑکوں کے سے
اور دوسرے یہ کہ یہود اون دنوں میں ذمی تھے یعنی صلح کی تھی اسپر کہ چھوڑ کر جاوینگے اپنے حال پر اور وہ اونہیں میں سے تھا یا اونکی حلفاء سے ت پھر فرمایا حضرت نے
کیا دیکھتا ہے تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجھ پر غیب سے کہا اوسنے صادق یعنی خبر سچی کبھی اور کاذب یعنی کبھی جھوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جھوٹا آتا ہے
مقصود تھا کہ حاصل سوال یہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہے تیرے پاس کیا لاتا ہے تجھ سے اور حاصل جواب یہ ہی کہ کہتا ہے مجھ سے کچھ باتیں کہ کبھی سچی ہوتی ہیں اور کبھی
جھوٹی یعنی بعض خبریں سچ پڑتی ہیں اور بعضی جھوٹی جیسے کہ عادت کاہنوں کی ہی کہ شیطان القا کرتی ہیں انپر خبریں سچی اور جھوٹی ت فرمایا حضرت نے
نے اشتباہ کیا گیا تجھ پر امر ف ع یعنی جھوٹ سے ساتھ سچ کی اور کہا شیخ نے کہ مختلط اور مشتبہ کیا گیا تجھ پر حال تیرا اور آتا ہے تیرے پاس شیطان کہ جسی
خبر لاتا ہو اور اس سے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کے پاس خبر جھوٹی نہیں آتی اور اوسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اور سکا یہ حال
کاہنوں کا ہوتا ہے نہ پیغمبروں کا ت فرمایا آنحضرت نے تحقیق دل میں چھپایا ہے میں نے تیرے لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تا کہ بتادے تو اوسکو اور یہ طریقہ تھا حضرت
کی امتحان کیا اوسکو تا کہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانیں کہ یہ کاہن ہے آتا ہے اوسکے پاس شیطان کہ سکھاتا ہے اوسکو جھوٹی سچی باتیں
ت حالانکہ چھپائی حضرت نے اوسکے لیے یہ آیت جس دن لاویگا آسمان دھواں ظاہر پس کہا اوسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے ف ع دخ پیش و زبر دال
و تشدید خ سے یعنی دھوئیں کی پہنچا اوسنے اوس آیت میں ہے مگر ایک لفظ ناقص یہ کہ تمام آیت معلوم کرنی یہ بسبب عادت کاہنوں کے
تھا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات میں سے لیکر اونکو القا کر دیتے ہیں اور احتمال ہے کہ آنحضرت نے بعض صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان
نے اوسکو سنکر اوسکی تئیں القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز تجاوز نہ کریگا تو اپنے قدر سے ف ع جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنوں سا ہے
یعنی چیزیں ناقص سبب القای شیاطین کے ہم کو تا ہیں پس فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز تجاوز نہ کریگا تو اپنی قدر سے یعنی قدر جیسے کاہنوں کی سبب القاء جنی
خدایات ناقص ناتمام کی اور دعوت کے نبوت کا کرد وہ حد سے بڑھا اور اخبار کا آنا اور امانت کا ہی کہ وہ اپنی باتیں کہتے ہیں اور جھوٹ کہتے ہیں لوگوں کے پاس آ کے
ت پس کہا عمر نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہیں آپ مجھکو بیچ حق ابن صیاد کی کہ ماروں گردن اوسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر یہی
سیاد دجال ہو تو مسلط نہیں کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہیں مار سکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالا اوسکا عیسی ہیں اور اگر نہیں ہے وہ دجال پس بہتر نہیں تیرے لیے اسکے
میں ف ع یعنی اسلیے کہ وہ لڑکا ہے اور یہود میں سے ہے کہ وہ اہل ذمہ تھے اور اوسوقت میں وہ لڑکا نابالغ ہی تھا اور چونکہ اوسمیں قرائن دلالت کرتی
تھی اوسکی دجال ہونے پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورت شک کے قال ابن عمر انطلق بعد ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم و ابي
ابن كعب الانصاري يؤمان النخل التي فيها ابن صياد فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يتقي بجذوع النخل وهو يختل ان
يسمع من ابن صياد شيئا قبل ان يراه و ابن صياد مضطجع على فراشه في قطيفة له فيها زمزمة فرأت ام ابن صياد النبي صلى الله عليه وسلم
وهو يتقي بجذوع النخل فقالت اي صاف وهو اسمه هذا محمد فتناهى ابن صياد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو تركته بين

عَبْدُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّيْ أُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهٗ لَقَدْ أَنْذَرَهٗ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰكِنِّيْ سَأَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہا ابن عمرؓ نے چلے پیچھے اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے درحالیکہ قصد کرتے تھے کھجور کے درختوں کا جن میں کہ ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتے تھے درخت خرما کی شاخوں میں حالانکہ آنحضرت قصد رکھتے تھے کہ سنیں ابن صیاد کے کلام میں سے کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو ف ع یعنی اوس چھپنے میں حضرت اور اصحاب کے غرض یہ تھی کہ وہ کاہن ہے یا ساحر ہے وغیرہ ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کو دریافت کرنا احوال اوسکا بخوف ہو اوسکی فساد کا ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنی بچھونی پر لپٹا ہوا ایک چادر میں اوسکی لپی تھی اور بیچ چادر میں آواز پوشیدہ کہ سمجھ میں نہیں آتی تھی پس دیکھا ماں ابن صیاد کی نے حضرت کو اس حال میں کہ حضرت چھپتے تھے شاخوں خرما کی بیچ پس کہا ابن صیاد کی ماں نے ای صاف یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے ہیں پس اٹھ گیا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی وہ اوسکو ماں اوسکی یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اوس سے جو دل میں آتا کہتا اور حقیقت اوسکی حال کی ظاہر ہو جاتی کہا عبد اللہ بن عمر نے پس کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اوس کے کہ وہ لائق ہے اوسکے پھر ذکر کیا دجال کا ف ع یعنی باحتمال اسکے کہ ابن صیاد دجال ہے یا بہ ترتیب فتنہ کے اور تصحیف ہوتے اوسکی ساتھ بعض صفتوں اوسکے کی دجال کو یاد کیا اور اوسکی احوال سے آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق میں ڈراتا ہوں تمکو دجال سے اور نہیں کوئی نبی مگر تحقیق ڈرایا ہے اوسنے اپنی قوم کو اوس سے تحقیق نوح کی البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلے انبیاء کی لیکن میں کہتا ہوں تمسے دجال کی مقدمے میں ایک بات اور نشان کہ نہیں کہا ہے وہ کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہیں ہے کانا ف ع یعنی بسبب نسبت ہونے اوسکی جانب میں اندھا کی سے تاکہ نہ بن جاتا ساتھ اوسکی ہوا احتمال ہے کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہیں ہوا یا نہیں خبر دی کسی کو وہ کانا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقِيَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يَعْنِي ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ مَاذَا تَرٰى قَالَ أَرٰى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ إِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرٰى قَالَ أَرٰى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر اور عمر نے مراد رکھتے تھے ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی بیچ بعضے راہوں مدینے کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس کہا اوس نے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی اور فرشتوں اوسکے کی اور کتابوں اوسکی کی اور رسولوں اوسکے کی کیا دیکھتا ہے کہا اوس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر ف ع جیسے کہ اول کتاب میں باب الوسوسہ میں گذرا کہ رکھتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر بیٹھتا ہے اور بھیجتا ہے گروہ اپنے کو فتنہ میں ڈالنے لوگوں کو ت فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکھتا ہے تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہوں میں دو سچوں کو اور ایک جھوٹے کو یا دیکھتا ہوں دو جھوٹوں کو اور ایک سچے کو ف ع یا واسطے شک راوی کے ہے کہ اوس طرح کہا یا اس طرح اور احتمال ہے کہ شک سے ابن صیاد کے ہو کہ کہا وہ دیکھتا ہوں اور اوسکو بہت دخل ہے بیچ خلط اور اختلال امر اوسکی کے خبر دیتے کہ نہ تھا اور حال اوسکا بوجہ انتظام و استقامت کے نہیں ہاں کبھی اس طرح دیکھتا ہوں اور کبھی اس طرح ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچ سی کر خلط کیا گیا ہے کام اوسپر پس چھوڑ دو اوسکو یعنی اسلیے کہ یہ بات قابل جواب کے نہیں ہے نقل کیا یہ مسلم نے وعنہ

أن ابن صياد سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن تربة الجنة فقال درمكة بيضاء مسك خالص رواه مسلم اور روایت ہے ابو سعید سے کہ تحقیق
ابن صیاد نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال بہشت کی مٹی کا کیسی ہے پس فرمایا کہ مٹی بہشت کی رنگ میں مشابہ میدہ سفید کی ہے اور خوشبو میں مانند
مشک خالص کی نقل کی یہ مسلم نے وعن نافع قال لقي ابن عمر ابن صياد في بعض طرق المدينة فقال له قولا أغضبه فانتفخ حتى ملأ السكة
فدخل ابن عمر على حفصة وقد بلغها فقالت له رحمك الله ما أردت من ابن صياد أما علمت أن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال إنما يخرج من غضبة يغضبها رواه مسلم اور روایت ہے نافع سے کہ ملاقات کی ابن عمر نے ابن صیاد سے بیچ بعض
راہوں مدینہ کی پس کہی ابن عمر نے واسطے ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ میں لائی اوسکو پس پھول گیا ابن صیاد واسطے غصہ کے یہاں تک کہ بھر دیا کوچہ کو یعنی اوسکا
بدن پھول ہو گیا پس گئے ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ انکی بہن تھیں اور بیوی آنحضرت کی اور حال انکا تحقیق پہنچ چکی تھی یہ خبر انکو پس کہا حفصہ نے ابن عمر کو
کہ رحمت کرے تجھکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نے ابن صیاد سے کہ غصہ میں لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں نکلیگا
دجال مگر سبب ایک غصہ کی کہ کریگا اوسکو ف یعنی وہ ایک بار غصہ میں آویگا اور نکلیگا بسبب غصہ کی اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ غصہ لا تو ابن
صیاد کو اسی سبب سے اور نہ کلام کر اوس سے تا کہ نکلے اور ظاہر ہو اور تھی یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو سبب احتمال اور ممکن ہونے اوسکی تھا کہ ابن صیاد دجال ہے
یا یہ سبب اسکی کہ وہ یقین کرتی ہوں اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نے وعن أبي سعيد الخدري قال صحبت ابن صياد إلى مكة فقال
ما لقيت من الناس يزعمون أني الدجال ألست سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنه لا يولد له وقد ولد لي أليس
قد قال هو كافر وأنا مسلم أوليس قد قال لا يدخل المدينة ولا مكة وقد أقبلت من المدينة وأنا أريد مكة ثم قال لي
في آخر قوله أما والله إني لأعلم مولده ومكانه وأين هو وأعرف أباه وأمه قال فلبسني قال قلت له تبا لك سائر اليوم قال وقيل له
أيسرك أنك ذاك الرجل قال فقال لو عرض علي ما كرهت رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا
کہ ساتھ ہوا میں ابن صیاد کی مکہ تک یعنی جس وقت کہ جاتی تھی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نے مجھکو کہ کیا پائی میں نے لوگوں سے ایذا پھر بیان کیا اوسکو کہ گمان کرتے
ہیں یا کہتے ہیں لوگ کہ میں دجال ہوں یعنی اور تم جانتے ہو کہ امر خلاف اوسکے ہے کیا نہیں سنا تو نے اے ابو سعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے
کہ نہیں پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لاولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہے میرے لیے اولاد آیا نہیں فرمایا حضرت نے کہ دجال کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں کیا نہیں
فرمایا ہی حضرت نے کہ نہیں داخل ہوگا دجال مدینہ میں اور نہ مکہ میں اور تحقیق آیا ہوں میں مدینہ سے اور میں ارادہ کرتا ہوں مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نے مجھکو بیچ آخر کلام
اپنی کی آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی تحقیق میں البتہ جانتا ہوں دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہاں پیدا ہوگا اور کہاں ہے وہ اب اور جانتا ہوں میں اوسکے
ماں اور باپ کو کہا ابو سعید نے پس شبہ میں ڈالا مجھکو دجال کی امر میں ف یعنی میں اعتقاد رکھتا تھا کہ وہ دجال ہے یہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجھکو اوسکی امر میں اوس آخر
اسکی کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار دجالیت کے تھا ساتھ دلیلوں کی اور یہ جو آخر میں کہا کہ میں جانتا ہوں مولد وغیرہ اوسکا تعریض و تلویح اوسکی اقرار کی کرتا ہے اپنی کی
اس عبارت کو یعنی کلام کر شبہ ڈالا کہ اپنی نفس سے کرتا ہے واللہ اعلم ف کہا ابو سعید نے کہا میں ابن صیاد کو ہلاکی ہو تیرے لیے باقی دن یعنی تمام عمر تیرا کہا
ابو سعید نے اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نے حاضرین سے کہا کہ آیا خوش لگتا ہے تجھکو وہ شخص ہو تو یعنی دجال ہو تو کہا ابو سعید نے پس کہا ابن صیاد نے
اگر میں کیا جاوے مجھ پر یعنی وہ صفتیں کہ دجال میں ہیں اس قسم گمراہ کرنی اور فریب وغیرہ کی تو نا خوش نہ ہوں میں ف یعنی بلکہ قبول کروں میں حاصل کیے رہے
یہ دجال ہونے پر اور یہ دلیل واضح ہے اوسکی کفر پر نقل کی یہ مسلم نے وعن ابن عمر قال لقيته وقد نفرت عينه فقلت متى فعلت عينك
ما أرى قال لا أدري قلت لا تدري وهي في رأسك قال إن شاء الله خلقها في عصاك قال فنخر كأشد نخير حمار سمعت رواه مسلم

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا ملا میں ابن صیاد سے اس حالت میں کہ سوج لی تھی یا آنکھ اوسکی پس کہا میں نے کب سے آنکھ تیری نے وہ چیز کہ دیکھتا ہوں میں یعنی ورم کہا نہیں جانتا میں کہا میں نے نہیں جانتا تو حالانکہ تیرے سر میں ہے کہا اگر چاہے خدا تعالی پیدا کرے اوسکو تیری عصا میں **ف ح** یعنی خدا تعالی قادر ہے کہ پیدا کرے آنکھ کو عصا میں اور اوسکی درد کو اور عصا کو شعور نہیں ہوگا آنکھ کا اور درد کا اور اوس آنکھ میں پیدا ہو پس اسطرح جائز ہے کہ آدمی کو بھی شعور نہ ہوگا بسبب کثرت اشتغال انکار کی کہ مانع ہوتا ہے حس کے نیں اور معلوم کرنے سے **ت** کہا ابن عمر نے پس آواز کی ابن صیاد نے ناک کی راہ سے مانند سخت آواز گدھے کی کہ سنی ہے کسی نے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد الله یحلف بالله ان ابن الصیاد الدجال قلت تحلف بالله قال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند النبی صلی الله علیه وسلم فلم ینکره النبی صلی الله علیه وسلم متفق علیه اور روایت ہے محمد بن منکدر تابعی سے کہ کہا دیکھا میں نے جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کھاتا تھا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہے کہا میں نے قسم کھاتے ہو تم اللہ کی یعنی باوجود یکہ امر ظنی ہے نہ یقینی کہا جابر نے کہ میں نے سنا ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ قسم کھاتے تھے اسپر کہ ابن صیاد دجال ہے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس انکار نہ کیا اوسکا آنحضرت نے **ف ح** یعنی اگر ہوتا امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتے اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر کی اسپر تھی کہ ابن صیاد اون دجالوں یعنی جھوٹوں میں سے ہے کہ نکلینگے اور دعوی کرینگے نبوت کا اور گمراہ کرینگے لوگوں کو اور شبہ ڈالینگے لوگوں میں نہ یہ کہ مسیح دجال اصلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید کی تھی کہ فرمایا تھا اگر ہو وہ اور اگر نہ ہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہی دجال معہود مراد ہے پس قسم کھانی اونکی حال کے بیچ اوس کے یا اوپر جواز کی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسرے میں ابن عمر سے آتی ہے صریح ہے اسمیں کہ وہ مسیح دجال تھا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہ کہ اوسمیں اختلاف و اشتباہ تھا واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** نافع قال کان ابن عمر یقول والله ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد رواه ابو داؤد والبیهقی فی کتاب البعث والنشور روایت ہے نافع سے کہ تھے ابن عمر کہتے قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث و نشور کی **وعن** جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرة رواه ابو داؤد اور روایت ہے جابر سے کہا کہ گم کیا ہم نے ابن صیاد کو دن حرہ کے **ف ح** اگر مراد اوس عبارت سے ظاہر اوسکا ہے کہ ابن صیاد اوس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نے نہ جانا کہ کہاں گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کے ہے کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑھی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہے اور شامل موت کو بھی ہے تو کچھ منافات نہیں اور دن حرہ کا وہ دن ہے کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ لعین مدینہ پر اور لوٹا اوسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یمکث ابوا الدجال ثلثین عاما لا یولد لهما ولد ثم یولد لهما غلام اعور اضر شیء واقله منفعة تنام عیناه ولا ینام قلبه ثم نعت لنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ابویه فقال ابوه طوال ضرب اللحم کان انفه منقار وامه امرأة فرضاخیة طویلة الیدین فقال ابو بکرة فسمعنا بمولود فی الیهود بالمدینة فذهبت انا والزبیر بن العوام حتی دخلنا علی ابویه فاذا نعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فیهما فقلنا هل لکما ولد فقالا مکثنا ثلثین عاما لا یولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام اعور اضر شیء واقله منفعة تنام عیناه ولا ینام قلبه قال فخرجنا من عندهما فاذا هو منجدل فی الشمس فی قطیفة وله همهمة فکشف عن رأسه فقال ما قلتما قلنا وهل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عینای ولا ینام قلبی رواه الترمذی اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا اونہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھہرینگے ماں باپ دجال کے تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطے اونکے کوئی فرزند پھر پیدا کیا جاویگا واسطے اونکے ایک لڑکا کانا بڑے دانتوں والا یعنی کچلیوں والا اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہے اس سے یہ کہ پیدا ہوگا دانتوں سمیت اور کم تر چیز ہوگا منفعت میں

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کہ اوسکی منفعت مین سووینگی دونون آنکھین اوسکی اور نہین سوویگا دل اوسکا ف ع یعنی نہین منقطع ہوتی اونکا وسواس وقت
وقت سونیکی بسبب کثرت وسوسون بری ردی اور فاسدہ کے انکا کرتا تھا اوسکو شیطان جیسی کہ نہین سوتا تھا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار محمودہ
کی بسبب پی درپی آنی وحی اور الہامات کثرت سے پہ بیان کیا آنحضرت نے حال مان باپ اوسکی کا پس فرمایا باپ اوسکا لمبا ہوگا بسبب گوشت کے دبلا گویا کہ
ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اوسکی لمبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور مان اوسکی ایک عورت ہے موٹی چوڑی یعنی دونون ہاتھونکی پس کہا ابوبکرہ نے
پس سنا ہمنے ایک لڑکے کو بیچ یہود مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئی ہم اوسکی مان باپ کے پاس پس ناگہان وہ صفت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا بیان کیا تھا اوسکی مان باپ کے حق مین موجود ہے اور ایسا ہی جیسا کہ فرمایا تھا پس کہا ہمنے اوسکی مان باپ سے کہ آیا ہے تمہاری لیے کوئی فرزند پس کہا
اونہون نے کہ ٹھیری تھی ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پھر پیدا کیا گیا ہمارے لیے ایک لڑکا کانا بڑے دانتون والا اور کم منفعت والا
کی سوتی ہین آنکھین اوسکی اور نہین سوتا دل اوسکا کہا ابوبکرہ نے پس نکلے ہم اون دونون کے پاس سے پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تھا دھوپ مین بیچ
چادر کی اور واسطے اوسکی تھی آواز پست کہ سمجھ مین نہ آوے پس کھولا اسنے سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنے یعنی تم دونون نے ابوبکرہ نے کہ کلام کیا ہوگا اوسکی حق مین کچھ
اور کچھ اوسنے یہ کہا کہ ہمنے کہا کیا سنا تونے جو کچھ کہا ہمنے کہا ہان سوتی ہین آنکھین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہ ترمذی نے وعن

جابر ان امرأة من اليهود بالمدينة ولدت غلاما ممسوحة عينه طالعة نابه فاشفق رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان يكون الدجال فوجده تحت قطيفة يهمهم فاذنته امه فقالت يا عبد الله هذا ابو القاسم
فخرج من القطيفة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لها قاتلها الله لو تركته لبين فذكر مثل معنى
حديث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لي يا رسول الله فاقتله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكن
هو فلست صاحبه انما صاحبه عيسى ابن مريم والا يكن هو فليس لك ان تقتل رجلا من اهل العهد فلم يزل رسول الله صلى الله
عليه وسلم مشفقا انه هو الدجال رواه في شرح السنة اور روایت ہی جابر سی یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سی بیچ مدینہ

مین ایک لڑکا جنتی ہوئی اور ہموار کی گئی تھی آنکھ اوسکی یعنی داہنی یا بعضو نے کہا بائین نکلی ہوئی تھین کچلیان اوسکی پس ڈرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی اندیشہ کیا اس سے کہ ہووہ دجال پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دیکھنے کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچے چادر کی لیٹا ہوا اسحال
مین کہ کرتا تھا کلام چھپی کہ سمجھ مین نہ آوے پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی مان نے پس کہا اے عبد اللہ یہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑی ہین خبردار ہو اور مستعد ہو اونسی کلام کرنی کی لیے پس نکلا وہ چادر سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا
اوسنی مارے اوسکو خدا تعالی اگر چھوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نے یا راوی جابر نے مثل معنی حدیث ابن عمر
کی کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اجازت دیجیے مجھکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
ہے ابن صیاد دجال موعود نہین ہی تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہی یار اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اوسکے قتل کی نہین ہوگی
مگر عیسی علیہ السلام کو اور اگر نہین ہی وہ دجال تو نہین پہنچتا تجھکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سی ف ع اور یہ جو اوسکی اسلام لانی سی
پہلی کا تھا اور بعد اسلام کی یہی حال اوسکا معلوم ہوا کہ راضی تھا اوسکا کہ دجال ہو اور یہ کفر ہی جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری کی سی کہ ہمراہ اوسکی مکہ
کو گیا معلوم ہوا ت پس ہمیشہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنیوالے یعنی اندیشہ ناک اس سی کہ ابن صیاد دجال ہو ف ع کہا بعضے محققین نی
کہ توجیہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کی حق مین باوجود اونکی کہ اونمین اختلاف اور تضاد ہی یہ ہی کہ کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو

گمان کیا تھا دجال ہونا تحقیق ہوئی خبر مسیح دجال کی پس جبکہ خبر دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال و صفت سے بیچ حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا
یہ اوس چیز کی کہ نزدیک حضرت کے تھی واضح ہو گیا حضرت پر کہ نہیں ہے ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا یعنی دجال لعنہ اللہ تو یہی اور سوئی یہ حدیث کہ ذکر کی تا بعد
کی وقت ہمراہ جانے ابن صیاد کی مکہ کو اور اسی پر موافق ہونا دجال کی ماں باپ کے وصفونکا اور ابن صیاد کی ماں باپ کے وصفونکا نہیں ثابت کرتا ہے اسکو کہ ابن
صیاد دجال ہے اسلیے کہ اتفاق ہونی وصفون کی یہ نہیں لازم آتا ہے تھا و وصفون کا اور ایسے ہی تمام کہا ناعمر وغیرہ کا باوجود انکار کرنے آنحضرت کی اسکے کہ
وہ دجال ہے تھا یہ سبب احتمال ظاہر ہونی دجال کی اور دجال میں بعضی باتیں ایسی ہوں گی کہ سبب خوف کی اوپر بسبب نسبت امت کی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اوسکا ڈر رہتا تھا بنابر احتیاط کی حق نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں

باب نزول عیسیٰ علیہ السلام

یہ باب ہے بیچ بیان اوترنے عیسیٰ علیہ السلام کی **ف ح** بالتحقیق ثابت ہوا ہے صحیح حدیثوں سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوتریں گے آسمان سے زمین پر اور ہونگے
تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور اوپر بعضی احکام کہ ہماری شریعت میں نہیں ہیں یا حکم کرینگے
حضرت عیسیٰ اوسکا پس وہ قید بیان مدت ہے جس کا نسخ ہوتا ہے اور اوس بات میں شریعت محمدی ہوگی جیسے کہ موقوف کرنا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم
ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون
السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیھا ثم یقول ابو ھریرۃ فاقرءوا ان شئتم وان من اھل الکتاب
الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الآیۃ متفق علیہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس خدا کی کہ بیچ قبضہ جان میری کا
اوسکی ہاتھ میں ہے تحقیق اوتریں گے آسمان سے تمہاری اہل دین میں عیسیٰ بیٹے مریم کے علیہما السلام درحالیکہ حاکم عادل ہونگے پس توڑیں گے صلیب
کو **ف ع** یعنی باطل کرینگے دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگے ساتھ شرع حنفیہ کے اور صلیب اصطلاح نصاری میں وہ لکڑیاں ہیں تثلیث ایک دوسری سے گذری
ہوئی اوپر پیٹ مصلوب کی یعنی ایک شخص سولی دیا ہوا کی اور رعایت اوسکی نصاری بہت کرتے ہیں کہ اکثر اپنی چیزوں پر اوسی شکل کی بناتی ہیں اور لٹکا
گردن میں لٹکاتی ہیں مانند زنار ہندوؤں کی اور کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت اوسمیں بناتے ہیں واسطے یاد داشت ہیئت کی اور اعتقاد رکھتے
ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر یہود نے سولی دیا تھا **ت** اور قتل کرینگے سور کو یعنی حرام کرینگے اوسکی پالنے اور کھانے کو اور مباح
کرینگے اوسکی قتل کو اور رکھدیں گے جزیہ **ف ع** یعنی اہل ذمہ سے اور حکم کرینگے اونکو اسلام کا اور نہیں قبول کیا جاوے گا اونسے سوا دین حق کی
مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکی کا اور حکم کرنا ساتھ شرائع دین اسلام کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ رکھا جاوے گا جزیہ اوس
واسطے کہ نہیں پایا جاویگا کوئی محتاج کہ قبول کرے جزیہ اوس سے بسبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہے اسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا **ت** اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زمانہ میں یہانتک کہ نہیں قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور
ہر چیز سے کہ دنیا میں ہے **ف ش** حتی پہلا متعلق ہے جملہ یفیض المال کی اور دوسرا متعلق ہے ساتھ تمام مضمون کی کہ مذکور ہوا توڑنی صلیب اور ساتھ اوسکے
کی یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور میل اور محبت آدمیوں کی ساتھ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سے ہوگا
اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہے کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزوں سے ہے مخصوص اوسی وقت پر نہیں ولیکن اوس زمانہ میں جیسے تیں اعتقوس لوگوں کی
بیچ اسکے پہنچ جاوینگے اور اونکی نزدیک یہی بہتر معلوم ہوگا اور احتمال ہے کہ متعلق یفیض المال کی ہو یعنی لوگوں کو جبکہ رغبت مال کی
نہ رہی گی اور باطل اوس سے اعراض کریں گے مال کی خرچ کرنے کی فضیلت و ثواب نہ رہی گی پس نہ رہی گا ذوق و محبت بغیر نماز کی **ف**

ابوہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتی ہو اوس چیز میں تو پڑھو اگر چاہو یہ آیت کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سی یعنی یہود و نصاریٰ مگر ایمان لاویگا عیسیٰ پر پہلی مرنی اونکی پڑھو ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی بعد اوترنی عیسیٰ کی آخر زمانہ میں جب دین ملت ایک ہو جاویگا اور اختلاف درمیان سی اوٹھ جاویگا اختلاف کہ یہود و نصاریٰ حضرت عیسیٰ کی حق میں کہتی ہیں وہ بھی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگی اوسطرح دین اسلام میں کہ وہ بندی اللہ کی ہیں اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی و نسبی کی اور اہل کتاب سی وہ اہل کتاب مراد ہیں کہ جو اونکی زمانہ میں ہونگی اور یہ ایک وجہ ہی اس آیت کی تفسیر میں اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نی اسیوجہ سی دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور دوسری وجہ بھی کہی ہی مفسرین نی کہ نہیں ہی کوئی اہل کتاب سی مگر کہ ایمان لاتا ہی پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوسوقت کا مفید نہیں اور اسوجہ پر احتمال ہی کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یا اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف پھری اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنی کی بحکم اضطرار کی ایمان لاتا ہی ولیکن فائدہ نہیں کرتا پس چاہیئی کہ باختیار خود پہلی اوس وقت کی مستعد اوسکا ہو **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لينزلن ابن مريم حكما عادلا فليكسرن الصليب وليقتلن الخنزير وليضعن الجزية وليتركن القلاص فلا يسعى عليها ولتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد وليدعون إلى المال فلا يقبله أحد رواه مسلم وفي رواية لهما قال كيف أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم وإمامكم منكم

اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اوتریں گی عیسیٰ بیٹی مریم کی آسمان سی حاکم عادل ہوکر پس توڑینگی صلیب کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکھدینگی جزیہ اہل ذمہ سی یعنی چھوڑ دینگی عیسیٰ یا یہود جاویگی اور اونٹنیاں جوان پس نہیں کی جاویگی سواری اور کام اور طلب حاجات اونپر ف یعنی بسبب کثرت اونٹوں اور سواریوں کی حاجت اونکی نہیں رہی گی یا معنی یہ ہیں کہ نہیں حکم کرینگی کسیکو کہ سعی کری اونکی لانی پر زکوۃ کی لیئی کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جاویگی کیہ کنایہ ترک تجارات اور سفر کرنی سی ہی مین ہیں واسطی طلب مال کی حاصل کرنی یا محتاج الیہ کی واسطی استغنا اونکی ت ع البتہ جاتا رہیگا لوگوں میں سی کینہ اور بغض اور حسد ف ع یہ سب چیزیں سبب دنیا کی ہوتی ہیں پس جاتی رہیں گی یہ سب سبب جاتی رہنی محبت دنیا کی لوگوں میں سی ت اور البتہ بلاوینگی عیسیٰ لوگوں کو طرف قبول کرنی مال کی پس نہیں قبول کریگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اوتریں گی عیسیٰ بیٹی مریم کی درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم میں سی ہوگا ف ح یعنی قریش میں سی ہوگا یا تمہاری اہل ملت میں سی علمائی اوسکی دو وجہیں شرح کی ہیں ایک تو یہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم میں سی ہی اور عیسیٰ اقتدا کرینگی اوسکا اور وہ مہدی ہی اور یہ سبب تعظیم و تکریم امت محمدی کی ہوگا جیسی کہ مضمون حدیث آئندہ کا صریح ہی اس میں اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم کرنی والی خیر کی ہونگی اور نہیں ہی یہ امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ عیسیٰ جب اوتریں گی مہدی امت کے ساتھ نماز میں ہوں گی اور چاہیں گی کہ پیچھی ہٹ جاویں اور امام عیسیٰ علیہ السلام کو کریں پس عیسیٰ علیہ السلام امام نہیں ہوں گی اور اقتدا کریں گی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسیٰ علیہ السلام ہی کریں گی بسبب فضل ہونی اونکی کی مہدی سی اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام سی عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور مراد ساتھ ہونی اونکی کی تم میں سی حکم کرنا اونکا ہی ساتھ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتھ احکام انجیل کی اور ایک روایت میں آیا ہی پس امامت کریں گی عیسیٰ علیہ السلام تمہاری ساتھ کتاب پروردگار تمہاری کی اور ساتھ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہ ہونگی کہ امامت کریں گی تمہاری عیسیٰ حال ہونی اونکی کی دین ملت تمہارے اور حکم کرنی والی ساتھ کتاب و سنت تمہاری کی **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من أمتي يقاتلون على الحق ظاهرين إلى يوم القيامة قال فينزل عيسى ابن مريم فيقول أميرهم

تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ ھذہ الامة رواہ مسلم وھذا الباب خال عن الفصل الثانی
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اونسی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت سی کہ لڑیگی حق پر اور
کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنے قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اتریں گی عیسی بیٹی مریم کی پس
امیرکا امیر اوس وقت کا یعنی مہدی عیسی سی آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی امامت کرو اسلئی کہ اولی ساتہ امامت کے افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگی عیسیٰ نہین
سی زمین امامت کرتا مین یعنی اسلئی کہ تانہ وہم جاوی کہ میری امامت سی تمہاری دین کی منسوخ ہوا تحقیق بعضی تم مین بعضو پر امیر اور امام ہین سبب
بزرگ رکہنی خدا تعالیٰ کی اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان
سی ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن
مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی ابن
مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوتریں گی عیسی بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیجاویگی اونکی لیی اولاد اور رہینگی زمین مین پینتالیس
برس **ف** ع اور یہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوینگی طرف آسمان کی اس حال مین کہ عمر اونکی تینتیس برس کی ہوگی اور رہین
گی زمین مین بعد اوترنی کی سات برس پس ہوون عدد مکمل چالیس لیکن حدیث اونکی سات برس کی رہنی کی نقل کی یہ مسلم نی پس تعین ہوا
جمع ساتہ اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہی یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف
کردینی کسور کی **ت** پہر مرینگی عیسی پس دفن کیی جاوینگی نزدیک میری یعنی مقبرہ میری کے پس اوٹہونگا مین اور عیسیٰ ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر و عمر
کی کہ اوس مقبرہ مین مدفون ہین **ف** ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہ
ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو وہ جگہ میسر نہوئی چنانچہ حضرت امام حسن نی چاہا کہ وہان دفن کیی جاوین اور عائشہ رضی اللہ عنہا بہی اس بات پر راضی ہوئین
بنی امیہ مانع آئی اور انکو حضرت کی روضہ مین دفن ہونی نہ دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی لیی بہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن انکو بہی میسر نہوا اور
حضرت عائشہ نی بہی لوگون نی کہا کہ تم ما یا اگر ہی تمکو یعنی کہا مین اچہی نہین ہون اسکی سوکنون کی ساتہ بقیع ہی مین کہتا کہ
یہ تہی کہ وہان قبر عیسی کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نی کتاب وفا مین **باب قرب الساعة وان من مات فقد قامت**
قیامتہ باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کے اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مر گیا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اوسکی **ف** ح ظاہر یہ ہی کہ
نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہی کہ جو کچھ کہ باقی ہی اوس مدت سی کہ دنیا کی لیی رکہی ہی کمتر ہی اوس کی کہ گذری اور عبارت دوسری باب کی بہی
لفظ حدیث کی ہین کہ مولف نی بیان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہ ہین کہ جو کوئی مرا ہو کہ قیامت مین احوال اور ہول واقع ہونی ہین کچہ نمونہ اوسکا
اوسکی حق مین واقع ہو جاتا ہی **ف** ع کہا توربشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک قیامت کبری ہی اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لیی اور دوسری قیامت وسطی
اور وہ عبارت ہی مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ ایک صدی کی ہون اور تیسری قیامت صغری ہی اور وہ مرنا آدمی کا ہی اور مراد
بیان یہ اخیر ہی اور ظاہر یہی ہی کہ مراد ساعة سی کبری ہی برابر ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوة والسلام کی لا تقوم الساعة
الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف ہی کتاب وسنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوة والسلام کا بعثت انا
والساعة کہاتین احتمال دونونکا رکہتا ہی ہان حدیث عائشہ کی کہ آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر **الفصل الاول** عن سہل

عن شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين قال شعبة وسمعت قتادة يقول في قصصه كفضل احدهما على الاخرى فلا ادري اذكره عن انس او قاله قتادة متفق عليه

روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی نی انس سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون انگلیون کی یعنی انگلی شہادت اور بیچ انگلی کی کہا شعبہ نی اور سنا مین قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین **ف ح** یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسی ساتہہ قیام قیامت کی ان دونون انگلیون کو **ت** مانند زیادتی اور بڑہاو ایک کی اون دونون مین سی کہ بیچ کی انگلی ہی اوپر دوسری کی کہ انگلی شہادت کی ہی **ف ح** یعنی جسقدر بیچ کی انگلی بڑہی ہوئی شہادت کی انگلی سی ہی مبعوث ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سی بہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت سی آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی **ت** پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نی انس سی نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف ح** اور تعیین ہی کہ انس سی ہو اسپر یہ احتمال ہی کہ انس نی از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ بیان آنحضرت کیسی ہی **وعن** جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول قبل ان يموت بشهر تسألوني عن الساعة وانما علمها عند الله واقسم بالله ما على الارض من نفس منفوسة ياتي عليها مائة سنة وهي حية يومئذ رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سی کہ پوچہتی ہو تم مجہسی وقت قائم ہونی قیامت کی ہی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا ہو نہین ہی علم اوسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی **ف ح** یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کیسی پوچہتی ہو وہ خود مجکو معلوم نہین ہی اور اوسکو سوای خدای تعالی کی کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تمسی بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسیکہ فرمایا **ت** اور قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین ہی روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اوسدن کہ سو برس اوسپر گذرین نقل کی یہ مسلم نی **ف ح** یعنی طبقہ اور قرن آدمیون مین سی کہ بیچ زمانہ عمر دنیا میری کی موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مر جاوینگی اور کوئی اونمین سی باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اس سی مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی اور فرمایا آنحضرت نی یہ کلام بنا بر غالب کی و الا جیتی رہی ہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان وغیرہما کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کی بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آئندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کی چنانچہ کہا بعضون نی کہ پیدا ہوئی ہوئے وہ شخص کہ تمام ہو گئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی سی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضون نی کہ علمای محققین خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سو لو دون اور موجود دو کی سوی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کی چاہیی کہ بقای اونکا سو برس سی نگذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مر گئی ہون اور جواب دیتی ہین اسکا علماء کہ خضر اس عموم سی مخصوص ہین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اپنی امت کی احوال کی دی ہی کہ میری امت سی جو اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سب مر جاوینگی اور خضر نہین ہوگا دوسری نبی کی امت سی یا اور بعضون نی کہا کہ قید ارض نی نکال دیا خضر اور الیاس کو اسلیی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نہ تہی کہا بغوی نی معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا سی زندہ ہین دو زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی اور خبرین بیچ وجود خضر علیہ السلام کی مشایخ سی تواتر کو پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن یکمل اولیا سی وجود اوسی شخص کا بیچ انکی بیچ کہ مصاحب موسی کی تہی آیا ہی **وعن** ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ياتي مائة سنة وعلى

الارض من نفس منفوسة اليوم يأتي عليها مائة سنة وهي حية يومئذ رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین رہیگا سو برس تک عالم مین
پر ہوکوئی شخص نفس دار یعنی صحابہ مین سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت كان رجال من الاعراب يأتون النبي صلى الله
عليه وسلم فيسألونه عن الساعة فكان ينظر الى اصغرهم فيقول ان يعش هذا لا يدركه الهرم حتى تقوم عليكم
ساعتكم متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہا تھی کتنی اشخاص اعراب مین سی کہ آتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پس پوچھتی تھی حضرت سی وقت قیامت کا پس تھی آنحضرت کہ دیکھتی تھی طرف چھوٹی کی اونمین سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اوسکو بڑھاپا
یہانتک کہ قائم ہوگی تم پر قیامت تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی ہنوز آخر بڑھاپا اسکو نہین پہنچیگا کہ تم سب مر جاوگی اشارت کی طرف کہ
ہو جاتی اوس طبقہ کی اور فنا ہو جاتی اوس قرن کی بمقدار اس مدت مین اسلیے فرمایا ساعتکم ظاہر یہی ہی کہ سوال اونکا ساعت کبریٰ سی تھا اور جواب
علی اسلوب الحکیم ہی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغریٰ ہی میری نزدیک اور سیوطی کی نزدیک بعض شارحین کی اور مراد مرجانا سب کا ہی اور یہ قول
کا اور یہ غالب ہی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** المستورد بن شداد عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال بعثت في نفس الساعة فسبقتها كما سبقت هذه هذه واشار باصبعيه السبابة والوسطى رواه الترمذي
اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بھیجا گیا مین بیچ ابتدا کی قیامت کی
اور اول علامات اوسکی پس بڑھا مین قیامت سی جیسیکہ بڑھی ہی یہ اونگلی یعنی بیچ کی اس اونگلی یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتھ دو
اونگلیون اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني
لارجو ان لا تعجز امتي عند ربها ان يؤخرهم نصف يوم قيل لسعد وكم نصف يوم قال خمسمائة سنة رواه ابو داود
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ امید رکھتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک
پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن وقاص کی اور کتنا ہو آدہا دن کہا سعد نی آدہا دن پانچسو برس
کا ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** ع بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون یعنی ایک دن نزدیک
تیری رب کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز کی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ اس امت
کو اسقدر قدرت اور قرب و رتبہ پروردگار تعالیٰ کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکھی اور ہلاک نکری اور بقا اونکا کم اس سی نہو مگر زیادہ
ہو تو ہو سکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم مین قیامت قائم نہین ہوگی اور اس امت کو ہلاک نہین کریگا بعد اسکی جو کچھ چاہیگا
ہوگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور با امن شدائد اور عقوبات سی نگاہ رکھیگا اور اونکو فتنین نہین پہنچینگے
کہ اوسی مستہلک اور مستاصل ہو جائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالون مین ثابت کیا ہی کہ بقا اس امت کی بعد ہزار برس کی
رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق من اوله الى آخره فبقي متعلقا بخيط في آخره
فيوشك ذلك الخيط ان ينقطع رواه البيهقي في شعب الايمان روایت ہی انس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی مین اور قرب ہونی قیامت مین مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پھاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک پس رہگیا
لٹکا ہوا ساتھ ایک تاگی کی آخر اوسکی مین پس نزدیک ہی وہ تاگا کہ ٹوٹ جاوے یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

باب لا تقوم الساعة الا علی شرار الناس یہ باب ہے بیچ بیان اس حدیث کے نہیں قائم ہوگی قیامت مگر برے لوگوں پر
یعنی نیک سب مرجاوینگے اور برے باقی رہیں گے پس قائم ہوگی قیامت اوپر ان کے جو برے لوگ ہونگے دنیا میں قیامت قائم نہیں ہوگی جیسا کہ اوپر گذرا
آخر عہد عیسی کی میں ایک ہوا خوشبو دار چلیگی کہ مسلمان سب مرجاوینگے اور بدکار باقی رہینگے کہ آپس میں گدھوں کی مانند اختلاط کرینگے پس اوپر ان کے قائم ہوگی
قیامت **الفصل الاول** **عن** انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی لا یقال
فی الارض الله الله وفی روایة قال لا تقوم الساعة علی احد یقول الله الله رواه مسلم روایت ہے انس
سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوے زمین میں اللہ اللہ یعنی کوئی نہ رہیگا کہ ذکر خدا کا
کرے اور اسکو پوجے بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت اوپر کسی کے کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ **ف**
ح اس سے معلوم ہوا کہ ابقاء عالم بسبب برکت علماء عاملین کی اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کاروں کی ہے جب اونکو عالم سے اوٹھالینگے عالم باقی نہیں رہیگا
نقل کیا اسکو مسلم نے **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة الا علی
شرار الخلق رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت مگر اوپر
بدترین خلق کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح ع وہ خلق سے آدمی ہیں ایسے بد ہونگے کہ برے متصف ساتھ معصیت کے آدمی ہیں تمام خلق
ہوا اگر کہا جاوے کہ کیا تطبیق ہے بیچ اس حدیث کے اور حدیث سابق میں لا یزال طائفة من امتی ظاهرین الی یوم القیامة کہیں گے ہم کہ پہلی حدیث سے مقصود
ہی تمام زمانوں کو عام ہی اور یہ اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوا اس زمانہ کی مراد ہی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصة وذو الخلصة طاغیة دوس التی کانوا
یعبدون فی الجاهلیة متفق علیه اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ ہلیں گی سرین عورتون بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کی **ف** ح دوس ایک قبیلہ ہی یمن سے اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خ معجمہ اور لام کی اور دونو
کی پیش سے بھی آیا ہے نام بتخانہ کا ہے کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تھی اور وہاں ایک بت تھا کہ نام اوسکا خلصہ تھا اور قبائل دوس و خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتے
تھے اور آنحضرت نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تھا اوسکو خراب کیا پس فرماتے ہیں کہ آخیر زمانہ میں یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہوجاوینگے اور اوسکو پوجینگے اور
گرد اوس بت خانہ کی طواف کرینگے اور رکوع کرینگے ابو ہریرہ سے اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہا ہے کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتے
تھے اسکو زمانہ جاہلیت میں **ف** ح علماء یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نے جو کہا ہے کہ وہ بت خانہ ہے معلوم ہوا کہ اس تفسیر میں سہو ہی بات نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشة قالت سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یذهب اللیل والنهار حتی یعبد اللات
والعزی فقلت یا رسول الله ان کنت لاظن حین انزل الله هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین
کله ولو کره المشرکون ان ذلک تاما قال انه سیکون من ذلک ما شاء الله ثم یبعث الله ریحا طیبة فتوفی
کل من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیه فیرجعون الی دین ابائهم رواه مسلم
اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں جاتی رہیں گی رات اور دن یعنی فانی نہیں ہوگی دنیا
یہانتک کہ پوجی جاویں لات و عزی کہ نام دو بتوں مشہور کے ہیں لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہے اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا میں نے یا رسول
اللہ تحقیق تھی میں البتہ گمان کرتی جس وقت بھیجی اللہ تعالی نے یہ آیت کہ وہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کی تا غالب کرے اسکو سب

دینون پر اگرچہ نام و نشان اسلام کا باقی رہیگا ش ف ح چونکہ مدلول اس آیت کا یہی کہ سب دین باطل ہون اور دین حق قائم ہو اور دین اسلام سب پر غالب
ہو سب دینون پر گمان کرتی تھی بلکہ یقین جانتی تھی ت کہ یہ سب پیشین گوئی تمام ہو چکی اب مرتبہ نزول ہو چکا اور نہیں ہوئی بعد اسکی ابھی حسب ارشاد جیسا کہ خبر دی ہی جس مین فرمایا آنحضرت
نی تحقیق شان یہ ہی کہ رہیگا اسی یعنی بعض یہ پیشین گوئی جو ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا اور نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہی خدا تعالی نی اور بیان کیا اوسکو
قول اپنی کی پھر بھیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مارا جاویگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دلمین ہو مقدار دانہ رائی کی ایمان سی باقی رہیگا وہ شخص کہ نہین ہی کچھ نیکی
اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان نہ قرآن نہ روزہ نہ حج اور نہ تمام ارکان اور جہلا پس مرتد ہونگی اور پھر جاوینگی طرف دین باپون اپنی کی نقل کیا اسکو مسلم نی ف
ح یعنی حکمت الہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الہی کی ہی بدون پر قائم ہو نیکون پر **وعن عبد الله**
ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال فيمكث اربعين لا ادري اربعين
يوما او شهرا او عاما فيبعث الله عيسى ابن مريم كانه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه ثم يمكث في الناس سبع سنين
ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشام فلا يبقى على وجه الارض احد في قلبه مثقال ذرة
من خير او ايمان الا قبضته حتى لو ان احدكم دخل في كبد جبل لدخلته عليه حتى تقبضه قال فيبقى شرار
الناس في خفة الطير واحلام السباع لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا فيتمثل لهم الشيطان فيقول الا تستجيبون
فيقولون فما تأمرنا فيأمرهم بعبادة الاوثان وهم في ذلك دار رزقهم حسن عيشهم ثم ينفخ في الصور فلا يسمعه احد الا
اصغى ليتا ورفع ليتا قال واول من يسمعه رجل يلوط حوض ابله فيصعق ويصعق الناس ثم يرسل الله مطرا كانه
الطل فتنبت منه اجساد الناس ثم ينفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون ثم يقال يا ايها الناس هلم الى ربكم وقفوهم
انهم مسئولون فيقال اخرجوا بعث النار فيقال من كم فيقال من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين قال فذلك يوم يجعل الولدان
شيبا وذلك يوم يكشف عن ساق (مسلم) روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلیگا دجال پس رہیگا
چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتی ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سی چالیس دن ہین یا چالیس مہینہ
یا چالیس برس ف ح اوپر معلوم ہو چکا ہی کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئی ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بھی
ذکر کی گئی ت پس بھیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین صورت و شکل مین پس ڈھونڈینگے عیسی دجال کو پس مارینگی اوسکو
پھر رہینگی عیسی علیہ السلام سات برس ساتھ لوگون کی نہوگی درمیان دو شخصون کی دشمنی ف ح یعنی سب لوگ ہونگے ساتھ صفت ایمان کامل کی اور طریقہ
کی دوستی ایک دوسری کی ہونگی لوگ نہین اور رہنا عیسی کا سات برس بعد مارنی دجال کی ہوگا والا پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹہرنی عیسی کی
چالیس برس ہونگی ت پھر بھیجیگا اللہ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سی پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دلمین مقدار ذرہ کی بھلائی
سی ہی یا ایمان سی شک راوی ہی کہ من خیر کہا یا من ایمان مگر کہ نکال لیگی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سی گیا ہوگا اندر پہاڑ کی یعنی
بالفرض و بالتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہینگی بدترین لوگ بیچ
سبکی پرندون اور گرانی درندون کی ف ح یعنی فسق و فساد اور قضاء شہوات نفسانی مین ایسی سبک اور تیز رو ہونگی جیسی پرندے اور ظلم اور خونریزی
و فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سی بلکہ غالب ہوگی اون پر سستی و تیزی اور غضب و
اور ہلاک کرنا اور قلت رحمت ت نہ جانینگی وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگی بری بات سی پس صورت پکڑ کر آویگا واسطی اونکی شیطان پس کہیگا کیا نہین

نہیں شرم کرتی ہین **ف** ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرنی ہوا اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس بہانہ سے لوگونکو بت پرستی کیطرف بلاتا ہی پس
لگینگے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو اور مقصود تیرا کیا ہی اب کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اونکو بت پرستی کا **ف** ح یعنی بارادہ توسل کی کہ امداد اونسے ہو
ہوگا جیسے اللہ تعالی نے خبر دی کفار کی اعتقاد کی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی و یقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ **ت** اور حال یہ کہ وہ اسحالت میں بکثرت
ہوگا رزق اونکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پھر پھونکا جاویگا صور میں اور قائم ہوگی قیامت پس نہیں سنیگا اوس صور کو کوئی مگر کہ جھکا دیگا
گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو **ف** ح یعنی اوسکی دہشت سے لوگونکی دل پھٹ جاوینگی اور قوت جسمانی معطل ہوجاتی جاویگی اور
اثر اوسکا گردن میں پیدا ہوگا جیسے کہ دہشت میں ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہی پس آنکھیں ایک طرف جھکی ہوتی ہی اور ایک اوٹھی **ت** فرمایا
آنحضرت نے پہلا جو سنیگا اوس صور کو وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنے اونٹونکا یعنی تاکہ اونکو پانی پلاوی پس اوسی حال میں مرجاویگا وہ شخص
اور مرجاوینگی لوگ یعنی کل روے زمین پھر بھیجیگا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوگینگی بسبب اوسکی بدن لوگونکی کہ گل گئی ہونگی قبروں میں
پھر پھونکا جاویگا صور میں دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سے زندہ ہوئی ہونگی اوٹھ کھڑے ہونگی اور دیکھتے ہونگی ہول قیامت کے پھر کہا
جاویگا لوگونکو اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنے کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹھیراؤ اون لوگونکو اسلئے کہ پوچھے جاوینگی کردار سے اور حساب لیا جاویگا اونسے
پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگوں میں سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بھیجے جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی عرض کرینگی فرشتے
جناب عزت سے پوچھینگے کہ کتنوں میں سے کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بھیجے جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنوں میں یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی
اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لیے ہر ہزار شخص میں سے نو سو ننانوے **ف** م ح اس سے معلوم ہوا کہ ہزار میں سے ایک بہشت کو جاویگا اور
باقی سب دوزخ میں اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اوسسے کفار ہیں کہ جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگی چنانچہ حدیث ابی سعید کی پہلی فصل باب الحشر کی میں آیا
کہ یہ جماعت دوزخیونکی یاجوج و ماجوج سے ہونگی **ت** پس یہ وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بوڑھا **ف** ح یہ کنایہ ہی اوسدن کی درازی سے یا
شدت و محنت سے کہ اوسدن میں ہوگی ایسی کہ بڑھاپا غم و محنت میں جلدی پہنچتا ہی **ت** اور یہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کھولا جاویگا
اوسمین امر عظیم سے اور محنت سے **ف** ح کشف ساق کنایہ ہی خوف اور ہول اور شدت و محنت سے یہ معنی مشہور ہین عرب میں اور اصل اسکی یہ
ہی کہ جو کوئی شدت و محنت میں پڑتا ہی اوسکی اہتمام میں دامن پنڈلی سے اوٹھا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سے کھل جاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس
آیۃ کی بہت ہی لیکن اکثر ونکی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو کہی گئی **وذکر حدیث معاویۃ لا تنقطع الہجرۃ فی باب التوبۃ** اور ذکر کی گئی حدیث
معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کی

باب النفخ فی الصور

باب ہی بیچ بیان پھونکنی صور کی **ف** صور
بیشک سے شاخ کہ اوسمین پھونکتی ہین اور مراد یہان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پھونکینگی اور وہ دو نفخی ہین ایک ہلاک کرنی کی لیے زندون کی اور دوسرا
زندہ کرنی مردونکی لیے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین
النفختین اربعون قالوا یا ابا ہریرۃ اربعون یوما قال ابیت قالوا اربعون شہرا قال ابیت قال اربعون سنۃ قال ابیت
ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء الا یبلی الا عظما واحدا وہو عجب الذنب ومنہ یرکب
الخلق یوم القیامۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کل ابن آدم یأکلہ التراب الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب
روایت ہی ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونوں نفخونکی یعنی نفخہ مارنی اور زندہ کرنیکی چالیس ہین پس چالیس کہا لوگوں
نے ای ابوہریرہ کیا مدت ہی چالیس دن کی ہی کہا ابوہریرہ نے نہیں جانتا میں کہا لوگون نے پس چالیس مہینے ہین کہا نہیں جانتا میں کہا لوگون نے پس

برس ہیں کہا نہیں جانتا میں ف ش ح یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہی یہی یا مفصل سنا اور اوسکو بھول گیا
اسمیں مجمل ہی اور حدیث میں مفصل ہی کہ وہ چالیس برس ہیں ت اور فرمایا آنحضرت نے پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سے پانی پس اوگینگی
اور پیدا ہونگی آدمی مردہ اور جاندار جیسے اوگتا ہی یا روئیدہ ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہیں ہی آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اوسکے
اوسکی پرانی اور بوسیدہ ہو جاتی ہیں مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہی ف ہ ساتھ عین یا زبر جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی نیچے
ریڑہ کی درمیان دو سرین کی ہی اور عجم الذنب بتبدیل میم سے بھی آیا ہی اور عجب اور عجم دونوں بمعنی اصل کی اور جڑ کی ہی اور ذنب بمعنی دم کی اور یہ ہڈی ایسے
چونکہ وہاں ہی اوسکا یہ نام رکہا گیا ت اور اوس ہڈی سے ترکیب دیجاویگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سے دن قیامت کی نقل
کی بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی کا کہاتی ہی مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہیں کہاتی یعنی
ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس میں سے پیدا کیا گیا ہی اول خلقت میں اور اوسمیں ترکیب دیا جاویگا ف ع اور بیان اونکا ہی کہ جنکے بدن گلا کرتی زمین
اسلیے کہ اللہ تعالی نے حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہاوے جسم انبیا کی اور ایسے ہی جو کہ اونکے حکم میں ہیں شہدا اور اولیا سے اور زمین میں سے بعضے زمین
کہ جو بدن اون کی ہی پس اپنی قبر و زمین زندہ ہیں مانند زندوں کی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ
الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مٹھی میں لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان
کو اپنے داہنے ہاتھ میں ف ش ع ح شاید کہ مراد ان دونوں سے بدل دینا اونکا ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یوم تبدل الارض غیر الارض
والسموات یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کیسی کہ اوسنے خلق کی اوسکی مقابلہ میں حیران ہیں اور تنبیہ ہی بیچ
خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگے آسان ہی اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کی زیادہ ہی
اوسکو تخصیص کیا ساتھ داہنے ہاتھ کی کہ اشرف بائیں سے ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں ت پہر فرمائیگا
اللہ تعالی کہ میں ہوں بادشاہ یعنی نہیں ہی بادشاہت مگر میرے لیے اور میں شہنشاہ ہوں کہاں ہیں بادشاہ کہ زمین میں دعوی بادشاہی
کا کرتے تھے نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ
يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ
اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لپیٹیگا اللہ
آسمانوں کو دن قیامت کی پہر لیگا اونکو اپنے داہنے ہاتھ میں پہر فرمائیگا کہ میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار یعنی ظالمین تہار کہاں ہیں تکبر کرنیوالے
یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینوں کو اپنی بائیں ہاتھ میں اور ایک روایت میں آیا ہی لیویگا زمینوں کو اپنے دوسرے ہاتھ میں پہر فرمائیگا میں
ہوں بادشاہ کہاں ہیں جبار کہاں ہیں تکبر کرنیوالے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ
عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَّهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ
حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا آیا ایک عالم یہودیوں میں سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی تہامے رکہیگا

کی ہے ... [illegible] ... ہوں خدا کے قبضہ میں تمام کائنات

تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہے اور حقیقی معنی ہاتھ اور مٹھی وغیرہ کی منظور و ملحوظ نہیں بلکہ کلام عرب کے یہی ہے کہ جب کسیکی
وسعت کیا چاہتے ہیں جود و کرم کی تو کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ اوسکے فراخ و کشادہ ہیں اگرچہ اوسکی ہاتھ نہوں کہ دونوں ہاتھ کٹی ہوں یا اوس
پیدایش سے ہی ہاتھ نہ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت میں مالکیت کی تعریف کیا چاہتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اوسکی لیے تخت نہو اور
بیٹھنے کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کے اہل سنت کی تاویل کرین اور کہیں کہ مراد ہاتھ سے یہی ہے اور تخت سے قائم
اور سیلیہ تعجب کیا آنحضرت نے یہودی کی گفتگو سے اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا ت پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم از راہ تعجب کے اسکی اور تصدیق
سے کہ کہا اوس عالم یہودی نے صحیح کیا کرتی اوسکی یعنی تعجب آنحضرت کا سبب تکذیب عالم مذکور کی تھا بلکہ سبب اوسکی تصدیق اور راستی کے جاننے
اوسکی تھا پھر پڑھا آنحضرت نے یہ آیہ اور مقصد حالی اللہ تعالی کی مشرکون نے حق قدر جانی اوسکی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیے اور نہ تعظیم کی
اوسکی جیسیکہ تعظیم کرنی چاہیے اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیے اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کے اور آسمان لپٹی ہوئی ہونگے
اوسکی داہنے ہاتھ مین پاک ہے اللہ تعالی اور برتر ہے وہ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہیں مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کچھ کہ یہود نے کہا تفسیر تفصیل
اوسکی نقل کی بخاری اور مسلم نے ۔ وعن عائشة قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قوله یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات
فاین یکون الناس یومئذ قال علی الصراط رواه مسلم ۔ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مضمون اس آیہ کو
اوس دن کہ تبدیل اور تغییر دیجاوے گی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلے زمین اور تبدیل کیجاوینگی اور پیدا کیے جاوینگی اور آسمان یعنی وقت قیامت کے پس
کہان ہونگے لوگ اوس دن فرمایا آنحضرت نے لوگ اوس دن پل صراط پر ہونگے ف ح مراد صراط سے معہود ہی یا جسر اطلاق کیا ہو اور اصل صراط یعنی اوکی ہے اور
تبدیل زمین سے کیا مراد ہے اس مین اختلاف ہے کہا صاحب کواشی نے کہ زمین بدل جاویگی ساتھ زمین سفید کے پس کہا نہیں اوسکو موسی نے قدمونکی نیچی سی نکلا
کرنا غبیرہ حساب کا ہے چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہے اور تبدیل آسمان ساتھ جھڑجانی ستارون اوسکی اور کسوف آفتاب اور خسوف
چاند اوسکی کے ہے اور طیبی نے کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو تبدیل ذات میں جیسیکہ کہیں تبدیل کیا مین درہم کو دینار سے یعنی درہم کو
بدلی دینار لے لیا مینے اور دوسرے تبدیل صفات مین ہے جیسیکہ کہیں تبدیل کیا مینے حلقہ کو خاتم سے یعنی چھلے کو گھلا کر شکل انگوٹھی کی بنایا
پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوگئی پس تبدیل زمین و آسمان کی ساتھ زمین و آسمانکی دونون احتمال رکھتی ہے اور آثار و اخبار سے تبدیل صفات
اکثر ہے ابن عباس نے فرمایا کہ زمین یہی ہوگی تغییر اسکی صفات میں ہوگا جیسے کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچھ بلندی پستی اوسمین نرہیگی اور بنا
تعالی برابر کردیگا زمین و آسمان اور پیدا کردیگا جیسیکہ بعضی آثار و اخبار سے بھی دلالت کرتی ہیں امیر المومنین علی سے آیا ہے کہ ایک زمین پیدا کرینگی
چاندی سے اور آسمان سونی سے اور ابن مسعود سے آیا ہے کہ زمین پیدا کرینگی سفید جیسا کہ نقرہ کا اور اوسپر کسی نے گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سے تغیر ذات کا ہی
جیسیکہ دلالت کرتا ہے اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ اور آنحضرت کا ت نقل کی یہ مسلم نے ۔ وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الشمس والقمر مکوران یوم القیامة رواه البخاری ۔ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اور چاند
لپیٹے جاوینگی دن قیامت کے ف یعنی اوٹھاکر گوشہ میں ڈالے جاوینگی جیسیکہ کپڑے کو لپیٹ کر گوشہ میں ڈالتے ہیں یا لپیٹی جاویگی روشنی اونکی اور
جاتا رہیگا پھیلاؤ رہنا اونکی روشنی کا عالم سے ت نقل کی یہ بخاری نے ۔ الفصل الثانی ۔ عن سعید الخدری

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انعم وصاحب الصور قد التقمہ واصغی سمعہ وحنی جبہتہ ینتظر متی یؤمر بالنفخ فقالوا
یا رسول اللہ وما تأمرنا قال قولوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل رواہ الترمذی اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کیونکر چین
سے اور خوش رہوں میں حال آنکہ صاحب صور کا اسرافیل منہ میں لگی ہوئی ہیں ایک طرف صور کی اپنی سونہ میں یعنی لیے اور جھکائی ہوئی ہے کان اپنے
کان لگا رہا ہے جناب حق میں کہ جب فرمادی ہو کہ پھونکو وہ اسی وقت پھونکوں اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسے کہ عادت ہے نرسنگا بجانے والوں کی
یعنی جھکا ہوا رہا ہے بجانے کی لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہے تو کیا فرماتے ہیں آپ ہم کو یعنی ہم کیا کریں
لیے اپنے اور سو وقت یا بطلق دفع تحیر کی فرمایا کہو کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا ہے کارساز وہ وقت یعنی التجا درگاہ حق میں لی جاؤ اور یاد رکھو اس کے فضل
و کرم پر بھروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب کہتے ہیں اور محنت و خوف میں آدمی تو وہ اس کو پڑھیں تا اوس سے سلامت رہیں چنانچہ حضرت ابراہیم
اوس کو آگ میں ڈالی جانے کی وقت پڑھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جس وقت کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم
ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصور قرن ینفخ فیہ رواہ الترمذی وابو داود
والدارمی اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پھونکا جاویگا اوس میں
یعنی اسرافیل پھونکینگے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مانند عرض آسمانوں کی اور زمین کے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن
ابن عباس فی قولہ تعالی فاذا نقر فی الناقور الصور قال والراجفۃ النفخۃ الاولی والرادفۃ الثانیۃ رواہ البخاری فی ترجمۃ باب
کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کی یہ ہیں کہ جب پھونکا جاویگا صور میں پس وہ دن سخت ہے
کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ یعنی اوس دن کہ ہلیگا ہلنے والا پیچھے آویگا اوسکی رادفہ کہا راجفہ نفخہ
پہلا ہے کہ زمین و پہاڑ اوس سے ہل جاوینگے اور حرکت میں آوینگے شق ہو جاوینگے سب سے معنی ہلنے اور لرزنے میں پڑینگے اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلی نفخہ
کے پیچھے پیچھے آویگا تو شق ہو جاوینگے سب پیچھے ایک کے پیچھے پیچھے آنیکی نقل کی یہ بخاری نے ترجمہ باب میں وعن ابی سعید قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صاحب الصور وقال عن یمینہ جبریل وعن یسارہ میکائیل اور روایت ہے ابو سعید سے کہ یاد کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے صور پھونکنے والے یعنی اسرافیل کو اور فرمایا کہ دائیں طرف اوسکی جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف اوسکی میکائیل یعنی صور پھونکنے کی وقت وعن
ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ کیف یعید اللہ الخلق وما آیۃ ذلک فی خلقہ قال اما مررت بوادی قومک جدبا ثم مررت بہ
یہتز خضرا قلت نعم قال فتلک آیۃ اللہ فی خلقہ کذلک یحیی اللہ الموتی رواہما رزین اور روایت ہے ابی رزین سے کہ کہا میں نے
یا رسول اللہ کیونکر پھیریگا و زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ و خاک ہونے کی اور کیا ہے نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کے اوس سے اوس کی دلیل پکڑیں
فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی جنگل کی کہ کچھ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پھر گذرتا ہے تو اوس جنگل پر اسی حال میں کہ
لہلہاتا ہے یعنی لہلہاتا سبز کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الہی کی ہے اوسکی مخلوق میں اسی طرح اللہ تعالی زندہ کریگا مردوں کو نقل کیں یہ
دونوں حدیثیں رزین نے

باب الحشر

بابیچ بیان حشر کی تعریف حشر کی معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر
قیامت کو کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے زندہ کر کے نکالے جاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اور جگہ کہ اوس کو محشر کہتے ہیں اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے یعنی ذکر کیا گیا
کے اور دوسرا پہلی قیامت کے اوسکی نشانیوں سے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگوں کو ہانکیگی یعنی زمین شام میں
لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں اور بعضے حدیثیں آوینگی کہ محتمل ہو دونوں کو ہیں علما نے دونوں احتمال لکھی اور اختلاف کیا اور ظاہر یہ ہے کہ اول

الفصل الاول عن سهل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیمۃ علی ارض بیضاء عفراء کقرصۃ النقی لیس فیہا علم لاحد متفق علیہ روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جمع کیی جاوینگی لوگ روز قیامت کی زمین سفید پر بہت سفید نہیں کچھ ملکہ مائل بسرخی مانند میدی ہوئی آٹی کی روٹی کی یعنی میدہ تک نہین بود کلانی مین نسقد ار نہین ہوگا و سین نشان رہنے کیلئے یعنی مکان و عمارت کی نہین ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکون الارض یوم القیمۃ خبزۃ واحدۃ یتکفؤہا الجبار بیدہ کما یتکفؤ احدکم خبزتہ فی السفر نزلا لاہل الجنۃ فاتی رجل من الیہود فقال بارک الرحمن علیک یا ابا القاسم الا اخبرک بنزل اہل الجنۃ یوم القیمۃ قال بلی قال تکون الارض خبزۃ واحدۃ کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الینا ثم ضحک حتی بدت نواجذہ ثم قال الا اخبرک بادامہم بالام ونون قالوا وما ہذا قال ثور ونون یاکل من زائدۃ کبدہما سبعون الفا متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالی اپنی ہاتھ مین **ف** ح یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتھ سی دوسری ہاتھ مین پھیرتی ہین یعنی گھڑتی ہین لوگوں اوسکو برابر ہوجاوی گرم ہوجاوی بہ نسبت ڈال دیتی ہین تا پختہ ہووی جیسیکہ الٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی ہوگی **ف** ح جاننا چاہئی کہ ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ زمین روٹی ہوجاویگی اور طعام بہشتیون کا ہوگا اول بہشت مین جانیکی وقت کہا ویگی پس بعضون نی تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہ بعید نہین ہی قدرت حق تعالی سی وہ قادر ہی کہ زمین کو روٹی کردی اور بہشتیون کی کہانیکو دی اور اول یہی ہی کہ اسکو ظاہر پر حمل کریں اور بعضون نی اوراور کچہ تاویل کی ہی بخوف درازگی کی نہین لکھا **ت** پس بعد فرمانی آنحضرت کی اس حدیث کو آیا ایک شخص قوم یہود سی اور کہا کہ برکت بہیجی خدای مہربان آپ پر ای ابوالقاسم کیا نہ خبر دون میں تمکو ساتہ مہمانی بہشتیون کی یعنی وہ کہانا کہ اول لاوینگی روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نی ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیسیا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہمارے یعنی ازراہ تعجب اور آگاہ کرنیکی پہر ہنسی آنحضرت **ف** ح یعنی سبب موافق ہونی خبر آنحضرت کی ساتہ خبر یہود کی جو توریت سی خبر دی تہی اوسنی اور سبب حاصل ہونی زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کی آنحضرت کی خبر سی اور ہنسی آنحضرت یہانتک کہ ظاہر ہوئین کچلیان آنحضرت کی پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون میں تمکو ساتہ سالن اہل جنت کی کہ جسی روٹی لگاکر کہاوینگی وہ بالام ہی اور نون **ف** ح بالام ب موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ یعنی اوسکی نہ سمجہی **ت** کہا اونہون نی اور کیا ہی یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تونی کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر پڑا رہتا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** ح یہ وہ جماعت ہی کہ بی حساب بہشت مین جاوینگی اور منہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی ہونگی اور ہو سکتا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائدہ کبد ایک ٹکڑا جدا ہوا جگر سی ہی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہو سکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سی ہو جبکہ صحابہ یعنی اوسکی نہ سمجہی اور پوچہا آنحضرت نی بعلم الہی یہودی کی بیان کری یوحی الہی بیان کیا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین راہبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر ویحشر بقیتہم النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا وتصبح معہم حیث اصبحوا وتمسی معہم حیث امسوا متفق علیہ روایت ہی ابوہریرہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کیے جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کے اوپر تین فرقون اوپر تین قسمون کی ف رغبت کرنیوالے اور ڈرنیوالے
تین مین سے اور باقی شامل ہین دو فرقون اخیرہ کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہین اور منہ پر چلنے والے جیسا کہ آتا ہے دوسری فصل مین ت ایک
رغبت کرنیوالے یعنی بہشت مین اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی جنکے لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون صفت اونکی ہے اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالا ف ڈرنیوالے
آگ دوزخ سے اور وہ وہ ہین کہ ڈرتے ہین لیکن اجتناب کیے ہین اوس سے اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہے عبادت کرنے سے خوف کے
ت حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس شخص ایک اونٹ پر ہونگے ف یعنی بقدر مراتب
اپنے کی استراحت پاوینگے اپنی سواری پر اور باقی چلتے ہونگے پیچھے اپنی قدمون پر اور یہ اعداد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی ہے بسبیل کنایہ و تمثیل کی پس
جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اسمین کمتر اور عزت و سبقت اوسکے زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہین ذکر کیے نہین گئے
چھوڑ دیے اور ہونا کتنی کتنی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے
کہ وہ مرتبہ مقربونکا ہے قسم انبیاء اور رسولون سے ہے اور مقصود ذکر کرنا احوال آدمیونکا ہے ت اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ یعنی اونکی ساتھ
رہیگی جہان وہ رہینگے اور استراحت کرینگے اور رات گذاریگی آگ ساتھ اونکے جہان رات گذارینگے اور صبح کریگی آگ ساتھ اونکے جہان صبح کرینگے اور شام
کریگی آگ ساتھ اونکے جہان شام کرینگے ف ح یہ بیان تیسرے فرقہ کا ہے کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی اونکے جدا نہین ہوگی اور شاید جو کہا ہے اختلاف ہے
اسمین کہ یہ حشر روز قیامت کے بعد اٹھنے مردونکے گور سے ہے یا پہلے اوسکے ہے علامات قیامت سے کہ جاوینگے حشر کیطرف کہ زمین شام کی ہے اور یہی
وصواب تر ہے واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاۃ
عراۃ غرلا ثم قرأ کما بدأنا اول خلق نعیدہ وعدا علینا انا کنا فاعلین واول من یکسی یوم القیامۃ ابراہیم وان ناسا من اصحابی یؤخذ بہم ذات الشمال
فاقول اصیحابی اصیحابی فیقول انہم لن یزالوا مرتدین علی اعقابہم منذ فارقتہم فاقول کما قال العبد الصالح وکنت
علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے اونسے نقل کی نبی
سے فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاؤگے اور ہانکے جاؤگے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ ف اسمین اشارہ ہے طرف اسکی کہ جب قبر سے اوٹھینگے تو ختنہ
پر نکی جو مستور علیہا ہونگی اسلیے کہ جب جو چیز یعنی ستر کا کرنا واجب الازالہ تھا دنیا مین سب درست ہو جاویگا تو اور اجزا بال ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہو
اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال متعلق ہونے علم اللہ تعالی کی ساتھ کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی نسبت ساتھ اشیا ممکنات کے ت
پہر پڑہی حضرت نے یعنی بطریق استشہاد حق تعالی کی یہ آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنے اونکو اول پیدایش مین یعنی ماؤن کے پیٹ سے ننگے پاؤن ننگے بدن بے ختنہ
ویسا ہی پہر پیدا کرینگے ہم قبر سے دن قیامت کے وعدہ لازم ہے یہ پیدا کرنا ہمپر بلاشبہ ہین ہم کرنیوالے یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہے اور پہلا
اور فرمایا آنحضرت نے اور اول اون شخصونکی کہ پہنائے جاوینگے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہین ف ع اسلیے کہ اول اون شخص وہی ہین کہ ننگے ہوئے
دین یا اسلیے کہ اول راہ خدا مین ننگے کیے گئے ہین آگ مین ڈالنے کی لیے پس اس فضیلت سے اسواسطے کہ دلیل نہین ہو سکتی ہے اوپر افضل ہونے
اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت مین یہ اعزاز و اکرام اونکا ہے بعلاقہ باپ ہونے آنحضرت کے علاوہ اوسکے یہ کہ بعضی روایت مین آیا ہے
کہ آنحضرت بہی ساتھ کپڑون کے دفن کیے گئے ہین اور نہین ننگے ہونگے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہے کہ حقیقی ہو یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پہر کہا
یعنی حدیث جامع صغیر مین انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک
المقام غیری رواہ الترمذی عن ابی ہریرۃ ت اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابہ مین سے پکڑے جاوینگے اور لیجائے جاوینگے بائین

کی طرف یعنی [illegible] بعضی تقریب [illegible] ان کی اونکی [illegible] تیسری اصحابہ
ایسی جاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہ ہمیشہ ہی کہ پھرتے رہے اپنی ایڑیون پر اوس وقت سی کہ جدا ہوا تو اون سی پس کہونگا مین جیسا کہ کہا
صالح نبی یعنی عیسی نبی اور تھا مین اونپر گواہ اور واقف اونکی احوال کا جب تک کہ تہا مین بیچ اونکی پس کہ تک کہ آخر آیت ہی العزیز الحکیم شرف ہو
مضمون تمام آیت کا یہ ہی کہ عیسی نبی کہا کہ جب تک مین اونمین تہا اونکی حال پر واقف تہا اور پیچہی کہ مین کیا کفر کرین یا اور سوا حق کی کہین اور جب تیرا تہا
تو نی مجکو اونمین سی تو تہا نگہبان اور واقف اونکی حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہی اگر عذاب کریگا اونکو اور گرفتار کریگا اونکو اونکی کرتوت پر پس بندی
تیری ہین جو کچہ چاہی تو کری تو کوئی نہین پوچہ سکتا کہ کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کری تو اونکی عذاب سی تو غالب اور حکمت ہی اور
مراد اصحاب سی خواص اصحاب نہین ہین اسلئے کہ یہ تو یقینا معلوم ہی کہ کوئی ان مین سی بعد آنحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسی وہ اعراب
ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پہر مرتد ہو گئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اسود وغیرہ مانند اونکی روایت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن
عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول
الله الرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جمع کیے جاوینگے لوگ دن قیامت کے ننگی پاؤن ننگی بدن
کہا یعنی عائشہ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب دیکہیگا بعض اونکا طرف بعض کے یعنی مرد و عورت ننگا دیکہین گے مردون اور عورتون کو پس اونکی ننگا
جمع ہونے مین حکمت ہے پس فرمایا آنحضرت نے ای عائشہ کام اوس دن مین سخت تر ہی اس سی کہ ننگا دیکہین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت ہوگا
اسکا کہ کوئی کسی ننگا دیکہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی لکل امرء منہم یومئذ شان یغنیہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن انس
ان رجلا قال يا نبي الله كيف يحشر الكافر على وجهه يوم القيمة قال اليس الذي امشاه على الرجلين في الدنيا قادرا على ان يمشيه
على وجهه يوم القيمة متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا ای نبی اللہ کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنی منہ پر قیامت
کی یعنی کیونکر ممکن ہی کافر منہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نی کیا نہین ہی شان یہ کہ جس نی چلایا اوسکو دونون پاؤن پر دنیا مین قادر ہی چلانی اوسکی منہ
کی بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلقى ابرهيم اباه آزر يوم القيمة
وعلى وجه آزر قترة وغبرة فيقول له ابرهيم الم اقل لك لا تعصني فيقول له ابوه فاليوم لا اعصيك فيقول ابرهيم يا رب
انك وعدتني ان لا تخزني يوم يبعثون فاي خزي اخزى من ابي الابعد فيقول الله تعالى اني حرمت الجنة على
الكافرين ثم يقال يا ابرهيم انظر ما تحت رجليك فينظر فاذا هو بذيخ متلطخ فيؤخذ بقوائمه
فيلقى في النار رواه البخاري اور روایت ہی ابو ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ملاقات کریگی ابراہیم اپنی باپ
آزر سی دن قیامت کی اس حال مین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی چہرہ تمام تیرگی اور غبار ہوگا پس کہین گی اوسکو ابراہیم کیا نہین کہتا تہا
مجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی ایمان لا پس کہیگا ابراہیم سی باپ اونکا پس آج کی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی
شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم ای پروردگار میرے تحقیق تو نی وعدہ کیا تہا مجسی کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوس دن کہ اوٹھائی جاوینگی لوگ پس کونسی
رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کی رسوائی سی کہ رحمت وہی اللہ کی رحمت سی پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق مینی حرام کی بہشت کافرون
پر یعنی التماس اونکی مغفرت کی آج مقبول نہین کہ یہ کافر ہی پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہی تیری پاؤن کی نیچی پس دیکہین گے ابراہیم

پاؤن ننگے پس اگر مان لیں ہم کہ ہوگا کفار کو وہ منع کرے ہیں پس پیرن جاوینگی پاؤن انکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے ف ح
آزر کی ایسی بد صورت بسبب بن جاویگی تا محبت پدری ابراہیم سے جاتی رہے اور کہا ہے علمانے اگرچہ ابراہیم آزر سے بیزار ہو گئے تھے اور بیزار ہو گئے تھے
دنیا مین لیکن جب روز قیامت کے اوسکو دیکھینگے تو مہر پدری سے دامن گیر اونکی ہوگی اور اوسکی لیے مغفرت چاہینگے شاید قبول ہو جب قبول نہ ہوگی
اور مسخ ہوا تب کچھ ناامید ہونگے اور بیزار ابدی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تھا کہ آزر کفر پر مرا اور احتمال تھا اسکی ایمان لانے کا ہو
خفیہ اور اونکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اونکی اوسکے حکم ظاہر پر جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سے مرا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم في الأرض
سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ آذانهم متفق عليه اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پسینا آوینگی لوگ روز قیامت
کی یعنی ابتدائی [illegible] یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور باز رکھیگا اونکو کلام
سی یہانتک کہ پہنچیگا اونکی کانون تک ف ہوا یعنی سب لوگ اور جس طرح کا پسینا آئیگا [illegible] ذکر کرنا [illegible] سی ہی اور ظاہر یہی ہے کہ انبیا اور اولیا
مستثنی ہین اس سی اور پسینا عرق کا بسبب کثرت [illegible] حیا اور خجالت اور ندامت اور علامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا
لگام کریگا [illegible] کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بسبب تفاوت اعمال اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن المقداد قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول تدنى الشمس يوم القيامة من الخلق حتى تكون منهم كمقدار ميل فيكون الناس على قدر أعمالهم في العرق فمنهم من
يكون إلى كعبيه ومنهم من يكون إلى ركبتيه ومنهم من يكون إلى حقويه ومنهم من يلجمه العرق إلجاما وأشار رسول الله
صلى الله عليه وسلم بيده إلى فيه رواه مسلم اور روایت ہے مقداد سے کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہانتک کہ ہوگا آفتاب بمقدار ایک کوس کی اور بعضون نے کہا کہ بمقدار سرمہ کی سلائی کے یعنی نہایت
قریب سے گا پس ہونگے لوگ بقدر اپنے عملونکی پسینے مین پس بعضی انمین سے وہ ہونگی کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک ف ح اور یہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت
اور خوب تر ہین اور ایسی قیاس پر اونکو سمجھنا چاہیے کہ جسکی جتنی اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہی پسینا زیادہ لگیگا اور بعضی اونمین سے وہ ہو
کہ ہوگا عرق اونکی گھٹنون تک اور بعضی اونمین سے وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سے وہ ہونگی کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی دہانی تک
پہنچیگا بلکہ اندر دہانی کی آجاویگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی دست مبارک سی اپنی دہان مبارک کی طرف نقل کی یہ مسلم نے ف کہا ابن ملک نے اگر کہی تو
کہ عرق مانند دریا کے بعضونکی ٹخنون تک پہنچیگا اور کیونکر پہنچیگا دوسرے کی ٹخنون تک جواب اسکا یہ دینگے ہم کہ تھام لیگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا اوسکی جسم
اوسکے پس نہین پہنچیگا اوسکی غیر کی طرف کچھ جیسے کہ تھام لیا جاری ہونا دریا کا موسی کی لیے کہتا ہون مین کہ یہ جواب [illegible] ہی کہ تمام امور آخرت کی سب
خرق عادت کی ہونگے نہین دیکھتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتے ہین ایک کے اوپر عذاب ہوتا ہے اور دوسرا [illegible] اور ایک دوسری کا حال نہین جانتا اور دیکھے
دنیا مین یہی کہ ایک شخص سوتا ہے خواب وحشت دیکھتا ہے [illegible] ہوتا اور دوسرا [illegible] ایک جگہ بیٹھے ہوتی ہین ایک صحبت مین [illegible] دوسرا [illegible]

وعن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تعالى يا آدم فيقول لبيك وسعديك والخير كله في يديك قال أخرج بعث النار قال وما بعث
النار قال من كل ألف تسعمائة وتسعة وتسعين فعنده يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد
قالوا يا رسول الله وأينا ذلك الواحد قال أبشروا فإن منكم رجلا ومن يأجوج ومأجوج ألف ثم قال والذي نفسي بيده أرجو أن تكونوا ربع
أهل الجنة فكبرنا فقال أرجو أن تكونوا ثلث أهل الجنة فكبرنا فقال أرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة فكبرنا قال ما أنتم

فی الناس الا کالشعرة السوداء فی جلد الثور الابیض او کشعرة بیضاء فی جلد

الثور الاسود متفق علیه ٭ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا اونہون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا فرماویگا

اللہ تعالی یعنی روز قیامت کے حشر میں اور ندا کریگا اے آدم پس کہینگے آدم حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیرے

ہاتھوں میں ہیں فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ میں بھیجنا منظور ہی اپنی فرزندوں میں سے اونکو نکال اور جدا کر کہینگے آدم اور کیا ہی

مقدار دوزخ کے لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے یعنی یہ مقدار دوزخیوں کی ہی کہ ہر ہزار میں سے ایک جنت کو بھیجو اور باقی دوزخ کو ف یہ حدیث

مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ہر سو میں سے ننانوے دوزخ کی لیے ہیں اسکا جواب کرمانی نے یہ لکھا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہیں اور مقصود اوس سے

تقلیل عدد مومنین کی ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہ کہ ہو مراد لشکر آگ سے کفار اور جو کہ داخل ہونگے آگ میں گنہگاروں میں سے تو گنے جائینگے ہر ہزار میں سے ننانوے

کافر اور ہر سو میں سے ننانوے گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابو سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابو ہریرہ

کا اوپر ماسوا یاجوج ماجوج کی اور قرینہ اسکی کہ ابو سعید کی حدیث میں ذکر یاجوج ماجوج کا واقع ہوا ہے نہ ابو ہریرہ کی حدیث میں یا اول متعلق ساری خلائق کی ہی اور

دوسرے مخصوص ساتھ اس امت مرحومہ کے یا بعث النار ابی سعید کی حدیث میں شامل کفار و گنہگار دونوں کو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی میں گنہگار مومنین کو ہی پس

نزدیک اس حکم کے ہو جاویگا خورد سال بوڑھا اور ڈال دیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ظاہر تر یہی ہی کہ یہ دونوں باتین بالفرض والتقدیر ہیں یعنی بالفرض اگر

اوس وقت میں خورد سال ہو تو ہیبت اوس حال اور صدمہ اوس مقال کی سے بوڑھا ہو جاوی اور بالفرض اگر اوس وقت میں کوئی عورت حاملہ ہو مارے ہیبت کی

پیٹ اوسکا گر پڑی اور بعضوں نے کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ مری ہو اور اوٹھی اور ہیبت اوس مقام سے حمل اوسکا گر پڑی اور اسی طرح خورد سال بھی اوٹھے اور اوس

وقت وقوع اوس حال کی بوڑھی ہو جائیں پر وقت جانے بہشت کی جوان ہو جائیں ت اور دیکھیگا تو آدمی کو مانند متوالے کے اور نہیں ہیں لوگ متوالے یعنی نشے

میں سبب خوف کی اور نہیں ہونگے وہ متوالے بسبب شراب کے ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی بیہوشی اور بدحواسی اوسی سے ہوگی کہا صحابہ نے یعنی خوف و حسرت

سے جبکہ یہ سنا کہ بہشتی ہزار میں سے ایک ہوگا اور کون سا وہ ہم میں سے وہ ایک شخص ہوگا کہ بہشت میں جاویگا فرمایا آنحضرت نے یعنی واسطے تسلی اونکے کہ

خوش ہو اور غم نہ کہاو بیشک تحقیق تم میں سے ہوگا ایک شخص اور یاجوج ماجوج میں سے ہزار ف یعنی یاجوج ماجوج اتنی کثرت سے ہونگے کہ اونکی تعداد کے

بشمار ہر شخص کی تم میں سے ہزار اونمیں سے پس بہت وہ تم میں بہت ہونگے اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگے اہل جنت سے اور شاید کہ اہل

جنت بہت ہونگے بسبب جمع ملائکہ مقربین اور حور عین کے پس یہ جو معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی کے بعد ازاں اشارہ کیا ساتھ کثرت اونکی

اوسکے بہی سوا یاجوج ماجوج کی کہ اگر تم دو اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار میں سے تو کچھ اندیشہ نہیں کرتا ہی جیسا کہ کہا راوی نے پھر فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے امیدوار ہوں میں کہ ہو تم چوتھائی اہل جنت کے

پس اللہ اکبر کہا ہمنے یعنی تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننے اس نعمت کی سے پھر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہوں کہ ہو تم تہائی

اہل بہشت کی ف شاید کہ تدریج بیان کیا حضرت نے اس امر کو تاکہ نہ پھٹ جائیں دل اونکے بہت خوشی کی مارے دفعتہ یا بنظر داخل ہونے کے

کئی دفعہ میں کہ پہلے چوتھائی ہوں پھر تہائی وغیرہ ذالک اور وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی ہو خوشخبری سنائی کی لیے پس کہا ہمنے

اور ہی ف پس فرمایا کہ امیدوار ہوں میں یہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کے پس تکبیر کہی ہمنے فرمایا آنحضرت نے نہیں ہو تم درمیان لوگوں کی قیامت میں مگر مانند

بال سیاہ کے بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف شاید کہ

کا پہلی علم ہوئی آنحضرت کو ہو ساتھ اسکی کثرت امت کے دو تہائی اہل جنت کی ہونگی ... کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہونگی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ چالیس تمام اُمت کی اور گمان ہی یہ کہ بعض نے نسبت اول و آخرین کی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی نسبت حدیث طویل کی کہ آگے آتی ہی **وعنہ** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مؤمن ومؤمنۃ ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء وسمعۃ فیذہب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا **متفق علیہ** اور روایت ہی اوسی ابو سعید سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگا رب ہمارا اپنی پنڈلی **ف** یعنی دکھاوے گا شدت وقت اپنی خلق کی لیے اور یہ عبارت کنایہ ہی شدت اور محنت اور فکر و غم سے بغیر نظر کرنے کی خصوص معانی مفردات پر جیسا کہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام میں تو دامن پیٹ لیتا ہی اور بعضی کہتے ہیں کہ یہ اور علم اسکا سپرد اللہ تعالی کرتے ہیں جیسے حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمین **ت** پس سجدہ کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت **ف** یعنی بسبب کمال شدت کی گر پڑینگے سجدہ میں اور مطلب وہ ہو جاوینگی شدت کی سبب اس تو سب کے اور مرد مومن اور عورت سے خاص مومن ہیں اور بعضی ضعیف ایمان ہیں ایک نور عظیم سامنے ہوگا اوسکو سجدہ کرینگی لوگ **ت** اور رہیگا جو سجدہ کرتا تھا کہ سجدہ کرتا تھا دنیا میں واسطے دکھانے اور سنانے لوگوں کی از راہ نفاق و شہرت کی کرتا تھا نہ اخلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کرے پس پھر جائیگی پیٹھ اوسکی ہوجاوے بغیر جوڑ کی ہوجاویگی ہڈی تختہ کی طرح یعنی نہیں سجدہ کر سکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیاتی الرجل العظیم السمین یوم القیامۃ لا یزن عند اللہ جناح بعوضۃ وقال اقرؤا فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا **متفق علیہ** اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ والا بدن میں فربہ قیامت کی دن نہ برابر ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہیں ہوگی قدر و منزلت اوسکی اللہ کی نزدیک پر پشہ کے اور فرمایا آنحضرت نے پڑھو تم یعنی تاکہ معلوم ہو کہ جو لوگ کہ مغرور ہیں اور دنیا کو اچھا جانتے ہیں عمل اونکی ضائع اور نابود ہیں اس آیت کو پس قائم نہیں کرینگے ہم واسطے اونکی قیامت کے دن وزن نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ** قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ یومئذ تحدث اخبارہا قال اتدرون ما اخبارہا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارہا ان تشہد علی کل عبد وامۃ بما عمل علی ظہرہا ان تقول عمل علی کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فہذہ اخبارہا رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اوس دن بیان کریگی زمین اپنی خبریں فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو کیا ہیں خبریں اوسکی کہ بیان کریگی یا تمکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہیں فرمایا پس خبریں زمین کی یہ ہیں کہ گواہی دیگی ہر بندہ اور لونڈی پر کی ساتھ اوس چیز کی کہ کی ہی اوسکی پیٹھ پر اس طرح سے کہیگی کیا مجہہ پر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانے دن اور فلانے دن یعنی فلانی مہینے میں اور فلانے سال میں فرمایا پس یہ یعنی شہادت یہی مذکورات خبریں اوسکی ہیں نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یموت الا ندم قالوا وما ندامتہ یا رسول اللہ قال ان کان محسنا ندم ان لا یکون ازداد وان کان مسیئا ندم ان لا یکون نزع رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلی موت کی اور سبقت کرو بھلائیوں میں پہلے فوت ہونے کی کہا صحابہ نے کیا ہی سبب ندامت اوسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہی نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہی اس سے کہ زیادہ کی نیکی اور اگر ہی بدکار تو پشیمان ہوتا ہی اسے کہ باز رکھا اپنی نفس کو برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیامۃ ثلاثۃ اصناف صنفا مشاۃ وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوہہم قیل یا رسول

اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلٰى أَرْجُلِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حشر کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کے تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلیں گے اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کے بل چلتی ف اول قسم کے تو وہ مومن ہیں کہ ملا دیے ہیں نیک اعمال ساتھ برے کے اور متردد ہیں درمیان خوف و رجا کے اور امیدوار ہیں رحمت الٰہی کے اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہیں اور تیسری قسم کفار ت کہا گیا یا رسول اللہ کس طرح سے چلیں گے منہ کے بل یعنی برخلاف عادت کے کہ چلتے ہیں پاؤں سے فرمایا تحقیق جس شخص نے چلایا انکو پاؤں کے بل قادر ہے اوپر چلانے انکے کے منہوں کے بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچیں گے ساتھ منہوں اپنے کے ہر بلندی اور کانٹے سے ف یعنی اور ساتھ اوسکے قسم موذیات سے یعنی منہ انکے بجای انکے ہاتھ پاؤں کے ہو جاینگے جیسے کہ ہاتھ پاؤں سے موذیات راہ سے اور بلندی اور پستی اوسکی سے بچتے ہیں ویسے ہی اپنے منہوں سے کرینگے اور منہ انکے کام پاؤں کے کرینگے بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا میں سجدہ نہ کیا اور گردن اطاعت فرمان برداری کی اللہ تعالیٰ کی انکو خوار سرنگون کیا **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو خوش لگے یہ کہ دیکھے طرف دن قیامت کے یعنی احوال اوسکے کی گویا کہ وہ دیکھتا ساتھ آنکھ کے ہو پس چاہیے کہ پڑھے سورہ اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت ف یعنی کہ ان سورتوں میں احوال قیامت کا مفصل مذکور ہے پڑھنے والا انکا اگر حضور دل سے انکو پڑھے تو ایسا احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہیں کہ گویا آنکھ سے دیکھتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

الفصل الثالث

عن أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللّٰهُ الْآفَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے ابی ذر سے کہا تحقیق سچے نے اور سچے کی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے سچ خبر دی ہے اونکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی مجھکو کہ لوگ حشر کیے جاینگے تین قسم پر ایک قسم سوار کھانیوالے پہننے والے یعنی جنکے اور شرفہ کو زاد و راحلہ سفر کا موجود و کپڑے ہونگے اور ایک قسم کھینچینگے انکو فرشتے زمین پر منہ کے بل اور جمع کرینگے انکو فرشتے اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کی اور ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑینگے ف یعنی چلیں گے سہولت و راحت سے اول قسم سابقین ہیں مومنین کاملین سے اور دوسری قسم کفار ہیں اور تیسری مسلمان گنہگار ت اور ڈالیگا اللہ تعالیٰ آفت و ہلاکت پیٹھ یعنی سواریوں پر کہ انکی پیٹھ پر سوار ہونگے پس نہیں باقی رہیگی سواری یہانتک کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکے لیے باغ دیگا اوسکو بدلے میں اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہیں پاویگا اوسپر اور سمجھ میں نہیں ہوتی کاف ع جا بجا ہے کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کی ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ الحدیقۃ صریح دلالت کرتا ہے اسپر کہ حشر قیامت نہیں اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہے یہیں اور طیبی نے کہا کہ حشر قیامت نہیں ہے بلکہ وہ حشر ہے کہ علامات قیامت سے ہے جیسے کہ اوس باب میں ذکر اوسکا گذرا اسمیں ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں اضطراری ہے انتہی اور ملا علی قاری نے قول تورپشتی کا کہ اسمین آیت و حدیث سے دلیل پکڑی ہے نقل کرکے ترجیح دی ہے کہ حشر قیامت ہی ہے اور لکھا ہے کہ خطابی کو سہو ہوا ہے قول تورپشتی کا صواب ہے اور اس حدیث میں آفت جو آئی ہے بسبب قول ابی ذر کی ہے کہ زیادہ کیا ہے اوپر روایت اصل کتاب کے اور ممکن ہے کہ دفع اوسکا یہ توجیہ کرکے ہو کہ یہ حدیث مل گئی ہے دو حدیث کی ساتھ یہ لائق ہے یہ کہ حمل کیا جاوے اسی معنی پر واللہ اعلم اور کچھ توجیہ اسکی تورپشتی نے کی

باب ہی حساب اور قصاص **باب الحساب والقصاص والمیزان** یہ بات نقل کی ہی ابو ہریرہ کی حدیث میں
اور میزان کا ف ع حساب کہتے ہیں اور بیان لیوی گن کا کردار بندوں کا روز قیامت کی اگرچہ سب کچھ پروردگار تعالیٰ کو معلوم ہی اور اوسپر روشن ہی لیکن یہ
اسلیے کرینگی کہ تا حجت ہو اونپر اور روشن ہو خلائق پر یہ حساب قرآن مجید اور احادیث صحیح سی ثابت ہی اسلیے اعتقاد اسکا واجب ہی اور قصاص عمل کی تا تشفی کی
اور انتقام اسکی کرکیا ہی اونسی چنانچہ مار ڈالا ناحق کسی کی بدلے ... کرتا عوض ... کی اور مارتا عوض ... کی روز قیامت کی اور جسنی کسی سی کچھ لیا اور دکھ
آزردہ کیا اگرچہ چیونٹی اور مکھی ہو بدلہ اوسکا اوس سی لینگی اگرچہ مکلف نہو جیسے کہ حیوانات اور اطفال اور تمام حیوانات کو بلکہ اوٹھائینگی جیسے کہ
بکری بی سینگ والی سینگ والی کو مارا ہو گا قصاص کل کو لینگی اور میزان عبارت ہی اوس چیز سی کہ جانچی جاویں اوس سی مقداریں اعمال کی اور جمہور
ہیں کہ اوسکی دو پلڑے ہیں اور زبان کہ جسکو کٹر کتی ہیں جیسے کہ دنیا کی ترازو میں ہوتی ہیں اور دوری درمیان دو پلڑوں کی ایسی ہوگی جیسی درمیان
مشرق اور مغرب کی تحسین کی اونمیں نامہ اعمال کی کہ ایک پلڑی میں نیکیوں کی اعمال نامی ہونگی اور ایک میں برائیوں کی اور بعضوں نی کہا ہی حسنات کو
اچھی صورتوں میں بنا کر لاوینگی اور سیئات کو بری صورتوں میں اور تولینگی اور حدیث بطاقہ کی کہ آگی آتی ہی تقویت قول اول کی ہی ظاہر ہوتی ہی

الفصل الاول فصل پہلا **عن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ليس احد يحاسب يوم القيمة الا هلك
قلت اوليس يقول الله فسوف يحاسب حسابا يسيرا فقال انما ذلك العرض ولكن من نوقش في الحساب يهلك متفق عليه
روایت ہی عائشہ رض سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی کہ حساب کیا جاوی روز قیامت کی مگر کہ ہلاک ہوگا یعنی بر تقدیر مناقشہ کی اور مراد
ہلاک سی عذاب ہی حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جب میں نی یہ بات بطریق کلیہ کی آنحضرت سی سنی تو مشکل ہوئی مجھپر پس بطور دفع اشکال کی کہا میں نی کیا نہیں فرماتا
اللہ تعالیٰ یعنی اہل نجات کی حق میں جسکو دی گئی کتاب اوسکی داہنے ہاتھ میں پس قریب ہی کہ حساب کیا جاویگا وہ شخص حساب آسان یعنی پس جب حساب آسان ہوا
تو کیوں ہلاک ہو پس فرمایا آنحضرت نی یعنی میری اشکال کی دفع میں نہیں ہی یہ حساب آسان کہ فرمایا ہی مگر عرض یعنی اور نرا بیان کرنا **ف ع** جیسی کہ
کیا تو نی اور وہ کیا تو نی بغیر اسکی کہ کد و کاوش کریں اوس سی اور وقت ڈالیں اوسپر اور تیسری فصل میں آتا ہی کہ حساب آسان یہ ہی
کہ نامہ اعمال اوسکا دکھا دینگی اور پھر درگذر کرینگی **ت** لیکن مراد یہ ہی کہ جو کوئی کہ کد و کاوش کیا جاوی حساب میں اور دشواری
ڈالی جاوی اوسپر اور پورا حساب لیا جاوی کچھ چھوڑا جاوی قلیل و کثیر سی ہلاک کیا جاویگا وہ اور حساب حقیقت میں یہی سے ہے
اور اول عرض و اظہار ہی **ف ع** قال یہ کہ وجہ معارضہ کی یہ ہی کہ لفظ حدیث کی عام ہیں یعنی عذاب کیا جاویگا ہر اوس شخص کی کہ حساب کیا جاوی اور لفظ
آیت کی دلالت کرتی ہیں اوسپر کہ بعضی لوگوں کو نہیں عذاب دیا جاویگا اور وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ مراد حساب سی آیہ میں عرض ہی ظاہر کرینگی گناہ
پس اقرار کریگا گناہ کا کہ شمار ... اون اعمال کا پھر درگذر کیا جاویگا اوس سی واسطی اظہار فضل کی اور مراد حساب سی حدیث میں مناقشہ ہی کہ دارو گیر
کیا جاویگا واسطی اظہار عدل کی اور بزار وغیرہ نی روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تین خصلتیں جس میں ہونگی حساب لیگا اوس سی اللہ حساب
آسان اور داخل کریگا اوسکو جنت میں اپنی رحمت سی دیوے تو اوسکو کہ محروم رکھے تجھکو اور عفو کری اوس سی کہ ظلم کری تجھپر اور سلوک کری تو اوس سی کہ قطع
کری تجھسی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عدي بن حاتم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد الا سيكلمه ربه
ليس بينه وبينه ترجمان ولا حجاب يحجبه فينظر ايمن منه فلا يرى الا ما قدم من عمله وينظر اشأم منه فلا يرى الا ما قدم وينظر
بين يديه فلا يرى الا النار تلقاء وجهه فاتقوا النار ولو بشق تمرة متفق عليه اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہیں تم میں سی کوئی مگر کہ کلام کریگا اوس سی رب اوسکا یعنی بلا واسطہ اسطرح کہ نہوگا درمیان اوسکی اور درمیان پروردگار اوسکی ترجمان یعنی بیان کرنیوالا

ا کر سب ہادی کی کلام اوسکا اور نہ پردہ ہوگا بیچ درمیان بندی کی اور اوسکی رب کی پس نظر کریگا داہنی طرف اپنی پس نہ دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی یعنی عمل اپنی سی یعنی صالح کہ
مصورت بنکر آوین گی یا جزا اوسکی اور دیکھیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکھیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی یعنی بری عمل ف یہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کچہ ام
اہم درپیش ہوتا ہی تو داہنی بائین دیکھتا ہی یا یہ دیکھنا ویسا ہی ہوگا ت اور دیکھیگا آگی اپنی پس نہ دیکھیگا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب
ہو یا آتش یہ تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتہ ٹکڑی کہجور کی ہو ف یہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتہ
ٹکڑی کہجور کی ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ اسقدر ہو یعنی اگرچہ تہوڑی سی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچہ ایسی کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تم مین اور آگ مین نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يدني المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره فيقول أتعرف
ذنب كذا أتعرف ذنب كذا فيقول نعم أي رب حتى قرره بذنوبه ورأى في نفسه انه قد هلك قال سترتها عليك في الدنيا وأنا أغفرها
لك اليوم فيعطى كتاب حسناته وأما الكفار والمنافقون فينادى بهم على رؤس الخلائق هؤلاء الذين كذبوا على ربهم ألا لعنة
الله على الظالمين متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی
رحمت سی پس رکہیگا اوسپر محافظت اپنی اور ڈہانکیگا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہون کی اور ظاہر ہونی اونکی کی شرمندہ اور رسوا نہووے ف
یہ اور مومن اوسی مین شامل نکرہ کی ہی یعنی کوئی مومن ایسا ہو اور بعضی نی کہا کہ یہ اوس بندی کی حق مین ہی کہ عیب
کرتا تہا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ رسوا کرتا تہا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی
اور نہ باعث ہوتا تہا کسی کو کسی کی آبروریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہیگا اوسکو از راہ جزا اوسکی
عمل کی ت پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون
اون گناہون کو یہانتک کہ اقرار کروا دیگا اللہ تعالی اوس مومن سی ساتہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب
اپنی ستر گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈہانکا مین نی اون گناہون کو تجہپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیی آج کی دن پس دیا جاویگا
مومن نامہ نیکیون اوسکی کا اور لیکن کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلائق کی کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نی جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار ہو
لعنت ہی خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا
كان يوم القيامة دفع الله إلى كل مسلم يهوديا أو نصرانيا فيقول هذا فكاكك من النار رواه مسلم
اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو
یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی
آگ دوزخ سی ف ع لفظ فکاک گردن چہڑانی اور نکالک زیر ف اور زبر اوسکی سی وہ چیز کہ اوس سی گردن چہڑائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گرنی کو تہا
اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو نکالا اور تاویل اوسکی یہ ہی کہ ہر مکلف کی لیی خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک جگہ ہی
بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ مین تہا تبدیل کیا جاویگا ساتہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی
با ایمان نگیا حال برعکس اوسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کی ہین بیچ جگہون اونکی کی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہ کافر مومنون کی سبب
خلاصی کی ہونگی آگ سی اور مراد یہ نہین ہی کہ کافر اونکو بسبب مومنون کی گناہون کی عذاب کرینگی کیونکہ آ ہی چکا ہی ولا تزر وازرة وزر اخرى
اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونی اونکی کی ہی ساتہ عداوت مومنین کی ت نقل کی یہ مسلم نی وعن أبي سعيد قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یجاء بنوح یوم القیامۃ فیقال لہ ھل بلغت فیقول نعم یا رب فتسأل امتہ ھل بلغکم فیقولون
ما جاءنا من نذیر فیقال من شھودک فیقول محمد وامتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیجاء بکم فتشھدون انہ
قد بلغ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا رواہ البخاری

اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائے جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کے پس کہا جاویگا انکو کیا پہونچائی
تمنے یعنی اوامر واحکام الٰہی امت کو پس کہینگے ہاں پہونچا دیے تھے میں نے ای رب میرے **ف** ع نہیں منافی ہے قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ
الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب پہلے کہ اجابت اور چیز ہے اور تبلیغ اور چیز ہے **ت** پھر پوچھی جاویگی امت انکی یعنی امت
دعوت کہ کیا پہونچائے تمکو یعنی نوح نے احکام ہمارے پس منکر ہوگی امت انکی اور کہیگی نہیں آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا
نوح علیہ السلام کو کون ہیں گواہ تیرے یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سے گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہے واسطے تامل کرنی امت کی
پس کہینگے نوح علیہ السلام گواہ میرے محمد ہیں اور امت انکی **ف** ع یعنی امت انکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگے اور پہلے ذکر کیا حضرت کو تعظیم کیلیے اور کچھ
بعید نہیں ہے کہ حضرت بھی گواہی دیں نوح کیلیے اسلیے کہ وہ جگہ نصرت کی ہے **ت** پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو پس لایا جاویگا
ف ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہونگے اور شاید کہ مراد یہ ہو کہ لائی جاویگی رسول اور اول انکی نوح ہونگے اور لائی جاوینگے
گواہ انکی کہ وہ یہ امت ہوگی **ت** پس گواہی دوگے تم کہ نوح نے پہونچا دیے تھے احکام الٰہی امت کو **ف** ع اور نبی تمہارے مزکی تمہارے ہونگے یا تم اور نبی
تمہارے ساتھ تمہارے گواہی دینگے پس اس صورت میں نوح کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا **ت** پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تحقیق اور
تصدیق اس حال کی یہ آیہ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکے فرماتا ہے اور اسیطرح کیا ہمنے تمکو امت نیک اور عادل افضل تاکہ ہو تم گواہی دینے والے
یعنی اوپر کفار پر کہ پہلے تمہارے گذرے ہیں اور ہو پیغمبر تمپر گواہ **ف** ع گواہی دینی انکی لوگوں پر یہ ہے جیسے گواہی دی قوم نوح پر کہ پہونچائے
نوح نے پیغام رسالت کہ بھیجی گئی تھی انپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ انپر اسطرح کہ جیسا حدیث میں آیا ہے کہ جب امتیں انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی
منکر ہونگی کہ ہمکو کسینے کچھ نہیں پہونچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگے اور وہ گواہی دینگے اور پوچھا جاویگا انسے کہ تم کیا جانو اور کہاں سے گواہی دی تمنے
وہ کہینگے کہ کتاب اللہ کو حق پایا ہمنے اسپر سب گواہی دی ہمنے ساتھ گواہی انکی کی بعد اسکے ان امتوں انبیا کی کلام میں صدق وعدالت اس امت کی کرینگی
پس آنحضرت علیہ السلام تصدیق وتزکیہ انکا کرینگے اور گواہی دینگے کہ یہ عادل صادق ہیں یہ ہیں معنی ہونے رسول کی گواہ انپر اور بھی احتمال ہے کہ آنحضرت کو گواہ امت پر کیا
کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور انکی گواہی قبول پر ثابت کی تو آپ بھی گواہی دی اونپر اور بھی احتمال ہے کہ ما محمد وامتہ خاتم **ت** نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم

وعن انس قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ھل تدرون مما اضحک قال قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال من
مخاطبۃ العبد ربہ یقول یا رب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی فیقول فانی لا اجیز علی نفسی الا شاھدا منی قال فیقول کفی
بنفسک الیوم علیک شھیدا وبالکرام الکاتبین شھودا قال فیختم علی فیہ فیقال لارکانہ انطقی قال فتنطق
باعمالہ ثم یخلی بینہ وبین الکلام قال فیقول بعدا لکن وسحقا فعنکن کنت اناضل رواہ مسلم

اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسے آنحضرت پھر فرمایا کہ کیا جانتے ہو تم کہ کس چیز سے ہنستا ہوں **ف** ع یعنی اشارہ
طرف اسکی کہ نہیں لائق ہے ہنسنا مگر کسی امر غریب عجیب سے **ت** کہا انس نے کہا ہمنے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا ہنستا ہوں میں سبب مخاطبہ
کلام کرنے بندے کی اپنے رب سے یعنی قیامت کو کہیگا بندہ اے پروردگار میرے کیا نہ پناہ دی تو نے مجھکو ظلم سے یعنی کیا نہیں فرمایا تو نے کہ ظلم سے تیرے

مقدار ہو جاوے گی فرمایا آنحضرتؐ نے فرما دیگا اللہ تعالیٰ ان بندوں میں نے تجھکو ظلم سے امن دیا ہے یعنی ظلم نہیں کرونگا میں بندوں پر فرمایا آنحضرتؐ نے پھر کہیگا بندہ کہ بیشک الٰہی

دیتا ہی تو مجھکو ظلم سے تو ہرگز نہیں رکہتا میں اپنی نفس پر اور کچہہ سوائی اسکی کہ گواہ ہو مجھہ میں سی ف ع یعنی اسکی گواہی اپنی حق میں نہیں روا رکہتا اگر مجھی میں سی ہو

گواہ پیدا ہوت تو قبول رکہوں گا خیال کیا کہ میری ذات سے مجھپر کون گواہی دیگا اور جانتا تہا کہ کوئی اپنی ضرر پر گواہی نہیں دیتا اور یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی پیدا کرنے پر

کہ اوسکی ذات سے اوسپر گواہ پیدا کری کہ اوسکو مجال انکار کی نہ گنجایش ہو بارئی کی خدا اور باعث ہنسنی آنحضرتؐ کا یہ کلام کرنا تہا بندے کا یا منکر ہونی اوسکا خوشی تعالیٰ کی بندہ

کی سنکر پیدا ہونا ارکان و اعضا کا ساتہ اوسی چیز کی کہ عمل کیا اور برکہنا بندی کا اونکو اور دعا کی کرنی اونپر پیچہی کی تا ہی ت ذوبیا آنحضرتؐ نے پھر فرما دیگا اللہ تعالیٰ کفی بنفسک

نفس تیرا آج کی دن تجہپر گواہ اور کفایت کرتی ہیں فرشتے بزرگ کہ لکہتی ہیں اعمال بندوں کی ہیں گواہ ف ع گواہ کیا تہا اون فرشتوں کا زیادہ تر جتنی صورت پر پہنچا واسطی

وتاکید کی بعد اوسکی نفس بندی سے گواہ قرار دئی گئی کہ اب وہ نہیں ہو سکتا اور یا تہا فرشتوں کو بہی گواہ کیا اور اگر تہا اونکو گواہ کرتا تو خلاف قرارداد کی ہوتا ت

فرمایا آنحضرتؐ نے پس مہر کیجاویگی بندی کی دہانی پر پہر فرمایا جاویگا واسطی جماعت اعضا بندی کی کہ بولو پس بولینگے ارکان اوسکی ساتہ اعمال اوسکی کی جو

کئی تہی بسبب اونکی پہر چہوڑا جاویگا درمیان بندی کی اور درمیان کلام اوسکی کی ف ع یعنی اوٹہائی جاوی گی مہر اوسکی منہ سے یہانتک کہ کلام کریگا اپنی

عادت کی پس گواہی دینگی اونکی زبانوں کی آیہ میں مراد ہی ساتہ اور طرح کی کلام کی خلاف عادت کی واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرتؐ نے پہر کہیگا بندہ اپنی اعضا کو

کہ دوری ہو تمکو خیر سے اور ہلاکت ہو تمکو پس تمہاری طرف سے اور تمہاری ہی خلاصی کی لیے جہگڑتا تہا میں ف ع اونکی آپ ہی تئیں ہلاکت میں ڈالا اونکی

کہ تمہاری سبب سے خصومت کرتا تہا میں لوگوں سے اور دفع کرتا تہا ضرر تمسی یعنی محافظت اور مدد تمہاری کرتا تہا اور تمکو دوست رکہتا تہا آخر کو تم دشمن بدخواہ میری

اور جواب عضاء کا محذوف ہی دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالیٰ کا وقالوا لجلودھم لم شھدتم علینا قالوا انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء وھو خلقکم اول مرۃ والیہ ترجعون

ت نقل کیا اسکو مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ ھل نری ربنا یوم القیمۃ قال ھل تضارون فی رؤیۃ الشمس فی الظہیرۃ

لیست فی سحابۃ قالوا لا قال فھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر لیس فی سحابۃ قالوا لا قال فوالذی نفسی بیدہ لا تضارون

فی رؤیۃ ربکم الا کما تضارون فی رؤیۃ احدھما قال فیلقی العبد فیقول ای فل الم اکرمک واسودک وازوجک واسخر لک الخیل والابل واذرک ترأس

وتربع فیقول بلی قال فیقول افظننت انک ملاقی فیقول لا فیقول فانی قد انساک کما نسیتنی ثم یلقی الثانی فذکر مثلہ ثم یلقی الثالث فیقول

لہ مثل ذلک فیقول یا رب اٰمنت بک وبکتابک وبرسلک وصلیت وصمت وتصدقت ویثنی بخیر ما استطاع فیقول ھھنا اذا ثم یقال

الاٰن نبعث شاھدا علیک ویتفکر فی نفسہ من ذا الذی یشھد علی فیختم علی فیہ ویقال لفخذہ انطقی فتنطق فخذہ

ولحمہ وعظامہ بعملہ وذلک لیعذر من نفسہ وذلک المنافق وذلک الذی سخط اللہ علیہ رواہ مسلم

اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا عرض کیا بعض صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دیکہیں گی ہم اپنی رب کو دن قیامت کی فرمایا کیا نزاع و جہگڑا کرتی ہو تم اور شک رکہتی ہو

بیچ دیکہنی آفتاب کی دوپہر میں کہ نہو حجاب ابر میں کہا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا کیا نزاع و شک کرتی ہو بیچ دیکہنی چاند کی چودہویں رات میں کہ نہو حجاب ابر کہا نہیں فرمایا قسم ہی اوس

خدا کی کہ جان میری بیچ قدرت اوسکی ہی نہیں نزاع و خلاف کرینگی تم بیچ دیکہنی پروردگار اپنی کی جیسی خلاف و شک کرتی ہو بیچ دیکہنی آفتاب یا چاند کی یعنی

جیسی بیچ دیکہنی ان کی خلاف و نزاع و شک نہیں کرتی ہو پس پروردگار کی دیکہنی میں بہی نہیں کرو گی ف ع جان کہ لفظ تضارون بضم تا تشدید را کی اور تخفیف کی

دونوں طرح آیا ہی اگر تشدید ہو تو مضارت سے ہی یعنی ضرر کی اور اگر تخفیف سے ہو تو ضیر سے ہی کہ وہ بہی بمعنی ضرر کی آتا ہی اور معنی یہ ہیں کہ ضرر نہیں کریگا

ایک دوسری کو ساتہ مجادلہ اور منازعت کی آپس میں مخالفت ایک دوسری کی ہر وقت اور تکذیب ایک دوسری کی کرکے دیکہنی میں اور صحت نظر میں بسبب نہایت ظاہر واضح

ہونی کی اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہی کہ نہیں حاجب بعضوں کی نہیں ہونگی تا ضرر کری ایک دوسری کو اور مجمع البحار میں کہا کہ مضارت یعنی ازدحام و انضمام کی تحقیق

نظر کی اور بعضی عیاض کی ہی نے کہا کہ معنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسری کی ہی کہ تو دیکھ یعنی ازدحام ہو اور تنگی ہی اور کہا کہ مصدر یہ سبب و جنبی اوس کی
ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کی اور اوپر اشارہ معاں کی ہی اور روایت دوسری تضامون ہی ساتھ تشدید کی جگہ ہر کی اور وہ بھی ساتھ پیش تاکی
اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید سے مشتق ہی ضم سے اور تخفیف سے ضیم سے ضم یعنی اجتماع اور ازدحام کی اور ضیم یعنی ظلم وستم کرنیکی اور سب معنی کا تقریر
ایک ہی ہی ت فرمایا آنحضرتؐ نے جب تک یہیں گی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کریگا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماویگا ای فلانی کیا نہ بزرگی
دی تھی مین نے تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تھا مین نے تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مین نے تجکو بیوی یعنی تیری جنس سے اور
پیدا کی مین نے تجہ مین اور اون مین محبت دوستی اور الفت اور کیا نہیں تابعدار کیے مین نے تیری لیے گھوڑے اور اونٹ اور کیا نہین چھوڑا مین نے تجکو کہ تھا
اور سردار قوم کا ہوتی تو اور لیوی تو چوتھائی غنیمت ف رح جاہلیت مین یہی رسم تھی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیے چوتھائی غنیمت مین سے لی لیتا تھا
اور باقی قوم کی لیے چھوڑ دیتا تھا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا تو نے اور دیا تو نے مجکو جو کچھ کہ فرمایا تو نے فرمایا آنحضرتؐ نے پس فرماویگا پروردگار تعالی
آیا پس گمان کرتا تھا تو کہ ملاقات کریگا تو مجسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تھا مین اور غافل تھا اوس سے اور بھول گیا تھا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ تحقیق مین بھول جاؤنگا تجکو یعنی آج چھوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سے جیسی کہ بھولا تو مجکو ف رح یعنی دنیا مین میری طاعت کو چھوڑ دیا کہ مین نے ایسی انعام کیے تجکو
شکر کرنا اور امیدوار میرے دیدار کا ہونا چاہیے تھا تاکہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بھول گیا مین بھی اب معاملہ بھولنے کا سا کرونگا جزا دینی مین اور
اپنی رحمت سے محروم رکھونگا یہ مضمون اس آیت کا ہی کذٰلک اتتک ایتنا فنسیتہا وکذٰلک الیوم تنسی ت پھر خطاب ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی کی
پس ذکر کیا آنحضرتؐ نے بیچ خطاب حق کی اس بندی سے اور جواب بندی کی اوس سی مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پھر ملیگا پروردگار تیسری بندی
سی پس کہیگا اوس سے مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سے پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجہ پر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبرون پر
اور نماز پڑھی مین نے اور روزہ رکھا مین نے اور تصدق کیا مین نے یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا بھی تیسرا اپنی نفس پر بھلائی کی جسقدر ہو سکیگی پس فرماویگا
اللہ تعالی کہ یہان ٹہری یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور ہماری نعمتون کی شکرگزاری کیا تو نے تو ٹھہر تاکہ ہم اون تجکو عمال تیری گواہ قائم کرین پھر کہا جائیگا اوس سے کہ
اب ہی بہیجینگی ہم گواہ تجہ پر سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص ہی گواہی دیگا مجہ پر پس مہر کیجاویگی اوسکی منہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولیگی
ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتھ عملون اوسکی کی ف رح قرآن شریف مین کلام کرنا ہاتہ اور پاؤن اور زبان
اور پوست کا واقع ہوا اور یہان ہونا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسی کہ حدیث انس مین گذرا ت اور
یہ سوال وجواب اور مہر کرنی بندے کے منہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیے ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کری اپنی نفس سے اور ثابت ہو
گناہ اور جگہ عذر کی نرہی یعنی یہ ہی کہ تا صاحب عذر ہو خدا تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کی اوس کی نفس کی طرف سے اور یہ بندہ کہ حال اوسکا
مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوس پر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سے ت نقل کی یہ مسلم نی **وَذُکِرَ** حدیث اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
یَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِیَ الْجَنَّۃَ فِیْ بَابِ التَّوَکُّلِ بِرِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور ذکر کی گئی ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ مراد اوسکا یہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل
مین ساتھ روایت ابن عباس کی ف یعنی یہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کی روایت سے اور مین نے اوسکو باب التوکل مین ذکر
کیا ہی بروایت ابن عباس کی اور صواب یہ تھا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون
جیسی کہ اوپر گذری **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وَعَدَنِیْ
رَبِّیْ اَنْ یُدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَیْہِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا وَثَلٰثُ حَثَیَاتٍ مِّنْ حَثَیَاتِ رَبِّیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ

روایت ہے ابو امامہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ وعدہ کیا ہے مجھ سے پروردگار میرے نے یہ کہ داخل کریگا بہشت میں میری امت کے ستر ہزار کو نہیں مناقشہ انکے لیے حساب میں اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپیں میرے رب کی لپوں میں سے ف ع مراد ستر ہزار سے یا تو یہی ہے یا کثرت اور اسیطرح لپیں بھی کنایہ ہے کثرت و مبالغہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن الحسن عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض الناس یوم القیمۃ ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذیر واما العرضۃ الثالثۃ فعند ذلک تطیر الصحف فی الایدی فآخذ بیمینہ وآخذ بشمالہ رواہ احمد والترمذی وقال لا یصح ھذا الحدیث من قبل ان الحسن لم یسمع من ابی ھریرۃ وقد رواہ بعضھم عن الحسن عن ابی موسی اور روایت ہے حسن سے اونہوں نے نقل کی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنی اللہ تعالی کے سامنے دن قیامت کے تین پیشیں پس پہلی پروردگار روبار میں تو جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف ع پہلی بار میں تو دفع کریں گے اپنی نفسوں سے ملامت کہینگے نہیں پہنچائی ہمکو انبیاء نے احکام اور جھگڑینگے اللہ تعالی سے اور دوسری بار میں اقرار کریں گے مثلا ہر ایک کہیگا کہ کیا میں نے یہ از راہ سہو اور خطا کے یا جہل کی یا اسیطرح اور مانند اسکی کے تب اور اسکے بعد تیسری بار جو پیشی ہوگی پس نزدیک اسکی اوڑینگے اور پہنچینگے نامہ اعمال کے ہاتھوں میں یعنی سب مکلفین کے ہاتھوں میں سبب تمام ہونے معاملہ حساب کے پس بعضے ان میں سے لینے والے ہونگے اپنے داہنے ہاتھ میں یعنی وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے اونمیں سے لینے والے ہونگے اپنے بائیں ہاتھ میں ف ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگے ان پر حجت تمام ہو جائیگا قضیہ اور تمیز ہو جاینگے اہل ضلالت اہل ہدایت سے ت نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں صحیح ہے یہ حدیث اس جہت سے کہ حسن بصری کہ راوی اس حدیث کے ہیں نہیں سنی ہے اونہوں نے حدیث ابی ہریرہ سے ف ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہے غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نے تصحیح المصابیح میں کہ بخاری نے روایت کی ہیں اپنی صحیح میں تین حدیثیں حسن بصری سے کہ ابی ہریرہ سے نقل کی ہیں اور اسی پر مسلم نے اور سوا اسکے کچھ روایتیں کی نقل ہیں کثرت اور تحقیق روایت کیا ہے اس حدیث کو بعضے محدثین نے حسن بصری سے کہ اونہوں نے نقل کی ابو موسی اشعری سے ف ع یعنی پس یہ حدیث متصل ہے اور اسکی طرق سے بہی قوت حاصل ہوئی اوسکی اسناد میں اور بعضوں نے کہا کہ حسن بصری نے روایت کی ہے کئی صحابہ سے مانند ابی موسی اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ سیخلص رجلا من امتی علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ فینشر علیہ تسعۃ وتسعین سجلا کل سجل مثل مد البصر ثم یقول اتنکر من ھذا شیئا اظلمک کتبتی الحافظون فیقول لا یا رب فیقول افلک عذر فقال لا یا رب فیقول بلی ان لک عندنا حسنۃ وانہ لا ظلم علیک الیوم فتخرج بطاقۃ فیھا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فیقول احضر وزنک فیقول یا رب ما ھذہ البطاقۃ مع ھذہ السجلات فیقول انک لا تظلم قال فتوضع السجلات فی کفۃ والبطاقۃ فی کفۃ فطاشت السجلات وثقلت البطاقۃ فلا یثقل مع اسم اللہ شیء رواہ الترمذی وابن ماجہ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نکالیگا ایک شخص کو میری امت میں سے روز قیامت کے پھر کھولیگا اوسپر ننانوے طومار ہر طومار اسقدر دراز ہوگا کہ جہانتک بصر کی ہوگا یعنی دراز وہانتک کہ بینائی پہونچے پھر فرماویگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہے اس سے کہ ان طوماروں میں ہے کچھ کہ نہیں کیا میں نے کیا ظلم کیا ہے تجھپر میرے لکھنے والوں نے یعنی کراما کاتبین نے کہ نگہبان تیرے افعال و احوال کے تھے پس کہیگا وہ شخص نہیں اے پروردگار میرے کچھ انکار نہیں کرسکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالی کیا تیرے لیے کچھ عذر ہے یعنی اوس چیز میں کہ کیا تو نے کہ سہو کیا ہو یا خطا یا جہل اور مانند اسکی کے کہیگا نہیں اے پروردگار میرے کچھ عذر نہیں ہے پس فرماویگا اللہ تعالی ہاں یعنی ہمارے پاس ایک چیز ہے کہ قائم مقام تیرے عذر کے ہے تحقیق تیرے لیے یعنی ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹا دیگی تمام اون گناہوں کو کہ تیرے پاس ہیں اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھپر آج یعنی ساتھ کم کرنے [illegible]

تیری کی اور نہ زیادتی عذاب کی تجویز پر بحیثیت نکالی جاوی گی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اوس میں کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف ع احتمال ہے
یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور بار کہا ہو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہے ت پس فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو
وزن عمل اپنے پر یا وقت وزن اپنے کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہے یعنی جس وقت یہ چٹھی ساتھ ننانوے طوماروں کے تولی جاوی گی تو بھی حاضر ہو کہ ظاہر ہو
تجھ پر نتیجہ ظلم اور ظہور عدل اور تحقیق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے کیا نسبت ہے ایک چٹھی کو ساتھ ان بہت سے طوماروں کے پس فرماویگا اللہ تعالی
تحقیق تو نہیں ظلم کیا جاویگا یعنی یہ چٹھی عظیم ہے تو نہ جان ہے اوسکو تو تجھ پر ظلم نہ کیا جاوے گا فرمایا آنحضرت نے پس رکھی جاوینگی طومار ایک پلڑے ترازو میں اور وہ چٹھی
دوسرے پلڑے میں پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بھاری اور غالب آوے گی وہ چٹھی پس نہیں بھاری آوے گی ساتھ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سے
بڑا اور بھاری ہے اگرچہ تھوڑا ہو گناہ ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** عائشة رضي الله عنها انها ذكرت النار فبكت فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما يبكيك قالت ذكرت النار فبكيت فهل تذكرون اهليكم يوم القيامة فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اما في ثلاثة مواطن فلا يذكر احد احدا عند الميزان حتى يعلم ايخف ميزانه ام يثقل
وعند الكتاب حين يقال هاؤم اقرءوا كتابيه حتى يعلم اين يقع كتابه افي يمينه ام
في شماله ام من وراء ظهره وعند الصراط اذا وضع بين ظهري جهنم رواه ابو داود
اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق حضرت عائشہ رضی نے یاد کیا یعنی اپنے دل میں آگ دوزخ کو پس روئیں یعنی اوسکی ڈر سے پس فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ کیا سبب ہے رونے تیری کا کہا عائشہ رضی نے کہ یاد کیا میں نے آگ کو پس روئی میں یعنی اوسکی عذاب کی ڈر سے پس آیا یاد کرو گے تم اپنے اہل و عیال کو دن قیامت
کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین جگہ پس نہیں یاد کریگا کوئی کسی کو یعنی بخصوص اور تمامت عظمی عام ہوگی سب خلائق کی لیے ایک تو
نزدیک میزان کی یہاں تک جانے کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بھاری ہوئی اور دوسری وقت دینے اعمال ناموں کی جس وقت کہ کہا جاوی گا یعنی از راہ خوشی کے
کہیگا وہ شخص کہ جسکی داہنی ہاتھ میں دیگا لوگوں کو پڑھو عملنامہ میرا یہاں تک کہ جانے کہ کہاں پڑا عملنامہ اوسکا آیا اوسکی داہنے ہاتھ میں یا بائیں ہاتھ میں پیٹھ کی
پیچھے سے ف ع داہنا ہاتھ گلے میں طوق کیا جاویگا اور بایاں ہاتھ پیٹھ کی پیچھے سے کیا جاوی گا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹھ کی پیچھے سے ت
اور تیسری نزدیک پل صراط کی جس وقت کہ رکھا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کی نقل کی یہ ابوداود نے ف ع یعنی یہاں تک کہ جانے کہ نجات پائی یا نہ
گذرنے کی اوس سے یا گر پڑا اوس میں اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز گذریں گے اوس پر سے سب لوگ
پس مومن نجات پاوینگے بحسب اعمال و منازل اپنی کی اور کافر اوس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہوں میں سب حیران
اور درماندہ ہونگے اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنے اور خبر لینے کی نہیں ہوگی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عائشة قالت
جاء رجل فقعد بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لي مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني
واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة يحسب ما خانوك وعصوك و
كذبوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافا لا لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم
كان فضلا لك وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل فتنحى الرجل وجعل يهتف ويبكي فقال له رسول الله
صلى الله عليه وسلم اما تقرأ قول الله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا
بها وكفى بنا حاسبين فقال الرجل يا رسول الله ما اجد لي ولهؤلاء شيئا خيرا من مفارقتهم اشهدك انهم كلهم احرار رواه الترمذي

روایت ہے عائشہ رضی سے آیا ایک شخص پس بیٹھا سامنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ میرے غلام ہیں بیچ میرے جھوٹ بولتے ہیں مجھ سے اور خیانت
کرتے ہیں بیچ میرے مال میں اور نافرمانی کرتے ہیں میری اور برا کہتا ہوں میں انکو اور مارتا ہوں میں انکو یعنی از راہ تادیب کے پس کیا حال ہوگا میرا سبب انکے فرمایا
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہے تیری اور نافرمانی کی ہے تیری اور جو جھوٹ بولے ہیں
تجھسے یاد حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا ہی انکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو بقدر گناہ انکے کی یعنی عرفاً اور عادۃً ہوگا سزا دینا تیرا برابر
گناہ انکے کی کہ تجھکو اس میں ثواب ہوگا اور نہ تجھپر اس میں عذاب بلکہ برابر اوسکا مباح تھا کہ نہیں ہے تجھپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا انکو کم گناہ انکے سے
ہوگا حق زائد واسطے تیرے یعنی اونکے پر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا سبب اوسکی واسطے تیرے اور اگر ہوگی سزا تیری انکو زیادہ انکے گناہ سے
بدلہ لیا جاویگا واسطے انکے تجھسے زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سے اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تنبیہ
اور تنبیہات اوس چیز کی کہ فرمایا کیا نہیں پڑھتا ہے تو قول اللہ تعالیٰ کا کہ فرماتا ہے اور رکھیں گے ہم ترازو میں انصاف کی دن قیامت کی پس نہ ظلم کیا جاویگا
کسی کو کچھ یعنی نہیں چھوڑا جاویگا حق اوسکا کچھ اور اگر ہوگا عمل بمقدار دانہ رائی کی حاضر کرینگے ہم اوسکو اور کفایت ہیں ہم حساب لینے والے یعنی واسطے کسی نہیں حاجت
اسکو جاری علم اور عدل پر پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ نہیں پاتا میں واسطے اپنی اور واسطے ان غلاموں کی کوئی چیز بہتر جدائی اونکی سے یعنی الگ کردینا اونکا میں اپنی نفس
اپنی کی محافظت رعایت محاسبہ مطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہے گواہ کرتا ہوں میں آپکو کہ سب آزاد ہیں نقل کی یہ ترمذی نے **وعنها** قالت سمعت
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا الْحِسَابُ
الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيُتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور یہ بھی حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے بیچ بعض نماز اپنی کی یعنی فرائض میں سے یا نوافل میں سے
یا بعض اجزا نماز میں یا اول قیام میں یا رکوع میں یا قومہ میں یا قعدہ میں یا سجدہ میں یا الٰہی حساب کر تو میری عملوں کا حساب آسان **ف ع** اور یہ فرمانا
واسطے تعلیم امت اور ہوشیار کرنی انکی کی ہے خواب غفلت سے اور یا از راہ خوف الٰہی کی تھا عرض کیا میں نے یا نبی اللہ کیا چیز ہے حساب آسان اور صورت
اوسکی کیا ہے فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہے کہ دیکھے گا بندہ اپنی اعمالنامہ میں پس درگذر کریگا اللہ تعالیٰ اوس سے **ف ع** یعنی عملنامہ اوسکو دکھاویگا
اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالیٰ کیطرف پھیرین تو یہ معنی ہو سکتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ دیکھیگا اوسکے عملنامہ کو اور درگذر کریگا تحقیق شان یہ ہے
جس شخص سے کہ کاوش کی گئی حساب میں اوس دن اے عائشہ رض پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نے **وعن**
اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق ابو سعید خدری آئے آنحضرت کے پاس اور کہا خبر دیجیے مجھکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑے ہونے کی یعنی آگے
اللہ تعالیٰ کی حساب کیلیے دن قیامت کی ایسا دن کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اوسکی حق میں اوس دن کہ کھڑے ہونگے لوگ روبرو پروردگار عالموں کے
ف ع آیا ہے کہ ابن عمر رضی نے پڑھی یہ سورت پس جب پہنچے اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین تو روئے اور نہ پڑھ سکے مابعد اسکا پس فرمایا ہلکا
کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنی مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی **ف ع** یعنی بمقدار ادای فرض کی یا تخفیف
اوسکی جاری ہوتی ہیں بقدر رفعت اوسکی کی اور ظاہر یہ ہے کہ ہوگی تفاوت ساتھ اختلاف احوال مومنین کے **وعنه** قال سئل رسول الله
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ

لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہے ابو سعید سے کہا پوچھا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس دن سے کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کیا ہی لانبا ہی اور کی
یعنی کیا ہوگا حال لوگوں کا بیچ درازی اوس دن کی کیا گھڑی بیٹھے رہیں گے اوسمیں باوجود درازی اوسکی کی پس فرمایا آنحضرت نے قسم خدا کی تحقیق وہ دن
سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سے کہ پڑھتا ہے اوسکو دنیا میں نقل کین یہ دونوں حدیثیں
بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ
وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ
فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جمع کیے جاوینگے لوگ ایک میدان فراخ میں دن قیامت کی پس
پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہاں ہیں وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی تھیں پہلو اونکے خوابگاہوں سے ف ع یعنی تہجد پڑھتے تھے اور بعضوں نے کہا [illegible]
پڑھنیوالے مراد ہیں اور احتمال ہے کہ مراد اوس سے وہ ہیں کہ نماز عشا اور صبح پڑھتے ہیں ت پس اوٹھینگے اہل حشر سے اسیطرح کے لوگ حال آنکہ وہ تھوڑے ہونگے
اہل اسلام سے پس داخل ہونگے بہشت میں بے حساب کے ف ع ایسا ہی ہے کہ صبر کیا تھا اونہوں نے مشقت طاعت پر اور ترک کی تھی لذت
راحت کی اور سیوں کی لیے اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ت پھر حکم کیا جاویگا باقی لوگوں کی لیے حساب لینے کا نقل کی یہ
بیہقی نے شعب الایمان میں **باب الحوض والشفاعة** اب ہے بیچ بیان حوض اور شفاعت کے ف ت ع حوض لغت میں جمع ہونا پانیکا
اور بہنا اوسکا ہے اور حیض کہ عورتوں کو آتا ہے اوسی سے یعنی خون کا بہنا مشتق اسی سے ہے اور مراد یہاں وہ حوض ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے ہوگا
روز قیامت کی اور صفات اوسکی حدیثوں میں آئی ہیں کہا قرطبی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے دو حوض ہونگے ایک تو موقف میں ہوگا پہلے صراط کی
اور دوسرا جنت میں اور دونوں کا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی میں خیر کثیر کو کہتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ حوض پہلے میزان کی ہوگا پس لوگ نکلیں گے پیاسے اپنی
قبروں سے اور آوینگے حوض پر پہلے میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف میں کہ بہت لوگ اونکے اوسپر وارد ہونگے اور پیغمبر آپس میں فخر کرینگے کہ
اوسکی حوض پر لوگ بہت آتے ہیں اور حضرت نے فرمایا کہ میں امید رکھتا ہوں کہ میرے حوض پر لوگ سب سے زیادہ ہونگے اور شفاعت مشتق شفع سے ہے
اور معنی اوسکی اصل میں ملنا ایک چیز کا ساتھ ایک چیز کی ہے اور شفع مقابل وتر کی کہ معنی جفت کی ہے مقابل فرد کی وہ بھی اسی معنی کر ہے اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہے
زمین سے کہ بیچی جاتی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے اور شفاعت میں بھی ملنا شفیع کا ہے ساتھ مجرم کی بدرخواست عفو گناہ اوسکی کی درگاہ عزت میں
اور انواع شفاعتوں کی تمام ثابت ہیں واسطے سید المرسلین کی صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص واسطے آپکی ہونگی اور بعضی باشتراکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا
کھولیں گے آنحضرت ہی ہونگے پس حقیقت میں تمام شفاعتیں جو حضرت ہی کیطرف کرینگی اور رجوع ہیں صاحب شفاعت کی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہے
واسطے عالم ہوگی تمام خلائق کی لیے اور مخصوص ہوگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کسیکو انبیا میں سے صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرأت کی اوسپر نہوگی اور وہ
واسطے راحت دینے اور خلاص کرنیکی طول توقف سے میدان محشر میں اور واسطے تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطے نکالنے کی اوس شدت و محنت سے ہوگی
جیسیکی حد تحریر میں آتی ہے دوسری واسطے لانے قوم کی بہشت میں بغیر حساب کی اور ثبوت اسکا بھی وارد ہوا ہے واسطے پیغمبر صاحب ہی کی اور بعضوں نے کہا
مخصوص حضرت ہی پر ہے تیسری اوس قوم کی لیے کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہوں اور یہ بامداد شفاعت بہشت میں در آوینگے چوتھی اوس قوم
کی لیے کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہیں سبب شفاعت لوگوں کی رب کی اور بہشت میں لیجاوینگی پانچوین واسطے رفع درجات اور زیادتی کرامات کی

بخشی گنہگاروں کی لیے کہ دوزخ مین گئی ہونگی اور شفاعت سے نکلین گی اور یہ شفاعت مشترک ہے درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علما اور شہدا کی ساتوین
بیچ کھولنے جنت کی آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کی اونسی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نوین خاص اہل مدینہ کی دسوین واسطی زیارت کرنیوالون
قبر شریف کی یہ وجہ ہے بیان اختصاص کی کہ ذکر کیا علما نے اور کہا ہے علما نے کہ شفاعت کی پانچ قسمین ہونگی اول یہ کہ گنہگارونکو درگاہ عزت مین لاوینگی
میدان قیامت مین کھڑا کرین اور عرق خوف و خجالت مین غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب سے گھبرائین اوسوقت شفیع درخواست کرینگی کہ شتابی اونکو
آرام بخشین اور دوم یہ کہ بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بھی درخواست کرینگی کہ اونکی حساب سے درگذر کرین اور یون ہی بخشو کر دین
جب حساب سے نکالین مناقشہ حساب مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کی دوزخ مین بھیجین گی یہ جگہ بھی محل شفاعت
اور درخواست کی ہے یہ مناسب کہ دوزخ مین نہ بھیجین اور جب بھیجین اور رضا نہ کہ بین شفاعت کرینگی اور دوزخ سے نکالین گی امید ہے کرم غفار اور شفاعت والے
مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہی باتی جو کچھ اوسکا حکم ہوا وہ علی کل شی قدیر **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ہذا یا جبریل قال ہذا الکوثر الذی اعطاک
ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان
مین پہونچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبد ہین موتی تہوتی کی یعنی ہر گنبد موتی ہی خالی اندر سے زینت کی لیے کہا مین نی کیا ہی یہ نہر اے جبرئیل کہا
یہ حوض کوثر ہے کہ دیا ہے تجکو پروردگار تمہاری نی **ف ش ع ح** اشارہ ہے طرف آیۃ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کی بہت سے مفسرین نی کوثر کی تفسیر حوض
کوثر کی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد اوس سے خیر کثیر ہے کہ دی آنحضرت کو رب انکی نی کہ وہ قرآن ہے یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مرتبے عالیہ کہ منجملہ انکی مقام
محمود اور لوا حمد اور حوض مورود ہین اور ان مین منافات نہین ہے بلکہ سب اپنی محل پر صحیح ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کے اکثر ہی حاصل یہ کہ مصنوعین صحیح ہون گی کہ
یہ جنس مذکور ایک فرد ہے کوثر کی اور بعضون نی تفسیر کی ہے کوثر کی اولاد اور علماء امت یہ بھی خیر کثیر مین داخل ہین **ت** مین گمان کیتا ہون کہ مٹی
اوسکی مشک تیز خوشبودار ہے نقل کی یہ بخاری نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ
شہر وزوایاہ سواء ماؤہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منہا فلا یظمأ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حوض میرا مسافت راہ سیر ایک مہینے کی ہی اور کونی اوسکی برابر یعنی مربع ہی
طول عرض مین برابر پانی اوسکا دودھ سی زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سی زیادہ خوشبودار اور آبخورے اوسکی مانند ستارون آسمان کی یعنی
کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیویگا اوس مین سی پھر پیاسا نہوگا کبھی **ف ش ع ح** سب ہوگا پینا جنت مین از راہ تلذذ کی ہیگی نہ از راہ تشنگی کی
بموجب قول اللہ تعالی کی وان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لہو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن
ولآنیتہ اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا
یومئذ قال نعم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس
قال تری فیہ اباریق الذہب والفضۃ کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد
بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدہما من ذہب والآخر من ورق
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ

دوری ایلہ کی سی عدن سی **ف** ع ایلہ زیر ہمزہ اور جزم تحتی سی نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہروں شام
شہروں پر آخر شہروں یمن کی ہی متصل دریای ہند کی یعنی اتنی مسافت ایلہ اور عدن میں ہی اوس سی زیادہ مسافت ہی میری حوض کی دونوں کناروں میں اور بعضی
روایتوں میں اور حدیث آئندہ میں کہ اوسمین ہی ما بین عدن اور عمان کی کہ عمان زبر عین سی اور تشدید میم سی نام ہی ایک شہر کا شام میں اور روایتوں
کا اوسمین ہی ما بین صنعا اور مدینہ کی اور مانند اوسکی کی ہی یہ بکہ یہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کی ہی نہ بطریق تحدید کی تحقیقا اور یعنی التقریبا پس سب روایتوں موافق ہو گئیں
فرمایا ہی نہ تحدید کی تحقیق پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین لذیذ شہد سی کہ ملا ہو ساتھ دودھ کی اور البتہ آبخورے اوسکی مانند
گنتی تاروں کی ہی اور تحقیق میں البتہ روکونگا اوس سی لوگونکو اوس سی جیسا کہ روکتا ہی شخص لوگوں کی اونٹوں کو اپنی حوض سی یعنی اپنی کی لیی مشارکت
مخالطت سی کہا بعضے صحابہ نی یا رسول اللہ کیا پہچانیں گے آپ ہمکو یعنی امتیاز کرلیں گی آپ ہمکو اور غیروں کو اونکی آنکھیں کا فرمایا آنحضرت نی ہاں پہچانونگا تمکو تمہاری
ایک علامت ہوگی کہ نہیں ہوگی کسی کی لیے امتوں میں سی آؤگی مجھ پر اس حالت میں کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤں سبب نشان وضو کی نقل کی مسلم
اور مسلم کی ایک روایت میں انس سی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دیکھی جاوینگی اوس حوض میں آبخوری سونی اور چاندی کی مانند گنتی آسمان کی ستاروں کے
اور مسلم کی روایت میں ثوبان سی یوں آیا ہی کہ کہا پوچھی گئی آنحضرت اوس حوض کی پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہی دودھ سی اور
شیرین تر ہی شہد سی دو میزاب گرتی ہیں اوسمیں دو پرنالی مدد کرتی ہیں اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہیں جنت سی یعنی جنت کی نہروں سی یا حضرت کی
اوس حوض سی کہ جنت میں ہی کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہیں ایک پرنالہ اونمیں سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن** سہل بن سعد قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفہم
ویعرفوننی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی متفق علیہ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق میں پیش سامان ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجھ پر پانی
پئیگا اور جو کوئی پئیگا اوسکا پانی پیاسا نہیں ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجھ پر کتنی قومیں یعنی میری امت میں سی کہ پہچانونگا میں اونکو اور پہچانیں گی وہ
مجھکو پھر حائل کیا جاویگا درمیان میرے اور درمیان اونکی پس کہونگا میں کہ تحقیق مجھ سی ہیں یعنی میری امت میں سی یا میرے اصحاب سی پس کہا جاویگا
کہ تحقیق تم نہیں جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہوں نی پیچھے تمہاری **ف** ع یعنی اصلی کہ مرتد ہو گئی اور گناہ نہیں منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی
اور اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی قول حضرت کا ہی **ت** پس کہونگا میں دوری ہو دوری ہو واسطے اوسکی جو مقام قرب و رحمت سی اوس کا
لیے کہ تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچھے وفات میری کے **ف** ع یعنی اس حدیث کی نزدیک ہی مضمون اوس حدیث کی باب الحشر
کی پہلی فصل میں گذری کہ وہاں فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اوس تاویل کی بھی وہاں لکھی گئی ہی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحبس المؤمنون یوم القیمۃ حتی یہموا بذلک فیقولون لو استشفعنا الی ربنا
فیریحنا من مکاننا فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الناس خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ واسجد لک
ملئکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ہذا فیقول لست ہناکم ویذکر
خطیئتہ التی اصاب اکلہ من الشجرۃ وقد نہی عنہا ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثہ اللہ الی اہل الارض
فیاتون نوحا فیقول لست ہناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب سؤالہ ربہ بغیر علم ولکن ائتوا ابراہیم
خلیل الرحمن قال فیاتون ابراہیم فیقول انی لست ہناکم ویذکر ثلث کذبات کذبہن ولکن ائتوا موسی

عَبْدَ اللّٰهِ اٰتَاهُ اللّٰهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ الَّتِيْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللّٰهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹھیری ہونگی ہکتہ کی حالت مین یہانتک کہ فکر مین ڈالین جاوینگی بسبب روکنی کی پس کہین گی مسلمان کاش کی طلب کرتی ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہماری کی پس حق آ دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سی پس آوینگی مسلمان حضرت آدمؑ کی پاس پس کہین گی کہ تم آدم ہو **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ مراد کہنی والون سی سردار اہل حشر کی ہین نہ تمام اہل موقف **ت** پس کہین گی یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ہماری لوگون کی پیدا کیا آپکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا آپکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیۃ کا اپنی فرشتون سی اور سکہائی آپکو نام ہر چیز کی شفاعت کرو ہماری نزدیک رب پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہ اس فضائل و کرامات کی تا راحت بخشی اور لیجاوی ہمکو اس جگہ سی کہ نہایت سخت و دشوار ہی پس کہین گی آدمؑ کہ نہین ہون مین اس مقام و مرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سی مین رتبہ اسکا نہین رکہتا اور یاد کرینگی وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ ہو پہنچی تہی اونکو کہانے درخت سے یعنی گیہون کی درخت سی حال آنکہ تحقیق منع کیے گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی لیکن جاؤ تم نوحؑ کی کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کی **ف** ع بیان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکر بہیجی گئی اونکی پہلی تو حضرت آدمؑ اور شیثؑ اور ادریسؑ وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہ ہی کہ وہ پیغمبر بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوحؑ بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اس حال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار یہ اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علمانی لیکن وہ مستحسن نہین ہین **ت** پس آوینگی حضرت نوحؑ کی پاس پہر کہین گی وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین **ف** ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی اور بعد اسکی حضرت سی حکمت اسمین یہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرتؐ کی ظاہر ہو یعنی کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہ احتمال نہ رہتا کہ اور بہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سی سوال کریا اور سارونہون نی انکار کیا اور پہر حضرتؐ سی سوال کیا اور آپ نی عرض قبول کیا اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا سی خوب ثابت ہوا اور یہ ہی فضیلت آپکی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون اور فرشتون کی پر یہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرأت نہین کرسکیگا سوای آنحضرتؐ کی **ت** اور یاد کرینگی نوحؑ گناہ اپنا کہ بیجا نہی اوسکو کہ سوال کرتی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور یہ تحقیق کہی کہ یہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوحؑ نہ مانگ وہ چیز کہ علم نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ یہ مضمون آیت ان ابنی من اہلی الخ مین ہی لیکن جاؤ تم ابراہیمؑ کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوینگی لوگ ابراہیمؑ کی پاس پس کہین گی وہ بلا شبہہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین **ف** ع اور تحقیق وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ صورتین جہوٹ ہین لیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی جیسی کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک اون تین جہوٹون مین سی یہ ہی کہ جب قوم ابراہیمؑ کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیے باہر گئی تو ابراہیمؑ نی چاہا کہ مین جاؤن اور توڑ دون بت اوس بتخانہ کی اور بہت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نہ رکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری جان کی کہ تمہاری کفر و شرک سی حاصل ہی پہر نہ کہتا ہی اور یہ جہوٹ ہی دوسرا جہوٹ یہ کہ جب اونکی بتونکو توڑا تو اونہون نی آنکر کہا کہ تمنی یہ معاملہ کیا ہی ای ابراہیمؑ ہماری معبودون کی ساتہ اونہون نی کہا کہ یہ تو نہین کیا بلکہ اوس بڑی بت نی کیا مراد اونکی یہ تہی کہ بت جس نی تعظیم کی جاتی وجود ہی بت کا ہوا کہ ساتہ عبادت اور تعظیم اونکی باعث

مختار و منفرد ہی یا مقصود ہے تعریض اور الزام دینا تھا جیسی کہ کوئی کچھ خوشخط لکھی اور دوسرا شخص کہہ دیوے باندازہ کہ یہ تو نی لکھا ہی یہ خط وہ کہی کہ میں نی
نہیں لکھا ہی تو نی لکھا ہی کنایہ کرتا ہی اس سے کہ ایسا تو ہرگز نہیں لکھ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانی ظلم اوس کافر سے کہا کہ یہ
بہن میری ہی اور مراد یہ رکھتی تھی کہ دینی بہن ہی اور یہ بھی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تھی ت ولیکن جاؤ تم موسیٰ کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی
ہی اونکو اللہ تعالیٰ نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اوسکی ہیں اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نی اونسی بیواسطہ اور نزدیک کیا
اونکو اور راز دار اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویں گی وہ حضرت موسیٰ ع کی پاس پس کہیں گی وہ کہ تحقیق میں نہیں
اس مرتبہ کا اور یاد کریں گی وہ اپنی اوس خطا کو کہ پہونچی تھی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک مکہ میں کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ
تم عیسیٰ کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بے مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی کہ مردونکو
جلا دیتا تھا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آویں گی عیسیٰ کی پاس پس کہیں گی عیسیٰ میں نہیں ہوں اس مرتبہ کا ف ح اور حضرت
عیسیٰ نی کچھ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر کیا لکھا ہی علما نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترا نصاریٰ کی
اونکی حق میں کہ اونکو ابن اللہ کہتی تھی رکھتی تھی اور بعضی روایتوں میں کچھ مذکور ہی ہوئی ہیں اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم
اجمعین ورانی ہی اوس مقام میں اور جرات کرنی سی اوس کام پر عاجز اور قاصر ہیں کچھ محتاج عذر کرنی کی نہیں ولیکن ظاہر میں عذر ہی کیا سوا
سید المرسلین امام النبیین کی کہ نہایت قرب الٰہی رکھتی ہیں اور محبوب ہیں رب العالمین کی چنانچہ آتی ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ سب انبیا کہیں گی کہ ہم
اہل اس کار کی نہیں ہیں پ اپنی نسبت عذر کی کریں واللہ اعلم ت ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دی خدا تعالیٰ
نی اونکی اگلی پچھلی گناہ ف ش ع آنحضرت اور سب انبیا معصوم ہیں گناہوں سی پس اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نی اور اولیٰ اون تاویلوں
سی یہ ہی کہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کی طرف سی واسطی سید المرسلین کی اپ سکی گناہ ہوں اور مغفرت ہو جیسا کہ مالک جب اپنی بندی سی راضی
رہتی اور خوش ہوتی ہیں اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہیں اور سرفراز کرتی ہیں کہ میں نی تجکو بخشا جو کچھ کہ کیا تو نی اور جو کچھ کہ کری تو
تیری لیے معاف ہی اور تجھ پر کچھ گرفت نہیں **قال فیاتونی** فاستاذن علی ربی فی دارہ فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا
فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی فیقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء
وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود الثانیۃ فاستاذن علی ربی فی دارہ
فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ
قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ ثم اعود
الثالثۃ فاستاذن علی ربی فی دارہ فیؤذن لی علیہ فاذا رأیتہ وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء اللہ ان یدعنی ثم یقول ارفع
محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطہ قال فارفع راسی فاثنی علی ربی بثناء وتحمید یعلمنیہ ثم اشفع فیحد لی حدا فاخرج
فاخرجہم من النار وادخلہم الجنۃ حتی ما یبقی فی النار الا من قد حبسہ القرآن ای وجب علیہ الخلود ثم
تلا ہذہ الآیۃ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قال وہذا المقام المحمود الذی وعدہ نبیکم متفق علیہ
فرمایا حضرت نی پس آویں گی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا میں اذن درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گھر اوسکی کی ف ح یعنی گھر ثواب اوسکی
کہ وہ جنت ہی لکھا تورپشتی نی کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگیں گی آپ اللہ تعالیٰ سی یہ کہ داخل ہوویں اوس مقام میں کہ کسی کو وہاں دخل نہیں ہی جو کوئی دعا سوال کی

اوسی قبول ہوا اور نہیں ہوتا درمیان کھڑی ہونی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کہ ... سب ہی کہتی ہیں اور
حکمت حضرت کی نقل مکان کرنی میں یہ ہی کہ موقف جگہ سیاست کی ہی اور حق شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت میں کھڑا ہو پس ہی اللہ تعالی یہ ہی تو کریگا حضرت کو کہ
مقام خوف سی نقل کریں طرف مقام کرامت کی اور اطمینان سی عرض حاجت کریں ت پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنی کا اللہ تعالی کی پاس پس جب
دیکھونگا میں اللہ تعالی کو گر پڑونگا میں سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چھوڑیگا مجکو اللہ سجدہ میں جس قدر کہ چاہیگا یہ کہ چھوڑیگا مجکو
ف ع مسند احمد میں ہی کہ حضرت سجدہ میں ہیں گی بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتہ کی کہ جمعہ یعنی ہفتہ دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پھر فرمایگا
اللہ تعالی کہ سر اوٹھا ای محمد اور کہہ جو چاہی قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ
جو کچھ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نی پس اوٹھاؤنگا میں سر اپنا اور تعریف کرونگا میں اپنی رب کی ساتھ تعریف و حمد کی کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالی
وہ تعریف ف ش ع یعنی اوسی وقت اور اب نہیں جانتا ہوں میں اوسکو اور اسی سبب سی اوس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہیں اور اس سی معلوم ہوا
کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیے کہ اول حمد و ثنا شفاعت قبول کرنیوالیکی کری تا اوسکی قرب رضا کو مشرف ہو اور ساتھ قبول شفاعت کی مستفید ہو
ت پہر شفاعت کرونگا میں ف ع کہا قاضی نی کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کی شروع کرینگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد اور
اذن شفاعت کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطی میری ایک حد یعنی ف ح ع یعنی تعین فرماویگا اللہ تعالی میری لیے جماعت مخصوص کو
گنہگاروں میں سی واسطی شفاعت کی جیسے کہ بے نماز اور زناکار اور شراب خوار انکی لیے خاص حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی میں نی بارہ انکے
حق میں پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکاروں کی حق میں اسی طرح پر اور انکو سمجہ لینا چاہیے ت پس نکالونگا میں یعنی درگاہ سے اور نکالونگا اونکو اور جنکو آگ دوزخ سی اور
داخل کرونگا اونکو بہشت میں ف ع کہا طیبی نی کہ اگر کہی تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اوپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تھی کہ روکی گئی ہونگی موقف میں اور فکر سی
ہونگی بسبب اوسکی اور طلب کرتی ہونگی خلاصی اس کرب سی اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا میں اونکو الخ اوپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی توجیہ
جواب یہ کہ اسمیں دو وجہیں ہیں ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ میں بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر میں لیے
شفاعت طلب کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس آپ خلاص کر دیوینگی اونکو اوس حالت سی کہ گرفتار ہونگی اوسمیں اور داخل کر دیوینگی اونکو جنت میں
پہر شروع کرینگی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ میں جماعت جماعت کی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوپر قول حضرت کا فیدخل الخ پس کلام
مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپ نی ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اوسی کی خلاصی پر جیسے کہ سمجہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی کہ
اولی آور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہی کہ قرب آفتاب سی حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کر دینا ہی اوس سی اور
یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہی اور واصل تقصیہ کی بہت مناسب ہے کہ مراد اس شفاعت سی شفاعت کبری ہی کہ جسکو
تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء حمد و موجب فرمودہ حضرت کی آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سی ہی خلاصی ہوتی کی
رہنی اور کھڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کی لیے اور یہ شفاعت خاص حضرت ہی کرینگی اور بعد اسکی حضرت اور اور انبیا اور اولیا
اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیے شفاعتیں متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب میں ہو چکا ہی ت پہر آؤنگا میں دوبارہ بارگاہ الہی
کیطرف یعنی واسطی شفاعت اور حاجتوں کی پس اذن چاہونگا میں درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا
مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکھونگا میں اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتھ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گر پڑونگا میں
سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چھوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹھا ای محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا

سنا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹھاونگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا
میں رب اپنی کی ساتھ تعریف اور حمد کی کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالیٰ وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک پس نکالونگا
میں اور نکالونگا اونکو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا میں اونکو بہشت میں پھر آونگا میں تیسری بار پس اذن مانگونگا میں درآنیکا اپنی پروردگار
کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکھونگا میں اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑیگا
مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالیٰ چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اوٹھا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت
تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹھاونگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں اپنی رب کی ساتھ تعریف اور حمد کی کہ سکھاویگا مجکو پھر
وہ پھر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکلونگا میں پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا
اونکو بہشت میں یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ میں مگر وہ شخص کہ روکا ہی اوسکو قرآن نے ف ع یعنی دوزخ کی نکلنی سی اسطرح کہ ضروری ہی کہ وہ ہمیشہ
رہیگا دوزخ میں اور یہی معنی ہیں قول راوی کی کہ انس کی نیچی ہی اور وہ قتادہ ہی تابعی جلیل القدر یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ
رہنا دوزخ میں یعنی دلالت کی ہی قرآن نے اوسکی خلود پر کہ وہ کفار میں پھر پڑھی آنحضرت نے یا انس نے یا قتادہ نے یعنی واسطی شہادت کی آیہ یہ نزدیک ہی
یہ کہ اوٹھاویگا تجکو رب تیرا اسمقام محمود میں کہ مراد مقام مذکور ہی جیسی کہ کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرت نے اور یہی مقام محمود کہ وہ وعدہ کیا ہی
خدا تعالیٰ نے اوسکا پیغمبر تمہارے سی ف ع اور مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو اسلیی لائی کہ تعریف کریگا اوسکی جو کوئی کہ کھڑا ہوگا
اوسمیں اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سی کہ حمد کہینگی اوسمیں آنحضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی جیسی کہ حدیث سی معلوم ہوا یا اسلیی کہ تعریف کیجاویگی
آنحضرت اوسمقام میں یا ان لفظوں آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِيْ بَعْضٍ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِاِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهُ
خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَاِنَّهُ كَلِيْمُ اللّٰهِ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى
فَاِنَّهُ رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ فَيَاْتُوْنِيْ فَاَقُوْلُ اَنَا لَهَا فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فَيُؤْذَنُ لِيْ وَيُلْهِمُنِيْ
مَحَامِدَ اَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْاٰنَ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَاَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ
وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ع فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ
فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ اَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ
وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ
فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ
ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظَمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگی لوگ بعض اونکی بعضوں میں یعنی کہ ملی
ہونگی اور آمد و رفت کرینگی اور متحیر ہونگی آپسمیں پس آوینگی آدم کی پاس اور کہینگی کہ شفاعت کر واسطی ہمارے طرف پروردگار اپنی کی یعنی تا کہ حکم کری حساب کا بہر
خیر و بی ساتھ ثواب کی یا عذاب کی پس کہینگی آدم کہ نہیں ہوں میں لائق اس مرتبہ عالی شفاعت کی لیکن لازم پکڑو تم ابراہیم کو پاس اوسکی کہ وہ دوست خدا کی ہیں

آوینگے پاس ابراہیم کے پاس کہینگے وہ کہ نہیں ہون مین لائق اوسکے یعنی شفاعت کی لیکن لازم ہی تمپر جانا موسیٰ کی پاس اسلیے کہ وہ کلام کرنیوالے ہین حق تعالیٰ سی پہلے پس آوینگے لوگ موسیٰ کی پاس پس کہینگے وہ نہیں ہون مین اہل اوسکا لیکن لازم ہی تمکو جانا عیسیٰ کی پاس اسلیے کہ وہ ہین روح اللہ اور کلمہ اوسکا پس آوینگے عیسیٰ کی پاس پس کہینگے وہ نہیں ہون مین اہل اوسکا لیکن لازم ہی تمپر جانا محمد کی پاس پس حضرت فرماتی ہین کہ آوینگے وہ میری پاس پس کہونگا مین ہون اہل اوسکا یعنی میرا ہی کام ہی کسی سی نہیں ہوگا پس اذن مانگونگا مین اوپر آنیکی پروردگار کی پاس پس اذن دیا جاویگا مجھکو اور الہام کریگا مجھکو یعنی میری دل مین ڈالیگا اللہ تعالیٰ طرح طرح کی حمدین کہ حمد کرونگا مین اوسکو ساتھ ان حمدونکی یعنی اوس وقت نہیں جانتا مین اونکو یعنی اوسطرح کی حمدین پس حمد کرونگا مین اوسکی ساتھ اون حمدونکی اور گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو چاہے دیا جاویگا تو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی پس کہونگا مین یعنی بعد سر اوٹھانیکے یا سجدہ ہی مین ای رب میری بخش امت میری کو یا شفاعت کرتا ہون مین اپنی امت کی امتی امتی پس کہا جاویگا جا اور نکال اوسکو کہ ہووے بیچ اوسکے دل کے مقدار جو کی ایمان سی ف ع اختلاف کیا ہی علماء نے اوسکی تاویل مین موافق خلاف اونکی کی اصل ایمان مین اور تاویل مستقیم یہ ہی کہ مراد ہی ساتھ مقدار جو اور ذرہ اور دانہ رائی کی غیر اوس چیز کی کہ حقیقت ایمان ہی قسم خیرات سی اور وہ وہ ہی کہ پایا جاوی مومن قسم ثمرات ایمان سی ہی اور لمعات التنقیح سی اور لمعات ترجمان سی جو حاصل کی حقیقت ایمان کہ وہ تصدیق خاص قلبی ہی ایسا ہی ہی لیکن زبانی ... اور ... ذی نہیں تجزی اور تبعیض اور نہ زیادتی اور نہ نقصان بنا بر اوس چیز کی کہ اوسپر محققین نے اور عمل کیا ہی اونہون نے اوس چیز کو کہ کہا ہی غیر اونکے نے اوپر اختلاف لفظ اور نزاع صوری کی ہی پس جاؤنگا مین پس کرونگا مین جو کچھ کہ کہا پروردگار نے یعنی نکالونگا اونکو کہ جنکے دل مین مقدار جو کی ایمان ہوگا پھر آؤنگا مین پس حمد کرونگا اللہ تعالیٰ کی ساتھ اون تعریفونکی کہ الہام کریگا پھر پڑونگا سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا تو سر اپنا اور کہہ قبول کیجاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہے دیا جاویگا تو اوسکو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای پروردگار میری بخش امت میری کو پس کہا جاویگا جا اور نکال اوسکو کہ ہووی بیچ دل اوسکی مقدار ذرہ کی یا رائی کی ایمان سی پس جاؤنگا مین اور نکالونگا مین پھر آؤنگا مین پس حمد کرونگا مین اللہ کی ساتھ انہین حمدون کی پھر گرونگا مین واسطی اللہ کی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا کہنا تیرا اور مانگ دیا جاویگا تو اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری بخش امت میری کو جو کہ امت میری پر پس کہا جاویگا جا اور نکال اوسکو کہ ہووی اوسکی دل مین ادنیٰ ادنیٰ مقدار دانہ رائی کی ایمان سی ف ح اوپر کمال مبالغہ اور نہایت فضل و کرم کی ہی ت پھر جاؤنگا مین پس نکالونگا پھر آؤنگا مین چوتھی بار پس تعریف کرونگا اللہ کی ساتھ انہین تعریفون کی پھر گرونگا مین واسطی اوسکی سجدہ کرتا ہوا پس کہا جاویگا ای محمد اوٹھا سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور مانگ جو کچھ چاہے دیا جاویگا وہ اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس کہونگا مین ای رب میری حکم دی مجھکو واسطی شفاعت اوسکی کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ ف ح یعنی کوئی نیکی زیادہ اوس سی نہ رکھتا ہوگا اور طاعل نے کہا یعنی اگرچہ اپنی عمر مین ایکبار کہا ہو بعد اقرار سابق کی یعنی جملہ عمل الاخوت اوسکی ہی ہوگا اور اللہ ضائع نہیں کرتا اجر اوسکا کہ اچھا کری عمل یا اوسبب مطلق ہونی حدیث من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کی امید اوسکا ہی کہ شامل ہی عمل بغیر ایمان کو اولی آخر کہا طیبی نے اوس سی معلوم ہوتا ہی کہ پہلے جو کہا ہی مقدار جو اور رائی کی وہ غیر ہی اوس ایمان کی کہ تعبیر کیا ہی اوسکو تصدیق کرکے اور وہ وہ ہی کہ پایا جاتا ہی لیکن ثمرات ایمان سی ت فرماویگا اللہ تعالیٰ نہیں ہی یہ تیری لیے ف ع یعنی نہیں ہی نکالنا اوس سی اوس شخص کا کہ کہا لا الہ الا اللہ سپرد طرف تیری اگرچہ ہی اونہین تیری لیے جگہ شفاعت کی یا نہین کرینگے ہم یہ سبب تیرے ہی بلکہ کرینگے اپنی ہم اوپر حق مین اونکی کہ ہین ہم اوسکو از راہ کرم و تفضل کی پھر بیان کیا ساتھ اوس حدیث کی کہ مرجع تکاملتی اوس شخص کی کہ نہیں کی ہی بھلائی کبھی آگ سی خارج ہی بواسطہ شفاعت سی یا کیا منسوب سیبو ہی طرف تفضل کرم کی اور توفیق اوس حدیث مین اور حدیث ابی ہریرہ مین کہ آئی ہی اسعد الناس الخ بنا بر معنی اول کی تو ظاہر ہی

کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسی پر بنا ہی یعنی دوسری کی پس مراد من قال لا الہ الا اللہ سی حدیث اول میں
یعنی اس حدیث میں وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائی ہیں اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوں آگ کی اور دوسری حدیث میں یعنی جو کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ حضرت
کی امت کی لوگ مراد ہیں اون لوگوں میں سی کہ خلط کیے عمل صالح ساتھ عمل برے کی ت ولکن قسم ہی اپنی عزت وجلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی کی البتہ
نکالونگا میں اوس میں سی اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری روایت ہی ابو ہریرہ سی اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرمایا بہرہ مند لوگوں میں ساتھ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنی سی یا فرمایا جی سی قلب کی سی نفس
نقل کی یہ بخاری نی **ف** یہ شک راوی ہی ہر تقدیر یہ تاکید ہی جیسی کہ کہتی ہیں کہ اپنی آنکہ سی دیکہا یا کان سی سنا یعنی خلوص دل سی ہوتا ہی اور جگہ
اوسکی دل ہی ہی نہ اور کچھ اور لفظ اسعد بیان یعنی سعید کی ہی یعنی کہ نہیں بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سی وہ شخص کہ نہیں ہی اوس میں حیہ یعنی مراد
تہ دل سی وہ شخص ہی کہ نہوا اوسکی لیے عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی رحمت کا اور لائق ہو بسبب اوسکی خلاص ہونیکا آگ سی یعنی کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت
ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو **وعنہ** قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس
منہا نہسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ یوم یقوم الناس لرب العلمین وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم
والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون ادم وذکر حدیث الشفاعۃ وقال
فانطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ علی
احد قبلی ثم قال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی
یا رب فیقال یا محمد ادخل امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وہم شرکاء الناس فیما سوی
ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وھجر متفق علیہ
اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تہا گوشت
دست کا کہ پسند آتا تہا حضرت کو پس کہایا اوس میں سی دانتوں سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ میں ہوں سردار آدمیوں کا یعنی سب کا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت کی
ت یہ اپنی نیک بختیاں ہونگی میری شفاعت کی اور اسد سی یعنی بہتر ہوں عزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہونگی تو آوینگی میری پاس طلب
شفاعت کی لیو اور موید ہی اوسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ **ت** وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کی اور وہ دن
کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگوں کی سر دو میل سی پہونچیگی لوگوں کو بسبب غم وفکر شدید کی کہ حاصل ہوگی کہڑی رہنی سی اور نزدیکی آفتاب سی حالت کہ نہ
رکہیں طاقت سہنی کی یعنی صبر کرنی کی اوسپر پس کہینگی لوگ آپس میں کیا نہیں دیکہتی تم یعنی نہیں ڈہونڈہتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کری تمہاری
نزدیک پروردگار تمہاری کی یعنی تاکہ چہڑاوی تمکو اس فکر وغم سی پس آوینگی حضرت آدم کی پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی
کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سی جاکر التماس شفاعت کرینگی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہیں رکہتی ہیں کی اور کہا آنحضرت نی بعد اوسکی ذکر کرنی
پہر چلونگا میں لوگوں میں سی اور آونگا نیچی عرش کی **ف** اور نہیں ہی جو حدیث اوپر گذری اوس میں ہی کہ میں اپنی رب کی گہر میں آونگا تطبیق اونمیں
اور اس میں یہ ہی کہ گہر اوسکا جنت ہی اور جنت نیچی عرش کی ہی **ت** پس گرونگا میں سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا
اللہ تعالی مجہکو اپنی تعریفوں اور ثنا نیک سی ذات اپنی پر وہ کچہ کہ نہیں کہولی کسی پر پہلی میری بلکہ مجہپر بہی پہلی اوس وقت کی جیسی کہ حدیث بالا میں

[illegible] سالہا سال [illegible] امت باجا رہیگا اور شفاعت کرونگا تو قبول کیجاویگی شفاعت میری بیچ [illegible]

اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہی یا اشارہ ہی

طرف تینوں طبقات گنہگاروں کی ت پس کہا جاویگا ای محمد داخل کر اپنی امت مین سی ان لوگوں کو کہ نہین ہی حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسی حساب

بیچ باب جنت مین داخل کیے جاوینگے دروازی جانب دست راست سی بہشت کی دروازون مین سی اور وہ شریک ہونگے لوگونکی سوای اس دروازہ کی اور

دروازون مین کہ اور جانب ہین ہین ف ع یعنی ازراہ عنایت کی داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کی لیے ہی اور کسی کو اوسمین دخل نہین اور

باقی دروازی مشترک ہین یعنی اونمین اور غیر اونکی مین کچھ ممانعت نہین اونکو ہر ایک مین سی جانے کی ہی ت پہر فرمایا آنحضرت نی قسم اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی

اوسکی دست قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونوں کواڑون دروازی کی دروازون جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ

اور ہجر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ہجر ساتہ زبر ہا و جیم کی نام ایک گاؤں کا ہی قریب بحرین کی سی اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا

ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعین نہین ہی بلکہ تخمینا فرمایا ہی لوگونکو سمجہانیکی لیے اور حقیقت حال اوسکی

کو ہی وعن حذيفة في حديث الشفاعة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وترسل الامانة والرحم فتقومان جنبتي

الصراط يمينا وشمالا رواه مسلم اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اور بہیجی جاویگی

امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونوں طرف پل صراط کی داہنی اور بائین نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون

کی ہی اور رحم کہ قرابت و ولادت ہی یہ دونوں بسبب عظیم القدر اور متم بالشان ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت بنکر آوینگے

بیچ پل امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالی اور قطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگی اوس شخص کی جسنی ضائع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگی اونکی برائی

اور جس شخص نی پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سی جہگڑینگی اور گواہی دینگی اوسکی بہلائی پر تاکہ تمیز ہو جاوی ہر ایک

اونمین سی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونوں کی اور اہتمام کرنی انکی کی وعن عبد الله بن عمرو بن

العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم تلا قول الله تعالى في ابراهيم رب انهن اضللن كثيرا من الناس فمن تبعني

فانه مني وقال عيسى ان تعذبهم فانهم عبادك فرفع يديه فقال اللهم امتي امتي وبكى فقال الله تعالى يا جبريل

اذهب الى محمد وربك اعلم فسئله ما يبكيه فاتاه جبريل فسأله فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم

بما قال فقال الله يا جبريل اذهب الى محمد فقل انا سنرضيك في امتك ولا نسوءك رواه مسلم

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہ آیت بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار تحقیق

ان بتوں نی گمراہ کیا بہتوں کو آدمیون مین سی یعنی ہوئی سبب ان کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین

پس وہ مجہسی ہی ف ع یعنی میری تابعین سی ہی اور بقیہ آیت یہ ہی و من عصانی فانک غفور رحیم ت اور پڑہا آنحضرت نی قول حضرت عیسی کا انکی

امت کی حق مین اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو انکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہین ف ع یہ کچھ چارہ نہین کر سکتی اور کوئی نہین

روک سکتا اور آگی اسکی یہ ہی و ان تغفر لهم فانک انت العزيز الحكيم یعنی تجہپر کوئی غالب نہین تو توہی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو

پہیر نہین سکتا اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہ اور حاصل بیان یہ ہی کہ آنحضرت نی شفاعت دونوں نبیوں کی اپنی امت کی حق مین کی ذکر کر

اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت [illegible] اور دعا کی جیسی کہ کہا ت پس اوٹہائی آنحضرت نی دونوں ہاتہ اپنی اور کہا خداوند بخش میری امت کو

تم کو میری امت پر اور روئی پس فرمایا اللہ تعالی نی ای جبرئیل جا تو طرف محمد کی حالانکہ پروردگار تیرا ای جبرئیل اتر نیا احتیاج پوچھنی کی نہ تھی لیکن
دیکھیں باوجود ہی کی وسیلی ظاہر کرنی کرم وعنایت اپنی کی یہ چاہتا ہی پس یہ وجہ تو محمد سی کہ کس چیز نی رولایا اوسکو پس آئی آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچھا
آپ سی کہ کس چیز نی رولایا آپکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ اوس چیز کی کہ کہا تھی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سبب نی سی کہ رونے
سی ہو حالی امت اپنی کی پس جبرئیل درگاہ کبریائی مین گئی اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالی نی ای جبرئیل کی کہ جا تو طرف محمد کی اور کہہ تحقیق ہم نزدیک ہی
کہ راضی کرینگی تجکو بیچ حق امت تیری کی اور دلگیر نہ کرینگی تجکو ہیں اب مین نقل کی یہ مسلم نی ف ع روایت نہین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ مین ہرگز
راضی نہین ہونیکا جبتک کہ ایک ایک میری امتون مین سی نہین بخشی جاوے ابتی اونکا ہونا چاہئے اور عقیدہ ایمان کا اونکی ساتھ درست کرنا چاہئے پس لازم ہی ہی
اور کچھ نہین بیت خاک ایوب بنش بادشاہی کن ◆ آن او بخش سرچہ خواہی کن + اس حدیث مین طرح طرح کی فائدے ہین ایک تو بیان ہی کمال شفقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپ کا اونکی درستی امور مین اور دوسری بشارت عظمی ہی اس امت مرحومہ کی لیے بموجب وعدہ
الٰہی کی کہ راضی کرینگی ہم تجکو اور تیسری بیان ہی آنحضرت کی عظیم المرتبہ ہونیکا **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ
نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ بِالظَّھِیْرَۃِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَھَا سَحَابٌ
وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْھَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اَحَدِھِمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی
اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ مِنْ بَرٍّ وَ
فَاجِرٍ اَتَاھُمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ یَتْبَعُ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا یَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا
اِلَیْھِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَیَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا
عَرَفْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ ھَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ اٰیَۃٌ تَعْرِفُوْنَہٗ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُکْشَفُ
عَنْ سَاقٍ فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِہٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰہُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا یَبْقٰی
مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اِتِّقَاءً وَرِیَاءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ظَھْرَہٗ طَبَقَۃً وَاحِدَۃً کُلَّمَا اَرَادَ اَنْ یَسْجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاہُ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگی ہم رب اپنی کو دن قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
ہان دیکھوگی ف ع ذکر کیا سیوطی نی اپنی تالیفات مین کہ رویت اللہ تعالی کی دن قیامت کی موقف مین حاصل ہوگی ہر ایک مومن اور منافق تئین حتی
یہانتک کہ کہا ہی بعضون نی کہ منافقون اور کافرونکو بھی ہوگی پھر محجوب ہو جاوینگی بعد اوسکی تاکہ ہووی زیادہ حسرت اور بعض کہتی ہی بسبب قول اللہ تعالی کی
کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ کہا سیوطی نی اور رویت پروردگار کی جنت مین پس اجماع ہی اہل سنت کا اوپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولون اور صدیقون کو
ہر ساعت مین ہی اور مومن مردونکو ہر جمعہ کی دن اور سیر اس امت کی بیچ ہی اور اس امت کی عورتون کی رویت مین تین مذہب ہین ایک تو یہ کہ نہین دیکھینگی اور دوسرا یہ کہ
دیکھینگی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی مثل ایام عیدون کی بیچ نہ اور دنون مین اور فرشتون کی حق مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ نہین دیکھینگی اپنی
اور دوسرا یہ کہ دیکھینگی اوسکو اور جنات کی دیکھنی مین بھی خلاف ہی بعد ازان وسیلی تحقیق اور اثبات رویت کی فرمایا کیا ضرر پہونچایا جاتی ہی تم کو
بیچ دیکھنی آفتاب کی وقت دوپہر کی کہ کھلا ہووے کہ نہ ہووے بیچ اوس کی ابر اور کیا ضرر پہونچایا جاتی ہی بیچ دیکھنی چاند چودھوین رات کی کھلی ہونے کی کہ نہ ہو بیچ اوسکی ابر کہا لوگون نی
یا رسول اللہ نہ فرمایا نہ ضرر پہونچایا جاوےگا تم بیچ دیکھنی اللہ تعالی کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہونچایا جاتا ہی تمکو بیچ دیکھنی ایک کے اون دونون مین سی ف یعنی آفتاب ومہتاب کی

آفتاب چاند کی دیکھنی مین تعلقا ضرر نہین پس جانو کہ وہان بہی ضرر نہین ہوویگا لیکن کی ہمین مبالغہ ازطریق بالمحال ہی یعنی اگر ہووے یعنی ایک سے
ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بہی نہین ہونیکا اور لکہا ہی علماء نی کہ یہ روایت کہ بیان
مذکور ہی بغیر اوس رویت کی ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کیطرف سی تا واقع ہو سبب اسکی تمیز درمیان اونکی
کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اونکی کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوس جگہہ مین بہی تا وقت فارغ ہونیکی
حساب سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب عقاب سی آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن جو واقع ہوگا وہان بہی کبہی امتحان جیسی کہ دنیا گھر امتحان کا ہی اور کبہی
واقع ہوتی ہی اوسمین بہی جزا جیسی کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا
چاہی کہ پیچہی جاوی ہر گروہ اوس چیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتونکو اور انصاب کو
ف ع انصاب جمع نصب کی ہی اور نصب اوس پتہر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب کی طاعت کی
اور جو چیز کہ کہڑی کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتہر ہو خواہ درخت یہ جمع نصب ہی ت مگر کہ گرینگی دوزخ مین ف ع یعنی اہلی انصاب
بت دوزخ مین ڈالی جاوینگی اور اونکی ساتہ پوجنی والی اونکی بہی ڈالی جاوینگی ت یہانتک کہ نہ باقی رہینگی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون
مین سی اور بدون مین سی آویگا اونکی پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا اونپر ساتہ قرب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی
کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کیطرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بہی آیا ہی اور اعتقاد کرتی ہین ہم اوسکا لایق کہ جانی کیفیت اوسکی اور منزہ
جانتی ہین اوسکو حرکت و انتقال سی کہ آنی مین ہوتا ہی جیسی کہ حکم تمام متشابہات کا ہی ایسی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگی
اونکی پاس حکم اوسکا جیسی کہ اشارہ کیا ساتہ قول اپنی کی ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسکی منتظر ہو ہر جماعت پیچہی چلی جاتی ہی اوس چیز کی
کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای پروردگار ہماری جدائی کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تہی غیر اللہ کو
کہ اونسی جدائی کرکہی تہی ہمنی دنیا مین اوس حالت مین کہ بہت محتاج تہی طرف اونکی اور نہ صحبت رکہی ہمنی ساتہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی
اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اونکا اور لڑتی رہی اونسی اور انقطاع رکہا اونسی تیری خوشی کی لیی پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بیپروا ہین ہم
اونسی اور وہ اور معبود اونکی سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ رض کی یون آیا ہی کہ پس کہینگی وہ عبادت کرنی والے
حق کی یہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جانی کی ہم یہانتک کہ آوی ہماری پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی وجہ کر کہ پہچانین ہم
اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانتی اوسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سی اور کمیت سی اور کیفیت سی
اور جہت سی اور مانند اونکی سی پہچانینگی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوسکی نشانی ہی اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ ہی
اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہی ت پس کہینگی وہ کہ ہان ہی نشانی پس کہولا جاویگا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کی
جاتا رہنا خوف و ہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کرین اور کچہہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنی اوسکی
مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہین باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی سی یعنی باخلاص نہ واسطی دکہانی خلق کی
اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدہ کی کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطی
بچنی کی تلوار سی اور لوگون کی ڈرسی اور دکہانی کی لیی مگر کہ کردیگا اللہ تعالی پشت اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ بند پیٹہ کی نہین رہنی کی کہ جس سی جہک سکی

اور سجدہ کرتے ہیں اللہ کے لیے مانند تختہ کی ہو جاوینگی کہ جھک نہ سکیگا سجدہ کرنا اگرچہ چاہیگا ف س کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا ہے کہ منافقین بھی دیکھینگے
اللہ تعالیٰ کو آخرت میں اور یہ باطل ہے اس لیے کہ نہیں ہے تصریح اس میں اونکی دیکھنے کی بلکہ اس میں یہ ہی کہ وہ جماعت کہ اوس میں منافقین اور مومنین ہونگی دیکھینگی خدا
کو بطریق امتحان کے پھر سجدہ کریگا جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہیں کر سکیگا اور یہ ہی دلالت کرتا ہے اوپر کہ منافق نہیں دیکھینگے خدا کو

ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُوْنَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيْحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوْشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيُصَلُّوْنَ وَيَحُجُّوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيْهَا اَحَدٌ مِّمَّنْ اَمَرْتَنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمَنْ وَجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهٗ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُوْنَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُوْنَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰٓؤُلَآءِ عُتَقَآءُ الرَّحْمٰنِ اَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوْهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوْهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَاَيْتُمْ وَمِثْلُهٗ مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پھر رکھا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچوں بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگے یعنی انبیاء اپنی امت کے لیے یا سب کے لیے طلب استقامت اور سلامتی اونکی کی جیسی کہ حدیث ابوہریرہ میں کہ بعد اسکے ہی صریح آیا ہے الٰہی سلامتی رکھ انکو سلامتی سے گذار پس گذرینگے اوپر دوزخ کے مومن پس گذرینگے مسلمان ف ح صراط سے طرح طرح باندازہ عمل کی اور مقامات کی دین شریعت پر کہ حقیقت میں یہ مثال ہے صراط مستقیم حقیقت کی ہے کہ باریکتر شمشیر سے ہے اور چلنا اوسپر دشوار ہے لیکن روشن ہے اور اسی معنی میں کہا گیا ہے بیت پس کار غریب است عجب مشکل و آسان ٭ چون تیر صراط است بسی روشن و باریک ٭ ت پس گذرینگے بعضی مومن مانند جھپکنے آنکھ کی اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان میں چمکی اور بعضی مانند باد کی اور بعضی مانند پرندوں کی اور بعضی مانند گھوڑوں تیز رو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹوں کی پس بعضی مسلمان نجات پانیوالی اور سلامتی دی گئی ہونگی آگ دوزخ سے یعنی صراط سے گذرینگے اور نہیں پہونچیگا اونکو کچھ ضرر اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیے جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے دوزخ سے ف ح یعنی بعد عذاب کے نجات پاوینگے کہا ایک شارح نے جو کہ زخمی کیے جاوینگے انکڑوں سے پھر بھیجے جاوینگے طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سے ہونگے اور قول آپکا مرسل یعنی چھوڑے جاوینگے قید طوق سے وہ زخمی بعد اسکے کہ عذاب کیے جاوینگے انکے تئیں ت اور بعضی پارہ پارہ کیے اور ڈھکیلے اور ڈالے جاوینگے آگ میں ف ح لفظ مکدوس سین مہملہ سے ہے اور مکدوش شین معجمہ سے بھی روایت ہے ساتھ اسی معنی کی اور کردوس سے مشتق ہے ساتھ زیر کاف اور جزم را کی اور زیر دال کی سے آیا ہے یعنی باندھکر اور قید میں کر کے اور جمع کر کے ایک دوسرے پر ڈالی جاوینگی دوزخ میں ت یہانتک کہ جب خلاص ہونگے آگ سے ف ح یعنی چھوٹینگے اوس میں سے حتیٰ نہایت ہے واسطے گذرنے بعض کے صراط پر سے اور واسطے گرنے بعض کی دوزخ میں اور کہا طیبی نے کہ حتیٰ نہایت ہے مکدوش فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگے مکدوش دوزخ میں یہانتک کہ خلاصی پاوینگے بعد عذاب ہونگی بقدر گناہوں اپنی کے یا کسی کی شفاعت سے یا فضل سے

اللہ سبحانہ کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب مین نہین رہینگی بلکہ نکلینگی آخرکو اوس سی اور شفاعت کرینگی اونکی کہ جو دوزخ مین ہین یا
بسبب کثرت گناہونکی اور یہ مبالغہ کرینگی سوال کرنی مین حق جل علا سی ساتھ نکالنی اونکی کی جیسی کہ فرمایا ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی قبضہ مین ہی کہ نہین
ہی کوئی تم مین سی سخت تر از روی طلب و سوال جھگڑنی کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنون سی بیچ طلب سوال کرنی اور جھگڑنیکی
خداتعالی سی روز قیامت کی اپنی بھائیونکی لیی کہ آگ دوزخ مین ہین شرح یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن کی طرح مطالبہ اور موخذہ
کوشش و مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بھائیون اپنی کی کہ دوزخ مین رہی ہین اور نکالنی اونکی کی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال
کرینگی جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سی کہین گی مومن ای پروردگار ہماری تھی یہ روزہ رکھتی ساتھ ہماری اور نماز پڑھتی یعنی ہماری ہی نماز
اور حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتھ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیا جاویگا صورتین اونکی آگ پر
ف ع یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتھ جلا دینی یا سیاہ کر دینی کی ایسا کہ پہچانی جاوین منہ اونکی کہ محل سجدہ ہین کہ منہ اونکی نہ جلین گی
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانینگی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتون سی ت پس نکالینگی بہت سی خلق کو اوس سی پھر کہین گی ای ہماری پروردگار
ہماری باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اون لوگون مین سی کہ حکم کیا تونی ہمکو نکالنی کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج مین پس فرماویگا اللہ تعالی پھر جاو پس
جو شخص کہ پاو تم اوسکی دل مین مقدار دینار کی بھلائی سی پس نکالو اوسکو ف ع مراد بھلائی سی ایک چیز زائد ہی برابر ایمان پر جیسی کہ نرا ایمان جسکو تصدیق
کہتی ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہ تغیر جو ہی اوس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سی کہ وہ شفقت کرنی ہی
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادق ت پس نکالینگی وہ بہت سی خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاو تم جس شخص کو پاو کہ اوسکی دل مین مقدار آدھی
دینار کی ہی بھلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالینگی وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پھر جاو تم پس جس شخص کو پاو تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی
ہی خیر سی پس نکالو اوسکو پس نکالینگی وہ بہت سی خلق کو پھر کہین گی وہ مومن ای پروردگار ہماری نہین چھوڑا ہی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی اور کچھ
کا دونی نیکی اور ذرہ اوس سی زیادہ اصل ایمان پر رکھتا تھا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نی
اور شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نی اور شفاعت انکی کی مخصوص تھی ساتھ اون لوگون کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ
اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر
چیز کی مقابلہ مین اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹھی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ
نہین کی کوئی بھلائی کبھی ف ع یعنی بھلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہ لوگ وہ ہونگی کہ نرا ایمان رکھتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی
شفاعت کا ت وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تھی دوزخ مین مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہوگی جنت کی دروازون پر کہا جاویگا
اوسکو نہر الحیات پس نکلین گی تر و تازہ جیسی کہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گھانس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کہ رو بہ رو آتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ
نکلتا ہی ویسی ہی یہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلین گی پس نکلین گی مانند موتی کی پاک و صاف و روشن اونکی گردنون مین مہرین اور علامتین
ہونگی یعنی تاکہ تمیز ہوون اوسی کہ بخشی گئین ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہرون سی یہان کچھ چیزین ہین سونی
کی یا غیر اوسکی کی لٹکائی جاوینگی اونکی گردنون مین تاکہ پہچانی جاوین اوسی ت پس کہین گی اہل بہشت یعنی جبکہ دیکھین گی اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیی
یہ علامت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدا کی مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت مین بلا سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کی یعنی عمل
باطن کی کہ آگی بھیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آدمیونکو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکھی تمنی یعنی مقدار پہنچنی نظر کی جنت سی اور مانند اوسکے

یا تمہاری ایسی ہی جو کچھ کہ دیکھا تمنی انعام و اکرام ہوگا اور مانند اسکی بھی ساتھ اسکی قسم ہو روحضور ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار یقول اللہ تعالی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل
من ایمان فاخرجوہ فیخرجون قد امتحشوا وعادوا حمما فیلقون فی نہر الحیوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل الم تروا انہا
تخرج صفراء ملتویۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت
اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا شفیعونکو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہی جیسی کہ صریح آتا ہی روایت ابی ہریرہ کی میں جو شخص کہ ہو اسکی
دل میں برابر دانہ رائی کی ایمان سی پس نکالو اوسکو ف ع یعنی آگ سی کہا بعضون نے کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سی
ہونگی وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل نیک سی ایمان پر نہ کافر جیسی کہ وہم جاتا ہی ظاہر عبارت سی اور ان پس یہ مخالف ہی اجماع کی ف پس نکالی جاوینگی
اس حال میں کہ تحقیق جل گئی ہونگی مانند کوئلی کی پس ڈالی جاوینگی نہر حیوۃ میں پس اگینگی یعنی تر و تازہ ہو جاوینگی جیسی کہ اوگتا ہی دانہ گھاس کا
بیچ کوڑی رو کی کیا نہیں دیکھتی ہو تحقیق دانہ گھاس کا نکلتا ہی زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ
ان الناس قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ فذکر معنی حدیث ابی سعید غیر کشف الساق وقال یضرب الصراط
بین ظہرانی جہنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ ولا یتکلم یومئذ الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللہم سلم سلم
وفی جہنم کلالیب مثل شوک السعدان لا یعلم قدر عظمہا الا اللہ تخطف الناس باعمالہم فمنہم من یوبق بعملہ ومنہم من
یخردل ثم ینجو حتی اذا فرغ اللہ من القضاء بین عبادہ واراد ان یخرج من النار من اراد ان یخرجہ ممن کان یشہد ان
لا الہ الا اللہ امر الملئکۃ ان یخرجوا من کان یعبد اللہ فیخرجونہم ویعرفونہم باثار السجود وحرم اللہ علی النار ان تاکل اثر السجود فکل
ابن آدم تاکلہ النار الا اثر السجود فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیہم ماء الحیوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ تحقیق لوگون نی کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگی ہم اپنی پروردگار کو دن قیامت کی پس ذکر کیے ابوہریرہ نی معنی حدیث
ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون میں اختلاف ہی سوای ذکر کھولنی پنڈلی کی کہ ابوہریرہ کی حدیث میں نہیں ہی اور کہا آنحضرت نی یا ابوہریرہ
نی بطریق مرفوع کی یعنی بجای اسکی کہ حدیث ابی سعید میں گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہ عبارت کہ اوس کی معنی میں ہی کہ رکھا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کی پس ہونگا میں اول ان شخصون کا کہ گذرینگی رسولون میں سی ساتھ امت اپنی کی اور کلام نہیں کریگا اور مجال کلام کرنی کی نہیں رکھیگا اوس دن
یعنی اوس مقام میں کوئی سوای رسولون کی اور کلام پیغمبرونکا اوس دن یہ ہوگا یا الہی سالم رکھ سالم رکھ اور دوزخ میں یعنی اوسکی طرفون میں آنکڑی
ہونگی مانند کانٹی سعدان کی کہ نام ہی ایک گھانس خاردار کا ہی نہیں جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جانتا ہی اوچکلینگی لوگون کو سبب بری عملون
اونکی کی پس بعضی اون میں سی وہ ہونگی کہ ہلاک کیی جاوینگی بسبب عمل اپنی کی اور بعضی اون میں سی ٹکڑی ٹکڑی کیی جاوینگی یعنی آنکڑون سی گوشت ٹکڑی
ٹکڑی ہو جاوینگی اور زخمی ہونگی اعضا اونکی پھر نجات پاوینگی ف ع یعنی آگ میں پڑنی سی پس کافر ہلاک ہوویگا اور نجات نہیں پاویگا اور فاسق
پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پھر نجات پاویگا یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنی سی درمیان بندون اپنی کی یعنی ساتھ اوس چیز کی
کہ مستحق ہی ہر ایک جزای عمل اپنی کا اور چاہیگا کہ نکالی آگ سی اوس کسی کو کہ چاہیگا کہ نکالی اوسکو اون لوگون سی کہ گواہی دیتی تھی یہ کہ نہیں کوئی
معبود برحق سوای خدا کی اور محمد بھیجی ہوئی اوسکی ہین فرماویگا فرشتونکو کہ نکالیں اوسکو کہ پوجتا ہی خدا کو یعنی ایمان رکھتا اوسکی وحدت پر نہ غیر اوسکی پس
نکالینگی فرشتی اونکو اور پہچانینگی اونکو ساتھ نشانون سجدونکی اور حرام کیا ہی اللہ تعالی نی آگ دوزخ پر یہ کہ کھاوی نشان سجدونکا پس ہر آدمی کو کہ کھاوی گی آگ

سجدہ و تکلیف ع بہا نووی نی کہا ہی اس حدیث سی یہ ہی کہ آگ نہین کہائیگی تمام اون اعضا کو کہ جنسی سجدہ کرتی ہین یعنی سات اعضا پیشانی اور ہاتھ اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نی کہا پیشانی ہی مراد ہی اور مختار قول اول ہی پاہی ہی پس نکالی جاوینگی آگ سی اس حال مین کہ جل اور سیاہ ہو گئی ہونگی پس ڈالا جاویگا اونپر آب حیات کا ف ع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات مین اس مین اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کی ہو تا ہیں اوگین کی وجہ سی کہ اوگتا ہی دانہ گھانس کا بیچ کوڑی روڑی کی **وعنہ** رجل بین الجنۃ والنار وھو اٰخر اھل النار دخولا الجنۃ مقبل بوجھہ قبل النار فیقول یا رب اصرف وجھی عن النار قد قشبنی ریحھا واحرقنی ذکاؤھا فیقول ھل عسیت ان افعل ذلک ان تسئل غیر ذلک فیقول لا وعزتک فیعطی اللہ ما شاء اللہ من عھد ومیثاق فیصرف اللہ وجھہ عن النار فاذا اقبل بہ علی الجنۃ ورای بھجتھا سکت ما شاء اللہ ان یسکت ثم قال یا رب قدمنی عند باب الجنۃ فیقول اللہ تعالی الیس قد اعطیت العھود والمیثاق ان لا تسئل غیر الذی کنت سألت فیقول یا رب لا اکون اشقی خلقک فیقول فما عسیت ان اعطیت ذلک ان تسئل غیرہ فیقول لا وعزتک لا اسئلک غیر ذلک فیعطی ربہ ما شاء من عھد ومیثاق فیقدمہ الی باب الجنۃ فاذا بلغ بابھا فرای زھرتھا وما فیھا من النضرۃ والسرور فسکت ما شاء اللہ ان یسکت فیقول یا رب ادخلنی الجنۃ فیقول اللہ تبارک وتعالی ویلک یا ابن اٰدم ما اغدرک الیس قد اعطیت العھود والمیثاق ان لا تسئل غیر الذی اعطیت فیقول یا رب لا تجعلنی اشقی خلقک فلا یزال یدعو حتی یضحک اللہ منہ فاذا ضحک اذن لہ فی دخول الجنۃ فیقول تمن فیتمنی حتی اذا انقطع امنیتہ قال اللہ تعالی تمن من کذا وکذا اقبل یذکرہ ربہ حتی اذا انتھت بہ الامانی قال اللہ لک ذلک ومثلہ معہ وفی روایۃ ابی سعید قال اللہ تعالی لک ذلک وعشرۃ امثالہ متفق علیہ

اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سی بہشت کی داخل ہونی مین متوجہ ہوگا منہ اپنا طرف دوزخ کی پس عرض کریگا ای پروردگار میری پھیر منہ میری کو آگ دوزخ سی اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نی یعنی بسبب جلنی کی جو بو ہوئی اوسمین اور ہو سکتا ہی کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بو ہی بدبو اور جلا دیا مجکو شعلون اور تیزی گرمی اوسکی نی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہی تجہ سی کہ اگر کرون مین یعنی پھیر دون منہ تیرا آگ دوزخ سی مانگی تو سوا اسکی اور کچھ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچھ قسم عزت تیری کی پس دیگا اوسنی اللہ کو جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پھیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا آگ سی پس جبکہ پھیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا طرف بہشت کی دیکھیگا خوبی اور تازگی اوسکی چپ رہیگا اوس وقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پھر عرض کریگا ای رب میری آگی لی چل مجکو طرف دروازہ بہشت کی پس فرماویگا اللہ تعالی وتبارک کیا نہین دی تو نی عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تو نی کہ منہ میرا دوزخ سی پھیر دی پس کہیگا ای رب میری نہ ہوؤن مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کی داخل ہونی سی کہ مین تو باہر کھڑا رہون اور لوگ اندر بہلا اگر بہشت کی اندر نہ جاؤن تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازی پر جا پڑون ف پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہی اگر دیا جاوی تو اسکو یعنی بہشت کی دروازی پر لی جایا جاوی تو سوال کری تو اور کچھ پس کہیگا وہ شخص قسم عزت تیری کی نہین مانگونگا مین تجہ سی سوای اسکی ف ح اگر کہا جاوی کہ کیون عتاب نہین کرتا پروردگار اوسپر اوپر توڑنی قسم و عہد کی جواب اسکا یہ ہی کہ حال اوسکا مجنون کا سا ہوگا اور وہ اوسمین معذور ہی یا یہ کہ وہ گھر تکلیف کا نہین ہی یا سوا اسکی اور ہو پس دیویگا بندہ اپنی پروردگار کو ہر بار مین بہی جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و میثاق پس آگی لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہونچیگا اوسکی دروازی پر پس دیکھیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو چیز کہ اوسمین ہی

رونق و خوشی سے یعنی بسبب اپنی خوشی کی چیز دنیکی ہم غور و قصور و خیر رونق کے سبب ہوگا جسقدر چاہیگا اسکے سبب ہو

مجھکو بہشت میں پس فرما دیگا اللہ تبارک و تعالی بلاکر پوچھیگا کہ اے فرزند آدم کی کیا عجب ہے کہ تو ناشکر ہو جاوے تو اپنی عہد نہیں کیا نہیں ہی تو نے عہد بیان کیے نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ دیا گیا تو بس عرض کریگا اے پروردگار میرے نہ گردان مجھکو بدترین خلق اپنی کا ف ع اگر کہی تو کہ یہ جواب کیونکر مطابق ہوا اوس سوال کی کہ کیا نہیں دی تھی تو نے الخ جواب یہ کہ گویا اوسنے کہا اے رب میرے دی تونے عہود و میثاق و لیکن تامل کیا میں نے تیری کرم و عفو اور رحمت میں اور اس آیہ میں لاتیاسوا من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا میں اسپر کہ میں نہیں ہوں اون کفار سے کہ ناامید ہوئے تیری رحمت سے اور طمع کی میں نے تیری کرم اور وسعت رحمت میں تیری جیسے کہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اور قبول کریگا جیسے کہ فرمایا ہے پس ہمیشہ رہیگا مانگتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سے یعنی سبب کلام و دعا اوسکے پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اذن دیگا اوسکو بہشت میں جانیکا پھر فرما دیگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچھ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہونچیگی آرزو اوسکی فرما دیگا اللہ تعالی کہ آرزو کر یہی اور یہی یعنی آرزو کر جنس سے جو کچھ چاہی تو مثل آویگا پروردگار اوسکا یاد دلاویگا اوسکو یہانتک کہ جب پہونچینگی آرزوئین اوسکی فرما دیگا اللہ تعالی تیری لیے ہی یہ یعنی جو کچھ کہ چاہا تو نے اور مانند اوسکی ساتھ اوسکی یعنی اور زیادہ فضل کی اور ابوسعید کی روایت میں ہی کہ فرما دیگا اللہ تعالی تیری لیے ہی یہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت میں اگرچہ ہو مثل اوسکی کمیت میں اور جمع ہو جاتی ہی یہ منافع اور جمع ہوتا ہی مانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

اٰخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَّيَكْبُوْ مَرَّةً وَّتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهٖ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا

اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر اون شخصونکا کہ داخل ہونگی بہشت میں ایک شخص ہوگا پس وہ چلیگا ایکبار اور منہ کی بل گر پڑیگا ایکبار اور نشانی ڈالی گی اوسکی آگ ایکبار اسطرح کہ پہونچیگی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اوسپر یعنی متغیر ہوگا رنگ اوسکی جلد کا جلینگی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سے التفات کریگا یعنی دیکھیگا طرف آگ کی اور کہیگا کہ بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات دی مجھکو تجھسے قسم خدا کی تحقیق دی مجھکو خدا تعالی نے وہ چیز کہ نہیں دی ہی کسی کو اگلی پچھلونمیں سے ف ع یہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہا دیگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانیگا کہ کسی کو عالمین میں سے نہیں ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ وہ نہیں دیکھیگا کسی کو ہم شریک اپنا آگ سے نکلنی میں نہیں جانتا کہ نیک بختین میں ہیں جنت میں سب سے بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس چشمہ پانیکا بھی ہوگا پس کہیگا وہ شخص

اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھکو اس درخت سے تا منتفع ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین اور پیوؤن مین پانی سے کہ اوس درخت کی نیچے ہے پس فرماویگا
اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجھکو یہ آرزو تیری مانگے تو مجھسے اور کچھ پس کہیگا وہ شخص نہین اے پروردگار میرے اور عہد کریگا وہ شخص ساتھ
پروردگار اپنے کہ سوال نہین کریگا سوا اسکے اور پروردگار اوسکا معذور رکھیگا اور ملامت نہین کریگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوسکیگا
اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سے پس بیٹھیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سے پھر بلند کیا جاویگا
اوسکی لیے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلے درخت سے یعنی پہلے کی بہ نسبت کہا ہے کہ اوسکے لیے ترقی ادنی سے طرف اعلی کی پس کہیگا اے پروردگار میرے نزدیک کر
مجھکو اوس درخت کی تا پیوؤن مین اوسکی پانی سے اور بیٹھون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرونگا مین تجھسے غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی اے بیٹے
آدم کی کیا عہد کیا تھا تونے مجھسے یہ کہ سوال نہ کریگا تو مجھسے غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ اگر مین نزدیک کرون تجھکو اوس سے سوال
کرے تو مجھسے غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سے یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکھیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین
صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے پس بیٹھیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سے پھر بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک
درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کی کہ وہ اچھا ہوگا پہلے دونون درختون سے پس کہیگا وہ اے رب میرے نزدیک کر مجھکو اس درخت سے تاکہ بیٹھون
مین اوسکی سایہ مین اور پیون مین اوسکی پانی سے نہین مانگونگا مین تجھسے غیر اوسکی پس فرماویگا اللہ تعالی اے ابن آدم کیا نہ عہد کیا تھا تونے مجھسے کہ
نہ مانگیگا مجھسے غیر اوسکی کہیگا وہ ہان اے رب میرے نہین سوال کرونگا مین تجھسے غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکھیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز
کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سے **ف** ح حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکھاوینگی بہتر پہلے سے اور وہ طلب کریگا
قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب بے صبری اوسکی دیکھیگا معذور رکھیگا اوسکو نزدیک
درخت تک **ت** پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سے سنیگا آوازین بہشتیون کی کہ اپنی بیبیون اور یار دوستون سے کلام کرتے ہونگی پس کہیگا اے
رب میرے داخل کر مجھکو بہشت مین **فَيَقُوْلُ** يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اَيُرْضِيْكَ اَنْ اُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيْ
رَبِّ اَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَلَا تَسْئَلُوْنِيْ مِمَّ اَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضِحْكِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ اَتَسْتَهْزِئُ
مِنِّيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا اَشَاءُ قَدِيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ اَبِيْ
سَعِيْدٍ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَ
كَذَا حَتّٰى اِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ
عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا
اُعْطِيَ اَحَدٌ مِثْلَ مَا اُعْطِيْتُ ـــــــ پس فرماویگا اللہ تعالی اے بیٹے آدم کی کونسی چیز بچاویگی اوسی سیر تجھسے یعنی
تیری سوال خواہش سے کہ ہر بار کرتا ہے تو کیا راضی کرتا ہے تجھکو یہ کہ دون مین تجھکو جگہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتھ اوسکی
کہیگا وہ بندہ یعنی از راہ شادمانی خوشی کی کہ اے پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھسے یعنی کیا ہے تو نے مجھکو محل ٹھٹھے کا حال آنکہ تو رب العالمین ہے
پس ہنسے ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچھتے ہو تم مجھسے کہ کس سبب سے ہنسا مین پس پوچھا لوگون نے کہ کس سبب سے ہنسے تم پس کہا ابن مسعود نے
کہ اسیطرح ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نے کہ کیون ہنسے آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا مین بسبب ہنسنے پروردگار عالمین کے

اوسوقت کہ کہا اوس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو پروردگار عالمین ہے **ف** مراد اللہ تعالیٰ کی ہنسنے سے کمال خوشی ہے تو نا ہنسنے سے ہے اور ہنسنا آنحضرت کا لازراہ تعجب اور سرور کی تھا بسبب دیکھنے کمال رحمت اللہ تعالیٰ کی اور لطف اوسکی کے اپنی بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود ہنسے بسبب ہنسنے آنحضرت کی اور خوشی کی بات ہیں فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق میں نہیں ٹھٹھا کرتا ہوں تجھسے اور جانتا ہوں کہ تو لائق اس عطا کی نہیں ہے ولیکن میں دیتا ہوں تجھکو اسلیے کہ میں اوس چیز پر کہ چاہتا ہوں قادر ہوں نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ابوسعید خدری سے مانند اسکی ہے مگر تحقیق ابوسعید نے نہیں ذکر کی یہ عبارت یقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہے اس روایت میں یہ اور یاد دلاویگا اور سکھاویگا اللہ تعالیٰ اوس بندی کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئیں اوسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ جو کچھ کہ آرزو کی تو نے وہ تیری لیے ہے اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر میں کہ بہشت میں ہے پھر آوینگی اوس پاس دو بیبیاں اوسکی حور عین سے **ف** حور جمع حوراء کی ہے یعنی عورت سفید رنگ کی اور عین جمع عیناء کی یعنی کلان چشم کی بات ہیں کہینگی سب تعریف واسطے اللہ کے کہ پیدا کیا تجھکو واسطے ہماری اور پیدا کیا ہمکو واسطے تیری یعنی اس گھر میں کہ نہیں ہے موت اسمیں فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی سے کہ نہیں دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کی کہ دیا گیا میں یعنی یہ کہا بسبب مطلع ہونے اوسکی کی خیر کی دینے پر **وعن** أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليصيبن أقواما سفع من النار بذنوب أصابوها عقوبة ثم يدخلهم الله الجنة بفضل رحمته فيقال لهم الجهنميون رواه البخاري

اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچیگی سیاہی گروہوں کو علامت اور اثر آگ دوزخ سے کہ تغیر کریگا اونکی صورتوں کو بسبب گناہوں کی کہ کیے تھے اونہوں نے وہ گناہ واسطے عذاب کی گناہونکی سزا میں پھر داخل کریگا اونکو اللہ تعالیٰ بہشت میں بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگوں کو جہنمی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یہ سبب داخل ہونے اونکی دوزخ میں اول بار وہ نام اونکی تحقیر و تنقیص کی لیے نہیں کہنی کی بلکہ واسطے خوش کرنے اور یاد دلانے نعمت کی کہینگی تا شکر نعمت کریں اور خوشحال اور مسرور ہوں **وعن** عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج قوم من النار بشفاعة محمد فيدخلون الجنة ويسمون الجهنميين رواه البخاري وفي رواية يخرج قوم من أمتي من النار بشفاعتي يسمون الجهنميين اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سے بسبب شفاعت آنحضرت کی پس داخل ہووینگی بہشت میں اور نام رکھی جاوینگی جہنمی نقل کی بخاری نے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت میں سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کی نام رکھا جاویگا اونکا جہنمی **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعلم آخر أهل النار خروجا منها وآخر أهل الجنة دخولا رجل يخرج من النار حبوا فيقول الله اذهب فادخل الجنة فيأتيها فيخيل إليه أنها ملأى فيقول يا رب وجدتها ملأى فيقول اذهب فادخل الجنة فإن لك مثل الدنيا وعشرة أمثالها فيقول أتسخر مني أو تضحك مني وأنت الملك فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه وكان يقال ذلك أدنى أهل الجنة منزلة متفق عليه

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں البتہ جانتا ہوں آخر دوزخیوں کا از روی نکلنے کی اوس سے اور آخر بہشتیوں کا از روی داخل ہونے کی بہشت میں ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سے گھٹنیوں چل کر پس فرماویگا اللہ تعالیٰ جا اور داخل ہو بہشت میں پس آویگا وہ بہشت میں یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال میں یعنی اللہ تعالیٰ ایسی صورت دکھاویگا کہ بہشت بھری ہوئی ہے لوگوں سے اور اوسمیں جگہہ نہیں ہے پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے پایا میں نے بہشت کو بھرا ہوا لوگوں سے یعنی اور میری لیے اوسمیں

چکے تھے یعنی ہی جا پس فرماویگا اللہ تعالیٰ جا اور داخل ہو بہشت میں پس تیرے لیے ہی مانند مسافت دنیا کی اور دس چند اوسکی پس کہیگا وہ شخص یعنی پروردگار کی
کر کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسے یا کہیگا ہنستا ہی تو مجھسے حالانکہ تو بادشاہ ہی ابن مسعود کہتے ہیں کہ پس تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے
اس بات سے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپ کی اور تھا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنیٰ اور کمترین بہشتیوں کا ہوگا مرتبہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وقت
ظاہر یہی ہی کہ یہ کلام عمران کا یا انکی بعد کسی راوی کا ہی پس معنی یہ کہ تھی کہتی صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور **وعن** ابي ذر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اني لاعلم آخر اهل الجنة دخولا الجنة وآخر اهل النار خروجا منها رجل يؤتى به يوم القيامة فيقال اعرضوا
عليه صغار ذنوبه وارفعوا عنه كبارها فتعرض عليه صغار ذنوبه فيقال عملت يوم كذا وكذا كذا وكذا وعملت يوم كذا وكذا
كذا وكذا فيقول نعم لا يستطيع ان ينكر وهو مشفق من كبار ذنوبه ان تعرض عليه فيقال له فان لك مكان
كل سيئة حسنة فيقول رب قد عملت اشياء لا اراها ههنا ولقد رايت رسول الله صلى الله عليه
وسلم ضحك حتى بدت نواجذه رواه مسلم اور روایت ہی ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ
جانتا ہوں آخر بہشتیوں کا داخل ہونے میں بہشت کی اور آخر دوزخیوں کا نکلنے میں اوس سے ایک شخص ہی کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کے پس کہا جاویگا
یعنی فرشتوں کو کہ ظاہر کرو اوسپر چھوٹے گناہ اوسکی اور اوٹھا رکھو اور چھپا رکھو اوس سے بڑے گناہ پس ظاہر کیے جاوینگے اوسپر چھوٹے گناہ اوسکے پھر کہا جاویگا
کہ کیا کیا تو نے اوس دن اور اوس دن یعنی فلانی وقت کام ایسا اور ایسا یعنی بری اعمال میں سے اور کیا تو نے اوس دن اور اوس دن کام ایسا اور ایسا یعنی
ترک طاعات میں سے پس کہیگا کہ ہاں کیا میں نے فلانی فلانی روز ایسا اور ایسا نہیں انکار کرسکیگا حال آنکہ وہ خوف میں ہوگا بڑے گناہوں سے
کہ مبادا عرض کیے جاویں گی اوسپر یعنی ایسی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جاویگا اوسکو تیرے لیے جگہ ہر بدی کی نیکی ہی ف ظاہر تر
یہی ہی کہ یہ تبدیل ہوگی اوسکی لیے از راہ فضل و کرم کی رب الارباب کیطرف سے ت پس کہیگا وہ شخص کہ اے پروردگار میرے کئے میں نے بہت سی چیزیں
یعنی گناہ کبیرہ کہ نہیں دیکھتا میں اونکو یہاں یعنی نامہ اعمال میں مقام تبدیل میں ابوذر کہتے ہیں کہ تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے
یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپ کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يخرج من النار اربعة
فيعرضون على الله ثم يؤمر بهم الى النار فيلتفت احدهم فيقول اي رب لقد كنت ارجو اذ اخرجتني منها ان لا
تعيدني فيها قال فينجيه الله منها رواه مسلم اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے
آگ سے چار آدمی یعنی یہ وہی ہیں کہ جو اخیر کو نکلیں گے دوزخ سے پس لائے جاوینگے روبرو خدا تعالیٰ کی پھر حکم کیا جاویگا اونکی پھیرنے کا طرف دوزخ کی پس
پھر کر دیکھیگا ایک اونمیں سے پس کہیگا کہ اے پروردگار میرے تحقیق امید رکھتا تھا میں کہ جب نکالیگا تو مجھکو پھر نہیں پہونچیگا تو اوسمیں فرمایا آنحضرت نے پس
نجات دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ اوس سے اور پھر نہیں بھیجیگا اوسکو آگ میں ف یہ نکالنا اور بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان اور منت کے ہی
اونکی کی ہی اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیا بیان باقیوں کا اس باعث کہ اسی قیاس پر اونکا بھی حال معلوم کیا جاتا ہی کہ وہ بھی نجات پاوینگے
اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کی ہی اور مراد جماعت ہی واللہ اعلم **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يخلص المؤمنون من النار فيحبسون على قنطرة بين الجنة والنار فيقتص لبعضهم من بعض مظالم
كانت بينهم في الدنيا حتى اذا هذبوا ونقوا اذن في دخول الجنة فوالذي نفس محمد بيده لاحدهم اهدى بمنزله في
الجنة منه بمنزله كان له في الدنيا رواه البخاري اور روایت ہی ابوسعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلاص کیے جاوینگے

مسلمان آگ دوزخ سے پس روکے جاوینگے اوپر پل صراط کے کہ درمیان بہشت اور دوزخ کے ہے پس بدلا لیا جاویگا واسطے بعض انکے کے بعض سے حقوق کہ تھے درمیان انکے بیچ دنیا میں یہانتک کہ جب پاک کیے جاوینگے لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سے اذن دیا جاویگا انکو بہشت کے داخل ہونیکا ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ورود مومنوں کا دوزخ میں انکی پاک صاف کرنیکی ہی ہوگا تا پاک وصاف کر کے بہشت میں کہ مکان ہے انکی خلود ہے داخل کرینگے بطریق تخشب عداوت کے جیسے کہ دنیا میں بسبب مصیبتوں اور بیماریوں کی کفارہ گناہوں کا کرتے ہیں محققین نے کہا ہے کہ بعضی گناہ ہیں کہ بسبب مرض اور مصائب کے انسے پاک ہونگے اور بعضوں سے بسبب شدت سکرات موت کے اور بعضوں سے بسبب عذاب قبر کے اور بعضی گناہ ہیں کہ سوائے آگ دوزخ کی انسے پاک نہیں ہوتے جیسے کہ سونا اور چاندی بغیر گھلانے کی صاف و پاک نہیں ہوتا قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھ میں ہے کہ البتہ ایک انکا خوب پہچاننے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت میں ہوگا ف ح یہ اشارہ ہے طرف قوت نور ہدایت اور ہدایت کی بعد از پاک وصاف ہونیکی گناہوں سے اور طرف اسکی کہ جب دنیا میں بسبب نور توفیق کی ساتھ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی راہ پائی تو آخرت میں بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت میں ہے راہ پاوینگے ت نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل احد الجنۃ الا اری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا ولا یدخل النار احد الا اری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی بہشت میں مگر کہ دکھائی جاویگی اوسکو جگہ بیٹھنی اوسکی کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہ اوسکی وہ ہوتی اور یہ دکھانا جگہ کا دوزخ میں ایسلیے ہوگا کہ تا زیادہ کرے شکر اور بہت پاوے ثواب اوسکا اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں کوئی مگر کہ دکھائی جاویگی جگہ بیٹھنی اوسکی کی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا جگہ اوسکی وہ ہوتی تا ہووے یہ دکھانا اوسپر حسرت اور ندامت اور زیادہ وہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صار اھل الجنۃ الی الجنۃ واھل النار الی النار جیئ بالموت حتی یجعل بین الجنۃ والنار ثم یذبح ثم ینادی مناد یا اھل الجنۃ لا موت ویا اھل النار لا موت فیزداد اھل الجنۃ فرحا الی فرحھم ویزداد اھل النار حزنا الی حزنھم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ جاوینگے بہشتی بہشت میں اور جاوینگے دوزخی دوزخ میں لائی جاویگی موت اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کی یہانتک کہ رکھی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کے پھر ذبح کیجاویگی پھر پکاریگا پکارنیوالا اے بہشتیوں نہیں ہے بعد اسکی موت یعنی کبھی بلکہ خلود ہے بلا موت اور اے دوزخیوں نہیں ہے بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگے بہشتی خوشی کو طرف خوشی اپنی کی کہ رکھتے تھے اور زیادہ کرینگے دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکھتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

عن ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی من عدن الی عمان البلقاء ماؤہ اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل واکوابہ عدد نجوم السماء من شرب منہ شربۃ لم یظما بعدھا ابدا اول الناس ورودا فقراء المھاجرین الشعث رؤسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لھم السدد رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب روایت ہے ثوبان سے انہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی عدن سے عمان بلقا تک ہے عدن عین اور دال کی زبر سے نام ایک شہر کا ہے یمن کی شہروں میں سے قریب دریا ہند کی اور عمان ساتھ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی بلقا قریب اور شہر [illegible] اور قاف مد [illegible] شہر ہے شام میں اور عمان [illegible] ہے [illegible] یہ ہے کہ مقدار وسعت میری حوض کی [illegible] نسبت ان دونوں شہروں میں ہے [illegible] اور حوض کی مقدار میں جو حدیثیں مختلف آئی ہیں کہ کسی میں [illegible] اور کسی میں [illegible]

غیر ذلک تو مقصود ان سب سی تصویر کثرت طول و عرض کی ہی نہ تعیین قدر بعینہ پس وارد ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین واثق سمجھ سامع کی بات پانی
اوسکا دودہ سی زیادہ سفید ہی اور شیرینی زیادہ ہی شہد سی اور آبخوری اوسکی بقدر گنتی ستارون آسمان کی جو کوئی پیویگا اوسمین سی ایکبار پیاسا نہین ہوگا
بعد اوسکی کبہی پہلی لوگ کہ وارد ہونگی اوس پر پانی پینی کی لیی فقراء مہاجرین ہونگی ف ع یعنی بسبب جانی پیاس ظاہری اور باطنی اونکی کی جیسی فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو عکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسی قیاس پر ہیں پیاسی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ
اور مراد مہاجرین سی وہ ہین کہ جنہون نی ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکی ہین اور اونہین کی حکم مین ہین وہ
لوگ کہ ہجرت کرکی اپنی وطن اصلی سی گئی مکہ یا مدینہ زاد اللہ شرفہما کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور رہا کیا سچ حاصل کرنی مال و جاہ کی
اور مشغول ہوئی علم و عمل مین رضای مولا کی لیی ت یعنی فقراء مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کی اور میلی ہین کپڑی ایسی ہین کہ نہین نکاح کیجاتی
عورتون نعمت والیون سی یعنی اگر خواہش گاری کرین ایسی عورتون سی مقبول نہون اور نہین کہول جاتی اونکی لیی دروازی نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنی اگر کہڑی ہون بالفرض والتقدیر دنیاداروں کی دروازی پر اور طلب اذن کرین
تو نہ کہولا جاوی اونکی لیی دروازہ یہ کنایہ ہی نہ التفات کرنی سی طرف اونکی ضیافت اور انواع دعوات مین **وعن** زید بن ارقم قال کنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائۃ الف جزء ممن یرد علی الحوض قیل
کم کنتم یومئذ قال سبعمائۃ او ثمانمائۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
یعنی سفر مین پس اوتری ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی اصحاب حاضرین سی کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکہ جزو مین سی نسبت ان لوگون کی
کہ آوینگی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تہی تم اوس دن کہا زید بن ارقم نی کہ تہی ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابو داود نی ف ع
مراد اس سی تحدید اور تعیین نہین ہی بلکہ مراد محض بتاکید بیان کرنی ہی اور شاید کہ مراتب غیر محصور ہو زیادہ نفس ہوں ایسی کہ ظاہر یہ ہی کہ وارد تمام امت
ہوگی مگر مخصوص ہو ساتہ بعضون کی اونمین سی واللہ اعلم **وعن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا
وانہم لیتباہون ایہم اکثر واردۃ وانی لارجو ان اکون اکثرہم واردۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی پیویگی امت اوسکی اوس حوض سی اور تحقیق
انبیا فخر کرینگی آپس مین کہ کونسا اونہین سی بہت زیادہ ہی از روی امت کی کہ وارد ہوونگی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر
اونکا از روی آنیوالون کی میری حوض پر ف ع یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سی اور یہ یقین ہی اور لفظ ارجو کا تلفظ بیچ شک کی تو
کرین بسبب تواضع کی کہا ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** انس قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یشفع لی یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک
علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطئ ہذہ الثلث
المواطن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا پوچہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست
کی مین نی آپ سی یہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کی یعنی شفاعت خاص اس امت مین سی نہ شفاعت عام پس فرمایا آنحضرت نی کہ مین کرنیوالا ہون
شفاعت کا مین نی کہا یا رسول اللہ پس کہان ڈہونڈہون مین آپکو اور کہان پاؤن فرمایا کہ ڈہونڈہنا مجہکو اول بار کی ڈہونڈہنی میری بیچ پل صراط پر کہا مین نی پس اگر نپاؤن مین آپکو
پل صراط پر تو کہان ڈہونڈہون آپکو فرمایا پس اگر وہان نپاوی تو تو ڈہونڈہنا مجہکو نزدیک میزان کی کہا مین نی پس اگر نپاؤن مین آپکو نزدیک

میزان کی طرف کہان تو ہونڈہون آپکو فرمایا پس ڈہونڈہ مجہکو نزدیک حوض کی پس تحقیق مین نہین چہوڑونگا ان تین جگہونکو ف ع یعنی کبہی یہان
ہون اور کبہی وہان چونکہ کاروبار شفاعت اونکی ان جگہون مین ہوگی مین انکی کارپردازی مین مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو حدیث
مین اور حضرت عائشہؓ کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ رضؓ نی آنحضرتؐ سی پوچہا کہ آیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل
عیال کو روز قیامت کی فرمایا ان تین جگہون سی کوئی کسی کو یاد نہین کریگا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد
کرینگی حضرتؐ کسی کو غائبین مین ان جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہونگی حضرتؐ کی
امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرینگی اور طیبی نی یہ جواب لکہا ہی کہ حضرت عائشہ رضؓ کو جواب مذکور اسلئی دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی
تہین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کرکی چہوڑین اور عمل اور سعی و جہد بیچ باز رہی جیسی کہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہی کہ مین مالک نہین
ہون تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہپر نکرو اور انس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت اور محنت اوس دن کی کہ نہایت سخت ہی اور
وعدہ شفاعت حضرتؐ کی بہی ثابت اور دونون حق ہین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی ت۔ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللهُ تَعَالَى
عَلَى كُرْسِيِّهِ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَضَايُقِهِ بِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُونُ أَوَّلَ
مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتَى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسَى عَلَى أَثَرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ
يَمِينِ اللهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رواه الدارمي ترجمہ روایت ہی ابن مسعودؓ سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی کہ حق تعالی نی جسکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی ایسی آیت مین عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت
نی یہ دن کہ پہونچونگا مین اوسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسی کہ آواز کرتا ہی زین نیا چمڑیکا
تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کی ہی ف ع اور حدیث مین آیا ہی کہ زمین ہین ساتون آسمان اور ساتون زمینین
نسبت کرسی کی ہیگی مانند ایک حلقہ کی جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس یہ جو حدیث مین فراخی کرسی
کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب فہم عرف کی نہ تحدید اور تعیین اوسکی مقدار کی ہی جیسی کہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا
السموات والارض اور مقصود یہان بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکی کا ہی کہ مشابہت دینی اوسکی سی ساتہ زین کی اور آواز
کرنی اوسکی سی بسبب تنگی کی پیدا ہوتا تہا اور یہ حدیث قبیل متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت
حکم اوسکی کا ہی اور بعض مفردات کلام کی بیان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہی کی اور سیر بیٹہنی اور حکمرانی کی یا کرسی عالم سی کہ اوسپر افادہ
اور افاضہ علوم و معارف کا کریت اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول اون شخصونکا کہ لباس پہنائی جاوینگی ابراہیمؑ فرماویگا
اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین پہر پہنایا جاونگا مین بیچ پیچہی ابراہیمؑ
کی ف ع سبب حضرت ابراہیمؑ کی پہلی لباس پہنائیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور معلوم ہوا کہ یہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیمؑ افضل ہین
آنحضرتؐ سی بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرتؐ کی ہوگی یا یہ کہ یہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضل کلی ہی
کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الی آخرہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرتؐ لباس پہنینگی ابراہیمؑ کی ظاہر ہی یہ منافات رکہتا ہی حضرتؐ کی قول سی کہ فرمایا
پہر پہنایا جاؤنگا مین بیچ پیچہی ابراہیمؑ کی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ آنحضرتؐ لباس پہنین اور ابراہیمؑ اور باوجود اسکی انبیا صلوات اللہ علیہم کی ساتہ بہی لباس

ہی ہوا ہین دوبارہ وبسبب کمال شرافت کی بات پہر کھڑا ہونگا مین دائین طرف اللہ تعالی کی کھڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگے مجہہ پر اگلے پچہلے ف ع اگر کہا جاوے کہ کیا وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کی تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہے جواب پر قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نے ذکر کیا اوسکو کہ ہوگا اوس مین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی ہولونکا کہ تفسیرون مین تجربی معلوم ہو ہیں اشارہ کیا طرف جواب کی ساتھ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین اللہ واسطے حاصل ہے یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہے کہ کہڑے ہونگے اوس مین حضرت دہنی طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علامت مؤمنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوس سے یہ کلمہ ہوگا ای رب میرے سلامت رکہہ سلامت رکہہ ف ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کی زیر سے علامت جنگ مین اور سفرون اور یہ کلمہ علامت مؤمنین کی ہی کہ اوس سے پہچانی جاوینگی اور ہدایت بمتابعت و اقتدار پیغمبرون اپنی کی اسکو کہینگے اور ظاہر تر یہ ہے کہ یہ کلمہ شعار مؤمنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علماء عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ انکو مرتبہ شفاعت ہے باتباع انبیا اور رسولون کی اور روایت کیا ابن مردویہ نے حضرت عائشہ سے بطریق مرفوع کی کہ شعار مؤمنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جائینگے اپنی قبرون سے لا اله الا الله وعلی الله فليتوكل المؤمنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نے [illegible] سے کہ شعار مؤمنین کا روز قیامت کی اندہیرون مین یہ ہوگا لا اله الا انت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفاعت میری واسطے گناہ کبیرہ کرنی والون کی لیے میری امت مین سے ف ع یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنیکی کبائر کے خاص ہی ہی آگی لیے انکے اور متقیون کے لیے کہا طیبی نے کہ مراد وہ شفاعت ہے کہ وہ سبب نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سے اور دوسری شفاعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہے واسطے اولیا اور اتقیا اور صلحا کی بھی اور اہل سنت کی نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیت سے یومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن ورضی له قولا اور حدیثین بکثرت آئی ہین یہانتک کہ سب ملکر حد تواتر کو پہنچی ہین اور اجماع ہے سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کی خوارج اور بعضی معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہے ایک تو خاص ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور وہ یہ ہے کہ راحت دینگے حضرت لوگونکو موقف کی ہولون سے اور دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کی اور یہ بھی وارد ہوئی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے اور تیسری شفاعت اوس قوم کی لیے ہوگی کہ لائق ہونگی دوزخ کی پس شفاعت کرینگے اونکے حق مین ہمارے نبی صلعم جنکے لیے کہ اللہ تعالی چاہیگا اور چوتھی اونکی حق کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگارون مین سے پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتون کی اور بہائی مسلمانون کی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوس نے لا اله الا الله اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کی جنت مین اہل بہشت کی لیے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور روایت کی ابن ماجہ نے جابر سے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عوف بیٹے مالک کی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس مختار کیا مجکو بیچ اس کے کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سب کی لیے اختیار کیا

میں نے شفاعت کرنی یعنی واسطے امت اجابت کی تاسب مومنوں کو شامل ہو اور کوئی اون سے باہر نہ نکل جاوے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہے واسطے
لیے کہ مرے اور حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنی سب مومنوں کے لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت میں بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کی یعنی شخص بزرگ کی میری امت میں سے زیادہ بنی تمیم سے **ف** ع کہ ایک قبیلہ ہے
نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت میں جائیں گے تو دیکھا چاہیے کہ کتنے اچھے لوگ ہونگے میری امت میں اور سب شفاعت
کرینگے پس بہت سے لوگ اونکی شفاعتوں سے بہشت میں جاوینگے اور بعضوں نے کہا کہ یہ شخص حضرت عثمان رضی ہونگے اور بعضوں نے کہا اویس قرنی اور
بعضوں نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب تر ہے **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيْلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تحقیق امت میری سے یعنی بعضے افراد امت سے جیسے علماء اور شہداء اور صلحاء سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتوں کی اور بعض اون میں سے وہ ہوگا
کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف** ع اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کی بیٹوں کو کہتے ہیں **ت** اور بعضا اون میں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی
ف ع عصبہ جتھے میں اور جزم صاف کی دس سے چالیس تک **ت** اور بعضا اون میں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہاں تک کہ داخل ہونگے
اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا
بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَا عَلَيْكَ أَنْ
يُدْخِلَنَا اللّٰهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق خدا عزوجل نے وعدہ کیا ہے مجھ سے کہ داخل کریگا بہشت میں میری امت میں سے چار لاکھ بلا حساب یعنی بے حساب کتاب اور بے سابقہ عذاب کے پس کہا ابوبکر نے زیادہ کیجئے
ہمکو یا رسول اللہ یعنی مانگیے اللہ تعالیٰ سے مدد ہمارے واسطے اوس کو کہ زیادہ کرے اسمیں یا زیادتی کیجیے خبر دیجیے ہمیں اوس چیز سے کہ وعدہ کیا ہے تمہاری پروردگار نے
ف ع اور پہلی گذرا کہ ستر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کی ساتھ ستر ہزار ہونگے اور تین لپیں **ت** فرمایا آنحضرت نے اور زیادتی اسیطرح ہے یعنی اسطرح
بیان کیا کہ لپ بنائیں دونوں ہاتھوں سے اور جمع کیا دونوں ہاتھوں اپنے کو **ف** ع یعنی جیسے کہ وقت دینے کی کرتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ
حکایت ہے فعل حق سبحانہ کی چنانچہ اسی لیے کہا ہے شراح نے کہ بیان کی یہ مثل لپ بنانے کی اسلیے کہ شان اچھے دینے والے کی یہ ہے کہ جب طلب زیادتی کی کیجاتی
ہے تو دونوں ہاتھوں سے لپ بھر کر دیتا ہے بلا حساب پس لپ بھرنا کنایہ ہے مبالغہ سے بہت دینے میں والا وہاں نہ ہتھیلی ہے اور نہ لپ **ت** پھر کہا
ابوبکر رضی نے کہ زیادہ کر دیجے ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونوں ہاتھوں سے پس کہا عمر رضی نے کہ چھوڑ دو ہمکو اے ابوبکر رضی یعنی تا
عمل کریں اور نہ خوف عذاب کی جد و جہد کریں اوسمیں اور با اعتماد کرم الٰہی کی عمل سے باز رہیں پس کہا ابوبکر رضی نے نہیں ضرر تیرا اے عمر کہ داخل کرے
اللہ ہم سبکو بہشت میں پس کہا عمر رضی نے کہ تحقیق اللہ عزوجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت میں ایکبار کر سکتا ہے یعنی پس احتیاج تکرار

سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی جب فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہا عمر رضی نی ف شارح کہا ہی علماء نی کہ جو کچھ ابو بکر رضی نی کہا تھا فیہ تھا اوسکی
اور سکینت و نیازمندی سی ہی اور قول عمر رضی کا قبیلہ رضا اور تسلیم سی ہی اور آنحضرت نی مجادل جواب نہ دیا ابو بکر رضی کو ساتھ اوس چیز کی کہ عمر رضی نی کہا
اور دوبارہ تصدیق عمر رضی کی کی سو یہ کہ بشارت کو فضل عظیم ہی محل توجیہ میں اور کلام عمر رضی کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سی پس حاصل دونوں کا
ایک ہی ہوگا فافہم ف نقل کی بغوی نی شرح السنۃ میں **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصف اھل النار
فیمر بہم الرجل من اھل الجنۃ فیقول الرجل منھم یا فلان اما تعرفنی انا الذی سقیتک شربۃ وقال بعضھم انا
الذی وھبت لک وضوءا فیشفع لہ فیدخلہ الجنۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی صف باندہ کر کھڑی کیی جاوینگی یا صف باندہ کر کھڑی ہونگی دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین جنتیون کی یعنی علماء اخیار
اور صلحاء ابرار کی بطریقہ مسکین سائلین کی اغنیا کی راہ میں اس وارد دنیا میں پس گذریگا اونپر ایک شخص جنتیون مین سی پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سی
اوس جنتی کو ای فلانی یعنی نام لیگا اوسکا کیا تمہیں پہچانتا ہی تو مجکو میں وہ ہون کہ پلایا تھا مین نی تجکو ایک بار پانی اور کہیگا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا
کہ میں وہ شخص ہون کہ دیا تھا مین نی تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ جنتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین ف شارح نی کہا سبب ہوگا
اوسکی دخول کا اور اس سی معلوم ہوا کہ نہایت رغبت کا کہ اگر خدمت و امداد اہل جماعت متقیون کی دنیا میں کرینگی تو نتیجہ اوسکا پاوینگی اور اونکی امداد سی مقام
سی بہشت مین جاوینگی کہا مظہر نی کہ اسمین رغبت دلائی احسان کرنی پر مسلمانون سی خصوصا صلحاء سی اور اونکی ہمنشینی کرنی پر اور محبت پر کہ اونکی
صحبت زینت ہی دنیا میں اور نور ہی عقبی میں نقل کی ابن ماجہ نی **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان رجلین ممن دخل النار اشتد صیاحھما فقال الرب تعالی اخرجوھما فقال لھما لای شیء اشتد صیاحکما
قالا فعلنا ذلک لترحمنا قال فان رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار فیلقی احدھما
نفسہ فیجعلھا اللہ علیہ بردا وسلاما ویقوم الاخر فلا یلقی نفسہ فیقول لہ الرب تعالی ما منعک ان تلقی
نفسک کما القی صاحبک فیقول رب انی لارجو ان لا تعیدنی فیھا بعد ما اخرجتنی منھا فیقول
لہ الرب لک رجاؤک فیدخلان جمیعا الجنۃ برحمۃ اللہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سی کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا
اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سی کہ نکالو اونکو پس فرماویگا اللہ تعالی اون سی کہ
کس سبب سی سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگی کہ کیا ہمنی یعنی چلانا تاکہ رحم کری تو ہمپر یعنی اسلیے کہ تو دوست رکھتا ہی اوسکو کہ التجا کری تجہی فرماویگا
اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہاری لیے یہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہ کہ تھی تم آگ مین ف اگر کوئی کہی کہ کیونکر آگ مین پڑنیکو حال کہا رحمت
جواب یہ کہ قبیلہ حال کرنیکی سبب سی ہی بسبب پر او تحقیق اوسکی یہ ہی کہ جو کہ قصور کیا تہا اونہون نی دنیا مین امر الہی کی فرمان برداری کرنی مین حکم کیا
جاویگی لیکن سبب اوسکا کہ فرمان برداری کرین بہوجی اپنی تئین آگ مین ڈالین یہ علی آگاہ کرنی ہی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمان برداری پر تب پس
ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنی بسبب چلنی راہ بندگی اور طلب رضای مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹھنڈا اور سلامت ف جیسی
حضرت ابراہیم پر کی اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نافع کردیتا
ہی الم اوسکا اوسکو نہ پہونچی ف اور کہڑا رہیگا دوسرا پس نہیں ڈالیگا اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب اشتباہ ہدہ عجز و ناتوانی اپنی کی اور امید لطف و رحمت باری تعالی کی

ہیں کہ یگا اوسکو پروردگار تعالی کس چیز نی منع کیا تجکو ڈالنی تیری سی اپنی تئین آگ مین جیسی کہ ڈالا یار تیری نی اپس کہیگا وہ شخص ای رب میرے
تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ پھیر بہیجیگا تو مجکو آگ مین بعد اوس نکالنی کی مجکو اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی جو کچہ کہ امید رکہتی تہی
ف ح مین دلیل ہی اوسپر کہ امید بندہ کی ہوتی ہی مفید و موثر بیچ کرم اور عطاء اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت و
فرمان برداری سی باہر نکلتی ہی پس داخل کیی جاوینگی وہ دونون شخص ایک ساتھ بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن**
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد الناس النار ثم یصدرون منہا باعمالہم فاولہم کلمح البرق ثم کالریح
ثم کحضر الفرس ثم کالراکب فی رحلہ ثم کشد الرجل ثم کمشیہ رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ یعنی بسبب گذرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی آگ پر
حاضر ہونگی اور دیکہینگی اوسکو پھر پہرینگی اوس سی یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سی بسبب اعمال اپنی کی اوپر اندازہ اوسکی کی پس
اول اونکا مثل اونکی گذرینگی مانند چمکنی بجلی کی پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنی گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑنی مرد کی
پہر مانند چلنی اوسکی کی پیادہ موافق عادت کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان امامکم حوضی ما بین جنبیہ کما بین جرباء واذرح
قال بعض الرواۃ ہما قریتان بالشام بینہما مسیرۃ ثلث لیال وفی روایۃ فیہ اباریق کنجوم السماء
من ورد فشرب منہ لم یظما بعدہا ابدا متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا آگی تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہی میرا مسافت درمیان دونون طرفون اوسکی کی مانند اوس مسافت کی کہ درمیان جرباء اور اذرح
کی ہی کہا بعض راویون نی کہ جرباء اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون دونون کی مسافت تین دن کی ہی ف ع کہا صاحب
قاموس نی کہ جرباء بستی ہی اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ
اوسنی زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دار قطنی نی کہ وہ یہ ہی ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجرباء واذرح ت اور ایک روایت
مین یہ زیادتی بہی آئی ہی کہ بیچ ہونگی اوسکی کنارون مین آبخوری مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اور پیویگا
پانی اوس مین سی پیاسا نہین ہوگا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** حذیفۃ وابی ہریرۃ قالا قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ تبارک وتعالی الناس فیقوم المؤمنون حتی تزلف لہم الجنۃ فیاتون آدم
فیقولون یا ابانا استفتح لنا الجنۃ فیقول وہل اخرجکم من الجنۃ الا خطیئۃ ابیکم لست بصاحب ذلک
اذہبوا الی ابنی ابراہیم خلیل اللہ قال فیقول ابراہیم لست بصاحب ذلک انما کنت خلیلا من وراء وراء
اعمدوا الی موسی الذی کلمہ اللہ تکلیما فیاتون موسی فیقول لست بصاحب ذلک اذہبوا الی عیسی کلمۃ
اللہ وروحہ فیقول عیسی لست بصاحب ذلک فیاتون محمدا فیقوم فیؤذن لہ وترسل الامانۃ والرحم
فتقومان جنبتی الصراط یمینا وشمالا فیمر اولکم کالبرق قال قلت بابی انت وامی ای شیء کمر البرق
قال الم تروا الی البرق کیف یمر ویرجع فی طرفۃ عین ثم کمر الریح ثم کمر الطیر وشد الرجال تجری
بہم اعمالہم ونبیکم قائم علی الصراط یقول رب سلم سلم حتی تعجز اعمال العباد حتی یجیء الرجل

فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِيْ حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيْبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُوْرَةٌ تَأْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِهٖ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ اِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حذیفہ اور ابو ہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکٹھا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگوں کو یعنی محشر میں پس کھڑے ہونگے مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاوے گی واسطے اونکے بہشت ف ع جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا واذا الجنۃ ازلفت علمت نفس ما احضرت ت پس آوینگے وہ یعنی بعضے مومن خواص پہر بہت سے آدم کے پاس پس کہینگے اے باپ ہمارے کہولو ہمارے لیے بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہوویں ہم اوسمین پس کہینگے آدم کہ نہیں نکالا تمکو بہشت سے مگر تمہارے باپ کی خطا نے نہیں ہوں میں لائق اس کار کے جاؤ تم طرف بیٹے میرے ابراہیم کے کہ خلیل اللہ ہے یعنی وہ تفضیل رسولوں خدا کے سے ہے اور جد خاتم الانبیا ہے اور اس سے حال بنا عرض کرو فرمایا حضرت نے پس کہینگے ابراہیم کہ نہیں ہوں میں لائق اس کام کے نہیں تھا میں خلیل مگر پرے پرے اسکی یعنی پہلے اسدن کے قصد کرو طرف موسی کے کہ کلام کیا اوس سے خدا تعالی نے کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نے یہ وارد ہوا ہے بطریق تواضع کے کہ میں لائق اس درجہ بلند کے نہیں ہوں اور معنی یہ ہیں کہ میں جو بزرگیاں دیا گیا ہوں بواسطہ جبرئیل کے دیا گیا ہوں ولیکن تم موسی کے پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہے اور لفظ ورا مکرر لائے کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا اسماع بغیر واسطہ کے حاصل ہوئی ہے اونکو رویت بھی پس گویا کہ کہا کہ میں پیچھے اوس موسی کے ہوں کہ جو پیچھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں ت پس آوینگے موسی علیہ السلام کے پاس پس کہینگے وہ کہ نہیں ہوں میں لائق اسکے جاؤ طرف عیسی کے کہ کلمۃ اللہ اور روح اوسکی ہیں پس کہینگے عیسی کہ نہیں ہوں میں لائق اس کار کے یعنی پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب در حضرت اونکو حاصل ہے درگاہ رب العالمین میں اور مشہور اور ممتاز ہیں درمیان انبیا اور رسولوں کے اور پہلے نہ کہا کہ آوینگے میرے پاس اور ذکر کیا اسم شریف اپنا بسبب اسکے کہ اوسمیں ہے معنی حمد کی اور شعر ہے کھڑے ہونے پر مقام محمود میں کہ مقام شفاعت ہے جیسے کہ فرمایا ت پس کھڑے ہونگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی دونوں طرف عرش رحمن کے اور اذن چاہینگے شفاعت کا بیچ نوع انسان کے واسطے رحمت دینے کی سختی تھوڑی سے پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرینگے آپ جیسے کہ اوپر گذرا اور بھیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت بنکر آوینگی پس کھڑی ہوگی امانت اور ناتا دونوں طرف پل صراط کے داہنے اور بائیں یعنی واسطے طلب حق اور انصاف کے پس گذرینگے جماعت کہ اول تمہارا فضل ہے تمہارے سے مانند بجلی کی یعنی جلدی چمکتی میں کہا ابو ہریرہ نے کہ کہا میں نے آنحضرت سے کہ فدا ہو جیو تمہارے ماں باپ میرے کونسی چیز ہے اور کیونکر ہوگا مانند گذرنے بجلی کی فرمایا کیا نہیں دیکھتے تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہے اور پہر آتی ہے آنکھ جھپکنے میں ف ح ظاہر یہ ہے کہ مراد انبیا ہیں اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد اوس سے اصفیا یعنی اولیا ہیں ساتھ کے ہوں ت پہر گذرینگے مانند گذرنے ہوا کے پہر گذرینگے مانند گذرنے پرندوں کی اور دوڑنے مردوں کی یا پیادوں کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہارے کھڑے ہونگے پل صراط پر کہتے ہونگے اے رب میرے سلامت رکہ اور سالم رکہ یہانتک کہ عاجز ہونگے عمل بندوں کے یعنی سست ہوگی قوت انکی عملوں کی اور نہ رکہتے ہونگے ویسے اعمال کہ بسبب اونکی قوت سے گذریں یہانتک کہ آویگا ایک شخص پیٹ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سے مگر گھسٹتا ہوا سرین کے بل مانند بچوں کی فرمایا آنحضرت نے اور دونوں طرف صراط کے آنکڑے ہونگے لٹکائے گئے حکم کیے گئے یعنی درگاہ الہی سے پکڑینگے اوس شخص کو کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکے پس بعضے اونکے زخمی ہوکر نجات پاوینگے یعنی آگ میں پڑنے سے اور بعضے ہاتھ پاؤں باندھکر دوزخ میں ڈالے جاوینگے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان ابو ہریرہ کی اوسکی ہاتھ میں ہے کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہے ت نقل کی یہ مسلم نے

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من النار قوم بالشفاعة كانهم الثعارير قلنا ما الثعارير
قال انه الضغابيس متفق عليه اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگی آگ دوزخ سی ایک قوم سبب
شفاعت کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہم نی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ ضغابیس ہین ف تشبیہ دی گئی آدمیون کی ساتھ اسلیی کہ وہ جلدی بڑہتا ہی یعنی یہ
اگرچہ جلکر کوئلا ہوجاوینگی لیکن جب نکالکر نہر الحیوۃ مین ڈالی جاوینگی جھٹ پٹ تازہ توانا ہوجاوینگی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن
عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يشفع يوم القيمة ثلثة الانبياء ثم العلماء ثم الشهداء رواه ابن ماجة
اور روایت ہی عثمان بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیا پہر علما
یعنی علماء باعمل پہر شہدا ف ع عطف کرنی مین لفظ ثم پر دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علماء کی شہدا پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوپر اسکی وہ حدیث
کہ روایت کی خطیب نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیی کہ تخصیص شفاعت کی انکی ساتھ ہوئی بسبب زیادتی فضل
اور بزرگی کی ہی ورنہ تمام اہل خیر کی لیی مسلمانون مین سی ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہون کی ہو یا رفعت
درجات کی لیی اور انکار شفاعت بدعت وگمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہی ت نقل کی یہ ابن ماجہ نی باب صفة
الجنة واهلها باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی ف ع جنت اصل لغت مین بمعنی ڈہانکنی کی ہی اور سبب
ان حروف کی واسطی ستر اور ڈہانکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈہانکنی انکی کی اوس چیز کو کہ نیچی اونکی ہی بعد وہ نام
باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوس مین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کی کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ بہشت الفصل
الاول فصل پہلی عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى اعددت لعبادي الصالحين ما لا
عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر اقرءوا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين متفق عليه
روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ طیار کی ہین نی اپنی نیک بندونکی لیی وہ چیز کہ کسی
آنکہہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اوسکی کسی آدمی کی دل پر ف ع اور ہوسکتا ہی کہ مراد اول
سی ایسی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سی خاطرین خوش ت پس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق وتصدیق اوسکی اس آیت کو
پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطی شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کی قسم اوس چیز سی کہ سبب ٹہنڈک
آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی ف ع یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کی سی لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی ساتھ زبر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی
اور آنکہہ وقت نظر کرنیکی طرف محبوب کی قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پہرتی ایسی ہی حالت فرحت وسرور مین سکون آرام پکڑتی
ہی اور وقت نظر کرنی کی طرف غیر محبوب کی متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور ایسی ہی حالت خوف وغم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ مشتق ہی
قر سی ساتھ پیش قاف کی بمعنی سرد اور خنکی اور سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوب مین اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اسکی بیچ دیکہنی
دشمنون کی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کی ہی چنانچہ کہتی ہین فرزند کو قرۃ العین اور حدیث مین وارد ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اور
بھی یہ دونون معنی محتمل ہین جیسی کہ باب فضل فقراء مین گذرا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم موضع سوط في الجنة خير من الدنيا وما فيها متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سی جگہ اور ادنی مکان اوس مین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی

ف ع یعنی کہ جنت کی نعمتیں اور اسکی باقی رہنے والی ہیں اور دنیا اور سارا اوسکی چیزیں فانی ہیں اور ذکر کوڑے کا بسبب حقارت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہ اوترنیکا
ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو اوسکی اور کوئی وہاں نہ اوترے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امرأۃ من نساء اہل
الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما ریحا ولنصیفہا علی راسہا خیر من
الدنیا وما فیہا رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر
روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی بہتر ہی ف ع اور جزا اور ثواب اور مال مین اوسمین ان دونو وقتون کی بطریق عادت
کی ہی اور مراد مطلق وقت و ساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھ کہ اوسمین قصد تقرب
الہی کا ہو اور داخل خدا کی ہو میانہ کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کی بہ نفقہ عیال کی لیے اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیے عبادتین راہ خدا
اور جب کہ کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سی کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا ت اور اگر
ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین جہانکی طرف زمین کی تو البتہ روشن کر دی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی ف ع اور ضمیر بینہما کی
آسمان و زمین کیطرف یا بہشت و زمین کیطرف اور یہ ظاہر تر ہی اسلیے ذکر ہونی انکی کی عبارت مین صریحا ت اور البتہ بہر دی وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون
دونون کی ہی خوشبو سی اور البتہ اوڑہنی اوسکی سرکی بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری نی وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا
ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلی سوار بیچ سایہ اوسکی کی سو برس نہو قطع نکری اوسکی مسافت کو اور البتہ
جگہ بقدر کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہی اوس چیز سی کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تغرب
مین یا تو شک راوی کی لیے ہی اور یا تخییر کی لیے اور یا بمعنی واو کی اور بقدر کمان کی اوسمین وہی معنی جگہ کوڑی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت ہی
کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ عرضہا وفی روایۃ طولہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا
اہل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن وجنتان من فضۃ آنیتہما وما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین
ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
مومن کی لیے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چوڑائی اوسکی یعنی سب طول اوسکا بقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہی
لمبان اوسکی ف ع یعنی اور یہی قیاس ہی عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اوسکا ہر ایک اون دونون مین سی
ت ساٹھ کوس کی اور ہر کونی مین اوس خیمہ کی اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھین گی یعنی ایک کونہ والی اور گھر والونکو
کہ اور کونون مین ہونگی پہرا کریگا اون سب گھر والون پر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نی اور بہرا وسکی ابن الملک نی یہی کہ اہل سی مراد مین بیویان
کہ جنسی جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی جماع سی ت اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیے کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی یعنی
قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ کی اور دو بہشت ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی ف ع ظاہر یہ ہی کہ

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتیں فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور حدیث میں جنت کی عمارت کی وصف میں آیا ہی کہ ایک اینٹ سونے کی ہی اور
ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہی کہ اول حدیث میں بیان ہی اون چیزوں کا کہ جنت میں ہیں یعنی باسن وغیرہ اور دوسری حدیث میں
صفت جنت کی دیواروں کی اور کہا بعضی نی کہ دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اسپر کہ جنتیں چار ہیں کیونکہ اللہ تعالی نی سورۃ الرحمن میں فرمایا ولمن خاف
مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سی منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ کہتا ہوں یعنی ملا علی کہ موید ہی اوسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین
وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہیں ہی کہ مراد جنتان سی یعنی آیہ میں دو قسمیں ہوں جنت سی کہ ایک اون دونوں کی سونے سی اور دوسری
چاندی سی اور کہیں ہونگی کاملین کی لیے دو جنتیں سونے کی اور دو جنتیں چاندی کی داہنے بائیں طرف اونکی محلوں کی زینت کی لیے نہ بسبب مقصود ہونے
سونے کی اور یہ مراد جنتان سی بنا بر اسکی ہی کہ کبھی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہی اور موید ہی اسکو کہ وارد ہی جنت کی اور طبقی اونکی آٹھ ہیں جنت عدن جنت الفردوس
جنت الخلد جنت النعیم جنت المأوی دار السلام دار القرار دار المقامۃ اور نہیں مانع درمیان بہشتیوں کی اور درمیان نظر کرنی اونکی کی طرف پروردگار
اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن میں ف ع یعنی جب بہشتی بہشت میں داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورت
طبعی کہ درمیان بندی اور درمیان رویت رب کی مانع ہیں اوٹھ جائینگی مگر پردے جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کی باقی ہونگی سو وہ بھی
از راہ مہربانی وفضل رب کی اوٹھ جائینگی ت اور اوسکو عیاناً دیکھینگی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عبادۃ بن الصامت
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ مَا بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ
وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاھَا دَرَجَۃً مِنْھَا تُفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ الْاَرْبَعَۃُ وَمِنْ فَوْقِھَا یَکُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ
الْفِرْدَوْسَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں سو درجی ہیں درمیان ہر دو درجوں کی اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کی ف
ع ممکن ہی یہ کہ مراد سو سی کثرت ہو جیسی کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی میں عائشہ سی بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ
من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہی کہ سو درجی ایسے ہوں کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجی خلاف اونکی ہوں یعنی کم یا زیادہ اور روایت
کیا دیلمی نی مسند فردوس میں ابو ہریرہ سی مرفوع یہ کہ جنت میں ایک درجہ ہی کہ نہیں پہونچیں گی اوسکو مگر شکر کرنیوالی ت اور فردوس ف ع یعنی جنت
اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن میں قد افلح المومنون کی اول میں اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتوں سی بلند تر
اور درمیان کی درجی کی یعنی بدرجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہیں صورت اور یعنی جنت فردوس سی روان کیجاتی ہیں چاروں نہریں بہشت کی
ف ع یعنی نہر پانی اور دودھ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہیں قرآن میں فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین
وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کی عرش ہی ف ع پس یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس سب اوپر تمام جنتوں کی ہی اور اسلیے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیے ت پس جب مانگو تم اللہ سی بہشت تو مانگو تم اوس سی فردوس کہ سب سی بلند اور بالاتر ہی نقل کیا یہ
ترمذی نی کہا مولف نی کہ نہیں پائی میں نی یہ حدیث صحیحین میں یعنی اونکی متنوں میں اور نہ کتاب حمیدی میں ف ع کہ جامع ہی صحیحین کی کہا
کلام مولف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح میں حالانکہ نہیں پائی گئی یہ مگر حسان میں پس اعتراض مولف کا توریبی ہی
اور بعضی شارحین نی لکھا ہی کہ یہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری میں دو جگہ ایک تو کتاب الجہاد میں اور دوسری بیچ باب کان عرشہ علی الماء کی اور صحیح مسلم میں

سے جو دہی بیچ اثنا جہاد فی سبیل اللہ کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یاتونھا کل جمعۃ فتھب ریح الشمال فتحثو فی وجوھھم وثیابھم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اھلیھم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لھم اھلوھم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم

انس سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں ایک بازار ہے یعنی مجمع ہے کہ اوس میں صورتیں خوبصورت کی گئی ہیں جمع ہونگے اوس میں بہشتی ہر جمعہ میں **ف** یعنی مقدار ہر جمعہ میں یعنی ہفتہ میں اور نہیں ہوگا وہاں ہفتہ حقیقۃً بسبب نہونے آفتاب اور رات و دن کی **ت** پس چلے گی ہوا شمال کی **ف** ح شمال بفتحتین ہے اور زبر سے آتی ہی ہے جو کہ داہنے ہاتھ کی طرف سے آتی ہے جب سامنے قبلہ کی کھڑا ہو اور یہاں مراد ہوا ہے شمال ہوا شمال کی **ت** پس ڈالے گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح طرح کی خوشبوئیں اونکے مونہوں میں یعنی بدنوں پر اور کپڑوں میں پس زیادہ ہونگے بہشتی کہ وہاں مجمع میں حاضر ہوں گے حسن و جمال میں یا زیادہ کریں گے حسن و جمال کو پس پھر پھریں گے یعنی بازار سے طرف گھر والوں اپنے کی اس حال میں کہ زیادہ ہوگئی ہونگی خوبصورتی اور جمال میں پس کہیں گے اونسے گھر والے اونکے کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنے بعد جدا ہونے کے ہمسے حسن و جمال کو پس کہیں گے بہشتی گھر والوں سے اور تمنے بھی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہمارے حسن و جمال کو **ف** اور یہ بات یا تو بسبب اسکے ہوگی کہ اونکو بھی وہ ہوا پہونچی اور یا بسبب عکس پڑنے جمال اونکی کی تغیر حال آیا اونکی کی **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونھم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبھم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینھم ولا تباغض لکل امرئ منھم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقھن من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون ولا یمتخطون آنیتھم الذھب والفضۃ وامشاطھم الذھب ووقود مجامرھم الالوۃ ورشحھم المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیھم آدم ستون ذراعا فی السماء متفق علیہ

اور روایت ہے ابوہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت میں یعنی انبیا بصورت چودھویں رات کی چاندکی ہونگی پھر وہ لوگ کہ قریب ہونگے اس جماعت کی یعنی مرتبہ میں قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سے داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارے کی بیچ آسمان کی روشنی میں یعنی جو تارے سوای چاند اور آفتاب کی اور تاروں سے روشن ہو اسکی مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیوں کی اوپر دل ایک شخص کی ہونگے یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور درست آپسمیں جیسی کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہیں ہوگا کچھ اختلاف اونمیں اور نہ دشمنی کینہ آپسمیں ہر شخص کی لیے بہشتیوں میں سے دو دو بیبیاں ہونگی حورعین سے **ف** ح حور جمع حوراء کی اور حوراء اوس عورت کو کہتی ہیں کہ جسکی آنکھ کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی یعنی فراخ چشم کی اگر کہیں کہ اخیر فصل ثانی میں ایک حدیث آئی ہے کہ ادنی اہل جنت کی بہتر بیبیاں ہونگی اور یہاں دو بیبیاں فرمائیں اونمیں کیا تطبیق ہے جواب یہ کہ مراد یہ ہے کہ دو بیبیاں ہوں گی اس جنس سے کہ حورعین ہونگی ساتھ اور صفات کی کہ ذکر کیں اور یہ منافات نہیں رکھتا ہے ساتھ اسکی کہ سوای اس جنس کی اور بیبیاں بہت ہوں **ت** دیکھا جاتا ہے گودا حوروں کی پنڈلیوں کی ہڈیوں کا ہڈی اور گوشت کی پیچھے سے بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتھ پاکی کی یاد کریں گے بہشتی اللہ تعالی کو صبح و شام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگے بہشتی اور نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹھ چھنکیں گے باسن اونکے سونے اور چاندی کی ہوں گی اور کنگھیاں اونکی سونے کی عطر ساینہ ہیں اونکی انگیٹھیوں کا اگر ہوگا **ف** ح یعنی دنیا کی انگیٹھیوں کی اینڈہن

کوئی وغیرہ ہوتی ہیں اور خوشبو کیلیے عود اور سپہر جلاتی ہیں بخلاف بہشت کی انگیٹھیوں کی کہ اونکا ایندھن بھی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی
روشن کرنا آگ کا اور واو کی زبر سی لکڑیاں کہ جلائی جاتی اون سی آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اور یہ صیغہ آلہ کی وہ چیز کہ جسمین رکہی جاوی آگ
آگ جلانی کی لیی یعنی انگیٹھی اور زبر میم سی بھی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سی اور واو کی پیش سی اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر کہ ہوتی ہی جاتی ہی
اوس سی ت اور عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب اونکا خلق اور سیرت ایک مرد کی ہوگی یعنی سب خوش خلق اور متفق
اور اختلاط کرنی والی ہونگی آپسمین اور یہ صورت اور شکل باپ کی کہ آدم ہیں ساٹھ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی [illegible]
قدمین لفظ خُلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد بیان
سیرت کی اور خَلق زبر خ سی بھی روایت ہی یعنی سب ہونگی اوپر صورت اور شکل ایک مرد کی اور حسن وخوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تیس یا
تینتیس برس کی ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زبر اور پیش کی دونوں صحیح ہیں

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ پیشاب
کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ ناک چہنکینگی عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نی کہ جب پاخانہ نہ پہرینگی تو حال فضلۂ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا
فرمایا کہ ہو جاویگا فضلۂ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینی کی راہ نکل جاویگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کی ہی
یا بعضا کہانا ڈکار ہو جاویگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہانا ڈکار ہو جاویگا اور پانی عرق ت الہام کیے جاوینگی بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی
سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اونپر ہو جاویگا وہ لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا جیسی کہ باہر نکلتا ہی تمسی دم ف ع کہ بی تکلف
آتا ہی اور جاتا ہی یا یہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہاوینگی تسبیح وتہلیل سی جیسی کہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم یا وہ دم لینی سی اور نہین باز رکہینگی
اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سی جیسی کہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہ کہ نہین نکلیگا اونسی دم مگر کہ ملا ہوگا ساتہ ذکر اور شکر
اللہ تعالی کی ت نقل کی یہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت
مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکرمند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار والثبات
ہی تغیر وتبدیل اور فساد اور خرابی اوسمین نہین نقل کی یہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَّاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو سعید اور ابو ہریرہ سی کہا دونون نی
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیون کو ساتہ اس مضمون کی کہ تمہاری لیی ہی کہ تندرست رہو تم
پس بیمار نہ ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لیی ہی کہ جوان رہو تم پس بوڑہی ہو کبہی اور تحقیق
تمہاری لیی ہی یہ کہ چین مین رہو اور محنت اور مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہ مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ یتراءون اہل الغرف من فوقہم کما تتراءون الکوکب الدری الغابر
فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینہم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغہا غیر
ہم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگے بالاخانے والونکو اپنے اوپر جیسا کہ دیکھتے ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کے جانب مشرق یا مغرب میں **ف** ع لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سے غبور سے ہے یعنی باقی کے اور مراد اس سے باقی رہا ہوا افق میں بعد پہیلنے روشنی فجر کے کہ اوسوقت چمکتا ہے ستارہ روشن اور بعضی روایت میں غائر ہے تحتانیہ سے ہے آیا ہے غور سے یعنی نشیب کے لیکن یہ تصحیف ہے اور روایت مشہور اول ہی کی ہے **ت** اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانوں کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کے ہے کہ درمیان بہشتیوں کی ہوگا **ف** ع کہ مرتبہ بعضوں کا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکھا ہے علماء نے کہ بہشت میں طبقات ہونگے اعلی تو سابقین کیلئے اور اوسط مقتصدین کے لیے اور اسفل مخلطین کے لیے ہے **ت** عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ یہ بالاخانے اور محل بلند منازل پیغمبروں کی ہونگی کہ نہیں پہونچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبروں کے فرمایا کہ ہان پہونچینگے اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبروں کے بھی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی کے قسم ہے خدا کی پہونچینگے اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائے ہیں اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یعنی سچ قبول کرنے اوس چیز کے کہ حکم کیے گئے ساتھ اوسکی اور منع کیے گئے اوس سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے آخر سورۂ فرقان میں وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا۔ اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ اقوام افئدتہم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہونگی جنت میں کتنی قومیں کہ دل اونکے مانند دلوں پرندوں کے ہیں **ف** ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونے میں حسد اور بغض وغیرہ سے اور بعضوں نے کہا خوف اور ہیبت میں کہ پرندہ بہت ڈرتا ہے بہ نسبت اور جانوروں کے اور بعضوں نے کہا توکل میں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر حق توکل اوسکے کا تو رزق دے تمکو جیسے کہ رزق دیتا ہے جانور پرندہ کو کہ نکلتے ہیں صبح کو بھوکے اور پھرتے ہیں شام کو پیٹ بھرے **ت** نقل کی یہ مسلم نے

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ

اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماویگا بہشتیونکو اور پکاریگا کہ اے بہشتیون پس کہینگے اور جواب دینگے بہشتی اللہ تعالی کو کہ حاضر ہیں ہم رب ہمارے اور موجود ہیں تیری خدمت میں اور بھلائی تیرے قبضۂ قدرت اور ارادہ میں ہے جسکو چاہے دیوے تو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ آیا راضی ہوئے تم یعنی جیسے کہ داخل کیا میں نے تمکو بہشت میں پس کہینگے اور کیا ہے ہمکو کہ نہ راضی ہوویں ہم اے پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نے ہمکو وہ چیز کہ نہیں عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہ دوں میں تمکو بہتر اوس چیز سے کہ دی ہیں تجہے پس کہینگے کہ اے پروردگار ہمارے کون سی چیز بہتر ہے اوس سے پس فرماویگا اللہ تعالی کہ عنایت فرماونگا میں تم پر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تم پر بعد اسکے کبھی **ف** ع اور جب مولی بندہ سے راضی ہو

تمام تین اور سعادتین حاصل ہوئین اور دولت دیدار بھی اترا اور نتیجہ ہمیشہ کا ہی اول پوچھنا اونسی کہ آیا راضی ہو تم جب رضا اونکی اونسی ہے
حاصل ہوئی رضا اپنی اونسی اوسپر مرتب کی معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولی تعالی کی بندہ سی رضا بندہ کی ہی مولی سی اپنی حال مین یعنی
اگر اپنی تئین راضی پاوی اپنی پروردگار سی پس جان کہ وہ بھی تجھ سی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین بہت تفتیش کرتی تھی کہ کیونکر پہچانین ہم
کہ حق تعالی ہم سی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بھی ہم سی راضی ہی اصحاب ان بشارت دی کہ رضا اونکی
اونسی دائم ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تھوڑی سی رضا اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت سی اور اوس چیز سی کہ اوس مین ہی جیسی کہ فرمایا حق تعالی
ورضوان من اللہ اکبر یعنی جانیکہ ہمیشہ اور ہمیشہ اللہم ارض عنا وارضنا عنک ۔ ت ۔ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ادنی مقعد احدکم من الجنۃ ان یقول لہ تمن فیتمنی ویتمنی فیقول لہ
ھل تمنیت فیقول نعم فیقول لہ فان لک ما تمنیت ومثلہ معہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہ ایک تمہاری کی بہشت سی اوس مقدار ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ
اوس قدر کہ چاہی تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنی بہت کچھ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ آرزو کی
تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دل مین آرزو تھین سب مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تجھ کو
ملتی ہی جو کچھ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتھ اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انھار الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سی ہین ۔ ف ۔ فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلا اختلاف
لیکن تعیین سیحان و جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نی کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علما
نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہی کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہین اسلیے کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا کہ
جیحان نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق کرتی ہین علما کہ جیحون وادی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سندھ مین اور بعضون نی کہا کہ
سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرطوس کی اور مراد ساتھ ہونی ان چار نہرونکی انہار جنت سی یہ ہی کہ پانی انکی
نسبت اور پانیون کی اچھی ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سی ہین اور بعضون نی کہا کہ چارون نہرین کہ
اصول جنت کی نہرون کی ہین اور اونکو ساتھ نام ان چار نہرون کی کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹھی اور فائدہ مند دنیا کی نہرون کی ہین
نام رکھا واسطی مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کی ہین اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور مراد ان
نہرون مذکورہ کا بہشت مین ہی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتی ہین بہشت سی اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی
کی جڑ سی ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہ چار نہرین بہشت سی ہین کہ حق تعالی نی انکو پہاڑونکو سونپا ہی اور پھر ان سی زمین پر جاری کیا
کذا ذکر الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ۔ ت ۔ نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عتبۃ بن غزوان قال ذکر لنا ان الحجر یلقی من شفۃ
جھنم فیھوی فیھا سبعین خریفا لا یدرک لھا قعرا واللہ لتملأن ولقد ذکر لنا ان ما بین مصراعین
من مصاریع الجنۃ مسیرۃ اربعین سنۃ ولیاتین علیھا یوم وھو کظیظ من الزحام رواہ مسلم
اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنی روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پتھر ڈالا جاتا

کنارہ دوزخ پہونچی سی پس کرتا چلا جاوی آدمی ستر برس نہ پہونچی اوسکی تہ تک اور قسم خدا کی البتہ بہری جاوی گی
اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوؤں دروازی کی دروازوں جنت کی سے مسافت مقدار چالیس برس کی ہے اور البتہ
آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بھری ہوگی بسبب ازدحام کی نقل کیا مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال

قلت یا رسول اللہ مم خلق الخلق قال من الماء قلنا الجنة ما بناؤها قال لبنة من ذهب ولبنة من فضة وملاطها المسک الاذفر وحصباؤها اللؤلؤ والیاقوت وتربتها الزعفران من یدخلها ینعم ولا یبأس ویخلد ولا یموت ولا یبلی ثیابهم ولا یفنی شبابهم رواه احمد والترمذی والدارمی۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے **ف** ح ع اختلاف ہے علماء کو
کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہے کیا ہے اکثر اسپر ہیں کہ وہ جوہر پانی کا ہے پھر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتھ کثیف اور منجمد ہونی کی اور آگ اور ہوا
ساتھ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوئیں سے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ کہتی ہیں توریت کی اول سفر میں آیا ہے کہ اللہ
نے پیدا کیا ایک جوہر پھر نظر ہیبت کی اوسکی طرف پس گھل گئی اجزا اوسکی اور پانی ہو گئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دھوئیں کی پس آسمان
پیدا ہوا پھر ظاہر ہوئی پانی پر جھاگ اور اوس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑوں کو لنگر اوسکا کیا یعنی ہلتی تھی زمین پہاڑوں سے ٹھہر گئی اور
بعضوں نے جو لکھا ہے کہ مراد پانی سے نطفہ ہے تقاضا کرتا ہے اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہوویں جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی
یعنی پیدا کیا ہم نے پانی سے حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ بھی کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہے کہا یا
بسبب یا رقت احتیاج اسکی کی طرف پانی کی اور منتفع ہونی اوسکی کی **ت** عرض کیا ہم نے آنحضرت سے کہ بہشت کس چیز سے ہے عمارت اوسکی یعنی پتھر
کی ہے یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونی کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریاں اوسکی موتی
اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی میں اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمیں چین میں رہیگا
اور رنج اور مشقت نہیں دیکھیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبھی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی نقل کی احمد ترمذی دارمی نے
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما في الجنة شجرة الا وساقها من ذهب رواه الترمذي اور
روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے نہیں ہے جنت میں کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونی کا ہے **ف** ح ع اور ٹہنیاں
اوسکی سنا ہے ہیں کسی کی سونی کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتھ طرح طرح کی شگوفوں کی اور اوسی طرح
طرح کی میوی لگی ہوئی اور نیچی اونکی نہریں جاری نقل کی یہ ترمذی نے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة
مائة درجة ما بين كل درجتين مائة عام رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں سو درجی ہیں **ف** ح ع ظاہر تر یہ ہے کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہیں فرمایا اللہ تعالی نے ہم درجات عند اللہ
یعنی جنتی صاحب درجوں کی ہونگی بسبب اعمال اچھی کی طاعات سے جیسے کہ دوزخی صاحب درکات متساقطہ کی ہونگی بقدر مراتب اپنی کی شدت کفر میں جیسے کہ
اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ترجمہ درمیان ہر دو درجوں کی فرق سو برس کا ہے نقل کی یہ ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة مائة درجة لو ان العالمين
اجتمعوا في احداهن لوسعتهم رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ تحقیق بہشت مین سو درجی ہین ایسی کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہون ایک درجی مین البتہ ان سب کو کفایت کری اور نقل کی یہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی وفرش مرفوعة قال ارتفاعها لکما بین
السماء والارض مسیرة خمسمائة سنة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی سعید سی نقل کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعة فرمایا بلندی اون بچھونون کی جیسی کہ مسافت ہی درمیان آسمان زمین کے
پانسو برس کی راہ **ف ع** یعنی جنت کی درجون کی بچھونی ایسی بلند ہونگی جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی ان فی الجنة مائة درجة ما بین کل درجتین کما
بین السماء والارض اور بعضون نی کہا کہ مراد فرش سی عورتین اہل بہشت کی ہین اور مرفوع یعنی فائق وفاضل کی حسن وجمال مین دنیا کی عورتون سے
لیکن حدیث مین آیا ہی کہ مومنات احسن ہونگی حورون سی بسبب نماز وروزہ کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرة یدخلون الجنة یوم القیامة ضوء وجوههم علی مثل ضوء
القمر لیلة البدر والزمرة الثانیة علی مثل احسن کوکب دری فی السماء لکل رجل منهم زوجتان
علی کل زوجة سبعون حلة یری مخ ساقها من ورائها رواه الترمذی
اور یہی روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت مین دن قیامت کی کہ وہ
انبیا علیہم السلام ہین روشنی اونکی چہرون کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودہوین رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہین ایسی
مانند بہترین ستارہ چمکتی کی آسمان مین واسطی ہر شخص کی اونمین سی دو بیبیان ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑی ہونگی اور ہر ایک اون دونون مین سے
ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودہ پنڈلی اوسکی کا ستر جوڑون کی اوپر سی **ف ع** اور حدیث مین آیا ہی کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر
بی بیان اور اسی ہزار خادم ہونگی پس تطبیق اوسمین اور اسمین یہ ہی دو بیبیان تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سی معلوم ہوگا
اور باقی ایسی نہین ہونی کی پس یہ منافی نہین ہی اسکی کہ ہر ایک کی لیی بہت سی حورین بغیر صفت کی ہون کذا قیل اور ظاہر تر یہ ہی کہ ہر ایک کی
لیی دو بیبیان ہون دنیا کی عورتون مین سی اور ستر حورون مین کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی المؤمن فی الجنة قوة کذا وکذا من الجماع قیل یا رسول اللہ او یطیق
ذلک قال یعطی قوة مائة رواه الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیا جاویگا
مومن بہشت مین قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہی عورتون سی مثلا دس سی عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنی کی اتنی
عورتون سی فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردون کی یعنی پس کیون نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتون سی جماع کرنی کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی
وعن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال لو ان ما یقل ظفر مما فی الجنة بدا
لتزخرفت له ما بین خوافق السموات والارض ولو ان رجلا من اهل الجنة اطلع فبدا اساوره لطمس ضوءه ضوء
الشمس کما تطمس الشمس ضوء النجوم رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی
اونہونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا اگر اوسقدر کہ اوٹھاوی ناخن اون چیزون مین سی کہ بہشت مین ہین یعنی قسم زینت اور آلات اوسکی
ظاہر ہو یعنی دنیا مین تو البتہ زینت دار ہوجاوی بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب اطراف آسمانون زمین کی ہی اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیون
مین سی جہانکی پس ظاہر ہون کڑی اوسکی تو البتہ مٹادیوی روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسی کہ مٹادیتا ہی سورج ستارونکی روشنی کو نقل کی یہ ترمذی نی

اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنۃ جرد مرد کحل
لا یفنی شبابھم ولا تبلی ثیابھم رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھین اونکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی **ف** ح
حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش اور رے کی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکا بی ریش
اور کحل کاف کی زبر سی اور یہ بر وزن فعل کی بمعنی فعیل کی یعنی کحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو یعنی آنکھین معلوم ہون گویا
سرمہ لگایا ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل اھل الجنۃ الجنۃ
جردا مردا مکحلین ابناء ثلثین او ثلث وثلثین سنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بی
ریش سرمگین آنکھین تیس برس کی یا تینتیس برس کی **ف** ح یعنی جیسی کہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین ایسی کہ کمال جوانی اور قوت مردی کی اس
مین ہی اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث او ثلثین سنۃ مین شک راوی کی لیی ہی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اسماء بنت ابی بکر
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر لہ سدرۃ المنتھی قال یسیر الراکب فی
ظل الفنن منھا مائۃ سنۃ او یستظل بظلھا مائۃ راکب شک الراوی فیھا فراش
الذھب کان ثمرھا القلال رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر رضی سی کہا کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیی سدرۃ المنتہی کا فرمایا آنحضرت
نی چلی سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑین اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی **ف** ح کہ
یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی **ت** اوس درخت
مین ٹڈی ہین سونی کی **ف** ح شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین بار و اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوسکو ڈھانپتی
اوس ہی اور تعبیر کیا اونکو ساتھ سونی کی ٹڈی کی اور تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈھانکتا ہی سدرۃ المنتہی کو جو کچھ کہ
ڈھانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ جو ڈھانکتی ہی اوسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کی **ت** گویا کہ میوی اوسکی مانند مٹکون کی ہین
ف ح سدرۃ المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام اسلیی ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی
مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پری اوسکی کیا ہی اور نہین گذرا اوس سی کوئی سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ
وہان سی آگی نہین بڑھتی اور ایک روایت مین چھٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین
یہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم **ت** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الکوثر قال ذاک نھر اعطانیہ اللہ یعنی فی الجنۃ
اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل فیہ طیر اعناقھا کاعناق الجزر قال عمر ان
ھذہ لناعمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلتھا انعم منھا رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجھکو خدا تعالی نی وہ نہر **ف** ح لفظ جزر

ا تو نہر ہوتی اور جرم سی بہی آتا ہی یعنی ہر پیالی کی گرد دونوں طرف اوسکی دو حوض ہین ایک نہر تو ...

لمبی ہوالی نی ت یعنی بہشت مین ت بسبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت مین یا یلی کی نہر اوسکا بہشت ہی مین ہی ات سا نہایت سفید ہی پانی اوس
دودہ سی اور نہایت شیرین ہی شہد سی اوس نہر مین ہین اوسکی کنارون ہین پرندی جانور ہین دراز گردن کی گردنین اونکی مانند گردنون اونٹون کی
ت ے لفظ جزر جمع جزور کی ساتہ زبر جیم کی بہی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطی نحر وذبح کی اور معنی یہ ہین کہ وہ تیار ہین نحر کی
لیے تاکہ کہا وین اونکو اور اس نہر والی ت کہا عمر رضی اللہ عنہ نی کہ تحقیق وہ پرندی البتہ ناعم اور فربہ اور خوشحال ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ کہانی والی اونکی کہ بہشتی ہین متنعم تر اور مترفہ تر ہونگی اونسی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ اِنِ اللّٰهُ اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ اَنْ تُحْمَلَ فِيْهَا عَلٰى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ يَطِيْرُ بِكَ
فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ اِلَّا فَعَلْتَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ اِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ
لِصَاحِبِهِ فَقَالَ اِنْ يُدْخِلْكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيْهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کیا بہشت مین گہوڑی بہی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت مین کیا
چاہیگا تو کہ سوار کیا جاوی بہشت مین یاقوت سرخ کی گہوڑی پر کہ اوڑاوی وہ گہوڑا تجکو بہشت مین یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہان چاہی
مگر کر دیگا تو ف ے لفظ فعلت کو ساتہ صیغہ خطاب کی پڑہا ہی مجہول و معروف مگر یہ کہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اور مقصود اپنا پاکریگا تو یعنی
مطلب پایا ہوئیگا تو اور لفظ فعلت ساتہ ت تانیث کی صیغہ مجہول ہی بہی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گہوڑا تیری لیے اور نر اور
مذکر و مونث دونوں آتا ہی حاصل یہ کہ بہشت مین ہر کوئی جو کچہ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت سی ایک اور شخص نی پس کہا یا رسول اللہ
آیا بہشت مین اونٹ بہی ہونگی کہا بریدہ نی پس نہ جواب دیا آنحضرت نی اوس شخص کو جو کچہ کہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ پہلی شخص کو جواب
دیا تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت مین اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر بلکہ پس فرمایا دیگا اللہ تعالی الطرق تکلیف
کی کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت مین تو ہوگا تیری لیے بہشت مین جو کچہ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکہ تیری نقل کی یہ ترمذی نی **وعن**
اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الْخَيْلَ اَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ اُتِيْتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ
عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَاَبُوْ سَوْرَةَ
الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ اَبُوْ سَوْرَةَ هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يَرْوِيْ مَنَاكِيْرَ
اور روایت ہی ابو ایوب سی کہا اونہون نی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو
کیا بہشت مین گہوڑی ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت مین دیا جاویگا تجکو گہوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو
ہونگی پہر سوار کیا جاویگا تو اوس پر پہر اڑا لیجاویگا تجکو جہان چاہیگا تو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث ہی کہ نہین اسناد اوسکی قوی اور
ابو سورہ کہ راوی اس حدیث کا ہی نسبت بضعف کیا جاتا ہی یعنی بسبب اوسکی ضعف کی اہل حدیث مین یا اسناد حدیث مین اور سنا مین نی محمد
ابن اسمعیل بخاری کو کہ کہتا تہا ابو سورہ یہ راوی منکر الحدیث ہی روایت کرتا ہی حدیثین منکر **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْاُمَمِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اہل بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسی ان صفون مین سی اس امت سی ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **ف** ع اس سی معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دو چند ہونگی بنسبت اور امتون کی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوگی تم نصف اہل جنت کی اور بیان فرماتی ہین دو چند جواب یہ کہ ہوسکتا ہی کہ امید پہلی آنحضرت کی درگاہ باری تعالی سی وہ ہوئی بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کی اور سی ہی کہ امید کتنی تھی اور یہ زیادتی فضل کرم سے ہوا ہی یا یہ حق جناب نبی کی اور بہت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بھی ہی کہ امتی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتھ چالیس صفون کی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی **وَعَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِي الْمَنَاكِيْرَ اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی بقدر مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گھوڑی کا یا سیر سوار گھوڑی کی کہ خوب دوڑتا ہی **ف** ع تین رات یا تین برس اور بلحاظ حدیثی آئیندہ کی کہ جس مین مبالغہ نکلتا ہی یہ مراد اس سی کثرت ہی تا نہ مخالف ہوا وسکی کہ اوپر گذرا کہ ما بین دونون بازوون کی دروازون جنت سی چالیس برس کی راہ ہی اور ممکن ہی یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتھ قلیل کی پھر اعلام کیے گئی ساتھ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم **ت** پھر تحقیق بہشتی یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی سی البتہ تنگ کیے جاوینگی اور بھینچے جاوینگی بسبب اژدحام کی دروازی پہ باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک کہ قریب ہی کہ کندہی اونکی ٹل جاوین اور بے جا ہو جاوین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہی **ف** ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثون سی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین **ت** اور پوچھا مین نی محمد بن اسمعیل بخاری سی حال اس حدیث کا پس نہ پہچانا اوسکو **ف** ع اور عالم حدیث کا احاطہ رکھتا ہو طرق احادیث پر جب کہ نہیں پہچانتا ہی اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر **ت** اور کہا بخاری نی کہ خالد بن ابی بکر ذکر راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر **ف** ع یعنی پس ہوگی یہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ خالد سہو ہی صاحب مشکوۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیئی کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسیطرح اسماء الرجال کی کتابون مین **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی علی رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہ اجتماع کی ہی نہیں اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مردوں اور عورتون کی پس جب چاہیگا اور خوش کریگا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی صورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتھ اوس صورت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ

وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ
الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا
فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ
مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ
وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ
مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ
وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ
رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ
أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا
فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابوہریرہؓ سی یعنی بازار مین پس کہا ابوہریرہؓ نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حالانکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابوہریرہؓ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوتریں گی اوسمین یعنی اوسکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کی یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پہر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی ف ح یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلیں جیسی کہ دنیا مین حکم تہا کہ روز جمعہ کی نکلیں اور یہ اشارہ ہی طرف نتیجہ و ثمرہ نکلنی کی روز جمعہ مین اور جانی کی نماز جمعہ کی لیی ہوگی ت پس نکلیں گی اور زیارت کرین گی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکی لیی عرش اپنا ف ح یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی والا اوپر گذر چکا ہی کہ عرش چہت جنت کی ہی ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی جنتیون کی لیی بیچ ایک بڑی باغ کی باغون بہشت کی سی پس کہی جاوینگی اونکی لیی منبر نور کی کہ اونپر بیٹھین گی اور منبر موتیون کی اور منبر یاقوت کی اور منبر زبرجد کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب و درجات اور اعمال اپنی کی اور بیٹھیگا کمتر ان اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس اور کمینہ ف ح یعنی ادنی کہ کہا مین نی یعنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین نسبت اعلی اور اکثر کی مراد ہی کہا مین نی تحقیق ساتھ دنائت اور خساست کی حدرات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہی ت بیٹھیگا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی ف ح یعنی نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اونپر بیٹھین گی جیسی کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹھتی ہی اور ایک خاک پر ت گمان نہین لیجاوینگی یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنی والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنی والی افضل ہین اونسی از روی جگہ اور نشست گاہ کی ف ح یعنی کہ بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور آرزوی مرتبہ بلند کی نہین کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجاویگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالا ت کہا ابوہریرہ رضی نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا دیکھین گی ہم اپنی پروردگار کو ارشاد فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دیکھین گی کیا شک و شبہ رکھتی ہو تم بیچ دیکھنی آفتاب کی یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنی چاند کی چودھوین شب

کیا ہی نہیں تنگ کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہیں کرنیکی تم اپنی پروردگار کی دیکہنی میں اور نہیں باقی رہیگا اوس مجلس میں کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالی بیواسطہ اور شاد ہوگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالی ایک شخص کو او نمیں سی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا یاد ہی تجکو اوسدن کو کہ کہا تہا تونی ایسا اور ایسا ف ع یعنی اوس چیز سی کہ نہیں جائز شرع میں پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اوسمین اور تامل کریگا او گناہون میں کہ کیسی ہونگی ت پس یاد دلاویگا اللہ تعالی اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کی تہین دنیا میں یا مراد ہیں گناہ کہ اوسکی ارتکاب میں توڑا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تونی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تونی مجکو جنت میں پس کیا نہیں بخشی تونی میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوئی مجہسی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ ہان بخشی میں نی تیری لیی پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہونچا تو اس مرتبہ کو

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قُومُوا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ فِيهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلٰى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِي ذٰلِكَ السُّوقِ يَلْقٰى أَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

پس اوس وقت میں کہ بہشتی اس حال و مقام میں ہونگی ڈہانکیگا اونکو ایک ابر اونکی اوپر سی پس برساویگا وہ ابر اونپر خوشبو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہو اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی میں نی تمہاری لیی قسم بزرگی سی پس لو جو چاہو تم پس آوینگی ہم اوس بازار میں کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین ہوا اور ہونگی ہم اور پاوینگی اوس چیز کو کہ نہیں دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی اور نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہماری لیی اوس بازار میں سی وہ چیزین کہ رغبت کرینگی ہم حالانکہ نہ بیچی جاوینگی اوس بازار میں اور نہ خریدی جاوینگی اور اوس بازار میں ملاقات کرینگی بہشتی ایک ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سی کہ وہ کمتر ہوگا اوس سی یعنی مرتبہ میں اور نہیں ہوگا بہشتیون میں ردی خسیس اور سب حضرات اپنی میں رفیع و عالی ہونگی اگرچہ نسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگیگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوپر اوسکی قسم لباس سی ف ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی ترجیع یعنی اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یعنی ہونگی کہ ڈرا دیگی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مکروہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوسپر کمتر اوس سی قسم لباس سی اور وجہ دوسری پر یعنی یہ ہونگی کہ خوش کرینگی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکہیگا اپنی پر قسم لباس اعلی سی ت پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ دل نفس سی کرتا تہا یا اوس شخص سی کہ ملاقات ہوا تہا یہانتک کہ ظاہر ہو یا متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اوسکی لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہ یعنی مناسب موافق ترجمہ ساتہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کہ فرمایا اور یہ طور ریا اس بہشت کا اس سبب سی ہی کہ نہین لائق ہی کسی کو کہ غمگین ہووی بہشت مین **ف** ح شاید سبب رنج کا
کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ ہی بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سی بہتر ہوگا غمگین ہونا ہمت بہر
پہرین گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرین گی ہم سی بی بیان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گی ہمکو کہ خوش آمدے تم
اور اپنی گہر مین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تیرے جمال بہتر ہی اوس جمال سی کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اور سبب پایا
کہین گی ہم اپنی بی بیون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ احاطہ کرنیوالا جانون اور درست کرنی والا شکستگیون کا ہی اور
لائق ہی اور سیو بچا ہی ہمکو کہ پہرین ہم مانند اوس چیز کی کہ پہری ہم **ف** ح یعنی کہ جو کوئی بیٹہی ایسی ذات کی ساتہ کہ تمام حسن و جمال برترا
اوسی کی نور کا ہی کیونکہ حسن و جمال باری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ
زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوْتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ اِلٰى صَنْعَاءَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ يُرَدُّوْنَ بَنِيْ ثَلٰثِيْنَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا اَبَدًا وَكَذٰلِكَ
اَهْلُ النَّارِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيْجَانَ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ
فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِيْ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اِذَا اشْتَهَى
الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلٰكِنْ لَا يَشْتَهِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْاَخِيْرَةَ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمتر بہشتیون کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیے
اسی ہزار خادم ہون گی اور بہتر بی بیان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سی اور کہڑا کیا جاوی گا اوسکی لیے خیمہ موتی اور زبرجد
اور یاقوت سی یعنی بنایا جاوی گا اونسی یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہ اونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول و عرض مین ایسی
ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتہ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی
یعنی ہو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چہوٹی یا بڑی ہو جاوین گے
بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہون گی اس عمر سی کبہی اور اسیطرح دوزخی **ف** ح یعنی عمر اور مدد زیادتی مین ہونگی اور تمام
کہ مقصد عمر ابرار و کفار کی ایسی مقرر ہوئی کہ تاجین اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین **ت** اور اسی اسناد سی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہون گی ایسی کہ ادنی موتی اون تاجون کا البتہ روشن کر دی اوس چیز کو کہ
درمیان مشرق اور مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہی گا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض و التقدیر ہوگا حمل اوسکا
اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ
بیان اس حدیث کی کہ جب چاہی گا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین و لیکن چاہی گا نہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا
یہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی آخیر کا یعنی جو کہ اسحق سے نقل کیا

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُوْرِ الْعِيْنِ يَرْفَعْنَ بِاَصْوَاتٍ لَمْ تَسْمَعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيْدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبْاَسُ وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حورعین کی لمبند کرینگی آوازین یعنی سانیکا نون کی کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہین گی ہم ہمیشہ زندہ رہینگی پس ہلاک نہین ہونگی اور ہم ہین چین کرنیوالی پس نہین دیکہینگی شدت واحتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سی یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونگی خوشی اور خنکی ہو واسطی اوسکی کی ہو ہماری لیی اور رہین ہم اوسکی لیی یعنی اجنات عالیات مین نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تَشَقَّقُ الْاَنْهَارُ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹین گی اور نکلین گی اون دریاؤن مین سی نہرین بعد از داخل مسلمانون کی بہشت مین **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ ذکر ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر از نہین سی پہٹین گی اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سی وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اونکا نہر بسبب جاری ہونی اونکی کی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ دارمی نی معاویہ سی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَّكِئُ فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ مَسْنَدًا قَبْلَ اَنْ يَّتَحَوَّلَ ثُمَّ تَاْتِيْهِ امْرَاَةٌ فَتَضْرِبُ عَلٰى مَنْكِبِهٖ فَيَنْظُرُ وَجْهَهٗ فِيْ خَدِّهَا اَصْفٰى مِنَ الْمِرْاٰةِ وَاِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ وَيَسْاَلُهَا مَنْ اَنْتِ فَتَقُوْلُ اَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بَصَرُهٗ حَتّٰى يَرٰى مُخَّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ ذٰلِكَ وَاِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيْجَانِ اِنَّ اَدْنٰى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيْءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہی ابو سعید سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلی اسکی کہ پہری یعنی ایک پہلو سی طرف دوسرے پہلو کے نہین پہریگا کہ طرح طرح کی ستر تکیہ لگا رہیگا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سی پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہی اوس مرد کی یعنی بطریق غنج ودلال کی اور آگاہ کری واسطی دکہانی جمال کی پس دیکہی گا وہ مرد منہ اپنا اوس عورت کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سی ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کردیگا ما بین مشرق ومغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کریگی وہ عورت اوس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہیگا اوس عورت سی کہ کون ہی تو پس کہیگی وہ کہ مین مجملہ زیادتی سی ہون **ف** ع کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیک کارون سی کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی

کی ہوئی کی ہی اور زیادہ اونکی بیوی فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی اپنی فضل سی جزاء اعمال پر مخلصین کی لیے اور زیادہ
مذکور فضل تفضیل ہی ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ ہونگی اوس عورت پر ستر کپڑی یعنی رنگ برنگ کی پہنی ہوئی ہوگی اون کپڑون مین نظر
اوس مرد کی یعنی پار ہوگی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہانتک کہ دیکہیگا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کی گودی کو اوس لباس کی پیچہی
سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہوگی اور تحقیق اوس عورت کی سر پر تاج ہونگی کہ ادنی موتی اوس تاج
مین سی روشن کریگا ابین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ احمد نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِي الزَّرْعِ
فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِيْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ
وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى دُوْنَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ
الْاَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِيًّا اَوْ اَنْصَارِيًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا
بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تہی اس حال مین کہ نزدیک اونکی تہا ایک شخص گنوار دن مین سی تحقیق
یہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین سی پروردگار سی اذن مانگیگا اپنی پروردگار سی کہیتی کرنی مین یعنی درخواست کریگا اللہ تعالی سی کہ مجکو حکم ہو تا بہشت
مین کہیتی کرون پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہی تو بیچ اوس چیز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہی تو موجود ہی پہر زراعت
کیون کرتا ہی کہیگا وہ شخص کہ ہان سب کچہ ہی ولیکن مین چاہتا ہون کہ کہیتی کرون پس اذن ہوویگا اوسکو کہیتی کرنی کا پس تخم ڈالیگا
وہ اور بوویگا پس جلدی سی پلک مارنی مین ہو جاویگی روئیدگی اوسکی اور برابر ہونا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ ہوویگی کہیتی
پہاڑون کی برابر پس فرماویگا اللہ تعالی ای فرزند آدم کی لی جو کچہ آرزو کرتا تہا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجکو کوئی چیز ف یعنی کہ باوجود ان
تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کہیتی کی کی تو نی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی نہاد حریص ہوا اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہ صفت اوسکی
ہرگز نہین جانی کی اگرچہ بہشت مین جاوی ترجمہ پس کہا اوس گنوار نی قسم ہی خدا کی نہ پاوگی تم اوس شخص کو مگر قرشی یعنی اہل مکہ سی
یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی اسلیی کہ وہ ہین کہیتی والی اور لیکن ہم یعنی گنوار اور صحرانشین نہین ہین کہیتی والی ملاکہ اکثر اکتفا کرتی ہین شیر دودہ پر
یعنی پس نہین چاہتی ہم مانند اسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوْتُ
اَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ کیا سوئینگی بہشتی فرمایا کہ سونا بہائی موت کا ہی اور بہشتی مرنی کی نہین یعنی پس سونی کی بہی نہین نقل کی یہ بیہقی نی
شعب الایمان مین

بَابُ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی ف جان کہ رویت حق تعالی
کی جائز ہی عقلا اہل سنت و جماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکہنی کی نہین اونکی نزدیک اور جو کچہ کہ موجود ہی
ممکن ہی دیکہنا اوسکا اگرچہ جسم و جسمانی نہو اور مکان اور جہت مین نہو اور مدخلت ان امور کی دیکہنی مین بسبب جریان عادت کی
ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکہاوی تو یہ بہی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہی کہ قوت بصیرہ و بصر مین رکہدی ازاہ

جیسے کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سے پاتی مین قیامت کو بصر سے بھی دیکھینگے وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق کیتی مین علما اوپر واقع ہونے
رویت حق تعالیٰ کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سے اسپر متعدد ہین اور وہ دلائل ساتھ اقتران آیات
مبتدعہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سے مذکور ہین اور
مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بھی ممکن ہی ولیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج
مین کہ واقع ہوئی اور بعضون کو وہان بھی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ بعض شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سے دیکھنا
حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سے کوئی اوس طرف نہین گیا اور دعوی اوسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق
کرتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکی کے اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو دیکھا تا دنیا مین سر کی آنکھون
سے دیکھتا ہون مین اور وہ تعالیٰ بالمشافہ مجھسے کلام کرتا ہی کافر ہو جائی اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالیٰ کی ممکن ہی اور کوئی آفت نگاہ
بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکھنی کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکھنا بسبب قدرت اور خلق الٰہی کی ہی اور حاسہ بصر علت
اوسکی نہین حق سبحانہ تعالیٰ نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکھاوی تو بے آنکھ کی بھی دیکھ سکتا ہی اگر
وہ نہ دکھاوی تو اگر آنکھ کامل ہو تو بھی نہ دیکھ سکی اور اگر ایک بڑا پہاڑ مثلا سامنی آنکھ کی ہو اور اللہ تعالیٰ صفت دیکھنی کی آنکھ مین پیدا نہ کری
تو نہ دیکھ سکی اور اگر ایک اندھا اقصی بلاد مشرق مین ہو اور ریشہ مغرب مین اگر اللہ تعالیٰ دکھاوی تو دیکھ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتار
عقل قیاس کرنی سے اوپر بنا ہی اور بنظر قدرت باری تعالیٰ کی سب ممکن اور آسان ہی اور کہا ہی علما نی کہ تخصیص رویت کی ساتھ مومنون
کی بہشت مین ہی کہ بعد داخل ہونی کی اوسمین ساتھ اوس دولت کی مشرف ہونگی اور موقف حشر مین سب دیکھینگی کیا مومن اور کیا کافر
اور کافر بعد دیکھنی کی محجوب ہونگی اور حسرت ابدی مین رہینگی اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بھی رویت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون
نی کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بھی کبھی کبھی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہونگی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو
دیدار نہوگا اسلیے کہ پردہ مین ہونگی جیسے کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا اور نادرست ہی اور عموم نصوص وارده کا رویت
مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ وحجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا رضا اور خدیجہ کبری رضی
اور عائشہ صدیقہ رضا اور مانند اونکی اس نعمت سے محروم رہین اور اس دولت سے مشرف نہون باوجود نہایت اور کاملیت اونکی کی
بہت سے مردون سے اور صحیح یہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کی لیے کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علما شافعیہ کی کلام سے
ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتھ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہ قول بھی صحیح نہین ہی واللہ اعلم
اور رویت حق تعالیٰ کی خواب مین بھی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتھ مثال کی ہو اور حق تعالیٰ کی لیے مثال ہے
نہ مثل اور سلف سے نقل کرنا اوسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے آیا ہی کہ سو بار ساتھ اس نعمت کی مشرف ہوئی اور امام
احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی آیا ہی کہ دیکھا مین نی رب العزت کو خواب مین پس پوچھا مین نی کہ کون سی عبادت افضل ہی فرمایا کہ
تلاوت قرآن پاک پھر پوچھا کہ ساتھ معنی سمجھ کر پڑھنا یا بدون اوسکی فرمایا معنی سمجھکر پڑھی یا بدون اوسکی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ
رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ دیکھو گے اپنے پروردگار کو آنکھ آنکھ سے اور ایک روایت میں ہے یعنی جریر سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف چاند چودھویں رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکھو گے اپنے پروردگار کو جیسے کہ دیکھتے ہو اس چاند کو **ف ح** تشبیہ رویت کی ساتھ رویت کے انکشاف پوری میں ہے یعنی دیکھنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسے دیکھنا چاند کو کہ شک و شبہ کو اوس میں راہ نہیں نہ تشبیہ مرئی کی ساتھ مرئی کے یعنی جیسے کہ یہ چاند تمہارے مقابل میں ہے اور جہت میں اور محدود ہے ذات حق تعالیٰ کی بھی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہیں ہے جیسے کہ فرمایا **ترجمہ** نہیں ایذا دی جاوگے تم بیچ دیکھنے اوسکی کے **ف ع** لفظ تضامون ساتھ پیش تے کے اور تخفیف میم مضموم کے اور ساتھ زبر تے کے اور تشدید میم کے دونوں طرح روایت کیا گیا ہے لیکن اول اکثر ہے اور وجہ اول پر ضیم سے ہے یعنی ضرر و ظلم کے یعنی ضرر نہیں کیے جاؤ گے بیچ دیکھنے اوس ذات پاک کے اسطرح کہ بعضے دیکھیں اور بعضے نہیں یا ظلم کرے ایک دوسرے پر ساتھ تکذیب اور انکار کے اور وجہ دوسری پر تضام سے ہے یعنی آپس میں ملنے اور اژدہام کرنے یعنی اجتماع اور اژدہام نہیں کرینگے اللہ تعالیٰ کی رویت میں بسبب کمال ظہور اور وضوح کے جیسے کہ چودھویں رات کے چاند میں بخلاف دیکھنے ماہ نو کے کہ خفا اور اشتباہ رکھتا ہے **ترجمہ** پس اگر طاقت رکھو تم یہ کہ غلبہ نہ کیے جاؤ تم اور زبون نہ ہو تم اوپر نماز کے کہ پہلے نکلنے آفتاب کے ہے یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کے کہ پہلے غروب ہونے آفتاب کے ہے یعنی نماز عصر پس کرو تم ایسا **ف ح ع** یعنی جبکہ ہوسکے مواظبت کرنے کو نماز فجر و عصر پر اہتمام سے نہ روکے مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق تر ہے ساتھ دیکھنے پروردگار تعالیٰ کے کہ ملکہ شہود ذات کا نمیں سے ہم پہونچا ہے حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ گواہ ہے اسپر اور تمام نمازوں کا یہی حکم ہے اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب فضیلت اونکی کے ہے اسلیے کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہے اور عصر وقت کاروبار اور جانے بازار کا پس جسکو نہیں لاحق ہوگی سستی ان دو نمازوں میں باوجود موانع کے اوسکو غیر انکی میں بطریق اولی نہیں لاحق ہوگی اور شاید **ف** ان دو وقتوں کی اور سبب اسکے کہ رویت آخرت میں انہیں دو وقتوں میں ہوگی **ترجمہ** پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور نماز پڑھ درحالیکہ حمد و ثنا کہنے والا ہو اپنے پروردگار کی پہلی نکلنے آفتاب کے کہ مراد اوس سے نماز فجر ہے اور پہلے غروب آفتاب سے کہ مراد نماز عصر ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے صہیب سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جس وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں فرماویگا اللہ تعالیٰ چاہتے ہو تم کچھ کہ زیادہ کروں میں تمکو یعنی تمہاری عطاؤں سے پس کہیں گے بہشتی کیا روشن اور سفید نہیں کیا تو نے منہ ہمارا کیا نہیں داخل کیا تو نے ہمکو بہشت میں اور کیا نہیں نجات دی تو نے ہمکو آگ دوزخ سے پس اس سے کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں اوٹھایا جاویگا پردہ **ف** ع اوسا وٹھنا پردہ کا دفع تعجب کی لیئے ہی گویا کہ کہا گیا اونکو وہ زیادتی یہ ہی اور اللہ سبحانہ منزہ ہی
حجاب سی ایسی کہ وہ محجوب ہو بلکہ مراد محجوب اوسا یہی کہ محجوب منظور ہی لیکن یہ ہین کہ اوٹھایا جاویگا پردہ دیکھنی والون کی آنکھون سی اور یہ
دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا **ترجمہ** پس دیکھینگی طرف ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی کہ منزہ ہی صورت اور
تجسیم وغیرہ سی پس نہ دیگی گئی بہشتی کو کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اوسکی نظر کرنی سی طرف پروردگار کی **ف** ع منتہای تمام نعمتون کا
دیدار حق ہی جسیطرح کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہی **ترجمہ** پھر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
اون لوگون کیلیئے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ اوسپر یعنی رویت حق تعالیٰ کی نقل کی یہ مسلم نے **الفصل**

الثانی فصل دوسری **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اھل الجنۃ
منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من
ینظر الی وجھہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی

روایت ہی ابن عمر رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ادنیٰ بہشتیون کا اندروی قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہی
کہ دیکھیگا طرف اپنی باغون کی اور اپنی عورتون کی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹھیگا اوسپر راحت
کرنیکا اوسپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنی ملک اوسکی مقدار مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا
نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھیگا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح و شام **ف** ع اور یہی حکم فرمایا غفلت کریگا اوسپر دونون نمازون
کی کہ دن کی دونون طرفون میں ہین جیسیکہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سی روز و شب علی الدوام ہی لیکن اول ظاہر تر ہی اسلیئے کہ اگر
دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ متمتع ہون اور تمام نعمتون سی اور حالانکہ وہ انہین کیلیئے پیدا کیگئی ہین اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بزرگی
اور عالی ہمتی یہ ہی کہ ماسوای حق کیطرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہی **ترجمہ** پھر پڑھی حضرت نی یہ آیت کتنی
منہ اوسدن تر و تازہ اور خوش و خرم ہون گی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنی والی نقل کی یہ احمد و ترمذی نی **وعن**
ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال قلت وما ایۃ ذلک
فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ھو خلق من خلق اللہ
واللہ اجل واعظم رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا کہامین نی یا رسول اللہ کیا ہر ایک
ہمسی دیکھیگا اپنی پروردگار کو تنہائی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکھیگا تنہا پوچھا ابو رزین نی کہ کیا ہی علامت اسکی بیچ مخلوقات
اوسکی کی فرمایا اے ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سی دیکھتا ہی چاندکو چودھوین رات مین تنہائی مزاحمت کسی کی کہا ابو رزین نے
کہ ہان دیکھتا ہی فرمایا حضرت صلعم نی پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہی مخلوقات خدا سی یعنی اوسکو دیکھتا ہی اور اسکو ہر ایک اور
اللہ تعالیٰ کامل تر ہی مرتبہ مین اور بزرگ تر ہی عظمت مین یعنی پس وہ بطریق اولیٰ دکھائی دیگا بلا مزاحمت نقل کی یہ ابو داود نی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ھل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا پوچھا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ آیا دیکھا ہی آپ نی اپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالیٰ و تقدس نور ہی کیونکر دیکھون مین اوسکو

ف ح ع ایسی کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنیوالا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالی کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان و زمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان و زمین کا ہی یعنی آفتاب اور چاند اور ستارون اور ساتہ انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کی دلون کا اور اوسکی نامون مین سی نور بہی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ماذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتہ زبر ہمزہ اور تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکہون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہی نورانی ساتہ تشدید یی کی نسبت کی لیی ساتہ زیادتی الف اور نون کی مبالغہ کی لیی اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویت سی بمعنی رای کی ہوگا یعنی نورانی گمان کرتا ہون اوسکو پس اگر پڑہا جاوی ساتہ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکہنی آنحضرت صلعم کی اللہ تعالی کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کی لیی بحسب اختلاف روایتون کی ایسی کہ لفظ انی روایت کیا گیا ہی ساتہ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی زبر سی بہی پس ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت ماضی سی ساتہ حال کی انتہی ترجمہ نقل کی مسلم نی **وعن** ابن عباس ماكذب الفؤاد ما راى ولقد راه نزلة اخرى قال راه بفؤاده مرتين رواه مسلم وفي رواية الترمذي قال راى محمد ربه قال عكرمة قلت اليس الله يقول لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار قال ويحك ذاك اذا تجلى بنوره الذي هو نوره وقد راى ربه مرتين اور روایت ہی ابن عباس رضی سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جہوٹ نکہا محمد کی دل نی ساتہ محمد کی اوس چیز مین کہ دیکہا اوس نی بصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرت صلعم نی پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نی کہ دیکہا آنحضرت نی اپنی پروردگار کو سی دل سی دو بار **ف** ح ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی اونکی دل مین اور یالایا دل اونکا اونکی بینائی مین یا معنی خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سی دیکہا دونون کی ایک ہی معنی ہین اور یہ معنی ایسی کہی کہ مذہب ابن عباس رضو کا دیکہنا بینائی سی ہی اور دیکہنا دل سی اوروں کا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کی جیسی کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہی کہ ابن عباس رضو دیکہنی سی دیکہنا حق کا مراد لیتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین اوادنی سب کو بیان قرب آنحضرت صلعم کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین بہی اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سی یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی اللہ تعالی کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نی تو کہا کہ دیکہا آنحضرت صلعم نی رب تعالی کو اپنی دل سی نہ آنکہ سی اور بعضون نی کہا کہ نہیں آنکہ ہی سی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علماء کی نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکہون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رضو اور بعضی اور صحابہ اس سی دیکہنا جبرئیل علیہ السلام اونکی صورت اصلی مین مراد کہتی ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہ جیسی کہ حدیث آیندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علماء نی کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی اپنی رب سبحانہ تعالی سی بغیر واسطہ یا نہیں پس نقل کیا گیا ہی اشعریہ مین سی اور ایک جماعت متکلمین سی کہ آپ نی کلام کیا ہی ترجمہ نقل کی مسلم نی اور ترمذی کی روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی یعنی بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی

کہ کہا مین نی ابن عباس رضی سی اور اشکال بتایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالیٰ یعنی بیچ صفت ذات اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو
بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکھنی آنحضرت صلعم رب العزت کو کہا ابن عباس رضی نی بیچ جواب عکرمہ کی حاشا ہی
تجکو ای عکرمہ یا مادر اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتھ نورانی کی کہ وہ نور خاص ذات ہی کیا
ہی ف ح اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود ہو مدرکہ اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشریہ پا سکتی ہین اوسکو
بینائیان اور یہ بھی علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتھ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت
نہین ہی اور دیکھنا عام تر ہی اس سی ترجمہ اور تحقیق دیکھا آنحضرت صلعم نی اپنی پروردگار جل وعلا کو دو بار ف ح ایک بار نزدیک
سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر آتھی اور ملا علی رح نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی دو بار دیکھا ایکبار دل سی اور ایکبار آنکھ سے
ایسی کہ نہین کہا کسینی کہ آنحضرت صلعم نی اللہ تعالیٰ کو دیکھا آنکھون سی دو بار **وَعَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ
فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللهَ تَعَالَى
قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَآهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ
فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا
ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ قَوْلُهُ
ثُمَّ دَنَى فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ
أَتَاهُ هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ اور روایت ہی شعبی سی کہ کہا ملاقات کی ابن عباس رض نی کعب احبار سی عرفات
مین روز عرفہ کی پس پوچھا ابن عباس رض نی کعب سی ایک چیز سی یعنی رویت حق جل وعلا کی سی دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نی یعنی بسبب استعظام
اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نی یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سی آواز نکلی جیسی گنبد مین کوئی
بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سی آتی ہی پس کہا ابن عباس رض نی کہ ہم اولاد ہاشم مین ف ح یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت مین نہین پوچھتی
ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سی اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سی کیا ہی یعنی تامل کر اور سوال
ہمارا اور رویت میعاد کی جلدی انکار مت کر اور تفکر کر جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نی یہ مبالغہ کیا کعب احبار نی
تامل و تفکر کیا ترجمہ پس کہا کعب نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد صلعم اور موسیٰ ع کی پس کلام کیا اللہ نی
موسیٰ ع سی دو بار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکھا اوسکو محمد صلعم نی یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار
نی یہ کلام توریت سی نقل کیا کہا مسروق نی کہ شعبی یہ حدیث روایت اوس سی کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ رض کی پاس یعنی بعد
دیکھنی مناظرہ ابن عباس رض اور کعب رض کی اور سننی اس کلام کی کعب سی پس کہا مین نی عائشہ رض سی کہ آیا دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی

پروردگار اپنی کو پس کہا عائشہ رضی نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑی ہو گئی بسبب اوسکی بال میری بدن کی یعنی
میں متعجب ہوئی اوسکی کہ وہ پاک ہی نظر آنی سے دنیا میں اور وقوع اوسکا محال ہی اور اس عظمت و ہیبت اوسکی کی میرے بدن کی بال کھڑی ہو گئے
کہا میں نے ٹھیرو اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار میں مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا اوسکا تھا تاکہ سوال و جواب اوسی کرین پھر پڑھی میں نے
یعنی اثبات رویت کی لئے یہ آیت تحقیق دیکھین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ مراد مسروق کی
پڑھنے آیت سے نشانی بڑی ہی کہ دلالت کرتی عظمت شان اللہ تعالی کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرت صلعم کی اور مقصود اس سے رویت بصری نہ تھی اگر
سے مجہر پس کہا عائشہ رضی نے کہاں جاتی ہیں تجکو آیتیں یعنی خطا کی تو نے آیتون کی معنی سمجھنے میں کہ اونکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے سوا اسکے
نہیں کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل علیہ السلام ہی جو کوئی خبر دی تجکو کہ محمد صلعم نے دیکھا اپنے پروردگار کو شب معراج میں یا خبر دی کہ آنحضرت صلعم نے چھپا رکھا کچھ چیز
سے کہ حکم کیے گئے ساتھ اظہار اوسکی کی ف ع یعنی احکام و شرائع جیسے کہ دلالت کرتا ہی اوسپر قول اللہ تعالی کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور جیسا اعتقاد ہی سب سے یا بعض سے پس اس سے رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونی اہل بیت کے
ساتھ بعض احکام کی ت یا خبر دی کہ جانتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نے اونکی حق میں تحقیق اللہ تعالی
نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور اوتارتی مینہ کا یعنی آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو یعنی اونکی صورت اصلیہ میں تحقیق دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو اونکی صورت اصلیہ میں نے شکل مکرر دوبارا دیکھا نزدیک سدرۃ المنتہی کی
ف ع جیسے فرمایا ولقد راہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی ت اور ایکبار اجیاد میں کہ نام ایک موضع کا ہی اسفل مکہ میں دیکھا آنحضرت صلعم نے
جبرئیل علیہ السلام کو در حالیکہ اونکی لئے چھ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیادتی
اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون آیا ہی کہ کہا مسروق نے کہ کہا میں نے عائشہ رضی سے پس اگر نہ دیکھا محمد صلعم نے پروردگار کو تو
کہاں ہی اور کیسے محمول ہی قول حق سبحانہ تعالی کا پھر نزدیک آیا پس اوترا پاس تحقیق ہوا ساتھ اوسکی ف ع یعنی پس ظاہر متبادر یہ ہی کہ
ضمیر دنی کی پھرتی ہی طرف اللہ کی اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین
یا ادنی اور عبدہ کی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروق نے ت کہا عائشہ رضی نے کہ یعنی مرجع ضمیر کا
جبرئیل علیہ السلام ہی ف ع نہ رب سبحانہ پھر استیناف کیا عائشہ رضی نے واسطے بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھی جبرئیل علیہ السلام کو ہمیشہ پس کیا ہی وجہ تخصیص رویت اونکی کی اس مقام میں تو گویا جواب دیا عائشہ رضی نے ت کہ آتی
تھی جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی متشکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل علیہ السلام آئی آنحضرت
کی پاس اس بار میں یعنی اجیاد میں بیچ صورت اپنی کی کہ وہ صورت اصلی اونکی ہی پس روک دیا کنارہ آسمان کو ف ع یعنی مانند اوسکے [illegible]
کہ دیکھا تھا اونکو شب معراج میں اونکی صورت اصلی میں پر وجہ تحقیق کی یہ ہی جو مذکور ہوا اور ابن عباس سے سند پکڑی میں ساتھ قول کعب کی
اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت صلعم نے دیکھا اللہ تعالی کو دو بار باحتمال رویت کی ساتھ آنکھ بصر یا بصیرت کی یا ایک ان دونون کی بصیرت کی
اور دوسری بصری باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہیں دیکھا آنحضرت صلعم نے اللہ تعالی کو آنکھ سے دو بار واللہ اعلم اور یہ نفی عائشہ رضی کی [illegible]
ہی یہ کہ حمل کیا دین مطلق پر یا مقید ہو ساتھ نفی بصر کی اور جواز رویت اونکی کی دل سے اور ظاہر اول ہی تدبر و تامل کہا حافظ ابن حجر نے کہ
تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ رضی کی یہ ہی کہ حمل کیا جاوی نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا [illegible]

رویت دل سی بذریعہ علم یقینی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم یقینی والی اللہ تعالیٰ کا تجلی [illegible]
کی گئی حضرت کی قلب مین جیسی کہ پیدا کی جاتی ہی رویت آنکھ کی واسطی دیکھنی غیر اللہ تعالیٰ کی **وعن ابن مسعود فی قولہ فکان**
قاب قوسین او ادنی وفی قولہ ما کذب الفؤاد ما رای وفی قولہ لقد رای من آیات ربہ الکبری قال فیہا
کلہا رای جبرئیل لہ ست مائۃ جناح متفق علیہ وفی روایۃ الترمذی قال ما کذب الفؤاد ما رای
قال رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل فی حلۃ من رفرف قد ملأ ما بین السماء والارض
ولہ وللبخاری فی قولہ ولقد رای من آیات ربہ الکبری قال رای رفرفا اخضر سد افق السماء

اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بمقدار دو کمان کی اور یہ کنایہ ہی کمال قرب اون دونون کی سی یا کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی نہین
جھوٹ پایا دل نی وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا
ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتون کی کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چھ سو بازو تھی **ق ع**
یعنی یہ سب ضمیرین پھرتی ہین جبرئیل کیطرف اور یہ تاویل مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ رضی نی کی آیتون مذکورہ مین جیسی کہ اوپر مذکور ہوئی
اور کہا بعضی علما نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہا
ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی نہین جھوٹ پایا دل نی اوس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل کو بیچ ایک جوڑی
کی کپڑون سبز سی درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول
اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلعم نی آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکھا آنحضرت صلعم نی رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون الیکو
کہ وہ جبرئیل پر ہین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو **ف ح تنبیہ** یہ جو گذرا اس سی معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت صلعم کی پروردگار تعالیٰ کو شب معراج
مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ رضی نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس رضی اثبات اور ساتھ ہر ایک کی اونمین سی جماعت ہی صحابہ کی
موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نی توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین بنا بریہا
جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کی یہی ہی کہ آنحضرت صلعم نی دیکھا پروردگار اپنی کو
سر کی آنکھون سی اور کہا کہ اثبات ایسا سوای سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ رضی نی اوسکی انکار مین تمسک حدیث
سی نہین کیا اور کچھ سنکر حضرت صلعم سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط اونکا اجتہادی ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا
او من وراء حجاب اور بقول اللہ تعالیٰ کی لا تدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بھی اور اینہ نفی
رویت بدون کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجھی جاتی اور بعضی علماء نی کہا کہ اعتماد اس
باب مین ابن عباس کی قول پر ہی اور ظاہر ہی کہ اونھون نی یہ قول سوا سننی کی آنحضرت سی نہین کہا اور سزا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و
اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس سی تکرار کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمد صلعم نی اپنی رب کو پس اونھون نی کہا کہ ہان دیکھا
اوسکو پس ابن عمر رضی نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور معمر بن راشد سے کہا کہ عائشہ رضی ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ
علم مین نہین انتہی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سی بھی ثبوت رویت ہی **وسئل مالک بن انس عن قولہ تعالیٰ الی ربہا**

ناظرة فقيل قوم يقولون الى ثوابه فقال مالك كذبوا فاين

يومئذ لمحجوبون قال مالك الناس ينظرون الى الله يوم القيامة باعينهم وقال لو لم ير المؤمنون ربهم يوم القيامة لم يعير الله الكفار بالحجاب فقال كلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون رواه في شرح السنة پوچھی گئی امام مالک بن انس تفسیر قول اللہ تعالی کی سے کہ تر و تازہ ہونگے روز آخرت کی طرف پروردگار اپنے کی دیکھنے والے ہیں کہا گیا یعنی امام مالک سے کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند انکی کے اہل بدعت سے کہتے کہتے ہیں کہ مراد آیہ مذکورہ میں دیکھنا طرف ثواب پروردگار کی ہے نہ طرف ذات اوسکی کی پس کہا امام مالک نے جھوٹی ہیں وہ لوگ پس کہاں ہیں وہ اور کیوں وہ دور پڑے ہیں سے قول حق تعالی کی سے کہ بیچ شان کفار اور تقبیح حال انکی کی فرمایا ہے حقا تحقیق کفار دیکھنا پروردگار کی سے اوس روز منع کیے جاوینگے ف ح یعنی نہیں دیکھینگے اوسکو اور حجاب شدہ عذاب ہے جیسے کہ رویت بہتر ثواب سے افضل ہے اور یعنی یہ ہیں کہ کہاں گئی ہے انکی عقل کہ پڑی ہیں اس سے غفلت اور بعید ہیں مفہوم اس قول سے اور وہ یہ ہے کہ مومن غیر محجوب ہونگے بلکہ دیکھینگے ت کہا مالک نے کہ لوگ یعنی مسلمان دیکھینگے طرف اللہ تعالی کی روز قیامت کی اپنی آنکھوں سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتے مسلمان اپنی پروردگار کو روز قیامت کے تو نہ عار دلاتا اللہ کافروں کو ساتھ ہونے انکی کی محجوب دیدار حق سے سبب فرمایا اللہ تعالی نے یعنی کفار کی حق میں حقا تحقیق کفار اپنی پروردگار سے اوسدن پردے میں ہونگے ف ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورت میں ہے کہ اور نعمت دیدار سے محظوظ اور مخصوص ہوں اور یہ مقام وعقول اور اگر مومن بھی محجوب ہوں تو سرزنش کافروں کو کیوں ہو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وعن** جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا اهل الجنة في نعيمهم اذ سطع لهم نور فرفعوا رؤسهم فاذا الرب قد اشرف عليهم من فوقهم فقال السلام عليكم يا اهل الجنة قال وذلك قوله تعالى سلام قولا من رب رحيم قال فينظر اليهم وينظرون اليه فلا يلتفتون الى شيء من النعيم ما داموا ينظرون اليه حتى يحتجب عنهم ويبقى نوره رواه ابن ماجة اور روایت ہے جابر سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت کہ بہشتی اپنی نازونعمتوں میں مشغول ہونگے ناگہان نکلیگا اور بلند ہوگا انکے لیے ایک نور پھر اٹھاوینگے سر اپنے تا دیکھیں نور کو پس ناگہان دیکھیں گے کہ پروردگار تعالی نے تجلی کی ہے اوپر اور اوپر انکی سے پس فرماویگا پروردگار تعالی سلام ہے تم پر اے بہشتیو. اور یہ یعنی سلام رب کا یعنی شامل اوسکا قول اللہ تعالی کا ہے کہ فرمایا بہشتیوں کی لیے ہے سلام کہنا پروردگار مہربان کیطرف سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھیگا اللہ تعالی طرف انکی اور دیکھینگے وہ طرف اللہ تعالی کی پس نہ التفات کرینگے طرف کسی چیز کی نعمتوں بہشت میں سے جب تک کہ دیکھیں گے طرف اللہ تعالی کی یہانتک کہ پوشیدہ ہو اللہ تعالی انکی نظروں سے یعنی ساتھ واقع کرنے حجاب کی اوپر اونکے اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق اوسکا اوپر اونکے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ح یہ پردہ واقع ہونا پوشیدگی کا بھی ازجملہ لطف و مہربانی سے ہے اللہ تعالی کی طرف سے اپنی بندوں پر ہے کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور میں رکھنا اور مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکی نہیں ہے ایک زمانہ خالی ہے کہ اوس میں بحال خود آویں اور نعمتیں جنت کی دیکھ کر مستغرق اور تجلی کا ہوں اور ہمیشہ لذت و ذوق جدید پاویں

باب صفة النار واهلها

باب ہے بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم قيل يا رسول الله ان كانت لكافية قال فضلت عليهن بتسعة وستين جزءا كلهن مثل حرها متفق عليه واللفظ للبخاري وفي رواية مسلم ناركم التي يوقد ابن ادم وفيها عليها وكلها بدل عليهن وكلهن

اسی پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑوں آگ دوزخ کے سے
ف یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعیین اس عدد مخصوص کی اور یا
ذکر اس عدد کی ارادہ اس معنی کا مقصود و متعارف ہی **ت** کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنی والی یعنی عذاب و سزا دینی میں
پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگوں پر انہتر جزو ہر ایک اون انہتر جزوں میں کا
سی مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی **ف** یہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تھا گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہی ستر جزوں آگ دوزخ
کی سی تاکید کی لیے تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہی اور چاہیے کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہیں کرتی تمہاری
آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیے عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اوروں کی عذاب سی اور اسی لیے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اور جنس
عذاب کی **ت** نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیے گئے بخاری کی ہیں اور روایت صحیح مسلم میں یوں ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہی ابن آدم
آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخ کی سی اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کی یعنی بخاری کی روایت میں ہی
فضلت تسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت میں ہی فضلت علیہا تسعۃ وستین جزءا کلہا **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِجَہَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لَّھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَّجُرُّوْنَھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوی گی دوزخ یعنی اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہی اوسکو حق تعالی
نی اوسمیں اوسدن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخ کی لیے ستر ہزار باگیں ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتی ہونگی کھینچینگے
اوسکو **ف** یعنی یہانتک کہ کھینچیں گی اوسکو بیچ زمین میں کہ نہیں باقی ہی گی جنت کی لیے راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگوں کا
یہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی سی محشر پر مگر جسکو چاہیگا اللہ تعالی نکالیگا۔ رکھی گا اوسی اور بچالی گا نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَھْوَنَ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَّہٗ نَعْلَانِ وَشِرَاکَانِ مِنْ نَّارٍ یَغْلِیْ مِنْھُمَا
دِمَاغُہٗ کَمَا یَغْلِی الْمِرْجَلُ مَا یَرٰی اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْہُ عَذَابًا وَاِنَّہٗ لَاَھْوَنُھُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سہل تر بین دوزخیوں کا عذاب میں وہ شخص ہوگا کہ ہونگے
اوسکی لیے دو پاپوشیں یعنی نیچی قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماریگا ان دونوں سی یعنی دونوں جوتوں سی کہ وہ دونوں
پاپوشیں ہیں اور دونوں تسمی دماغ اوسکا جیسی کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہیں گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب میں
یعنی بسبب الم سخت ہونی اور عدم اطلاع اوسکی کی حال غیر اپنی پر حالانکہ تحقیق وہ شخص سہل تر بین دوزخیوں کا ہوگا عذاب میں **ف** ع اس
سی معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہوں گی عذاب میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْوَنُ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَّھُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَیْنِ یَغْلِیْ مِنْھُمَا دِمَاغُہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سب سہل تر دوزخیوں کا عذاب میں ابو طالب ہی اور وہ دو
پاپوشیں پہنی ہوگا کہ جوش ماریگا ان سی دماغ اوسکا **ف** ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تھا وہ حامی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا منع عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے دیا جاویگا جزا موافق
ت نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جاویگا بڑا نعمت والا اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیوں میں سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ میں ایک غوطہ یعنی رلایا جاویگا دوزخ میں جیسے کہ کپڑے کو شکی میں رنگ کرنے کے لیے ڈالتے ہیں پھر کہا جاویگا اے فرزند آدم کے کیا دیکھی تو نے بھلائی کبھی کیا گذری تجھ پر نعمت و راحت کبھی پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہیں قسم خدا کی اے پروردگار میرے یعنی ڈر سے دوزخ کے جاتی رہیں تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز کبھی نہ تھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیوں کا اندر وہ کلفت اور غم کی دنیا میں جنتیوں میں سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت میں پس کہا جاویگا اے فرزند آدم کے آیا دیکھی تو نے محنت کبھی اور آیا گذری تجھ پر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی اے پروردگار میرے نہیں گذری مجھ پر کبھی یعنی دنیا میں اور نہ دیکھی میں نے سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نے ف ع درازگی اسکی جواب کی بسبب اور حاصل ہونے کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرماوے گا اللہ تعالی واسطے سہل ترین دوزخیوں کی عذاب میں دن قیامت کے کہ اگر ہو واسطے تیرے وہ چیز کہ زمین میں ہے اشیاء دنیا سے آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئیں عذاب دوزخ سے چھڑاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہاں پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تھا میں نے تجھ سے اور حکم کیا تھا میں نے تجھکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینے سے حال آنکہ تو پشت آدم میں تھا اور وہ چیز یہی کہ شریک نکرتا ساتھ میرے کسی چیز کو ف ع کہا مظہر نے کہ ارادہ یہاں معنی امر کے ہے اور فرق درمیان امر اور ارادہ کے یہ ہے کہ جو چیز جاری ہوتا ہے عالم میں بلاشبہ ہوتا ہے اوسی کی ارادہ اور مشیت سے اور امر کبھی ہوتا ہے مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی کی اور طیبی نے کہا ظاہر تر یہ ہے کہ حمل کیا جاوے ارادہ یہاں میثاق کی یعنی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم ذريتهم الآية قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اوپر حمل کیا جاوے اور یہاں نقض عہد ہے پس توڑا تو نے عہد اور فرمانبرداری نہ کی میری اور نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتوں وغیرہ کو پس یہ نہیں قبول کرونگا اگرچہ لاوے ساری چیزیں زمین کی نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض دوزخیوں میں سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی اونکو آگ دونوں ٹخنوں تک اور بعضے اونمیں سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی اونکو آگ دونوں زانووں تک اور بعضے اونمیں سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی اونکو آگ کمر تک اور بعضے اونمیں سے وہ ہونگے کہ پکڑے گی اونکو آگ چنبر گردن تک ف ع اس حدیث میں بیان ہے تفاوت عذابوں کا ضعف اور شدت میں نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ

والنار مسيرة ثلاثة أيام للراكب المسرع رواه ... [illegible]

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دو مونڈھون کافر کی دوزخ مین مسافت تین دن کی ہوگی واسطی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیی جاوینگی روز قیامت کی مانند چیونٹیون کی بیچ صورتون مردون کی پھر ہانکی جاوینگی طرف قید خانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر ہی تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر یہی ہی کہ اس وقت مین مانند چیونٹیون کی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پھر بڑی ہو جاوینگی اونکی بدن اور داخل ہونگی دوزخ مین اور دوزخ مین ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہوگی اور شانا اوسکی جلد کا مقدار مسافت تین شب کی ہوگا یہ واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی یہ مسلم نی وذکر حديث ابي هريرة اشتكت النار الى ربها في باب تعجيل الصلوة اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکی یہ ہی اشتکت النار الی ربها بیچ باب تعجیل الصلوٰۃ کی

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال أوقد على النار ألف سنة حتى احمرت ثم أوقد عليها ألف سنة حتى ابيضت ثم أوقد عليها ألف سنة حتى اسودت فهي سوداء مظلمة رواه الترمذي روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی تو سفید ہو جاتی ہی ایسی کہ سرخی اوسکی آمیزش دھوین سی ہوتی ہی ت پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پس آگ دوزخ کی سیاہ تاریک ہی کہ شعلہ روشنی نہین رکھتی ف ع یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسی کہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اعدت للکافرین ساتھ صیغہ ماضی کی ت نقل کی یہ ترمذی نی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ضرس الكافر يوم القيامة مثل أحد وفخذه مثل البيضاء ومقعده من النار مسيرة ثلث مثل الربذة رواه الترمذي اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دانت کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار تین دن کی مانند ربذہ کی ف ع ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانوون مین سی کہ مدینہ سی تین دن کی راہ ہی [illegible] ت نقل کی یہ ترمذی نی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان غلظ جلد الكافر اثنان واربعون ذراعا وان ضرسه مثل احد وان مجلسه من جهنم ما بين مكة والمدينة رواه الترمذي اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شانا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا ف ع لفظ جامع کی یون ہی اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس باراں دن کی ف کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارون کا بحسب اختلاف تعذیب کفار کی ہی دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی ہی جگہ بیٹھنی کی بھی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہ بھی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی تفاوت سمجھنا چاہیی واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الكافر ليسحب لسانه الفرسخ والفرسخين يتوطؤه الناس رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چھ کوس روندینگی

اوسکو لوگ یعنی قدموں سے اور چلین گی اوسپر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے وعن ابی سعید عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیه سبعین خریفا ویهوی به کذلک فیه ابدا رواه الترمذی
اور روایت ہے ابی سعید سے اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید مین واقع ہے سارهقه صعودا ایک پہاڑ ہے آگ کا
چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سے ایسے ہی یعنی ستر برس دوزخ مین ہمیشہ یعنی چڑہنے اور اوترنے مین رہیگا نقل کی
یہ ترمذی نے وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال فی قوله کالمهل ای کعکر الزیت فاذا قرب الی وجهه سقطت
فروة وجهه فیه رواه الترمذی اور روایت ہے ابی سعید سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت صلی نے بیچ قول الله تعالی
کے ان شجرة الزقوم طعام الاثیم کالمهل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگاروں کی ہے مانند مهل کی جوش ماریگا پیٹوں مین پس تفسیر
فرمائی بیچ معنی مهل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کی پس جب نزدیک کیا جاویگا مهل طرف منہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست منہ اوسکا اوسمین یعنی مارے گرمی کے
نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسهم فینفذ الحمیم
حتی یخلص الی جوفه فیسلت ما فی جوفه حتی یمرق من قدمیه وهو الصهر ثم یعاد کما کان رواه الترمذی
اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کی سروں پر
پس پہنچیگا پانی گرم یہانتک کہ پہنچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکی پیٹ مین ہے یعنی آنتین وغیرہ یہانتک کہ نکل جائیگا
اوسکی دونون قدموں سے اور یہ ہے صہر ت صہر ساتھ زبر صاد مهملہ کی اور جزم ہ کی یعنی گلنی کی کہ مذکور ہے بیچ قول اللہ تعالی کے
یصب من فوق رؤسهم الحمیم یصهر به ما فی بطونهم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اونکی پیٹوں مین
ہے اور گلائی جاوینگی پوست اونکی یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اونکی ظاہر و باطن مین ت پہر ویسی طرح کیا جاویگا
جیساکہ تہا ف ح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتین اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پہنچیگا پیٹ مین اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ
مین ہے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا بدلناهم جلودا غیرها ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم
فی قوله یسقی من ماء صدید یتجرعه قال یقرب الی فیه فیکرهه فاذا ادنی منه شوی وجهه
ووقعت فروة راسه فاذا شربه قطع امعاءه حتی یخرج من دبره یقول الله تعالی وسقوا ماء حمیما
فقطع امعاءهم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمهل یشوی الوجوه بئس الشراب رواه الترمذی
اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول حق تعالی کی کہ پلایا جاویگا دوزخی کو ذکر اوسکا اوپر
پانی سے کہ زرداب دوزخیوں کا ہوگا درحالیکہ پیوینگی اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کی فرمایا آنحضرت صلی نے
نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف منہ اوسکی کی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانہ سے بہون ڈالیگا اوسکی منہ کو
اور گر پڑیگا پوست سر اوسکی کا پس جس وقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کر دیگا اوسکی آنتوں کو یہانتک کہ نکلوا دیگا اوسکی دبر سے پہر فرماتا ہے
اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالیگا اونکی آنتوں کو اور فرماتا ہے اللہ تعالی یعنی اور جگہ اور اگر فریاد
کرینگی وہ پیاس کی فریاد رسی کی جاوینگی ساتہ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچھٹ کی ہوگا یا مانند پگھلی ہوئی تانبی کی یا زرداب کی بہون ڈالیگا
مونہوں کو بری پینے کی چیز ہے وہ پانی ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم

قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ كِثَفُ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اونہوں
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی احاطہ دوزخ کی چار دیواریں ہونگی عرض ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کیا یہ
ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرداب سی کہ دوزخیوں کے
زخموں سی بہیگا ڈالا جاوی دنیا میں تو البتہ سڑ جاویں اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً
مِنَ الزَّقُّومِ قُطِرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہ آیہ
کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا یعنی جیسا کہ لائق ہی ف ع یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو سیئات سی اور ابن مسعود نی تفسیر کی ہی
ساتہ قول اپنی کی کہ یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور ایسا ہی
ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثوں نی پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس آمین تو کچہ اشکال ہی نہیں ہی
اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیہ منسوخ ساتہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعض مفسروں نی ت
اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام میں ف ع یعنی مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا
سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت صلعم نی اس تقریب سی یعنی عذاب دوزخ کی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کی سی ٹپکایا جاوی گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کر دی دنیا والوں پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا
اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفَتُهُ السُّفْلَى
حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا وہ دوزخی
دوزخ میں تیوری چڑہی اور دانت کہلی ہونگی ف ع اخیر معنی کالحون کی مناسب ہی تفسیر آنحضرت صلعم کی جیسی کہ بیان کیا اوسکو راوی نی ساتہ
قول اپنی کی ت کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دی گی کافر کی منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹہ جاویگا
ہونٹ اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچی کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل
کی یہ ترمذی نی وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا فَتَبَاكَوْا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ
يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتَّى تَنْقَطِعَ الدُّمُوعُ فَتَسِيلَ الدِّمَاءُ فَتَقْرَحَ الْعُيُونُ
فَلَوْ أَنَّ سُفُنًا أُزْجِيَتْ فِيهَا لَجَرَتْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سی اونہوں نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نی اے لوگوں روؤ یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونی حقیقی کی یعنی اصلی کہ نہیں ہی امر اختیاری تو تکلف کر کر رونی میں
اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو رووینگی دوزخ میں یہانتک
کہ آنسو اونکی بہیں گی خون ہوکر کہ گویا وہ آنسو نالیاں ہوں گی یہانتک کہ ہو چکیں گی آنسو پس بہیں گی خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکہیں

یا ہمی کرین گی خون آنکھون کو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکی آنسوؤن مین تو البتہ جاری ہون نقل کی یہ بغوی نی شرح سنہ مین یعنی ساتھ اسناد اپنی کی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اہل النار الجوع فیعدل ما ہم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصۃ فیذکرون انہم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیرفع الیہم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوہہم شوت وجوہہم فاذا دخلت بطونہم قطعت ما فی بطونہم فیقولون ادعوا خزنۃ جہنم فیقولون الم تک تاتیکم رسلکم بالبینات قالوا فادعوا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یا مالک لیقض علینا ربک قال فیجیبہم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائہم واجابۃ مالک ایاہم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون قال فیجیبہم اخسئوا فیہا ولا تکلمون قال فعند ذلک یئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل قال عبد اللہ بن عبد الرحمن والناس لا یرفعون ہذا الحدیث رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمین ہون گی کہ عذاب دوزخ ہی **ف** ع یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی کی ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی **ترجمہ** پس فریاد کرین گی الم بھوک سی پس فریاد رسی کیے جاوین گی ساتھ کھانی کی ضریع سی **ف** ضریع نام ایک گھانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی کی اور اگر کھاتا ہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور مراد یہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہون گی اور مردار سی زیادہ بودار اور آگ سی زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا کریگا بھوک سی پھر دوبارہ فریاد کرین گی کھانی کی لیی یعنی بسبب نہ نفع پانی کھانی پہلی کی پس فریاد رسی کیی جاوین گی ساتھ کھانی گلوگیر کے **ف** ع یعنی جو گلی مین پھنس جاویگا نیچی اوترسکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سی یا کانٹی آگ کی یہی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما **ت** پس یاد آویگا اونکو کہ وہ تحقیق اوتارتی تھی کھانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتھ پینی کی چیز کی پس فریاد کرین گی واسطی پینی کی ایک چیز کی یعنی اون کھانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنبورون کی یعنی جب پاس منہ کی گرم پانی ہون گی وہ زنبورون سی اوٹھا کر دیی جاوین گی یعنی ملائکہ کی ہاتھ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہون گی پاس گرم پانی کی اونکی مونہوں سی بھون ڈالین گی اونکی مونہون کو پس جب داخل ہون گی یعنی اقسام اوس چیز کی کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سی اونکی پیٹون مین ٹکڑی ٹکڑی کرڈالین گی اوس چیز کو کہ اونکی پیٹون مین ہوگی یعنی آنتین وغیرہ پس کہین گی دوزخی دعا کرو اے نگہبان تو دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ سبک کری ہم سی عذاب ایک دن پس کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آتی تھی تمہاری پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضح کی کہین گی دوزخی کہ ہان آتی تھی ولیکن ہم گمراہ ہوی اور ایمان نہ لائی کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی

مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدگی کی ف ع یعنی اسلیی کہ نہیں نفع دیتی دعا انکی ... اور بجلی دعا انکی اور کسی کی اور یہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہیں قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا میں جیسی کہ سمجہا ہی اس سی بعضی علما نی حالانکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت
چاہنی میں واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت صلعم نی پس کہینگی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب
مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کی سی اونکی لیی تو یقین کرینگی کہ اب ہمکو خلاصی نہیں ہی اللہ کی عذاب سی
مگر موت ہی طلب کرو یعنی یہ ہیں کہ مالک اونسی کہینگی کہ پکارو مالک کو پہر لیج ت پس کہینگی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سی تا حکم
کری ہماری مرنیکا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سی یا اپنی رب کی طرف سی
کہ تم ہمیشہ اسی میں رہوگی کہا اعمش نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون میں یعنی صحابہ سی موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنی
اونکی کی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کی عذاب پاتی رہینگی فرمایا آنحضرت صلعم
نی پس کہینگی یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنی اسلیی کہ نہیں ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہارے
پروردگار سی یعنی رحمت وقدرت ومغفرت میں پس کہینگی ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زبر شین اور
جزم قاف سی اور ایک قراۃ میں شقاوۃ زبر سی سے اور یہ دونون لغت آئی ہین یعنی ضد سعادت کی اور معنی یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری
کہ مقدر تہی ساتہ خاتمہ بد کی ت ترجمہ اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سی پس اگر پہر پہرین ہم طرف کفر
کی تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہ بہی جہوٹ ہی کہینگی اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون
ت پہر فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہو اور پہر جاؤ دوزخ میں ذلیل وخوار مانند کتون کی اور نہ کلام کرو مجہسی
یعنی رفع عذاب میں کہ وہ ہرگز دور نہیں ہونیکا فرمایا آنحضرت صلعم نی پس نزدیک اسکی نا امید ہونگی ہر بہلائی سی ف ع دوزخ کے
نگہبانون کو پکارنا کچہ سود بخش نہوا مالک سی جانا کارا اونکو پروردگار تعالی نی فائدہ نہ دیا درگاہ حق میں عاجزی وزاری کی قبول نہیں کی
اور کہان جاوین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرینگی نالہ وفریاد میں اور حسرت کہانی میں اور آہ وواویلا کرنی میں
ف ع زفیر اول آواز گدہی کی جیسی کہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے
کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہیں کرتی ہین اس حدیث کو ف ع یعنی حضرت صلعم تک نہیں پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین
کہ یہ موقوف ہی ابو درداء پر یعنی اونکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع میں ہی خواہ حضرت صلعم تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیی کہ خبرین
قیامت کی روز گفتگوؤن دوزخیون کی بغیر سنی کی حضرت صلعم سی کوئی اپنی طرف سی نہیں کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نی تہی مرفوع
بہی کہ معلوم ہوتا ہی ابتداء حدیث سی **وعن** النعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
انذرتکم النار انذرتکم النار فما زال یقولہا حتی لو کان فی مقامی ہذا سمعہ اہل السوق وحتی
سقطت خمیصۃ کانت علیہ عند رجلیہ رواہ الدارمی اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی تہی ڈرایا میں نی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا میں نی تمکو آگ دوزخ سی ف ع یعنی خبر دی میں نی تمکو اوسکی ہولناکی اور اوسکی شدت کی اور
ڈرایا میں نی تمکو اوسکی طرح طرح کی عذابون سی کہ تا بچو اوس سی یہانتک کہ کہا میں نی اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ت پس متصل ذکر کرتی تہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تہی اوسکو اور یہی جاتی تہی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت صلعم اس جگہ جسمین ہین

تو سنتی آواز دنگی اپنا از زوال ہی یعنی بسبب نہایت بلند کرنی آواز کی اور یہاں تک کہ گر پڑی کان کی لو خلد دار کہ تہی حضرت کی لٹکتی ہون پر حضرت کی
بالون کی پس یعنی بسبب انکی کی جذبہ الیسی نقل کی یہ دارمی نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ
وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ
خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو بن عاص کی سی کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر گولا شیشہ کا مانند اسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسی کہ اشارہ کیا طرف اسکی
راوی نی ساتہ قول اپنی کی اور اشارہ کیا طرف اسکی راوی نی ساتہ قول اپنی کی اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کرنی اشارہ ہذہ
کی طرف مانند کہوپری سر کی **ف** ع یعنی اگر شیشہ گول مقدار کہوپری کی کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونون صفتین سبب سرعت
حرکت اور نہایت جلد گرنی کی ہین **ت** چہوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کی
مسافت پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تہوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چہوڑا جاوی سر زنجیر سے
تو البتہ چلی چالیس برس کی رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچی اسکی تہاہ کو **ف** ع یہ شک راوی ہے
کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیون کی باندہ لینی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام اللہ مین ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا
فاسلکوہ اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاوی گی اور نتہنی مین سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی
ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہین ہی بلکہ کثرت در مبالغہ ہی مگر یہ کہا جاوی
کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسی کہ آیا ہی کہ تیرا ڈاڑہ مثل احد کی ہی آور کہا نووی بنگالی نی کہ ہر گز ستر دو ہتہ کا
ہوگا اور ہر دو ہتہ بعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تہی نووی بنگالی رجبہ کوفہ کی مین اور حسن بصری
نی کہا کہ اللہ جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولا شیشہ کا آسمان پر سی چہوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو
برس کی تہوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بہاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی
ہوگی کہ اگر گولا شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سری سی چہوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس مین پہونچی
اللہ اکبر دیکہا چاہیی کیا کچہ درازی ہوگی اوسکی بچاؤ دی باللہ منہ نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی
اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہی گا اوسمین ہر متکبر
سرکش حق سی اور ظلم پر شدید **فائدہ** ع لفظ ہبہب ساتہ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین ساتہ
ہبہب یعنی تیز رفتار کی ہی یہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ گنہگارون کو اوسمین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی شعلہ تیز اور شتابی سی ہین

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ
حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ
سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے کہ فرمایا اژدہے مانند بختی اونٹوں کے دوزخ میں ہیں بیشک کہ تحقیق درمیان دو کانوں ایک اوسکے کی اور اوسکی کی کندھے کے مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق ستانا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کے ہونگے **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہے عبداللہ بن حارث بن جزء سے کہ کہا اونہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دوزخ میں سانپ ہیں مانند بختی اونٹوں کی کہ بہت بڑی ہوتی ہیں کاٹیگا ایک سانپ اونمیں سے ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سوزش اور درد اوسکے زہر کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ میں بچھو ہیں مانند خچروں پالان بندھے ہوئے کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس نقل کین یہ دونوں حدیثیں احمد نے **وعن** الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے حسن بصری رض سے کہ کہا حدیث کی ہمسے ابی ہریرہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑے پنیر کے ہونگے لپیٹے گئے اور ڈالے گئے آگ دوزخ میں روز قیامت کے پس کہا حسن بصری نے اور کیا ہے گناہ آفتاب اور چاند کا پس کہا ابوہریرہ رض نے کہ خبر دیتا ہوں میں تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** ٭ یعنی تو نص حق کی مقابل قیاس کو کرتا ہے اور گردانتا ہے موجب دخول دوزخ کا عمل کو پس اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ حسن بصری نے پوچھا کہ حکمت اونکی داخل کرنے کی بیان کر اور ابو ہریرہ رض نے جواب میں کہا کہ مین نے حدیث جو حضرت سے سنی تھی تجھسے نقل کر دی اس سے زیادہ مجکو علم نہیں بعضی علما نے لکھا ہے کہ سبب اونکے ڈالے جانیکا دوزخ میں یہ ہے تا دوزخیوں کو اونکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو اور ظاہر یہ ہے کہ وارد ہوا ہے ابن عمر سے بروایت دیلمی کی مسند فردوس میں مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کی منہ عرش کی طرف ہیں اور پشت دنیا کی طرف پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر منہ اونکی دنیا کی طرف ہوتی تو اہل دنیا میں سے کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہو تا اور بعضوں نے کہا کہ اسلیے ڈالے جاوینگے کہ کافر اونکو پوجتے تھے اونکی جلانے کیلیے ڈالینگے کہ دیکھو جنکو تم پوجتے تھے اونکا یہ حال ہے **ت** پس چپ ہو رہے حسن نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَّمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَّلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا دوزخ میں مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہے بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری خدا کی رضا مندی کی لیے طاعت یعنی واجب ورنہ چھوڑی خدا کی لیے یعنی اور اوسکی ڈر سے گناہ **ف** ٭ بدبخت شامل ہے کافر اور فاجر کو نقل کی یہ ابن ماجہ نے

باب خلق الجنۃ والنار

یہ باب ہے بیان میں پیدا کرنے جنت اور دوزخ کے **ف** ٭ یعنی اسمین حدیثین ایسی مذکور ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور اب موجود ہیں جیسے کہ مذہب اہل سنت کا ہے برخلاف اسکی بعضی معتزلہ کہتی ہیں کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہیں ہوئی ہیں روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہے اسکا کہ کسکے لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہیں اور ذکر ہے بعضی اوصاف اونکی کا

الفصل الاول

فصل ہے پہلے

عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ
بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ فَمَا لِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ وَغِرَّتُھُمْ قَالَ
اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ
بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُھَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِئُ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ
رِجْلَہٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَھُنَالِکَ تَمْتَلِئُ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰہُ
مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ یُنْشِئُ لَھَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھگڑیں آپسمین جنت اور دوزخ **ف** ح یعنی ایک طرح کا ظہار شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور اسلیے جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہ تقاضای مشیت اور اختیار میری کا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف ورحمت کا کیا مین نی اور دوسری کو محل ومکان قہر وغضب کا **ت** پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی مین واسطی متکبرون اور گردن کشون کی کہا بہشت نی پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگی مجہ مین مگر ضعیف لوگون مین سی یعنی بدن مین اور مال مین حقیر اور گمنام وکم اعتبار اور لوگون کی نظرون سی گری ہوئی **ف** ع ح یعنی اکثر لوگون کی نزدیک وہ ایسی ہین جیسی کہ فرمایا اللہ تعالے نی ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کی نزدیک بڑی قدر والی ہین اور ایسی ہی اونکی نزدیک کہ جو پہچانتی ہین اونکو قسم علما اور صلحا سی اور مراد حصر سی اغلب ہی یعنی اکثر اور اغلب ایسی ہی ہونگی والا انبیا اور رسول اور بادشاہ بہی اوسمین داخل ہونگی یا مراد یہ ہین ضعفا تہا فروتنی کرنیوالی واسطی اللہ کی اور تواضع کرنیوالی واسطی خلق کی اور خوار رکہنی والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سی اپنی نزدیک **ت** اور نہین داخل ہون گی مجہ مین مگر بیوقوف قریب کہا جانی والی **ف** ح لفظ غرۃ غین کی زبر اور را کی تشدید سی بمعنی عدم تجربہ اور وجود غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شامل ساتہ حکم عشق کی جیسی کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی بہشتی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون **ت** فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتہ تیری جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتہ تیری جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندون مین سی **ف** ع حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال وجلال کی اور پر صفت کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتہ ہر ایک کی مقام فضل مین باوجود علم اس بات کی کہ ایک اون دونون مین سی تصیبہ عدل سی ہی اور دوسری طرح فضل سی ہی ولا یسال عما یفعل وہم یسالون اور ہر ایک کی لیے تم مین سی بہری اوسکی ہی یعنی ہر ایک کی بہر دینگا لوگون سی پس لیکن بہر دوزخ پس نہین بہرنی کی **ف** ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید یعنی پس طلب کریگی زیادتی اور نہین بہرنی کی دوزخ جیسا کہ مقرر ہین اوسکی لیے **ت** یہان تک کہ رکہیگا اللہ تعالی اوسمین پانو اپنا کہیگی دوزخ بس بس بس **ف** ح ع اطلاق پانون کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسی کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچہ مراد ہی اوس سی حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑی مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا ہی اور بعضی متاخرین درپی تاویل کی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہے

اور

اور [illegible] اور [illegible] سب پر [illegible] تاکہ وہم تشبیہ کا نہ [illegible] ت [illegible] اور صورت [illegible]
اللہ تعالی کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعضی اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاویگی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کریگا اللہ تعالی
اپنی مخلوق سے کسی کو ف ح کرے بے گناہ کیے دوزخ مین ڈالے اور ایک جماعت پیدا کرے کہ دوزخ کو اونسے بھرے اور مراد ظلم سے از روی صورت کے ہے
والا اگر بیگناہ کو بھی داخل کرے حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کرے ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بھی ظلم نہین
کریگا ت اور یا ہر بہشت پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکے لیے ایک خلق جدید ف ح کرے سابقہ عمل کی اونکو بہشت مین داخل کریگا
فضل و رحمت اوسکی ہے کہ بے گناہ دوزخ مین نہ ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن**
انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع رب العزة فيها قدمه فينزوي بعضها إلى بعض فتقول قط قط بعزتك وكرمك ولا يزال في الجنة فضل حتى ينشئ الله لها خلقا فيسكنهم فضل الجنة متفق عليه
اور روایت ہے انس سے اونھون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ اپنی صفت کہ ڈالے جاوینگے اوسمین یعنی جن و انس اور کہیگی دوزخ آیا ہے کچھ زیادتی یعنی بھر نہین چکی مین اور بس نہین کرنے کی طلب زیادتی سے یہانتک کہ رکھیگا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر و غلبہ کا ہے اوسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگے بعضی اجزا دوزخ کی طرف بعض کی اور تنگ ہو جاویگی پس کہیگی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیرے کرم کی کہ بھر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت و زیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہونگے رہنے والون سے یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالی بہشت کے لیے ایک خلق کو پس بساویگا اون خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وذكر حديث انس حفت الجنة بالمكاره في كتاب الرقاق**
اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہ لکھی ہے حفت الجنة بالمكاره کتاب الرقاق مین

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الجنة قال لجبريل اذهب فانظر اليها فذهب فنظر اليها والى ما اعد الله لاهلها فيها ثم جاء فقال اي رب وعزتك لا يسمع بها احد الا دخلها ثم حفها بالمكاره ثم قال يا جبريل اذهب فانظر اليها قال فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال اي رب وعزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد قال فلما خلق الله النار قال يا جبريل اذهب فانظر اليها قال فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال اي رب وعزتك لا يسمع بها احد فيدخلها فحفها بالشهوات ثم قال يا جبريل اذهب فانظر اليها قال فذهب فنظر اليها فقال اي رب وعزتك لقد خشيت ان لا يبقى احد الا دخلها رواه الترمذي وابو داود والنسائي

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اونھون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھ طرف بہشت کی کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہے مین نے وہ پس گئے جبرئیل ع اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوس چیز کی تیار کی ہے اللہ تعالی نے بہشتیون کے لیے بہشت مین ف ح یعنی ایسی چیزین اچھی بندون کے لیے تیار کر رکھی ہین کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہے ت پھر آئے جبرئیل ع حضور حق مین اور عرض کی کہ اے پروردگار میرے قسم تیری عزت کی نہین سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین ف ح یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اوسکے حاصل کرنے مین بسبب خوبی اور سرور اوسکی کی مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہے کہ ایسی ہے کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین

داخل ہووے پھر گھیرا اوسکو ساتھ مکروہات طبیعت کی ف ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت وشدت کی اور مراد اس سی تکالیف شرعیہ ہین جیسے امر اوامر ونواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرنا اونکا یعنی اونکو گرد بہشت کی گھیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑے بہشت کو نہ پہنچی ت پھر فرمایا اللہ تعالی نی کہ اے جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ دیکھ کہ اب اوسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہی باعتبار حوالی اوسکی کی پس گئی جبرئیل اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اوسکی گھرا ہی پھر آئی جبرئیل اور کہا اے پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنی بسبب دشواری ہی بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو فرمایا اے جبرئیل جا اور دیکھ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی والی بری چیز پیدا کی ہی مین نی فرمایا حضرت نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پھر آئی جبرئیل اور عرض کی کہ اے پروردگار میری قسم تیری عزت وجلال کی نہیں سنیگا وصف آگ دوزخ کا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوگا اوسمین پس گھیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتھ شہوات نفس اور خواہشوں طبیعت اور گناہوں کی پھر فرمایا کہ اے جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخ کی فرمایا آنحضرت نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخ کی پس عرض کی جبرئیل نی کہ اے رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ باقی نہین ہیگا کوئی کہ داخل ہووے اوسمین ف ع یعنی شہوات دنیا کی شیرین پائی گئی ہی نفس وطبیعت مین سی باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ داخل ہووی اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو پہلی گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات ت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی

الفصل الثالث

فصل سیوم عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوم الصلوٰۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ قبل قبلۃ المسجد فقال قد اریت الآن منذ صلیت لکم الصلوٰۃ الجنۃ والنار ممثلتین فی قبل ھذا الجدار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر رواہ البخاری

روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑھائی ہمکو ایک دن پھر چڑھے منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکھائی گئی مجکو اب اوسوقت کہ پڑھائی مین نی تمکو نماز بہشت ودوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی ف ع لفظ قبل ساتھ زیر قاف اور زبر ب کی بھی اور پیش دونون کی بھی روایت ہی اور ساتھ پیش قاف اور جزم ب کی بھی آیا ہی سب بمعنی مقابل کی ت پس نہین دیکھی مین نی کوئی چیز قسم دیکھنی کی چیزون سی مانند اس چیز کی کہ دیکھی مین نی آج نیکی اور بدی مین ف ع یعنی بہشت کو خوب دیکھنی کی چیزون سی پایا مین نی اور دوزخ کو بدتر سب دیکھنی کی چیزون سی یہان شبہ لاتی ہین کہ بہشت ودوزخ باوجود اوس طول وعرض کی کیونکر مثل مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتی ہین کہ جیسی کہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی پر اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول وعرض مین اور یہی ہی کہ حدیث سی یہ نہین فہم ہوتا کہ بہشت دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہوسکتا ہی کہ دکھانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہوا اور وجود مثال اور جگہ اور سوا عالم مین ہوا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکھا مین نی بہشت ودوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم ر کی سی یعنی ناحیہ اور جانب کی اور یہان بھی وہی اشکال لاتی ہین اور یہی جواب دیا ہی اور یہ بھی کہا ہی علماء نی کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت ودوزخ کو دیکھا مین نی اس حال مین کہ بہشت ودوزخ اوس دیوار کی جانب مین تھیں بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکھا مین نی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تھا اور اس صورت مین کچھ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہ بخاری نی

باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیہم السلام

باب ہی بیچ بیان ابتدای پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون علیہم الصلوۃ والسلام کی ف ع کہ آغاز نامہ دنیا ونسلت کا اور اصلاح اور نظام
امور عالم کا اونسی ہی اور ابتدای پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جانا چاہیی کہ متکلمون والی مانند مجوس سیتی قائل ہیں
اسیر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا یعنی کہ کوئی چیز نتھی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اوستی اور عمدہ اس باب مین خبر صحیح صادق
کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شئی پس پیدا کی لوح وقلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش وکرسی
اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسی کہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علما نی کہ اجسام حادث ہین ساتہ
ذاتون اور صفتون اپنی کی پہر بعضی اسیر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی
جب لطیف ہو ہوا ہوجاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوئین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین
آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکما کی کہ نام اوسکا طاس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علما نی کہ اوسی یہ قول منقول ہی نبوت سی یعنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت
وجلال سی پس پگہلی اوسکی اجزا اور پانی ہوگئی اوسمین سی ایک اور بخار اوٹہا مانند دہوئین کی پس پیدا کیی اوس سی آسمان پہر ظاہر ہوئی
پانی پر کف اور پیدا کی اوس سی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل وقیاس
سی نہین معلوم ہوسکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتہ استنباط وفہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقائق الامور

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ
اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا
بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ
عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ
اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت صلعم کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ
قبیلہ ہی مشہور پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت اے بنی تمیم ف ع یعنی قبول کرو اور لو مجہ سی ایسی چیز کہ موجب
بشارت کی ساتہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی ہی یعنی سیکہو احکام وعقاید دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اونکی کے
دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک ت کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتہ دین وتفقہ کی پس کچہ دیجیی ہمکو ف ع ح
یعنی بشارت سنکر لی ہمنی اور قبول کی کچہ دو ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو درکار ہی پس چونکہ دنیا ی فانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور
مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت صلعم نی ملال کیا اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکی ازراہ غصہ کی
نفی کی قبول کرنی بشارت کی نسبت اونکی کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم ت پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ قبول کرو تم بشارت کو اے اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپ کی پاس
تا دانشمند ہوویں ہم دین مین ف ع چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکو
یعنی بشارت اور قبول اور علم وعمل اور پہونچا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطا کی پڑی پستی مین

پس عالی ہمتی پہونچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو نصیبی کہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس عربی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت تربت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اور ساتہ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کی اور داخل ہوئی وہ مزار پر پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہ ساعت قبولیت کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا از راہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتہ تہا اونکی ای بہائی میری طلب کر اللہ تعالی سی جو چاہی تو اسلیی کہ یہ وقت قبولیت دعا کا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت و نار کا پہر پہری دونون اور جبکہ پہونچی مدینہ کی دروازی پر دی اوس شخص کو کسی نی وہان کی رہنی والون مین سی ایک دینار پہر داخل ہوئی دونون قطب وقت ولی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ ای دنی الہمت پایا تونی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تونی ایک ٹکڑا دنیای دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تونی مانند ابو العباس کی عفو و عافیت تاکہ ہوتی وہ دونو بیچ امرین دنیا آخرت کی کافی و وافی ت اور آئی ہین ہم تا پوچہین ہم آپ سی ابتدا اس امر کی یعنی پیدایش سی اور سیدا ہونی عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اوسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ ف ع یعنی ازل الآزال مین جیسا کہ ہی وہ ابد الآباد مین پاک وصف تغیر و حدوث سی کہ صفت ہی بندون کی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم ت اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز ف ع بلکہ ہر چیز ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی ت اور تہا عرش اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کیی اللہ تعالی نی آسمان و زمین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کیی گئی پہلی آسمان و زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان و زمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہوتا عرش کا پانی پر یہ اس معنی پر ہی کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نہ تہی نہ یہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہیں ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کے جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل ذکر اوسکا اول کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہو چکا ہی آور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی اوسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہ کعبہ شریفہ کی چنانچہ اسیلیی نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوسکی نیچی سی پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہیں اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا موجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان اوس سی ت اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لکہنا پہلی پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتی ہین ت کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا ای عمران ڈہونڈہ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈہنی کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی مجلس سی ف ح عمران دروازی پر اونٹنی باندہ کر حضرت کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ پس وہ اونٹنی بنا بر ضرورت کی اور پریشان ہوئی کیونکہ بیچ اوٹہنا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت کی سی اور حقائق و علوم سی کہ وہان مذکور ہوتی تہی محروم رہا **وعن** عمر قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ رواہ البخاری

اور روایت ہی امیر ... سے ... کھڑی ہوئی درمیان ہمارے ... ہم لوگون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑا ہونا
عظیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدای پیدایش سی ... بہشتی اپنی جنتون مین اور دوزخی دوزخ مین ف ع
یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرت صلعم نے بیان کیا احوال سب مخلوقات کا تا وقت دخول جنت
و نار کی اور بیان کیا احوال بہت چیزون کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شر سے یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اونمین سے بہشت مین اور دوزخی
دوزخ مین ت یاد رکھتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکھا اور بعد اوسکے یاد کرنے کی فراموش نہ کیا اور یاد نہیں رکھتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا
یاد کیا اور بعد اوسکی فراموش کیا حاصل معنی یہ کہ بعضی یاد رکھتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہ بخاری نے وعن ابی ہریرۃ قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق ان
رحمتی سبقت غضبی فہو مکتوب عندہ فوق العرش متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا سنا
مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے کہ تحقیق اللہ تعالی نے لکہی ایک کتاب پہلے اسکی کہ پیدا کری آسمان و زمین یہ لکہا کہ مہربانی میری
سبقت لی گئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلائق سی اوٹہائی گئی کہ کسی کی خبر و ادراک مین نہین آتی کہا توربشتی نے احتمال ہے
کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول حضرت صلعم کی فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی قضا
کہ جاری کی اللہ تعالی نے اور دونون وجہون پر پس قول حضرت صلعم کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اسرار تمام خلائق سی اونچی
گئی کہ کسی کی خبر و ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو
اور غضب کم ہی کہ کبہی کبہی بسبب خاص ہی ہین ہوتا ہی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء یعنی
عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نے گہیر رکہا ہی ہر چیز کو وعن عائشۃ رض عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال خلقت الملئکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق ادم مما وصف لکم رواہ مسلم
اور روایت ہی عائشہ رض سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیے گئی فرشتی نور سی ش ح قاموس مین ہی کہ نور
روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کی ہی یا باپ جنون کی جیسی کہ آدم باپ ہین بشر
کی شعلہ آگ سی جو ملی ہوئی کیسی اور پیدا کیی گئی آدم اوس چیز سی کہ بیان کی گئی تمہاری لیی نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی قرآن مین خلقہ
من تراب روایت کیا ابن عساکر نے ابی سعید سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی کہجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نے
ابی امامہ سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی حور عین زعفران سی اور روایت کی حکیم نے اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابو درداء سی کہ
پیدا کیا اللہ عز وجل نے جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچہو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی ہو مین اور ایک قسم پر ہی اوپر حساب
عقاب سی اور پیدا کیا اللہ تعالی نے انس کو تین قسم پر ایک قسم تو مانند چارپایون کی اور ایک قسم ہین کہ بدن اونکی مثل بنی آدم کی ہی ہین اور ارواح اونکی
ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کی سایہ مین ہونگی اوس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لما صور اللہ ادم فی الجنۃ ترکہ ما شاء اللہ ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف بہ ینظر ما ہو فلما راہ اجوف عرف انہ خلق خلقا لا یتمالک رواہ مسلم
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم صلعم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت مین

ہوتا اوسکو جب تک کہ چھوڑنا اوسکا چاہتا **ش** ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت میں ہوا حالانکہ
اخبار دلالت کرتی ہیں اس پر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان میں کہ عرفات کی جنگلوں میں سے ہے اور بعد از درست کرنے اور پھونکنے
روح کی بہشت میں لی گئی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکی کی ہے یعنی پیدا کر کے رکھا بہشت میں اور توربشتی نے کہا کہ بھی
گمان یہ ہے کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہے راوی سے بہر تقدیر جب پیدا کیا آدم کو **ت** پس شروع کیا ابلیس نے پھرنا گرد پتلی اونکی کے
دیکھتا تھا کہ کیا ہے یعنی تفکر کرتا تھا انجام کار اوسکی میں اور تامل کرتا تھا کہ کیا ظاہر ہوگا اس سے پس جب دیکھا اوسکو خالی اندر سے یہ پہچانا
کہ یہ پیدا کیا گیا ہے پیدایش غیر مضبوط **ف ت** یعنی نہیں تقویت ہے بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہے اور نہ ثبات ملکہ ہے متزلزل الامر
متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی طرف اور بعضوں نے یہ معنی لکھے ہیں کہ اپنے نفس کا مالک نہیں ہو سکیگا اور نہیں نگاہ رکھ سکیگا اپنے تئیں ہوس سے اور شہوت
یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور لگا امید کی باندھے اوسکی گمراہ کرنے میں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں مالک ہوگا اپنے نفس کا غصہ کے وقت **ت**
نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختتن ابراہیم النبی وھو ابن ثمانین
سنۃ بالقدوم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ختنہ کیا ابراہیم
نبی نے اس حال میں کہ وہ اسی برس کی تھی ساتھ قدوم کی **ف ع** کہا نووی نے کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت میں اختلاف ہے تشدید
تخفیف میں کہا جاتا ہے آلہ بڑھی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتھ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سے قریہ ہے شام میں پس جس نے کہ بڑا
کیا ہے قدوم کو تشدید سے مراد ہے قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکھتی ہے قریہ کو اور آلہ کو اور اکثروں نے تخفیف ہی پڑھی ہے چنانچہ
کہ اکثروں کی نزدیک معنی یہ ہونگے کہ ختنہ کیا بسولہ سے یا قدوم میں کہ قریہ ہے شام میں **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراہیم الا ثلث کذبات ثنتین منھن فی ذات اللہ قولہ انی
سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا وقال بینا ھو ذات یوم وسارۃ اذ اتی علی جبار من الجبابرۃ فقیل
لہ ان ھھنا رجلا معہ امراۃ من احسن الناس فارسل الیہ فسالہ عنھا من ھذہ قال اختی فاتی سارۃ
فقال لھا ان ھذا الجبار ان یعلم انک امراتی یغلبنی علیک فان سالک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام
لیس علی وجہ الارض مؤمن غیری وغیرک فارسل الیھا فاتی بھا قام ابراہیم یصلی فلما دخلت
علیہ ذھب یتناولھا بیدہ فاخذ ویروی فغط حتی رکض برجلہ فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت
اللہ فاطلق ثم تناولھا الثانیۃ فاخذ مثلھا او اشد فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت اللہ
فاطلق فدعا بعض حجبتہ فقال انک لم تاتنی بانسان انما اتیتنی بشیطان فاخدمھا ھاجر فاتتہ
وھو قائم یصلی فاومأ بیدہ مھیم قالت رد اللہ کید الکافر فی نحرہ واخدم ھاجر قال ابوھریرۃ تلک امکم یا بنی ماء السماء متفق علیہ
اور روایت ہے اونہی ابوہریرہ رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ نہیں بولی ابراہیم نے مگر تین جھوٹ تین بار
ف ت انبیا معصوم ہیں مطلق جھوٹ نہیں بولتے پس بیان جو جھوٹ بولنا اونکا فرمایا یہ نسبت سننے والوں کی ہے کہ یہ باتیں تین
جھوٹ نہیں اور نفس الامر میں بھی اونکو عربی میں معاریض کہتے ہیں اور حصر تین کا اسلیے کیا کہ جو تھا جو کہا ہے نہ ابلی وہ وقت تکلیف میں
نتھا بلکہ ایام طفولیت میں تھا اوسکا کچھ شمار نہیں **ت** وہ جھوٹ ان تینوں میں جو دو ان میں سے تو ذات خدا میں ہیں **ش** یعنی

واسطی خدا کی اور حکم اوسکی کی اور طلب رضا اوسکی کی کہ اونمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کی لیی نہین ہی بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی تہی اور جیسے بات مین کہنا اونکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خدا تعالی کی لیی تہا لیکن اوسمین نفع اونکی ذات کی لیی بہی حاصل ہی ت ایک قول اونکا یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون ف ح یہ اوسوقت کہا اونہون نی کہ اونکی قوم نی اونکو اپنی عید کی سیر کی لیی بلایا اور اونہون نی چاہا کہ مین نجات پاؤن تا بتون کی شکنی کرون اوسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نہتی لیکن تاویل اسکی یہ ہی کہ مراد اونکی یہ تہی کہ مین متصف ساتہ بیماری کی ہون کہ کبہی نکبہی بیمار رہا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا دلالت کرتا ہی بیماری فی الحال پر اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی وہم مین ڈالا اونکو کہ گویا اونہون نی استدلال کیا ہی ساتہ علامات علم نجوم کی کہ بیمار ہونگی جیسی کہ سیاق آیت سی معلوم ہوتا ہی اور یا یہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب ایک بزرگ نی کہا بیت اگر ترا تماشای عید خود طلبند * خلیل وار جوابی بگو کہ بیمارم * ت اور دوسرا قول اونکا یہ ہی بلکہ کیا یہ بڑی اونکی نی ف ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کفار کی غائبانہ اونکی بتون کو توڑ ڈالا اونہون نی پوچہا کہ تو نی یہ کام کیا ہے ہماری خداؤن سی ای ابراہیم ع اونہون نی فرمایا کہ یہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنی یہ کام کیا ہی پس یہ بات بہی سچی نہین ہی لیکن غرض اونکی تنبیہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کر سکتا ہی وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کی کیونکر ہوت اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان تیسری جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سی صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم ع اور سارہ بی بی اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئی یعنی گذری ابراہیم ع ساتہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم کی ظالمون مین سی پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نی کہ اس جگہہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہی کہ اوسکی ساتہ ایک عورت ہی بہترین لوگون سی حسن و جمال مین پس بہیجا اوسنی کسی کو طرف ابراہیم ع کی بلانی کی لیی پس گئی ابراہیم ع پاس اوسکی پس پوچہا اوسنی ابراہیم ع سی سارہ کی حال سی کہ کون ہی تیری یہ عورت کہ تیری ساتہ ہی کہا ابراہیم ع نی کہ یہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئی ابراہیم ع سارہ کے پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانی کا تہا اوس ظالم کی سی پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بی بی میری ہی تو غالب آویگا مجہپر یعنی مین یعنی زبردستی تجہکو چہین لیگا مجہسی اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا تو اوسکو کہ تو بہن میری ہی اسلیی کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نیت کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہی اسلیی کہ نہین ہی روی زمین پر کوئی مسلمان سوای میری اور تیری ف ح ع یہ بیان واقع ہی کہ اوس قوم مین کوئی وہان اور اوسنی ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہ بہی ایک توجیہ اور ہی واسطی صدق قول ہذا اختی کی اور شاید کہ تقصار ابراہیم ع کا اخوت اسلام پر بسبب شہرت اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت لوط ع بہی تو ایمان لا چکی تہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی فآمن لہ لوط جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم ع کی یہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان یہ ماجرا درپیش آیا ہی کوئی اور سوای ہم دونون کی مومن نہین کیونکہ لوط ع اونکی ساتہ نتہی ایک اور اعتراض کیا ہی علما نی کہ کیون کہا ابراہیم ع نی کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ بی بی کہ اوسکی میان کی ہاتہ سی کم لیا کرتی تہی اور یہ بہی ہی کہ ظالم یہان پاک رکہتا ہی بی بی ہو یا بہن لی لیتا اسکا جواب یہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بی بی کو میان سی لی لیتا تہا بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو تو اوسکا بہائی احق و اولی ہی ساتہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی کی پس چاہا ابراہیم ع نی کہ تمسک کرین ساتہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی رعایت اپنی دین و عادت کی نکی اور قصد کیا اوسکی یعنی کا ت پس بہیجا اوس ظالم نی کسی کو طرف سارہ کی اونکی بلانی کی لیی پس

والی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم ع تا نماز پڑہین ف ع اور مناجات کرین اپنی پروردگار

یادین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی علی یا ایہا الذین
امنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسی کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی
ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو چاہا اوسنی کہ ہاتہ ڈالی اونپر اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال وجواب کی یا اسباب اوسکی بسبب
غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ع لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہ تعظیم کی ہی ایسی تین
طرح پر تفسیر کی ہی علمانی یا تو یہ کہ بازرکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی ارکہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب
کیا گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہ تشدید کی آخذ سی ہی آیا ہی یعنی پکڑی جاتی کسی کی دل کی سبب افسون
یا سحر کی ایسا کہ سراسیمہ وحیران ہوت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی یا زیادہ اسپر نقط ف ع ساتہ پیش نہین مجہول اور تشدید
طا مہملہ کی بنا مجہول پر یعنی گلا گہونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ تنگی ہوئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ خر خر
کرتا ہکتی ہین ت یہانتک کہ پاؤن مارنی لگا زمین پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی
سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیے تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہ تعرض نہین کرونگا تجسی پس دعا
کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑ گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری
پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ زیادت تر اوس سی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری لیے اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ
نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسی کو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میری پاس انسان کو
یعنی تا کہ قادر ہون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور قوی
جانا کہ یہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ع یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اونکا نزدیک اللہ تعالی
کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم ع کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجر ابراہیم کو
دی اور کہا امید ہی کہ تمہاری یہان اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ع ہاجر سی پیدا ہوئی اور ابراہیم اوس ایام مین سو برس
کی تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحق ع پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم ع کی پاس اس حال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی
تہی یعنی اونکو اونکی خلاصی کی تو خبر ہوئی نہی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہ سی کہ کیا ہی
حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی یعنی اوسکی بداندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور بجہر تر
کی اور کچہ زیان بہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابو ہریرہ رضی نی کہ وہ ہاجر ماں تمہاری ہی اے بیٹون آسمان کی پانی کی نقل
کی بخاری اور مسلم نی ف ع یہ خطاب حضرت اسمعیل ع کی اولاد کو ہی اور ساتہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسب اونکی کہا
اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہ اسکی
کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس وطہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی جامع
اوسکو آسمان ہی سی پہنچتا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی اسلیے کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور اوسکا لقب ماء السماء
تہا اسلیے کہ اوسکی قوم مینہ طلب کرتی تہی اوس سی اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہ نام اونکا اسلیے ہوا کہ وہ طالب مینہ کی رہتی ہین

اور جاننا چاہئے کہ یہ دعا ہی ہو رہی کہ ذریں کی کرتی ہیں اور نزدیک عوام عرب کا جملہ تاکید کے جس میں ہیں لیکن اکثر اولاد آدم اس سے بچتی ہیں بسبب شرف اور بزرگی

یوں کہا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى

وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہیں ساتھ شک کرنی کی ابراہیم علیہ السلام سی جس وقت کہ کہا ابراہیم نی

ای پروردگار میری دکھا مجھکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردوں کو **ف** ح یحیی الموتی کی آیت یوں ہی قال اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی

اور سبب فرمانی اس حدیث کا یہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ میں سی کہ شک کیا ابراہیم نی نہ ہمارے پیغمبر نی تو فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہیں ساتھ شک کی ابراہیم علیہ السلام سی اور ظاہر اس عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم نی ثابت کیا شک

حضرت ابراہیم کی لیے اور اپنی ذات شریف کی لیے حالانکہ دونوں محال ہیں کیونکہ پیش آنا شک کا انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو

کمال سونوں اور موحدوں کی میں کچھ معنی ہی نہیں رکھتا بس معنی یہ ہیں کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم علیہ السلام میں تو ہم میں بھی پاتا اور تم جانتے ہو کہ

کہ شک راہ نہیں پاتا ہم میں بس جانو کہ ابراہیم میں بھی ایسی ہی تہا میں بس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سی عین الیقین کی کہ اطمینان ہی سبب

عبارت اوس کی ہی یا جب ابراہیم علیہ السلام دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیان لیکن لازم

یہ آتا ہی کہ اس حدیث سی ترجیح ابراہیم علیہ السلام کی آنحضرت صلعم کی ذات شریف پر سمجھی جاتی ہی اور جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت صلعم نی یہ بات بطریق تواضع کی

فرمائی یا فرمائی پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہیں اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہی مراد اوس حدیث کی جو

کہ حصر ہی اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ت** اور رحمت کری اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط علیہ السلام کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف

رکن سخت کی **ش** ح رکن ہر چیز کی کنارے قوی کو کہتی ہیں اور یہاں مراد رکن شدید سی جماعت قوی ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ جب قوم لوط نی

قصد کیا ایذا دینے کا اونکی مہمانوں کو کہ فرشتی تہی بصورت امردوں کی تو کہا حضرت لوط علیہ السلام نی لو ان لی بکم قوۃ کاشکی مجھکو ہوتی قوت یعنی دبا

قوت مقابلہ اور دفع کرنی تمہاری کی رکھتا میں او اوی الی رکن شدید یا پناہ ڈھونڈھتا میں ساتھ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوت کی

باز رکھتا اپنی تئیں تمہاری شر سی پس فرمائی ہیں آنحضرت صلعم کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط علیہ السلام کو کہ پناہ ڈھونڈھتی تہی ساتھ رکن شدید کی آدمیوں

میں سی حالانکہ رکن شدید جنگل یا زمانہ عصمت حق اور حفظ اوسکی کی ہی اور عرب رحمت وہاں کہتی ہیں کہ کسی سی کچھ تقصیر واقع ہو اور وہ

کام کری کہ ذکر نا چاہئے کہتی ہیں کہ خدا رحمت کری اور بخشی فلانی کو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستنی کیا انتہی اور ملا علی نی بھی ایسا ہی مضمون اونکی

وغیرہ سی نقل کر کی لکھا ہی کہ میری نزدیک یہ معنی بعیدی نسبت انبیا علیہم السلام کی طرف اور بہی دور ہیں اولی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردوں خواہ زندہ سی کیونکر متصور ہو کہ ذکر کریں بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان قدر

یا کم ہمتی کی پس معنی یہ ہیں کہ وہ مقتدا ہی جہات بشریہ کی بعض امور ضروریہ میں میل کرتی تہی طرف استعانت کی ساتھ جماعت قویہ کی پس جائز ہی

ہماری لیے بھی اب پہلی کہ ہم بامور ہیں ساتھ متابعت کاملین کی بیچ تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ساتھ اسی کلام میں کیا تم

کہتا پہلی تہا کہ یہ وہم جاری اعتراض نقصان کا او نسبی کہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ اعلم بالصواب پس فرمایا آنحضرت نی

ت اور اگر ٹھہرتا میں قید خانہ میں اوس مدت دراز میں کہ ٹھہری یوسف علیہ السلام تو البتہ قبول کرتا میں کہنا بلانیوالی کا **ف** ح کہ بادشاہ مصر کی

طرف سی حضرت یوسف علیہ السلام کی بلانی کو آیا تہا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت یوسف علیہ السلام تو برس سی قید خانہ میں تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا

اونکو تلاش کریں اور مقرب کریں تو یوسف علیہ السلام نی نکلنی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کرو اور اون عورتون سی کہ مجھکو دیکھکر ہاتھ کاٹ ڈالی تھی عصمت اور عزت میری تحقیق کرو بعد اوسکی نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف علیہ السلام کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قید خانی مین مجھپر گذرتی اور کوئی میری چھڑانی کی لیی آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف اور تامل نکرتا جیسا کہ یوسف علیہ السلام نی کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرت علیہ السلام نی یوسف علیہ السلام کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رائی اونکا یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ مین ٹھہری اور پائی محنت اور شدت اوسمین اور پھر کوئی اونکی چھڑانی کو آوی اور وہ صبر و ثبات اختیار کریں تو زیادہ اوسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اس حال پر ہوتا تو جلدی سی نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہی آنحضرت کی اور بطریق مبالغہ کرنی کی بیچ مدح و ثنای یوسف علیہ السلام کی ورنہ استقامت آنحضرت علیہ السلام کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سی ت نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان موسی کان رجلا حییا ستیرا لا یری من جلدہ شیء استحیاء فاذاہ من اذاہ من بنی اسرائیل فقال ما یستتر ہذا التستر الا من عیب بجلدہ اما برص او ادرۃ وان اللہ اراد ان یبرئہ فخلا یوما وحدہ لیغتسل فوضع ثوبہ علی حجر ففر الحجر بثوبہ فجمح موسی فی اثرہ یقول ثوبی یا حجر ثوبی یا حجر حتی انتہی الی ملا من بنی اسرائیل فراوہ عریانا احسن ما خلق اللہ فقالوا واللہ ما بموسی من باس واخذ ثوبہ فطفق بالحجر ضربا فواللہ ان بالحجر لندبا من اثر ضربہ ثلثا او اربعا او خمسا متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق موسی علیہ السلام تھی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈھانکنی والی بدن کی نہین دیکھا جاتا تھا اونکی جلد بدن سی کچھ بسبب شرم کرنی کی یعنی مارے شرم کی تمام بدن کو ڈھانکی رکھتی تھی ہر حال مین اور نہاتی وقت پس ایذا دی اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل مین سی پس کہا بعضی موذیون نی نہین بدن ڈھانکتی موسی اسطرح کا ڈھانکنا ساتھ تکلف و مبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد مین ہی یا تو کوڑہ ہی یا آنتین پھولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سی اور ظاہر کری لوگون پر بی عیبی اونکی اور ثابت کری اونکی لیی حیا اللہ تعالی کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی سو لوگون سی ایک روز تنہا نہانی کی لیی پس رکھی کپڑی اپنی ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر اور لیگیا کپڑی موسی کی پس دوڑی موسی اوس پتھر کی پیچھی کہتی ہوئی دی کپڑی میری ای پتھر دی کپڑی میری ای پتھر یہانتک کہ پہونچی موسی طرف جماعت کثیر کی بنی اسرائیل مین سی پس ننگا دیکھا اوس جماعت نی موسی کو ننگا بہترین پیدایش خدا کی یعنی بہتر اون عیب و نقصان سی کہ اونکی حق مین ثابت کرتی تھی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہی موسی مین کچھ نقصان و عیب **ف** اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنی دوستون کو ہر عیب نقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتھ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوس سی مبرا ہوکر معزز و مکرم ہوین خلق مین **ت** اور شروع کیا موسی علیہ السلام نی پتھر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتھر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ **ف** طرح ہر بار کہ مارتی تھی ایک نشان اوسمین پڑجاتا تھا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کی کہ بھاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزی ہوئی حضرت موسی کی ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی نہانا ننگی خلوت مین اگرچہ ہی ڈھانکنا ستر کا افضل اور یہ بھی اس سی معلوم ہوا کہ انبیاء اور علما مبتلا ہوتی ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتی ہین اوسپر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی کو یہ کہ اوٹھا رکھین وہ پتھر ساتھ اپنی یہانتک کہ جب گئی تیہ مین تو مارا اوسکو اپنی عصا سی ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوئی اوسمین سی بارہ چشمی چنانچہ یہ حال مذکور ہی قرآن مین **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَيُّوْبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَحْثِىْ فِىْ ثَوْبِهٖ فَنَادَاهُ رَبُّهٗ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِىْ عَنْ بَرَكَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وقت ایوب ع نہاتی تھی ننگی ف ع احتمال ہی کہ باندھی ہون تہبند کی دلالت کرتا ہی اوسپر قول ابن حجر کا حق میں یحیٰی نی توریت اور یہ بھی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسی کہ موسیٰ کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تھا یہ جائز اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ کیا طرف اسکی کہ تستر اولیٰ ہی واسطی حیا کرنی کی مولیٰ سی ہماری آنحضرت صلعم مبعوث ہوئی بواسطہ پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تھا یہ نہانا ایوب ع کا بعد حاصل ہونی صحت وعافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تھی اوسمین اور برسائین اللہ تعالیٰ نی ٹڈیان سونی کی اونکی گھر مین ت پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونی کی پس شروع کیا ایوب ع نی سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ لیتی ہون ایوب ع اونکو ایک ہاتھ سی یا لپ بھر کر اور رکھتی ہون اونکو کپڑی مین یعنی ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندھا ہو یا غسل کی بعد اوسکی یا پاس رکھا ہو کہ ہنوز پہنا نہو ت پس پکارا ایوب ع کو اونکی پروردگار نی یعنی ارشاد صادر ہوا کہ ای ایوب ع کیا نہین کیا مین نی تجکو بی پرواہ اوس چیز سی کہ دیکھتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا مین نی تجپر کہ تجکو احتیاج نہین رہی ان ٹڈیون کی کہ اوٹھاتی ہو تو اور اپنی کپڑی مین جمع کرتا ہی ایوب ع نی کہا ہان بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی و لیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت سی اور زیادتی رحمت تیری سی ف ح ہر چند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک ومن فضلک پس معلوم ہوا کہ اوٹھانا ایوب علیہ السلام کا اون ٹڈیون کو بسبب رکھنی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تھا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاری کا اور صرف کری اوسکو اوس جگہ کہ دوست رکھی رب اوسکا اور راضی ہو اوس سی ت نقل کی یہ بخاری نی

وَعَنْهُ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِى اصْطَفٰى مُحَمَّدًا صلعم عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِىُّ وَالَّذِى اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِىِّ فَذَهَبَ الْيَهُوْدِىُّ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا كَانَ مِنْ اَمْرِهٖ وَاَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوْنِىْ عَلٰى مُوْسٰى فَاِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَصْعَقُ مَعَهُمْ فَاَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَاِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا اَدْرِىْ اَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَاَفَاقَ قَبْلِىْ اَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ وَفِىْ رِوَايَةٍ فَلَا اَدْرِىْ اَحُوْسِبَ بِصَعْقَةِ يَوْمِ الطُّوْرِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِىْ وَلَا اَقُوْلُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ لَا تُفَضِّلُوْا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ

اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہا بد کہا اور گالی دی ایک شخص نی مسلمانون مین سی اور ایک شخص نی یہودیون مین سی پس کہا مسلمان نی قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد صلعم کو ساری جہان کی لوگون پر پس کہا یہودی نی اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ ع کو جہان کی لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نی ہاتھ اپنا نزدیک اس کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی کی منہ پر ف ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسیٰ کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد یہ ہی کہ اوسوقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسیٰ ع کی علی الاطلاق مراد رکھتا تھا اور آنحضرت صلعم کی برگزیدگی کا انکار کرتا تھا سی اوسنی غصہ مین آکر طمانچہ مارا ت پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرت صلعم کو ساتھ

اوس چیز کی کہ تھا امر ایسکی سی اور ایک مسلمان کی ہتی پس ملا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچھا اوس سی اس بات سی یعنی جو کچھ کہ گذرا تھا
اوسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرت صلعم کو یعنی مطابق خبر یہودی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجھکو موسی پر
اسلیئی کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی ساتھ اونکی پھر ہونگا مین
اول یا اون شخصون کا کہ ہوش مین آوینگی پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسی علیہ السلام پکڑی ہی کھڑی ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین
کہ آیا تھی موسی درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تھی پس ہوشیار ہوئی پہلی مجھسی اور متعلق ہوئی ساتھ عرش کی یا تھی موسی اون لوگون مین
کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اونکو خدا تعالی نی ف ش ع یعنی بیہوش ہوجانی سی جیسی کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموات ومن
فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پھونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگی جو کہ آسمان وزمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی
کہ وہ ہلاک نہو جیسی کہ فرشتی پس شاید کہ موسی بھی اونھین مین سی ہون کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسی پہلی میری تو یہ فضیلت
ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونین سی کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
فضیلت دینی سی درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ ہو یہ طرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتھ جمیع
انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیئی کچھ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیئی کہ اوسمین سب برابر ہین
ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ نسبت موسی کی ساتھ
صعقہ روز طور کی ف ش ع یعنی اوس روز کہ موسی نی دیدار طلب کیا تھا اور دراوس سی منع کیی گئی اور حق تعالی نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسی
بیہوش ہوکر گر پڑی تھی آیا اس صعقہ کو ساتھ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تھا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تھا اوسکی
بدلی اب نہوا ت یا اب بھی ہوا (بیہوشی) موسی کو و لیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی ف ش ع پس جب موسی کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجھکو نہین ہی
تو فضیلت کیون دیتی مجھکو اوسپر اور یہ توضیح ہی آنحضرت صلعم کی اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسی کی لیئی ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی
کی نہین ہی یا مرتفع اس کلام کا پہلی اوترنی وحی کی ہی ساتھ فضیلت آپ کی کی ہی اور جاننا چاہیئی کہ یہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ نسبت تمامی مخلوق کی
روز قیامت کی حاصل ہوگا اسلیئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگی کہ اونکو بسبب اوسکی صعقہ حاصل
ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت صلعم اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی
اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوس وقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ
پاونگا موسی کو دیکھونگا کہ پکڑی ہونگی جانب عرش کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ بیچ اوس صعقہ نفخ صور
کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا فتدبرت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن
متی سی ف ش ع لفظ متی ساتھ زبر میم اور تشدید تے مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ
یہ نام اونکی ماں کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیئی کیا کہ یہ اولوالعزم نتھی اور قوم کی ایذا پر بی صبری کی اور غصہ کیا اور نکل
گئی قوم مین سی اور کشتی پر بیٹھی چنانچہ قصہ اونکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس بیان مظنہ اسکا تھا کہ کسی کو اونپر فضیلت دین پس
حضرت صلعم نی رد کیا اسکا تاکہ کوئی طعن وتحقیر اونکی کری ت اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیون کی یعنی نہ کہو کہ
فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی ف ش ع

[illegible] یہ تفضیل کسی کی [illegible] اصل نبوت میں یا اس طرح کی تفضیل [illegible] حقارت اور دوسرے کی اہانت
کو مستلزم ہے اور اکثر نسخوں میں لفظ لا تفضلوا بضاد معجمہ ہی ہے اور ایک نسخہ میں صاد مہملہ سے ہے یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب ارشاد الٰہی
کی لا نفرق بین احد منہم وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ
خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہونچتا کسی بندہ کو کہ کہی میں بہتر ہوں یونس بن متی سے ف ع
یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہے ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھکو بہتر نکہو یونس سے دوسری یہ کہ کوئی اپنے تئیں بہتر یونس سے
نہ کہے یعنی کہ کوئی ولی ہو نبی کی مرتبہ کو نہیں پہونچتا اگرچہ نبی اولو العزم نہو ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں بخاری کی یوں
آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جو کوئی کہے میں بہتر ہوں یونس بن متی سے پس تحقیق وہ جھوٹا ہے ف ح ع اور معنی ثانی کی کہ مراد جھوٹ سے
کفر ہے یعنی کہ علما اتفاق رکھتے ہیں اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنے تئیں بہتر پیغمبروں سے جانے اور حضرت صلعم نے جو اپنے تئیں انسے بہتر کہنے سے منع کیا
بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہیں ہے یہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی میں سردار ہوں اولاد آدم کا اور نہیں فخر کی
راہ سے کہتا بلکہ بطریق ذکر کرنے نعمت کی اور بیان واقع ہے اور وجہ تخصیص ذکر کرنے اونکی کی اوپر کی حدیث میں مذکور ہو چکی ہے وَعَنْ
اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ
اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ لڑکا
کہ مار ڈالا اوسکو خضر نے پیدا کیا گیا تھا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو ف ح یعنی تقدیر الٰہی میں یہ تھا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی
نہیں ہے اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام یعنی کہ مراد اس سے پیدا ہونا اور استعداد قبول کرنے اسلام کا ہے اور یہ منافی نہیں ہے
شقاوت خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہے ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنے ماں باپ کو سرکشی اور کفر میں
ف ح یعنی ہوتا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سے وہ بھی اتباع کرتے اوسکا اور کافر ہو جاتے حاصل یہ کہ علۃ اوسکے قتل کی کفر
تھی اس سے کہ تھا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر کا ہے اس باب میں اور خضر
ہی اسکی طرف کہ وہ انبیا میں سے ہیں اور لفظ خضر ساتھ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ میں زیر خ اور جزم ض سے ہے اور نام اونکا بلیا بن ملکان
ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ بھائی ہیں الیاس کی اور بعضوں نے کہا کہ حضرت آدم کی صلبی بیٹے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی
زمانہ میں تھے اور بعضوں نے کہا کہ اولاد نوح سے ہیں بعثت واسطہ اور باپ انکے بادشاہوں میں سے تھے واللہ اعلم اور صحیح یہ ہے کہ یہ پیغمبر ہیں اور
پوشیدہ اکثر کی نظروں سے اور زندہ ہیں روز قیامت تک بسبب پینے آب حیات کی اور اسی پر ہیں جمہور علماء اور صوفیہ اور بہت سے صلحا اور حکایات
کرنا انکا بعض صلحا سے اور ہمکلام ہونا انسے اور حاضر ہونا بزرگ وغیرہ کی جگہوں میں مشہور ہے اور بعضی بڑے محدثوں نے مثل بخاری اور ابن مبارک
وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہے اور ذکر انکا مشائخ کی کلام میں بہت آیا ہے جسکو شک و شبہ کو اوسمیں راہ نہیں اور بیچ احوال حضرت غوث الثقلین
شیخ عبد القادر جیلانی کی لکھا ہے کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہے تھے اور خضر ہوا پر گذرے اونھوں نے فرمایا آ اے اسرائیلی و سن کلام محمدی اور تمام
وقت کہ انسے ملتے تھے اونکو وصیت کرتے تھے کہ لازم کر رو بیچ یعنی جانا مجلس شیخ عبد القادر میں یعنی کہ وہاں برکتیں اترتی ہیں اور حاصل ہوتا
ہے اوس سے سعادت ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ

الْخَضِرَ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خضر علیہ السلام کہا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطے کہ وہ بیٹھے تھے زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کی نہ تھی یا گھاس
خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گھاس ہلنے لگی پیچھے اونکے سے بسبب سبزی اور تر و تازگی کی نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى
عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ
عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى
مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ
مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ
الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا فرشتہ
موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کے پس کہا فرشتہ نے حضرت موسی سے کو کہ قبول کر حکم رب اپنے کا یعنی میں تمہاری روح
قبض کرنے کے لیے آیا ہوں جلد فرمایا آنحضرت صلی نے کہ پس طمانچہ مارا موسی نے ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا آنحضرت صلی نے پس پھرگیا
فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا بھیجا تو نے مجکو طرف بندے اپنے کی کہ نہیں چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرت صلی نے پس
پھیر دی اللہ تعالی نے طرف اوسکی آنکھ اوسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میرے بندے کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہے تو پس اگر چاہتا
ہے تو زندگانی دراز تو پس رکھ ہاتھ اپنا یعنی ایک ہاتھ یا دونوں ایک بیل کی پیٹھ پر پس اوس چیز کو کہ ڈھانکے ہاتھ تیرا بالوں سے یعنی جتنے
بال تیرے ہاتھ کے نیچے آویں کہ بہت ہونگے پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکے اوتنے ہی برس کہا موسی صلی نے پھر بعد اس زندگانی دراز کے کیا
کہا فرشتہ نے پھر مریگا تو کہا موسی صلی نے پس اختیار کیے میں نے موت ابھی اے پروردگار میرے نزدیک کر مجکو زمین پاک کی یعنی بیت المقدس
سے اگرچہ مقدار ایک سنگ انداز کی ہو شرح یہ مناجات حضرت موسی نے اسلیے کی کہ وہ مقام اوس زمانہ میں افضل تھا نسبت اور جگہوں
کی اور مدفن تھا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ میں ہونگے پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہ سے اور
اونھوں نے قریب ہونا چاہا بیت المقدس سے نفس بیت المقدس اسلیے کہ ڈرے اس سے کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکے لوگ فتنہ میں
پڑیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے دفن ہونا مواضع متبرکہ میں اور قریب ہونا مدافن صالحین سے ت فرمایا آنحضرت صلی نے اگر ہوتا میں
نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھا دیتا میں تمکو قبر موسی عم کی ایک جانب راہ کے میں نزدیک تودہ ریت سرخ کے کہ وہاں ہے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے شرح جاننا چاہیے کہ بعضے ملحدوں نے انکار کیا ہے اس حدیث کا کہ اندھا ہونا فرشتے کا یعنی اور فرشتہ کو قبض روح کے لیے
آنے طمانچہ مارنا اوسکے منہ پر جیسا مارا اور اس سے کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنے کی دنیا میں سمجھی جاتی ہے اور یہ کیا لائق ہے مقام
نبوت و رسالت کے جواب اسکا یہ ہے کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کے آیا تھا موسی علیہ السلام نے نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہے روح قبض کرنے کے لیے
آیا ہے بلکہ جب دیکھا کہ ایک مرد بیگانہ اوپر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنے اونکے کے آیا ہے پس دفع کیا اوسکو حتی کہ نوبت اوسکی اندھا
کرنے کی پہونچی اور یہ بھی ہے کہ موسی صلی نے اوسکو دروغگو جانا اسمیں کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیے کہ آدمی قابض روح نہیں ہوتا پس
غصہ کیا اوسپر اور غصہ دروغگو پر بسند نے اللہ ہوتا ہے پس شوم ہوا چنانچہ اسلیے عتاب جناب حق سے اوسپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت

جلالت خوشتی کی آیا استفادہ سے ہوئی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تھی اور وہ مظہر جلال تھی چنانچہ
اپنی بھائی ہارون علیہ السلام کی ڈاڑہی اور بال پکڑ لی تھی بسبب تقصیر کی کہ بیچ منع کرنی گوسالہ پرستی کی کی تھی پس حاصل یہ کہ حدیث صحیح ہی ایمان
لانا چاہیی اسپر اور محامل اور تاویلات جو صحیح ہین بیان اونپر محل کرنا چاہیی اسکو وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ
مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ
جِبْرِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو
لائی گئی میری انبیا ف ع یا تو مسجد اقصی کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسی کہ دلالت
کرتی ہی اسپر حدیث آئندہ اور معنی یہ ہین کہ ارواحین انبیا کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تھین دنیا مین ت پس ناگہان دیکہا مینی
کہ موسیٰ علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور
دیکہا مین نی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مین نی مشابہت مین ساتہ اونکی عروہ بن مسعود ہی یعنی
عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکہتی ہین عیسیٰ علیہ السلام سی اور دیکہا مین نی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا
کہ دیکہی مین نی مشابہت مین ساتہ اونکی یار تمہارا ہی مراد رکہتی تھی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت صلعم مین اور حضرت ابراہیم مین
بہت مشابہت تھی اور دیکہا مین نی جبرئیل علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکہی مین نی مشابہت مین ساتہ اونکی دحیہ بن خلیفہ ہی
نقل کی یہ مسلم نی ف ح ع دحیہ دال کی زبر سی اور کبہی زیر سی پڑہتی ہین صحابہ مشہور مین اور تھی یہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل علیہ السلام
انہین کی صورت مین آتی تھی اور اس روایت کی وقت بہی انہین کی صورت مین آئی وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم
قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا
مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ
فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس رضی سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ دیکہا مین نی شب معراج مین موسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد ف ت ع جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین
بال مڑی ہوئی یعنی گہونگر والی اور سبط بہت سیدہی پس یہان مراد یہ ہی کہ بال اونکی سیدہی نہ تھی بلکہ مائل بہ جعد تھی اور حضرت شیخ نی یہ کہا ہی
کہ جعد زبر جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہی اور کبہی جسم کی کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان یعنی اخیر
مراد رکہی ہین ایسی کہ حدیث آئندہ مین آتا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام رجل الشعر تھی اور رجل غیر جعد کی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی
ت گویا کہ موسیٰ مردون شنوءہ کی سی تھی اور دیکہا مین نی عیسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد متوسط پیدائش یعنی نہ لمبی بہت اور نہ ٹہگنی اور نہ موٹی بہت اور
نہ دبلی رنگ اونکا مائل بہ سرخی و سفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال سر کی
اور دیکہا مین نی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکہا آنحضرت نی اس جماعت کو بیچ جملہ آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ
علامتین اللہ تعالی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین اے محمد ملنی سی اونکی یعنی آنحضرت کی ملاقات کی
ف ع یہ اسناد حون نی لکہا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسیٰ ع کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی

دیکھا آپ نے ... وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ليلة أسري بي لقيت موسى فنعته فإذا رجل مضطرب رجل الرأس كأنه من رجال شنوءة ولقيت عيسى ربعة أحمر كأنما خرج من ديماس يعني الحمام ورأيت إبراهيم وأنا أشبه ولده به قال فأتيت بإنائين أحدهما لبن والآخر فيه خمر فقيل لي خذ أيهما شئت فأخذت اللبن فشربته فقيل لي هديت الفطرة أما إنك لو أخذت الخمر غوت أمتك. متفق عليه

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاقات کی میں نے شب معراج میں موسیٰ علیہ السلام سے پھر بیان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفت موسیٰ کی کہا پس ناگہان دیکھا میں نے کہ موسیٰ ہوا ایک مرد ہیں مضطرب ف ح اسکی کئی تفسیر کی ہیں علماء نے بعضوں نے کہا کہ مضطرب یعنی دراز قد تھے اور بعضوں نے کہا سبک گوشت اور بعضوں نے کہا کہ مضطرب یعنی ہلنے والے کی ہے بخوف الٰہی کے اور آیا ہے کہ حضرت موسیٰ نماز میں جھومتے اور کانپتے تھے ت رجل الرأس ف بال سر کے درمیان کے تھے جو سیدھے بھی نہ تھے اور نہ بہت گھونگر والے کہ جنکو جعد کہتے ہیں آپ نے کہا گویا کہ موسیٰ ظاہر ہوتے ہیں مرد قبیلہ شنوءہ کے اور یہ بھی لاحق ہے کہ بولا ... جد تھی ت گویا کہ موسیٰ مردوں شنوءہ کی سے تھے اور ملا میں عیسیٰ سے میانہ قد سرخ رنگ ف ح اور سرخ سفید کہا اور بیان سرخ جو کہ رنگ سرخ سفید تھا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی غالب تھی ت گویا کہ نکلے ہیں دیماس سے یعنی حمام سے ف ع لفظ یعنی الحمام قول ہے عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سے حمام ہے اور مراد وصف کرنا اونکا ساتھ صفائی رنگ اور تر و تازگی جسم اور نہایت آبروئی کے بسبب طہارت و نظافت کی ت اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو میں بہت مشابہ ہوں انکی اولاد میں سے ساتھ اونکے فرمایا حضرت نے پس لائی گئی مجھکو دو برتن ایک دودھ کا اور دوسرے میں شراب تھی ف ح لبن کے ساتھ لفظ فیہ کے لائی اور خمر کے ساتھ لائی ظاہر یہ ہے کہ تفنن عبارت ہے اور کہا کہ اس میں اشارہ ہے کثرت دودھ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کے سامنے دونوں چیزیں اسلیے لائی گئیں تا کہ تخییریات حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنے کے ت پس کہا مجھکو کہ لے تو ان دونوں میں سے جسکو چاہے یعنی شراب اختیار کر یا دودھ پس لیا میں نے دودھ اور پیا میں نے اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نے کہا کہ راہ پائی تو نے یعنی اللہ نے راہ دکھائی تجھکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیے گئے ہیں اوسپر ف ح اسلیے کہ دودھ اس عالم میں جو کہ صاف اور پاک خالص شیریں ہے اور اول تربیت بچے کی اور غذا اوسکی اسی سے حاصل ہوتی ہے عالم قدس میں اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹھہرائی کہ حاصل ہوتی ہے اوس سے قوت اور غذای روحانی اور عالم قدس میں صورتیں اور مثالیں عالم حس کی ثابت ہیں کہ اونسے معانی مناسب اخذ کرتی ہیں اور آیا ہے کہ جو کوئی دودھ خواب میں دیکھے اور پیوے تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہے برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہے اس عالم میں اور اسی واسطے کہا گیا ت کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری ف ع اسلیے کہ اگر حضرت پیتے اوسکو تو حلال ہوتا امت کے لیے بھی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اوسکی کی اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تھے نہ کہا غوت اور اس میں اشارہ ہے طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی کی سبب ہے استقامت پیرووں اور تابعداروں اونکی کی اسلیے کہ وہ بمنزلہ دل کی ہیں نسبت اعضا کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن ابن عباس قال سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين مكة والمدينة فمررنا بواد فقال أي واد هذا فقالوا وادي الأزرق فقال كأني أنظر إلى موسى فذكر من لونه وشعره شيئا واضعا إصبعيه في أذنيه له جؤار إلى الله بالتلبية مارا بهذا الوادي قال ثم سرنا حتى أتينا على ثنية فقال أي ثنية هذه قالوا هرشى أو لفت فقال كأني أنظر إلى يونس على ناقة حمراء عليه جبة صوف خطام ناقته خلبة مارا بهذا الوادي ملبيا. رواه مسلم

اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا سفر کیا ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مکہ اور مدینہ کے ف ع احتمال ہے کہ کسی ...

پہنچی پاس ہمارے رات پس گذری ہم ایک جنگل مین پس پوچھا حضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہ پس عرض کیا صحابہ نی کہ یہ وادی الازرق ہی فرمایا حضرت
نی گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف موسی علیہ السلام کی پس ذکر کیا آنحضرت نی رنگ اونکی سی اور بالون اونکی سی کچھ کہ گندم گون ہین اور جعد ہین بال اونکی
گذرا اس حال مین کہ رکھی ہوئی ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسی کہ اذان مین رکھتی ہین بلندی آواز کی لئی واسطی
اسوقت کی آواز بلند و زاری و فریاد کی طرف خدا کی لبیک کہتی ہین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین درحالیکہ گذرنیوالی ہین موسی اس جنگل مین کہا
ابن عباس نی پھر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ نیچا ہی یا وہ پہاڑون مین ہی پس فرمایا حضرت نی کہ کونسی ثنیہ ہی اور صحابہ نی
یہ عرض کیا اصحاب نی یہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ شرف ہی کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ مین ہی اور یہ شک راوی کی
ہی پس فرمایا حضرت نی گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف یونس علیہ السلام کی کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اور اونپر جبہ ہی پشمین ف ح ع کہ تواضع کی لئی پہنا تھا
یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہ سند ہی صوفیہ کی اور اونکی تابعین کی علما مین سی مانند کسائی وغیرہ کی ت مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما
کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی ف ع ح آئین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعائر انبیا سی حالت زندگی
اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہئی حج مین اور اگر کہا جاوی کہ انبیا کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت
نہین ہی دار عمل اسکی جواب کئی طرح سی دئی ہین ایک تو یہ کہ یہ مانند شہدا کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی
پس نہین بعید ہی یہ کہ حج کرین اور نماز پڑھین اور تقرب حاصل کرین اپنی پروردگار سی جس طرح چاہین اور دوسری یہ کہ یہ دیکھنا خواب مین تھا غیر شب
معراج مین جیسی کہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیا کا سچا ہی اور حق شیخ محقق عبدالحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات
انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کی لیکن محجوب ہین نظر عوام سی اسی حقیقت مین دکھایا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب
صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر خواب وغیرہ کی ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خفف
على داود القرآن فكان يأمر بدوابه فتسرج فيقرأ القرآن قبل ان تسرج دوابه ولا يأكل الا من عمل يده رواه البخاري
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی اونہونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا پس تھی داود علیہ السلام
کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر پس زین کسی جاتی پس پڑھ لیتی داود زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانورون کی
ف ت ع یہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کتنی تھی اور کتنی دیر مین زین کسی جاتی تھی لیکن یہ معلوم ہوا کہ بطور خرق عادت کی تھا حاصل یہ کہ خرق عادت ہی کہ اللہ تعالی
اپنی بعضی بندون کی لئی زمانہ کو طی و مبسوط کرتا ہی یعنی کبھی بہت سا زمانہ تھوڑا ہوجاتا ہی اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین علی رضی سی منقول ہی
کہ رکاب مین پانوں رکھتی اور دوسری رکاب مین پانوں رکھنی تک قرآن ختم کرلیتی اور ایک روایت مین ہی یا شرم کعبہ سی اور اسکی دروازی تک جانی مین پڑھ لیتی ت
اور نہین کھاتی تھی داود علیہ السلام روزی مگر کسب کی ہاتھون اپنی سی کہ زرہ بناتی تھی نقل کی یہ بخاری نی **وعنه** عن النبي صلى الله
عليه وسلم قال كانت امرأتان معهما ابناهما جاء الذئب فذهب بابن احدهما فقالت صاحبتها انما ذهب بابنك و
قالت الاخرى انما ذهب بابنك فتحاكمتا الى داود فقضى به للكبرى فخرجتا على سليمان بن داود فاخبرتاه فقال ائتوني
بالسكين اشقه بينكما فقالت الصغرى لا تفعل يرحمك الله هو ابنها فقضى به للصغرى متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ تھین دو عورتین کہ اونکی ساتھ دو بیٹی اونکی تھی یعنی ہر ایک پاس اونمین
دونون عورتون مین سی ایک ایک بیٹا کہتی تھی آیا بھیڑیا پس لیگیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتھ والی اوسکی نی کہ نہین لیگیا بھیڑیا مگر تیری

بچہ کو اور کہا دوسری نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹی تیری کو ف ت ح یعنی دونوں عورتوں میں خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تھی کہ تیری بیٹی کو لے گیا
میری کو اور شاید کہ دونوں لڑکی ہم شکل تھی یا تھی ایک ان دونوں میں سے چھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ تسلی کر لے ساتھ موجود کی بدلے مفقود کے
یا بعد اغراض فاسدہ کی لیے کہتی ہو ت پس یہ قضیہ لے گئیں وہ دونوں عورتیں حضرت داود کے پاس کہ حکم کریں درمیان انکے پس حکم کیا داود نے
ساتھ اوس بیٹی کی واسطی اوس عورت کی کہ بڑی تھی ف ش ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اوسکی پاس تھا پس اوسی کے لیے حکم کیا یا بسبب قاعدہ شرعیہ کے
کہ صاحب یعنی قابض سوا ہی بہ نسبت غیر قابض کی یا لڑکی کہ وہ مشابہ تھا اوسکی پس باعتبار علم قیافہ کی یہ حکم کیا جیسے کہ کہتی ہیں شافعی یا کسی اور دلیل
سے یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داود کا باجتہاد تھا یوہی تھا ورنہ اوسکی خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجائش نہ رکھتا ت پس نکلیں وہ دونوں عورتیں اوپر
یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان نے یعنی اپنی خادموں سے کہ لاؤ میری
پاس چھری دو ٹکڑے کردوں اس لڑکی کو درمیان تمہاری ف ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دوں اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان کا تھا
امتحان کرنا اون دونوں عورتوں کی شفقت کا تاکہ تمیز ہو کہ اوسکی ماں کونسی ہی ت پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے نکر لڑکی کو رحمت کری تجکو
اللہ یہ بیٹا اوسیکا ہی یعنی راضی ہوتی ہوں میں اسپر کہ یہ بیٹا اسیکا ہی اور جیتا رہے اور نہیں چاہتی میں کہ چیرا جاوے اور مر جاوے پس حکم کیا سلیمان نے
ساتھ اوس بیٹی کی واسطی چھوٹی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی بسبب پائی جانے قرینہ شفقت و رحم کی اوسمین اور ثابت ہو چکنے
سنگدلی اور عداوت کی دوسری میں اور ظاہر ہے بعد اوسکے بڑی نے اقرار بھی کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہی پس اوسکو دیا کہ قبل بیان اعتراض کرنی نہ پہنچی
کہ کیونکر سلیمان نے نقض کیا داود کی حکم کو باوجودیکہ حکم پیغمبر کا پیغمبر نے نقض کیا نہیں جاتا اگرچہ باجتہاد ہوا اور جواب اسکا یہ دیتی ہیں کہ یہ
حکم داود علیہ السلام سے بالطریق جزم اور قطع کی نہ تھا بلکہ بطریق احتمال کی تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم کریں اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد کا جائز
ہوا ہو انکی شریعت میں واللہ اعلم **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی
تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ کُلُّھُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَطَافَ عَلَیْھِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَایْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان نے البتہ صحبت کروں گا میں
آج کی رات یعنی شب آئندہ نوّے بیبیوں سے اور ایک روایت میں ہی سو بیبیوں سے ہر ایک اونمین سے جنے گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں
یعنی سلیمان علیہ السلام نے یہ عہد کیا اپنی دل میں اور عزم کیا کہ یوں کریگا اور یہ نیت اونکی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ نہیں کہا پس کہا سلیمان سے
فرشتہ نے یعنی ازجانب رب کی فرشتہ نے یا جبرئیل نے یا خود دل نے کہ کہ انشاء اللہ ف ح یعنی کہ یوں کرونگا میں یہ کام اور ہوگا یہ اگر چاہی خدا اپنی
کرنا چاہی اوسکی کوئی چیز وجود میں نہیں آتی اور خواہش بندی کی بغیر اوسکی خواہش کی فائدہ نہیں رکھتی ت پس نہ کہا سلیمان نے انشاء اللہ
یعنی اوس وقت کہ فرشتے نے کہا اور بعد اوسکی بھی نہ کہا بسبب اوسکی کہ بھول گئے ف یہ معنی توضیح و حل کی ہیں اور طاعلی نے کہا کہ نہ کہنا سبب
اسکی وہ سمجھے کہ زبان سے کہنے کی حاجت نہیں دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہی اور لفظ نسی مانند علم کی اور تخفیف کیا گیا ہی نون کی پیش کی
اور سین کی تشدید سے اور یہ احسن ہی یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہی نزدیک ارباب جمع و عرفان
والوں کی یا ارادہ کیا کہنے کا اور بھول گئی ت پس پھرے سلیمان سب عورتوں کی پاس یعنی صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی اون عورتوں میں سے
کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ہی ذات محمد کی اوسکی ہاتھ میں ہی اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ

انشاء اللہ تعالیٰ تو ہر عورت سے بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتے وہ راہ خدا میں درحالیکہ وہ سوار ہوتے سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی
یہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان سے اور استعمال تماشا سبحانہٗ کی طرف سے اونکی لیے انشاء اللہ نہ کہنے پر توبہ کی اور رجوع کی اونہوں نے جناب حق میں جیسے کہ قرآن مجید
میں مذکور ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی کام کا تو اوسکو مستحب ہے یہ کہنا کہ کرونگا میں یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ تبرکًا اور تیمّنًا اور
اوس کام کی سہل ہونے کی لیے اور یہی حکم قرآن شریف میں ہے و لا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہی اس سے معلوم ہوا کہ
حضرت سلیمان علیہ السلام کو کمال قوت و شہوت تھی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہے مردوں کی لیے اور نقصان اسکا نقصانوں میں گنا جاتا ہے
خصوصًا حضرات انبیاء علیہم السلام کی لیے **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے اوسی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے زکریا نجار ف ع یعنی کسب بڑہئی کا کرتے اور کماتے ہاتھ کی کسب سے
اور اس میں اور حضرت داود کی حدیث میں کہ جو اوپر گذری دلیل ہے اوپر کہ کسب کرنا انبیاء کی سنت سے ہے ت نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ الْاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِّنْ عَلَّاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ
شَتّٰى وَدِيْنُهُمْ وَاحِدٌ وَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں
نزدیکتر اور متصل تر ہوں لوگوں کا ہوں ساتھ عیسیٰ بیٹے مریم کی دنیا اور عقبیٰ میں ف ح یعنی آغاز اور انجام میں اسلیے کہ نہیں ہے درمیان
آنحضرت کی اور حضرت عیسیٰ کی کوئی پیغمبر اور ہے عیسیٰ بشارت دینے والے تھی ساتھ آنے آنحضرت کی اور تمہید کرنیوالے قواعد دین آنحضرت کی تھے
اور آخر زمانہ میں نائب اور خلیفہ آنحضرت کی ہونگے ت انبیاء بھائی ہیں ایک باپ سے یعنی سوتیلے اور مائیں اونکی جدا ہیں ف ح تشبیہ دیا
ساتھ باپ کی اوس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیاء سے ہے کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہے اور تشبیہ دی اونکی شریعتوں کو کہ مختلف اور جدا
ہیں ساتھ ماؤں کی ت اصل دین پیغمبروں کا کہ توحید ہے ایک ہے اور اعتقاد دینی میں سب متحد ہیں ف ح اگرچہ شرائع اور اعمال میں مختلف ہیں
بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگوں کی اور مناسب احوال اونکی ت اور نہیں ہے درمیان ہمارے یعنی میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی پیغمبر
ف ح یعنی قرب اور اتصال معنوی سب انبیاء میں مشترک ہے اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتھ عیسیٰ کی ہے ت نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطٰنُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعَيْهِ حِيْنَ
يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعُنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر فرزند آدم کو چوکتا ہے شیطان اوسکی دونوں پہلوؤں میں ساتھ دونوں انگلیوں اپنی کی جس وقت کہ پیدا کیا جاتا ہے سوای عیسیٰ بیٹے مریم کے
ف ع یعنی بسبب دعا کرنے حنہ ماں مریم کی جو نانی تھیں عیسیٰ کی کہ وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم پس ارادہ
کیا تھا شیطان نے چوکنے کا عیسیٰ علیہ السلام کی پہلوؤں میں پس چوکا پردے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی جھلی میں کہ لڑکی پر ہوتی ہے
کہ اوسکو مشیمہ کہتے ہیں اور نہیں انگلی پہنچی اوسکی اور عیسیٰ کی بدن کو نہیں پہونچی اور باب الوسوسہ میں اسکا ذکر ہو چکا ہے اور معلوم ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مستثنیٰ ہیں اور خارج ہیں اس سے بسبب اسکی کہ یہ بیان احوال اور بنی آدم کا کیا ہے سوای انبیاء **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ
عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
کامل ہوئے مردوں میں سے بہت یعنی انبیاء اور خلفاء اور علماء اور اولیاء ہوئے اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں میں سے مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **ف** ح ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں بیبیاں اکمل افضل ہیں ... تھی کہ فاطمہ زہرا
اور خدیجہ رضہ اور عائشہ رضہ اور تمام ازواج مطہرات سے لیکن توجیہ اسمیں یہ کرتی ہین کہ مراد بہ نسبت عورتوں سے اگلی امتوں کی عورتین ہین کہ انمین یہ دونوں
افضل ہین یا یہ کلام ہو پہلے اوترنے وحی کے بیچ فضل و کمال اور مطہرات کی یا یہ تخصیص ہے اونسے یا بقرینہ اور حدیثون کے کہ فاطمہ زہرا رضہ کی شان سبب
مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ کی ہین مریم اور آسیہ کا مستثنیٰ ہونا آیا ہے حاصل یہ کہ
حدیثین مختلف اس باب مین آئی ہین یا توجیہین اور تخصیصین متعدد رکھتی ہین یا انکے ساتھ تخصیص عمومات کے قائل ہون واللہ اعلم اور بیان بحث
تفضیلات عائشہ رضہ کی بلکہ انکی افضلیت کی بیان کی گئی زیادات اور فضیلت عائشہ رضہ کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہے باقی کھانوں پر
ف ح مراد عورتوں سے یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئین یعنی مریم و آسیہ رضہ یا عورتین جنت کی یا عورتین اوسکے
زمانے کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ ٹکڑے توڑ کر شوربا اوسپر ڈال دیتے ہین اور عرب مین سب طعامون
افضل سب طعامون مین جانتے ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے اوسکے کی اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ تفضیل کی درمیان
عائشہ رضہ اور خدیجہ رضہ اور فاطمہ رضہ کی پس کہا اکثر نے کہ روایت کیا گیا ہے ابوحنیفہ رضہ سے یہ کہ عائشہ رضہ بعد خدیجہ رضہ کے افضل ہین عالمین کی عورتون
مین اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہ افضل ہین خدیجہ رضہ اور عائشہ رضہ سے اور سوال کیا گیا سبکی سے پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ
فاطمہ بنت محمد افضل ہین پھر اونکی ماں خدیجہ رضہ پھر عائشہ رضہ **ف** مؤلف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کی سے یون
معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ زہرا سیدۃ نساء اہل الجنۃ کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ رضہ زن فرعون اور خدیجۃ الکبریٰ رضہ اور خدیجۃ الکبریٰ رضہ افضل ہین
حضرت عائشہ رضہ سے اور نقل کیا سبکی نے بعض ائمہ عصر اپنے سے کہ فاطمہ اور حسن اور حسین افضل ہین خلفاء راشدین سے باعتبار جگر گوشہ
ہونے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین رضہ افضل ہین حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین سے باعتبار علم و فضل اور
کثرت ثواب و آثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی جیسے کہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہے خلاصہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سے باعتبار
فضیلت جزئیہ کی آپس مین ایک دوسری پر فضیلت رکھتی ہین نہ ہر وجہ سے ایک کو فضیلت تام ہے دوسری پر پس اس صورت مین حضرت صدیقہ رضہ
باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونے وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اونکے بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا سے نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو سیطی کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا رضہ ہی کے ساتھ مخصوص ہے اپنی قصیدہ امالیہ مین لکھا ہے کہ فاطمہ زہرا
بعضی بات مین حضرت عائشہ پر فضیلت رکھتی ہین اور آسیہ اور مریم اپنی زمانہ کی بی بیون پر فضیلت رکھتی ہین اور خدیجۃ الکبریٰ رضہ اونکی
باعتبار فضیلت رکھتی ہین کہ پہلی بی بی حضرت کی ہین اور بہت خدمتگذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپ کی انہین سے پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَ ذُکِرَ** حَدِیْثُ اَنَسٍ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ وَحَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَیُّ النَّاسِ اَکْرَمُ وَحَدِیْثُ
ابْنِ عُمَرَ الْکَرِیْمُ ابْنُ الْکَرِیْمِ فِیْ بَابِ الْمُفَاخَرَۃِ وَالْعَصَبِیَّۃِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اسمین یا خیر البریۃ ہے یعنی یہ ایک اعرابی نے کہا تھا
حضرت کو آپ نے فرمایا کہ یہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رضہ کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہے اور حدیث ابن عمر رضہ کی کہ اوسمین
الکریم ابن الکریم ہے بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہو چکا

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَہٗ هَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَہٗ هَوَاءٌ
وَخَلَقَ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَلْعَمَاءُ اَیْ لَیْسَ مَعَہٗ شَیْءٌ

روایت ہی ابو رزین سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تہا پروردگار ہمارا پہلی اسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت نے
کہ تہا عما مین ف ع کہا علما نی کہ عما ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عما ساتہ مد اور قصر کی اور بہر تقدیر مراد اوس سی
بیان ایک امر ہی کہ ادراک نکری اوسکو عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف ت نہتی نیچی اوسکی ہوا اور نہتی اوپر اوسکی ہوا ف ع کیا نہ
ہی اسکی طرف کہ نہتی ساتہ اوسکی کوئی چیز پس یہ حال اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شئی کی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف دفع توہم مکان کی اسلیی کہ یہ متعارف کا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور ازہری نی کہا کہ ہم ایمان لاتی اوپر اسکی اور کیفیت اوسکی
ہم کچہ نہین جانتی اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال سی یہ تہی کہ کہان کان عرش بنا اور اسلیی فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی یہ ترمذی
نی اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نہتی ساتہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
زَعَمَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيْهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوْا اِلَيْهَا فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوْا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ
قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالُوْا لَا نَدْرِيْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا اِمَّا وَاحِدَةٌ
وَاِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَسَبْعُوْنَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِيْ فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ اَعْلَاهُ وَاَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ بَيْنَ اَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى
سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ اَسْفَلِهٖ وَاَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ اِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی عباس بن عبد المطلب سی کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہہ کا ہی ساتہ ایک جماعت کی
ف ع ظاہر عبارت حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کی اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نہتی اور حدیث
ابی ہریرہ کی کہ تیسری فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی ت حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی
اون مین ف ع یعنی اوسوقت اور احتمال رکہتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونی کی پہلی کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر بیچ نگاہ کی
اوس جماعت کی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام رکہتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ سحاب یعنی ابر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور عنان بہی کہتی ہین فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اور مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین
جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اور مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی
اور یہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس آسمان کی کہ اوپر تلی ہیں
کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان ف ع یعنی اس ہیئت پر کہا طیبی نی کہ مراد ستر سی حدیث مین تکثیر
و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کی اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سی دوسری
آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریا عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی کی اور اسفل اوسکی کی
مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی ف ع حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نی عرش کی نیچی
ایک پانی پیدا کیا ہی اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی جو دریا جاری ہی ت پہر اوس دریا کی اوپر آٹہ فرشتی ہین بصورت پہاڑی بکریون کی کہ نسبت دنیا کی گرون

لنبائی کی اور کو ہون اونکی کی مقدار اور مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی اور ... ہر آسمان کی ہی پھر اونکی پشتون پر ہی عرش ہی مسافت درمیان نیچی عرش کی اور اعلا اوسکی کی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسری تک ہی پھر اللہ تعالیٰ ہی اوپر اوسکی نقل کی پستی اور ابو داود نی **ف** ع یعنی باعتبار علو مرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار اور تمکن کی اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الٰہی کی کہ وہ فوق سب کی اور ورا کل کی ہی جیسی کہ قرآن مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط پس معنی یہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹھا کر ساتھ تصور علویات کی اور فکر کرنی کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق کرین تا وہان سی بھی ترقی کرکی طرف پیدا کرنیوالی اور بنا کرنیوالی اونکی کی توجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑی ہین باز رکھین فافہم وباللہ التوفیق **وَعَنْ** جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِیٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِیَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَیْكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ یُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِیْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَیْحَكَ اِنَّهٗ لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَیْحَكَ اَتَدْرِیْ مَا اللّٰهُ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوٰتِهٖ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ لَیَئِطُّ اَطِیْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکی ہوئی اہل عیال اور نقصان کیی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہ مانگو اللہ تعالیٰ سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہ برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتھ خدا کی تجھ پر **ف** ع یعنی اللہ سی فریاد رسی چاہتی ہین تجھ پر یعنی کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن بگاہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تھا برابری کا قدرت مین اور شرکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سی مطلق فرمایا اللہ تعالیٰ نی لیس لک من الامر شیٔ یعنی تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ پس معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمہ اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی **ت** پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی از راہ تعجب کی مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون کی چہرون مین **ف** ع ایسی کہ صحابہ سمجھی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونہین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپ نی تسبیح اور التفات کیا اوس گنوار کی طرف **ت** پھر فرمایا وای ہی تجھکو یعنی جان اسی کلام کرنیوالی دلیل و غافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بزرگتر ہی اوس سی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسی کی وای ہی تجھکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا بیشک ہی اوسکی آسمانون پر اس طرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکھانی اور سمجھانی صورت اوسکی کی ساتھ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتھیلی اپنی کی یعنی محیط ہی تمام آسمانون پر جیسی جانی زمین پر اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب عظمت الٰہی کی آواز کرنی پالان اونٹ کی بسبب سوار کی ثقل کی پیدا ہوتا ہی

ف ع یعنی عاجز آتے ہیں عرش بردار ہیبت عظمت حق سے مانند عاجز ہونے اون کی سواری کی سواری سے کہ بھاری سواری ہو اور چرچراتے ہیں اوپر لکڑی کے اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہے بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہ کہ جواب یہ ہے عظیم الشان ہے اوسکی شفیع اوسکی غیر کی طرف نہ ٹھہرایا جاتا ہے **وعن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال أذن لي أن أحدث عن ملك من ملائكة الله من حملة العرش إن ما بين شحمة أذنه إلى عاتقه مسيرة سبعمائة عام رواه أبو داود اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے اونہون نے نقل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن دیا گیا مجھکو یہ کہ بیان کرون میں عظمت ایک فرشتے کی اللہ کے فرشتون سے کہ جو اوٹھانیوالے عرش کے ہیں یہ کہ درمیان لو کانون اوسکی کی اوسکی کندہون تک مسافت سات سو برس کی ہے نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** زرارة بن أبي أوفى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لجبريل هل رأيت ربك فانتفض جبريل وقال يا محمد إن بيني وبينه سبعين حجابا من نور لو دنوت من بعضها لاحترقت هكذا في المصابيح ورواه أبو نعيم في الحلية عن أنس إلا أنه لم يذكر فانتفض جبريل اور روایت ہے زرارہ بن ابی اوفی سے ف ع زرارہ ثقات تابعین سے ہیں قاضی بصرہ کی تھی اور علما اور فضلا اور عباد زمانہ اپنی کی سے ہیں ابن عباس اور ابوہریرہ سے سماع رکھتی ہیں ایک دن نماز فجر میں امامت کر رہی تھی آیت فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی سنہ تہتر میں ولید بن عبد الملک کی زمانہ میں اور ملا علی نے کہا کہ کہا مؤلف نے کہ زرارہ صحابہ تھی مری عثمان رضی کی زمانہ میں ت یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جبرئیل سے کہ کیا دیکھا ہے تو نے اپنی پروردگار کو پس نہایت کانپی جبرئیل ف ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال سے اور اسمین دلیل ہے اوپر تحقیق رویت اللہ تعالی کی واسطے اسلیے کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرت لیکن اسمین اختلاف ہے روز قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی یا نہیں پھر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہے پس کانپا جبرئیل مارے ہیبت کی ت اور کہا اے محمد بلاشبہ درمیان میری اور درمیان خداتعالی کی ستر پردی ہیں نور کی ف ع یہ عبارت ہے اللہ تعالی کی کمال سے اور جبرئیل کی نقصان اور حجاب نسبت جبرئیل کی ہے مراد یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہے پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہے کہ جو موصوف ہے ساتھ صفت نقصان کی اور خالق ذوالجلال موصوف ہے ساتھ وصف کمال کی پس نہیں حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعیین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہے اور ایک روایت میں ستر ہزار پردی آئی ہیں پس ہوسکتا ہے کہ کنایت کثرت پردون سے ہو ت اگر نزدیک ہوؤن میں بعض اون پردون سے یعنی سر انگشت کی قدر جیسی کہ ایک روایت میں ہے تو البتہ جل جاؤن میں اسیطرح ہے مصابیح میں کہ زرارہ سے روایت کی اور نام صحابی کا نہیں ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں کہ نام اونکی کتاب کا ہے انس سے اور ہوسکتا ہے کہ زرارہ نے انس سے روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نے نہیں ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنی اور باقی جواب ذکر کیا ہے **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله خلق إسرافيل منذ يوم خلقه صافا قدميه لا يرفع بصره بينه وبين الرب تبارك وتعالى سبعون نورا ما منها من نور يدنو منه إلا احترق رواه الترمذي وصححه اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نے پیدا کیا اسرافیل کو اس حال میں کہ صف باندہے ہوئے ہیں اوپر دونوں پاؤن اپنی کی اول وقت پیدائش اپنی سے یعنی اور نہ اوٹھاتی ہیں اسرافیل نگاہ اپنی ف ع یعنی طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہیں اوٹھاتی نگاہ صور سے اور یہ عبارت ہے مستعد اور منتظر ہونے اونکی سے واسطے حکم پہنچنے کی کہ شاید ابھی حکم آ پہنچے ت درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہیں نور کی کہ حجاب ہیں نہیں ہے ایک اون ستر نوروں میں سے کہ

نزدیک قریب ہوں اور مثل اسرافیل فرشتہ کے مگر کہا ہے جابر نے نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال لما خلق اللہ آدم وذریتہ قالت الملائکۃ یا رب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا الآخرۃ قال اللہ تعالی لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی فی شعب الایمان

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نے آدم کو اور اونکی اولاد کو یعنی روز میثاق کے یا بعد اونکی کہا ملائکہ نے کہ اے پروردگار پیدا کیا تو نے انکو کہ کہاتی ہیں اور پیتی ہیں اور جماع کرتی ہیں یا نکاح کرتی ہیں اور سوار ہوتی ہیں یعنی جانوروں پر جنگل میں اور کشتی پر دریا میں پس گردان واسطے انکی دنیا اور ہماری لیے آخرت ف ع یعنی جو کچھ بہرہ مند ہیں اور ہم محروم ہیں اوس کی لذتوں سے انکی لیے یہ دنیا بطریق دوام وبقا کی ہو یا گردان انکی لیے یہ دنیا ہی فقط اور ہماری لیے نعمتیں آخرت کی تا برابری ہو جاوے ہم میں اور اون میں اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا انکی لیے زیادتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے نہیں گردانونگا میں عاقبت اوس شخص کی کہ پیدا کیا میں نے اوسکو اپنے دونوں ہاتھوں سے یعنی بغیر واسطے کسی کی بتدریج مرکب معجون کمال سے کہ مشتمل ہے اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کی اور استعداد مظہریت جمال وجلال کی اور پہونکی میں نے اوسمیں روح اپنی مانند اوس شخص کی کہ کہا میں نے اوسکی لیے یعنی پیدا کرنے میں ہو پس ہوگیا یعنی وہ جیسے کہ نہیں برابر ہوسکتا بزرگی میں وہ شخص کہ پیدا کیا میں نے اوسکو بذات خود اور نہیں سونپا میں نے اوسکی پیدا کرنی کو کسی کی طرف اور پہونکی میں نے اوسمیں اپنی روح سے کہ وہ آدم ہیں اور اولاد اونکی ساتھ اوسکی کہ ہوا بمجرد امر کن کی کہ وہ فرشتے ہیں اور اضافت روح کی اپنی نفس کیطرف بزرگی کی لیے ہے جیسے بیت اللہ میں کہا ابن ملک نے یعنی نہیں برابر ہوسکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت میں بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہے اور منزلت اوسکی اعلی ہے اور یہ منجملہ دلیلوں اہل سنت کی سے ہے اوپر افضلیت بشر کی ملائکہ پر اور وجہ اسکی واللہ اعلم یہ ہے کہ فرشتے معصوم پیدا کیے گئے پس ہوئے دوزخ سے ممنوع اور نعیم سے محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتھ کرنے طاعت کی اور بچنے کی معصیت سے پس جو کوئی دونوں کی حق بجالایا مستحق ہوا ثواب کا دارین میں اور جسنے اعراض کیا دونوں سے مستوجب ہوا عذاب کا کونین میں نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملائکتہ رواہ ابن ماجۃ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن یعنی کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہیں بزرگتر ہیں اللہ تعالی کی نزدیک بعضی فرشتوں سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ع یعنی خواص فرشتوں سے یا اونکی عوام سے کہ جو برگزیدہ ہیں اور کہا طیبی نے کہ مراد مومن سے عوام اونکی ہیں اور ملائکہ سے بھی عوام اونکی ہیں کہا محی السنہ نے اولی یہ ہے کہ کہا جاوے کہ عوام مومنین افضل ہیں عوام ملائکہ سے اور خواص مومنین افضل ہیں خواص ملائکہ سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل پکڑی ہے اس سے اہل سنت نے بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر اور پوشیدہ نرہے یہ کہ مراد خواص مومنین سے رسل اور انبیا ہیں اور خواص ملائکہ سے مانند جبرئیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سے کاملین ہیں اولیا میں سے مانند خلفا اور تمام علما کے اور تفصیل ولی ہے اجمال بعض اونکی سے اس کہنی میں کہ بشر افضل ہے ملک سے اور حدیث المومن اکرم حرمۃ من الکعبۃ ابن ماجہ میں دو سندوں سے آئی ہے

وعنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق وآخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالی نے مٹی دن ہفتہ کی ف ع

اور بیچ ستونوں کے آخر دن جمعہ کا کہ جسکو فضیلۃ الاعمال کہتے ہیں پس روایت بعض علما نے ... یہ قول ...

خلق السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ترجمہ اور پیدا کئے اوسمین پہاڑ دن اتوار کے اور پیدا کئے درخت دن پیر کے اور پیدا کئیں چیزیں بری دن منگل کے اور پیدا کی روشنی دن بدھ کے ف ح مسلم میں لفظ نور کا ایسا ہی پایا اور یہی ہے مشکوٰۃ کے صحیح نسخوں میں اور اصول معتمد میں رے سے ہے اور ایک نسخہ میں حرف نون سے ہے آخر میں یعنی مچھلی کی اور ہو سکتا ہے کہ نور اور مچھلی اس دن میں پیدا ہوئی ہوں ت اور پھیلائے زمین میں جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کے بعد بیچ آخر پیدائش اور آخر ساعت دن کی بیچ عصر کے رات تک نقل کی یہ مسلم نے ف ح اسی سبب سے جمعہ نام رکھا کہ پیدائش سب کی اوس میں جمع ہوئی اور فضیلت دی گئی آخر ساعت کو اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہے اکثروں کے نزدیک

وعنہ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللّٰهِ وَقُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ

اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اوس وقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور یار اونکے ناگہاں آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو کیا ہے یہ کہا اصحاب نے یعنی موافق عادت اپنی کے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہے فرمایا حضرت نے یہ عنان ہے ف ح اوپر گذر چکا ہے کہ عنان عین کی زبر سے نام ابر کا ہے ترجمہ یہ ابر روایا زمین کی ہیں ف ح روایا جمع ہے راویہ کی ہے اور راویہ اونٹ کو کہتے ہیں کہ اوس سے پانی کھینچتے ہیں تشبیہ دی ابر کو ساتھ اوسکے بسبب اسکے کہ جیسے اونٹ پانی کھینچکر زمین میں دیتا ہے ایسے ہی ابر پانی برساتا ہے زمین پر ترجمہ ہانکتا ہے اونکو اللہ تعالیٰ طرف ایک قوم کی کہ شکر نہیں کرتی خدا کا ف ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہیں اور نسبت کرتی ہیں مینہ کو طرف گردش ستاروں کی کہتی ہیں مطرنا بنوء کذا مینہ برسایا گیا ہم پر بسبب فلانی منزل ستاروں کی ت اور نہ پکارتی ہیں اوسکو ف ح یعنی نہیں یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہیں اوس سے کچھ اور بندہ عبادت کرتی ہیں

اونکو بلایا ہم جیسی ہوویں تیوں کو اوسکی سعادت ہی ناشکری کرنی اوس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتی اور یاد نہین کرتی
دنیا میں یاد اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہارے یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نے اللہ اور
رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نے بیشک وہ چیز کہ اوپر تمہارے ہی رقیع ہی ف ع رقیع قاف کی زیر سے بروزن فعیل کے نام ہی آسمان
دنیا کا اور بعضون نے کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان چھت ہی محفوظ یعنی اللہ نے نگاہ رکھا ہی اوسکو گرنے سے زمین پر تشبیہ دی آسمان کو
ساتھ گھر کی چھت کی اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنے سے یعنی ساتھ موج کی ہی تشبیہ دی اوسکو جیسے موج معلق ہو اپنی ہوتی ہی
ویسی ہی آسمان ہی معلق ہی بے ستون کھڑا ہوا پھر فرمایا حضرت نے کہ آیا جانتے ہو تم کسقدر مسافت ہی درمیان تمہارے اور درمیان آسمان
کے یعنی زمین و آسمان میں کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہارے اور درمیان آسمان
کے پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کے عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا دو آسمان
ہیں یعنی آسمان ہی بعد آسمان کی کہ دوری اور مسافت درمیان اون دونون آسمان کی ہی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرت نے اسیطرح
یعنی دو بار اور کہا کہ دو آسمان ہیں یہانتک کہ گنی سات آسمان اور ہر ایک فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و
زمین کی یعنی پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کی کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان
سات آسمانون کی عرش ہی اور درمیان عرش کی اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پھر فرمایا کہ آیا
جانتے ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچے تمہاری عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا جو کچھ کہ نیچے تمہاری ہی زمین ہی یعنی اوپر کی پھر
فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی نیچے اس زمین کی کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا کہ نیچے اوسکی اور ایک زمین ہی درمیان اون دونون
زمینون کی مسافت پانسو برس کی ہی یہانتک کہ گنین آنحضرت نے سات زمینیں درمیان ہر دو زمینون کی اوتنی ہی فاصلہ پانسو برس کا
ف ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہ جو کہتے ہیں کہ طبقے زمینون
کی سب متصل ایک دوسری کی ہیں اور ملی ہوئی ہیں اور بعضی آیت ارض کو قرآن شریف میں مفرد ذکر کرتی ہیں اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف
اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا باعتبار اوس زمین کی ہی کہ نیچے اونکی ہی اور اور زمینون سے سروکار نہین رکھتی بخلاف آسمانون کی
کہ سب سے فیض اور آثار پہونچتے ہیں واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتھ میں ہی اگر چھوڑو تم
رسی طرف زمین کی کہ نیچے سب سے ہی تو البتہ جا پڑے وہ رسی خدا پر ف ح یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی کہ تصریح کیا ہی اوسکو
ترمذی نے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کی اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچے کی
چیزون کو فرمایا یہ واسطے رفع کرنے اس شبہہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوے کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچے کا اور
اسی لیے کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تہ مچھلی کی پیٹ میں جیسی کہ معراج ہوئی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر
پھر پڑھی آنحضرت نے یعنی استشہاد کیا یا ابو ہریرہ نے تقویت حدیث کی لیے یہ آیت کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیے ابتدا اور آخر
ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکی لیے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات
اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سے جاننے والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو متعلق کی
روایت کیا احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ پڑھنا آنحضرت کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنی سے اللہ پر جا پڑنا اوسکا ہی

اللہ کی علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر ف ع علم اللہ تعالیٰ کا سمجھا ... سبحان الاعلیٰ
والآخر یعنی وہ ایسا اول ہی کہ ہر چیز اوسکی ما تحت ہی ... اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جاویگا اور وہی
باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہ ظاہر ہی اور کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہ ہیں کہ وہ ایسا
غالب ہی کہ سب چیز پر غالب ہی اور اوس پر کوئی نہیں غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزوں میں بطریق غلبہ اور استیلا کی یعنی کہ
نہیں ہی فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سی اور ایسا باطن ہی کہ جاننے والا ہی اوسکا سوا اوسکی نہیں پس کہا ترمذی نی تتمہ حدیث الدلو
علم اللہ کا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور قدرت اوسکا ہر جگہ ہی یعنی آثار ان صفات کی سب جگہ ہیں والا یہ صفات حق ہی ... نہیں
اور خدا ساتھ تجلی ذات اپنی کی عرش پر ہی جیسی کہ وصف بیان کیا اللہ تعالیٰ نی اپنا اپنی کتاب میں کہ فرمایا ف ع الرحمن علی العرش استوی
وہو رب العرش العظیم اور یہ آیت اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت و مکان کا ولیکن حقیقت میں کنایہ اور مراد ہی ظہور سلطان اور علم اور قدرت کی
وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُوْلُ آدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِ أَذْرُعٍ عَرْضًا اور روایت ہی ابوہریرہؓ
سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تھا طول قد آدم کا ساٹھ ہاتھ اور عرض اونکی قد کا سات ہاتھ ف ع ذراع زیر کہنی
کی سری سی بیچ کی انگلی کی سر تک اور گزشتہ عرب سی یہی ہی لیکن جاننا چاہیے کہ مراد ہاتھ سی آدم کا ہاتھ ہی یا ہاتھ اوسوقت کی لوگون کا اور
یہی ہی کہ مراد لوگون کا ہی ہاتھ ہی اچھی کہ اگر آدم کا ہاتھ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتھ اونکا ساتوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہ نہایت ہوتی ہی
بحسب طول بدن اونکی کی اور تناسب سی نہایت ہی بعید وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلُ
قَالَ آدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا
وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ أَلْفٍ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ
أَلْفًا الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلَاثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا میں نی یا رسول اللہ کون سا
انبیا میں تھا پہلی فرمایا آدم کہا میں نی یا رسول اللہ نبی تھی آدم فرمایا ہان آدم نبی تھی کلام کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نہ تھی بلکہ نبی تھی کلام
کیی گئی یعنی صحیفی اوتری تھی اونپر یعنی رسول ہیں کہا میں نی یا رسول اللہ انبیا میں سی رسول کتنی ہیں فرمایا رسول تین سو اور کچھ اوپر دس
ہیں جماعت بہت سی اور ایک روایت میں ابی امامہ ابی سی آیا ہی کہ کہا ابوذر نی کہ کہا میں نی یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہوں خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول اونمیں سی تین سو پندرہ بہت سی جماعت ف ع اور فرق مشہور نبی اور رسول
میں یہ ہی کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہونچانی کا اور نبی اعم ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اوتری اور امر تبلیغ کا آیا ہو
یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا میں روایت دو لاکھ چوبیس ہزار کی بھی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف حدیث کی تعیین عدد انبیا سی منع کیا ہی علما نی
بلکہ مجمل کہنا چاہیے کہ ایمان لائی ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوی اون میں سی اور نہ کوئی غیر اونکا اونمیں داخل ہو وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْأَلْوَاحَ
فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا أَلْقَى الْأَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ رَوَى الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہیں خبر کسی چیز کی مانند دیکھنی اوس چیز کی آنکھ سی یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکھنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہیں چنانچہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سیر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی خبر دی موسیٰ علیہ السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تھی

پس نسخہ اون موسیٰ سی ان تختیان کو اونھین توریت لکھی تھی یعنی بسبب تاثیر کرنی خبر کی اونھین بھی تاثیر کی باعث
تختیون کا پھر جبکہ موسیٰ قوم مین آئی اور آنکھہ سی دیکھا جو کچھ کہ قوم نی کیا تھا یعنی پوجا پاٹ اور ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کی تو ٹوٹ گئیں
تختیان ف ع یعنی بسبب زور سی ڈالنی کی ناشی غصہ کی اور اونکی ڈالنی مین گویا یہ اشارہ تھا کہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو جب
اونھون نی اختیار کیا کفر و طغیان تو نہ فائدہ اونکی رکھنی مین لیکن ظاہر یہی ہی کہ با وجود موسیٰ کی کہ اونھین سی جاتا نہین رہا نقل کین تھین

حدیثین اصلی باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی بیچ بیان فضیلتون سردار رسولون کی رحمتین نازل ہو جیو اللہ کی اور سلام اوسکا آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضائل حد سی زیادہ ہین اور شمار سی باہر مولف نی کچھ اونھین سی لکھی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد آدم کی اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کی بعد علما کی صراحۃً نہین دریافت ہوا کس کا درجہ ہی واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ مِنْ خَیْرِ قُرُوْنِ بَنِیْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰی کُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِیْ کُنْتُ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بھیجا گیا یعنی پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سی بنی آدم کی قرن سی قرن کی
ف ع یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تھا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت کی باپ اوس طبقہ مین تھی
اور آنحضرت اونکی پشتون مین تھی جیسی کہ اسمعیل کی بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشم تھی ترجمہ یہانتک کہ ہوا مین اوسی قرن مین کہ
ہوا مین اوس سی ف ع اور معنی بہتری کی خصائل حمیدہ اور فضائل بلیغہ ہین کہ عقلا کی تعارف مین ساتہ اونکی اہل کرم کی طرح کرتی
نہ اعتبار دین و ایمان کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی کِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِنْ کِنَانَةَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ
مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَةَ
اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہا اونھون نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالیٰ نی چن لیا
کنانہ کو اولاد اسمعیل سی کو چن لیا قریش کو کنانہ سی ف ع اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتی تھی شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب
نی مکہ مین پس قریش نام رکہی گئی لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نی اور کنانہ کی اولاد سوای نضر کی قریش نام رکہی گئی لانہ لم یقرش و مشہور ہی کہ
قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکھتا ہی اور ابن عباس سی صحاح مین ذکر کیا کہ اونھون کہا کہ قریش اسلیی نام رکھا گیا
مین ایک مچھلی ہی کہ اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچھلیون کو کہاتی ہی اور اوسی کو کوئی مچھلی نہین کہاتی اور اوسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ تسمیہ
مین مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سی بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سی ف ع پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی
اور خلاصہ ہین خلاصون کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نی برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم
سی اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سی بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکھا ہی ہو ابو القاسم محمد بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کی نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین یاد رکھی کو

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة
واول من ينشق عنه القبر واول شافع واول مشفع رواه مسلم ... ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین ...

دن قیامت کی ف ع یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کی لوگون کی اور قید روز قیامت کی
یہان اسلیے لگائی کہ اوس دن ظہور حضرت کی سرداری کا بغیر نزاع کرنیوالی اور معاند کی ہوگا بخلاف دنیا کی یہان سردار کفار مشرکین معاند بھی اور
یہان سے آنحضرت کی بزرگی فرشتون پر بھی لازم آئی اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہی اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا ہی
کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپس مین اور نہ مجکو تفضیل دو موسیٰ اور یونس پر جواب اوسکی اوپر گذر چکی ترجمہ اور اول ہون اون شخصون مین کی پھٹی اونسی
قبر یعنی پہلی قبر سے مین ہی اوٹھایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نی ف ع یہ سب آسی دلیل ہی
اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اكثر الانبياء
تبعا يوم القيامة وانا اول من يقرع باب الجنة رواه مسلم اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن ف ع پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنت
کی دو ثلث ہی اس سے معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیے خط وافر ہی اسلیے کہ اکثر
اہل اسلام اونکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام تمام قاریون مین ت اور مین اول شخص ہونگا کہ کھٹکھٹاونگا دروازہ جنت کا یعنی کھلواونگا دروازہ جنت کا
اور داخل ہونگا اوسمین نقل کی یہ مسلم نی **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آتي باب الجنة يوم القيامة
فاستفتح فيقول الخازن من انت فاقول محمد فيقول بك امرت ان لا افتح لاحد قبلك رواه مسلم
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آؤنگا مین بہشت کی دروازی پر قیامت کی دن پھر کھلواونگا مین اوسکو پس کہیگا
نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ بسبب تیری کیا گیا ہون مین کہ نہ کھولون مین دروازہ کسی کی لیے پہلی تیری
نقل کی یہ مسلم نی **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول شفيع في الجنة لم يصدق نبي من الانبياء
ما صدقت وان من الانبياء نبيا ما صدقه من امته الا رجل واحد رواه مسلم
اور روایت ہی اوس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین اپنی امت کی گنہگارون کی
داخل ہونی کی لیے جنت مین یا بلندی درجون کی لیے اور نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سی جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی
مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعدارون کی اور تحقیق نبیون مین سی ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سی
مگر ایک مرد نی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي ومثل الانبياء كمثل قصر
احسن بنيانه ترك منه موضع لبنة فطاف به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة فكنت انا سددت
موضع اللبنة ختم بي البنيان وختم بي الرسل وفي رواية فانا اللبنة وانا خاتم النبيين متفق عليه
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسی ایک محل ہی کہ اچھی بنائی گئی دیوار اوسکی
گرد کی چھوڑی گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہ پھر گرد پھرنی لگی اوسکی دیکھنی والی اور حالیکہ تعجب کرتی تھی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس
اینٹ کی جگہ کہ خالی رہی تھی یعنی وہ خارج تھی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کی مین نی اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ میری دیوار

اور ختم کیے گئے رسول ساتھ میرے اور ایک ... یہ ہی آپ میں ہوں اینٹ ... اور میں ہوں ختم کرنیوالا نبیوں کا ...
انبیا کو اور انکی شریعت و ہدایت و علم و ارشاد کو ساتھ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اوسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہوچکے ... پس گویا
ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہمارے آنحضرت کی وجود با جود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنه**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ
الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پیغمبروں میں کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات میں سے اس قدر کہ مثل اوسکی
ایمان لاے اوسپر بشر ف ح یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہیں ہے کہ اظہار معجزہ با این کیف نہیں کیا ہے لیکن اونکی ہی زمانہ تک مخصوص رہا انکی بعد
منقطع ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اوس وقت میں جادو کا غلبہ تھا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور
مردونکو زندہ کرنا اور کوڑھی اور اندھے مادرزاد کا اچھا کرنا حضرت عیسیٰ کو ملا کہ اوس زمانہ میں طب کا زور تھا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگونکو
عاجز کیا اسیطرح ہمارے آنحضرت کی وقت میں بلاغت اور فصاحت کا دعوی تھا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت سے اوسکی جگہ
کہ سب اوسکی آگے اچھے اچھے دعویدار مغلوب ہوئے اور کچھ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہا ت اور بیشک ہے وہ چیز جو میں دیا گیا ہوں وہی کہ
وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہے باقی ہر زمانہ میں اور شاہد ہے سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کی پس امید
رکھتا ہوں میں کہ ہوں میں زیادہ پیغمبروں میں از روی تابعوں کی قیامت کی دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی میرے تابعدار بہت ہونگے
اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہے قیامت تک باقی ہے جو کوئی اوسکو دیکھے ایمان لاوے **وعن جابر** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا
فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ فَلْيُصَلِّ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ
وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیا گیا میں پانچ خصلتیں کہ نہیں دیا گیا کوئی نبی پہلے مجھ سے فتح دیا گیا میں دشمنوں کی دل میں دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت سے
یعنی میرا رب فتح دیتا ہے مجھکو دشمنوں پر بسبب پیدا کرنے ڈر کی اونکی دلوں میں ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجھ میں اور اونمیں ہوتا ہے
اور پھر مارے رعب کی بھاگتے ہیں اور گھبراتے ہیں اور کی گئی میرے لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہے ف ع یعنی سوای حمام و مقبرہ
کی کہ اوسکا بیان ذکر ہو چکا جس جگہ چاہیں نماز پڑھیں میں جائز ہے جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتوں میں سوای ایک جگہ معین کے
کہ عبادت خانہ اونکی تھی نماز درست تھی اور آگے سوای پانی کی طہارت نہوتی تھی اب ہمارے لیے درصورت عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہے پس
فرمایا ہے پس جو شخص ہو میری امت میں سے کہ اوسپر نماز واجب ہو اور وقت آجاوے اور پانی نہ ملے تو تیمم کرے اور پڑھ لے اوسی جگہ نماز اور حلال
کی گئی میرے لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کی لیے مجھ سے پہلے ف ع یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کی اور مال لوٹتی تو ایک جگہ اکٹھا
کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنے والوں کی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہمارے آنحضرت کی لیے مخصوص ہوا پانچواں
حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ میں سے جو چیز اچھی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے ت اور دیا گیا مجھکو مرتبہ
شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہے تمام مواضع شفاعت کو جیسے کہ باب الشفاعت میں گذرا اور نبی بھیجا جاتا تھا مجھ سے پہلے اپنی ہی قوم کی طرف

خاص اونکی قوم کی طرف اور بھیجا گیا مین طرف تمام لوگون کی اور ملی ہی مجھکو
بعد ازین پہلا ہو جانا ہی تمہین ہی وعن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فضلت على الانبياء
بست اعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب واحلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى
الخلق كافة وختم بي النبيون رواه مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا مین نبیون پر
سات چھ خصلتون کی ف ع پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چھ اور حقیقت مین فضائل آنحضرت کی کہ اونکا آپ مخصوص و ممتاز ہین بہت ہین
بیشمار لیکن بعضی اونمین سی بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئی ہین اور مقصود حصر نہین ہی ت اور دیا گیا مین کلم جامع ف یعنی
کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنيات ومن حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه والدين النصيحة العدة دين والمستشار مؤتمن اور مانند
اونکی کہ ہر ایک بہت سی معنون کو مشتمل ہی اور بعضی عالمون نے ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قرآن شریف ہی
کہ تھوڑی سی لفظون مین بہت سی معنی خدا تعالی نے جمع کیے ہین اور معنی اول خوب ظاہر ہین اور دوسری روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اوسمین اختصار کلام
اول ہی معنی پر دلالت کرتی ہی ت اور فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین رعب ڈالنی کی ساتھ اور حلال کی گئین میری لیے غنیمتین اور کی گئی میری لیے
زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی وحی منقطع ہوئی
اور رسالت تمام ہوئی بعد میری کوئی نبی نہی نہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اترنا بھی اسی دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا وعنه
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثت بجوامع الكلم ونصرت بالرعب وبينا انا نائم رأيتني اتيت بمفاتيح خزائن
الارض فوضعت في يدي متفق عليه اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور بھیجا گیا
اور بھیجا گیا مین ساتھ جامع کلمون کی اور فتح دیا گیا مین ساتھ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکھتا ہون اپنی تئین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانون کی
کنجیان پس رکھی گئین میری آگی ف ع مراد یہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالی نے حضرت کی لیے اور اونکی امت کی لیے فتح ہونا شہرونکا اور خزانونکا نکالنا
یا مراد ہی کانین زمین کی جسمین سونا چاندی وغیرہ ہی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله زوى لي الارض فرأيت مشارقها ومغاربها وان امتي سيبلغ ملكها ما زوي لي منها واعطيت
الكنزين الاحمر والابيض واني سألت ربي لامتي ان لا يهلكها بسنة عامة وان لا يسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم
فيستبيح بيضتهم وان ربي قال يا محمد اني اذا قضيت قضاء فانه لا يرد واني اعطيتك لامتك
ان لا اهلكهم بسنة عامة وان لا اسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم فيستبيح بيضتهم
ولو اجتمع عليهم من باقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا ويسبي بعضهم بعضا رواه مسلم
اور روایت ہی ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی نے سمیٹی میری لیے زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتھیلی کی
کر دکھایا پس دیکھا مین نے اوسکی مشرقون اور مغربون کو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب ہی کہ پہونچی اوسکی بادشاہی اوس
مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میری لیے زمین سی یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دیے گئی میری لیے دو خزانے سرخ
اور سفید ف ع یعنی سونی اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور دوسرا قیصر کا خزانہ کہ
بادشاہ ہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی ت اور بیشک مین نے مانگا اپنی رب سی اپنی امت کی لیے کہ نہ ہلاک کر امت کو ساتھ قحط عام کی

جمع ہونگی بعد سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہہ انکی ہووے بس وے ہلاک ہوویں اور سب کو ہلاک کر ڈالیں اور بیشک فرمایا میرے رب نے اے محمد تحقیق
جب حکم کروں میں کسی امر کا پس بلاشبہہ وہ نہیں پھرتا اور تحقیق میں نے دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیے یعنی امت اجابت کی لیے یہ کہ نہ ہلاک
کرونگا میں انکو ساتھ قحط عام کی اور کیہ نہ مسلط کرونگا میں اونپر کوئی دشمن سوای مسلمانوں کی پس ہلاک کرے وہ جگہہ انکی بود و باش کی اگرچہ جمع
ہووین اونپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفوں میں ہیں یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کی جمع ہوں اونکی لڑنے کی لیے یہانتک کہ ہووین تیری امت
میں سی بعضی کہ ہلاک کریں بعضوں کو اور قید کریں بعضی بعضوں کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی کافروں کو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور
سارا ملک اسلام نہ لی سکینگی لیکن تیری امت آپسمیں لڑائی کری اور بعضی بعضوں کو ہلاک اور قید کریں اسیطرح قضا ہی پہلی اور تقدیر الٰہی مقرر
ہوگئی ہرگز تغیر و تبدیل نپاوی **وَعَنْ** سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِیْ مُعَاوِیَۃَ دَخَلَ فَرَکَعَ
فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ وَدَعَا رَبَّہٗ طَوِیْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّیْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً
سَاَلْتُ رَبِّیْ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِالسَّنَۃِ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُہْلِکَ اُمَّتِیْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِیْہَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یَجْعَلَ
بَاْسَہُمْ بَیْنَہُمْ فَمَنَعَنِیْہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر **ف** بنی معاویہ
ایک قبیلہ ہی انصار میں سی اور اب تک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی **ت** پس گئی آنحضرت مسجد میں اور اوسمیں پڑھیں دو رکعتیں یعنی نفل اور ہم
لوگوں نی بھی پڑھیں حضرت کی ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نی اپنے رب سی بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات میں مانگی یا سجدہ میں اور ظاہر دوسری
بات ہی پھر فارغ ہوئی نماز و دعا سی پس فرمایا کہ مانگیں میں نی اپنے رب سی تین چیزیں سو عنایت کیں اوسنی مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا میں نی
اپنے پروردگار سی یہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھ قحط عام کی سو دی مجکو یہ اور مانگا میں نی یہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھ ڈوبنے کی یعنی ساری
امت نہ ڈوب جاوی عذاب سی جیسی کہ قوم فرعون دریای نیل میں غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سی سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھی اور مانگا میں نی
یہ کہ نہ کری انکی آپسمیں لڑائی یعنی آپس میں جنگ نہ کریں سو یہ نہ دی مجکو **ف** اس جگہہ سی معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بھی قبول
نہیں ہوتی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِیْ عَنْ صِفَۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّوْرٰىۃِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَمَوْصُوْفٌ فِی التَّوْرٰىۃِ بِبَعْضِ صِفَتِہٖ فِی الْقُرْاٰنِ یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ
اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ شَاہِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ اَنْتَ عَبْدِیْ وَرَسُوْلِیْ سَمَّیْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا
سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَدْفَعُ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَغْفِرُ وَلَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَاءَ بِاَنْ
یَّقُوْلُوْا لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْتَحُ بِہَاۤ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَکَذَا الدَّارِمِیُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَہٗ وَذُکِرَ
حَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِیْ بَابِ الْجُمُعَۃِ اور روایت ہی عطاء بن یسار سی کہا اونہوں نی کہ ملا میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سی
کہا میں نی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتوں سی کہ جو توریت میں مذکور ہیں **ف** ظاہر عبداللہ بن عمرو نی توریت پڑھی تھی
یا آنحضرت سی پہلی اہل کتاب سی ہو ایمان لائی تھی سنی ہو اور عبداللہ بن عمرو تھی اہل علم و کتاب سی کہ عالم تھی اگلی کتابوں کی اور پڑھی تھیں
وہ اور لکھتی تھی آنحضرت کی حدیثیں اور یہ بھی کثیر الاحادیث ہیں جیسی ابوہریرہ کہا عبداللہ بن عمرو نی ہاں خبر دیتا ہوں تجکو آنحضرت کی صفت کی
جو توریت میں ہی خدا کی قسم بیشک وصف کیے گئی ہیں آنحضرت توریت میں ساتھ بعضی صفتوں اپنی کی جو مذکور ہیں قرآن میں اس آیت میں ای نبی تحقیق

ایسا آپ ہی مجکو شاہد امت کی احوال پہ اور خوشی خبری دینی والا فرمان برداروں کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگاروں کو عذاب سی اور بچانا ہاتھ کی جہاں
امیوں کی **ف** امی سمرد وہ ہیں جو عرب ہیں کہ وہ پڑھنا لکھنا اکثر نہیں جانتی تھی یا اسلیے کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کی گئی ہیں اور
تخصیص عرب کی اسلیے ہی کہ آنحضرت انہیں میں سی ہیں اور انہیں میں مبعوث ہوئی اونکی محافظت کی لیے اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ کا موجب
شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد لیں تو بھی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیے پشت پناہ ہی اور بعضوں نی کہا ہی کہ مراد پناہ سی کہ
قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کی اوترنی سی اوپر جب تک کہ وہ ہیں اوس قوم میں چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم
ت تو بندہ خاص ہی میرا ای محمد کہ بندگی ناس کی حقیقت میں کوئی تیرا شریک نہیں اور رسول ہی میرا یعنی بھیجا ہوا خلق کی طرف تیرا
نام رکھا متوکل کہ سب کار اپنی تونی مجھی سونپی اور حلاہی زور اور طاقت پر بھروسا کیا ایسا متوکل کہ نہیں بدخو اور سخت گو یاسخت دل اور
نہ غل مچانی والا بازاروں میں **ف** تخصیص بازاروں کی بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور وغل غالب ہوتا ہی **ت** اور نہیں دور کرتا بدی کو بدی کی ساتھ
یعنی جو اوسکی ساتھ برائی کرے وہ اوسکی سزا نہیں دیتا لیکن درگذر کرتا ہی اور معاف کرتا ہی اور دعای مغفرت کرتا ہی اوسکی لیے بلکہ احسان کرتا ہی
اور نہ قبض کریگا اللہ اوسکی یہانتک کہ سیدھا کری اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹیڑھی اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کی کہیں نہیں کوئی معبود
مگر اللہ اور یہانتک کہ کھولی خداتعالی بسبب اس کلمۂ طیبہ کی آنکھیں اندھی اور کان بہری اور دل کہ نہ کچھ سمجھیں اور نہ یاد رکھیں گویا غلاف اوپر
میں ہیں نقل کی یہ بخاری نی یعنی عطاء بن یسار سی اور اسیطرح نقل کیا اوسکو دارمی نی عطاء بن یسار سی اونہی عبداللہ بن سلام سی مانند اوس
حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطاء سی اونہی عبداللہ بن عمر سی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہؓ کی آنحضرت کی فضائل میں کہ اوسکی اول
نحن الاخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَاَطَالَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ اَجَلْ اِنَّهَا صَلٰوةُ
رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ وَّاِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِسَنَةٍ
فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَاْسَ
بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑھی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہیں پڑھتی تھی آپ ایسی
دراز نماز فرمایا ہان اسواسطی کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تھی یعنی میں دعا کرتا تھا میں اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکھتا
تھا اسلیے نماز دراز پڑھی میں نی اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق میں نی اللہ سی مانگیں اوسمیں تین حاجتیں سو عنایت فرمائیں مجکو دو اور نہ دیگئی
ایک مانگا میں نی اوس سی کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھ قحط کی یعنی عام قحط کی اور اسی کی حکم میں ہی وبا اور مقصود یہ ہی کہ ان پر کوئی بلا ایسی
نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکھڑ جائیں پس دی مجھی یہ دعا مانگی میں نی اوس سی یہ کہ نہ غالب کری ان پر دشمن کو سوای انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی
نہ دی اسلیے کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور حول بالکل کا چاہتی ہیں اور آپس کی دشمنوں سی یہ بات نہیں ہوتی پس یہ بھی دی مجکو اور چاہا میں نی کہ نہ چکھاوی
اونکی بعضوں کو بعضوں کا عذاب یعنی آپس میں لڑائی نہ کریں اور ہلاک کریں ایک دوسریکو پس منع کی مجکو نقل کیا ترمذی اور نسائی نی **وعن**
اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَكُمْ مِنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا يَدْعُوَ
عَلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِيْعًا وَاَنْ لَّا يَظْهَرَ اَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰى ضَلَالَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

دوسری یہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ

نہ مارا کہ ہلاک ہو جاوے تم سب ایک ساتھ تیسرے ان کی دوسری یہ کہ نہ غالب ہو دین اہل باطل اہل حق پر ف یعنی کافر بہت

ہوں اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا سکیں گے چنانچہ حاکم کی روایت میں ہے حضرت عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ ایک

گروہ میری امت میں سے غالب ہے کا حق پر یہاں تک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت میں ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے کہ ہمیشہ رہیگا ایک گروہ

میری امت میں سے قائم اللہ کے حکم پر نہ ضرر پہونچا سکیگا انکو مخالف انکا تیسری یہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر ف اور یہی

اسپر کہ اجماع حجت ہے اور اجماع سے مراد ہے ہر زمانہ کے مجتہد عالموں کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کیا یہ ابو داود نے **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کریگا اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں ایک تلوار اس امت سے

اور دوسری انکے دشمنوں سے ف توربشتی نے کہا اسکے معنی یہ ہیں کہ حق تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں نہ جمع کریگا کہ واقع ہو اوس سے ہلاک انکا

بلکہ جب امت آپس میں لڑائی کریگی تب خدا تعالیٰ کافروں کو مسلط کریگا کہ آپس کی لڑائی سے باز آئیں اور طیبی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالیٰ نے

کہ اکٹھا کریگا اس امت پر دو لڑائیاں ساتھ کہ آپس میں بھی لڑائی کریں اور کافروں سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہ ہو واللہ اعلم ت نقل کیا یہ

ابو داود نے **وَعَنْ** الْعَبَّاسِ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَاَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ

فِيْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ

جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی غصہ میں بھرے ہوئے پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کافروں کا

کچھ طعن ف یعنی آنحضرت کی شان میں کہتے تھے آنحضرت سے زیادہ مستحق تھے ساتھ نبوت کے کبرا عرب پس آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان اونکو ظاہر

کریں تو جانیں کہ کیا بڑی ہے شان انکی اور بزرگ ہیں نسب میں اور بہتر ہیں اور احق ہیں اور وں سے ت پس کھڑے ہوئے منبر پر آنحضرت پس فرمایا

کون ہوں میں جانتے ہو تم پس کہا صحابہ نے آپ رسول خدا کے ہیں فرمایا آنحضرت نے یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کے لیے کہ میں

محمد ہوں بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑے اور شریف اور مشہور تھے عرب میں تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی خلقت

یعنی جن و انس پس مجھے کیا بہتر ین خلقت میں کہ انسان ہیں پھر کیا آدمیوں کو دو فرقے یعنی عرب اور عجم پس کیا مجھکو اونکے بہتر ین فرقہ میں کہ

عرب ہیں پھر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجھکو اونکے بہتر ین قبیلہ میں کہ قریش ہیں پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجھکو اونکے بہتر ین گھرانہ

میں کہ گھرانہ ہاشم کا ہے سو میں بہتر ین عرب یا بہتر ین آدمیوں کا ہوں ذات و حسب میں اور بہتر ین اونکا ہوں گھرانہ اور نسب میں نقل کی یہ ترمذی نے

ف سو پس مستحق زیادہ ہوں میں سب میں ساتھ نبوت کے اور کتاب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل

سے معلوم ہوتا ہے اور یہ بزرگی نبیوں کے لیے لازم ہے سو اونکا گمان جو کہتے تھے کیوں نہ اوترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظماء عرب پر کہ

نبوت فضل خدا کا ہے سبب اور نسب پر موقوف نہیں جیسا کہ حق تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللّٰہ یختص برحمتہ

من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللّٰہ علیک عظیما **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ

ثابت ہوا تھا جس وقت میں آپ نبوت لوا مرد ہوئی فرمایا ثابت تھا ہونا میری نبوۃ کا اس حال میں کہ آدم درمیان روح اور بدن کی تھی ف
یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تھا بےجان اور روح نی ابھی تعلق نہ کیا تھا اونکی بدن سی یہ کنایہ ہی سبقت وتقدم سی ت نقل کی یہ ترمذی نی
وعن العرباض بن سارية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال اني عند الله مكتوب خاتم النبيين وان
آدم لمنجدل في طينته وسأخبركم باول امري دعوة ابراهيم وبشارة عيسى ورؤيا امي التي رأت حين وضعتني وقد
خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام رواه في شرح السنة ورواه احمد عن ابي امامة من قوله سأخبركم الى آخره
اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اور نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ فرمایا تحقیق میں لکھا ہوا ہوں اللہ کی نزدیک ختم کرنیوالا
نبیوں کا کہ بعد میری کوئی نبی نہوا اس حال میں کہ تحقیق آدم البتہ پڑی ہوئی تھی زمین پر اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں ف یعنی طینت گوندھی ہوئی مٹی
اور خلقت اور جبلت کی بھی معنی آئی ہیں یعنی لکھا گیا میں خاتم النبیین اوس حال میں کہ آدم درمیان آب وگل کی تھی یعنی پتلا اونکا بن رہا تھا
بن نچکا تھا اور روح اوسمیں پھونکی تھی بیان کرتی ہیں علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الہی ہی تو سب انبیا کی
نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا میں ہوئی اوسوقت کہاں جواب اسکا یہ ہی کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتوں میں اور روحوں
میں جیسا کہ وارد ہی لکھنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانوں پر اور حوروں کی سینوں پر اور پتوں پر جنت کی درختوں کی
اور درخت طوبی کی اور فرشتوں کی آنکھوں اور بھووں پر بعضی عارفوں نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت کی بی تھی روحوں میں کہ اونکو تربیت
کرتی تھی جیسا کہ اس عالم میں ساتھ بدن شریف کی مربی بدنوں کی تھی اور روحوں کا بدن سی پہلی پیدا ہونا بلاشبہ ثابت ہی واللہ اعلم بحقیقت
اور اب خبر دونگا میں تمکو ساتھ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی قدری
میری دنیا میں تو اونکی زبان سی ہوئی کہ دعا کی اونہوں نی وقت بنانی خانہ کعبہ کی میری رسالت کی لیی چنانچہ آیت ربنا وابعث فیہم رسولا
اسپر دلالت کرتی ہی ت اور نیز بدستور اول امر میری خوش خبری دینا عیسیٰ کا ہی یعنی جیسی کہ اس آیت میں ہی ومبشرا برسول یاتی من بعدی
اسمہ احمد اور نیز بدستور اول امر میری خواب دیکھنا میری ماں کا ہی کہ دیکھا اونہوں نی جب جنا مجکو ف ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد دیکھنا
دیکھنی سی خواب میں یا بیداری میں پس پہلی صورت میں معنی جننی کی قریب جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت میں آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ
آمنہ نام قریب جننی کی پہونچیں تو خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ نی آکر کہا کہ پناہ دیتی ہوں اسکو یعنی اپنی بچی کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت
حق واحد کی شر ہر حاسد کی سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب میں دیکھا تھا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو حاملہ ہی کہ تجھی حمل رہا ہی سید اس
امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت میں کہ جاگتی میں دیکھنا ہی ہوگی مراد یعنی وہ چیز کہ کہیں محذوف اور وہ وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر
یہ قول حضرت کا ت اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کی لیی ایک نور کہ روشن ہوئی اونکی لیی اوس نور سی محل شام کی ف جیسا کہ اخبار میں آیا ہی
کہ آنحضرت کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کی گھر نمایاں ہوئی اور یہ عبارت ہی اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرت
نبوت اونکی مشرق ومغرب کی اور مضمحل ہوگی دور ہوگی ظلمت کفر اور ضلالت کی ت نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ میں بیچ ساتھ اسناد
اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی سأخبرکم سی آخر تک **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انا سيد ولد آدم يوم القيامة ولا فخر وبيدي لواء الحمد ولا فخر وما من نبي يومئذ

آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِی وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کے دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ از راہ فخر کے اور اترانے کی **ف** ع
بلکہ واسطے شکر اور بیان کرنے نعمت پروردگار کی اور بجالانے حکم پروردگار کی کہتا ہون کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور لیے بھی کہتا ہون
کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد کرین اور عمل کرین مقتضای اوسکی توقیر و تعظیم اور محبت اور ایمان کی اوسی اندازہ پر **ت** اور میری ہاتھ مین
ہی یعنی میری تصرف مین اور میری قیامت کی مقام محمود مین نیزہ حمد کا **ف** ع اور نہین فخر سی کہتا مین مراد نام و تیغ اور نیکا نیزہ آنحضرت کا حمد مین
ہی اور خلائق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کھڑا کرتی ہین اور آنحضرت کو حمد کی ساتھ نسبت ہی خاص کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی
اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتی رہتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد محمود
ہونگے اور حمد الہی کی ساتھ دروازہ شفاعت کا کھلوا دین گی جیسا کہ شفاعت مین گذرا بیان اسکا **ترجمہ** اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن
کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میری نیزہ کی نیچے آوین گی اور پناہ ڈھونڈہین گی اور میری تابع ہونگی **ف** ع اس جگہ سی معلوم ہوتا ہی کہ
آنحضرت کو ظاہر کا بھی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہوں اور سرداروں کی لیے ہوتا ہی اور نام اوسکا لواء حمد ہوگا **ترجمہ** اور مین اول ہوں انکا
کہ پھٹی اونسی زمین یعنی اول قبر سی مین ہی نکلون گا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر ہی نقل کی ترمذی نے

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ
يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰی كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِيْسٰی كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهُ
وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ
اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَمُوْسٰی نَجِیُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَعِيْسٰی رُوْحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ
اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهُ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَهُ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ حَلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللّٰهُ لِیْ فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلَی اللّٰهِ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی ابن عباس رضی سے کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یار مین پس نکلے آنحضرت گھر سے یہانتک کہ جب نزدیک ہوئے
اونسے سنا اونکو کہ آپس مین ذکر کرتے ہین کہا اونکے بعضوں نے کہ ابراہیم کو اللہ نے پکڑا دوست اور دوسرے صحابیوں نے کہا کہ موسیٰ سے خدا تعالیٰ نے
باتین کرین اور اوروں نے کہا پس عیسیٰ کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ کن کی ساتھ بے اسباب مقرری کی پیدا ہوئے اور پنگوڑے مین باتین کین پیچ
لوگوں سے اور روح ہین خدا کی کہ خدا نے روح الامین کو اونکی ماں کی پاس بھیجا اور پھونک ماری اور اوس سے عیسیٰ پیدا ہوئے اور یہی اونکی
روحانیت کی آثار اتنے ظاہر ہوئے کہ مردونکو زندہ کرتے تھے اور کہا اوروں نے آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالیٰ نے کہ اونکو تمام سب چیزوں کی سکھائی
اور فرشتوں سے سجدہ کروایا اصحاب ان نبیوں کا ذکر کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے پس یکا یک آگئے اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا
کہ تحقیق سنا مین نے تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہین اور یہی وہ ایسے ہی ہین بیشک خدا کی دوست خاص اور موسیٰ سرگوشی کرنیوالے ہین
خدا کی ہین اور وہ بھی ایسے ہی اور عیسیٰ خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بھی ایسے ہی ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسے
ہی ہین برحق خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سے کہتا ہون **ف** ع اور کہا ہی علما نے کہ حبیب دوست ہی کہ مقام محبوبیت مین
پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والے بھی کہ دوست اور محبوب درگاہ الٰہی کے ہین لیکن اس جگہ کلام اعلی

اور خاص صاحبون مین ہی اونچی آنکھ خلیل کی نبی کہ خلیل دوست ہی اپنی حاجت کی لیے اور حبیب دوست ہی بالغرض اور شبہ نہیں اسپر کہ مرتبہ
آنحضرت کا محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہونچا ہی یہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اوٹھانیوالا ہونگا علم حمد کا
قیامت کی دن آدم اور آدم کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہونگی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت
کی دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اونکا جو ہلاتی حلقی یا زنجیر وہ دروازی بہشت کی اور قصد اندر جانیکا کرینگی یعنی کہولنی کو پس کہولیگا خدا تعالی اوپر میری
دروازہ بہشت کا پھر مجکو داخل کریگا اوسمین یعنی فرشتونکو حکم کریگا دروازہ کہولنی کا اور مجکو اندر لیجانی کا اور حالانکہ میری ساتھ فقیر مسلمان ہونگے
اور نہین فخر ق یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اونکی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرت نی فرمایا کہ داخل ہونگی جنت مین
میری امت کی فقرا غنیون سی پانسو برس پہلی اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیون کی نزدیک
فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہی محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سی نہ غیر اوسکی سی اور تو نی
کہا فقر یہی کہ تسکین ہو مال نہونی پر اور خرچ کرنا ہو ہونی پر اور فقر نفس سی پناہ مانگی ہی آنحضرت نی اور تعریف کی غنا نفس کی اور جو فقر اور غنا باز
رکھی مولی سی وہ بری ہین اور حالت فقر بازرکھتی ہی بہت گنہگاریون سی اسی لیے حق تعالی نی انبیا و اولیا کی لیے مقرر رکھی اور ادنی دلیل یہ ہی کہ
فقیر کا فکر جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کا فکر تو کیون نہ فائدہ دی یہ فقیر مومن کو جنت مین ت اور مین ہون بزرگتر ین اگلون اور پچھلونکا
اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور داری نی ف ج اور ظاہر یہی کہ مراد اگلی پچھلون سی انبیا ہین **وعن** عمرو بن قیس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامة وانی قائل قولا غیر فخر ابراهیم خلیل الله
وموسی صفی الله وانا حبیب الله ومعی لواء الحمد یوم القیامة وان الله وعدنی فی امتی واجارهم من ثلث لا یعمهم
بسنة ولا یستاصلهم عدو ولا یجمعهم علی ضلالة رواه الدارمی اور روایت ہی عمرو بن قیس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پیچھی
ظاہر ہین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونی مین اور اور مراتب مین قیامت کی دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی
بلکہ مقصود اوس سی بیان واقعی ہی اور وہ یہ ہی کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کی اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب
ہون دنیا مین اور میری ساتھ ہوگا جھنڈا حمد کا کہ دلالت کری میری احمد و محمد ہونی پر قیامت کی دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نی وعدہ
کیا ہی مجسی یعنی خیر کثیر کا امت کی حق مین اور پناہ مین رکہا اونکو تین چیزون سی کہ نہ ہلاک کر ڈالیگا اونکو ساتھ قحط کی اور نہ جڑ سی اوکھیڑ ڈالیگا اونکو
دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالیگا اور نہ اکٹھا کریگا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کی یہ
داری نی **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع
ولا فخر رواه الدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین کھینچنی والا رسولون کا ہون یعنی مین آگی چلونگا اونکی اور وہ پیچھی میری جنت
یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین یہ فخر سی اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیون کا اور نہ کچھ فخر سی کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سی
نقل کی یہ داری نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدهم اذا وفدوا
وانا خطیبهم اذا انصتوا وانا مستشفعهم اذا حبسوا وانا مبشرهم اذا ایسوا الکرامة والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ
بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانهم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواه الترمذی
والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول

لوگون مین نکلنے والا ہونگا قبر سے جب اوٹھائے جاوینگے قبرون سے اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوینگے وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اونکا خطبہ پڑہنے والا ہونگا جس وقت چپ رہین گے وہ ف ع یعنی عذر کرنے سے اور متحیر ہونگے اور کلام نکر سکین گے اوس وقت مین اونکی طرف سے ثنا بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سے اپنے مین ہی اوس وقت کلام کرسکونگا اوس مقام مین ثنا وہ کوئی کہ بڑے بڑے انبیا ایسی ثنا کرینگے اللہ تعالے کی ایسی ثنا کہ لائق اوسکی ہے اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوس وقت کلام کرنیکا سوائے میرے پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کی سے ہذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہے اول امر پر یا خاص کفار کی حق مین ت مین خوشخبری دینے والا ہون مومنون کو شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب ناامید ہووین ف ع یعنی جب غالب ہو اونپر ناامیدی اللہ کی رحمت سے بسبب غلبہ خوف کی اور انبیا سے شفاعت طلب کرین اور وہ اوسپر جرات نکر سکین اور عذر کرین جیسے کہ حدیث شفاعت مین آیا ہے ت بزرگی اور بزرگی کی اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میرے ہاتھ یعنی میرے تصرف مین ہونگی اور جھنڈا حمد کا اوسدن ہاتھ مین میرے ہوگا اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کی نزدیک بیشتر خصوصا اوسدن گرد پھرین گے میرے اور خدمت کرین گے میری ہزار خادم گویا کہ وہ خادم انڈے ہین پوشیدہ ف ع تشبیہ دی حورونکو ساتھ انڈون شتر مرغ کی کہ محفوظ ہوتے ہین غبار وغیرہ سے صفائی اور سفیدی مین کہ مخلوط ہو ساتھ تھوڑی سی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہ رنگ بہت اچھا ہوتا ہے اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بعض کہتون سے موتی سیپ کی ہین کہ محفوظ ہوتے ہین ہاتھ اور نظر کی پہونچنے سے حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی نظرون سے اور ہاتھ پہونچنے سے ہونگے یا موتی ہین بکھرے ہوئے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے یعنی جیسے موتی بکھرے ہوئے خوب چمکتے ہین بنسبت لڑی کی موتیون کی ویسے ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پھیلے ہوئے حاضر ہونگے **وعن ابی ہریرۃ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک المقام غیری رواہ الترمذی وفی روایۃ جامع الاصول عنہ وانا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سے پس کہڑا ہونگا عرش کی داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کہڑا ہووے اوس مقام مین میرے سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہ سے یہ عبارت زیادہ ہے کہ مین پہلا وہ شخص ہونگا کہ پہٹیگی اوس سے زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلی درجۃ فی الجنۃ لا ینالہا الا رجل واحد ارجو ان اکون انا ہو رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اللہ سے مانگو میرے لیے وسیلہ ف ع یعنی جو کہ ذکر کیا اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سے واسطے اظہار محتاجگی کی ہے خدا تعالی کیطرف اور از راہ انکسار نفس کی یا لیے کہ فائدہ پاوے امت اور ثواب اوسکے سبب پاوے یا رہنمائی امت کی لیے کہ مانگے ہر ایک اونمین سے اپنے یار کے لیے دعا ت کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہے وسیلہ فرمایا بہت بلند درجہ ہے جنت مین نہ پاویگا اوسکو مگر ایک مرد امید رکہتا ہون کہ ہون مین وہ مرد ف ح یہ تواضع ہے آنحضرت کی اور پاس ادب ہے درگاہ خداوندی کا ورنہ متعین ہے کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہ ترمذی نے **وعن ابی بن کعب** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی

اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جب ہو قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنی مقام محمود میں اور خطیب اونکا یعنی جب وہ چپ ہونگے میں اونکی طرف سے کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا یعنی
فخر کی کہتا ہون نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین
وان ولیی ابی وخلیل ربی ثم قرأ ان اولی الناس بابراھیم للذین اتبعوہ وھذا النبی والذین آمنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہر نبی کے لیے دوست نزدیک ہے نبیون سے اور تحقیق میری
دوست اور قریب باپ میرے اور دوست میرے پروردگار کے یعنی ابراہیم ہین پھر پڑھی آنحضرت نے یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیے آیت
کہ تحقیق نزدیک ترین لوگون کے ساتھ ابراہیم کے البتہ وہ ہین کہ جنہون نے متابعت کی ابراہیم کی یعنی اونکے زمانہ مین اور بعد اونکے اور یہ نبی یعنی
آنحضرت کہ مامور تھے ابراہیم کی متابعت اور موافقت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اور خدا تعالیٰ دوست ہے مسلمانون کا
اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق
وکمال محاسن الافعال رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے بھیجا مجکو
واسطے تمام کرنے اچھی خوبیون کے اور پورا کرنے کے اچھے کامون کے یعنی مجکو بھیجا ہے واسطے ہدایت خلق کے اور خوب کامل کرنے اونکے اخلاق
باطن اور افعال ظاہر نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وعن** کعب یحکی عن التوراۃ قال نجد مکتوبا محمد رسول اللہ
عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ
بمکۃ وھجرتہ بطیبۃ وملکہ بالشام وامتہ الحمادون یحمدون اللہ فی السراء والضراء یحمدون اللہ فی
کل منزلۃ ویکبرونہ علی کل شرف رعاۃ للشمس یصلون الصلوۃ اذا جاء وقتھا یتأزرون علی انصافھم ویتوضؤن
علی اطرافھم منادیھم ینادی فی جو السماء صفھم فی القتال وصفھم فی الصلوۃ سواء لھم باللیل دوی کدوی
النحل ھذا لفظ المصابیح وروی الدارمی مع تغییر یسیر اور روایت ہے کعب احبار سے جو بڑے تابعین مین سے اور اہل کتاب
کی عالمون مین سے ہین نقل کرتے ہین توریت سے کہا لکھا ہوا پاتے ہین یعنی توریت مین کہ محمد بھیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہے برگزیدہ نہین درشت خو
نہین سخت گو اور نہ چلا نیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتا ہے اور بخش دیتا ہے اوسکی پیدایش کہ مین ہے
اور جگہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہے اور بادشاہی اوسکی شام مین ہے **ف** ع بادشاہی سے مراد ہے دین و نبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت مین
اکثر اور جہاد اوس ملک مین زیادہ ہے ورنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان مین ہے یا یہ مراد ہے کہ بادشاہی اونکی بعد تمام ہونے مدت اونکی
اور ایام خلافت اونکی کی شام مین ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لیے اور بعد اونکے بنی امیہ کی لیے ہوئی **ت** اور امت اوسکی بہت حمد کرنیوالی ہے اور شکر کرنیوالی
خدا تعالیٰ کا حمد اور شکر کرینگے وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی ہر حال حمد و شکر کرینگے حمد کرینگے وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جب
مکان مین منزل پکڑین اور اوترین یا ہر پست مکان مین پہنچین او ترتے وقت بقرینہ اس قول کے اور خدا کی بڑائی کرینگے ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہینگے
چڑھنے کی رعایت اور نگہبانی کرنیوالے ہونگے سورج کی **ف** ع یعنی اوسکی طلوع و غروب و زوال کا دھیان رکھینگے نماز و عبادت کی وقتون کے لیے
اور روایت کیا ہے حاکم نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے مرفوعا کہ تحقیق اچھے بندے خدا کے وہ ہین کہ جو خیال رکھتے ہین سورج اور چاند اور ستارون
اور سایون کا خدا تعالیٰ کی یاد کے لیے **ت** اور اکرینگے نماز جب اوسکا وقت آوے ازار باندہ مین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور سبالغہ کرینگے ستر عورت مین
یا مراد یہ ہے کہ آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اپنے اطرافون پر یعنی ہاتھ اور پانون اور مونہہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا آواز کریگا

آسمان و زمین کی درمیان یعنی ہوا میں کسی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی میں اور صف اونکی نماز میں برابر ہی یعنی برابر کھڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑنی کو اور نماز میں بھی برابر جماعت کرتی ہین شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنی میں جیسی شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نقل کی یہ دارمی نی ساتھ تھوڑی تغییر کی **وعن**

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهٗ قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا لکھی ہوئی ہین توریت میں صفتین آنحضرت کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیے جاوینگے آنحضرت کی ساتھ اونکی حجری میں کہا ابو مودود دنی جو حدیث کی راویون میں سی ہین تحقیق باقی رہی گھر میں یعنی عائشہ رضہ کی حجری میں کہ جہاں آنحضرت مدفون ہین ایک قبر کی جگہ یہ دارمی کی نقل کی تصحیح ہی **ف** ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی میں یہ ان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کی دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اوسکا یہ تھی اور خبر دی ہی بعضون نی جو کہ حجرہ شریف میں داخل ہوئی ہین کہ دیکھیں اونہون نی تین قبرین کہ قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر اونسی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت کی اور سر عمر رضہ کا مقابل پشت ابو بکر رضہ کی اور ایک قبر کی جگہ پہلو میں عمر رضہ کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسیٰ عبد شہر نی اپنی کی زمین میں حج کرینگی اور رہانسی پہر آوینگی اور درمیان میں مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور ساتھ اونکی لیجاوینگی مدینہ میں پس دفن کیے جاوینگی حجرہ شریف میں حضرت عمر رضہ کی پہلو میں یعنی گویا یہ دونون صحابی بیچ میں دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامۃ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا وَمَا فَضْلُهٗ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ الْآيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَرْسَلَهٗ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھ فضیلت دی حق تعالی نی آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رضہ نی کہ یون فضیلت دی کہ تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا فرشتون کو یہ کلام جو کوئی کہی فرشتون میں سی تحقیق میں معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی میں دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذرین **ف** ع یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیی اسیطرح کا سخت اور درد بھرا اور تیزی کی ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی اور رحمت کی ساتھ کہ تحقیق ہمنی کھولدی تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کی صاف کھولدینا کہ شہر اوسکی فتح مکہ کی ہی تاکہ بخشدی تیری لیی خدا تعالی گناہ تیری جو پہلی گذری اور جو پیچھی آوین **ف** ع اس آیت میں تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون میں یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ تبرکی اور مہربانی کا ہی ایکی کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوش ہوتی ہین تو کہتی ہین ہمنی سب تیری گناہ بخشدیی جو کچھ کری تو تجھ سی مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بیگناہ ہوت کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین بھیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور

فائدہ اور خاص کر کی آدمیون کا آیت مین ایسی ہی کہ وہ اشرف مخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم آدمیون کی ہی نہ تخصیص عرب کی جیسا
بعض اہل کتاب کہتی تہی باطل ہو جاتی اور لیکن آیات اور احادیث مین بہت ہین ایسی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بہی **وعن** ابی ذر
الغفاري قال قلت يا رسول الله كيف علمت أنك نبي حتى استيقنت فقال يا أبا ذر أتاني ملكان وأنا ببعض بطحاء
مكة فوقع أحدهما إلى الأرض وكان الآخر بين السماء والأرض فقال أحدهما لصاحبه أهو هو قال نعم قال
فزنه برجل فوزنت به فوزنته ثم قال زنه بعشرة فوزنت بهم فرجحتهم ثم قال زنه بمائة فوزنت بهم فرجحتهم
ثم قال زنه بألف فوزنت بهم فرجحتهم كأني أنظر إليهم ينتثرون علي من خفة الميزان قال فقال أحدهما
لصاحبه لو وزنته بأمته لرجحها رواهما الدارمي اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہا مین نی یا رسول اللہ کیونکر جانا آپ نی کہ
تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس دو فرشتی اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اترا
ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نی اون دونون مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہ
وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہی حق تعالی نی کہ ہوگا ایک پیغمبر یا اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ تول اسکو
اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتہ اسکی امت مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتہ سو غالب آیا مین اوسپر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتہ پس تولا گیا
اونکی ساتہ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ سو اونپر بہی غالب ہوا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتہ پس
تولا گیا مین اونکی ساتہ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی
یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ بسبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نی
اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتہ تو بیشک غالب آوی یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نی
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب علي النحر ولم يكتب عليكم وأمرت بصلاة الضحى ولم تؤمروا
بها رواه الدارقطني اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی
یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی ہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ بہت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم
امر نہین کئی گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نی

باب أسماء النبي وصفاته صلى الله عليه وسلم

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیی کہ آنحضرت کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور
انبیاء علیہم السلام کی زبانون پر اور سنتون مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپ کی دادا عبد المطلب نی رکہا اور جب اونسی
کہا کسینی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام کیون نہ رکہا اپنی آبا و اجداد کی نام پر کہ یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہ نام اسکا مین نی
اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین مین
اور آیا ہی کہ عبد المطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین
اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہو گئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتہ متعلق ہین پس یہ خواب اونکی
کہا اونہون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابعدار ہونگی اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان و زمین مین

آسمان و زمین کی درمیان یعنی ہوا میں کھڑی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی کھڑی ہیں اور صف اونکی نماز میں برابر ہی یعنی برابر کھڑی ہوتی ہیں کافرون سی لڑنی کو اور نماز میں بھی برابر جماعت کرتی ہین شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنی میں جیسی شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نقل کی یہ دارمی نی ساتھ تھوڑی تغییر کی **وعن** عبد اللہ بن سلام قال مکتوب فی التوراۃ صفۃ محمد وعیسی ابن مریم یدفن معہ قال ابو مودود وقد بقی فی البیت موضع قبر رواہ الترمذی

اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا لکھی ہوئی ہین توریت میں صفتیں آنحضرت کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیی جاینگی آنحضرت کی ساتھ اونکی حجری میں کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویون میں سی ہین تحقیق باقی رہی گھر میں یعنی عائشہ رض کی حجری میں کہ جہان آنحضرت مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ روایت نقل کی ترمذی نی **ف** ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی میں یہ ہی ان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کی دفن کا وہان اور نہ میسر آنا اور سیکا یہ تھی اور خبر دی ہی بعضون نی جو کہ حجرہ شریف میں داخل ہوئی ہیں کہ دیکھیں اونہون نی تین قبریں آنحضرت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی قبر متاخر اونسی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت کی اور سر عمر رض کا مقابل پشت ابو بکر رض کی اور ایک قبر کی جگہ بیچ میں عمر رض کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی بعد عمر نی اپنی کی زمین میں حج کرینگی اور وہان سی پھر آوینگی اور درمیان میں مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور بادشاہ کر لیجاوینگی مدینہ میں پس دفن کیی جاوینگی حجرہ شریفہ میں حضرت عمر رض کی پہلو میں پس ہونگی یہ دونون صحابی بیچ میں دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامۃ رواہ الترمذی

الفصل الثالث

فصل تیسری

عن ابن عباس قال ان اللہ تعالی فضل محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اہل السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ اللہ علی اہل السماء قال ان اللہ تعالی قال لاہل السماء ومن یقل منہم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظلمین وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال قال اللہ تعالی وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لہم فیضل اللہ من یشاء الآیۃ وقال اللہ تعالی لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وما ارسلناک الا کافۃ للناس فارسلہ الی الجن والانس

روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی اہی ابو العباس کس چیز کی ساتھ فضیلت دی حق تعالی نی آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رض نی کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتون کو یہ کلام جو کوئی کہ کہی فرشتون میں سی تحقیق میں معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی میں دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذرین **ف** ع یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیی اسطرح کا تخت اور وعید اور تیزی کی ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی اور رحمت کی ساتھ کہ تحقیق ہمنی کھولدی تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کی صاف کھولدینا کہ شہر اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیی خدا تعالی گناہ تیری جو پہلی گذری اور جو پیچھی آوین **ف** اس آیت میں تاویلیں بہت ہین اور سب توجیہون میں یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور کرم کا ہی بلا ہونی گناہ کی مثل اوسکی جب آقا جب غلام سی خوشی ہوتا ہی تو کہتا ہی یعنی سب تیری گناہ بخشدیی جو کچھ کری تو تجھسی مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بیگناہ ہووی کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس رض نی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین بھیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور

رہا معہ ذلوان کی لیجے ایس رسول اللہ تعالیٰ کی آنحضرت کو جن اور ادیسے ہی ..... زمین .....

قسم اور خاص فرکر انکا آدمیون کا آیت مین آئی ہی کہ وہ اتحریف تخلوقات مین اور مقصود اصل آیت مین تیم و وسیلہ بنانا تخصیص عرب کا بھی ہی بعضی اہل کتاب کہتی تہی باطل ہو جاتی اور تعلیمین آیات اور احادیث مین بہت ہین آئی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بہی **وعن** ابی ذر

الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدھما الی الارض وکان الآخر بین السماء والارض فقال احدھما لصاحبہ اھو ھو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بالف فوزنت بھم فرجحتھم کانی انظر الیھم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدھما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحھا رواھما الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیونکر جانا تمنی کہ تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی سب فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس دو فرشتی اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اترا ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نی اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہ وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالیٰ نی کہ یہ ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاکر کہا اوسکی یار نی ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتہ اسکی امت مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتہ سو غالب آیا مین اوس پر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ پس غالب آیا مین اون پر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ سو اون پر بہی غالب ہوا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ ہی سو اون پر بہی غالب ہوا ہون گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ جہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ بسبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نی اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو اسکو تولی اسکی ساری امت کی ساتہ تو بی شک غالب آوی یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلاۃ الضحی ولم تؤمروا بھا رواہ الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی بہرصورت یعنی اگرچہ غنی نہوں نہ بہت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم فرض نہین کی گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیی کہ آنحضرت کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیاء علیہم السلام کی زبانون پر اور صفتین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپ کی دادا عبد المطلب نی رکہا اور جب اونسی کہا کسیلی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا و اجداد کی نام پر کیون نہ رکہا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا او نہون نی کہا یہ نام اسکا مین نی اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک روایت مین ہی کہ خدا تعالیٰ آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ کہتی اور آیا ہی کہ عبد المطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتہ متعلق ہین پس یہ خواب اونکی کہا ہو سون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان اور زمین مین

محمد نام رکھا اور آنحضرت کی والدہ آمنہ نی بہی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ تجھکو حمل ہوا ہی اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمد رکھیو
اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی سی پہلی کسیکا یہ نام نتہا جب اہل کتاب نی خبر دی کہ قریب ہی کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووی اور نام اوسکا محمد
ہو چار شخصون نی اپنی بیٹون کا نام محمد ہی آرزو مین رکھا کہ شرف نبوت سی مشرف ہون لیکن یہ چار نام ہی آنحضرت کی نام سی پہلی نہین ہو سکتے
کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہ نام رکھتی تھی آمد مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرت کی قرآن مجید مین بہت آئی ہین سو بعضی عالمون نی
ننانوی نام جمع کیی ہین موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ حق جل علا نی تیس نام اپنی نامون مین سی اپنی حبیب کی بہی خاص کیی اور
بعضون نی کہا ہی کہ جب تلاش کیی جاوین آنحضرت کی نام پہلی کتابون مین اور قرآن اور حدیث مین تو تین سو ہوتی ہین اور چار سو بہی آئی ہین اور
قاضی ابو بکر بن العربی نی جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سی ہین کہا ہی بعضی صوفیون نی کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کے بہی
ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سی اسم نکلتا ہی اور سیوطی نی ایک کتاب علحدہ آنحضرت کی نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نی بہین نام کہی
اور شرح کی اور مؤلف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین اور مراد آنحضرت کی صفات سی بیان احوال عالیہ تعریف اور صورت ظاہر کا ہی اور آنحضرت کی
اخلاق اور باطن کی خصلتون کا بیان اور باب مین ہوگا اللہم صل علی محمد وسلم عدد ما احاط بہ الحسنی عدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد
وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ
روایت ہی جبیر سی کہ کہا سنا مین نی آنحضرت سی فرماتی کہ تحقیق میری لیی نام ہین یعنی بہت سی اور مشہور ایک نام میرا محمد ہی اور دوسرا احمد **ف ح** یعنی [illegible]
محمود ہی آیا ہی اور مشتق حمد سی ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمد بہت تعریف کیا گیا بی حد بی شمار اور احمد سب سی زیادہ
تعریف کیا گیا اگلی پچھلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنیوالا کہ کسی کو معلوم نہین جیسی مقام محمود مین ہوگا اور کہا ہووی
اونکی لیی لوای حمد ہی اور میرا نام ماحی ہی یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہی اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی اور
نام میرا حاشر ہی کہ اوٹہائی جاوینگی اور جمع کیی جاوینگی لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سی اوٹہونگا پہر اور لوگ میری پیچہی اور نام میرا عاقب ہی اور عاقب
وہ ہی کہ نہووی پیچہی اوسکی کوئی نبی نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف ح** عاقب کی معنی ہین پیچہی آنیوالا اور مراد پیچہی آنیوالا سب نبیون کے **وعن** ابی موسی الاشعری
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ
ونبی الرحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتی ہماری لیی اپنی ذات
شریف کی کئی نام سو فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچہی آنیوالا سب پیغمبرون کی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئی اور نبی توبہ کا
ف ح یعنی ساری خلقت نی آنحضرت کی ہاتہہ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیی ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت کرتی تہی اور زیادت
کی توبہ آپکی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل اور سزا کی قصور اونکا نہ معاف ہوتا تہا اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن شریف
مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نقل کی مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون
کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تعجب نہین کرتی تم کہ کیونکر باز رکہا مجہسی خدا تعالی نی مشرکین قریش کا برا کہنا اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتی تہی
مذمم کو اور مین محمد ہون **ف ح** یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتی تہی کہ معنی مین نقیض محمد ہو کی ہین یعنی مذمت کیا گیا اور آپ کا یہ نام لیکر

آپ کو برا کہتے اور مذمم یعنی مذمت کئے گئے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بدکہار اور لعن طعن مذمم کو کرتے ہیں اور میں مذمم نہیں ہوں بس کیا ہی اللہ تعالی نے
اونکی بدکہاری سے بچایا حکمت نقل کی یہ بخاری نے ۔ وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد شمط
مقدم رأسه ولحيته وكان اذا ادهن لم يتبين واذا شعث رأسه تبين وكان كثير شعر اللحية فقال رجل وجهه
مثل السيف قال لا بل كان مثل الشمس والقمر وكان مستديرا ورأيت الخاتم عند كتفه مثل بيضة الحمامة يشبه جسده رواه مسلم
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئی تھی کچھ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑھی کی اگلی جانب میں اور
جب تیل لگاتی تھی تو ظاہر نہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تھی سر مبارک کی بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی ف ح یعنی کہ تیل لگانی سے
بال مجتمع ہو جاتی ہیں پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تھی ظاہر نہوتی تھی اور پراگندگی کی وقت وہ سفید بال جدا جدا ہوتی ہیں پس معلوم ہونی لگتی ہیں سفید سیاہ میں سی اور
آنحضرت کی سر اور ڈاڑھی میں قلیل شی بیس سی زیادہ نتھی جیسا کہ آئی ہیں اور بعضی روایت میں اس سی بھی کم آئی ہیں مترجم کہتا ہی آنحضرت بہت بالون والی ڈاڑھی کی ف ح یعنی گنجان ڈاڑھی
اونکی گنی تھی لیکن لمبی تھی جیسی اور روایت میں کث اللحیة آیا ہی اور حضرت کی ڈاڑھی شریف کی درازی میں کچھ ثابت نہیں ہی اور صحابہ عظام میں سی ڈاڑھی کی طول بہت کچھ آیا ہی کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑھی تھی اونکا تمام سینہ کندھون تک بھر دیتا تھا اور لکھا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی ڈاڑھی لمبی چوڑی
تھی اور ابن عمر رضی سی آیا ہی کہ قبضہ سی زیادہ ترکتی تھی غرض کہ ڈاڑھی ایک مشت سی کم روا نہیں اور زیادہ میں روایات اور آثار مختلف آئی ہیں ت
میں کہا ایک مرد نی یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیہ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی میں لیکن چونکہ یہ وہم تھا
طول کو بھی کہا جابر نی نہ بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کی اور تھا چہرہ مبارک آپکا گرد ف ح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث میں آیا ہی بل مثل القمر
اور ایک میں آیا ہی و کان وجہہ قطعة قمر اور ایک اور میں آیا ہی کہ چمکتا تھا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودھویں رات کا چاند اور ایک روایت میں
آیا ہی کہ ہوتا تھا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تھا صورت دیوار کا چہرہ شریف میں سو سب اونہیں میں سی کہ تشبیہیں کی گئی ہیں
اپنی فہم کی موافق بیان کی دیتی ہیں ورنہ آنحضرت کی جمال الکمال کی بابت وجلالت اور حسن ملاحت سی کوئی چیز مشابہت نہیں رکھتی بیت
کسی بحسن و ملاحت بیار مانرسد ۔ ترا در این سخن انکار کار مانرسد ۔ ہزار نقش برآید زکلک صنع ولی ۔ یکی بخوبی نقش نگار مانرسد صلی اللہ علیہ وسلم
علی صحبه و آله قدر حسنه وجماله و کماله اور جاننا چاہیے کہ روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہیں تھا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سی ہم جانی اسکا
ایسی کہ حدیث میں آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہیں تھا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم
علیہ وصل اللہ علی محمد و آلہ ت اور دیکھا میں نی مہر نبوت کو شانہ کی پاس ف ح اور ایک روایت میں ہی درمیان دونون شانون کی بمقدار بیضہ
بائیں شانہ کی ہی تھی ت مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکھتا تھا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کی ساتھ اور تمام اعضا کا سا
اوسکا بھی رنگ اور باآب وتاب تھا نہ رائع تھا بطور برص کی جیسا کہ جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون شانون کی درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا
تھا بلند تر تمام اعضا بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تھی سبب اسکی یہ ہی کہ نبی تمام ہوئی اور یکی کی آیات کی ہے یعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین
ہیں اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابون توریت و انجیل وغیرہ میں موجود تھا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ میں خبر
دیتی تھی تو یہ بتلاتی تھی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک میں وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نہ تھا کہ اوسکی داہنی
ہاتھ میں نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اونکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا دونون شانون کی درمیان میں اور یہ نشان جیسی نامہ پر مہر ہو کی
تو تغیر اور تبدیل سی محفوظ رہی اور بعضی روایتون میں آیا ہی کہ اوسمیں لکھا ہوا تھا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث شئت فانک منصور اور بعض میں ہی

لیکن حقیقت اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی تھی اور تھی سوای حق تعالیٰ کی کوئی اوسکو نہیں جانتا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن سرجس
قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وأكلت معه خبزا ولحما أو قال ثريدا ثم درت خلفه فنظرت إلى خاتم النبوة
بين كتفيه عند ناغض كتفه اليسرى جمعا عليه خيلان كأمثال الثآليل رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہا کہ دیکھا مین نی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مین نی اونکی ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا مین نی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوربی مین بھیگی ہوئی پھر گیا مین
آنحضرت کی پیچھی پس دیکھا مین نی مہر نبوت کیطرف آنحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین اونکی بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مٹھی کی طرح
ہیئت مین جیسی کہ ایک حدیث مین تھا مانند انڈی کی اور سیاہ تل تھی مانند مسون کی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** أم خالد بنت خالد بن سعيد
قالت أتي النبي صلى الله عليه وسلم بثياب فيها خميصة سوداء صغيرة فقال ائتوني بأم خالد فأتي بها تحمل فأخذ
الخميصة بيده فألبسها قال أبلي وأخلقي ثم أبلي وأخلقي وكان فيها علم أخضر أو أصفر فقال يا أم خالد هذا سناه وهي بالحبشية
حسنة قالت فذهبت ألعب بخاتم النبوة فزبرني أبي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
دعها رواه البخاري اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کی سی کہا اونہون نی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک
کملی تھی کالی چھوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹھا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تھی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتھ مین
پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی بموافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تھا تو یہ دعا دیتی تھی یہ ارادہ کر کہ اس کپڑی کو بہت پرانا کر یعنی بہت جی تو
کپڑی بہت پرانی کر تو اور تھی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہی راوی کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ
حبش مین بمعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہ کھیلتی تھی مہر نبوت سی یعنی جیسی عادت بچون کی ہوتی ہی پس منع کیا جھڑک کر
تا کہ میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سی چھوڑ دی اسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نی **وعن** أنس قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بالطويل البائن ولا بالقصير وليس بالأبيض الأمهق ولا بالآدم
وليس بالجعد القطط ولا بالسبط بعثه الله تعالى على رأس أربعين سنة فأقام بمكة عشر سنين وبالمدينة عشر
سنين وتوفاه الله على رأس ستين سنة وليس في رأسه ولحيته عشرون شعرة بيضاء وفي رواية يصف
النبي صلى الله عليه وسلم قال كان ربعة من القوم ليس بالطويل ولا بالقصير أزهر اللون وقال كان شعر رسول الله
صلى الله عليه وسلم إلى أنصاف أذنيه وفي رواية بين أذنيه وعاتقه متفق عليه وفي رواية للبخاري قال كان
ضخم الرأس والقدمين لم أر بعده ولا قبله مثله وكان سبط الكفين وفي أخرى له قال كان شثن القدمين والكفين
اور روایت ہی انس سی کہا کہ نہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لنبی اور نہ بہت ٹھگنی ف یعنی معتدل قد تھی لیکن مائل بہ درازی اور یہ جو آیا ہی
آنحضرت جب کسی جماعت مین کھڑی ہوتی تو سب سی زیادہ بلند دکھائی دیتی تھی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تھی تو یہ سبب درازی قد کے
نہ تھا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تھا او حقیقت مین یہ معجزہ تھا اور نہ تھی آنحضرت نہایت سفید کہ مانند چونی کی نہ ہو اور آمیزش سرخی کی
اور نہ تھی نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تھی اور نہ تھی آنحضرت کی بال بہت پیچدار جیسے حبشیون کی ہوتی ہین
اور نہ بالکل سیدھی لٹکی ہوئی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونون کی تھی اور اوٹھایا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سرے پر چالیس برس کی [illegible]

کی آنحضرت نے مکہ میں دس برس اور مدینہ میں دس برس اور فوت کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کو ساٹھ برس تمام ہوئی پر ف دس برس کا رہنا
حضرت کا مدینہ میں تو بالاتفاق ہے کہ کسی کو اسمیں خلاف نہیں اور غم اکثر کی رہنی میں تیرہ برس ہیں پس اس حساب سے آنحضرت کی عمر شریف ترسٹھ برس
کی ہوتی ہے اور یہاں ساٹھ برس کہا پس توجیہ اسکی یہ ہے کہ راوی نے اس روایت میں کسر کا اعتبار نہیں کیا اور تیرہ کو دس کہا اور ترسٹھ کو ساٹھ اور
اور یہ عادت ہے اہل عرف کی بیان عدد میں ت اور حال آنکہ تھی آنحضرت کی سر مبارک اور ڈاڑھی میں بیس بال سفید اور ایک روایت میں یوں آیا
کہ روایت ہے انس سے وہ حال بیان کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھے آنحضرت میانہ قد قوم میں کہ نہ تھے دراز اور نہ ٹھنگنے روشن تھا رنگ
ہوا رنگ اور کہا انس نے کہ تھے بال آنحضرت کی آدھی کانوں تک اور ایک روایت میں ہے کانوں اور شانوں کے درمیان میں تھے نقل کی بخاری اور مسلم
ف ع اور ایک روایت میں ہے دونوں کانوں کی لو تک اور ایک روایت میں ہے کہ نزدیک پاس تک اور اختلاف روایتوں کا سبب اختلاف حال
کی ہے کبھی جو کنگھی کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تھی نہیں تو چھوٹی اور مجمع البحار میں کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالوں کی کترنی سے تو دراز ہو جاتی
اور جب کترتی تھی تو چھوٹی ہو جاتی تھی اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کبھی بال کترتی تھی کہ منڈوانا بالوں کا سوائی حج اور عمرہ کی
نہیں ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ کہا انس نے تھی آنحضرت بڑی سر کی اور موٹی قدموں کی ف یعنی پاؤں مبارک
پر گوشت تھی کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت میں اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہے کیونکہ یہ دلالت کرتا ہے اوسکی سرداری
اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہیں جانتا میں کسی کو اونکی پیچھے اور نہ اونکی پہلے اونکی مانند
اور تھی آنحضرت فراخ ہتھیلیوں کی اور ایک روایت میں بخاری کی آیا ہے کہ کہا انس نے تھی آنحضرت کی دونوں قدم اور ہتھیلیاں موٹی اور پر گوشت ف
ع مردوں کی یہی ممدوح ہے کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتوں کی یہی مذموم اور موٹا ہونا اعضای شریف کا مراد ہے خلقت میں نہ سختی جلد کی
کیونکہ جلد مبارک حریر سی زیادہ نرم تھی **وعن** البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين له
شعر بلغ شحمة اذنيه رأيته في حلة حمراء لم ار شيئا قط احسن منه متفق عليه وفي رواية لمسلم قال ما رأيت من ذي لمة
احسن في حلة حمراء من رسول الله صلى الله عليه وسلم شعره يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين ليس بالطويل ولا بالقصير
اور روایت ہے براء سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد اور دور اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونوں مونڈھوں کی یعنی فرق آنحضرت کی
دونوں مونڈھوں میں بہت تھا اور اس سی فراخی سینہ کی بھی لازم آتی ہے اور تھے آنحضرت کی بال تھی کہ پہونچتی اونکی کانوں کی لو کو دیکھا میں نے
آنحضرت کو سرخ جوڑے میں کہ ازار اور چادر تھی ف ع اور مراد سرخ سے یہ ہے کہ اوسمیں سرخ خط تھے اسیطرح محدثوں نے تحقیق کیا ہے اور سرخی
بھی کہ حدیثوں میں واقع ہے یہی مراد ہے کہ اوسمیں سبز اور سرخ خط تھے ترجمہ نہیں دیکھا میں نے کوئی چیز کبھی آنحضرت سے بہتر نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے اور ایک روایت میں ہے مسلم کی کہ کہا براء نے نہیں دیکھا میں نے کوئی بالوں والا بیچ سرخ جوڑے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکی بال
قریب پہونچتی تھی اونکی مونڈھوں کی فراخ تھی درمیان دونوں مونڈھوں کی نہ تھی حضرت لمبے اور نہ پست قد ف ع آدمی کی بالوں کی تین نام ہیں
جمہ بضم جیم اور تشدید میم اور لمہ لام کی زیر اور تشدید میم ہے اور وفرہ واو کی زبر اور فا کی جزم سے ہیں پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سے گذر جائیں اور شانوں تک نہ
پہونچیں تو جمہ ہے اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہونچے اور کبھی جمہ معنی مطلق بالوں کی بھی آتا ہے **وعن** سماك بن حرب عن
جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم اشكل العين منهوش العقبين قيل لسماك ما ضليع الفم قال
عظيم الفم قيل ما اشكل العين قال طويل شق العين قيل ما منهوش العقبين قال قليل لحم العقب رواه مسلم اور روایت ہے سماک بن حرب سے

نقل کی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف** ع اہل عرب کے نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہے مردوں کی بیچ اور
تنگ دہنی کو مردوں کی بیچ عیب جانتے ہیں اور بعضی مراد رکھتے ہیں کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت **ت** ترجمہ اور حضرت کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخی
ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کی ڈوری جیسی ہوئی کم گوشت ایڑیاں کہا گیا ہے سماک کو کہ راوی اس حدیث کا ہے کیا ہے معنی ضلیع الفم کے کہا اس نے بڑے
بڑے منہ والے کہا گیا کیا ہیں معنی اشکل العین کے کہا سماک نے دراز شگاف آنکھ کے **ف** ع کہا ہے علماء نے کہ بیان سماک کا اشکل العین کے
معنوں میں خطا ہے اور ٹھیک یہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت اسی پر اتفاق رکھتے ہیں **ت** کہا گیا
سے کہ کیا ہیں معنی منہوس العقبین کے جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی الطفیل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان ابیض ملیحا مقصدا رواہ مسلم اور روایت ہے ابو الطفیل سے کہا اس نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے سفید نمکین یعنی خالص سفید نہ تھے اور اوسط یعنی قد میں اور جسم میں اور سب عضووں میں **وعن** ثابت قال سئل انس عن
خضاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انہ لم یبلغ ما یخضب لو شئت ان اعد شمطاتہ فی لحیتہ وفی روایۃ لو شئت
ان اعد شمطات کن فی راسہ فعلت متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انما کان البیاض فی عنفقتہ وفی الصدغین وفی الراس نبذ **ت**
اور روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچھے گئے انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنے سے پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرت نہ پہونچے تھے اس عمر کو
کہ خضاب لگاویں **ف** ع یعنی آنحضرت کی سفید بال تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتی تھی آدمی کی نظر میں جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے
کہ بڑھاپا خالص نہ تھا بلکہ ہنوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدائی بڑھاپے میں ہوتا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ کان شیبہ احمر **ت** اگر چاہتا میں کہ گن لوں
سفید بال آنحضرت کی کہ تھوڑے سے ہیں تھے تو البتہ گن لیتا میں انکو اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر چاہتا میں کہ گن لوں بال سفید کہ تھے آنحضرت
کی سر مبارک میں تو کر سکتا تھا میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کی یہ ہے کہ کہا انس نے تھی سفیدی گرد ریش بچہ حضرت کی اور
کنپٹیوں انکی کی اور سر مبارک میں کچھ **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازہر اللون کان عرقہ اللؤلؤ
اذا مشی تکفأ وما مسست دیباجۃ ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرۃ اطیب من رائحۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن چمکتی رنگ کے گویا کہ قطرہ
انکی پسینے کی موتی تھی یعنی ہیئت میں اور صفائی اور چمک میں جب راہ چلتے تھے آنحضرت تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے نیچے
آتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ اوٹھاتے تھے پاؤں بقوت وطاقت جیسے کہ عادت قویوں اور دلیروں کی ہوتی ہے نہ یہ کہ پاؤں زمین پر گھسیٹتے چلیں اور نہیں
چھوا میں نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہے کپڑے ریشمی سے اور مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو ہتھیلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے اور نہ سونگھا میں نے
کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ام سلیم ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یأتیہا فیقیل عندہا فتبسط نطعا فیقیل علیہ وکان کثیر العرق فکانت تجمع عرقہ فتجعلہ فی الطیب
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ام سلیم ما ہذا قالت عرقک نجعلہ فی طیبنا وہو من اطیب الطیب وفی روایۃ قالت یا رسول اللہ نرجو
برکتہ لصبیاننا قال اصبت متفق علیہ اور روایت ہے ام سلیم سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتے تھے ام سلیم کی یہاں اور
انکے پاس قیلولہ کرتے یعنی دوپہر کو استراحت کرتے پس بچھاتیں ام سلیم ایک بچھونا چمڑے کا پس اوسپر آنحضرت سوتے **ف** ع کہتے ہیں کہ ام سلیم آنحضرت
کی محرموں میں سے تھیں دودھ کی سبب یا نسب کی سبب ورنہ نامحرم کے پاس کاہیکو آنحضرت سوتے اور بیان میں انس کی کہ جو خادم حضرت کی تھی

اور عاطلہ اور نا خصلتین عورتون مین ت اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی اسلیے کہ آنحضرت تہی کثیر الپسینا پس اوٹہا کرتین ام سلیم پسینا آپ کا اور
ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبوؤن مین پس جب دیکہا آنحضرت نے کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہ پسینا اے ام سلیم کہا ام سلیم نے
کہ پسینا تمہارا ہی ملاتی ہین ہم اوسکو اپنی خوشبوؤن مین اور پسینا تمہارا خوشبوتر ہے خوشبوؤن سے ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نے
کہ یا رسول اللہ ہم امید رکہتی ہین اوسکی برکت کی اپنی چہوٹون کی لیے یعنی اونکی بدن اور تنہ پر ملتین ہین تو اوسکی برکت کی سبب سے بچپن بلاؤن سی فرمایا
آنحضرت نے کہ صحیح کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا
وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ
جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ نماز پڑہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ظہر کی پہر نکلی مسجد سی اور گئی اپنی گہر کی لوگون کیطرف
اور مین بہی اونکی ساتہ نکلا پس آگی آئی آنحضرت کی لڑکی پس شروع کیا آنحضرت نی اپنا ہاتہ پہیرنا دونون رخسارون ایک ایک کی پر اور لیکن میرا پس
پہیرا میری رخسارون کو بہی ف ع لفظ خدی بیان دال کی زیر سی اور ی جزم سی ہی بلفظ مفرد اور بعضی نسخون مین بیان ہی بلفظ تثنیہ ہی
دال کی زبر اور ی کی تشدید سی یعنی پہیرا میری دونون رخسارون کو اور ملا علی نی عکس اسکی لکہا ہی کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہی اور ایک نسخہ مین
مفرد ہے اراد جنس کی ت پس پائی مین نی آنحضرت کی ہاتہ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نی نکالا تہا ہاتہ عطار کی ڈبے مین سی ف ع
اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذات ہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگاوین اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بہی لگاتی
تہی بابت خوشبودار ہون واسطی ملاقات ملائکہ کی اور لینی وحی کی اور ہمنشینی مسلمانون کی ت اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا ہے
سموا باسمی بیچ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اوسکا ہی نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی اور مصابیح مین
اس باب مین دونون حدیثین مذکور ہین **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا
حُمْرَةً ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہی علی بن ابی طالب سی کہا کہ تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نہ لمبی اور نہ ٹہنگنی یعنی بلکہ میانہ قد تہی بڑی سر اور گہنی ڈاڑہی کی پر گوشت تہین ہتیلیان ہاتہون کی اور پاؤن مبارک رنگ
سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑ ہڈیون کی لمبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سی ناف تک بالون کی ایک لکیر لمبی تہی جب چلتی تہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تو آگی کی جانب جہکتی ہوئی چلتی گویا نشیب مین اترتی ہین بلندی سی ف ع مقصود یہ ہی کہ چلتی تہی چلنا قوی کہ اوٹہاتی تہی پاؤن کو
زمین سی بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ بطریق تواضع کی چلتی تہی نہ بطور تکبر اور اترانی کی ت ترجمہ نہین دیکہا مین نی پہلے
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ پیچہی وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہی **وَعَنْهُ** كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ
وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ

تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ تھے جس وقت وصف بیان کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتے نہ تھے آنحضرت صلعم بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت کھڑی ہوئی بالوں کی نہ سیدھے بالوں کی تھے بال کچھ مڑی ہوئی اور نہ تھے پر گوشت روی مدور مجمع اور نہ کوتہ روی مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تھی روی مبارک میں کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہت دراز پلکیں موٹی سری ہڈیوں کی **ف** ح کتد کی زبر اور زیر سے جگہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنی درمیان دونوں شانوں کی جو جگہ ہے وہ بھی موٹی اور پرگوشت تھی **ت** نہ تھی بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالوں کی سینہ سے ناف تک تھی **ف** ح ظاہر اس حدیث کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوائے سر کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے سر کے بھی بعضی جگہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور پہنچوں کی پس اجرد مقابل اشعر کی ہے اور اشعر وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ کہ جسکی تمام بدن پر بال نہوں **ترجمہ** پر گوشت ہاتھوں کی اور قدموں کی جب راہ چلتے اوٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کی گویا اوترتے ہیں بلندی سے پستی میں اور جب منہ پھیرتے دائیں یا بائیں تو پھیرتے تمام بدن شریف کو اور اسکی توجیہ **ف** ح یعنی نظر چرا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کھڑی کھڑی گردن نہ پھیرتے تھے دائیں بائیں جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے ہلکی لوگ کرتے ہیں ولیکن منہ کرتے اور ہر بار اطمینان یا مثل اس کی پھیرتے باطمینان **ترجمہ** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں شانوں کی درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنے والے نبیوں کی تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روی سینہ کی **ف** ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان اور رغبت سے تھی نہ ستانی اور دکھانی کو اور ملا علی نے اسکی یہ معنی لکھی ہیں کہ اجود یا تو جودت سے ہے جیم کی زبر سے یعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیری یا سخی ہیں علوم اور تنگ ہوتی تھی ہمت کی ایذا سے اور جفا اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کی پیش سے یعنی دینے کی یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کی دینے میں اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتلانی میں پس معنی یہ ہوئی کہ سخی تر لوگوں کی تھے از روی دل کی **ترجمہ** اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روی زبان کی یا ادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روی طبیعت کی اور بزرگ تھے لوگوں میں از روی قوم و قبیلہ کی جو کوئی دیکھتا اونکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبت ناک ہوتا تھا اونسے اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچان کر دوست رکھتا اونکو **ف** ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا اونسے بسبب وقار کی اور جب بیٹھتا اونکی پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا تو نہایت دوست رکھتا اونکو **ترجمہ** کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنیوالا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلی وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا پہلی موت اونکی کی اور نہ بعد اونکی مانند اونکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ جَابِرٍ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے تھے کسی راہ میں پس پیچھے آتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت تحقیق تشریف لیگئے ہیں اس راہ سے بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ف** ح عرف عین کی زبر اور رے کی جزم سے اور عرق بھی آخر میں ہے

بھی خوشبو دار خوشبو کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوی خوش پر آتا ہے جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے شگفتہ ہوتی تھی ہوا اور جس گلی کی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اور سب ہی پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف
لے گئے ہیں اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ کیا جابر نے بیچ یعنی بجای من طیب عرقہ کے کلمہ سے کی ہے من بیچ عرقہ کے تاک سے نقل کی یہ ترمذی نے
ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو سے یہ حال ہوتا تھا اور بیشک راہ مہکتی اور آل دونوں کا ایک ہے **وعن** ابی عبيدة
بن محمد بن عمار بن ياسر قال قلت للربيع بنت معوذ بن عفراء صفي لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
قالت يا بني لو رأيته رأيت الشمس طالعة رواه الدارمي اور روایت ہے ابی عبیدہ سے بیٹے محمد بن عمار بن یاسر کی سے کہا
میں نے ربیع بیٹی معوذ بن عفراء صحابیہ کو کہ بیان کر تو ہمارے لئے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہی نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نے **وعن**
جابر بن سمرة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة إضحيان فجعلت أنظر إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم وإلى القمر وعليه حلة حمراء فإذا هو أحسن عندي من القمر رواه الترمذي والدارمي
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور کبھی دیکھتا طرف چاند کی اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنی اس میں خط سرخ اور سفید تھے پس نہ گمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تھے نزدیک
میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد میں چاند سے **ف** ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نے جو کہا نزدیک میرے یہ حسن ظاہر کرنی ہے اپنا ذوق
وذوق اپنی کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احسن تھے چاند سے واقع میں اور سب محبون کی نزدیک سے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے
وعن ابی هريرة قال ما رأيت شيئا أحسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم كأن الشمس تجري في وجهه
وما رأيت أحدا أسرع في مشيه من رسول الله صلى الله عليه وسلم كأنما الأرض تطوى له إنا لنجهد أنفسنا وإنه لغير مكترث رواه الترمذي
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نے کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہے اونکی چہرہ مبارک میں
اور نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے تحقیق ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنی نفسوں کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پروا کرنیوالے نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** ح یعنی بے تکلف رہتے بے پروا آسانی بطور خود چلتے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور مشقت کھینچتے
اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہنچتے اور وہ آسانی اور بے تعب آگے سب سے چلتے **وعن** جابر بن سمرة قال كان في ساقي
رسول الله صلى الله عليه وسلم حموشة وكان لا يضحك إلا تبسما وكنت إذا نظرت إليه قلت أكحل العينين
وليس بأكحل رواه الترمذي اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہنستے نہ تھے یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانے کی اور تھا میں جس وقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکھوں میں
سرمہ دیا ہوا ہے حالانکہ نہیں سرمہ دیا ہوا **ف** ح بلکہ بسبب خلقت کی سرمگین آنکھیں تھیں **بیت** بسان سرمہ سیہ کردہ خانہ مردم +
دو چشم ترک سیاہ اندر سرمہ نا کردہ + ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث

عن ابن عباس قال
كان النبي صلى الله عليه وسلم أفلج الثنيتين إذا تكلم رئي كالنور يخرج من بين ثناياه رواه الدارمي

روایت ہے ابن عباس سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگے کے دو دانتوں کے ف ع یعنے ان دانتوں میں کچھ فرق تھا دانتوں کے نام میں دو دانت آگے کے اوپر کے اور نیچے کے جو ہیں اونکو ثنایا اور ثنایا کہتے ہیں بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دو دانت کہ انکے دونوں طرفوں میں ہیں اونکو رباعیات رکے زبر سے کہتے ہیں اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہے کہ یہ فرق اوپر کے ثنیین میں ہی تھا اور نیچے کے میں یا نہ مخصوص اور نیچے کے ثنیین میں ت ترجمہ جب کلام کرتے آنحضرت دیکھا جاتا کچھ مانند نور کے کہ نکلتا ہے اونکے آگے کے دانتوں سے نقل کی یہ دارمی نے وعن کعب بن مالك قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیے جاتے روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہاں تک کہ گویا چہرہ مبارک ایک ٹکڑا ہے چاند کا اور تھے ہم پہچانتے اسکو ف ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسوقت خوش ہیں بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک اونکی کے حاصل اس جملہ کا یہ ہے کہ پہچاننا بھی کہ ظاہر تھا یہانتک کہ ہم سب پہچانتے تھے ت ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس ان غلاما يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَأُ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے باپ کو نزدیک سر اوسکے کے پڑھتا تھا توریت یعنے کچھ توریت میں سے پڑھتا تھا جیسے کہ پڑھی جاتی ہے ہمارے یہاں سورہ یٰس حالت نزع میں پس فرمایا اوسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے یہودی پوچھتا ہوں میں اور قسم دیتا ہوں تجکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسیٰ پر آیا پاتا ہے تو توریت میں نعت میری اور صفت میری اور نکلنا میرا ف ع یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سے مدینہ کو یا مخرج سے بعثت کی جگہ یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اوسکا اور نعت اور صفت کے معنی ایک ہی ہیں گویا کہ مراد نعت سے صفات ذاتی باطنی ہیں اور صفت سے صفات ظاہری ت ترجمہ کہا اوس یہودی نے کہ نہیں پاتا میں کہا اوس لڑکے نے مقرر ہے قسم خدا کی اے رسول خدا کے بلاشبہ ہم پاتے ہیں آپ کے لیے توریت میں نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا آپ کا اور بلاشبہ میں گواہی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود سوای اللہ کے اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کے پس فرمایا آنحضرت نے اپنے یاروں کو کہ اوٹھاؤ دور اسکے باپ کو اسکے سر کے پاس سے اور والی ہو تم اپنے بھائی کے یعنی اس اسلام کے بھائی کی امور تجہیز و تکفین وغیرہ کا تم سرانجام کرو نقل کی بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال انما انا رحمة مهداة رواه الدارمي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ نہیں ہوں میں مگر رحمت بھیجی گئی ف ع یعنی نہیں ہوں میں مگر رحمت عالمین کے لیے کہ بھیجا ہے اوسکو اللہ نے تمہارے لیے بطریق تحفہ کے پس جسنے قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جسنے نہ قبول کیا نا امید اور ٹوٹے والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کے ہے وما ارسلناك الا رحمة للعالمين اور بھیجنے میں تعظیم و تکریم اس امت کی ہے ایسی کہ تحفہ کریم ہی کے لیے بھیجا جاتا ہے ت ترجمہ نقل کی یہ دارمی نے

اور بیہقی نی شعب الایمان میں **بَابٌ فِیْ اَخْلَاقِہٖ وَشَمَائِلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
باب بیچ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین **ف** ع جب فارغ ہوا مؤلف بیان کرنی صورت اور شکل ظاہر آنحضرت
کی سی اوسکو صورت وخلق کہتی ہین تو کی زبر سی چاہا کہ ذکر کری صفات باطن شریف کر اوسکو سیرت وخلق کہتی ہین خ کی پیش سی اور لام کی
پیش سی آیا ہی اور جزم ہی اور مراد اوس سی صفات باطنی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور
حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہی شین کی زبر سی یعنی طبع اور خو اور عادت کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ**
اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَ سِنِیْنَ فَمَا قَالَ لِیْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی انس رضی سی کہ کہا خدمت کی مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس **ف** ع مسلم کی روایت مین ہی نو برس تین
ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکی مدینہ مین آئی مان انس کی اور یعنی ناتی والی اونکی انصار مین سی اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کی تھی اسمین اختلاف ہی پس انس نی دس برس کہ مدت اقامت
آنحضرت کی مدینہ مین تھی خدمت آپ کی کی پس انس کہتی ہین کہ مدت خدمت مین **ترجمہ** نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو اُف **ف**
ع ح لفظ اُف ساتھ پیش ہمزہ کی اور زیر فا مشدد کی اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر فا کی اور ایک نسخہ مین ساتھ تنوین مکسورہ کی ایک کلمہ ہی
کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر کسی یعنی ایک امر مکروہ کی **ترجمہ** اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو
کہ کیون یہ کام کیا تونی اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونی یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع ح یعنی اگر کچھ کام کیا مین نی تو یہ نہ فرمائی
کہ کیون کیا تونی اور اگر کچھ کام نکیا مین نی اور حکم کیا تھا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہ نہ فرماتی کہ کیون نکیا تونی یہ کام اور یہ دنیا کی امور مین تھا نہ
امور دین کی مین ایسی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اوسمین اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور طیبی نی کہا کہ انس نی بیچ تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مین نی ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اعتراض مجپر متوجہ ہو
اور یہی اول انسب اور اوفق ہی ساتھ مقام کی **وَعَنْہُ** قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ
خُلُقًا فَاَرْسَلَنِیْ یَوْمًا لِحَاجَۃٍ فَقُلْتُ وَاللّٰہِ لَا اَذْھَبُ وَفِیْ نَفْسِیْ اَنْ اَذْھَبَ لِمَا اَمَرَنِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰی اَمُرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ وَّھُمْ یَلْعَبُوْنَ فِی السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَایَ
مِنْ وَّرَائِیْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ وَھُوَ یَضْحَکُ فَقَالَ یَا اُنَیْسُ ذَھَبْتَ حَیْثُ اَمَرْتُکَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْھَبُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور یہ بھی روایت ہی انس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کی خلق مین پس بھیجا مجکو آنحضرت نی ایک روز کسی کام کی
لیی پس کہا مین نی قسم خدا کی نہین جاونگا مین اور تھا میری جی مین کہ جاونگا مین اوس کام کی لیی کہ فرمایا تھا مجکو ساتھ اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی **ف** ع یعنی
باوجودیکہ اوس کام کی جانیکا ارادہ رکھتا تھا مین لیکن زبان سی کہا مین نی کہ نہین جاونگا مین اور صادر ہوا یہ قول کا انس سی بسبب
صغر سن اور نادانی کی تھا اور حال مین کہ یہ سن تکلیف کو نہین پہونچی تھی چنانچہ اسلیی آنحضرت نی التفات اونکی قول پر نہ کیا اور ادب تاریب
نکی بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی **ت** پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کھیل رہی تھی بازار مین **ف** ع اور ظاہر یہ ہی
کہ انس ٹھہری اون لڑکون کی پاس یا تو کھیلنی کی لیی یا تماشا دیکھنی کی لیی **ت** پس ناگہان پیغمبر خدا نی تحقیق پکڑی گدی میری پیچھی میری سی
کہا انس نی پس دیکھا مین نی طرف آنحضرت کی اس حال مین کہ آنحضرت ہنستی تھی پس فرمایا آنحضرت نی اے انیس چلا تو اوس جگہ کہ حکم کیا

یعنی مجھکو کہا میں نے اون میں جاؤں اب یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **وعنہ** قال كنت امشي مع رسول الله صلى الله عليه
وعليه برد نجراني غليظ الحاشية فادركه اعرابي فجبذه بردائه جبذة شديدة ورجع نبي الله صلى الله
عليه وسلم في نحر الاعرابي حتى نظرت الى صفحة عاتق رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اثرت بها حاشية البرد
من شدة جبذته ثم قال يا محمد مر لي من مال الله الذي عندك فالتفت اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ضحك
ثم امر له بعطاء متفق عليه اور روایت ہی اونسی یعنی انس سی کہا کہ تہا میں چلتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر
تہی چادر نجرانی کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ منسوب تہی اور نجران نام ہی ایک شہر کا یمن میں پس پایا حضرت کو ایک گنوار نی پس کہینچا آپکو
ساتھ چادر آپکی کی کہینچنا سخت اور پہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی اوسنی چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت اوسکی سینہ کی آگی کہنچکر
آگئی یہانتک کہ نگاہ کیا میں نی طرف کنارہ گردن آنحضرت کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپکی گردن کی کناری میں چادر کی کناری نی سبب سخت کہینچنی
اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نے کہ ای محمد حکم کر واسطی میری یعنی اپنی کارپردازوں کو کہ تادیویں مجھکو کچھ مال خدا میں سی کہ تمہاری پاس ہی پس پہیرا
طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی ازراہ تعجب کی پہر ہنسی یعنی ازراہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطی اوسکی دینی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف ع اور روایت میں آیا ہی کہ گنوار نی بعد اسکی زیادتی کی یہ بہی کہا لا من مالک ولا من مال ابیک اور اللہ کی مال سی ملکو تو کا مراد ہی اور یہ
حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت کی جفاء لوگون پر اور یہ اعرابی جیسٹ اور درشت خویون عرب میں سی تہا کہ تہذیب اخلاق
نہیں رکہتا تہا اور ادب نہیں سیکہا تہا اوسنی اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ تعجب ہی حاکم اس سوال کو دعا یا اور بی وقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کرین
اور یہ بہی معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کی لیئی مال دینا بہتر ہی **وعنہ** قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم احسن الناس
واجود الناس واشجع الناس ولقد فزع اهل المدينة ذات ليلة فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلهم
النبي صلى الله عليه وسلم قد سبق الناس الى الصوت وهو يقول لم تراعوا لم تراعوا وهو على فرس لابي طلحة عري ما عليه
سرج وفي عنقه سيف فقال لقد وجدته بحرا متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین
لوگون کی یعنی حسن وجمال اور فضل وکمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ رت اور سخی ترین لوگون کی یعنی کرم وسخاوت بہت رکہتی تہی بہ نسبت
اوروں کی اور مردانہ دلیرترین لوگون کی اور تحقیق ڈری اور فریاد کی مدینہ والوں نی ایک رات یعنی کچھ آواز جو پایا دشمن کی سی سنکر ڈری اور
غل مچائی پس چلی لوگ واز کی طرف پس سامنی آئی لوگون کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت صلعم نی لوگون سی طرف آواز کی
یعنی سب سی آگی چلی اور وہ فرماتی تہی کہ نہ خوف کرو اور آنحضرت صلعم سوار تہی اوپر گہوڑی ابی طلحہ کی کہ ننگی پیٹہ تہا نہ تہا اوسپر زین
اور لٹکی تہی حضرت صلعم کی گردن میں تلوار پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ تحقیق پایا میں نے اس گہوڑی کو مانند دریا کی یعنی تیزرو اور کشادہ قدم نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح ع اور ایک روایت میں آیا ہی کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تہا کہ اوسکو مندوب کہتی تہی اور بعد اوس دن کی
وہ ایسا تیزرفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سی سبقت نہیں کرسکتا تہا اور یہ بہی معجزہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑی کا حضرت صلعم
کی سواری مبارک کی برکت سی ایسا منقلب ہو گیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطی معلوم کرنی خبر دشمن کی جبکہ
بتحقیق ہو ہلاک اور جائز ہی عاریت مانگنا اور جائز ہی جہاد کرنا مستعار گہوڑی پر اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لٹکانا تلوار کا گردن میں **وعن**
جابر قال ما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قط فقال لا متفق عليه اور روایت ہی جابر سی کہا کہ نہ

سوال کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی پس کہا نہیں ف یعنی نہیں دینا میں کہا ابن حجر نے مراد یہ ہے کہ ہرگز لفظ ساتھ لا کے نہ کرتے تھے بلکہ اگر ہوتا دیدیتے اور اگر نہ ہوتا سکوت کرتے یا عذر کرتے اور دعا کرتے یا وعدہ کرتے اور شیخ عزالدین نے کہا کہ ہرگز واسطے منع کے زبان شریف پر نہیں آیا اور یہ منافی اسکا نہیں کہ وقت ضرورت اونہوں نے بطریق عذر کے کہا جو کچھ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کہا **شعر** ما قال لا قط الا فی تشہدہ ﴿ لولا التشہد کانت لاؤہ نعم ﴿ اس بیت کا مضمون کسی اور شاعر نے فارسی میں لکھا ہے **بیت** نرفت لا بزبان او ہرگز ﴿ مگر در اشہد ان لا الہ الا اللہ ﴿ **وعن** انس ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم غنما بین جبلین فاعطاہ ایاہ فاتی قومہ فقال ای قوم اسلموا فواللہ ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے مانگیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بکریاں درمیان دو پہاڑوں کے یعنی بہت سی بکریاں اسقدر کہ بھر رہا تھا تمام نالا کہ درمیان دو پہاڑوں کے تھا پس دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو وہ سب بکریاں پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس یعنی متعجب ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش سے کہ دلالت کرتی ہے اوپر کمال توکل و بے پروائی کی اور کہا اے میری قوم مسلمان ہوجاؤ یعنی ایسی کہ اسلام ہدایت کرتا ہے اچھی اخلاق کی طرف پس قسم خدا کی بلاشبہ محمد البتہ دیتے ہیں بڑا دینا کہ نہیں ڈرتے فقر سے ف ح یعنی دیتے ہیں اور کچھ نہیں رکھتے **شعر** ہر چہ آمد بدست بدادی تو بیش از آن ﴿ این جو دآن کس ست کش از فقر عار نیست ﴿ نقل کی یہ مسلم نے **وعن** جبیر بن مطعم بینما ھو یسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقفلہ من حنین فعلقت الاعراب یسألونہ حتی اضطروہ الی سمرۃ فخطفت رداءہ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد ھذہ العضاہ نعم لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا رواہ البخاری اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے اوس وقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پھرنے آنحضرت کی غزوہ حنین سے کہ بعد فتح مکہ کے واقع ہوا تھا پس چپٹی اعرابی در حالیکہ مانگتی تھی آنحضرت سے ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کے اور غنیمت اوس غزوہ میں بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت دیتے ہی بہت تھی اور اکثر مؤلفۃ القلوب کو دیتے تھی اور بخشنا بکریوں کا اوس شخص کو پہلی حدیث میں گذرا اوسی جگہ تھا ت اور چپٹنا اعراب کا آنحضرت سے سوال کرنے میں اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت کو اور لے گئی طرف درخت کیکر کی پس اوچک لی کیکر نے چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمین پس ٹھہر گئی آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجھکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چارپائی یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختوں کی کہ اس جنگل میں بہت ہیں تو البتہ تقسیم کر دیتا میں انکو درمیان تمہارے پھر نہ پاتے تم مجھکو بخیل کہ نہ دوں میں اوسکو اور نہ جھوٹا وعدہ کرنے میں اور نہ بہونچا نامرد بزدل ایراد و ترتیب ف ح کہ دینے میں فقر و تنگدستی سے ڈروں اور کہا طیبی نے یعنی جب آزماؤ گے تم مجھکو وقائع میں تو پاؤ گے تم مجھکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کی اور یہ جو آگی انکی کرتا ہے یہ تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کی اور کچھ ہے کہ نہیں پہچانتا ہے تاکہ اعتماد کیا جاوے اور یہ نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتہم فیہا الماء فما یؤتی باناء الا غمس یدہ فیہا فربما جاؤہ بالغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیہا رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے صبح کی لاتے خادم یعنی غلام اور لونڈیاں مدینہ کی برتن اپنے کہ ہوتا اونمیں پانی یعنی پس چاہتے حضرت کی دست مبارک کی برکت سے عافیت اور شفا بیماروں کی پس نہیں لائی کوئی باسن مگر ڈالتے تھے حضرت ہاتھ مبارک اپنا اوس میں یعنی انکی خوشی خاطر کے لیے اوسکو تبرک کرتے تھے شفا اور برکت حاصل ہو انکے لیے پس اکثر آتے حضرت کی پاس صبح سردی کی پس ڈالتے حضرت ہاتھ اپنا دست مبارک اون باسنوں میں ف ح اس میں کمال شفقت و مہربانی ہے امت پر اور اشارہ ہے اسپر کہ واسطے نفع خلق کی ضرر اپنی پر اوٹھانا چاہیے

نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال کانت امۃ من اماء اہل المدینۃ لتاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنطلق بہ حیث
شاءت رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت صلعم کا پس
لیجاتی حضرت صلعم کو جہاں چاہتی **ف** ع یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی جاتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمیں نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی
امت پر تھی کہ کمترین لوگوں پر ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وعنہ** ان امرأۃ کانت فی عقلہا شیء فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک
حاجۃ فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معہا فی بعض الطرق حتی فرغت من
حاجتہا رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق ایک عورت کہ تہا اوسکی عقل میں کچھ خلل و نقصان پس کہا اوسنے ای رسول خدا کی مجکو تم
ایک کام ہے یعنی پوشیدہ لوگوں سے پس فرمایا ای ماں فلانی کی دیکھ جونسا کوچہ چاہی تو یعنی جنسمیہ یا گلی ہو اوسمیں کہ مین جو تیری ساتھ بیٹھوں یا
کھڑا ہوں یہانتک کہ سرانجام کروں مین تیری ایسی کام تیرا پس تنہا ہوئی حضرت ساتھ اوسکی بعضی راہوں میں یعنی اور ٹہری رہی اوسکی ساتھ اور سنا
کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے **ف** یعنی جو عرض کیا اوس نے کچھ عرض کرنا تہا اور اس سے معلوم ہوا
کہ خلوت کرنی ساتھ عورت کی کوچوں میں نہیں ہے مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتھ گھر میں اور شاید کہ بعضی اصحاب بھی کہڑی ہو نگی بعید اوس سے بہ سبب
حسن ادب کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا لعانا ولا سبابا
کان یقول عند المعتبۃ مالہ ترب جبینہ رواہ البخاری اور روایت ہے اوسی انس سے کہ نہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور لعنت کرنیوالے
کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہے گالی دینیوالے **ف** فحش بدی گذرنا حد سے کلام میں اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہے الفاظ جماع میں اور اوسمیں کہ متعلق ہیں
اوسکی یہی کہ اہل فساد اور بے حیا اوسکو اوسمیں عبارت صریحہ فاحشہ سے کہ اہل صلاح اور حیا مند اوس سے اعراض کرتے ہیں اور کنایہ اور اشارہ پر اکتفا
کرتے ہیں بلکہ بول اور نجاست کو بھی بغیر قضای حاجت وغیرہ کرکے ہیں اور فحش یعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کی بھی آتا ہے اور لعن خدا کی
جانب سے ہانکنا اور دور کرنا درگاہ رحمت سے اور بندوں کی جانب سے بد کہنا اور دعا کرنی ساتھ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہیں
سخت گناہوں میں سے ہے اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہوجاتی ہے اور اتفاق رکھتی ہیں علما اوپر حرام ہونی لعن کی شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ
یقینا معلوم ہو کہ دنیا سے کافر گیا ہے جیسے ابوجہل وغیرہ اور حرام نہیں ہے اوپر موصوف کی ساتھ صفت عام کی جیسے کہ کہیں لعنت خدا کی کافروں پر اور
ظالموں اور سود خوروں اور مانند انکی کی پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور ہونا رحمت حق سے اور جنت کی طرف ہونا
اور موجب خلود دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتھ کافروں کی ہے اور دوسری ہانکنا اور دور ہونا قرب اور رحمت خاص سے اور درجہ سابقین سے اور یہ شامل ہے
بعضی گنہگاروں اور بدکاروں کو اور اس تقریر سے حل ہوجاتی ہیں بہت سی اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتے تہے حضرت وقت غصہ کرنی کی
کسی پر کیا ہوا ہے اوسکو اور کیا کرتا ہے وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی **ف** ع یہ کنایہ ہے خواری اور ذلت سے یعنی نہایت جو وقت غصہ
اور ناراضامندی کی کہتے تہے یہ کلمہ تہا سو بہی اعراض کرکی اور اس سے کہتے تہے نہ خطاب کرکی اوسکی طرف اور بعضی کل یعنی میں ہی خاک آلودہ ہووے
اور سکی اور یہ کلمہ بہی ہو عربیوں میں ایسی کہ احتمال ہے کہ بد دعا ہو یا اوسیپر یا دعا اوسکی لیے یعنی سجدہ اللہ جلکی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے
وعن ابی ہریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیے کافروں پر یعنی تا سب ہلاک ہوں اور تو ہے فرمایا میں کہ نہیں بہیجا گیا ہوں لعنت کرنیوالا
اور سوا نہیں بہیجا گیا ہوں مگر واسطی رحمت کی **ف** ع یعنی جہان پر کیا مومنوں پر کیا کافروں پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے وما ارسلناک الا

رحمت للعالمین ہوں مومنوں کی لیے رحمت ہوا آنا میرا اور کافرون کی لیے یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا ان سے اوٹھہ گیا حضرت کی وجود
کی برکت سے جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنی عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سے قیامت تک اوٹھہ گیا بخلاف اگلی
امتون کی کہ پیغمبرون کی بددعا سے ہلاک ہوگئی اور جبر نہیں بھیجا گیا ہون تاکہ ترغیب کرون لوگون کو طرف اللہ
اور اوسکی رحمت کی اور بھیجا نہین بھیجا گیا ہون کہ دور کرون اونکو اوس سے پس لعنت کرنی شایان نہین میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین ترجمہ
نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا فاذا رأی شیئا
یکرہہ عرفناہ فی وجہہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا تھی آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورت سی کہ اپنی پردی مین ہوتی ف یعنی
کنواری جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بہ نسبت اوسکی کہ جو باہر نکلنی والی ہو پردہ سی ت پس جب دیکھتی آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتی
اوسکو یعنی بہت طبع سی یا شریعت کی رو سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی ف یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفعیہ کرتی اوسکا
پس حضرت نہ منکر ہوتی تھی بخود واسطہ کراہت مین سوای حرمت کی کہ تا دور ہو نام نہی اوسکی یہ مین کہ حضرت بسبب حیا کی منہ سی نہ کہتی تھی اوس چیز کو کہ مکروہ
رکھتی بلکہ متغیر ہوتا تھا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی اونکی اور یہ مین بزرگیات ہی حیا کی اور حیا پر محبت دلالی گئی ہی جبتک نہ پہونچی نوبت سستی
وجور کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشۃ قالت ما رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتی اری
منہ لہواتہ وانما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ نہین دیکھا مین نی حضرت کو کبھی بہت ہنستی ہوئی کہ تمام
منہ کھل جاوی یہانتک کہ دیکھون مین اوس سی کوا اونکا یعنی بہت منہ پہاڑ کر ہنستی تھی کہ تالو دکھائی دی اور تھی آنحضرت مسکراتی یعنی اکثر اور کبھی
ہنستی بھی تھی لیکن لب پہانتک جیسی کہ بیچ باب ضحک رسول خدا کی آیا ہی ت نقل کی یہ بخاری نے وعنہا قالت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی
عائشہ رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی پی درپی اور متصل کرتی کلام جیسا کہ متصل پی درپی بولنی والی مانند پی درپی کلام کرتی تمہاری کی ف یعنی
اکثر عادت ہی تم مین کہ نہایت جلدی ہوتی ہین الفاظ ملکر کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تھا جیسا بیان کیا عائشہ رضی نی ت کرتی حضرت کلام
کرتی جاوا اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تھا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن
الاسود قال سألت عائشۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مہنۃ اہلہ تعنی
خدمۃ اہلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی اسود سی ف اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہونی
پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکھا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسی حج اور عمرہ ادا کیے اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکھتی رہی اور ہر دو شب مین
قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور صاحب حدیث روایت کرنیوالی ہین ت کہا اسود نی کہ پوچھا مین نی عائشہ رضی سی کہ کیا کرتی تھی حضرت اپنی گھر مین
کہا عائشہ رضی نی تھی شان کہ ہوتی تھی آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ اپنی کی ف لفظ مہنۃ زبر میم اور زیر اوسکی کی اور جزم ہا کی اور تحریک اوسکی کی اور
زبر کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نی ت کہ مراد رکھتی تھین عائشہ مہنۃ اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی ف یعنی مانند دودھ دوہنی بکری کی اور
کام ٹھیک ہونی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خدمت گھر کی اور گھر والون کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی ت
پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیے یعنی اور چھوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکھتی کسی گھر والی سی نقل کی یہ بخاری نی وعن
عائشۃ قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرہما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان

اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اَنْ يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا کہ نہیں اختیار دیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کامونکی کبھی مگر اختیار کرتی اوسکو جو آسان تر ہوتا
جب تک کہ نہو تا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور تر سب لوگونکی اوس کام سی **ف** ش ح اس حدیث مین کلام
کیا ہی علمانی کہ تخییر عام ہی کہ پروردگار تعالیٰ کی طرف سی ہو یا خلق کی طرف سی ولیکن بر تقدیر تخییر کی اللہ تعالیٰ کی طرف سی گناہ ہونا مشکل ہی مگر یہ کہ مراد
مقتضی گناہ کو ہو جیسی کہ مثلا اختیار دین درمیان فتح ہونی خزانون زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونی مین احتمال فارغ ہونیکا واسطی عبادت کی ہی اور درمیانہ
کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سی اثر سببی ہی اور مراد اوس سی گناہ نہیں ہی بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار مین کہا کہ اگر مراد ہو تخییر
کافرون اور منافقون کی سی تو ہونا گناہ ایک کا دو امرون مین سی ظاہر ہی اور اگر مسلمانون کی جانب سی ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو جیسی کہ تخییر
درمیان مجاہدہ اور قتصاد کی یعنی کہ مجاہدہ کہ پہونچی ہلاک کو جائز نہیں ہی اور سامر لوتخییر خدا کی جانب سی ہو درمیان دو چیز کی کہ اونمین دو عقوبت ہیں یا ایک تخفیف
ہی یا مراد درمیان اونکی اور درمیان کفار کی یعنی کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا مین درمیان مجاہدہ کی عبادت مین یا اقتصاد مین تخفیف ہے اور نہین
بدلا لیا حضرت نی واسطی حظ نفس اپنی کی کسی چیز مین یعنی جو کہ متعلق ہو اوپکی نفس کی کبھی مگر یہ کہ کیجا وی وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نی کرنا اوسکا پس سزا دیتی تھی واسطی
اللہ کی یعنی نہ کسی اور عوض کی لیی بسبب اوس حرمت کی **ف** ش ح کہا شیخ ابن حجر نی کہ مراد یہ ہی کہ بدلہ نہین لیتی تھی آنحضرت واسطی حاجت نفس اپنی کی یہ اشکال
نہین آتیگا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتی تھی اون لوگون کی قتل کرنیکا کہ ایذا دیتی تھی اونکو یعنی کہ وہ ارتکاب کی حرام کی ہوئی چیزون کا بھی کیا کرتی تھی نقل کی
بخاری اور مسلم نی **وَعَنْهَا** قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهٖ وَلَا امْرَأَةً وَّلَا خَادِمًا اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَمَا نِيْلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهٖ اِلَّا اَنْ يُّنْتَهَكَ شَيْءٌ مِّنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اونہی عائشہ سی کہ نہین مارا آنحضرت نی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یعنی آنحضرت نی بعض اوقات اپنی سواری کی جانور کو مارا ہی ساتھ ہاتھ اپنی کی نہ عورت کو اور
نہ خادم کو **ف** ش ح خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونون پر آتا ہی اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطی اہتمام شان انکی کی اور واسطی بہت واقع ہونی
ضرب ان دونون کی اور واسطی احتیاج مارنی انکی کی اگرچہ جائز ہی کیا ان کا بشرط لیکن اولی ترک ہی ہی کہا علماء نی بخلاف اولاد کی کہ اوسکی تادیب بہی اولی ہی
اور سبب اوسکا یہ ہی کہ اولاد کو جو مارتی ہین تو اوسکی بھلائی ہی کی لیی مارتی ہین پس اولی ہوا اون عفو بخلاف مارنی ان دونون کی کہ وہ حظ نفس کی لیی
ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اون دونون سی واسطی محافظت خواہش نفس کی اور دور کرنی غصہ کی **ف** مگر یہ کہ جہاد کرتی تھی راہ خدا مین **ف** ش ح جس جگہ
آنحضرت نی قتل کیا ابی بن خلف کو احد مین پھر نہین ہی مراد اس سی جہاد ہی کہ ساتھ کفار کی فقط بلکہ داخل ہین اسمین حدود اور قصاص چنانچہ ظاہر کلام سی ہی **ف** اور نہ
پائی گئی حضرت سی کوئی چیز کبھی یعنی نہیں ہوئی آنحضرت کو کسی کی طرف سی وہ چیز کہ ضرر کری اونکو پس بدلا لیتی صاحب اوس چیز سی مگر یہ کہ کیجاتی کوئی چیز
حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلہ لیتی واسطی خدا کی نقل کی یہ مسلم نی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ خَدَمْتُهٗ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا لَامَنِيْ عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ اَتٰى فِيْهِ عَلٰى يَدَيَّ فَاِنْ لَامَنِيْ لَائِمٌ
مِّنْ اَهْلِهٖ قَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ قُضِيَ شَيْءٌ كَانَ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ روایت ہی انس سی کہ خدمت مین رہا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ مین آٹھ برس کا تھا خدمت کی مین نی آنحضرت کی دس برس کی مدت تک اقامت آنحضرت کی تھی مدینہ مین پس ملامت کی
مجکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوئی میری ہاتھ سی پس اگر ملامت کرتا مجکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گھر والون مین سی تو فرماتی آنحضرت کہ چھوڑو اوسکو اسواسطی
کہ نہیں کہ شان یہ ہی کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی **ف** ش ح یعنی تلف ہونا ہر چیز کا قضا و قدر الٰہی کی سبب ہی اگرچہ اوسکی ہاتھ سی ہوا ہو

اور اپنی جوتیوں کو گانٹھتی تھی اور کپڑا سیتی تھی اگر ٹوٹ جاوین تو مرمت کرتی ہر چیز کی اپنی اصل اور مرمت لیتا ہی ت یہ لفظ مذکور مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتھ تھوڑی سی تغییر و تبدیل کی الفاظ مین **وعن** عائشة قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحشا ولا متفحشا ولا سخابا في الاسواق ولا يجزي بالسيئة السيئة ولكن يعفو ويصفح رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ نہ تھی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بتکلف و قصد یعنی فحش حضرت سی سرزد ہی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تھی چلانی والی بازاروں مین جیسی عادت عوام کی ہی اور نہ بدلا لیتی ساتھ برائی کی برائی کا لیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر برائی کرنیوالی سی بموجب فرمانی اللہ تعالیٰ کی فاعف عنهم واصفح ان الله يحب المحسنين **وعن** انس يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يعود المريض ويتبع الجنازة ويجيب دعوة المملوك ويركب الحمار ولقد رأيته يوم خيبر على حمار خطامه ليف رواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی انس سی کہ وہ خبر دیتی تھی آنحضرت کی صفات و اخلاق سی کہ وہ تھی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتھ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کی یعنی غلاموں کی چہ جائی آزادوں کی اور سوار ہوتی خر پر ف ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف عادت بادشاہوں اور متکبروں کی ت البتہ تحقیق دیکھا مین نی آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پر کہ باگ اوسکی پوست خرما کی تھی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تھا اور پھر یہ بی تکلفی اور کسر نفسی تھی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وعن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخصف نعله ويخيط ثوبه ويعمل في بيته كما يعمل احدكم في بيته وقالت كان بشرا من البشر يفلي ثوبه ويحلب شاته ويخدم نفسه رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹھ لیتی پاپوش اپنی اور سی لیتی کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گھر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گھر مین اور کہا عائشہ رض نی کہ تھی آنحضرت ایک آدمی آدمیوں مین سی جوئین دیکھتی تھی اپنی کپڑی مین ف ع ح اپنی کپڑی مین دیکھتی تھی کہ شاید کوئی جوں ہو سو نہیں ثابت ہی یہ روایت کہ جوں آنحضرت کو ایذا دیتی تھی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جوں آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہیں پڑتی تھی اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ مکھی آنحضرت پر نہیں بیٹھتی تھی اور بیٹھنا اوسکی نی حضرت کو ایذا نہیں دی ت اور دوہتی تھی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی ف ع یعنی اپنا کام اپنی ہاتھ سی کر لیتی آپ کہا طیبی نی کہ کہنا عائشہ رض کا کہ حضرت ایک آدمی تھی یہ تمہید ہی واسطی اوسکی کہ بعد اوسکی کہتی ہین اور ایسی کہ جب اونہوں نی دیکھا اعتقاد کفار کا کہ نبی کی منصب کے لائق نہیں ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام الناس گویا آنحضرت کو بادشاہوں کی مانند ٹھہرایا تھا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیہ سی از راہ تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالیٰ نی کہنا کفار کا مال هذا الرسول ياكل الطعام ويمشي في الاسواق پس کہا حضرت عائشہ رض نی اونکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تھی مخلوقات خدا تعالیٰ سی اور ایک شخص تھی اولاد آدم سی کہ شرف دیا تھا اللہ تعالیٰ نی اونکو بسبب نبوت اور رسالت کی اور گذران کرتی تھی حضرت ساتھ خلق کی بہ تبعیت اور ساتھ حق کی بصدق یعنی کرتی تھی جو کچھ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تھی اونکی اونکی کاموں مین از راہ تواضع کی پر اوسی زمانی لوگوں کی طرف تواضع کی اور منع کرتی تھی ساتھ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی قل انما انا بشر مثلكم يوحى الي ت نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** خارجة بن زيد بن ثابت قال دخل نفر على زيد بن ثابت فقالوا له حدثنا احاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت جاره فكان اذا نزل عليه الوحي بعث الي فكتبته له فكان اذا ذكرنا الدنيا ذكرها معنا واذا ذكرنا الآخرة ذكرها معنا واذا ذكرنا الطعام ذكره معنا فكل هذا احدثكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی کہا کہ آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اوسکا ہی پس کہا اونہوں نی زید کو کہ روایت کرو ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع مراد

یہ تھی کہ ایسی حدیثیں بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں آنحضرت کی حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کی ت کہا زید بن ثابت نے تھا میں ہمسایہ حضرت کا پس تھی حضرت
جب اترتی اون پر وحی تو بھیجتی کسی کو طرف میری کہ بلا دے مجھکو پس آتا میں آپکے پاس پس لکھتا میں وحی حضرت کی حکم سے ف ع اس میں اشارہ ہے بسبب کہ مجھکو صاحب
قرب تھا حضرت سے ظاہر و باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہے حضرت کا نسبت اوروں کی ت پس تھی عادت شریف آنحضرت کی کہ جب کرتے ہم دنیا کا یعنی ذکر
اوسکی یا تعریف اوسکی بسبب ہونی اوسکی کی مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتے آنحضرت دنیا کا ساتھ ہمارے اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اوسکا حضرت ساتھ ہمارے اور
جس وقت ذکر کرتے ہم طعام کا ذکر کرتے آنحضرت ساتھ ہمارے ف ش ع مراد یہ بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب الفت کی انہیں
چیزوں کی کہ متعلق عادات و احوال لوگوں کی سے ہیں لیکن ایسی چیزیں کہ مکروہ و مذموم نہیں ہیں اور جو کہ مکروہ و مذموم ہوں جانتا کہ ذکر کریں حضرت انکو اور ذکر کیا
مجلس شریف اونکی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہیں ہے جو روایت کی گئی ہے کہ تھے صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ یعنی مجلس علم حلم کی ذکر دنیا وغیرہ میں
کبھی فائدہ کلیہ یا حکمیہ اور یہ بھی ہوتی ہیں اور بر تقدیر خالی ہونی ذکر کی فائدہ دینی مذکور ہی بیان جواز کی لیے تھا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے مباحات میں بھی کلام کرتے تھے
تا معلوم کریں جواز اوسکا اور ایسا بیان واجب تھا آنحضرت پر ت پس یہ سب احوال حکایات بیان کرتا ہوں میں ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ترمذی نے ت ع
مقصود اس جملہ سے تاکید صحت حدیث کی ہو یا ظاہر کرنا اہتمام اوسکی کا ہے **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صافح الرجل لم
ینزع یدہ من یدہ حتی یکون ہو الذی ینزع یدہ ولا یصرف وجہہ عن وجہہ حتی یکون ہو الذی یصرف وجہہ عن وجہہ ولم یر مقدما رکبتیہ
بین یدی جلیس لہ رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مصافحہ کرتے کسی مرد سے نہیں کھینچتے تھے ہاتھ اپنا ہاتھ سے
اوسکے یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا ہاتھ اپنا آنحضرت کے ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ میں سے نہیں کھینچتے جب تک وہ نہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتی ہے آنحضرت
کی کمال حلم اور تواضع پر اور نہ پھیرتے آنحضرت روی مبارک اپنا اوس شخص کی منہ سے یہانتک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرت کے منہ سے اور نہیں دیکھے گئے آنحضرت آگے
بڑھانے والے اپنی زانو دونو آگے ہمنشین اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنی مجلس میں برابر صف کی بیٹھتے تو آگے بڑھاکر نہ بیٹھتے جیسے کہ متکبر جبار کرتے ہیں اور بعضوں
نے کہا مراد یہ ہے کہ بیٹھنے میں زانو اوٹھاتے نہیں بقصد تعظیم مجلس اونکی اور سبب یہ تھا ادب اور تعلیم اصحاب کی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ نہیں دراز کرتے پاؤں
اور اونکا آگے بڑھانا عبارت ہے اوسکی دراز کرنی سے اہل مجلس میں یعنی اونکے سامنے پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے یہ بہ سبب ادب کی اور ان سب باتوں میں تعلیم ہے امت کو اسکو
بھائی مسلمان کی خاطر داری اور تعظیم و تکریم کیا کریں **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یدخر شیئا لغد رواہ الترمذی
اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کی لیے **ف** ع یعنی بطریق توکل کے کل کی لیے اللہ پر اعتماد کرکے اور کچھ خزانوں پر اور یہ
خاص بہ نسبت ذات شریف کی تھا کہ آپ اپنے لیے کچھ نہ رکھتے تھے ورنہ ثابت ہوا ہے کہ اہل عیال کی لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب ضعف حال انکے تحمل اور
قلت صبر اونکی کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طویل الصمت رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دراز سکوت **ش** ع یعنی نہ کلام کرتے مگر بحاجت اور بغیر ضرورت کی روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے کہ فرمایا
آنحضرت نے من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نے یعنی کاش اخرس ہوتا الا عن ذکر اللہ **ت** روایت کی یہ بغوی نے
شرح السنہ میں **وعن** جابر قال کان فی کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل او ترسیل رواہ ابو داود اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تھی بیچ قرات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیل یعنی وضع اور جدا جدا حروف کرکے پڑھتے تھے اور تھی آنحضرت کی کلام میں ترسیل یعنی بات ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے **ت** نقل کی ابو داود نے
وعن عائشۃ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسرد سردکم ہذا ولکنہ کان یتکلم بکلام بینہ فصل یحفظہ من جلس الیہ رواہ الترمذی
اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ نہیں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کرتے پے در پے مانند پے در پے بات کرنی تمہاری کی کہ عادت تمہاری ہے بلکہ تھے آنحضرت کلام

ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتی تھی ایک دوسری سی یعنی ایک ایک لفظ اوسکو جو کوئی گنتا چاہتا تو گن لیتا آنحضرت کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن الحارث
بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہی عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ
نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مسکرانے میں آنحضرت سی یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تھا نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن
سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داؤد روایت ہی عبد اللہ بن
سلام سی کہا کہ تھی آنحضرت کہ جس وقت بیٹھتی بات کرنیکو بہت کرتی اوٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کی یعنی اکثر تھی آنحضرت دیکھتی آسمان کی طرف حالت کلام
کرنی میں بانتظار وحی یا آمدنی جبرئیل کی اور وحی کی نقل کی یہ ابو داود نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عمرو بن سعید عن انس قال
ما رأیت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراہیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ
فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراہیم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراہیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم
روایت ہی عمرو بن سعید سی کہ روایت کی انس سی کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل عیال پر حضرت صلعم سی تھی ابراہیم بیٹی آنحضرت
کی دایہ قبیلہ سی پیدا ہوئی تھی دودہ پینی والی بیچ بلندیوں مدینہ کی یعنی اون گانووں میں کہ جانب بلند مدینی کی تھی کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ بھی اور بیچ
تہیں دایہ اونکی وہاں رہتی تھی پس تھی حضرت کہ جاتی وہاں یعنی عوالی کیطرف اور خبر لیتی بیٹی اپنی کی اس حال میں کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتی تھی پس داخل
ہوتی آنحضرت گھر میں یعنی دودہ پلانی والی کی اور حالانکہ وہ مکان گھوٹا ہوا ہوتا یعنی گھر دہوئیں دہار میں جاتی بسبب شفقت و مہربانی بیٹی کی تھا وہ
ابراہیم کا لوہار **ف** ع لفظ ظئر آیا ہی بہ کسرہ زیر سی اور ہمزہ کی جزم سی یعنی دایہ کی کہ اوس عورت کو بھی کہتی ہیں کہ دودہ پلاتی ہو کسی کی بچہ کو اور اوسکی
خاوند کو بھی کہتی ہیں کہ جسکو لگا بھی کہتی ہیں اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تھا اور اوسکی خاوند کا نام ابو سیف **ت** پس لیتی آنحضرت ابراہیم کو اور
بوسہ لیتی اوسکا پھر پھر آتی اپنی گھر کو کہا عمرو نی یعنی انس سی نقل کرکی پس جس وقت کہ وفات کیی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور
تحقیق وہ مرا ہی بیچ پستان کی یعنی مدت شیر خوارگی میں اور بلا شبہ اوسکی لیی دو دایہ ہیں کہ وہ دودہ پلاتی ہیں اوسکو اور پورا کرتی ہیں مدت دودہ پلانی
اوسکی کی بہشت میں **ف** ع یعنی وہ بعد مرنی کی بہشت میں داخل ہوئی مرتی ہی اور دودہ پلایا جاتا ہی اوسکو کہ مدت شیر خوارگی کا کہ دو برس ہیں دودہ
پلایا جاویگا یہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹی ہونی اونکی کی اور وہ سولہ مہینہ کی تھی جب مری تھی یا اٹھارہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اوسکو دو
عورتوں نی بقیہ دو برس تک **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** علی ان یہودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی
تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء الآخرۃ
والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہددونہ ویتوعدونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا
یا رسول اللہ یہودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاہدا وغیرہ فلما ترجل النہار قال الیہودی
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک
فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزی
بالفحش ولا قول الخنا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال رواہ

الْبَیْہَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ روایت ہی علی رضی سی کہا تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا تہا کئی ہی اوپر رسول خدا کی کئی دینار
یہودی کی لیی آنحضرتؐ پر تہی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوس نی آنحضرتؐ سی دین کا پس فرمایا آنحضرتؐ نی اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میری
وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میری پاس کچہ کہ دیون تجکو بدل دینارون کی اوس یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونیکا تم سی ای محمدؐ کہ تم دو
مجکو دین میرا پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجسی اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک نہ دون مین قرض تیرا بیٹہ جاتا ہون مین ساتہ تیری
اور نہین جانیکا ساتہی تیری پاس سی پس بیٹہی آنحضرتؐ ساتہ اوسکی پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی ف ح ع اس سی معلوم ہوا
کہ تمام شب آنحضرتؐ اوسکی ساتہ بیٹہی ہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہی رہی یا کسی کی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی ت اور تہی اصحاب رسول خدا صلعم
ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارنی سی مثلاً اور ڈراوا دیتی اوسکو یعنی نکال دینی کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرتؐ نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتہ یہودی
کی یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو خفگی کی نظر سی کیا اونکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی کیا
روکی آپ کو اور مانع ہو نکلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میری نی اس سی کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والی پر اور
غیر اوسکی پر ف ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم بعد تخصیص کی ہی پس بغیر دین ادا کیی جاوس سی جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہد کی یہ ہی کہ یہ مقام
مقتضی اسی کا تہا یا اسلیی کہ انکا مصاہ اوسکا قوی ہی روز قیامت کی اسلیی کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتہ لینی نیکیون مسلمان کی اوسکی لیی یا کہتی
برائی کی اوسکی لیی مسلمان جیسی کہ حقوق دوا سا مین ہی اور شاید کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرتؐ کی دین ادا کرنی پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا
انکی ادا کرنی سی بسبب بغض دین کی اور یہ ظاہر تر ہی ت پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی
دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی یہ اعلی شکرانہ دولت اسلام کی اور تلاسبب اس امر کی خبردار ہو اور جان لو
کہ نہین کیا مین نی ساتہ تمہاری جو کچہ کہ کیا مین نی یعنی سختی اور درشتی قول و فعل مین مگر تا کہ دیکہون طرف صفت تمہاری یعنی طرف موافق ہونی صفت
تمہاری کی ساتہ اوس صفت تمہاری کہ توریت مین ہی یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہ ہی کہ محمدؐ بیٹا عبد اللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین ہی اور جگہ
ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی سلطنت اونکی شام مین ہی یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہی بد زبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور
نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہ تم رسول خدا کی ہو اور یہ مال میرا
یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہ کیطرف پس حکم کرو اپنی ساتہ اوس چیز کی کہ دکہاوی تمکو خدا تعالی ف ت ع یعنی جو مصرف لائق کا
دیکہو اور اوس پر رای تمہاری قرار پکڑی وہان صرف کرو ظاہر یہ ہی کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا
دل مین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوسے او غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کر نیگا ت اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور ابتدا
اسکی حال تمال ہی اور اسکا اچہا ہوا نقل کی بیہقی نی دلائل النبوت مین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ
الذِّکْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ وَیُطِیْلُ الصَّلٰوۃَ وَیُقَصِّرُ الْخُطْبَۃَ وَلَا یَاْنَفُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ فَیَقْضِیَ لَہُ الْحَاجَۃَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر ف ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتہ اوس کے
اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر سی رہتی تہی ت اور کم کرتی بیہودہ کہنا ف ع یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچہ کہ متعلق اوسکی ہی
کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سی لیکن بنسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسی لیی کہا امام غزالی نی نصیحت قلعۃ من الظلم
فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز سب اطلاق کیا او سپر لغو کا بنظر صورت اور بسبب کی قطع نظر کرنی معنی سی اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار

سنایت مختصر ہین والا حضرت کو لغو بولنی سی کیا علاقہ در صورتیکہ اللہ تعالی نی عام مومنین کی حق مین فرمایا ہی والذین ہم عن اللغو معرضون
اور یہ جو بعضون نی کہا ہی قلت بیان مینی عدم کی ہی یعنی بالکل لغو نہ بولتی تہی اسلیے کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہی بمعنی نفی مین ہی مانند قلیلا
ما یؤمنون کی پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتہ قول اونکی کی ویکثر اور دراز کرتی نماز یعنی خصوصا جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کی اور کوتاہ کرتی
ف ح اسلیے کہ ایک ایک کلمہ حضرت سی جامع مضمون بعید اور اندازہ کی صادر ہوتا تہا اور یہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا ورنہ جس جگہہ کہ مقصود بہت
نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہ ہی کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ ہوتا تہا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی
نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی
اور جگہہ مناجات رب کی پس مناسب اوسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بلانی اونکی کی طرف حق کی ہی اور اوسمین زیادہ
مظنہ ریا و سمعہ کا ہی ساتہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سی ت اور نہ عار کرتی آنحضرت چلنی کی ساتہ بیوہ کی اور مسکین کی پس کر دیتی
اون ہر ایک کا کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نی **وعن** علی ان ابا جہل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبک ولکن
نکذب بما جئت بہ فانزل اللہ تعالی فیہم فانہم لا یکذبونک ولکن الظالمین بایات اللہ یجحدون رواہ الترمذی ت
اور روایت ہی علی رضی سی کہ تحقیق ابو جہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتی تجکو اسلیے تمہارا
ہنر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہین ہم اوس چیز کو کہ لایا ہی تو اوسکو ف ح یعنی کتاب و شریعت اور سبب
جہٹلانی اوسکی کی تجکو بہی جہٹلاتی ہین اور اگر یہ نہو تو ہمکو تمسی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجہتا کہ جب وہ سچی ہون کار دنیا مین خلق سی
جہوٹ نہ بولین اور اوپر جہوٹ نہ باندہین تو کار دین مین کیونکر جہوٹ بولین گی اور خدا پر کیونکر جہوٹ باندہین گی اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث
اسپر کہ علت تہی کہ انکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس اتاری اللہ تعالی نی ابو جہل وغیرہ کافرون کی حق مین یہ آیت پس تحقیق وہ نہین
جہٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سی تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی ف ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت
کی دو وجہ لکہی ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر تجکو جہٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتونکو جہٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی اپنی
اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین دیکہہ کہ انکی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہ کہ یہ تجکو
نہین جہٹلاتی ہین اسلیے کہ تو مشہور ہی ساتہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کی آیتون کا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہ مضمون حدیث کی
وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ لو شئت لسارت معی جبال الذہب جاءنی ملک
وان حجزتہ لتساوی الکعبۃ فقال ان ربک یقرأ علیک السلام ویقول ان شئت نبیا عبدا وان شئت نبیا ملکا فنظرت
الی جبریل فاشار الی ان ضع نفسک وفی روایۃ ابن عباس فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی جبریل کالمستشیر
لہ فاشار جبریل بیدہ ان تواضع فقلت نبیا عبدا قالت فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک لا یاکل متکئا یقول اکل کما
یاکل العبد واجلس کما یجلس العبد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای عائشہ
یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سی مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتہ چلین میری پہاڑ سونی کی آیا میری پاس ایک فرشتہ
یعنی دراز قد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کی یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تجپر سلام اور فرماتا ہی
کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی ہو صورت ساتہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نی اختیار دیا ہی پس اختیار کرو اس

دونون باتون مین سی جو چاہو پس دیکھا مین نی طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ چاہنی کی کہ کیا مشورہ دیتی ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیل نی طرف میری
کہ پست کر نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ و غنی اور یہ بھی روایت ابن عباس رض کی ہی کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
طرف جبرئیل کی مانند مشورہ چاہنی والی کی پس اشارہ کیا جبرئیل نی اپنی ہاتھ سی یعنی زمین کی طرف یہ کہ پست کر تم اپنی تئین ف ع یعنی
اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہی تواضع اور بلندی قدر کی نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہی سرکشی اور بھول
جانیکی خدا کو اور موجب ہی تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہی گر پڑنی کی اللہ کی نظر سی اور یہ باعتبار غالب احوال کی ہی اور پہلی اختیار کیا فقر کو
اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نی اللہم اجعلنا منہم واحشرنا معہم ف پس کہا مین نی کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ کہا عائشہ رض نی کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بعد اسکی کھانا نہ کھاتی تکیہ لگاکر اور فرماتی کہ کھاتا ہون مین جیسی کہ کھاتا ہی غلام اور بیٹھتا ہون مین جیسی کہ بیٹھتا ہی غلام نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین
ف یعنی دو زانو مانند ہیئت نماز کی اور یہ فضل ہی تکیہ لگانی کی ہی یا اوٹھانی ایک زانو دوسرا زانو مین سی حالت کھانی مین یا غیر اوسکی مین یا اوٹھانی دونون
زانو بطور گوٹ مارکی بیٹھنی کی اور یہ اکثر نشست آنحضرت کی تھی

بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْیِ

یہ باب ہی بیچ بیان بعث آنحضرت کی
اور ابتدای وحی کی ف ع بعث یعنی بھیجنا وزن بعث کی اور بعث اوٹھانا اور بھیجنا اور مراد اوٹھانا اور بھیجنا آنحضرت کا ہی رسول کر کی طرف تمام خلق کی اور لفظ بدء
بوزن بعد جزم دال کی اور ہمزہ سی بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتھ پیش با اور دال کی اور واو مشدد سی بمعنی ظہور کی دونون روایت مین اور مآل دونون
لفظون کا ایک ہی اور اول ظاہر تر ہی یعنی اور روایت مین اور لفظ وحی اصل مین بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور اوس چیز کی
کہ القا کیا جاوی غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار مین کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہی پوشیدگی مین جلدی سی اور وہ بیچ حق آنحضرت اور انبیا صلوات اللہ
علیہم والسلام کی کئی قسمون پر ہی بعضونکو ساتھ سننی کلام اللہ تعالی کی جیسی کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہی اوسپر قرآن شریف اور جیسی کہ پیغمبر
ہماری کو شب معراج مین دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتی کی اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہی جیسی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی
نفث فی روعی پھونکا روح القدس نی یعنی ڈالا گیا میری دل مین یہ مضمون اور کہتی ہین کہ وحی داود علیہ السلام کی اکثر اوسی قبیل کی تھی اور وحی کی نسبت جو
غیر انبیا کی طرف واقع ہوئی ہی بمعنی الہام کی ہی جیسی کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنی موسی کی مان کیطرف اور وحی بمعنی امر کی بھی آئی
ہی جیسی کہ واذ اوحیت الی الحواریین یعنی امر کیا مین نی طرف حواریون کی اور بمعنی پیدا کرنی علم طبعی کی بھی ہی جیسی کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیری
پروردگار نی شہد کی مکھیون کی طبیعت مین یون رکھا واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَمَکَثَ بِمَکَّۃَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یُوْحٰی اِلَیْہِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْہِجْرَۃِ فَہَاجَرَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَمَاتَ وَہُوَ ابْنُ
ثَلٰثٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا رسول کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونی چالیس برس کی عمر کے
پس ٹھہری مکہ مین تیرہ برس اس حال مین کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف اونکی اس مدت مین پھر حکم کیے گئی ساتھ ہجرت کی پس ہجرت کی اور اقامت کی
مدینہ مین دس برس اور وفات پائی آنحضرت نی اس حال مین کہ وہ ترسٹھ برس کی تھی ف ع اور یہی صحیح ہی اور بعضون نی کہا پینسٹھ برس کی تھی
جیسی کہ آگی آتی ہی روایت ابن عباس کی اور بعضون نی کہا ساٹھ برس کی تھی جیسی کہ انس سی روایت آئی ہی ابن عباس نی دونون برس وقت
اور وفات کی ملا کر ترسٹھ برس کہی اور انس نی کسر کو حذف کر کی ساٹھ برس کہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْہُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ خَمْسَ عَشْرَۃَ سَنَۃً یَسْمَعُ الصَّوْتَ وَیَرَی الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِیْنَ وَلَا یَرٰی شَیْئًا وَّثَمَانَ سِنِیْنَ یُوْحٰی اِلَیْہِ وَاَقَامَ بِالْمَدِیْنَۃِ
عَشْرًا وَتُوُفِّیَ وَہُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّیْنَ سَنَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس رض سی کہ کہا ٹھہری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین

یعنی جب تھی ہونگی پندرہ برس یعنی سن دو برسوں ولادت اور نبوت کی سنتی تھی آواز یعنی جبرئیل کی کہ دائین بائین سی آتی تھی یا محمد اور دیکھتی تھی
روشنی سی اندھیری راتون مین سات برس یعنی اون پندرہ برسون مین سی اور نہین دیکھتی تھی کچھ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی آثار
نبوت کی ابتدائیون مین سی سات برس تک اور نہین دیکھتی تھی سوای روشنی کی فرشتہ اور آٹھ برس مین ان پندرہ برس مین سی وحی بھیجی جاتی تھی
طرف آنحضرت کی ف ع یعنی مکہ مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنتا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کی تھا پس مدت اقامت مکہ کی
کہ پندرہ برس تھی اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال پہلی ظہور نبوت کی تھا اور حکمت اسمین حاصل کرنا نسبت اور الفت کا
عالم ملکوت سی تھا ظہور اوسکا کیا کیا ایک سبب منہدم ہونی بنای بشریت کا نبوت اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اس حال مین کہ وہ
پینسٹھ برس کے تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال توفاہ اللہ علی راس ستین سنۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے
کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالی نی اور یہ تمام ہونی ساٹھ برس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعنہ قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وھو ابن ثلث وستین وابوبکر وھو ابن ثلث وستین وعمر وھو ابن ثلث وستین رواہ مسلم قال محمد بن اسمعیل البخاری
ثلث وستین اکثر اور روایت ہی اوسی انس سی کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس حال مین کہ وہ ترسٹھ برس کے تھی اور وفات
پائی حضرت ابوبکر رضی نی بھی اس حال مین کہ وہ ترسٹھ برس کی تھی یعنی بلا خلاف اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور کچھ بعد حضرت کے
تو مرے اونہی بھی چھوٹی تھی اونسی اور وفات پائی حضرت عمر رضی نی اور وہ بھی ترسٹھ برس کی تھی ف ع اور بعضون نی کہا اونسٹھ برس کے تھی اور بعضون نے کہ
اور بھی اقوال اونکی عمر مین نقل کیے ہین کہا مولف نی کہ زخمی کیا اونکو ابو لؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کی نی مدینہ مین بدھ کی دن چھبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی سن
تیئیس مین اور دفن کیے گئی اتوار کی دن شروع مہینی محرم کی سن چوبیس مین اور عمر اونکی ترسٹھ برس کی تھی اور بہت صحیح قول اونکی عمر مین یہی ہی اور رہی
خلافت اونکی ساڑھی دس برس اور حضرت عثمان دفن کیے گئی ہفتہ کی رات مین بیچ بقیع کی اور عمر اونکی بیاسی برس کی تھی اور بعضون نی کہا اٹھاسی
برس کی اور بعضون نی اور اور قول بھی اونکی عمر مین نقل کیے ہین اور رہی خلافت اونکی بارہ برس اور حضرت علی رض خلیفہ ہوئی جس دن کہ قتل کیے گئی
حضرت عثمان رض اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارہوین ذی الحجہ کی سن پینتیس مین اور مارا اونکو عبدالرحمن ابن ملجم مرادی نی کوفہ مین جمعہ کی صبح کو سترہوین
تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گذرنی کی اوسکی مارنی سی اور دفن کیے گئی نجف مین اور عمر اونکی ترسٹھ برس کی تھی
اور اور بھی قول منقول ہین اونکی عمر مین اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینی کچھ دن اور یہ حدیث نقل کی یہ مسلم نی کہا محمد بن اسمعیل بخاری نی
کہ روایت ترسٹھ برس کی حضرت کی عمر مین اکثر ہی ف ع یعنی بہ نسبت اور روایتون کی اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تھی
یا تیرہ یا پندرہ روایتین تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدائش حضرت کی سال فیل مین تھی بموجب روایت صحیح مشہور کی اور قاضی
عیاض نی دعوی اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علما نی اسپر کہ پیدا ہوئی آنحضرت پیر کی دن ربیع الاول مین اور تاریخ مین اختلاف کیا ہی
کہ بارھوین تاریخ تھی یا اٹھارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کی دن ربیع الاول کی بارہوین کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ

وعن عائشۃ قالت اول ما بدئ بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرؤیا الصادقۃ فی النوم فکان لا یری رؤیا الا جاءت
مثل فلق الصبح ثم حبب الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وھو التعبد اللیالی ذوات العدد قبل ان ینزع الی اھلہ ویتزود
لذلک ثم یرجع الی خدیجۃ فیتزود لمثلھا حتی جاءہ الحق وھو فی غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذنی
فغطنی حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذنی فغطنی الثانیۃ حتی بلغ منی الجھد ثم ارسلنی فقال اقرأ

پھیر تو پڑھ اپنے پروردگار کا ... زمانہ میں اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سی انسان کامل ہو یعنی آنحضرت

طرف رسول اللہ تعالیٰ و علمک ما لم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پھری ساتھ ان آیتوں کی پیغمبر خدا طرف گہر کی اس حال میں کہ کانپتا تھا دل آپکا
یعنی بسبب ہیبت رعب کی کہ بیٹھا تھا آپ کی دل میں پس آئی آنحضرت حضرت خدیجہ کی پاس اور فرمایا اوڑھا دو تا کہ کہا کہ ہی بسبب لاحق ہونے تپ لرزہ کی ماری ڈر کی
کہ اوڑھا دو مجھکو کپڑا پس اوڑھایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا اونسی ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہ رضہ کو اس حال میں کہ پہونچائی اونکو خبر اس ماجرہ کی
البتہ تحقیق ڈرتا ہوں میں اوپر اپنی جان پر ف ع نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک ہو جاؤں یا دیوانہ یا ڈر تھا عاجز ہونیکا بار نبوت کی اوٹھانی سی یا نہ مر کر نیکا
اور ایذا دی قوم اور قتل اور جھٹلانی کی یا ڈر تھا مفارقت وطن کا تا پس کہا خدیجہ نی یہ گمان کر تم یا نہ ڈرو ایسا نہو گا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ
تمکو کبھی اسلیے کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی والوں سی یعنی اگرچہ وہ انقطاع کریں تمسی اور سچ بولتی ہو ف ع یعنی اگرچہ وہ جھوٹ بولیں تمسی یا جھٹلاویں
تمکو اور بعضی روایتوں میں یہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم امانت کو ت اور اوٹھاتی ہو تم بوجھ کو ف ع لفظ کل ساتھ زبر کاف اور تشدید
لام کی ثقل اور گرانی اور بعضی عیال کی بھی آتا ہی اسلیے کہ خبر گیری اونکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہیں کہ تم اوٹھاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت
کل کو یعنی جو کہ بھاری ہی اپنی عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ وہ چھوڑ دیں تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹھانی کل کی خرچ کرنا ضعیفوں اور یتیموں اور
بیواؤں اور غریبوں پر ت اور کماتی ہو مال خیر کی لیے اور دیتی ہو محتاج کو ف ع لفظ تکسب ساتھ زبر ت کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتھ پیش ت کی بھی
روایت کیا گیا ہی یعنی کسب میں لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگوں کو کہ اوس سی کسب اور تجارت کریں اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہوں میں
اور بعضی مراد معدوم سی فقیر رکھتی ہیں کہ میت کی حکم میں ہی کہ تصرف نہیں ہی اوسکی لیے یعنی فقیر ونکو کسب میں لاتی ہو ساتھ دینی مال کی اونکو ت
اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کھلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثوں حق کی ف ع یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ
ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سی اور نوائب حق اسلیے کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی مانند
اسراف اور غضب اور مانند اوسکی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمیں بری ہی اور اسمیں دلیل ہی اوپر اسکی کہ اچھی اخلاق اور اچھی خصلتیں سبب سلامتی کی
ہیں برائی اور خرابی میں پڑنی سی اسلیے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضہ نی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتھ اچھی خلقوں کی اور اچھی صفتوں کی اوپر اسکی
نہ پہونچیگی مکروہات کی دین اور دنیا میں اور اسمیں بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ رضہ کی اور
کیونکر نہو کہ مدت تہائی مدید آنحضرت کی خدمت میں رہیں اور اول حقیقت میں ایمان لائی ہیں یہی کسی کو اونکی ساتھ اونکی صفت میں مشارکت نہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا
اور یہ بھی اس سی معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی منہ پر بعض احوال میں کسی مصلحت کی لیے جائز ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف
کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامتی کی اوسکی آگی اور اسمیں تنبیہ ہی اوپر اسکی کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا پسندیدہ
اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمیں تنبیہ ہی اوپر اسکی کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہیں حضرت کی یعنی پیدایشی
ت پھر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ رضہ طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ رضہ کی تہی ف ع اسلیے کہ خدیجہ رضہ بیٹی خویلد بیٹی اسد بیٹی عبد العزیٰ
کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتھ زبر واؤ اور را اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہوگئی تہی جاہلیت میں اور انجیل کا زبان عربی میں
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہوگئی تہی ت پس کہا خدیجہ رضہ نی ای میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہتیجی سی ف ع یعنی آنحضرت سی جو کچھ کہتی ہیں
اور یہ روش عرب کی ہی کہ محاورات میں ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہیں اور یہاں بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑائی ورقہ کی کہا ایک شارح نی
کہ یہ کہا خدیجہ رضہ نی از راہ تعظیم کی نہ از راہ حقیقت کی ت پس کہا واسطے حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میری کیا دیکھتا ہی تو پس خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ان بر نے یہ خبر کی کہ جو کچھ دیکھا تھا پس کہا حضرت کو ورقہ نے یہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر ساتھ وحی کے ...
جانتا ہو میں کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتی تھی اور بعضوں نے کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتی ہیں اور ذکر
موسیٰ پر اوتارا کہا نہ عیسیٰ پر واسطے عظیم الشان ہونی موسیٰ کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی کی اگرچہ ذکر عیسیٰ کا مناسب تر تھا ورقہ میں نصرانیت
ت ای کاش کہ میں ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاش کہ میں ہوتا زندہ یعنی اگرچہ ہوتا قوی اوس وقت کہ نکال دیگی تجکو قوم تیری
یعنی قوم تیری کفار قریش تیری شہر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکالینگی مجکو وہ کہا ورقہ نے ہاں نکالینگی تجکو اور سبب اسکا
یہ ہی کہ نہیں لایا کوئی شخص کبھی مانند اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ ف ح اور ایک روایت میں آیا ہی الا
اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافروں نے دشمن رکہا اور ایذا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تمہارا یعنی اون دنوں میں کہ تم دعوت کرو
اور تمہاری قوم تمکو ایذا دی اور نکالی اور میں زندہ ہوں تو مدد کرونگا میں تمہاری مدد خوب قوی پہر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مرگئی ف ح جاننا چاہیئے
کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرت پر کچھ خلاف نہیں لیکن اونکی صحابی ہونی میں اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہیں اور
اگر ابتدائی احوال میں ہی جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہیں ہیں واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت
ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتی ہیں کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہیں چند مہینی تک اور بعضی اڑہائی مہینی تک اور شیخ ابن حجر نے کہا
مراد تاخیر وحی سی درمیان اقرا اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیل کا نہیں ہی بلکہ تاخیر اوترنی قرآن کی ہی جبرئیل آتی تھی لیکن قرآن نہیں
لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی میں یہ تہی کہ تا جاتا رہی آنحضرت سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار بیت دوست کہ دلدار پیامی نفرستاد
تو نوشت سلامی و کلامی نفرستاد ت اتنی حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نے مسلم کی روایت پر یہانتک
کہ غمگین ہوئی آنحضرت بیچ اوس چیز کی کہ پہونچی ہی ہمکو حدیثوں سی کہ دلالت کرتی ہیں وجوہ غم پر ف ح یہ کلام کسی راوی کا ہی راویوں حدیث
کی سی کہ درمیان میں واقع ہوا ہی فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ حزنا ہی ت غمگین ہوئی اوس سی آنحضرت ایسا غمگین ہونا
کہ کئی صبح کو سبب غم کی کئی بار تاکہ گر پڑیں اونچی پہاڑوں کی چوٹیوں پر سی ف ح یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئیں پہاڑوں کی اوپر سی ڈالدیں
اور ہلاک ہو جاویں بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جبکہ پہونچتی اوپر پہاڑوں کی تاکہ ڈالدیں اپنی تئیں
پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لیی جبرئیل اور کہتی ای محمد بلا شبہ تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتوں سی بچا
رہیگا اور انجام کار تیرا بسبب وجوہ دین و دنیا میں بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور ابتلا درمیان میں آوی ت پس ساکن ہوتا اور جاتا رہتا سبب اسکا
کہ کی حضرت کی دل کا اضطراب اور قلق اور وحشت اور گبہراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنی اضطراب سی **وعن** جابر انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی
جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی ہویت الی الارض فجئت اہلی فقلت زملونی زملونی فزملونی
فانزل اللہ تعالی یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ
اور روایت ہی جابر رضی سی کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز بعد حاصل ہونی اوسکی
پس فرمایا پس اوس وقت کہ میں چلتا تہا یعنی زمین مکہ میں یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی میں نے ایک آواز آسمان سی پس اوٹھائی میں نے نظر اپنی پس ناگہاں
فرشتہ کہ آیا تہا میری پاس پہاڑ حرا میں بیٹھا ہی اوپر ایک تخت کی درمیان آسمان زمین کی پس ڈرایا گیا میں اوس سی ڈرائی جانا یہانتک کہ گر پڑا میں زمین پر

میں لپٹا ہوا … کپڑا اوڑھا دو مجھکو کپڑا اوڑھا دو مجھکو پس کپڑا اوڑھایا اونہوں نے مجھکو پھر اوتاری اللہ تعالی نے یہ … اے کپڑے میں لپٹنے والے اٹھ
اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سے کفار کو اور بشارت دے مومنین کو طرح طرح کی ثواب کی اور اپنے پروردگار کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اوسکو ساتھ
تعظیم کی یعنی اوسکی کبریائی کو دنیا بڑا جان اور کہہ اوس وقت کہ پیش آوے تجھکو کوئی خبر سے کہو اللہ اکبر او منقول ہی کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نے اللہ اکبر
پس تکبیر کہی خدیجہ رضی نے اور خوش ہوئیں اور یقین کیا کہ یہ وحی ہی ت اور اپنے کپڑوں کو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضوں نے کہا مراد کپڑوں سے
صفتیں نفس کی ہیں اور پاک کرنا کنایہ ہی اجتناب رذائل سے ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہوں کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر ہے
کہ یہ قصہ ابن راوی سے حلبی کا تتمہ اسکا یہ ہی ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پھر گرم ہوئی وحی یعنی پے در پے آنے لگی ف تفسیر مدارک میں جابر سے یہ حدیث
یوں روایت کی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تھا میں پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا میں یا محمد انک رسول اللہ پس دیکھا میں نے داہنے اپنے اور بائیں اپنے پس نہ دیکھا میں نے
کچھ پھر نظر کی میں نے اوپر اپنے پس ناگہاں وہ فرشتہ پکارنے والا بیٹھا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کے پس ڈرا میں اور پھرا میں طرف خدیجہ کی
کہا میں نے کپڑا اوڑھا دو مجھکو پس کپڑا اوڑھایا خدیجہ رضی نے پس آئے جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشة ان الحارث
ابن هشام سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا يأتيني
مثل صلصلة الجرس وهو اشده علي فيفصم عني وقد وعيت عنه ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قالت
عائشة ولقد رأيته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا متفق عليه اور روایت ہی عائشہ
سے یہ کہ حارث بیٹے ہشام کے نے کہ بھائی ابو جہل کا ہی اور اسلام لایا بیچ فتح مکہ کے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپکو وحی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی آتی ہی میری پاس مانند آواز گھنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہی آواز اوسکی ساتھ آواز گھنٹال کی اور یہ قسم وحی کی
سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجھپر ف ع یعنی سمجھنی مقصود میں ایسی کہ بہت سا سننا کا اوس کلام سے کہ مانند گھنٹال کی ہو زیادہ مشکل ہی سمجھنی کلام ایک مرد کی
ساتھ خطاب کرنی حضور کی ت پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اس حال میں کہ تحقیق میں یاد رکھتا ہوں اوسی اوس چیز کو کہ کہا
فرشتہ نے اور کبھی کبھی صورت پکڑتا ہی میری لیے فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسے کہ مشہور ہی کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کی آتے تھی پس کلام کرتا ہی مجھ سے فرشتہ
پس یاد رکھتا ہوں میں اوس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہی علمانے کہ بیچ استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت شرط ہی
اور میان دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت سے غائب کرتی تھی یہ قسم اول ہی یعنی جو کہ اوپر گذرا
اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ وصف بشریت کی ہوتی تھی اور یہ قسم دوسری ہی اور یہ اونچا ہے
کہ صلصلہ اور وحی کی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت حدیث کی سے معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ یہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونی میں یہ تھی
کہ آنحضرت کو اوس طرف متوجہ کریں اور ساعت آنحضرت کی خالی ہو جاوی وحی کی سننی کی لیے اور اوس میں غیر وحی کی لیے جگہہ نہ رہی اور وہ سخت تر تھی واسطے جمع کرنی
فکر کی اور توجہ کی اوس طرف کذا فی فتح الباری ملخصا علم ت کہا عائشہ رضی نے اور البتہ دیکھا میں نے حضرت کو کہ اوترتی تھی اوپر وحی بیچ دن نہایت سردی کے
پس منقطع ہوئی وحی حضرت سے اس حال میں کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تھی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر یہ ہی کہ یہ بات قسم اول میں ہوتی تھی
اور ہو سکتا ہی کہ دوسری قسم میں بھی یہ بات پیش آتی ہو **وعن** عبادة بن الصامت قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا انزل عليه
الوحي كرب لذلك وتربد وجهه وفي رواية نكس رأسه ونكس اصحابه رؤسهم فلما اتلي عنه رفع رأسه رواه مسلم اور روایت
ہی عبادہ بن صامت سے کہا اونہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس وقت اوتاری جاتی اوپر ان کے غمگین ہو جاتے بسبب ت وتر فی اوسکی کی ف ع یعنی …

کہ حضرت پر ہوتی تھی بسبب [illegible] ... اور بسبب بوجھ کی [illegible]

بوجھ وحی کا [illegible] اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی میں شدت اور وعید ہوتی تھی پس باعتبار [illegible] حضرت [illegible]

ہوجاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جب نازل ہوتی وحی حضرت پر جھکاتے آپ سر اپنا اور جھکاتے آپ کے یار بھی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہو
جاتی وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سے اوٹھاتے سر اپنا نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی اور صحابہ بھی اوٹھاتے اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب ہیبت کے تھی
حال آنحضرت کی تھا اونہیں یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبي
صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج
ارسل رسولا لینظر ما هو فجاء ابو لهب وقریش فقال ارأیتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من سفح هذا الجبل وفی روایة ان خیلا تخرج
بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال
ابو لهب تبا لک الهذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لهب وتب متفق علیه اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اونہوں نے جبکہ اوتری یہ آیت اور ڈرا تو
عذاب خدا سے اپنی قوم کو جو بہت نزدیک ہیں یعنی قریش کو نکلے آنحضرت یہانتک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا پکارتے تھے قریش کے قبیلوں کو نام بنام اے اولاد
فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتے تھے قریش کی بطنوں کو یہانتک کہ جمع ہوئے سب قبیلے اور بطنوں پس ہوا مرد یعنی اونکی مردوں میں سے جب طاقت رکھتا کہ جب
باہر نکلے یعنی بسبب کسی عذر کے بھیج دیتا تھا کسی کو اپنی طرف سے تاکہ دیکھے کہ کیا ہے یہ پکارنا اور کس لیے ہے اور کیا غرض ہے پس آیا ابو لہب چچا حضرت کا تھا اور قریش
ہمراہ اوسکے آئے پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر خبر دوں میں تمکو کہ سوار نکلتے ہیں اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ سوار نکلتے ہیں
جنگل میں یعنی مکہ کی اس حال میں کہ چاہتے ہیں وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑیں تم پر غارت اور ہلاک کر ڈالیں یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانو گے مجھکو اس خبر
دینے میں کہا اونہوں نے ہاں سچا جانیں گے نہیں تجربہ کیا ہے ہم نے تم پر مگر سچ کا فرمایا حضرت نے پس بلاشبہ میں ڈرانے والا ہوں تمکو آگے عذاب سخت کی یعنی ڈراتا ہوں
کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہے دنیا میں یا عقبیٰ میں کہا ابو لہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجھکو کیا اسیلئے جمع کیا تھا تو نے ہمکو پس اوتری سورۃ تبت یدا ابی لہب وتب
یعنی ہلاک ہو جیو ابو لہب اور ہلاک ہوا وہ ف ع ح لفظ یدا زائد ہے یا مراد ہے دونوں ہاتھوں سے ذات اوسکی اسیلئے کہ اکثر کام آدمی کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں
اور ایسا ہی ہے قول اللہ تعالی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ ابو لہب نے اپنی دونوں ہاتھوں میں پتھر لیے اور آنحضرت کی طرف پھینکے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبة وجمع قریش
فی مجالسهم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثها ودمها وسلاها ثم یمهله حتی اذا سجد وضعه بین
کتفیه فانبعث اشقاهم فلما سجد وضعه بین کتفیه وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضهم علی بعض من
الضحک فانطلق منطلق الی فاطمة فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القته عنه واقبلت علیهم تسبهم فلما
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة قال اللهم علیک بقریش ثلثا وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سأل سأل ثلثا اللهم علیک بعمرو
بن هشام وعتبة بن ربیعة وشیبة بن ربیعة والولید بن عتبة وامیة بن خلف وعقبة بن ابی معیط وعمارة بن الولید قال
عبد اللہ فواللہ لقد رأیتهم صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب
القلیب لعنة متفق علیه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اوس وقت کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی
اپنی مجلسوں میں یعنی گرد کعبہ کی ناگہاں کہا ایک کہنے والے نے ف ع یعنی ابو جہل نے اور بخاری کی روایت میں یہ بھی زیادہ کیا ہے کہ کہا کہنے والے نے

ساتھ طرف سجدی کیا یعنی گیتی ہو اس زیادہ کر یعنی آنحضرت کی حق مین یہ بات کہی ت کونسا تم مین کہ اٹھ کر جاوی طرف اونٹ ذبح
کیے گیے یعنی فلانی کی اولاد مین یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ مین پس قصد کری طرف نجاست اوسکی کی اوجہ مین ہو اور طرف خون اوسکی کی اور پوست اوسکی کی
کہ جسمین بچہ لپیٹا ہوا ہوتا ہی پہر لیتی آوی اوسکو یعنی اون چیزون مذکور کی کو پہانتک کہ جب و تت سجدہ کرین آنحضرت رکہدی اوسکی درمیان دونون
شانون آنحضرت کی پس اوٹھا اور گیا طرف اون چیزون کی کہ ذکر کی گئین بد بخت تر ین اونکا کہ عقبہ بن ابی معیط تہا یا ابو جہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرت نی
رکہدیا اوس چیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرت کی اور ٹہہری رہی آنحضرت سجدہ کی حالت مین پس ہنسی وہ مشرک یہانتک کہ جہک گئی بعض آنکی
اوپر بعض کی ماری ہنسی کی یعنی اس بات سی خوش ہوئی اور ماری ہنسی کی ایک دوسری پر گر گر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کی یعنی اور خبر کی آنکو
اس ماجری کی کہتی مین کہ وہ ابن مسعود تہی پس آئین حضرت فاطمہ دوڑتی ہوئی اور ٹہہری رہی آنحضرت سجدی مین یہانتک کہ ڈالدیا حضرت فاطمہ نی
اوسکو حضرت پر سی **ف** ع اور حضرت فاطمہ اون دنون مین صغیر سن تہین ایسی کہ وہ پیدا ہوئین تہین اوس حال مین کہ عمر حضرت کی اکتالیس برس کی
ت اور متوجہ ہوئین فاطمہ اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین **ف** ع اس سی معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغیر سن کی منہ در منہ
اونکو برا کہا اور اونکو مجال مقابلہ کی اونسی نہوئی **ت** پس جب پڑہ چکی نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الٰہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور
عذاب کر اونکو تین بار یہ دعا کی اور تہی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتی اور پکارتی خدا تعالیٰ کو تو دعا کرتی تین بار اور جب سوال کرتی یعنی طلب کرتی کوئی چیز
تو سوال کرتی تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بد دعا کرنی کی خاص کر اون بدبختون پر کہ شقی ازلی تہی بد دعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام
ابو جہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونون بہائی تہی اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو **ف** ع یہ تہیا
سرگروہ اور سردار مشرکون مین اور آنحضرت نی انکی ایذا پر بسبب صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الٰہی ہوا پہنچا سزا کی عمل کو **بیت** لطف حق
گرچہ مواسا کند • لیک چون از حد بشد رسوا کند • **ت** کہا عبد اللہ بن مسعود نی کہ راوی اس حدیث کی ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکہا مین نی
ان کفار مذکور کو کہ ہلاک کی اور زمین پر پڑی ہوئی روز جنگ بدر کی پہر کہینچی گئی اور ڈالی گئی کوئین مین کہ کنوان بدر کا تہا پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور حق
کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئین مین ڈالی گئی **ف** ح ع اور خطاب کیا آنحضرت نی اونکو کہ ہمنی وعدہ خدا کا سچ پایا تمنی بہی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا
کتاب الجہاد مین گذرا اور ماری جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالی جانا کوئین مین باعتبار اکثر کی ہی والا کہتی ہین کہ عمارہ بن ولید بدر مین نہ تہا بلکہ حبشہ مین
مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پہرنی کی بدر سی اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانی اور بہاری ہو جانی اوسکی کی کوئین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ یہ کتب سیر مین آیا ہی
اور جاننا چاہیی کہ اس حدیث مین اشکال کرتی ہین کہ آنحضرت کیونکر نماز مین بدستور رہی باوجود ہو نہی نجاست کی پشت شریف پر اور جواب اسکا یہ پایا کہ تہا
یہ فعل اونسی پہلی حرام ہونی خون وغیرہ اور ذبح کیی ہوئی مشرک کی پس تہا ہوئی نماز اس سی کہ جیسی کہ شراب لگ جاتی تہی کپڑی کو پہلی حرام ہونی اوسکی کی
اور نماز اوس سی پڑہ لیتی تہی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشة رضي الله عنها انها قالت يا رسول الله هل اتى عليك يوم كان اشد
عليك من يوم احد فقال لقد لقيت من قومك وكان اشد ما لقيت منهم يوم العقبة اذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبني
الى ما اردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسي فاذا انا بسحابة قد اظلتني فنظرت
فاذا فيها جبريل فناداني فقال ان الله قد سمع قول قومك وما ردوا عليك وقد بعث اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم
قال فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد ان الله قد سمع قول قومك وانا ملك الجبال وقد بعثني ربك اليك لتامرني بامرك
ان شئت ان اطبق عليهم الاخشبين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئا

متفق علیہ ۔ اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی یہ کہ تحقیق کہا عائشہ رضہ نی یا رسول اللہ کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت تر ہوا ہو احد کی دن سی ف ع جانیے
بہت تکلیفیں آنحضرت کو پہونچیں تہیں چنانچہ حدیث آیندہ مین بیان اوسکا آتا ہی ت پس فرمایا آنحضرت نی البتہ تحقیق دیکھا مین نی تیری قوم سی جو کچھ کہ دیکھا اور تہا
سخت تر اون سی اور تہی وہ چیز کہ دیکھی مین نی اونسی روز عقبہ کی بہت سخت اون چیزوں مین سی کہ دیکھی مین نی اونسی تمام عمر مین ف ع عقبہ زینہ ہی دون پہاڑ اور بیان
پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد عقبہ سی وہ مکان ہی کہ منا مین ہی اور جمرہ اوسکی طرف مضاف ہی اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتی ہین جیسی کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت
موسم حج مین وہان کہڑی ہوئی اور قبیلوں کو اسلام کی طرف بلایا جیسی کہ عادت شریف حضرت کی تہی کہ حج کی موسموں مین اور مجمعوں مین دعوت کرتی تہی
لوگوں کو رغبت اسلام اور اچہی کاموں کی دلاتی تہی اور عذاب اور بری کاموں سی ڈراتی اور آنحضرت وہاں سی طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبد یالیل بن کلال
کو بہی کہ ثقیف کی سرداروں مین سی تہا دعوت کی جیسی کہ فرمایا ت اوسوقت کہ پیش کیا مین نی اپنی نفس کو اوپر بیٹی عبد یالیل بیٹی کلال کی پس جواب دیا مجکو طرف
اوس چیز کی کہ چاہا مین نی ف ع یعنی قبول نکی دعوت اسلام کی اور ورغلایا اونکی جاہلوں اور نادانوں نی ایذا دین آنحضرت کو اور پتہر مارے اور خون آلودہ کیا
بیت زود اغیار روا نہ دیوار سنگ پارہ می بارد + بلائی دردمنداں از در و دیوار می بارد + ت پس چلا مین اور حال مین کہ مین غمگین تہا اوپر جہت اپنی کے
یعنی چلا مین حیران اور سرگشتہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہوں مین بسبب شدت اوس غم اور صعوبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن ثعالب مین
کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ وہاں میقات اہل نجد کی ہی اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مین نی سر اپنا پس ناگہان ہوں مین بیچ ایک ابر کے
کہ تحقیق سایہ کیسی ہوئی مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکھا مین نی پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیل تہی پس پکارا مجکو جبرئیل نی اور کہا تحقیق اللہ تعالی نی سنا
قول تیری قوم کا اور سنا اوس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نی یعنی جھٹلایا تجکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہی تمہاری پاس پہاڑوں کی فرشتی کو کہ پہاڑوں پر متعین ہی
حوالہ اوسکی ہین تا کہ حکم کرو تم اوسکو ساتہ اوس چیز کی کہ چاہا ہی اپنی قوم کی حق مین یعنی عذاب اور ہلاکت اور برباد دینا اونکا درمیان پہاڑوں کی فرمایا آنحضرت
نی پس پکارا مجکو پہاڑوں کی فرشتی نی یعنی مانند ایما اپنی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجہ پر پہر کہا اوسنی ای محمد بلا شبہ اللہ تعالی نی تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا
اور مین فرشتہ پہاڑوں کا ہوں اور تحقیق بہیجا ہی مجکو تمہاری پروردگار نی تمہاری پاس تا کہ حکم کرو تم مجکو ساتہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہ کہ چاہو اور فرماؤ کرون مین
اگر چاہو تم یہ کہ ڈہانک دون مین اوپر اون پہاڑوں کو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون ف ع اخشبین تثنیہ اخشب اور اخشبین مکہ کی ہی نام دو پہاڑوں کا ہی کہ
مکہ اونکی درمیان مین ہی ت پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین چاہتا مین ہلاکت اونکی بلکہ امیدوار ہوں یہ کہ نکالی اللہ تعالی اونکی پشتوں سی اون لوگوں کو
کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ**
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُسِرَتْ رَبَاعِیَتُہٗ یَوْمَ اُحُدٍ وَّشُجَّ فِیْ رَأْسِہٖ فَجَعَلَ یَسْلُتُ الدَّمَ عَنْہُ وَیَقُوْلُ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا نَبِیَّہُمْ
وَکَسَرُوْا رَبَاعِیَتَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ت اور روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتوں سی کہ اونکو رباعیہ کہتی ہین احد کی
ف ع رباعیہ ترکی زبر اور تخفیف ب سی اور بروزن ثمانیہ کی چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچی کا دانت داہنی طرف کا
ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنی سی یعنی نہین ہی کہ جڑ سی اوکہڑ گیا اور دانتوں مین کاواک ہو گیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سی جدا ہو گیا تہا
اور یہ ٹوٹنا دانت کا عتبہ ابن ابی وقاص کی ہاتہ سی ہوا کہ جو بہائی تہا سعد بن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونی مین اختلاف ہی اور
اوسکی اولاد مین سی جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ ہوتا اوسکا آگی کا دانت گر پڑتا تہا ت اور زخم پہونچایا گیا حضرت کی سر مبارک مین ف ع اور
بعض روایتوں مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک کتی پہاڑ پر سی نیچی آ پڑی اور حضرت کی زخمی کرنیوالی کو ٹکڑی ٹکڑی کیا اور اور بہی صدمی حضرت کو پہونچی
کہ کافروں نی میدان مین گڑہی کہود رکہی تہی آنحضرت کا گہوڑا ایک گڑہی مین گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرت کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نی

اور یہ جملہ یعنی وہ جب کی جلدی فی اپنی لہی بہشت اور دو کڑیان خود کی کہ سر مبارک پہ تہار خسارہ و تشریف میں بیٹھ گئیں یعنی چبھی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنی دانتوں سی اونکو کھینچا اور روایت اونکا نکل آیا اور مالک بن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جس نے خون چوسا ہے اوسکو آتش
ت پس شروع کیا آنحضرت نے کہ پونچھتے تھی خون اپنا سی اور فرماتی تھی کیونکر چھٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنی نبی کا سر اور توڑی دانت اوسکی آخر تک
پہونچا ف ع اور آیا ہی کہ حضرت علی رض اپنی سپر میں پانی لاتی اور فاطمہ زہرا رض نے بوریا کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک میں بھرا اور بعضی روایتوں میں آیا ہی جب
آنحضرت کی مزاج میں کچھ تغیر بحکم بشریت کی راہ پائی آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شئ او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہ بھی آیا ہی کہ آنحضرت
خون پاک کرتی تھی اور فرماتی تھی کہ اگر ایک قطرہ اوس میں سی زمین پر پڑیگا تو اوترےگا انپر عذاب آسمان سی اور فرمایا اللھم اغفر لھم فانھم لا یعلمون اور آیا ہی کہ
حضرت کی چہرہ مبارک پر روز احد کی ستر میں تلوار کی لگیں لیکن بچایا اونکو اللہ تعالی نے اون ضربوں کی صدموں سی **وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ**
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِیِّہٖ یُشِیْرُ اِلٰی رَبَاعِیَتِہٖ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی رَجُلٍ یَقْتُلُہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہو غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر اپنی
اشارہ کرتی تھی آنحضرت ساتھ اس فعل کی طرف دانتوں اپنی کی اور توڑ ڈالی اونکی کی اونکی ہاتھوں سی اور فرمایا سخت ہی غضب خدا کا اوس شخص پر کہ قتل کرتی
اوسکو رسول خدا کا راہ خدا میں کہ قتل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع احتراز کیا قتل ہونی سی حد اور قصاص میں کہ وہ ایسا نہیں ہی اور مراد رسول خدا سے
یا تو ذات شریف اپنی رکھی یا ہر پیغمبر سیانی کہ مارنا پیغمبر کا شقی ہی اور جگہ ہونا ہتیاوی کی نہیں پس مقتول اوسکا واجب القتل اور دوزخی ہی بلا شبہ **وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ**
عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَۃَ**
ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ یَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَۃَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِکَ
وَقُلْتُ لَہٗ مِثْلَ الَّذِیْ قُلْتَ لِیْ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُکَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَھْرًا فَلَمَّا
قَضَیْتُ جِوَارِیْ ھَبَطْتُ فَنُوْدِیْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ یَّمِیْنِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا وَنَظَرْتُ خَلْفِیْ فَلَمْ اَرَ شَیْئًا فَرَفَعْتُ
رَاْسِیْ فَرَاَیْتُ شَیْئًا فَاَتَیْتُ خَدِیْجَۃَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِیْ فَدَثَّرُوْنِیْ وَصَبُّوْا عَلَیَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ یٰۤاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ وَثِیَابَکَ
فَطَھِّرْ وَالرُّجْزَ فَاھْجُرْ وَذٰلِکَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی یحیی بن کثیر سی کہا پوچھا میں نے ابو سلمہ بیٹی عبد الرحمن کی سی
کی سی کہ وہ بڑی تابعین اور مشاہیر علما اور فقہای سبعہ میں سی ہیں کہ پہلی کیا چیز نازل ہوئی ہی قرآن میں سی کہا یا ایہا المدثر ف ع بیان تشبیہ حال
حال اوس کی یہ بسبب نسیان کی ہی کہ اول جو اوتری ہی اقرا باسم ہی اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونی وحی کی اوتری ہی جیسی کہ عائشہ رض کی حدیث میں مفصل
ذکر کیا گیا پس اولیت اوسکی اضافی ہی یعنی بعد فترہ وحی کی جو پہلی اوتری یہ ہی یا شاید اس حدیث کی راوی نے مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرا کی اوترنی کو
ت کہا یحیی نے کہ کہا میں نے کہتی ہیں یعنی جمہور یا بعضی علما کہ اقرا باسم ربک اول اوتری ہی کہا ابو سلمہ نے کہ پوچھا میں نے جابر سی احوال اسکا یعنی مثل سوال
تیری کی اور اونہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ میں نے کہا اور کہا میں نے اونسی مانند اوس چیز کی کہ کہا تو نے مجھسی کہ کہتی ہیں اول اقرا باسم اوتری ہی
پس کہا جابر نے کہ نہیں حدیث بیان کرتا ہوں میں تمسی مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہمسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نے کہ خلوت
اور اعتکاف کیا میں نے حرا میں مہینی بھر پس جبکہ پوری کر چکا میں خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا میں پہاڑ سی پس پکارا گیا میں پس دیکھا میں نے داہنی
پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے بائیں اپنی پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے پیچھی اپنی پس نہ دیکھا میں نے کچھ پس اوٹھایا میں نے سر اپنا اور دیکھا
میں نے اوپر کی جانب پس دیکھا میں نے کچھ یعنی فرشتہ ف ع اور اوپر گذرا جابر سی کہ اونہوں نے سنا آنحضرت سی حدیث بیان فرماتی فترہ وحی سے

فرمایا ہے اور سوقت کہ مین جیتا تھا سنو مین نے ایک آواز آسمان سے تب سر اوٹھایا مین نے طرف آسمان کے پس ناگہان وہ فرشتہ جو آیا تھا میرے پاس
حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا ہے وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول نازل ہونا آیات سے ہے یا ابن صدیقہ رضی اللہ عنہا پاس اور کہا آپ نے
یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجھ مین سرایت کیا تھا کپڑا اوڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اوڑھایا مجھکو اور ڈالا مجھپر ٹھنڈا پانی کہ تیج رفع ہو بیہوشی کی تاثیر تو بی کیفیت ہی پہر اوتری
یہ سورۃ ۃ ای کپڑا اوڑھنی والی کھڑا ہو اور ڈرا اور اپنی رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑی کو پاک کر اور نا پاکی کو چھوڑ اور یعنی اوتری سورۃ مدثر کا تتمہ پہلے
کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑھنی سورۃ فاتحہ کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **باب علامات**
النبوۃ باب ہی نبوت کی علامتون مین **ف** ع علامت اور علم زبر ہی او علم مین اور لام کی زبر ہی اصل مین نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سر پر
رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرتؐ کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرتؐ
کی کہ عاقل درست کہنی والا احوال مین نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہی کہ تمام معجزی نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مؤلف نی جو دو باب منعقد
کیی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزون کی باوجودیکہ دونون
بابون مین خوارق ہی ذکر کیی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی ایسی ظاہر نہین ہوتی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ ھٰذَا حَظُّ
الشَّیْطَانِ مِنْکَ ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ
یَعْنِیْ ظِئْرَہٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَھُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمِخْیَطِ فِیْ صَدْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرتؐ کھیلتی تہی ساتہ لڑکون کی **ف** یعنی تہی اونکی درمیان مین
اور یہ اوسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کی پاس تہی کہ دایہ آپ کی ہین **ت** پس پکڑا آپکو جبرئیل نی اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپ کی دل کی جانب سی اور نکالا اوسکی بیچ مین سی علقہ
ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی کہ استخرج منہ تا تخرج منہ علقۃ یعنی لفظ استخرج منہ زیادہ ہی بعد عن قلبہ کی پس معنی یہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سی چیرا اور
دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سی ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہون کی **ت** پس کہا جبرئیل نی کہ یہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی یہ وسیلہ تہا اوسکو
اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہ پہر دہویا آپ کی دل کو سونی کی لگن مین زمزم کی پانی سی **ف** ع یعنی واسطی تعظیم تکریم حضرتؐ کی اور احتمال ہو سکتا کہ جن دنیا مین منع نہ
واسطی امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہانکی
احوال سی ہی علاوہ وہ یہ کہ آنحضرتؐ نی اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر وہ پانی افضل اوس سی ہوتا تو اوس سی قلب مبارک دہویا جاتا لیکن ایک
نہین ہی کہ جو پانی نکلا تہا جوش مارکر آنحضرتؐ کی انگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی کی اثر دست مبارک کی اور
پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی **ت** پہر ملایا اور درست کیا جبرئیل نی اوس جگہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہدیا دل کو اوسکی جگہ مین یعنی اول رکہو کہا
پہر درست کیا سینہ مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہ آنحضرتؐ کی دوڑتی ہوئی آنحضرتؐ کی ماں کی پاس کہ رکہتا تہا انس اوسی ماں سی دایہ آنحضرتؐ کی کہ وہ دودہ پلاتی
تہی پس کہا اونہون لڑکون نی کہ محمد تحقیق قتل کیی گئی ہیں پس آئی لوگ آنحضرتؐ کی پاس یعنی متوجہ ہوئی کچہ لوگ دایہ کی قوم مین سی طرف حضرتؐ کی پس پایا آپکو جہانکہ
کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نی کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینی کا آنحضرتؐ کی سینہ مبارک مین **ف** ع اور یہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل کی مین

کہ وہ جب ہی تسلیم کرنا اسکا اور نہ تعرض کرے ساتھ تاویل کی بطریق مجاز کی اسلیے کہ کچھ ضرورت اسکی نہیں ہے کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی ہے قدرت الٰہی کی ہے اور حکمت اسمین یہ ہے کہ حضرت ہوگئی بسبب اسکی مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنے وحی کی لیے ابتداء بنا اوسین طرف حضرت کے ہے تزکیہ نفس کی اور منقطع ہوجاوے طمع شیطان کی آپ کی غافل کرنے سے جیسے کہ اشارہ کرتا ہے طرف اسکی قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیے کہ چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا ایک تو صغر سن مین دائی حلیمہ کی پاس دوسری دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونے کی چوتھی شب معراج جسوقت کہ جبرئیل حضرت کی بلانے کو آئے اور اختلاف کیا ہے اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کی لیے تھا یا اور پیغمبرونکی لیے بھی واقع ہوا اور ابن عباس سے بیچ خبر تابوت اور سکینہ کی آیا ہے کہ تھا اوسمین ایک طشت تھا کہ دہوئی گئی تھی اوسمین دل انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کی نقل کیا مسلم نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا عرف حجرا بمکۃ کان یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفہ الآن رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مین البتہ پہچانتا ہون اوس پتھر کو کہ مکہ مین تھا کہ سلام کرتا مجھپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہے پہلی اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو اب نقل کی مسلم نے **ف** ع کہا بعضون نے کہ وہ پتھر حجر اسود تھا اور ہوسکتا ہے یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہے ساتھ زقاق الحجر کی کہ ہے درمیان مسجد اور گھر خدیجہ رضی کی اور حضرت عائشہ رضی سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جب لائے میرے پاس جبرئیل رسالت تو نہین گذرتا تھا مین کسی پتھر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تھا السلام علیک یا رسول اللہ **وعن** انس قال ان اہل مکۃ سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یریہم آیۃ فاراہم القمر شقتین حتی رأوا حراء بینہما متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق مکہ کی کافرون نے سوال کیا آنحضرت سے کہ دکھاویں اونکو معجزہ کہ نشان آپ کی سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکھلایا اونکو چاند کو دو ٹکڑے یعنی ساتھ اشارہ دست مبارک کی یہانتک کہ دیکھا اونھون نے پہاڑ حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑون کی یعنی اسطرح کہ تھا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچے پہاڑ کی جیسے کہ آتا ہے ذکر اوسکا نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن مسعود قال انشق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرقتین فرقۃ فوق الجبل وفرقۃ دونہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہدوا متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا شق ہوا چاند آنحضرت کی زمانے مین دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک ٹکڑا نیچے پہاڑ کی یعنی دونون ٹکڑے جدا ہوئے اور ایک اون دونون کا پہاڑ کی اوپر کی جانب تھا اور دوسرا نیچے کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافرونکو کہ گواہ رہو میری نبوت پر یا میرے معجزہ پر **ف** ع اور بعضون نے کہا معنی اسکی یہ ہے حاضر ہوا اور دیکھو بموجب پہلی معنی کی لفظ اشہدوا مشتق ہے شہادت سے اور بموجب دوسری کی شہود سے اور جاننا چاہیے کہ شق قمر بلاشبہ واقع ہوا ہے آنحضرت کی لیے اور روایت کیا ہے اوسکو ایک جماعت کثیر نے صحابہ اور تابعین مین سے اور روایت کیا ہے اونسے جم غفیر نے ائمہ حدیث سے اور علامہ ابن سبکی نے بیچ شرح مختصر ابن حاجب کی کہا کہ صحیح میری نزدیک یہ ہے کہ خبر شق قمر کی متواتر ہے اور روایت کی گئی ہے صحیحین وغیرہ مین بہت سے طرق سے کہ شبہ کو اوسمین بالکل جگہ نہین کذا نقل فی المواہب اللدنیہ اور بعضے کہتے ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر مین ہے انشقاق قمر ہے کہ جو حضرت کی معجزے سے واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت کہ فرمایا وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہے اسپر اور انکار کیا ہے اس معجزہ کا بعضے بدعقیدون فلسفیون نے باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلک مین محال ہے اور نہین جانتے ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیے ہوئے اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی جیسا چاہتا ہے کرتا ہے اونکو لپیٹیگا روز قیامت کی اور بعضے ملحدون مین سے کہتے ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتے اور تمام دنیا مین اوسکی دیکھنی مین شریک ہوتی اور سند کہنا اوسکا مخصوص اہل مکہ سے ہو کر نہ ہوتا اور تواریخ والے متواتر اوسکو نقل کرتے جواب اسکا یہ ہے کہ جو کہ طلب کیا تھا وہ ایک قوم مخصوص نے اور شب کو دکھلایا

اور مقصود اس معجزہ سے دکھانا اور الزام دینا ان کا تھا اور یہ بھی کہ نہ تھا یہ سحر اور نہ ایک خطا نظر کی ...

کہ چاند اوس وقت بعض اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور بعضوں کو نہوا جیسے کہ خسوف کو بعض شہروں والے پاتے ہیں اور بعضی نہیں یا ابرسے واقعوں میں پیش آیا ہی کہ سارے اطراف زمین سے وہاں پہونچی خبریں اور تعریف نے شق قمر کی اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہی تاریخ اور کتابوں میں سیر اور تواریخ کی اوس سے بھری ہوئی ہیں کہ اگر کو اوسکو نقل کریں اور ذکر ہوں کچھ تو شمسیں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْجَهْلٍ هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ فَقِیْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَیْتُهٗ یَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ زَعَمَ لِیَطَاَ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ یَنْكُصُ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَیَتَّقِیْ بِیَدَیْهِ فَقِیْلَ لَهٗ مَالَكَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ رضؓ سے کہا اونہوں نے کہا ابوجہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمد اپنے مونہہ کو درمیان تمہارے یعنی نماز پڑھتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہاں پھر کہا ابوجہل نے قسم ہی لات اور عزیٰ کی اگر دیکھونگا میں اوسکو کرتا ہی یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا میں اوسکی گردن پس آیا ابوجہل آنحضرتؐ کے پاس اس حال میں کہ آپ نماز پڑھتے تھے قصد کیا اوس نے کہ پانوں رکھے آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کی پاس مگر اس حال میں کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیوں پر بچاتا تھا ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کی یعنی جب آیا پھر کر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہونچتی ہی اور روہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اوسکو روکتا ہی پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہی واسطے تیرے اور کیا کرتا ہی تو کہ اولٹا پھرتا ہی اور اپنے ہاتھوں سے کچھ روکتا ہی پس کہا ابوجہل نے درمیان میرے اور درمیان حضرتؐ کے ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید ہی اور بازو ہیں یعنی فرشتوں کے کہ محافظ تھے حضرتؐ کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابوجہل مجھسے تو البتہ اوچک لیجاتے اوسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کرکے یعنی پرزے پرزے اوچک لیجاتا ایک ایک عضو اعضا میں سے نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَیْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَكَا اِلَیْهِ قَطْعَ السَّبِیْلِ فَقَالَ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ فَلَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰی وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ یَطْلُبُ مَنْ یَقْبَلُهٗ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ یَوْمَ یَلْقَاهُ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ یُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَیَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّاُفْضِلْ عَلَیْكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَمِیْنِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَسَارِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ قَالَ عَدِیٌّ فَرَاَیْتُ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِیْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَی بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَیٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِیُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عدی بن حاتم سے کہا اوس وقت کہ میں تھا نزدیک آنحضرتؐ کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص پس شکایت کی اوس نے طرف حضرتؐ کی فاقہ اور محتاجگی کی پھر آیا حضرتؐ کی پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرتؐ کی راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہی راہوں میں یعنی بسبب قبیلوں کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے ای عدی کیا دیکھا تونے حیرہ کو حیرہ بفتح حا و سکون یا و فتح را ساتھ زیر حا مہملہ کی اور جزم یا کی نام قدیم شہر کا ہی قرب کوفہ کی اور محلہ مشہور ہی نیشاپور میں اور ظاہر یہ ہی کہ مراد یہاں شہر مذکور ہی ہی پس اگر دراز ہو ساتھ تیری زندگی پس

دیکھیگا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضون نی کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کری گی حیرہ سی طواف کری گی خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈری گی کسی سے
سوای خدا کے ف ح یہ بات اوس شخص کی جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تھا اور یہ جواب اوس شخص کی کہ شکایت فقر وفاقہ کی کی تھی تنگی کی بات
فرمائی اور خطاب دونون جای عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تھی فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لیوین اور اوسکی ضمن مین جواب اونکا
حاصل ہو جاوی پھر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور توانگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور نہایت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی نیک کامون مین
ت اور اگر دراز ہو ساتھ تیری زندگی البتہ کھولی جاوینگی خزانی کسری بن ہرمز بادشاہ فارس کی یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتھ لگینگی اور تقسیم ہونگی
مسلمانون مین اور اگر دراز ہووی ساتھ تیری زندگانی تو البتہ دیکھیگا تو اوس شخص کو کہ نکالیگا بھر مٹھی سونی یا چاندی سی ڈھونڈیگا اوس شخص کو یعنی
فقراؤن مین سی کہ قبول کری وہ اوسکو پس پاویگا کسیکو کہ قبول کری وہ اوسکو ف ح یہ سبب نہ فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیے ہوتا ہی جب حاجت نہ
شوی تو سونا چاندی کس کام آوی اور کہا ہی علمانی کہ یہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کی ہوگا جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ
نزول عیسی کی گذرا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبد العزیز کی بھی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نی اسی معنی کو اور چونکہ خوش خبری
دی آنحضرت نی وسعت رزق وفراخت معیشت کی ڈرایا شدت زحمت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کہ شان
کی ہی پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ایک تمہارا اوس دن کہ ملاقات کریگا اوس سی یعنی روز قیامت کی اس حال مین کہ نہیں ہوویگا بیچ
اوسکی اور درمیان اللہ کی کوئی شخص ترجمہ کہ بیان کری واسطی اوسکی ف ح لفظ ترجمان ساتھ زبر ت اور پیش ج کی اور ساتھ زبر دونون کے
اور پیش دونون کی وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسری زبان مین جسکو دوبھاشیا کہتی ہین حاصل یہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان بیچ
کوئی دوبھاشیا نہیں ہوویگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہیں بھیجا مین نی طرف تیری رسول کہ پہونچاوی
تجھکو احکام دین کی اور خبر قیامت کی آنی کی پس کہیگا ہان بھیجا تھا تو نی رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہیں دیا مین نی تجھکو مال اور کیا نہیں احسان
وانعام کیا مین نی تجھپر ف ع یہ استفہام تقریر کی لیے ہی یعنی دیا مین نی تجھکو مال اور انعام کیا مین نی تجھپر کمال اور قدرت دی مین نی تجھکو اوسکی خرچ کرنی پر
اور فائدہ اوٹھانی پر اوس سی اور صرف کرنی پر اوسکی اپنی اہل استحقاق کی ت پس کہیگا بندہ ہان دیا تھا تو نی مال اور احسان کیا تو نی مجھپر پس دیکھیگا وہ شخص
داہنی طرف اپنی پس نہیں دیکھیگا مگر دوزخ یعنی بسبب کہ کرنی طاعت کی اور دیکھیگا بائین طرف اپنی پس نہیں دیکھیگا مگر دوزخ ف ع یعنی بسبب کرنی
برائیون کی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون کنایہ ہین احاطہ سی یعنی گھیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سی مگر ساتھ گذرنی کی اوسپر جیسی کہ فرمایا اللہ
نی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیے فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتھ
ٹکڑی کھجور کی ہو پس جو شخص کہ نہ پاوی ٹکڑا کھجور کا پس بچی ساتھ کلام خوب اور نرم کی کہ سائل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اوسمین مداہنت
دین کی نہو کہا عدی نی پس دیکھی مین نی عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیرہ سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے
یعنی جیسی کہ خبر دی تھی حضرت نی اور تھا مین درمیان اون لوگون کی کہ کھولی خزانی کسری بیٹا ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتھ تمہاری
زندگانی تو البتہ دیکھوگی اوس چیز کو کہ کہا ہی پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈھونڈیگا اوس شخص کو کہ قبول کری
ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نی سن سڑسٹھ ۶۷ یا اڑسٹھ ۶۸ ہجری مین عمر بن عبد العزیز کی زمانی سی پہلی ت نقل کی بخاری نی وعن
خباب بن الارت قال شکونا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو متوسد بردۃ لہ فی ظل الکعبۃ ولقد لقینا من المشرکین شدۃ فقلنا
الا تدعو اللہ فقعد وھو محمر وجھہ وقال کان الرجل فیمن کان قبلکم یحفر لہ فی الارض فیجعل فیہ فیجاء بمنشار فیوضع

فوق رأسه فیشق باثنین فما یصدّہ ذٰلک عن دینہ ویمشط بامشاط الحدید ما دون لحمہ من عظم وعصب فما یصدّہ
ذٰلک عن دینہ واللّٰہ لیتمّن ھٰذا الامر حتّٰی یسیر الراکب من صنعاء الٰی حضرموت لا یخاف الّا اللّٰہ او الذئب علٰی غنمہ
ولٰکنکم تستعجلون رواہ البخاری اور روایت ہے خباب ابن ارت سے کہا کہ شکوہ کیا ہم نے یعنی کفار کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس حال میں کہ وہ سر کی تکیہ کیے رکھی ہوئی تھی کعبہ کے سایہ میں اور تحقیق پائی تھی ہم نے مشرکوں سے سختی و تکلیف پس کہا ہم نے کیا نہیں بد دعا کرتے آپ اللہ سے
یعنی مشرکوں پر پس کہ انہوں نے ایذا دی ہے ہمکو پس اور بیٹھے آنحضرت اس حال میں کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ کا ف ع یعنی بسبب ایک حالت کے کہ وارد
ہوئی حضرت پر یعنی ظلم اور بے اندازی کا فروں کی سے یا بسبب بے صبری اور شکایت کرنے مسلمانوں کی کافروں کی اور یہ مناسب تر ہے ساتھ قول آنحضرت کی
ت اور فرمایا تھا شخص اگلے لوگوں میں کہ کھودا جاتا تھا واسطے اوسکے بیچ گڑھا زمین میں پھر رکھا جاتا تھا وہ شخص اوس گڑھے میں پھر لایا جاتا تھا آرا اور رکھا جاتا تھا
اوپر سر اوسکے کی اور چیرا جاتا تھا وہ دو ٹکڑے پس نہیں باز رکھتا تھا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکے دین سے اور کنگھی کیا جاتا تھا ایک شخص ساتھ کنگھیوں
لوہے کی نیچے گوشت کی ہڈیوں اور پٹھوں پر یعنی کنگھی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سے گذر کر پٹھوں اور ہڈی پر پہونچتی تھی اور نہیں باز رکھتا تھا اوسکو وہ
عذاب اوسکے دین سے قسم ہے اللہ کی البتہ پورا ہو دیگا یہ دین یعنی اور آسانی دیکھوگے تم بعد دشواری کے یہانتک کہ چلیگا سوار صنعا سے حضرموت تک
کہ مسافت بعیدہ ہے درمیان دونوں موضعوں کی اس حال میں کہ نہیں ڈریگا وہ سوا کسی سے مگر خدا سے ف ع صنعا ایک شہر ہے یمن میں بہت درخت
اور پانی رکھتا ہے مانند دمشق کی اور نام ایک قریہ ہے دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتھ جزم ضاد اور زیر میم کی اور میم کی پیش سے بھی
کہتے ہیں ایک شہر مشہور ہے یمن میں جگہ صلحا اور عابدین کی یہانتک کہ کہا ہے علمائے نے حضرموت مجتمع الاولیا یعنی حضرموت اوگنے کی جگہ ہے اولیا کی یعنی اولیا بہت
شہر اور زمین میں بہت پیدا ہوتے ہیں اور یہ نام اوسکا اسلیے رکھا گیا ہے کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئے وہاں اور مرے اور بعضوں نے کہا کہ حاضر ہوئی اوسمین موت
جرجیس کی ت یا نہیں ڈریگا وہ مگر بھیڑیے سے اپنی بکریوں پر ف ع مقصود بیان کرنا امن کا ہے لوگوں کی ظلم سے اسمین جیسا کہ جاہلیت میں ساتھ
حملہ کرنے بھیڑیوں کی بکریوں پر سلیے کہ وہ عادت ہے عادت سے اور یہ امن بھی نہ ہو جائیگا لیکن آخر زمانہ میں وقت اترنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
انتہی اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ایک نسخہ میں واو سے ہے یعنی والذئب اور وہ احتمال رکھتا ہے یہ کہ ہو بمعنی او کے یا مراد معنی واو جمع کی ہو اتک
ہے اور یہ تقدیر پر شاذ ہے پوشیدہ ہے جو کہ اسمیں مبالغہ ہے بیچ حاصل ہونے امن اور زوال خوف کی پس دفع ہو گیا جو کچھ کہا گیا ہے کہ مقصود بیان کرنا
امن کا ہے لوگوں کی ظلم سے الخ ت ولیکن تم جلدی کرنے ہو ف ع یعنی قریب ہے کہ جاتا رہے گا عذاب کفار کا تسکین نہیں تمکو پس صبر کرو امر دینی پر
جیسے کہ صبر کیا اون لوگوں نے کہ پہلے تمہارے تھے مومنین دین سے اور سخت تر عذاب کی تمہارے عذاب سے بسبب قوت یقین کی ت نقل کی یہ بخاری نے

وعن انس قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدخل علٰی امّ حرام بنت ملحان وکانت تحت عبادۃ بن الصامت
فدخل علیھا یومًا فاطعمتہ ثم جلست تفلی رأسہ فنام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک
قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللّٰہ قال ناس من امتی عرضوا علیّ غزاۃ فی سبیل اللّٰہ یرکبون ثبج ھٰذا البحر ملوکًا
علی الاسرّۃ او مثل الملوک علی الاسرّۃ فقلت یا رسول اللّٰہ ادع اللّٰہ ان یجعلنی منھم فدعا لھا ثم وضع رأسہ فنام
ثم استیقظ وھو یضحک فقلت یا رسول اللّٰہ ما یضحکک قال ناس من امتی عرضوا علیّ غزاۃ فی سبیل اللّٰہ کما قال فی الاولٰی
فقلت یا رسول اللّٰہ ادع اللّٰہ ان یجعلنی منھم قال انت من الاوّلین فرکبت امّ حرام البحر فی زمن معاویۃ فصرعت عن
دابّتھا حین خرجت من البحر فھلکت متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے پاس ام حرام

بنت ملحان کی ف ت ح سے لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سے ہے اور ام حرام خالہ انس کی ہیں بہن ام سلیم ماں انس کی اور یہ دونوں
عورتیں خالائیں تھیں آنحضرت ﷺ کی رضاعت کی رو سے یا نسب کی علاقہ سے کہا نووی نے کہ اتفاق کیا ہے علما نے اسپر کہ ام حرام محرم تھیں آنحضرت ﷺ کی لیکن اختلاف کیا ہے
کیفیت محرمیت میں کہ کسو نے کسی علاقہ سے محرم کہا ہے اور کسی نے کسی علاقہ سے کہا مؤلف نے کہ اسلام لائیں ام حرام اور بیعت کی اور مریں حالت جہاد میں
اپنی خاوند کے ساتھ زمین روم میں حضرت عثمان رضہ کی خلافت میں ت اور تھیں ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہیں انصار
سے اس سبب محرمیت کے کہ اون دونوں بہنوں سے کہتی تھی آنحضرت ﷺ انکے پاس تشریف لاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے جیسے کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کی
ت سو گئے آنحضرت ﷺ ام حرام کے پاس ایکدن پس کھانا کھلایا ام حرام نے آپ کو پھر بیٹھی ام حرام جوئیں دیکھتی حضرت ﷺ کی سر مبارک میں ف ح اور یہ
تحقیق کی گئی ہے کہ جوئیں بدن مبارک میں نہ تھیں و لیکن یہ بال صاف کرتی تھیں غبار وغیرہ سے اور دیکھتی تھیں کہ شاید کوئی جوں ہو ت پس سو گئے
آنحضرت ﷺ پھر جاگے اس حال میں کہ وہ ہنستے تھے کہا ام حرام نے کہ سبب کہا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپکو یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک جماعت لوگوں کی میری امت سے
روبرو کی گئی میرے اور دکھائی گئی مجکو اس حال میں کہ جہاد کرتے ہیں بیچ راہ خدا میں سوار ہوتے ہیں پشت دریا پر مانند بادشاہوں کی تختوں پر یا مثل بادشاہوں کی تختوں پر ف ح یہ شک
راوی ہے کہ لفظوں میں فرق ہے اور معنی دونوں عبارتوں کی ایک ہی ہیں تشبیہ دی پشت دریا کو ساتھ پشت زمین کی اور کشتی کو ساتھ تخت کی اور ٹھہرایا اونہیں
بیٹھنے کو مشابہ بیٹھنے بادشاہوں کی اپنی تخت پر یعنی اشارہ کرتی ہے اسپر کہ دے اپنے نفسوں کو جنت میں ڈالینگی اور قریب ہوگی اس امر عظیم کی بخوشی خاطر اور
دل کی امنگ سے مانند بادشاہوں کی تختوں پر ت پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ سے یہ کہ کرے مجکو اوس جماعت میں سے کہ سوار ہونگی بیچ
جہاد کی پس دعا کی آنحضرت ﷺ نے ام حرام کیلیے ساتھ اوس چیز کی کہ درخواست کی پھر رکھا آنحضرت نے سر مبارک اپنا اور سو گئے اور پھر بیدار ہوئے اس حالت میں
کہ ہنستے تھے پس کہا میں نے یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت نے کہ کتنی ایک آدمی میری امت میں سے روبرو کئے گئے میرے جہاد کرتے ہوئے
راہ خدا میں جیسا کہ فرمایا پہلی بار میں کہ سوار ہونگے پشت دریا پر مانند بادشاہوں کی تختوں پر پس کہا میں نے یعنی دوسری بار یا رسول اللہ دعا کیجئے
اللہ سے یہ کہ کرے مجکو انہیں سے فرمایا تو پہلوں میں سے ہے ف ح بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو جماعت دوسری بار دکھائی گئی تھی وہ اوس جماعت کی تھی
کہ جو پہلے دکھائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا میں بیٹھینگی اور جہاد کرینگی اور تو اس جماعت سے ہوگی کہ اول یہ کام کرینگی اور یہ بھی اسمیں اشارہ ہے
کہ مرتبہ پہلوں کا زیادہ ہے پچھلوں کی مرتبہ سے ت پس سوار ہوئیں ام حرام معاویہ کی زمانہ میں ف ح ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ
بیچ زمانہ امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئی ہیں کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کی بیچ خلافت عثمان رضہ کی پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت
معاویہ کی ہیں پس نہیں منافی ہوا اسکی کہ موت اونکی بیچ خلافت عثمان رضہ کی ہوئی جیسے کہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئیں ام حرام زمین پر اپنی جانور
کی پیٹھ پر سے پس ہلاک ہوئیں اور مریں راہ خدا میں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباس رضی اللہ عنہ قَالَ اِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَکَّۃَ وَکَانَ
مِنْ اَزْدِ شَنُوْءَۃَ وَکَانَ یَرْقِیْ مِنْ ھٰذَا الرِّیْحِ فَسَمِعَ سُفَھَاءَ اَھْلِ مَکَّۃَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لَوْ اَنِّیْ رَاَیْتُ
ھٰذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللّٰہَ یَشْفِیْہِ عَلٰی یَدَیَّ قَالَ فَلَقِیَہٗ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَرْقِیْ مِنْ ھٰذَا الرِّیْحِ فَھَلْ لَکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَقَالَ اَعِدْ عَلَیَّ کَلِمَاتِکَ ھٰؤُلَاءِ فَاَعَادَ
ھُنَّ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْکَھَنَۃِ وَقَوْلَ السَّحَرَۃِ وَقَوْلَ الشُّعَرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ
مِثْلَ کَلِمَاتِکَ ھٰؤُلَاءِ وَلَقَدْ بَلَغْنَ قَامُوْسَ الْبَحْرِ ھَاتِ یَدَکَ اُبَایِعْکَ عَلَی الْاِسْلَامِ قَالَ فَبَایَعَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ بَلَغْنَا نَاعُوْسَ الْبَحْرِ

[illegible] ابن عباس سے کہ ضماد آیا مکہ میں اور تھا وہ ازد شنوءہ سے ف ح لفظ ضماد کسر ضاد معجمہ کے [illegible]
اور بعضوں نے میم سے آخر میں روایت کی ہے یعنی ضمام کہا ہے اور لفظ شنوءہ شین کی زبر اور نون کی پیش سے ہے پھر واو ہے ساکن پھر ہمزہ پھر تا ...
بڑی قبیلہ کا ہے یمن میں سے اور ازد ایک قبیلہ اوس سے ہے اور ضماد آنحضرت سے آشنائی رکھتا تھا پہلی نبوت کی اور یہ ایک شخص تھا طبیب افسوں گر اور طالب علم
اور اسلام لایا ابتدا اسلام میں ت اور تھا ضماد کہ منتر پڑھتا تھا اس ہوا سے ش ح یعنی آسیب جن کی دفع کی لیے اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتے ہیں اعتبار سے کہ
نظر دکھائی نہیں دیتا مانند ہوا کی ت پس سنا ضماد نے مکہ کے بیوقوفوں سے کہ کہتے ہیں محمد دیوانہ ہوا ہے پس کہا ضماد نے اگر دیکھوں میں اوس شخص کو تو علاج کروں
شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوے اوسکو سبب میرے کہا ابن عباس نے پس ملاقات کی ضماد نے آنحضرت سے اور دیکھا آپ کو پس کہا ای محمد تحقیق میں منتر پڑھتا
ہوں واسطے دفع آسیب جن کی پس آیا ہے تمکو رغبت میرے منتر پڑھنے میں اور اس علت کی دور ہونے میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
سب تعریفیں واسطے اللہ کی ہیں تعریف کرتے ہیں ہم اوسکی اور شکر کرتے ہیں ہم اوسکی نعمتوں کا اور مدد چاہتے ہیں ہم اوس سے یعنی توفیق ذکر اور عبادت
اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکھاوے اور مقصد کو پہونچاوے اللہ پس نہیں ہے کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کرے خدا پس نہیں راہ دکھانیوالا
منزل مقصود کو پہونچانیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد
بندہ ہے اوسکا اور رسول اوسکا اما بعد یعنی پیچھے حمد اور درود کی ش ح لفظ اما بعد ایک کلمہ ہے کہ بعد شہادتین کی خطبوں میں مذکور ہوتا ہے جیسے کہ ...
گزر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت نے کہ پیچھے لفظ اما بعد کی خطبہ پڑھنے بیچ وعظ و نصیحت ضماد کی ولیکن اسیقدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃ کہا اور یہ
کلمات ... کہ جانے ضماد کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہے اور یہ توہم جنون اور آسیب جن کا نہیں رکھتا اور جو اوسکو مجنون کہتے ہیں وہ بیوقوف ہیں ت پس
کہا ضماد نے آنحضرت کو پھر فرمایئے میرے آگے یہ کلمے اپنے پس پڑھا ان کلموں کو اوسکے آگے پیغمبر خدا نے تین بار پس کہا ضماد نے البتہ تحقیق سنا ہے میں نے قول
کاہنوں کا اور قول ساحروں کا اور قول شاعروں کا پس نہیں سنا میں نے مانند ان کلموں تمہارے کی اور تحقیق پہونچے ہیں یہ کلمے بیچ ...
گہراؤ کی جگہ دریا کی کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچے ہیں دو تم ہاتھ اپنا تا بیعت کروں میں تم سے اسلام پر کہا ابن عباس نے پس بیعت
کی ضماد نے آنحضرت سے اور مسلمان ہوا نقل کی مسلم نے اور بیچ بعض نسخوں مصابیح کی واقع ہوا ہے لفظ ... بجای بلغن کی اور ناعوس نون اور عین ... سے
قاموس کی کہ قاف اور میم سے ہے ف ح شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا کہ اس لفظ کو دونوں طرح ضبط کیا ہے یعنی ناعوس ساتھ نون
اور عین کی اور موجود بیچ اکثر نسخوں بلاد ہمارے کی یہی ہے اور قاموس ساتھ قاف اور میم کی اور مشہور روایتوں میں یہی ہے بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی
عیاض نے کہا کہ بعضوں نے ناعوس روایت کیا ہے اور ہمارے شیخ ابوالحسن نے کہا کہ ناعوس معنی قاموس کی ہے اور توربشتی نے کہا ناعوس البحر غلط اور تصحیف
اور وہم راوی کا ہے اور بعضوں کی نزدیک قاعوس قاف اور عین سے بھی آیا ہے اور ناعوس لغت کی مشہور کتابوں میں مذکور نہیں ہے **وَذُكِرَ**
حَدِيْثَا اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرٰى وَالْاُخْرٰى لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِيْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ
اور ذکر کی گئیں دونوں حدیثیں ابو ہریرہ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی یہلک کسری ہے اور بیچ اول حدیث دوسری کی لتفتحن عصابۃ
ہے بیچ باب الملاحم کی اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** ترجمہ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ
بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهٗ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا
اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ

أقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي قال أبو سفيان فقلت أنا فأجلسوني بين يديه وأجلسوا أصحابي خلفي ثم دعا بترجمانه فقال قل لهم إني سائل هذا عن هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي فإن كذبني فكذبوه قال أبو سفيان وايم الله لولا مخافة أن يؤثر علي الكذب لكذبته ثم قال لترجمانه سله كيف حسبه فيكم قال قلت هو فينا ذو حسب قال فهل كان من آبائه من ملك قلت لا قال فهل كنتم تتهمونه بالكذب قبل أن يقول ما قال قلت لا قال ومن يتبعه أشراف الناس أم ضعفاؤهم قال قلت بل ضعفاؤهم قال أيزيدون أم ينقصون قال قلت لا بل يزيدون قال هل يرتد أحد منهم عن دينه بعد أن يدخل فيه سخطة له قال قلت لا قال فهل قاتلتموه قلت نعم قال فكيف كان قتالكم إياه قال قلت تكون الحرب بيننا وبينه سجالا يصيب منا ونصيب منه قال فهل يغدر قلت لا ونحن منه في هذه المدة لا ندري ما هو صانع فيها قال والله ما أمكنني من كلمة أدخل فيها شيئا غير هذه ۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی مجھکو ابو سفیان بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہ اوسکے سے طرف منہ میرے کی ف یعنی بالمشافہ بے واسطے کے درمیان میرے اور درمیان اوسکے کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں تھا کوئی حاضر سوائے میرے ساتھ اوسکے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابو سفیانؓ نے کہ سفر کیا میں نے اوس مدت میں کہ تھی درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع مراد ہے اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور یہ صلح تھی وہ سن چھ میں اور مدت اوسکی دس برس ٹھہری تھی لیکن کفار نے نقض عہد کیا بسبب قتل کرنے بعضی خزاعہ کے کہ حلیف تھے آنحضرتؐ کے پس غزوہ کیا اونسے سن آٹھ میں اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابو سفیانؓ نے پس اوس وقت ناگہان میں تھا ملک شام میں یعنی مقام غزہ میں جب آیا خط آنحضرتؐ کا طرف ہرقل کی ف ع لفظ ہرقل ساتھ زیر ہ اور زبر ر اور جزم ق کے اور ساتھ زیر ہ اور جزم ر اور زیر ق کے بھی کہتے ہیں نام ہے بادشاہ روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہے دینار و درم پر اوسی نے ڈالی ہے اور اول جسنے گرجا گھر بنائی اوسی نے بنائی تھی ت کہا ابو سفیانؓ نے اور تھی دحیہ کلبی کہ لائی تھی اوس خط کو پس پہونچایا دحیہ نے وہ خط طرف امیر بصریٰ کی ف ع کہ ہرقل کی بڑی امیروں میں سے تھا اور بصریٰ ساتھ پیش ب اور جزم ص اور الف مقصورہ کے نام ایک شہر کا ہے شام کی شہروں میں سے ت پس پہونچایا اوس خط کو امیر بصریٰ نے طرف ہرقل کی یعنی حکم اصطلاح کیا تھا آنحضرتؐ نے دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصریٰ کو دیجیو اور وہ ہرقل کو پہونچادیگا پس کہا ہرقل نے کیا یہاں ہے اس جگہ کوئی قوم اوس شخص کی سے کہ دعوی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نبی ہوں یعنی تاکہ میں پوچھوں اوس سے وصف اوسکا تاکہ ظاہر ہو ہماری سچ اور جھوٹ اوسکا کما ینبغی اور اسکی خادموں نے کہا ہاں ہے ایک شخص اوسکی قوم میں سے کہ تجارت کیلئے آیا ہے پس بلایا گیا میں ساتھ ایک جماعت کی قریش سے کہ مقدار تیس مردوں کی تھی پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کی پس بٹھلایا گیا ہم آگے ہرقل کی یعنی تاکہ سنے کلام ہمارا اور سنیں ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نے کونسا تم میں سے بہت نزدیک ہے نسب میں اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہے کہ نبی ہے ف ع کہا علماء نے کہ نہیں پوچھا اوسنے قریب النسب کو مگر لیے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اونکا اور بعید ہے یہ کہ جھوٹ بولے اونکے حق میں ت کہا ابو سفیانؓ نے پس کہا میں نے کہ میں نزدیک تر ہوں نسب میں اوس شخص سے پس بٹھایا اونہوں نے مجھکو آگے ہرقل کی یعنی تنہا اور بٹھلایا میرے ساتھ والوں کو میری پیٹھ کے پیچھے ف ع لیے کہ قرار رہے اونکو وہ جھٹلادیں شرم نکریں سامنے ہونے میں اور اسی بھی بٹھایا کہ وہ سر بڑا شرم کی اشارہ سے کسی بات کی بیان کرنے کو منع نکر دیں ت پھر بلایا ہرقل نے اپنے ترجمان کو کہ زبان عربی اور رومی دونوں جانتا تھا پس کہا ہرقل نے ترجمان کو کہ کہہ ابو سفیان کے یاروں کو کہ میں پوچھتا ہوں ابو سفیان سے احوال اوس شخص کا کہ کہتا ہے میں پیغمبر ہوں پس اگر جھوٹ کہے مجھسے تو جھٹلادو اوسکو اور آگاہ کرو مجھکو حق بات پر کہا ابو سفیانؓ نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاویگا مجھپر جھوٹ تو البتہ جھوٹ بولتا میں ف ع یعنی خطرہ تھا کہ میرا جھوٹ میری قوم کی آگے بیان کریں گے اسکا ڈر تھا اگر یہ نہوتا تو جھوٹ بولتا میں

ہرقل پر حضرت کی نبوت ظاہر ہوئی بسبب [illegible] ظاہر ہے کہ یہ سب اسکو معلوم تھیں کہ اگر نبی ہوا تو [illegible] کا امر ہو جاتا ہے
تو البتہ کچھ جھوٹ بولتا میں اوس سے ت پھر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچھ ابوسفیان سے کہ کیسا نسب ہے آنحضرت کا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان
نے کہ یعنی وہ ہم میں صاحب حسب ہیں ف ح حسب اوس چیز کو کہتی ہیں کہ شمار کرے اوسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اوسکے قسم شرف و فضل اپنی کی سے اور باپوں اپنی کے کر
اور یہ کمال ہی نسب کو جو کہ مراد یہاں بنی ہاشم ہیں کہ قریش میں سب سے افضل تھے اور بخاری میں آیا ہے کیف نسبہ فیکم ت کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اس شخص
کے باپوں میں سے کوئی بادشاہ کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تھے تم اوسکو ساتھ جھوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ جو چیز کہ کہتا ہے اب یعنی کیا پہلے نبوت
کے کوئی جھوٹ اوس سے ظاہر ہوتا تھا اور تم اوسکو تہمت جھوٹ کی لگاتے تھے کہا ابوسفیان نے کہا میں نے نہیں کہا ہرقل نے اوس لوگ اتباع کرتے ہیں اوسکا اکثر
ایمان لاتے ہیں اوس پر اشراف لوگوں کی یا ضعیف اونکے ف ح مراد اشراف سے یہاں اہل نخوت و تکبر ہیں نہ لوگ شریف زیادہ دین اولاد ہاشم سے مانند عباس
اور حمزہ اور علی اور جعفر کے اور اکابر قریش سے مانند ابی بکر اور عمر اور عثمان اور اور صحابہ کے قریش میں سے پس سوال کرنے ہرقل کا اسی سے ایمان لانے تھے ت
کہا ابوسفیان نے کہا میں نے بلکہ ضعیف لوگ اونکے ایمان لائے ہیں ف ح اور ابواسحق کی روایت میں یوں آیا ہے کہ متابعت کی ضعیفوں نے مسکینوں اور نو عمر لڑکوں نے
اسی سے پس بسبب شرف والوں نے بیعت نہیں کی ہے اوسی سے محمول اکثر پر ت کہا ہرقل نے کیا زیادہ ہوتے جاتے ہیں لوگ [illegible] اونکی بیعت سے
یا کم یعنی بسبب جانے بعض اونکے کی طرف دینوں اپنے کے یا بسبب جانے بعض اونکے کی بغیر جہہ نقصان دینکے کہا ابوسفیان نے کہا میں نے کم نہیں ہوتے ہیں بلکہ
زیادہ ہوتے جاتے ہیں کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے یعنی پھر جاتا ہے کوئی اون میں سے اوسکے دین سے بعد داخل ہونے کے اوس میں بسبب ناخوش رکھنے کے اوسکی
دین کو کہا ابوسفیان نے کہا میں نے مرتد نہیں ہوتا ہے کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اوس سے کہا میں نے ہاں کہا ہرقل نے پس کس طرح ہے لڑائی تمہاری
اوس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا میں نے ہوتی ہے جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اونکے مانند ڈولوں کے کبھی یہ بھرا ہے اور دوسرا خالی اور کبھی وہ بھرا ہے اور دوسرا
خالی پاتا ہے وہ ہم سے اور پاتے ہیں ہم اوس سے یعنی کبھی اون سے مصیبت پہونچتی ہے ہمکو اور کبھی ہم سے اونکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہے وہ عہد
صلح کو کہا میں نے نہیں یعنی بے وفائی ہوتی نہیں عہد شکنی اوسکے گذشتہ میں اور ہم اوس سے مدت میں یعنی مدت صلح میں کہ حدیبیہ میں واقع ہوئی ہے نہیں جانتے
کہ کیا کرنیوالے ہیں وہ اوس سے مدت میں اس میں یعنی آیا عہد شکنی کریگا مدت اس صلح میں یا نہیں کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجھکو کوئی بات
کہ داخل کروں میں درمیان باتوں اپنی کے کچھ سوائی اس بات کے ف ح یعنی کوئی بات کہ اوس میں نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ
وسلم میں کچھ ممکن نہ ہوئی بیان کر سکا میں سوائے اس بات کے کہ اس میں احتمال نسبت غدر کا تھا **قال فھل** قال ھذا القول احد قبلہ قلت لا ثم قال لترجمانہ
قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ
هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ
أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ
أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ
يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ
أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ
قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ
لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ

هذا القول احد قبله لقلت رجل يأتم بقول قيل قبله قال ثم قال بما يامركم قلنا يامرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال ان يك ما تقول حقا فانه نبي وقد كنت اعلم انه خارج ولم اك اظنه منكم ولو اني اعلم اني اخلص اليه لاحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن ملكه ما تحت قدمي ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه متفق عليه وقد سبق تمام الحديث في باب الكتاب الى الكفار

کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہی یہ بات کسی نے پہلے اوسکی **ف** ع یعنی سوای انبیا معروفین کے مانند ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اسباط اور موسی اور عیسی علیہم السلام کی کسی نے تمہاری قوم میں سے دعوی نبوت کا کیا ہی پہلے اوسکی **ت** کہا میں نے نہیں پہر کہا ہرقل نے **ف** یعنی بعد اسکے فارغ ہوا سوالوں سی کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اونکا از راہ منقول اور معقول اور عرف وعادات کی کہا **ت** واسطے ترجمانی کی کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق میں پوچھا سب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تو نے کہ وہ تم میں صاحب حسب کا ہی اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی ہی بیچ حسب اونکی بیچ اشراف قوم اونکی کی اور پوچھا میں تجہسے کہ کیا تھا اوسکی باپ دادوں مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نی کہ نہیں پس کہا میں یعنی اپنی دل میں کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادون میں سی کوئی بادشاہ تو کہتا میں کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہی ملک باپ دادا اپنی کا اور پوچھا میں تجہسی حال اوسکی تابعدارون کا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ وحشم والی پس کہا تو نی بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتی ہین تابعدار پیغمبرون کی **ف** ع کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنی ہین اور امرا کہ گرفتار جاہ وتکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سی یہان تک کہ جب عاجز ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہو کر اسلام لاتی ہین **ت** اور پوچھا میں تجہسے کہ کیا تم متہم کرتی تہی اونکو ساتھ جہوٹ کی پہلے اسسے کہ کہی وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تو نی کہ نہیں پس جانا میں یہہ کہ نہیں ہی معقول اور متصور کہ چہوڑے جہوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کرے کہ جہوٹ بولی اللہ پر **ف** ع یعنی ہر ایک عاقل جانتا ہی کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت بڑا ہی پس کیسے ہو سکتا ہی کہ لوگون پر تو جہوٹ نہ بولی اور اللہ پر جہوٹ باندہی **ت** اور پوچھا میں تجہسے کہ کیا پہر جاتا ہی کوئی بعض اوسکی دین سی بعد داخل ہونیکی اوسمین بسبب ناراضی کی اوسکی دین سے پس کہا تو نی نہیں اور ایسا ہی ہی حال ایمان کا کہ نہیں نکلتا ہی جسوقت کہ ملجاوے لذت اور حلاوت اوسکی دلون میں کہ رنگ ایمان کا تم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہیں آیا تھا اور نہیں ٹہہرا تھا اور پوچھا میں نے تجہسی کہ کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین تابعین اوسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا تو نی کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسی طرح ہی دین ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنی نفس اور اہل دونون کی یہان تک کہ تمام اور کامل ہو **ف** ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اوس مین قسم نماز اور زکوۃ اور روزہ و غیرہ کے اور اسلئے اوتری آیت اخیر عمر آنحضرت کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی **ت** اور پوچھا میں تجہسے کہ کیا لڑتی ہو تم اوس سے پس جواب دیا تو نی کہ تم لڑتی ہو اوس سی پس ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہاری اور درمیان اوسکی مانند ڈول کی یہ جو کہا یعنی مصیبت کے دہ تم سی اور سو پہنچی ہو تم اوس سی اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی ہین ساتھ اعدای دین کی پہر ہوتی ہی جماعت پیغمبر کی لئے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتی ہی دین اونکا اور پوچھا میں تجہسے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس جواب دیا تو نی کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسی ہی پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچھا میں تجہسے کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کسی نی پہلے اسکی پس جواب دیا تو نی کہ نہیں پس کہا میں کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہ بات کوئی پہلے اسکی تو کہتا میں کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتھ قول کی کہ کہا گیا ہی پہلے اوسکی کہا ابوسفیان نی پہر پوچھا ہرقل نے مجہسے کہ ساتھ کس چیز کی حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا میں کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتھ نماز اور زکوۃ اور سلوک کرنیکی ناتی والون سی اور دیکھنی کے حرام سے کہا ہرقل نی اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تھا میں جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہی یعنی

آخر زمانہ مین اور نہین تھا ف یہہ بات بیچ مین عرب کی ملک گمان کرتا تھا یعنی وہ سمجہتا تھا کہ اولاد
مین ہوگا اسلیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحٰق سے ہوی ہین اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو وہ پیغمبر ہی بلا شبہہ
اگلی کتابون کی خبرون کی تہا کہ اون مین یہہ علامتین حضرت کی لکہین تہین سو ہاتہ آ گئین حضرت مین اور بسبب علم کہانت اور نجوم کی بہی تہا جیسی کہ صحیح
مین آیا ہی کہ کہا ہرقل نے دیکہا مینے نجوم مین اور دیکہا مینے بادشاہ ختنان کو پس پوچہا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے عرب مین ختنہ
کرتی ہین یا تہی اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سی حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اوٹہایا اس تحقیق سے اسلیے کہ
اوسنے فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑا اونسی اور نہین قصور کیا لشکر کی بہیجنی مین صحابہ پر وہ وغیرہ سی کئی بار شکست دیتا تہا
اللہ اونکو اور ہلاک کرتا تہا اونکو کہ نہین پہرتی تہی طرف اوسکی اون مین سے مگر تہوڑی سی اور ہمیشہ ایسی حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوی اکثر
شہر شام کی یعنی مسلمانون نے فتح کیے پہر زوال ہوا بعد اوسکی مرنے کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کے یعنی کافر رومیون کی پہر
مسلمان رومی مسلط ہوی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک قائم کیا اللہ تعالیٰ نی اونکو واسطی مقاتلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کی
اور قائم ہوتی وہ واسطی خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی ہاتہ اونکی اور خیرات کرتی رہی ہان اور بہیجتی رہی امیر حجاج کو اور تعظیم تکریم کرتی
علما اور مشائخ اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزاء و نصرہم علی جمیع الاعداء الی یوم التناد اور بات یہہ ہی کہ جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین
کرسکتا اور جسکو گمراہ کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا دیکہا چاہیے کہ ہرقل نی کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہ ہونی
سعادت ازلیہ کی اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور بسبب اسکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جاتا کہ پہونچ سکونگا طرف
اونکی تو البتہ دوست رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہونچیگا غلبہ اور حکومت اوسکی اس زمین
مین کہ نیچی دونون پاؤن میری کی ہی یعنی ملک روم اور شام کا ہی پہر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو ف اور تعظیم و تکریم کی اسکی اور بند کیا اوسکو
محافظت مین پس رہا وہ بسبب باقی رہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسریٰ کی کہ اوسنی پہاڑ ڈالا اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا تہا آنحضرت کی خط
کو پس ٹکڑی ٹکڑی کیا اللہ نی ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکال دیا اونکی ہاتہہ سی ملک اور کہا کہا سیف الدین نی کہ بہیجا مغرب کی بادشاہ
نی طرف بادشاہ فرنگ کی کسی کام کی لیی پس وہ کام کر دیا اوسنی اور کہا مجکو وہان ٹہیرنی کی لیی پس انکار کیا مینی پس کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو ایک تحفہ
پہر نکالا صندوق میں سے ایک نلوا سونی کا اور نکالا اوس مین سے ایک خط کہ اوڑ گئی تہی اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میری
دادا قیصر کی لیی میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہمارے پاس اور وصیت کی تہی ہمکو ہمارے دادا نی کہ جب تک یہہ ہمارے پاس رہیگا نہین جائیگی ملک ہمسی اسلیے کہ
محافظت کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہی ملک ہماری لیی ذکر کیا کمال الدین نی نقل کی یہہ بخاری نی مسلم نی اور گذری بیان حدیث باب الکتاب
الی الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نی روم کی سرداروں کو اپنی مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کرین اور
کہا ای گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس وہ بہاگی جیسی کہ گورخر وحشی بہاگتی ہین اور بہاگتی ہین ایسا
ہرقل نی جب حشت اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین پر کسقدر رقت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون
نی اوسکو اور راضی ہوی اوس سے اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کی ایمان مین اور سچ یہہ ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند
امام احمد مین آیا ہی کہ اوسنی لکہا تبوک سی آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون پس آنحضرت نی فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کی قصہ سی
معلوم ہوتا ہی کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہین ہی جب تک توفیق الٰہی رفیق نہو جیسا کہ حال ہوگا تمہارے عشق کا رسیت کہ موقوف ہدایت باشد

اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ صحبت دنیا اور حب ریاست مانع ہو حق کی پانے سی واللہ اعلم نسأل اللہ العافیۃ

باب فی المعراج

باب ہی بیچ بیان معراج کی ف ح عروج بمعنی اوپر چڑھنی کی ہی اور معراج آلہ عروج کا یعنی سیڑھی گویا آنحضرت کی لیی ایک سیڑھی رکھی گئی تھی کہ اوسپر آسمان پر چڑھی اور ایک روایت مین بھی آیا ہی کہ جب آنحضرت سیڑھی پر چڑھی تو ایک سیڑھی چاندی کی لی رکھی گئی کہ اوسپر سی اوپر گئی اور وہ ایک سیڑھی ہی کہ ملائکہ اوسپر سی چڑھتی اور اترتی ہین اور اکثر علما اسپر ہین کہ معراج ربیع الاول مین تھی بارہوین سال رسول ہونی سی اور بعضی کہتی ہین کہ ستائیسوین رمضان کو ہوئی اور مشہور یہہ ہی کہ ستائیسوین رجب کی ہوئی تھی عمل اہل مدینہ کا رجب ہی مین کہ اونکی ہو اتمام شریف ہی اسپر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ سن پانچ یا چہ مین تھی اور جاننا چاہیے کہ یہان ایک اسرا ہی اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سی ہی مسجد اقصی تک اور معراج مسجد اقصی سی آسمان تک اور اسرا ثابت ہی بنص قرآن سی اور منکر اوسکا کافر ہی اور معراج ثابت ہی حدیثون مشہورہ سی اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف ہین اقوال علما کی اس باب مین کہ معراج خواب مین تھی یا بیداری مین اور ایک بار تھی یا کئی بار ایک بار جاگتی مین اور کئی بار سوتی مین اور جو کچہ کہ سوتی مین تھی تو طلیعہ اور تمہید اوسکی تھی کہ جاگتی مین ہوئی تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتہہ اوس عالم کی حاصل ہو جیسی کہ سچی رویا صادقہ کی کہ ابتدای نبوت مین ہوتا تہا یہہ نکتہ کہا ہی یا جاگتی مین تھی ساتہہ بدن کی بیت المقدس تک اور ساتہہ روح کی آسمان تک اور تحقیق یہہ ہی کہ ایکبار جاگتی مین ہوئی ساتہہ بدن شریف کی مسجد حرام سی مسجد اقصی تک اور وہان سی آسمان تک اور آسمان سی وہان تک کہ خدا نی چاہا نقل کیا ہی علما نی آخیر قصہ تک جو حدیثون مین مذکور ہی اور یہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور روایتین اسمین حدیثین صحیح اور اخبار صریحہ صحابہ سی نہایت کثرت سی اور در واقع مین اگر معراج خواب مین ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور شور و غوغا کی نہوتی اور نہ باعث جہلا اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتہہ جسم کی آنحضرت کی خصوصیات سی ہی کہ کسیکو انبیا مین سوای آنحضرت کی نہین ہوئی یہہ تشریف و تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سی آنحضرت ہی کی لیی ہوئی اور سمجھنا اس کا گرفتاران عقل کی حوصلہ سی باہر ہی یہان ایمان لانا چاہیی اور کیفیت اوسکی علم الہی کی سپرد کرنی چاہیی اور حقیقت مین تمام اطوار نبوت کی اور وحی اور معجزی احاطہ عقل و قیاس سی باہر ہین جو کوئی اوسکو تابع قیاس کی اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کی رکہی اور کہی کہ جب تک میری عقل مین نہ آوی نہین مانونگا ایمان اور اعتقاد نہین کرونگا اوسکا وہ حصہ ایمان سی محروم ہوگا اور اولیاء اللہ کو ایک تمام ملتی ہی کہ حقیقت اوسکی بطریق ذوق و وجدان واضح ہوتی ہی اور پہلی پہنچنے کی اوس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ و رسول فرماوین بیشک مان لیوی ہرگز چون و چرا نکرین کہ سلامتی اوسی مین ہی نسأل اللہ العافیۃ واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عن قتادة عن انس بن مالك عن مالك بن صعصعة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم حدثهم عن ليلة اسري به قال بينما انا في الحطيم وربما قال في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فشق ما بين هذه الى هذه يعني من ثغرة نحره الى شعرته فاستخرج قلبي ثم اتيت بطست من ذهب مملوء ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد وفي رواية ثم غسل البطن بماء زمزم ثم ملئ ايمانا وحكمة ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يقال له البراق يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبريل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا الخالة قال هذا يحيى وهذا عيسى فسلم عليهما فسلمت فردا

فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال

جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا
يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس فقال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال
جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت
فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح
فلما جاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن
يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيم
فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا
نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى فاذا اربعة انهار
نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان يا جبريل قال اما الباطنان فنهران
في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء
من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك
ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت
قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد
جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال
مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فامرت بعشر صلوات كل يوم
فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت قلت امرت بخمس
صلوات كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد
المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك قال سالت ربي حتى استحييت ولكني ارضى واسلم
قال فلما جاوزت نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه

روایتوں میں تو اتنا ہی ہے کہ نقل کی انس نے مالک سے اور انہوں نے نقل کی مالک بن صعصعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کی اور خبر دی صحابہ کو احوال اوس رات کی کہ لیجایا گیا آنحضرت کو اوس وقت کہ مین تہا بیچ حطیم کے اور بعض وقت کہا حجر مین ف ح حطیم خ کی زبر سے اور حجر ح کی زیر سے نام دو جگہون کا ہے صحن کعبہ مین چنانچہ بیان ہو چکا ہے کتاب الحج مین ت کہ اس حال مین کہ مین لیٹا ہوا تہا ناگہان آیا میرے پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکے ہے یہان تک کہا مالک نے کہ مراد رکہتے تہے حضرت اس اشارہ سے گڑہے حلق کی سے کہ جسکو ہنسلی کہتے ہین زیر ناف کے بالون تک پس نکالا دل میرا ف ح یہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اوس شق کرنیکے ہے کہ ہوا صغر سن مین اسواسطے کہ وہ واسطے نکالنے مادہ ہوائی کے تہا حضرت کے دل سے اور یہ واسطے داخل کرنے کمال علم اور معرفت کے تہا قلب شریف مین ت پہر لایا گیا میرے پاس ایک لگن سونے کا بہرا ہوا ایمان سے ف ح یہ قبیلہ کنایا از تمثیل کی ہے یا یہ کہ ایمان ایک صورت بنایا گیا جیسے کہ صورت پکڑینگے اعمال روز قیامت کو واسطے تولنے کے ت پس دہویا گیا دل میرا پہر بہرا گیا یعنی محبت رب سے یا علم و ایمان سے پہر بہرا گیا دل یعنی اپنی جگہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت مین یون ہے کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہ دل کی زمزم کے پانی سے پہر بہرا گیا ایمان و حکمت سے پہر لایا گیا میرے پاس ایک جانور نیچا خچر سے اور اونچا گدہے سے سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنے اوسکے کی مانند برق یعنی بجلی کی اور بسبب شدت رنگ اوسکے کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونے نگاہ اپنی کی ف ع ح کہا بعضون نے صحیح تر یہ ہے کہ وہ براق مقرر تہا واسطے سواری سب انبیا کی اور بعضون نے کہا کہ ہر نبی کے لیے ایک براق ہے علیحدہ مناسب تہا اور مقام اوسکے کی جیسے کہ ہر ایک کے لیے ایک تخت ہے آخرت مین موافق مقام اوسکے کی اور بعضے بیچ قول کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ براق مخصوص آنحضرت کے لیے تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نے کہ اوسکو براق یا مرکب کہنا جائز ہے اور گہوڑا اوسکو کہنا چاہیے جیسے کہ بعض شعرا کے کلام مین واقع ہوا ہے اور بعضون نے دلیل پکڑی ہے ساتہ اسکے اسپر کہ پہونچنا براق کا آسمان پر ساتہ ایک قدم کے ہو اسلیے کہ نظر اوسکی کہ زمین پر سے آسمان پر پہونچتی ہے پہونچنا اوسکا آسمانون پر ساتہ قدمون مین ہو ت پس سوار کیا گیا مین اوسپر ف ح اس عبارت مین اشارہ ہے اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی مدد اور قدرت سے تہا اور ممکن ہے کہ کہا جاوے کہ سوار کرنے والے آنحضرت کے اوسپر جبرئیل تہے ساتہ قوت ملکیہ اپنی کے اور یہ کچہ بعید نہین ہے اسلیے کہ جبرئیل واسطہ تہے پہونچنے فیض الہی کے اور اوترنے وحی کے آنحضرت پر اور یہ ایک طرح کی خدمت ہے کہ خادم بادشاہون کی کرتے ہین اور جبرئیل اس شب مین چاکر اور غاشیہ بردار آنحضرت کے تہے چنانچہ ایک روایت مین آیا ہے کہ جبرئیل نے رکاب آنحضرت کی پکڑی تہی اور میکائیل باگ براق کی ہاتہہ سے تہامے ہوے تہے ت پہر لے گیا مجکو جبرئیل یہان تک کہ آیا نیچے کے آسمان پر ف ع ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت براق سے پہرے یہان تک کہ چڑہے آسمان پر اور تمسک کیا ہے ساتہ اسکے اون لوگون نے کہ کہا معراج تہی ایک شب مین سوا اوس شب اسرا کے بیت المقدس تک پس ایسی یہ معراج بنا بر ظاہر اس روایت کی احیا سے ہے کہ نہین تہی براق بلکہ چڑہے معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتے ہین جیسے کہ واقع ہوا ہے صراحۃً ذکر اوسکا کہتا ہون مین کہ یہ اختصار ہے راوی سے اور اجمال ہے اوس روایت کا کہ آنحضرت نے باندہا براق ساتہ اوس حلقہ کے کہ باندہتے تہے اوس سے انبیا وہان یہہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہے واللہ اعلم پس گویا راوی سے نقل کیا یعنی مختصر کیا روایت کو ت پس طلب کی جبرئیل نے آسمان کی دروازہ کہولنی کی کہا گیا یعنی آسمان کے دربانون نے پوچہا کہ کون ہے یہہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون ف ح اس سے معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازے ہین حقیقۃً اور نگاہبان ہین اونپر اور کہتے ہین کہ وہ دروازے مقابل بیت المقدس کے ہین اور اس سے ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہ ثابت ہوا کہ لائق ہے یہ کہنا انا زید مثلا یعنی ایسے پر کفایت کرے کہ مین جیسے کہ متعارف ہوا ہے لیکن کہ اس سے منع آیا ہے بلکہ اپنا نام لے کہ مین فلانا ہون ت کہا گیا اور کون ہے ساتہ تیرے کہا جبرئیل نے ساتہ میرے محمد ہین صلعم فرشتون نے یعنی بطریق استفہام کے اور تحقیق کو کیا بہیجا گیا ہے طرف انکی یعنی محمد کی کہ سیر کرتے آوین یہان بلاتے ہوے آئی ہے وحی آپ سے کہا جبرئیل نے ہان بلاتے ہوے آئی ہین کہا فرشتون نے مرحبا محمد

یعنی لایا اللہ نبی کو جگہ فراخ میں اور اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ آسمان کا پس جب پہونچا اندر داخل ہوا میں آسمان میں پس ناگہان اوس میں تہے آدم
پس کہا جبرئیل نی یہہ باپ یعنی اوا تیری ہین آدم پس سلام کر انکو ف ح لکہا ہی طیبی نی کہ حکم کیا جبرئیل نی آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنیکا انبیا پر واسطے
تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچی تہی کہ زیادہ اوس سے ممکن نہ تہا اور متصور نہیں لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کریں اور یہ
بہی کہا ہی طیبی نی کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی اونپر بیچ حکم کہڑی کی تہی اور انبیا اپنی مقام میں ثابت تہی حکم بیٹہنیکا رکہتی تہی اور کرنا اسلام کا ہی جانی والی پر
اگرچہ افضل ہوا اوس سے ت پس سلام کیا میں آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم نی پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی ف ع
تعریف کی آدم نی اور تمام انبیا نی کہ مذکور ہین حدیث میں آنحضرت کی ساتہہ نیکبختی کی اس سے معلوم ہوا کہ نیکبختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی
تمام خصلتوں خیر کو اسیلئی کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتہہ دو چیزوں کی کہ لازم ہوا اوس پر یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد سی اور پروردگار تعالی نے
بہی کتاب مجید میں وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لے گئی مجکو جبرئیل یہان تک
کہ آئی دوسری آسمان پر پس طلب کی دروازہ کہولنے کی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل نے ذکر جبرئیل ہو کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہاری کہا محمد ہین کہا گیا
تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف انکی یعنی بولانیکی لیی کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا میں دوسری آسمان پر
ناگہان یحیی اور عیسی علیہما السلام کہڑی تہی اور وہ دونوں بیٹی خالا کی ہین آپس میں یعنی ایلی کی بہن مریم کی نانی تہی گہر زکریا والد یحیی علیہ السلام کی تہیں
اور اسی سبب زکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یحیی ہین اور یہہ عیسی پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون نے
یعنی اسی طرح پہر کہا دونوں نی مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف تیسری آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے
یہہ کہا جبرئیل نی کہ میں جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا
اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا میں یعنی تیسری آسمان میں ناگہان یوسف کہڑی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یوسف ہین پس سلام
کر انکو پس سلام کیا میں اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل یہان تک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ
کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی میں ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو
پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہونچا میں یعنی اوس آسمان میں پس ناگہان ادریس تہے پس کہا جبرئیل نی یہہ ہین ادریس پس سلام کر
انکو پس سلام کیا میں اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ت ح اگرچہ ادریس آنحضرت کی دادا اون میں سے ہیں لیکن انبیا سب
بہائی آپس میں ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہما السلام کا مشہور تہا اور روشن تر تہا اونہوں نی ابن صالح کہا ت پہر لی چڑہی
مجکو جبرئیل طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی میں ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا
اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہونچا میں پس ناگہان ہارون
تہی کہا جبرئیل نی یہہ ہارون ہین پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی
مجکو یہان تک کہ آئی چہٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ میں جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری
کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہونچا میں اوس آسمان میں ناگہان
موسی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ موسی ہین پس سلام کر انکو پس سلام کیا میں اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب بڑہا میں آگی کو
موسی کہا گیا واسطی اونکی کس چیز نی رولایا تجکو کہا موسی نی کہ روتا ہون میں اسواسطی کہ ایک لڑکا نوجوان بہیجا گیا پیچہی میری کہ داخل ہونگی بہشت میں اوسکی امت سے

زیادہ اون لوگون سے کہ داخل ہونگے اوس مین میری امت سے ف شارح علیہ الرحمہ … رونا موسیٰ علیہ السلام کا سبب اونکی اوس فضیلت پیغمبر
کی اور اونکی امت کی اسلئے کہ حسد بیشک عوام مومنین سے اور نکالا گیا ہی سینہ ہای اون کی یعنی انبیا سی پس کیونکر ہو حسد اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالیٰ
نے اور کلام کیا ساتھ اوسکی اور راز کی باتین کین اوسسے بلکہ رونا اوسکا اس سبب سے تھا کہ فوت ہوا حضرت موسیٰ سے اجر کہ مرتبہ ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونیکی اونکی
امت سے مخالفت امر کی اور نہ بجا لانا حکمون کا کہ موجب نقصان اجر اونکا ہوا اور اوسسے نقصان حضرت موسیٰ کی ثواب کا لازم آیا اسلیے کہ ہر پیغمبر
کی لیے ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضے نے کہا کہ وہ رونا اپنی امت کی حال پر از راہ شفقت کی بسبب اسکے کہ اونکو نہ پہنچے
فائدہ نہ اوٹھایا اونکی متابعت سے باوجود بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹھایا اس امت مرحومہ نے اپنے پیغمبر کی متابعت سے باوجود چھوٹی عمرون کی اور نہ پہنچے
کثرت اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ کہی گئی ہے رحمت اور شفقت پیغمبرونکی دلون مین بہ نسبت اپنی امت کی زیادہ اور روئے پس موسیٰ علیہ السلام ازراہ
رحم کرنیکی اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت نے یاد دی رحمت اور کرم کا تھا شاید کہ حق سبحانہ رحم کرے اونپر بسبب برکت اس ساعت کی اور بعضون نے کہا کہ
مقصود موسیٰ کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کے دل کا تھا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگے بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگے
اوس مین اور امتون مین سے اور کہنا موسیٰ کا کہ ایک لڑکا ہے کہ بھیجا گیا بعد میری یہہ از راہ اونکی حقارت کی نہین بلکہ از راہ بڑا جاننے قدرت اور کرم پروردگار
کی کہا کہ کیا اوسکی قدرت ہی کہ اس طرح بنایا اونکو مرتبہ ملا ہی کہ اونکو باوجود بڑی عمرونکی وہ نہین ملا اور محکم ہے کہ غلام کہنا اسلیے ہو کہ تھی حضرت قوت
گذریکی انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی کی دنیا مین اور گذرنے زمانہ کی اونپر عالم برزخ مین ف پھر لیا چڑہی مجھکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کھلوایا
جبرئیل نے دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتھ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور بھیجا گیا تھا کوئی طرف اونکی
کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچھا آنا آیا پس جب کہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تھے کہا جبرئیل نے کہ یہہ باپ ہین تمھارے ابراہیم پس
سلام کرو اونکو پس سلام کیا مینے اونکو پس جواب دیا سلام کا پھر کہا مرحبا بیٹے صالح کو اور نبی صالح کو روایت کی ف کہا حافظ سیوطی نے کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے
دیکھنے پر آسمانون مین باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرون مین ہین اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواح مین اونکی متشکل ہوتے ہین بدنون کی صورت
مین یا حاضر ہوتی تھی بدن اونکی حضرت کی ملاقات کی لیے اوس رات مین واسطے تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتھ
ہر نبی کی انبیا مذکورین مین سے کس سبب سے تھا اور حکمت کیا تھی اس مین اور مشہور تر یہہ ہی کہ یہہ بسبب تفاوت اونکی کی تھا درجات مین اور تفصیل اوسکی
ابن ابی جمرہ نے یون لکھی ہی کہ خصوصیت آدم کی ساتھ پہلے آسمان کی اس سبب سے تھی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کی پس مناسب ہوا ہونا اونکا
پہلے آسمان پر اور عیسیٰ کی خصوصیت ساتھ دوسرے آسمان کے اسلیے ہوئی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اور قریب انکے
یوسف تھی اسلیے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور ادریس چوتھی آسمان پر تھے بسبب فرمانے اللہ تعالیٰ کی و رفعناہ مکانا علیا اور چوتھا
آسمان ساتون مین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونے کی بھائی اپنے نبی کی تھی اور موسیٰ اوپر اوس سے تھے بسبب فضیلت کلام کرنے اللہ تعالیٰ کے
اور ابراہیم اوپر … سب کے اسلیے کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہمارے کی کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کے کہ وہ انکو پیش آئے
وہ بھی موجود ہون آسمانون مین … مستقل اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیاؤن مین سے اور اکتفا کیا ساتھ ذکر اونکی کی باقی بزرگ
مین سے پھر اوٹھایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہیٰ کی ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ
بیری کی درخت کو کہتی ہین اور منتہیٰ اسکو اس سبب سے کہتی ہین کہ علوم خلائق کی قسم ملائکہ وغیرہ سی اوسی تک پہونچتی ہین اور کوئی اوس سے گذر نہین
سوائے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سہ چنانکہ گرم درتبہ قربت … کہ … جبرئیل بازو ماندہ ست پس ناگہان بیر اوسکی مانند مٹکون …

کی تھی اور بانگمان تھی اوسکی مانند کانون ہاتھیون کی ف ح لفظ فیلۃ کی زیر اور سی کی زبر سی جمع فیل کی ہی جو ہاتھی ہی بزرگی کی اور یہہ تشبیہ بسبب
فہم عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا تہا اونکا مانند ہمسری باہر ہی ترجمہ کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی ف ح مقصود جبرئیل کو یا تو معلوم کروانا
اوس مقام کا تہا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتھ پہونچنے کے اوس مقام میں کہ منتہی عقلون اور علوم خلائق کا ہی یا مقصود عذر کرتا تہا اپنی مفارقت کا
اور آنحضرت کی مصاحبت سے یعنی بیجائی کا سہ یکمتا فراتر مجال نماند بماندم کہ نیروی بال اگر یکسر موی برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم پس ناگہان
وہان چار نہرین تہین دو نہرین چہپی ہوئی اور دو نہرین ظاہر کہا میں نی کیا ہین یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نی ہی
دو نہرین چہپی ہوئی بہشت میں ہین ف ح جلبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چہپی ہوئی اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین
جاری ہین اوس سے باہر نہین نکلتین اور بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اونکی صفت کی تہہ کو نہین پہنچتین ت اور ای پیدا دو نہرین
ظاہر پس نیل اور فرات ف ح ظاہر یہہ ہی کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پر پہنچکر ظاہر اور
روان ہوتی ہین اوس جگہ اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی ہی کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع میں مشابہ بہشت کی پانی کی ہی یا قبیل
موافق اسماکی ہی یعنی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بہی دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم
ت پہر دکہایا گیا میری لیئی بیت المعمور ف ح وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان میں محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا تو
پر توسیدہا خانہ کعبہ ہی پر آکر پڑی اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی ترجمہ پہر لایا گیا میری پاس ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودہ کا اور
ایک پیالہ شہد کا یعنی تا کہ اختیار کرون میں جسکو کہ چاہون او نمین سی پس لیا مینی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی ف ح یعنی دین اسلام کہ
مخلوق ہین لوگ اوسپر کہا علماء نی کہ دودہ اوس عالم میں شکل دین او رعلم کی ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتا ہوں تو تعبیر اوسکی یہہ
ہوتی کہ دین اور علم سے منتفع اور محظوظ ہوئیگا مناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب اچہی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور
گوارا ہونی اوسکی کی ت تو ہوگا اوس فطرۃ پر اور امت تیری ف ع اور اگر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث
مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح تہی خصوصًا شراب جنت لیکن تعبیر اوسکی
اس جہان میں یہی تہی اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینی والا ہی لیکن لطافت دودہ کی اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث میں
ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو ظرف شراب و دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفون کا آسمان پر تہا اور حدیث آئندہ مین
آیا ہی کہ بعث آنی کی مسجد اقصی میں تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ ہر دو مقام میں ہوا بیت المقدس میں پاس شراب و دودہ کی اور اوپر آسمان کی پاس شراب اور
دودہ اور شہد کی لائی ہوں واللہ اعلم ت پہر فرض کی گئی مجہپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہرا میں درگاہ رب سے پس گذرا مین
موسی علیہ السلام پر ف ع یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا میں ابراہیم سی
شب معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی مٹی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل
میدان ہی اور درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی ت پس کہا موسی نی ساتہہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم
کیا گیا میں ساتہہ پچاس نمازون کی ہر دن میں یعنی اور رات میں کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکیگی پچاس نمازین یعنی عادۃً یا سہولۃً
بسبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کی آزمایا ہی مینی لوگون کو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اونہانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی انکی طبیعتون
پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہوی باوجودیکہ وہ قوی تہی بہ نسبت تمہاری امت سے کے

پس تمہاری امت کیونکر ادا کر سکیگی اتنی نمازیں پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کی اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف اور آسانی کی واسطے امت
اپنی کی پس پھر گیا میں یعنی جانب اپنے رب کی طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کیں مجھ سے دس نمازیں اور چالیس رہیں پس پھر آیا میں طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ
نے مانند اوس کلام کی کہ کہا تھا پہلی بار کہ تیری امت نہیں ادا کر سکیگی چالیس نمازیں اور میں آزما چکا ہوں لوگوں کو پس پھر جا اور تخفیف چاہ پس پھر
گیا میں درگاہ رب میں پس کم کیں مجھ سے اور دس نمازیں اور تیس رہیں پس آیا میں نزدیک موسیٰ کی پس کہا مانند اسکی کہ کہا تھا پس پھر گیا میں پس کم
کیں مجھ سے دس نمازیں اور بیس رہیں پس آیا میں موسیٰ کی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ دس نمازوں کی ہر روز پس آیا میں موسیٰ
کی پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتھ پانچ نمازوں کی ہر روز کہا موسیٰ نے کہ بلا شبہ امت تیری یعنی اکثر
اونکی نہیں طاقت رکھینگی پانچ نمازوں کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق میں آزما یا ہوں لوگونکو پہلے تجھ سے
اور علاج کیا میں نے بنی اسرائیل کا سخت تریں علاج یعنی اور اس سے کم بھی نہ ادا کر سکی پس پھر جاؤ اپنے پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سے
تخفیف کا اپنی امت کی لیے ف ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نے آنحضرت کو اللہ تعالیٰ کی پاس بھیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو
معلوم کر لیا تھا انہوں نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے ورنہ کا ہے کو یہ تکرار کرتے پس جائز ہونا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اس پر کہ پہلا حکم غیر واجب تھا
قطعا اسلیے کہ جو چیز واجب ہوتی ہے قطعا نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اوس میں تخفیف چاہنے کی کیا
حاجت ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے پچاس نمازیں فرض کی تھیں پھر رحم کیا اپنے بندوں پر اور نسخ کیا اونکو ساتھ پانچ کے
جیسے اور بعضے احکام منسوخ ہوتے ہیں ت کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا میں نے اپنے رب سے یعنی تخفیف کا یہانتک کہ شرمندہ ہوا میں یعنی کثرت سوال سے
اب نہیں جاسکتا میں طلب تخفیف کی لیے اگرچہ نہیں ہے امت کے محافظت کرسکنے کا ولیکن راضی ہوتا ہوں یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہوں میں امر الٰہی کو
یا سونپتا ہوں میں کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نے پس جسوقت کہ گذرا میں اس مقام سے آواز دی آواز دینے والے نے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے
کہ مقرر اور جاری کیا میں نے فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی میں نے اپنے بندوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار تھا اوسکا آگے آتا ہے **وعن**
ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ
الْبَغْلِ يَقَعُ حَافِرُهٗ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهٖ فَرَكِبْتُهٗ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُهٗ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ يَرْبِطُ بِهَا
الْاَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ بِاِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِّنْ لَبَنٍ
فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ
بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِيْ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ
بُكَاءَ مُوْسٰى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرَاهِيْمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهٗ اِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا هُوَ يَدْخُلُهٗ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَاِذَا وَرَقُهَا كَاٰذَانِ الْفِيَلَةِ وَاِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ
اَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَاَوْحٰى اِلَيَّ مَا اَوْحٰى فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ
صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى اُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَالَ ارْجِعْ
اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ بَلَوْتُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ فَقُلْتُ
يَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰى اُمَّتِيْ فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَارْجِعْ

الی ربک فسله التخفیف قال فلم ازل ارجع بین ربی تبارک وتعالی وبین موسی حتی قال یا محمد انهن خمس صلوات کل یوم ولیلة لکل صلوة عشر فذلک خمسون صلوة ومن هم بحسنة فلم یعملها کتبت له حسنة فان عملها کتبت له عشرا ومن هم بسیئة فلم یعملها لم تکتب له شیئا فان عملها کتبت له سیئة واحدة قال فنزلت حتی انتهیت الی موسی فاخبرته فقال ارجع الی ربک فسله التخفیف فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت قد رجعت الی ربی حتی استحییت منه رواه مسلم

ذکر کیا اوسکو مسلم نے اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ روایت کی انہون نے انس سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور براق چارپایہ سفید دراز ہی میانہ قد جیسی کہ فرمایا اونچا گدہی سی اور نیچا خچر سی پڑتا تہا سم اوسکا نزدیک تمام ہونی نگاہ اوسکی کی پس سوار ہوا میں اوسپر یہان تک کہ آیا مین بیت المقدس مین پس باندہا مین نی براق کو ساتہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کی کہ باندہتی تہی اوسسے انبیا یعنی اپنی سواریون کو یا اس براق کو بنا بر اختلاف قولین مذکورین کی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین ف ع اسقدر اسراء پر تو اجماع سب کا ہی اور اختلاف معتزلہ کا ہی بیچ اسراء کی آسمان تک بنا بر منع ہونی خرق و التیام کی بہ تبعیت کلام حکما کی ت پس پڑہی مینی اوس مین دو رکعتین ف ع یعنی تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرت امام ہوی اور انبیا مقتدی پس راوی نی ذکر آنحضرت کی امامت کا نہین کیا بسبب اختصار کی یا نسیان کی جیسی کہ پہلی حدیث مین ذکر مسجد کی داخل ہونی کا ہی فوت ہوا ت پہر نکلا مین یعنی مسجد سی پس لائی میری پاس جبرئیل ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودہ کا ف ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو ت پس اختیار کیا مینی دودہ کو پس کہا جبرئیل نی کہ اختیار کیا تو نی فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو پہر چڑہایا ہمکو طرف آسمان کی ف ع لفظ عرج ساتہ زبر عین اور رے کی ہی جیسے ذکر کیا اوسکو نووی اور سیوطی نی پس فاعل جبرئیل ہین یا رب الجلیل بسبب فرمانی آنحضرت کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا مجکو اور جبرئیل کو اللہ تعالی اور ممکن ہی یہہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کی اور ایک نسخہ میں ساتہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چڑہایا گیا ہمکو ت اور ذکر کی ثابت نی حدیث انس سے مانند معنی حدیث سابق کی کہ گذری ساتہ روایت قتادہ کی انس سی چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت نی یا ثابت نی یا انس نی بطریق مرفوع کی پس ناگاہ ان میں آدم پس مرحبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہ خیر کے اور فرمایا بیچ آسمان تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہ یوسف کی یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین ہی اسی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دی گئی ہین آدہا حسن پس مرحبا کہا مجکو اور دعا کی خیر کی میری لیے ف ع اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد آدہی حسن سی یہہ ہی کہ یہہ نسبت اپنی زمانی کی لوگون کی حسن کے آدہا حسن رکہتے تہی اور کہا بعضی حفاظ نی ہماری مشائخ متاخرین معتبرین مین سی کہ آنحضرت احسن تہے یوسف علیہ السلام سی اس لیے کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ یوسف کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تہا اسقدر کہ دیتا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ اوس مین سامنی کی چیزین معلوم ہوتی لیکن ہماری نبی صلعم کی صورت کا یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نی پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت سا جمال روشن اونکا سی اسلیے کہ اگر ظاہر ہوتا اونکی لیے تو نہ دیکہہ سکتی طرف اونکی کہا قال بعض المحققین آپ حضرت یوسف کی حال مین سی کچہہ بہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نے یہہ بہی معنی اسکی کہی ہین کہ دی گئی تہی یوسف نصف حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرت کی حسن کی وہ آدہا حسن رکہتی تہی کذا ذکرہ الحلبی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ یہہ ثابت ہوا ہی بیچ شان یوسف علیہ السلام کی اور صباحت اونکی کی ایسی مضمون کہ ذہن عوام التی ہین یہہ بات کہ وہ سب سی زیادہ حسین تہی تو چاہیئے بیچ قصہ معراج مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ پہونچا مین ایک شخص پر کہ احسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ سی حسن مین جیسا کہ چاند بہ نسبت تمام ستارون کی بہتر ہی ایک حدیث لایا ہی اپنی جامع مین انس سی کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نی کسی پیغمبر کو مگر کہ خوب صورت اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا

خوب ہو زیادہ اور خوش آواز زیادہ ہو سبب پس حدیث معراج کی مخصوص ہی ساتھ غیر آنحضرتؐ کی جیسی کہ بعضون نی کہا ہی کہ کلام کرنیوالا شعر میں جو شاعر
میں داخل نہیں ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نی شرح شمائل میں کہا ہی کہ تمام ایمان میں سی آنحضرتؐ پر یہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہیں ہوا بیچ ظاہر
صورت کسی آدمی کی حسن و لطافت اوسقدر کہ جمع ہوا آنحضرتؐ میں جیسی کہ بیچ باطن سیرت کسی کی جمع نہیں ہوا فضل اور کمال اوسقدر کہ جمع ہوا
آنحضرتؐ میں اسلیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حمد اور رضا جلد بیچ وصف آنحضرتؐ کی یہہ ہی کہ جو کچھ سوای مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال سے
حضرتؐ کی لیے ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر اونسی اور برابر اونکی نہیں ہے رباعی کسی کہ بیچ بلاغت بیار نارسد * ترا درین سخن انکار کار ما نرسد *
ہزار سکہ بیاذار کائنات زنند * یکی بخوبی صاحب عیار ما نرسد * صلی اللہ علیہ وآلہ بقدر حسنہ وجمالہ وفضلہ وکمالہ ت اور نہیں ذکر کیا یعنی ثابت نی اسکو
اس حدیث میں رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسی کہ پہلی حدیث میں گذرا اور کہا ساتوین آسمان میں یعنی زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان
دیکھا میں نی ابراہیم کو اس حال میں کہ لگائی ہوی ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور میں داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہیں
داخل ہوتی وی پھر دوسری بار اوس میں یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتی آتی ہین پہلون کی نوبت پھر نہیں پہونچتی بسبب کثرت اونکی کی پہر لیگئی مجکو طرف
سدرۃ المنتہی کے پس ناگہان پتی اوسکی مانند کانون ہاتیون کی تھی اور ناگہان پہل اوسکی مانند مٹکون کی پس جب کہ ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا سی جو چیز نی
کہ ڈہانکا ف ع بعضون نی کہا فرشتون کی بازوون کی انوار نی ڈہانکا اور بعضون نی کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگا رنگ کی چیزون نی کہ معلوم نہیں
کیا تہیں اور ظاہر تر یہہ ہی ت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سی طرف مرتبہ عالی کی پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات میں سے بیان کرسکتا وصف اوسکا
بسبب کمال خوبی اوسکی سے کہ اور وحی بیجی طرف میری حق سبحانہ تعالی نی جو کچھ کہ بیجی ف ع سوای خدا اور رسول کی کوئی نہیں جانتا اور بہت بہی
اور احتیاط کی بات یہی ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکہین درپی اوسکی بیان اور تفسیر کی نہون ت پس فرض کی گئین مجہپر پچاس نمازین ہر دن اور ہر
رات بیچ پہرا میں اترا میں بلندی اوس مقام سی اور پہونچا طرف موسیٰ کی اوس آسمان میں کہ وہ تھی پس کہا موسیٰ نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر
کہا میں نی کہ فرض کین مجہپر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ میں فی کل یوم ولیلۃ ت کہا موسیٰ نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی
اور سوال کر اوس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہیں طاقت رکھی گی پس تحقیق میں آزما چکا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی اونکا فرمایا حضرتؐ نی
پہر گیا میں طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا میں نی کہ ای پروردگار میری تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب میری کہ میری امت
پر کی پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہہ ہی خمسا خمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ روایت
عشر کی اختصار ہی روایت خمس سی اور مؤید ہی اسکو قول حضرتؐ کا ت پس پہرا میں طرف موسیٰ کی اور کہا میں نی کہ کم کین مجہسی پانچ نمازین کہا موسی
نی کہ تحقیق امت تیری نہیں طاقت رکھی گی اوسکی یعنی مقدار باقی کی بہی پس پہر جا طرف رب اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرتؐ نی
پس ہمیشہ آمد و رفت کی میں درمیان رب اپنی کی اور درمیان موسیٰ کی یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہانتک
کہ فرمایا اللہ تعالی نی ای محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات میں واسطی ہر نماز کی ثواب دس نمازون کا ہی یعنی حکما
اور اعتبارا پس اس حساب سی یہہ حکم پچاس نمازون کا رکہتی ہین جسنی قصد کیا نیکی کر نیکا پہر نکیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا عذر عرفی کی لکہی جاتی ہی
اوسکی لیے وہ نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی اوسکی لیے دہ چند
ف ع یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملنی قصد قلب کی طرف مباشرت عمل قالب کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہ ادنی
درجہ ہی تضاعف کا بیچ غیر حرم کی اور وارد حدیثون میں آیا ہی کہ اوس سے بہی مضاعف کیجاتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے مقدار صدق

وبخلاف حسنات اور ترجیح حسنات بالملک کا نہیں [illegible]
سی بخلاف اسکی کہ ترک کیا اوسکو اللہ کی لیے نہیں لکھی جاتی ہی اوسکی لیے [illegible] کچھ ف لیکن اگر ترک کیا اوسکو اس حال میں کہ عزم
کیا تھا اوسکی کرنیکا تو وہ اس حال سی خالی نہیں اگر ترک کیا تھا اوسکو اللہ تعالی کی لیے تو شان نہیں یہ ہی [illegible] لکھی جاتی ہی اوسکی لیے ایک نیکی اور
اگر ترک کیا تھا اوسکو کسی غرض فاسد کی لیے تو لکھی جائیگی اوسکی لیے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہی ساتھ اسکی بہت
علمائی ت پس اگر کی وہ برائی تو لکھی جائیگی وہ برائی اوسکی لیے ایک برائی ف ح اصلی کہ برائی نہیں مضاعف ہوتی جیسے کہ کہا ہی
فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالسیئة فلا یجزی الا مثلها وهم لا یظلمون اس میں اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ عدل ہی جیسی کہ مضاعف ہونا فضل تھا
فرمایا حضرت نی پس اوترا میں اوس مقام عالی سی یہانتک کہ پہونچا میں طرف موسی کی پس خبر دی میں نی اونکو یعنی اس ماجری کی پس کہا موسی نی پھر جا
اپنی پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سے تخفیف کا یعنی تا پانچ سی بھی کم کر دی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہا میں نی تحقیق رجوع کی میں نی طرف پروردگار
اپنی کی کتنی ہی بار یہانتک کہ حیا کی میں نی اوس سے نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابن شهاب عن انس قال كان ابو ذر يحدث ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فرج عن سقف بيتي وانا بمكة فنزل جبرئيل ففرج صدري ثم غسله بماء
زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حكمة وايمانا فافرغه في صدري ثم اطبقه ثم اخذ بيدي فعرج
بي الى السماء فلما جئت الى السماء الدنيا قال جبرئيل لخازن السماء افتح قال من هذا قال هذا جبرئيل قال هل
معك احد قال نعم معي محمد صلى الله عليه وسلم فقال ارسل اليه قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنيا اذا رجل
قاعد على يمينه اسودة وعلى يساره اسودة اذا نظر قبل يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى فقال مرحبا بالنبي الصالح
والابن الصالح قلت لجبرئيل من هذا قال هذا آدم وهذه الاسودة عن يمينه وعن شماله نسم بنيه فاهل اليمين منهم اهل
الجنة والاسودة التي عن شماله اهل النار فاذا نظر عن يمينه ضحك واذا نظر قبل شماله بكى حتى عرج بي الى السماء
الثانية فقال لخازنها افتح فقال له خازنها مثل ما قال الاول قال انس فذكر انه وجد في السموات آدم وادريس وموسى
وعيسى وابراهيم ولم يثبت كيف منازلهم غير انه ذكر انه وجد آدم في السماء الدنيا وابراهيم في السماء السادسة قال ابن
شهاب فاخبرني ابن حزم ان ابن عباس وابا حبة الانصاري كانا يقولان قال النبي صلى الله عليه وسلم ثم عرج
بي حتى ظهرت لمستوى اسمع فيه صريف الاقلام وقال ابن حزم وانس قال النبي صلى الله عليه وسلم ففرض الله على
امتي خمسين صلوة فرجعت بذلك حتى مررت على موسى فقال ما فرض الله لك على امتك قلت فرض خمسين صلوة
قال فارجع الى ربك فان امتك لا تطيق فراجعني فوضع شطرها فرجعت الى موسى فقلت وضع شطرها فقال
راجع ربك فان امتك لا تطيق فراجعت فوضع شطرها فرجعت اليه فقال ارجع الى ربك فان امتك لا تطيق ذلك فراجعته
فقال هي خمس وهي خمسون لا يبدل القول لدي فرجعت الى موسى فقال راجع ربك فقلت استحييت من
ربي ثم انطلق بي حتى انتهى بي الى سدرة المنتهى وغشيها الوان لا ادري ما هي ثم ادخلت
الجنة فاذا فيها جنابذ اللؤلؤ واذا ترابها المسك متفق عليه اور روایت ہی ابن شہاب یعنی زہری سی
کہ نقل کی انس سی کہا تھی ابو ذر حدیث کرتی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کھولی گئی مجھ سی چھت میری گھر کی اور تھا میں مکہ میں

میں تھا ف ع ح لفظ فرج صیغہ مجہول ہی تخفیف او تشدید سی یہی کہا ہی فرج اور لغت میں سی یعنی شق اور کشف کی یعنی اوڑ ڈالی گئی اور روایتیں
بیچ تعیین مکان اسرا کی مختلف آئی ہیں بعضی میں حطیم اور بعضی میں حجر جیسکی پہلی حدیث فصل کی میں گذرا اور بعضی میں شعب ابی طالب اور بعضی میں بیت
ام ہانی اور یہ مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال میں جیسی کہ فتح الباری میں کہا یہی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گھر میں سوتی تھی اور اوسکو اپنا بیت
فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کی نسبت کی اوسمیں اور وہ شعب ابی طالب میں ہی پس فرشتہ آیا اور چھت اونکی گھر کی پھاڑ کر حضرت کو کعبہ کی پاس
لایا اور حضرت لیٹ رہی اسی حال میں کہ اثر نیند کا کچھ باقی تھا پھر نکالا آپکو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپ کو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی
کو لیگیا ت پس آئے تسی جبرئیل اور کھولا سینہ میرا پھر دہویا اوسکو آب زمزم سی پھر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بہرا ہوا حکمت وایمان سی اور ڈالا جو کچھ
کہ لگن میں تھا میری سینہ میں پھر ڈہانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل میں گذر چکی ہی لیکن یہاں یہ تھا کہ دہونا
قلب مبارک کا سونی کی لگن میں تھا بعد ازاں پر کیا گیا علم وایمان سی اور یہاں ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی دھو چکی تھی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بہرا ہوا
حکمت وایمان سی اور ڈالا گیا سینہ مبارک میں قال ت پھر پکڑا جبرئیل نی ہاتھ میرا اور لی چڑہی مجھکو طرف آسمان کی ف ح یہاں ذکر سواری
براق کا اور جانیکا مسجد اقصی میں نہیں ہی پس سبب یہ ہی کہ گئی ہی بعضی اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کی تھی اور سواری براق کی اسرا میں تھی واللہ
اعلم ت پس جبکہ پہونچا میں طرف آسمان نیچی کی کہا جبرئیل نی واسطی داروغہ آسمان کی کہ کھول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہ کہا
یہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نی کہ کیا ہی ساتھ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہاں میری ساتھ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی اونکی
طرف یعنی بلانی کی لیے کہا جبرئیل نی کہ ہاں پس جبکہ کھولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹھی ہوئی تھی کہ اونکی داہنی طرف کئی
ایک شخص تھی یعنی اونکی اولاد میں سی اور بائیں طرف اونکی تھی ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکھتی تھی داہنی طرف اپنی ہنستی تھی یعنی اسلیے کہ دیکھتی تھی وہ چیز
کہ باعث خوشی کی تھی یعنی جنتی ہونی اونکا اور جسوقت کہ دیکھتی بائیں طرف اپنی روتی یعنی بسبب دوزخی ہونی اونکی کی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کے
مرحبا نبی صالح کو اور بیٹی صالح کو کہا یعنی جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہیں اور یہ اشخاص داہنی انکی اور بائیں انکی ارواحیں ہیں انکے
اولاد کی پس وہ داہنی طرف والی ان میں سی بہشتی ہیں اور یہ ارواحیں کہ بائیں طرف انکی ہیں دوزخی ہیں پس جب دیکھتی ہیں داہنی طرف اپنی ہنستی ہیں
اور جب دیکھتی ہیں بائیں طرف اپنی روتی ہیں ف ح کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواحیں کفار کی بیچ سجین میں ہیں اور ارواحیں ابرار کی بیچ علیین
میں پس کیونکر جمع کی گئیں آسمان میں اور جواب اسکا یوں دیا گیا ہی احتمال رکھتا ہی کہ ارواحیں پیش کیجاتی ہوں آدم پر بعض اوقات میں پس
جسوقت آنحضرت گذری ہوں وہ وقت پیش ہونی ارواحوں کا ہو اور احتمال ہی کہ ارواحیں دکہلائی گئی وہ ہوں کہ داخل نہیں ہوئی تہیں بدنوں
میں جیسے کہ پہلے وہ پیدا کی گئی ہیں پہلی بدنوں کی اور جگہ اونکی رہنی کی داہنی بائیں طرف آدم کی ہو اور وہ جانتی تھی انجام کار اونکا پس قول اسکا
آنحضرت کا قسم یہ عام مخصوص ہی انشاء اللہ اعلم ت یہاں تک کہ لیگئی مجھکو جبرئیل طرف دوسری آسمان کی پس کہا واسطی داروغہ اسکی کی کہ کھول پس ہوا
پس کہا جبرئیل کی لیے اوسکی داروغہ نی مانند اوسی چیز کی کہ کہا تھا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہی اور تیری ساتھ کون ہی الخ قال انس فی پس ذکر
کیا یعنی آنحضرت نی یا ابو ذر نی بطریق مرفوع کی اور ظاہر یہی ہی کہ آنحضرت نی پایا آسمانوں میں آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم
کو اور نہیں بیان کیا ابو ذر نی یا آنحضرت نی کیفیت منازل و مقامات اونکی کی سوای اسکی کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلی آسمان میں اور ابراہیم کو چھٹی آسمان
میں ف ح یہہ موافق ہی روایت شریک کی انس سی اور ثابت تمام روایتوں میں غیر اسکی ہی اور وہ یہ ہی کہ ابراہیم ساتویں آسمان میں بیٹہا
ہوا [illegible] کہ معراج [illegible] تو کچھ اشکال نہیں [illegible] تو یہی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت میں آیا ہی کہ دیکھا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوئے بیت

... بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلا خلاف اور علاوہ اسکی ... اختلافات حدیثون مین واقع ہوا تہا اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راوی کی اور ترجیح ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ یہہ تعیین آسمانون کی اور وہ بھی ... ہی یا ہو سکتا ہی کہ دونون آسمانون مین یکسان ہو فتدبر ت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجکو ابن حزم نے کہ تحقیق ابن عباس اور ابا حبہ انصاری کہتی تہی کہ فرمایا آنحضرت نے پہر اوپر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ چڑہا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تہا مین اوس مین آواز قلمون کی لکہنی کی کہ فرشتی اون کی تقدیر مین اور حکم الہی لکہتی تہی اور لوح محفوظ سی احکام الہی نقل کرتی تہی کہا بعضی محققین نے ہماری علما مین سی کہ معنی یہہ ہوی کہ مین قائم ہوا ایسی مقام مین پہونچا مین اوس مین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہ کی کہ مطلع ہوا مین کائنات پر اور ظاہر ہوی میری لیی اوامر الہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی خلق مین قسم ہی اللہ کی یہہ وہ مقام انتہی ہی کہ نہین تقدم ہوا اوس مین کسیکو اور کیفیت اون قلمون کی سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اوس سی نقوش اور حروف پیدا ہوتی اور نہ فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متعلقین کچہہ تاویلین کرتی ظاہر معنی سی خارج کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہی ہی کہ اسکو محمول ظاہر ہی پر کرین وجود قلم کی قائل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الہی کی کرین ت اور کہا ابن حزم اور انس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پس فرض کی گئین میری امت پر پچاس نمازین پس پہرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکہتا تہا اوسکی عمل کا یہان تک کہ گذرا مین موسی پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نی بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسی نی پس پہر جا طرف رب اپنی کی یعنی اوس سوال کرو تخفیف کا کہ امت تیری طاقت نہین رکہی گی اسکی پس پہیرا مجکو موسی نی یعنی وہ ہوی سبب پہرنی میری کی طرف رب کی پس تخفیف کین اللہ تعالی نی بعض پچاس کی ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تہا کہ وہ دس ہین یا دس سی کم وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی بموجب اختلاف ت پس پہرا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالی نی بعض اونکی پس کہا کہ پہر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سی اسلیی کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس پہر بار عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعض اونمین سی پس پہرا مین طرف موسی کی پس کہا موسی نی کہ پہر جا طرف رب اپنی کی اسلیی کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہر بار عرض معروض کی مینی پروردگار سی پس فرمایا ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین ت کہ یہہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میری ف ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ یعنی مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کی ثواب مین یہہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مینی پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہی ت پس پہرا مین طرف موسی کی پس کہا کہ عرض معروض کر اپنی رب سی پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سی ف ع یعنی اوس وقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین ہی کوئی مانع تعدد مانع سی یعنی یہہ بہی شرم مانع ہوی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کرکی پہرنا خفیف تک یہہ بہی مانع تہی اور باعث شرم ت پہر لیجایا گیا مجکو یہان تک پہونچایا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈہانکا تہا سدرۃ المنتہی کو رنگون نی یعنی انوار کی یا طرح طرح کی بارون ملائکہ کی یا اور کچہہ تہا نہین جانتا مین یعنی اب یا اوس وقت بسبب حیرت لی نظر اونکی حق کی طرف ندہکان کی طرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کی پہر داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوس مین برجی تہی گنبد موتیون کی ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تہا مین بہشت مین کہ ناگہان آیا مین ایک نہر پر تہی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبی تہی کہ اوسکی موتیون کی ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تہی ف ح ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کی ہی یا حقیقت مین مشک تہی اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عبد اللہ

قال لما أسري برسول الله صلى الله عليه وسلم انتهى به إلى سدرة المنتهى وهي في السماء السادسة إليها ينتهي ما يعرج به من

الارض فیقبض منھا والیھا ینتھی ما یھبط بہ من فوقھا فیقبض منھا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال فراش
من ذھب قال فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لمن لم یشرک
باللہ من امتہ شیئا المقحمات رواہ مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچایا گیا آپکو
سدرۃ المنتہی تک اور سدرۃ المنتہی چھٹی آسمان میں ہی ف ع کہا ایک شارح نی وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چھٹی آسمان میں ہی سدرہ اور صواب یہہ
ساتوین آسمان میں ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویوں کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان میں صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثروں کا کہا
نووی نی کہ ممکن ہی کہ تطبیق یوں دیجاوی دونوں روایتوں میں کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان میں ہو اور شاخیں اوسکی ساتوین آسمان میں کیونکہ وہ بہت
بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان میں ہی سایہ ڈالتا ہی آسمانوں اور بہشت پر ت طرف سدرہ کی پہونچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی
زمین سی یعنی اعمال اور ارواحین پس لی لی جاتی ہی اوس سی یعنی بقدرت الٰہی ہی اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاویں اور طرف سدرہ کی پہونچتی
ہی وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر سی پس لی لی جاتی ہی اوس سی ف ح یعنی اوامر اور احکام الٰہی پہر وہاں سی لیکر اوترتی ہیں ملائکہ ان
کو زمین پر پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اسیلئی اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہیں اور سوائی ہمارے پیغمبر خدا کی اوس سی اوپر کوئی نہیں گیا ہی
اور آنحضرت ایسی جگہ گئی کہ وہاں جگہ نہیں ہی فقط ع برداشت از طبیعت امکان قدم کہ آن اسرا بعبدہ ست من المسجد الحرام تا عرشہ وجود کہ
اقصای عالم ست کانجا نہ جاست و نی جہت و نی نشان تمام + سر سیر بشر گردد انجا ہیچ بان + آن تماشای عالم و جان برسر این مقام
ت کہا ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوس وقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوس چیز نی کہ ڈہانکا ف ح یعنی ایسی چیزوں نی کہ اوسکی کنہ کو نہیں
پہونچ سکتی ہیں کہ کتنی ہی اور کیسی ہی بقصد حیرانی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی آگی آتی ہی یہ حقیقت عدم علم و درایت
اوسکی ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ اوسکی ہر پتی پر فرشتہ کھڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سبز جانوروں کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیا و اولیا کی کہتی
ہیں ت کہا ابن مسعود نی یعنی بیچ تفسیر یغشی کی وہ پروانی ہیں سونی کی ف ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کی کہ اون انوار کو کہ اوترتی ہیں عالم ملکوت
سی تشبیہ دی ساتھ فراش کی اور فراش زمین سی یعنی پرندہ مشہور کی گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہاں اشارہ ہی طرف شوق اور محبت ملائکہ کی اور حیرانی
اور سرگردانی اونکی کی اوپر نور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت میں جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی آیا ہی اور یہہ بطریق تشبیہ و تمثیل کی
ہی اسیلئی کہ درختوں پر یہہ جانور آتی ہیں اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور قدرت الٰہی
شامل سب چیزوں کی ہی واللہ اعلم ت کہا ابن مسعود نی پس دی گئیں آنحضرت کو شب معراج میں تین چیزیں ف مراد حقیقت میں جو کچھہ دی گئی تہی آنحضرت
کو شب میں اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سی حد حصر سی باہر ہیں لیکن یہ تین چیزیں ذکر کیں عبداللہ بن مسعود نی بسبب شرف اور
کہ تعلق ہی اسکی کہنی سی ت دی گئیں پانچ نمازیں یعنی فرضیت اونکی اور دی گئیں آیتیں کہ اخیر سورۃ بقرہ میں ہیں ف یعنی آمن الرسول آخیر سورۃ تک مراد دیئی جانی سی دیا جانا بطریق وحی
و دعاؤں اونکی کا ہی اور اگر کہی کوئی کہ یہہ ظاہر میں منافی ہی اوس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ میں ہی کہ اوسوقت کہ جبرئیل بیٹہی تہی آنحضرت کی پاس سنی ایک آواز اوپر
دروازہ کہلنی کی سی ہی اوپر سی پس سر اوٹھایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی طرف زمین کی نہیں اوترا تہا کبہی مگر آج پس اوسنی سلام کیا
اور کہا کہ خوش ہو ساتھہ دو نوروں کی کہ دیی گئیں ہیں وہ آپکو نہیں دی گئی کسی اور نبی کو پہلی تم سی فاتحۃ الکتاب اور آیتیں اخیر سورۃ بقرہ کی
نہیں پڑہوگی تم کوئی حرف اون دونوں میں سی مگر کہ دیا جاویگا اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاؤں اونکی کی تو جواب اسکا یہہ دینگی کہ کچہہ منافات
نہیں ہی پس لیکہ دیتا تہا آسمان میں بیچ اون چیزوں سی کہ وحی کی طرف بندہ اپنی کی وہ چیز کہ وحی کی بغیر واسطی دینی پانچوں نمازوں کی مقام اعلی میں

اور اوترا فرشتہ کہ اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیے تھا اور بشارت دینی کو آیا تھا کہ جو تمکو نعمت ملی یہ چیز ملی ہی کسی نبی کو نہیں ملی ہان ایک روایت مین اشکال ہی آمن الرسول
کہ سورہ بقرہ مدنی ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہی پس اونکو یون جمع کرتی ہین کہ تمام سورہ بقرہ کا مدنی ہی یعنی مدینہ مین نازل ہوئی سوا اس آیت کی اور معلوم
ہوتا کہ اکثر کی اور نقل کیا ابن ملک نی حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سے کہ اللہ تعالی سے منقول ہوا سورہ بقرہ کی وحی بیچ کی بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج
پہر بادو کی ہی اونکی نزدیک اور جمہور جو کہتی ہین کہ یہ ساری سورہ مدنی ہی اونکا جواب یہ ہی کا معنی اسکا یہ نہین ہین کہ وہ وحی گئین مکہ مین
اور قبولیت کی گئی آنحضرت کی لیے دربارہ اون الفاظ کی کہ تلقین کیے گئی دونون آیتون مین لفظ غفرانک سے اخیر تک اور ادر یہ تینون والون کی لیے
مترجم اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سی جو اوسی حالت مین مرا ہو شخص کہ نہ شریک کری ساتھ اللہ کی کسی چیز کو نقل کی یہ مطلب ف ع یعنی وعدہ کی گئی
آنحضرت اور مغفرت کا جسکو چاہیگا اللہ تعالی بغیر عذاب کی یا بخشدیگا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک
ونغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سی کوئی یہ نہ سمجھے کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بھی نہین ہونیکا کیونکہ یہ ثابت ہو گیا ہی نصوص شرع سی اور اجماع
اہل سنت سی بھی سوا اسکی کہ گنہگار ... عذاب ہوگا اور اس حدیث مین ذکر کیا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونی اس امر کی ہو جیسی ہی **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد رأیتنی فی الحجر وقریش تسألنی عن مسرای فسألتنی عن اشیاء من بیت
المقدس لم اثبتہا فکربت کربا ما کربت مثلہ فرفعہ اللہ لی انظر الیہ ما یسألونی عن شیء الا انبأتہم وقد رأیتنی فی جماعۃ من
الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی فاذا رجل ضرب جعد کانہ من رجال شنوءۃ واذا عیسی قائم یصلی اقرب الناس بہ شبہا عروۃ
بن مسعود الثقفی واذا ابراہیم قائم یصلی اشبہ الناس بہ صاحبکم یعنی نفسہ فحانت الصلاۃ فأممتہم فلما فرغت من الصلاۃ
قال لی قائل یا محمد ہذا مالک خازن النار فسلم علیہ فالتفت الیہ فبدأنی بالسلام رواہ مسلم وہذا الباب خال عن الفصل الثانی
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق دیکھا مین نی اپنی تئین حجر مین یعنی حطیم مین کھڑا ہون اس حال مین
کہ جماعت قریش پوچھتی تھی مجہسی احوال جانی میری کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کی پس پوچھین مجہسی چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد
نہین رکہتا تہا مین اونکو یعنی وقت پہونچنی کی بسبب مشغول ہونی کی امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند
اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نی میری لیے اس حال مین کہ دیکھتا تہا مین اوسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہایا پردہ درمیان
مین سی تاکہ دیکہون اوسکو اور بتلاؤن لوگون کو جو پوچہین مجہسی کہ نہ پوچہتی تہی مجہسی کچہ مگر کہ خبر دیتا تہا مین اونکو یعنی اوس حالت
مستحضرہ مین اور تحقیق دیکھا مین نی اپنی تئین بیچ جماعت کی انبیا مین سی ف ع یعنی شب معراج مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر پہلا مضمون اور
مضمون آیندہ حدیث کا اور یہ دیکھنا غیر اوس دیکھنی کی ہی کہ آسمان مین دیکھا بالاتفاق پہر کہا بعضون نی کہ دیکھنا انبیا کو آسمان مین محمول ہی اوپر
دیکھنی ارواح اونکی کی مگر عیسی کہ کیونکہ ثابت ہو چکا ہی کہ وہ ساتھ بدن کی آسمان پر اوٹہائی گئی ہین اور بعضون نی ادریس کی حق مین بھی ایسا ہی
کہا ہی اور اسپر مضمون ہی کہ نماز پڑھی حضرت کی ساتھ بیت المقدس مین پس احتمال رکھتا ہی کہ اونکی ارواح نی پڑھی ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ بدنون نی
ساتھ ارواحون کی پڑھی ہی کیونکہ اوپر گذر چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس اور اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہاوی اونکی
گوشتونکو پہر بدن اونکی مانند ارواحون اونکی کی لطیف ہین نہ کثیف پس نہین ہی مانع اونکی ظہور کی لیے عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کی قدرت
ذی الجلال سی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نماز پڑہانا آنحضرت کا اونکو بیت المقدس مین پہلی آسمان پر جانی سی تھا اور ناگہان دیکھتا ہون مین کہ موسی کہڑی
نماز پڑہتی ہین ف ع یہ بھی مؤید اسکا کہ انبیا وقت نماز کی بیت المقدس مین ساتھ بدنون اور ارواحون کی تھی کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہی اگرچہ ادا کرنا اونکا

شملہ کا ہوتا ہی ساتھ اعضا کی جنبش ارواح کی ترجمہ پس ناگہان موسیٰ ایک مرد میانہ قد یا دبلا کول بدن یا گٹھری ہوئی بالون والا گویا کہ وہ مرد قبیلہ شنوءہ کی ہی میں کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن میں سی اور ناگہان عیسیٰ بھی کھڑے نماز پڑھتی ہین ف ۔ ع اسمین اشارہ ہی اوسکی طرف کہ نماز معراج میں تھی کی ہی اسلیے کہ وہ حالت حضور کی آگے رب کی اور کمال قرب کی ہی اور وہ عظیم لذات سی ہی نزدیک خلاق کی ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتھ اوسکی از روی مشابہت کی عروۃ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہی اور یہ بھائی عبداللہ بن مسعود کی نہین ہین اسلیے کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان ابراہیم بھی کھڑی نماز پڑھتی ہین مشابہ ترین لوگون کا ساتھ ابراہیم کی یار تمہارا ہی مراد رکھتی تھی آنحضرت اپنی ذات شریف اپنی ف ۔ ع یہ کلام ابوہریرہ کا ہی یا اونکی بعد کسی اور راوی کا ہی پس دیکھا آنحضرت نے ان انبیا کو نماز پڑھتی احتمال ہی کہ ہوئی نماز وہان میں طرف بیت المقدس کی بعینہ جیسا تفصیل میں ہی سو یہ دوسری احتمال کی ف تعقیب بلا مہلت واسطے محافظت میں ترجمہ پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا میں اونکا ف ۔ ع شاید کہ مراد اس نماز سے نماز تحیہ ہی یا نماز مسجد کی بالخصوص اور اگر کوئی کہے کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اوسمین کیون سو جواب اسکا یہ ہی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین حیات حقیقی دنیاوی کی اور چونکہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف بھی ہو اور یہی بات ہی اور جنازوں میں جو سبب نہ کیا گیا ہی نہ وجود اوسکا اور ان انبیا کی یہاں حضرت کی ساتھ نماز پڑھی اور بعد اسکی اونکو آسمان پر لیگئی حضرت کی استقبال اور تعظیم کی لیے یا اونکی ارواح کو آسمان میں متشکل کیا گیا مگر عیسیٰ اور ادریس کہ وہ ساتھ بدنون کی آسمان پر ہین اور یہی احتمال ہی کہ پہلے زمین پر بہانی اور جمع ہوا حضرت کا انبیا کی ساتھ بعد پھر تعجیل سدرۃ المنتہیٰ کی ہوا اور ظاہر تر یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اولیاء اللہ کو بصورت متعددہ امکنہ مختلفہ میں لوگون نے دیکھا ہی چہ جای انبیا علیہم السلام خوارق عادت تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سے ظہور میں آوین ترجمہ پس جبکہ فارغ ہوا میں نماز سی یعنی آسمان کی جانی سی پہلی یا بعد حاصل ہونی حضور باری تعالیٰ کی کہا مجھکو ایک کہنی والی نے ای محمد یہ ہی مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کر اوسکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی ملک تمہاری یا از راہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات کیا میں نے اوسکی طرف یعنی بقصد سلام کرنیکی پس پہلے کی اوسنے سلام کرنی میں مجھپر ف ۔ ع یعنی مجھو آپکو کہ سلام کرین اوسنے پہلے آپ ہی سلام کیا بسبب پائی جانی غلبہ شوکت اور رحمت آنحضرت کی آگے دوزخ بر اور اوسکی داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہی کہ امامت آنحضرت کی انبیا کی اوپر آسمان پر بھی ہوئی ہو ولیکن سیاق حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس میں تھی واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی

الفصل الثالث

عن جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرہم عن آیاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ روایت ہی جابر سی یہ کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جبکہ جھٹلایا مجھکو قریش نے یعنی بیچ مقدمہ معراج کی یعنی جانیکی طرف بیت المقدس کی شب مذکور میں اور پوچھین مجھسی نشانیان اوس مکان کی کھڑا ہوا میں حجر میں پس ظاہر کیا اور روشن کیا اللہ تعالیٰ نے مجھکو بیت المقدس ف ۔ ع یعنی اور راہ اوسکی اور دور کیا پردہ کو ترجمہ اور اوسمین تھا اور ویسا ظاہر کیا کہ دیکھتا تھا میں اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکھتا ہی کہ بیت المقدس کو اوٹھا کر آگی آنحضرت کی یہان لائی ہون جیسے کہ ابن عباس کی حدیث میں آیا ہی کہ کہا آنحضرت نے پس لائی گئی مسجد اور رکھی گئی دار عقیل کی پاس اور یہ کمال تر ہی معجزہ سی جیسے کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین میں حضرت سلیمان کی پاس ترجمہ پس شروع کیا میں نے کہ خبر دیتا تھا قریش کو بیت المقدس کی نشانیون سے حالانکہ میں دیکھتا تھا طرف اوسکی ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ۔ ع جاننا چاہیے کہ معراج کی حدیث جو صحیح حدیث سی ثابت ہوا ایمان آنحضرت کی کہ کہنی کا رسالت کو معلوم اور صحابہ وغیرہ میں کچھ اختلاف ہی اوسمین اور قول مختار اثبات اوسکا ہی بعضی کہتی ہین کہ دل سی دیکھا اور دیکھنا آنکھ کی تحقیق اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ اوپر ذکر ہوا ہی

تمام ہوا باب المعراج اور آگی آتا ہی تتمہ جلد چہارم میں باب المعجزات

تتمہ ربع رابع مظاہر حق

باب فی المعجزات

یہ باب ہے بیچ بیان معجزوں کے۔ معجزہ مشتق ہے عجز سے کہ جو ضد قدرت ہے اور کتاب تحقیق میں ہے کہ معجز کرنے والا عاجز کا ہے
غیر میں اور انبیاء کی صدق کی دلالتوں کو اور رسولوں کی نشانیوں کو معجزے اسلیے کہتے ہیں کہ منکر ان کو یعنی امتی عاجز ہوتے ہیں اونکی معارضہ سے اور مثل اوس
معجزہ کے یعنی وہ ایسا معجزہ نہیں لا سکتے اونکے مقابلہ میں امتی اور حضرت شیخ نے ذکر کیا ہے کہ معجزہ اعجاز سے ہے یعنی عاجز کرنیکے اور وہ ایک امر ہے خارق
یعنی خلاف عادت کا ظاہر ہوتا ہو اوسی دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے نبوت سے ظاہر ہوتی ہیں اونکو ارہاص کہتے ہیں اور ارہاص کے معنی ہیں
محکم کرنا مکان کا ساتھ پتھر اور مٹی کے گویا کہ اوس میں استحکام امر نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتی ہیں جو کچھ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو
اوسکو استدراج کہتے ہیں اور جو کچھ عوام مسلمانوں سے ظاہر ہو اوسکو معونت کہتے ہیں اور جو کچھ کہ اولیاء سے ہو اوسکو کرامت کہتے ہیں اور دعوی نبوت کی
قید سو سبب سے ہے نکل گئیں یعنی ان قسموں کو معجزہ نہیں کہتے اسلیے کہ معجزہ خرق عادت ہو کہ ساتھ دعوی نبوت کے ہو اور حضرت شیخ نے تین قسمیں تو بیان کیں
اور ایک معجزہ سے کہ جسکا اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہیں ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتھ اسباب کے کہ جو اوس سبب کی مباشرت کرتا ہے او سے
ظہور پاتا ہے اور جو کچھ کہ ساتھ اسباب عادی کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہیں ہے جیسے شفا ساتھ دواؤں طبیب کے اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کہے
باعتبار ظاہر کے ہے

الفصل الاول پہلی فصل

عن انس بن مالک ان ابا بکر الصدیق قال نظرت الی اقدام المشرکین علی رؤوسنا ونحن فی الغار فقلت یا رسول اللہ لو ان احدہم نظر الی قدمیہ ابصرنا فقال یا ابا بکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما متفق علیہ۔ روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ ابوبکر صدیق رض نے کہا یعنی وقت بیان کرتے قصہ ہجرت کے
اور رہنے کے غار میں اور پہنچنے مشرکوں کے سر غار پر سید الابرار کی تلاش میں کہ دیکھا میں نے مشرکین کی قدموں کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سروں پر ہیں اور ہم
یعنی میں اور آنحضرت غار میں تھے غار سے مراد اوس غار سے غار جبل ثور ہے کہ ثور کہ اوپر کی جانب میں تھا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے کہ نواح مکہ میں بقدر
مسافت ایک ساعت نجومی کے اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر کوئی اوسکے کنارے پر کھڑا ہو تو نظر اوس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اوسکے
پانوں پر پڑتی ہے اور اگر وہ شخص اپنے پانوں کی جگہ نظر کرے تو دیکھے اوس شخص کو کہ اندر غار کے ہے پس آنحضرت اور علی کے ساتھی یعنی مشرکوں نے بقصد ہجرت کے
اور شریک ہاں حضرت کی تلاش میں جا پہنچے اور حضرت ابوبکر ڈرے حضرت کی طرف سے جیسے کہ بیان کرتے ہیں پس کہا میں نے یا رسول اللہ اگر کوئی
انمیں سے نگاہ کرے جگہ پانوں اپنی کی تو دیکھ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوبکر کیا ہے گمان تیرا ساتھ اون دو شخصوں کے کہ خدا ہے تیسرا اونکا نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف یعنی خدا ساتھ اونکے ہے بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ میں یہ ہے کہ پھیر دی اللہ تعالی نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے سے
اندر غار کے باوجود جزم کرنے اس بات کو کہ آنحضرت اور ابوبکر صدیق رض غار میں ہیں اور طیبی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے دعا کی تو پردہ خدا نے اندر آنے
کو روکے انکی آنکھیں یعنی پس گرد غار کے پھر آتے تھے اور انکو نہیں پاتے تھے اور بیضہ رکھنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بھی معجزہ تھا جیسا کہ حدیثوں میں
آیا ہے وعن البراء بن عازب عن ابیہ انہ قال لابی بکر یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما حین سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال أسرينا ليلتنا ومن الغد حتى قام قائم الظهيرة وخلا الطريق لا يمر فيه أحد فرفعت لنا صخرة طويلة لها ظل لم تأت عليها الشمس فنزلنا عندها وسويت للنبي صلى الله عليه وسلم مكانا بيدي ينام عليه وبسطت عليه فروة وقلت نم يا رسول الله وأنا أنفض ما حولك فنام وخرجت أنفض ما حوله فإذا أنا براع مقبل قلت أفي غنمك لبن قال نعم قلت أفتحلب قال نعم فأخذ شاة فحلب في قعب كثبة من لبن ومعي إداوة حملتها للنبي صلى الله عليه وسلم يرتوي منها يشرب ويتوضأ فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فكرهت أن أوقظه فوافقته حين استيقظ فصببت من الماء على اللبن حتى برد أسفله فقلت اشرب يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قال ألم يأن للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك فقلت أتينا يا رسول الله فقال لا تحزن إن الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه إلى بطنها في جلد من الأرض فقال إني أراكما دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما أن أرد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى أحدا إلا قال كفيتم ما هنا فلا يلقى أحدا إلا رده. متفق عليه

اور روایت ہے براء بن عازب سے نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے کہا عازب نے کہا واسطے ابی صدیق رض کے کہ اے ابوبکر خبر دو مجھکو کس طرح اور کیا کیا تم دونوں یعنی تمنے اور آنحضرت نے اوس رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی جب کہ نکلے تم مکہ سے طرف مدینہ کے ہجرت کے لیے بعد نکلنے کے غار سے کہا ۔ پھر ابوبکر نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن میں سے یعنی آدھے دن یہانتک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور ٹھیرا آفتاب بیچ خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تھا اوسمیں کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اوسکے سایہ تھا نہیں پاتا تھا اوسپر آفتاب یعنی اوسکے کناروں اور کونوں تک اوس وقت دھوپ نہیں پہنچی تھی پس اوترے ہم اوسکے پاس اور ہموار کی میں نے آنحضرت کے لیے ایک جگہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تاکہ سوویں آنحضرت اوسپر اور بچھایا میں نے اوسجگہ ایک پوستین اور کہا میں نے سوئیے آپ یا رسول اللہ اور میں نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکھتا رہونگا ادہر اودہر اور خبر لیتا رہوں گا دشمنوں کے آنے کی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا میں درحالیکہ نگہبانی کرتا تھا گرد حضرت کے پس ناگہاں دیکھتا ہوں میں ایک چرواہے کو چلا آتا ہے سامنے سو کہا میں نے کہ کیا ہے تیری بکریوں میں دودہ کہا چرواہے نے کہ ہاں ہے کہا میں نے کیا تو دودہ دیگا تو وہ کہا ہاں پس پکڑی اوسنے ایک بکری اور دوہا کاٹ کے پیالہ میں تھوڑا سا دودہ اور ساتھ میرے چھاگل تھی کہ اوٹھایا میں نے اوسکو واسطے آنحضرت کے کہ سیراب ہوتے تھے آنحضرت اوس سے پانی پیتے اور وضو کرتے تھے پس آیا میں آنحضرت کے پاس یعنی دودہ لیکر پس برا جانا میں نے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی میں نے آنحضرت کی ف ح سونے میں یعنی میں بھی سو رہا لفظ وافقتہ تقدیم ف سے ہے ق پر پس معنی اسکے تو مذکور ہوئے اور ساتہ تقدیم ق کے ف پر بھی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا تھا اور بیدار نہ کیا آپ کو یہانتک کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا میں نے کچھ پانی بیچ دودہ کے یہانتک کہ ٹھنڈا ہو نیچے تک یعنی ف ح بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودہ ٹھنڈا ہو گیا اور یہ عادت ہے عرب کی کہ ٹھنڈا پانی دودہ میں ڈالکر پلاتے ہیں تا حرارت دودہ کی دفع ہو جاتے پس کہا میں نے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے یہانتک کہ خوش ہوا میں ف ح اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسائش میں ہے اور یہاں ایک اشکال لاتے ہیں کہ بے اذن مالک کے یوں کیوں دودہ دوہا اور پیا اور جواب یہ دیتے ہیں کہ بکریاں حضرت ابوبکر رض کی کسی دوست کی تہیں کہ اعتماد اوسکی رضا کا رکھتے تھے اور یہ بھی ہے کہ اہل عرب کی عادت تھی کہ اجازت دیدیتے تھے اپنے چرواہوں کو کہ راہ کے چلنے والوں اور بھوکوں کو دودہ پلا دیا کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اونہوں نے کچھ دیکر خرید لیا ہو واللہ اعلم ف ح پھر فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں آیا وقت کوچ کا عرض کیا میں نے کہ ہاں آیا کہا ابوبکر رض نے پس کوچ کیا ہم نے بعد ڈھلنے آفتاب کے اور آنے لگا ڈھونڈنے وقت کوئی اور پیچھے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک ف ح کہ اہل مکہ نے اوسکو اور اور آدمیوں کو ہمارے پیچھے تعین کیا تھا کہ جو کوئی محمد کو لاوے اوسکو سو اونٹ دینگے اور یہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہو گیا ف پس کہا میں نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرتؐ تم کو کہ خدا ہی تعالی ہمارا ہے ساتھ پس دعا کی سراقہ پیغمبر خدا تعالی سے لیے پس کہا ساتھ سراقہ کو گھوڑا اوسکا پیٹ تک سخت زمین میں پس
کہا سراقہ نے تحقیق جانتا ہوں میں تمکو کہ بد دعا کی تم نے مجھ پر پس دعا کرو میری نفع کے لیے یعنی یہ کہ خلاصی پاؤں اس حالت سے کہ گرفتار ہوں میں اوس میں پس تم
اگر کرو گے تو اللہ گواہ کرتا ہوں تمہارے واسطے یہ کہ پھیر دونگا میں کفار کی طلب کو تم سے پس دعا کی سراقہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اونے
اوس رنج سے **ف** ع اور ایک روایت میں آیا ہو کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دھنستا تھا اور نجات پاتا تھا پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفای وعدے میں
کہ نہیں ملتا تھا کسی کا فر سے یعنی اون کافروں میں سے کہ حضرت کی تلاش کے لیے نکلے تھے مگر کہتا تھا کفایت کیے گئے تم طلب سے یعنی بس کافی ہے میرا تلاش کرنا
اور تلاش نہ کرو میں تلاش کر چکا نہیں ہے ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو پس نہیں ملتا تھا سراقہ کسی سے مگر کہ پھیر دیتا تھا اوسکو نقل کی بخاری اور
مسلم نے **ف** ع اس میں بہت سے فائدے ہیں از انجملہ معجزہ حضرتؐ کا اور فضیلت ابو بکر کی کئی وجہ سے اونمیں سے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لیے
اور ساتھ رکھنا چھاگل کا اور رکھنا اوسکا سفر میں واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اس میں فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اوسکی

وعن انس قال سمع عبد الله بن سلام بمقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في ارض يخترف فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني
سائلك عن ثلاث لا يعلمهن الا نبي فما اول اشراط الساعة وما اول طعام اهل الجنة وما ينزع الولد الى ابيه او الى امه
قال اخبرني بهن جبرئيل انفا اما اول اشراط الساعة فنار تحشر الناس من المشرق الى المغرب واما اول طعام
يأكله اهل الجنة فزيادة كبد حوت واذا سبق ماء الرجل ماء المراة نزع الولد واذا سبق ماء المراة نزعت قال اشهد ان لا اله الا الله و
انك رسول الله يا رسول الله ان اليهود قوم بهت وانهم ان يعلموا باسلامي من قبل ان تسألهم يبهتوني فجاءت اليهود فقال اي رجل عبد الله
فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وسيدنا وابن سيدنا فقال ارأيتم ان اسلم عبد الله بن سلام قالوا اعاذه الله من ذلك فخرج عبد الله فقال
اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا وانتقصوه قال هذا الذي كنت اخاف يا رسول الله رواه البخاري

اور روایت ہے انسؓ سے کہا سنا عبد اللہ بن سلام نے آنا آنحضرتؐ کا یعنی مکہ سے مدینہ میں حالانکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین میں تھا کہ چنتا تھا میوہ درختوں سے
ف ع یعنی اپنے باغ میں تھا میوہ درختوں سے توڑتا اور چنتا تھا مقصود بیان واقعہ ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اوسکے آنحضرتؐ کے پاس جلدی سے
کہ باوجودیکہ ایک کام میں تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آنحضرتؐ کی توریت میں پڑھکر اور تحقیق کر کے منتظر ظہور نبوت کا تھا سے مدتی بود کہ مشتاق
لقائت بودم بلا جرم بوی تو از دیدم و از جا رفتم بے صبر و دستور بودن افزائی حضرتؐ کے سب کام چھوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی
اولاد میں سے تھا اور بڑا علم رکھتا تھا توریت کا حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلہ اصحاب کرام سے ہوا جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ اوسکا
پس آیا وہ آنحضرتؐ کے پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنے علامتوں صدق نبوت کے تحقیق میں پوچھتا ہوں تم سے تین چیزیں نہیں جانتا ہے اونکو
کوئی **ف** ع یعنی عالم شخص کہ معلوم کرے مگر نبی ہی یا اوسکی کتاب سے اسلیے کہا کہ تا کہ اشکال لازم آوے کہ وہی تو جانتا تھا کل یا مفصل چنانچہ اسی لیے
جواب ان تین چیزوں کا معجزہ ہوا اوسکی اپنی اور علم یقین حضرتؐ کی نبوت کا نزدیک اوسکی اور یہی ظاہر ہی لائق حدیث کی اس بات میں نہ ترجمہ ایکہ ہر اون تین
چیزوں میں سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کھانا بہشتیوں کا کہ جو بہشت میں داخل ہونگے یعنی کیا کھاوینگے
اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کھینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اوسکے یا طرف ماں اوسکے کی مشابہت میں یعنی فرزند کبھی صورت میں مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور کبھی مشابہ
ماں کے سبب اوسکا کیا ہے فرمایا آنحضرتؐ نے کہ خبر دی مجھکو ان چیزوں کی جبرئیل نے ابھی **ف** ع فرمایا واسطے دفع ہونے وہم اس بات کے کہ انہوں نے
سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ ہی کرنا منظور تھی کہ گوش ہوش سے سنے اور وجود وحی اور اونکا جبرئیل کا معلوم کرے ترجمہ اسکا پہلا اول علامات قیامت

پس ایک آگ ہوگی کہ ہانکیگی اور جمع کریگی لوگوں کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور آپکا اول کھانا کہ کھاوینگے اہل بہشت جگر مچھلی کا
ہوگی کہ ایک ٹکڑا جگر کا جو لٹکتا ہوا جگر میں ہوتا ہے وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور یہ وقت کہ غالب ہوتا ہے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کھینچ لیتا ہے باپ اپنی
مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب ہوتا ہے پانی عورت کا یعنی مرد کے پانی پر تو کھینچ لیتی ہے عورت اپنی مشابہت کی طرف ف ع طاعلی بن حسنے
سبقت سے کے علاوہ لکھا ہے کہیں اور شیخ نے شرح میں یعنی پہلے رحم میں پڑتا ہے اور بعد اوسکے کہا اور کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت کا فرزند کا
ساتھ باپ یا ماں کے سبقت کرنا پانی ایک کا اور دونوں میں سے ہر ایک اور روایت کہ باب الغسل میں گذری معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے پانی کا
پس سبقت کو متضمن دونوں معنی کے رکھ سکتے ہیں ترجمہ کہا عبداللہ بن سلام نے بعد سننے جواب کے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود
برحق مگر اللہ اور بیشک تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبداللہ نے اے رسول خدا تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہیں اور تحقیق اگر وہ جانیں اسلام لانا میرا پہلے
اسکے کہ پوچھو تم اونسے یعنی میرا حال تو جھوٹ باندھ لینگے مجھ پر یعنی بعد پوچھنے کے پس آئے یہودی یعنی بسبب بلانے کے اتفاقا اور عبداللہ چھپ گئے تھے اونسے
پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہے عبداللہ بن سلام تم میں یا تمہارے نزدیک اور اعتقاد میں کہا اونھوں نے کہ بہتر ہمارا ہے اور بیٹا ہے بہتر ہمارے کا یعنی
حسب میں باعتبار علم و صلاح کے اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا ہے ہمارے سردار کا یعنی نسب میں یا تمام مکارم اخلاق میں فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجھکو
اگر اسلام لاوے عبداللہ بن سلام یعنی تو تم بھی اسلام لاؤ گے کہا یہود نے کہ پناہ میں رکھے اوسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور بھی کیا
اوس سے پس نکلے عبداللہ اور کہا گواہی دیتا ہوں میں اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہیں پس کہنے لگے یہود یعنی بعد
اسکے کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہ بہت بدتر ہم میں اور بیٹا ہے بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اوسکو کہا عبداللہ نے یہی وہ چیز کہ تھا میں ڈرتا
یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے ف اور یہی ہے یعنی یہ عرض کرنا کہ آپ اسے پہلے پوچھیے حال میرا تاکہ جھوٹ اونکا معلوم ہو باوجود ہو وعنہ
قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاور حین بلغنا اقبال ابی سفیان وقام سعد بن عبادۃ فقال یا رسول اللہ والذی
نفسی بیدہ لو امرتنا ان نخیضہا البحر لاخضناہا ولو امرتنا ان نضرب اکبادہا الی برک الغماد لفعلنا قال فندب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا مصرع فلان ویضع
یدہ علی الارض ہہنا وہہنا قال فما ماط احدہم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم اور روایت ہے اوس انس سے
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا یعنی مدینہ اون سے جس وقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنیکی ف یعنی ساتھ قافلے کے کہ آتا
شام سے اور جاتا تھا طرف مکہ کے اور یہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہے کہ ابوسفیان اموی تجارت شام کے لیے گیا تھا اور وہاں سے مال بہت سا لیے آتا تھا اور ساتھ اوسکے
چالیس سوار تھے جب مسلمانوں نے یہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹیں اور ماریں اسلیے کہ آدمی تھوڑے تھے اور مال بہت اور خبر جو مکہ میں پہونچی
تو ابوجہل کعبہ کے اوپر چڑھا اور پکارا لوگوں کو اور جمع کیا اور نکلا اونکی مدد کے لیے پس اوس سے لوگوں نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارے کی پکڑی اور نجات
پائی پھر جانا لوگوں کا بے ضرورت ہے پس چونکہ وقت اوس کی غفلت کا زوال کا آن پہونچا تھا لوگوں کے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر میں پہونچا پس حضرت کو اوسکے
اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہے دو جماعتوں میں سے ایک جماعت کا کہ چاہو مال او قافلہ کا اور چاہو فتح دشمنوں پر چنانچہ کلام اللہ اور تفسیروں میں
یہ قصہ مفصل مذکور ہے پس حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو پہونچا کنارے دریا پر اور ابوجہل آیا ہے پس کھڑے ہوئے ابوبکر اور عمر اور کھڑے ہوئے سعد بیٹے
عبادہ کے ف یعنی صحابہ کو درمیان میں سے اور وہ تھے انصار کے اور خاص انکا کہنا اسلیے تھا کہ سبب یہ کہ امتحان کرنا انصار کا تھا
اسلیے کہ حضرت نے نہیں بیعت لی تھی اونسے اس بات پر کہ نکلیں وہ ساتھ حضرت کے جہاد کو اور طلب کو دشمن کے لیے بلکہ بیعت لی تھی اون سے اسپر

کہ بھیجا دین وہ حضرت کو اوس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جب
وہ موافقت کرتے ہین اونکی باتین پس جواب دیا اونھون نے بہت اچھا جواب ساتھ موافقت پوری کے اس بارہ مین بھی اور بارہ مین بھی اور اوہمین رغبت دلائی
اوپر لڑنے مشرکون سے اصحاب سو اور مقداد نے عرض کیا پس کہا مقداد نے یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر حکم
کیجیے آپ ہمکو یہ کہ داخل کرین ہم سواریون کے جانورون کو دریا مین تو البتہ ڈالدین ہم اونکو دریا مین یعنی نرم زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائیں تو دریا مین
گھسے جاوین اور اگر فرماییے آپ ہمکو یہ کہ مارین ہم جگر اونٹون اور گھوڑون کے برک غماد تک تو البتہ کرین ہم برک الغماد ساتھ زیر ب اور زیادہ کسی کے
اور جزم رے کے اور غماد ساتھ زیر غین کے اور پیش اوسکی کے اور بعضون نے ساتھ زبر کے بھی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہرون مین سے یا پرلی کنارہ بحر مین یا
انتہا آبادی پر اور مارنا گھوڑون وغیرہ کے جگرون کا کنایہ ہے شتر رانی اونکے سے کہ وقت جلدی کے اور دوڑنے کے پاؤن سوار کے اونکے جگرون پر لگتے جاتے تھے
پس سمجھیے اگر آپ حکم کیجیے ہمکو بہت چلنے کا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلا برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجا لاوین ہم حکم آپکا تب کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا
آنحضرت نے لوگون کو اور مہاجرین اور انصار کو لڑائی کو پس نکلے آپ چلے لوگ یہانتک کہ اوترے بدر مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا
حضرت نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلان کی ہے یعنی نام ایک کا اوس شقیون سے لیتے تھے اور رکھتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے یہ اس جگہ اور
اس جگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہانتک کہ شمار کیا اکثر کفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان
الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور متجاوز کیا کسی نے اونمین سے اوس جگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی مسلم نے وقف یعنی
اوس جگہ مارا گیا وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھو فی قبۃ یوم بدر اللھم انشدک عھدک
ووعدک اللھم ان شئت لا تعبد بعد الیوم فاخذ ابو بکر بیدہ فقال حسبک یا رسول اللہ الححت علی ربک فخرج
وھو یثب فی الدرع وھو یقول سیھزم الجمع ویولون الدبر رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال مین کہ خیمہ مین تھے روز بدر کے یا الہی مانگتا ہون مین تجھسے امان تیری اور ایفا وعدہ تیرا کہ کیا ہے
نصرت کا یعنی اس آیت مین واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انھا لکم الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنی ہلاک ہونا مومنون کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد
آج کے دن کے ف یعنی اس لیے کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت تو بڑے عارف باللہ اور جانتے تھے کہ اللہ تعالی
وعدہ فرما کر خلاف نہین کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب سکا یہ ہے کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا جانتا ہے حصول مطلب کو یا نہ جانتا ہو علم باللہ مقتضی ہوا خوف
رکھنے کو اوس سے اور خوف الہی نہین رفع ہوتا انبیاء علیھم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے
پیدا ہوا ہو اور روکی جاوے نصرت موعود اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت سے وعدہ نصرت کا تھا لیکن وقت معین نہ کیا گیا پس آنحضرت ڈرتے تھے تاخیر وقت سے
پس دعا کی اللہ تعالے سے کہ وفا وعدہ فرمادے آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو واللہ ھو الغنی الحمید ان یشا یذھبکم کے معنون کا اور
آیۃ ان اللہ لغنی عن العالمین کے معنونکا کہ دلالت کرتی ہین بیا نیاز اللہ تعالے کی اور بیپروائی پر پس بنظر مضمون ان معانی کی دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نے لکھا ہے
کہ حال آنحضرت کا تھا کامل تر اور نظر اور علم آپکا پہنچ چکا تھا صفات غنا اور لا ابالی درگاہ حق کے اور سطوت اور جلال اوسکی کے تئین تا وسیع تھا اور نظر ابو بکر رض کی نقد ظاہر
ہی کی وعدے پر تھی اور اوسکی تحقیق ہے او پر کہ ساتھ آسیتہ المصابیح مین بعضے محققین سے حضرت شیخ عبد الحق نے ذکر کی ہے اور کچھ اونکی شرح عربی مین بھی مذکور
ہے پس پکڑا ابو بکر رض نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہے تمکو تمہاری دعا کرنی یا رسول اللہ مبالغہ کیا تمنے یا رسول اللہ دعا کرنے مین اپنے پروردگار سے ف
مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود تمام اعتقاد وثوق کے سبب تھا اور ابو بکر رض نے دعا سے بس کرنے کو کہا بسبب مزید و تقویت یقین اصحاب کے اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ دعا آنحضرت کی مستجاب ہے بلا

حضور مناجات میں مبالغہ کرتے ہیں یا ترجمہ پس نکلے آنحضرت صلعم جلدی کرتے ہوئے اپنی زرہ میں حالانکہ تھے پڑھتے ہوئے وہ آیت سیہزم الجمع
اوپر قریب ہے کہ شکست دی جاویگی جماعت کفار کو اور پھیرینگے پشت نقل کی یہ بخاری نے ف ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کے تھے
ابجانب امید کے غالب آئی آپ پر بسبب عنایت الہی کے پس خوش ہو کر اوٹھے اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنون کی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ہوا
اوسی بسبب اطلاع کرنے خداتعالی کی اوسکو غیب پر وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر ہذا جبریل آخذ برأس فرسہ علیہ اداۃ
الحرب رواہ البخاری ترجمہ اور ابن عباس سے روایت ہے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبریل ہیں پکڑے ہوئے ہیں سر اپنے گھوڑے کا یعنی
باگ اوسکی پکڑے ہوئے مستعد ہیں جنگ کے لیے اور اوپر جبریل کے ہے اسباب لڑائی کا نقل کی یہ بخاری نے ف ح یہ معجزہ بیان ہے کہ دیکھا آنحضرت نے جبریل کو
واسطے جنگ کرنے کی طرف بدر کی اور بدر ایک کنواں ہے مشہور چار منزل مدینہ سے اور درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے اور غزوہ بدر کا ہوا روز جمعہ سترھوین
تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری میں وعنہ قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامہ
اذ سمع ضربۃ بالسوط فوقہ وصوت الفارس یقول اقدم حیزوم اذ نظر الی المشرک امامہ خر مستلقیا
فنظر الیہ فاذا ہو قد خطم انفہ وشق وجہہ کضربۃ السوط فاخضر ذلک اجمع فجاء الانصاری فحدث بذلک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقت ذلک من مدد السماء الثالثۃ فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین رواہ مسلم
اور یہ بھی ابن عباس سے ہے کہ کہا اوس وقت ایک شخص یعنی انصاری مسلمانوں میں سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تھا اور حملہ کرتا تھا پیچھے ایک شخص کے مشرکون
میں سے کہ آگے اوس مسلمان کے تھا ناگہان سنی اوس مرد مسلمان نے آواز کوڑے کی مارنے کی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہے اقدم حیزوم
ف ح اقدام ہو آگے جنگ میں اور شجاعت کرنے یا آگے بڑھ ای حیزوم اور لفظ اقدم معنی اول کی ساتھ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کے ہے
اور معنی ثانی پر ساتھ پیش ہمزہ اور پیش دال کے اور مشہور روایت اول ہی ہے اور حیزوم ساتھ زبر حا مہملہ اور جزم یا کی اور پیش زی کی نام جبریل کے
گھوڑے کا ہے کذا فی القاموس اور بعضون نے کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کی گھوڑی کا ہے ترجمہ ناگہان دیکھا اوس مسلمان نے طرف مشرک کی آگے اپنے گرا
چت ہو کر پس دیکھا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑ گیا تھا اوسکی ناک پر اور شق ہو گیا تھا منہ اوسکا یعنی چہرہ مانند مارنے کوڑے کی پس
سبز ہو گئی تھی تمام جگہ مارنے کی یعنی جیسا کہ باقی رہتا ہے نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہونچا تھا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کے اور باقی رہا تھا اثر اوسکا
اوسکی ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہے اس آیت میں سنسمہ علی الخرطوم ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جس نے پیچھا کیا تھا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سے یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہے تو ف ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ کشف کرامت ہی صحابہ کی لیے
اور کرامت تابعون کی بتبرہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصا جس صورت میں کہ وقوع اوسکا روبرو نبی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کی یا کہا جائے
کہ خبر دی اوسکے صحابی ثقہ نے اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت نے پس صحیح ہو شمار کرنا اوسکا معجزون میں ترجمہ پھر فرمایا
آنحضرت نے کہ یہ فرشتہ تیسرے آسمان کی کومک سے تھا پس قتل کیا مسلمانوں نے اوس دن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نے وعن سعد بن
ابی وقاص قال رایت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیض یقاتلان
کاشد القتال ما رایتہما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ دیکھا میں نے
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائیں طرف اوس کی دن احد کے دو شخصون کو کہ اوپر تھے سفید کپڑے ف ع ظاہر یہی ہے کہ یہ دونوں فرشتے بطور تعلق کی تھے
یعنی ایک داہنی طرف تھا اور ایک بائیں طرف والا وہ جاتے ہیں ترجمہ لڑتے تھے وہ لڑنا سخت ترین لڑائی آدمیوں کو نہیں دیکھا میں نے

اون دونون کو پہلے اس سے اور نہ پیچھے ... تھی یعنی جبرئیل اور میکائیل کی تھی

راوی نے یہی ہے اور شاید کہ پہچانا ہو اونسے کہ یہ اس سے اوپر حضرت سعد رضی ... وعن البراء قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم رهطا الى
ابي رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته ليلا وهو نائم فقتله فقال عبد الله بن عتيك فوضعت السيف في بطنه حتى
اخذ في ظهره فعرفت اني قتلته فجعلت افتح الابواب حتى انتهيت الى درجة فوضعت رجلي فوقعت في ليلة مقمرة
فانكسرت ساقي فعصبتها بعمامة فانطلقت الى اصحابي فانتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال ابسط رجلك فبسطت
رجلي فمسحها فكانما لم اشتكها قط رواه البخاري ۔ اور روایت ہے براء سے کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی وقت
کہ ایک یہودی تھا کنیت اوسکی ابو رافع تھی بڑا دشمن تھا آنحضرت کا کہ عہد شکنیاں کین اور فتنی برپا کی اور حضرت کی ہجو کی اور اپنی قلعہ مین پناہ ہو بیٹھا تھا
سچا و کیا آنحضرت سے پس آنحضرت نی گھٹنی ایک صحابہ کو بھیجا کہ مار ڈالین اوسکو ترجمہ پس گئی ابو رافع کی پاس عبداللہ بن عتیک اوسکی گھر مین اونکو حال
مین کہ وہ سوتا تھا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبداللہ بن عتیک نی کہ پس رکھی مین نی تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہنچی اوسکی پیٹھ کی طرف پس معلوم کیا
مین نی مار دیا اوسکو پس شروع کیا مین نی کھولنی دروازے وقت ... اوسکی قلعہ کا اندر اون مین وہ لوگ بھی کہ ... تھی ساتھ اوسکی اور باہر کھڑی تھی اور
شریک ... تصیین اور عبداللہ بن عتیک عجیب حیلی سی پہنچی تھی چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور صحیح بخاری مین اور
بھی کتاب المغازی کی اوائل مین بعد از غزوہ بدر کی حدیث اوسکی مذکور ہی اور نہایت غریب و عجیب ہی انتہی اور ملا علی قاری نی لکھا کہ شاید عبداللہ نی دروازے
بعد کھولنی کی اوس بار مین بند کر دی ہونگی واسطے محافظت مار ڈالنی کی کہ پیچھی سی کوئی اور نہ آجاوی یا گھسی ہون اوسکی پاس اور اوسی ترجمہ
یہانتک کہ پہنچا مین طرف زینی کی پس رکھا مین نی پانون اپنا یعنی بگمان اسکی کہ مین پہنچا زمین پر پس گر پڑا مین زینی سی چاندنی رات مین وقت
ع کہا طیبی نی کہ تھا سبب گرنی کی ... زمین پر یہہ کہ چاندنی وقع اور دخل ہوگی زینہ مین پس اونھون نی گمان کیا کہ پایہ زینی کا برابر ہی زمین کی پس
گر پڑی اوپر سی زمین پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندھا مین نی اوسکو پگڑی سی پھر چلا مین طرف یارون اپنی کی کہ قلعہ کی نیچی کھڑی تھی
پس پہنچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین یعنی ساتھ یارون اپنی کی اور بیان کیا مین نی اونسی سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نی کہ پھیلاو پانون
اپنا پس پھیلایا مین نی پانون اپنا پس ہاتھ پھیرا آنحضرت نی پانون پر پس اچھا ہو گیا پانون گویا کہ نہ دکھا ہی مین تھا کبھی نقل کی بخاری نی ۔ وعن
جابر قال انا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاءوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال
انا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثة ايام لا نذوق ذواقا فاخذ النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد
كثيبا اهيل او اهيم فانكفأت الى امرأتي فقلت هل عندك شيء فاني رأيت بالنبي صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فاخرجت جرابا
فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت النبي صلى الله عليه وسلم فساررته
فقلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال انت ونفر معك فصاح النبي صلى الله عليه وسلم يا اهل
الخندق ان جابرا صنع سورا فحي هلا بكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى اجيء وجاء
فاخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد الى برمتنا فبصق وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها
وهم الف فاقسم بالله لاكلوا حتى تركوه وانحرفوا وان برمتنا لتغط كما هي وان عجيننا ليخبز كما هو متفق عليه
اور روایت ہے جابر سے کہا تحقیق ہم یعنی صحابہ دن خندق کی کہ جنگ احزاب ... کھودتی تھی یعنی خندق گرد مدینہ کے درمیان اپنی اور درمیان دشمنون کی

پس ہو وہ رخصت ہوا ایک پتھر سخت پس آئے صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ یہ پتھر سخت ظاہر ہوا ہے خندق میں پس کھڑے ہوئے آنحضرت اور پیٹ مبارک
یعنی خندق میں پس کھڑے ہوئے حضرت اور پیٹ حضرت کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کی یعنی بسبب شدت بھوک کی اور ہم تھے تین دن اس حال میں کہ نہ چکھتے تھے
کوئی چیز چکھنے کی شرح ذوق بہ اول چیز کو چکھنے کی جاوے قسم کھانی اور پینے کی یعنی بھوکے تھے اور تین روز گذرے تھے کہ کچھ نہ کھایا تھا پس لیا آنحضرت نے
کدال پکڑ کر اور مارا اوس پتھر پر پس ہو گیا وہ پتھر سخت ریت ڈھلتی جاتی ہے یعنی مثل ریگ کے پس گیا میں اپنی بیوی کی طرف کہ گھر میں تھی اور نام اوسکا سہیلہ بنت مسعود
انصاری تھا پس کہا میں نے کہ کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانے کی چیز پس تحقیق دیکھا ہے میں نے آنحضرت پر اثر بھوک شدید کا پس نکالا اوس نے ایک تھیلا کہ اوس میں
قریب ایک صاع یعنی تین سیر کی جو تھے اور تھا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا پلا ہوا گھر کا پس ذبح کیا میں نے اوسکو اور پیسی بیوی نے جو یہاں تک کہ ڈالا ہم نے گوشت
میں ہانڈی میں پھر آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکے سے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہے میں نے ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسے ہیں میں نے
قریب صاع یعنی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہے پس چلئے آپ اور کچھ لوگ ساتھ آپکی پس آواز دی آنحضرت نے کہ اے اہل خندق تحقیق جابر نے طیار کیا ہے کھانا
شرح لفظ سور جو حدیث میں ہے اور ترجمہ وہ کی کھانا ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہے کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنے لفظ اور بھی ہیں فارسی کی
کہ آنحضرت نے اونکو مشرف کیا ہے تت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہاں تک کہ آؤں میں اور تشریف لائے حضرت
پس نکال لایا میں واسطے حضرت کے آٹا گندھا ہوا پس آپ نے ڈالا اوس میں لعاب دہن اور دعا برکت کی اوسکی لئے پھر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس آپ نے ڈالا اوس میں لعاب اور دعا
برکت کی پھر فرمایا یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانے والی کو پس چاہیے کہ پکاوے وہ ساتھ تیرے اور نکال گوشت اپنی ہانڈی میں سے اور نہ اتارو ہانڈی کو
چولہے پر سے کہا جابر نے اور تھے اہل خندق ہزار شخص یعنی تین ہزار آدمی تھے بھوکے پس قسم کھاتا ہوں میں ساتھ اللہ کی البتہ کھایا سب نے یعنی کھانا یہاں تک کہ
باقی چھوڑا اوسکو اور پھرے اس حال میں کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسے کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسے کہ تھا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
شرح یعنی دونوں چیزیں جوں کی توں تھیں یہ تمام اون منبع البرکات صلعم ہی کی برکت سے تھا کہ زمین و آسمان و ظاہر و باطن اونکی برکتوں سے بھرے
اور سوا اسکے بہت معجزے ہوئے ہیں حضرت سے بڑھ جانا تھوڑے کھانے کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا ستون
حنانہ کا وغیر ذلک جو مشہور ہیں یہاں تک کہ مجموعہ اونکا ہو گیا ہے بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہے علم قطعی بسبب اونکی اور علما نے تمام حدیث کی بیچ دلائل نبوت
کی اپنی کتابوں میں اور بہت جگہ بیان سب میں کتاب بیہقی کی ہے جو دلائل النبوت وعن ابی قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعمار
حين يحفر الخندق فجعل يمسح رأسه ويقول بؤس ابن سمية تقتلك الفئة الباغية رواه مسلم اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عمار بن یاسر کو اوس وقت کہ کھودتے تھے خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ہاتھ پھیرتے تھے عمار کے سر پر اور جھاڑتے تھے گرد اوسکی سر سے اور فرماتے تھے ای تنگی
اور شدت اور محنت بیٹے سمیہ کی شرح سمیہ تشدید میم مفتوحہ کی اور زیر میم اور تشدید کی نام عمار کی ماں کا ہے کہ مسلمان ہوئی تھی مکہ میں اور عذاب کی گئی سبب
دین خدا کی اور صبر کیا دین سے یہاں تک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نے اونکی فرج میں اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں
دوسرا کہ ای شدت عمار کی حاضر ہر سختی وقت تیرا ہی اور حقیقت میں مراد اونکا عمار کا ہی چنانچہ پہلی فرمایا ہے کہ قتل کریگی تجھکو ایک جماعت کہ بغاوت کریگی اور
نکل جاویگی امام برحق کی اطاعت سے نقل کی یہ مسلم نے شرح کہا طیبی نے کہ رحم کیا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کی کہ پہنچیگی اوس میں عمار کو قتل کرنا جماعت باغیہ کا
اور مراد جماعت سے معاویہ اور قوم اونکی ہے پہلی کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی میں ہوا اور عمار ساتھ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ تھی اور حضرت علی کی حقیت دلیل واضح
ہے اس حدیث میں جیسا کہ آیا ہے کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی کہ عجب مشکل پڑی کہ عمار بن یاسر تیرا ساتھی مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہے کہا عمرو نے کہ جیسے
سنا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجھکو جماعت باغیہ معاویہ نے کہا کہ نہیں عمار کو ہم نے مارا علی نے مارا اوسکو جنگ میں لایا اور منقول ہے کہ معاویہ تاویل کرتے تھے اس حدیث

مضمون مین گذری ہی یعنی فتنہ قتل عثمان او رجنگ جمل اور صفین یعنی جنگ معاویہ و فتنہ عمرو بن العاص
کشتن مین پھیلا جاتا ہی یعنی ایک ادنی شخص کی بادی بچا سی آنکھ آرہی ہی بالت چاہتا ہی واسطے تم ور حال پہلا آپ اسکا یہ ہی کہ تین شخص ہین تین عبارت ہین ایک یہ کہ عمار
قتل کیا جاویگا اور دوسرے یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرے یہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیون مین سی اور سب حق پر ہو گا ملا علی قاری نے شرح مشکوۃ
کہ کہا ظاہر یہی ہے کہ دونو فریق اولین مذکورین کے فی سعاویہ افترا اور کیتا ہی مولف کرای بہاہئیو اس حدیث کو دیکھکر کہین زبان طعن اور طعن کی
معاویہ کی حق مین نہ کھولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ڈرو تم اللہ سی بیچ صحابہ کی حق مین ڈرو تم اللہ سی بیچ میری صحابہ کی حق مین نہ کرنا
تم اونکو نشانہ بعد میری برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نے کہ دوست رکھا اونکو پس بسبب میری محبت کے سبب دوست رکھا اونکو اور جسنے بغض رکھا اونکو پس بسبب میری بغض کے
سبب بغض رکھا اونکو اور جسنے ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنے ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو پس نزدیک ہے
کہ پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین چنانچہ یہ حدیث ترمذی نے روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین بھی باب فضائل صحابہ کی بیچ آویگا اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی از انجملہ یہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے من سکت سلم و من سلم نجا اور بعضی حدیثین انکی فضائل مین بھی آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوت مین اس سی آگی گذری ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت سی پیش رو ہوگی میری احوال مین کہ جہاد
کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہو کر بیچ دریا کے مانند بادشاہون کے تختون پر الخ پس وہی معاویہ و لشکر اونکا تھا کہ جہاد کیا کفار سے فصل یا اوسکو تمام مذکور مین دیکھنا
چاہیے غرضکہ اونکو برا کہنی اور بغض رکھنی اونسی کہ یہ شعبہ رفض کا ہی بچاوی اللہ تعالے اس عقیدہ بد سی کہ بعضی سنی بھی بسبب جہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نعوذ
دیکھتی تھی حضرت اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس لایق ہی کہ رکھنا چاہیے اہل سنت کو اپنی دل کی تئین اہل بیت طاہرین کی بغض سی
اور تمام صحابہ کرام رضہ کی بغض سی بھی اور مہر سکوت کرنی چاہیی زبان پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار + کہ درین راہ کار دارد کار ہی بہاہیو مجکو اسپر عمل کرنا چاہیی کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لیجیر کہ عن الناس ما تعلم من نفسک و آیا ہی لاتذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالے فرما دی ونزعنا ما فی
صدورهم من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالے تو اونکی صفائی کا متکفل ہووی اور ہم اپنی زبانین گندی کرین اونکی طعن و تشنیع سی اماننا
اللہ و تفضلا بحبیبہ وعن سلیمان بن صرد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اجلی الاحزاب عنہ الآن نغزوهم ولا یغزوننا
نحن نسیر الیهم رواہ البخاری اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ متفرق ہوگئی اور چلی گئی گروہ کفار
حضرت کی مقابلی سی یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجتماع و اتفاق کیا تھا تمام وہان کی کفار نی چنانچہ اسیلیے اوسکو غزوہ احزاب بھی
کہتی ہین کہ مشرکان اور یہود و تمام گروہ کفار کی بطریق اتفاق کر کر مدینہ پر چڑھ آئی تھی اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تھا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور
سردار تھی اور گرد لرائی فریقین پر قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی نہ ہوتی تھی مگر کچھ تیر اندازی اور پتھراو ہوتا تھا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نے بیچ دل
مدد دی کہ بھیجی ہوا اور لشکر ملائک کی کہ کفار نہ دیکھتی تھی اونکو اور ڈالا اونکی دلون مین رعب اس سی وہ برہم ہوئی چنانچہ مفصل قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابون
مین مذکور ہی اوسوقت آنحضرت نی بطریق پیشین گوئی خبر دی اور فرمایا ترجمہ اب بعد اسوقت کی جہاد کرینگی ہم اونسی یعنی بابتداء اور وہ نہ آوینگی ہم سی ہم چلینگی طرف اونکی شہر
کی یہ بخاری نی روایت کی ہی یعنی اونمین آنی کی طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکون کا مدینہ مین داخل جنگ مسلمانون کی نہ آیا اور مسلمان
اونپر چڑھ کر گئی اور فتحین کین غرضکہ حضرت نی خبر دی کہ آج سی شوکت مشرکون کی کم ہوگئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہ معجزہ حضرت کا وعن عائشۃ قالت
لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبرئیل وهو ینفض رأسه من الغبار فقال قد وضعت
السلاح واللہ ما وضعته اخرج الیهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الیہم منقوضیہ وفی روایۃ البخاری قال کانی انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم موکب جبرئیل علیہ السلام حین سار رسول
صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جبکہ پہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکہی ہتیار یعنی اوتارے ہتیار
بسبب فارغ ہونے کی جنگ سے اور غسل کیا ف ح یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آیا جانب سر کی ہوئی تہی یعنی ابہی غسل پورا نہ کیا
ترجمہ کہ آئی حضرت کے پاس جبرئیل جہاڑتے ہوئے سر کو ... جبرئیل جہاڑتی تہی سر غبار کو ... پہنچی تہی غزوہ خندق مین پس کہا جبرئیل نے آنحضرت کو تحقیق
آپ نے تو رکہی ہتیار قسم ہی اللہ کی مین نے نہین رکہی ہتیار چنانچہ کہتی ہی ہو تم نکلو طرف ان کا نزدیک پس فرمایا آنحضرت نے پس کہان قصد کرون مین
اور کنکی طرف نکلون پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تہی یہود مین سی کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتی تہی اور اونہون نے
عہد شکنی کی تہی کہ ساتہ کیا تہا احزاب کا اور وہ ایک قلعہ مین رہتی تہی کچہ نشان اوسکا ابہی باقی ہی ترجمہ پس نکلی آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف
ع اور فتح دی اللہ تعالی نے آنحضرت کو اوپر اونکے کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابون مین اور بعضی تفسیرون مین مفصل مذکور ہی اور جو معجزہ
کہ اس قصہ مین واقع ہوئی ہین بعضون نے لکہی ہین ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نے گویا
مین دیکہتا ہون طرف غبار کی کہ اوٹہا تہا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتہ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی اور زبر میم کی ہی آیا ہی نام ایک قبیلہ کا انصار کے
ترجمہ سوارون کی جماعت سی کہ ہمراہ جبرئیل کی تہی جس وقت چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کے ف ح ع ظاہر یہ ہی کہ اوس کوچہ مین
آمد و رفت لوگون کی نہ تہی پس دیکہنا اوسمین غبار کا اوسمین ہی دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کی لشکر کی قدمون سی اوٹہا اور احتمال ہی کہ سوار اونکی جبرئیل کی
اور جبرئیل ساتہ تہی اونکی یا وہ ساتہ تہی آنحضرت کے اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی ایسی ہی کہ مانند تابعدارون اونکی کی تہی اور یہ جو بیان آیا جبرئیل کا
ہتیار باندہی ہوئی لشکر سمیت جنگ کی لیی اور دیکہنا غبار کا لشکر سی ہرچند کہ وہ بظاہر معلوم ہوتی تہی وعن جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضا منہا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضا بہ ونشرب الا ما فی
رکوتک فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور من بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضانا قیل
لجابر کم کنتم قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ پیاسی ہوئی لوگ دن حدیبیہ
کی حالانکہ آنحضرت کے آگی اونکی تہی چہاگل پس وضو کیا اوس سی پہر متوجہ ہوئی لوگ طرف آنحضرت کے عرض کیا کہ نہین ہی ہمارے پاس پانی کہ وضو کرین ہم اوس
اور پیوین اوسکو مگر وہی پانی ہی کہ جو آپکی چہاگل مین ہی یعنی اور ظاہر ہی کہ نہین کفایت کریگا سبکو پس رکہا آنحضرت نے اپنا دست مبارک چہاگل مین یعنی اوسکے
اندر یا اوسکی منہ مین پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرت کی انگلیون کی درمیان سی مانند چشمون کی کہا جابر نے پس پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے ف ع پس نہ ہی
سعادت اونکی کیسی طہارت ظاہر و باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سی کہ وہ افضل تہا سب پانیون مین ترجمہ کہا گیا واسطے جابر کی کتنی تہی تم
یعنی اوس دن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہ سوال غیر مناسب تم معجزہ مین کہا جابر نے یعنی باوصف جواب مین کہ اگر ہوتی ہم لاکہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا
ہمکو یہ جواب یا اونکی بات کا کہ تہی ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ظاہر عبارت سے یہ ہی کہ کتنی ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا
مین اور یہی ہی کہ اہل حدیبیہ جماعتین تہین جدا جدا ہر جماعت آدمی کی تہی کہ تیار وعن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناہا فلم نترک فیہا قطرۃ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہا فجلس علی
شفیرہا ثم دعا باناء من ماء فتوضا ثم مضمض ودعا ثم صبہ فیہا ثم قال دعوہا ساعۃ فارووا انفسہم ورکابہم حتی ارتحلوا رواہ البخاری
اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تہی ہم ساتہ رسول خدا صلعم کے چودہ سو دن حدیبیہ کے ف اور جابر کی روایت مین پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہین

کہ زیادہ چودہ سو سی تہی پس جسنی کہ پندرہ سو کہا اوسنی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جسنی چودہ کہا کسر کو حذف کر دیا

ایک وقت مین چودہ سو تہی اور ایک وقت مین پندرہ سو ہو گئی یا پندرہ سو تہی اور پہر چودہ سو رہی یا مارا بعض اور تین

تہی یہی نام ایک کنوئی کا ہی کہ مکی سی دس بارہ کوس پر ہی پس کہینچا ہمنی پانی اوسکا پس چہوڑا ہمنی اوس مین ایک قطرہ پس پہونچی یہ خبر آنحضرت صلعم کو
پس آئی آنحضرت کنوئین کی پاس اور بیٹہی کنوئین کی کنارہ پر پہر منگایا آنحضرت نی باسن پانی کا اور وضو کیا پہر بعد وضو کی پانی منہ مین لیا اور دعا کی پہر
ڈالا اوسکو کنوئین مین پہر فرمایا چہوڑ دو اس کنوئین کو ایک ساعت ف ع پہر چاہیے شاید کہ یہ اشارہ ہی اسپر کہ ساعت لطیفہ کی واقع ہوگی تدریج اور مراد
اس سی ساعت نجومیہ ہی نہ نجومیہ بحسب اصطلاحات عرفیہ ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نی اپنی تئین اور اپنی سواری کی جانورون کو یہانتک
کہ کوچ کیا وہان سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع ظاہر ہی کہ قصہ جابر کا اور براء کی حدیث مین مذکور ہوا پہلی تہا اس قصہ سی اور معجزی حدیبیہ کی بہولی
وعن عوف عن أبي رجاء عن عمران بن حصين قال كنا في سفر مع النبي صلى الله عليه وسلم فاشتكى إليه الناس من العطش فنزل
فدعا فلانا كان يسميه أبو رجاء ونسيه عوف ودعا عليا فقال اذهبا فابتغيا الماء فانطلقا فتلقيا امرأة بين مزادتين
أو سطيحتين من ماء فجاءا بها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فاستنزلوها عن بعيرها ودعا النبي صلى الله عليه وسلم بإناء ففرغ فيه من
أفواه المزادتين أو السطيحتين وأوكأ أفواههما وأطلق العزالي ونودي في الناس اسقوا واستقوا فشربنا عطاشا أربعين رجلا حتى روينا فملأنا كل قربة معنا وإداوة وايم الله لقد أقلع عنها
وإنه ليخيل إلينا أنها أشد ملأة منها حين ابتدأ متفق عليه. اور روایت ہی عوف اعرابی سی کہ نقل کی ابی رجا تابعی سی اونہون نی عمران بن حصین
صحابی سی کہ کہا تہی ہم ایک سفر مین ساتہ آنحضرت کی پس شکایت کی آنحضرت سی لوگون نی پیاس کی پس اوترا آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کا
نام لیکر پکارتا تہا نام لیتا تہا اوس فلانی کا ابو رجا کہ راوی حدیث کا ہی عمران بن حصین سی اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ابو رجا سی ہی پس تعبیر کیا اوسکو
لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بہی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈہونڈہو پانی پس گئی دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکہا اون
دونون نی ایک عورت کو کہ بیٹہی ہی درمیان پکہال کی اونٹ پر کہا راوی نی درمیان دونون مشکیزون پانی کی اور مشکیزی یا گاتی ہین پکہال کو پس لائی
دونون صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضون نی کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سی اور منگوایا آنحضرت نی
ایک باسن پس نے ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کی ڈالنی کا اوس باسن مین پکہال کی مونہون مین سی اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی پلاؤ یعنی جانورون کو اور بہر لو
دوسری کو پلاؤ اور بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبہون نی کہا عمران نی پس پیا ہمنی اور حالیکہ پیاسی تہی ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئی ہم پہر بہری
ہر مشک اور ہر چاگل کہ ہماری ساتہ تہی جو باسن کہ ہماری پاس تہی بہر لئی اور قسم ہی اسکی البتہ تحقیق دور کی گئی جماعت یعنی الگ کی گئی اور پہیری گئی پکہال سی اور حال
کہ تحقیق شان یہی کہ البتہ شبہہ ڈالا جاتا تہا طرف ہماری کہ وہ پکہال بہت بہری ہوئی ہی بہ نسبت اوس وقت کی کہ شروع کیا تہا آنحضرت نی پانی لینا اوس سی نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سبہون نی پانی پیا اور باسن بہر اور وہ پکہال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تہی بہ نسبت اوس وقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع کیا
اور اس حدیث کا تتمہ اور بہی ہی کہ آنحضرت نی کہانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہ شخص ساحر ہی کہ آسمان و زمین کی
درمیان مین نہ تہا اوسکی کوئی ساحر یعنی یا نبی برحق ہی الخ وعن جابر قال سرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى نزلنا واديا
أفيح فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي حاجته فلم ير شيئا يستتر به وإذا شجرتان بشاطئ الوادي فانطلق رسول
الله صلى الله عليه وسلم إلى إحداهما فأخذ بغصن من أغصانها فقال انقادي علي بإذن الله تعالى فانقادت معه
كالبعير المخشوش الذي يصانع قائده حتى أتى الشجرة الأخرى فأخذ بغصن من أغصانها فقال انقادي

علی بإذن اللہ فانقادت معہ کذلک حتی إذا کان بالمنصف مما بینہما قال التئما علی بإذن اللہ فالتأمت
فجلست أحدث نفسی فحانت منی لفتۃ فإذا أنا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا وإذا الشجرتان قد افترقتا فقامت کل
علی ساق رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا چلے ہم ساتھ آنحضرت کے یہانتک کہ اترے ہم ایک میدان کشادہ میں پس تشریف لیگئے آنحضرت رفع حاجت
کے لیے یعنی پاخانہ پس نہ دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اور پتھر کی کہ پردہ کریں ساتھ اوسکی لوگوں سے اور ناگہان دیکھی آنحضرت نے دو درخت بیچ
کنارے میدان کے پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کی اون دونوں میں سے پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں میں سے اور فرمایا
کہ فرمانبرداری کر میری یعنی واسطے پردہ کرنے کی میری ساتھ حکم خدا تعالی کی پس گردن رکھی اوس درخت نے ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ نکیل پڑی ہوئی کی کہ فرما
برداری کرتا ہے اپنے کھینچنے والی کی یہانتک کہ آئے آنحضرت دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے
پردہ کرنے کی میری ساتھ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کی ساتھ حضرت کے اوسی طرح کہ جیسی چلی درخت پہلی تھی یہانتک کہ جسوقت ہوئی آنحضرت بیچ وہون دو
راہ پر درمیان اون دونوں کی یعنی بیچون بیچ میں اونکی فرمایا کہ قریب ہو جاؤ تم میں اسحال میں کہ سایہ کرنیوالی ہو میری ساتھ حکم خدا تعالی کی پس قریب ہو گئی وہ دونوں
یعنی یہانتک کہ رفع حاجت حضرت نے درمیان میں اون دونوں کی جا کرتے ہیں پس بیٹھا میں اسحال میں کہ باتیں کرتا تھا اپنے دل میں وقت یعنی بیچ
واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا میں نے حضرت سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتیں دل میں کرتا تھا جیسی کہ عادت انسان کی
ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتیں کرتا ہے اور اوسکو حدیث نفس کہتے ہیں ترجمہ پس ظاہر ہوا مجھ سے التفات و دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا میں اپنے دل کی
اور التفات نہیں کرتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا میں نے تو ناگہان دیکھتا ہوں میں آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتے ہیں ادھر کو اور ناگہان دیکھتا
اون دونوں درختوں کو کہ تحقیق جدا ہو گئے ہیں پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونوں میں سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس اسمیں
دو معجزے ہوئی **وعن** یزید بن أبی عبید قال رأیت أثر ضربۃ فی ساق سلمۃ بن الأکوع فقلت یا أبا مسلم ما ہذہ الضربۃ
قال ضربۃ أصابتنی یوم خیبر فقال الناس أصیب سلمۃ فأتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنفث فیہ ثلاث نفثات فما
اشتکیتہا حتی الساعۃ رواہ البخاری اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہ کہا دیکھا میں نے نشان ضرب کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے
پس کہا میں نے اے ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے یہ زخم کہا زخم ہے کہ پہونچا تھا مجکو دن خیبر کی پس کہا لوگوں نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا
اور مر گیا یعنی زخم شدید پہونچا تھا کہ لوگوں نے گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس پس پہونکا آنحضرت نے اوس زخم کی جگہ میں تین بار پہونکنا
پس نہ پایا میں نے درد اوسکا اسوقت تک نقل کی بخاری نے **وعن** أنس قال نعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیدا وجعفرا
وابن رواحۃ للناس قبل أن یأتیہم خبرہم فقال أخذ الرایۃ زید فأصیب ثم أخذ جعفر فأصیب ثم أخذ ابن رواحۃ
فأصیب وعیناہ تذرفان حتی أخذ الرایۃ سیف من سیوف اللہ یعنی خالد بن الولید حتی فتح اللہ علیہم رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سے کہ کہا خبر پہونچائی آنحضرت نے مرنی زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگوں کو پہلی اس سے کہ آوی لوگوں کو خبر اونکی یعنی
ف ح یہ تینوں غزوہ موتہ میں کہ ساتھ شہر کی کہ نام ایک شہر کا ہے شام میں سنہ آٹھ میں شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور روم ایک لاکھ اور تمام
سیر کی کتابوں میں لکھا ہے پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہے حضرت کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے خبر موت کی پہونچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے
یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونی اونکی لیا نیزہ زید نے یعنی اوٹھایا کہ امیر لشکر کی تھی اور عادت ہے کہ لیتا ہے نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیے گئے پھر لیا جعفر نے
پس شہید کیے گئے یعنی بسبب تفصیل شہادت کی پھر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئے فرماتی تھی آنحضرت یہ احوال اور آنکھیں آنحضرت کی آنسو گراتی تھیں

نہین یعنی بسبب اونکی بہانتک کہ بہاشان او . . . یا شیران خدا ہی **ف** ع یعنی شجاع ہی بہادران خدا کی اعلی

کروہ ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہ سی اوس روز آٹھ تلوارین ٹوٹین اور اضافہ تسیف اللہ مین بزرگی کی لیی ہی **ترجمہ** مراد لیتی تہی حضرت صدیق

کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہ کلام اوس کا ہی یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالی مسلمانون کو نقل کی یہ بخاری نی **ف** ع

یعنی خالد کی ہاتہ سی اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ آیا اوس جنگ مین شکست دی لشکر کو یہانتک کہ پہری مسلمان صحت

لیکر یا اوراقع سی بچا و مسلمانون کا ہی کہ پہری صحیح و سالم آتیں اور حضرت شیخ نی کہا یعنی بدکی مسلمانون کی رحم پا اور مسلمان اونکی ہاتہ سی سلامت کہ

وعن عباس قال شهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فلما التقى المسلمون والكفار ولى المسلمون مدبرين فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يركض بغلته قبل الكفار وانا آخذ بلجام بغلة رسول الله صلى الله عليه وسلم اكفها ارادة ان لا تسرع وابو سفيان بن الحارث آخذ بركاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اى عباس ناد اصحاب السمرة فقال عباس وكان رجلا صيتا فقلت باعلى صوتي اين اصحاب السمرة فقال والله لكان عطفتهم حين سمعوا صوتي عطفة البقر على اولادها فقالوا يا لبيك يا لبيك قالوا فاقتتلوا والكفار والدعوة في الانصار يقولون يا معشر الانصار يا معشر الانصار قال ثم قصرت الدعوة على بني الحارث بن الخزرج فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على بغلته كالمتطاول عليها الى قتالهم فقال هذا حين حمي الوطيس ثم اخذ حصيات فرمى بهن وجوه الكفار ثم قال انهزموا ورب محمد فوالله ما هو الا ان رماهم بحصيه فما زلت ارى حدهم كليلا وامرهم مدبرا رواه مسلم اور روایت ہے عباس سے کہ کہا حاضر تہا مین ساتہ آنحضرت کے

دن غزوہ حنین کی **ف** ع غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی آٹھمین برس فتح مکہ کی اور حنین سا تہ ثی حملہ اور زبر نون پہلی کی اور بعد اوسکی ی ہے

ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی پرے عرفات کی **ترجمہ** پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی واقع ہوا کشت و خون شدید تہی پہرے

مسلمان پشت دیکر **ف** ع یعنی بعضی جلدباز تہی سی اور حقیقت مین وہ بہاگنا تہا بلکہ پہرکر آنحضرت کی پناہ مین آئی تہی تا مدد کرین آنحضرت سی

حاصل یہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہو گئی تہی **ترجمہ** پس شروع کیا آنحضرت نی کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی **ف** اوس خچر کا نام

دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اوس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سی اور آیا ہی آنحضرت سے رد بہی کی ہین بعضی ہدیے

مشرکین کی پس بعضون نی کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن یہین انتظر بسبب نا معلوم ہونے تاریخ کی اور اکثر یہ ہین کہ منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا

اوس سے کیا ہی کہ طمع کرتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور اسیکی کرتی تہی اوس سی مصلحت مسلمانون کی اور رد کیا اوسکو کہ خلاف اوسکی تہا **ترجمہ** اور مین پکڑی تہا

تہا حضرت کی خچر کی لگام تہامتا تہا مین اوسکو بارادہ اوسکی کہ جلدی کری خچر طرف دشمنون کی اور ابوسفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ بن الحارث بن

عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی اپنی از راہ ادب و محافظت کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نی اے عباس آواز دی اصحاب

کو **ف** ع سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچی بیعت کی تہی تمہی یعنی صحابہ نی حدیبیہ مین کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتی ہین یعنی پکار اہل بیعت کہ وہ مونہ

پہیر تہیں **ترجمہ** پس کہا عباس نی اور تہی مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نی یعنی پکارا مین نی بلند آواز کہ کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی ہو تم بیعت لینی کہ واقع ہوئی

نیچی درخت کی پس کہا عباس نی قسم اللہ کی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا جو سنی آواز میری تہا مانند پہرنے گایون کی اپنی بچون پر کہ کسی تیز محبت اور شوق کی

آتی ہین یعنی بہی آئی پس کہا اونہون نی اے قوم حاضر ہین اے قوم حاضر ہین پس لڑی مسلمان ساتہ کافرون کی اور دعوت یعنی استعانت و پکارنا یہین کا

انصار مین تہا کہتی ہین بخاری اے گروہ انصار کی اے گروہ انصار کی یعنی ذکر دوبہر کرتا وہ کیا یا کیا اور منحصر ہوا اور پکارنا اولاد حارث بن خزرج کے **ف**

ع ح پس پکارا گیا ان جماعتوں کو یہ ارشاد ہوا اور امید ہی انصار اور اولاد دو بہائیوں میں سے ایک اوس اور دوسرا خزرج اور بنی حارث بن خزرج کی اولاد میں سے ہیں پس
دیکھا آنحضرت نے اس حال میں کہ وہ اپنے خچر پر سوار تہی مانند قبولیت کسی چیز کی اوپر چلانے اوسکی اور حصول کی کہا اوس شخص کی کہ دراز کرتا ہی گردن اپنی
تا کہ دیکھی طرف اوس چیز کی کہ دور ہے اوس سی درحالیکہ اول تہی طرف قتال کی دیکھی یعنی صحابہ جو لڑتی تہی آنحضرت گردن اونچی کرکر اونکی طرف دیکھتی تہی
پس فرمایا آنحضرت نے یہ وقت گرم ہونی لڑائی کا ہی پہر لین آنحضرت نے کنکریاں پس پہینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہ کہکر شاہت الوجوہ پہر فرمایا از راہ تفاول
کی یا خبر دینی کی کہ شکست ہوئی کافرون نی قسم ہی رب محمد کی پس قسم ہی اللہ کی نہ تہی شکست مگر بسبب پہینکنے آنحضرت نے کنکریان اپنی ہاتھ سی مگر دانا
کنکریون کا یعنی اونکا اثر ہوا قتال اور شمشیر کی اور تیزی کی وغیرہ پس ہمیشہ دیکھتا رہا میں تیزی اور شدت اونکی تلوارین اونکی ضعیف کند اور حال اونکا ذلیل
نقل کی یہ مسلم نی ف ع اس میں دو معجزی ظاہر ہوئی حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کی اور ماری سنگریزی پس بہاگ کہڑی ہوئے

وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ يَقُودُهُ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہی ابی اسحاق تابعی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطی براء بن عازب صحابی کی کہ اے ابا عمارہ کیا بہاگی تم کافرون سی دن حنین کی کہا براء نے قسم ہی اللہ
نہیں پہیری پیٹھ آنحضرت نے یعنی حقیقۃ اور صورۃ ولیکن مستعد ہوا کہ نکلی یعنی طرف دشمن کی نوجوان حضرت کے صحابیون میں سی کہ نہی اونپر بہت ہتیار پس ملی ایک قوم
تیرانداز سی یعنی ہوازن سی کہ نزدیک تہا کہ گری اونکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسی تیرانداز تہی کہ خطا نہیں کرتا تہا تیر اونکا پس مارا اونہوں نی اون نوجوانون کو
تیرون سی کہ خطا کرین ف ع یہ جواب براء نی خوب دیا یعنی تقدیر کلام یہ تہی کہ کیا تم سب بہاگی تہی پس پوچھنا مقتضی اسکو تہا کہ آنحضرت بھی ساتھ ہوں
اونکی پس براء نی کہا کہ قسم اللہ کی آنحضرت نہیں بہاگی لیکن ایک جماعت صحابہ کی تہی کہ اونپر ایسا ایسا کچھ گذرا ترجمہ پس متوجہ ہوئے وہ جوان اوسوقت میں یہاں اوس مکان
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی مدد مانگنی کی لیے پس اس صورت میں نہیں صادق آتا اونپر بہاگنا کیونکہ طلب مدد کی لیے آتی تہی لیکن
لیکر خوب نہیں اگر کوئی کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث میں کہ پہیری مسلمان پشت دیکر اور اس حدیث میں کہا پس متوجہ ہوئی الخ پس کیونکر تطبیق تو جواب اسکا یہ ہے
کہ واقع ہوئی تہی اونکو صورت پشت دینی کی پہر بعد متوجہ ہوئی آنحضرت کے اونکی طرف اور آواز کرنی عباس کی اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونی کی
اور انتقال کیا تصور فرار سی طرف ہیبت قرار کی ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہی اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تہا اور ابو سفیان بن حارث کہینچتی تہی
حضرت کے خچر کو ف ع اور یہ ظاہر میں معارض ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑی ہوئی تہی اور ابو سفیان رکاب لیکن ممکن ہے
حمل کرنا اوسکا نوبت یعنی نوبت بنوبت پکڑنی پر کہ کبہی ابو سفیان لگام پکڑتی ہونگی اور عباس رکاب اور کبہی عباس لگام پکڑتی ہونگی اور ابو سفیان
رکاب یا حمل کرینگی اوسپر کہ اوس حال میں بسبب شدت کی احتیاج دونون کے باگ پکڑنی کی ہوئی ہو ترجمہ پس اوتری آنحضرت یعنی خچر پر سی اور طلب کی اللہ تعالی سی
فتح اور کہا آنحضرت نے میں نبی ہوں کچھ جہوٹ نہیں اس میں بیٹا ہوں عبد المطلب کا ف ع لفظ کذب اور مطلب میں جب کو جزم ہی جیسے معمول ہی پہنچی کا
سجع اور نظم میں اور صادر ہوا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بطور وزن شعر کی بمقتضی طبیعت موزون آنحضرت کی بغیر قصد کی پس نہیں کہا جاویگا اوسکو شعر اور
آنحضرت نے اپنی تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کی طرف بسبب اسکی کہ وہ بہت مشہور تہی عزت بزرگی میں اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ از راہ

...جیسی عادت غالب حق تعالیٰ ہوئی ہے کہ اظہار شجاعت جو امور دینی و دشمنوں کی طرف بیان ... اپنی تعریف
کرنی جائز ہے ترجمہ پھر یعنی بعد ہجوم مشرکان مسلمانوں کی اور رجوع کرنی جوانوں کی صف باندھ کر لڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نے اور واسطے بخاری
کی نہیں ہے معنی اسکی یعنی اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ کہا براء بن عازب نے کہتے تھے ہم جب ہوتی سخت ہوتی لڑائی
پناہ ڈھونڈھتے ہم طرف اونکی اور طلب کرتے خلاصی بسبب انکی اور تحقیق بہادر ہم میں سے وہ شخص تھا کہ برابر کھڑا ہوتا حضرت کے ف ع یعنی جگہ وہ جو
وہ بھی دشمن ہوتا اور معنی یہ ہیں کہ کوئی قدرت نہیں رکھتا تھا اوسکے او پر تقدم حضرت کے پس ہایہ کہ ہوتا برابر تو ہوتا گویا حضرت کے ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا
طرف حضرت کی ترجمہ مراد رکھتی تھی براء ساتھ ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم ف ع اس میں بیان ہے حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنی کا
اللہ تعالیٰ پر اور معجزہ بیان نہ ہوا کہ حضرت نے اوتر کر مدد و فتح مانگی اللہ تعالیٰ سے اور سنگریزے پھینکے کفار کی طرف اور او نھوں نے شکست پائی جیسے کہ
پہلی حدیث میں مذکور ہے اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطے تمام کرنی قصہ حنین کی ہے **وعن** سلمة بن الأكوع قال غزونا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم حنينا فولى صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما غشوا رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل عن البغلة ثم قبض قبضة من تراب
من الأرض ثم استقبل به وجوههم فقال شاهت الوجوه فما خلق الله منهم إنسانا إلا ملأ عينيه ترابا بتلك القبضة فولوا مدبرين فهزمهم
الله وقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غنائمهم بين المسلمين رواه مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ کہا جہاد کیا
ہمنے یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کی پس پشت دی بعض آنحضرت کے صحابہ نے پس جب گھیر لیا کافروں نے آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سے پھر آنحضرت
ایک مٹھی خاک کی زمین سے کہ سنگریزے بھی تھے اوس میں پھر مقابل کیا آنحضرت نے ساتھ اوس خاک کی کافروں کے مونہوں کے یعنی سامنے اونکی مونہوں کے ڈالی اور کہا
بری ہوئی یا برے ہو جیو مونہ اونکی پس پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے اون میں سے کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تھا مگر کہ بھر دیا اللہ تعالیٰ نے اوسکی دونوں آنکھوں کو ساتھ خاک
اوس مٹھی خاک کی کہ ڈالی اونکے مونہوں کی طرف پس پھیر کر پیٹھ دیکر پس شکست دی انکو اللہ تعالیٰ نے اور بانٹیں آنحضرت نے غنیمتیں انکی درمیان مسلمانوں کے نقل کی
یہ مسلم نے ف ع اس میں تین معجزے ہیں آنحضرت کے ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اوس مٹھی کی ہر ایک کی آنکھوں میں اور دوسرے یہ کہ بھر گئیں آنکھیں ہر ایک کی اوس تھوڑی سی مٹی سے
باوجودیکہ وہ چار ہزار تھے اور تیسرے شکست پانا اونکا اوس سے **وعن** أبي هريرة قال شهدنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنينا فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل ممن معه يدعي الإسلام هذا من أهل النار فلما حضر القتال قاتل الرجل من أشد القتال
وكثرت به الجراح فجاء رجل فقال يا رسول الله أرأيت الذي تحدثت أنه من أهل النار قد قاتل في سبيل الله من أشد القتال
فكثرت به الجراح فقال أما إنه من أهل النار فكاد بعض الناس يرتاب فبينما هو على ذلك إذ وجد الرجل ألم الجراح فأهوى
بيده إلى كنانته فانتزع سهما فانتحر بها فاشتد رجال من المسلمين إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله صدق الله حديثك
قد انتحر فلان وقتل نفسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الله أكبر أشهد أني عبد الله ورسوله يا بلال قم فأذن
لا يدخل الجنة إلا مؤمن وإن الله ليؤيد هذا الدين بالرجل الفاجر رواه البخاري اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا حاضر ہوئے ہم
ساتھ آنحضرت کے غزوہ حنین میں ف ع اور مواہب لدنیہ میں اس قصہ کو غزوہ خیبر میں ذکر کیا ہے اور صحیح بخاری میں بھی اسی طرح ہے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے ایک
شخص کی حق میں اون لوگوں میں سے کہ ہمراہ آپکی تھے دعویٰ کرتا تھا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہے ف ع اوسکا نام قزمان تھا اور تھا وہ منافقوں
میں سے اگرچہ ظاہر تھا نفاق اوسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافروں سے سخت لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخمیں پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ میں سے
تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دیجئے حقیقت حال اوس شخص کی کہ فرمایا تھا تم نے کہ وہ دوزخیوں میں سے ہے تحقیق وہ لڑا راہ خدا میں سخت ترین لڑنا

پس بہشت کی اوسکو یعنی ظاہر حال اوسکا یہی تھا کہ وہ مستحق ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ آگاہ رہو کہ وہ دوزخیون میں سی ہی فتح ہو بات یہی ہی کہ جو چیز کہ
اگرچہ ظاہر ہو تمکو خلاف اوسکی اسلیے کہ صورت حال کا کچھ اعتبار نہیں ہی مدار احوال اور خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب تہا کہ بعضی لوگ یعنی بعضی مسلمان ضعیف الاعتقاد
کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت کے یا دوہ واسطے وہ جلدی کیکی یا اپنے ہیں کیونکر فرماتے ہیں کہ وہ دوزخی ہی پس اوس شخص نے اس حال پر پہونچا گمان کیا کہ
درد زخمون کا پس قصد کیا ساتہ ہاتہ اپنی کی طرف ترکش اپنے کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتہ اوس تیر کی متفق علیہ اور بخاری کی اکثر روایتون مین آیا ہی
لفظ اسہما ساتہ صیغہ جمع کی بجای سہما کی یعنی کہینچی گئی تیر اور صحیح بخاری کی اوس حدیث مین آیا ہی کہ اوس شخص نی رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا تلوار کے
تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مر گیا اور منیا مت نحیین رکہتا ہی اس روایت سی کہ شاید دونون امر کیے ہون اول تیر سی کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل تو تلوار سی
کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مرا کافر بسبب باطن اپنی کی یا فاسق بسبب قتل کرنی نفس اپنی کی ترجمہ پس دوڑی گئی تھی ایک شخص مسلمانون میں سی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نی بات آپکی کہ آپ نی فرمایا تہا کہ وہ دوزخیون میں سے ہی تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانی نی اور مار ڈالا اپنی تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا فائدہ
یہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ ای بلال اوٹہہ پس اعلام کر لوگون کو ساتہ اسکی کہ نہین داخل
ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اوسکی قتل کی بخاری نی فائدہ مراد فاجر سی منافق
یا فاسق اون لوگون مین سی کہ کرتے ہین عمل نا درست یا ملاتے ہین ساتہ اوسکے گناہ کو اور کبہی کرتے ہین ایسا عمل کہ اوس سی خاتمہ بد ہوتا اور احتمال ہے کہ
ہوئی داخل تحت اعلام کے یا جد لیبان ہو علی اختلاف حال حاکمین کے اور مانند اوسکی ہو لوگ ہین کہ تصنیف کرتے ہین یا پڑہتی پڑہاتے ہین یا اذان
دیتے ہین یا امامت کرتی ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتے ہین واسطے غرض فاسد کی اور ہوتی ہین وسیلہ انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور خود محروم ہوتے ہین
اوسکی ثواب سی جان اللہ تعالی سی تحقیق اس حدیث سے دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخ مین ہوگا اور مذہب یہی ہی کہ اگر مومن ہی اور تصدیق ایمانی
رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا بہی یا ایک فرد ہی قاتل مومن کی اور قرآن مجید مین حکم کیا ہی
اوسکی خلود کا دوزخ مین اور علما نی اوسمین تاویلین کی ہین اور بعضی محدثین نی اہل ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہی لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہیگا
پس موحد ہمیشہ دوزخ مین رہنی کو مخصوص ساتہ کافر کی نہین رکہتی لیکن یہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت و جماعت کے مذہب کے اور یہ حق خاص اس شخص کے
اوسکا حدیث مین گذر گئی ہین کہ وہ منافق تہا جیسے کہ خطیب بغدادی نی کہا یعنی واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا واللہ اعلم و عن
عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهٗ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَهٗ
دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَائِشَةُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ جَاءَنِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ
ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهٗ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَا ذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَ
جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ
الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سحر کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ البتہ آنحضرت کے خیال مین ڈالا جاتا تہا کہ او نہون نی کی ہی ایک چیز اور حالانکہ نہین
کی ہی فائدہ کہا بعضوں نی یعنی آپکی ذہن کو غالب آیا تہا حضرت پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتی تہی بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی ہی حالانکہ
تھی یا گمان کرتی کہ نہین کی فلانی چیز حالانکہ کر چکی تہی یا اوسکو اور یہ دنیا مین تہا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالی نی قصہ موسی علیہ السلام

تھین یخیل الیہ من سحرھم انہا تسعیٰ یعنی موسیٰ علیہ السلام کے خیال مین یہ ڈالا گیا کہ گویا ... کہ سعی
وہ دوڑتی تھین بلکہ اونھون نے پایا جو ملا تھا بسبب گرمی آفتاب کے وہ چلنے لگین اونکے خیال مین آیا کہ وہ حرکت کرتی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
کے خیال مین آتا تھا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سے اور پہر نہین کرتے تھے یعنی دل چاہتا تھا اور جانتے تھے کہ مین قدرت رکھتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتے تھے اونکو تو قادر نہین ہوتے تھے اور پہر اوس سحر ایک مرض ہی امراض مین سے تاثیر کرنا اوسکا انبیاء پر کچھ منافی اونکی نبوت کے نہین جیسی اور بیماریان
باقتضای بشریت کی ہوتی تھین ویسی ہی یہ بھی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنے مین آنحضرت کے جسم شریف مین یہی ہی کہ معلوم ہو جاوے تاثیر کرنا سحر کا
کہ تاثیر اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور
کافر حضرت کو ساحر کہتے تھے پس حق تعالیٰ نے بسبب تاثیر کرنے سحر کے اون مین ظاہر کر دیا کہ یہ ساحر نہین ہین اور قضیہ سحر کا بعد رجوع کرنے کے حدیبیہ سے تھا بیچ
کے مہینے مین سنہ ۷ ہجری مین اور مدت اوسکی تہار کی چالیس دن کی ہی علامانی اور ایک روایت مین چھ مہینے اور یہ جو بیان کیا قول کی تمام سال اغلب ہے کہ مدت
ظہور اوسکا چالیس روز ہوا اور رہا بعضی علامتون کا پلہ مہینے تک اور رہا بعضی اوسکی تھکایا کا سال بہر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اوس سے ہوا
کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تھے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالیٰ سے اور دعا کی اوس سے ف یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی
مکرر اور بہت کی اور سنت ہے اوسپر یہین دلیل ہے اور یہ تعجب تو نے دعا کی وقت حاصل ہونے امور مکروہہ کے اور واسطے ہونے بلا کے اور کہا ہے علما نے کہ خاصکر آنحضرت
اوسی وقت دعا کرتے تھے کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اوروں کو چھوڑ سکتے ہین کہ دعا کرنے مین اپنے وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ
پہر فرمایا آنحضرت نے کیا جانا تو نے اور خبر کرتی ہے تو ای عائشہ کہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے مجہکو بیچ اوس امر کے کہ طلب کیا تہا مین نے بیان کرنا اور ظاہر کرنا
اوسکا اوس سے یہ بیان کیا اوسکو کہ آئے میرے پاس دو فرشتے بصورت دو مردون کے بیٹہا ایک اون مردون مین سے میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے
پانون پاس پہر کہا ایک نے اون مین سے واسطے دوسرے کے کیا ہے بیماری اوس شخص کو کہا دوسرے نے سحر کیا گیا ہے کہا اوس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہی اوسکو
کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہے اوسکو لبید بن اعصم یہودی نے ف کہا بعضون نے کہ مراد لبید کی بیٹیان اوسکی ہین بسبب قول اللہ تعالیٰ کے ومن شر النفاثات
فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنے والیون کی سے یا نفوس سواحر سی کہ جو گرہ دیتے ہین دورون مین اور پہونکتی ہین اوسپر کہا قاضی نے کہ خاصکر ذکر
مانگنی شر نفاثات سے اسلیے ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کے کہ تانت مین کمان کے چلہ مین اور گاڑا اوسکو کنوئیں
پس بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوتری معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بہیجا علی رضہ کو پس لائے اوسکو اور پڑہین معوذتین
سو تین اوسپر پس تھے حضرت علی جب پڑہتے ایک آیہ کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچھ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سے سچا ہونا کافرونکا اسبات
کہ آنحضرت سحر زدہ مین اسلیے کہ مراد اونکی تہی اس سے یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کرنے کی اور ظاہر ہے کہ قضیہ اوسے پس یہ تعجب غیر ہے اوس قضیہ کی کہ اس حدیث
مین ہے اور عکس ہے جمع ان دونون مین تناقض ہوا دونون طرح کی سحرون کو حضرت کی لیے تاکہ دو چند ثواب ہو مگر ایک اون دونون کا کہ جو اس حدیث
مین ہے واقع ہوا لبید سے اور دوسرا اوسکی بیٹیون سے ہوا واللہ اعلم ترجمہ کہا اوس ایک نے کس چیز مین سحر کیا ہے کہا دوسرے نے بیچ کنگہی کے اور اون بالونکے
کہ کنگہی کرتے سے جہڑتے ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کے کہا پس کہان ہے کہا ہے اوسکو کہا بیچ کنوئیں ذروان کے کہ نام ایک کنوئیں کا ہی مدینہ مین پہر
گئے آنحضرت درمیان کچھی ایک آدمیون کے اپنے اصحاب سے اوسمین سے طرف اوس کنوئیں کے پس فرمایا کہ یہ کنوان ہی کہ دکھلایا گیا مجہکو گویا کہ پانی اوس کنوئیں کا پانی
مہندی کا سا تہا اور گویا کہ کھجور کا شگوفہ اوسکے یعنی درخت جو اوس مین ... کے گویا سر تھے شیطانون کے پس نکالا اوسکو حضرت نے نقل کیا بخاری اور مسلم نے ف
مشابہت شیطانون کے سرون کے ساتھ دی بسبب وحشت ناک اور بدہیئت ہونے اوسکی کے اور عرب شیطانون کے سرون کو تشبیہ دیا کرتے تھے اور بدہیئت جانتے تھے اور بعضون نے کہا

کو مراد شیطان کی دو سینگ ہیں اور ایک روایت میں ابن عباس سے آیا ہے کہ آنحضرت نے علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بھیجا واسطے نکالنے سحر کے تو
سے پس پایا اونکو نیچے اوس میں غلاف شگوفہ کھجور کا کہ اوس میں پتلا آنحضرت کا موم کا بنا ہوا اور سوئیاں اوس میں چبھی ہوئی ہیں اور ایک دھاگا بندھا ہوا
گیارہ گرہیں دیکر پس لائے جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونھوں نے پڑھتے تھے ایک گرہ کھل جاتی تھی اور جو سوئیاں کہ اوس میں تھیں نکالتی تھیں تو آنحضرت کو
تسکین و آرام ہو جاتا تھا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوئیں کے سر پر گئے ہوں اور علی اور عمار کو اوس کنوئیں کی طرف بھیجا ہو اور نکالنے اوسکا حکم کیا ہو اور بعض
روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت نے اوس یہودی کو کچھ نہ کہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹھانا دوست نہیں رکھتا میں **وعن ابی سعید الخدری**
قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرۃ وھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال
ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی ان اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر
احدکم صلوتہ مع صلوتھم وصیامہ مع صیامھم یقرؤن القران لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من
الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ وھو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الفرث والدم ایتھم رجل
اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی خیر فرقۃ من الناس قال ابو سعید اشھد انی سمعت
ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشھد ان علی بن ابی طالب قاتلھم وانا معہ فامر بذلک الرجل فالتمس
فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی نعتہ وفی روایۃ اقبل رجل غائر العینین ناتئ الجبھۃ
کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامننی اللہ علی اھل الارض
ولا تامنونی فسأل رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئ ھذا قوما یقرؤن القران لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الاسلام
مروق السھم من الرمیۃ یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد متفق علیہ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا کہ اوس وقت کہ ہم حاضر تھے آنحضرت کے پاس اور وہ بانٹ رہے تھے مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سے آیا تھا اوسکو جعرانہ
میں بانٹتے تھے آیا حضرت کے پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تھا بنی تمیم میں سے حرقوص نام ایک بڑے قبیلہ کا ہے اور اوسکے حق میں یہ آیت اوتری ہے
ومنھم من یلمزک فی الصدقت پس منافقوں میں سے تھا اور آگے آویگا کہ اوسکی اصل سے خوارج نکلیں گے اور جو کہا ہے ایک شخص نے کہ وہ سردار تھا
خوارج کا یہ مسامحہ ہے کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کے زمانہ میں ہوا ہے ترجمہ پس کہا اوسنے یا رسول اللہ عدل کر تقسیم میں اور سب کو برابر دے یعنی اوس
حضرت نے کمی بیشی کی تھی بحسب مصلحت کے پس فرمایا آنحضرت نے وائے ہو تجکو پس کون انصاف کریگا جس وقت کہ میں نے کیا انصاف کی تحقیق نا امید ہوا تو اور زیانکار
ہوا تو اگر نہ انصاف کروں میں ف ع اسلیے کہ امیدواری اور سود مندی تمہاری میری عدالت میں ہے اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہے اور واسطے کرنے
عدل کے بھیجا ہے اگر میں عدالت نہ کروں تو تمکو سوا ہی نا امیدی اور زیانکاری کے کچھ نہیں ہے خلاصہ مضمون یہ کہ جب گمان کیا اس نے کہ حضرت عدل
نہیں کرتے ہیں تو نا امید ہوا کہنے والا اور ٹوٹے میں ہوا بسبب اس حکم کی ترجمہ پس کہا عمر نے اذن دیجیے مجکو یہ کہ گردن ماروں میں اوسکی پس فرمایا
چھوڑ دو اوسکو ف ع شرح السنۃ میں ہے کہ کیوں منع کیا آنحضرت نے اوسکے قتل کرنے سے باوجود اسکے کہ آپ نے فرمایا ہے اور ایک حدیث میں کہ اگر پاؤں میں اونکو
البتہ قتل کروں اونکو جواب دیا گیا ہے اوسکا کہ حضرت نے مباح کیا قتل اونکا جبکہ جمع ہوں اور ہتھیار کریں اور متعرض ہوں لوگوں کو اور یہ باتیں موجود نہیں
تھیں جس وقت کہ منع کیا اوسکے قتل کرنے سے اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کے زمانہ میں ہوا اور لڑے وہ اونسے یہاں تک کہ بہتوں کو اونمیں
قتل کیا اتنی ازہار یہ ہے کہ جو اوسکی بڑی کہا کہ نہیں ہے آنحضرت کے سوا خلاف پڑا اور اصل ہوا یہ ہے کہ حضرت بدنفس نہیں تھے تو اپنے نفس کیلئے باوجودیکہ یہی

کیا واسطے اوسکے ... تقسیم میں عدل نہیں ہوا اور صبر آپ نے ... باوجود اسکے کہ حضرت ...

قتل کی نہیں کیونکہ اسمین عیب لگانا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ستمیں یہ کہ اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانہ میں کوئی تو حکم کیا جاویگا اوسکے مرتد ہونے کا اور اوسکا قتل
اور یہ منافی نہیں ہے تعلیل سے کہ حضرت کی قتل کرنے اوسکے سے ساتھ قول اپنے کے ترجمہ اسلیے کہ تحقیق واسطے اوسکے تابعدار ہونگے کہ حقیر جانیگا ایک
تمہارا اپنی نماز کو بیچ مقابلہ نماز اونکی کے بسبب بہت پڑھنے کے اور روزہ اپنے کو بیچ مقابلہ روزہ اونکی کے ف یعنی ظاہر میں
نماز اور روزے اونکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزہ تمہارے سے اور مراد نمازیوں کی تھی وارد ہوئی ہے اگرچہ نماز روزہ اونکا قبول نہیں تھا
انتہی اور ملا علی نے ایک شارح سے یہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ نہی مطلق نہیں ہے ترجمہ پڑھینگے قرآن یعنی مداومت کر
اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگے اوسکی تجوید اور ترتیل میں اور رعایت مخارج حروف میں حال یہ کہ نہ گذریگا قرآن اونکے حلقوں سے یعنی قراءۃ اور اعمال
اونکے اوپر نہیں چڑھینگے اور مقبول نہیں ہونگے یا قرآن اونکی زبانوں سے تجاوز کر کے دل میں نہیں پہونچیگا اور تاثیر نہیں کریگا اور نکل جاوینگے دین سے یعنی حق اطاعت امام سے
یا اسلام سے جیسے کہ نکلتا ہے تیر شکار سے دیکھا جاتا ہے طرف پیکان اوسکی کے طرف نصل اوسکی کی اور دیکھا جاتا ہے طرف پروں
تیر کے یعنی گذر جاتا ہے تیر شکار میں سے اور کچھ اثر شکار کا اوسمیں نہیں پایا جاتا ہے تیر میں کچھ اثر نہیں رہا کہ گذر جاتا ہے تیر جلدی سے اور خون سے ف یعنی یہ فرقہ ایسا
دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر اپنی صفت شکار سے نکلتا ہے کہ کچھ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اوسکی جز میں نہیں چھوڑتا ایسے ہی ظاہر نہیں ہوتا
اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اوس شخص نے تکفیر کی ہے خوارج کی اور خطابی نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہاں اطاعت امام کی ہے اور امام مالک
سے احوال تکفیر اہل اہوا کا پوچھا کہ آیا کافر ہیں کہا کفر سے بھاگے ہیں وہ اور قتل اونکے امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے بیچ شان خوارج کے جو نقل کیا ہے واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض تابعداروں اس مرد کی یہ کہ وہ ذو الخویصرہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کا کہ ہوگا مانند ایک بازو اوسکے کی آنکھیں مانند پستان
عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کے کہ ہلتا ہوگا ف ای یجئ و یذہب اوسکو واقعہ یہ ہی کہینگے ساتھ پیش ت مثلثہ اور زبر دال اور تشدید ی کے اور وہ
سردار خارجیوں کا ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مراد اور ہمراہی اوسکے ساتھ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگوں میں سے یعنی اپنے زمانہ کے لوگوں میں بہتر ہوگا
اور مراد اوس سے حضرت علی اور اصحاب اونکے ہیں کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہے گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ سنی میں نے یہ حدیث آنحضرت سے اور
گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اوس جماعت خوارج سے کہ آنحضرت نے بیان کیا اونکا لڑے اور میں ساتھ اونکے تھا اور جب فتح پائی نے حضرت علی
اونپر اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپ نے ساتھ تلاش کرنے اوس شخص کے درمیان مقتولوں کے پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کے پاس یہانتک کہ دیکھا
میں نے طرف اوسکے اور پایا میں نے اوسکو اوپر اوس صفت کے کہ بیان کی تھی آنحضرت نے اور ایک روایت میں یعنی بیان آیا ہوا وہی ذو الخویصرہ کہ اول خارجی
واقع ہوا یوں ہے کہ آیا ایک مرد کہ اندر کو دھنسی ہوئی تھیں آنکھیں بلند پیشانی انبوہ کی داڑھی اٹھی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر ف یہ امر خلاف ظاہر ہے
اوس ہیئت کے کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کے تھے کہ سر میں بال رکھتے تھے منڈاتے نہیں تھے مگر بعد فراغ حج کے سوائے علی کرم اللہ وجہہ کے وہ اکثر منڈایا ہی کرتے تھے
بسبب اسکے کہ نہانا غسل میں پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اوسنے ای محمد اللہ سے ڈر اور فرمان برداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون
ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ میں نافرمانی کروں یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کی یعنی میں سب سے زیادہ فرمان بردار خدا کا ہوں مجھکو کیا حکم
کرتا ہے فرمان برداری کا پس میں جانتا ہے مجھکو اللہ اوپر زمین کے لوگوں کے اور دیانتدار ہی مجھکو خلق پر تمام ال کرون اور مجھکو امین نہیں جانتے تم مجھکو اور اعتقاد
نہیں کرتے مجھپر پس پوچھا ایک شخص نے یعنی عمر رضی اللہ عنہ نے درخواست کی اوسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت نے اوسکو اوسکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹھ پھیری
اوس شخص نے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑھینگے قرآن نہ گذریگا اونکے حلقوں سے نکلینگے اسلام سے یعنی اسلام کے کمال سے

یا اطاعت امام سے مانند نکلجانے تیر کے شکار مین سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگے بت پرستون کو یعنی وے ایسے جلد بیدین ہونگے یا بوجہ دیدہ دلیری ہم
جنگ لڑینگے اوسکے فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤن مین اونکو اور پکڑ زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرون مین اونکو مانند قتل کرنے عاد کے قتل کی تیاری کو
سے ف ع مراد عاد کے قتل کرنے سے ہلاک کرنا اور استیصال اونکا ہی بالکلیہ و تعبیر بقتل کے بشاکلت کے لیے ہے الا عاد قتل نہین کیے گئے ہین بلکہ ہلاک ہوئے ہین
باد تند سے اور استیصال کیے گئے ہین ساتھ ہلاک کرنیکے **وعن ابی هریرة** قال کنت ادعو امی الی الاسلام وهی مشرکة فدعوتها یوما فاسمعتنی
فی رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اکره فاتیت رسول الله وانا ابکی فقلت یا رسول الله ادع الله ان یهدی ام ابی هریرة
فقال اللهم اهد ام ابی هریرة فخرجت مستبشرا بدعوة النبی صلی الله علیه وسلم فلما صرت الی الباب فاذا هو
مجاف فسمعت امی خشف قدمی فقالت مکانک یا ابا هریرة وسمعت خضخضة الماء فاغتسلت فلبست درعها وعجلت
عن خمارها ففتحت الباب ثم قالت یا ابا هریرة اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فرجعت الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم وانا ابکی من الفرح فحمد الله وقال خیرا رواه مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا تھا مین بلاتا اپنی مان کو طرف اسلام کے اس حال مین
کہ وہ مشرکہ تھی پس بلایا مین نے اوسکو ایکدن یعنی اسلام کی طرف پس سنائی میری مان نے مجھکو آنحضرت کے حق مین وہ چیز کہ ناخوش رکہتا ہون مین یعنی ایسا کلام حضرت کی
شان مین کہا کہ مجھکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اور سننا اور جواب کرنا اوسکا مجھکو برا معلوم ہوتا ہے پس آیا مین آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ روتا تھا مین یعنی بسبب غم
اور ترس آنیکے اوسکے حال پر کہ یہ بات میری ہر تادیب کر نہین سکتا اور اوسکا یہ حال ہے پس کہا مین نے یا رسول الله دعا مانگیے الله تعالی سے یہ کہ ہدایت کرے
ابوہریرہ کی مان کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی مان کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کے پاس سے خوشحال بسبب دعا آنحضرت کے آکر
پہونچا مین طرف دروازہ مکان اپنی کی پس ناگہان دروازہ بند تھا پس سنی مان میری نے آواز میری پاؤن کی پس کہا ٹھیر تو اپنی جگہ پہ اے ابوہریرہ یعنی اندر نہ آ
وہین ٹہرا رہ اور سنی مین نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری مان نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سے یعنی مارے جلدی کے بغیر اوڑہنی کے اوٹھی یعنی بلا اوڑہنی اور دروازہ
کھولنے کو دوڑی پس کھولا دروازہ پھر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوا الله کے اور گواہی دیتی ہون مین یہ کہ محمد بندے الله کے ہین اور
رسول اوسکے پس پہرا مین اور آیا پاس رسول خدا کے اس حال مین کہ مین روتا تھا مارے خوشی کے ف رونا کبھی غم سے ہوتا ہے اور کبھی خوشی سے بعضے خوش طبعون نے
کہا ہے کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہے کہ غم بصورت آنسون کے ہوکر نکلجاتا ہے ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے الله کی اور شکر کیا میری مان کے اسلام لانیکا اور کہا
نیک نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی کچھ کلام کہا اچھا تم دعا و بشارت کے یا تقدیر یہ ہے کہ پہونچا تو اے ابوہریرہ بھلائی کو بسبب اسلام مان اپنی کے اور معجزہ بیان
ظاہر ہوا آنحضرت کی دعا کا اثر کہ ہوا ابوہریرہ کی مان کے حق مین فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کے **وعنه** قال انکم تقولون اکثر ابو هریرة عن
النبی صلی الله علیه وسلم والله الموعد وان اخوتی من المهاجرین کان یشغلهم الصفق بالاسواق وان اخوتی من الانصار کان یشغلهم
عمل اموالهم وکنت امرءا مسکینا الزم رسول الله علی ملء بطنی وقال النبی صلی الله علیه وسلم یوما لن یبسط احد منکم ثوبه حتی
اقضی مقالتی هذه ثم یجمعه الی صدره فینسی من مقالتی شیئا ابدا فبسطت نمرة لیس علی ثوب غیرها حتی قضی النبی صلی الله
علیه وسلم مقالته ثم جمعتها الی صدری فوالذی بعثه بالحق ما نسیت من مقالته تلك الی یومی هذا متفق علیه
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضون نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہے حدیثین ابوہریرہ آنحضرت سے
اور الله ہے وعدہ گاہ ہمارا ف ع یعنی ملنا الله کا کہ مراد ہے اوس سے روز قیامت ہے وعدہ گاہ ہمارا یعنی اگر مین نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدا ہی تعالے
روز قیامت کے سزا مجھکو دیگا آنحضرت نے فرمایا ہے وہ یہ کہ جو کوئی جہوٹ باندہے مجھ پر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے یعنی بعد اوسکے ابوہریرہ بسبب بہت

کرنیکا بیان کرتا ہون ترجمہ اور تحقیق بیانی میری کہ ۔۔۔ ستہ شریف ہی وہ تو ہاتھ مارنا بازارون میں فقسوق ہو لکہا ہے
بیچ شراء ہو کہ اوسمین بائع اور مشتری ہاتھین ایک دوسرے کی ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں یعنی وہ خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھی سبب اوسکے ذوق اونکو تجارت کا ترجمہ اور تحقیق بیانی
میری کہ انصار میں بازرکہتا تہا اونکو کام اون اونکا ف ح مراد اوسسے مدینہ والون کے نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہے جیسا کہ اہل ملک کے نزدیک دشت اور بکریان
اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتے تھے اور انصار زراعت اور درستی باغات کھجورون کی ترجمہ اور تہا میں ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کے پاس اپنے
بہرنے پیٹ اپنے کے ف ح یعنی میں فقیر تہا اگر کہانا پیٹ بہر جاتا اور بہوک کے دفع کرنے پر قناعت کرتا تہا میں اور تجارت اور زراعت نہ کرتا تہا کہ اوسمین مشغول
ہوتا اور ہمیشہ شریف سے دور ہو جاتا پس ملازمت شریف میں رہتا تہا اور احوال اور اقوال آنحضرت کو دیکہتا اور سنتا تہا میں ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن
ہرگز نہیں ہوگی یعنی کہ بہولے اور پہیلائے کوئی تم میں سے اپنا کپڑا یہانتک کہ تمام کرون میں بات اپنی پہر اکہٹا کرے اور لگا دے اوسکو طرف سینہ اپنے کے اور پہر
بہولے کبہی میری حدیثون میں سے کچھ بہی ف ح اپنی بات سے اشارہ ہے طرف دعا کے کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کے لیے واسطے یاد رکہنے حدیثوں کے یعنی آنحضرت
اور معنی یہ ہیں کہ میں دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلا دیگا اور برکت اوس دعا کی کہ اوس کپڑے میں آویگی طرف سینہ اپنے کے علاوہ یہ کچھ کہ میری حدیثون
میں سے یاد کی ہوگی ہرگز نہیں بہولے گا ترجمہ پس کہولی میں نے کملی کہ تہا مجہپر کوئی کپڑا سوا اوسکے یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا
اور لگا لیا میں نے اوسکو طرف سینہ اپنی کی پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتھ حق کے نہیں بہولا میں حضرت کی حدیثون سے کسی حدیث میں اوس دن تک
کہ وقت روایت اس حدیث کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن جرير بن عبد الله قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تريحني**
من ذي الخلصة فقلت بلى وكنت لا أثبت على الخيل فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضرب يده على صدري
حتى رأيت أثر يده في صدري وقال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا قال فما وقعت عن فرسي بعد
فانطلق في مائة وخمسين فارسا من أحمس فحرقها بالنار وكسرها متفق عليه اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ
سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت نے کیا نہیں آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے ف ح یعنی نہیں توڑتا تو اوسکو تا میں رنج سے خلاصی پاؤن اور ذی الخلصہ
زیر خاء معجمہ اور لام کے اور ساتھ پیش دونون کی بہی آیا ہے قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبہ الیمامہ بہی کہتی تہے اور اوسمین ایک بت تہا کہ اوسکا نام
تہا اور اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفسون پاک کا ملہ کو رنج لاحق ہوتا ہے عبادت غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا میں نے ہان حضرت وہ کہ
تحقیق میں توڑ دونگا اور تہا میں کہ نہیں ٹہیر سکتا تہا گہوڑے پر سواری میں بلکہ گر پڑتا تہا میں اوس سے یعنی کبہی پس ذکر کیا میں نے اوسکو کہ میں نہیں ٹہیر سکتا ہون
گہوڑے پر نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میرے سینہ پر یہانتک کہ دیکہا میں نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنے سینہ میں
بسبب سختی مارنے ہاتہ کے اور کہا آنحضرت نے یعنی دعا کی میرے لیے کہ خدایا ثابت رکہ اسکو یعنی ظاہر و باطن میں اور گردان اوسکو ہدایت کرنیوالا اور راہ پایا
ہوا گیا کہا جریر نے پس نہ گرا میں اپنے گہوڑے سے بعد اوس دعا کے بعد اوس دن کے پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کے اوسکے توڑنے کو ساتھ ڈیڑہ سو سوارون کے
احمس سے ف ح احمس ساتھ حاء مہملہ اور سین مہملہ کی اوپر وزن احمر کی نام قبیلہ کا ہے قریش میں سے یہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کے حماست معنی شجاعت
کے ہے اور نفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہے یعنی جو کہ جریر سے روایت کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام جریر کا ہے پس اوسمین التفات ہے ترجمہ پس جلا دیا جریر نے
ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن أنس قال إن رجلا كان يكتب للنبي صلى الله عليه وسلم فارتد عن**
الإسلام ولحق بالمشركين فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الأرض لا تقبله فأخبرني أبو طلحة أنه أتى الأرض التي مات فيها فوجده منبوذا
فقال ما شأن هذا فقالوا دفناه مرارا فلم تقبله الأرض متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطے آنحضرت کے

یعنی ہوا وہ پس مرتد ہو گیا اور پھر نصرانی ہوا اور رہا ساتھ مشرکون کے ف ح اور یہ شخص نصرانی تھا کہ مسلمان ہو گیا تھا اور پھر مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا تھا
آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہیں قبول کریگی اوسکو ف ح یعنی اپنے اندر نہیں رکھے گی بلکہ پھینک دیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نے
اوسکو پس صبح کو جو دیکھا تو زمین نے اوسکو پھینک دیا تھا مشرکون نے کہا کہ یہ کیا ہے محمد کی اور اونکے اصحاب نے کہ قبر کو کھود کر اوسکو باہر ڈال دیا ہے پس خوب گہری
کھودی قبر مشرکون نے جہان تک گہری کھود سکے اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو دیکھا تو زمین نے اوسکو باہر ڈال دیا تھا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہ
آدمی کا کام نہیں ہے پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر **ترجمہ** کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابو طلحہ نے کہ انس کی مان کا خاوند تھے کہ ابو طلحہ آئے اوس زمین مین کہ
مرا تھا وہ شخص اور دفن کیا گیا تھا اوس مین پس پایا اوسکو ابو طلحہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچھا ابو طلحہ نے کہا کہ کیا ہے حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہے
کہا لوگون نے کہ دفن کیا ہم نے اوسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا **وعن ابی ایوب**
قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد وجبت الشمس فسمع صوتا فقال یہود تعذب فی قبورہا متفق علیہ اور روایت ہے
ابی ایوب سے کہ کہا اوسنے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حال یہ ہے کہ غروب ہوا تھا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز **ف ع** احتمال ہے کہ سنی آنحضرت نے آواز ملائکہ
عذاب کی یا آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتے تھے یا آواز واقع ہوئی عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حضرت کے اس بیان سے **ترجمہ** پس فرمایا
کہ یہودی ہے یعنی آواز یہودی کی ہے یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہے کہ عذاب کیے جاتے ہیں اپنی قبرون مین نقل کی یہ بخاری **ف ع** اور اس مین اثبات ہے عذاب قبر کا
اور معجزہ ہے حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کھل گیا اور آپ نے اوسکو بیان فرمادیا **وعن جابر** قال قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سفر فلما
کان قرب المدینۃ ہاجت ریح تکاد ان تدفن الراکب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت ہذہ الریح لموت منافق
فقدم المدینۃ فاذا عظیم من المنافقین قد مات رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہونچے نزدیک مدینہ کے
چلی ایک ہوا یعنی سخت پس قریب تھی کہ دفن کردے سوار کو یعنی اوڑا لیجاوے اور پوشیدہ کردے نظر سے اور ہلاک کرے بسبب شدت کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ
بھیجی گئی ہے یہ باد واسطے موت بڑے ایک منافق کے پس پہونچے آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک امیر اونکا منافقون مین سے مر گیا تھا نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** کہا
بعضون نے کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تھا اور یہ سفر غزوہ تبوک کا تھا اور بعضون نے کہا کہ نام اوسکا رافع تھا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت
مرنے منافق کے پائی جانے وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہے وقت مرنے شریر کے کہ یہ حالت ظاہر اور زندگانی مین کل کلفت و وحشت سے ہین
وعن ابی سعید الخدری قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی قدمنا عسفان فاقام بہا لیالی فقال الناس ما نحن
ہہنا فی شیء وان عیالنا لخلوف ما نامن علیہم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال والذی نفسی بیدہ
ما فی المدینۃ شعب ولا نقب الا علیہ ملکان یحرسانہا حتی تقدموا الیہا ثم قال ارتحلوا فارتحلنا واقبلنا الی المدینۃ
فوالذی یحلف بہ ما وضعنا رحالنا حین دخلنا المدینۃ حتی اغار علینا بنو عبد اللہ بن غطفان وما یہیجہم قبل ذلک شیء رواہ مسلم
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی کسی سفر سے طرف مدینہ کے یہانتک کہ پہونچے ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہے کہ دو منزل ہے مکہ سے
پس ٹھہرے آنحضرت وہین کئی راتین یعنی اور کئی دن پس کہا لوگون نے یعنی بعضون نے ضعیف الاسلامون سے کہ نہین ہین ہم یہان کسی شغل و کام مین کہ پڑاؤ کی
کام ہے اور تحقیق اہل و عیال ہمارا البتہ غائب ہے اور پیچھے رہے ہیں نہین خاطر جمع ہماری اوپر یعنی کہ ایسا نہ ہو کہ دشمن آ جاوے اونپر اور غارت کرے پس پہونچی یہ خبر آنحضرت
پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہات مین ہے نہین مدینہ مین کوئی راہ اور نہ کوچہ مگر کہ تعینات ہین اوسپر دو فرشتے نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی
یعنی راہون کی اور کوچون کی یہانتک کہ پہونچو تم طرف مدینہ کے **ف ح** لفظ شعب بکسر شین کے راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے

راہ مدینہ اور پہاڑون کی ولیکن [illegible]

طاعون اور دجال ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہم نے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینے کے پس قسم ہے اوس ذات کی کہ قسم کھائی جاتی ہے اوس کی
کہ نہین رکھی ہم نے اسباب اپنے یعنی اونٹون کی پیٹھ سے اوس وقت کہ داخل ہوئے ہم مدینے مین یہانتک کہ چڑھ آئے ہم پر بعض مدینے والون پر بنو عبد اللہ بن غطفان **ف** ع کے نام
ایک قبیلہ کا ہے اور معنی یہ ہین کہ مدینہ وقت غیبت آنحضرت کے محفوظ تھا جیسیکہ خبر دی تھی حضرت نے از راہ معجزہ کے اور نہین تھا کوئی مانع اونکو غارت کرنے اور چڑھ آنے سے مگر
نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اس قول کے ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تھی اونکو چڑھ آنے ہمارے سے کوئی چیز نقل کی مسلم نے **ف** یعنی ہوا شیخ نے
پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تھی کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی پیچھے تمہارے فرشتے اور تک جاؤ اوس مین **وعن** انس قال اصابت الناس سنة على
عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب في يوم الجمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله
هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع يديه وما نرى في السماء قزعة فوالذي نفسي بيده ما وضعهما حتى ثار السحاب امثال
الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رايت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد حتى الجمعة الاخرى فقام ذلك الاعرابي
او غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير بيده الى ناحية من السحاب
الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ احد من ناحية الا حدث بالجود وفي رواية قال اللهم
حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشي في الشمس
متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہا پہونچا لوگون کو قحط آنحضرت کے زمانہ مین پس اوس وقت کہ خطبہ فرماتے تھے آنحضرت دن جمعے کے کھڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور چارپائے بسبب نہ پانی کے اور بھوکے ہوئے عیال پس دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لیے پس اوٹھائے آنحضرت نے دونون دست مبارک
اس حال مین کہ نہ دیکھتے تھے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے نہ رکھے آنحضرت نے ہاتھ یہانتک کہ اوٹھا ابر مانند پہاڑون کے
پھر نہ اوترے آنحضرت منبر سے یہانتک کہ دیکھا مین نے مینہ کو کہ ٹپکتا تھا آنحضرت کی ڈاڑھی مبارک پر **ف** شیخ نے کہا مراد نزول و تقطر مینہ اور مبالغہ یہ یا قطرات
ٹپکتا تھا مینہ ڈاڑھی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ چنانچہ ترجمہ مین لکھا گیا اور حضرت شیخ کے ترجمہ مین عن لحیتہ یعنی ٹپکتا تھا مینہ ڈاڑھی سے اور حاصل یہ کہ پہلے اوترے
منبر سے اور پیچھے باہر نکلے مسجد سے مینہ برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینہ برسا اوپر ہمارے اوس دن یعنی بقیہ اوس دن کی کہ دعا کی تھی وہ دن جمعہ کا تھا
اور اگلے دن اور اگلے دن سے اگلے دن دوسرے جمعہ تک پھر کھڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال
پس دعا کیجئے اللہ تعالے سے ہمارے لیے کہ مینہ تھم جاوے پس اوٹھائے آنحضرت نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا برسا گرد ہمارے یعنی کھیتون اور باغات مین
اور نہ برسا اوپر یعنی ہمارے مکانون پر تا ضرر ہو پس نہ اشارہ کرتے تھے آنحضرت طرف کسی جانب کی ابر سے مگر کہ کھل جاتا تھا اور ہو جاتا اوپر مدینے کے مانند گڑھے کے
یعنی تمام اطراف مدینے مین ابر تھا اور مینہ برستا تھا مگر مدینہ پر کہ ابر نہ تھا بالکل کھل کر مانند گڑھے کے ہو گیا تھا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہے ایک مہینے تک اور
نہین آیا کوئی کسی طرف سے مگر خبر دی بہت مینہ برسنے کی اور ایک روایت مین ہے کہ کہا حضرت نے الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہم پر الہی برسا ٹیلون پر اور پہاڑون
اور اندر نالون کے اور جنگلون اور اوگنے درختون کے کہا انس نے پس کھل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اس حال مین کہ چلتے تھے ہم دہوپ مین نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف**
کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ جب مینہ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ الہی مینہ برسے مکانون پر ولیکن نہین مشروع ہے اسکی
لیے نماز اور جمع ہونا صحرا مین **وعن** جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب استند الى جذع نخلة من سواري المسجد فلما صنع له المنبر فاستوى
عليه صاحت النخلة التي كان يخطب عندها حتى كادت ان تنشق فنزل النبي صلى الله عليه وسلم حتى اخذها فضمها اليه فجعلت تئن انين الصبي

الصبی الذی یسکت حتی استقرت قال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر رواه البخاری ٭ روایت ہے جابر سے کہا تھا آنحضرت جب تک خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے درخت
کھجور کی ستونوں مسجد کے سے یعنی آنحضرت کے زمانہ میں ستون مسجد کی کھجور کی لکڑی کے تھے اور تکیہ کرنا اوس ستون پر پہلے بنی منبر کے تھا ترجمہ پس
جبکہ بنایا گیا منبر اور کھڑے ہوئے حضرت اوسپر خطبہ پڑھنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تھے حضرت اوسکے پاس پہلے بنے منبر کے یہانتک کہ قریب تھا کہ پھٹ جاوے
یعنی حضرت کے فراق سے پس اوترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اوسکے یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتھوں سے اور اپنے گلے سے لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی
کے لیے پس شروع کیا اوس ستون نے کہ نالہ کرتا تھا مانند نالہ کرنے لڑکے کے کہ چپکا کیا جاتا ہے گریہ زاری سے اور چپکا نہیں ہوتا یہانتک کہ ٹھیرا اور آرام پکڑا اوس ستون نے
فرمایا آنحضرت نے یعنی اوسکے رونیکے سبب میں کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانے اوس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح یعنی اور اوپر
نہ پانے قرب ذکر کے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سے بہت طریق سے روایت کی ہے کہ شک و شبہ کو اوس میں راہ نہیں اور بعضوں نے کہا کہ صحیح تر نزدیک
یہ ہے کہ یہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہے اور حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ اے بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تھی اور روتی تھی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے پس تم سزاوار تر ہو اسکے کہ مشتاق ہو اونکی ملاقات کے اور کم ہو جو نصیحت سنگ دل گیا ہو کہ در وے خاصیت بست ٭
بزار ہیں وان کہ در معرفت نیست ٭ وعن سلمة بن الاکوع ان رجلا اکل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشمالہ فقال کل بیمینک قال
لا استطیع قال لا استطعت ما منعہ الا الکبر قال فما رفعہا الی فیہ رواہ مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کھایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائیں ہاتھ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھا داہنے ہاتھ سے کہا اوسنے کہ نہیں کھا سکتا میں داہنے ہاتھ سے فرمایا حضرت نے نہ کھا سکیو یعنی
بددعا کی حضرت نے اوسپر اسلیے کہ وہ جھوٹا تھا عذر کرنے میں نہ باز رکھا اوسکو داہنے ہاتھ کے کھانے سے مگر تکبر اور بے قیدی نے ف ح یہ معجزہ تھا تو انسنے کلام ہو
کہ کہا واسطے دفع وہم اوس شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے کیوں بددعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکے پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ باز رکھا اوسکو داہنے
ہاتھ سے کھانے سے عجز نے بلکہ باز رکھا اوسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بددعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اوٹھا سکتا تھا وہ شخص داہنا ہاتھ طرف منہ اپنے کے
بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے ٭ وعن انس ان اہل المدینة فزعوا مرة فرکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرسا لابی طلحة بطیئا وکان یقطف
فلما رجع قال وجدنا فرسکم ہذا بحرا فکان بعد ذلک لا یجاری وفی روایة فما سبق بعد ذلک الیوم رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے ایک بار یعنی دشمن یا کسی شور سے پس سوار ہوئے آنحضرت گھوڑے پر یعنی ننگی پیٹھ پر کہ ابوطلحہ کا تھا سست
اور تھا وہ کہ تنگ اور پاس پاس رکھتا تھا قدم پس جبکہ پھرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہارے گھوڑے کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گھوڑا
بعد آنحضرت کی سواری کے اسطرح کہ کوئی گھوڑا اوسکے ساتھ نہیں چل سکتا تھا اور نہیں بڑھ سکتا تھا اوس سے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پس آگے نہ بڑھ سکتا تھا اوس سے کوئی
گھوڑا بعد اوس دن کے نقل کی یہ بخاری نے ٭ وعن جابر قال توفی ابی وعلیہ دین فعرضت علی غرمائہ ان یاخذوا التمر بما علیہ فابوا فاتیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت قد علمت ان والدی استشہد یوم احد وترک دینا کثیرا وانی احب ان یراک الغرماء فقال لی اذہب فبیدر
کل تمر علی ناحیة ففعلت ثم دعوتہ فلما نظروا الیہ کانہم اغروا بی تلک الساعة فلما رای ما یصنعون طاف حول اعظمہا بیدرا ثلث مرات
ثم جلس علیہ ثم قال ادع لی اصحابک فما زال یکیل لہم حتی ادی اللہ عن والدی امانتہ وانا ارضی ان یؤدی اللہ امانة والدی
ولا ارجع الی اخواتی بتمرة فسلم اللہ البیادر کلہا حتی انی انظر الی البیدر الذی کان علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانہا
لم تنقص تمرة واحدة رواہ البخاری ٭ اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا وفات پائی میرے باپ نے اس حال میں کہ اوپر
قرض تھا پس پیش کیا میں نے اونکے قرضخواہوں پر یہ کہ لیویں تمام کھجوریں بعوض اوس قرض کے کہ میرے باپ پر تھا پس نہ مانا اونہوں نے یعنی اسلیے کہ وہ اونکی نظر میں

تھوڑی طعام ہوتی تھیں اور تھی وہ دیکھو پس آیا میں حضرت کی پاس دیکھا میں نے آپ کو بیٹھے ہیں پیٹ پر تہبند ہو گیا تھا
اور میں چاہتا ہوں کہ دیکھیں آپکو قرضخواہ یعنی میری پاس تا کہ رعایت کریں مجھ پر پس فرمایا آنحضرت نے جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجور الگ علیحدہ پس کیا میں
یعنی کی ڈھیر لگائی پھر بلایا میں آنحضرت کو پس جبکہ دیکھا قرضخواہوں نے طرف حضرت کی گویا کہ وہ لپٹ گئی مجھ پر اسوقت یعنی تشدد کیا مجھ پر مطالبہ میں
اور میری پر یہ گمان کر کر کہ آنحضرت فرماوینگی اونکو تو ٹھہرو پس جو حضرت نے دیکھا کہ لپٹ پڑے ہیں پس پھرے ہیں تین بار ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے
کہ وہ انمیں بیچ کسی بات پر بھی راضی نہیں ہونگی ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتی ہیں قرضخواہ پھر آنحضرت تین بار گرد ڈھیر بڑی کی
پھر بیٹھے اوس پر پھر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنی قرضخواہوں کو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس ہمیشہ ماپتی رہی آنحضرت انکی لیے یعنی حکم فرمایا کہ ہر ایک کو دیا یہانتک کہ ادا کیا
اللہ تعالی نے میری باپ کے دین کو اور میں راضی تھا کہ ادا کری اللہ تعالی دین باپ میری کا اور لیجاؤں میں طرف بہنوں اپنی کی ایک کھجور مترجم جابر کے باپ نے
بیٹیاں بہت چھوڑی تھیں پس وہ میں بہنیں جابر کی پس جابر کہتی ہیں کہ میں راضی تھا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوے اگرچہ کچھ باقی نہ رہے اوسکی لیے کھجوروں میں
ترجمہ پس سالم رکھی اللہ تعالی نے ڈھیر سب آنحضرت کی جو بڑی تھی اور یہاں تک کہ تحقیق میں دیکھتا تھا طرف اوس ڈھیر کی کہ بیٹھی تھی اوسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہیں کم ہوئی
اوسمیں سے ایک کھجور نقل کی بخاری نے وق اور جبکہ اوس ڈھیر میں سے کہ حضرت بیٹھے تھی اوپر دیتی جاتی تھی کچھ نقصان نہ ہوا تو اور ڈھیر بطریق اولی سالم رہی

وعنه قال ان ام مالك كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فياتيها بنوها فيسالون الادم
وليس عندهم شيء فتعمد الى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها ادم بيتها حتى عصرته فاتت النبي صلى الله
عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم روایت ہے اوسی جابر سے کہ کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تھیں ہدیہ بھیجتی
آنحضرت کے لیے اپنی کپی میں گھی پس آتی ام مالک کے پاس بیٹے اوسکی اور مانگتے سالن حالانکہ نہ ہوتا اونکی پاس کچھ یعنی سالن میں سے پس قصد کرتی طرف اوس چیز کی کہ تھی
حضرت کو بھیجتی تھی پس تصدق کرتی تھی ام مالک طرف کپی کی کہ بھیجتی تھی اوسمیں گھی آنحضرت کے لیے یعنی دیکھتی اور ڈھونڈتی اوسمیں پس پاتی اوسمیں گھی پس ہمیشہ
تھا وہ ظرف پاتی گھی اوسمیں باقی رہتا تھا قائم ام مالک کے لیے سالن گھر اوسکا یعنی ہمیشہ اوس گھی سے اونکی گھر سالن ہوتا تھا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک نے
اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیے پس منقطع ہوا وہ سالن بنا بر اسکی کہ حرص شوم ہے اور بعض کہتے ہیں پس آئی ام مالک حضرت کے پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی پس
فرمایا آنحضرت نے کیا نچوڑا تو نے اوس گھی کو کہا اونے ہاں فرمایا آنحضرت نے اگر چھوڑ دیتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہیں تو ہمیشہ رہتا سالن تیری گھر کا
قائم نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اس لیے کہ جب کٹ جاتی ہے ایک چیز میں اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہو برکت جاتی ہے اور تھوڑی ہے بس **وعن** انس قال
قال ابو طلحة لام سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا اعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فاخرجت
اقراصا من شعير ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم ارسلتني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت
به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فقمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلك ابو طلحة
فقلت نعم قال بطعام فقلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين ايديهم حتى
جئت ابا طلحة فاخبرته فقال ابو طلحة يا ام سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله
ورسوله اعلم فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو طلحة معه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا ام سليم ما عندك فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت
وعصرت ام سليم عكة فادمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله ان يقول ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم

فاكلوا حتى شبعوا ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة ثم لعشرة فاكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون او ثمانون رجلا متفق عليه وفي رواية لمسلم انه قال ائذن لعشرة فدخلوا فقال كلوا وسموا الله فاكلوا حتى فعل ذلك بثمانين رجلا ثم اكل النبي صلى الله عليه وسلم واهل البيت وترك سؤرا وفي رواية للبخاري قال ادخل علي عشرة حتى عد اربعين ثم اكل النبي صلى الله عليه وسلم فجعلت انظر هل نقص منها شيء وفي رواية لمسلم ثم اخذ ما بقي فجمعه ثم دعا فيه بالبركة فعاد كما كان فقال دونكم هذا

اور روایت ہے انس سے کہا ابو طلحہ انصاری نے کہا واسطے ام سلیم کے کہ وہ ماں تھیں انس کی تحقیق سنی میں نے آواز آنحضرت کی ضعیف پہچانتا ہوں میں اوس میں بھوک کو یعنی سستی کو آثار دیکھا ہے پس کیا ہے تیرے پاس کچھ یعنی کھانے کو اگرچہ تھوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہاں ہے کچھ پس نکالیں ام سلیم نے کئی روٹیاں جو کی پھر نکالی ام سلیم نے اوڑھنی اپنی پس لپیٹا روٹیوں کو اوسکی ایک کونے میں پھر چھپایا اوسکو بیچ ہاتھ کی نیچے اور عمامہ کیا میرے ساتھ بعض اوسکی یعنی بعض سے سر میرا ڈھکا اور کپڑا ایک پیچ ہی مانند دستار کی لپیٹ دیا اور انس دس برس یا آٹھ نو برس کے لڑکے تھے کہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے پھر بھیجا مجھکو رسول خدا صلعم کی پاس لیکر گیا میں وہ روٹیاں حضرت کی پاس پس پایا میں نے آنحضرت کو مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ساتھ آنحضرت کے لوگ یعنی بہت سے گروہ تھی جسکی آگے آتا ہے ذکر اوسکا اور مراد مسجد سے وہ جگہ ہے کہ بنائی تھی آنحضرت نے نماز کی لیے جس وقت کہ محاصرہ کیا تھا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق میں پہلے کہ وقوع واسطے جری کا غزوہ خندق ہی میں ہوا ہے تا قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی میں نے اوپر ان کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا بھیجا تجھکو ابو طلحہ نے کہا میں نے ہاں یعنی اور بیان نہیں ہے اوسکی ماں کی بھیجنے کی اس لیے کہ باعث اول ابو طلحہ ہی تھی ترجمہ فرمایا کہ ساتھ طعام کی بھیجا ہے کہا میں نے ہاں ف پہلی بات سے اس بات کو جدا کر پوچھنا یا تو بسبب اسکی لیے تھا یا بسبب غیر وحی اور تعلیم کی یعنی اول وہ بات کی وحی یا تعلیم ہوئی ہو پھر اسکی خبر پس فرمایا آنحضرت نے واسطے ان لوگوں کے کہ تھے ساتھ حضرت کے کھڑی ہو وقت ابو طلحہ کی گھر چلیں چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتھ چند روٹیاں ہیں تنہا یا دو تین آدمیوں کے ساتھ کھالیں اور ارادہ ہوا ظاہر کرنے معجزہ کا بھی کہ وہ سیر ہو جماعت کثیرہ کھانے تھوڑی سی روٹی سے اور دوسرا معجزہ اسکی ساتھ کی گھر میں کیا ہو ہونا تھا حاصل ہوا اونکو برکت سے جناب نبی اور اخلاص و خدمتگذاری کی پس حضرت نے ارادہ کیا کہ تشریف لیجانے کا فرمایا ترجمہ پس چلے آنحضرت یعنی اور اوٹھیں طرف گھر ابو طلحہ کی اور چلا میں بھی آگے حضرت کے یعنی جیسے خادم اور ضیافت کرنیوالے آگے آگے چلتے ہیں یا اسلیے کہ جلدی ہی خبر حضرت کی تشریف آوری کی ابو طلحہ کو پہنچاؤں یہانتک کہ آیا میں ابو طلحہ کے پاس پس خبر دی میں نے اوسکو یعنی اونکی آنے کی پس کہا ابو طلحہ نے ای ام سلیم تحقیق تشریف لائے آنحضرت ساتھ لوگوں کی اور نہیں ہمارے پاس کچھ کہ کھلا دیں ہم اونکو یعنی سوا ان چند روٹیوں کے کچھ نہیں اور آدمی بہت سے ہیں پس کیونکر ان کی آگے رکھیں تھوڑی چیز کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہیں ف کہ کیونکر لائے ہیں آپ اور کیا حکمت ہے اونکی آنے میں گویا کہ ام سلیم کو آنحضرت کا معجزہ کی لیے آنے میں اس سے بڑی دیدہ وری اور دانشمندی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچھ تردد نہ کیا اور دل میں سوچی کہ حضرت قدر طعام کی جانتے ہیں اگر آپ مصلحت نہ جانتے تو کاہے کو تشریف لاتے اونکا فعل خالی حکمت سے نہیں ہے سبحان اللہ ایک عورتیں ایسی ہیں کہ ہوتے تھے کہ بسبب حسن مردوں سے زیادہ قوت یقینی رکھتی تھیں رضی اللہ عنہما وعن کل ... فانطلق ابو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ پس چلے ابو طلحہ یعنی حضرت کے استقبال کی لیے یہانتک کہ ملے آنحضرت سے پس تشریف لائے آنحضرت اور ابو طلحہ ساتھ اونکی پس فرمایا آنحضرت نے لا ای ام سلیم جو کچھ کہ تیرے پاس ہے یعنی قسم سے پس لائیں وہ روٹیاں کہ اون پاس تھیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی ابو طلحہ کو یا اور کسیکو ٹکڑے کرنیکا تو توڑی اور ریزہ ریزہ کی گئیں وہ روٹیاں اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گھی کا پس سالن کیا اوس گھی کو کپی میں سے نکالکر فرمایا آنحضرت نے لا ای ام سلیم کپی میں جو کچھ کہ چاہا اللہ نے کہیں ف یعنی دعا خیر و برکت کی یا اسما الہ اور مین ہونگی یا وہ کلمات میں آیا ہے کہ پھر کہا حضرت نے بسم اللہ اللهم اعظم فيها البركة ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابو طلحہ کو یا انس کو بلا او کسیکو

یعنی روز کہ وقت وہ دس کی اپنی حکم سے کیا کہ بیچ اون کے کہا تھا وہ سب میں تھا کہ دس آدمی کی جماعت کو اندر بلاؤ

سنگی مکان کی اپنی پس فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کہا یا اون دس نے پھر ان کے واسطے فرمایا کہ بلاو دس کو پس دس کو بھی اسیطرح دس دس کو بلاتے رہے یہانتک کہ تمام قوم نے کھایا اور سیر ہو گئے

اور قوم ستر آدمی تھی یا اسّی ف عکما ابن حجر نے بیان کیا ہے یہانتک کہ ہی آیا ہی اور روایت میں بالجزم اسّی آئی ہیں اور ایک روایت میں کچھ اوپر اسّی اور نہیں شک

نہیں ہی اس احتمال سے ہی کہ کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی روایت میں آیا یہانتک کہ کھایا اوس سے چالیس نے اور باقی رہا جو کچھ تو اوس سے معلوم ہوتا ہے اور تعدد

اس قصہ کا کتابوں میں تصدیق ہی اور تطبیق یوں ہے کہ جماعت اول پچاس تھی پھر آئے اونکی تمام چالیس اور ان لوگوں نے کھایا پھر باقی رہی یا حضرت نے اونکو کھلایا

ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اون کو دس دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کھاؤ اور نام لو اللہ کا پس کھایا اونھون نے

کر کیا یہانتک کہ اسّی مرد ون کے یعنی اسیطرح دس دس کو اون تک کہ پھر پھینکی بعض صحابہ کے کہا اپنی مسلمانی اور ابو طلحہ کی گھر والون نے اور چھوڑا باقی اوس کو اور بخاری کی ایک

کہ فرمایا آنحضرت نے داخل کر مجھ پر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصوں کو پھر کھایا نبی صلعم نے پس میں دیکھتا تھا کہ آیا کم ہوا اوس میں سے کچھ یا نہیں ف حاصل ظاہر ہے کہ

اوس سے ہر گاہ یہ روایتیں متعدد ہیں کئی ہی تاویل روایت کہ ما فی ان کی کے بسبب اس کی کہ چالیس سے آنحضرت نے کہا یا پہنچی برکت اونکی دونوں طرف کے

لوگوں کو اور بعد اوس کی اور چالیس نے کہایا ہوا یعنی ہیں کہ پھر بعد فراغت کے کہا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت میں ہی کہ پھر آنحضرت نے باقی کو اوٹھا کر جمع کیا اور کہا کہ بچا

کی اوس میں ساتھ برکت کی پس ہو گیا جیسا کہ تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ لو اور کہا اوسکو **وَعَنْ اَنَسٍ** قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَّھُوَ

بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِہٖ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَۃُ قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ کُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثَمِائَۃٍ

اَوْ زُھَاءَ ثَلٰثِمِائَۃٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ لایا گیا آنحضرت کے پاس ایک باسن اوس حال میں کہ آنحضرت زوراء میں تھے ف زوراء

بفتح اور جزم واو اور ممدودہ کے نام ایک جگہ مشہور کا ہی مدینہ میں بازار کے پاس اور بعضوں نے کہا کہ وہ موضع ہے قریب مدینہ کے اور ظاہر یہ کہ دوسری مراد ہی

ترجمہ پس رکھا آنحضرت نے ہاتھ اپنا باسن میں پس شروع کیا پانی نکلنا درمیان اونگلیوں اونکی سے ف اس پانی کی نکلنے میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ پانی

نکلتی تھا نفس اونگلیوں سے اور یہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہی اور یہ بڑی اور بہتر معجزی ہیں نسبت نکلنے اوس کے پتھر سے اور یہی ہی اسکو چاہی یا ایک روایت

فرأیت الماء ینبع من اصابعہ اور دوسرا قول یہی کہ اللہ تعالی نے بہت کر دیا پانی کو ذات میں اور لگا اونچا ہونے اونگلیوں کی درمیان میں سے ترجمہ

پس وضو کیا قوم نے اوس سے کہا قتادہ نے کہ میں نے واسطے انس سے کہ کتنی تھے تم یعنی اوس دن کہا تھے ہم تین سو یا کہا قدر تین سو کی یعنی شک ہی راوی کو نقل کی

بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نَعُدُّ الْاٰیٰتِ بَرَکَۃً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَہَا تَخْوِیْفًا کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَۃً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِیْہِ مَاءٌ قَلِیْلٌ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الطَّھُوْرِ الْمُبَارَکِ وَالْبَرَکَۃُ

مِنَ اللّٰہِ وَلَقَدْ رَاَیْتُ الْمَاءَ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ وَھُوَ یُؤْکَلُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا تھے ہم اصحاب رسول خدا کے گنتے تھے نشانیوں کو سبب برکت اور کا رحمت کا ہونا اونکی ہمارے دون میں اور تم ہی اون گنتے ہو اونکو سبب ڈرانے کا

ف کافرون کے لیے کہ منکر ہیں گو اور مراد نشانیوں سے قرآن میں کہ اوترین آسمان سے یا معجزات کہ صادر ہوتی تھی آنحضرت سے اور معجزہ اوسکا دیکھنا ظاہر اور موافق تر ہی ساتھ

حدیث کے اور معنی یہ ہیں کہ اگرچہ تھیں کافرون اور منکرون کی ڈرانے کی لیے ہیں لیکن بہ نسبت مومنون کے کہ صحابہ یعنی متقدمین اونکی موجب بشارت اور برکت اور زیادتی ایمان

میں ہیں شیخ نے لمعات میں نقل کیا ہی اور علما کی نزدیک ہی نشانیاں معجزات اور کرامات سے مراد ہیں اور کہا کہ آیات قرآنی بہاں مراد نہیں یہ بیان تعریف کی ہی

لا علی اپنی بیچ دانگی کی خلاصہ لکھا گیا اور بعد اسکی نقل کیا ہی ابن مسعود نے ایک معجزہ آنحضرت کے معجزون میں سے کہ کہا ترجمہ تھے ہم ہمراہ آنحضرت کے ایک سفر میں پس کم ہوا

پانی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ڈھونڈو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اوس میں کچھ پانی باقی ہو پس لائی صحابہ ایک باسن کہ اوس میں تھوڑا سا پانی تھا پس داخل کیا آنحضرت

دست مبارک اپنا اس میں پھر رکھا تو اودھا پانی کر اور تو حیرہ واو پیالہ پاک کہ نزول ہا برکت اور برکت اتر یا اللہ تعالیٰ حضرت ... میں
اور البتہ تحقیق دیکھا میں نے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرت کی انگلیوں میں سے فقط حدیث صحیح سے معلوم ہوتا کہ پانی انگلیوں میں سے نکلتا تھا اور اسپر جمہور علما اور
ترجیح دی گئی ہے اوسکو پھر نکلنا پانی کی تیری جیسا کہ حضرت نے کی ہے تھا پس التفات کیا جاوے اوسکی قول کی طرف کہ اکثر مرادیہ کہ پانی زیادہ تبرک اور حق
ماری ہاتھ انگلیوں کی درمیان سے نکلتے میں جاتا ہو میں کہ کسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور مجزہ بغیر طلب کے نفی نفیہ پانی کی بھی ہو سکتا تھا لیکن ہرا سحل
معلوم نہیں کہ کیا سبب اسکا واسطے جمہور علما اوراہ معجزہ ذکر کرتی ہیں بیچ سو روکتی ہیں ترجمہ البتہ تحقیق تھی ہم سنتے تسبیح کی طعام کی اسحال میں کہ کھایا
طعام نقل کی بخاری نی حق عوض ہو پیالہ اسسے کہ آنحضرت نے ایک مٹھی کنکریاں ہاتھ میں لیں پس تسبیح کرتی تھیں وہ حضرت کے ہاتھ میں وینسک سنی تسبیح

وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتأتون الماء ان شاء اللہ غدا
فانطلق الناس لا یلوی احد علی احد قال ابو قتادۃ فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر حتی ابہار اللیل فمال عن الطریق فوضع
راسہ ثم قال احفظوا علینا صلوتنا فکان اول من استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس فی ظہرہ ثم قال ارکبوا فرکبنا فسرنا
حتی اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بمیضاۃ کانت معی فیہا شیء من ماء فتوضأ منہا وضوءا دون وضوء قال وبقی فیہا شیء من ماء ثم
قال احفظ علینا میضاتک فسیکون لہا نبأ ثم اذن بلال بالصلوۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ ورکب
ورکبنا معہ فانتہینا الی الناس حین امتد النہار وحمی کل شیء وہم یقولون یا رسول اللہ ہلکنا وعطشنا فقال لا ہلک علیکم ودعا
بالمیضاۃ فجعل یصب وابو قتادۃ یسقیہم فلم یعد ان رای الناس ماء فی المیضاۃ تکابوا علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا
الملأ کلکم سیروی قال ففعلوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصب واسقیہم حتی ما بقی غیری وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم صب فقال لی اشرب فقلت لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ فقال ان ساقی القوم آخرہم قال فشربت وشرب قال فاتی
الناس الماء جامین رواء رواہ مسلم ہکذا فی صحیح مسلم وکذا فی کتاب الحمیدی وجامع الاصول وزاد فی المصابیح بعد قولہ آخرہم لفظۃ شربا

اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہا خطبہ پڑھا ہماری لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلوگی اول رات شب میں اور تمام شب میں اور آؤگی تم پانی پر
انشاء اللہ تعالیٰ کل یعنی اسکی صبح اور یہ خبر دینا پانی کی طرف کے پہنچ جانیکا بطریق معجزہ کی جیسا آخر حدیث میں آویگا بیان اوسکا پس چلے لوگ اسحال میں کہ نہیں التفات کرتا کوئی
کسیکی طرف یعنی بلکہ چلا جاتا ہر ایک علیحدہ اور تنہا نہیں ہوتا کسیکی ہمراہی کا سبب بہت شتابی کے اور جلدی کی پانی کی اور پہنچنے کی کہا ابو قتادہ نے پس اوس حال میں کہ آنحضرت چلے جاتے
یعنی آدھی شب میں یہانتک کہ آدھی رات تجاوز کر گئی پس ایک طرف کو راہ سے یعنی تو قصد فرمایا کہ پس رکھا سر اپنا یعنی سونے کی لیے پھر فرمایا نگہبانی کرو ہمارے لیے نماز کی یعنی ہمکو جگادینا
نماز کی یعنی اوسکی وقت کی یعنی جگا دینا تاکہ نماز صبح کی فوت نہ ہو جاوے پس غالب ہوئی سب پر نیند اور سو گئی اور کوئی نماز کی لیے نہ جاگا پس تھی آنحضرت اول شخص جو جاگی
سب سے پہلی اور جاگی اس حال میں کہ دھوپ پہنچی تھی آنحضرت کی پیٹھ پر پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے یہ اوسی ہی نماز نہ پڑھی اور تاخیر کی قضا
تو اس سبب سے تھی کہ پانی پر پہنچ جاویں یا اسلیے کہ وقت کراہت کا نکل جاوی جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول راوی کا ذکر کیا آگے اسسے معلوم ہوتا ہے کہ سبب یہ ہو کہ وہ
جگہ کہ حضرت کی سوئی وہاں کوئی شیطان کا اثر میں تھا تب ہی اور یہ منع ہی کہ اگر جو بغیر قصد کے ہو تو بھی بس سوار ہوئے ہم اور چلے یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب نیچے اترے
پھر بلایا وضو کے برتن کو کہ تھا ساتھ میرے اوس میں تھا کچھ پانی پس کیا اوس سے وضو کم نسبت دوسری وقتوں کی یعنی اور وقتوں میں تین تین بار دھوتی تھی اعضا
دھوتی تھی اعضا یا وضو کم کیا کہ ایک ایک دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اوس برتن میں کچھ پانی پھر فرمایا آنحضرت نے نگاہ رکھ ہمارے لیے
میضاۃ اپنا یعنی طہارت وضو کا برتن کہ اوس میں تھوڑا پانی ہے کہ ہوگی واسطے اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور ظاہر ہوگا بسبب معجزہ کی پھر اذان کہی بلال نے واسطے نماز

پس نماز پڑھی آنحضرت نے دو رکعتیں ف ع یعنی سنت صبح کی دو اولیٰ یہ ہے کہ وہ پیشتر فرض کی ادا کی جاتی ہیں پہلی اول کی اور جبکہ فوت ہوئیں سنت
نہیں قضا اوسکی کرنزدیک محمد کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کے قضا اوسکی نہیں ہے اتفاقا ترجمہ پھر پڑھی نماز فرض صبح کی ف ع یعنی جماعت تھا
صحابہ کے ہمراہ آپکی تھی اور ظاہر ہے کہ صحابہ پاس بہی پانی ہوگا وضو نے اوس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو جیسا کہ بیچ کراوسکا صحیح میں آیا ہے وکذا فی اللمعات ترجمہ اور
سوار ہوئے آنحضرت اور سوار ہوئے ہم ساتھ آپکے پس پہنچے ہم طرف لوگوں کے کہ آگے جا رہے تھے جاکر اوسوقت کہ چڑہا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی
ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتے تھے یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم یعنی ہوا کی گرمی سے اور پیاسے ہوئے ہم یعنی سبب نہ ہونے پانی کے پس فرمایا آنحضرت نے نہیں ہے ہلاکت تمپر
ف ع یہ بشارت ہے پانی پیدا ہونے کی پس خبر ہوئی یا دعا ہے یعنی نہ ہلاکت ہو تمپر ترجمہ اور منگوایا آنحضرت نے ابوقتادہ کی وضو کا برتن پس
حضرت ڈالتے تھے پانی اوس برتن سے اور ابوقتادہ پانی پلاتے جاتے تھے لوگوں کو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکھنا لوگوں کا پانی کو پاس برتن کے یہانتک کہ ازدحام
کرنے اونکے ہی پس ازدحام کیا اونھوں نے پاس برتن کے یعنی جب دیکھا کہ پانی پاس حضرت کے ہے اور لوگ اوس سے پانی پیتے ہیں اوسوقت ازدحام کیا یا آن پڑے پس فرمایا
آنحضرت نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب ابھی جاوگے یعنی اس پانی سے پس نہ ازدحام کرو کہ ہر ایک کو آویگا پس کیا سب نے خلق نیک یعنی
ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمع ہو گئی پس ہوئے آنحضرت کہ ڈالتے تھے پانی اور میں پلاتا جاتا تھا لوگوں کو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوا میرے یعنی صحابہ میں
اور سوا حضرت کے پھر ڈالا پانی پس کہا مجکو کہ پی پس کہا میں نے نہ پیونگا میں یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا تحقیق پلانے والا قوم کا آخر انکا ہے یعنی پینے
یعنی اوسکے پیچھے کہ پہلی سب کو سیراب کر لے بعد اوس کے آپ پیوے کہا ابوقتادہ نے پس پیا میں نے اور پیا حضرت نے کہا ابوقتادہ نے پس آئے لوگ پانی پر یعنی پہنچے پانی کی جگہ آسمان
کرتی ہوئی راحت پانیوالی سیراب ہوکر روایت نقل کی یہ مسلم نے اور اسی طرح ہے صحیح مسلم میں اور اسیطرح ہے بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم بغیر لفظ شربا
اور زیادہ کیا مصابیح میں بعد لفظ آخرہم کے لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا **وعن** ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غزوۃ تبوک اصاب
الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم
فجعل الرجل یجیء بکف ذرۃ ویجیء الآخر بکف تمر ویجیء الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیء یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملؤوہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت
فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد
غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہنچی لوگوں کو بھوک شدید
ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہے اوسمیں اور مدینہ میں مسافت ایک مہینے کی ہے غزوہ وہاں کا سنہ نو میں ہوا رجب میں اور آنحضرت کی غزووں میں آخر غزوہ یہی
ہوا ترجمہ پس کہا عمر نے یا رسول اللہ منگوائیے لوگوں سے بچا ہوا توشہ اونکا ف ع یعنی حکم فرمائیے کہ جسکے پاس توشہ یا جو کچھ ہے بچا ہی لاوے اور حدیث
میں اختصار ہے یہ روایت یوں نقل کی گئی ہے کہ لوگوں کو بھوک پہنچی پس کہا اونھوں نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیے تو ہم نحر کریں ہم اونٹ اپنی اور کہاویں اونکی
سالن کر پس فرمایا حضرت نے کرو پس آئے عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیں گے تو سواریاں کم ہو جائینگی لیکن منگوائیے انسے فضل زاد او
یعنی حکم فرمائیے کہ لاویں جو بچی ہو توشے اپنی ترجمہ پھر دعا کیجیے اللہ سے اونکے لیے اوپر توشوں کے ساتھ برکت کی پس فرمایا حضرت نے اچھا پس منگوایا آنحضرت نے دسترخوان
چرمی پس بچھایا گیا وہ پھر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چنے کی اور لاتا تھا اور شخص مٹھی کھجور کی اور لاتا تھا اور شخص
ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت کی اوسپر پھر فرمایا لو یعنی اپنے جتنا چاہو اپنے باسنوں میں پس لیا لوگوں نے
اپنی باسنوں میں یہانتک کہ نہ چھوڑا لشکر میں کوئی باسن مگر کہ بھر دیا اوسکو کہا ابوہریرہ نے پس کہایا سارے لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا بہت اور

کہ غزوۂ تبوک میں نوبت لشکر کی فاقہ کی لوگوں کو پہنچی تھی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں معبود
ہوں رسول خدا کا نہیں ہے بندہ کہ ملے اللہ تعالیٰ سے ساتھ ان دونوں گواہیوں کے کوئی بندہ بے شک کرنے والا ہو اور پھیرا جاوے بہشت سے یعنی
یعنی جو کوئی ملیگا اللہ تعالیٰ سے یہ دونوں گواہیاں توحید و رسالت کی دیتا ہو بغیر تردد و شک کے پس نہیں روکا جاویگا بہشت سے کبھی ۔ وعن انس
قال تزوج النبي صلى الله عليه وسلم فدخل بأهله فصنعت أمي أم سليم حيسا فجعلته في تور
فقالت يا أنس اذهب بهذا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقل بعثت بهذا إليك أمي وهي تقرئك السلام وتقول
إن هذا لك منا قليل يا رسول الله فذهبت فقلت فقال ضعه ثم قال اذهب فادع لي فلانا وفلانا وفلانا رجالا
سماهم وادع لي من لقيت فدعوت من سمى ومن لقيت فرجعت فإذا البيت غاص بأهله قيل لأنس عدد كم
كانوا قال زهاء ثلاثمائة فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم وضع يده على تلك الحيسة وتكلم بما شاء الله
ثم جعل يدعو عشرة عشرة يأكلون منه ويقول لهم اذكروا اسم الله وليأكل كل رجل مما يليه قال فأكلوا حتى متفق عليه
شبعوا فخرجت طائفة ودخلت طائفة حتى أكلوا كلهم فقال لي يا أنس ارفع فرفعت فما أدري حين وضعت كان أكثر أم حين رفعت
اور روایت ہے انس سے کہا نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دولہا بنا ساتھ زینب کے پس قصد کیا ماں میری ام سلیم نے طرف حیس کے اور وہ کھجور و گھی
پس بنایا یعنی ان چیزوں کا ملیدہ سا پس کیا اوسکو پیالے میں اور کہا اے انس لیجا اسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو طرف آپکی میری ماں نے اور وہ
آپکو سلام کہتی ہے اور کہتی ہے کہ تحقیق یہ آپ کے لیے ہے ہماری طرف سے تھوڑا یعنی آپکی لائق نہیں ہے یا رسول اللہ پس لیگیا میں اسکو پاس آنحضرت کے اور کہا میں نے
جو کچھ کہ میری ماں نے کہا تھا پس فرمایا رکھدے اسکو پھر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانے کو اور فلانے کو اور فلانے کو کئی شخصوں کا نام لیا فقط یعنی بہت سے
اونکے ساتھ ناموں کے لکھی اور بھول گیا میں اونکو پس تعبیر کیا میں نے اونکو ساتھ فلانے اور فلانے اور فلانے کے پس جملہ سماہم کلام انس کا ہے بدل فلانا سے
سے یا ساتھ تقدیر یعنی یا نفی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے پاس جس سے ملے تو یعنی علی العموم پس بلایا میں نے اونکو کہ نام لیا تھا آنحضرت نے اونکا اور اونکو کہ ملا میں جن سے
پھر آیا میں پس ناگہاں گھر بھرا ہوا تھا لوگوں سے کہا گیا انس سے کہ کتنے تھے تم کہا انس نے بقدر تین سو کے پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ رکھا دست مبارک اپنا اوس ملیدہ
اور کلام کیا ساتھ اوس چیز کے کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی دعا برکت کی شروع کیا آنحضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کے دریافت کہ کھاتے تھے وہ اوس سے
اور فرماتے تھے آنحضرت اونکو کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیے کہ کھاوے ہر شخص اوس طرف سے کہ نزدیک ہے اوسکے یعنی اپنی آگے سے اور یہ ادب کھانیکا ہے کہا انس کا کہ
ذکر کیا یہان بقصد تبرک کی واسطے حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نے پس کھایا اونہوں نے یہانتک کہ سیر ہوئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور
یہانتک کہ کھایا سب نے یعنی سیر ہو کر فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ اے انس اوٹھا یعنی پیالہ کو پس اوٹھایا میں نے پس نہیں جانتا ہوں میں کہ جسوقت رکھا تھا میں نے زیادہ تھا
یا اوسوقت کہ اوٹھایا میں نے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی صورت میں الا آمین شک نہیں ہے کہ وقت اوٹھانے کی برکت کا تھا سبب
ہاتھ رکھنے آنحضرت صلعم کی اور وارد ہوئی اصحاب اونکی کی رضی اللہ عنہم کہا بعضوں نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ زینب کا اوسی ملیدہ کا ہوا
کہ جو ام سلیم نے بھیجا تھا اور اور روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ ونکا روٹی اور گوشت سے تھا چنانچہ انس کہتے ہیں کہ ولیمہ کیا اونکا ساتھ بکری کے اور سیر
کیا ہزار آدمیوں کو ساتھ گوشت اور روٹی کے اور جواب دیا گیا ہے کہ کھانا حلوے کا بیچ وقت حاضر ہونے روٹی اور گوشت کے اتفاق پڑا ہو کذا فی الشرح
اور ہو سکتا ہے کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز میں ہوا ہو کہتا ہوں میں کہ اس حدیث سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بھیجا تھا ہمراہ آفراوس
میں حلوا اور ولیمہ کیا ہوا ونکا ساتھ بکری کی اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سے اب کچھ منافات نہیں ہے دونوں قصوں میں

واللہ سبحانہ اعلم وعن جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلاحق بی وتحتی ناضح لی قد اعیا

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی ما لبعیرک قلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرہ فدعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا یسیر

فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ غزوہ کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کی اس حال میں کہ میں

سوار تھا اوپر اونٹ آبکشی کی کہ تھک گیا تھا پس قریب تھا کہ راہ چل سکے یعنی یوں چلنا کہ مطلوب تھا اوس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس ملے ساتھ میرے آنحضرت پس فرمایا

کیا ہی اونٹ تیرے کو کہا میں نے کہ تحقیق تھک گیا ہی پس اوس سے پیچھے کھڑے ہوئے آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی مارکر یا آواز سے اور دعا کی اوسکے لیے پس ہمیشہ رہا آگے

ہمیشہ تھا وہ اونٹ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹوں کی پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کیسا دیکھتا ہی تو اپنی اونٹ کو اب کہا میں نے ساتھ اچھی حال کی دیکھتا ہوں تحقیق

پہونچی اوسکو برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہی تو اوسکو بدلی قیمت کی یعنی چالیس درہم کے پس بیچا میں نے اوسکو اس شرط پر کہ میری لیے ہو سواری اوسکی پشت پر

ح اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہی بیع میں ایسی شرط کرنی کہ بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہیں پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہی یا یہ شرط اوس

عقد میں نہ ہو بلکہ جابر کی التماس سے آنحضرت کی عنایت بعد عقد کی ہوا اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہی واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچی آنحضرت مدینہ میں

صبح کو لیگیا میں حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تاکہ آپکی سپرد کرون اوسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اونٹ کی جس قیمت سے خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ

مجکو نقل کی بخاری اور مسلم نے وعن ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ

لامراۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوہا فخرصناہا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا حتی نرجع

الیک ان شاء اللہ وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیہا احد فمن کان لہ بعیر

فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طی ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی

القری فسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ

اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی جبکہ غزوہ تبوک میں پس آئی ہم وادی قری میں کہ ایک موضع ہی کہ درمیان مدینہ اور تبوک

کی ہی شام نیچا شام کی گذری ہم ایک باغچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکی درختوں کی میوے کو کہ کس قدر ہی پس اندازہ کیا ہم نے اوسکو

یعنی مختلف جیسا کسی کی قیاس میں آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نے دس وسق ف وسق ساٹھ صاع کا ہی اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کی ترجمہ

اور فرمایا آنحضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اسکی درختوں کی جو وقت کہ وزن کری تو اوسکو یہانتک کہ پھر آوین ہم طرف تیرے اس سفر سے اگر چاہی اللہ تعالی

اور چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک میں پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہی کہ چلی تم پر آج کی رات باد سخت پس نہ کھڑا ہو اوس میں کوئی یعنی اپنی جگہ سی چلے کہ جس شخص کو

اوسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اوسکی اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندھی پانوں اوسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اوٹھایا اوسکو ہوا نے یہانتک کہ

کہ پھینک دیا اوسکو بیچ دونوں پہاڑوں طی کی ف طی باپ ہی قبیلہ کا اور یہ پہاڑ ہیں اور جای حاتم طائی کی ہی آبادیاں ترجمہ پھر متوجہ ہوئے ہم یعنی

طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئی ہم وادی قری میں پس پوچھا آنحضرت نے اوس عورت سے حال باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ پہونچا دس وسق

کو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف اس میں تین معجزے ہوئے حضرت سے ایک تو میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پھینکا یا اور شاید کہ

ہوئی معجزی یا تو واسطے ظاہر کرنی نبوت کے بعضی اہل نفاق کی لیے کہ ساتھ تھی حضرت کے اور یا واسطے زیادتی یقین مومنین کی وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہم ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا رایتم

[illegible] ہو سلامت رہو اور روایت ہے ابوذر سے کہا اوس نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کرو گے مصر کو اور وہ ایسا شہر ہے کہ اوس میں
ایک نقدی ہے کہ نام رکھا جاتا ہے اوس میں قیراط فــ ع یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاروں کی زبان پر معاملات میں بہت جاری رہتا ہے سبب شدت کمی اور
معاملات میں اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کے پس شانی نہیں ہے اوکی مشارکت غیر اونکی بیچ ذکر کرنے قیراط کی اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ اوس قوم
کی مزاج میں دناءت اور خست ہے اور بیان ہی معلوم ہوتا ہے کہ اہل کرم کو نہ چاہیے کہ ایک کر حقیر اوس سے کا جانتے اور قیراط کا وزن ثلث ہے [illegible]
میں چوبیسواں حصہ دینار کا ہے اور عراق میں بیسواں حصہ دینار کا ہے باوجود یسی ہونے اونکی وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق رعایت کی اور
جہت سی کہ ذکر ہو گی ترجمہ پس فرمایا پس جس وقت کہ فتح کرو گے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والوں کی ساتھ در گذر اور رعایت کرنی اونکی اور یہ جو ہی کہ یہی جانو کہ
نہ باعث ہون تمکو یہی افعال و اقوال اونکی اور اونکی برائی پہونچانی پر اپنی کہ اہل مصر کی لیے ذمہ ہی یعنی امان حرمت سبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کے ہے اس لئے کہ
اونکی ماں ماریہ قبطیہ اوسی قوم سے تھیں اور اونکی لیے قرابت ہے جانب ہاجرہ کی کہ والدہ اسماعیل کی تھیں وہ بھی اوس قوم سے تھیں یہ فرمایا واسطے رعایت مصاہرت یعنی
سسرال کا ہی فـ ع [illegible] مصاہرت [illegible] بعد ازاں ذکر کیا آنحضرت نے حال اونکی
کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے اور جھگڑتے ہیں کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکھو تم دو شخصوں کو کہ جھگڑتے ہیں بیچ ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر سے فـ ع ظاہر
مطابق ترجمہ کی یہ تھا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابوذر کو کیا بسبب کمال شفقت کے اونپر اور احتمال ہے کہ خطاب عام ہو ترجمہ
کہا ابوذر نے پس دیکھا میں نے عبد الرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ اور اوسکے بھائی ربیعہ کو کہ جھگڑتے تھے دونوں بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا میں مصر سے نقل کی
یہ مسلم نے فـ ع اور یہ واقعہ ہوا حضرت عثمان کی آخر عہد میں پس ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہ جاوے شر و فتنہ پیش آویگا مصر میں اور خوب بیشہ اوسکی
تھی اور شر و فساد سبب ان کی مانند نکلنی مصریوں کے عثمان کی قتل کی لیے اور پہر قتل کرنے اونکی محمد بن ابی بکر کو اسحال میں کہ وہ عامل تھی اونپر حضرت علی
سے [illegible] ہو لگی وہاں تو تو احتراز کرنا اونکی مجالست سے اور پرہیز کرنا اونکی مکانوں سے سو ہی کیا ابوذر نے وعن حذیفۃ

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في أصحابي وفي رواية قال في أمتي اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة ولا يجدون ريحها
حتى يلج الجمل في سم الخياط ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة سراج من النار يظهر في أكتافهم حتى ينجم من صدورهم رواه مسلم

اور روایت ہے حذیفہ سے اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا میرے صحابیوں میں اور ایک روایت میں ہے میری امت میں بارہ منافق ہیں کہ نہ داخل ہونگی
بہشت میں اور نہ پاویں گے خوشبو بہشت کی یہاں تک کہ گھسے اونٹ سوئی کی ناکے میں فـ ع یہ بیان مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہے جیسے کہ قرآن مجید میں بھی آیا ہے کفار کے
حق میں لا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقوں پر کر سکتے ہیں بلحاظ امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہیں کر
سکتے باعتبار ظاہر اور ملتبس ہونے اونکی درمیان صحابہ کے ساتھ کلمہ شہادت کے حاصل یہ کہ یہاں اونکو صحابی مجازا کہا باعتبار ظاہر حال اور اختلاط اونکی صحابہ
اور سو ایسے ہی مراد ہو سکتی ہیں اور آنحضرت نے اپنی بعض خواص اور مقربوں کو اونکے احوال اس فرقے کی اطلاع دی تھی تا اونکی مکر و شر سے بچے
رہیں اور لیلۃ العقبہ میں وقت پہرنے آنحضرت کے غزوہ تبوک سی گروہ منافقوں کا بہیت آنحضرت کے وجود میں آیا جیسا کہ سیر کی کتابوں میں مذکور ہی اور ذکر کیا گیا
حذیفہ سی کہ وہ چودہ تھے پہر دو نے توبہ کر لی تھی اور بارہ نفاق ہی پر مرے سو حسب خبر مخبر صادق کی ترجمہ آٹھ اون بارہ منافقوں میں سے دفع کریگا اونکی
شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ فـ ع دبیلہ [illegible] جزری کی تحقیق میں کہ پہوڑا کہ پیدا ہوتا ہے آدمی کی پیٹ میں اور اکثر ہلاک کرتا ہے
اور قاموس میں دبیل بمعنی طاعون کی کہا اور یہ معنی حادثہ شدید سختی کی بہی آیا ہے ترجمہ شعلہ ہے آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی مونڈھوں میں ف ع [illegible]

اور ظاہر یہی ہے کہ یہ کلام حضرت علی کی ہے گویا وہ جاری ترجمہ ہیئت کے تھے اور یہ کلام اشارہ اس عبارت کا ہے کہ حدیث میں تمثیل کی ہے یعنی اپنی طرف سے کہہ دیا
میں روایت کیا ہے یہ حدیث کہ آنحضرت نے سلام کر دیا تھا مجھکو اور کی تھی یاد اس سے اور اس طرح کی جیسی خبر دی تھی حضرت علی نے مستند کر کے حدیث

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي الْحَدِيثِ هٰذِهِ الرِّوَايَةُ فِي بَابِ مَنَاقِبِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَدِيثُ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ
الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کیا ہم نے حدیث سہل بن سعد کی کہ روایت کیا ہے اس روایت کو باب مناقب علی میں اور حدیث جابر

کہ مراد اوس کا یہی من بعد نشہد ہے یا باب المناقب آگے آئیگا ان شاء اللہ تعالیٰ

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هٰذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رِعْيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا نکلے ابو طالب چچا آنحضرت کے طرف شام کی یعنی تجارت کے لیے جیسے عادت اہل مکہ کی تھی اور نکلے ساتھ اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان شیخوں قریش کی یعنی جماعت اس سرداران بڑے قریش کی ہمراہ تھی اور آنحضرت اوس وقت میں بارہ برس کے تھے پس جب کہ نزدیک ہوئے راہب سے زاہد یا عالم نصاریٰ پر کہ نام اوسکا بحیرا تھا اور تھی یعنی اوس کی موضع میں کہ نام اوسکا بصریٰ تھا بلاد شام سے پس کھولی کجاوے اپنے نیچے اوترے اور اپنے ہر ایک طرف اور گئے بیچ ملاقات کے لیے اور تھے یعنی لوگ قریش پہلے اس سے ہی بار بار سفر کرتے گذرتے اوسکے مکان پر پس نکلتا وہ طرف اونکی اور نہ التفات کرتا یعنی کھولتے کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈھونڈتا پھرتا تھا درمیان اونکے راہب یہاں تک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ سردار عالمین کا ہے یہ رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کی بھیجا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے بسبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگوں کے لیے پس کہا راہب کے لیے بعضی شیخوں نے قریش میں سے کہ کیا جانتا ہے حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئے اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑوں کی ہے باقی نہ رہا کوئی درخت اور نہ پتھر مگر کہ سجدہ کرتا ہوا اور زمین پر گر پڑا اور نہیں سجدہ کرتا پتھر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق میں پہچانتا ہوں اوسکو بسبب مہر نبوت کے کہ واقع ہے اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچے مانند سیب کے اور یہ بھی آیا ہے کہ وہ راہب عالم تھا اور آنحضرت کو پہچان لیا تھا اوس حضرت کے احوال اور وصف شریف جو ہیں کہ جس طرح سے اونکو آنحضرت کی پیدائش کے بیان اور جیسے اخلاق کے تھے ویسے ہی سب خبریں اوسکے موافق پایا جو اوسکی کتاب میں تھا ترجمہ پھر گیا راہب یعنی اپنی مکان میں اور تیار کیا قافلہ کے لیے کھانا جب پہنچایا کھانا راہب نے اونکے پاس تھے آنحضرت اوس وقت اونٹوں کے چرانے میں پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسیکو اونکی پاس کہ بلا لاوے اونکو پس تشریف لائے آنحضرت یعنی اور تھی بدلی سایہ کیے ہوئے اونکی اس حال میں کہ حضرت پر ایک ابر سایہ کیے ہوئے تھی پس جب نزدیک ہوئے آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کی تھی اونہوں نے طرف سایہ درخت کے یعنی آگے ہی درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے تھے پس جب بیٹھے آنحضرت جھک گیا سایہ درخت کا حضرت پر حاصل یہ کہ اگرچہ سایہ ہر کا سر مبارک پر تھا لیکن اسلئے کہ اعزاز و توقیر آنحضرت کی ظاہر ہو سایہ درخت کا بھی جھک آیا پس کہا راہب نے دیکھو طرف سایہ درخت کی کہ جھک گیا ہے اوپر اونکے یعنی کیا معجزہ ہے کہ اوس کے سر مبارک پر ابر سایہ کیے تھا اور پھر درخت کا سایہ بھی جھک آیا تو وقت سے حاصل ہو جو سب اشیا تابع ہیں پس کہا راہب نے دیکھو ثبوت

اچھی ہو گئی آنحضرتؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہے اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہے اوسکو وقت کھانے ہمارے
صبح و شام کی اور ایک نسخہ میں ہے کہ صبح و شام پس پھیرا ہاتھ آنحضرتؐ نے اوسکے سینے پر اور دعا کی پس قے کی اوس نے ایک قے کی اور نکلا اوسکے پیٹ سے مانند
بچے کتے کی دوڑتا ہوا نقل کی یہ دارمی نے وعن انس قال جاء جبريل الى النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم وهو جالس حزين قد خضب بالدماء
من فعل اهل مكة فقال يا رسول الله هل تحب ان نريك آية قال نعم فنظر الى شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت فقامت
بين يديه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي حسبي رواه الدارمي
اور روایت ہے انس سے کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرتؐ بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہے تھے آنحضرتؐ خون کے سبب
اہل مکہ کی [illegible] کفار کی [illegible] کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اس سے حضرتؐ خون آلودہ ہو رہے تھے [illegible]
کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہو کہ دکھلاویں ہم تمکو ایک معجزہ یعنی تمہارا نشانی ہے تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری [illegible]
زیادتی علاوہ [illegible] کی ہے ترجمہ فرمایا آنحضرتؐ نے ہاں کہا پس دیکھا جبرئیل نے طرف ایک درخت کے پیچھے سے کہا بلاؤ اوسکو پس بلایا آنحضرتؐ نے اوسکو پس آیا اور کھڑا
ہوا روبرو آنحضرتؐ کے کہا جبرئیل نے حکم کرو اوسکو کہ پھر جاوے پس حکم کیا اوسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نے کفایت ہے مجھکو [illegible]
[illegible]
[illegible] وعن ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاقبل اعرابي
فلما دنا قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله قال ومن
يشهد على ما تقول قال هذه السلمة فدعاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بشاطئ الوادي فاقبلت تخد الارض حتى قامت
بين يديه فاستشهدها ثلاثا فشهدت ثلاثا انه كما قال ثم رجعت الى منبتها رواه الدارمي اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھے ہم ساتھ
آنحضرتؐ کے ایک سفر میں یعنی جہاد کے پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرتؐ نے کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوا
اللہ کے کہ اکیلا ہے نہیں کوئی شریک واسطے اوسکے اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا کہا گنوار نے اور کون ہے کہ گواہی دے اوپر اوس چیز کے کہ کہتے ہو
تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کے گواہی دے فرمایا حضرتؐ نے یہ درخت ببول کا گواہی دیگا پس بلایا اوسکو آنحضرتؐ نے
اس حال میں کہ آنحضرتؐ نالے کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہاں تک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرتؐ کے پس گواہی طلب کی
اوس سے آنحضرتؐ نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ وہ حق میں اسی طرح ہے کہ جیسے حضرتؐ نے کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہیں پھر پھر گیا طرف جگہ
اگنے اپنے کی یعنی جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا نقل کی یہ دارمی نے وعن ابن عباس قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بم اعرف انك نبي قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة تشهد اني رسول الله
فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبي صلى الله
عليه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي رواه الترمذي وصححه اور روایت ہے ابن عباسؓ سے
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کس دلیل سے جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرتؐ نے اس دلیل سے جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو
اس کھجور کے درخت سے اس حال میں کہ گواہی دے کہ تحقیق میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اوسکو آنحضرتؐ نے پس اوترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہاں تک کہ گرا ادھر
طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے پھر جا پس چلا گیا وہ جہاں سے آیا تھا پس اسلام لایا وہ گنوار نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی و استثفر فقال عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ عز وجل انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ہذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وبما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم واخبرہ فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا امارۃ من امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی تحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اہلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے بکریوں کی یعنی طرف ریوڑ بکریوں کی کہ چرواہا اوسکا ساتھ اونکی تھا پس لیا بھیڑیے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈا اوس بھیڑیے کو چرواہے نے یہانتک کہ چھڑا لیا اوس بکری کو بھیڑیے کی منہ سے کہا ابوہریرہ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلہ پر بیٹھا بھیڑیا اوپر سرین کے یعنی بھیڑیے کی کہ کولہے زمین پر رکھتا ہے اور پانون کھڑے اور دم کو دونوں پانون میں لی اور کہا بھیڑیے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کی کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالی نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر چھڑا لیا تو نے مجھ سے پس کہا اوس شخص نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے مانند آج کے دن کی کہ بھیڑیا بولتا ہے یعنی میں نے نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کی دن کی پس کہا بھیڑیے نے عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کی درختوں کے درمیان دو سنگستان کی واقع یعنی مدینہ میں اور اوس شخص سے آنحضرت ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید رکی تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرہ زمین کا پتھروں والی درمیان دو پہاڑوں کی پہاڑوں مدینہ کی ہے ترجمہ خبریں دیتا ہے تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئی اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہے بعد تمہارے یعنی جو کچھ تمہارے گذر گئی ہیں انکی خبریں دیتا ہے اور جو کچھ بعد تمہارے ہونگی دنیا میں انکی اور احوال آخرت کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہ نے پس تھا وہ چرواہا قوم یہود سے واقع یعنی یہ شخص جو کہ چرواہا تھا اسلیے کہ حزن ہی تھی یہ ہو گیا کہ مسلمان ہو گیا ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کی پاس اور خبر دی اونکو یعنی بھیڑیے کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بات اور ما نند اسکی علامتیں ہیں پہلی قیامت کی تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنی گھر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنی گھر کو یہانتک کہ خبر دی اوسکو اوسکی جوتا اوسکا اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گھر والون نے پیچھے اوسکی نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں **وعن** ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فمما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ہہنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہے ابی العلاء تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ آنحضرت صلعم کی نوبت بنوبت کھاتے یعنی وقت تھوڑی دیر کی ایک بڑی پیالہ میں سے صبح سے رات تک یعنی تمام روز اوٹھتی دس آدمی اور بیٹھتی دس کہا ابو العلاء نے کہا ہم نے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اوسکی یعنی کہاں سے اور کہاں سے زیادہ ہو جاتا تھا طعام کہا سمرہ نے کسی چیز سے تعجب کرتا ہے تو واقع یہ خطاب ہے ابو العلاء کو کیا تعجب کرتا ہے کہ وہ وسائل تابعین میں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی تعجب کرتا ہے تو ہی مخاطب جو کہ تھا تو نہ زیادہ کیا جاتا تھا مگر یہاں سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنی کی طرف آسمان کی نقل کی ترمذی اور دارمی نے واقع یعنی نہیں زیادہ ہوتا تھا اوس میں طعام مگر عالم بالا سے بسبب نزول برکت کے اور اسمیں اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی وفی السماء رزقکم اور یہ قول یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابی لیکن یہ احتمال نہایت بعید غریب ہے **وعن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر قال اللہم انہم حفاۃ فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ لہ فانقلبوا حین انقلبوا وما منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا

رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کے ساتھ تین سو پندرہ آدمیوں کے
تین سو تیرہ ہیں کہ تھے مہاجرین میں سے ستر اور دو سو تینتیس انصار میں سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یعنی صحابہ ننگے پاؤں ہیں پس سواری دے تو انکو یا الٰہی ننگے
بدن ہیں کہ ستر ڈھانپنے کو نہیں رکھتے پس لباس دے تو انکو یا الٰہی بھوکے ہیں پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن میں قوت پا دین طاعت کی
پس فتح دی اللہ تعالیٰ نے ساتھ آنحضرت کی یعنی مشرکین مکہ پر بیشک کہ قتل کیے گئے ان میں سے ستر اور قید کیے گئے ستر اور صحابہ میں سے چودہ صحابی شہید ہوئے
سو کوئی شخص مگر حال یہ تھا کہ پھرا ساتھ ایک اونٹ کے اور دو اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئے قتل کی اور قید کی اور بسبب لینے فدیہ کے اور ہاتھ آنے غنیمت میں مشرکوں کی اور سب دعائیں آنحضرت کی مستجاب ہوئیں اور اس سے معلوم ہوا کہ قبولیت دعا کی عاجل بحسب عادت کی خصوصا بعض
اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تھا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ان النصر مع الصبر ... پس ثمرہ دنیا میں یہ ہے اور آخرت کا کیا کہنا ہے والآخرة خیر وابقى

وعن ابن مسعود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انكم منصورون ومصيبون ومفتوح لكم فمن ادرك ذلك منكم فليتق الله وليأمر بالمعروف ولينه عن المنكر رواه ابو داود اور روایت ہے ابن مسعود سے وہ نقل کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤ گے یعنی
دشمنوں پر اور پاؤ گے یعنی غنیمت اور فتح کیے جاؤ گے تمہارے لیے یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہے صحابہ کو ساتھ ان چیزوں کی کہ زمانہ آئندہ میں واقع ہوں گی پس جو شخص
کہ پاوے یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا تم میں سے پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام امور اپنی میں تاکہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کے اور منع کرے برائی
سے نقل کی ہے ابو داود نے **ف** یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اتراہٹ میں نہ پڑے اور یہ اشارہ ہے اس آیت پر الذين ان مكناهم
في الارض اقاموا الصلوة واتوا الزكوة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنكر الخ **وعن** جابر ان يهودية من اهل خيبر سمت
شاة مصلية ثم اهدتها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الذراع فاكل منها واكل رهط
من اصحابه معه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارفعوا ايديكم وارسل الى اليهودية فدعاها فقال سممت هذه
الشاة فقالت من اخبرك قال اخبرتني هذه في يدي للذراع قالت نعم قلت ان كان نبيا فلن يضره وان لم يكن
نبيا استرحنا منه فعفا عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يعاقبها وتوفي اصحابه الذين اكلوا من
الشاة واحتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم على كاهله من اجل الذي اكل من الشاة
حجمه ابو هند بالقرن والشفرة وهو مولى لبني بياضة من الانصار رواه ابو داود والدارمي اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق
ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر سے زہر ملایا بکری بھنی ہوئی میں پھر تحفہ لائی اوسکو پاس حضرت کے **ف** نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تھا یہودی سلام
بن مشکم کی بی بی تھی کہ اوس عورت نے پوچھا کہ آنحضرت بکرے میں سے کس جگہ کا گوشت پسند کرتے ہیں لوگوں نے کہا کہ دست کا گوشت پس
ایک بکری کا بچہ کہ تھی اوسکو ذبح کیا اور اوسی میں زہر ملایا کہ اوسی وقت ہلاک کر دے اور دست اور شانے میں بہت ملایا اور کہا ساتھ آنحضرت کے اور صحابہ کے کہ کھائیں
ترجمہ پس لیا آنحضرت نے دست اور کھایا اوس میں سے اور کھایا ایک جماعت نے آنحضرت کے یاروں میں سے ساتھ حضرت کے پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ اوٹھاؤ ہاتھ اپنے
روکو ہاتھ اور کھانا اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کے پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکری میں پس کہا یہودیہ نے
کہ کس نے خبر دی تجکو یعنی اللہ نے یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو اسی کہ میرے ہاتھ میں ہے فرمایا اشارہ کر کے طرف دست کے کہا یہودیہ نے کہ ہاں زہر ملایا ہے
میں نے میں نے کہا میں نے اگر ہے وہ نبی تو ہرگز نہیں ضرر کرے گی یہ بکری زہر آلودہ **ف** جس سبب سے کہ زہر کھایا میں ایسا تاثیر نہیں کرتا ہے کہ ڈالی یا بسبب آگاہ
کر دینے آنحضرت کے پہلے تمام کرنے دعوت اور کام کرنی دین کی متوقع میں تھی اور احتمال اول میں مقتضا ان کرتا ہے کہ تھی مگر ذات آنحضرت کے سبب تاثیر

اوس نے زہر کی بوٹی کو تمیز میں کہلایا تھا لیکن یہ روایت صحیح ... میں آیا ہی کہ جب آنحضرتؐ کو اوس نے زہر دیا تھا تو حضرتؐ نے فرمایا تھا پھر تیرا مجکو کہ جو کچھ کہ مقدر ہی ہو رہا ہی خدا تو تجہپر اور اگر نہیں ہی تو پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم اور خلاص ہوگی اوس سی پس حضرتؐ نے درگذر کیا اوس عورت سے مسلم نے اور نہ سزا دی اوسکو مگر بعضوں نے کہا کہ وہ مسلمان ہوئی اور قتل نہیں کی گئی اور سلیمان تیمی نے اپنی مغازی میں لایا ہی بعد کہنی اوسکے یہ الفاظ و ان کنت کاذبا ارحت الناس منک قد تبین لی الآن انک صادق و انا اشہد کہ دین حق پر ہی کہ ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ کہا بیہقی نے کہ یہ اختلاف ہی اسلیئے کہ ایک روایت میں آیا ہی کہ حضرتؐ نے حکم فرمایا اوسکی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثوں میں یہ ہی کہ حضرتؐ نے معاف کیا اوسکو ابتدا امر میں پس جبکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہانیوالوں میں سی کہ جو کہ ساتھ تہا حکم فرمایا حضرتؐ نے اوسکی قتل کا پس قتل کی گئی بدلی اوسکی ترجمہ اور مری وہ صحابی آنحضرتؐ کی کہ کہایا تہا اونہوں نے اوس بکری میں سی اور یہ بعض اون میں کی ہی براء وہ بشیر میں پہونچی آنحضرتؐ نے درمیان مونڈہوں اپنی کی بسبب اوس گوشت کے کہ کہایا بکری زہر آلودہ میں سی پچھنی لگائی اوسکی ابوہند نے کہ نام اوسکا یسار حجام تہا ساتھ شاخ کی اور چھری چوڑی کی اور وہ ابوہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار میں سی نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** سهل بن الحنظلية انهم

ساروا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنين فاطنبوا السير حتى كان عشية فجاء رجل فارس فقال يا رسول الله اني انطلقت بين ايديكم حتى طلعت جبل كذا وكذا فاذا انا بهوازن على بكرة ابيهم بظعنهم ونعمهم اجتمعوا الى حنين فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال تلك غنيمة المسلمين غدا ان شاء الله ثم قال من يحرسنا الليلة قال انس بن ابي مرثد الغنوي انا يا رسول الله قال اركب فركب فرسا له فقال استقبل هذا الشعب حتى تكون في اعلاه فلما اصبحنا خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم الى مصلاه فركع ركعتين ثم قال هل احسستم فارسكم فقال رجل يا رسول الله ما احسسناه فثوب بالصلوة فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يصلي يلتفت الى الشعب حتى اذا قضى الصلوة قال ابشروا فقد جاء فارسكم فجعلنا ننظر الى خلال الشجر في الشعب فاذا هو قد جاء حتى وقف على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني انطلقت حتى كنت في اعلى هذا الشعب حيث امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبين كليهما فلم ار احدا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم هل نزلت الليلة قال لا الا مصليا او قاضي حاجة قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم فلا عليك ان لا تعمل بعدها رواه ابوداود

اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ تحقیق صحابہ چلی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روز حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونیکی طرف حنین کی پس بہت دراز کیا چلنا یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چلا تہا اوپر پہاڑ ایسی آگی آپ کی پس ناگہان دیکہا میں نے قوم ہوازن کو کہ تمام قبیلہ اوپر اونٹ باپ اپنی کی یعنی سب آئی ہیں یہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی واسطی تمامی قوم کی یعنی کہ سب آئی ہیں اور کوئی باقی نہیں رہا ہی اور اصل اسکی یہ ہی کہ ایک قوم عرب میں سی ایک جگہ سی دوسری جگہ جانی کو کوچ کیا اور جو کوئی جوان اونٹ پایا پکڑا اور سوار ہوا اور وہ اونٹ اونکی باپ کا تہا پس کہا گیا کہ سب آئی اوپر اونٹ باپ اپنی کی پس یہ ضرب المثل ہی عرب میں جب کہا جاتا کہ ایک قوم کو عرب میں سی پیش آیا دشمن کہ ہی یہ اپنی موضع سی پس کوچ کیا اونہوں نے اور چہوڑا کچھ اپنا کہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لیا اور سوار ہوئی اوسپر ساتھ اپنی پس کہا اوروں نے جاؤ علی بکرۃ ابیہم پس یہ ہو گئی مثل اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ ہووی اونکی پاس اونٹ اور بکرہ کہتی ہیں اونٹ جوان کو اور بعضوں نے کہا کہ ایک شخص سب اپنی اولاد کو اونٹ پر لیے پہرتا تہا اور یہ ضرب المثل ہوئی ... دیکہا میں نے ہوازن کو ساتھ عورتون اپنی کی اور چار پایون اپنی کی کہ سب جمع ہوئی ہیں طرف حنین کے پس تبسم کیا آنحضرتؐ نے ازراہ تعجب کے یا کہ خوشی سے اوپر ... فرمایا کہ یہ غنیمت ہی مسلمانوں کی کل کو اگر چاہا اللہ نے پہر فرمایا کون شخص ہی کہ حفاظت کرے ہماری رات

انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ میں محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے اوپر اپنی گھوڑی کے پھر فرمایا حضرت نے کہ جا تو
کہ پہاڑ میں ہی یہانتک کہ ہو تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کی پس جبکہ صبح کی نکلے آنحضرت طرف جگہ نماز اپنی کی یعنی جہاں کہ نماز کی لیے جاتے تھے پس پڑھیں
آنحضرت نے دو رکعتیں یعنی سنت صبح کی پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا احساس کیا تم نے اپنی سوار کو ساتھ حس کی یعنی دیکھا تم نے اوسکو یا سنی آواز اوسکی پس کہا ایک شخص نے
یا رسول اللہ نہیں پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرت نے حالت نماز میں دیکھنا انکھیوں سے طرف اوس درہ پہاڑ کی یہانتک کہ جب پڑھ چکے حضرت نماز
فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا پس لگے ہم دیکھتے طرف درختوں کی بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کھڑا ہوا
روبرو پیغمبر خدا صلعم کے یعنی سوار اور تر پس کہا اوس سوار نے کہ تحقیق میں روانہ ہوا یہانتک کہ پہنچا میں اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کی جہاں کہ حکم فرمایا تھا مجھکو
پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں دونوں درون پہاڑ میں یعنی دونوں طرفوں اور جب پہاڑ میں بخوف اسکی کہ ہوا نہیں کوئی جیسا ہو نہیں دیکھا
میں نے کسیکو پس فرمایا انس نے رسول خدا نے آنحضرت کیا اوترا تو آج کی رات یعنی گھوڑے سے کہا اوس نے کہ نہیں اوترا میں مگر نماز پڑھنے کی لیے یا حاجت بشری کی لیے
فرمایا آنحضرت نے پس نہیں تجھپر حرج اوس کا کہ نہ کرے تو بعد اس کی نفل کی یعنی واجب کر لی **ف** یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضائل سے ایسی کہ عمل تیرا آج کی رات کا
کافی ہی اللہ کی نزدیک ثواب و فضیلت میں غرض کہ مراد عمل نوافل خیرات میں نہ فرائض کیونکہ وہ نہیں ساقط ہوتی اور بعضوں نے کہا کہ مراد عمل سے آیندہ
جہاد ہے **وعن** ابی ہریرۃ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمرات فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ فیہن بالبرکۃ فضمہن ثم دعا لی فیہن
بالبرکۃ قال خذہن فاجعلہن فی مزودک کلما اردت ان تاخذ منہ شیئا فادخل فیہ یدک فخذہ ولا تنثرہ نثرا فقد حملت من
ذلک التمر کذا وکذا من وسق فی سبیل اللہ فکنا ناکل منہ ونطعم وکان لا یفارق حقوی حتی کان یوم قتل عثمان فانہ انقطع رواہ
الترمذی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی ایک کھجوریں یعنی اکیس پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے
ان میں ساتھ برکت کی یعنی مانگیے اللہ سی برکت ان میں واسطے میرے پس لیا آنحضرت نے اونکو اپنی ہاتھ میں یا رکھا ہاتھ اپنا اوپر ان کے پھر دعا کی آنحضرت نے میری لیے
ان میں ساتھ برکت کی یعنی ساتھ برکت کی ان میں اور کثرت خیر کی اونکی کھانے میں بارہ وباقی رہنے اونکی کی فرمایا کہ لے انکو پس رکھ انکو بیچ توشہ دان اپنی کے جب
چاہی تو کہ لیوی تو اس میں سی کچھ پس داخل کر توشہ دان میں ہاتھ اپنا پس لے کچھ اوس میں سی اور نہ جھاڑ اوسکو جھاڑنا کہا ابوہریرہ نے پس تحقیق اوٹھالی
میں نے اون کھجوروں میں سی اتنی اور اتنی وسق راہ خدا میں پس تھے ہم کھاتی اوس میں سے اور کھلاتے اور تھا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری
کمر سی یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان گم پڑا اور جاتا رہا **ف** اس سی معلوم ہوتا ہی کہ جب فتنہ اور فساد
ہوتا ہی لوگوں میں تو برکت اوٹھ جاتی ہی آیا ہی کہا ابوہریرہ نے کہ لوگوں کو ایک غم ہی اور مجکو دو غم ایک غم جاتے رہنے اوس تھیلی کا
ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا **الفصل الثالث** عن ابن عباس قال تشاورت قریش لیلۃ بمکۃ فقال بعضہم اذا
اصبح فاثبتوہ بالوثاق یریدون النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال بعضہم بل اقتلوہ وقال بعضہم بل اخرجوہ فاطلع اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی ذلک فبات علی علی فراش النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلک اللیلۃ وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی لحق بالغار وبات المشرکون یحرسون
علیا یحسبونہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحوا ثاروا الیہ فلما راوا علیا رد اللہ مکرہم فقالوا این صاحبک ہذا قال لا ادری فاقتصوا اثرہ
فلما بلغوا الجبل اختلط علیہم فصعدوا فی الجبل فمروا بالغار فراوا علی بابہ نسج العنکبوت فقالوا لو دخل ہہنا لم یکن نسج العنکبوت علی بابہ
فمکث فیہ ثلاث لیال رواہ احمد روایت ہی ابن عباس سی کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات کو بیچ مکہ کے یعنی دار الندوہ میں اور حاضر ہوا ساتھ اونکے شیطان بصورت
شیخ نجدی کی پس کہا بعضوں نے اونمیں سی جب صبح ہو پس باندھو اوسکو ساتھ بندھن کی یعنی قید کرو اوسکو مراد رکھتے تھے ساتھ اون لفظوں کی پیغمبر خدا صلعم کو

کہا بعض مشرکوں نے کہ بیڑیاں ڈالو اوسکو اور کہا بعضوں نے بلکہ نکال دو اوسکو شہر سے یعنی جلاوطن کرو پس خبر دی اللہ تعالیٰ نے اونکی بدخواہی کی اس آیت میں
وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ اور یہ ماجرا یوں ہے کہ جب مشرکوں نے سنا مسلمان ہونا انصار کا اور تابعت اونکی تو ڈرے اور جمع ہوئے
دار الندوہ میں مشورہ کرنے کو بیچ حضرت کی دشمنی پر آیا اونکے پاس ابلیس بصورت ایک شیخ کی اور کہا کہ میں نجد سے آیا ہوں سنا میں نے جو تم نے مشورہ کیا ہے سو میں بھی تمہارے ساتھ
کہ حاضر ہوں تمہارے پاس اور ہرگز نہ ہوگی تم سے چوک میری رائے سے پس کہا ابو البختری نے کہ میری رائے یہ ہے کہ قید کرو اوسکو کوٹھری میں اور بند کرو دروازہ اوسکے
سوا ایک سوراخ کے کہ دیا کرو کھانا اوسمیں پس کہا ابلیس نے یہ رائے ٹھیک نہیں کہ اوس شیخ نے کہ یہ بری رائے ہے آویں گے تمہارے پاس اوسکی قوم
میں سے اور چھڑا لیجاوینگے اوسکو تمہارے ہاتھ سے پھر کہا ہشام بن عمرو نے کہ میری رائے یہ ہے کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکال دو اوسکو اپنی زمین سے پھر جو کرے گا
جو کچھ کرے گا پس کہا اوس شیخ نے کہ یہ بھی بری رائے ہے خراب کریگا وہ اور قوم کو سوا تمہارے اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی اور لڑیگا وہ تم سے ساتھ اونکے پھر کہا ابو جہل
نے کہ میری رائے یوں ہے کہ ہر قبیلہ میں سے ایک ایک جوان لو اور دو تم اونکو تلواریں تا ماریں اوسکو سب یکبار پس پھیل جاوے خون اوسکا سب قبیلوں میں
سبب سے اوسکے اور نہ ہو سکے گی بنی ہاشم کو تمام قبیلوں سے لڑنا پس راضی ہونگے دیت پر پس جب طلب کرینگے دیت تو دینگے ہم دیت اوسکی پس
کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اس جوان نے پس متفرق ہوئے لوگ اوسکی رائے پر یہی بات ٹھہری ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اس مشورہ
پر ف یعنی جبرئیل آئے اور خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سولا دیں حضرت علی کو اپنے بچھونے پر اور نکلیں ساتھ ابی بکر کے طرف غار کی ترجمہ پس رات
گذاری علی نے اوپر بچھونے نبی صلعم کے اوس رات اور نکلے نبی صلعم یعنی ساتھ ابی بکر کے یہاں تک کہ پہونچے غار ثور پر ف یعنی ہجرت کر کے پہاڑ ثور کی غار میں چھپ رہے
جب تک ... جیسا کہ ... اور شرح ... ذکر کیا ہے اوسکو اور تاریخ مدینہ میں ہیچ ذکر ہجرت کی بیچ تفصیل ذکر کی ہے ترجمہ اور رات گذاری مشرکوں نے اس حال میں کہ نگہبانی کرتے تھے علی کی گمان کرتے حضرت علی گھر میں
گویا ... کرتے تھے علی کو یعنی گمان کرتے تھے کہ آنحضرت ہی ہیں یعنی گمان تھا اونکو یہ کہ آنحضرت گھر میں سوتے ہیں اور صلاح یہ ٹھیری تھی کہ جب صبح کو نکلیں گے تب ماریں گے اور صبح کو کام اونکا تمام
کریں گے اور حالانکہ وہ علی تھے اور آنحضرت اونکی سامنے سے باہر نکل گئے تھے ترجمہ پس جب صبح ہوئی تو حملہ کیا اونہوں نے اوپر علی کے اور دیکھا کہ بستر پر یہاں علی ہیں
علی پر نگہبان آنحضرت کی پس جب دیکھا علی کو یعنی جگہ حضرت کے رد کی اللہ تعالیٰ نے بدخواہی اونکی پس کہا اونہوں نے یعنی علی سے کہ کہاں گیا یار تیرا یعنی محمد
کہا علی نے نہیں جانتا میں پس چلے مشرک پیچھے آنحضرت کے نشان قدم پر یعنی کھوج میں لگے حضرت کے پس جب پہونچے مشرک جبل ثور پر تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑھے پہاڑ پر پس گذرے غار پر کہ اوپر پہاڑ کے تھا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمیں ہیں پس دیکھا اونہوں نے غار کے دروازے پر جالا مکڑی کا ف
جو کہ بعد اندر جانے آنحضرت کے اوس غار میں مکڑی نے جالا تانا تھا اور عرض غار کے دروازہ کا بقدر ایک بالشت کے تھا اور طول اوسکا بقدر ایک ہاتھ کے ترجمہ پس
کہا مشرکوں نے اگر داخل ہوتے محمد یہاں تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکے دروازہ پر پس رہے آنحضرت غار میں تین راتیں نقل کی ہے بغوی نے کہ جب داخل ہوئے آنحضرت
غار میں تو بھیجی اللہ تعالیٰ نے دو کبوتر پس انڈے دئیے اونہوں نے دروازے کے نیچے کی جانب میں اور بھیجی مکڑی پس جالا تانا اونے اور سپراہ روایت کیا گیا ہے کہ درخت
اگا اور غار کے ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتے اپنے قدموں کی طرف تو دیکھتے آنحضرت اور ابو بکر کو پس ڈرے ابو بکر آنحضرت کی طرف سے پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہے گمان
تیرا ساتھ اون دو کے کہ اللہ تیسرا اونکا ہے پس اندھا کر دیا اونکو اللہ تعالیٰ نے غار کی گوشی سے پس شروع کیا اونہوں نے پھرنا گرد اوسکے پس نہ دیکھا اونہوں نے حضرت کو
انتہی اور تفسیر بحر العلوم میں تحت آیۂ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کے لکھا ہے کہ مراد صاحب سے ابو بکر صدیق رض ہیں کہ ساتھ آنحضرت کے نکلے دونوں صاحب
جبل ثور کی غار میں چھپے تھے اوس روز کہ کفار نے قصد قتل کرنے آنحضرت کا مصمم کیا تھا اور کہا ابو بکر نے آنحضرت سے اوس غار میں جس وقت کہ کافر وہاں پہونچے
کہ اگر ایک شخص مشرکوں میں سے اپنے زیر قدم نگاہ کرے تو ہمکو دیکھ لیگا آنحضرت نے فرمایا کہ ما ظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شکر تھا

صدیق کا سبب اوسکا نقص کی کافر تھا اسی خلاف اور صحابہ رضا کہ یہ اونکی صحابیت کا نبیی ہی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ہے کہ فرمایا میری
عاقل ہوئی میں نہیں سنتی تھی اور کوئی روز ایسا نہ گزرتا تھا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتے ہوں اور جب مسلمانوں کو کفار نے ایذا پہونچائی تو آنحضرت نے فرمایا کہ
ہجرت تمہاری مجکو دکھلا دی گئی ہے کہ کھجوروں والی ہے درمیان دو سنگستان کے پہاڑ اوسکی مسلمانوں نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجرین حبشہ کی بھی بہت لوگ پھری اور ابوبکر نے قصد
کی بھی تیاری مدینہ جانے کی کی حضرت نے فرمایا تامل کرو اے ابابکر امیدوار ہوں کہ مجکو بھی اذن ہجرت کا ملے اوس وقت ابوبکر نے ملازمت آنحضرت کی علی الدوام
اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گھر میں چارہ دیکر تیار رکھے پھر ایک دن ٹھیک دوپہر میں آنحضرت ابوبکر کے گھر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجکو اذن ہجرت کا ہوا ابوبکر نے
ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسماء نے راہ خرچ درست کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کی گھر کی کھڑکی سے آنحضرت نکلے باہر نکلکر جبل ثور کی
غار میں چھپ رہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کے منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نے اوسکے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اور مکڑی نے جالا
کفار اوس غار کے منہ پاکر یہ علامتیں دیکھ کر پھری اور جس وقت کہ دونوں صاحب مکہ سے باہر نکلے تو ابوبکر کبھی آگے آنحضرت کے اور کبھی پیچھے آنحضرت کی ہوتے تھے بسبب اسکے
کہ کوئی کافر دوڑ کر آگے پیچھے سے نہ آجاوے اور جب غار پر پہونچے تو آنحضرت کو وہاں ٹھہرایا اور اول آپ غار میں جاکر صاف کرکے آنحضرت کو اندر لیگئے اور تین رات تک دونوں
وہاں رہے اور اپنے دونوں اونٹوں کو حوالے ایک شخص کے کہ بنی الدیل میں سے تھا کیا اور کہا کہ بعد تین رات کی غار کی دروازے پر حاضر کرے اور اوسکو مزدوری پر رہبری کا اجرت
مقرر کیا تھا اور ان تین شب میں عبداللہ بن ابی بکر رات کی وقت کفار کی خبریں اونکو پہونچاتی تھی اور بعد تین شب کی وہاں سے اونٹ پر سوار ہوکر رہبر کو ہمراہ لیکر راہ
کنارہ دریا کی متوجہ مدینہ کی ہوئے جب بنی مدلج میں پہونچے تو سراقہ بن مالک اونکے پیچھے نکلا بسبب اسکی کہ کفار مکہ نے سو اونٹ انعام مقرر کیا تھا اگر ان دونوں کو پکڑ لاوے یا
مار ڈالے غرضکہ جب نزدیک قبل آنحضرت اور صدیق کے پہونچا اور قریب اونکے ہو گیا تو پاؤں اوسکی گھوڑی کے پھسلے اور سراقہ زمین پر گرا اور پھر سوار ہوکر دوڑا ہوا اور ایسا
نزدیک پہونچا کہ قرأت پیغمبر کی سنتی تھی اوس وقت دونوں پاؤں اوسکی گھوڑی کی زانوں تک زمین میں دھنس گئے اور سراقہ زمین پر گرا اوس وقت سراقہ نے تنبیہ کر دہائی دی اور امان
کی دی آنحضرت نے اور ابوبکر کی ہوئی اور سراقہ نے ملازمت کی اور حال لکھا اور خبریں کفار کی مفصل عرض کیں اور چاہا کہ زاد راہ حاضر کرے قبول نہ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ امر ہمارا
مخفی رکھنا سراقہ واپس ہوا اور جو کافر راہ میں ملتا تھا اوسکو پھیر دیتا تھا اور آنحضرت مدینہ میں گئے **وعن ابی ہریرۃ** قال لما فتحت خیبر اہدیت
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیہا سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا لی من کان ههنا من
الیہود فجمعوا لہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فہل انتم صادقی عنہ
قالوا نعم یا ابا القاسم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان فقال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت
وبررت قال فہل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم وان کذبناک عرفت کذبنا کما عرفتہ فی ابینا فقال
من اہل النار قالوا نکون فیہا یسیرا ثم تخلفونا فیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسئوا فیہا واللہ لا نخلفکم فیہا ابدا ثم قال
ہل انتم صادقی عن شیء ان سألتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم قال ہل جعلتم فی ہذہ الشاۃ سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذلک
قالوا اردنا ان کنت کاذبا نستریح منک وان کنت نبیا لم یضرک رواہ البخاری روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر ہدیہ کی گئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری بھنی ہوئی کہ اوس میں زہر تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ جمع کرو میری لیے جو یہاں یہودیوں میں سے ہیں پس جمع کیا اونکو آپکے لیے
پس فرمایا واسطے اونکے آنحضرت نے تحقیق میں پوچھنے والا ہوں تمسے حال ایک چیز کے آیا تم سچ کہوگے مجھسے اوس میں یعنی [illegible] میری خبر دیگے کو اوس [illegible] جس وقت کہ
میں تمکو پوچھوں جواب دیکے کہ [illegible] سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اونہوں نے اول [illegible] اور کہا ہاں یا ابا القاسم [illegible] کی تھی کہ
اگر آنحضرت کو [illegible] تو یہ لوگ [illegible] تورات و انجیل میں شائع اور مشہور تھا

اور دلیل ہے اوپر صحت نبوت اور دلیل ہے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے ان کو جو یہاں ہیں پس لائے یہودی اپنی طرف سے یعنی طرح تکذیب کی آنحضرت

کی یہودی کو اور نام خبر تمام جو زمین کی ہے بتا دیا فرمایا آنحضرت ﷺ نے جھوٹ بولی تم بلکہ باپ تمہارا فلانا ہے کہا یہود نے سچ کہا تم نے اور سچ کہا تم نے پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے پس آیا تم

کرو گے تم میری خبر دینی کو ایک چیز سے اگر سوال کروں میں تم سے اس چیز سے کہا انہوں نے ہاں اے ابا القاسم اور اگر جھوٹ بولیں

ہم تم سے پہچان لو گے تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تم نے باپ ہمارا فرمایا اور پوچھا یہودی کو کون ہیں دوزخی کہا انہوں نے کہ رہیں گے ہم

اس میں تھوڑی سی مدت پھر جیسا کہ قرآن میں ان کا قول نقل کیا ہے لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ پھر خلیفہ ہو گے تم ہمارے اے گروہ مسلمانوں کی دوزخ میں یعنی

بعد نکلنے ہمارے کی تم داخل ہو گے اور ہمیشہ رہو گے اور یہ دعویٰ ان کا فاسد ہے اور اعتقاد میں بات سچی ہے فرمایا رسول خدا ﷺ نے کلام ان کا رد کر کے دور رہو گے اور دور

تم جھوٹے ہو اپنی خبروں میں قسم ہے اللہ کی نہیں خلیفہ ہوں گے ہم تمہارے اس میں کبھی پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا تم خبر دو گے میری اپنی خبر کی ایک چیز اگر پوچھوں میں تم سے

اس سے پس کہا انہوں نے ہاں اے ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہے تم نے اس بکری میں زہر کہا انہوں نے ہاں فرمایا آنحضرت ﷺ نے کیا باعث ہوا تم کو اس پر کہا انہوں

نے کہ ارادہ کیا ہم نے کہ اگر ہو تم جھوٹے تو راحت پاویں ہم اور خلاص ہو دین تمہارے سے اور اگر تم سچے ہو تو ضرر نہ کرے گا تم کو نقل کی بخاری نے ف ع جانیے زہر سے منتفع

تمہارے ہدایت ہے اور حاصل اس کا یہ ہے کہ چاہا تھا ہم نے امتحان کرنا یعنی اس لیے کہ جانیں گے ہم کہ تم جھوٹے ہو تو تمہاری ہلاکت ہو گی سے آسائش میں ہو جائیں گے اور

یہ کہ جانیں گے ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کریں گے اور باقی شرح اس کی دوسری فصل میں بیچ حدیث جابر کی گذری ہے اب مقابلہ میں ان کی ہو سکتی ہیں کہ زہر نے ان کو

زیاں نہ کیا اور صدق ظاہر ہوا پھر کیوں نہ ایمان لائے تم **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**

وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ

فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عمرو بن اخطب انصاری سے ف یہ صحابی ہیں مشہور ہیں کنیت ان کی ابو زید ہے اور حاضر ہوئے ساتھ آنحضرت ﷺ کے تیرہ غزووں میں چنانچہ آیا ہے کہ تیرہ

غزوے انہوں نے کیے ہیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتے ہیں کہ پہنچے سو برس کو ہو گئی تھی اور ان کی سر اور ڈاڑھی میں نہیں تھی

سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑھائی ہم کو آنحضرت ﷺ نے ایک روز فجر کی اور چڑھے منبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یعنی وعظ فرمایا یہاں تک کہ آ گیا وقت ظہر کی نماز کا پھر اترے

اور نماز پڑھی ظہر کی پھر چڑھے منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہاں تک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پھر اترے اور نماز پڑھی عصر کی پھر چڑھے منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے

یہاں تک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام دن خطبہ ہی میں گذرا پس خبر دی ہم کو ساتھ اس چیز کی کہ وہ ہونے والی ہے قیامت تک یعنی وقائع اور حوادث اور عجائب اور

غرائب قیامت تک کی مجمل یا مفصل بیان فرمائے پس آپ نے بہت سی خبریں دیں کہا عمرو نے پس دانا تر ہمارا یعنی سب سے زیادہ جاننے والا ہمارا ہے یعنی اس دن

ذکر الٰہی اور کہا سید جمال الدین نے اول یہی کہ کہا جاوے بہت یاد رکھنے والا ہمارا اب اوس قصہ کو دانا تر ہمارا ہے یعنی آپ تعلیم کی ہے مسلم نے **وَعَنْ**

مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ

فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معن بن عبد الرحمٰن تابعی سے کہ پوتی

ہیں عبد اللہ بن مسعود کے کہا معن نے کہ سنا میں نے اپنے باپ سے یعنی عبد الرحمٰن سے کہا پوچھا میں نے مسروق سے کہ کس نے خبر دی نبی ﷺ کو

جنات کی اوس رات کہ سنا انہوں نے قرآن پس کہا مسروق نے عبد الرحمٰن کو کہ خبر دی مجھ کو تیرے باپ نے یعنی عبد اللہ بن مسعود نے کہ خبر دی حضرت ﷺ کو

ساتھ آنے جنات کی ایک درخت نے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی ایک درخت نے خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئے ہیں تا ایمان لاویں اور قرآن سنیں پس

آنحضرت باہر گئے اور جنوں کو دیکھا اور قرآن ان کو سنایا **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا**

حتى إذا كان بالأثيل وليس معه ... ثم انطلق ... [illegible]

يحدثنا عن أهل بدر فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا مصارع أهل بدر بالأمس يقول هذا مصرع فلان غدا
إن شاء الله وهذا مصرع فلان غدا إن شاء الله فقال عمر والذي بعثه بالحق ما أخطؤا الحدود التي حدها رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال فجعلوا في بئر بعضهم على بعض فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انتهى إليهم فقال
يا فلان ابن فلان ويا فلان ابن فلان هل وجدتم ما وعدكم الله ورسوله حقا فإني قد وجدت ما وعدني الله حقا
قال عمر يا رسول الله كيف تكلم أجسادا لا أرواح فيها فقال ما أنتم بأسمع لما أقول منهم غير أنهم لا يستطيعون أن يردوا علي شيئا رواه مسلم

اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس تلاش کی ہم نے چاند کی کہ نئی کا تھا میں تیز نظر پس دیکھا میں نے اور حال یہ کہ نہیں تھا کوئی کہ کہے کہ دیکھا ہے اوسکو سوائے میرے یعنی سوا میرے کوئی نہ کہتا تھا کہ میں نے دیکھا ہے چاند پس شروع کیا میں نے کہتا تھا میں عمر کو کیا نہیں دیکھتے تم چاند پس وہ نہیں دیکھتے تھے اوسکو یعنی میں کہتا اور ہر چند عمر کو دکھاتا تھا اونکو نہیں نظر آتا تھا کہا انس نے کہتے تھے عمر قریب ہے کہ دیکھیں گے ہم اوسکو اس حال میں کہ میں لیٹا ہونگا اپنے بچھونے پر مقصد یہ ہے کہ حاجت اسکی نہیں ہے کہ میں تاب کیوں اور تعب اور مشقت اوٹھاؤں اوسکے دیکھنے میں بعد ایک زمانہ کے یا بعد ایک روز کے روشن ہوگا یا بڑا ہوگا دیکھ لونگا بلا مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نکرے اوس چیز میں کہ ضروری نہو اور صرف نکرے وقت لا یعنی میں پھر شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرتے تھے ہمارے آگے اوس اہل بدر کی یعنی مشرکوں کی کہ جو بدر میں مارے گئے تھے کہا عمر نے کہ تحقیق آنحضرت تھے دکھاتے تھے ہم کو جگہ پڑنے اور ہلاک ہونے مشرکوں کی ایک روز پہلے قضیہ کے یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کے اور مارے جانے مشرکوں کی خبر دی کہ ہر ایک ان اشقیا میں سے یہاں یہاں مارے پڑیگا ہوگی فرماتے تھے آنحضرت یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یہ جگہ مارے جانے فلانے کی ہے کل کو اگر چاہا خدا نے یعنی جگہ پڑنے ہر ایک کی جدا جدا متعین کردی کہا عمر نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا آنحضرت کو ساتھ حق کے نہیں خطا اور تجاوز کی مارے جانیوالوں نے اون جگہوں سے کہ بیان کیا تھا اونکو آنحضرت نے پس ڈالے گئے کنوئیں میں کہ پانی نہیں بھرا جاتا تھا اوس سے بعضے اونکے بعض پر پس چلے حضرت یہانتک کہ پہنچے طرف اونکے پس فرمایا اے فلانے بیٹے فلانے کے اور اے فلانے بیٹے فلانے کے کیا پایا تم نے وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا تم سے اللہ نے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق میں نے پایا وہ چیز کہ وعدہ کی مجھسے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کس طرح کلام کرتے ہو تم بدنوں سے کہ نہیں ہیں روحیں اون میں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننے والے اوس چیز کو کہ کہتا ہوں یعنی بہت سننے والے میں پایا ہے میں سا سننے یعنی یہ سنتے ہیں میرا کلام کہ کہتا ہوں میں سوا اسکے کہ نہیں طاقت رکھتے یہ کہ جواب دیں مجھکو کچھ نقل کی یہ مسلم نے ف ح کتاب الجہاد میں بیان اسکا ہو چکا ہے

وعن أنيسة بنت زيد بن أرقم عن أبيها أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على زيد يعوده
من مرض كان به فقال ليس عليك من مرضك بأس ولكن كيف لك إذا عمرت بعدي فعميت قال أحتسب وأصبر قال إذن تدخل
الجنة بغير حساب قال فعمي بعد ما مات النبي صلى الله عليه وسلم ثم رد الله عليه بصره ثم مات

اور روایت ہے انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی سے روایت کرتی ہے اپنے باپ سے یہ کہ آنحضرت تشریف لائے زید بن ارقم کے پاس اوس حالت میں کہ عیادت کرتے تھے اونکی بسبب بیماری کے کہ تھی اونکو فرمایا حضرت نے نہیں تجھ پر بسبب بیماری تیری کے ڈر ولیکن کیسا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جاویگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا میں اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اب داخل ہوگا تو بہشت میں بے حساب کہا یعنی شخص راوی نے خواہ انیسہ ہو یا غیر اونکے پس اندھا ہو گیا زید بعد مرنے پیغمبر خدا صلعم کے پھر پھیر دی اللہ تعالیٰ نے زید پر بینائی اونکی پھر وفات پائی ارشاد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا اونکے لیے پھر آنا بینائی اونکا اسلیے کہ جو مشقت اونکو صبر کی بہت اور اجر جو مترتب ہوگا اوس پر بہت ہی ہے پھر حاصل ہوئی اونکو مراد اللہ کی بسبب صبر کی وعن أسامة بن زيد قال قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم من تقول علي ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار وذلك أنه بعث رجلا فكذب عليه فدعا عليه
رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد ميتا وقد انشق بطنه ولم تقبله الأرض رواهما البيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہی اسامہ بن زید
سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ جھوٹ بولے اوپر میرے قصداً روایات کہ نہیں کہی میں نی پس چاہیے کہ طیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سی اور یہی سبب فرمانی
اس حدیث کا یہ ہی کہ آنحضرت نی بھیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کی پاس پس اوس شخص نی اون کی پاس جھوٹ باندھا اوپر حضرت کی یعنی اور منکشف ہوا اور حضرت کو پہنچا
پہونچی حضرت کو خبر اوسکی پس بددعا کی اوس پر آنحضرت نی پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال میں کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اوسکا اور نہ قبول کیا اوسکو زمین نی
اور یہ نشان دوزخی کا ہی اور یہ موید ہی قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصداً کافر ہی ترجمہ نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نی کتاب دلائل النبوة میں
وعن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءه رجل يستطعمه فأطعمه شطر وسق شعير فما زال الرجل يأكل منه وامرأته وضيفهما حتى
كاله فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لو لم تكله لأكلتم منه ولقام لكم رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تھا حضرت سی پس دیا اوسکو آنحضرت نی آدھا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کھاتا اوس میں سی اور کھاتی رہی اوسکی
بی بی اور مہمان اونکی یہاں تک کہ ماپا اوس شخص نی اوسکو کہ باقی رہا تھا کہ جانی پس تمام ہو گیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس یعنی اور حال عرض
کیا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اگر نہ ماپتا تو اوسکو تو البتہ کھاتی رہتی تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیری اوس میں سی ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیے یعنی ہمیشہ رہتا
نبی صلعم کی برکت سی نقل کی یہ مسلم نی وعن عاصم بن كليب عن أبيه عن رجل من الأنصار قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأيت رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو على القبر يوصي الحافر يقول أوسع من قبل رجليه أوسع من قبل رأسه فلما رجع استقبله داعي امرأته فأجاب ونحن معه فجيء
بالطعام فوضع يده ثم وضع القوم فأكلوا فنظرنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوك لقمة في فيه ثم قال أجد لحم شاة أخذت
بغير إذن أهلها فأرسلت المرأة تقول يا رسول الله إني أرسلت إلى النقيع وهو موضع يباع فيه الغنم
لتشتري لي شاة فلم توجد فأرسلت إلى جار لي قد اشترى شاة أن يرسل بها إلي بثمنها فلم
يوجد فأرسلت إلى امرأته فأرسلت إلي بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أطعمي هذا الطعام
الأسارى رواه أبو داود والبيهقي في دلائل النبوة اور روایت ہی عاصم بن کلیب سی نقل کی اونی باپ سی اونہوں نی نقل کی ایک شخص سی انصار سی
کہ کہا نکلی ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز جنازہ کی پس دیکھا میں نی پیغمبر خدا صلعم کو اس حال میں کہ وہ تھی اوپر قبر کی کہ وصیت کرتی تھی حفر
کرنی کو فرماتی تھی فراخ کر میت کی پاؤں کی طرف سی اور فراخ کر اوسکی سر کی جانب سی پس جب پھرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کر سامنی ہی آیا حضرت کی دعوت
کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سی پس قبول کی حضرت نی دعوت اوسکی اور گئی اوسکی گھر میں اور ہم ساتھ آنحضرت کی تھی یعنی ہم بھی گئی اور طفیلی نہ تھی
کی ہوئی یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کی کی تھی پس لایا گیا طعام پس رکھا آنحضرت نی دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام میں کھانی کی لیے پھر رکھی قوم نی ہاتھ
اپنی پس کھایا قوم نی طعام ظاہر اس حدیث سی اعتراض وارد ہوتا ہی اون روایتوں پر کہ بیان کی ہیں علما مذہب ہمارے کی کہ مکروہ ہی کھلانا طعام
کا پہلی دن یعنی جس دن میت مری یا تیسری دن یا بعد ہفتہ کی کما فی البزازیہ اور خلاصہ میں ذکر کیا ہی کہ نہیں مباح ہی کرنا ضیافت کا تیسری دن اور کہا
زیلعی نی کہ نہیں مضائقہ ہی بیٹھنی کا مصیبت کی لیے تین دن تک بغیر ارتکاب کچھ ممنوع چیزوں کی کہ وہ بچھانا بچھونوں کا ہی اور کرنا کھانی کا اہل میت کی طرف
سی اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا اہل میت کی طرف سی اور بعضوں نی علت یہ بیان کی ہی کہ طعام مشروع ہی سرور میں نہ شرور میں کہا
ابن ہمام نی اور وہ ضیافت بدعت بدی ہی اور روایت کیا ابن ماجہ اور احمد نی ساتھ اسناد صحیح کی جریر بن عبد اللہ سی کہ کہا گنتی تھی ہم جمع ہونی کو اہل میت کی

اور کھانا کرنی اونکی کو نیا جائز ہے پس لائق یہ ہے کہ مقید کیا جاوے کلام قاضی کا ساتھ نوع ... کر مقید

کرنی کا اونکا چاہا ہی جائے کہ کھلاوین اونکو جبرا یا حمل کیا جاوے کلام قاضی کا اوپر صورتی بعض وارثوں کی صغیر ہیں یا غائب یا نہیں پائی جاوے رضا اوسکی یا ترکہ تمام مال میت کا ہی پہلی تقسیم اوسکی کے مثل طعام شخص معین کا اگر کرے اپنی مال میں سے یا وارث اونکی اور ایسی ہی صورتوں پر حمل کرنا چاہیے کلام صورتوں میں کہ مکروہ ہوگا طعام اور اوسپر حمل کیا جاوے قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا ایام مصیبت میں اسلیے کہ وہ ایام تاسف کی ہیں پس نہیں لائق ہے بناوے ان ایام میں وہ چیز کہ ہو واسطے سرور کی اور اگر کرے کھانا فقیرون کی لیے تو اچھا ہے اور اگر وصیت کرے ساتھ کرنے کھانے کی بعد موت میت کی تاکہ کھلاوین لوگون کو تین دن تک پس باطل ہے یہ وصیت بموجب روایت کی اور بعضون نے کہا جائز ہے یہ تہائی مال میں سے اور یہی ظاہر ہے انتہی کتاب یہ مولف اس کتاب کا کہ ملا علی قاری کی ہے اور یہ تحقیق کوئی یہ سمجھے کہ مطلق طعام میت کی اجازت اونھون نے دی ہے بلکہ اگر ان اقوال میں غور کریں تو پاوینگے کہ طعام مرسوم ان قسام کی خالی نہیں پاوینگی کہیں نہ کہیں ایک قسم پائی جاتی ہے کہیں کسی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث میں کہ کھانا کھلانا وہ ہے کہ جو قاضی خان نے لکھا ہے کہ اگر کرے کھانا فقیرون کی لیے تو اچھا ہے پس ظاہر آنحضرت کو بطور ہدیہ کی اور اونکی ہمراہیوں کو بطور صدقہ کی واسطے اکتساب ثواب کی لیے کھلایا ہو اور علاوہ اسکی یہ بھی نہیں تھا کہتے ہیں کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت میں مشغول ہوں اونکو کھانا اوس طعام کا جائز ہے پس بسبب صاحب میت کو دفن کر کے پھری اونکو کھلایا پس تھا وہ طعام ضیافت کو مکروہ لکھتے ہیں اوس سے تو اونھون نے اسکو مستثنے کرلیا ہے پس حدیث میں اور فقہ کی روایتوں میں کچھ تعارض نہ رہا واللہ اعلم بالصواب **ترجمہ** پس نکیا ہے طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہیں لقمہ کو اور پھرتی ہیں اوسکو دہن مبارک میں اور نگلتی نہیں ہیں فرمایا آنحضرت نے کہ پاتا ہوں میں گوشت اس بکری کا کہ لیگئی ہے بلا اجازت اور بغیر رضامندی مالک کے پس بھیجا اوس عورت نے کسیکو آنحضرت کی پاس یہ حال کہتی تھی یا رسول اللہ تحقیق میں نے بھیجا تھا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہیں اوس میں بکریاں **ف ع** یہ تفسیر مدرج ہے بعض راویوں کی اور نقیع نون سے ایک موضع ہے جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کی ہے مدینہ سے اور بقیع باے سے مقبرہ مدینہ کا ہے **ترجمہ** تاکہ خرید کیا جاوے میری لیے ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بھیجا میں نے کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خرید کی تھی اوسنے ایک بکری کہ بھیجدے اوس بکری خریدکی ہوئی کو ساتھ مول اوسکے کہ جس مول کو لی تھی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بھیجا میں نے ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بھیجدی اوسنے طرف میری وہ بکری **ف ع** پس ظاہر یہ کہ خرید نا اوسکا درست نہ ہوا لیکن بلا اذن اور دکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی معتبر نہ تھی اور یہ ترجیح بیع فضولی کی ہے کہ موقوف ہوتی ہے اوپر اجازت مالک کے لیکن اور بعد تقدیر اوسمیں شبہ قوی تھا **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھلاوے یہ طعام قیدیوں کو **ف ع** اسری جمع اسیر کی ہے یعنی بندی کی اور غالب یہ ہے کہ وہ قیدی کافر ہونگے اور کہا طیبی نے کہ کافر تھی اور یہ جو فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لیں اور بخشوا دین اوس سے اور طعام بگڑا جاتا تھا اور اونکو کھانا بھی ضرور تھا پس حکم فرمایا اونکے کھلادینے کا قیدیوں کو اور لازم ہوا اوس عورت پر قیمت بکری کی بسبب کرنے اوسکے اور واقع ہوا یہ تصدق اوس عورت کی طرف سے **ترجمہ** نقل کی یہ ابو داؤد نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں

وعن حزام بن هشام عن ابيه عن جده حبيش بن خالد وهو اخو ام معبد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حين اخرج من مكة خرج مهاجرا الى المدينة هو وابو بكر ومولى ابي بكر عامر بن فهيرة ودليلهما عبد الله الليثي مروا على خيمتي ام معبد فسألوها لحما وتمرا ليشتروا منها فلم يصيبوا عندها شيئا من ذلك وكان القوم مرملين مسنتين فنظر رسول الله صلى الله عليه وسلم الى شاة في كسر الخيمة فقال ما هذه الشاة يا ام معبد قالت شاة خلفها الجهد عن الغنم قال هل بها من لبن قالت هي اجهد من ذلك قال اتأذنين لي ان احلبها قالت بابي انت وامي ان رأيت بها حلبا فاحلبها فدعا بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فمسح بيده ضرعها وسمى الله تعالى ودعا لها في شاتها فتفاجت عليه ودرت فاجترت فدعا باناء يربض الرهط فحلب فيه ثجا حتى علاه البهاء ثم سقاها

حتی یرد بت و سقی اصحابہ حتی رووا ثم شرب اخرہم ثم حلب فیہ ثانیا بعد بدء حتی ملا الاناء ثم غادرہ عندہا و بایعہا و ارتحلوا عنہا رواہ فی شرح السنۃ و ابن عبد البر فی الاستیعاب و ابن الجوزی فی کتاب الوفاء و فی الحدیث قصۃ

روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ روایت نقل کی اونہون نے اپنے باپ ہشام سے اونہون نے نقل کی حزام کے دادا سے کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہے اور حبیش بھائی ہین ام معبد کے اور نام ام معبد کا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت ہجرت کے وقت اوسکے خیمہ مین تشریف لائے اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگا کر بیٹھتی خیمہ کے صحن مین اور کھانا پانی دیتی مسافرون اور مساکین کو ترجمہ روایت کرتے ہین حبیش سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلے مکہ سے یعنی ہجرت کرنیوالے مدینہ کی طرف آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد کیا ہوا ابوبکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابوبکر کا عبداللہ لیثی تھا اوسکے ہمراہ راستہ بتانے کیواسطے یہ چارون تن راہ مدینہ مین چلے جاتے تھے گذر ہوا اونکا دونون خیمون ام معبد کے اوپر جنگل مین اور تھے آپ طالب گوشت اور خرما کے خریدنے کو اوس سے پس نہ پایا اوسکے پاس کچھ اسمین سے یعنی گوشت اور خرما اور تھی قحط زدہ پس دیکھا آنحضرت نے طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کی ایک جانب مین تھی پس فرمایا آنحضرت نے کیا حال ہے اس بکری کا اے ام معبد کہا ام معبد نے چھوڑ رکھا ہے اوسکو دبلا پن نے ریوڑ کیساتھ جانے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپن کے ہمراہ بکریون کے جنگل مین چرنے کو نہین جاتی فرمایا حضرت نے کیا ہے اسکے کچھ دودھ کہا ام معبد نے یہ بکری زیادہ مشقت اور رنج مین ہے کہ ہو اوسکے دودھ یعنی بالکل اسمین دودھ نہین فرمایا آنحضرت نے کیا اجازت دیتی ہے تو مجھکو یہ کہ دودھ دوہون مین اوسکا کہا ام معبد نے قربان ہوں تجھ پر میرے ماں باپ اگر دیکھیں آپ اسمین دودھ تو دوہ لیں یعنی دودھ اسمین ہے نہین کیا دوہو گے آپ اوسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت نے اور ہاتھ پھیرا اوسکے تھنون پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کیلئے اوسکی بکری کے حق مین پس پھیلائے اوس بکری نے دونون پاؤن اپنے واسطے دودھ دینے آنحضرت کے جیسے عادت دودھ دینے والے جانور کی ہے کہ وقت دوہنے کے دونون پاؤن کھول دیتا ہے اور دودھ دیا اور جگالی کرنے لگی پس منگوایا حضرت نے ایک ایسا برتن کہ سیر کرے ایک گروہ کو یعنی ایسا بڑا کہ دس آدمی کی بقدر دودھ اوس میں آوے پس دودھ دوہا اوسمین ایسا کہ بہنے لگا اوس پر سے جھاگ دودھ کی پھر پلایا ام معبد کو اوسمین سے یہانتک کہ سیر ہوئی پھر پلایا اپنے ساتھیون کو یہانتک کہ سیر ہوگئے پھر پیا آپ نے سب کے بعد کہ حدیث ساقی القوم آخرہم شربا یعنی پلانیوالا قوم کا سب سے پیچھے پیتا ہے پھر دوبارہ دوہا یہانتک کہ بھر گیا برتن پھر چھوڑ دیا دودھ ام معبد کے پاس یعنی اوسکو دیا اور بیعت لی اوس سے اور کوچ کیا حضرت نے یعنی ام معبد نے بیعت اسلام کی اور کوچ کیا اس روایت کو نقل کیا بغوی نے شرح السنہ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین اور ابن جوزی نے کتاب الوفا مین اور حدیث مین قصہ طویل ہے اور وہ یہ ہے کہ جب ابو معبد ام معبد کا خاوند آیا اور دیکھا دودھ کہا یہ کہانسے آیا پس کہا ام معبد نے ایک مرد مبارک آیا اور یہ قصہ بیان کیا پس کہا ابو معبد نے یہ تو وہی قریشی ہے جسکا ذکر مکہ مین ہوتا تھا اور ام معبد نے حلیہ اور شمائل آنحضرت کے نہایت فصیح عبارت سے بیان کیے پس کہا ابو معبد نے قسم ہے اللہ کی یہی وہی صاحب قریش ہے اگر پاؤن ان کو تو صحبت مین رہوں اور جاہا کہ آپ کے پاس جاوے اور وہ دونون ہجرت کرکے حضرت کے پاس گئے اور اہل مکہ نے ایک آواز سنی مکہ مین کوئی کہتا تھا اور دیکھتے نہ تھے جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام معبد الی آخرہ

باب الکرامات

یہ باب ہے بیچ بیان کرامتون کے جمع کرامت کی ہے اور مراد کرامت سے ظاہر ہونا خرق عادت یعنی فعل خلاف عادت کا ہے کسی شخص مقبول سے اور اہل سنت والجماعت کا اوسپر اتفاق ہے کہ کرامت اولیا کی حق ہے اور جائز ہے وقوع کرامات کا اولیا سے اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا بقدر طاقت بشری کے اور مواظب ہو اوپر طاعت کے اور ترک کرنیوالا ہو منہیات کا اور نہ مشغول ہو لذات و شہوات مین اور کامل ہو تقوی اور اتباع مین اور کرامت کا وجود ثابت ہے کتاب و سنت اور آثار صحابہ سے اور وہ نسبت کثرت کے بعد صحابہ کی نہین ہے اور بعضی کرامات بعض صحابہ کی بقدر معنوی حد تواتر کو پہنچ گئی ہین ہر زمانہ میں اور اون کا انکار نہین ہے خصوصاً بعض اکابر مشائخ طریقت سے مانند حضرت سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کی کرامات ایسی حد کثرت کو پہنچی ہین کہ گنتی مین نہین آتی چنانچہ بعضی مشائخ اہل زمانہ نے بھی منقول ہے کہ کرامتین اونکی مانند مردان خدا کی ہمیشہ ظاہر ہوتی ہین کسی ذوقی سے اور بعض مشائخ اونکے منکر ہوئے ہین کرامت کے اور بعضون سے کہا کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت ولی سے بقصد اختیار بلکہ بے قصد و اختیار ہوتی ہے اور بعض کہتے ہیں کرامت جنس معجزہ سے نہیں ہوتی ہے مانند زندہ کرنے مُردے کے اور چلنا
پانی کی اور مثل اس کی اور اسناد اس کا درست ہے کہ جائز ہے وقوع ہونا کرامت کا بقصد و اختیار اور بے قصد اور جنس معجزہ اور غیر معجزہ سے اور تمام کلام اثبات کرامت کا ساتھ
دلائل اور رفع شبہ مخالفوں کی علم کلام کی کتابوں میں مذکور ہے واللہ اعلم بالصواب **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل اول **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ
اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَاجَةٍ لَّهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِيْ لَيْلَةٍ
شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا
لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْئِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى
بَلَغَ اَهْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے یہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر دونوں صحابی جلیل القدر میں باتیں کرتے تھے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیچ کسی حاجت کی اپنی کہ ان دونوں کی تھی یہاں تک کہ گئی رات میں سے ایک ساعت اور تھی رات بہت اندھیری یعنی باتیں کرتے رہے بہت رات تک پھر باہر نکلے
وہ دونوں آنحضرت کے پاس سے اس حال میں کہ پھرتے تھے طرف گھر اپنے کی اور بیچ ہاتھ ہر ایک کے ان دونوں میں سے لٹھیاں تھیں پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی ان دونوں میں سے واسطے
دونوں کے یہاں تک کہ چلے دونوں بیچ روشنی اس لاٹھی کی یہاں تک کہ جب جدی ہوئی راہ دونوں کی یعنی اپنی جگہ پہنچے کہ وہاں سے ہر ایک کے گھر کو راہ جدی جاتی تھی روشن
ہوئی دوسرے کی لاٹھی بھی اور دونوں لاٹھی والے پس چلا ہر ایک ان دونوں میں سے بیچ روشنی لاٹھی اپنی کی یہاں تک کہ پہنچا ہر ایک اپنے اہل میں نقل کی یہ بخاری نے اور عرف
یہ ہے کہ روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ باہر نکلے وہ دونوں صحابی آنحضرت کے پاس سے اندھیری رات میں اس حال میں کہ ان کے ساتھ مانند دو چراغوں کے تھی روشنی
اور جب جدا ہوئے ساتھ ہر ایک کی بائیک ایک چراغ جدا یہاں تک کہ آیا ہر ایک اپنے گھر میں **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ
مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَدَفَنْتُ مَعَهُ اٰخَرَ فِيْ قَبْرِهِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا جب حاضر ہوئی جنگ احد بلایا مجھ کو میرے باپ نے بعض رات میں پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنے تئیں مگر مارا گیا بیچ اول
ان لوگوں کی کہ مارے جاویں گے آنحضرت کے یاروں میں سے اور تحقیق میں نہیں چھوڑتا پیچھے اپنے کسی کو عزیز زیادہ اوپر میرے تجھ سے سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہ وہ سب سے زیادہ عزیز ہیں اور محبوب میرے نزدیک حتی کہ میری جان سے بھی اور تحقیق مجھ پر دین ہے یعنی قرض ہے پس ادا کرنا یعنی جلدی سے اور قبول کر وصیت میری
اپنی بہنوں کے حق میں کہ ان سے نیکی کرنا اور تھیں نو بہنیں جابر کی پس صبح کیا ہم نے پس ہوا اول قتل کیا گیا اور بیچ غزوے میں اور دفن کیا میں نے اس کے ساتھ ایک اور شخص کو بیچ
قبر اس کی کہ ضرورت تھی یہ بات واسطے موجب حکم آنحضرت کے کہ حکم دیا تھا شہداء کے حق میں کہ دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور وہ شخص دوسرا عمرو بن جموح تھے بہنوئی
ان کے اور رسول اللہ نے وصیت کی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صورت ضرورت کی جائز ہے دفن کرنا دو کا ایک قبر میں **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ
الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ
عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ
تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ
مَا مَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ فَغَضِبَ
وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهُ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَّا تَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْاَضْيَافُ اَنْ لَّا يَطْعَمُوْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ
فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ

یعنی فراشہا ما ہذا قالت لا وقرۃ عینی لہی الآن اکثر منہا قبل ذلک بثلاث مرار فاکل منہا ابو بکر ثم حملہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲
فاصبحت عندہ ... متفق علیہ وذکر حدیث عبد اللہ بن مسعود کنا نسمع تسبیح الطعام فی باب المعجزات

اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی سے کہا تحقیق اصحاب صفہ تھے فقیر لوگ ف صفہ ایک جگہ تھی بنی ہوئی مسجد کی کہ وہاں تھی ایک جماعت صحابہ میں سے جنکی
پس ایک طرف بنی ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ میں آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان آتا اوسکے پاس اترتا ورنہ صفہ میں اور انکو اضیاف الاسلام کہتے تھے کہ نہ
اہل وعیال اور مال ومنال رکھتے تھے اور تھے شمار میں ستر کی ابو ذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابو ہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابو سعید خدری
بشیر بن الخصاصیہ رضی اللہ عنہم سوائی انکے اور کئی تھے ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نے فرمایا یعنی ایک دن کہ جس شخص کے پاس ہو طعام دو شخص کا یعنی اوسکے عیال میں سے
چاہیے کہ لیجاوے تیسرے شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ میں سے اور جسکے پاس ہو طعام چار شخصوں کا پس چاہیے کہ لیجاوے پانچویں کو یعنی اگر ہو اوسکے پاس استعداد کرے تو پانچویں
ورنہ پس لیجاوے کہ تا زمین کی قدر ... لیجاوے چھٹی کو ... اوسکے پاس ... کی لیے ہی یا جمع کی لیے اور احتمال ہے کہ شک کی لیے
یعنی یا کہی اور یہی ہے ساتھ ... باب کی ... جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوین یہی کہ جسکے پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوین دو کو بلکہ
روایت کیا ہے احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے جابر سے بطریق مرفوع کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت
کرتا ہے آٹھ کو اور طعام ... کا کفایت کرتا ہے ... کو ترجمہ اور تحقیق ابو بکر لائی تین شخصوں کو اور لیگئی آنحضرت دس شخصوں کو اور ابو بکر صدیق نے کھایا طعام شب کا نزدیک
آنحضرت کی پھر ٹھیری رہے یہاں تک کہ ... آنحضرت کی پاس یعنی بعد کھانے کی یہاں تک کہ ... گئی ... ابو بکر طرف گھر آنحضرت کی پاس ... یہاں تک کہ کھا
رات کا کھانا آنحضرت نے ... تھا یا ساتھ اون ... کرنا ... شروع کرنی ... رہے یہی کہ اول جملہ میں بیان ابو بکر کی کھانا
کھانے کا ہے اور دوسری میں کھانا کھانی پیغمبر خدا کا اور اس عرصہ میں اہل وعیال ابو بکر صدیق کی اور مہمان سب منتظر رہے ترجمہ پس آئے ابو بکر صدیق گھر میں بعد گذرنے
رات کی جو مقدر کیا اللہ تعالیٰ نے کہا حضرت ابو بکر سے اونکی بیوی نے کہ کس چیز نے باز رکھا تجھکو تیرے مہمانوں سے یعنی کیوں تاخیر کی آنے کو مہمانوں نے انتظار کیا
کہا ابو بکر نے کیا نہیں کھانا کھلایا تو نے مہمانوں کو کہا حضرت ابو بکر کی بیوی نے کہ انکار کیا انہوں نے کھانے سے یہاں تک کہ آوے تم یعنی اور شریک ہو اونکے ساتھ
پس غصہ ہوئے ابو بکر یعنی اپنی اہل پر گمان کر کے کہ انہوں نے قصور کیا اطعام میں اور کہا قسم ہے خدا کی نہ کھاؤنگا میں اس طعام کو ہرگز پس قسم کھائی ابو بکر کی
بیوی نے یہ کہ نہ کھاوینگی وہ شخص پس طعام کو یعنی ہرگز جیسا ایک نسخہ میں ہے ابدا کا اور کہا قسم کھائی مہمانوں نے یہ کہ نہیں کھاتے ہیں اوسکو کیلئے یہ مطلق کھانا
نہ کہی یہ غصہ میرا اور قسم کھانی شیطان سے یعنی اوسکی اغوا سے ہے پس اوسی وقت غصہ ہی باز آئی اور استغفار کی ... ابو بکر نے طعام کو کھایا اونہوں نے اور
اہل وعیال اور مہمانوں نے ... حضرت ابو بکر نے خلاف قسم کی ... کا جواب ... جب ہے اونہوں نے خلاف قسم کی کیا کہ آنحضرت
فرمایا ہے کہ جو کوئی قسم کھاوے ایک امر پر اور دیکھے غیر اوسکا بہتر تو چاہیے کہ کفارہ دے اور کرے وہی قسم کا ترجمہ پس ہوئی حضرت ابو بکر اور اونکی مہمان کہ نہ اوٹھاتی
تھی لقمہ یعنی کھانا ہی سے مگر کہ بڑھ جاتا تھا طعام اوس جگہ سے یعنی اوسکی نیچی سے ... لیا جاتا تھا اور وہاں ہی زیادہ ہو جاتا تھا پس کہا ابو بکر نے
اپنی بیوی سے اے بہن بنی فراس کی کیا ہے یہ یعنی یہ عجیب ... والدہ عبد الرحمن ... ساتھ زیرت کی ... نام ایک قبیلہ کا ہے اور حضرت ابو بکر
کی بیوی کا نام اونکا ام رومان تھا ... کہا ابو بکر کی بیوی نے ... ابو بکر صدیق ہیں اور بعض کہتے ہیں
کہ آنحضرت مراد ہیں اور قرۃ العین عبارت خوشی ... نکلتا ... آنسو ... ساتھ اسکی یعنی خوشی اور
اوسکی ... یہ ... زیادہ ہو ... پہلی اس
پس کہا ... ابو بکر نے ... پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہے ... آنحضرت نے کھایا اوس طعام میں سے ... اور ذکر

کی گئی حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ تھے ہم اوسکی یہ بی کہ سنتے تسبیح طعام کی باب المعجزات مین **الفصل الثانی** فصل دوسری مین ...

قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انه لا یزال یرٰی علی قبره نور رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا جب مرا نجاشی تہی ہم اوسین

باتین کرتے اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اوسکی قبر پر نور نقل کی اسکو ابو داود نی بعث مع یعنی حبشہ مین اور معنی یہ ہین کہ یہ امر مشہور تہا درمیان ہماری اور ذکر کیا

جاتا تہا اوسی کو دیکہتی تہی ہم بہی نور قبر اوسکی کا اور نہین تصریح ہی حق ہونا اوسکا اور پس یہ قریب تواتر کی ہی اور نجاشی ساتہ تحتیہ نیم اور جزم ہی نام

بادشاہ حبشہ کا تہا اہل دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین غائبانہ اوسکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہی ہی کہ مراد نور

نور محسوس ہی مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کی اور ہو سکتا ہی کہ عبارت ہو نزول رحمت اور تازگی سی کہ پاتی ہون اپنی دلون مین اوسکی قبر کی زیارت سی واللہ اعلم

وعنها قالت لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابه کما نجرد

موتانا ام نغسله وعلیه ثیابه فلما اختلفوا القی اللہ علیهم النوم حتی ما منهم رجل الا وذقنه فی صدره ثم کلمهم

مکلم من ناحیة البیت لا یدرون من هو ان اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیه ثیابه فقاموا فغسلوه وعلیه قمیصه یصبون

الماء فوق القمیص ویدلکونه بالقمیص رواه البیهقی فی دلائل النبوة اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ کہا جب چاہا اصحاب نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا بعد ازان

کہ کہا نہین جانتی ہم ہم آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑون سی یعنی اوتار ڈالین جیسے ننگا کرتی ہین اپنی موتی کی لیی یا غسل دیوین ہم اونکو اسحال مین

کہ ہون اوپر بدن مبارک کی کپڑی اونکی طرف ہم اور معنی یہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا قیاس پر دوسرون کی اور بعضون نی برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے

ترجمہ پس جب اختلاف کیا اصحاب نی تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اوپر انکی نیند یہانتک کہ نہ تہا اون مین سی کوئی شخص مگر کہ ٹہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سو گئی تہی پہر

کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی حضرت کی گہر کی کونی مین سی کہ نہین جانتی تہی کہ وہ کون ہی یہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اسحال مین کہ ہون اوپر کپڑی انکی

پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اسحال مین کہ اوپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدن کو ساتہ کرتی کی مشن اور نقل

کیا ہی نووی نی کہ صحیح یہی ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اوسین وہ سکو اوتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اوتارا اور کفن کی نیچی پہنی رہا سو نہین

صحیح نہین ہی اور دلیل پکڑی ساتہ اوسکی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوت مین **وعن** ابن المنکدر ان سفینة مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اخطأ الجیش بارض الروم او اسر فانطلق هاربا یلتمس الجیش فاذا هو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد له بصبصة حتی قام الی جنبه کلما سمع صوتا اهوی الیه ثم اقبل یمشی

الی جنبه حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواه فی شرح السنة اور روایت ہی ابن منکدر سی یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قید کیا گیا الف ح شک راوی ہی اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہی اور یہ لقب اونکا ہی اور وجہ

لقب کی یہ ہی کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہی اور بوجہ اوٹہانی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اوسپر ڈالدیتا اور وہ سب کا بوجہ اوٹہا

جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت سفینة یعنی تو کشتی ہی پس اسی لقب سی وہ مشہور ہوا اور جو کوئی اوس سی اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام

دہی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا ترجمہ پس چلا بہاگ کر کافرون کی پاس سی اسحال مین کہ ڈہونڈہتا تہا لشکر کو پس ناگہان ملا وہ ایک جمعی شیر ہی پس کہا

ای ابا الحارث کہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میری ہی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ بہولنی یا بند مین پکڑی جانی اور بہاگ آنیکا شیر سے

کہا پس پیش آیا شیر واسطی اوسکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہو شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکی

یعنی تاکہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا اور چلا ایک چلنا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسے کہ عادت ہمراہیون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

پہونچا نیفہ شکا ہین بہو چکا پہنچہ بعل ان بہ یوی کی تسرح استین وَعَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ
فَقَالَتْ انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ كُوًى إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوا فَمُطِرُوا
مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی الجوزاء سی کہ تابعی مشہور ہی اور نام اوسکا اوس
بن عبد اللہ ہی کہا قحط لائی گئی اہل مدینہ قحط شدید میں پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی ان کو عاجز کر اور کچہ تدبیر چاہی پس کہا عائشہ نی دیکہو آنحضرت کی قبر کو
پس کہولو آنحضرت کی قبر شریف سی کئی روشن دان طرف آسمان کی یہانتک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چہت ف ع یعنی اونمی اور آسمان کے
درمیان میں سی حجاب فقط کوئی ساتہ برکات کی اور مینہ ہی برسا یہانتک کہ ساتہ برکات اور مینہ پڑا اونکی اور تمیت واسطی اسکا فرود اور مینہ کی روشن گہا
اور یعنی یہ ہین کہ گرد مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجرہ کی چہت میں کئی سوراخ اور کہا بعضون نی یہ سبب کہولنی قبر شریف کی یہ کہ آسمان نی جب دیکہی جسم
آنحضرت کا بہی لگی نالی سبب رونی آسمان کی کہ فرمایا اللہ تعالی نی فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کی پس ہوتا ہی اسکا خلاف اونکی نسبت
انبیا کی یعنی اونکی لیی روتا ہی اور بعضون نی کہا کہ طلب شفاعت کی ہی قبر شریف سی اس لیی کہ آنحضرت کی حیات میں استسقا کرتی تہی ذات شریف سی اور جب ذات
شریف پردہ میں ہوئی تو حکم کیا عائشہ رضہ نی کہ کہولی جاوی قبر شریف تاکہ مینہ برسی گویا ظاہر میں استسقا کیا قبر شریف سی اور حقیقت میں استسقا اور استشفاع ہی
آپکی ذات شریف سی اور کہولنا قبر کا سبب النہی ہی او میں ترجمہ پس کیا لوگون نی جو کچہ کہ کہا تہا عائشہ رضہ نی پس برسائی گئی مینہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گہاس اور فربہ
ہوئی اونٹ یہانتک کہ پہول گئیں کوکہیں اونکی چربی سی بسبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا او سال کا سال فتق نقل کی دارمی نی ف ع یعنی سال ارزانی کا
کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کی معنی ہین پہولنا اور بعضون نی کہا پیٹ جانا اور بعضون نی کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہایا بسبب کثرت
چربی اور گوشت کی پہول گئیں کوکہیں اونکی یا پہٹ گئے بدن یا پہیل گئی اور شفاعت ہوئی نشان اشارہ کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہی عائشہ رضہ کی اور حقیقت میں معجزہ
حضرت کا ہی کہ آثار میں سی لیا گیا معجزی میں سی معجزات کی وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا كَانَ أَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا
وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت ہی سعید بن عبد العزیز سی کہ تبع تابعین سی ہی نہایت فقیہ اور
صحیح روایت کثیر الاحادیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا ایام حرہ کا ف ع نقطہ حرہ ساتہ زبر ح کی اور تشدید را کی نام ہی ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوس میں کالی
پتہر بہت ہین اور اوس میں واقع ہوا واقعہ کہ یزید بن معویہ نی جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سی مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قصہ کی حد سی زیادہ ہی کہ
بیان میں نہیں سماتی اور اوسکی برائیون میں سی ایک برائی یہی ہی ترجمہ کہ نہیں اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد میں تین روز اور تکبیر کہی گئی اور نکوئی مسجد میں اسکا
نماز کی لیی اور مسجد سی باہر نہ نکلی سعید بن مسیب ف ع کہ بڑے تابعین سی تہی اور بڑی فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کیی تہی اونہون نی اور
وفات پائی سن ترانوی میں ترجمہ اور تہی سعید بن مسیب یعنی اوس وقت شدید میں کہ نہیں پہچانتی تہی اوقات نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتی تہی اوسکو
حجرہ کی اندر سی کہ قبر شریف آنحضرت کی وہان تہی نقل کی دارمی نی وَعَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رَيْحَانٌ
يَجِيءُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی خلدہ تابعی سی کہ کہا میں نی واسطی ابی العالیہ کے
کہ بڑا تابعین میں سی ہی کہ کیا سنا ہی انس نی نبی سی آنحضرت کی ف ع یعنی بلا واسطہ کر روایت کرتا ہی اور اسکی لیی پوچہا میں صحابی باوجودیکہ وہ بہی بعد حیات
انقضا کو پایا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تہی وہ کیا بعضی لوگون نی ان کی حق میں ترجمہ کہا ابو العالیہ نی کہ خدمت کی انس نی آنحضرت کی دس برس یعنی
اور عمر اوسکی دس برس کی تہی جب حاضر ہوئی تہی اور بعضون نی کہا آٹہ برس کے اور دعا کی اونکی لیی آنحضرت نی ف ع یعنی ساتہ برکت کی اونکی عمر میں اور مال میں

اور اولاد میں نہیں پایا ست تین برس کی عمر ہوئی اور اولاد [illegible]

[illegible] یعنی باغ میں پہول کا آتی تھی [illegible]

تک آپکی ملازمت اور خدمت میں رہا ہوں [illegible] اور روایت کریگا حضرت سی ترجمہ نقل کی ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **الفصل**

الثالث فصل تیسرے عن عروة بن الزبير أن سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل خاصمته أروى بنت أوس إلى مروان

بن الحكم وادعت أنه أخذ شيئا من أرضها فقال سعيد أنا كنت آخذ من أرضها شيئا بعد الذي سمعت من رسول الله صلى الله

عليه وسلم قال ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من أخذ شبرا من الأرض

ظلما طوقه إلى سبع أرضين فقال له مروان لا أسألك بينة بعد هذا فقال سعيد اللهم إن كانت كاذبة فأعم بصرها واقتلها

في أرضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها وبينا هي تمشي في أرضها إذ وقعت في حفرة فماتت متفق عليه

وفي رواية لمسلم عن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر بمعناه وأنه رآها عمياء تلتمس الجدر تقول

أصابتني دعوة سعيد وأنها مرت على بئر في الدار التي خاصمته فيها فوقعت فيها فكانت قبرها

روایت ہی عروہ بن زبیر سے اور وہ تابعین سے ہیں اور زبیر والد انکی عشرہ مبشرہ سے ہیں یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جھگڑی انسے اروی بیٹی اوس کی

طرف مروان کی [illegible] اور سعید بن زید بھی عشرہ مبشرہ میں ہیں [illegible] حضرت عمر [illegible]

اور [illegible] جامع الاصول میں [illegible] روایت کرتی ہیں کہ سعید بن زید

جھگڑی اروی [illegible] مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معاویہ کی طرف سے ترجمہ اور دعوی کیا اروی نی کہ سعید بن زید نی لی ہی میری زمین ظلم کیا

زمین اوسکی سی [illegible] کہا سعید [illegible] بعد اوسکی کہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کیا

سنا تو نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نی سنا میں نی پیغمبر سی فرماتی جو شخص لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سی ازرہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی [illegible]

زمین کو طوق [illegible] کہا مروان نی [illegible] نہیں طلب کرتا میں تجہ سی گواہ [illegible] اس حدیث کو [illegible]

[illegible] اور روایت [illegible]

[illegible] سعید نی [illegible] ترجمہ [illegible]

اگر [illegible] عورت جہوٹی [illegible] زمین میں [illegible]

کہا [illegible] عورت [illegible]

نقل کی بخاری اور مسلم نی [illegible] روایت میں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر [illegible] حدیث کی [illegible] کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت

اندہی [illegible] سعید بن زید کی [illegible]

[illegible] سعید بن زید [illegible]

قبر اوسکی یعنی اوسکی [illegible] وعن [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہیں یہ بھی ... جو لوگ ... تو معلوم ہوا ... ہیں اور سورت کی نازل ہوا

پڑھتی تھی الخ ... اور اصحاب اور تابعین کی کتابوں میں حضرت عثمان اور حضرت علی کے وقتوں میں شروع کیا چلا اور کہتا تھا اسی ساریہ لازم پکڑ پہاڑ کا اور پناہ
پکڑ ساریہ اور اسکی پیٹھ پر پہاڑ کی چوٹی ... پس تعجب کیا لوگوں نے پس آیا قاصد لشکر کا اور کہا اے امیر المومنین ملے ہم دشمن سے اور غالب ہوئے وہ ہم پر
پس شکست ... ہم کو ... پکارنے والا پکارتا تھا اور کہتا تھا اے ساریہ لازم پکڑ پہاڑ کو پس لگائی ہم نے پیٹھیں اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی انکو
خدا تعالی نے ... کہتے ہیں کہ حضرت عمر کی ایک نظر اور مدینہ سے اور دوسری ... اور تیسرا ایک کا
اسکو اور تیسری ... نقل کی بیہقی نے دلائل النبوت میں وعن نبیہ بن وہب ان کعبا دخل
علی عائشۃ فذکروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کعب ما من یوم یطلع الا نزل سبعون الفا من الملائکۃ
حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتہم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا
امسوا عرجوا وہبط مثلہم فصنعوا مثل ذلک حتی اذا انشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفا من
الملائکۃ یزفونہ رواہ الدارمی اور روایت ہے نبیہ بن وہب سے ... اور زبیر ... کی
مولف نے ... ضبط کیا ہے ... مشکوۃ کے نسخوں میں بھی اسی طرح ہے اور اسماء الرجال کی کتابوں میں اور ایک مشکوۃ کے نسخہ میں نبیہ بن وہب ... ہے اور
یہی ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا ... صاحب ... کہ کعب احبار ... تابعین سے ہیں اور پایا انہوں نے زمانہ آنحضرت کا لیکن دیکھا نہیں
آپ کو اور مسلمان ہوئے حضرت عمر کے زمانہ میں داخل ہوئے حضرت عائشہ کے پاس ... ذکر کیا اہل مجلس نے ... علم کا یعنی ذکر کیا بعض ... انکی
وفات کا ... کتابوں ... یاد کر ... اور یہی مناسب ہے ... کہ موت انکی ... کوئی دن ...
... نازل ہوتے ہیں ستر ہزار فرشتے ... آنحضرت کی قبر شریف ... اپنے بازوؤں ... گرد قبر کے اور اسکی تلاش
برکت اور قرب اور نور ... اور درود بھیجتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ... یہاں تک کہ جب شام کرتے ہیں چڑھ جاتے ہیں آسمان پر اور اترتے ہیں آسمان سے مانند
انکے یعنی ستر ہزار اور فرشتے ... کرتے ہیں ... اس طرح کرتے ہیں فرشتے ... یعنی قبر کو اور بازو ... اور درود بھیجتے ہیں آپ پر یہاں تک
کہ جب پھٹے گی آنحضرت سے زمین یعنی وقت ... دوسری ... آپ قبر شریف سے نکلیں گے بیچ ستر ہزار فرشتوں کے اس حال میں کہ لیجاویں گے
فرشتے ... یعنی آنحضرت کو طرف ... نقل کی یہ دارمی نے ... آنحضرت کی نسخوں میں اسی طرح ہے باب متعلق ہے ترجمہ کی اور بعضے
نسخوں میں باب وفات النبی صلعم ... لکھا ہے ... مولف کی ... کہ لکھا ہے ... باب ... کرنی ... اور مناسبت ... باب کے اور
یہاں ایسا نہیں ہے بلکہ ذکر کیا ہے ... آنحضرت کی وفات کی ... مناسب ... ساتھ اسکے ... ایک باب لایا ہے
بے ترجمہ کی ... ساتھ وفات کی ... کہ یہ باب ... ساتھ وفات نبی صلعم کی اور باب ... بغیر ترجمہ ... اور مناسبت اسکے ... چاہیے
کہ ابتدا آنحضرت صلعم کی مرض کی ... حضرت عائشہ ... ایک شب ... باقی رہتی تھیں اور بعضوں نے کہا ...
... ربیع الاول ... ابن جوزی نے کتاب الوفا میں ... ابتداء مرض صفر کی ... اور اسکی ... باقی ... تھیں اور وفات
آپ کی ... ربیع الاول میں ہوئی اور ... ایک شخص ... ابتداء مرض ... اور وفات
... دوسری ربیع الاول میں ... اور اس ... وفات فاطمہ زہرا ... تیسری رمضان ... اتفاق ... ہے
... کہ وفات انکی چھ مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ... شدت ... اور ... حضرت ... دوسری ... تھی ...

نزدیکی تھی کہ نہیں ہی کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اوسکی جیسی کہ رسول اللہ کی تھی اور بیماری شب وروز ... بیماری تھی پہر دوسری

انتقال ... مرض کی تھی اور نماز ادا کی تھی آنحضرت نے اپنی بیماری میں چالیس نمازیں اور نماز ادا کرتی تھی ... حضرت ابوبکر

کی اور بعضوں نے کہا سترہ نمازیں نہیں پڑہا میں ابوبکر نے کو فرمایا کہ لوگون کو نماز پڑہا اور نکلی آنحضرت ایک طرف جہکا اور نماز ادا کی اور کہا ای گروہ مسلمانون کی

تمکو رخصت کرتا ہون میں اور خدای تعالی کی پناہ میں سونپتا ہون سب خلیفہ میری کا رسالہ میرا ای تم پس میری طرف سی تمکو نصیحت ہی کہ تقوی کرنا

اللہ کا اور کرنا طاعت اوسکی اسلیے کہ میں چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کتنی ہی حدیثوں میں آیا ہی کہ امام ابوبکر تھی ابن عباس سی منقول ہی کہ کہا

نماز میں پڑہی آنحضرت نے پیچہی کیسکی اپنی امت میں سی سوای ابوبکر کی اور سوای عبدالرحمن بن عوف کی کہ سفر میں ایک رکعت پڑہی اور ان چیز نہیں

کرو تم ہر میں مرض الموت میں آنحضرت کی بیماری بہت ہوا اور روز پنجشنبہ کی پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہیں پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو کہ

شانہ لاوی کا یعنی ہڈی اوسکی شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ لکہون ابوبکر کی لیے ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہیں اور لاوین فرمایا حاجت نہیں ہی خدا اور مومن

نہیں اختلاف کرینگی ابوبکر کی حق میں یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رضی نے کہا علی کو کہ میں پہچانتا ہون چہری عبدالمطلب

کی بیٹون کی وقت موت کی اور دیکہتا ہون میں کہ تم اوٹہیں پیغمبر سی اور پوچہو اور طلب کرو اونسی یہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نے کہا اگر دیا جاتا ہی تو کہ اگر طلب

کرون میں اور نہ دیوین حضرت پہر ہمیں نہ دینگی لوگ ہمکو یعنی ہرگز نہیں دینگی میں ہرگز نہیں طلب کرتا اور تھی وقت ہو حضرت کی مرض میں کہ آنحضرت کی پاس سات

دینار تھی پس خیرات کیے وہ تاکہ کچہ باقی نہ چہوڑیں اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت میں رعایت نماز اور احسان کرنیکی تھی غلام اور لونڈیوں پر اور تہی حیات ایسی

واقدی سی لایا ہی کہ جب شک تہی ہوا آنحضرت صلعم کی موت میں آکر کہا اسماء بنت عمیس کی بیٹی نی ہاتہ اپنا درمیان دونون مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی نہ یا

صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپکی مونڈہون میں سی اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ کہا میں نی ہاتہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اور اس روز کہ وفات پائی پس

بہر کئی جمعی کہ طعام کہاتی تہی میں اور ہاتہ وہوتی تہی اور نہیں جاتی تہی بو مشک کی میرے ہاتہ سی اور شواہد النبوۃ میں لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت علی

سی کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپکی پلکون میں پس اوٹہایا میں نی اپنی زبان سی اوسکو اور پی گیا میں پس

جانتا ہون میں قوت حافظہ کی اوس سی اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون میں سوتی میں کہ نہیں تہا اوسمیں قمیص اور عمامہ اور تحقیق آئی ہی روایت تین

آنحضرت کی کفن میں اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نہ تہا اوسمیں قمیص اور عمامہ بعضون نی کہا کہ مراد یہی کہ

تین کپڑی تہی سوای قمیص کی اور عمامہ کی کہ مجموعہ پانچ ہوئی اور کہا ہی علما نی کہ صحیح یہی ہی کہ معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن میں نہ تہا

نووی نی کہا کہ جمہور علما اسپر ہین اسی سبب سی کہتی ہین کہ زیادہ تین سی کروہ ہی اور شافعی کی نزدیک جائز ہی مستحب ہی مردون کی لیی اور عورتون کی لیی مکروہ ہی

کہ پانچ چاہیین اور حنیفہ کی نزدیک کفن کی تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون میں ہی اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت

نہیں کی کسی نی جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر ایکی بچہا دی تہی اور

کہا کہ میں نہیں چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیے علما اتفاق کرتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا چادر وغیرہ

کا نیچی مردہ کی قبر میں اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئیں یعنی مونہہ بند کر دی گئی ہی اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کی

اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہی اور یہی مذہب ہی چارون اماموں وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت کی پیر کی

دن اور دفن کیی گئی بدہ کی شب میں اور بعضون نی کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کی اور اول صحیح تر ہی اور باقی احوال رسالہ ماثبت بالسنۃ میں میں نی

لکہا ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** الْبَرَاءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ

ابن الخطاب في عشرين من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم جاء النبي صلى الله عليه وسلم فما رأيت أهل المدينة فرحوا بشيء فرحهم به حتى رأيت الولائد والصبيان يقولون هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جاء فما جاء حتى قرأت سبح اسم ربك الأعلى في سور مثلها من المفصل رواه البخاري

روایت ہے براء ابن عازب سے کہا پہلے جو ہمارے پاس آئے یعنی انصار کے پاس آنحضرت کے صحابہ میں سے مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تھے یعنی اور روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت نے انصار کی التماس سے بعضے اپنے اصحاب کو ہجرت سے پہلے مدینہ کو بھیجا بعضے شخصوں کی بیچ تاکہ سکھاویں قرآن اور احکام دین پس سبب سے ان دونوں صحابیوں جلیل القدر کو بھیجا تھا پس شروع کیا ان دونوں نے کہ پڑہاتے تھے ہمکو قرآن پھر آئے عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصوں کی آنحضرت کی صحابیوں میں سے بعد ان کے پھر آئے آنحضرت صلعم یعنی ساتھ ابو بکر صدیق کی پس نہیں دیکھا میں نے اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئے ہوں ساتھ کسی چیز کی یعنی دنیا میں اتنے خوش ہوئے ہوں جیسے آنے آنحضرت کی مدینہ میں یہاں تک کہ دیکھا میں نے لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتے تھے یعنی کمال خوشی سے کہ یہ رسول خدا کے ہیں تحقیق آئے پس نہیں آئے یہاں تک کہ سیکھی میں نے سورۃ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرت کی آنے سے پہلے سیکھ لی تھی بیچ چند سورتوں کی مانند اوسکی مفصل سے یعنی اوساط مفصل سے نقل کی یہ بخاری نے

یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ سبح اسم ربک مکہ میں نازل ہوئی ہے اور اشکال پیش وارد ہوتا ہے کہ آیۃ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی وارد ہی سب زکوۃ فطر کی اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسری سن میں ہوا ہے پس احتمال ہی یہ کہ یہ سورۃ کی سوا ان دونوں آیتوں کے مکی ہووے اور یہ احتمال ہی کہ ساتھ سورۃ کی ہی پیش بیان کیا آنحضرت نے کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی سے زکوۃ فطر اور نماز عید ہے لیکن نہیں ہی آیۃ میں کچھ نسبت دلالت زکوۃ و صلوۃ میں بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نے بعد اسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم وعن

أبي سعيد الخدري أن رسول الله صلى الله عليه وسلم جلس على المنبر فقال إن عبدا خيره الله بين أن يؤتيه من زهرة الدنيا ما شاء وبين ما عنده فاختار ما عنده فبكى أبو بكر قال فديناك بآبائنا وأمهاتنا فعجبنا له فقال الناس انظروا إلى هذا الشيخ يخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عبد خيره الله بين أن يؤتيه من زهرة الدنيا وبين ما عنده وهو يقول فديناك بآبائنا وأمهاتنا فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم هو المخير وكان أبو بكر هو أعلمنا متفق عليه

اور روایت ہی ابی سعید خدری سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے منبر پر یعنی مرض الموت میں جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہی اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تھا یہ آخر اوس مجلس وفات سے پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نے درمیان اسکی کہ دیوے اوسکو زینت دنیا سے جس قدر اوس چیز کی کہ چاہے اور یا اوس چیز کی جو نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندہ نے اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت اور لقاء پروردگار کی پس رونے لگے ابوبکر یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کے پہچان لیا انہوں نے کہ اختیار کرنا آنحضرت کا دنیا سے بقرینہ مرض کی یا اوسی کا اختیار کرنا اوس چیز کا کہ اللہ کی پاس ہی اور ترک کرنا زینت دنیا کا جسکے طالب ہیں اکثر ... مراتب اور دنیا سے ہی باوجود آنحضرت ... مناسب ... سید الانبیاء کی پس انتقال کیا اوس دنیا سے ... اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا پس کہا ابوبکر نے یعنی خطاب کر کے آنحضرت کو کہ قربان ہوں ہم تیرے ساتھ ماں باپ اپنے کے یعنی اگر تصدق ہو قربان ہونا ہمارا ... پس تعجب کیا ہم نے واسطی ابی بکر کی ... قربان کرتے ہیں ... نہیں سمجھا ... ابو بکر ... پس کہا لوگوں نے یعنی بعضوں نے کہ دیکھو طرف ...

صلعم حال ایک بندی بخر مین کی ہی کا اختیار دیا اوسنے اللہ تعالی نے درمیان دنیا کی اور درمیان اوس چیز کے جو نزدیک اوسکے ہے پس اختیار کیا اوسنے اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کے ہے

بوڑھا کسایی کہ قربان ہوں ہم تیری ساتھ باپوں اور ماؤں اپنی کے پس تھی آنحضرت وہی بندی اختیار دیئے گئی **ف** یعنی جابر ہوا ابو بکر کو اور حیران ہوئے صحابہ اس حرف پر سعی کا

دیئے گئے تھی یعنی آنحضرت نے بندہ سی اپنی ذات شریف مراد رکھی تھی **ترجمہ** اور تھی ابو بکر دانا تر ہم میں کہ سمجھے یہ امر کہ بندی مخیر آنحضرت ہیں **وعن**

عقبۃ بن عامر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قتلی احد بعد ثمان سنین کالمودع للاحیاء و

الاموات ثم طلع المنبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شہید وان موعدکم الحوض وانی لانظر الیہ وانا

فی مقامی ہذا وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخشی علیکم

الدنیا ان تنافسوا فیہا وزاد بعضہم فتقتتلوا فتہلکوا کما ہلک من کان قبلکم متفق علیہ اور روایت ہی عقبہ

بن عامر سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلعم نے اوپر شہیدوں احد کی بعد آٹھ برس کی **ف** یعنی وقت دفن اونکی اس پس کہا بعضوں نے کہ پڑھی حضرت نے اوپر

نماز جنازہ کی اوسی ظاہر پر پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہی یا اون شہدا کی خصوصیت تھی اور کہا شافعی نے کہ مراد صلوۃ سے دعا ہی انتہی اور حضرت شیخ

حق نے یوں لکھا ہی کہ مراد صلوۃ سے نماز جنازہ کی ہی اور یہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قائل ہیں نماز پڑھنی کی شہدا پر اور شافعیہ کی نزدیک کہ وہ قائل نہیں ہیں

اوسکی مراد دعا ہی **ترجمہ** مانند رخصت کرنیوالے کی واسطے زندوں اور مردوں کی **ف** کہا مظہر نے یعنی استغفار کیا واسطے اونکی مانند رخصت کرنیکی واسطے زندوں اور

مردوں کی اتی یہ رخصت کرنا زندوں کی لیے بسبب بات کرنی آنحضرت کی تھا دنیا سی اور مردوں کی لیے بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کی اونسی اور یہ

آنحضرت کی آخر بات حیات میں تھا **ترجمہ** پھر چڑھی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق میں آگے تمہاری فرط ہوں **ف** فرط وہ شخص ہی جو آگے روانہ ہوتا ہی تاکہ

منزل پر واسطے درست اور مہیا کرنی ڈول اور رسی اور پاک کرنی کنوئیں وغیرہ کی اور سامان تیار کرنی منزل کی کہ جسکو میر منزل کہتی ہیں اور یہاں مراد آگی جانا آنحضرت

کا ہی دار آخرت میں واسطے کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات اور شفاعت امت کی پس حاصل یہ کہ میں شفاعت کرنیوالا تمہارا ہوں آگے تمہاری یا گواہ امت

شفاعت کا ہونگا **ترجمہ** اور میں تم پر شہید ہوں یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر یا لیے کہ مقرر کئی جاوینگے مجھ پر اعمال تمہارے یا میں شاہد یعنی گواہ ہوں گواہی

دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہی تم سی محشر میں حوض کوثر ہی **ف**

یعنی وہاں جاکر سیر ہو جاوینگا میشہ طیب سی اور منافق دوزخ کا ہی پر ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیے **ترجمہ** اور تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں یعنی طرف

حوض کی اس حال میں کہ میں اسجگہ اپنی میں ہوں **ف** یعنی منبر پر اور یہ ظاہر ہی معنی پر ہی گویا حضرت کی لیے پردہ اوٹھ گیا اور دکھا دیا گیا حوض کوثر اوس حالت میں

ترجمہ اور تحقیق میں دیا گیا ہوں کنجیاں زمین کی یعنی کسری جاویگی میری امت کی لیے خزانی زمین کی یہ پیشینگوئی ہوئی شہروں زمین کی اور دیا ان والی لوگوں

اوسکی اور تحقیق میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر یعنی تم سب پر شرک ہونا ہی تمہاری پیچھی میری یعنی ایسی کہ واقع ہو بعض سی ولیکن ڈرتا ہوں میں تم پر دنیا سی کہ رغبت

کروگی تم اس میں **ف** مانند رغبت کرنیکی شی نفیس میں اور سبقت کروگی اوس میں بہت آپس میں کہ رغبت کرنی نعمتوں فانیہ میں مناسب نہیں بلکہ رغبت کرنی خاص امور

باقیہ میں چاہیے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور اس جنت کی چیزوں میں پس چاہیے کہ رغبت کریں رغبت کرنیوالے

یعنی کامل ہو **ترجمہ** اور زیادہ کیا بعض راویوں نے مضمون مذکور پر یہ قول حضرت کا پس آپس میں قتل کروگی یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو واسطے مال کے پس ہلاک

ہو جاؤگے جیسے ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھی پہلے تم سی قتل کی بیماری اور مسلم **ف** کہا نووی نے کہ اس میں کئی معجزے ہیں آنحضرت کی واسطے کہ اس میں خبر دی آنحضرت

نے کہ امت مالک ہوگی زمین کی خزانوں کی سو واقع ہوا ایسا اور خبر دی کہ مرتد نہیں ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نے اس سی اور وہ رغبت کرینگی دنیا

میں پس یہی ہوا تمام ہوا **وعن** عائشۃ قالت ان من نعم اللہ تعالی علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی فی بیتی وفی یومی

الله صلی الله علیه وسلم وانه ینظر الیه وعرفت انه یحب السواک فقلت آخذه لک فاشار برأسه ان نعم فتناولته فاشتد علیه
فقلت الینه لک فاشار برأسه ان نعم فلینته فامره وبین یدیه رکوة او علبة فیها ماء فجعل یدخل یدیه فی الماء فیمسح بهما
وجهه ویقول لا اله الا الله ان للموت سکرات ثم نصب یده فجعل یقول فی الرفیق الاعلی حتی قبض ومالت یده رواه البخاری

اور روایت ہے عائشہ سے کہا احسان خدا کا ہے مجھ پر مخصوص کیا مجھ کو ساتھ اسکے یہ کہ آنحضرت وفات کیے گئے میرے گھر میں اور بیچ نوبت میری کے اور بیچ
باوجود اسکے کہ آنحضرت مرض میں وقت وفات تک حضرت عائشہ کے گھر میں تھے یہ بات بھی ہوئی کہ روز وفات کا اتفاق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات ایک روز
ہی کہ دن میں ہوئی اور مدارج الاصول میں ہے کہ ابتدا آنحضرت کی بیماری کی ... شروع ہوا حضرت کو عائشہ کے گھر میں پس شدت ہوا حال میں کہ آپ
رہنے گھر میمونہ کے پس اذن چاہا اپنی بیبیوں سے کہ بیماری آپکی عائشہ کے گھر میں کیجاوے پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کے مرض کی بارہ دن تھی اور وفات پائی
پیر کے دن وقت چاشت کے ربیع الاول کی بعضے کہتے ہیں دوسری تاریخ اور بعضوں نے کہا بارہویں تاریخ اور اکثر روایتوں سے یہی ثابت ہے اور اکثر جمہور اسی پر ہیں
ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی یعنی حضرت کی وفات ہوئی اس حال میں کہ آپ تکیہ کیے ہوئے تھے اوپر سینہ اور گردن میری کے اور یہ دلالت کرتا ہے
کمال قرب و قربت پر اور ایک روایت میں ہے بین حاقنتی و ذاقنتی یعنی تھا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹھوڑی میری کی اور نہیں منافی ہے کہ وہ ... حاکم اور ابن سعد
کی روایت کی ... کہ سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود میں تھا کہ تمام طرق ان دونوں روایتوں کی ... خالی نہیں ہیں اور بر تقدیر صحت
انکی تطبیق یوں دی جاوے کہ سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود میں قبل وفات کے تھا ترجمہ اور جمع کیا خدا تعالیٰ نے تھوک میری کو اور تھوک ان کو درمیان
اور تھوک آنحضرت کی وقت وفات ... یعنی ... وقت موت کی ... کہ وقت ... بیان واقع کرتی ہیں کہ کیفیت اس جمع کی
یہ ہے ... بیان کرتی ہیں ... کا ترجمہ کہ داخل ہوئے میرے پاس عبدالرحمن بن ابی بکر بھائی عائشہ کے اور انکے ہاتھ میں مسواک تھی اور
میں تکیہ دیے ہوئے تھی آنحضرت کو ... پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ دیکھتے ہیں طرف عبدالرحمن کی یا طرف ... کی حال آنکہ میں جانتی
آنحضرت کی طبیعت کا میلان ... مسواک کرنے ... یا تحت نظر ... پس کہا میں نے کیا لے لوں میں مسواک آپکے لیے پس اشارہ کیا آنحضرت نے اپنے سر مبارک سے
کہ ہاں پس لیا میں نے مسواک ... پس دشوار ہوئی ... یعنی سبب اسکی سختی کے ... کہا میں نے کہ نرم کر دوں میں ...
کو آپکے لیے پس اشارہ کیا اپنے سر سے کہ ہاں پس نرم کر دی میں نے مسواک ... حضرت نے مسواک ... پس تر ہوئی دونوں تھوک میری ... اور
... آنحضرت ... وقت وفات ... اشارہ ... ترجمہ آنحضرت کے ... ایک ... پایا
... دونوں ہاتھ اپنے پانی میں ... اپنے چہرہ مبارک ... کہ ... سر مبارک ... پس ... ہو
ہو جاتی تھی ... اور ... کلمہ ...
... پانی ... حاجت ... ترجمہ ... لا الہ الا اللہ تحقیق واسطے موت کے سختیاں ہیں ... ہوا
... سختیاں ... اور ... تھا
... روایت ہے کہ ... آنحضرت کو وقت موت کے ... اور ... پاس پیالہ ...
... پانی ... کہتے تھے اللہم اعنی علی غمرات الموت او سکرات الموت ترجمہ ... پھر اٹھایا آنحضرت نے ہاتھ اپنا ... کی طرف
اشارہ ... آسمان کی ... پس فرمانے لگے ... الرفیق الاعلی ... یہاں تک کہ قبض ہو گئی روح حضرت کی اور جھک گیا ہاتھ ... اور ...

بیماری کی وفات ہو یعنی دنیا میں رہنا یا عالم آخرت کی طرف جانا اور تو مرافقت رفیق اعلیٰ کی اختیار کریں کہ وہ رفیق اعلیٰ جن کا ذکر حدیث میں ہے

النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ہیں اور جنس کا صیغہ ہے ایک پر بھی اور جمع پر بھی بولا جاتا ہے اور مراد رفیق اعلیٰ

اور عالم ملکوت یعنی فرشتے وغیرہ وہاں کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلیٰ سے حضرت حق سبحانہ تعالیٰ ہیں اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالیٰ پر آیا ہے حدیث

میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تم کو بیچ رہنے کے دنیا میں اور آنے کے پاس اس کے پس فرمایا آنحضرت نے اختیار کرتا ہوں رفیق اعلیٰ کو **وعن** عائشة

وعنها قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ما من نبي يمرض الا خير بين الدنيا والآخرة وكان في شكواه الذي قبض

فيه اخذته بحة شديدة فسمعته يقول مع الذين انعمت عليهم من النبيين والصديقين والشهداء

والصالحين فعلمت انه خير. متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلعم سے فرماتے تھے

نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کے مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کے وقت وفات کی اور اسکو اختیار ہوتا ہے کہ چاہے دنیا میں رہے ایک مدت

مدت کے اور چاہے تو متوجہ ہو عالم قدس کی طرف اور اس میں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہے اور ہر ایک کو اسکے پاس جانا اچھا ہے ترجمہ

اور تھی آنحضرت کو اس بیماری میں کہ وفات دیے گئے آپ حضرت کو ہچکی اور آواز بیٹھ گئی وقت بولنے کے ایسا سخت کہ حلق میں اٹک جاتا ہے اور اس سے آواز

بھاری ہو جاتی ہے اور یہ حالت حادث ہوئی پس سنا میں نے آنحضرت کو فرماتے ہیں شامل کر مجھ کو ساتھ ان لوگوں کے کہ انعام کیا تو نے اوپر ان کے پیغمبروں اور صدیقوں

اور شہداء اور صالحین سے اور اچھا ہے یہ لوگ رفیق یعنی یار اچھے ہیں وہ رفیق پس جمع کیا رفیق اعلیٰ کو ساتھ مجھ کو شامل کر اور اس تقریر سے تطبیق بھی

حاصل خوب ہو جاتی ہے درمیان روایت اول اور اس روایت میں ترجمہ پس جانا میں نے اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دیے گئے ہیں نقل کی بیماری اور سوائے

وفات کے یعنی درمیان باقی رہنے کی دنیا میں اور متوجہ ہونے کی طرف عالم قدس کی اور یہ کلام جواب تخییر کی ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانے کو **و**

عن انس قال لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم جعل يتغشاه الكرب فقالت فاطمة واكرب اباه فقال

لها ليس على ابيك كرب بعد اليوم فلما مات قالت يا ابتاه اجاب ربا دعاه يا ابتاه من جنة الفردوس مأواه يا ابتاه الى

جبريل ننعاه فلما دفن قالت فاطمة يا انس اطابت انفسكم ان تحثوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم التراب رواه البخاري

اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ شدت ہوئی بیماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیہوشی کرتی تھی ان کو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ زہرا نے واہ ہے کرب باپ کو یعنی کیا

شدت مرض ہے پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیرے باپ پر سختی شدت بعد آج کے دن کی وفات یعنی یہ کرب سبب شدت بیماری کے ہے اور بعد اس کے

دنیا میں نہ ہوگا یا یہ کہ کرب سبب علاقہ جسمانیہ کے ہوتا ہے جبکہ روح کا منقطع ہو جائیگی یہ علاقہ صوری اور تعلقات روحانیہ منزہ ہیں آلائش ہیں نہیں ترجمہ

پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ زہرا نے اے باپ میرے اجابت کی یاد کرنی طرف پروردگار کے کہ بلایا اسکو اپنے حضور میں اے باپ میرے وہ شخص کہ جنت الفردوس

جگہ اسکی ہے اے باپ میرے طرف جبرئیل کے پہنچاتی ہیں ہم خبر موت کی اسکو پس جبکہ دفن کیے گئے حضرت کہا فاطمہ زہرا نے اے انس کیا گوارا ہوتا ہے نفسوں کو تمہارے

یہ کہ ڈالو اوپر پیغمبر خدا صلعم کے مٹی نقل کی بخاری نے بعد وفات کے یہ شعار بھی نسبت کیے جاتے ہیں طرف فاطمہ زہرا کی کہ حضرت کی ماتم میں کہے ہیں **اشعار**

ماذا على من شم تربة احمد • ان لا يشم مدى الزمان غواليا • صبت علي مصائب لو انها • صبت على الايام صرن لياليا

الفصل الثاني

عن انس قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة لعبت الحبشة بحرابهم

فرحا لقدومه رواه ابو داود وفي رواية الدارمي قال ما رأيت يوما قط كان احسن ولا اضوأ من يوم دخل

علينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وما رأيت يوما كان اقبح ولا اظلم من يوم مات فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم

منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه أظلم منها كل شيء وما نفضنا عن النبي صلى الله عليه وسلم الأيدي وإنا لفي دفنه حتى أنكرنا قلوبنا

اور روایت ہے انس سے کہا جب تھا وہ دن کہ داخل ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں روشن ہو گئی تمام چیزیں اوس کی جیسے سب چیزیں اپنی ذات سے روشن ہوتی ہیں
جیسے بیان بھی جاری کرتا ہے یعنی نہایت خوش ہوئی بسبب تشریف لانے آنحضرت کی نقل کی ہے راوی نے اور دارمی کی روایت میں یون آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہیں
دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوب تر بہتر یعنی خاطر میں لائق روشن تر یعنی ظاہر میں اوس دن سے کہ آئے ہمارے پاس اوس دن یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بہت ہی خوشی کا
دن تھا وہ جیسے کہ وہ تمام دن وصال کا تھا یعنی جمال کی ہی اور نہیں دیکھا میں نے کوئی دن نہایت برا اور غمگین کرنیوالا یعنی دل میں اور نہایت تاریک ہو بسبب غم کے
اوس دن سے کہ وفات پائی اوس میں رسول خدا صلعم نے یعنی آپ کے روز فراق کا تھا مشتاق پاور ترمذی کی روایت میں یون آیا ہے کہ کہا انس نے جب کہ ہوا وہ دن
کہ داخل ہوئی اوس میں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جب کہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوس میں آنحضرت نے تاریک ہوئی
مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جھاڑے تھے ہم نے ہاتھ اپنے خاک سے اس حال میں کہ تحقیق ہم آنحضرت کے دفن کرنے میں مشغول تھے یہانتک کہ ناآشنا جانا ہم نے اپنے دلون کو یعنی
دلوں میں تغیر ہو گیا حال ہمارا بسبب وفات رسول خدا صلعم کے پس بہ سبب انوار ظلمت کی ہر چند نہیں پائی ہم نے دل اپنے اوس حالت پر کہ تھی یعنی صفائی اور
نورانیت کہ حاصل تھی شاہد و حضور آنحضرت کی میں اور اتصال وحی کی سبب اوس میں بہت ہی فرق پڑ گیا **وعن عائشة قالت لما قبض رسول الله**
صلى الله عليه وسلم اختلفوا في دفنه فقال أبو بكر سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قال ما قبض الله نبيا إلا في
الموضع الذي يحب أن يدفن فيه ادفنوه في موضع فراشه رواه الترمذي اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا جب قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف
کیا اصحاب نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کی یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضوں نے کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور بعضوں نے
کہا کہ حضرت کی مسجد میں اور بعضوں نے کہا کہ مکہ میں اور بعضوں نے کہا کہ قدس میں کہ وہاں قبر انبیا کی ہیں یا نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہیں
جیسے کہ شمائل ترمذی میں ہے کہ کہا اصحاب نے حضرت ابو بکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاویں رسول خدا صلعم فرمایا ہاں پس انہوں نے کہا کہ کہاں
کہاں کہا ابو بکر نے اوس مکان میں کہ قبض کی ہے اللہ تعالیٰ نے روح اونکی یعنی نہیں قبض کی ہے اللہ تعالیٰ نے روح اونکی مگر مکان طیب میں پس جانا اصحاب نے
کہ سچ کہا ابو بکر نے تھی یہ منافی نہیں ہے اوس کی کہ روایت کیا گیا اوس حدیث میں ترجمہ پس کہا ابو بکر نے کہ سنا ہے میں نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہی کہ فرمایا
آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالیٰ نے روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہ کہ دوست رکھتا ہے پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اوس میں دفن کرو اونکو
بیچ جگہ بچھونے اونکی یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عائشة قالت كان رسول**
الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو صحيح إنه لن يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فلما
نزل به ورأسه على فخذي غشي عليه ثم أفاق فأشخص بصره إلى السقف ثم قال اللهم الرفيق الأعلى قلت إذا لا يختارنا
قالت وعرفت أنه الحديث الذي كان يحدثنا به وهو صحيح في قوله إنه لن يقبض نبي قط حتى يرى
مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فكان آخر كلمة تكلم بها النبي صلى الله عليه وسلم
قوله اللهم الرفيق الأعلى متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت میں کہ وہ تندرست
تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیا جاتی روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکھائی جاتی ہے اوس پیغمبر کو جگہ اوسکی یعنی جو جگہ کہ خاص ہے اوسکی بہشت
سے یعنی منازل عالیہ اوسکی پھر اختیار دیا جاتا ہے اوسکو کہ اگر چاہے جاری رہے وہ دنیا میں اور چاہے اختیار دنیا و اسطے انتقال آخرت

بعد وفات انبیاء کی ہی ہوگا صحبت میں رفیق اعلیٰ جو کہ حکم ہی ہونا دیں ہی اور یہی دی اختیار کرلیا میں نے جو اصل حکم ہی ترجمہ کہا عائشہ نے پس جبکہ نازل کی گئی حضرت
موت یعنی علامتیں اوسکی احوال میں کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تھا بیہوشی ڈالی گئی اور یعنی بیہوش ہوئے پھر ہوش میں آئے تو بلند کی نگاہ اپنی طرف چھت کے
یعنی دیکھی کہ وہ چھت ہی آسمان کی پھر کہا یا الٰہی اختیار کیا میں نے ہمراہ تا رفیق اعلیٰ کو کہا میں نے اب کہ اختیار کرتے ہیں ہم کو مخصوص اوس عالم کو اختیار نہیں
کرینگے ہمکو کہا عائشہ نے اور پہچانا میں نے کہ یہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہی تھی حالت صحت میں پیغمبر کی کہ قبض روح نہیں کیجاتی ہی
کسی پیغمبر کی کبھی یہانتک کہ دکھائی جاتی ہی جگہ اوسکی جنت میں پھر اختیار دیا جاتا ہی ف جو پہلی دیکھنا بہشت کی طرف تھا اور کہنا اوس کلام کا اللھم الرفیق الاعلیٰ
جواب اوس تخییر کا تھا ترجمہ کہا عائشہ نے پس تھا آخری کلمہ کہ بولے اوسکو آنحضرت یہ قول حضرت کا یا الٰہی اختیار کرتا ہوں میں رفیق اعلیٰ کو نقل کی بخاری
و مسلم نے ف جو کہا سیوطی نے اول کلمہ کہ بولے میں آنحضرت حالت شیرخوارگی میں پاس حلیمہ کی اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ پس بعد اوسکے بہت کہا گیا
تو اول حضرت یہی فرمایا **وعنہا** قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضه الذی مات فیه
یا عائشة ما ازال اجد الم الطعام الذی اکلت بخیبر وهذا اوان وجدت انقطاع ابهری من ذلک السم
رواه البخاری ف اور یہی روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اوس بیماری میں کہ فوت ہوئے اوسمیں اے عائشہ
ہمیشہ تھا میں کہ پاتا تھا میں درد اوس طعام کا کہ کھایا تھا میں نے خیبر میں ف یعنی وہی جو بکری میں زہر ملا کر دیا تھا آپکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر زہر سے
اوسکی ہلاک ہونے میں واسطے طور معجزہ کی ولیکن ایک طرح کا اثر اوس میں باقی تھا اور کبھی کبھی ظاہر کرتا تھا ترجمہ اور یہ وقت پایا میں نے کہ ہی رگ جان کے
کاٹی جاتی کو اوس زہر کی اثر سے نقل کی بخاری نے ف جو ظاہر حکمت الٰہی مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطے حاصل ہونے مرتبہ
شہادت کی جیسے کہتی ہیں کہ ابو بکر صدیق رض سانپ کی زہر کی اثر سے مری کہ غار میں وقت ہجرت کی کاٹا تھا **وعن** ابن عباس قال لما حضر رسول
الله صلی الله علیه وسلم وفی البیت رجال فیهم عمر بن الخطاب قال النبی صلی الله علیه وسلم هلموا اکتب لکم کتابا لن تضلوا
بعده فقال عمر قد غلب علیه الوجع وعندکم القرآن حسبکم کتاب الله فاختلف اهل البیت واختصموا فمنهم من یقول قربوا یکتب
لکم رسول الله صلی الله علیه وسلم ومنهم من یقول ما قال عمر فلما اکثروا اللغو والاختلاف قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قوموا
عنی قال عبید الله فکان ابن عباس یقول ان الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول الله صلی الله علیه وسلم وبین ان یکتب لهم
ذلک الکتاب لاختلافهم ولغطهم وفی روایة سلیمان بن ابی مسلم الاحول قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم بکی
حتی بل دمعه الحصی قلت یا ابن عباس وما یوم الخمیس قال اشتد برسول الله صلی الله علیه وسلم وجعه
فقال ائتونی بکتف اکتب لکم کتابا لا تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانه اهجر استفهموه
فذهبوا یردون علیه فقال دعونی ذرونی فالذی انا فیه خیر مما تدعوننی الیه فامرهم بثلث فقال اخرجوا المشرکین من جزیرة
العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزهم وسکت عن الثالثة او قالها فنسیتها قال سفیان هذا
من قول سلیمان متفق علیه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی موت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ف یعنی حاضر ہوئی اونکو موت مراد ایام مرض کے
ہیں کہ اونمیں حضور موت کا تھا اور وہ روز پنجشنبہ کا تھا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی ترجمہ اور گھر میں تھے بہت شخص کہ اونمیں عمر بھی تھے فرمایا آنحضرت نے
آؤ لکھ دوں تمہارے لئے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہو تم بعد اوسکے ف جو کہا نووی نے شرح مسلم میں جاننا چاہیے کہ آنحضرت معصوم تھے جھوٹ بولنے سے اور تغیر کرنے سے
کسی چیز کی احکام شرعیہ سے بیچ حالت صحت و مرض میں اور معصوم ترک کرنے سے بیان اوس چیز کی کہ حکم کیا گیا تھا بیان کرنا اوسکا اور معصوم تھے ترک کرنے تبلیغ اوس چیز کی کہ واجب کی تھی

ہوگئی تھی کہ آنحضرت کی شدت درد میں اور تکلیف تھا اور فساد دیتا تھا اور نہیں پاتا تحریر میں نقصان کچھ بھی اور یہ جانی ... وصل ہوتے ہیں

ہوگئی تھی اور بیہوشی کا اونکو خیال نہیں آتا تھا اور کہہ چکے تھے ایک کلام مدتوں سے نہیں کیا تھا اور سوز درد میں بحال ہوا اور صحابہ نے خوف الزام کا عالی مقام کی حالت دیکھی کی

سنگی تھی پھر جب بات ادنی بد تعدیہ سے ہو گیا تو شور شور بیہوشی کا اختلاف کیا ہی جانی ہے اور نوشتہ کی مراد کہ کیا تھا حضرت نے وصیت کی کیسی کا پس کہا بعضوں نے کہ آنحضرت

چاہا تھا کہ تعیین کر دیں ایک صحابہ میں سے واسطے خلافت کی تاکہ وقوع نزاع نہ ہو لیکن کیا ہو رہی ہے کہ دست تیغ کے اسی واسطے کہ تعیین تصریح کرنی امر خلافت ابی بکر کا حرام ہا

یا حکم کی تعیین محتاج نہیں وارث کتابت کی بلکہ ارادہ کیا کافی تھا اور حضرت علی نے اشارہ کر بھی دیا تھا طرف خلافت ابی بکر کی ساتھ ثابت ہوتا ہے تصریح کرنی کی ساتھ قول

اپنی کی یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو اس لئے کہا جاوی کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا کہ لکھیں خلافت عمر وغیرہ کی بعد کی کہ وہ

مستحق ہوئگی ایک بعد دوسرے کی یا امام مہدی کی یا کلمی کہ ملک نظر عیسی کے اتباع میں ایک یہ معقول ہی ولیکن چاہا اللہ تعالی نے امر خلافت کو پوشیدہ رکھنا پس لکھ سکے

آنحضرت اور بعضوں نے کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نے نوشتہ لکھنا ایک بیان ہو اوس میں احکام مہمہ کا تفصیل کے ساتھ تاکہ وہ جاوی ترا اور محال ہو اتفاق خصوص علیہ

کتاب سے پس کہتے ہیں نہ تھا حضرت کی زمانہ میں نزاع نہ تھا اور شبہ جاتا اور نہیں تھا خلاف کا متوقع ہو جانا یہ کہ باعتبار زمانہ ما بعد کی کہ وقوع ہوگا اختلاف مرکا نہیں اونکی

واقع ہوئی خود حضرت نے خبر دی تھی ساتھ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ و ساتھ قول اپنی کی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم و ساتھ قول اپنی کی علیکم بالسواد

الاعظم و ساتھ قول اپنی کی ستفترق امتی علی ثلث و سبعین فرقۃ اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم وعلاوہ

احکام شرعیہ متفرق ہیں جیسے کیونکر ہوں مفرد و منصوص ایک ساعت میں ایسی طرح کہ نہ ہو اوس میں اختلاف بالکل ہاں اگر ارادہ کیا جاوے ساتھ اوسکی یہ کہ حضرت نے

قصد کیا تھا یہ کہ لکھیں ایک نوشتہ کہ اوس میں بیان کریں بعضی ایسی احکام کہ اگلی زمانوں میں پائی گئی ہیں اور کتاب و سنت میں نہیں مذکور ہیں تو بعید نہیں ہی اور ثبت

سی اور تمام امت کی یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھیں نوشتہ کہ بیان ہو اوس میں طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کریں اوس میں احوال گمراہ فرقوں کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض اور

تمام مبتدعین کی تحقیق پس کہا عمر نے کہ تحقیق غالب ہے آنحضرت پر بیماری اور نزدیک ہمارے بس ہے قرآن کفایت کرتی ہے ہمکو کتاب اللہ یعنی امروں میں بموجب قول

اللہ تعالی کی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا اور سنت بھی تابع اور مفسر اوسی میں داخل ہی اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نے اونکو کہ جو ہوگئی تھی اونسے اس بات پر

پس یہ سمجھا اور شفقت علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اوس کہنی سے تخفیف و آسائش تھی آنحضرت کی تھی وقت سختی درد و بیماری کی اور جان لیا تھا اونہوں نے

کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب جزم کی نہیں ہی بلکہ اونکی مصلحت کی لیے ہی کہ اگر کریں تو مختار ہیں کریں اور اگر نہ کریں تو وہ جانیں اور عادت مستمرہ تھی کہ جب حکم

کرتی تھی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ ہو وہ بطریق ایجاب الزام کی نہ ہو تو وہ گفتگو کرتی تھی آنحضرت سے اور نہیں چھوڑ دیتی تھی آنحضرت اونکو اور اونکی رائی اور صواب دید پر

اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چھوڑتی اونکی رائی پر اور عمر نے بھی سمجھی تھی کہ شاید کوئی امر دشوار سخت صحابہ پر موجب فتنہ و امتحان کا اوس سبب سے اشارہ کیا کہ کیا

اوسکا اول ہی اور آنحضرت صلعم نے بھی ترک کیا اوسی مثل وہ کہ ہی کہ گذر اول کتاب میں بھیجا ابو ہریرہ کا بشارت دینے لوگوں کو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے بہشت میں داخل

ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نے کہ لوگ تکیہ کر بیٹھیں اور پھر اور عمل میں سست ہوں اور یہ حضرت عمر کی رائی موافقات ہیں کہ موافق ہوئی ہیں کتنی جگہوں میں مخالفات

پس حکم ہی جمل کر اس قضیہ کا موافقت پر پس نہ جانیگی مخالفت اور زلات کر آپ اور سکوت آنحضرت کا اوس کہنی پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے

کہا کہ یہ حضرت کا اجتہاد تھا بلکہ یہ بعضی صحابی آنحضرت سے طلب کیا تھا کہ لکھیں پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ بعضی راغب نہیں ہیں جیسے کہ عمر اور

جو کہ موافق اونکی تھی ترک کیا لکھنا کہ ذکر قاضی عیاض نے شفا اور بیہقی نے کہا کہ سفیان بن عیینہ نے اہل علم سے نقل کیا ہی کہ آنحضرت چاہتے تھی کہ خلافت ابو بکر

صدیق کی لکھیں بعد اوسکی ترک کیا بسبب علم کے کہ اونکی تقدیر الہی پر اور اس اعتماد پر کہ تھا وہ نہیں رہنگی اوس سے مومن جیسے کہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ

فصل میں آتی بیان اوسکا اور بعضی کہا شیعوں نے مقصود کتاب سے وصیت مولا علی رضی اللہ عنہ وصیت خلیفہ کرنا اونکا تھا یہ خالی نہ تھا اس میں سے اونکی کہ نہ ہوتی ہیں کہ

خلیفہ کرنا از روئے نص قطعی ہی ثابت ہو چکا ہے سبب سے ہر چند کہ تمام اوکی احتیاج لکھنی کی نہ رہی اور تمام یہ مضمون اسی مناسب اسی کی ان کا کام تھا بلکہ یوں
گھر میں تھی یعنی صحابہ اور اقارب رحمہ گئی لگی پس بعضی ان میں سے کہتی تھی نزدیک کہ حضرت کی یعنی اسباب لکھنی کا دوات قلم وغیرہ کہ لکھیں سامنے ہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اور بعضی کہتی تھی یہی بات کہ عمر نے کہی یعنی منع کرتی تھی لکھوانی سے بسبب شدت مرض آنحضرت کی پس جب بحث کیا لوگوں نے شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھو
میرے پاس سے ف یعنی پس جو ارادہ میں نے قصد لکھنی کا باعتماد اس کے کہ ثابت ہوئی تمہارے نزدیک کتاب و سنت سے کہا نووی نے کہ آنحضرت صلعم نے قصد کیا تھا لکھنی کا
اس وقت کہ لوگوں کا باہم ہے اس میں تھا کہ مصلحت ہی یا وحی کی گئی تھی طرف اونکی اسکی پھر ظاہر ہوا کہ نہ لکھنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی بطرف اونکی اسکی اور نسخ کیا گیا ہو اور عمر
نے جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ یہ اونکی ہو دلائل فقہ اور دقائق نظر و فہم سے ہی اسلئے کہ وہ ڈری اس سے کہ مبادا لکھیں آنحضرت ایسے
امور کہ عاجز ہوں لوگ اونکی کرنے سے اور مستحق ہوں عذاب کی بسبب ترک اونکی کے ثابت نص سے ہیں کہ نہیں گنجایش ہی اوسمیں اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتھ اس قول اپنے
کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالیٰ کی ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالیٰ کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ
کہا عبید اللہ نے کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سے پس تھی ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کل مصیبت وہ حال ہے کہ حائل ہوا درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور درمیان اسکی کہ لکھیں واسطی اونکی یہ نوشتہ بسبب اختلاف اونکی اور شور و شغب اونکی کے ف یعنی کاش کہ یہ اختلاف اور غل نہ کرتی تو حضرت لکھتی کہ سبب ہدایت کا ہوتا
سے ابن عباس یہ حال بطرف خلاف اوسکی کہ کسی عرفی اور اونموں نے کہا تھی اونکی صحابہ میں سے مسند پر کہا بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں کہ حضرت عمر کا قصد تھا
کہ حضرت کو تکلیف ہو لکھنی میں شدت مرض کی حالت میں اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکھنا کسی چیز ضروری کا تو نہ چھوڑتی اوسکو اونکی اختلاف کرنے سے یہ سبب قول اللہ تعالیٰ
کی بلغ ما انزل الیک من ربک جیسا کہ نہ چھوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت دشمنی مخالفوں اور دشمنوں کی اور جیسا کہ حکم کیا یہود کی نکالنے کا جزیرۂ عرب سے وغیرہ ذالک جو چیز کہ
آگے بیان ہوا نکالا غرضکہ چونکہ وہ چیز ضروری تھی حضرت عمر نے سمجھی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض میں تکلیف کیوں دیں کونسی چیز کلام اللہ میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم اس سے پایا گیا کہ نہیں واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ کتاب و سنت میں بیان اوسکا ہے صراحۃً یا دلالۃً اور یہ
سمجھی کہ باب اجتہاد کا بند ہو جاویگا اہل علم و استنباط پر پس جو کیا عمر نے صواب ترک کرنا کتابت کا وہ اعلیٰ تعیین آنحضرت کے اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نے جو
عمر کی بات کا انکار کیا تو یہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نے اونکی رائی کو پسند کیا اور تھی عمر رضی اللہ عنہ بڑی فقیہ نسبت ابن عباس وغیرہم اونکی ترجمہ اور روایت ہے سلیمان بن
ابی مسلم احول کی کہ ایک شخص تھا صاحب دانش مدینہ میں جو بیان کیا ہی کہ کہا ابن عباس نے دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا ف یعنی کہ وقوع ہوئی مصیبت
اوسمیں اشارہ کرتی ہیں اوس پنجشنبہ کیطرف کہ قصہ مذکور اوسمیں واقع ہوا ترجمہ پھر روئی ابن عباس یہاں تک کہ تر کر دیا اونکی آنسوؤں نے سنگریزوں کو
وہاں پڑی تھی ف یہ احتمال ہی کہ روئی ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی یا بسبب اسکی کہ گمان میں اونکی تھی ہونی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی بسبب
لکھنے نوشتہ مذکور کی اور یہ احتمال ظاہر ہے اس مقام میں ترجمہ کہا میں نے اے ابن عباس اور کیا ہی روز پنجشنبہ ف یعنی کیا حال کیا ہی کیا واقع ہوا اوسمیں
ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قول سلیمان احول کا ہو اور یوں نہیں ہی بلکہ کہنی والا اسکا سعید بن جبیر ہیں کہ سلیمان احول روایت اونسی کرتی ہیں
اور وہ روایت کرتی ہیں ابن عباس سے ترجمہ کہا ابن عباس نے کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اس دن میں پس فرمایا لاؤ میرے پاس یعنی شانہ کی ہڈی
میں تمہارے لیے ایک نوشتہ نہ ہوگی تم گمراہ بعد اسکی کبھی ف کہا ہی علماء نے کہ عبارت ظاہر میں اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکھنا احکام کا بتفصیل سے ہو اور اعلم
ترجمہ پس تنازع و اختلاف کیا لوگوں نے اور نہیں لائق ہے نبی کے پاس تنازع اور اختلاف ف ظاہر سیاق کلام سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کلام ابن عباس کا ہے
کہ درمیان میں حدیث کی داخل کیا اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہی فافہم ترجمہ پس کہا بعضی صحابہ نے کہ کیا ہی حال حضرت کا کیا ترک
کرتی ہیں یعنی دنیا کو ف ہجر ہجر کا ترجمہ ابتدائی میں قرطبی سے کئی احتمال نقل کی ہیں از انجملہ ایک احتمال یہی لکھا ہے کہ لفظ ہجر فعل ماضی سے

اس مقام میں [illegible] بعضے [illegible] اور لیا ہوگا اونکو اپنا مخلوط اور پریشان ہونے کلام اونکا بسبب
مرض کے اور [illegible] ان لوگوں پر کہتی تھی کہ [illegible] کیوں منع کرتے ہو [illegible] کلام [illegible] اعتقاد [illegible] جناب کے نسبت رکھنا
چاہیئے [illegible] معنی [illegible] ہذیان کی بہی [illegible] اور [illegible] ممتنع ہے آنحضرت [illegible] کلام محمول استفہام انکاری پر ہے انتہی ترجمہ پس حضرت نے
کہ کیا فرماتے ہیں [illegible] غرض [illegible] تکرار کرنا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے کہ چھوڑ دو مجھکو یعنی اس [illegible] وصیت
کرنے [illegible] بہتر ہے [illegible] کہ بلاتے ہو تم مجھکو طرف اوسکے [illegible]
ہے اور حالت یہی کہ تمام [illegible] اختلاف [illegible] اختلاف
دین میں تین قسم ہے کہ ایک اثبات صانع میں ہے [illegible] وحدانیت میں [illegible] کفر ہے اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت میں ہے
اور انکار اوسکا بدعت ہے اور تیسرا احکام فروع میں ہے کہ جو محتمل ہے [illegible] اختلاف کو کیا ہے اللہ تعالیٰ نے رحمت [illegible]
اور کہا [illegible] اگر کہا جاوے [illegible] اختلاف [illegible] باوجود [illegible] الکتب پس جواب [illegible]
بین قرائن کہ نقل کرتی ہیں [illegible] طرف [illegible] کہ [illegible] ظاہر ہوتی ہوں آنحضرت [illegible]
قرائن کہ دلالت کرتی ہیں [illegible] اور رجوع کرنا [illegible] طرف [illegible] میں [illegible]
اجتہاد [illegible] طرف [illegible] اور [illegible] والعلم ترجمہ
[illegible] حکم کیا آنحضرت نے [illegible] مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے [illegible] بیان اوسکا [illegible] اخرجوا المشرکین
من جزیرۃ العرب اور [illegible] جزیرہ عرب [illegible] ترجمہ [illegible] اکرام کیا کرو [illegible] آوین
[illegible] سلوک کیا کرتا تھا [illegible] احسان کرتا ہوں [illegible] یعنی [illegible] درمیان [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible] حضرت نے [illegible] مؤلفۃ القلوب [illegible] مسلمان [illegible] حکم
[illegible] تیسری بات [illegible] ذکر کیا [illegible] ابن عباس [illegible]
بن جبیر [illegible] سکوت کیا [illegible] اور [illegible] بخاری اور مسلم [illegible] ذکر [illegible] ابن جبیر
[illegible] سعید بن جبیر [illegible] کہا گیا [illegible] سکوت کیا
آنحضرت نے تیسری بات [illegible] بات [illegible] درست کر دینا لشکر اسامہ کا [illegible]
اسباب [illegible] منع کرنا قبر پرستی [illegible] وثنا یعبد وعن انس قال قال ابو بکر
لعمر بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورھا فلما
انتھینا الیھا بکت فقالا لھا ما یبکیک اما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی لا ابکی
انی لا اعلم ان ما عند اللہ تعالیٰ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع
من السماء فھیجتھما علی البکاء فجعلا یبکیان معھا رواہ مسلم روایت ہے انس سے کہا کہا ابو بکر نے واسطے عمر کے
بعد وفات آنحضرت [illegible] طرف [illegible] وفات [illegible] میں [illegible]

انکو گھر یا تھا اور ... سے ... تھیں اور ... تھیں حضرت ... کی ... وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس روز بعد اور بعد ...
... تھیں خدیجہ کبری پھر حضرت نے اونکو خدیجہ ... چھ کہا دونوں نے اونکو آنحضرت کے تھیں پھر آزاد کر دیا اونکو آنحضرت نے ... اور ...
... پس جبکہ ... آنحضرت ... نے کہا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ... کہ ... سوا یا ... کیون روتی ہو کیا نہین ...
کہ جو کچھ خدا تعالی کی پاس ہی یعنی سعادت و ثواب ... بہتر و اولی ہی ... صلی اللہ علیہ وسلم کی ... کہا ... نہین ... ہون ... کہ میں نہین جانتی ...
... پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ... یعنی ... ہی ولیکن ... ہون ... وحی ... منقطع ہو گئی آسمان سے ... ام ایمن ...
... ابو بکر اور عمر ... رونے پر ... شروع کیا ... دونوں صاحبون نے ... ساتھ نقل کی یہہ مسلم نے ف ع اور ... نہیں ...
آخر دنیا تک وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِي
الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتّٰى اَهْوٰى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَنْظُرُ اِلَى الْحَوْضِ
مِنْ مَقَامِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا فَاخْتَارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ فَلَمْ
يَفْطِنْ لَهَا اَحَدٌ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيْكَ بِاٰبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا وَاَنْفُسِنَا
وَاَمْوَالِنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری میں کہ جس میں وفات ہوئی حالانکہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے باندھے ہوئے سر اپنا کپڑے سے یہانتک کہ قصد کیا آنحضرت نے طرف منبر کے
پس چڑہے اوسپر اور ساتھ ہوئے ہم حضرت کی ... یعنی ... حضرت کیطرف فرمایا حضرت نے یعنی ... قسم ہے اوس ذات پاک کی
جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف حوض کوثر کی اس جگہ ... کہ جہان کھڑا ہوں پھر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ... کی گئی اور دکھائی
گئی اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت ... اوسکی دنیا پر ... اور ... میں آیا ہے کہ جبرئیل آئی اور کہا یا محمد حکم ہوتا ہے
اگر چاہو تو دنیا میں رہنا تو خزانے دنیا کی تجھکو سونپین ہم اور پہاڑ تیری لیے سونے چاندی کے بنا دیں ... اور ثواب ... ہمارے ... میں ... اور میں
کم نہ کرینگے ہم اور اگر چاہو تو ہماری پاس آؤ آنحضرت نے سر جھکایا یعنی بطور متفکر ... آنحضرت ... ایک غلام حاضر تھا اوسنے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ ... کہ آپکی دولت سے ہم بہرہ ور ہوں ... آنحضرت نے جبرئیل کیطرف ... اور سمجھی کہ مقصود کیا ہی
بیشک مقصود ... ہی اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ ... حضرت نے آخرت کو کہ باقی ہی اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی ...
... کہ اگر اختیار ... عاقل درمیان ... کہ ایک ... پائدار کا اور دوسرا ... فانی کا تو اختیار کریگا پائدار ... کو ...
... کیا حال ... صورت ... پائدار ... ایک ... اور دوسرا ... یعنی اس صورت میں ... پائدار ... کو ...
... پس آخرت ... باقی ہی اور دنیا فانی ... اشارہ کیا طرف اسکے اللہ تعالی نے ساتھ قول اپنے کے والآخرة خیر وابقی ف ... اس ...
... ابو بکر ... ابو بکر کی آنکھوں ... کہا ابو بکر نے کہ عاشق صادق جمال محمدی کی تھی بلکہ قربان کرتی ہیں ہم تمپر ... اپنے ...
جانیں اور مال اپنے یا رسول اللہ کہا ابو سعید ... حضرت منبر ... اوسپر ... اوس وقت ... کھڑا ہوتا تھا منبر پر نقل کی یہہ
... وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ فَبَكَتْ قَالَ
لَا تَبْكِيْ فَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِيْ لَاحِقٌ بِيْ فَضَحِكَتْ فَرَاٰهَا بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَاَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ

وعن ابن عباس قال لما نزلت اذا جاء نصر الله والفتح دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة قال نعيت الى نفسي فبكت قال لا تبكي فانك اول اهلي لاحق بي فضحكت فرآها بعض ازواج النبي صلى الله عليه وسلم

فقالت يا فاطمة رأيناك بكيت ثم ضحكت قالت انه اخبرني انه قد نعيت اليه نفسه فبكيت فقال لي لا تبكي فانك اول اهلي لاحق بي فضحكت رواه الدارمی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا جب اتری سورۂ اذا جاء

نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اور فرمایا کہ پہنچائی گئی ہے طرف میری خبر میری موت کی ف یعنی اس سورۃ میں خبر دی گئی ہے نصرت و

فتح الہی کی اور لوگوں کے داخل ہونے کی دین اسلام میں اور حکم کیا گیا ہے تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کام رسالت و دعوت کا اور حکم ہوا ہے واسطے تیاری

سفر آخرت کا اور رجوع کرنے کا درگاہ عزت میں ترجمہ پس رونے لگیں فاطمہ زہرا بسبب سننے خبر موت آنحضرت کی پس فرمایا آنحضرت نے مت رو اس واسطے کہ تو پہلے آکر ملنے والی ہے

اہل بیت میرے میں سے ہو کر مجھ سے یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مرے گی اور میرے پاس پہنچے گی اور اس فراق کا بہت غم نہیں کھینچے گی پس ہنسی فاطمہ

زہرا حضرت کی وفات کے چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہے اور موجب ایک قول کے آٹھ مہینے بعد اور بعضے نے کہا تین مہینے اور بعضے نے کہا دو مہینے

بعضوں نے کہا ستر روز ترجمہ پس یہ خبر جلدی پہنچی کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسیں سبب خوشی کی پس دیکھا فاطمہ کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا ان سے کہ اے فاطمہ

دیکھا ہم نے تجھ کو روتی ہو پھر ہنسی ف مراد بعض ازواج سے عائشہ ہیں اور مبہم چھوڑا انکو راوی نے تو واسطے تعظیم شان انکی کے ذکر کرنے سے اور بعید

نہیں ہے کہ اور بھی کوئی انکی ساتھ شریک ہو اور بعض روایتوں میں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بعض ازواج عائشہ ہی ہیں بلفظ نقل ہوا ہے کہ حضرت عائشہ نے فرمایا حضرت فاطمہ سے

یہ کلام کہا تھا انہوں نے ترجمہ پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تھی مجھ کو کہ پہنچائی گئی ہے انکو خبر موت انکی کی پس رونے لگی میں پس فرمایا حضرت نے مجھ کو

نہ رو بے شک پہلے ملنے والی اہل بیت میرے میں سے تو ہی ہے پس ہنسی میں ف اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ نے خبر دی حقیقت حال کی اور کہا کہ

یہ بھید درمیان میرے اور رسول خدا کے تھا بعد وفات آنحضرت کے ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے جب آوے گی مدد اللہ کی اور فتح مکہ اور

آئیں اہل یمن ف مراد ابو موسی اشعری اور گروہ انکی ہیں یعنی اہل یمن کی اطاعت اور حمایت کے ظاہر ہو نصرت الٰہی و قول اللہ تعالیٰ کا ورأیت الناس یدخلون

فی دین اللہ افواجا اس سے مراد اہل یمن ہیں ترجمہ اہل یمن کی فرمایا کہ وے اہل یمن بہت نرم ہیں دل انکے ف

یہ کنایت ہے اس سے کہ جلدی قبول کرتے ہیں کلام حق اور بہت تاثیر ہوتی ہے انکے دلوں میں وعظ و نصیحت کی اور رسالہ میں نبی کے ترجمہ اور ایمان یمنی ہے ف

کہ یمن سے ہے اشارہ ہے طرف کمال اہل یمن کے ایمان و اطاعت و انقیاد کی اس طرح فرمایا بسبب مبالغہ کے ترجمہ اور حکمت یمنی ہے ف مراد حکمت

عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال دنیا کی ہے اور یہی نتیجہ علم و عمل کا ہے اور نسبت یمن کی کتنی ہی اشارہ ہی طرف انکے

کمال کیا ابھی جو پیدا ہوا انکا فائدہ ہے اور یہ ہم کتاب الایمان میں گذر چکا کہ نسبت دی ہے

ایمان حکمت کی طرف یمن کے اس سبب سے کہ ایمان کو یہیں سے ابتدا ہوا ہے اور بعضوں نے کہا یہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جانب

شام کے ہے اور مکہ و مدینہ دونوں جانب یمن کے ہیں پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کے اور مراد مکہ و مدینہ ہی ہیں پوشیدہ نہیں کہ سیاق حدیث کا یہ ہے

کہ یہ کلام حضرت نے اپنی مرض میں فرمایا اور یہی جو فرمایا کہ آئیں اہل یمن یہ حدیث میں نص ہے والٰہ اعلم اور جب یہ

کہا کہ مراد انصار ہیں کہ اصل میں یمنی ہیں بنسبت کیا گیا ایمان حکمت کو طرف نسبت مانند کرنے کے غرض یہ ہے کہ اہل یمن کا کمال

ایمان ہے کہ سہولت ہے درمیان ان کے اور درمیان حدیث کے اور کہا ایمان اہل یمن اور اس حدیث میں یہ مبالغہ کہ تمام ان

سب فنون کا خلاصہ ہی ہے کہ حکمت کتنی بہتر ہے جو کہ فائدہ نہیں کسی عمل کو واقع ہوتی ہلاکت کی جگہ اور مطلوب کہا حکمت عبارت سے

خوب حاصل کرنا علم و عمل ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا رواه الدارمی

اور یہ جو مروی ہے کہ حکمت کے دس جز ہیں نو ان میں سے گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک چپ رہنے میں

عائشة أنها قالت وارأساه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك لو كان وأنا حي فأستغفر لك وأدعو لك فقالت

واثكلياه والله إني لأظنك تحب موتي ولو كان ذلك لظللت آخر يومك معرسا ببعض أزواجك فقال النبي صلى الله عليه وسلم بل أنا وارأساه

لقد هممت أو أردت أن أرسل إلى أبي بكر وابنه وأعهد أن يقول القائلون أو يتمنى المتمنون ثم قلت يأبى الله ويدفع

المؤمنون أو يدفع الله ويأبى المؤمنون رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہا انہوں نے کہا میں نے ہائے سر آنحضرت کے

پاس بسبب شدت درد سر کے ای سر اور کہنا یہ تشنیع ظاہر حضرت عائشہ کا مگر کہتا تھا اس پر افسوس کیا اور سبز بختی کہتی ہیں مراد سے خواہش موت ہو اور مشغول

کیا ساتھ بیبیوں اپنی سوت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو حالانکہ میں زندہ ہوں پس بخشش مانگوں تیرے لیے

یعنی تیری سلامتی کے مٹنے کے لیے اور دعا کروں واسطے تیرے یعنی تیری رحمت درجات کے پس کہا عائشہ نے ہائے بیٹی شرح حدیث یہ لفظ کلمہ ساتھ نوحہ

ت مثلہ و پیشی اور کو کی اصل میں یعنی مرا فرزند یا دوست کے ہے اور درمیان سوگ کے اور ذکر مرتی ہے موت یا دولانا ہی اور بیگانہ ہو نہیں بعرب کے

رقت محبت مصیبت کی جاری ہوتا اب ایسے کہ معنی حقیقی مراد ہوں ترجمہ قسم ہے خدا کی تحقیق میں گمان کرتی ہوں کہ تم چاہتے ہو مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ نے

بیعضا غلاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز و عتاب کر کہ درمیان آپ کے تھا اس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو تم آخر اسی دن میں صحبت کرنیوالے ساتھ بعض اپنی بیویوں

میں سے شرح مقصود یہ ہے کہ اگر میں مر جاؤں اور تم زندہ رہو تو بعد میرے تم مجھ کو بھول جاؤ اور بیویوں کے ساتھ مشغول ہو جاؤ بیت اور دو شعر میں

نالہ و زاری جانست وار یار جبرا ایشم این نالہ از دست تو ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چھوڑو اس عائشہ ذکر اپنے درد کا اور آپ ہو کہ یاد کرنیکا

اور مشغول ہو میرے درد سر میں اور ذکر موت میرے میں شرح کہ میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تو بعد میرے بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نے وحی سے معلوم

کیا اور دونوں صاحبوں کی الفت بیان نہیں اشارہ ہے طرف کمال محبت دونوں صاحبوں کے کہ نہ سکیں جدائی انکا ترجمہ آپ نے وقت نصف النہار کے بیل کر کہ بیسے

آنحضرت نے تقریب کر موت اپنی کی خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہو نیوالی ہی اور آمیں خوش کرنا عائشہ کے دل کا اور بشارت دینی ان کو طول عمر و بقا کی ہی یہ بات

ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تھا میں نے یا فرمایا ارادہ کیا تھا میں نے یہ کہ بھیجوں کسی کو طرف ابوبکر کے اور بیٹے ان کے کی یعنی عبدالرحمن کے فرزند بیٹیں ابوبکر کی بہن

عائشہ کی اور وصیت کروں ابوبکر کو یعنی خلافت کی اور لیعہد بنا کروں اسکو تاکہ نہ کہیں یا آرزو نہ کریں اہلکو کیا میں نے شرح اور کہ وصیت کی حضرت نے

ابوبکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہی باوجود ایسے کہ وہ میں اشارہ تھا طرف خلافت کبری کا ترجمہ یا آرزو

کریں آرزو کرنیوالے اپنے لیے خلافت کی غیر ابی بکر کی خواہ اپنی یا غیر اپنے کے لیے پھر کہا میں نے یعنی اپنے دل میں یا فرمایا میں نے انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کے

خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا بر عکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ انکا کرینگے مومنین نقل کر تے ہیں کہ حضرت نے

شرح لیکن سبب خلیفہ کرنے سے وصیت کرنے کی اور امامت صغری پر اس لیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسا کہ فرمایا حضرت علی نے بیت مبارکہ کو کہ

جب اختیار کیا آنحضرت نے ابوبکر کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کریں ہم انکو امور دنیا اپنی کی بیچ اس بات پر دلیل ہی اور خلافت حقیت کی ہم

حضرت کے قول ویابی المؤمنون میں اشارہ ہے طرف تکفیر ان لوگوں کی کہ منکر ہیں صدیق کی خلافت کے حقیت کی اور جو طعن حضرت نے فرمایا کہ میں

اس سبب سے بلایا یعنی ابوبکر وغیرہ کو وصیت نہ کی یعنی اور چاہا یعنی کہ خلافت آپ کے فیصلے ہی ہو یہ واقع میں ایسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تھی

اور یہ حدیث اول دلیل ہی اوپر خلافت ابی بکر کی آنحضرت کے وعنها قالت رجع إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم من جنازة من البقيع فوجدني

وأنا أجد صداعا وأنا أقول وارأساه فقال بل أنا يا عائشة وارأساه قال وما ضرك لو مت قبلي فقمت عليك فغسلتك وكفنتك و

صليت عليك ودفنتك قلت لكأني بك والله لو فعلت ذلك لرجعت إلى بيتي فعرست فيه

اور روایت ہے عائشہ سے کہا پھرے رسول خدا صلعم ایک دن جنازہ کو دفن کرکے بقیع سے اور میں درد سر پاتی تھی پس فرمایا مجھکو حضرت نے
پایا درد سر میں کہ رہی تھی ہائے سر میرا فرمایا آنحضرت نے بلکہ میں کہتا ہوں ای عائشہ ہائے سر میرا پھر فرمایا آنحضرت نے کیا ضرر کرتا ہے تجکو
ای عائشہ اگر مری تو پہلے میری پس غسل دوں میں تجکو اور کفن دوں میں تجکو اور نماز پڑھوں میں تجھپر اور دفن کروں میں تجکو پس کہا عائشہ نے گویا میں دیکھتی ہوں آپکی طرف کہ مرنا میرا
حضرت کے حیات میں بہتر ہے البتہ گویا کہ دیکھتی ہوں میں تجکو قسم ہے اللہ کی اگر کروگے تم یہ یعنی جو کہتے ہو
تم غسل وغیرہ البتہ پھروگے تم طرف گھر میرے کی پس صحبت کروگے ... پس مسکرائے آنحضرت صلعم یعنی ہنسی ... کرتا ہوں
... بعد اسکے شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمیں روایت کی بیہقی نے وعن جعفر بن محمد عن ابیه
ان رجلا من قریش دخل علی ابیه علی بن الحسین فقال الا احدثك عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بلی حدثنا عن ابی
القاسم قال لما مرض رسول الله صلی الله علیه وسلم اتاه جبرئیل فقال یا محمد ان الله ارسلنی الیك تکریما لك وتشریفا
لك خاصة لك یسألك عما هو اعلم به منك یقول کیف تجدك قال اجدنی یا جبرئیل مغموما واجدنی یا جبرئیل مکروبا
ثم جاءه الیوم الثانی فقال له ذلك فرد علیه النبی صلی الله علیه وسلم کما رد اول یوم ثم جاءه الیوم
الثالث فقال له کما قال اول یوم ورد علیه کما رد علیه وجاء معه ملك یقال له اسماعیل علی مائة الف ملك کل ملك
علی مائة الف ملك فاستأذن علیه فسأله عنه ثم قال جبرئیل هذا ملك الموت یستأذن علیك ما استأذن علی آدمی
قبلك ولا یستأذن علی آدمی بعدك فقال ائذن له فاذن له فسلم علیه ثم قال یا محمد ان الله ارسلنی الیك
فان امرتنی ان اقبض روحك قبضت وان امرتنی ان اترکه ترکته فقال وتفعل یا ملك الموت قال
نعم بذلك امرت وامرت ان اطیعك قال فنظر النبی صلی الله علیه وسلم الی جبرئیل فقال جبرئیل
یا محمد ان الله قد اشتاق الی لقائك فقال النبی صلی الله علیه وسلم لملك الموت امض لما امرت به فقبض روحه فلما توفی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وجاءت التعزیة سمعوا صوتا من ناحیة البیت السلام علیکم اهل البیت ورحمة الله وبرکاته
ان فی الله عزاء من کل مصیبة وخلفا من کل هالك ودرکا من کل فائت فبالله فثقوا وایاه فارجوا فانما
المصاب من حرم الثواب فقال علی اتدرون من هذا هو الخضر علیه السلام رواه البیهقی فی دلائل النبوة
اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمد سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے یعنی امام محمد باقر سے کہ ایک شخص قریش میں سے داخل ہوا اوپر باپ انکے کے علی زین
العابدین یعنی امام زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی الله عنهم پس کہا کیا نہ حدیث بیان کروں میں تمہارے آگے پیغمبر خدا صلعم سے کہا
... ہاں بیان کرو ابو القاسم صلعم سے کہا علی بن حسین نے کہ جب بیمار ہوئے پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم آئے انکے پاس جبرئیل یعنی عیادت اور سلام
... کو پس کہا جبرئیل نے ای محمد بلاشبہ الله تعالی نے بھیجا ہے مجکو طرف آپکی واسطے تکریم تمہاری کے اور واسطے تعظیم تمہاری کی در حالیکہ یہ تکریم و تعظیم مخصوص
ہے تمہاری ... میں کہ پوچھتا ہے الله سبحانه تجسے چیز کی کہ وہ خوب جانتا ہے ... فرمایا
... کس طرح پاتے ہو تم اپنے تئیں یعنی کیسا ہے حال تمہارا فرمایا پاتا ہوں میں ای جبرئیل اپنے تئیں غمگین اور پاتا ہوں میں اپنے تئیں ...
... بسبب ... امت ... کہا ... پھر آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس دوسرے دن ...

اول دن پس یہ جواب دیا جبرئیل نے حضرت نے ویسا ہی جواب دیا تھا دوسرے دن پھر آئے جبرئیل حضرت کے پاس پھر دوسرے دن پوچھا حضرت نے ویسا ہی

دن اور جواب دیا حضرت نے جبرئیل کو جیسا کہ جواب دیا تھا اول روز اور آیا جبرئیل کے ساتھ فرشتہ جو نہیں ہے زمین پر ساتھ ملک الموت کے اور اسمعیل

ہر فرشتہ انمین سے ایسا ہی کہ لاکھ فرشتوں پر حاکم ہے کہا ہی ملا علی قاری نے کہ یہہ اسمعیل سردار فرشتوں کا ان میں کا ہی اور حدیث میں ذکر ملک الموت کا نہ کیا سبب اسکا کہ

یا ہو سکتا ہی کہ ملک الموت بعد آنے جبرئیل کے اور آنے اسمعیل فرشتہ کے اوس وقت حاضر ہوا ہو اور سیوطی نے بیہقی سے لائی ہین کہ جب تیسرا روز ہوا تو اوترے جبرئیل اور

اونکے ساتھ ملک الموت بھی اوترے اور دونوں کے ساتھ ایک فرشتہ تھا ہوا میں اوسکو اسمعیل کہتی ہین کہ حاکم ہی ستر ہزار فرشتوں پر اور ہر فرشتہ ان میں سے حاکم ہی ستر ہزار

فرشتوں پر ہے پس پہلے آگے بڑھے اوس اسمعیل فرشتہ نے اور سلام کیا حضرت کے پاس پھر پوچھا آنحضرت نے جبرئیل سے حال اوس فرشتہ کا یعنی یہہ کیا ہی اور بولا جبرئیل نے

کہ یہہ ایک فرشتہ ہی ایسا ایسا اور یہہ حدیث میں بھی مذکور ہی پھر کہا یعنی بعد تامل کے جبرئیل نے کہ یہہ فرشتہ موت کا ہی یعنی عزرائیل پروانگی مانگتا ہی تمہارے

پاس آنیکی نہیں پروانگی مانگی کسی آدمی سے پہلی تمہاری اور نہ پروانگی مانگیگا کسی آدمی سے بعد آپکی اور یہہ شرف و کرامت مخصوص آپ سے کہ کسی کو یہہ بات نہ ہوگی

پروانگی آنیکی مانگتا ہی واسطے اوسکے یعنی جبکہ ایک چلا آتا ہی اور جان قبض کرتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ اذن دیدو اوسکو پس اذن دیا جبرئیل نے ملک الموت کو پھر

آیا ملک الموت اور سلام کیا حضرت کو یعنی پس جواب سلام کا دیا آنحضرت نے اوسکو پھر کہا ملک الموت نے کہ ای محمد تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا ہی مجکو طرف آپکے تاکہ

عرض کروں مرتبہ پس اگر فرماؤ تم یہہ کہ قبض کروں روح پاک آپکی تو قبض کروں میں روح اوسکو اور اگر فرماؤ تم مجکو کہ چھوڑ دوں میں روح تمہاری تو چھوڑ دوں یعنی قبض کروں

پس فرمایا آنحضرت نے کیا کریگا تو اے ملک الموت مجکو حکم کرو میں ہی ملک الموت کہا اوس نے ہاں اسی کا مجکو تمہاری اختیار دینے کا حکم دیا گیا ہی مجکو حکم دیا گیا ہی یہہ کہ اطاعت

کروں تمہاری یعنی جو چیز میں کچھ اختیار کرو تم اوسکو کہا علی ابن حسین نے کہ نظر کی پس کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کی یعنی اشارہ سے پوچھا اون کی کہ

کیسے ہو کیا کرنا چاہیے پس کہا جبرئیل نے کہ ای محمد بلا شبہہ اللہ تعالی مشتاق ہی تمہاری ملنے کا پس فرمایا آنحضرت نے واسطے ملک الموت کے کہ چلا آ تو اور جو کچھ حکم کیا گیا ہی

تو ساتھ اوسکے یعنی قبض کر ملک الموت نے روح پاک آنحضرت کی کو پس جب یا آنحضرت صلعم نے بیچ اوسکے جبرئیل کو اور ملک الموت کے اور تیسرے فرشتے اور ان گفتگو کے

کہ مذکور ہوئی کچھ تھوڑی سی یہ فرصت پائی اور اقتضیہ کہ بعضی صحابہ کو خبر دی جو ان نے وفات پائی یا بعض صحابہ نے کہ جو جانتے تھے واقعہ کو شنوی ہوا اور

مشاہدہ کیا ارشول کی اور اونمین سے یہہ صحابی یا تابعی تھے کہ اونکی تعبیر کیا ایک و کہ قریش میں سے تھا اونکی یہان کہتا ہی کہ ہو سکتا ہی کہ خضر ہو یا بیت اکبر ہو یا کوئی بزرگ

ہیں سی شخص ہو کر امام زین العابدین نے کہا ہی سنتے ہون یا اور بیان کیا ہو یہہ حدیث اور اسلیے لیکن بیان ساتھ لفظ سمعت کے کیا اونہوں نے واللہ اعلم اور ایک روایت میں

آیا ہی ملک الموت کی پھر آیا ہی قاتحیہ شیئی بیدیہ وعلیہ الصلوة والسلام یا رسول اللہ ھذا آخر موطئی من الارض انما کنت حاجتی فی الدنیا

اور حضرت ام سلمہ سے منقول ہی کہ آخر وصیت آنحضرت کی وقت موت کے یہہ تھے الصلوة وما ملکت ایمانکم پس جب وفات پائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اور آیا تعزیت کرنے والا یعنی ایک شخص واسطے تسلی دینے اہل بیت کے سنا لوگون نے آواز اوسکی کہ کوئی کہتا ہی سلام علیکم ای اہل بیت پیغمبر کے اور رحمت

گھر میں سے اور مہربانی خدا کی تمپر ہو بیشک بیچ تسلی کے ہی بیچ تسلی خدا کی ہی عوض ہر مصیبت سے اور ہر ہلاک ہونے والے کی عوض ہی یعنی ہر چیز جو ہلاک ہو جاتی ہی اس میں تدارک ہی

یعنی بیچ کتاب خدا کے تسلی دینی ہی ہر مصیبت سے اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ

وانا الیہ راجعون ترجمہ پس خوشخبری سنا صبر کرنے والوں کو یعنی جن کو پہنچی مصیبت کہیں ہم اللہ کے ہیں اور اوسی کی طرف پھر جانے والے ہیں اور بعضوں نے کہا

کہ معنی یہہ ہین کہ خدا تعالی نے صبر کا اور تسلی دینے والا ہی اور اوسکو زبان علم بیان میں تجرید کہتے ہین جیسے کہ کہتے ہین دیکھا میں نے شیر کو یعنی زید کو

مانند شیر کے یا معنی اور یہہ مناسب ہی اس قول کی ترجمہ اور عوض اور بدلہ دینے والا ہی ہر چیز ہلاک ہونے والی کا اور تدارک کرنے والا ہی ہر چیز فوت ہونے والی کا

معنی یہہ ہین کہ اللہ ہی یعنی کتاب میں ہی اوسکا تدارک ہی ہر چیز ہلاک ہونے والی کا اوسکا خوب کیا ہی کسی نے جب عائشہ سے پوچھا انکا تو انہوں نے جواب دیا

ومیت ان عارف . ترجمہ پس ساتھ صبر کے اوسا تھ ہمہ و القدر اور قول اسکا و طول ہونے کی گر و تسلی یعنی کچھ غم و فزع کے
اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کی کہ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ اور بعض نسخوں میں اوفیٰ حصہ جمع سین کے ہی ترجمہ ساتھ شریک شکر کے اور تفویض تلافی مطلوب ہے
یعنی ہمیں اعتماد کرو اللہ پر اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کے وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ترجمہ اور دوسری اس امید کے یعنی نہ امید کرو سوا اسکے یعنی کہ
الا اللہ یا اوسکی پاس سے پس امید کرو ثواب کی اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہو ثواب سے یعنی دنیا کی مصیبت نہیں ہے
بسبب جانے ثواب آخرت کے اور مصیبت حقیقی وہ ہے کہ کوئی صبر نہ کرے اور ثواب سے محروم رہے اور صبر بہتر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے کہ پہلی صدمہ میں ترجمہ پس کہا
علی رضی اللہ عنہ نے کیا جانتے ہو تم کہ کون ہی شخص تعزیت کرنیوالا تھا یہ خضر ہیں شرح کہ یہ تعزیت اصحاب اہل بیت آنحضرت کی اور ظاہر سیاق کلام سے
یہ سمجھا جاتا ہے کہ مردوں میں سے امیر المومنین رضی اللہ عنہ ہونگے حاضر نہیں اور سوقت اور احتمال ہے کہ امام علی زین العابدین کی وقت ہوں اور کوئی صحابی کی حاضر مجلس
سے کہا واللہ اعلم ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں شرح اور حسین میں بیان ہے بغیر سند کے کہ لا یا جب وفات پائی آنحضرت نے تعزیت کی آئے
وہاں ہے لا تکرار اور کرکی بیماری کہ حدیث میں مذکور ہوئی بعد اسکو لایا ہے یعنی اور روایت ہے کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا پھلانگ کر
لوگوں کی گردنوں سے اور رونا شروع کیا اور التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان فی اللہ عزاء پس کہا علی اور ابو بکر نے کہ یہ خضر ہیں اور یہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ مراد حدیث اول سے پہلی حدیث کا
علی رضی اللہ عنہ ہیں باب بعد باب کے تتمات اور لواحق بیماری کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

پہلی فصل ۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيْرًا وَلَا أَوْصٰى بِشَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا نہیں چھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بعد وفات کے دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کے نقل کی یہ مسلم نے شرح یعنی قسم مال سے کہ نہیں چھوڑا کہ جس کا
وارث وصیت کریں اور جو کچھ کہ مال تھا فدک اور بنی نضیر اور مانند اسکی کی تھا آنحضرت نے حالت حیات میں صدقہ کر دیا تھا اسلئے کہ بعد ازاں نفقہ عیال کی وقت
کھا تو اسکی کو وہ ہے یعنی یا ہی کہ ذکر کیا لوگوں نے نزد عائشہ کی کہ علی وصی تھے پس کہا عائشہ نے کب وصیت کی اونکو حالانکہ تھے میں تکیہ آنحضرت کے
یہانتک کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور جنسی لا وصی ہتھی کی یہ نہیں وصیت ہے متعلق مال کی اور نہ خبر آئی کہ آپنے کیا ہو کسی کو اور کہا پاس مال اور نہ پہنچے
علی کو اور نہ غیر اونکو خلافت اور یہ جو کہ گمان کرتی ہیں شیعہ پس باطل ہے حدیثیں صحیح ہیں وصیت کرنے آنحضرت کے ساتھ کتاب اللہ کے اور وصیت لونڈی کی اور عمل کی ساتھ
اور نکالنا یہود کے جزیرہ عرب سے اور ورا کے احسان کرنے کی انکی نہیں ہیں انکو قول کرو اور معاملہ اور یہ جو نقل کیا ہی بعض علماء نے کہ آنحضرت کے ایک
اونٹ تھی اور دس بکریاں تھیں کہ دانا اونکو دودھ مدینہ میں اور لاتے تھے لوگ دودھ انکا پس شاید تھیں انکی یہ سات بکریاں تھی شیر والی اور دو
پس نہیں حاجت کہتی ہیں وہ اور سوار صدقہ کے اور اگر صحیح ہیں تو محمول کیجائیگی اسپر کہ وہ اونٹ صدقہ کے اور اصحاب فقراء اہل صفہ وغیرہم میں سے
پیار کر کے دودھ انکا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِيْ جُوَيْرِيَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا
وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ
اور روایت ہے عمرو بن الحارث سے کہ صحابی تھے بھائی جویریہ کے آنحضرت کی بیوی تھیں کہ کہا نہیں چھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کے
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق میں شرح یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ خبر نہیں دی کہ حضرت کو بیرون کا آیا ہو یا تو وہ مر گئی
ہو گی یا آزاد کر دیا ہوگا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچھ مگر خچر اپنا کہ سفید تھا اور اسکو دلدل کہتے تھے تو تحقیق حاکم اسکندریہ نے بطور تحفہ کے بھیجا تھا اور اسکو تو تھیار اپنے
شرح یعنی جو کہ خاص تھے آنحضرت کے یعنی کی مانند تلوار اور نیزہ اور زرہ اور خود وغیرہ اسکے اور بعضی روایتوں میں خاتم ہے وہی جمع ہوئی ہے کہ یہود
کے پاس گرو تھی اور شاید کہ یہ اضافت ہی یعنی آنا اور نیز اعتبار کی اور یہی چیزوں کے مانند کپڑوں اور اسباب گھر کے اور لانا ثابت ہوا کہ حضرت نے جو

پھر دوسرے عمر نے اپنی جگہہ پر مذکور ہیں ترجمہ یہ زمین گردانا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہ بخاری نے

اون کے طرف ہیں خیبر اور ہتھیار اور زمین کی طرف اور ظاہر ہے ہتھیار اور ہے کہ خیبر سے مراد بھی زمین کی طرف کہا عسقلانی نے یعنی تصدیق کیا بہ نسبت زمین کی بیچ حکم اوسکا
حکم وقف کا اور بعض کہتے ہیں کہ آنحضرت نے کیا زمین کو اپنی حیات میں صدقہ جاریہ باقی رہے اوسکی قائم رہنے تک پس اس لیے ہیگا ثواب اوسکا ساتھ دوام اوسکے
پس نہیں منافی ہیگی کہ سوا زمین کی اور املاک لوگوں کی نفس سے ہوجانیگی صدقہ کہا لا نفس کہا ملا علی قاری نے شرح بخاری میں کہ وہ ادس زمین وادی قری کی تہی
اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سے اور خیبر جو باغ کی ہیں طرف تینوں کی طرف زمین کے نقل ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ ہم جماعت انبیا
کی نہیں ارث پہونچتی بیچ کچھہ چہوڑی ہوئی میں ہم صدقہ ہوتا ہی تہی اور قریب ہے کہ آوےگی تحقیق آگے وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال لا يقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة متفق عليه اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں بانٹیں گے وارث میرے بعد مرنے میرے کی دینار یعنی شرع اسلئے کہ نہیں چہوڑینگا میں بعد اپنی کی دینار ملک بیچ کی کہ بانٹے
اونکو پس یہ اخبار ہی حقیقۃ اور احتمال ہی کہ اخبار ہو معنی یعنی اگر فرض کی جاوے کہ نہیں بانٹیں وارث میرے دینار یہ بیان کیا سبب کی علت آگے بطور تنبیہ
کہ جو کچہ چہوڑ کر بیچ خرچ عورتوں اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی ہیں وہ صدقہ ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یہ بات آنحضرت
صلعم کے بیچ حکم عدت والی عورتوں کے ہیں اسلیے کہ نہیں جائز تہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کے پس جاری ہوا اونکو نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہیں خلیفہ ہوئے
بعد حضرت کے پس وہ صرف کریں ترکہ آپکے بیچ مصارف میں کہ پہونچا دیں اوسکو جن پر آنحضرت صرف کرتے تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنی اہل کا
صفایا میں سے کہ تہا حضرت کے لیے اموال بنی نضیر اور فدک سے اور صرف کرتے باقی کو مسلمانوں کے مصالح میں پہر لیتے ہوئے اوسکو ابو بکر پہر عمر پہر جبکہ نوبت خلافت کے
پہونچی طرف عثمان کے ... اوسکے سبب ... پس جاگیر کر دیا اوسکو مروان ... تا رہا ... یہاں تک کہ ... لیا اوسکو عمر بن عبد العزیز
نے بطور سابق کی مصارف میں کر دیا پس حاصل حدیث یہ ہے کہ جو کچہ باقی رہے بعد نفقہ بیبیوں میری کی اور اجرت عاملوں میرے کی سو وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جاوے جیسا کہ
حالت حیات میں تہا وعن ابي بكر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركناه صدقة متفق عليه اور روایت ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث نہیں پائی جاتی ہمسے جو کچہ چہوڑیں ہم پس وہ صدقہ ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی صرف کیا
جاوے فقرا اور مساکین پر اسلیے کہ ہم جماعت فقرا ہیں اور شرط فقر کی نزدیک صوفیہ کے یہ ہے کہ وہ مالک نہوں کسی چیز کا ... یا تو
یا وقف ... اور صدقہ ... کہا ... کی اونکا وارث نہیں ... تا کہ ... کوئی ... سبب ... ترکہ ... ابو بکر
نے بیچ وقت طلب کرنے فاطمہ زہرا کے میراث کو روایت کیا اور کہا کہ میں خلیفہ آنحضرت کا ہوں جس جگہہ کہ آنحضرت صرف کرتے تہی میں بہی کرتا ہوں اور خرچ ... بہی
بہی کرتا ہوں جیسا کہ آنحضرت کرتے تہی اور سنا میں نے آنحضرت سے کہ ہم گروہ یعنی انبیا کی بہی میراث نہیں ہے ... حضرت فاطمہ ... بلکہ
ازواج مطہرہ ... جسوقت کہ ... طلب میراث کی ... تولیت ... اور کہا کہ
بانٹے درمیان ... نہیں حضرت عمر ... درمیان ... اہل بیت ...
... حکم ... آنحضرت کا ... ابو بکر ... حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سے
سنا ... جیسا کہ ... آیا وعن ابي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله اذا اراد رحمة امة من عباده قبض
نبيها قبلها فجعله لها فرطا وسلفا بين يديها واذا اراد هلكة امة عذبها ونبيها حي فاهلكها
وهو ينظر فاقر عينه بهلاكها حين كذبوه وعصوا امره رواه مسلم اور روایت ہے ابو موسیٰ سے

نبی

کی بغیر کے سیل اور سنت کے یعنی ہوا اور مزاولت کے ... اور رشتی کی ... اور کتنی جگہ وہ ... راضی ہوتا ہے

شفیع ہوتا ہی اور جسکے چاہتا ہی اللہ تعالیٰ اوس امت کو عذاب کرتا ہی اور اوس امت کو اسکا نبی زندہ ہوتا ہے پس ہلاک کرتا ہی اوسکو اور اوسکا نبی دیکھتا ہے پس ٹھنڈی کرتا ہی اللہ تعالیٰ آنکھیں اوسکی یعنی خوش کرتا ہی اوسکو سبب ہلاک کرنے اوسکی امت کے جس وقت کہ جھٹلاتی ہیں اوسکو اور نافرمانی کرتے ہیں اوسکے حکم کے

نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لیاتین علی احدکم یوم ولا یرانی ثم لان یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ میں ہے البتہ آویگا ایک زمانہ تمپر ایکدن اور نہ دیکھیگا مجکو پھر البتہ دیکھنا اوسکا مجکو بہت دوست رکھا گیا ہوگا طرف اوسکی اہل و عیال اوسکے سے اور مال اوسکے ساتھ اہل و عیال کے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد یہ ہے کہ دیکھنا آنحضرت کا اور کہ حیات میں بعد موت کے یعنی بعد وفات کے سوتے میں یا جاگتے میں مگر یہ مناسب ہے ساتھ سیاق کلام کے اور ایسا ہی حال ہے مشتاقان جمال کا کہ تعریف میں جسکے تصور کمال آنحضرت کی صلی اللہ علیہ وسلم

باب مناقب قریش وذکر القبائل

باب ہی بیچ بیان مناقب قریش کے اور ذکر قبیلوں کی شرح مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی شرف اور فضیلت کی اور قریش نام قبیلہ خاص کا ہی عرب میں دراصل میں نام نضر بن کنانہ کی فرزند کا ہے نام مقرر ہوا اس قبیلہ کا نام جو اولاد ہی اوسکی اور بعض میں نام ہی ایک جانور کا جو کہ بہت قوی ہوتا ہی دریائی جانوروں میں اور قبائل جمع قبیلہ کی ہی یعنی اولاد ایک باپ کی اور مراد اوسکی یہاں وہ ہیں جن سے اور نسبت اونکی ہی

الفصل الاول

پہلی فصل ہی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی ھذا الشان مسلمھم تبع لمسلمھم وکافرھم تبع لکافرھم متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کی اس کام میں مسلمان غیر قریش کی تابع ہیں قریش کی مسلمانوں کی اور کافر غیر قریش کی تابع ہیں قریش کی کافروں کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد کافر قریش سے اوس کا وقت ہی جیسا جاننا چاہیئے کہ ظاہر سیاق حدیث سے یہ ہے کہ مراد اس کام سے دین ہی اور ہونا مسلمان کا اور قریش سے یعنی تقدم پہنچانا قریش میں اور دینی مرتبہ والے لوگوں کی ہیں یا بعد کفر میں پس مسلمان غیر قریش کی بعد از قریش کی مسلمانوں کی ہیں اور کافر غیر قریش کی بعد از قریش کی کافروں کی اور وجہ سے انتظار کرتے تھی قریش کی اسلام لانیکا اور جب کہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہوئی تو عرب جماعت جماعت اسلام میں داخل ہوئی جیسا کہ سورۂ اذا جاء نصر اللہ سے معلوم ہوتا ہے اور بعضوں نے بیان کرنا تقدم ریاست قریش کا ہی بیچ عہد اسلام اور جاہلیت کے لیکن نقل کی گئی ہے باعتبار اسلام کی ہی اور کفر کی مگر یہ بیان مطلق ریاست کا ہی خواہ جس جہت سے ہو اور جاہلیت میں بھی بیت اللہ اور خدمت اوسکی قسم رہائے اور سبیل بلا لی وغیرہ کی قریش ہی میں تھیں اور وقت اوس کے بعض کہتے ہیں کہ مراد اس شان سے خلافت ہی اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں اور امر قریش کی تابعداری کرنیکا اور اگر لوگ مخالفت کریں تابعداری اونکی قبول کریں منافات اس سے نہیں کہ یہ معنی ایک امر کا وقوع ضرور نہیں **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الناس تبع لقریش فی الخیر والشر رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کی بیچ خیر و شر کی یعنی اسلام اور کفر میں جیسا کہ گذرا اوپر کی حدیث میں بیان اوسکا نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال ھذا الامر فی قریش ما بقی منھم اثنان متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ رہیگا امر خلافت قریش میں ف یعنی چاہیئے کہ نہ نکلے یہ امر خلافت دیجائے نہ غیر قریش کو اعتقاد خلافت غیر قریش کی لیکن اوسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کا زمانہ میں اون کے بعد بحث کی اور جب کہ انصار سے تھے سب تک کہ باقی رہیں اون میں سے دو آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حکم اونکے ایک ایک اون کا اون میں

خلیفہ ہو اور دوسرا تابع اور یہ مبالغہ ہے بیچ الامر خلافت و دولت

حاصل یہ ہے کہ خلافت مختص ہے ساتھ قریش کے نہیں جائز عقد خلافت بیچ غیر انکے [illegible]
اسی پر بیچ عہد صحابہ کے [illegible] حجت لایا گیا ساتھ اجماع صحابہ کے اور بیان کیا آنحضرت صلعم نے کہ یہ حکم ہمیشہ رہیگا آخر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہیں گے دو آدمی
دوسرے اور ظاہر ہوا جو کچھ فرمایا تھا آنحضرت نے اس وقت تک لیکن بعض نے [illegible] یہ خبر ہے بمعنی امر کے یعنی چاہئے کہ مسلمان بیچ اس کے اتباع کریں انکا اور
نہ خروج کریں اوپر انکے [illegible] بعد خلافت قریش سے اکثر شہروں میں [illegible] سو برس کے بعد اور [illegible] ظاہر ہے [illegible] ساتھ قول
کہ حدیث آئندہ میں ہے ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش میں رہیگا جب تک کہ برپا رکھینگے دین کو اور نہیں نکلا امر خلافت قریش سے [illegible] انہوں نے
دین کو [illegible] وعن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان هذا الامر في قريش لا يعاديهم احد
الا كبه الله على وجهه ما اقاموا الدين رواه البخاري اور روایت ہے معاویہ سے کہا اور سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق
یہ امر یعنی خلافت قریش میں ہے نہیں دشمنی کریگا ان سے کوئی مگر اوندھا ڈالیگا اسکو اللہ تعالی اوپر منہ اسکے یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جب تک کہ قائم رکھینگے
دین کو نقل کیا اسکو بخاری نے ف یعنی تاکید و ترویج دین کی اور احکام دین کے اور شریعت کو اور اگر نہ کرینگے تو نکل جاویگا یہ امر [illegible] بعضوں نے
کہا کہ مراد اس سے نماز ہے اس لئے کہ اور روایت میں صریح آیا ہے ما اقاموا الصلوة اور اطلاق دین کا اوپر ایمان کے [illegible] اور بعضوں نے کہا کہ مراد
رغبت دلانی ہے اونکو نماز کی تا قائم کریں برابر رغبت و دہشت [illegible] کہ اگر قائم نہ کرینگے نماز کو تو شاید کہ یہ امر اونکے ہاتھ سے نکل جاوے اور لوگ
اونپر غالب آویں وعن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال الاسلام عزيزا الى اثنى عشر
خليفة كلهم من قريش وفي رواية لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا كلهم من قريش وفي رواية
لا يزال الدين قائما حتى تقوم الساعة او يكون عليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش متفق عليه
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا اسلام عزیز [illegible] بارہ خلیفوں تک کہ سب ہونگے
قریش میں سے اور ایک روایت میں ہے ہمیشہ رہیگا کام لوگوں کا [illegible] جاری [illegible] عدل [illegible] جب تک کہ والی یعنی
حاکم ہونگے اوپر انکے بارہ شخص کہ وے سب قریش میں سے ہونگے اور ایک روایت میں ہے ہمیشہ رہیگا دین قائم یہاں تک کہ قائم ہو قیامت یا ہوویں لوگوں پر حاکم بارہ خلیفہ
سب قریش میں سے نقل کیا بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث کی بعضی طرق میں آیا ہے [illegible] اشکال کیا ہے [illegible] حدیث میں کہ بارہ
اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کے ہونگے [illegible] دین کا اور عزیز ہوا [illegible] اسلام [illegible]
انکی عدالت [illegible] احکام باوجودیکہ شہادت [illegible] یہ چیز کہ واقع ہوئی [illegible] مروان [illegible]
تھا اور نیز [illegible] کہ صحیح روایت میں آیا ہے کہ خلافت [illegible] تیس برس کی ہے [illegible]
بلکہ بادشاہ [illegible] اختلاف کیا [illegible] اس حدیث کی توجیہ میں [illegible] مراد بارہ نفس [illegible] آنحضرت کی ساتھ سلطنت اور
امارت کے [illegible] سلطنت [illegible]
تھی [illegible] عہد ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی [illegible] لوگوں [illegible]
[illegible] برس تک [illegible]
احوال [illegible] قاضی عیاض [illegible] شیخ ابن حجر عسقلانی [illegible]

اور جو مسلمانوں کی جماعت اور اطاعت سے [illegible] نفاق ہی اوسکی

[illegible] حدیث میں [illegible] اور جھاگیت [illegible] اور نظام
اور نفاق [illegible] موافقت کو فرمایا ہی حضرت [illegible] تمام ہوا اور [illegible] خلافت کبری ہی کہ خلافت نبوت ہی اور بعد خلافت امارت ہی اور
[illegible] خلفا [illegible] اگرچہ مجازا [illegible] جیسا کہ خلفاء [illegible] تو شیعہ [illegible] خالی
[illegible] لا یزال الاسلام عزیزا الی اثنی عشر خلیفۃ [illegible] لا یزال الناس ماضیا [illegible]
[illegible] ساتھ صلاح [illegible] اسلام [illegible] خلفاء [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible] تمام ہوا [illegible] قیامت [illegible]
[illegible] صادق [illegible]
[illegible] حدیث میں [illegible] اولاد [illegible] امام حسن [illegible] اولاد [illegible]
امام حسین [illegible] فرزند [illegible]
امام عادل [illegible] اگر صحیح ہو یہ حدیث [illegible] روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے [illegible]
[illegible] ادا [illegible] بارہ آدمی [illegible]
[illegible] اطاعت [illegible] روایت [illegible] خلیفہ [illegible]
[illegible] آنحضرت [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] سابق [illegible] ان بارہ [illegible] انتظام ہوگا [illegible] اختلال [illegible]
[illegible] احادیث [illegible] اہل بیت نبوت [illegible] خلافت
حقیقۃ باستحقاق [illegible] حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر موسی کاظم پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری پھر محمد مہدی
رضوان اللہ علیہم اجمعین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لہا واسلم سالمہا اللہ وعصیۃ
عصت اللہ ورسولہ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غفار [illegible] کی نام ایک قبیلہ
[illegible] غفار [illegible] آنحضرت [illegible] غفار [illegible]
[illegible] اوسکو [illegible] مغفرت الہی [illegible]
ترجمہ [illegible] اسلم [illegible] **ف** [illegible] **ف** یعنی [illegible]
[illegible] سلامت [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] رسول کی [illegible] **ف** [illegible] قبیلہ [illegible]
[illegible] اوسکی شکایت [illegible]
[illegible] **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش والانصار
وجہینۃ ومزینۃ واسلم وغفار واشجع موالی لیس لہم مولی دون اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا

بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑے مرتد ہو کر مسلمان ہوئی اہل مکہ وغیرہ سی اور انصار یعنی جیسا کہ اہل مدینہ تھا اور جمعہ

یعنی مسلمان ہوئی اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ ہر ایک قبیلہ ہی اور مراد یہاں اولاد ہو سکی ہی ہی سردار اور دوست لیکن نہیں مت لفظ مولی ساتھ دین کی رشتہ کی مضاف ہے طرف تی شکر کی جمع مولی کی ہی اور دوست کہا گیا ہی جو ان ساتھ میہم اور نیز وار پاتو سی جیسی یعنی فقی دوست اور مددگار بعضو ہیں ترجمہ یہ ہی اونکی نہیں دوست اور مددگار سوا خدا کی اور پیغمبر اوسکی کی نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اسلم وغفار ومزینة وجهینة خیر من بنی تمیم ومن بنی عامر والحلیفین بنی اسد وغطفان متفق علیه اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلے بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سی اور بہتر ہیں دو ہم سوگندی کہ بنی اسد اور غطفان ہیں **فت** غطفان بکسر غین معجمہ اور طا مہملہ کی اور دونوں قبیلے آپسمیں حلیف تھی کہ باہم مدد کرنی پر قسم کہائی تھی جیسا کہ عادت عرب کی تھی اور ان قبیلوں کو بہتر فرمایا بسبب سبقت اسلام اور اچھی آثار اونکے **وعن** ابی هریرة قال مازلت احب بنی تمیم منذ ثلاث سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول فیهم سمعته یقول هم اشد امتی علی الدجال قال وجاءت صدقاتهم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذه صدقات قومنا وکانت سبیة منهم عند عائشة فقال اعتقیها فانها من ولد اسمعیل متفق علیه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا ہمیشہ دوست رکہتا ہوں میں بنی تمیم کو اوس وقت سی کہ تین خصلتیں یا تین کلمی سنی میں نی آنحضرت سی اونکی حق میں یعنی سنا میں نی آنحضرت سی فرماتی تھی یعنی ایک خصلت یہہ کہ بنی تمیم سخت تر ہیں امت میری میں دجال پر یعنی دفع کرنی اوسکی اور جدال اور نزاع اور انکار اوسکی پر کرینگی اور اس سی معلوم ہوا ہونا اونکا اوس وقت تک بکثرت کہا ابو ہریرہ نی دوسری خصلت یہہ کہ آئی صدقی یعنی زکوتیں بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ صدقے ہماری قوم کی ہیں یعنی شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنی انکی اپنی طرف اور تیسری یہہ کہ تہی ایک لونڈی بنی تمیم میں سی عائشہ کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی کہ آزاد کر اسی عائشہ اوسکو واسطے کہ یہہ اسمعیل کی اولاد سی ہی نقل کی بخاری اور مسلم نی **فت** یعنی عرب ہی اور عرب اولاد اسمعیل سی ہیں اگرچہ یہہ صفت مشترک ہی درمیان تمام عرب کی اور مخصوص نہیں ہی ساتھ بنی تمیم کی لیکن یہہ کہنا اس وقت بنی تمیم کی حق میں نہایت اور شرافت دینی ہی اونکو

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** سعد عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من یرد هوان قریش اهانه الله رواه الترمذی روایت ہی سعد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ چاہی خواری قریش کی ذلیل و خوار کری اوسکو خدا تعالی نقل کی یہہ ترمذی نی **فت** قریش خواہ امام ہوں یا غیر امام اگر امام ہوں تو ظاہر ہی اور اگر غیر امام ہوں کہ ہوں تو بسبب منسوب ہونی اونکی حضرت رسول سی اور بسبب فضل اونکی اور نسبت سی ایسا فرمایا **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم اذقت اول قریش نکالا فاذق آخرهم نوالا رواه الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی الہی چکہایا تو نی اول قریش کو عذاب قتل اور قید اور خراب کی پس چکہا آخر اونکو انعام و عطا نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** ابی عامر الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم الحی الاسد والاشعرون لا یفرون فی القتال ولا یغلون هم منی وانا منهم رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی عامر اشعری سی کہ کہا ابی عامر اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچھا قبیلہ ہی اسد اور اشعری **فت** اسد بفتح ہمزہ اور سکون سین کی باپ ایک قبیلہ کا ہی یمن کی وہ قبیلہ اوسکی نام سی مشہور ہی اور اونکو ازد بھی کہتی ہیں اور اوسی قوم سی ہی تمام انصار اوسکی اولاد سی ہیں اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہی اور وہ باپ ایک قبیلہ کا ہر یمن سی ہی اور اشعری اوس قوم تھی اوسکی اولاد سی ہیں اور اونکو اشعرون کہتی ہیں اور اشعر واسطے نامزد ہوئی نسبت کی کہتی ہیں ترجمہ میں بیان کیے گئے

ہیں اور یہ حدیث نقل کی ہے ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے یعنی اوسکی ... رہی ہے آپ پر کہ وہ متقی ہے بموجب قول اللہ تعالیٰ کی
ان اولیائی یوم القیامة المتقون وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الازد ازد الله في الارض يريد
الناس ان يضعوهم ويابى الله الا ان يرفعهم وليأتين على الناس زمان يقول الرجل يا ليت ابي كان
ازديا ويا ليت امي كانت ازدية رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوءہ ازد اللہ ہیں یعنی لشکر اوسکی اور انصار دین کے گرچہ ہیں وقت وفات
کیا اونکو طرف اللہ تعالیٰ کی یا تو سبب منسوب ہونیکے اونکی ساتھ اس قبیلہ کے یا واسطے بزرگی کے جیسا کہ ناقة اللہ سبب ہونے اونکی لشکر خدا کی اور مددگار دین نبی
اور رسول اوسکی کی اونکو بعضوں نے کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ ہیں یا کہ شیر ہیں کہ شجاعت و دلاوری کی بابت ترجمہ یہ ہے ہیں لوگ کہ حقیر و ذلیل کریں اونکو اور
انکار کرنا ہی چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا مگر یہ کہ بلند و بزرگ کرے اونکو اور البتہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانے میں ہی کاش کہ ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے
اور کاش کہ ہوتی ماں میری ازد سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنی مرتبہ ازد کا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم ازد سے
ہوتے وعن عمران بن حصين قال مات النبي صلى الله عليه وسلم وهو يكره ثلاثة احياء ثقيف وبني حنيفة وبني امية رواه
الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ وہ ناخوش رکھتے تہے
تین قبیلوں کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع ح کہا علماء نے کہ ناخوش رکھنا ثقیف کو
اسلئے کہ حجاج بن یوسف ظالم اسی قوم سے تہا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلئے کہ مسیلمہ کذاب اونہیں میں سے تہا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا
انہیں میں عبید اللہ بن زیاد یہ وہ شخص تہا کہ باعث تہا قتل امام حسین کا اور اسی کے پاس لایا گیا سر مبارک حضرت امام حسین کا پس کہا اوسکو
ایک طشت میں اور ... اور ایک چیز عجیب ہے کہ کہا ترمذی نے جامع میں کہ عمارہ بن عمیر سے کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور سر اوسکے
ساتھیوں کا تو رکھے گئے مسجد میں پس آیا میں پاس اونکے پس کہا اونہوں نے کہ وہ آیا پس ناگہاں ایک سانپ آیا یہاں تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی ناک میں پہر
تہوڑی دیر ٹہیرا اور نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پہر لوگوں نے کہا آیا آیا پہر ... ناک میں گیا اور یہی بات دو تین بار اسی طرح کیا اور عجب
ہے اس کو ... کہ یزید پلید بہی ... تہا اور اوسکو ... کیا جاہو تہا ... عبید اللہ کا تہا اور جو کچہ کہ عبید اللہ نے کیا اوسکے
امر و رضا سے کیا اور باتیں بہی ... [illegible] ... حدیث میں آیا ہے ... کہا کہ شہید ... پر بازی
کرتے ہیں ... [illegible] ... درست ہے میں کہتا ہوں وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ثقيف كذاب ومبير قال عبد الله بن عصمة يقال الكذاب هو المختار بن ابي عبيد والمبير هو الحجاج بن
يوسف وقال هشام بن حسان احصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائة الف وعشرين الف رواه الترمذي
وروى مسلم في الصحيح حين قتل الحجاج عبد الله بن الزبير قالت اسماء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حدثنا ان في
ثقيف كذابا ومبيرا فاما الكذاب فرأيناه واما المبير فلا اخالك الا اياه وسيجيء تمام الحديث في الفصل الثالث
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جہوٹا اور ایک بڑا ہلاک کرنیوالا کہا عبد اللہ بن عصمہ تابعی نے کہ ہم
کہتے ہیں جہوٹا اور ہلاک کرنیوالا کو کہ کہا جاتا ہے یعنی علماء کہتے ہیں کہ مراد جہوٹے سے مختار بن ابی عبید ہے اور ہلاک کرنیوالا حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے اور کہا ہشام

ابن حسان کی کہ ثقہ ہین اور امیر اہل حدیث سی بڑا علم رکھتی تہی حدیث کا اور بہت بزرگ تہی ستھا لیا ہو لوگون نے اوس شہر کو قتل کیا حجاج نے
قید اور بند کر کے یعنی نہ معرکہ مین پس پہنچا ہی عدد اونکا ایک لاکھ بیس ہزار کو ف ح سوا ے اونکی کہ معرکہ مین مارے اور کہتی ہین کہ نکلی اوسکی قید خانا
مین سے پچاس ہزار آدمی اور اوسکی قید خانہ مین چہت نہ تہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے بیچ صحیح کے بیچ جس وقت کہ قتل کیا حجاج نے عبد اللہ
بن زبیر کو کہا اسما نے یعنی زبیر کی ماں نے کہ بیٹی حضرت صدیق کی ہین آنحضرت کی حدیث کی ہی کہ ثقیف مین ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک مفسد ظالم پس
اسی بڑا جھوٹا پس دیکھا ہم نے اوسکو اور کہتی ہین اوسی مختار کذاب اور سالا مفسد تو پس نہین گمان کرتی مین مگر تجہکو اے حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث
تیسری فصل مین ف ح جاننا چاہیے کہ حجاج ساتھ برس کا ساتہ حجاج کا ... کہا سولہ برس کے ... عامل تہا عبد الملک بن مروان کا اور
خراسان پر بعد اوسکی ابن ابیہ کا عامل ہوا اور مرا واسط مین بیچ مہینے شوال کے سنہ پچانوے مین ... اوسکی چوون برس کی تہی ... احوال حجاج کا ...
حاجت اوسکی ذکر کرنیکی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابہ مین سے تہا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین
اور نہین ہی اوسکو صحبت اور رویت بیشہ وہ صحابی نہین ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی اور ابتدا مین وہ مشہور تہا ساتہ علم اور فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اسکا
برخلاف اسکی تہا یہان تک کہ جدا ہوا عبد اللہ بن زبیر سی اور طلب رتبہ کی اور محبت دنیا بیچ اوسکی ظاہر ہوا باطن کے خباثت یعنی فساد اور اوسکا بطلان مقصود
تا کہ ... ظاہر ہوئین اور بہت سے ایسی چیزین کہ مخالف ہین وہ دین کے ... جہوٹا نکلا یہان تک کہ کہتی ہین کہ دعوی نبوت اور اترنی وحی کا کیا کرتے
اور تہا باپ اوسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمر کے اور رہتا تہا مختار بیچ صحبت چچا اپنی کی اور موافقت کرتا تہا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت کرنی کی
ساتہ اہل بیت کے بعد اسکے کہ پہلی عداوت رکہتا تہا اور وہ مشہور تہا اوسکی عداوت مین لیکن بعد از شہادت امام حسین کے اونکی محبت کیا اور بدلہ لیا شہدائے کربلا
کا یزید پلید سی اور بہت لوگونکو اونمین قتل کیا اور کہتی ہین کہ یہہ سب واسطے طلب دنیا اور طلب امارت کے تہا اور ۶۷ سنہ مین مصعب بن زبیر کی ہاتہ مین مارا گیا
کوفہ مین ... علما اوسکو کذابین مین سے شمار کرتے ہین ... [illegible] ... **وعن** جابر قال قالوا
یا رسول اللہ احرقتنا نبال ثقیف فادع اللہ علیہم قال اللہم اھد ثقیفا رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر سے کہا ... یا رسول اللہ جلا دیا
ہمکو ثقیف کے تیرون نے پس دعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام کی اور طاعت کے
نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** عبد الرزاق عن ابیہ عن میناء عن ابی ھریرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل
احسبہ من قیس فقال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر
فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا افواھہم سلام وایدیہم طعام وھم اھل امن
وایمان رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرزاق ویروی عن میناء ھذا احادیث مناکیر
اور روایت ہے عبد الرزاق بن ہمام سی کہ بڑی عالم ہین کثیر التصانیف نقل کی اپنی باپ سے یعنی ہمام بن نافع تابعی سی کہ نقل کی میناء سی وہ روایت
ابی ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ نے تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون مین اوسکو قیس سے کہ نام ہی ایک قبیلہ کا
پس کہا اوسنی یا رسول اللہ لعنت کرو حمیر پر یعنی بد دعا کرو اونپر ... پس پہیر لیا منہ آنحضرت نے اوس شخص کی طرف سے پہر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنی اوس
طرف سی پس منہ پہیر لیا اوس سے پہر آیا آنحضرت کے سامنی اوس طرف سی پس منہ پہیر لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونون جانبون سے پہر فرمایا آنحضرت نے
کہ رحمت کرے اللہ تعالی حمیر پر منہ اونکی سلام مین ہین اور ہاتہ اونکے طعام مین ف ح یعنی ... سلام علیک کا ... اور لوگون کو امن اور ...
جامع صفت تواضع اور سخاوت کے ہین کہ اصل ہین ... ادائے حقوق لوگون کی ... اہل امن کے ... اور اہل ایمان کا ایمان کامل

عبد الرزاق نقشبندی اور عمری یمن میں سے ہیں **وعنہ** قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن انت قلت من
دوس قال ما کنت اری ان فی دوس احدا فیہ خیر رواہ الترمذی اور یہ بھی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا مجھ سے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کس قبیلہ سے ہے تو کہا میں نے دوس میں سے ہوں کہ نام ایک قبیلہ کا ہے یمن میں آپ نے فرمایا یعنی ازراہ تعجب کے نہ تھا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں
کوئی شخص ہو کہ اس میں بھلائی ہو نقل کی یہ ترمذی نے ف اس میں تعریف ہے ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہ ہوتے تو دوس میں بھلائی نہ ہوتی
وعن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک
وبک ھدانا اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی رواہ الترمذی وھذا حدیث حسن غریب
اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ دشمن نہ رکھ تو مجھکو پس جدا ہو جاویگا تو اپنے دین سے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکھونگا
میں آپکو حالانکہ ساتھ آپکے ہدایت کی مجھکو خدا تعالی نے یعنی اسلام اور تمام
دین کے احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکھیگا تو عرب کو پس دشمن رکھیگا مجھکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف ع حضرت نے دشمن عرب کو
اوسکے ضمن میں مجھکو دشمن رکھنا بھی لازم آجاویگا کیونکہ میں عرب ہوں حاصل یہ کہ بغض عرب کبھی ہوتا ہے سبب بغض کا
پہنچتا ہے اس آفت سے اور بڑی خرابی عظیم میں ... سلمان ہی سبب ہیں ... اپنی ... بہ نسبت عرب کے
سرزد ہوئے ہوں ... کہ صورت بغض کی ہوتی ہے آنحضرت نے اوس کو تنبیہ کیا کہ احتیاط کریں ... نوبت بغض حقیقی کی
نہ پہنچے ... سبب بغض کا ہو **وعن عثمان بن عفان** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش
العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث
حصین بن عمر ولیس ھو عند اھل الحدیث بذاک القوی اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے اور خیر خواہی نہ کرے اونکی یا ظاہر کرے خلاف ... کینہ ... نہ داخل ہوگا میری شفاعت
میں یعنی شفاعت صغری میں ... اور نہ پہنچیگی اوسکو دوستی میری ف ... اوسکو نہیں پہنچیگا اور نہیں حاصل
ہوگا اوسکی ... نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اوسکو مگر حدیث حصین بن
عمر کی سے اور نہیں ... نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی ف ... حدیث ضعیف اوسکی طرق سے اور وہ معتبر ہیں فضائل میں ...
اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں ... حب العرب ایمان و بغضہم نفاق نقل کی یہ حاکم نے انس سے اور طبرانی نے
انس سے روایت کی ... حب العرب ایمان و بغضہم کفر ... اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی
... احبوا العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی وکلام اہل الجنۃ عربی و
احبوا العرب ... ولیس ذلک علی الناس ما تعلم من تفسیرک اور حدیث ... کی روایت کی احمد نے اپنی
مسند میں ... حسن ... **وعن ام الحریر** مولاۃ طلحۃ بن مالک قالت
سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعۃ ھلاک العرب رواہ الترمذی
اور روایت ہے ام حریر سے ... کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک کی ... کہا سنا میں نے اپنے ... کہتے تھے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قرب قیامت

کی جلا نہ ہو نہیں ہے یہ بات کہ ہو تمام عرب کا ہی قتل کی ترمذی نے ف و مینی مسلمان عرب کا یا بعض عرب کا اور مراد یہ ہے کہ سوا ان لوگوں کے [illegible]

نہیں قائم ہوگی قیامت گر یہی لوگ تنہا اور نہیں رہیگا زمین میں کوئی شخص کوئی اسد **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن وفی روایۃ موقوفا

رواہ الترمذی وقال ہذا اصح اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش میں ہے

اور قضا انصار میں **ف** مراد قضا سے نقابت ہے اسلیے کہ یا ان نقبا انصار میں سے مقرر کیے تھے اور بعضوں نے کہا کہ بلکہ مراد قضا سے معنی مشہور ہی

اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کے بھیجا تھا اور [illegible] ترجمہ بانگ نماز کی قوم حبشہ میں ہے اسلیے کہ رئیس آنحضرت کے موذنوں کے بلال تھے وہ

حبشی تھے اور امین ہونا اور [illegible] ازد میں ہے یعنی [illegible] بقول بعض [illegible]

[illegible] **ف** [illegible] کلام راوی سے [illegible]

[illegible] ابو ہریرہ پر نقل کیا ترمذی نے [illegible]

[illegible] حدیث مرفوع سے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبد اللہ بن مطیع

عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ہذا الیوم الی یوم القیامۃ رواہ مسلم [illegible]

ہے عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سے ہیں [illegible] سے کہ صحابی ہیں [illegible] آنحضرت نے مطیع کہا [illegible]

سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے دن فتح مکہ کے نہ قتل کیا جاویگا کوئی قرشی [illegible] قتل کیا جاویگا بعد اس دن کے [illegible]

[illegible] **ف** [illegible] قتل کیا جاویگا کوئی قرشی [illegible]

[illegible]

[illegible] قتل [illegible] اسلام [illegible] قرشی [illegible]

[illegible] اسکی [illegible] الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب **وعن** ابی نوفل معاویۃ بن مسلم قال رایت عبد اللہ بن الزبیر

علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک

ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک

عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا

للرحم اما واللہ لامۃ انت شرہا لامۃ سوء وفی روایۃ لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل

الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیہود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ

فاعاد علیہا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک قال فابت وقالت واللہ لا اتیک حتی

تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیہا فقال

کیف رایتنی صنعت بعدو اللہ قالت رایتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک اخرتک بلغنی انک

تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدہما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الاخر فنطاق المراۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول

[illegible] سے حارثہ بن مسلم نابعی ہی کہا یعنی عبد اللہ بن زبیر کو اور پکارا مدینہ کی
راہ یعنی سولی پر اور لوگ آتے جاتے تھے اور مدینہ کی گھاٹی پر کی ہی کہ واقع ہے راہ اہل مدینہ کے جس وقت کہ وہ آتے ہیں مکہ میں اور ضافت قصبہ ہے مکہ کی طرف
اس جگہ نسبی ہی اور عبد اللہ بن زبیر کو جب کہ حجاج ظالم نے ان کو مارا اور اس جگہ مذکور میں سولی پر کھینچا اور اسکے بعد مقرر کی گئی جگہ ان کے قبر کی حجون میں قریب مکہ
مقبرہ کے لیکن ثابت نہیں کہ کسی نے قبر ان کی اور اسی طرح تمام قبریں صحابہ کی کہ کوئی مقبرہ میں ہیں کسی جگہ میں ان کی معلوم نہیں ہیں صحیح کہا ہم نے کہ قبر حضرت
[illegible] اور کسی جگہ اور سر مبارک کہا گیا ہی اعتقاد ہر یا بعض دنیا کی بنا پاک کیا ہی واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نے پس گذرے عبد اللہ بن عمر ان پر اور
ان کے پاس کھڑے ہوئے یہاں تک کہ گذرے اور عبد اللہ بن عمر پر پس گذرے ابن زبیر کے پاس کھڑے ہوئے ان پر پس کہا ابن عمر نے سلام تجھ پر اے ابا خبیب تین بار
اسلام کہا قسم خدا کی تحقیق تھا میں منع کرتا اس سے ابن زبیر کا نام [illegible] ابن زبیر ابو خبیب مشہور اور اسکے معلوم ہوا کہ
تین بار سلام کرنا سنت ہے اگرچہ پہلو دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق تھا میں منع کرتا میں تجھکو اس کام سے تین بار یہی مضمون کہا فائدہ
مراد اس کام سے یہ ہے منع ہوئی خلافت اور یہ ابتدا کی کہ عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ یزید سے بیعت نہ کروں گا اور مکہ میں جا رہا اور ابتدا میں ایک تحت تصرف میں آ گیا اور اسکے بعد مروان
بعد یزید کی اور عبد الملک ہی بعد مروان جیت نہ کی پس عبد الملک نے حجاج ثقفی ابن زبیر پر مکہ میں بھیجا اور حجاج نے ان کو مارا اور سر ان کا مدینہ کو بھیجا اور
جسد ان کا مکہ میں سولی پر کھینچا اور یزید نے ہی ایک لشکر مدینہ کی خراب کرنے کو بھیجی اور واسطے ان کے قتل کے لیے مکہ کو وہ قصہ حرہ میں بیجا تھا اور وہی
لشکر مکہ کو گیا اور عبد اللہ بن زبیر کو مار رہا تھا پس یزید مر گیا پس ابن عمر نے کہا کہ میں تجھکو ای ابا خبیب اس معاملہ سے منع کرتا تھا اور ان کو ہنستا اور انا
انجام کار یہ ہوا تحقیق ابن زبیر بہت بڑے بیحد ناسست و تحسر ابن زبیر کی حال پر وہ تشنیع و ملامت ہی اور جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق تھا تو کہ جانتا
تھا میں تجھکو بہت روزے رکھنے والا بہت شب بیدار شب خیز بہت احسان کرنے والا قرابتیوں سے فائدہ یہ کہا کہ ابن زبیر روزے بہت رکھا کرتے تھے اور کبھی پیوستہ
دن کا ملی کا روزہ رکھتے اور تمام شب بیدار رہتے اور مراد ابن عمر کی اس کہنے سے یہ ہے کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تھا عدو اللہ و ظالم اور واسطے اس کے کلام سے ان کو
ملحد کہا کرتا تھا اور سولی پر کھینچا اور ابن زبیر کے اور اسکی باتیں بیان کی ہیں تا لوگوں کو خوبیاں ان کی خوب طرح معلوم ہو جائیں ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ وہ گروہ
کہ جسکا تو بدتر ہے [illegible] اعتقاد ہی ان کی اور ایک روایت میں بجائے امتہ سوء کے لامتہ خیر آیا ہے فائدہ یعنی وہ گروہ کہ تو برا ان کا ہو وہ گروہ خیر ہے اور
روایت پہلی کی یہ معنی کہ وہ گروہ تو اور ان کا مانا اعتقاد میں بلا شر رکھتی وہ گروہ برا ہے کہ بجز جیسی شخص کو شرار کہتی ہیں اور معنی روسری روایت کے یہ ہیں کہ
تجھکو بد گروہ برا جانتا ہی کیا اچھا ہے اور دین الطرف اسے اور تعریف کی ابن زبیر جیسی بیان کی ان کی اقامت پر ان کو زاہد صحیح اچھا کہتی ہیں اور
کیا خوب ہو کہ ان سے فصاحت نہ رہی [illegible] ابن عمر و پاس پہنچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کی شہرت کی اور کلام ان کا
حجاج کو پہنچا ابن زبیر کی پس بھیجا حجاج نے کسی کو طرف ابن زبیر پس اتاری گئی لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دی گئی تھی پس ڈالی گئی یہودیوں کی قبروں
میں یعنی اس جگہ یہودیوں کی جہاں کہ کوئی نہیں رہتا اور جو یہود وفن کی جاتی تھی اور یہ نشانی نہیں ہے اسکی کہ جواب پر گذر آ کہ ابن زبیر دفن
کیے گئے تھے اعلیٰ معلی کی سیدھی کرد و یہ ہو کہ ان کو ہمیشہ ہم سے جگہ اور انکی اور وفن کی گئی جگہ اعلیٰ ہیں اور قبر یہود یہ اب مکہ میں متعارف نہیں ہیں مگر اس وقت
میں نہیں تا معلوم کیا حجاج نے کہ وہ ان لیجا دین اور ڈالیں کہ جہاں قبر یہود ہوں واللہ اعلم ترجمہ پھر بھیجا حجاج نے کسی کو ابن زبیر کی ماں کے پاس کہ اسماء
بیٹی ابو بکر کی ہیں یعنی ان کی والدہ کی پس انکار کیا اسماء نے کہ آویں اس کے پاس یعنی اور ٹھہریں اور ان کے پاس وسلام کریں پھر دوسرا پیام بھیجا حجاج
نے اسماء کے پاس سے بیٹا بیٹے اور کہلا بھیجا ان کو زبانی البتہ تو میرے پاس آ ورنہ بھیجونگا ان کی طرف میں ایک شخص کو کہ کھینچ لاویگا تجھکو تیری چوٹیاں پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہا پس پھر انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہیں آؤنگی میں تیرے پاس یہاں تک کہ بھیجے تو میری طرف اس شخص کو کہ کھینچے مجھکو ساتھ چوٹیوں [illegible]
میری کے کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھکو جوتیاں میری پس لیں جوتیاں اپنی پھر چلا ساتھ بہت تیزی کے اور غصہ سے تب اور تیز چلا یہاں تک کہ داخل ہوا اوپر اسماء کے
صفات میں تکبر کی طرف اور سبب کبر کے اپنی پوشش کو کہ وہ باعث کیا گیا ہے اور کھینچنا اسکا اور دور ہوگئی ہوں ان اوسکی یعنی جیسی چال کی ہو تا ان سے تو تھا میں تب پس کہا
حجاج نے پاپوشیں اپنی پہنے اور پھر اوسکو جلد جلد چلا ہاتھ ہلاتا ہوا تیز یہاں تک کہ داخل ہوا اسماء پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تو نے مجھکو یعنی کیسا کیا میں نے ساتھ
دشمن خدا کے یعنی تیرے بیٹے کی سبب اعتقاد فاسد کے کر اوسکو شرمندہ کیا ہوا کہ دیکھا میں نے تجھکو کہ تباہ کی تو نے دنیا اوسکی اور کہا اسماء نے بگاڑا تو نے اوسکو اور بگاڑا
اوس نے تجھ پر آخرت تیری کو یعنی قتل کے سبب سے مستحق عذاب کا ہوا تو پہنچی ہے مجھکو یہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنی اوس کو بات ہی سے ذات النطاقین کا بیٹا
دو کمربند والے کے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے کہا تھا اسماء نے کہ انہوں نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے جو توشہ دان باندھنے کو کوئی رسی نہ پائی
بنایا تو اپنی نطاق کی دو ٹکڑے کر کر ایک ٹکڑے سے توشہ دان باندھا اور دوسرا ٹکڑا کمر میں باندھا اور نطاق کمربند کو کہتے ہیں عادت عرب کی عورتوں کے
کہ کمربند باندھتی ہیں تا کہ کام کریں میں نے بند کمل سمجھا پس یہ لقب واقع ہوا ان کو اسی موجب فخر کا تھا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کوئی فضیلت ہے اور
حجاج نادان اس لقب کو اونکی تحقیر کی نیت پر کہتا تھا کہ وہ خادمہ تھی باندی کی والی پس اونہوں نے اس لقب کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکی کہ وجہ لغوی خود ارشاد کی تھے
بیان کیے ساتھ قول اپنے کہ ترجمہ قسم ہے اللہ کی میں ہوں ذات النطاقین یعنی دو کمربند والی پر ایک ون دونوں میں سے پس میں باندھتی ساتھ اوسکے طعام
آنحضرت کا اور طعام ابو بکر کا واسطے محافظت کی جانوروں سے ف ع لفظ من الدواب متعلق ہے ساتھ ارفع کے یعنی باندھتی تھی میں دسترخوان ان دونوں صاحبوں
طعام کا اور لٹکا دیتی تھی اوسکو اونچی پر تا کہ جانور نہ کھاویں مانند چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ اور ایک کمربند دوسرا پس کمربند عورت کا ہی کہ نہیں بے پروا ہے عورت
اوس سے ف ع یا تو بسبب ستر کے کہ متعارف ہو ان کے گھر میں کہ اچھی ہی لائق تر ہے عورت کے حق میں یا واسطے باندھنے کے کہ اپنی کمر پر سے سب
رہنے لیے کہ پیٹ نہ بڑھ جاوے جیسا کہ عادت عرب کی عورتوں کی ہے کہ اگر محتاج ہوتی ہیں کمربند کی تو ابتدا میں ڈھیلی ہو جاتی ہیں تو جاتی ہے سو اسکے کمربند
باندھتی ہیں ترجمہ خبر دار ہو تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی ہمکو کہ تحقیق ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ظالم پس جھوٹے کو دیکھا
ہمنے اوسکو یعنی مختار کو اور اسی پر ظالم کو پس گمان نہیں کرتی میں تجھکو مگر وہ ظالم کہ آنحضرت نے خبر دی ہے ف ع کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر
پر اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور تکرار کرنا سلام کا اور تیسرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ثنا کرنی میت کی ساتھ اچھی صفتوں معروفہ اوسکی
اور اسمیں منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہے بسبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ پروا کرنی کیونکہ یقینا وہ جانتے ہی تھے کہ میری ان باتوں کی اوسکو خبر پہنچیگی اور
باوجود اسکے نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے پس کھڑا ہو حجاج وہاں کے پاس سے اور نہ جواب دیا اوسکو نقل کی یہ مسلم نے ف ع پھر کچھ دن بعد اسکے
کہ مرگئی تھیں ان بعد اور عمر اونکی سو برس کی تھی اور ایک دانت بھی نہ ٹوٹا تھا اونکا وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ
فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ
فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ
فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا
حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے نافع سے کہ غلام تھا ابن عمر کا یہ کہ ابن عمر کے پاس
آئے دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کے یعنی پہلی بار قتل سے اونکی کی پس کہا اونہوں نے کہ تحقیق لوگوں نے کیا جو کچھ دیکھتا ہے تو یعنی اختلاف کیا امر امامت میں اور تم
بیٹے عمر کے ہو یعنی اور وہ خلیفہ تھے اور یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو وقت یعنی وہ حضرت کی یار ہو پس کس چیز نے منع کیا ہے تجھکو یعنی نہیں ہے

… عالم ہی کہ جگہ پر نہ کسی پیغمبر بنا رکھتی تھی انکو نسی تھی ہوتی امانت اور عہد امانت …

بدلی یعنی نہ عالموں کی سی ہی کہا ابن عمر نے کہ نہ رکھتا ہی انکو نکلنی اور قتال کرنی سی طرف اسی بات کا کہ خدا تعالی نے حرام کیا ہی خون بہانا مسلمان کا اور

اشارہ کیا ساتھ ہمارے پرہیز کرنی کی طرف نفس اور اختیار کرنی طریق احتیاط کو والا حاجت لفظ قتال کی نہ تھی اور ترجمہ کہا اوس نے اور تو نے کہا قتال

اور لڑو تم یہاں تک کہ نہ پایا جاوی فتنہ پس کہا ابن عمر نے کہ تحقیق لڑی ہم بیچ ہمراہ آنحضرت کی اور خلفا راشدین کی یہاں تک کہ نہ تھا فتنہ یعنی شرک

اور ہوا دین اسلام خالص واسطے اللہ کی یعنی اور تم چاہتی ہو یہ کہ لڑو تم یہاں تک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانوں میں اور ہو دین واسطے غیر اللہ کی نقل کی بخاری نی

یعنی بسبب تجاوز دین خدا کی اور عدم ثبات اوس کی اور حاصل یہ کہ سائل کی اعتقاد میں یہ تھا کہ قتال کیجیو اور شخص سی کہ مخالف ہووی امام کی

اعتقاد رکھتا تھا اوسکی اطاعت کا اور ابن عمر اس میں پہلی سب جانتے تھی کہ ڈر کر لڑائی کو یہ اور یہ کہ مستحق ہے ساتھ قتل کی جیسا کہ دلالت

کرتا ہے یہ قول ابن عمر کا قد اسنا کا من مثل ہذا وعن ابی ہریرۃ قال جاء الطفیل بن عمرو الدوسی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقال ان دوسا قد ہلکت وعصت وابت فادع اللہ علیہم فظن الناس انہ یدعو علیہم فقال اللہم اہد دوسا

وأت بہم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا آئی طفیل بن عمرو دوسی اور یہ صحابی ہیں اسلام لائی مکہ میں ہجرت سی پہلی

مکہ میں اور وہاں رہتی تھی یہاں تک کہ ہجرت کی آنحضرت نے پس آئی آنحضرت کی پاس مدینہ میں بیچ خدمت بابرکت میں رہتی تھی یہاں تک کہ وفات کی

آنحضرت نے اور آنکا ذوالنور لقب تھا یعنی جب آنحضرت نے انکو انکی قوم کی طرف بھیجا تا دعوت کریں یعنی اسلام کی طرف بلاویں انکو کہا کہ کچھ میری

لیے یا رسول اللہ کوئی نشانی مانند دیجئے میری کریں لوگ یقین حال آنحضرت نے انکی لیے دعا کی اور کہا خدایا بخش اسکو کچھ نشانی پس ہوا نور انکی دونوں آنکھوں کی

درمیان کہا طفیل نے کہ ڈرتا ہوں کہ کہیں ایسا کہو کہ مثلہ ہے پس پھر اوہ نور درمیان طرف کوڑی کی تو اور کہ ہر روشن ہوتا تھا اندھیری راتوں میں کہا طفیل اور بلایا میں نے

قوم کو اسلام کی طرف پس اسلام لایا باپ انکا اور نہ لائی ماں ایمان انکی پس دیا کرتی میں ابو ہریرہ نے کہا طفیل بن عمرو دوسی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

کی اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہو قبیلہ دوس کا یعنی مستحق ہلاک کی ہوئی آپکی نافرمانی کی اور نہ مانا بات حق جیسا کہ ارشاد آپکا ہی پس دعا کیجئے اللہ تعالی سی اونپر کہ خدا انکو ہلاک کرے پس گمان کیا لوگوں نے

کہ آنحضرت بد دعا کرینگی اونپر پس کہا آنحضرت نے یعنی بسبب ہونی انکی رحمۃ للعالمین کی بلکہ ہدایت کر دوس کو اور لا انکو یعنی خدایا ہدایت کر اور لا انکو میری طرف

مدینہ کو دین ہجرت کرکی یا یہ کہ لا انکو طرف راہ حق یعنی ان کے دلوں کو متوجہ کر طرف قبول کرنی دین کی نقل کی بخاری و مسلم نے وعن ابن عباس

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی وکلام اہل الجنۃ عربی رواہ

البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکھو تم عرب کو

تین سبب کی ایک اس سبب سی کہ میں عرب ہوں یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہے طرف حبیب کی محبوب ہوتی ہے اور دوسرا اس سبب سی کہ قرآن عربی زبان میں ہے

یعنی اور تیسرا قرآن عرب کی لغت میں اور اوسکی لغت سی پہچانی جاتی ہی فصاحت بلاغت اوسکی اور تیسرا اس سبب سی کہ کلام بہشتیوں کا عربی ہی نقل کی

بیہقی نی شعب الایمان میں صاحب مشکوۃ کی نسبت دنیا و آخرت میں اور اخیر جملہ سی سمجھا گیا کہ کلام دوزخیوں کا غیر عربی ہی اور یہ تین سبب

محبت کی اصل تھی بیان فرمایا انکی سوا بھی کئی سبب ہیں دوستی محبت رکھنی کی کہ وہ یہ ہیں کہ وہ اولین سبب صحبت اور نقل کی طرف ہمارے اور ضبط

اور بیان اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کی اور نقل کی ہی طرف ہمارے اور وہ دین اسلام کی اور سبب انکی فتح ہوئی شہر اور پھیلا اسلام اطراف عالم میں اور وہ

اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہیں اور سوال قبر کا بھی انکی زبان میں ہوگا چنانچہ بعضی نے کہا ہے واللہ اعلم بالصواب

باب مناقب الصحابۃ رضی اللہ عنہم اجمعین

باب بیچ بیان مناقب صحابہ کی رضی اللہ عنہم سب کی مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی فضائل کی اور منقبت کہتے ہیں اوس خصلت کو کہ حاصل ہو

اوسکو شرف اور عزو منزلت یا تو دوری ہے اونہ تعالی کی [illegible] یا نزدیکی تعلق کی اور دو مرتبات کا [illegible]

اول کا یہی جب کہا جاوے کہ فلانا فاضل ہے یعنی فضیلت رکھنے والا تو معنی اسکی یہ ہیں کہ اوسکی بہت سی [illegible] اور ایک روشنی [illegible] پایا جاتا طرف

فضیلت کے مگر ساتھ نقل کی رسول خدا صلعم سے یعنی یہ سمجھنا کہ فلانا افضل ہے [illegible] اللہ کے نزدیک [illegible] اور یہ جب تک حضرت کی زبانی سے نہ معلوم

ہو اور کہا سیوطی نے اور صحابی وہ شخص ہے کہ جس نے پایا ہو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان میں اور مرا ہو دین اسلام پر اگرچہ اوس کے درمیان میں

ارتداد بھی [illegible] ہوا ہو [illegible] صحابی ہونا اوسکا ساتھ تواتر کے مانند ابوبکر و عمر [illegible] کے جانا

جاتا ہے ساتھ خبر مشہور کے یا ساتھ کہنے کسی صحابی کے [illegible] یا صحابی ہونا خود اپنی تعین کرکے کہ میں صحابی ہوں جس وقت کہ ہووے وہ عادل اور صحابہ سب عادل

ہیں [illegible] طول صحبت کے ساتھ آنحضرت کی [illegible] بابرکت میں بہت

[illegible] حضرت [illegible] غزوات [illegible] معلوم نہیں [illegible]

شہید [illegible] حضرت کے صحبت مبارک میں حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتھ اون لوگوں [illegible]

کسی جہاد میں [illegible] آنحضرت کو [illegible] اور کلام نہیں کیا [illegible] حالت طفولیت میں اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی [illegible]

[illegible] خلفاء اربعہ [illegible] ترتیب خلافت [illegible] عشرہ مبشرہ [illegible]

[illegible] انصار [illegible] بیت المقدس [illegible]

کیا ہی [illegible] حضرت عائشہ اور خدیجہ [illegible] حضرت عائشہ و فاطمہ [illegible]

[illegible] جماعت [illegible] اعتقاد [illegible]

[illegible] اہل سنت و جماعت [illegible]

[illegible] منقول ہو [illegible] الفصل الاول پہلی فصل عن ابی سعید الخدری قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم

ولا نصیفہ متفق علیہ روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا نہ کہو تم میرے صحابہ کو

ف یہ خطاب حضرت نے اپنے صحابہ کو کیا اسلیے کہ واسطے ہوا ہی کہ سبب اس حدیث کے فرمانیکا یہ تھا کہ درمیان خالد بن ولید کے اور عبد الرحمن بن عوف کے کچھ تنازع

تھا [illegible] صحابی [illegible] اسلام [illegible] حضرت کی

نبوت [illegible] آنحضرت [illegible] صحابہ کا حرام ہے

اور [illegible] قتل [illegible] قاضی عیاض نے

[illegible] کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور اگر فضیلت [illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible]

سبب ... ہر خلافت کی ... حق عثمان اور علی اور
معاویہ رضی اللہ عنہم ... محققین ... مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے بلا شبہ قرار دیا ہے ... خلافت حضرت صدیق کی ... کتاب
لکھا ہے کہ جو کوئی انکار خلافت صدیق کی کرے ... فتاوی عالمگیری میں ہے الرافضی اذا کان یسب الشیخین و
یلعنهما العیاذ باللہ فهو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجهه علی ابی بکر لا یکون
کافرا لکنه مبتدع ولو قذف عائشة بالزنا کفر باللہ اور ... عالمگیری میں ہے ... امامة ابی بکر الصدیق فهو کافر
علی قول بعضهم وقال بعضهم هو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر وکذلک من انکر خلافة عمر فی
اصح الاقوال ویجب اکفارهم ... فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح الی ان قالوا
وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے
کہ دلیلیں ... کفر کی بہت ہیں ... خلفاء ثلثہ کی فضائل میں ... متواتر ...
السنہ ... انکار ... کفر ہی بلا شبہ ... امام ابو حنیفہ ... مجتہدین
مقدم ... قیاس ... اقوال صحابہ ... رضی اللہ عنہم ... اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماتی
ہی ان آیتوں میں لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرة الخ اور جا بجا فرمایا والسابقون الاولون
من المهاجرین والانصار ... رضی اللہ عنهم ورضوا عنه ... اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوی ... لعن کریں ... ان کو
فاسق ... ان آیتوں ... لعنت کرنیوالی ... مخالف قرآن کی ... مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہی
... خلافت خلفاء کی ثابت ہی قرآن شریف سی کہ فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض ...
... خلافت خلفاء راشدین ... ایمان لائی اور عمل صالح کیے ... صحت خلافت
خلفاء ... فرمایا اللہ تعالی ... ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفسقون ...
اور ... فاسق ... قرآن میں ... فاسق ... ومن لم یحکم بما انزل
اللہ فاولئک هم الفسقون اور ... فرمایا اللہ تعالی للفقراء المهاجرین ... اولئک هم الصادقون ... صدیق کو خلیفہ
... صادق ... قرآن کو ... مخالف ...
اور ... کفر ہی اور ... فلاح ... فرمایا اللہ تعالی نے اولئک هم المفلحون ... اولئک هم الخاسرون
اور ... فرمایا محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار ...
وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت منهم مغفرة واجرا عظیما پس ... اعتقاد ...
... صحابہ ...
... اطلاق کفر کا ... فرمایا لیغیظ بهم الکفار یعنی تاکہ
... قاضی ثناء اللہ صاحب ... لکھا ہی ... صحابہ ...
اور ... قرآن میں ... صحابہ ... قرآن ... متواترات کی ... لکھا ہی ...

سی اپنے ہمعصر شکل وصورت میں مرتد ہونے پہلے فرقہ مشکل کی دلالت کی صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر حضرت امام حسن علیہ السلام [redacted]
مدعی نبوت اور اہل ردہ بالاجماع اہل سنت ہیں اور جماعت کی بالاجماع آتا ہے اور یہ بھی کہ جس طرح پہلے اعراب سے جو قوت حرب و قتال کی باتفاق اہل سنت کے
ابوبکر ہی نے واسطے خلیفہ کے جنگ کرنا انکا اسلام ہی تھی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قل للمخلفین من الاعراب تو ان کو وہی دعوت ہے جو نو انکا تو یہ شیعہ کہتے ہیں کہ بعد حضرت کے فرمایا الہیات
ابی جاتم اور ابن قتیبہ نے شیخ ابو محمد رازی امام ابو العباس غیرہم نے کہا ہے کہ خلافت صدیق کی قرآن میں اصل ہے تو ثابت ہوئی اور رد کرنے والے کو سوا
دعوت ہیں بالاز ہی ہو اثبات یا جاوز نکے ساتھ قتال اہل قبلہ کی ہیں کیا حال کیا ہے اوسکا کیونکر کی ہی نو نکو اور نسبت کفر کی کرتی اور یہ بھی ہے کہ بہشتی ہونا اونکا تصریح
سے ثابت ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا یَسْتَوِی مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ تا آخر وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی پس انکار اونکے بہشتی ہونیکا
لازم کر شیعہ اونکا فضیلت کا بھی انکار کرتے ہیں اور جاننا چاہیے کہ جو کوئی جھٹلا دے قرآن کی ایسی مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہیں رکھتا وہ کافر جانا جاوے اور رد کے
نزدیک ایسی بات جو نص صریح ہی شکل ہو دیکھ کر اہل جماعت کو قرآن کو اور ایک دوسرا جو بھی صریح ہی نہ سند نکے ساتھ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا
اہل حق نے اوسکی بطلان پر بلا شبہہ کفر کرتی انہیں کو شکی اور یہ دونوں قسمیں سے کفر ہیں بالاجماع اور یہ معلوم ہے کہ شیعہ رد کرتی ہیں قرآن و حدیث
کو ساتھ ایسی قسم تحریر کی جو ثابت ہو اسکے وجہ اور یہ بھی ہے کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہیں سب مع درجات
کا بیان ہے اور صرف احتمال خبیث کفر ہی ہو جاتا ہے کفر کو موجب جمیع درجات کا کہتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر کی شان میں فرماتا ہے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ
یقول لصاحبہ لا تحزن اس جب اللہ نے ولی اور رحمان شمار کی اسکا حال یہ ہے حضرت کی بیان فرمائے دیکھنا چاہیے کہ اونکی برائی کرنیوالے شیعہ اونکا کیا حال ہوگا اور
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْکُمْ اور یہ آیت بھی ابوبکر میں باتفاق اہل سنت کے ہیں شکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہے قرآن عظیم کو اور
فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَسَیُجَنَّبُہَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی آخر تک بھی ابوبکر کی شان میں ہی اور علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نہیں ہے چنانچہ ماہران تفسیر پر یہ بات پوشیدہ
نہیں ہے اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکھے تو اوسپر جو حسن ہے بات ظاہر ہوجاوے پس جسکو اللہ تعالیٰ اتقی فرماوے وہ مستحق رحمت ہوا نہ مستحق لعنت خدا کا
اگر کوئی شیعہ کہے کہ شرح عقائد نسفی میں مشکل جاتا ہے کا ذکر کتا ہے سبب برا کہنے شیعہ کے اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرقوں اسلامیہ میں گنا ہے اور سیطا
صاحب مواقف نے اور شیخ ابو الحسن اشعری اور غزالی بھی نہیں مناسب جانتے اہل قبلہ کی تکفیر کو پس حج کا ذکر ہی شیعہ کو قول اونکا موافق سلف اہل سنت
نہیں ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اس جماعت پر مشتبہ ہوا جیسے کہ علماء سابقین کو اشتباہ ہوا ہے الطاق تہذیب یہ ہی نہیں ہے شیعہ متقدمین کو جو امامت والا
اور جاننا چاہیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی تیمم میں جو شیعہ ہیں کی وجہ سے نظیر سی کی بہت میں گویا کہ نظران میں لگی اور اہل قبلہ ہو نکے
کی اور اونپر کفر کے شیعہ کی التفات کیا جیسے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گمراہی پر نظر کر کے سفارش کی اور کہا کیونکر قتال کریں ہم
اونسے اسلام لیے جو فرمایا آنحضرت نے اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا ابوبکر نے میں قتال کرونگا اونسے کہ جو فرق کرینگی درمیان نماز
اور زکوٰۃ کی الخ حضرت عمر نے کہا کہ دیکھا میں نے کہ کھولدیا اللہ نے سینہ ابوبکر کا قتال کی لیے پس جانا کہ یہی حق ہے بالاں پر مزگوں اور تخ اونکے حق میں فرمایا ہے
کہ وہ دین خبیث نہیں جیسی اسوقت کی ہیں چنانچہ دلالت کرتا ہی اس پر قول ملا علی قاری کا کہ مرقاۃ میں لکھا ہی قلت وہذا فی حق الرافضۃ والخارجۃ
فی زماننا فانہم یعتقدون کفر اکثر الصحابۃ فضلا عن سائر اہل السنۃ والجماعۃ فہم کفرۃ
بالاجماع بلا نزاع انتہی اور بنظر انصاف ان روایات شیعہ میں غور کرنا چاہیے کہ انسے کیا ثابت ہوتا ہے کفر انکا یا ایمان عن عویم
ابن ساعدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منہم وزراء وانصارا واصہارا
فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا روایت کی یہ حاکم اور طبرانی اور حاکم

[illegible] يخرج في آخر الزمان قوم يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانهم
مشركون قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يقرظونك بما ليس فيك ويطعنون على السلف

مثل ابی مسعود اور ابی اور طبرانی روایت [illegible] فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اور بطریق [illegible] انس اور جابر انصاری اور جابر و حسن [illegible] اور ابن عمر اور ابن عباس اور فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے [illegible] فرمایا حضرت نے
من ابغضهم فقد ابغضني ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله اور روایت کی ابن عساکر نے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال حب ابی بکر وعمر ایمان وبغضهما کفر اور روایت کی عبد اللہ بن احمد نے انس سے بطریق [illegible]
لا یجتمع حب ابی بکر وعمر [illegible] الا الله اور اونکی بغض کا حال [illegible] حال سے [illegible] دونون [illegible] کافر ہوگا
اور [illegible] کی تکفیر [illegible] صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسی کو کافر کہے یا کہے عدو اللہ اور ویسا نہو تو [illegible]
[illegible] اصحاب [illegible] اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ [illegible] اگر کوئی [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب [illegible] زندیق ہے اور [illegible] کہ قرآن حق ہے اور رسول حق ہے [illegible]
[illegible] روایت کیا ہے سب ہمکو صحابہ رضی اللہ عنہم نے [illegible] باطل کریں کتاب و سنت کا [illegible]
[illegible] ضلالت کا [illegible] اور سہل بن عبد اللہ تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر [illegible]
اور اصحاب [illegible] خلافت صدیق [illegible]
[illegible] خلافت [illegible]
شفا میں کہا مالک بن انس [illegible] من ابغض الصحابة وسبهم فليس له في فيء المسلمين حق [illegible] اصحاب محمد صلی اللہ علیہ
وسلم فهو كافر قال الله تعالى ليغيظ بهم الكفار [illegible] امام اعظم [illegible]
نقل کیا [illegible] حنفیہ [illegible] امام اعظم [illegible]
[illegible] صدیق [illegible]
اجماع [illegible] اصحاب [illegible] ابو بکر
[illegible] عثمان [illegible] امام احمد [illegible]
[illegible] مسلمانوں کی [illegible]
[illegible] انقطاع [illegible] شیعہ کو
توفیق الٰہی [illegible] اللهم اهدنا الصراط المستقيم [illegible] رب العالمين [illegible]
راہ خدا میں [illegible] ثواب [illegible]
[illegible]
اور [illegible] ثواب [illegible]
[illegible] رسول خدا [illegible] صحابہ [illegible]

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولیٰ اسی سے ممنوع ہے غرض منع کرنا ہی ہر گھٹی ہوئی درجہ والے کو [illegible] کہ سبقت کلی ہی ساتھ اسلام کے فضل ہی ہے جب
تعظیم اونکی او روایت کیا علی بن جعد نے نے مسند میں ابن عمر سے کہا لا تسبوا اصحابی فان احدکم لو انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد احدہم ولا نصیفہ
اور روایت کی عقیلی نے ضعفا میں کہ فرمایا آنحضرت نے ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا واصہارا وانصارا وسیاتی قوم یسبونہم وینتقصونہم فلا تجالسوہم
ولا تشاربوہم ولا تواکلوہم ولا تناکحوہم وعن ابی بردۃ عن ابیہ قال رفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأسہ الی السماء وکان کثیرا
مما یرفع رأسہ الی السماء فقال النجوم امنۃ للسماء فاذا ذہبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذہبت اتی
اصحابی ما یوعدون واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذہب اصحابی اتی امتی ما یوعدون رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنے باپ سے کہ ابو موسیٰ اشعری ہی کہا اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف
آسمان کی اور تھی حضرت کی عادت اوٹھانی سر مبارک اپنا طرف آسمان کی یعنی بسبب انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کی ہیں آسمان کو پس
جس وقت کہ جاتے رہینگے ستارے ہو کر شامل ہونا آفتاب چاند کو اور ٹوٹ جاتے ہیں ستارے تب کے ٹوٹ کر معدوم ہو جاوینگے جیسا کہ فرمایا اذا النجوم انکدرت
انکدرت تو آجاویگا آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تقدیر کی گئی اوسکی یعنی پھٹنا اوسکا روز قیامت کے جیسے کہ فرمایا اذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت
اور میں سبب امان کا ہوں اپنے اصحاب کے لیے پس جب کہ جاؤنگا میں اس عالم سے آویگی میرے اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہیں یعنی فتنہ اور فساد اور اختلاف
اور مرتد ہو جانا بعضے عرب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہیں میری امت کے لیے پس جب کہ جاتے رہینگے اصحاب آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے
ہیں یعنی ظہور بدعت کا اور غلبہ ہوا کا اور ظاہر ہونا اہل شر کا اور قیامت قائم ہو گی اور یہ سب واقع ہوا فتنوں اور بدعتوں اور ہواؤں کا
اسی طرح آئی نشر کی وقت جاتی رہنی اہل خیر کی اور یہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا سے تشریف لے گئے تو جاتی رہی برکت اور اختلاف کرنی لگے
اور جس وقت کہ جاتے رہے صحابہ بعد حضرت کے تو بدل گیا حال لوگوں کا اور ظاہر ہوئی بدعتیں اور نئی نئی باتیں [illegible] حضرت کے ساتھ قول اور فعل اور حالات
حال کے ہیں کہ مقصود ہے صحابہ کو حضرت کے انوار اور برکات اور یہی ہے حال اسلام کا ہر وقت جیسا کہ ہے تو فرمایا آنحضرت نے اصحابی کالنجوم
بایہم اقتدیتم اہتدیتم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان فیغزو
فئام من الناس فیقولون ہل فیکم من صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لہم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو
فئام من الناس فیقال ہل فیکم من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لہم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو
فئام من الناس فیقال ہل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون نعم فیفتح لہم متفق
علیہ وفی روایۃ لمسلم قال یاتی علی الناس زمان یبعث منہم البعث فیقولون انظروا ہل تجدون فیکم
احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیوجد الرجل فیفتح لہم بہ ثم یبعث البعث الثانی فیقولون ہل فیہم
من رأی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیوجد فیفتح لہم بہ ثم یبعث البعث الثالث فیقال انظروا ہل ترون فیہم من رأی من رأی
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یکون البعث الرابع فیقال انظروا ہل ترون فیہم احدا رأی من رأی احدا رأی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فیوجد الرجل فیفتح لہم بہ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہینگے جہاد کرنے والے
اوس جماعت سے یعنی آپس میں کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کے پس کہینگے ان میں جواب

تھی ۔ یعنی جہاد ہوگا دوسرے شہر کے جہاد کو گئی دوسرے یعنی ہو برکت و شوکت اصحاب پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوئی پھر آو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ے جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہے درمیان تمہارے
وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تابعین میں تم میں پس کہینگے ہاں پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی پھر آویگا لوگوں پر
ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اوس شخص کے کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب
پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہینگے ہاں پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی ف ع اس حدیث میں معجزہ ہی آنحضرت کا اور فضیلت اونکی اصحاب کی اور تابعین کی
اور تبع تابعین کی یعنی قرون ثلثہ کی جیسے کہ حدیث آئندہ میں صراحۃ مذکور ہی ترجمہ نقل کیے بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت نے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ بھیجا جاویگا یعنی او بھیجی گی لوگوں میں سے لشکر پس کہینگے لشکر کے لوگ دیکھو پایا جاتا ہی تم میں کسیکو اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی سے پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب میں سے پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے یعنی اون اصحابی کی برکت سے پھر بھیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنی اور
وقت میں اور جماعت کی طرف پس کہینگے کہ آیا ہے انمیں وہ شخص کہ دیکھا ہو آنحضرت کی اصحاب کو ف ع اس سے معلوم ہوا کہ تابعین میں بھی دیکھنا اصحاب کا کافی ہے
جیسے کہ صحابہ میں بھی دیکھنا آنحضرت کا صحبت ہی اور بعضوں نے کہا کہ صحابہ میں تو دیکھنا کافی ہی لیکن تابعین میں صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسے کہ پہلی حدیث میں گذرا اگر
چہ بیان دیکھنا ساتھ صحبت کے مراد ہو تو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی پھر بھیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکھو پایا تم نے انمیں اوس شخص کو کہ دیکھا ہو
اوسکو کہ دیکھا ہی اصحاب آنحضرت کے یا روکو پھر ہوگا بھیجا جاویگا چوتھا لشکر کا یعنی چوتھی مرتبہ میں پس کہا جاویگا کہ دیکھو پایا ہے تم نے انمیں کسیکو کہ دیکھا ہو اوسکو کہ دیکھا ہو
ایکو کہ دیکھا ہو اونکو یعنی صحابہ کی تبع کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے ف ع اور ایک نسخہ میں ہم ہی بابلہ کی یعنی واسطے اونکے
یہ برکت اوسکی اور اس حدیث میں چار قرن مذکور ہوئے اصحاب و تابعین و اتباع و تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی میں بھی چار حدیث خیر القرون کے
چار قرن مذکور ہوئے [illegible] اہل خیر [illegible] چوتھی قرن میں اقتصار کیا تین قرون پر اکثر روایتوں میں بسبب کثرت اہل علم و صلاح کی اور قلت ہوا کے
اور [illegible] اونمیں [illegible] شیخ [illegible] بطریق مرفوع اخرج احمد خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے
بطریق مرفوع کے خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم تجیء قوم لا خیر فیہم وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ إِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ
وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر امت میری قرن میرا ہی یعنی اصحاب میرے بہتر ہیں امت کے وہ لوگ ہیں کہ متصل ہوتے ہیں اونکے یعنی تابعین پھر وہ
لوگ کہ متصل ہیں اونکے یعنی تبع تابعین ف ع قرن ہر زمانہ کی لوگ اور [illegible] مقدار [illegible] کی ہی عمر اہل زمانہ کے لیا گیا ہی یہ لفظ اقتران ہو پس گویا وہ آپس
مقدار [illegible] کہ [illegible] زمانہ کے لوگوں کی عمر [illegible] اور اقوال میں اوسکی بعضوں نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا اسی برس کا
اور بعضوں نے کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہے کہ ضبط و معتبر نہیں ہی کوئی عدد معین ساتھ اوسکے پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہیں اور مدت اونکے
وقت رسالت سے تا آخر وفات صحابہ کے یعنی ایک سو بیس برس [illegible] تابعین [illegible] ستر برس تک اور قرن اتباع تابعین کا [illegible] برس تک اور اوس وقت
ظاہر ہوئیں بدعتیں [illegible] فلاسفہ [illegible] متعزلہ اور امتحان کی گئی اہل علم ساتھ کہنے خلق قرآن کے اور متغیر ہوئے
احوال اور پیدا ہوئے اختلافات [illegible] ساتھ سنت کی [illegible] اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ [illegible] پھر تحقیق بعد ان کے [illegible] ہونگے ایک قوم کہ

گواہی دینگے اسواسطے کہ جس طلب کیا جاوے گواہی اوسکو اوسوقت تحمل سی معلوم ہوتا ہو گواہی دینا بغیر طلب کی اور حدیث میں علما نے تطبیق دی
میں آیا ہے کہ بہتر گواہ وہ شخص ہے کہ گواہی دے پہلی اسکی کہ طلب کیجاوے گواہی اور وجہ جمع کی درمیان ان دونوں حدیثوں کے یہ ہے کہ گواہی دینی
طلب کئے بغیر اور سمجھنا ہے کہ معلوم ہو گواہ ہوناوا وسکا اسلئے کہ وہان گواہی دینی پہلی طلب کے منافع اور محمول ہی غرض پر اوسکے اوتحمل ہے کہ معلوم نہیں کی ادعویٰ
تعبیر ہے کہ میں گواہ ہون تو وقت طلب کے ہی کی قاضی کے پاس گواہی دی یا حدیث گواہی دینی کی پہلی طلب کی مبالغہ ہی بیچ ادا کی گواہی کی وعدہ قبول
کرنیکی بعد طلب کے یعنی جیسا کہ کہتی ہیں جواد وہ شخص ہے کہ پہلے سوال کی دی یا یہ محمول ہے کہ اہل شہادت نہ ہو یا محمول ہی جھوٹی گواہی پر یا حقوق حق
ہی اور حقوق اللہ تعالیٰ کی حقوق میں ہے جب کہ مصلحت ہو کہ چھپانا نہ ہو اور بعضون نے کہا کہ مراد شہادت سے یمان سوگند ہی یعنی قسم جھوٹی کھاوینگے پہلے اسکے کہ انکو
قسم دی اور قسم اونکی طلب کی جیسا کہ اور روایت میں آیا ہے اور خیانت کرینگے اور امین نہ ہونگے یعنی اعتماد نہ کیا جاویگا اونپر واسطے ظاہر ہونے اونکی
خیانت اونکی کے اور ظاہر ہونے کی کہ اسواسطے امانت مشہور ہو اور اگر کبھی واقع کچھ تھوڑی ہی خیانت ہو تو اعتبار نہیں کیا جاتا ہے اور نذر مانینگے اور وفا نکرینگے
اونکی اور پروا نکرینگے اوسکی ترک کی بخلاف نیکو کی کہ انکی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہی یوفون بالنذر و یخافون یوما کان شرہ مستطیرا
اور پیدا ہوگا اونمیں موٹاپا یعنی فربہی کہ نزدیک بعض لوگوں کی بسبب بہت کھانے اور پینے اور تنعم اور ترفہ کی پیدا ہوگی
نہ بسبب خلقت اور طبعی ہونے کی جیسا کہ کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ احوال میں یعنی فخر کرینگے اور دعویٰ کرینگے اوس چیز کا کہ نہیں ہی اونمیں قسم کمال اور شرف سے
اور بعضون نے کہا کہ مراد جمع کرنا اموال کا اور بعض نے کہا تو ہی ہی کہ کنایہ غفلت سے اور قلت اہتمام سے ساتھ امر دین کے اسلئے کہ غالب یہ ہو
یہ ہے کہ نہیں اہتمام کرتی اسکا کہ ریاضت کرے اپنے نفس کو بلکہ بڑی ہمت اونکی حظوظ نفسانی اور موٹا ہونا اور شرح مسلم میں ہے کہا علما نے کہ فربہی مذموم ہے کہ تعمد کر کر
حاصل کرے اور جو کہ خلقی ہے وہ نہیں داخل اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ یبغض الحبر السمین اور ایک روایت میں ہے یتسمنون یعنی فربہی
اور نہ قسم دلائے جاوینگے یعنی قسم کھاوینگے بلا ضرورت و بغیر حاجت نقل کی ہے سیوطی نے اور مسلم کی ایک روایت میں ابی ہریرہ سے آیا کہ پیچھے آوینگی
ایک قوم کہ دوست رکھینگی فربہی کو شرح اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ سبقت کرینگی گواہی ایک اونمیں سے اوسکی قسم پر اور سبقت کریگی قسم اوسکی اوسکی گواہی پر
مقصود بیان کرنا حرص اونکے پر ہے اوسکی امور دین میں کہ جسسے معلوم ہوا کہ پرواہ امور دین کی کچھ نکرینگے الفصل الثانی فصل دوسری

عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكرموا اصحابي فانهم خياركم ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم
ثم يظهر الكذب حتى ان الرجل ليحلف ولا يستحلف ويشهد ولا يستشهد الا من سره بحبوحة الجنة
فليلزم الجماعة فان الشيطان مع الفذ وهو من الاثنين ابعد ولا يخلون رجل بامرأة فان الشيطان ثالثهم ومن
سرته حسنته وساءته سيئته فهو مؤمن رواه النسائي واسناده صحيح ورجاله رجال الصحيح الا ابراهيم بن
الحسن الخثعمي فانه لم يخرج عنه الشيخان وهو ثقة ثبت روایت ہے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تعظیم کرو میرے
یارونکی یعنی حالت زندگی اور موت میں اسلئے کہ وہ بہترین اور برگزیدہ تمہاری امت ہی ہیں ق ح اور کہا کرمانی نے کہ صاحب رسالہ اور
حاضرین درگاہ رسالت کے اور تربیت یافتہ علم و عمل آپکے تھے اور جنہوں نے اوس حضرت کی زیارت و صحبت نہیں کی اگرچہ وہ نہایت کامل ہوں کہ شیخ ابو طالب
مکی نے کہا کہ ایک نظر سے کہ جمال مصطفیٰ پر پڑی ایسا کچھ حاصل ہوتا تھا کہ وسکو چلہ کشی سے نہیں پہنچتا اور ایمان اونکا اور یقین شہود کا تھا
پھر وہ لوگ کہ قریب اونکے ہیں یعنی تابعین کہ قرب اونکے تھے تبع تابعین کی بہترین ہیں اور بہترین امت کی ہیں اور زمانہ
اونکا بہتر اور قرنوں سے ہے اور تبع تابعین سے پہلے اور نسبت اونکی کا سلف کے ساتھ کی کہ زمانہ نبی کی قریب تھا اور حسب مرتبہ اونکے اور بعد اونکے اسلئے جیسا کہ فرمایا

یعنی ان امور کا جو بعد میرے ہونگے اور اختلاف اور حوادث ہونگے اور سب علامات قیامت کی اور گواہی دینگے اور گواہی نہین طلب کیجاویگی اسواسطے کہ جو شخص کہ خوش کرے اوسکو یہ بات کہ بیچ بہشت کے بیچون بیچ بہشت مین رہے
تو لازم پکڑے جماعت کو یعنی سواد اعظم کو اور وہ جمہور اہل سنت ہین صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے
اور تابعین کی پیروی کرے اسواسطے کہ تحقیق شیطان ساتھ تنہا آدمی کے ہے یعنی جو کہ جماعت سے جدا ہوا اور دو سے بہت دور ہے اور شیطان
کو بہکانے کا طمع ہوتا ہے اور ہرگز نہ خلوت کرے کوئی مرد ساتھ عورت کے اسلئے کہ شیطان تیسرا ان کا ہوتا ہے یعنی مرد اور عورت اور شیطان
ضرور ہے کہ بہکاویگا اور جسکو خوش کرے نیکی اوسکی اور غمگین کرے بدی اوسکی پس وہ مومن ہے یعنی علامت مومن کامل کی
یہ ہے کہ نیکی کر کے خوش ہو اور بدی کر کے غمگین ہو اور کہا ہے علما نے کہ یہ نشان ہے دل کا اور منافق جو ایمان قیامت پر نہین رکھتا
برابر ہے اوسکے نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور اصل نسخہ مین بعد لفظ رواہ کے سفید ہے چھوڑی ہے
ہی لیکن حاشیہ مین لکھا ہی النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ بْنَ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يُخَرِّجْ لَهُ
الشَّيْخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ ذَكَرَهُ الْجَزَرِيُّ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى
مَنْ رَآنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سے اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگیگی آگ اوس مسلمان کو کہ دیکھا مجھکو
یا دیکھا اوسکو کہ دیکھا ہی مجھکو نقل کی ترمذی نے ف یعنی مراد اسلام پر مرنا ہے قطع نظر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت مین جاویگا لیکن صحابی اور تابعی
اور مسلمان کی ہے کہ اسلام پر مرا اور سیوا مخصاص یہ ہے کہ خوشخبری دینا انکو ساتھ اسکے معلوم نہین ہوتا اسی جہت سے خصوص کیا انکو وہ جماعت کہ انکو بشارت دی گئی ہین
جنکہ یا دیا آنحضرت کو وہ لوگ کہ ہو ویگا بعد اونکے خدمت کی اور مدد اصحاب کی اور نسل کے لیے فرمایا طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي مَرَّةً وَطُوبَى لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ بِي
سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت کیا اسکو امام احمد اور ابن حبان اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کیا احمد نے انس سے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اللّٰهَ اللّٰهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ
فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوشِكُ
أَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میری کی تین بار یا دو بار فرمایا واسطے تاکید مبالغہ کی یعنی یاد کرو انکو صحبت تعظیم اور توقیر کی اور ادا کرو حق
اونکی کا ساتھ میری نہ پکڑو اونکو نشانہ بعد میری کہ تیر مارو اونکی طرف یعنی طعن کرو اونکی اور عیب گیری کرو پس جو شخص دوست رکھتا ہی اونکو
بسبب محبت رکھنے میری کے اونکو دوست رکھتا ہی اونکو یا یہ معنی ہین کہ بسبب دوستی اونکی کی مجھکو دوست رکھتا ہی اونکو اور یہ مناسب ہی ساتھ قول اوسکے
اور جو شخص دشمن رکھتا ہی اونکو پس بسبب دشمنی میری کی دشمن رکھتا ہی اونکو ف حاصل یہ کہ دوست رکھتا ہی اونکو جو کہ دوست رکھتا ہی مجھکو اور دشمن رکھتا ہی
اونکو جو کہ دشمن رکھتا ہی مجھکو معاذ اللہ پس حق ہی سبب یہ قول اوس شخص کا کہ کہتا ہی کہ جسنے برا کہا اونکو پس وہ مستحق قتل ہوا اور دنیا مین جیسا کہ
گذرا مذہب اسکا اور کہا ہی علما نے کہ علامت صحت محبت انسان و دوستی محبت کا یہ ہی کہ محبوب کے متعلقون کی طرف تجاوز کری اور اونکی کو بسبب
محبت حق جل و علا کا محبت رسول آنکا ہے اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہی اسیطرح سمجھ لے اسکو اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنے
ایذا دی مجھکو یعنی حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہی کہ پکڑی خدا اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور کہا کہ

حدیث غریب ہے ف ع یعنی عذاب کریگا اوسکو دنیا میں یا آخرت میں یا دونوں میں یہ حدیث حسن ہے اللہ تعالیٰ کی اس آیت کی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا وَ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ كَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اصحاب میری کی درمیان امت میری کے مانند نمک کی ہے طعام میں نہیں سنورتا کھانا مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نے یعنی بعد نقل اس حدیث کے پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنوریں ہم ف ع یعنی حال ہمارا جیسے بے نمک کھانا ہے اور یہ بسبب اوسکے ہے کہ اونکے زمانہ میں جو صحابہ تھے وہ انتقال کرگئے یعنی یہ بات حسن بصری نے اپنے زمانہ میں کہی تو ہم کو کیا کہنا چاہیے اور حق تعالیٰ کے ساتھ اور رسول کے ساتھ اونکے احوال اور اخلاق ہوتے ہیں وہ کہاں ہیں اور یہ حدیث نقل کی ہے بغوی نے شرح السنہ میں ف ع یعنی اسکو اوسی طرح روایت کیا اوسکو ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں انس سے مرفوع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّ نُوْرًا لَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کیے اپنے باپ سے یعنی ابوموسیٰ اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی اصحاب میری میں سے کہ مرجاوے کسی زمین میں مگر کہ اوٹھایا جاویگا وہ قیامت کے دن سردار اور نور اون لوگوں کا جو اوس زمین کے ہیں یعنی سبب ہوگا اونکے ایمان اور ہدایت کا اور ہوگا اونکا روز قیامت کے نقل کی یہ ترمذی نے ور ذکر حدیث ابن مسعود لا یبلغنی احد فی باب حفظ اللسان ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ مراد اوسکا یہ ہے لا یبلغنی حدیث باب محافظت زبان کی اور یہی ہے مصابیح میں اس باب میں کر کی ہی اور نہ مناسب ذکر اوسکا یہاں مناسب کیا الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیکھو تم اون لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے صحابیوں کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع یعنی اوسکی طرف کے بد ہے یعنی طرف اسکے کہ لعنت اونکی پہنچتی ہے اونہیں کی طرف اسلیے کہ وہ اہل شر و فساد ہیں اور صحابہ اہل خیر ہیں کہ مستحق ہیں خدا کی رحمت کی اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کریں نہ ذات پر تو زیبا ہے ترمذی نے نقل کی یہ حدیث ف ع اور یہی ہے خطیب نے اور ترمذی کی ہے اور ابن عباس سے مرفوع اِنَّ اللّٰهَ اخْتَارَنِیْ وَاخْتَارَ لِیْ اَصْحَابِیْ ... وَسَیَاْتِیْ قَوْمٌ یَسُبُّوْنَهُمْ ... فَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُؤَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ ... فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ اور ایک روایت میں ہے کہ یَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَهْلِ الْبَیْتِ وَلَیْسُوْا كَذٰلِكَ وَاٰیَةُ ذٰلِكَ اَنَّهُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ یہ روایت صواعق محرقہ میں ہے اور شاید کہ حکمت بیچ ارشاد اس کے واقعہ ہونے اس زمانہ میں جو برا کہتے صحابہ کو اور برا کہتے خوارج بعض اہل بیت کو ہے کہ جب منقطع ہوئے دنیا سے اعمال اون کے بسبب اون کی موت کے چاہا اللہ تعالیٰ نے کہ جاری رہے اونکے لیے ثواب اور یہ شرہ ہے مرتبہ کے اور اونکے دشمنوں کو عذاب شدید ہو وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰى اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَیْهِ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمُ اهْتَدَیْتُمْ رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پوچھا میں نے اپنے پروردگار سے اختلاف صحابہ کا پیچھے میرے یعنی یہ جو اختلاف کرینگے آپس میں فروع شرائع میں حال اونکا کیا ہے پس حکمت کی کیا ہے

... حاصل ہوتی ہی ترجمہ

اور ستارون مین سی جسکی پیروی کرو گی راہ پاؤ گی ترجمہ ستارون مین بعضی بعضی سی اور روشن ہین اور ہر ایک کی روشنی ہی اور اسی طرح ہر ایک اصحاب مین سی نور ہی بقدر اپنی مرتبہ کی
کیا کہا ہی اختلاف امت میرے رحمت ہی اور مسائل علم فقہ کی ہین ہر ایک میری روایت مین بعث ع اور اس سی معلوم ہوا کہ اختلاف امور کا رحمت
ہی کہ ہی کہ طلبی کی مراد اس سی اختلاف فروع مین ہی نہ اصول مین جیسی دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا نور عندی اہل دین کا یہ کلام ...
کہ وہ اختلاف سبب کی دین مین ہو اختلاف غرض دنیوی کا پس نہین اشکال وارد ہوتا اوپر اختلاف کرنی بعض صحابہ کی بعض سی ...
کرنا ہو ہی کہ اختلاف خلافت کا بھی باعث اختلاف فروع دین کی تھا کہ صادر ہوا ہر ایک کی اجتہاد سی نہ غرض دنیوی سی کہ صادر ہو حظ نفسانی سی ...
تمام ترجمہ کہا عربی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اصحاب میری مانند ستارون کی ہین پس جسکی پیروی کرو تم اون مین سی راہ پاؤ گی اور اگر ...
پیروی کرو گی راہ پاؤ گی نقل کی رزین نی ف ع جیسی کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنی کی لکل لو پس ہدایت بقدر علم و فقہ کی ہی کہ نزدیک ہر ایک کی ہی باوجود ...
اور ایک کی اور مت منی ہی کوئی صحابی خالی نہین با لضرور علم شریعت دین کا اوسکی پاس ہی اور جاننا چاہیے کہ یہ حدیث اصحابی کالنجوم اسپر کلام کیا ہی علما نی
ابن حجر نی اسپر طویل لکھی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم نی کہ یہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی نی کہ ... حدیث ...
بعض معنی اسکی بھی ہوتی ہین اور مراد حدیث سی یہ ہی حدیث آنحضرت کی ...

بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ

باب ہی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْ بَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سی اون
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا آنحضرت نی تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگون مین سی مجھ پر بہت خرچ کرنیوالی اونمین سی سبب صحبت میری کی بہت مین نی اور دام
اور مال اپنی کی یعنی نفس اپنی کو میری خدمت مین اور اپنی مال کو بہت خرچ کرنی والی اپنی مین میری راہ مین ابوبکر ہین اور نزدیک بخاری کی ابا بکر ہی واقع ہوا
اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست خالص یعنی خلیل تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو ایسا دوست لیکن برادری کہ بسبب اسلام کی ہی اور دوستی اوسکی باقی اور ثابت ہی ف خلیل
خاص سی ہی ... یعنی محبت خلل کی یعنی داخل ہونیوالی دل مین محبت کہ روکی ہی طرف اطلاع ہوئی اوپر ہر سبب کی یعنی اگر ہوتا مجھکو کہ پکڑون مین
کوئی دوست خلق مین سی اس صفت کہ محبت اوسکی میری دل کی مانند ہو اور مطلع ہوتا وہ میری سر پر تو ابوبکر کو ایسا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کی ہی
ولیکن نہین ہی جگہ سی یہ سبب اس صفت کہ حق سبحانہ تعالی دوست کہ ساتھ میرے اور مطلع ہی دل میری کی ہی اور کہا گیا ہی معنی خلیل کی خلیل اللہ تعالی کی اور خلیل خلت
ہی ساتھ ... کی یعنی حاجت کی یعنی اگر ہوتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتون مین اور اعتماد کرتا مین اوسپر اپنی مہمات مین تو ابوبکر کو پکڑتا
مین لیکن اعتماد میرا تمام امور مین اور رجوع میری تمام احوال مین خدا ہی کی طرف ہی اور وہی ہی ملجا اور ملاذ میرا اور بعضی اتر ہی اور مناسب ہی ساتھ سیاق حدیث کی
ولیکن محدثین نی حکم کیا ہی کہ معنی اول اوجہ و اولی ہی فاتم ترجمہ باقی نہ چھوڑی جاوی مسجد مین کوئی کھڑکی یعنی دروازہ دیوار مین مگر کھڑکی کہ ابوبکر کی گھر کی دیوار مین ہی
ف خوخہ ساتھ زبر و خ کی اور واو ساکن کی درمیان اوسکی دروازہ کہ چھوڑا جاوی دیوار مین کہ درمیان گھر مین آوی یعنی چھوٹا دروازہ اور بعضون نی کہا کھڑکی کو کہتی ہی
اور جو گھر کہ ملی ہوئی مسجد شریف سی تھی اونمین کھڑکیاں تھین کہ اونمین سی مسجد شریف مین آتی تھی یا دروازی تھی کہ اون سی مسجد مین نکلا کرتی تھی کہ آنحضرت نی بیماری
آخر ایام مین ... حکم فرمایا آنحضرت نی کہ تمام کھڑکیان یا دروازی بند کر دی جاوین مگر کھڑکی یا دروازہ ابوبکر کا ازراہ تکریم و تفضیل اونکی کہ اشارہ ہی اوسطرف ... آخر

کہ میں نے یہ سلام اپنی طرف سے نہیں لیا ہی اور امر سد ابواب کا بجز باب علی اور یہ حدیث ابوبکر کی مقرون ہی بعد ...
آنحضرت کو اوس وقت کہ آپ مسجد میں تھی پس فرمایا آنحضرت صلی کہ موندو ہی اگرچہ متعدد تاکہ سوئی کی برابر ہوت اور ایک روایت میں یہ آیا ہی کہ اگر میں کسی کو خلیل بناتا
دوست کسی کو سوائے اپنی رب کی تو البتہ بناتا میں ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے طرف بہلا جانا ہی کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا
کہ آئی ہیں اس باب میں حدیثیں بطریق متعددہ کہ ظاہر میں مخالفت معلوم ہوتی ہیں اس حدیث مذکور کی کہ ابوبکر کی باب ہی نہ ہی از انجملہ حدیث سعد بن ابی وقاص ہی کہ حکم کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ بند کرنی دروازون کی کہ جانب مسجد کی تھی مگر دروازہ علی کا اور روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نی اور اسناد اوسکی قوی ہی اور
روایت کی طبرانی نی اوسط میں ساتھ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئی اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نی ساتھ بند کرنی دروازون کی اور کہلا رکھا دروازہ علی کا فرمایا
آنحضرت نی کہ میں نی نہیں بند کی ہی اور نہ کہلا رکھا ہی بلکہ خدا نی بند کیے اور کہلا رکھا اور میں حکم کیا گیا ہون ساتھ بند کرنی دروازون کی سوا ہی دروازہ علی کے
اور اسیطرح روایت کی احمد اور نسائی نی ابن عباس سے اور ابن جوزی کہا شیخ ابن حجر نی کہ ہر ایک ان حدیثون میں سے لائق حجت کی ہی خصوصا کثرت طرق کی ہی اور بعض
اونمیں سی تقویت بعض کی اور کہا ابن حجر نی کہ ابن جوزی نی حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی کی شان میں ساتھ وضع ہونی کی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق میں
مخالفت بوجہ اوسکی کہ حدیثین صحیحہ کہ وارد ہوئی ہین ابوبکر کی شان میں اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو رافضیون نی اونکی مقابلہ میں اور رد کیا شیخ ابن حجر نی ابن جوزی پر بیچ
حکم کرنی اوسکی ساتھ وضعی ہونی اس حدیث کی بوجہ توہم معارضہ اوسکی ساتھ حدیث ابوبکر کی اور کہا کہ حدیث علی کی طرق کثیرہ ہین بعضی اونمیں سی حد صحت کو پہنچی
اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان اس حدیث علی اور اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان میں نہیں ہی اور وجہ توفیق کی یہ ہی کہ حکم ساتھ بند کرنی دروازون
اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر میں تھا وقت بنانی مسجد کی اور تھا حضرت علی کا دروازہ طرف مسجد کی کہ جاتی تھی اور نکلتی تھی اوسمیں سی اور صحت کو پہنچا ہے
آنحضرت سے کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد میں کوئی جنبی مگر میں اور تو اور حکم ساتھ بند کرنی کہڑکیون کی سوائی کہڑکی ابوبکر کی آخر امر میں تھا آنحضرت کی مرض میں کہ باقی
رہی تھی آنحضرت کی وفات میں دو تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہی کہ وارد ہوا ہی کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نی ساتھ بند کرنی دروازون کی سوائی دروازہ علی کی
آئی حمزہ بن عبد المطلب اور اسکی کہ ظاہر ہوا افسوس یا ملال امر میں پھر تو قف اور اونکی آنکھین کہتی تہین یا رہ ہان جاتا تھا افسوس اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالا تم نی
اپنی چچا کو اور رہنے دیا اپنی چچا کی بیٹی کو فرمایا پیغمبر صلعم نی ای چچا میری حکم کیا گیا میں ساتھ اسکی اور بیان میں کچھ اختیار نہیں پس ذکر کرنی خبر کی ہی اس قصہ میں
کیا کہ یہ مقدم تھا اسلئی کہ حمزہ روز احد میں شہید ہوئی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ**
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست ولیکن ابوبکر
میری بھائی ہیں اور یار میری **ف** ح اور احمد کی روایت میں ہی اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ اور ابو یعلی کی مسند میں ہی ابن عباس سی ابوبکر صاحبی
ومونسی فی الغار سدوا كل خوخة فی المسجد غیر خوخة ابی بکر کہا ابو حاتم نی کہ یہ قول حضرت کی سد الابواب کی دلیل ہی اور قطع طمع تمام لوگون کی خلافت سی سوا ہی ابی بکر کی **ت**
اور تحقیق وہ دوست پکڑا ہی اللہ نی تمہاری صاحب کو کہ عبارت ہی اونکی ذات شریف سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** پہلی حدیث سی درست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سی دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو معلوم ہو کہ جو کوئی محبت میں صادق ہی مرتبہ محبوبیت کو پہنچا اور
جب محبوبیت سے بہرہ اور عشق صادق اوسکی یہ بسبب عشق عاشق کی مدد ہیت ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تھی اور حبیب اوس محب کو کہتی ہین کہ مرتبہ
محبوبیت کو پہنچی اور بعضی خاصت کو اعلی اخص کہتی ہین اور آنحضرت کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرت کو خلت کی تمام اور کامل مرتبہ

عن عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم في مرضه ادعي لي أبا بكر أباك وأخاك حتى أكتب كتابا فإني أخاف أن يتمنى متمن ويقول قائل أنا أولى ويأبى
الله والمؤمنون إلا أبا بكر رواه مسلم وفي كتاب الحميدي أنا أولى بدل أنا ولا اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا مجھ سے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں کہ بلا دو میرے لیے ابوبکر کو جو باپ ہے تیرا اور اپنے بھائی کو یعنی عبدالرحمن کو تاکہ لکھ دوں میں ایک لکھنا کہ اسمیں کوئی کمی نہ
یہ کہ آئندہ کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی پر تقدیر لکھنے کی اور ڈرتا ہوں کہ کہے کہنے والا کہ میں مستحق ہوں واسطے خلافت کی حالانکہ نہیں ہوگا مستحق خلافت
کا اوجود ابی بکر کے اور کوئی جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہیں چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ کتاب
حمیدی کی واقع ہوا ہے کہ انا اولی بجائے انا ولا کی یعنی میں لائق تر ہوں ساتھ خلافت کے اور نہیں صحیح مسلم کے نسخوں میں اور بعضی نے قاضی عیاض سے نقل کیا
کہ یہ روایت اجود ہے اور اس حدیث میں اشارہ ہے طرف خلافت ابوبکر کی بعد آنحضرت کے اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتے ہیں حضرت علی کی خلافت پر اور کہتے
ہیں کہ انکی حق میں نص جلی ہے کچھ اصل دکھی نہیں باتفاق مسلمانوں کی اور اول جو جھٹلایا اس کو علی مرتضی نے جھٹلایا ہے جس وقت کہ پوچھی گئی کہ کیا تمہارے پاس
کوئی چیز ہے کہ نہیں ہے وہ قرآن میں فرمایا علی نے کہ نہیں ہے میرے پاس مگر جو صحیفہ میں الخ اور اگر انکے پاس نص ہوتی تو فرماتے وعن جبير بن مطعم قال
أتت النبي صلى الله عليه وسلم امرأة فكلمته في شيء فأمرها أن ترجع إليه قالت يا رسول الله أرأيت إن جئت
ولم أجدك كأنها تريد الموت قال فإن لم تجديني فأتي أبا بكر متفق عليه اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے
کہا جبیر نے کہ آئی آنحضرت کے پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سے کسی چیز میں یعنی کچھ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی پس حکم کیا آنحضرت نے اوس عورت کو کہ آوے پھر
طرف آنحضرت کے یعنی آوے دوبارہ وسکو کچھ جواب دیں اوسکی بات کا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو کہ اگر آؤں اور نہ پاؤں آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اوسکا
دور تھا مدینہ سے کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت مراد رکھتی تھی نہ پانے آنحضرت کی اوپر کی موت کے وقت سے ظاہرا یہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آئی تھی فرمایا
آنحضرت نے پس اگر نہ پاوی تو مجھکو پس آ تو ابوبکر کے پاس نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے روایت ظاہر یہ حدیث اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص
قطعی نہیں ہے اور باوجود اسکے دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت و حقیت انکی اور جمہور علما اس پر ہیں کہ نص قطعی نہیں ہے کسی کی خلافت میں کسی جانب میں اور صحت خلافت
ابی بکر کی اجماع صحابہ کی ہے اور شیخ ابن ہمام نے شرح مسایرہ میں روای افضل کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہے اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہے سہل بن ابی حثمہ سے کہا آئی ایک
اعرابی آنحضرت کے پاس ... اونٹ و صدقہ ... کہا حضرت علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ اونسے کہ اگر آؤں میں آپکے پاس اوس وقت کہ وفات آپکی ہو تو کون ادا
قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجھکو ابوبکر پس پھر آیا وہ اعرابی علی کے پاس اور خبر دی انکو پس کہا علی نے کہ پھر جا اور پوچھ اونسے کہ اگر آؤں میں ابوبکر کے پاس وقت
انتقال انکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا وہ اعرابی آنحضرت کے پاس اور پوچھا آپ سے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجھکو عمر پس کہا علی نے کہ پوچھ عمر کی بعد کا حال پس آیا اور
کہا ... پس کہا علی نے جا آنحضرت کے پاس اور پوچھ اونسے کہ اگر آؤں میں عمر کے پاس وقت انتقال انکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچھا اعرابی نے آنحضرت
سے ... ابوبکر و عمر و عثمان ... اگر مر سکے تو تو مر جا روایت کی یہ اسمعیلی نے اپنی معجم میں وعن عمرو بن العاص أن النبي صلى الله عليه وسلم
بعثه على جيش ذات السلاسل قال فأتيته فقلت أي الناس أحب إليك قال عائشة فقلت من الرجال قال
أبوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت مخافة أن يجعلني في آخرهم متفق عليه
اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا انکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کہ نام تھا ایک زمین کا کہا عمرو نے آیا میں آنحضرت
کی پاس یعنی اوس سفر کی ... پس پوچھا میں نے آنحضرت سے کہ کون سب سے زیادہ دوست ہے طرف آپکی یعنی ان لوگوں میں سے کہ موجود ہیں آپکی زمانے میں ...

اور سنی اشکر وال اور پرس ایسی ہی کہ سبب ورکی سوال کرتا تہا کہ جب ..... کا

کی انصار و مہاجرین میں سے ہی کہ ابوبکر و عمر سے اونمین تہی لیکن امامت عمر کی کرتی ہے ۔۔ اور یہاں وہ وقت عمرو بن العاص کے خیال میں ... کہ

ہون سے ترتیب سے ہو کہ میری ساتہ اونکو بہجا پس جب پہر آئی تو انحضرت سے پوچہا آنحضرت نے ایسا جواب دیا کہ طمع اونکی منقطع ہو گئی لیکن موضع احتمال اول کو کہ معلوم

انحضرت کی اول زمانہ میں یہ جواب حضرت کا ہے کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب ترین لوگوں کی طرف ... کہا میں نے مردوں میں سے یعنی سوال ... اوسی ... تحقیق

یہی کہ مردوں میں سے کون ہے ... طرف تمہارے کہا فرمایا باپ وسکا یعنی ابوبکر کہا میں نے پہر کون کہ ... فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نے ... سوا اوسکی

... پس خاموش ہو رہا میں یعنی اس سوال سے ... کہ ... لوگوں کی نقل کی ... اور مسلم نے بہی ... لوگوں کی کہ پوچہا

میں نے اونکو اگر پوچہتا میں آپ سے **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ**

قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيْتُ أَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سے کہ ... کہا میں نے واسطے اپنے باپ کی کہ علی ہیں کہ کون سا لوگوں میں سی بہتر ہی بعد آنحضرت کی کہا

انی ابوبکر بہتر ہیں کہا میں نے پہر کون ہی کہا عمر اور ڈرا میں کہ کہیں عثمان یعنی یہ پوچہا میں نے کہ بعد عمر کی کون بہتر ہی بخوف اسکی کہ عثمان کو افضل فرماوین گی ... عنوان

سوال سی عدول کر کرون کہا میں نے کہ پہر تم بہتر ہو کہا علی نے کہ نہیں ہون میں مگر ایک مرد مسلمانوں میں سے نقل کی بخاری نے ... تواضع کے

فرمایا اور اوس وقت اس سوال کی سب لوگوں سی وہ بہتر تہی ... عثمان کی قتل ہونی کی بعد کا ہی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِيْ بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ

الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُوْ بَكْرٍ

ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر نہیں کرتی تہی

ہم ساتہ ابی بکر کی کسیکو یعنی صحابہ میں سے ایک اونکو فضیلت دیتی تہی اور پہر ساتہ عمر کی برابر نہیں کرتی کسیکو پہر ساتہ عثمان کی پہر چہوڑ دیتی تہی ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہ

فضیلت دیتی ہم درمیان اونکی ایک کو دوسرے پر نقل کی یہ بخاری نے ... مراد نہیں فضیلت دینا ... کا ہی کہ ... کی صحابہ کو نہیں فضیلت دیتی تہی کہ

دوسری پر ... اہل بدر اور ... اہل بیعۃ الرضوان اور تمام علماء صحابہ فضل میں ... کہ ... تفاضل درمیان اصحاب کی ... پس وہ شخص میں

اونسی اور علم اونکا ... اونکی پس نہیں ... اعتراض بسبب ذکر کرنی علی اور حسن اور حسین اور دونوں چچا آنحضرت کی کہ حمزہ اور عباس ہیں رضی اللہ عنہم اور

کہا بعضوں نے کہ مراد ابن عمر کی یہ ہی اور ... اصحاب میں سے کہ جب کوئی امر پیش آتا تو مشورہ کرتی آنحضرت اونسی اور حضرت علی ... آنحضرت کی زمانہ میں جوان ... تہا

واسطے اونکی فضیلت ... کسی کی کوئی منکر نہیں ... ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کی ... اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان اور علماء صحابہ

کو فضیلت ہی اور روایت اور ... روایت ابی داود کی ہی کہ کہا ابن عمر نے تہی ہم کہتی ... حال میں کہ آنحضرت زندہ تہی بہترین امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر

ہیں پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم ... اور امام احمد ابن ... لائی ہیں کہ کہا ... ہم زمانہ رسول خدا صلعم کی جانتی بہترین لوگوں کا ابوبکر کو پہر عمر کو اور کہا ... علی

تحقیق دی گئی ہیں تین خصلتیں کہ اگر ایک ان تین میں سے میری لیے ہو تو بہتر جانوں میں دنیا سے ... میں ہی نکاح کر دیا آنحضرت نے اونسی اپنی

بیٹی کا کہ فاطمہ ہیں اور حاصل ہوئی آنحضرت کی ... اور ... سوا ... علی کی اور دیا اونکو نیزہ ... خیبر کی اور نسائی نے روایت کی کہ

پوچہی گئی ابن عمر کہ کیا کہتی ہو بیچ حق عثمان و علی کی ... بیان کی یہ حدیث بعد ... کہا ... علی ... اور قیاس ... واسطے

... **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى**

يكافيه الله بها يوم القيامة وما نفعني مال احد

قط ما نفعني مال ابي بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا الا وان صاحبكم خليل الله

رواه الترمذي روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کسیکی لیی نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلا دیا ہی ہم نی اوسکا

یعنی چکا دیا ہم نے زیادہ وسوای ابوبکر کی پس تحقیق ابوبکر کی لیی نزدیک ہمارے نعمت دین کی ہی کہ بدلہ دیگا اوسکو خدا تعالیٰ عوض اوس نعمت کی دن قیامت کی

ف یعنی بدلہ کامل کہا بعضون نی کہ مراد یہی نعمت ہی کہ بارہ مال ہی اور نفس اور مال اور اولاد کو سب حضرت کی رضامندی مین صرف کیا اور احتمال ہے کہ مراد

اس نعمت سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسے کہ اشارہ ہی ایکطرف اس آیت میں وسیجنبها الاتقی الذی یؤتی ماله یتزکی الخ ت اور نہین نفع دیا مجکو جیسے

مال نی اتنا مال ابی بکر کی ف خرچ کر جو کچھ کہ ہوتا تھی خدمت بابرکت مین لی آئی اور گھر مین کچھ نہ چھوڑا اور فرز دانحلال ستر ہزار کی تھیلی ابوبکر کو ہی کہ جب تمام مال

راہ خدا مین صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجای تکمون کی خلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست یعنی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست جان رکھو

کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوای خدا کی دوست حقیقی نہین رکھتا نقل کی یہ ترمذی نی ف کتاب ریاض الصالحین مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ نہین

نفع دیا مجکو کسی مال نی کبھی اوسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نی پس رودی ابوبکر اور کہا کہ نہین مین اور مال میرا مگر ملک آپکی اور صواعق مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی

نہین ہی مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میری لیی مال ابی بکر سی اور تھی آنحضرت حکم کرتی ابوبکر کی مال مین جیسے کہ حکم کرتی اپنی مال مین اور آیا ہی کہ خرچ کیں ابوبکر نی

آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتی ہین کہ اسلام لائی ابوبکر اس حال مین کہ اونکی لیی چالیس ہزار درہم تھی سب خرچ کیے آنحضرت کی عہد مین فی سبیل اللہ

اور عروہ سی ہی کہ آزاد کرائی ابوبکر نی سات بردی کہ عذاب دیئی جاتی تھی اللہ کی راہ مین اون مین سی بلال اور عامر بن فہیرہ تھی وعن عمر قال ابو بكر

سيدنا وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہا کہ ابوبکر سردار

ہمارے ہین یعنی نسب سب ہمارے اور فضل ہمارے ہین یعنی عمل مین اور کرنی بھلائیون مین اور دوست پیارے ہمارے ہین طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی یہ ترمذی نی

وعن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر انت صاحبي في الغار وصاحبي على الحوض رواه الترمذي روایت ہی ابن

عمر سی روایت کرتی ہین پیغمبر خدا سی کہ فرمایا واسطی ابی بکر کی کہ تو یار اور صاحب میرا غار مین اور یار اور صاحب میرا حوض پر نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی جیسا

کہ آخرت مین یار میرا ہی اور رنیا مین یار تہا جو کسی مین اہی جگہ سی کہتی ہین یار وہ مراد اوس غار سی غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی ہی آنحضرت ہجرت کی اول دن باکر

چھپی تھی یار یہی مراد ہی اس آیت مین ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا پس معنی یہ ہین کہ تو یار مقصود میری

کہ اسد نی تیری یاری پر گواہی دی ہی کہ اجماع ہی مفسرین کا کہ مراد صاحب سی اس آیت مین ابوبکر ہین اسلیی کہا ہی علما نی کہ جو کوئی انکار کری صحبت ابوبکر کا

وہ کافر ہوتا ہی اسلیی کہ وہ منکر ہوا نص جلی کا بخلاف انکار کرنی صحبت غیر ابوبکر کی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی وعن عائشة قالت قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین لائق ہی واسطی اوس قوم کی کہ اون مین ابوبکر ہون یہ کہ امامت کری اوس قوم کی غیر ابوبکر کی

نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا ہی یہ حدیث غریب ہی ف اور اسی حکم مین ہی وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہو اور یہ دلیل ہی اوپر کہ ابوبکر افضل ہین سب صحابہ کی

پس جب کہ یہ ثابت ہوا تو ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیی اور نہین لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونی فاضل کی چنانچہ اسیلیی سیدنا علی نی

نی فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نی تمکو دین ہمارے مین یعنی امام کیا نماز مین کون ہی کہ پیچھی ڈالی تمکو امر دنیا ہمارے مین یعنی خلافت مین وعن عمر قال

امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق ووافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم اسبق ابا بكر ان

سَبَقْتُهُ يَوْمًا فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ

مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قُلْتُ مِثْلَهُ وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قُلْتُ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ

أَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ تصدق کرین ہم یعنی راہ خدا مین کچھ مال صرف کرین ہم

اور موافق پڑا یہ حکم کرنا آنحضرت کا ساتھ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقا اوسوقت مین بہت سا مال میری پاس تھا پس کہا مین نی کہ آج کی دن سبقت

لیجاؤنگا مین ابوبکر سی اس امر خیر مین اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اوپر ابوبکر کی کسی دن یعنی دونون مین سی کہا عمر نی پس لایا مین آدھا مال اپنا پس فرمایا آنحضرت نی کسقدر باقی

رکہا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیی پس کہا مین نی کہ باقی چھوڑا مین نی اپنی اہل وعیال کی لیی مانند اوسکی کہ لایا ہون مین یعنی آدھا لایا ہون آدھا باقی رکہا اور لائی

ابوبکر جو کچھ کہ تھا اونکی پاس ف اس بیان مین ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضا آدھا مال عمر کا زیادہ تھا اوس چیز سی کہ ابوبکر لائی لیکن چونکہ جو کچھ کہ تھا لی آئی فضیلت

اونکی عمر پر باقی رہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ جُهْدُ الْمُقِلِّ پس فرمایا آنحضرت نی کہ اے ابوبکر کیا چھوڑا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیی پس کہا ابوبکر نی

کہ باقی چھوڑا ہی مین نی اونکی لیی خدا کو اور رسول خدا کو ف یعنی خدا ورسول کی رضا چھوڑی ہی یا یہ معنی ہین کہ کچھ مال ہی سی باقی نہین چھوڑا ہی مین نی فضل

خدا کا اور برکت اوسکی اور امداد واعانت رسول خدا کی اونکی لیی بس ہی اگر کل مال ابوبکر کا زیادہ تھا آدھی مال عمر کی سی تو کچھ شبہہ نہین ہی اونکی فضیلت مین اور

اور اگر کم بھی ہو تو خرچ کرنا کل کا افضل تھا ت کہا مین نی کہ سبقت نہین لیجا سکتے کا مین ابوبکر پر ہرگز نقل کیا ترمذی اور ابوداود نی ف یعنی آج کہ باوجود کثرت

ہونی سبب سبقت کی سبقت نہ لیجا سکا مین تو جانتا ہون کہ ہرگز اونپر سبقت نہ لیجاونگا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا دونو کو کہ جیسا

بلکہ کہا مین نی یعنی فرق درمیان تمہاری صدقہ کی ایسا ہی جیسا درمیان قول تمہاری کی ہی کہ ذکر ہوا وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيْقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ ابوبکر حاضر ہوئی

آنحضرت کی پاس پس فرمایا آنحضرت نی اونکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سی پس اوس دن نام رکہا گیا یعنی لقب دی گئی ابوبکر عتیق نقل کیا اسکو ترمذی نی

ف ع وجہ تسمیہ عتیق کی اور بھی علماء بیان کی ہین کہ عتیق معنی حسن وجمال اور کرم ونجابت اور خیریت کی بھی آتا ہی لیکن حدیث مین صریح آیا ہی

کہ عتیق یعنی آزاد کیا گیا آگ سی ہی اور وہی ہی اور روایت مین آیا ہی فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَتِيْقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ

اور نام اونکا عبد اللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتوین نسب مین جاکر ملتا نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب مین

اتفاقا ہی اور حاضر ہوئی آنحضرت کی ساتھ تمام مشاہد مین اور نہین جدا ہوئی آنحضرت سی جاہلیت مین اور اسلام مین اور دونون اول ہی اسلام لائی ہین اور تھی

سفید رنگ بلکہ ضعیف رخسارون کی خوبصورت دبلی ہوئی آنکہین بلند پیشانی اور اونکی مان باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہین یہ بات کسی صحابی

کی لیی حاصل نہین ہوئی اور پیدائش اونکی مکہ مین ہی سال فیل کی دو برس اور چار مہینی بعد اور مری مدینہ مین منگل کی رات بائیسوین تاریخ جمادی الثانی کی سنہ

تیرہ ہجری مین درمیان مغرب وعشاکی اور عمر اونکی ترسٹھ ۶۳ برس کی تھی اور وصیت کی تھی یہ کہ غسل دین اونکو بیوی اونکی اسماء بنت عمیس غسل دیا اونکو اسماء نی

اور نماز پڑہی اوپر عمر بن الخطاب نی اور مدت خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور روایت کی اونسی خلق کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی اور نہین روایت کی گئی اونسی

حدیث مگر تھوڑی بسبب قلت مدت اونکی بعد آنحضرت کی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ

ثُمَّ أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِي ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول اوس شخص کا ہون کہ پہٹی گی اوسی زمین یعنی قبر اوس

سی جو لوگ اوٹہین گے اونمین سی اول مین ہی ہون دوسرا اسکی بعد میری ابوبکر بعد اونکی عمر کیونکہ قبرین حضرت کی ساتھ قبرون ہین پہر آؤنگا مین بقیع سی کی

ساتھ بیچ لیا تہا دو جائین درمیان بین جل لی بیچ حرم کلاف

[illegible] درمیان بشک پہنچ تیرہ بونگی طرف بخشش اپنی کرو وہ زمین میں

اور بین تم ہونگی وہان ساتھ تمام خلائق کی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فاخذ

بیدی فارانی باب الجنۃ الذی یدخل منہ امتی فقال ابو بکر یا رسول اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابا بکر اول من یدخل الجنۃ من امتی رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ

سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی میرے پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا **ف** ح اور یہ شب معراج میں تہا اور وقت کہ بہشت میں گئے

تھی **ت** پس دکہایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اوس سی امت میری پس کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ دوست رکہتا ہون میں کاش ہوتا میں

ساتھ آپکی تا دیکہتا میں طرف اوس دروازہ کی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ رہو ای ابو بکر تو اول اون شخصون کا ہی کہ داخل ہونگی بہشت میں میری

امت میں سی نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** ع یعنی پس دیکہیگا تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا سب سی پہلی یا یہ مراد ہی کہ بہشت کے دروازہ دیکہنی کی

کیا آرزو کرتا ہی تو تیرا تو اسمین جگہ اعلی اور افضل ہی اس سی اور وہ تیرا ہی ساتھ میری بہشت میں اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابو بکر افضل

ہین امت میں واسطے کہ پہلی سبقت کرنی اونکی بیچ دخول جنت کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمر ذکر عندہ ابو بکر

فبکی وقال وددت ان عملی کلہ مثل عملہ یوما واحدا من ایامہ ولیلۃ واحدۃ من لیالیہ اما لیلتہ فلیلۃ سار مع رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم الی الغار فلما انتہیا الیہ قال واللہ لا تدخلہ حتی ادخل قبلک فان کان فیہ شیء اصابنی دونک فدخل فکسحہ ووجد فی جانبہ ثقبا فشق ازارہ

وسدہا بہ وبقی منہا اثنان فالقمہما رجلیہ ثم قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع راسہ فی

حجرہ ونام فلدغ ابو بکر فی رجلہ من الجحر ولم یتحرک مخافۃ ان ینتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسقطت دموعہ علی وجہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فقال ما لک یا ابا بکر قال لدغت فداک ابی وامی فتفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذہب ما یجدہ ثم انتقض علیہ وکان سبب

موتہ واما یومہ فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدی زکوۃ فقال لو منعونی عقالا لجاہدتہم علیہ فقلت یا خلیفۃ

رسول اللہ تالف الناس وارفق بہم فقال لی اجبار فی الجاہلیۃ وخوار فی الاسلام انہ قد انقطع الوحی وتم الدین اینقص وانا حی رواہ رزین

روایت ہی عمر سی کہ ذکر کیے گئے اونکی نزدیک ابو بکر پس روئے اور کہا دوست رکہتا ہون میں کہ ہوتا عمل میرا تمام عمر کی مانند عمل ابی بکر کی ہونے بیچ

ایکدن کی دونوں میں اونکی سی یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی کی ہوتا راتوں اونکی سی یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت

کی اما رات ابو بکر کی پس وہ ایک شب ہی کہ چلی ابو بکر ساتھ آنحضرت کی طرف غار کی یعنی جب پہنچی آنحضرت اور ابو بکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نی جانا بیچ اوسکی کہا ابو بکر

نی قسم ہی خدا کی نہ داخل ہو تم غار میں یہانتک کہ داخل ہوئیں پہلی آپ کی واسطے کہ اگر ہوا اوسمیں کچہہ یعنی موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض مانند

سانپ اور بچہو وغیرہ کی تو پہنچی مجکو ضرر اوسکا نہ آپکو پس داخل ہوئی ابو بکر غار میں پہلی آنحضرت کی پس جہاڑا اوسکو ابو بکر نی اور پائی بیچ ایک

جانب غار کی کئی سوراخ پس پہاڑا ابو بکر نی تہ بند اپنا اور بند کیا سوراخونکو تہ بند کی ٹکڑون سی اور باقی رہی اون سوراخون میں سی دو سوراخ پس دیئے

اونمین دونوں پاؤں اپنی مانند لقمہ کی سوراخ میں یعنی جبکہ تہ بند میں کچہہ نہ بچا اون سوراخونکو بند کرنیکو تو دونوں پاؤں اپنی اونمین رکہکر بند کیا ہو جانو

کی پہر کہا ابو بکر نی آنحضرت کو کہ آئیی پس داخل ہوئی آنحضرت اور رکہا سر مبارک اپنا گود میں ابو بکر کی اور آرام کیا **ف** ع پس سوئے آنحضرت

بیچ جسکی سو ناظلم کا عبادت ہی ساتھ وہ اعتبار دونون کی **ت** پس کاٹ لی گئی ابو بکر بیچ پاؤں اپنی کی سوراخ سی یعنی سانپ نی کاٹا

اونکی پاؤن مین اور تہمتی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ لعاب اوپر

پڑیگی پس بیدار ہوئی اور دیکہا روتا ابو بکر کو پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نی کہ کاٹا گیا مین فدا ہوون تمپر ماں باپ میرے پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نی پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تہی اوسکو ابو بکر یعنی درد پہر شروع کیا اثر زہر نی ابو بکر پر اور ہوا سبب موت ابی بکر کا وقت حضور آخر عمر مین کہ سانپ کی زہر کا اثر تہا پس حاصل ہوئی اونکو بہی شہادت فی سبیل اللہ اسحالت مین کہ رفیق تہی آنحضرت کی غار مین اور یہ ایسا تہا کہ جیسی حضرت کو بیچ خیبر کی بکری مین زہر دیا تہا اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا تہا اور اسی پر دن ابی بکر کا گذرتا ہوگا جمع تمام عمر میری یعنی مثل عمل اوس رات کی ہوون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نی مرتد ہوئی بعضی عرب اور کہا کہ نہین دیتی ہین ہم زکوۃ قصد جنگ کیا لطف انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہی کہا بعضی علما نی ہمارے کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوۃ اور وہ کہی نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ہے تب پس کہا ابو بکر نی اگر نہ دینگے مجکو رسی اونٹ کی پاؤن باندہنی کی البتہ جہاد کرونگا مین اونسے یعنی اوسکی منع یا سبب نہ دینی اوسکی کی ف مراد عقال سے نہین رسی ہی کہ باندہا جاتا ہی اوس سے اونٹ جو لیا جاتا ہی زکوۃ مین اسلیئی کہ اوس سے مالک سپرد کرتا اونٹ کا ہی اور واقع ہوتا قبض ساتہہ باندہنی کی اور بعضوں نی کہا عقال کو ایک سالہ اونٹ یا بکری کی عقال کی دونوں معنی آئی ہین اور مشہور معنی اول ہین یعنی رسی مذکور اور قاموس مین یعنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہی مراد ساتہہ قول ابی بکر رض کی کہ عقالا اور ایک روایت مین عناقا بہی پایا یعنی بکری کی بچی کی کہ پورا برس ہوا کا نہوت پس کہا عمر نی کہ ای خلیفہ رسول اللہ موافقت اور الفت کر لوگون سی اور نرمی کر ساتہہ اونکی پس کہا عمر کو آیا تو شجاع اور قوی اور سخت غصہ والا تہا زمانہ جاہلیت مین اور سست نامرد ہو گیا اسلام مین یعنی ایام اسلام مین بیچ احکام اوسکی ف حضرت ابو بکر رض نی نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی اور مداہنت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکر رض کی ہی باوجود دیکہ آیا ہی کہ حضرت علی رض بہی ساتہہ عمر رض کی متفق تہی اس رای مین لیکن کچہ خیال نکیا اونہوں نی اسکا تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنی پس نہین پہنچ سکتی ہین ہم طرف یقین کی جسمین آیا ہمارے لیی خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہووے دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون

باب مناقب عمر رض

باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رض کی ف ح مناقب عمر رض کی بہت ہین اور سب سی اونکی منقبت یہ ہین کہ آنا استجابت دعا حق تعالی کے نی دین کی سبب اونکی ساتہہ قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سی اعلی اور افضل یہ ہی کہ الہام کیی جاتی تہی ساتہہ حق بات کی اور ڈالا جاتا تہا اونکی دل مین حق اور موافق پڑتی تہی رای اونکی ساتہہ وحی اور کتاب کی اور ای اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق رض ہی جیسیکہ قتل ہونا عثمان رض یا اسکا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن عمر رض نی یہ مجاہد سی کہا تہی عمر رض کہ جب کہتی ایک بات پس نازل ہوتا ساتہہ اوسکی قرآن اور ابن عساکر نی علی مرتضی رض سی لایا ہی کہ قرآن مین ہی رای عمر کی رای مین سی ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہ نہین لوگ ایک بات بیچ مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اوتری قرآن ساتہہ مانند اوسکی کہ کہی عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سی ذکر کی ہین علمانی اور مینی یعنی شیخ عبدالحق رح نی ترجمہ مین اونکو ذکر کیا ہی وہان دیکہنا چاہیی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی الہام کیی گئی بیچ اون لوگوں کی کہ تہی پہلی تمسی مین سی ف محدث ساتہہ تشدید دال مشدد یعنی ملہم کی ہی گویا ساتہہ اوسکی بات کیا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ کہ ڈالی جاتی ہی اوسکی دل مین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتہہ اوسکی ساتہہ حدس و فراست یا کسی خصوصیت کی جو حق تعالی ساتہہ اونکی جسکو چاہتا

ساتھ اونکی ملاقات اور روایت واجب میں تکلم ساتھ قریش علماء میں بجای محمد تفضیل یا باہی ہے پس اللہ ہی میرا است ہی لیکن بہی تحقیق وہ ایک مرتبہ ہوتا
کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح مقصود یہ کہ وتردید وجود محدث کی اس امت میں نہیں ہی بلکہ اس حضرت کی فضل ہونگی ہی اور جبکہ لگی ہونگی
موجود ہوں تو اس امت میں بطریق اولی ہونگی بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسے کہتی ہیں کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا میں ہو تو فلانا ہوگا مراد تخصیص
فلان کا ہی ساتھ کمال دوستی کی ﴿وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ
نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي
فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ
نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ
سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ﴾
اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا اجازت مانگی عمر بن الخطاب نے آنحضرت کی پاس اور آنحضرت کے پاس تہیں ایک عورتیں قریش میں سے کلام کرتی
تہیں آنحضرت سے اور عورتیں زیادہ مطالبات میں کرتی طلب کی تہیں آنحضرت سے اور بہت طلب کی تہیں یہ سبب اوسکے کہ آنحضرت اونکو دینی آتی تہی اور حالیکہ بلند تہیں
آوازیں اون عورتوں کی ف احتمال ہی کہ یہ بلند کرنا اوازکا پہلی نہی کی بلند کرنا آواز کو ہو اور یہ بھی احتمال ہی کہ بلند ہونا آوازوں کا سبب اجتماع اونکی آواز
میں ہو نہ یہ کہ کلام ہر ایک کا بلند و بلند تہا آنحضرت کی آواز کو تا ہونا ہی نہیں کہ بسبب کلام میں دلیل ہی کہ آوازیں اونکی آنحضرت کے آواز ہی بلند تہیں کہ وارد ہوا اوسکا کمال
ساتھ قول اللہ تعالی کی یَا أَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ بلکہ مراد یہ ہے کہ اون عورتوں نے اوس حالت میں خلاف عادت
آواز اپنی کی بلند کی تہی یہ آیا ہی ہے کلام کرنی میں تہا آنحضرت کی باتہ جسن خلق آپکے کی ت پس جبکہ اذن چاہا عمر نے اور چاہا وارد ہونا اوٹہیں عورتیں
اور دوڑیں جانب پردہ کی اپنی تاکہ پردہ کرین پس داخل ہوئے عمر اسی حالت میں کہ آنحضرت ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب اوٹہنے اور بہاگنی عورتوں کی پس کہا عمر نے کہ ہنسائے خدا
دانت آپکی ف یعنی ہمیشہ خوش رکھی کہ باعث ہنسی کی ہو تو نکی کہا ہو کا لیکن یا لفظ ہی کہ سبب ہے اسکا اور ہم معلوم ہو کوئی اوسکا سبب پس اطلاع کیجئے مجکو
اوسپر ت پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا میں نے ان عورتوں سے کہ میرے پاس آ کر غوغا کرتی تہیں پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سے ہو گئیں پردہ میں پیچہے
تیری آواز کہا عمر نے یا دشمنی خیال اپنے کی اون عورتوں کو کہا کیا تم مجہسے ڈرتی ہو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں ہو
کی کہا اونہوں نے ہان تم سخت خو اور نہایت سخت گو ہو ف یہ ترجمہ ہو جب ترجمہ حضرت شیخ کے ہوا اور یہ مبالغہ ہی اوس وقت کا کہا ہی یعنی تم زیادہ کلام
اور سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کے کہ خوش خلق ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے وَإِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ فرمایا وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِکَ
ت پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوس کلام کر اور سن لغات کر انکی جواب کی طرف سی بہی ہٹاؤ اے فرزند خطاب کے قسم ہی اوسکی کہ جان میری اوسکی ہاتہ میں ہی ہرگز نہیں ملتا
تجہسی شیطان اس حالت میں کہ تو چلنی والا ہو کسی راہ میں مگر کہ چلتا ہی شیطان اوسکے سوا میں غیر راہ تیری کی ف ح اور تیرے ساتھ ایک جا بہی جمع نہیں ہو سکتا تیرے ساتھ
نہیں رہ سکتا جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہی کہ شیطان بہاگتا ہی عمر کی سایہ سے لفظ فج ساتھ زبر کی اور تشدید جیم کی راہ کشادہ کو کہتے ہیں کہ بیچ دو پہاڑ کی ہو اور کشادہ ہو
ہوا ور ہو ساتھ کسی کے اوسکو ایک جانب سی گذرے اور لیکن مراد یہ ہو کہ خوف و ہیبت تیری نہیں چہوڑتی اوسکو کا وسوسہ آدمی کی طرف دل میں بہانے مطلق ہو تہ نقل کی
بخاری اور مسلم نے اور کہا حمیدی نے بعض نسخوں میں صحیحین کی زیادہ کیا برقانی نے بعد قول اونکی یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا تمکو ف ح برقانی ساتھ زبر بائی زبر

اوسکی اور بعضون نے کہا ساتھ سین کی بی بی کہاہی نام ایک عورت کا ہی منسوب طرف بیراگی کی کہا گیا ہے یہ بہی خواب مین وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ہذا فقال ہذا بلال ورأیت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت
لمن ہذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی انت وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس ناگہان ملا مین ساتھ رمیصا کی ف ح رمیصا ساتھ پیش را اور زبر میم اور صاد کے
اور جاوے مہملہ کے یعنی بیوی ابوطلحہ انصاری کی اور وہ ام انس بن مالک کے اول مالک کے نکاح مین تہین پہر ابوطلحہ کی نکاح مین آئین اور انکو رمیصا ساتہ غین
کی بہی کہتی ہین اور رمص چیپڑ سفید کو کہتے ہین جو گوشہ چشم مین جمع ہو اور اگر جاری ہو تو اوسکو غمص کہتی ہین ت اور سنی مینی آواز پانو کی پس کہا مینی کہ کون ہی یہ
کہا کہنی والی نے یعنی جبرئیل نے یا اور کسی فرشتہ نے یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہی اور دیکہا مینی ایک محل کو اوسکی جانب مین ایک عورت نوجوان کو
باہر پس کہا مینی کہ واسطی کسکی ہی یہ محل اور جو کچہ اسمین ہے اور گرد اوسکی پس کہا ایک جماعت نے جنہون نے یہ محل بنایا فرشتون سی کہ یہ عمر بن الخطاب کی لیئے ہی
پس چاہا مینی کہ داخل ہوؤن اوس محل مین پس دیکہون طرف اوسکی یعنی اندر سی جیسے دیکہا مینی باہر سی پس یاد کی مینی غیرت تمہاری یعنی شدت
غیرت پس کہا عمر نے قربان ہون تجہ پر باپ مان میرے یا رسول اللہ کیا تمہاری داخل ہونے پر غیرت کرونگا مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے
کہا کہ کلام مین قلب ہے اور اصل یون ہی اغار منک یعنی روایتون مین آیا ہی کہ عمر رو دیئے اور کہا وہل ہدانی اللہ الا بک وعن
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما دون
ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین متفق علیہ
اور روایت ہی ابی سعید سے کہا فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ مین سوتا تہا دیکہا مینی لوگون کو کہ روبرو لائے جاتے ہین اوپر مجہکو اور اوپر اونکی کرتی ہین بعضے کرتے ایسی
ہین کہ پہنچتی ہین سینہ تک اور بعضی اونمین سے ایسے ہین کہ کمتر ہین اوس سے ف ح یعنی کوتاہ تر ہین یعنی سینہ سی اونچی تہی اور بعضون نے تفسیر کیا ہی اسکو نیچی تہی اور علماء
نے کہا یعنی کوتاہ تر اوس سے ت اور روبرو لائی گئی مجہپر عمر بن خطاب اور اوپر اونکی کرتا تہا کہ کہینچتے تہے اوسکو یعنی زمین پر سبب درازی کی
کہا بعضی صحابہ نے پس کیا تعبیر کی آپ نے اس کرتی کی فرمایا آنحضرت نے کہ تعبیر کیا مینی اوسکو ساتھ دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور معنی
یہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی مین اور زیادہ ہوگی زمانہ امارت اونکی مین اور فتوحات ہونگی اونکی حالت حیات مین اور اونکی بعد تشبیہ دی
کرتی کی ساتھ دین کی شامل ہونا اوسکا اونکو اور حافظ ہی اونکا اور بچاتا ہی انسان کو آفات سی جیسا کہ شمول اسکا اوسکو وعن
ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج
فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا سنا مینی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے اوس وقت کہ مین سوتا تہا لایا گیا مین ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجہکو لا کر دیا پس پیا مینی یہانتک کہ تحقیق
مین البتہ دیکہتا ہون سیرابی کو کہ نکلتی ہی بیچ ناخنون میرے یعنی اثر سیرابی اوس دودہ کی پہر دیا مینی بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو ف اور یہ خالص حق تہا بچا ہوا اپنا
عمر کو دیا پس نہین منافی ہی اسکی کہ جہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی ایسی کہ وہ بہت تہوڑا تہا اور نہین منافی اسکی کہ جہوٹا اونکا عثمان اور علی کو بہی
پہنچا ایسی کہ اونکی لیئے نہین تہا صاف ت کہا بعضے صحابہ نے پس کیا تعبیر کی تمنی اوسکی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر کی مینی اوسکی علم کی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف ع لکہا ہی علماء نے کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم مین دودہ ہی جو کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتی تو تعبیر اوسکی یہی ہے
کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودہ اور علم کے یہ ہی کہ دودہ اول غذا بدن کی ہی اور سبب اصلاح بدن کا اور علم اول

تو عمر کی جماعت کو سیراب کیا اور دو مرتبہ ڈول نکالا اور وہ ڈول بڑا ہو گیا ... اور حضرت عمر نے ... تک کی

وہ آپ کی بیعت میں تھا ... پس جب ... دیا ... عمر ... اور وہی ... دیا جاوے ... علم ... شریعت کا اور یہی ... شرب ... جاوے گا
علم کامل کا اور جس ... ہوا ... ہو ... علم ... طریق ... بعض ... عارفین ... عبارت ... خلیفہ ... نسبت ... مطابق ... بعض ... کی
... کی اس حدیث میں ... منقول ہے ... اگر جمع ... ہو ... کہ ... ایک پلڑہ میں رکھا جاوے علم عمر کا ایک پلڑہ میں ...
... علم عمر کا اور ... اعتقاد ... کہ علم کی دس حصوں میں سے نو حصے ... لے گئے ہیں وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ
مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا
مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ
فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا
سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تھے ... دیکھا میں نے اپنے تئیں ... کنوئیں ... کہ اوپر اسکے ایک ڈول ہے ف ح قلیب ... کی زیر ... کی
کنواں ... جس ... پس کھینچا میں نے اس سے ... جو چاہا خدا نے ... اور کہا ... تلبیب ... معلوم ہو کہ ... حاجت ... مطلوب کی ... پھر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نے یعنی ابو بکر صدیق نے پس کھینچا
... اوس کنوئیں سے ایک ڈول یا دو ڈول ف ح ... روایت ... اشارہ ہے طرف قلت مدت خلافت اونکی کے ...
دو برس ... ڈول ... ظاہر ... تخطیہ ... اور طرف شک ... تردد
اونکی ... اور بیچ کھینچنے ابی بکر کے سستی ... ف ح اسمیں نقصان ... ابی بکر کی نہیں ہے اور نہ ثابت کرنا افضلیت عمر کا اوپر
... کی مدت ولایت اونکی ہی ... انتفاع لوگونکی ... عمر کی ولایت میں ... بعضوں نے تفسیر کیا ہے ضعف کو ساتھ نرمی اور مہربانی کے
... اور ... اور اللہ بخشے ابو بکر کی سستی اونکی کو ف ح اسمیں ... نسبت ... تقصیر کا طرف ابی بکر کی نہیں ہے بلکہ
کلمہ ... زبان ... عادت ... کہتی ہیں ... بخشے ... سکوت ... ڈول ... لیا ... عمر بن خطاب نے پس نہیں
دیکھا میں کسی ... شخص ... کھینچا ... کہ سیراب کیے لوگوں نے اونٹ اپنے اور بٹھائے اونٹ اور مقرر لیے اونٹوں کی
لیے عطن ف ... عطن ... کہتے ہیں ... بیٹھنے کی جگہ کو گرد پانی کے ... اشارہ ہے کہ کنواں ... اشارہ طرف دین کی کہ ... اور
سبب سے ... زندہ ... تمام ... معاش ... پانی کا اشارہ ہے طرف اوسکی کہ یہ امر دین ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے طرف ابو بکر کی اور اونسے طرف عمر کی اور کھینچنا ابو بکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہے طرف کوتاہی مدت خلافت اونکی کی ... ہے
برس یا دو برس ... منتقل ... طرف عمر کی اور ... مدت خلافت اونکی دس برس ... اور ضعف ... اشارہ ہے طرف اسکی کہ ہوگا اونکی
ایام خلافت میں اضطراب اور ارتداد اور اختلاف ... اشارہ ہے طرف اسکی کہ ... لوگونکی ... اور سیاست اونکی کم ہوگی ... ایام خلافت
امیر ... حضرت ... تھے ... ذکر ... آنحضرت نے ... جانا جاوے کہ ... معاف ... ہے ... طرف ...
اور ہو جانا ڈول کا ... عمر ... اشارہ ہے طرف اسکی کہ ہوگی ایام خلافت اونکی میں تعظیم دین کے اور ... اسلام کا اور ... اونکی ...
... اشارہ ہے طرف اسکی ... اسلام ... فتوحات ... اونکی ...

اونکی باری کہا تو بیچ نہیں یہ قول حضرت کی کہ سبیل کھینچا مین یارون سے جسقدر چاہا اسکو پیا اونکو ابن ابی قحافہ نے اشارہ ہی طرف ... بابت بکر کی اور خلافت
اونکی کی بعد حضرت کی اور جماعت پانی آنحضرت کی سبب وفات کے بیچ دنیا سے اور شفقت اونکی سی اور بیچ قول آنحضرت کے پیر لیا اوسکو ابن الخطاب نے ابا
بکر کی ہاتھ سے یہ قول اونکی پیر ایسا ہی اونٹ شاد ہونا طرف اسکی کہ ابوبکر کی قتل وقع مرتد دیکھا گیا تو سبب کیا تفرق مسلمانو نکا اور شروع ہوئین فتوحیں اور تمام ہوا
ہونا حضرت اونکی عمر کی زمانہ مین تنبیہ اور شیخ نے بیچ ... لکھا ہی کہ اشارہ ہی طرف اتساع صغیر کبیر کی بیچ زمانہ خلافت عمر کی ت اور بیچ روایت ابن عمر کی یہ
آیا ہی کہ ہر لیا ڈول عمر بن الخطاب نے ابی بکر کی ہاتھ سے پس ہوگیا وہ ڈول بڑا ڈول کی ہاتھ مین جسکا پس نہیں دیکھا مین کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

الفصل الثانی عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه رواه الترمذی وفی روایة ابی داؤد عن ابی ذر قال ان الله وضع الحق علی لسان عمر یقول به

اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا نے بلاشبہ اللہ تعالی نے پیدا کیا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمر کی اور دل اونکی نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیچ روایت ابی داؤد کی ابی ذر سے یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے بلاشبہ اللہ تعالی نے رکھا ہی حق اوپر زبان عمر کی کہتا ہی ساتھ حق کی یا تقدیر یہ ہی کہ کہتا
حق بسبب اسکی کی وعن علی قال ما کنا نبعد ان السکینة تنطق علی لسان عمر رواه البیهقی فی دلائل النبوة
اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا نہیں تھی ہم یعنی اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہی اوپر زبان عمر رض کی
ف یعنی عمر بولتی ہیں ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہیں اوس سے نفوس اور مطمئن ہوجاتی ہیں اوس سے دل اور یہ امر غیبی تہا کہ ڈالا گیا تہا عمر رض کی
زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سے فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود رض نے نہیں دیکہا مین عمر کو کبہی مگر گویا کہ ہوتا ہی درمیان دونون آنکھون
اونکی فرشتہ کہ سیدھی راہ بتاتا ہی اونکو ت نقل کی یہ بیہقی نے دلائل النبوة مین وعن ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اللهم اعز الاسلام بابی جهل بن هشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلم ثم صلی فی المسجد ظاهرا رواه احمد والترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا یعنی دعا کی
خداوندا عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابوجہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کی یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سے تا سبب اونکی
اسلام قوت پکڑی پس صبح کی عمر نے یعنی بعد دعا کرنے آنحضرت کی پس آئی عمر اول روز مین آنحضرت کی پاس پس لائی اسلام پہر نماز پڑہی آنحضرت نے
نے مسجد مین آشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ع ح اور پہلی اسلام لانی اونکی کوئی نماز آشکارا نہیں پڑہ سکتا تہا اور آنحضرت چہپے ہوئے
تہی دار ارقم مین ... بت کی حاکم ابو عبد اللہ نے دلائل النبوة مین ابن عباس سے کہ ابوجہل نے کہا جو کوئی قتل کری محمد کو پس اوسکی لیے ہی ... سو اونٹ اور
اور ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نے الضمان صحیح یعنی تاوان صحیح ہی پس کہا ابوجہل نے ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلی عمر پس ملاقات ہوئی ایک شخص
اور کہا کہان کا ارادہ رکہتا ہی تو پس کہا عمر نے کہ ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جاونگا تا کہ قتل کرون اونکو کہا اوس شخص نے کیا ڈرتی نہیں تو بنی ہاشم سی کہا
عمر نے کہ مین گمان کرتا ہون تجہکو کہ اپنی دین سے نکل گیا تو کہا اوس شخص نی کہ کیا نہ خبر دون مین تجکو اس سے عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیری اپنی
دین سے نکل گئی ساتہ محمد کی پس متوجہ ہوئی عمر یعنی بہن کی گہر کی طرف اور وہ پڑہ رہی تہین سورة طہ پس عمر ٹہر کر سننے لگی پہر کہٹکہٹایا دروازہ اونہ
کی پاس گئی اور کہا کہ کیسی تہی یہ آواز یعنی پڑہنی کی پس ظاہر کیا اونکی بہن نے اسلام پس یہ بات گذری عمر پر ان نگین ہوا یہانتک کہ اوٹہی بہن بہنوئی
اونکی پیٹنے لگی طه ما انزلنا ... جب سنا عمر نے کہا وہ جو کہ کتاب ہی دیکہو مین اوسکو پس جب دیا اوسکو پس آئی تک الله لا اله الا هو له الاسماء الحسنی کہا
پایا حقدار یہ لائق ہی کہ کسی کی عبادت کیا جاوے سوا اوسکی اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله پس یہ بات گذری عمر پر ... نکلا ...

یا عمر [illegible] لدین اللہ عز وجل

سے کہ غالب کرے اسلام کو سبب سے ان دونوں کے اور میں سمجھا ہوں یہ اوسوقت تھا کہ مسلمان ستاون مرد تھے نہیں پہنچے عمر گلے میں ڈال کر تلوار
تو ابھی پہنچے طرف اون لوگوں کی کہ [illegible] رسول خدا [illegible] طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا کیا اے عمر اسلام لاوے گا والا البتہ اوتارے گا اللہ
تجھ پر کہ جو اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب [illegible] اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ یعنی
تحقیق لات وعزی کو [illegible] باہر نکلیں اور نالوں کے اندر اور اللہ کو عبادت کریں ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہیں عبادت کرینگے ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آج کے
انکی کنیت حضرت عمر کی ابوحفص ہے اسلام لائے سنہ چھ میں نبوت کے اور بعضوں نے کہا سنہ پانچ میں بعد چالیس مرد کے اور گیارہ عورتوں کے اور
فاروق انکا لقب اس لیے ہوا کہ ایک منافق جھگڑا ایک یہودی سے یہودی نے کہا چل طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نے
طرف کعب بن اشرف کی کہ سردار تھا منکرین [illegible] کا پھر دونوں قضیہ لائے طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نے واسطے یہودی کے اوپر حق
[illegible] اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم کرینگے ہم عمر کو پس کہا یہودی نے عمر سے کہ حکم کیا ہے میرے لیے آنحضرت نے پس نہ راضی ہوا منافق
حضرت کی حکم سے اور رجوع کی ہے طرف تمہاری پس کہا عمر نے واسطے منافق کے کہ اسی طرح ہے بات کہا منافق نے ہاں پس کہا عمر نے کہ ٹھہرو یہیں تم
دونوں یہانتک کہ نکلوں میں طرف تم دونوں کے پس داخل ہوئے عمر اور لی تلوار اپنی پھر نکلے پس مارا ساتھ اوسکے گردن منافق کی یہانتک کہ ٹھنڈا ہو
اور کہا کہ اسی طرح حکم کرونگا میں اوسکے لیے کہ نہ راضی ہو ساتھ حکم اللہ کے اور رسول اوسکے کی پس اتری آیہ الم تر الی الذین یزعمون انہم
آمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت اور کہا جبریل نے کہ عمر فرق کرنیوالے ہیں بیچ
حق اور باطل کے پس لقب مقرر ہوا انکا فاروق **وعن** جابر قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ابوبکر اما انک ان قلت ذلک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل
خیر من عمر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے جابر سے کہا کہا عمر نے واسطے ابی بکر کے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کے پس کہا ابوبکر نے آگاہ ہو اے عمر تحقیق تو نے اگر کہا مجکو بہتر لوگوں کا تو تحقیق سنا ہے میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے نہیں طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی
شخص کے کہ بہتر ہو عمر سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ع یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت انکی کے کہ اون ایام میں
سب سے بہتر تھے اور یا مقید ہے ساتھ بعد ابی بکر کے یا مراد ہے [illegible] بطریق سیاست ہیں مانند اونکی کے [illegible] تطبیق ہے [illegible] بیان
حدیثوں کے **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر بعد میرے
کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب **ف** ح اور سیاق کو [illegible] کرتا ہے لفظ لو گویا یہ اس سبب سے ہے کہ عمر کو الہام ہوتا تھا اور
القا کرتا ہے فرشتہ انکے دل میں حق اونکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے واللہ اعلم **وعن** بریدۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فلما انصرف جاءت جاریۃ سوداء فقالت یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ صالحا
ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کنت نذرت فاضربی والا فلا
فجعلت تضرب فدخل ابوبکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب ثم دخل عمر
فالقت الدف تحت استہا ثم قعدت علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لیخاف منک

یا عمر انی کنت جالسا وہی تضرب فدخل ابو بکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی تضرب ثم دخل عثمان و
ہی تضرب فلما دخلت انت یا عمر القت الدف رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب اور
روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی آنحضرت بیچ بعض جہادون کی پس جبکہ پہری آنحضرت جہاد سی آئی آپکی پاس
ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تہی یا رنگ اوسکا کالا تہا پس کہا اوسنی یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر کی تہی کہ اگر پہیر لاوی آپکو اللہ تعالے سفر سی پہیر
تو بجاؤنگی مین آپکی آگی دف **ف** دف ساتہہ پیش دال اور تشدید فا کی فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتہہ
زبر دال کی بہی اور مراد دف سی وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور جسمین کہ جہانجہ نہ تہا کیونکہ وہ سی آواز آتی اور اسمین دلیل ہی
اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہے اور خوشی کرنی ساتہ آنی آنحضرت کی قربت ہی خصوصا کہ آنا جہاد سی جسمین کہ جانین ہلاک
ہوتی ہین **ت** اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپکی کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ اگر تو نی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین
کی ہی تو پس نہ بجا دف **ف** ع اسمین دلالت ظاہرہ ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتہہ نذر کی اور مانند اوسکی کی اور جگہ کہ وارد
ہوا ہی اسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس جو رواج دیا ہی بعضی مشائخ نی یعنی کہ بجاتی ہین دف حالت ذکر مین پس یہہ بدعت
برائینگی ہی رحم اللہ ولی دینہ و ناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مولف اسکا کہ یہہ جو بعضی صاحبون نی اس سے جواز عورت کی راگ سننی کا ثابت کیا جبکہ امن ہو
فتنہ سی اور بعضون نی ساتہہ عیاد مین جائز اور مختار کہا ہی تو یہہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بسبب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہی
جیسی کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہ مین صحیح بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکہا ہی اگرچہ اپنی دل کی خوشی کی لیے ہو اور حدیثین جواز کی اونکی نزدیک منسوخ ہین
ت پس شروع کیا اوس چہوکری نی بجانا دف کا پس آئی ابو بکر مسجد مین احتمال ہین کہ وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد ازان آئی علی اور وہ
چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی تہی دف پہر آئی عمر پس ڈالا دف اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کی پہر بیٹہی اوسپر وہ سیاہ لڑکی کہ
چہپاکر عمر سی ازراہ ہیبت کی اوسکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہسی ای عمر **ف** ع مراد شیطان سی وہ کامل جوت ہی یا
وہ شیطان الانس تہے کہ کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہی جو باعث ہوا تہا اوسکو اوپر کرنی امر مکروہ کی کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سی ہی
بنا بر اسکی کہ حاصل ہوا سبب اوسکی اظہار خوشی کا **ت** تحقیق مین بیٹہا تہا اسی طرح وہ بجاتی تہی پس آئی ابو بکر اور وہ بجاتی رہی پہر آئی علی
اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **ف** ع
اشکال اس حدیث مین یہہ ہی کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نی فعل اوس عورت کا پہلی بلکہ حکم کیا اوسکو ساتہہ اوسکی اور ایسی وقت داخل ہوئی ابو بکر اور علی
اور عثمان کی اور نام کہا اوسکا آخر مین شیطان جواب یہہ ہی کہ علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی آنحضرت کی پہرنیکو سلامت سی ایک نعمت خدا کی طرف
سی جبیب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی اور واقع مین اسطرح ہی حکم کیا آنحضرت نی اوسکو ساتہہ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا بجانا صفت لہو
سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہیت سی طرف استحباب کی لیکن یہہ حاصل ہوتا تہا ساتہہ ادنی درجہ اوسکی کی اور نہ زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا
اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وہ وقت آنی عمر کی فرمایا حضرت نی جو کچہہ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتہہ منع ہونی زیادہ اوسکی کی اور کرنی اوسکی کے
بلا ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچی ذکر کیا ہی تورپشتی نی اور بعید نہین ہی یہہ ہو انتہا مدت بجانی دف کی بطریق عرف کی وقت آنی
آنی عمر کی مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون کہ یہہ ظاہر تر اور اولی تر ہی اور حق یہی ہی کہ دیر گذری یہہ جب مجکو ایک اور وجہ یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ
عمر نہین دوست رکہتی تہی اوس چیز کو کہ صوت اوسکی مشابہ باطل کی ہو اگرچہ حق ہی جو کہ مروی ہین اسکی بعضی روایتین چنانچہ وہ مرقات مین ہی

 [redacted]

اس کو مسلم نے روایت کیا ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا [redacted] حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت أنظر إليها ما بين المنكب إلى رأسه فقال لي أما شبعت أما شبعت فجعلت أقول لا لأنظر منزلتي عنده إذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأنظر إلى شياطين الجن والإنس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب

روایت ہے عائشہ سے کہا تھے آنحضرت بیٹھے ہوئے پس سنی ہم نے آواز اور شور و غوغا اور آواز لڑکوں کی پس کھڑے ہوئے آنحضرت پس ناگہاں ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھی اور لڑکے اوسکے گرد تماشا دیکھتے تھے پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ آؤ اور دیکھو تماشا پس میں آئی اور رکھا میں نے کلہ اپنا آنحضرت کے کندھے پر پس ہو گئی میں دیکھتی طرف حبشیہ کے درمیان کندھے اور سر آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے مجھ کو کیا نہیں سیر ہوئی تو کیا نہیں سیر ہوئی تو پس شروع کیا میں نے کہنا کہ نہیں تاکہ دیکھوں مرتبہ اپنا نزدیک حضرت کے ناگاہ ظاہر ہوئے عمر پس متفرق ہو گئے لوگ حبشیہ کے پاس سے پس فرمایا آنحضرت نے تحقیق میں دیکھتا ہوں شیطانوں جن اور انس کو کہ بھاگ گئے عمر سے کہا عائشہ نے پس پھر آئی میں **ف** ... لیکن تماشا دیکھنا ... وہ لہو و لعب نہ تھا بلکہ مقصود ... ترجمہ گویا ... نزدیک حضرت کے ... اور کتنا چاہتی ہیں ... **ف** ... اور آنحضرت ... عظمت خلق آنحضرت کے

ف ... ذات جمال کی ... دلالت کرتی ہے ... صفت جلال کی ... اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ... حدیث ... آنحضرت عائشہ کو ... پس شروع کیا ... اور اس حدیث میں ... نزدیک ... جواب ... ترمذی نے روایت کیا اور ... شیخین نے روایت کیا

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** أنس وابن عمر أن عمر قال وافقت ربي في ثلاث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام إبراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى وقلت يا رسول الله يدخل على نسائك البر والفاجر فلو أمرتهن يحتجبن فنزلت آية الحجاب واجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة فقلت عسى ربه إن طلقكن أن يبدله أزواجا خيرا منكن فنزلت كذلك وفي رواية لابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلاث في مقام إبراهيم وفي الحجاب وفي أسارى بدر متفق عليه

روایت ہے انس اور ابن عمر سے کہ عمر نے کہا موافقت کی میں نے پروردگار اپنے کی تین چیزوں میں **ف** کہا حافظ عسقلانی نے کہ یہاں تین کی تخصیص نہیں ... کئی چیزوں میں موافقت حاصل ہوئی ... چنانچہ مشہور ہیں ... قیدیوں کا اور ... ترجمہ ایک یہ کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اگر پکڑیں ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز تو بہتر ہو یعنی صلوۃ الطواف کی جگہ ... اور ... مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ **ف** مراد مقام ابراہیم سے وہ پتھر ہے جس میں نشان قدم ابراہیم کے ہیں کہ وقت بنانے خانہ کعبہ کے اوس پر کھڑے ہو کر

بنا لی تھی اور اسمیں نشان اونکی قدم کی پڑ گئی تھی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے عمر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہ مقام ابراہیم ہی عمر نے کہا کیا نہ ٹھہراویں ہم
اوسکو جگہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں حکم کیا گیا میں ساتھ اسکے پس نہ غروب ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری یہ آیت مذکورہ اور مراد اسکی یہ ہی کہ دو رکعت طواف کی وہاں ادا
کرو اور دو رکعتیں پڑھنی بعد ہر طواف کی واجب ہیں امام کے نزدیک اور آیت میں امر استحباب کیلئے ہی اور بعضوں نے کہا ہی وجوب کیلئے ہی یعنی مطلق دو رکعتیں پڑھنی تو واجب ہی اور
خاص مقام ابراہیم میں پڑھنی مستحب اور امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب اور سنت ہونی دو رکعتوں کی دو قول ہیں ترجمہ اور دوسری حدیث یہ ہی کہ کہا میں نے یا رسول اللہ داخل
ہوتے ہیں آپکی پاس نیک اور بد اور بیبیاں آپکی بسبب شان و عزت آپکی نہیں دیکھتا ہوں میں بہتر اگر حکم کریں آپ اپنی بیبیوں کو پردہ میں بیٹھنے کا لوگوں کی سامنی نہ آویں تو بہتر
ہوتا پس اوتری آیت پردہ کی **ف** یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ یہ حجاب کہ آنحضرت کی بیبیوں پر واجب
ہوا اوس سے مراد یہ ہی کہ تمام بدن اونکا پردہ میں چھپا اور یہ تفصیل ہی کہ یہ حکم خاص آنحضرت کی بیبیوں کیلئے تھا کہ بالکل لوگوں کی سامنے نہ آویں اگرچہ بدن اونکا چھپا ہوا
اور مستور ہو تو یہ حکم خاص ازواج مطہرات کیلئے تھا اور اونکو درست نہ تھا کہ خوب کھولیں اپنی ہتھیلیاں اور منہ کو اگرچہ گواہی میں ہو درست تھا اور تیسری بات یہ ہی کہ جمع ہوئیں
عورتیں آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کی **ف** مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرت کا شہد پینے کا حضرت زینب کے گھر کہ بالاجمال وہ قصہ یوں ہی کہ آنحضرت
صلعم کو شہد پسند تھا حضرت زینب کے ہاں کہیں سے شہد آیا تھا حضرت جب اونکی نوبت کی دن تشریف لائی تو اونہوں نے حضرت کو پلایا اور حضرت نے
زیادہ ٹھہری اونکی ہاں اس سبب سے اور اونکی بہن اپنی حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جس کسی کی گھر میں آویں تو یہ کہو کہ آپ
نے مغافیر کھائی ہی مغافیر ایک قسم کی گوند ہی بدبو دار پس آنحضرت نے شہد کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور قسم کھائی اور یہ بات بہت سی روایتوں میں ہی کہ آنحضرت
زینب کے ہاں شہد پیتی تھی ... چنانچہ یہ قصہ بیچ تفسیر سورۂ تحریم کے اور حدیث میں مفصل مذکور ہی ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوے آنحضرت تمکو تو عجب
نہیں ہی کہ پروردگار اونکا بدل دیگا اونکو بیبیاں بہتر تم سے پس اوتری آیت اسی طرح یعنی موافق اونکی کلام کے لفظ اور معنی میں یہ ایک روایت ابن عمر کی ہی
اور ابن عمر نے کہا عمر کی موافقت کی میں نے اپنی پروردگار کی بیچ تین چیزوں کی ایک تو بیچ مقام ابراہیم کے دوسری حکم کرنا بیبیوں کو پردہ میں بیٹھنے کا
کی بیبیوں کو تیسری بیچ قیدیوں بدر کی نقل کی اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** کہ حکم کیا عمر نے بیچ قیدیوں بدر کی قتل کرنیکا اور آنحضرت نے اونکا
ابو بکر سے فدیہ لیا اور خلاصہ یہ ہی کہ آیت نازل ہوئی موافق رائے عمر کی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ
بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ
الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ
يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ النَّاسِ بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن مسعود
سے کہا فضیلت دی گئی لوگوں پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بسبب چار چیزوں کی ایک تو بسبب ذکر کرنے اونکی قیدیوں کو روز بدر حکم کیا عمر نے اونکی قتل کرنیکا پس اوتاری
اللہ تعالی نے یہ آیت اگر نہ ہوتا لکھا ہوا حکم اللہ کی طرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلی لوح محفوظ میں یا علم الہی میں یہ بات کہ خطا کرنے والا اجتہاد میں نہیں پکڑا
جاویگا یا یہ کہ اہل بدر مغفور ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو البتہ پہنچتا تمکو بسبب اوس چیز کی کہ لیا تمنے یعنی فدیہ عذاب بڑا **ف** یعنی دنیا میں یا آخرت کی اور فدیہ
اونہوں نے لیا اور بدر کے کافروں سے جنکو اونہوں نے قید کیا تھا اور اونہوں نے فدیہ یہ سمجھ کر کہ لینا مال کا اونسے سبب ہی تقویت کا اور دین میں سبب ہی
اور شاید کہ وہ ایمان لاویں بسبب چھوڑنے کی بعد اسکی اور یہ رائے تھی ابو بکر کی اور بعضوں نے تابع ہوئے تھے جنکی ... صاحبان صفت جمال ہیں اور بعضی کی رائے تھی
قتل کی ... اونکو اسلیئے کہ وہ پیشوا اور سردار ہیں کافروں کے اور یہ قول تھا عمر کا اور ... کہ موافق تھی اونکی صاحبان صفت جلال ہیں اور ... کا حکم ...

دن بکا فرمایا آنحضرت نے کیا صلاح ہے ان قیدیوں کے حق میں پس کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ یہ چچا کی بیٹی وکنبہ کی ہیں اور بھائیوں کے ہیں مناسب ہے کہ ان سے فدیہ لیجئے

ہم پس فدیہ میں ہوگی قوت ہم کو کافروں پر اور شاید کہ اللہ ہدایت کرے ان کو اسلام کی طرف پھر یہ ہمارے مددگار ہوں فرمایا حضرت نے کیا رائے ہے تیری

اے ابن خطاب کہا میں یا رسول اللہ میں مناسب نہیں دیکھتا اس چیز کو کہ مناسب دیکھی ابو بکر نے ولیکن یہ پیشوا کفر کے اور سردار ان کے ہیں پس مار ڈالیں ہم ان کو

مار ڈالیں گردنیں انکی کہا عمر نے پس قصد کیا آنحضرت نے اوس چیز کا کہ کہی ابو بکر نے اور نہ قصد کیا اوس چیز کا کہ کہی میں نے اور لیا فدیہ پس جب صبح کی میں آیا میں

آنحضرت کی پاس پس ناگہاں آنحضرت اور ابو بکر بیٹھے ہوئے روتے تھے کہا میں نے یا رسول اللہ کس چیز نے رلایا تم کو اور یار تمہارے کو پس اگر رونا آوے روؤں اور نہیں تو

رونے کی صورت بناؤں نہیں سبب اون کے پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق دکھلایا گیا مجھے عذاب تمہارا قریب اس درخت سے اور ایک درخت تھا اوس وقت

قریب نہایت پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ

ترجمہ اور او فضیلت دی گئی عمر کو بسبب ذکر کرنے کے پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کو یہ پردہ کریں پس کہا زینب نے

کہ اے ابن خطاب تحقیق تو حکم کرتا ہے ہم پر حالانکہ وحی اوترتی ہے ہمارے گھروں میں پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور جب

مانگو تم آنحضرت کی بیویوں سے کچھ چیز تو مانگو اون سے پردہ کے پیچھے اور فضیلت دی گئی عمر کو بسبب دعا آنحضرت کی کہ الٰہی عزت دے

خداوند اقوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام عمر کے اور فضیلت دی گئی عمر کو بسبب رائے اپنی کے یعنی اجتہاد اپنی کے بیچ بیعت ابو بکر کی یعنی بعد موت آنحضرت کے

اونہوں نے پہلے بیعت کی ابو بکر سے پھر لوگوں نے بیعت کی پیروی عمر کی نقل کی یہ احمد نے **وعن** ابی سعید

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ اَرْفَعُ اُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَبُو سَعِيْدٍ وَاللهِ مَا كُنَّا نَرَى ذٰلِكَ

الرَّجُلَ اِلَّا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص

بلند تر ہے میری امت میں از روئے درجہ کے بہشت میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** آنحضرت نے مبہم فرمایا اور تعیین نہ کی کہ وہ شخص کون ہے اور مقصود یہ تھا

تاکہ ہر شخص کوشش اور جد و جہد کرے طاعات میں کہ وہ مرتبہ پاوے اور یہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہے مگر بسبب جد و جہد کے اور مواظبت کے طاعات و عبادات پر

بسبب متصف ہونے ساتھ اخلاق و کمالات کے یا واسطے کہ کوئی شخص یہ نہ ہو کہ متصف نہیں اس صفت کے پس اشارہ کیا آنحضرت نے کہ جو کوئی متصف ہو ان صفات

کے بلند ترین درجہ والا ہوگا بہر تقدیر **ترجمہ** کہا ابو سعید نے قسم خدا کی نہ تھے ہم گمان کرتے اوس شخص کو کون ہے مگر عمر بن الخطاب یہاں تک گذر گئے عمر

ساتھ راہ اپنی کے **ف** یعنی وفات پائی اور یہ جو گمان ہم کرتے تھے اسکا کہ واقع ہوا اونکی لیے آخر عمر میں اگر کہو کہ لازم آتا ہے یہ کہ عمر افضل

تھے ابو بکر سے تو جواب اسکا یہ ہے کہ قول آنحضرت کا ذاک الرجل اشارہ ہے طرف ہر کسی کے اور مقصود یہ ہے کہ ہر کوشش کرے طاعات میں ہر ایک اوسکی مرتبت میں

تاکہ پہنچے اوس مرتبہ کو اور نہیں یقین سے ہے بلکہ بسبب کوشش کرنے کے عمل میں اور اچھے اخلاق حاصل کرنیکے اور اجتہاد کرنے کے امور دین میں اور اطاعت کرنے

کے بھلائیوں پر اور شاید یہ بھی ہو کہ یہ خصلتیں ایسی ہیں جیسے کہ مشاہدہ کیا جاتا تھا عمر میں ابتدا عمر سے انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا اونہوں نے

کہ مشار الیہ عمر ہیں اور یہ ابہام ہوگا اور اسکی مانند ہے اخفاء لیلۃ القدر کا اور نہیں ہے لازم آتا اس سے کہ ہوں عمر افضل ابو بکر سے اور حاصل کلام یہ ہے کہ

مراد اس شخص سے عمر ہیں ظن سے ہے بعضوں کے نزدیک بالجزم اور یہ نہیں دلالت کرتی ہے اس پر کہ عمر افضل تھے ابو بکر سے اور جمہور کے نزدیک یہ ہے کہ عمر افضل ہیں

سب امت سے بعد ابو بکر کے اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمر افضل تھے ابو بکر سے زمانہ خلافت اپنی میں پس اتفاق ہوا اشکال حدیث

وعن اَسْلَمَ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

حِيْنَ قُبِضَ كَانَ اَجْدَّ وَاَجْوَدَ حَتّٰى انْتَهٰى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اسلم سے کہا پوچھا مجھ سے ابن عمر نے بعض حال
اونکا یعنی عمر کا پس خبر دی میں اونکو کہا اسلم نے بیچ بیان اوس چیز کی کہ خبر دی حال عمر سے نہیں دیکھا میں کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کے یعنی بعد وفات آنحضرت
اوس وقت سے کہ وفات پائی آنحضرت نے کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور سخی تر یہانتک کہ ختم ہوئے یعنی اعمال خیر میں یہاں تک کہ نہایت کو پہنچے نقل
کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی آخر عمر تک اور کہا بعض علماء نے کہ یہہ محمول ہے اوپر زمانہ خلافت عمر کے تا ابوبکر اس عموم سے نکل جاویں وَعَنِ
الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَاَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا كُلُّ ذٰلِكَ
لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَكْرٍ
فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ
لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ
مِنْ مَنٍّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ مَنٍّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَ
اَمَّا مَا تَرٰى مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ اَجْلِكَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لِيْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ
بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ اَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا جسوقت زخمی کیے گئے عمر شروع کیا درد ظاہر کرنا
ف یعنی اثر زخم کی تکلیف کا اظہار کرتے تھے ساتھ کرنے آہ وغیرہ کے اور ابولولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا زخمی کیا تھا اونکو مدینہ میں چہارشنبہ کے دن تین دن باقی رہے تھے ذی الحجہ کے
پس کہا ابن عباس نے اور گویا کہ ابن عباس نسبت کرتے تھے عمر کو طرف جزع فزع کی اور ملامت کرتے تھے انکو یا صبر و تسلی دیتے تھے اونکو اے امیر المومنین اور نہیں سبب
جزع فزع کرنیکا یعنی ہرگز نہ مبالغہ کرو جزع و فزع اوپر اسکے البتہ تحقیق صحبت رکھی تم نے آنحضرت سے پس اچھی صحبت رکھی تم نے اونسے یعنی ادا کی تم نے رعایت حقوق و آداب آنحضرت کی
پھر جدا ہوئے آنحضرت تم سے اسحال میں کہ وہ تم سے راضی تھے کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پھر صحبت رکھی تم نے ابوبکر سے پس اچھی صحبت رکھی تم نے اونسے پھر جدا ہوئے وہ تم سے اسحال میں کہ وہ
تم سے راضی تھے یعنی اونکے جنت کی بشارت دی تمکو امیر المومنین پھر صحبت رکھی تم نے مسلمانوں سے یعنی ایام خلافت اپنی کی میں پس اچھی صحبت رکھی تم نے اون سے کہ
عدل کیا اور بہتر سیاست کی تم نے اونکی اور البتہ اگر جدا ہوؤگے تم اون سے البتہ جدا ہوگے تم اون سے اسحال میں کہ وہ تم سے راضی ہیں **ف** یعنی اور یہہ
دلالت کرتا ہے اوپر اسکے کہ اللہ تم سے راضی ہے اور تم اوس سے راضی ہو پس تم بشارت دیئے ہوئے ہو ساتھ قول اللہ تعالیٰ کی يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ
اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً اور موت تمہاری مَن کا سبب ہے یعنی سبب ملنے مولیٰ کا مقام علیین میں ترجمہ کہا عمر نے پھر وہ چیز کہ ذکر کی تم نے آنحضرت
صحبت سے اور اونکی رضا سے پس اوسکی نہیں ہے یہہ مگر نعمت ہے اللہ کیطرف سے احسان کیا ساتھ اوسکے مجھ پر یعنی تفضل کیا مجھ پر ساتھ اوسکے بغیر سبب
عملوں میرے جانتا میں اوسکی کسب بلکہ شکر و حمد کرتا ہوں میں اوسکی اور لیکن وہ چیز کہ ذکر کی تم نے صحبت ابوبکر سے اور اونکی رضا سے پس اوسکی نہیں ہے یہہ مگر نعمت
اللہ کیطرف سے کہ احسان کیا ساتھ اوسکے مجھ پر اور لیکن جو کچھ دیکھتے ہو تم میری بے صبری پس سبب تمہارے ہے اور سبب یاروں تمہارے کے ہے **ف** یعنی ڈرتا ہوں
واقع ہو فتنوں کا بیچ میان تمہارے اسلئے کہ یہہ تھا ایک سد دروازہ کا کہ روکتی تھی فتنے بعد اپنی نفس ہی تا ہوں اور نہیں ڈرتا ہوں عذاب
اپنے سے اسلیے کہ ترجمہ قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق ہوتا میرے لیے بقدر پر ہونے زمین کے سونا البتہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کے بدلہ دیدیتا میں اوسکو پہلے اس سے کہ دیکھوں میں
اپنے اللہ کو یا اوسکے عذاب کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی کہا اونہوں نے یہہ سبب غلبہ خوف کے کہ تمیز ہوا اونکو اوسوقت بیچ تقصیر کرنیکے اللہ تعالیٰ کی
حقوق میں کذا فی فتح الباری اور استیعاب میں ہے کہ عمر جسوقت زخمی کیے گئے تھے [illegible] عبد اللہ کو [illegible]
غیر اون مسلمانوں کے [illegible] صلوٰۃ کہا واصوم کہا [illegible]

[illegible]

اور تابعین ... بعد ان پیغمبروں کے ... جو بہتر اور باقی عشرہ مبشرہ ہیں اور خلق کثیر ان

سے اور تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور منجملہ کرامات انکے یہی ہی جو تاریخ میں نقل کی ہے کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئی وہاں عامل ہوکر

عمرو بن العاص کی وہاں کی رسم یہ تھی کہ دریائے نیل محتاج ہوتا ہی ہر سال میں طرف ایک لڑکی باکرہ کی خوبصورت کہ اسکو ڈالتے ہیں ہم اوسکو

اور نہیں تو وہ جاری نہیں ہوتا اور خراب ہوتا ہے شہر اور قحط پڑتا ہی بس منع کیا عمرو بن العاص نے یہ خبر عمرؓ کو لکھ بھیجا اونہوں نے ایک پرچہ کہ اوسمیں

لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہ پیام ہی بندہ اللہ عمر بن الخطاب کی طرف سے اما بعد حمد و صلوٰۃ کی بس اگر جاری ہوتا تو از خود نہیں

حاجت ہمکو طرف تیری اور اگر جاری ہوتا ہی حکم اللہ کے بس تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بھیجا حضرت عمرؓ نے عمرو کو کہ ڈالدیں تو اوسکو نیل میں بس جاری

ہوا نیل اور یہ رسم موقوف ہوگئی پھر رسم نہ رہا آج تک سال میں ہے

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

باب ہی بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی **ف** چونکہ واقع ہوئی ہی بعض حدیثیں کہ شامل ہیں دونوں کو متعدد کیا مؤلف نے ایک باب واسطے ان کے اور انکی خوبی ہی

بلا شبہ یہ کہ ہی ... بعض احوال میں حسب اکثر احوال میں انکے ساتھ دونوں کی وزیر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مقرب ترین وقت درگاہ کی اور مشیر

اور امین ہیں اور ... نہ مشیر حضرت کی تمام اوقات احوال میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَسُوْقُ بَقَرَۃً اِذْ اَعْیٰی فَرَکِبَہَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِہٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَۃِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ بَقَرَۃٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا ہُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَہٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاۃٍ مِّنْہَا فَاَخَذَہَا فَاَدْرَکَہَا صَاحِبُہَا فَاسْتَنْقَذَہَا فَقَالَ لَہُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّہَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَہَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِئْبٌ یَّتَکَلَّمُ فَقَالَ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا ہُمَا ثَمَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے وہ نقل کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے اوس وقت کہ ایک شخص ہانکتا تھا ایک گائے کو ناگہاں تھک گیا وہ شخص پس سوار ہوا

اوس پر بولی گائے کہ ہم پیدا نہیں کی گئیں واسطے اس کے یعنی سواری کے نہیں ہم پیدا کی گئی ہیں واسطے کاشت کاری زمین کی **ف** اس دلیل ہی اوپر سوار

ہونیکا اوس پر لیکن اور کہ موافق نہیں ہی شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہی ساتھ اسکی اوپر کہ چارپایہ استعمال نہ کیا جاوے مگر اوس چیز میں کہ جاری

ہوئی ہی عادت ساتھ استعمال کرنے اوسکی اوس چیز میں اور احتمال رکھتا ہی یہ ہتانا رد اوپر نفی اولی اور فضل کی یعنی بہتر ہو یہ کہ جس چیز کے لئے پیدا ہوئے ہیں اونمیں

خرچ کیے جاویں اور اوس استعمال کئے جاویں لا حقیقت ... کہ فقط کہتی ہی کہ جن استعمال کرے سواری کر جملہ اون چیزوں کے کہ پیدا کی گئی ہیں وہ

واسطے اوسکی اور کہا ہی یہ بالاتفاق **ف** بس کہا لوگوں نے یعنی جو کہ حاضر تہی از رہ تعجب کے سبحان اللہ گائے ہی بولتی ہی یعنی حال آنکہ حیوان

لا یعقل ہی ... ہی ... تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتھ اسکی **ف** یعنی اس بات کی کہ کلام کرنا گائے کا حق ہی اور ... اور خیال ...

شیطانی نہیں اس بات کی کہ کوئی کہا کہ یہ مخلوق نہیں ہی ... واسطے کہتی ہی **ف** اور ایمان لاتے ہیں ابوبکر اور عمر **ف** حالانکہ نہیں تھے

واسطے اشارہ کی طرف قوت ... انکی کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو نہ جانا اور نہ سنا اور ... اور ... نہ تھا اور ... کہ

فرمایا کہ ایمان میں ... ابوبکر و عمر جواب ... کی مراد یہ ہے کہ ایسا امر ہی کہ اوسکی شان یہ ہی کہ اگر مطلع ہوں اس پر ایمان لاویں اس پر اور تردد اور شک کریں

اسمیں **ف** اور نہیں تھی ابوبکر اور عمر وہاں **ف** یعنی اوس مجلس میں فرمایا حضرت نے یہ کلام نہیں ہی مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمان اونکے یعنی اگر وہ

ہوتے تو احتمال تھا کہ شک ... کریں ... ایمان لاتے اور ... ساتھ ... اوسکو ... ہو ... اور ...

دلیل ہی ... سبب کمال ... و قوت ایمان اونکی ہی تو بہت **ف** اور کہا ابوہریرہؓ نے اوس وقت کے ایک شخص تھا اپنی بکریوں میں ناگہاں حملہ کیا بھیڑئیے نے ایک

بکری پر پہنچ سکیگا پس ما را بہیڑئے نے ایک بکری کو پس چہڑا لیا بکری کو مالک اوسکا اور پیچہا کیا بہیڑئیے کا پہیر دیا گیا ہوگا اوس بکریکا یعنی جبکہ اوس بکریکا دن سبع کا اوس دن کہ نہیں ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوائے میرے **ف** لفظ یوم السبع میں سبا بے پیش اور سکون کے دونون طرح روایت کیا گیا ہی متعدد اور مختلف آئی ہی اسکی بیان میں اقوال اکثر ہیں ساتہ جزم کہا شیخ نے کہ مراد اوس سے فتنے ہیں یعنی جس روز فتنہ واقع ہوگا اور لوگ بکریان بغیر چرانیوالے کی چہوڑ دینگے اور سبع اور درندے ہی بنے ترک اور مہمل چہوڑنیکے آیا ہی اور سبع بمعنی مہمل کی آیا ہی چونکہ بغیر چرانیوالو چہوڑی جاویگی گویا چرانیوالا اونکا بہیڑیا ہوگا کہ ہمیشہ بہیڑیئے ساتہ ہوگا شدائد اور فتنون کی کہ واقع ہونگی اور بعضون نے کہا کہ یوم السبع نام ہی ایک عید کا کہ تہی اونکی بیچ جاہلیت میں یعنی حالت کفر میں کہ جمع ہوتی تہی اوس عید میں اہل سوم کی کہ باہر رہتا تہا اونکو جبری چہوڑتی تہی بکریان سوا کو پس کہا جاتا ہی اوسکو بہیڑیا پس گویا خبر دی بہیڑئے نے گذشتہ کی اوس روز کون بکریون کا نگہبان ہوتا تہا کہ آج نگہبانی اونکی کرتا ہی بارہو یعنی آمادتی اور دایم کون نگہبانی اونکی اوس روز کریگا اور ساتہ پیش ہیں بمعنی درندوں کی ہی اور شیخ نے اسی معنے کا احتمال کہتا ہی اور راجع اونکی طرف ہوسکتا ہی اور بعضون نے کہا کہ ساتہ پیش کی ہی یعنی روز عید کی ہی اور شارح عینی نے بعضون سے نقل کیا کہ یہ لفظ یوم السبع ساتہ سی کی معنی ضیاع کے ہی اور بہت ضیاع کی ہی **ف** پس کہا لوگون نے از راہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بہیڑیا بولتا ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہون میں ساتہ اسکے اور ابوبکر اور عمر اور نہیں تہے وہ دونون وہان اس جگہہ ترجمہ نقل کی ہی بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباس قال انی لواقف فی قوم فدعوا اللہ لعمر وقد وضع علی سریرہ اذا رجل من خلفی قد وضع مرفقہ علی منکبی یقول یرحمک اللہ انی لارجو ان یجعلک اللہ مع صاحبیک لانی کثیرا ما کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کنت وابوبکر وعمر وفعلت وابوبکر وعمر وانطلقت وابوبکر وعمر ودخلت وابوبکر وعمر وخرجت ابوبکر وعمر فالتفت فاذا علی بن ابی طالب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا تحقیق میں البتہ کہڑا تہا ایک قوم میں یعنی حضرت عمر کی وفات کے روز پس دعا کی خیر کی واسطے عمر کے اصحاب نے تحقیق رکہی گئی تہی عمر اپنی تخت پر یعنی جنازہ کی بعد وفات کے اور حاضر تہی وہان ایک جماعت اونکی اردگرد ناگہان ایک شخص نے میرے پیچہے تحقیق رکہی کہنی اپنی میرے مونڈہے پر کہتا ہی وہ شخص یعنی خطاب کرتا عمر کیطرف رحمت کری تجہکو اللہ بلاشبہ میں البتہ امید رکہتا ہون کہ گردانے تجہکو اللہ ساتہ دونون یارونکے یعنی آنحضرت کی اور ابی بکر کی قبر میں یا جنت میں اسواسطے کہ میں بہت تہا سنتا آنحضرت فرماتے تہے میں یعنی فلانا مکان میں اور ابوبکر اور عمر اور کیا میں نے اور ابوبکر اور عمر نے یعنی فلانا امر اور عبادت یا رسوم عادت کی اور چلا میں اور ابوبکر اور عمر یعنی طرف فلانی مکان کی اور داخل ہوا میں اور ابوبکر اور عمر یعنی مسجد وغیرہ میں اور نکلا میں اور ابوبکر اور عمر یعنی گہر وغیرہ سے کہا ابن عباس نے پہر کر دیکہا میں نے پس ناگہان وہ شخص علی مرتضیٰ تہی نقل کی بخاری اور مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ لیتراءون اہل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء وان ابابکر وعمر منہم وانعما رواہ فی شرح السنۃ وروی نحوہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکہینگے اہل علیین کو یعنی دیکہیگا بعض اونکا بعض کو یعنی مقام اور مرتبہ اونکا بلند ہوگا جیسا کہ دیکہتی ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان میں کہ ستارہ کنارہ آسمان میں بہت روشن معلوم ہوتا ہی اور بلاشبہہ ابوبکر اور عمر اہل علیین سے ہونگے اور زیادہ ہین یہ دونون اوس مرتبہ میں اور بڑہ گئے ہیں **ف** علیین بکسر عین اور لام کی اور تشدید یای اول جمع ہی علی کی بیچ علیین اس کے مراد اہل علیین سے ساتہ زبر علیین اسلام کی اور تشدید یای اول اور جزم دوسری ایک مقام کی ساتوین آسمان میں کہ جہتی ہیں اوسکیطرف ارواح مومنونکی اور بعضون نے کہا کہ نام ہی دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ لکہتی

اور صفات ... [illegible] ... ف

عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر وعمر سيدا كهول اهل الجنة من الاولين والآخرين الا النبيين والمرسلين رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن علي اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر دونوں سردار ہیں ادہیڑوں اہل بہشت کے پہلوں میں سے اور پچھلوں میں سے سوا نبیوں اور پیغمبروں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ف ادہیڑ ... باعتبار حال دنیا کے ہے ورنہ بہشت میں ادہیڑ نہیں ... اور علما نے ... جب قبول ذکر ... اس واسطے ... وعن حذيفة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لا ادري ما بقائي فيكم فاقتدوا باللذين من بعدي ابي بكر وعمر رواه الترمذي اور روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں نہیں جانتا ہوں کہ کتنی مدت کا رہنا میرا درمیان تمہارے ہے یعنی کم مدت ہی باقی ہے پس پیروی کرو ان دو شخصوں کی کہ میرے پیچھے خلیفہ ہوں گے کہ وہ ابوبکر و عمر ہیں نقل کی یہ ترمذی نے وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل المسجد لم يرفع احد رأسه غير ابي بكر وعمر كانا يتبسمان اليه ويتبسم اليهما رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے انس سے کہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں نہ اٹھاتا کوئی یعنی صحابہ میں سے سر اپنا یعنی بسبب ہیبت اور ادب کے سوائے ابوبکر اور عمر کے تھے یہ دونوں مسکراتے تھے دیکھ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتے تھے آنحضرت دیکھ کر طرف ان کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یہ خاصیت محبت اور علامت محبوبوں کی ہے جب ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی ہے بے اختیار مسکرا اٹھتے ہیں اور شاد ہو جاتے ہیں وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج ذات يوم ودخل المسجد وابو بكر وعمر احدهما عن يمينه والآخر عن شماله وهو آخذ بايديهما فقال هكذا نبعث يوم القيامة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک روز یعنی حجرہ شریفہ سے اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکر اور عمر ایک ان میں سے داہنی طرف تھے آنحضرت کے اور دوسرے بائیں طرف اور پکڑے ہوئے تھے آنحضرت ہاتھ دونوں کا پس فرمایا اسی طرح اٹھائے جاویں گے ہم قیامت کے دن یعنی قبروں سے نکلیں گے طرف حشر کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وعن عبد الله بن حنطب ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى ابا بكر وعمر فقال هذان السمع والبصر رواه الترمذي مرسلا اور روایت ہے عبداللہ ابن حنطب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ابابکر اور عمر کو پس فرمایا یہ دونوں بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف یعنی یہ دونوں میان مسلمانوں کے ... نسبت تمام اعضا کے شرف اور نفاست میں ... بعضوں نے کہا کہ ... سمع اور بصر کی ... بواسطہ انکی ... مراد بیان کرنا شدت حرص ... مشاہدہ حق کی نفس اور آفاق میں وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي الا وله وزيران من اهل السماء ووزيران من اهل الارض فاما وزيراي من اهل السماء فجبريل وميكائيل واما وزيراي

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ ۔ جو سعید خدری سے روایت ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی نبی مگر واسطے اوسکی ہوتے ہیں دو وزیر آسمان کی فرشتوں میں سے اور دو وزیر اہل زمین سے لیکن
اوسکی عالم ملکوت سے دو وزیر ہوتے ہیں اور اہل زمین سے **ف** ع یعنی اوسکی یار ہیں جو کہ خدمت اور نصرت اوسکی کرتے ہیں عالم ناسوت میں
اور جب پیش آتی ہی اوسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے اونسے جیسے کہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل در پیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہے اپنے وزیروں سے **ت** پس لیکن
دو وزیر میرے آسمان والوں میں سے پس جبرئیل اور میکائیل ہیں **ف** ع اسمیں دلیل ظاہر ہی اسپر کہ آنحضرت افضل ہیں جبرئیل اور میکائیل سے **ت**
اور لیکن دو وزیر میرے زمین والوں میں سے پس ابو بکر اور عمر ہیں نقل کی ترمذی نے **ف** ع اسمیں دلالت ظاہر ہے اسپر کہ یہ دونوں صاحب افضل ہیں اور
صحابہ سے حالانکہ صحابہ افضل ہیں سارے امت سے اور اسمیں دلالت ہے اسپر کہ ابو بکر افضل ہیں عمر سے کیونکہ ذکر کیا اونکو اگرچہ بطلق جمع کی ہی لیکن ترتیب
اوسکی لفظ کلام حکیم میں اور ہی کیا اوسکی لیے اثر عظیم ہو **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ
مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ
رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سے خواب میں دیکھا میں نے گویا ایک ترازو اترا ہے آسمان سے پس تولے گئے
آپ اور ابو بکر پس غالب آئے آپ اور تولے گئے ابو بکر اور عمر پس غالب آئے ابو بکر اور تولے گئے عمر اور عثمان پس غالب آئے عمر بعد اوسکے اوٹھا لی گئی ترازو **ف**
ع اور اوس شخص نے جو تکنا حضرت علی اور عثمان کا نہ دیکھا گویا اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ ان دونوں صاحبوں کی افضل میں اختلاف ہے سلف میں جیسیکہ
کتب کلامیہ میں مذکور ہے **ت** پس غمگین ہوئے آنحضرت بسبب اس خواب کے یعنی اوس شخص کے جیسیکہ راوی نے تفسیر سا قول النبی کی پس غمگین کیا آنحضرت کو
اس سے سنی نے **ف** ع یہ بسبب ہے کہ معلوم کیا آنحضرت نے تعبیر اسکی یہہ ہے کہ بعد خلافت عمر کے ظہور فتنوں کا ہوگا اور تبدیل امور کی بہت جاوینگے
ت پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ دیکھا خلافت نبوت ہے یعنی ان دونوں صاحبوں کی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اوسمیں سلطانی آمیزش بادشاہت کی نہ
ہوگی پھر دیگا اللہ تعالی ملک جسکو چاہیگا نقل کی ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** ع تعبیر سمجھے آنحضرت نے اوٹھ جانے ترازو سے یہہ کہ زمانہ خلافت کا
خالص منتہی ہوگا ابو بکر اور عمر پر کہ اتفاق ہوگا اوسپر اور بعد اوسکی آمیزش بادشاہت کے ہوگی اور کچھ خلاف اور لیکن ارادہ کیا ابو بکر اور بعد از
چاروں کی بادشاہت ہو گزرے جیسیکہ حدیث میں آیا ہے اور جو کہا اس تعبیر کا اوٹھ جانے میزان کی سے سبب ہے کہ ایک اسمیں لنا رعایت کیا جاتا ہے
اور چیز وزن کیا جاتا ہے تو دو پلڑے ایک دوسرے کی پاس ہوں اور جب اسمیں بعید اور متباین ہوں تو اسمیں لنا کچھ معنی نہیں رکھتا اسپر اوٹھا لیا گیا اور دور
کیا گیا اسمیں تو لنا لیس خواب دلالت کرتا ہی اوپر بگڑا امر خلافت کی بعد از ابو بکر اور عمر کی اور معنی غالب آنے ہر ایک کی دوسرے
میزان میں یہہ کہ راجح افضل ہی جو ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک
شخص اہل بہشت میں سے پس آئے ابو بکر پھر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت میں سے پس آئے عمر نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف**
ع حدیثوں میں بشارت جنت کی ایک جماعت کی اصحاب میں واقع ہوئی ہی اور چونکہ اس حدیث میں واسطے ابو بکر اور عمر کی اتفاق واقع ہوئی ہی اسی واسطے ذکر کی **و**
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ

[redacted] [redacted] [redacted] عمر قلت فاین حسنات ابی بکر قال انما جمیع حسنات عمر کحسنۃ

واحدۃ من حسنات ابی بکر رواہ رزین اور روایت ہے عائشہ سے کہا اوس وقت کہ سر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا میری
گود میں تھا بیچ چاندنی رات کے کہا میں نے یا رسول اللہ کیا ہوسکیں گی کسی کی نیکیاں موافق گنتی ستاروں آسمان کی فرمایا کہ ہاں عمر کی نیکیاں اوسکی
موافق گنتی آسمان کے ستاروں کی ہیں کہا میں نے پس کہاں ہیں ابوبکر کی نیکیاں فرمایا آنحضرت نے نہیں ہیں تمام نیکیاں عمر کی مگر مانند ایک نیکی کی ابوبکر کی نیکیوں میں سے
نقل کی یہہ رزین نے **ف** یعنی ابوبکر کی نیکیاں اونکی نیکیوں سے کہیں زیادہ ہیں اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیاں عمر کی ابوبکر کی نیکیوں سے زیادہ تھیں تو بھی ابوبکر
افضل ہیں بسبب خوبی حسنات اونکی از راہ کیفیت اور لطافت کے بسبب زیادتی کمال اخلاص اور شہود معرفت کے جیسا کہ روایت کیا گیا ہے حدیث میں
کہ نہیں ہے فضیلت ابوبکر کی تم پر بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب ایک چیز کے کہ رکھی گئی ہے اونکی سینہ میں کہا ہے حدیث کو غزالی نے

باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ

باب بیچ مناقب عثمانؓ کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطجعا فی بیتہ کاشفا عن فخذیہ او ساقیہ فاستاذن ابوبکر فاذن لہ وھو
علی تلک الحال فتحدث ثم استاذن عمر فاذن لہ وھو کذلک فتحدث ثم استاذن عثمان فجلس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وسوی ثیابہ فلما خرج قالت عائشۃ دخل ابوبکر فلم تھتش لہ ولم تبالہ ثم دخل عمر فلم تھتش لہ ولم تبالہ
ثم دخل عثمان فجلست وسویت ثیابک فقال الا استحیی من رجل تستحیی منہ الملائکۃ وفی روایۃ قال
ان عثمان رجل حیی وانی خشیت ان اذنت لہ علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجتہ رواہ مسلم

اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لیٹے ہوئے اپنی گھر میں کھولے ہوئے رانیں اپنی یا پنڈلیاں اپنی **ف**
ع کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی ہے اس حدیث کو مالکیوں وغیرہ نے کہ جو کہتے ہیں ران ستر نہیں حالانکہ یہہ حدیث دلیل نہیں ہوسکتی اسلیے کہ
کیا ہے ہی وہم کہ عضو کھلا ہوا تھا یا وہ دونوں پنڈلیاں ران میں شک ہے اور جزم ہے کہ پنڈلیاں کھلی ہوں ان کا کھولنا جائز ہے پھر مراد
کھولنا رانوں کا بھی ایسا ہو کہ بعض بدن کا کپڑا سرک گیا ہو اور ازار پہنے ہوئے تھے ایسا سمجھا جیسا کہ آگے آتا ہے کلام عائشہ کا کہ
سامنے اونکے بیٹھے ہیں آنحضرت کی احوال یہی حالت تھی لطف کے ساتھ اون اصحاب کے ترجمہ پس اذن چاہا ابوبکر نے آنیکی پس اذن دیا آنحضرت نے اونکو حالانکہ
وہ اوسی حال پر تھے پس بیٹھے باتیں کرنے لگے پھر اذن چاہا عمر نے پس اذن دیا آنحضرت نے
عمر کو اور آنحضرت اوسی حال پر تھے پس باتیں کیں پھر اذن چاہا عثمان نے یعنی آنے کی پس بیٹھ گئے آنحضرت اور درست کیے کپڑے اپنے **ف**
ع یہاں اشارہ ہے طرف اسکے کہ نہیں کھولی ہوئی تھی رانیں بلکہ سوائے اسکے اور کپڑا تھا ایسا بیٹھا ہوا ساتھ اسکے مشغول
ہوگیا اسکا اور دوست اعلم بالاحوال **ف** یہہ جاننا کہ یعنی عثمان اور رہا ساتھ اسکے یا بقدر رسیدن لیکن جب نکلے تو کہا عائشہ نے کہ داخل ہوئے
ابوبکر پس نہ جنبش کی آپ نے اونکے لیے اور نہ پروا کی اپنا لیٹے رہے پھر داخل ہوئے عمر پس نہ حرکت کی آپ نے اونکے لیے اور نہ پروا کی آپ نے
اونکی پھر داخل ہوئے عثمان پس بیٹھ گئے آپ اور درست کیے کپڑے آپنے اپنے پس فرمایا آنحضرت نے کیا حیا نہ کروں میں اوس شخص سے کہ حیا کرتے ہیں اوس سے فرشتے
ف ع کہا توربشتی نے کہ نہیں فضیلت بیچ ہونے عثمان کی ایسی کہ حیا ہی صفت ہے صفتوں ملائکہ کی ہی ہو اونکی ایسی ثابت ہے کہا مظہر نے کہ
اس میں دلیل ہے تقرب عثمان کی نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے کہ ابوبکر اور عمر کی منصب میں کچھ آنحضرت کی فرق نہیں آتا اور کم التفاتی اونکی نسبت
لازم نہیں آتی کہ اونسے محبت کامل ہو بہت قرب تھی تکلف نہ تھا اسی کو اسیطرح کہا گیا ہے اور علامت الالفت بطلت الکلفت کہتا ہوں میں یہی منقلب

اور حقیقت یہ ہے کہ حیا صفت قلب کی ہے اور دل کی رعایت آنحضرت فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ میں یہ صفت بہت غالب تھی پس لحاظ و تعظیم اور ادب
صاحب نسبی کی تحقیق تھی اپنی روش پر باطنی تعلق کی کرتے تھے اور ملا کرتے تھے حضرت عثمانؓ سے حیا کی تھی اپنے حضور سے ایک جگہ یہ نقل کی ہے کہ حضرت
عثمانؓ بیچ مدینہ کی ایک قصہ میں تھے … گھر میں … کسی نے کہا ہوتا پس لاکر پہنایا ہوتا بہت سا پس حکم کیا اونکو آنحضرتؐ نے سینہ …
نے انہی جگہ پس ہمیں … آنحضرت سبب اسکے بہت حیا … اور نہ ہوتا کہا کہ بسبب حیا عثمانؓ بہت تھے ت اور ایک روایت میں یہ ہی فرمایا کہ
تحقیق عثمانؓ ایک مرد ہے بہت شرمناک ہے اور تحقیق میں نے ڈرا کہ اگر اذن دوں عثمانؓ کو اسی حال میں تو کہیں نہ پہنچے اپنی حاجت کو …
کی یعنی … اگر مجھکو اسی حالت پر دیکھیں گے تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے میرے پاس نہ بیٹھیں گے اور عرض حال نہ کر سکیں گے نقل ہے یہ **الفصل الثانی** دوسری فصل **وعن** طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ
عثمان رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب لیس اسنادہ بالقوی
وھو منقطع روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراہ اور یار ہوتا ہے اور رفیق میرا
یعنی بہشت میں عثمانؓ ہیں **ف** یعنی فی الجنۃ جملہ معترضہ ہے درمیان مبتدا و خبر کی کلام … کا یا اور … کہ قرینہ یہی ہے کہ بیان کیا ہے
مناسب ہے اسکی کہ ہو … اور یہی رفیق ہوئے عثمانؓ کی … اور روایت طبرانی میں ہر نبی کی ہی خصوص ہیں اور …
… خصوص ہیں … صحابہ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ … معلوم ہوا کہ ہر نبی کی ایک رفیق تھا اور آنحضرت کی کئی رفیق …
اور نقل کی ہے ابن حبان نے ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور وہ منقطع ہے **ف** …
… نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور یہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل یہ ہوا کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اعتبار کیا جاتا ہی … فضائل کی
اور … روایت کہ نقل کی ہی … ابو ہریرہ … لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفانؓ **وعن** عبد الرحمن
بن خباب قال شہدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحث علی جیش العسرۃ فقام عثمان فقال یا رسول اللہ علی
مائۃ بعیر باحلاسہا واقتابہا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی مائتا بعیر باحلاسہا
واقتابہا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی ثلث مائۃ بعیر باحلاسہا واقتابہا فی سبیل اللہ
فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل علی المنبر وھو یقول ما علی عثمان ما عمل بعد ہذہ ما علی
عثمان ما عمل بعد ہذہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عبد الرحمن بن خباب سے کہا حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس اس حالت میں کہ وہ رغبت دلاتے تھے یعنی لوگوں کو اوپر خرچ کرنے کی لشکر تبوک پر اور اسکو جیش العسرۃ کہتے ہیں **ف** عسرۃ
ہے تنگی کو کہتے ہیں جیش العسرۃ اسکو اسلیے کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو تنگی اور سختی تھی بسبب اسکے کہ مسلمان تھوڑے تھے اور کافر بہت اور مسافت راہ
دور دراز تھی اور تھا موسم … شدت گرمی کی اور ایام قحط کی … اور راہ … پانی کی اور … کی … اور … کہتے ہیں … کہا
اور … تھی … زیادہ تھی … **ت** پس کھڑے ہوئے عثمانؓ
اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ پر ہیں سو اونٹ مع جھولوں کی … خدا کی پھر رغبت دلائی آنحضرت نے لوگوں
سامان درست کرنی لشکر کی یعنی … تب کھڑے ہوئے عثمانؓ اور کہا مجھ پر ہیں دو سو اونٹ مع جھولوں کی اور کجاووں کی

ف ع … حضرت … خلاف کی بیچ اونٹنی کی … درست
عثمان نے جو سو اونٹ … پالان سمیت … پہلی بار میں سو دوسری بار میں سو تیسری بار میں سو … اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان نے ساری فوج کا
… تمام کیا … ساتھ … گھوڑوں کی اور کیا … ف پس میں نے دیکھا آنحضرت کو اوترتے تھے منبر سے اسحال میں کہ کہتے تھے نہیں ضرر کرے گا عثمان کو
وہ چیز کہ کریں بعد اسکے ف یعنی … گناہوں گذشتہ کی ساتھ … اور
آیندہ اونکے بخشے جاویں … ثواب … اور مکرر فرمایا یہ تاکید کے لیے … بشارت کی … خاتمہ بخیر ہوگی اور کیا …
یعنی ضرر نہیں … نوافل … وعن عبد الرحمن بن سمرة
قال جاء عثمان إلى النبي صلى الله عليه وسلم بألف دينار في كمه حين جهز جيش العسرة فنثرها في حجره فرأيت
النبي صلى الله عليه وسلم يقلبها في حجره وهو يقول ما ضر عثمان ما عمل بعد اليوم مرتين رواه أحمد اور
روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا لائے عثمان نزدیک آنحضرت کے ہزار دینار اپنی آستین میں جس وقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمان نے
لشکر تنگی کا پس بکھیری ہزار دینار حضرت کے گود میں پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ الٹ پلٹ کرتے تھے انکو اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر
کرے گی عثمان کو وہ گناہ کہ کریگا بعد آج کے دن کی یعنی نہیں ضرر کریگی انکو گناہ سابق و لاحق دو بار فرمایا یہ کلمہ نقل کی یہ احمد نے ف
ع ریاض نضرہ میں عبد الرحمن بن عوف سے … آئے آنحضرت کے پاس … کہ لائے عثمان بن عفان جیش العسرہ میں سات سو اوقیہ سونے کی تخریج کیا … حافظ
السلفی نے … یہ اختلاف روایات … طرح ہو سکتی ہے کہ پہلی حضرت عثمان نے … اونٹ … دو
دیں … جیسا پہلی حدیث میں … ہزار دینار … بیعت … کہ ہزار
کر دیں … وعن أنس قال لما أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببيعة الرضوان
كان عثمان رسول رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى مكة فبايع الناس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن عثمان في حاجة الله
وحاجة رسوله فضرب بإحدى يديه على الأخرى فكانت يد رسول الله صلى الله عليه وسلم لعثمان خيرا من أيديهم لأنفسهم رواه الترمذي
اور روایت ہے انس سے کہا جب حکم فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کے ف ع کہ حدیبیہ میں نیچے درخت کے … سال
… نام اس بیعت کا … کہ نازل ہوئی … آیہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ت تھے عثمان
ایلچی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف اہل مکہ کی ف ح کہ بھیجا تھا انکو حدیبیہ سے اہل مکہ کے پاس … مشہور ہوا
کہ مکہ والوں نے عثمان کو مار ڈالا ف پس بیعت لی آنحضرت نے لوگوں سے … پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمان وقت بیعت کے
حاضر نہ تھے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عثمان بیچ کام اللہ … اور کام رسول … ہیں پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتھ اپنا
اوپر ہاتھ دوسرے اپنے کے ف یعنی اپنا ہاتھ … عثمان کی ہاتھ کا … اور عثمان کی طرف سے بیعت کی … ہاتھ عثمان کی ہاتھ کا نائب کیا
تھا … اور یہی صحیح ہے ت پس تھا ہاتھ آنحضرت کا واسطے عثمان کے بہتر ہاتھوں … صحابہ کی … سبب
… بلکہ سبب … وعن ثمامة بن حزن القشيري قال شهدت الدار حين أشرف عليهم
عثمان فقال أنشدكم بالله والإسلام هل تعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة وليس بها ماء يستعذب

وانتم اليوم تمنعونني ان اشرب منها حتى اشرب من ماء البحر فقالوا اللهم نعم فقال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان المسجد ضاق باهله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يشتري بقعة آل فلان فيزيدها في المسجد بخير له منها في الجنة فاشتريتها من صلب مالي فانتم اليوم تمنعونني ان اصلي فيها ركعتين فقالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون اني جهزت جيش العسرة من مالي قالوا اللهم نعم قال انشدكم الله والاسلام هل تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان على ثبير مكة ومعه ابو بكر وعمر وانا فتحرك الجبل حتى تساقطت حجارته بالحضيض فركضه برجله قال اسكن ثبير فانما عليك نبي وصديق وشهيدان قالوا اللهم نعم قال الله اكبر شهدوا ورب الكعبة اني شهيد ثلاثا رواه الترمذي والنسائي والدارقطني

اور روایت ہے ثمامہ بیٹے حزن قشیری کی سے کہا حاضر ہوا میں حضرت عثمانؓ کی گھر میں اوس وقت کہ اوپر سے جہانکا عثمانؓ نے اوس قوم پر کہ اونکی گھر کو گھیرا تھا اور قصد اونکی قتل کا کرتی تھی پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تم سی بحق خدا اور اسلام کی کیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیریں سوا پانی کنوئی رومہ کی **ف** [illegible] رومہ [illegible] را اور جزم ہوا کی اور بعضوں نے ہمزہ سی بھی کہا ہی کنوان بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق میں ہے پانی اوسکا نہایت شیریں لطیف پاکیزہ ہی علما اوسکو باب جنت کہتی ہیں بسبب تب ہوو دخول جنت کے عثمانؓ کی لیی اوپر خرید لی اور وقف کرنی اوسکی کے اور حضرت عثمانؓ نے خرید اتہا اوسکو [illegible] درہم کو **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خریدے بیر رومہ کو اور کردانے ڈول اپنا ساتھ ڈولوں مسلمانوں کی **ف** ح یعنی وقف کری اوسکو اور کری ڈول اپنا برابر مسلمانوں کی ڈولوں کی اور اپنی ملک سی نکال دے مخصوص اپنے لیی نہ رکھی اور یہ دلیل ہی اوپر جواز وقف سقایہ کے اور دلیل ہی اسپر کہ وقف ہوئی چیز کرنی والی کی ملک سی نکلجاتی ہی **ترجمہ** بدلے نیکی اور ثواب کی کہ اوس سے بہتر ہووی اوسکی لیی بہشت میں پس خریدا میں نے اوسکو اور وقف کر دی اوسکی بہشت کی خرید میں نے اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی اور تم آجکی دن منع کرتی ہو مجھکو اوسکی پانی پینی سی یہانتک کہ پیتا ہوں میں پانی کھاری یعنی پیتا ہوں کھاری پانی کنوئی کا سمندر سی جو کہ اوسکی تلخی میں ہیں پس کہا لوگوں نے خداوندا جانتی ہیں ہم مقرر خریدا اونہوں نی یعنی تصدیق عثمانؓ کی کلام میں اور بولی یا اللہم [illegible] وتبرک کی ہی جیسا بہدا سم الہی کی پہر کہا عثمانؓ نے کہ پوچہتا ہوں میں تم سی بحق خدا اور اسلام کی کیا جانتی ہو تم کہ مسجد مدینہ تنگ ہو گئی ساتھ اپنی اہل کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خریدے جگہہ اولاد فلانے کی **ف** مراد ایک جماعت انصار کے تھے قریب مسجد کی اور ایک میں کہتی ہیں کہ اولاد [illegible] مسجد [illegible] ہوجاوے پس حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہی جگہہ اوس جماعت سے خریدے **ترجمہ** پس زیادہ کری اوس جگہہ کو مسجد میں بدلے ثواب نیکی کی کہ اوس سے بہتر ہووی اوسکی لیی خریدی اور وقف کری اوسکی سی بہشت میں پس خریدا میں نی اوسکو اصل اور خالص مال اپنی سی **ف** ع بیس یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمانؓ نے خرید کی تھی [illegible] اور روایت کی بخاری نے ابن عمرؓ سے کہ مسجد آنحضرتؐ کے عہد میں بنائی گئی تھی اینٹ کچی اور چہت اوسکی کہجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون اوسکی کہجور کی لکڑی کی نہ زیادہ کیا اوسمیں ابوبکرؓ نے کچھ اور زیادہ کیا اوسمیں عمرؓ نے اور بنایا اوسکو آنحضرت کی عہد کی بنا پر ساتھ اینٹ اور ٹہنیوں کہجور کی اور پہیر دی ستون لکڑی کے پہر تغییر کی حضرت عثمانؓ نے پس بہت کچھ زیادہ کیا اوسمیں اور بنائی دیوار اوسکی منقش پتھروں کی اور چہت اوسکی ساکھو کی **ترجمہ** پس تم آجکی دن منع کرتی ہو مجھکو اس سی کہ پڑہوں میں دو رکعت نماز اوس جگہہ میں یعنی جو بنا مسجد میں پس کہا لوگوں نے یا الہی ہاں جانتی ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچہتا ہوں میں تم سی بحق خدا اور اسلام کی کیا جانتی ہو تم کہ تحقیق میں نے سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنی تبوک کا اپنی مال سی یعنی اور فرمایا حضرت نی اسپر جو کچھ فرمایا کہ [illegible]

... امان کی ہم پر سایہ ہو
گئے
حضرت
[illegible] اور تسلی دی [illegible] امان [illegible] وسکون [illegible]

[illegible] شہید ف یعنی حقیقی تسلی کی قتل کی گئی [illegible]
قریب تر حضرت [illegible] اور عمر اور عثمان [illegible] آنحضرت اور صدیق شہید [illegible] سبب [illegible] موت کا اثر [illegible]
ترجمہ کیا لوگوں نے [illegible] عثمان [illegible] اللہ اکبر [illegible] گواہی [illegible] کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین بار کہا [illegible] نقل کی یہ
ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے ف [illegible] اللہ اکبر [illegible] مبالغہ کی [illegible] ثابت کرنی حجت کی خصم پر [illegible] تعجب [illegible] اقرار کرنی
اونکی [illegible] صدق [illegible] **وعن** مرة بن كعب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم وذكر الفتن فقربها فمر رجل مقنع في ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت إليه فإذا هو عثمان بن عفان قال
فأقبلت عليه بوجهه فقلت هذا قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے مرہ بن کعب سے کہا
سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حالت میں کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنوں کا [illegible] آشوب کا کہ پیدا ہوں بعد آنحضرت کے امت میں [illegible]
آنحضرت نے [illegible] فرمایا [illegible] ایک شخص [illegible] آنحضرت [illegible] یہ شخص [illegible] راہ راست [illegible]
[illegible] مرہ بن کعب [illegible] وہ شخص عثمان بن عفان [illegible] آنحضرت کی طرف
[illegible] فرمایا آنحضرت نے ہاں نقل کی یہ ترمذی اور ابن
ماجہ نے [illegible] **وعن** عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان إنه لعل الله
يقمصك قميصا فإن أرادوك على خلعه فلا تخلعه لهم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي في الحديث
قصة طويلة اور روایت ہے عائشہ سے [illegible] فرمایا [illegible] عثمان [illegible] شاید خدا [illegible] پہناوے
تجھ کو ایک کرتہ [illegible] خلافت [illegible] اگر [illegible] اوتارنے [illegible] ف یعنی اگر
قصد کریں لوگ [illegible] خلافت [illegible] سبب [illegible] حق پر [illegible] باطل پر [illegible]
سبب [illegible] عثمان [illegible] لوگوں [illegible] ترجمہ نقل کی یہ ترمذی اور
ابن ماجہ [illegible] ف [illegible] مصریوں [illegible] عثمان [illegible]
[illegible] عثمان [illegible] قصہ [illegible]
[illegible] **وعن** ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة
فقال يقتل هذا فيها مظلوما لعثمان رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب إسنادا اور روایت ہے ابن عمر سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فتنہ [illegible] عثمان [illegible] نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے از روی سند کے **وعن**
أبي سهلة قال قال لي عثمان يوم الدار إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عهد إلي عهدا وأنا صابر عليه
رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے ابو سہلہ سے [illegible] عثمان نے روز دار کے [illegible]

فصل اوسکا بیان کیا اور مراد وارثی ... مجکو وصیت

جسکا اوپر حدیث میں گذرا یا وصیت کیے تھی صبر تحمل کرنیکی اور پہچانا تو تم نے اور نہ لڑنیکی اونسے اور میں تحمل کرنیوالا ہوں وسکی جیسے کہ وصیت پر اوپر کیا ہے اوس نے الا بعضے اصحاب وغیرہ نے کہا تھا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اونسے مجال تمہارے مقابلہ کی نہیں یا نہیں کی نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

الفصل الثالث عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال جاء رجل من اهل مصر يريد حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القوم قالوا هؤلاء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن عمر اني سائلك عن شيء فحدثني هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهدها قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال الله اكبر قال ابن عمر تعال ابين لك اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه واما تغيبه عن بدر فانه كانت تحته رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من عثمان لبعثه فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بها على يده وقال هذه لعثمان ثم قال ابن عمر اذهب بها الآن رواه البخاري

روایت ہے عثمان تابعی سے بیٹے عبد اللہ کے بیٹے موہب کے کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے کہ ارادہ رکھتا تھا حج کعبہ کا پس دیکھا ایک جماعت کو بیٹھی ہوئی پس کہا اوس نے کون ہیں یہ قوم کہا بعضے لوگوں نے کہ یہ قریش ہیں یعنی اکابر قریش کے کہا اوس شخص نے پس کون ہیں شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا انکا اونہوں نے کہا شیخ ان میں عبد اللہ بن عمر ہیں کہا اوس شخص نے اے ابن عمر تحقیق میں پوچھتا ہوں تجھ سے ایک چیز پس جواب دے مجکو آیا جانتا ہے تو کہ عثمان بھاگ گئے تھے روز احد یعنی اور بھاگنا کفار کے مقابلہ سے بہت برا ہے کہا ابن عمر نے ہاں کہا اوس شخص نے آیا جانتا ہے تو کہ عثمان غائب تھے غزوہ بدر سے اور وہاں حاضر نہ ہوئے یعنی اور قوت نہ پائی اونہوں نے فضیلت اہل بدر کی کہا ابن عمر نے ہاں حاضر نہ ہوئے کہا عثمان وہاں اوس نے آیا جانتا ہے تو کہ عثمان غائب تھے بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ میں ہوئی اور حاضر ہوئی وہاں کہا ابن عمر نے ہاں حاضر نہ تھے بیعت رضوان میں جب ابن عمر نے بقصد تصدیق اوس شخص کی تو کہا اوس نے اللہ اکبر **ف** یہ کہا اوس نے از راہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونے اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور یہ شخص بد اعتقاد فاسد کہتا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں ترجمہ کہا ابن عمر نے کہ آ بیان کروں میں تجھ سے حقیقت حال کی ان پر بھاگنا عثمان کا روز احد پس گواہی دیتا ہوں میں کہ خدا تعالی نے معاف اور درگذر کیا اوس سے **ف** ع ح اور یہ بات معلوم ہے کہ جو چیز معاف ہو وہ خارج ہے عیب شمار کرنے سے ابن عمر نے جو یہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کی طرف ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا ولقد عفا الله عنهم ان الله غفور حليم جاننا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد ایک جماعت کو ایک جگہ پر بٹھلایا اور حکم کیا تھا کہ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا پس کافروں پر جو شکست پڑی اوس جماعت نے پیچھا کافروں کا کیا اور بقصد غنیمت نکل گئے اوس جگہ سے پس حق تعالی نے شکایت کی ہے اونکا پھر فرمایا کہ عفو کیا خدا تعالی نے اونسے اور یہ خصوص حضرت عثمان کی بابت نہیں ہے جو کوئی اوس خلل میں تقصیر کرتا تھا خدا تعالی نے عفو کیا اوس سے ترجمہ اور یہ غائب ہونا عثمان کا بدر سے بسبب اسکے تھا کہ تحقیق نکاح میں تھی بیٹی آنحضرت کی رقیہ بیمار تھی **ف** یا عثمان کی بی بی آنحضرت نے کہ تیرے لیے ثواب ایک شخص کا اون لوگوں میں سے کہ حاضر ہوئے بدر میں اور حصہ اوسکا بھی **ف** ع یعنی تو حکم حاضر کا رکھتا ہے دنیا اور آخرت میں پس غائب ہونا اونکا بدر سے

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

اور رقیہ نے بیچ ہی میں وفات پائی اور علامت تھی کمال بزرگی آنحضرت کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی اور نکاح میں ان کی دی [illegible] اور وفات رقیہ کے

اور اسی سبب سے ان کو ذی النورین کہتے ہیں اور فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا میں اس کا [illegible]

آنحضرت [illegible] **ترجمہ** [illegible] عثمان کا [illegible]

عزت والا [illegible] **ف** [illegible] عثمان کی [illegible] عزت والا [illegible]

[illegible] **ترجمہ**

[illegible] عثمان کو **ف** [illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] **ترجمہ** [illegible] عثمان [illegible] **ف** [illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible] عثمان [illegible] **ترجمہ** [illegible] آنحضرت [illegible] عثمان [illegible]

[illegible] عثمان [illegible]

[illegible] **ف** [illegible]

[illegible] وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَى عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا أَلَا تُقَاتِلُ قَالَ لَا إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ أَمْرًا فَأَنَا صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ [illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible] عثمان [illegible]

[illegible]

[illegible] وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِيهَا وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَسْتَأْذِنُ عُثْمَانَ فِي الْكَلَامِ فَأَذِنَ لَهُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا أَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَوْ مَا تَأْمُرُنَا بِهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ يُشِيرُ إِلَى عُثْمَانَ بِذَلِكَ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے ابی حبیبہ سے [illegible] عثمان [illegible]

[illegible] ابو ہریرہ [illegible] عثمان [illegible]

[illegible] عثمان نے ابو ہریرہ کو [illegible] ابو ہریرہ [illegible]

[illegible] ابو ہریرہ نے [illegible] آنحضرت [illegible]

باور فرمایا آنحضرت نے پہلے لفظ خلافت کا اور پھر فتنہ کا برعکس پہلی روایت کی ہیں کہا آنحضرت کی کہتی واسطے ان دونون کی بہتا تاہی بات سے اور حمل اسد نبی کی
متابعت کرین کہ اوسکی متابعت مین فائدہ ہوا ہوئے نقصان یا کہا اوس کہنے والے نے ہیں کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرت نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کے
اور اسلام آوسکے کے اور روشنی ابو ہریرہ اور ظاہر یہ ہی کہ آنحضرت اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کی ساتھ اسکی یعنی لفظ امیر کے کہنے مین اشارہ کیا عثمان کے طرف
کسدہ حضرت نے اوس مجلس مین روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **ف** ح کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئے عثمان رض ابتدا اسلام مین ابوبکر
کے ہاتھ پر پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم مین اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتین اور تھی وہ گوری میانہ قد خوبصورت گنجان ڈاڑھی والے
خلیفہ ہوئی محرم کی اول تاریخ سن چوبیس مین اور قتل کیا اونکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سے تھا اور بعضون نے کہا اور کوئی تھا قاتل اونکا اور دفن کیے گئے
ہفتہ کی شب کو بقیع مین اور بیاسی برس عمر تھی اونکی اور بعض نے کہا کہ نوے برس کے اور یہی خلافت اونکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کین اون سے حدیثین خلق کثیر کی

بَابُ مَنَاقِبِ هٰٓؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

اب ہے مناقب ان تینون کی **ف** ع یعنے بعضے حدیثین
بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجتمع ہی وارد ہوئی ہین اس باب مین وہ حدیثین مذکور ہین **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی
عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ تحقیق آنحضرت چڑھے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ منورہ مین اور ابوبکر اور
عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرت کے پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرت کے پس مارا آنحضرت نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پانوں کے اور
فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہین ہی اوپر تیرے مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کیا بخاری نے **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ
كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ
فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ
فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا تھا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین باغون مدینہ کے سے یعنی وہ باغ تھا کہ جس کا نام بیر اریس تھا پس آیا ایک شخص
پہلے سے بیٹھنے میں چاہا اوسکو کہ کون ہے پس کھلوایا اوسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کھولے واسطے اوسکے دروازہ اور بشارت دے اسکو بہشت کے
یعنی بہشت عالیہ کی پس کھولا مین نے واسطے اوسکے دروازہ پس ناگہان وہ شخص ابوبکر تھے پس بشارت دی مین نے اونکو ساتھ اس چیز کے کہ فرمایا آنحضرت نے پس شکر کیا ابوبکر
نے اسکا یعنی اس نعمت بشارت پر پھر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھولے اوسکے لیے دروازہ اور بشارت دے اوسکو
بہشت کی پس کھولا مین نے دروازہ اوسکے لیے پس ناگہان وہ شخص عمر تھے پس خبر دی مین نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمایا آنحضرت نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالیٰ کا پھر
کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا حضرت نے مجھکو کہ کھولے دروازہ اوسکے لیے اور بشارت دے اوسکو بہشت کی ساتھ بلا عظیم کے کہ پہنچیگی اوسکو پس کھولا
مین نے پس ناگہان وہ عثمان تھے پس خبر دی مین نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمایا آنحضرت نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالیٰ کا پھر کہا اللہ سے طلب مدد کی جاتی ہے کہ
صبر عطا کرے مجھکو اس بلا پر اور مصیبت پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا کہتے تھے ہم

اس حال میں کہ آنحضرت زندہ تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان کو اور بعد اون کے اسی ترتیب سے انکو باہم ذکر کرتے تھے ہم اور تقدیم رکھتے تھے اور بیان کرتے امر اونکی سے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت سے تھے اور مشہور صحابہ کے درمیان یہ امر مذکور رہتے درمیان ہمارے نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** نصیحت **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُرِیَ اللَّیْلَۃَ رَجُلٌ صَالِحٌ کَاَنَّ اَبَا بَکْرٍ نِیْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنِیْطَ عُمَرُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَنِیْطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَمَّا نَوْطُ بَعْضِہِمْ بِبَعْضٍ فَہُمْ وُلَاۃُ الْاَمْرِ الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰہُ بِہٖ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھایا گیا خواب میں آج کی رات ایک مرد صالح یعنی ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا یعنی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہیں اور پیوست کیے گئے ہیں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور لٹکائے گئے اور پیوست کیے گئے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اوٹھے ہم پیغمبر خدا صلعم کے پاس سے کہا ہم نے یعنے اجتہاد سے اور ظن غالب سے اپنے مرد صالح کہ آنحضرت سے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور لیکن تعلق اور اتصال بعض ان کے کا ساتھ بعض کے معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ والی اس کام کے ہیں کہ بھیجا ہے خدا تعالیٰ نے ساتھ اس کام کے اپنے پیغمبر صلعم کو یعنی خلفا ہونگے اور بیچ جاری کرنے احکام دین اور شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابوداود نے **بَابُ مَنَاقِبِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ** رضی اللہ عنہ یہ باب ہے بیچ مناقب علی بن ابی طالب کی **ف** ع مناقب حضرت علی رضہ کے بہت ہیں مشاہیر احادیث کی کتابوں میں مناقب آپکے جو ذکر ہوئے ہیں زیادہ ہیں بہ نسبت مناقب اور صحابہ کے اور بعضی روایتیں ان میں سے موضوع بھی ہیں چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نے جیسے کہ بیچ بعضی حدیثوں کی نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی ہونیکا کیا ہے اور کہا ہے کہ بطلان اسکا ساتھ بداہت عقل کی معلوم ہوا ہے اسیطرح کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں مشہور وضع کی ہیں لوگوں نے اور خاص ترین انکی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور اوسکا رسالہ نام رکھا ہے اور اول وہ حدیث ہے کہ یا علی ہے اور اون میں سے ایک حدیث یہ ہے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اسیطرح ذکر کیا ہے علما نے واللہ اعلم لیکن امام احمد اور نسائی وغیرہ سے منقول ہے کہ اونہوں نے کہا کہ بیچ مناقب علی کی حدیثیں آئی ہیں ساتھ اسانید جید کے زیادہ تر اون حدیثوں سے کہ اور صحابہ کے حق میں آئی ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ علی متاخر زمانہ ہیں انکے زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوئے اور بہت سے مخالفین کہ انکے ساتھ جنگ کی اور ان پر خروج کیا پس علما نے چاہا کہ مشتہر کریں مناقب انکے واسطے رد کرنے کے مخالفون پر اس سبب سے بہت صحابہ انکو روایت کرتے تھے والا خلفاء ثلاثہ کی بھی مناقب بہت ہیں برابر انکے بلکہ زیادہ فائدہ اور حضرت علی کا نام حیدر بھی تھا اصل میں حیدر نام تھا اسد کا کہ جو نانا تھا حضرت علی کا پس جب جنا انکو ماں انکی کہ فاطمہ بنت اسد تھی اونکو جنا تو اپنی باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب آیا ابوطالب تو یہ مکروہ کیا اور بدل ڈالا اسد کا نام اور انکا علی رکھا اور کہا رسول نے کہ نہیں تھا علی رضہ کی نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابوتراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائے حضرت فاطمہ کے گھر میں پس نہ پایا علی رضہ کو گھر میں پس فرمایا کہ کہاں ہے تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رضہ نے کہ مجھ میں اور انمیں کچھ بیچ کی ہوئی تھی خفا ہوکر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دیکھ کہاں ہیں وہ پس کہا اوس نے کہ یا رسول اللہ مسجد میں سوتے ہیں پس تشریف لائے حضرت مسجد میں دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اس حال میں کہ گر پڑی تھی چادر انکی کندھے پر سے اور لگ رہی تھی انکی پہلو میں مٹی پس پونچھتے تھے آنحضرت مٹی اور فرماتے تھے اوٹھ اے ابوتراب **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل ہے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ہَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ **مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رضہ کے [illegible]

شارح میں علما نے لکھا اور توریشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرت نے اوس وقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علی کو اپنے اہل و عیال پر اور آپ تبوک کو تشریف لیجاتے
تھے کہ لشکری غزوہ آنحضرت کا تھا پس منافقوں نے طعن کیا اونکو حقیر و سبک جانکر آنحضرت ساتھ نہ لے گئے پس حضرت علی نے ہتھیار پہنا اور نکلا یہاں تک کہ آنحضرت کے
پاس ملے کہ حضرت اوترے ہوئے تھے موضع جرف میں پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کہتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہیں میں نے تمہیں چھوڑا ہے
لیکن واسطے محافظت اون چیزوں کے کہ چھوڑا ہے میں نے اونکو پیچھے اپنے پس پھر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میرے میرے اہل میں اور اپنے اہل میں کیا نہیں راضی ہوتے تم اس سے کہ ہو تو
مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے کہ جب موسیٰ میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم میں اور اس حدیث کی پیچ پکڑتے ہیں شیعہ اور دلیل پکڑتے ہیں اسکو اوپر اسکے کہ خلافت
آنحضرت کے بعد حق علی کا ہے اور آنحضرت نے وصیت کی اونکو خلافت کی پس رافضیوں نے اپنی گمراہی سے یہ سمجھکر نسبت کفر کی کی ہے تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنے غیر علی کے
اور بعضوں نے نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بھی کی ہے اسلیے کہ نہیں قائم ہوئی واسطے طلب حق اپنے کے پس نہیں شک ہے اونکے حمقوں کے کفر میں اسلیے کہ نسبت
کافر کرنا تمام امت کو خصوصاً صدر اول کو سبب ہے بلا شبہ باطل کرنا شریعت کو اور ڈھانا اسلام کو اور اونکی دلیل کا جواب علماء اہل سنت و جماعت کی یہ کہتے ہیں کہ دلیل نہیں
ہے اونکے لیے اس میں بلکہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ علی کو آنحضرت نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکھنے اپنے کے غزوہ تبوک میں جیسا کہ موسیٰ نے ہارون کو خلیفہ اپنا کیا تھا جب جاتے
رب اپنے کی طرف واسطے مناجات کے طور پر اور نہیں تھے ہارون خلیفہ بعد موسیٰ کے اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسیٰ کے ہوئی اور آنحضرت صلعم نے
اسے ہی مدینہ میں خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگوں کی امامت کرنے کیلیے نماز میں پس علی خبر گیری کرتے تھے اہل بیت کی اور ابن ام مکتوم امامت لوگوں سے اگر خلافت مطلق
ہوتی تو امامت نماز کی بھی حضرت علی کو حکم فرماتے بلکہ اول اور آخر ہم تشبیہ کہا طیبی نے چونکہ استثنا بیچ وجہ تشبیہ کے سمجھنے میں جاتی تھی کہ آنحضرت کا ہے
مرتبہ نبوت میں تو اونکو ساتھ ہارون علیہ السلام کے بیسہ بیان کیا آنحضرت نے اوسکو ساتھ قول اپنے کے ترجمہ الا انہ لا نبی بعدی مگر فرق یہی ہے کہ نہیں ہے پیغمبر بعد میرے
نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ح ع اور ہارون پیغمبر تھے اور تم پیغمبر نہیں تو یہی اتصال رکھا ساتھ حضرت کے نہیں وجہ نبوت سے پس باقی رہا اتصال
جہت خلافت کے اسلیے کہ وہ قریب ہے نبوت کے مرتبہ میں پس یا تو حالت حیات اونکی میں یا بعد وفات اونکے لیکن نکل گیا دوسرا احتمال کہ ہو بعد وفات اونکے اسلیے کہ
ہارون پہلے وفات موسیٰ کے مر چکے تھے پس معین ہوا یہ کہ تھے خلیفہ حالت حیات آنحضرت کی میں وقت جانے کے طرف غزوہ تبوک کے انتہی اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ خلافت
جزئیہ حضرت کی حیات میں ثبوت پر دلالت کرتے ہیں اور خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کی کے خصوصاً جبکہ معزول ہوئے ہارون خلافت سے بہ سبب جو عہد کرتے
آنحضرت کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم میں ہے کہ بعضے علما نے کہا کہ حضرت نے قول میں الا انہ لا نبی بعدی دلیل ہے اوپر کہ عیسیٰ بن مریم جب اوتریگے تو اوتریگے حاکم
ہوکر حکام میں سے یہ امت اور تکمیل کرینگے لوگوں کو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں اوتریں گے نبی ہوکر گمان ہوتا ہے کہ یہ منافات ہی اور ہو ان
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان کرنے احکام شریعت اور تکمیل کے مضبوط کرنے طریق اونکے اگرچہ ساتھ وحی کے ہو طرف اونکی پس معنی حدیث کے یہ
ہیں کہ نیا نہیں پیدا ہوگا بعد حضرت کے کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرت ختم کرنیوالے اگلے نبیوں کے ہیں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ اگر ہوتا بعد حضرت کے نبی تو ہوتے
علی اور یہ منافی نہیں ہے اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہے حضرت عمر کے حق میں صریحاً اسلیے کہ حکم فرضی اور تقدیری ہے پس گویا کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا
ہونا بعد میرے تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب میری نبی ولیکن نہیں ہے نبی بعد میرے اور یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
جو بیچ کی ہے خلاف ہے مذکور عسقلانی اور سیوطی کی کہ اصل نہیں ہے اوسکی **وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ**
وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہا فرمایا حضرت علی نے قسم ہے اوس خدا کی کہ پھاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اور نکالا اوس سے درخت اسلیے کہ دانہ اوگنے میں پھٹا جاتا ہے اور
پیدا کیا آدمی کو تحقیق یہ شان ہے کہ وصیت کی ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے کہ دوست نہ رکھیگا مجھکو مگر مومن ف ح

ہمیں سے ... پیری ہی کی اسکے تحفج ہیں منین تھے ... سے ساتھ اوس شخص سے ... ساتھ ترجمہ

اور شخص بغض رکھیگا تجھکو مگر منافق نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی محبت علی کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت انکی نشانی نفاق کی ہو حضرت علی سے

روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ یعنی جس کا میں دوست ہوں علی اوسکا دوست ہی قال ہذا حدیث غریب اور

روایت کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر و عمر من الایمان و بغضہما نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر و عمر من الایمان و بغضہما کفر و حب

العرب من الایمان و بغضہم کفر و من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ و من حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیامۃ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ

اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرِئَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا

قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ

فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ

الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی

سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے ف ع خیبر ایک منزل ہے مدینے سے جانب شام کے اور غزوہ میں ساتوین ہجری کے ترجمہ

کہ دونگا میں یہ نشان کہ علامت سرداری ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی قلعہ خیبر کو اوسکے ہاتھ پر یعنی بسبب اوسکے دوست رکھیگا خدا اور رسول اوسکو

اور دوست رکھیگا اوسکو خدا اور رسول اوسکا پس جب صبح کے لوگوں یعنی صحابہ نے آئے آنحضرت کے پاس صبح کو حالانکہ سب صحابہ امید رکھتے تھے کہ دیا جاوے

نشان اونکو ف ع لیکن حضرت ابو بکر و عمر کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار میں کہ دیکھیے یہ نعمت کس کو نصیب ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہاں ہیں علی بن ابی

طالب ف ع اور وہ پیچھے رہ گئے تھے بسبب آنکھوں کے دکھنے کے بعد اوسکے شامل ہوئے تھے اس امید سے کہ خیبر میں آنحضرت کے ترجمہ پس کہا صحابہ نے کہ وہ

یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہیں اپنی آنکھوں کی یعنی اونکی آنکھیں دکھتی ہیں یعنی بسبب عذر کے حاضر نہیں ہیں فرمایا آنحضرت نے پس بھیجو کسیکو طرف اونکی کہ بلالاوے اونکو پس لائے

گئے علی رضی اللہ عنہ پس لعاب دہن ڈالا اونکی آنکھوں میں پس تندرست ہو گئے علی یعنی آنکھیں اونکی اس طرح سے کہ گویا نہ تھا اونکے کچھ درد یعنی اور نہ سبب اوسکا تھا

اور نشان دیا اونکو پس کہا علی نے کہ یا رسول اللہ کیا لڑوں میں اونسے یہانتک کہ ہوں وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہوں فرمایا آنحضرت نے

جاؤ آہستگی اور نرمی اور آہستگی سے یہانتک کہ اوترے تو اونکی زمین میں پھر بلاؤ اونکو طرف اسلام کے یعنی اول اور خبر دو اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ واجب ہے اوپر اونکے حق

خدا سے اسلام میں ف ع اور یہاں یہ محذوف ہی کہ پس اگر انکار کریں وہ اوس سے تو پھر طلب کر تو جزیہ پس اگر انکار کریں تو قتال کر اونسے یہانتک کہ مسلمان ہوں حقیقت

میں یا جزیہ قبول کریں یا بعض مسلمان ہو کے زبان سے اعتبار ظاہر کا ہے ترجمہ پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تعالی بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہے واسطے تیرے

کہ ہوں تیرے لیے چار پائے سرخ اور اونٹ سرخ ف ع حضرت نے جو یہ بات کی حضرت علی کو واسطے بلانے کافروں کے طرف اسلام کے اور آگے لڑنے کے لیے

کہا ارشاد فرمائی اسلیے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے اونکے ایمان کا بغیر قتال اور کیے کہ منفعت ہوتا ہے حصول غنیمت کا قسم سرخ چارپایوں وغیرہ سے پس ہدایت کرنا

ایک مومن کا بہتر ہی اللہ سے جو کرنے نزدیک اوسکے سے جیسے کہ تصریح کیا ہے اوسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح میں ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ کہا

سے علاوہ جعفر اور زید بن حارثہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
قال ان علیا منی وانا منہ وهو ولی کل مؤمن رواہ الترمذی روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے
اور میں علی سے ہوں **ف** یعنی کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور مشارکت سے نسب میں **ترجمہ** اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہے یعنی اس میں اشارہ
ہے طرف اس آیت کے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الآیۃ **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ میں ہوں دوست
اوسکا پس علی دوست اوسکا ہے یعنی جسکو میں دوست رکھتا ہوں پس علی دوست رکھتا ہے پس علی دوست معنی یہ ہیں کہ جو شخص کار پرداز اور مددگار میرا ہوتا ہے پس علی
کار پرداز اور مددگار اوسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن**
حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ
الترمذی ورواہ احمد عن ابی جنادۃ اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے اور نہ ادا کرے میری
طرف سے یعنی نبذ عہد کو مگر میں یا علی نقل کی یہ ترمذی نے اور احمد نے ابی جنادہ سے **ف** یعنی عادت عرب کی تھی کہ جب درمیان انکے گفتگو ہوتی تھی نقض
ابرام اور صلح اور نبذ عہد کی تو اوسکو نہیں کرتا تھا مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکے قرابتیوں اور اہل بیت میں سے اور نہیں قبول کرتے
تھے غیر اوسکی سے پس جب کہ ہوا وہ سال کہ آنحضرت نے ابو بکر صدیق رض کو حج کے لیے بھیجا تھا اور امیر حاج کیا تھا تو اونکے پیچھے نکلی آیت براءۃ کی بھیجی علی المرتضی کو بھیجا تا نقض
کریں مشرکوں کے عہد کو اور پڑھیں اوسکو اور سمیں اس باب میں تین آیتیں اور ندا کریں کہ مشرک نہ کرے حج اور نزدیک نہوں مسجد حرام کے بعد اس
سال کے اور سوائے اسکے اور احکام بیان کریں پس اوس وقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی کی تکریم کے لیے اور حقیقت میں عذر بیان کرنا ہے واسطے حضرت ابو بکر کے
لیے اس کام میں چنانچہ پہلے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی کو جس وقت کہ پہنچے علی اونکے پیچھے سے کہ تم امیر ہو یا مامور پس کہا حضرت علی نے کہ نہیں بلکہ
مامور ہوں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے خیال کیجیو یہ امر مخفی نہیں ہے محققین پر **وعن ابن عمر قال آخی رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال آخیت بین اصحابک ولم تؤاخ بینی وبین
احد فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ رواہ الترمذی وقال ہذا
حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا بھائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یاروں اپنے کی **ف** یعنی دو دو صحابیوں میں
آپس میں یعنی بھائی چارہ کر دیا چنانچہ ابو درداء اور سلمان آپس میں دینی بھائی ہوئے اسیطرح اور اور پس آئے علی کہ بہتی تھیں آنکھیں **ترجمہ** پس آئے علی بہاتے
بھائی تھیں آنکھیں اونکی پس کہا علی نے کہ بھائی چارہ کر دیا آپنے درمیان یاروں اپنے کے اور نہ بھائی چارہ کر دیا آپنے درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا
آنحضرت صلعم نے کہ تو بھائی میرا ہے دنیا اور آخرت میں یعنی تجھکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بھائی چارہ کر دوں **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن
غریب ہے **وعن انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللہم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل**
معی ہذا الطیر فجاء علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے
کہ تھا نزدیک آنحضرت کے ایک جانور پرند یعنی بھنا ہوا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نے خداوندا لا میرے پاس اوسکو جو سب سے پیارا ہو نزدیک تیرے تیری مخلوق
میں سے کہ کھاوے ساتھ میرے اس جانور کو پس آئے آنحضرت کے پاس علی رض اور کھایا ساتھ اونکے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف**

لرتی — بخدا کی اور شمار مین حصہ عقیدہ اور جیسے کہ لکھا ہین کہ مراد یہی ہی کہ جملہ محبوبترین خلق سی [illegible]
خلق کی آنحضرت کی جناب مین ہین اور یا قریبون مین سے یہ مراد ہی کہ محبوب اور اقرب ساتھ حق ہین ساتھ احسان کرنے کی اور ہر ایک محبوب ترین
نزدیک خدا کی اور خلق کی یہ تخصیصات اس سبب سے ہین کہ حضرت علی کا محبوب ہونا حضرت ابی بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے حقیقت مین
تخصیصات کی کچھ ضرورت نہیں ہی اسلیے کہ یقین ہی کہ اہتمام خلق علی العموم نہیں ہی اسلیے کہ احب سے مطلق سید المحبوبین اور افضل مخلوقین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین
اگر بعضو نکو محبوبتر بعض وجوہ اور حیثیات سے کہیں تو کیا ہوتا ہی اور فضیلت بسبب کثرت ثواب کی منافات اس سے نہیں رکھتی ہی اسلیے کہ مراد کہیں
جیسے کہ بیچ مسئلہ افضلیت اور محبت کے بعضے علما نے کہا ہی غرضکہ یہ حدیث دلیل نہیں ہو سکتی ہی جیسا کہ جسکو وسیلہ طعن کا ابو بکر کی خلافت پر کرتی ہین
اور بعضی حدیثیں جیسے آیا ہی اطلعت الشمس علی خیر من عمر اور اسکے ارفع و ابعد فی الجنۃ اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہی اور تمام صحیح ہی پھر کیونکر کیونکر ہو وعن
علی قال کنت اذا سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطانی واذا سکت ابتدانی رواہ الترمذی وقال
ھذا حدیث حسن غریب . اور روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا تھا مین جب مانگتا آنحضرت سے کچھ تو دیتی مجکو اور جب خاموش رہتا مین تو بھی مجکو بلا سوال کے
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا دار الحکمۃ
وعلی بابھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وقال روی بعضھم ھذا الحدیث عن شریک
ولم یذکروا فیہ عن الصنابحی ولا نعرف ھذا الحدیث عن احد من الثقات غیر شریک
اور روایت ہی علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین گھر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا **ف** ع ح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینۃ العلم
اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابھا اور ایک روایت مین یہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیأتہ من بابہ اور معنی یہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون
اوسکی سی لیکن خاص انکو ذکر کرنا ایک طرح کی تعظیم انکی تھی اور واقع مین حضرت علی ہین ایسے ہی اسلیے کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کی بہت بڑے اور عالم ہین
اور اون حدیثون سے کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازونکی ہین جیسے حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم اور چونکہ متحقق ہو چکی ہی یہ بات
کہ تابعین نے لیے ہین طرح بطرح کی علوم شریعت قسم قراءۃ اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سے تمام صحابہ سے نہ فقط حضرت علی ہی سے پس جانا گیا عدم انحصار باب کا
علی کے حق مین لیکن بات مختص ہون وہ ساتھ باب قضا کی تو البتہ ہو سکتا ہی کہ وارد ہوا ہی انکی شان مین اقضاکم علی جیسے ابی کے حق مین آیا ہی اقرأکم اور
بڑی قاری ہین تمام کی اور معاذ بن جبل کی حق مین آیا ہی اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نے کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین ساتھ اس تمثیل سے کہ لینا علم کا اور حکمت کا
آنحضرت سے مختص ہی ساتھ علی کی نہیں ہاتھ لگ سکتا کسی اور کی واسطہ سی سواے بواسطہ علی کے اسلیے کہ گھر مین نہیں داخل ہوتا مگر اوسکو دروازہ سی اور اللہ تعالی نے
فرمایا واتوا البیوت من ابوابھا حالانکہ حجت نہیں ہی اونکی لیے محبت اسمین اسلیے کہ گھر جنت کا فراخ تر نہیں ہی گھر حکمت کی اور اسکی آٹھ دروازے ہین اور اصل یہ حدیث
کی ابی الصلت عبد السلام بن صالح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی لیکن وہ سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نے بعضون نے تصحیح کی ہی اور بعضون نے تحسین اور
بعضون نے تضعیف کیا اور بعضون نے کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچھ اصل نہیں ہی اوسکی اور ایک جماعت نے موضوع کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نے
کہ حسن ہی باعتبار طرق کے نہ صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی ہے
بعضے علما نے یہ حدیث شریک سے ہی اور نہیں ذکر کیا انھون نے اسناد اس حدیث مین صنابحی کو جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہیں پہچانتی ہین ہم
اس حدیث کو کسی ثقات مین سی سواے شریک کی **ف** ع اور جو ذکر ہی کہ حدیث یون آئی ہی انا مدینۃ العلم وابو بکر اساسھا وعمر حیطانھا وعثمان سقفھا وعلی بابھا

و ... الله صلى الله عليه وسلم عليا يوم الطائف فانتجاه فقال الناس لقد طال نجواه

مع ابن عمه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما انتجيته ولكن الله انتجاه رواه الترمذي اور روایت ہے
جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی انسے پس کہا لوگوں نے یعنی منافقوں نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق
دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کی بیٹے اپنے کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا میں نے انکو ساتھ سرگوشی کی لیکن اللہ تعالیٰ نے سرگوشی کی
انسے ف ع یعنی پہنچایا میں نے انکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا مجکو اور مجکو پہنچانا انکا بطریق سرگوشی کا پس صورت میں گویا سرگوشی کی انسے اللہ نے یعنی یہ
پس مانند قول اللہ تعالیٰ کی ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی اور ظاہر یہ ہے کہ اس سرگوشی میں حضرت نے کچھ مصالح لیعنی جنگ کی فرمائے ہونگے یا ایسی کچھ امر جو
جسکے متعلق ہیں ساتھ اخبار و غیب کے ہوں نہ بیان دین کی بات لوگوں سے چھپی ہو اور انسے چھپائی اسلئے کہ ثابت ہو چکا ہے صحیح بخاری میں کہ حضرت علی پوچھے گئے
کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ جو قرآن میں نہیں انھوں نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ پیدا کیا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہیں ہے ہمارے پاس کچھ مگر فہم قرآن
میں کہ دیا جاتا ہے آدمی کتاب الٰہی میں اور جو کچھ کہ صحیفہ میں ہے کہ اس میں دیت وغیرہ کی احکام لکھی ہیں ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی سعید
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يا علي لا يحل لاحد يجنب في هذا المسجد غيري وغيرك قال علي بن
المنذر فقلت لضرار بن صرد ما معنى هذا الحديث قال لا يحل لاحد يستطرقه جنبا غيري وغيرك

رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے واسطے علی کی کہ اے علی نہیں روا ہے واسطے کسی کے کہ جنبی ہو اسکو جنابت پہنچے گذرے اس مسجد میں سوائے میرے اور سوائے تیرے ف ح اتفاقاً دروازہ
آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضیٰ کا اور گذرگاہ انکی مسجد نبوی میں واقع ہوئی تھی ترجمہ کہا علی بن منذر نے پس کہا میں نے واسطے ضرار بن صرد کے کیا ہیں معنی
اس حدیث کے ف ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کے بیٹا اور کا علی ایک مرد مشہور ہے عابدوں میں سے کہتے ہیں کہ اسکو نہیں پایا حجر کو اور حدیث انکی
جماعت ائمہ سے روایت کی شیعہ محض ہے لیکن ثقہ صدوق ہے اور ابن حبان نے اسکو ثقات میں ذکر کیا ترجمہ کہا ضرار نے نہیں حلال ہے کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد
کو اور گذرے اس میں حالت جنابت میں سوائے میرے اور سوائے تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف ع اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف
ہے باتفاق محدثین کے وعن ام عطية قالت بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم جيشا فيهم علي
قالت فسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو رافع يديه يقول اللهم لا تمتني حتى تريني عليا رواه الترمذي
اور روایت ہے ام عطیہ سے کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ انمیں علی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا میں نے آنحضرت سے اس حال میں کہ اٹھائے ہوئے تھے
دونوں ہاتھ اپنے دعا کے لیے فرماتے تھے یعنی وقت بھیجنے انکے یا نزدیک توقع آنے انکے کے یا الٰہی نہ مار مجکو یہانتک کہ دکھا دے تو مجکو علی کو کہ سلامتی سے پھر آویں نقل
کی یہ ترمذی نے ف ح دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت کرتے تھے حضرت علی سے اور رنج ہوتا تھا آپکو انکی مفارقت سے الفصل
الثالث فصل تیسری عن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحب عليا منافق ولا يبغضه مؤمن
رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اسنادا روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں دوست رکھتا علی کو منافق اور نہیں دشمن رکھتا انکو
مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے وعنها قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من سب عليا فقد سبني رواه احمد اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جسنے برا کہا علی کو یعنی نسبت کی [illegible] سے پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہ احمد نے ف ع یعنی جو انکو برا کہے گا گویا مجکو برا کہا

علی کو کتا ... یت علی سے ہی روایت کی ہو اور روایت کی طبرانی نے اور ابن عباس سے

من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور بیہقی نے آل کی ایک روایت بیان کیا ہے حضرت علی سے من سب انبیا قتل ومن سب اصحابی جلد

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكَ مَثَلٌ مِنْ عِيْسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُوْدُ حَتّٰى بَهَتُوْا اُمَّهٗ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوْهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ لَهٗ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِيْ بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهٗ شَنَاٰنِيْ عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھمیں ایک مشابہت ہے عیسی سے دشمن رکھا اونکو یہود نے یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی انکی ماں کو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی اور دوست رکھا اونکو نصاری نے یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہیں ہے اونکو لیے کہ اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا پھر کہا حضرت علی نے کہ ہلاک ہونگے بیچ میرے یعنی گمراہ ہونگے میری حق میں دو شخص ایک تو محبت کرنیوالا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں ہے مجھمیں یعنی میرے تئیں تفضیل دیگا تمام صحابہ بلکہ انبیا پر ایسا کہیگا مجھکو مانند جماعت نصیری کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی دشمنی اوسکو میری اوپر اسکے کہ بہتان کریگا مجھپر نقل کی یہ احمد نے **ف** ع اس سے معلوم ہوا کہ محبت اور عقیدہ ممدوح وہ ہے کہ حد سے نہ گذرے اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کیطرف کھینچ لیجاتی ہے اور راہ مستقیم سے باہر ڈالتی ہے اور منسوب طرف گمراہی کے کرتی ہے اور متصف ساتھ اس صفت کے اہل سنت و جماعت ہیں کہ دونوں طرفوں افراط و تفریط سے بیچ میں ہیں مجموعہ میں خصوصا وہ لوگ کہ تعصب کی جگہ ہر حال میں یہی حاصل ہے کہ سرمایہ سعادت دو چیزیں ہیں محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے کہ یہ دونوں چیزیں جمع کرے بسبب اعتدال کے رزقنا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہے کہ کہا بعضی اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی وبعضی اقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہ احمد نے اور سند دی ہے کہ کہا علی نے اللھم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہ احمد نے کتاب مناقب میں

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوْا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ هَنِيْئًا يَا ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے براء ابن عازب اور زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اوترے غدیر خم پر **ف** ع یعنی وقت پھرنیکے حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہے ایک بستی کا کہ بیچ کوس پر جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور غدیر اصل میں کہتے ہیں پانی کی تالاب کو اور اوس وقت میں صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کے ساتھ جمع تھے **ترجمہ** پکڑا آنحضرت نے ہاتھ علی کا پھر فرمایا **ف** ع یعنی بعد اسکے جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹوں کے پالانوں کا اور اوسپر چڑھکر فرمایا **ترجمہ** کیا نہیں جانتے تم کہ میں نزدیکتر اور دوستتر ہوں ساتھ مومنوں کے اونکی نفسوں سے یعنی جیسے قرآن مجید میں مذکور ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار تکرار فرمایا غرضکہ کیا صحابہ نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنی بعد اسکے کہ علی العموم سب مومنوں کو فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اولی اور قریب ہوں ساتھ ہر مومن کے اوسکی نفس سے **ف** ح یعنی میں حکم نہیں کرتا ہوں مومنوں کو مگر اوس چیز کا کہ اوس میں بھلائی اور بہتری اونکی ہو اور خیریت دنیا اور آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسوں کے کہ بھی طرف شر اور فساد کی بھی بلاتی ہیں **ترجمہ** کہا صحابہ نے ہاں فرمایا آپ نے پس فرمایا آنحضرت نے بار خدایا جو شخص کہ میں اوس کا دوست ہوں پس علی بھی دوست اوسکا ہے خداوندا دوست رکھ اوس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوسکو کہ دشمن رکھے علی کو **ف** ع اور ایک روایت میں ہے کہ جب میں

اور مدد کر اوسکی جو مدد کرے علی کی اور ترک مدد کر اوسکی کہ ترک مدد کرے علی کی اور پھیر حق کو ساتھ علی کی جس طرف کہ پھیرے وہ ترجمہ پہر ملاقات کی حضرت علی سے حضرت
عمر نے بعد اسکے پس کہا عمر نے واسطے علی کے کہ خوشی ہو تمہارے لیے اے بیٹے ابو طالب کی صبح کی تم نے اور شام کی تم نے یعنی ہوئے
تم ہر وقت میں دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہ احمد نے **ف** جاننا چاہیئے کہ شیعوں نے جو تمسک کیا ہے ساتھ بعضی روایتوں کے حضرت علی کی
احق ہونے پر ساتھ خلافت کی اون میں سے یہ حدیث ہے اونکے نزدیک یہ تیر دلیل ہے کہتے ہیں کہ یہ صریح دلیل ہے اونکی فضیلت اور حقیت خلافت کی اور کہتے ہیں کہ
مولے کے معنی یعنی اولی ساتھ امامت کی ہے اور دلیل قول کی الست اولی بکم ہے یعنی ناصر و محبوب کی واسطے احتیاج نہ تھی صحابہ کو جمع کرنے کی اور اونکو خطاب کرنے کی اور دعا کرنے کی
حضرت علی کے لیے اسلیے کہ جانتے تھے اور پہچانتے تھے اوسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہیں ہوتی ہے مگر امام معصوم مفروض الطاعة کے لیے پس معلوم ہوا کہ علی کے لیے کی گئی
جیسے آنحضرت کے لیے تھی سو یہ نص صریح ہے اونکی خلافت پر اور بیشک یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا ہے اوسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی و نسائی اور احمد کی اور طریق اسکے
بہت ہیں روایت کیا ہے اسکو سولہ صحابیوں نے اور ایک روایت میں احمد کی آیا ہے کہ سنا ہے اسکو آنحضرت سے تیس صحابیوں نے اور گواہی دی اونہوں نے اسکی علی کے
کے لیے اسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت میں ساتھ اونکے اور اکثر اسناد اسکی حسن ہیں اور بعض اسکی اسناد نہیں ہے صحاح اور حسان میں اور التفات نہیں کرنا چاہیے اوسکے
قول پر کہ کلام کیا ہے اسکی صحت میں اور نہ اون بعضوں کے قول پر کہ کہا ہے انہوں نے کہ جملہ اللهم وال من والاه موضوع ہے اسلیے کہ وارد ہوا ہے طرق سے جو کہ صحیح
کی ہے اسکی اکثر نے کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکے کہا ولیکن ہم کہتے ہیں شیعہ سے بطریق الزام کے کہ اونہوں نے اتفاق کیا ہے اسپر کہ اعتبار
تواتر کا ہے بیچ دلیل امامت کے جب تک یہ حدیث متواتر نہ ہو تو ساتھ اوسکی استدلال صحت امامت پر نہیں کیا جاتا ہے اور یقینی ہے کہ یہ حدیث متواتر نہیں ہے باوجود خلاف کے
اسمین اگرچہ یہ خلاف مردود ہے بلکہ طعن کیا ہے اسمین بعضی اہل حدیث نے اور عدول اونکے ہیں کہ رجوع ہے اونکی طرف اس امر میں مانند ابو داود اور سجستانی اور ابو حاتم رازی
اور سوا اونکے اور روایت نہیں کیا ہے اسکو کسی نے اہل حفظ و اتقان میں سے کہ جو حدیث کی طلب میں مشہور ہیں مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا اونکے
اور اکابر اہل حدیث سے تو یہ بات اگرچہ مخل نہیں ہے صحت حدیث میں لیکن دعوی تواتر کا ایسی حدیث میں عجیب ہے اور انہوں نے شرط کیا ہے تواتر کا حدیث امامت
میں پس سوچنا چاہیے اسکو اور اہل سنت و جماعت نے رد کیا ہے شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہے اس جگہ میں چنانچہ صواعق محرقہ میں وہ کو ہے اور ہم کچھ اوسمین سے بطریق
اختصار کی ذکر کرتے ہیں کہا ہے اہل سنت نے کہ نہیں تسلیم ہم کہ مولی یہاں بمعنی حاکم و والی کی ہے بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کی ہے اسلیے کہ لفظ مولی کے کئی معنی آئی ہیں معتق
اور معتق اور متصرف امر میں اور ناصر اور محبوب اور متعین کرنا بعض معنی کا ان معانی مشترکہ میں سے بے دلیل کے معتبر نہیں کہ تو اور ہم اور شیعہ متفق ہیں اسپر کہ صحیح ہے
کہ کہنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی ہمارا سید ہے اور پیارا اور مددگار ہمارا ہے اور سیاق حدیث بھی دلالت اسی معنی پر کرتا ہے اور ہونا مولی کا بمعنی امام کی معہود و معلوم نہیں ہے
لغت میں اور شرع میں اور کسی نے اہل لغت کی ائمہ میں سے نہیں ذکر کیا ہے کہ مفعل بمعنی افعل کی آتا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ چیز اولی ہے فلانی چیز سے اور نہیں کہتے ہیں
کہ مولی ہے اور مقصد بیان کرنی سے تنبیہ ہے اوپر پرہیز کرنے کی اونکی بغض سے اور اسکے بیان کرنے میں بھی بزرگی ہے اونکی
الست اولی بالمؤمنین من انفسهم اور دعا ہے اور بعضی طرق میں ذکر اہل بیت نبوت کا اور ذکر علی کا خاص آیا ہے جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی
ساتھ سند صحیح کے آیا ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی اونکی محبت پر ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سبب اسکا یہ ہے کہ بعضی صحابہ ساتھ علی کے
کی یمن میں تھے اونہوں نے کچھ شکایت اونکی بعضی امور میں اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تھا اور منجملہ بریدہ اسلمی تھے اور صحیح بخاری میں ابا ہی نے تصحیح
اسکی کی ہے کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ الست اولی بالمؤمنین من انفسهم الحدیث اور صحابہ کو بھی جمع کیا ہے اور تاکید اسکی ہے بیچ اسکے کی
کہا شیخ ابن حجر نے کہ نہ مانا ہم نے کہ مولی بمعنی اولی کی ہے و لیکن یہ لازم نہیں کہ اولی ساتھ امامت کی مراد ہو بلکہ ساتھ قرب اور اتباع کے جیسے کہ قرآن مجید میں

یعنی تحقیقی اور دلیل واضح سے علماء نے رد کیا ہے اس حال میں کہ انہوں نے کہا ہے ہم نہیں مانتے کہ مراد ولی سے امامت کی ہے لیکن بر تسلیم
یہیں امر پر ہے ستقبل کے مآل میں نہ اس وقت بعد بیعت اونکی مراد ہوا اور یہ قسم میں ہونا خلافت کا پایا گیا اور علی کرم اللہ وجہہ ہیں اور تقریر
اور روایتونکی کہ صحیح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر حالانکہ دلیل نہیں لائی اوسکو علی اور عباس
نے غیر اونکی نے وقت حاجت کی ساتھ اوسکے بلکہ دلیل لائے اوسکو علی نے وقت خلافت اپنی کے پس ثابت ہوا کہ حضرت علی کا دلیل نہ لانا امام ہونے پر باوجود حاجت کے دلیل ہے اس پر کہ نص نہیں ہے خلافت
اونکی پر اور ثابت ہوا بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے وہ بیشک خلافت کو علی رضی اللہ عنہ تصریح کی ہے کہ کوئی نص نہیں ہے اور آنحضرت نے کسی کو خلافت کا خلیفہ نہیں بنایا اور خلافت غیر اونکی کو جیسا کہ آیا ہے صحیح میں اونکی
اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس نے آنحضرت سے وصیت کا اونکی اور دلیل لائے ابوبکر جیسا کہ آیا ہے صحیح میں اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس نے آنحضرت صلعم کو پایا
بیچ ان کی مرض الموت میں اور عباس نے علی رضی سے کہا کہ طلب کرو ان سے یعنی خلافت کو اگر ہم میں ہے تو جان لیں ہم اوسکو حضرت کی زبان سے اور علی نے انکار کیا
نہیں طلب کروں گا میں الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی کے تو کیا حاجت ہوتی حضرت کی طرف رجوع کرنے کی اور پوچھنے کی اوس امر کو کہ
کیا اگر یہ امر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اوسکو باوجود قرب زمانہ اونکی ساتھ روز غدیر کے کہ دو مہینے یا کچھ کم اس زیادہ گذرے تھے اور یہ بعید ہے کہ تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور بیان
اونکا اور اسکو یاد رکھنا اور وجود جانے کے اوسکا ایسی بات ہے کہ عقل نہیں تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ نے وقت بیعت کرنے کی ابوبکر کو یاد کرتے تھے اوسکو اور جانتے تھے اوسکو
اور باوجود اسکی جو اونہوں نے کچھ اعتراض نہ کیا اور دلیل نہ لائے اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتے تھے کہ مراد اس سے خلافت علی رضی کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑھا اور اسمین ذکر کیا حق ابی بکر اور عمر رضی کا اور کہا کہ امیر مومن آیہ پر کوئی شخص جسکے خبر میں آیا ہے اور تحقیق ثابت ہو چکا کہ آنحضرت نے فرمایا
ولایت ہی اور پیروی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہی درمیان محبت اور خلافت کو اور شیعہ کہتے ہیں کہ یاد رکھتے تھے صحابہ اس نص کو لیکن اونہوں نے
اتباع نہ کیا اسکا اور فرمانبرداری نکی ساتھ اسکے از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی رضی نے طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کے اور یہ
کذب اور افترا ہے اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکھتے تھے اور کثرت بنی ہاشم اور شجاعت کا ذکر کیا گیا ہے اور باوجود اسکے حضرت پیغمبر خدا صلعم سے اونہوں نے نص سے ابوبکر کی
دلیل نہ لائے اور علی اور بیشک یہ بات محالات سے ہے اور جب ابوبکر نے دلیل لائے ساتھ حدیث الائمۃ من قریش کی کیونکر نہ کہا صحابی نے کہ نص خاص علی کے
لیے واقع ہو احتجاج ساتھ اس عموم کی کیونکر کرتے ہو تم اور بیشک امام ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین گمراہ ہو گئے
ہیں اور بعض قائل ہیں اونکی تکفیر کی اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ سوا ان چند تنوں کے گمراہ ہیں اور واصل ابوبکر فلانی کہا کہ سب چھوڑ دیا طرف کسی میں
رو بعض سے بطلان اسکی باطل کیا گیا دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلیے کہ جب پہنچا نصوص کا ظلم اور افترا اور جھوٹ ہیں اور احکام اسلام کے بسبب غرض نفسانی
کے اونسے واقع ہوئے اور یہ کہ حیثیت اور اعتبار اونسے روایت کی کیونکر ہو اور جھوٹ اور باطل ہو بلکہ تعصب پیچ کرتا ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ
اونکی صحبت میں ایسے لوگ آئے اور حضرت علی مرتضی کی طرف ہی کہ اونہوں نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکی کی اور یہ کلام شیخ ابن حجر کا ہے
صواعق محرقہ میں کہ اونہوں نے بسبب طوالت کے ذکر کیا ہے اور اون وجوہ کو ہمنے کچھ بطریق اختصار کے بیان کر دیا ہے کافی ہو والمستعان باللہ التوفیق **وعن**
بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا
مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے بریدہ رضی سے کہ پیغام بھیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نے فاطمہ کے پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چھوٹی ہے **ف** ع اور ایک روایت میں آیا ہے سکت یعنی چپ ہو رہے آنحضرت اور شاید کہ یہ محمول ہو اور وجہ
یعنی ایک بار سکوت کیا ہو اور دوسری بار یہ فرمایا ہو کہ وہ چھوٹی ہے ترجمہ پھر پیغام بھیجا فاطمہ کا علی نے پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے
نقل کیا نسائی نے **ف** ح اور بعضی روایت میں آیا ہے کہا ام ایمن نے علی رضی سے کہ تم کیوں نہیں خواستگاری کرتے فاطمہ کی علی نے کہا تم آنحضرت کی

پہاڑ کی چوٹی پر گیا علی کا کہ مجھکو شرم آتی ہے کہ آنحضرت کے سامنے پیغام عرض کروں پس آنحضرت نے سنا اور فرمایا ہاں

پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا اونسے ف ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہا خواستگاری کی ابوبکر نے آنحضرت سے اونکی
بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوبکر نہیں اترا ہے حکم اب تک پھر خواستگاری کی اونکی عمر نے اور مانند بعضی قریش نے اور حضرت نے اونکو بھی جواب دیا جیسا ابوبکر کو
دیا تھا پھر کہا بعضوں نے علی کو کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہے کہ تم سے نکاح اونکا کر دیں تو کہا علی نے کہ کیونکر ہو حالانکہ
خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا اونکا پھر خواستگاری کی اونکی علی نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا مجھکو
رب میرے عزوجل نے اسکا کہا انس نے پھر بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل اور بلا لا میرے پاس ابوبکر صدیق اور عمر بن خطاب
اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور چند کو انصار میں سے کہا انس نے پھر بلا لایا میں اونکو پس جب جمع ہوئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہ پر اور علی کہیں گئے ہوئے تھے آنحضرت کے کام کے لیے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ
المعبود بقدرته المطاع بسلطانه المرهوب من عذابه وسطوته النافذ امره في سمائه وارضه الذي خلق الخلق بقدرته وميزهم باحكامه واعزهم بدينه واكرمهم بنبيه محمد صلى الله عليه
وسلم ان الله تبارك اسمه وتعالت عظمته جعل المصاهرة سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج به الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا
وصهرا وكان ربك قديرا فامر الله تعالى يجري الى قضائه وقضاؤه يجري الى قدره ولكل قدر اجل ولكل اجل كتاب يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب
پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دوں میں اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہے علی ابن ابی طالب سے پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا
اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہوا اس سے علی ابن ابی طالب پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پھر منگایا ایک طبق کھجور کا اور رکھا
اونکو آگے ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس ہم نے لوٹا پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہے تھے ناگہاں آئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سامنے علی کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دوں تجھسے فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو تو ساتھ اسکے پس کہا علی
نے کہ تحقیق راضی ہوا میں ساتھ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم ہے اللہ کی
تحقیق نکالا اللہ نے ان دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کردینے دروازوں کے سوای دروازہ علی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے **ف** ع یعنی بعض صحابیوں کے گھر کے دروازے مسجد نبوی میں تھے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف سے بند کر دو تا کہ کوئی بجز ضرورت کے اور کوئی
وہ بھی مسجد میں ان دروازوں سے نہ آوے مگر دروازہ علی کا کھلا رہا کہ جنابت سے اونکو آنا مسجد میں درست تھا اور یہ خصوصیت اونکی تھی بسبب قرابت آنحضرت کے
اور نہیں ہے اشکال تا آخر اس حدیث سے اور حدیث پہلے جو گذری مناقب ابی بکر میں کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازوں کے بند کرنیکا سوا دروازہ ابی بکر کے اہلی کا اور
تصحیح ہے اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے اونکو دروازوں کے بند کرنیکا بیچ حالت مرض الموت کے اور ... حالت
پر اور ... واضح ہے ... قول ... اور حدیث میں اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کے علاوہ یہ کہ وہ حالت صحت ... اس ...
اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنی بار اور اسناد کی ... لیکن روایت کیا احمد اور ضیاء نے زید بن ارقم سے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شبہ میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان دروازوں کے سوا دروازہ علی کے اور ریاض میں ہے کہ روایت کیا اسکو احمد نے
ارقم سے کہا تھی واسطے ایک جماعت کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دروازے جاری بیچ مسجد میں کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن کہ بند کرو
یہ دروازے سوای دروازہ علی کے پس کہا زید نے گفتگو کی اسمیں لوگوں نے پس کھڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کو لیے اور حمد و ثنا کی اللہ کے پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق

[illegible] اور حنین میں [illegible] کیا گیا [illegible] اور نہ [illegible]

میں اور [illegible] حکم کیا گیا میں ساتھ ایک [illegible] اور ابن عباس اور جابر سے بھی یہ خلاف [illegible] کی گئی ہے لیکن [illegible]

اور صحیح [illegible] روایت کر نقل کی گئی صحیحین میں ابی سعید سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقین باب فی المسجد الا سد الا باب ابی بکر اور اگر [illegible]

[illegible] کی تعیین [illegible] محدثین اور [illegible] مختلف کیا [illegible] تطبیق [illegible] واللہ اعلم **وعن علي قال كانت لي**

منزلة من رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تكن لاحد من الخلائق آتيه بأعلى سحر فأقول السلام عليك

يا نبي الله فان تنحنح انصرفت الى اهلي والا دخلت عليه رواه النسائي اور روایت ہے علی سے کہا تھا میرے

لیے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی نہ تھا کسی کے لیے خلائق میں سے آتا تھا میں حضرت کے پاس اول وقت سحر کے **ف** ع اور سحر کہتے ہیں پچھلی رات کے

چھٹے حصے کو کذا ذکرہ فی الکشاف **ترجمہ** پس کہتا تھا میں السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام کہتا تھا [illegible] پس اگر کھنکارتے آنحضرت **ف** ع [illegible]

جواب سلام [illegible] **ترجمہ** پھرتا میں طرف گھر والوں اپنے کی یعنی یہ سمجھ کر کہ حضرت یہاں کسی کام میں مشغول

ہیں اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے اور اگر [illegible] حاضر ہوتا میں آنحضرت کے پاس نقل کی یہ نسائی نے **ف** ع اور یہ مرتبہ کسی کو نہ تھا سوائے

ان کے اس لیے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تھے آنحضرت کی [illegible] اور اختلاط مصاحبت رکھتے تھے بسبب نسبت فاطمہ زہرا کی **وعنه قال كنت**

شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول اللهم ان كان اجلي قد حضر فارحني وان كان

متأخرا فارفغني وان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت فاعاد عليه

ما قال فضربه برجله وقال اللهم عافه او اشفه شك الراوي قال فما اشتكيت وجعي بعد

رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا میں بیمار پس گذرے میرے پر پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم اور میں کہہ رہا تھا یعنی بسبب شدت بیماری کے یا الٰہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہے [illegible] تو راحت دے مجھ کو [illegible]

[illegible] اور اگر اجل میری [illegible] ہے تو [illegible] زندگانی میری **ف** ع [illegible] یعنی فراخی کر میری [illegible] زندگانی [illegible]

[illegible] اور ایک نسخہ صحیح [illegible] **ترجمہ** اور اگر ہے یہ بیماری [illegible] امتحان [illegible] تو صبر دے مجھ کو [illegible] پس فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کہا تو نے پھر [illegible] حضرت علی نے [illegible] آنحضرت نے اس کو ساتھ پاؤں اپنے کے **ف**

ع یعنی [illegible] شکایت حال [illegible] برکت قدم مبارک کے [illegible] کمال متابعت

حضرت کی قدم بقدم **ترجمہ** اور دعا کی آنحضرت نے کہ خدایا عافیت دے اس کو یا فرمایا شفا بخش اس کو شک کیا ہے راوی نے **ف** ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہ کلام

[illegible] اللہ تعالی [illegible]

ترجمہ کہا علی نے پس نہ بیمار ہوا میں ساتھ اس درد کے بعد اس دعا کے آنحضرت کی کبھی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** ع

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب قرشی ہاشمی ہیں کنیت ان کی ابو الحسن اور ابو تراب ہے اور اول اسلام [illegible] اختلاف ہے [illegible]

[illegible] حاضر ہوئے ساتھ آنحضرت کے تمام غزوات میں سوائے تبوک کے [illegible]

آنحضرت [illegible] ہارون کی [illegible] حضرت علی [illegible]

[illegible] اور آپ کی [illegible]

خلیفہ ہوئے اور دونوں شہید ہوئے عثمان نے لی ہم سو رجب کا تھا اور مارے گئے ۱۸ تاریخ ذی الحجہ سن ۳۵ پینتیس میں کے اور زخمی کیا انکو عبد الرحمن

ملجم نے صبح کو سترہویں تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کے زخمی کرنے سے اور غسل دیا انکو اونکے دونوں بیٹوں حسن اور حسین نے اور عبد اللہ بن جعفر نے اور نماز انکی پڑھی انکے بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کے اور عمر انکی ہوئی ترسٹھ برس اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی اور بعضوں نے

کہا ستر برس کی اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کے اور رہی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے

باب مناقب العشرة رضي الله عنهم

یہ باب ہے بیچ مناقب عشرہ مبشرہ کی **ف** ع یعنی وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح اور سعید بن زید ہیں یہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھ عشرہ مبشرہ کے بسبب بشارت دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکو ساتھ جنت کی ایک حدیث میں اور انکو بسبب تقدم اور مناقب کے علیحدہ ذکر کیا اور انکے لیے مستقل باب باندھا اور جاننا چاہیئے کہ یہ بشارت خاص انہیں کو نہیں ہے بلکہ بسبب و آمد ہونے احادیث کے اہل بیت نبوت کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہیں اور سوائے انکے اور اصحاب کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے اونکے اہتمام اسکا کہ ہوں جمع انکی بیچ مناقب کے

یا متفرق حدیثوں میں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کے ہیں جیسے کہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ میں الفصل

الاول فصل پہلی عن عمر قال ما احد احق بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم

وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه البخاري

روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے وقت وفات اپنی کے اور وصیت کرنے کے ساتھ خلافت کے اصحاب شوری کو نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کام کے یعنی خلافت کے ان چند نفروں سے کہ وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ان سے راضی تھے **ف** ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا کہ مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہوں خلافت کے یہ ایسی کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے پس یہاں مراد رضا خاص ہے نسبت اور صحابہ کی بسبب ہونے انکی عشرہ مبشرہ سے **ترجمہ** پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع حضرت عمر نے اپنے کو نہ ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو ایسی کہ آپ اور ابوبکر تو دونوں افضل تھے سب جانتے ہی تھے کیا حاجت تھی انکی ذکر کرنیکی اور ابو عبیدہ بن الجراح کو کہ آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سے پہلی فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکے چچا کے بیٹے اور بہنوئی تھے شاید تہمت ہونیکے لیے انکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا انہیں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو اون لوگوں میں کہ آنحضرت راضی تھے اون سے لیکن اہل شوری میں داخل نہ کیا پہچاننا چاہیئے کہ امامت ثابت ہوتی ہے ساتھ عقد ہونے اور بیعت کرنے اہل حل و عقد کے جو لائق خلافت کے ہیں عقد کیا ہو مانند ابی بکر کے اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کے اوپر خلیفہ کرنے ایک کے جو کہ لائق اس کے ہو مانند عمر کی اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے افضل کے اور وہ فضل ہوا اوس پر بسبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت مفضول کی قریش میں سے اور جو بہتر ہو افضل کے اور نہیں اچھا ہے کہ تخیر افضل کی ہو جو خوب قدرت رکھتا ہو تدبیر کرنے امور دین کے اور خوب جانتا ہو تدبیر ملک کی اور خوب خبر گیری کرتا ہو رعیت کے اور خوب مضبوط ہوتا ہو فتنہ کے دفع کرنے میں اور نہیں شرط کرنا عصمت کا امام میں اور ہونا اوسکا ہاشمی اور علوی نہ معتبر ہوگا اوسکی انتہا کہ نہیں جانا جاتا ہے صدق اوسکا پس یہ خرافات شیعہ کمینوں اور جہالات اونکی سے ہیں اور قوی طعن اور تشدید ہوا انکی مگر اسی قوت کی کہ ان کا حملہ باطل جانتا خلافت غیر علی کا ہے باوجود دخول ان بہتروں کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی ہیں **وعن**

قيس بن ابي حازم قال رأيت يد طلحة شلاء وقى بها النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد رواه البخاري اور روایت ہے قیس بن

ابی حازم سے کہ کہا دیکھا میں نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کام سے اور شل ہو گیا تھا بسبب اسکی کہ بچایا تھا ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع طلحہ نے لی سپر اپنے ہاتھ کو آنحضرت کی سپر کیا تھا اور اونکی ہتھیلی کچھ اوپر ستر زخم لگے تھے یہاں تک کہ عضو معطل ہو گیا

[illegible]

[illegible] قتل کیے گیے اور ان کی تیغ [illegible]

بصرہ میں اثنا کے سن چھتیس میں اور دفن کیے گیے بصرہ میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی **وعن جابر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من يأتيني بخبر القوم يوم الأحزاب فقال الزبير أنا فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن لكل نبي حواريا وحواري الزبير متفق عليه** اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اوسکو خندق بھی کہتے ہیں کون ہے کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی **ف** ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہے یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی النضیر جمع ہو کر اور آپس میں اتفاق کر کے آنحضرت سے لڑنے کی لیے آئے تھے کفار بارہ ہزار تھے اور مسلمان تین ہزار تھے یعنی گرد مدینہ کی خندق کھود لیے تھے اور مسلمان بہت تنگ حال تھے اور صف جنگ نہیں ہوئی فقط کچھ تیر اور پتھر اندازی ہوئی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے ہزار ملائکہ مدد کو بھیجے اور ہوا تند کہ اوس نے تمام خیمے وغیرہ انکے اکھیڑ ڈالے اور شکست ہوئی کفار کو انہیں دنوں میں حضرت نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ خبر قوم کی لاوے اور جانا اونکا کہ شوار تھا تا خبر تحقیق لاوے ایسی حالت میں **ترجمہ** کہا زبیر نے کہ میں لاتا ہوں خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ہر نبی کا مددگار ہوتا ہے اور مددگار میرا زبیر ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ع زبیر بیٹے عوام کے کنیت انکی ابو عبداللہ قرشی اور ماں انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی اور پھوپھی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی زبیر قدیم الاسلام تھے سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عذاب پایا انکو انکے چچا نے دھوئیں کا تاکہ اسلام چھوڑ دیں پس نہ چھوڑا اور ہجرت کی دونوں ہجرتیں اور حاضر ہوئے وہ تمام غزوں میں آنحضرت کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں اول تلوار اونہوں ہی نے کھینچی ہے اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ جنگ احد کی اور تھے گروہ شوریٰ میں اور قتل کیا انکو عمرو بن جرموز نے سفوان میں کہ نام ایک موضع کا ہے زمین بصرہ میں سن چھتیس میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کیے گئے وادی سباع میں پھر نقل کیے گئے طرف بصرہ کی اور قبر انکی مشہور ہے اوس میں **وعن الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يأت بني قريظة فيأتيني بخبرهم فانطلقت فلما رجعت جمع لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه فقال فداك أبي وأمي متفق عليه** اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کون ہے کہ جاوے بنی قریظہ کے پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا رہنے والی گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر انکی پس چلا میں **ف** ع یعنی تاکہ لاؤں خبر انکی جانا چاہتے کہ آنحضرت نے بعد غزوہ احزاب کے توجہ بنی قریظہ کی طرف کی اور محاصرہ کیا انکو پچیس روز تک اور ہر چند تسلیم کیا اور یہ بات واقع ہوئی یا غزوہ احزاب میں جو بنی قریظہ تھی وہاں [illegible] کی ہو زبیر گئے تھے **ترجمہ** پس جب کہ خبر لیکر پھرا میں جمع کیے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہوں تیرے باپ میرا اور ماں میری نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ع مراد اس سے تعظیم ہے اور قدر کی اور اعتبار ہے اونکے عمل کا اور یہ محاورہ ہے کہ انسان جس کو چاہتا ہے ایسا کہکر تعظیم کرتا ہے اوسکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سے کہا اونہوں نے کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے دو بار احد میں اور بنی قریظہ کی جنگ میں اور آیا ہے کہ زبیر نے اپنے بیٹے عروہ سے کہا ایسا عضو میرا نہیں ہے کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **وعن علي قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم جمع أبويه لأحد إلا لسعد بن مالك فإني سمعته يقول يوم أحد يا سعد ارم فداك أبي وأمي متفق عليه** اور روایت ہے علی رضی سے کہا نہیں سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع کیے ہوں ماں باپ اپنے کسیکے لیے مگر واسطے سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا میں نے حضرت سے فرماتے دن غزوہ احد کے یعنی سعد کو اوس وقت کہ وہ تیر مارتے تھے کافروں کو اے سعد پھینک تیر قربان ہوں تجھ پر باپ اور ماں میری نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہیں کیونکہ نام ابی وقاص کا مالک ہے یعنی ابی وقاص کا بیٹا ہے اور یہ کہ روایت میں جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا اور یہاں حضرت علی نے ایسا کیوں فرمایا پس تطبیق یہ ہیں اور

اور میان عبد زبیر کی ۔

شہید ہوئے اسی کو مطلع ہوئی ہون ۔ ہیں ۔ یہ جو باطل غیر کی کہا مولف نے ذکر کیا

سترہ برس کی عمر میں ایمان لایا اور کہا سعد نے کہ تھا میں اسلام میں تیسرا یعنی دو شخصوں کے بعد میں اسلام لایا اور اول تیر جس نے پھینکا راہ خدا میں وہ حاضر ہوئے بدر میں ساتھ

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تھے سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تھی یہ بات کہ ڈرتے تھے لوگ انکی بد دعا سے اور امید رکھتے دعا خیر کی سبب مشہور ہونے

دعا انکی کی لوگوں کے نزدیک اور یہ اس سبب سے تھا کہ آنحضرت نے فرمایا انکے حق میں اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے آنحضرت نے انکے لیے اور زبیر کے لیے ماں باپ

یعنی کہ فرمایا فداک ابی وامی اور بعضوں نے کہا کہ یہ کسی کے لیے ان دونوں کے اور تھے گندم گون اور بڑے بال والے اور مرے اپنے قصر میں بیچ عقیق

کی قریب مدینہ کے پھر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ میں اور نماز پڑھی انکی مروان بن الحکم نے اور وہ ان ایام میں حاکم تھا مدینہ کا اور دفن کیے گئے بقیع میں سنہ پچپن میں اور عمر

انکی تھی کچھ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ میں سب سے آخر انتقال انکا ہوا اور عالم کیا تھا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان نے اور روایت کی ان سے حدیثیں

بہت سے صحابہ اور تابعین نے ۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہے سعد سے کہ کہا تحقیق میں اول عرب کا ہوں کہ پھینکا تیر خدا کی راہ میں نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی میں پہلا شخص ہوں کہ تیر مارا

مشرکوں پر اور یہ وہ سال تھا کہ اول سال ہجری میں آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتھ ساٹھ سواروں کے بھیجا لشکر ابو سفیان بن حرب اور مشرکوں کی طرف

اور ان میں کچھ لڑائی نہیں واقع ہوئی مگر یہ کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر انکی طرف پھینکا اور یہ اول تیر تھا کہ اس امت میں راہ خدا میں مارا گیا وَعَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِیْنَةَ لَیْلَةً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ

اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا نہ سوئے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنے کے مدینہ میں یعنی کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کی پس فرمایا آنحضرت نے کاش کوئی مرد نیک بخت نگہبانی

کرے میری نگہبان نہ تھی پس تھی آواز ہتھیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کھٹ کھٹ بولتی ہیں پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ کہا میں سعد ہوں فرمایا آنحضرت نے کیا ہے لایا

تجکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میرے دل میں خوف بہ نسبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تنہا ہیں مبادا اعداء دین کچھ ضرر پہنچاویں پس آیا میں نگہبانی

کرنے انکی اور نگہبانی بجا لاؤں پس دعا کی سعد کے لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر آرام فرمایا نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے انس رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نے واسطے ہر امت کے ایک امانتدار ہے کہ بیچ حقوق خدا اور خلق اور نفس کے خیانت نہیں کرتا اور امانتدار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی بخاری اور مسلم

نے ف ع اور خاص کیا انکو ساتھ امانت کے اگرچہ ہر ایک امانتدار صحابہ میں سے تھا اس لیے کہ انکا غالب تھی یہ صفت بہ نسبت اوروں کے یا یہ کہ یہ صفت انمیں غالب

تھی بہ نسبت اور صفتوں کے اور انکی بہت سی صفتیں کہ احادیث میں آئی ہیں چنانچہ مرقات میں لکھی ہیں اور انکی فضائل میں سے یہ ایک فضیلت کیا خوب ہے اور قاطع

القدریات بالسنات الحادثات الا ربیعض لشابہ دلیس المدینۃ الا رب کرم النفس ۔۔۔ کہا مولف نے ذکرہ ابو عامر بن عبد اللہ بن الجراح

فہری قرشی ہیں اسلام لائے ساتھ عثمان بن مظعون کی اور ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پھر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئے سب جہادوں میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ اور مشہور ہیں کہ آنحضرت کے ساتھ روز احد کو اور کڑیاں خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئیں تھیں روز احد کو انہوں نے دانتوں سے

پکڑ کر کھینچا تھا اور دانت انکے گر گئے تھے ۔۔۔ مرے طاعون عمواس میں بیچ اردن کے سنہ اٹھارہ میں اور دفن کیے گئے

وعن ابن ابی ملیکۃ قال سمعت عائشۃ وسئلت من

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستخلفا لو استخلفہ قالت ابو بکر فقیل ثم من بعد ابی بکر قالت عمر فقیل من بعد عمر قالت ابو عبیدۃ بن الجراح رواہ مسلم اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہا سنا میں نے عائشہ سے اور پوچھا گیا ان سے کہ کسکو حضرت خلیفہ بناتے اگر خلیفہ بناتے اپنے سامنے خلیفہ کرتے کسکو یعنی تمام صحابہ میں سے کہا عائشہ نے ابو بکر کو خلیفہ کرتے پس کہا گیا اور پوچھا گیا کہ پھر کسکو کرتے بعد ابی بکر کہا عائشہ نے کہ عمر کو کرتے کہا گیا کہ بعد عمر کے کسکو خلیفہ کرتے کہا عائشہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو خلیفہ کرتے نقل کی یہ مسلم نے ف ع کلام ان کا مبنی ہے اوپر اس کے کہ ابو بکر صدیق نے بھی کہا اس وقت کہ خلیفہ کرو تم ان دونوں میں سے کسی کو یعنی عمر اور ابو عبیدہ بن الجراح کو پس جسکو چاہو ان میں خلیفہ کرو پس کہا صحابہ نے کہ تم سے زیادہ کون لائق ہے کہ پیش کیا تم کو آنحضرت نے نماز کا دین ہمارے کے یعنی امامت کے پس کیونکر نہ پیش کریں ہم تمکو کار دنیا میں اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ اعتقاد عائشہ کا یہ تھا کہ ابو عبیدہ اول حق ہے ساتھ خلافت کے بعد شیخین کے کہ بقیہ صحابہ سے وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراء ہو وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہدأ فما علیک الا نبی او صدیق او شہید وزاد بعضہم وسعد بن ابی وقاص ولم یذکر علیا رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہاڑ حرا پر آنحضرت تھے اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر پس ہلا پتھر حرا کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر جا نہیں ہے تجھ پر مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید اور زیادہ کیا بعضوں نے یعنی راویوں نے یہ لفظ اور سعد بن ابی وقاص یعنی یہ روایت کی اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علی کا نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد شہید سے علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر ہیں کہ سب شہید ہوئے ہیں اور شہادت طلحہ اور زبیر کی بیچ واقعہ حرب جمل کے ہی بعض حرب میں بلکہ باہر اس سے اور از راہ ظلم کے مارے گئے اور یہ ثابت ہے کہ جو کوئی قتل کیا جاوے از راہ ظلم کے تو وہ شہید ہے اور ذکر نہیں کیا اس بعض نے علی کا اور کہا اسکی جگہ لفظ سعد کا کہا اور بعض رسالوں میں آیا ہے کہ یہ معارضہ دو روایات ہے [illegible] ہے اور یہ اشکال ہے کہ سعد بن ابی وقاص قتل نہیں کئے گئے ہیں وہ اپنے قصر میں مرے ہیں کہ اور تحقیق ہیں بہت سے جید اس سے ثابت کیا تو یہ ہے کہ زمانہ یا غلبہ یا یعنی اکثر ان میں شہید ہوئے پس اعتبار کیا حکم کل کا ایسا کہ فرمایا اور یا یہ کہ سید جلال الدین نے کہا لائق یہ ہے کہ کہا جاوے کہ تھی موت انکی بسبب کسی مرض کے ایسی امراض میں کہ باعث ہوتی ہیں حکم شہادت کا یا یہ کہ [illegible] لفظ التغلیب کے نسبت وہی عن عبد الرحمن بن عوف ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ وعبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ وسعد بن ابی وقاص فی الجنۃ وسعید بن زید فی الجنۃ وابو عبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن سعید بن زید روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر بہشت میں ہیں اور عمر بہشت میں اور عثمان بہشت میں اور علی بہشت میں اور طلحہ بہشت میں اور زبیر بہشت میں اور عبد الرحمن بن عوف بہشت میں اور سعد بن ابی وقاص بہشت میں اور سعید بن زید بہشت میں اور ابو عبیدہ بن الجراح بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے سعید بن زید سے ف ع سعید بن زید بہنوئی ہیں حضرت عمر کے کہ فاطمہ بہن حضرت عمر کی انکے منسوب تھیں اور بسبب فاطمہ کے اسلام لائے حضرت عمر جیسا کہ ان کے ذکر میں آیا وفات انکی مدینہ منورہ میں ہوئی اور دفن ہوئے بقیع میں اور ستر برس کی عمر تھی انکی اور ایک جماعت صحابہ کی تعداد میں ان دس سے زیادہ گذری ہے اور بشارت جنت کی ہوئی ہے انکو بیچ حدیث مرفوع کے اور داود نے بھی کتب صحاح اور عمل اس میں ہے والا بشارت مخصوص انہیں دس میں ہیں اور انکی ایسی ہی ہی جیسے مدارک العلماء

بیان بایں ناتہ ہی کہ او سی شبیہ ہو جاتی ہی کہ وہ خلفاء اربعہ کا جس جگہ حدیث میں نام آتا ہی ہو یا بعض کا اسی ترتیب پر ہوا اور حسن حقیقت یہ
ہی جماعت کے ثابت ہوتی ہی اور اس پر یہ گمان کرنا کہ راوی ترتیب کو متغیر کر کے موافق اعتقاد کی اپنی ہوں اپنی شاعر کالا کرہ ہوسکتی ہی تغیر یو تقدیم و تاخیر کی روایت کی
اپنی جہان تک ہو سکے میں فرق نہیں آیا بیان کیونکہ تغیر کرنیکی جسطرح پہلی اور پیچھے ہوا کرتی ہیں وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
أرحم أمتي بأمتي أبو بكر وأشدهم في أمر الله عمر وأصدقهم حياء عثمان وأفرضهم زيد بن ثابت وأقرؤهم أبي بن
كعب وأعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل ولكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة بن
الجراح رواه أحمد والترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح وروي عن معمر عن قتادة
مرسلا وفيه وأقضاهم علي اور روایت ہی انس سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے زیادہ رحم کرنیوالا
امت میں میری ساتھ امت میری کے ابوبکر ہی کہ نرمی اور لطف و شفقت سے لوگونکو خدا کیطرف بلاتی ہیں اور سخت ترین انکی بیچ کام دین خدا کی عمر ہی کہ تشدد
و سختی سے امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہیں اور بہت سچا ازروی حیا میں عثمان ہی ف ح صفت حیا کو عثمان رض کو ساتھ کیطرحکی خصوصیت اور
تہا اور حیا شعبہ عظیمی ہی ایمان کا اور ظاہرا بہت سچا ہونیکی کہ حیا کبھی بحکم طبیعت بشری کی بہی ہوتی ہی اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور بہتر
وہ ہی کہ موافق شریعت کی اور مطابق حق کی ہو ترجمہ اور بہت فرائض جاننیوالی انکی زید بن ثابت ہیں ف ح علم فرائض یعنی میراث بہت خوب جانتی تھی اور بڑی
فقہاء صحابہ میں سی تھی اور لکھنے والی وحی کی اور جمع کرنیوالی اور لکھنے والی قرآن کی بہی تھی ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت میں ترجمہ اور بہت
پڑہنیوالی قرآن کی اور بہت ماہر تجوید قرآن میں ابی بن کعب ہی ف ح یہ بہی کاتب وحی تھی اور ان چھ صحابہ میں کی تھی کہ جنہوں نے قرآن یاد کیا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد میں اونکو سید القراء کہتی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سید الانصار نام رکہا تھا اور عمر رض سید المسلمین کہتی تھی اور جب سورۃ لم یکن
الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا نی حکم کیا ہی کہ اسکو تجھے پڑہ سناؤں او نہونی کہا کہ کیا خدا نی میرا نام لیا ہی حضرت نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا
پس رونی لگی آنحضرت صلعم کی روبرو اور وفات ہوئی اونکی مدینہ میں سنہ بائیس میں یا تیس میں روایت کی ان سے خلق کثیر نے ترجمہ اور بہت جاننیوالا انکا حلال
و حرام کو معاذ بن جبل ہی ف ح یہ بہا بیعت اللہ عنہ انصاریوں میں سے ہیں اور ان ستر شخصوں میں کی ہیں کہ حاضر ہوئی عقبہ کو اور آنحضرت نے بہائی چارا کرا دیا
تھا انمیں اور عبداللہ بن مسعود میں اور بعض نے کہا ہی اور جعفر بن ابی طالب میں اور بہیجا اونکو آنحضرت نے معلم اور قاضی کر کے یمن میں اور جس وقت میں
شام روانہ ہوئی تھی طاعون عمواس میں وفات پائی سنہ اٹھارہ میں اور عمر اونکی اڑتیس برس کی ہوئی اور جس وقت نزع تھی تو خدا سے کہا یہ موت ہی تیری تیری مرضی ان
خداوند معاذ کو اور اوسکی اہل و عیال کو اس سی محروم نرکہ اور آپ ہی کہ وقت جانی کی اس عالم سے کہتی تھی خوش کر تو اب جیسا کہ جانتا ہی تو کہ تیری دوستی کو جانتا
تو کہ میں تجکو دوست رکہتا ہوں پاکیزہ اور طرح کہا عبداللہ بن مسعود نے کہ معاذ تھی تشبیہ دی معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کی ساتھ بیچ مضمون اس آیت کی ان ابراہیم کان امۃ
قانتا للہ حنیفا اور فتوی دیا کرتی تھی معاذ آنحضرت کی زمانہ میں اور ابوبکر کی زمانہ میں جب شام چلے گئے تو کہتی تھی عمر رض کہ خالی چہوڑ دیا معاذ نے اہل مدینہ کو
سے اور محتاج ہوئی وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں اور جہاد و غیرہ میں اور وقت رحلت کہا اپنی یارونکو جس وقت کہ وہ لوگ کیون روتی ہو اور کیون چیخ
تو فرمایا انکو کہا لوگون نے کہ روتی ہیں ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہی بسبب تمہاری کہا علم و ایمان قدیم میں ہیں روز قیامت تک تو تم حق کو جسسے ہو
رو کر و باطل کو جسکی ہو سنا مت انکی بہت ہیں زیادہ از حد ترجمہ اور ہر امت کی لئے امین ہی اور امین اس امت کا ابوعبیدہ بن الجراح ہی ف ح
ایک بات میں ہی کہ ہر پیغمبر کی ہر ایک امت میں ہی اور میں میرا ابوعبیدہ ہی اور انکی کمال زہد پر دلالت کرتا ہی یہ قصہ یا شیخ میں مذکور ہی کہ کہا عروہ بن الزبیر
نے جب آئی عمر بن الخطاب شام میں کہا ... اور کیا عمر نے کہ کہان ہی بہائی میری لوگوں نے کہا کون کہا عمر نے ابوعبیدہ کہا لوگوں نے کہ اب آئی آئی

ف پہنچائی ترس میں عمر سوا رسیو اور کئی لگا ... بیہ بات جا جہ اسکی گھر مین مگر ایک جھولی سے تلوار اور سپر اور کجاوہ اونٹ کی
روایت میں آیا ہی کہ حضرت عمر نے ابو عبیدہ کو کہا ہمکو اپنے گھر میں لیچلو پس آئے اونکے گھر میں اور نہ دیکھا کچھ سوا اسباب ہتھیار اونکے مگر ایک نمدہ اور کجاوہ
اور تلوار حال انکہ تم امیر ہو اور تمہارے پاس کچھ کھانا ہی نہیں پس اٹھی ابو عبیدہ اور گھر کی اندر گئی اور لے آئی وہان سے کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کی پس روئے
عمر اور کہا فریب دیا ہمکو دنیا نے سوا تیری ای ابو عبیدہ اور یہ منجملہ عشرہ مبشرہ ہین مسلمان ہوئے ساتھ آنحضرت کے گھر ابن ارقم مین صبح ہوتی ہین حاضر ہوئے
ہین تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے مارا اپنے باپ کو خدا اور رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہے ساتھ آنحضرت کے روز احد کے اور
کھینچے دو حلقے خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک مین گھس گئے تھے اپنے دانتون سے اور اس وقت اونکے گر پڑے دو دانت بسبب نکالنے کی خود کے اور اونہون نے
بہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر کے عہد مین اور جنازہ اونکی پڑہی معاذ بن جبل نے اور فرمایا تہا حضرت عمر نے وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن
الجراح ہوتی تو مقرر کرتا مین یہ کار اونکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کرتا اونکی مشاورت کو اور تفویض کرتا مین سو واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کے اور معمر کی حدیث میں آیا ہی اور جس حکم میں زیادہ کیا قول الاسیری کا حصہ مین
سے ملے ہے **ف** ح ع اور ابتی حضرت عمر نے مشاورت اور فتوی اونکا حکم نہیں کیا تہی اور اگر حضرت علی موجود ہوتی تو توقف کرتی اور علماء
کہتی ہین کہ معنی قضاہم کے مین خوب جانتو والی احکام خصومت کے کہ محتاج ہی طرف قضا کے اور اس سے تفضیل حضرت علی کی ابو بکر اور عمر پر ثابت نہیں
ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں ہی اونکی شان میں اور بہت نصوص آئی ہین چنانچہ یہ آیت صریح حضرت ابو بکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی
لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابو بکر ہی کی شان میں نازل ہوئی ہی کہ پہلے فتح مکہ کے
اونہون نے اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نے کہ اونکی برابر کوئی نہیں ہو سکتا اور بہت سی آیتیں اونکی افضلیت پر دلالت کرتی ہین خلاف
حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض ہین اعتبار اوسکا ہی کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اسپر اہل سنت نے اور وہ یہ ہی کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے افضل حضرت ابو بکر ہین باعتبار کثرت ثواب کے اور بیچ عثمان رضی اللہ عنہم یہ حال ہی تو کہ علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ و خصومت واقع ہوئی
— اور نہین بد زبانی چاہئیں کہ یا کسی نہین بعض لوگ کی بعض کو اونمین حکم کیا کسی اونہین سے ساتھ کفر و فسق کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی اونمین نسبت
کفر کی کسکی مین ہی ہمکو سب بند ہی اور برا کہنو کی اور اعتقاد کرنا چاہئیے کہ امیر المومنین علی مرتضی نے اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیبت ہوئی اجتہاد مین اور
ترین لوگون کی ساتھ خلافت کی اوس وقت مین اور معاویہ نے اجتہاد کیا اوسمین اور خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علی کی ہوتی واللہ تعالی اعلم بفضله
بجنتہ تبشیرا ترجمہ وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ
فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ
طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر سے کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روز احد کے دو زرہیں **ف** ع سبب بالفعل بیچ امتثال
قول اللہ تعالی کی خذوا حذرکم یعنی لو تم ہتیار اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیار وکا اور لینا اسباب حفاظت کا جنگ
مین منافات ساتھ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسی امور واسطے تعلیم امت کے کرتی ہون **ترجمہ** پس اوٹھی آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک بڑے پتہر کی
کہ اوسپر چڑہین پس نہ ہو سکے یعنی طرف کے سوار اونچی سے دکہائی دین اسبار کو یعنی چڑہ سکو بسبب بوجہ ہونے کی پس بیٹہ گئی طلحہ نیچے آنحضرت کی یہانتک
کہ چڑہ گئی اور قرار پکڑا آنحضرت نے اوس پتہر پر پس سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے واجب کی طلحہ نے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنی جنت واجب کی
روایت میں آیا ہی کہ اوس دن اونکی بہشت کی پشت بسبب ... اونکی ... اونکی ... اونکی گوائی

آنحضرت کی سپر کیا یہاں تک کہ تیر لگا انکی انگلیوں میں اور زخمی ہوا تمام جسد انکا یہاں تک کہ شل ہو گیا ہاتھ انکا اور زخم لگی انکی گردن پر حتی کہ ستر زخم ہوئے بدن میں انکے اور تھے صحابہ کہ جب ذکر کرتے روز احد کا کہتے یہ دن سارا واسطے طلحہ کے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کے پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹھ اور عبداللہ بن شہاب نے بھی زخمی کی پیشانی انکی اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا بسبب گھس جانے دو کڑیوں زرہ کی رخسار مبارک میں اور گر پڑے رسول خدا صلعم ایک گڑھے میں ان گڑھوں میں سے کہ کھودے تھے ابو عامر نے کہ گریں ان میں مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اٹھایا انکو طلحہ بن عبید اللہ نے یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہوئے اور چوسا ابو سعید خدری کے باپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے لہو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے چوسا خون میرا اسکو نہیں چھوئے گی آگ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ وَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَّمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی دوست رکھے کہ دیکھے طرف اس شخص کی کہ چلتا ہے روئے زمین پر اور ادا کر چکا ہے نذر اپنی یعنی تحقیق مر چکا ہے اور یا منتظر مرنیکے ہے یعنی اگر کوئی چاہے کہ مردہ کو دیکھے کہ روئے زمین پر چلتا ہے تو اسکو چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے یعنی طلحہ کے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ جسکو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہو روئے زمین پر تو چاہیے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع تحقیق لفظ نحب کی یہ ہے کہ نحب ساتھ نون اور حاء مہملہ اور با موحدہ کے معنی نذر اور موت اجل کے آتا ہے اور بیچ آیۃ کریمہ من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر کے ساتھ دونوں معنوں کی تفسیر کیا ہے مفسرین نے یعنی مسلمانوں میں سے ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے بعضے انمیں سے ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا میں کی تھی یعنی شہید ہوا راہ خدا میں اور بعضی انتظار اسکا کرتے ہیں اور حدیث میں بھی محتمل دونوں معنی درست ہیں اور ظاہر دوسری معنی ہیں سبب کے دوسری روایت میں آیا ہے شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ پوری کی نذر اپنی اور حکم موت اسکی میں اگرچہ زندہ ہیں اور طلحہ نے اپنی تن سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھائل ہوئی تھی روز احد کے چنانچہ اوپر کی حدیث میں ذکر اسکا ہو چکا ہے اور حقیقت میں یہ اشارہ ہے طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہے اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سے غائب ہونا ہے عالم شہادت سے بسبب مستغرق ہونیکے ذکر خدا میں اور مشاہدہ ملکوت میں اور بسبب انجذاب کے طرف اللہ تعالیٰ کی اور نتیجہ موت اختیاری کا یہ ہے کہ حیات ابدی اسی طرف حاصل ہو نہ شہادت کے آنے کا یعنی لیکن دلیل ہے انکی نجات پر **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنِيْ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت علی مرتضیٰ سے کہا سنا میرے کان نے آنحضرت کے مونہہ سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہیں بہشت میں **ف** ع یہ کنایہ ہے انکی کمال قرب سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِيْ يَوْمَ اُحُدٍ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهٗ وَاَجِبْ دَعْوَتَهٗ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی اس دن یعنی روز احد کے خداوندا قوی کر تیر اندازی اسکی اور قبول کر دعا اسکی نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں **ف** ع مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہے کیونکہ دعا کو ساتھ تیر کی تشبیہ دی ہے کسی بزرگ نے مصرع تیر دعا کہ ... اور گویا اجابت دعا کی ایک ثمرہ تھی تیر مارنے کی کہ پہلے راہ خدا میں انہوں نے ہی تیر مارا **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك رواه الترمذي روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے [illegible] یا الٰہی قبول
کر یعنی دعا اوسکی سعد بن ابی وقاص کی جس وقت کہ دعا مانگی تجہسی نقل کی یہ ترمذی نی وعن علي قال ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
اباه وامه الا لسعد قال له يوم احد ارم فداك ابي وامي وقال له ارم ايها الغلام الحزور رواه
الترمذي اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ نہیں جمع کیا آنحضرت نے اپنی باپ ماں کو مگر واسطی سعد کے بیچ روز احد کے
فرمایا واسطی اوسکی روز احد کے پہینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطی اوسکی پہینک تیر اے نوجوان توی نقل کی یہ ترمذی
نے ف ع تھے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر رض کے ہاتہ پر اوس وقت میں یہ ستراں برس کے عمر میں تھے اور ایک وقت میں اسلام کیا تہا اور
اپنی گہر میں رہتا ایک قبہ میں بیٹہی رہتے تھے اور اپنے گہر کے لوگوں کو کہہ دیا تہا کہ جو لوگ کہ خبر پوچہیں کہا کرو یہانتک کہ رجوع ہوئے بہت لوگ اسلام پر وعن
جابر قال اقبل سعد فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي فليرني امرؤ خاله رواه الترمذي وقال كان سعد من بني
زهرة وكانت ام النبي صلى الله عليه وسلم من بني زهرة فلذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي وفي المصابيح
فليكرمن امرؤ خاله اور روایت ہی جابر رض سی کہ آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ماموں میرا کہ یعنی میری ماں کی قوم
میں سی ہی پس چاہیے کہ دکہاوی مجہکو کوئی شخص ماموں اپنی کو ف ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کی کہ میں کہتا ہوں تاکہ کہیں کہ کیا انکو مانند ماموں تمہاری
نہیں نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یعنی بیچ توجیہ فرمانی آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تہی سعد بنی زہرہ میں سی کہ قبیلہ ہی قریش سی تہا اور تہیں ماں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بنی زہرہ میں سی ف ع اور زہرہ بیٹی نسبی نام ہی عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب ترجمہ [illegible] فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ماموں
میری ہی اور مصابیح میں ہی پس چاہیے کہ اکرام کری ہر مرد ماموں اپنی کا جیسا کہ میں اکرام کرتا ہوں اپنی ماموں کا بدل لفظ فلیرنی کی ف ع اسامی جنہیں کہ تصحیف
کرتا ہوں [illegible] بلکہ یہ تحریف ہی الفصل الثالث فصل تیسری عن قيس بن ابي حازم قال سمعت سعد بن ابي وقاص
يقول اني لاول رجل من العرب رمى بسهم في سبيل الله ورايتنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وما لنا
طعام الا الحبلة وورق السمر وان كان احدنا ليضع كما تضع الشاة ما له خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرني
على الاسلام لقد خبت اذا وضل عملي وكانوا وشوا به الى عمر وقالوا لا يحسن
يصلي متفق عليه روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سی کہا سنا میں نی سعد بن ابی وقاص سی کہتی تہی تحقیق میں اول شخص کا ہوں عرب
میں سی کہ پہینکا تیر راہ خدا میں اور دیکہا میں نی اپنی تئیں اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتے تہی ہم ساتہ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہیں تہی ہمارے لیے
کہانا مگر اگر پہل کیکر کی کہ مشابہ لوبیا کی ہوتا ہے اور پتی کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پہرتا تہا جیسے مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں یعنی خشک ہوتا تہا مانند مینگنیوں
کی درحالیکہ نہیں تہی واسطی اوسکی آمیزش یعنی اجزا اوسکی بعضو نسی ملتی نہیں تہی بسبب خشکی کی پہر ہوئی بنو اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہی ادب سکہاتی ہیں مجکو یا توبیخ
کرتی ہیں مجکو اسلام پر ف ع یعنی نماز پڑہنا نہیں سکہلاتی کہ نماز ستونوں پر ہے اسلام کا بالتقدیر [illegible] اور مراد یہ ہی کہ وہ ادب سکہاتی ہیں مجکو اور تعلیم کرتی ہیں مجکو
نماز اور سوائی اوس کی مجکو کہ جیسی نہیں جانتا ہوں میں نماز ترجمہ التنبیہ تحقیق نامید ہوا میں اوس وقت یعنی جبکہ ابھی تک محتاج ہوں میں نماز اور محتاج ہوا میں اونکی تعلیم کا
اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور جہاد بیہودہ ہوئے اور سبقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی میری دین میں اور تہی بنو اسد کہ چغل خوری کی اونہوں نی اونکی حکایت کی ہو
سعد بن ابی وقاص کی نزدیک عمر رض کی یعنی جبکہ عامل کیا تہا انکو حضرت عمر رض نی کوفہ کا اون ایام میں وہاں کی شکایت کرتی تہی لوگ کہ اچہی طرح نماز نہیں پڑہتے [illegible]
اچہی طرح نہیں پڑہتی نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی [illegible] اوسکی احوال سے نہیں [illegible]

پس حضرت عمر نے تدبیر کی پس اونکو اور سنیوں نے حضرت عمر سے حقیقت حال ظاہر کی یعنی اونکو حضرت کی خدمت میں لائے اور اونکی قرابت اور ...
یعنی ہو کتنوں میں یہاں اور تحقیق کہ سمجھوں ... حضرت عمر نے تصدیق کی اونکی اور کہا گمان میرا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم کہتے ہو اور روکیا ہی سعد کی
بات کو اور مراد تھی سعد سے اولاد زبیر بن العوام بن خویلد ہی سعد کی ہی ... معلوم ہوتا ہی کہ فخر کرنا ساتھ علم و فضل کے اور ظاہر کرنا ہی کمال کا ساتھ بیان واقعہ
کے واسطے مصلحت کے یعنی اور دفع کرنے عار و نقصان کی دین میں جائز ہی صحابہ رضی اللہ عنہم ایسا کیا کرتے تھے بسبب اغراض صحیحہ صالحہ کی **وَعَنْ سَعْدٍ**
قَالَ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثَالِثُ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ
وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سعد سے کہ کہا البتہ تحقیق جانتا ہوں میں اپنی تئیں اور میں تیسرا تھا اہل اسلام کا
ف ع یعنی دو شخص مسلمان ہو چکے تھے تیسرا مسلمان میں ہوا اور مراد دو سے ابو بکر اور خدیجہ ہیں اور کلام اکا باعتبار بالغین کی ہی نکہ حضرت
علی کی بچا دین کلام مذکور ہی **ت** اور نہیں اسلام لایا کوئی یعنی ان لوگوں میں سے کہ اسلام لائی پہلی میری مگر بیچ اوسدن کی کہ اسلام لایا میں اور بیچ اوس
تحقیق ٹھیرا میں سات دن اس حالت پر کہ تحقیق میں البتہ تہائی اہل اسلام کا تھا نقل کی یہ بخاری نے **ت** ح ع یعنی میں اسلام لایا بعد دو شخصوں کی اور بعد ان
ساتھ دن گذرے کہ کوئی اون سات دن میں مسلمان نہ ہوا اور بعد سات دن کی اسلام لایا جو کہ لایا اور کہا بعضے محققین نے کہ تطبیق یوں ہی درمیان حدیث کے کہ اور ایک
حدیث بعضے مسلم ... ابو بکر ساتھ ... کی ہی جو کہ پانچویں قول ... اعرار بالغین کا کہ شکل چار ہیں غلام مذکور اور علی پانچویں
کو مسلم ہوں ہوا ہی **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ إِنَّ أَمْرَكُنَّ مِمَّا**
يُهِمُّنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ
لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَقَى اللّٰهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى
أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کی ہی عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اپنی بیویوں کو کہ تحقیق کام تمہارا اور حال تمہارا اوس قسم سے ہی کہ فکر میں ڈالتا ہی مجھکو بعد میری **ف** ع یعنی بعد وفات میری کی کہ میراث چھوڑی نہیں
سے تمہاری لئی اور تم نے اختیار کیا آخرت کو دنیا پر سو وقت کہ اعتبار دین کو پیش کیا جاتا ہی کہ بعد میری حال تمہارا کیا ہوگا اور لوگ تمہیں کیا معاملہ کرینگے اور کون
متکفل تمہاری معیشت کا ہوگا اور توفیق اسکی پاویگا **ت** اور صبر نہیں کریگا اوپر تنگی احوال تمہاری کی مگر صبر کرنیوالی **ف** ع یعنی جو کہ صبر کرتے ہیں
مخالفت نفس پر کہ اختیار کرتے ہیں آخرت کو اور دیتے ہیں اپنا دنیا کو **ت** اور صدیق **ف** ع ح یعنی جو کامل ہیں صدق ساتھ دین کے اور حقوق میں اور تصدیق
الصدق خرچ کرتے ہیں اور سخاوت میں **ت** کہا عائشہ نے کہ مراد رکھتے تھے آنحضرت اون صابرون اور صدیقوں سے صدقہ دینے والی اور خیر کرنیوالی **ت** پھر
کلام واسطے شفقت کے کہی پھر کہا عائشہ نے بیچ واسطے ... گذاری ... عبد الرحمن بن عوف کی ساتھ بیٹے ... ابو سلمہ ... پلاوی
پلاوی خدا تعالی تیری باپ کو سلسبیل سے کہ نام ایک چشمہ کا ہی بہشت میں ... عبد الرحمن بن عوف نے تحقیق تصدق کیا تھا آنحضرت کی بیویوں پر ایک باغ کہ بیچا گیا
چالیس ہزار درہم کو یا دینار کو نقل کیا ترمذی نے **ت** ع اور ایک روایت میں آیا ہی کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ساتھ ... کی واسطے ازواج
مطہرات کی پیچا گیا چار لاکھ کو اور روایت کی ہی ترمذی نے اور کہا حسن غریب ہی اور زہری سے ... کہا عبد الرحمن بن عوف نے آنحضرت کی زمانہ میں
مال ... اور چار ہزار ... دینار پھر تصدق کیا ... دینار پھر ... ہزار گھوڑے ... ہزار اونٹنیاں ... اور تھا
اکثر مال اونکا تجارت سے اور ایک ... عبد الرحمن نے بعد وفات صحابہ کو ... پچاس ہزار دینار ... ہوئی ... ایک ...
... تمام ... مہاجرین اور انصار ... کہا ... میری ... فلانی شخص ... اور ... اولاد ...

کہا اونکو فقراء سے بیچی ہوئی جیسا کہ صحیح کی ایک روایت میں ہے اور اس کو بیچا اور کہا اونہونے سے کہ میری طرف سے عبد الرحمن کو سلام
اور قبول کر اوس سے جو چیز دے اونکو اور کہا گیا اونکے لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ دلیل ہے کہ جو کچھ سوال اوسکا
چاہو کر و اپنی مال میں جو کچھ چاہی اور تصرف کر اوس میں جیسا کہ تصرف کرتا تھا اور کی اوس میں حساب ہے اور یہ بشارت دی اونکو جنت کی اور
آیا ہے کہ تیس ہزار بردی اونہوں نے آزاد کیے اور بعد وفات کی چار بیویاں چھوڑیں تھیں اور ہر بیوی کی حصہ میں آئے اسی ہزار درہم آئے اور بعض
روایت میں آیا ہے کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ میں دو دو لاکھ درہم وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهِ اِنَّ الَّذِيْ يَحْنُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ
سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے واسطے بیویوں اپنی کے
کہ تحقیق وہ شخص کہ مہربانی کرے تم پر ساتھ بیویوں اپنی کے یعنی سخاوت کرے تم پر خرچ کرے تم پر بعد وفات میری وہی صادق الایمان صاحب احسان الٰہی
یا عبد الرحمن بن عوف کو شراب سلسبیل سے نقل کی یہ احمد نے ف ظاہر ہے کہ یہ کلام ام سلمہ کا ہے جیسا کہ پہلی حدیث میں جا رہا ہے سو مذکور ہوا اور بعض
نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت کا ہے پہلے کہ آنحضرت نے جانا تھا کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے احسان ہو گا بسبب اون واقع مطہرات کی جو ہونا ہو گا اور یہ معجزہ
آنحضرت کا ہے ۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ
لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ صحابہ سے ہیں اور صاحب سر آنحضرت کے کہا آئے اہل نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ف نجران
ساتھ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہے یمن میں کہ دسویں سال میں فتح ہوا اور نصاریٰ میں ہے کہ وہ موضع ہے درمیان حجاز اور شام کے
ترجمہ پس کہا اونہوں نے یا رسول اللہ بھیج طرف ہماری ایک شخص امانتدار کہ ہماری حق میں خیانت نہ کرے کہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نے
کہ البتہ بھیجونگا میں طرف تمہاری ایک شخص امانت دار لائق اوسکی کہ امانتدار ہے اوسکو امانت داری میں نظر دستوقع ہوئی واسطے امارت کے لوگ ف یعنی
دیکھی اس منصب کو شرف و ممتاز ہونا ہی اور یہ بات از راہ فضل از راہ حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تھی نہ واسطے لینے امارت کی ترجمہ کہا حذیفہ نے پس بھیجا
آنحضرت نے ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ
قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ
لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کریں ہم اپنے پر بعد وفات آپکی فرمایا
آنحضرت نے اگر امیر کرو گے تم بعد میرے ابوبکر کو پاؤ گے تم اوسکو امانتدار یعنی حقوق دین میں یعنی جو حکم کریگا ساتھ عدل کے بے رغبت دنیا میں راغب
آخرت میں ف یعنی آگاہ کرنا ہے طرف اسکی کہ لائق ہے کہ ہو خلیفہ ساتھ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطے اوسکی اخلاص کہ واجب ہے خلاص کا
اور ایک روایت میں ہے تجدوہ ضعیفا امینا اور ایک روایت میں ہے تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگے اوسکو قوی بیچ امر خدا کے
ضعیف بیچ نفس کے حق میں ترجمہ اور اگر امیر کروگے تم عمر کو پاؤ گے تم اوسکو قوی یعنی قادر اوپر اوٹھانے بوجھ امارت کے امین یعنی بہر صورت اور خیانت نہ
کرتا ہے بیچ جاری کرنے احکام دین کے ملامت کسی ملامت کرنے والے کی ف یعنی رعایت نہیں کرتی کسیکی حکم دین میں یعنی نہیں ڈرتا ہے کسیکی وہ وقت
جب شروع کرتا ہے کسی کام میں کسی کام دین کا یعنی سو تو نہیں فرق کرتے ہیں کسی کے ساتھ کہ وہ کام کسی کا یعنی حق ہو اور نہیں ڈرتا ہے اوسکو تو کوئی کسی ملامت کرنے والے کا —

ہونا بعض حضرتوں یعنی حضرت عثمان اور شہادت سے پہلے کہ اسمین سے ایک ہیں اور حسن ظن اور ابو بکر کی نہ

نہیں گمان کرتا ہوں تمکو کہ تم ایسا کرو یعنی ابو بکر کو بلا فصل خلیفہ کرو حالانکہ خلافت انکی دین میں ہو گی اور اسکو راہ راست کہا یعنی مرشد کامل راہ راست پانیوالا کامل کرینگا

اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہ حدیث فـ ع یعنی یہ امر پیچیدہ ہے تمہاری طرف اسلیے کہ تم امین ہو مجتہد حق کو پہنچے والی اجتہاد دین میں حجت

ہوتی ہے مگر حق صرف ایک ہے اور اس حدیث میں ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہو اور راوی بھول گیا ہو اور بعضے

نے کہا کہ ابو بکر کی بھلائی کا ذکر نہیں اشارہ ہے طرف مقدم ہونے انکی اور نہیں ذکر کیا عثمان کو واسطے اسکے کہ الا ان کہ تم کہنے میں اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ مقدم

ہیں حضرت علی پر اور ممکن ہے یہ کہ کہا جاوے کہ معنی الا ان تم فاعلین کے یہ ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کرو گے علی کو پہلے سب سے اسلیے کہ جانتا ہوں

قضا و قدر الٰہی سے کہ علی کی بیعت واسطے امیر کرنے کے دیر میں ہوگی اگر وہ مقدم کیے جاویں تو فوت ہو اور ان کی خلافت باوجود انکی مقدر او کی ہی تھی

خلافت پس تعیین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلے امیر کیا کرو گے پس ظن یہاں یعنی یقین کے ہے اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے تعیین نہیں کیا خلافت کو اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد ساتھ امیر کرنے انکی امیر کرنا بعد آنحضرت کے ہو بلا واسطہ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا

مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ

تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابو بکر کو کہ نکاح کر دیا مجھسے

اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجھکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو اونٹنیاں پال کر اور تیار کر رکھی تھیں

کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائی اور کہا یا رسول اللہ اسکو قبول کیجیے اور سوار ہو جیے فرمایا آنحضرت نے کہ میں سوار نہیں ہونگا

مگر یہ کہ بیچو تو میرے ہاتھ اور یہ روایت اسکی قبول نہیں کرینگا میں پس آٹھ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نے خریدی تو حضورکو ساتھ اپنے میری غار میں

یعنی وقت ہجرت کے آزاد کیا بلال کو اپنی مال سے یعنی مول لیکر اور انکی خادم آنحضرت کا رحمت کرے اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگے کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی

نے اس حال میں کہ نہیں دوستی اوسکی کوئی دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطے مداہنت اور ریا اور نہیں تو مطلق دوست کہ جسکا سچ ہی

شک ہے کہ نہیں کہ صدیق اکبر دوست جانی تھی انکی ترجمہ رحمت کرے اللہ عثمان کو حیا کرتے ہیں اوس سے فرشتے رحمت کرے خدا تعالیٰ علی کو خدایا پھیر حق

کو ساتھ علی کی جدہر کہ پھیری علی ف ح یہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہے کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کی ہی القران مع علی وعلی مع القران

یعنی قران ساتھ علی کی ہے اور علی ساتھ قرآن کی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر والوں کی تعریف میں جانا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کئی طرح

پر آیا ہے ایک تو وہ کہ حرام ہے اوپر انکے زکوٰۃ یعنی وہ بنی ہاشم ہیں اور یہ شامل ہے آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو رضی اللہ عنہم اور دوسرے

اور کبھی بعضی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہے کہ داخل ہیں وہ نہیں ازواج مطہرات بھی اور بعض نے کہا کہ آنحضرت کی بیبیاں اہل بیت نہیں

مکابرہ ہے اور مخالفت ہے سوق اس آیہ کریمہ کے اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اسلیے کہ خطاب

کے ساتھ ان کے ہے اول آیت میں اور آخر آیت میں پس نکالنا انکا اس مضمون سے کہ درمیان میں واقع ہوا ہے نکال دینا ہے کلام کو اتساق و انتظام سے امام محمد

فخر الدین رازی نے کہا کہ یہ آیت شامل ہے آنحضرت کی بیبیوں کو اسلیے کہ سیاق آیت پکار رہا ہے بیبیوں کی طرف اور نکالنا اونکا اس سے اور مخصوص کرنا ساتھ غیر انکے صحیح نہوگا

اہل بیت [illegible] سبب [illegible] اہل بیت کا اصطلاح [illegible] خاص [illegible]
فاطمہ و علی و حسن و حسین رضی اللہ عنہم کی روایت ہے انس سے کہ آنحضرت گذرتے تھے حضرت فاطمہ کے گھر پر جب نکلتے فجر کی نماز کو آتی تھی کہتے تھے الصلوٰۃ
یا اہل البیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا روایت کی یہ ترمذی نے [illegible] اور ام سلمہ سے آیا ہے کہ کہا تھی میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس کہ خادم آیا اور خبر کی کہ علی و فاطمہ گھر کے آستانہ پر کھڑے ہیں پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ کنارے ہو جا پس میں گھر کے اندر چلی گئی آئے علی و
فاطمہ اور انکے ساتھ حسن و حسین تھے اور دونوں لڑکے چھوٹے تھے پس بٹھایا آنحضرت نے حسن و حسین کو اپنی گود مبارک میں اور بٹھایا علی کو اپنے ایک ہاتھ
سے اور فاطمہ کو دوسرے ہاتھ سے اور چوما ان دونوں کو اور ڈالا اوپر انکے کملی سیاہ کہ اوپر ہی ہوتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا خداوندا یہ اہل بیت میرے
ہیں [illegible] طرف آگ کی مجھکو اور اہل بیت میرے کو اور یہ بھی ام سلمہ سے آیا ہے کہ کہا آنحضرت نے یہ مسجد میری حرام ہے ہر حائض پر عورتوں میں سے اور
ہر جنبی پر مردوں میں سے مگر محمد پر اور اسکے اہل بیت پر کہ علی اور فاطمہ و حسن اور حسین ہیں نہیں [illegible] روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور تضعیف کیا [illegible]
کہ اطلاق اہل بیت کا ان چار تن پاک پر شائع اور مشہور ہے اور طیبی نے بیچ تطبیق ان اقوال کی اور توجیہ ان اطلاقات کی کہا ہے کہ بیت تین ہیں بیت نسب
اور بیت سکنی اور بیت ولادت پس بنو ہاشم و اولاد عبد المطلب کے اہل بیت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں نسب کی جہت سے اور عرب قریب کے اولاد کو بیت کہتے ہیں
کہتے ہیں فلاں کا گھر [illegible] ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سکنی ہیں اور اطلاق اہل بیت کا مرد کی عورت پر بہت خاص [illegible]
مشہور ہے بحسب عرف و عادت کی اور اولاد شریف آنحضرت کی اہل بیت ولادت ہیں اور باوجود شامل ہونے اہل بیت کی آنحضرت کی تمام اولاد کو علی و فاطمہ و
حسن و حسین بقاء انکی درمیان انہیں سے بسبب زیادتی فضل و بزرگی اور تعلق محبت کے ممتاز و مخصوص ہیں اور بیچ فضائل و مناقب ان بزرگوں کے بہت حدیثیں
بیشمار وارد ہوئی ہیں اور مؤلف نے ذکر کیا ہی اس باب میں بعضی بنی ہاشم کو اور علی اور فاطمہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم اور ذکر کیا ابراہیم بن رسول اللہ
کو اور زید بن حارثہ اور اسکے بیٹے اسامہ بن زید کو بھی ذکر کیا تقریبا واسطے کمال محبت اور رضامندی آنحضرت کی انپر بسبب [illegible] اہل بیت میں ذکر
نہ کیا ازواج طاہرات کو اور [illegible] ایک باب علیحدہ [illegible] اس سبب سے کہ وہ متعلق ہیں ساتھ مناقب مخصوصہ کے یا اس سبب سے کہ [illegible]
بنا بر رعایت متعارف کی کہ عرف میں اطلاق اہل بیت کا [illegible] ہوتا ہی واللہ اعلم

الفصل الاول

عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الآية ندع ابناءنا وابناءكم دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم علياً وفاطمة وحسناً وحسيناً فقال اللهم هؤلاء اهل بيتي رواه مسلم روایت ہے سعد ابن ابی وقاص سے کہا جب
اتری یہ آیت بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسن حسین کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا یہ
اہل بیت میرے نقل کیا اسکو مسلم نے ف جاننا چاہیے اصل اس آیت کا یہ مباہلہ [illegible] اور مباہلہ معنی لعنت کرنے کی ہیں [illegible] ساتھ [illegible] کی معنی لعنت کے
اور مباہلہ لعنت کرنی ایک دوسرے کو اور بد دعا کرنی ساتھ لعنت کی اصل ابتہال کی تو یہی ہے پھر اسکے اطلاق کیا گیا اوپر ہر دعا کے کہ کوشش کی جاوے بیچ اسکے
اور عادت عرب کی تھی کہ جب کوئی قوم آپس میں اختلاف و تکذیب ایک دوسرے کی کرتی اور ظلم کرتی تو باہر نکلتی اور لعنت کرتی ایک دوسرے کو کہتی لعنة الله
علی الکاذب الظالم پس آنحضرت کو حکم ہوا درگاہ عزت سے کہ مباہلہ کرو ساتھ نصاریٰ کی اور یہ آیت اتری فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل
تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی پس جو کوئی بحث کرے تجھ سے اس قصہ میں بعد
اسکے کہ آیا ہے تجھکو علم و شریعت پس کہدے تو بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور بلاؤ تم اپنے بیٹوں کو اور بلاویں ہم اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی ذاتوں کو

اور تمہارے واسطے انکو پیشوا بنائیں ہم پس کر دیں ہم لعنت خدا کی جہوٹون پر ہم ہوں یا تم انتہی پس نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوڑہے

حسن اور حسین کو کہ چہوٹی تہی عمر انکی اور دونوں اصفر فاطمہ تہیں پیچہے آنحضرت کے اور علی انکے پیچہے فاطمہ کے اور حکم کیا آنحضرت نے انکو کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا پس جب پیشوا نصاریٰ نے انکو دیکہا انکو کہا اے قوم نصاریٰ کی تحقیق دیکہتا ہوں ان مونہوں کو کہ اگر خدا سے درخواست کریں کہ پہاڑ کو اوسکی جگہ سے اکہیڑ دے تو اوکہیڑ دیگا دیکہا چاہیے کہ کیا انوار تجلی اوسوقت انکے مونہوں پر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نے اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہو کر محب یگانہ کا اوس نور سے شناسا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اوس نصرانی نے کہ نہ مباہلہ کرنا ساتہ انکے ورنہ ہلاک ہو جاوگے اور جڑ سے اوکہڑ جاوگے پس جب ادا فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن میں رکہتی تہی مسلمان ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مباہلہ کرتے تو مسخ کیے جاتے بصورت بندروں اور سوروں کی اور آگ ہو جاتا اونپر تمام جنگل اور جڑ سے اوکہیڑ جاتے اور جل جاتے ساتہ پرندوں کے کہ درختوں پر ہیں وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہا باہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں بیچ حال میں کہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقش دار سیاہ بالوں سے پس آئے حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت نے انکو بیچ کملی میں پہر آئے امام حسین پس داخل ہوئے امام حسین ساتہ امام حسن کے پہر آئیں فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہ کو پہر آئے علی پس داخل کیا انکو پہر پڑہی یہ آیت نہیں چاہتا ہے خدا تعالی مگر یہ کہ دور کرے تم سے گناہوں کی پلیدی اے اہل بیت نبوت اور پاک کرے تمکو پاک کرنا نقل کی یہ مسلم نے

ف ع یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ بیبیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی داخل اہل بیت میں سے ہیں لیکن کہا اکثر اہل بیت نے کہ بیبیوں کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور بعد میں انکا ذکر ہے کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس میں یا تو تعظیم کے لیے ہے یا بواسطے غلبہ بنی مردوں اہل بیت کی جیسا کہ سمجھی جاتی ہے یہ بات حدیث سے ... اور بسیلونکی کہ مبتلا ہوتی ہیں اوس میں اکثر لوگ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہیں کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹے آنحضرت کی نے کہ ماریہ قبطیہ سے تہے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق انکے لیے دودہ پلانیوالی ہے بہشت میں نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی اوسکو بہشت میں داخل کیا اور دودہ پلانیوالی اوسکے لیے مقرر ہوئے اور انہوں نے مدت شیر خوارگی میں وفات پائی تہی اور بعضوں نے تاویل کیا دودہ پلانے کی تمام کرنیکو ساتہ تمام کرنے حق تعالی کی لذت جنت اور نعمتوں اوسکی اونکی لیے گویا کہ بیچا دودہ پلانیکی ہے لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہے باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہے یعنے دایہ کہ پورے کرے رضاعت اونکی اور ایک نسخہ صحیح میں ساتہ زبر میم اور ضاد کی ہے یعنی جگہ دودہ پلانے کی کامل کی جنت میں یا مصدر ہے یعنی دودہ پلانا اور یہ حدیث دلیل ظاہر ہے اسپر کہ صاحب کتاب اہل حق ہیں جنت میں اہل بدعت کے اور دلیل ہے اسپر کہ جنت مدد کی گئی پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفٰى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِيْ ثُمَّ اَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيْدًا فَلَمَّا رَاٰى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَاِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِيْ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا اَخْبَرْتِنِيْ قَالَتْ اَمَّا الْاٰنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِيْنَ سَارَّنِيْ فِي الْاَمْرِ الْاَوَّلِ فَاِنَّهُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ جِبْرِيْلَ

لا اجل الا قد اقترب فاتقی اللہ و

... فلما رأى جزعي سارني الثانية قال يا فاطمة الا ترضين

ان تكوني سيدة نساء اهل الجنة او نساء المؤمنين وفي رواية فسارني فاخبرني انه يقبض

في وجعه فبكيت ثم سارني فاخبرني اني اول اهل بيته اتبعه فضحكت متفق عليه اور روایت ہے عائشہ

سے کہ کہا تہین ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی بیچ ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئین پس آئین فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب ہم مرض الموت مین نہین چھپتی تہی

ہیئت اور روش چال فاطمہ کے ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ف ع یعنی کچہ بہی جیسا کہ ایک روایت مین لفظ شیئا کا آیا ہے یعنی اشتباہ

نہو سکتا تہا انکی اور حضرت کی چال مین دونو صاحب ایک ہی طرح چلتی تہے ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نے فاطمہ کو فرمایا مرحبا ہو بیٹی کو میری پہر

بٹہایا آنحضرت نے فاطمہ کو ف ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹہنے کا پاس آپنے اور ایک روایت مین آیا ہے عن یمینہ او عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹہایا یا بائین طرف

ترجمہ پہر بات کی اونسی چپکی سی پس روئین فاطمہ رونا شدت سے پس جبکہ دیکہی آنحضرت نے بیقراری فاطمہ کی کچہہ چپکی سی کہا اونسی دوسری بار پس ناگہان

وہ ہنسنے لگین پس جبکہ اوٹہی پیغمبر خدا یعنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کے لیے پوچہا مین نے فاطمہ سے اور کہا مین نے کیا سرگوشی کی آنحضرت نے تس سے کہا فاطمہ نے نہین

کہ پراگندہ اور ظاہر کرون بہید آنحضرت کا ف ع ح یعنی جو چیز انہون نے چہپائی ہے اوسکو کیونکہ ظاہر کرون اچہی کہ وہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چہپاتے

اوسکو اور اوس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہپانا بہید حضرت کا اور دوستون کا اغیار سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مین نے یعنی فاطمہ سے قسم دیتی ہون

تجکو ساتہہ اوس حق کی کہ واسطے میرے ہے اوپر تمہارے کہ حق مادری ہے ہوا خوشیا محبت نہین طلب کرتی ہون تس سے مگر یہہ کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی

آنحضرت نے کہا فاطمہ نے اب کہ آنحضرت اس عالم سے گئی پس بات کہتی ہون مین اور تفصیل اوسکی یہہ ہے اوپر جس وقت چپکی سی کہا آنحضرت نے مجسی اول بار پس

پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتے تہے مجسی قرآن کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان مین و تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآن کا اس سال مین مجسے دو بار

ف ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تہا ہر برس وہ بیچ رمضان اوس برس کے دور کرتے تہے یاد رہا اختصار کے لیے تاکہ ظاہر ہو جاوے ناسخ منسوخ دو دیعنی دو بار مین اشارہ ہے

طرف استجابت وصل کی اور یہہ بہی شاہد ہے کہ یہہ حدیث آنحضرت نے اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو مگر کہ تحقیق

نزدیک پہنچی ف ع ح اچہی کہ دو بارہ دور کرنا برخلاف معتاد کی مشعر ہے اوپر وصیت کرنیکی ساتہہ حفظ قرآن کی اور یاد کرنی احکام اوسکی کے تا کامل ہو جاوے کل

احکام و نعمت ترجمہ پس تقوی کر اے فاطمہ یعنی ہمدوست کر تقوی پر زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہو سکی اور صبر کر یعنی طاقت پر اوس مصیبت کی اور بلاء یعنی

خصوصا میری مفارقت پر پس تحقیق مین اچہا پیش رو ہون واسطی تیری یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نے خبر دی اپنی وفات کی تو رو دی مین پس جبکہ دیکہی آنحضرت نے

بیقراری میری تو سرگوشی کی مجسی دوسری بار فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا کیا راضی نہین ہے تو کہ ہووے تو بہترین عورتون کی بہشت کے عورتون مین یعنی تمام عورتون مین یعنی تمام عورتون کی

بہتر ہووے تو یا خاص ہر اس کی عورتون مین یا فرمایا مومنین عالمین کے عورتون کو سردار یعنی بلا شک سنے اور بعد اوس کے راضی ہوئی شکر کیا کہ مجکو یہہ رتبہ دیا اور ایک روایت مین آیا ہے

کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجسے پس خبر دی مجکو کہ وفات پاوینگی اس بیماری مین پس رو دی مین پہر سرگوشی کی آنحضرت نے مجسی پس خبر دی مجکو کہ مین اول اہل بیت

انکی سے ہون کہ اونکی پیچہے جاونگی مین ف ع یعنی بعد اونکی جلدی اس عالم سے جاونگی مین پس ہنسی مین جانا چاہیے کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت فاطمہ کی تمام مومن

عورتون پر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ پر بہی اسی طرح کہا ہے سیوطی نے اور بعض حدیثون مین مریم بنت عمران کہ عموم نسا سے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اوپر فضیلت

دی ہی استثنا کیا ہے اور ایک حدیث مین آیا ہے کہ مثل فاطمہ کی اس امت مین مثل مریم کی ہے بیچ قوم اپنی کی یعنی فضیلت مین برابر اپنی یعنی اور ہو سکتا ہے کہ احتمال

ان خبرون کا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اور نیز فضیلت فاطمہ کی ساتہہ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضیل

اونکا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضی علما عائشہ کو فضیلت دیتی ہین فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ بہشت مین پیغمبر کی ساتھ ہونگی اور فاطمہ علی کے
ساتھ اور اسمین شبہ نہین کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی اور اشرف ہوگا مقام علی سے لیکن جب یہ تو شبہ نہین واقع ہوا کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا
کہ تم اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام مین ہونگی اور یہ بھی کہتے ہین کہ عائشہ مجتہدہ تھین خلفاء اربعہ کی زمانہ مین فتوی دیتی تھین اور
اجتہاد کرتی تھین اور سیوطی نے فتاوی مین کہا ہے کہ ہمارے نزدیک مذہب صحیح مختار یہ ہے کہ فاطمہ افضل ہین عائشہ سے اور بعضی کہتے ہین کہ برابر ہین فاطمہ اور عائشہ
اور بعضی توقف کیے ہین اس مین اور استروشنی حنفیہ مین سے اور بعضی شافعیہ توقف کی طرف بعض مائل ہوئے جب امام مالک سے پوچھا تو انہون نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے
گوشت کا ٹکڑا ہین اور مین نہین فضیلت دیتا ہون کسیکو رسول اللہ کی گوشت کے ٹکڑے پر اور عالم سبکی نے فرمایا ہے کہ جو کچھ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا ہے یہ ہے کہ فاطمہ
افضل ہین پھر اونکی ماں اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ مین اختلاف رکھتے ہین اور حق یہ ہے کہ حیثیتین مختلف ہین
اور بعضی تفضیلیت یعنی کثرت ثواب کی مراد رکھتے ہین کہ علما نے اعتبار کیا ہے ولیکن کوئی بسبب شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی
اور حسن اور حسین کو نہین پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ماں انکی خدیجہ ہین اور یہ آنحضرت کی سب سے
چھوٹی بیٹی ہین اور سب سے پیاری تھین اور یہ سردار ہین تمام عالم کی عورتوں کی نکاح کیا اونسے علی بن ابیطالب نے سنہ دوسرے ہجری مین رمضان کی مہینے مین اور دخل کیا
اونسے ذی الحجہ مین اور جنی اونسے حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ مین آنحضرت کی وفات کے
بعد بعضون نے کہا تین مہینے بعد بعضے کہتے ہین کہ عمر اونکی اٹھائیس برس کی تھی اور غسل دیا اونکو علی نے اور نماز جنازہ پڑہی اونپر اور دفن کی گئین رات کو اور روایت
کین اونسے حدیثین علی نے اور اونکے بیٹون حسن اور حسین نے اور ایک جماعت نے سوای اونکے کہا عائشہ نے کہ نہین دیکھا مین نے کسیکو بہتر اور صادق زیادہ فاطمہ سے سوائے
باپ اونکے کے **ترجمہ** نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ**
بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي وَفِي رِوَايَةٍ يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہے ف ع ح یعنی وہ جزو ہین مجھسی اور کیا خوب کہا ہے امام مالک نے کہ لا افضل
احدا علی بضعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** پس جس نے غصہ مین ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ مین ڈالا مجھکو ف ع ح یعنی بسبب شدت اتحاد کی اور اسمین ایک
طرح کی تشبیہ بلیغ ہی اسپر نہ ضم ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنی برا کہا فاطمہ کو کافر ہوتا ہے لیکن سبکی کو خفا ہے کہ اسطرحکا کلام محمول ہی اوپر کمال اتحاد و اختلاط
کے اور اسی قبیل کا ہی قول علیہ السلام کا کہ جسنی ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنی ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہ طبرانی نے
علی سے اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہی کہ جسنے دوست رکھا انصار کو پس تحقیق دوست رکھا اوسکو اللہ نے اور جسنے دشمن رکھا انصار کو دشمن رکھا
اوسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی ہی یہہ حدیث کہ دوست رکھنا قریش کا ایمان ہی اور دشمن رکھنا اونکا کفر ہی اور دوست رکھنا عرب کا ایمان ہی اور دشمن رکھنا
اونکا کفر ہی پس جسنی دوست رکھا عرب کو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنی دشمن رکھا عرب کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھکو **ترجمہ** اور ایک روایت مین آیا ہے
یعنی یہہ قول آنحضرت کی فمن اغضبنی زیادہ اور اسکی عوض مین ڈالتی ہی مجھکو یعنی خلجان مین وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہی مجھکو
یعنی باطن مین وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح روایت مین آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابوجہل کی بھائی نے چاہا کہ نکاح کر دی
ابوجہل کی بیٹی کا کہ نام اوسکا عوراء تھا ساتھ علی بن ابیطالب کے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ علی نے خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سی کہ حارث بن ہشام
نام تھا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپ نے فرمایا کہ ہرگز اذن نہین دیتا مین اوسکا اور غصہ ہوئی آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا مین حرام نہین کرتا
حلال کو اور حلال نہین کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہین ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ پس علی مرتضی آئی اوس خواہش کی

اور کہا میں اجازت نہیں دیتا پھر کہا میں اجازت نہیں دیتا مگر یہ کہ ارادہ کرے علی بیٹا ابو طالب کا یہ کہ طلاق دیوے بیٹی میری کو سوا اسکے نہیں کہ فاطمہ ٹکڑا ہے میرا

یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا حالیکہ وہ منبر پر تھے بیشک بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اذن چاہا ہے کہ نکاح کریں بیٹی ابو جہل کی بیٹی کا

علی ابن ابی طالب سے سو میں نہیں اذن دیتا ہوں پھر نہیں اذن دیتا ہوں مگر یہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابو طالب کا یہ کہ طلاق دیوے بیٹی میری کو اور نکاح کرے بیٹی انکی کو پس

سوا اسکے نہیں کہ فاطمہ ٹکڑا ہے میرا شک میں ڈالتی ہے مجھکو جو چیز شک میں ڈالتی ہے اسکو اور شیخ مسلم نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

ہر حال میں ہر وجہ سے اگرچہ پیدا ہووے ایذا اس چیز سے کہ مباح اصل میں اسکی اباحت ہو اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواص سے ہے اور حضرت علی کی نکاح کو حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہوں کی ایک یہ کہ یہ نکاح باعث تھا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اس سے ایذا پاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتے

علی آنحضرت کی ایذا سے پس منع فرمایا اس سبب سے شفقت کی علی پر اور دوسرے یہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضوں نے

کہا کہ نہیں تھی مراد آنحضرت کی قول سے لا اذن منع کرنا جمع کا اسکے بلکہ یہ معنی ہیں کہ آنحضرت نے خبر دی کہ نہ جمع ہونگی ایک جگہ

جمع ہونگی اور بیٹی دشمن خدا کی ساتھ بیٹی رسول خدا کی ایک شخص کے پاس جیسا کہ ابو داؤد کی روایت میں ہے لا اذن الا ان یحب علی ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی

ابن ابی داؤد کی کہ میں حرام نہیں کرتا حلال کو لیکن نہ جمع ہوگی بیٹی رسول خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ ہرگز

اور جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لیلو اسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس باز رہو جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں اذن دیا اور منع فرمایا علی کو

کہ نکاح کریں کسی سے اوپر فاطمہ کے مگر یہ کہ اذن دیویں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسند احمد میں ہے کہ فاطمہ ٹکڑا ہے میرا

میرے گوشت کا جو چیز تنگی میں ڈالتی ہے اسکو تنگی میں ڈالتی ہے مجھکو اور جو چیز ایذا دیتی ہے اسکو ایذا دیتی ہے مجھکو اور حرام کیا اللہ نے

اوپر فاطمہ کے ایذا دینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قول اپنے وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہے تمکو یہ کہ ایذا دو رسول خدا کو

روایت ہے حافظ ابو القاسم دمشقی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا کہ آنحضرت نے فرمایا فاطمہ جیسی روکتی ہے مجھکو اسے روکتی ہے فاطمہ مجھکو اور کشادہ کرتی ہے

مجھکو وہ چیز کہ کشادہ دل کرتی ہے فاطمہ کو اور بیشک منقطع ہو جاویں گے دن قیامت کے سوا نسب میرے کے اور سبب میرے کے اور سسرال میری کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہوگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنے والا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط

ترجمہ اے اہل جمع یعنی اہل محشر جھکاؤ تم سر اپنے اور بند کرو آنکھیں اپنی یہانتک کہ گذر جاویں فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذرینگی

ساتھ ستر ہزار لونڈیوں کی حور عین سے مانند گذرنے بجلی کی اور ثوبان سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے آخر فاطمہ کو

ملتے اور جب سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہ کے پاس آتے وعن زید بن ارقم قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فینا

خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایها الناس

انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولهما کتاب

اللہ فیه الهدی والنور فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا به فحث علی کتاب اللہ ورغب

فیه ثم قال واهل بیتی اذکرکم اللہ فی اهل بیتی وفی روایة کتاب اللہ هو حبل اللہ من اتبعه کان علی

الهدی ومن ترکه کان علی الضلالة رواه مسلم اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا اٹھ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ پڑھتے ہوئے ایک پانی پر کہ جسکو کہا جاتا تھا خم اور بیچ مکان کے نام خم کے

ساتھ ہے اور خم ایک جگہ ہے جحفہ میں درمیان مکہ اور مدینہ کے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی آنحضرت کی مکہ سے اور

متوجہ ہوئے آپ مکہ سے طرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع میں تھی اور شیخ نے لکھا ہے کہ غدیر ... ب لی یعنی کی ... ہے
ہے غدیر جو مشہور ہے کا اور خم نام اوس موضع کا ہے اور اسی لئے اوسکو خم غدیر کہتے ہیں اور یہ موضع درمیان مکہ اور مدینہ کی ہے جحفہ میں کہ نام موضع مشہور کا ہے ترجمہ
پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی لوگوں کو یعنی ساتھ ہر چیز کی کہ نفع دی انکو اور یاد دلایا اونکو ثواب اور عذاب خدا تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو
اپنے خطبہ سے پھر فرمایا آنحضرت نے اما بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو اے لوگو نہیں ہوں میں مگر آدمی مثل تمہاری لیکن قریب ہے کہ آوے مجھ کو اجل آتی ہے
طرف میرے قریب ہے کہ آوے میری پاس بھیجا ہوا پروردگار میرے کا ف ع یعنی جبرئیل واسطی ساتھ عزرائیل موت یا مراد بھیجے ہوئے سے ملک الموت ہے یعنی عزرائیل کہ
جان لینے کو آوے ترجمہ پس قبول کروں میں امر پروردگار کو ف ع وقت میں قریب تھی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہ واقعہ آخر ذی الحجہ میں تھا بعد ہجرت کی حجۃ الوداع
سے اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول میں ترجمہ اور میں چھوڑنیوالا ہوں درمیان تمہاری دو چیزیں بھاری ف ع ح کہ کتاب اللہ اور اہل بیت
رسول اللہ ہیں جیسا کہ آگے بیان فرماوینگے ثقل ساتھ زیر ثا کی گرانی اور بوجھ اور ساتھ دو زبر کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس کے مطیع
ہی محفوظ ہووی اور کہا کہ حدیث میں یہی معنی مراد ہیں یعنی چیز نفیس اور بعضوں نے کہا کہ ثقلین یعنی دو امر عظیم کہ ہے کتاب اللہ اور اہل بیت کو امر عظیم کہا
بسبب بڑے ہونے قدر انکی کے یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اوپر بھاری ہے اونکا تابعین پر کہ ہر کوئی بوجھ اوسکا نہیں اوٹھا سکتا اور جن انس کو بھی ثقلین کہتی ہیں کہ
بوجھ رکھی زمین پر ہیں جیسا کہ جانور پر بوجھ لادتے ہیں اور متاع زمین کی ہیں کہ اونکے سبب سے زمین آباد ہے اور ثقلین کہا انکو باعتبار نفاست کے اونکی نسبت کے جیسا کہ
کی اور مشابہت دی گئی ساتھ انکے کتاب اللہ اور اہل بیت اس بات میں کہ دین سنورتا ہے اور آباد ہوتا ہے بسبب انکی جیسا کہ آباد ہوتی ہے دنیا بسبب ثقلین یعنی
جن انس کے بعد ازاں بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہے کہ اوسمیں بیان راہ راست کا ہے کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہے اور آگے
نور ہے ف ح ع یعنی بیان احکام کا ہے کہ اوس سے راہ روشن ہوتی ہے اور آسانی سے منزل مقصود کو پہنچاتا ہے یا نور قلب ہے کہ واسطی استقامت کے
یا سبب ظاہر ہونے نور کا ہے روز قیامت کے اور نور قرآن کی نہایت نہیں ہے ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسائل کرو اوس سے اور یاد کرو اوسکو اور علم
حاصل کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتھ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی اور عمل کی اور جملہ کتاب اللہ سے عمل کرنا ہے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب
فرمانے حق سبحانہ تعالی کی وما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچھ دیوے تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس رہو اوس سے
اور فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ یعنی کہہ اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ اور ایک روایت میں یہ جملہ یوں آیا ہے فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ
یعنی پس چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نے صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اوسکی اور رعایت
کرنی الفاظ و معانی اوسکی اور عمل کرنے کی ساتھ ہر چیز کی کہ اوس میں ہے ترجمہ اور رغبت دلائی اوس میں ف ح یعنی ذکر کیں رغبت دلانیوالی چیزیں کہ جو
کوئی پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتھ اوسکی اوسکو وہی حاصل ہونگی اور ممکن ہے کہ آنحضرت نے ذکر فرمایا ہو ساتھ مذمت کی بھی واسطی اوسکی کہ ترک کری متابعت
آیتوں کی اور ممکن ہے کہ آپ نے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی بشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہیں اور
واسطے انکی امت مرحومہ ہے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بھاری تو اہل بیت میرے ہیں یاد دلاتا ہوں میں تمکو خدا کی تئیں یعنی ڈراتا ہوں میں اونکی
عذاب سے اور قصور کرنے سے تمہارے بیچ حق اہل بیت میرے کی ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطے مبالغہ کی اور تاکید کی اور بعید نہیں ہے یہ کہ مراد ایک سے
آل اونکی اور دوسرے سے بیبیاں اونکی اسلئے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ اہل بیت کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے اور ایک روایت میں آیا ہے قالہا ثلاث مرات یعنی فرمایا
اسکو آپنے تین بار ترجمہ ایک روایت میں یعنی بیچ اوسکے کتاب اللہ کی یہ آیا ہے کہ کتاب اللہ کی رسی خدا کی ہے ف ع حبل لغت میں رسی کو کہتی ہیں اور یعنی

عمل اور فرمان اور دوسرا بھی بڑی ہمی کہ یعنی اولاد میری جو کہ اہل بیت ہیں سب کے طرف رجوع کرنا ساتھ کوثر کا یعنی قرآن عہد اور فرمان اور اسکا ہے اور وسیلہ اور سبکو
قرب کا کہ جو کوئی ساتھ دونو کے چنگل مارے عذاب سے نجات پاوے پس جناب عرب جنت میں اور ترقی کرے مدارج قدس پر پس جو کوئی پیروی کرے کتاب خدا کی ف
ع یعنی ایمان لاوے اوس پر اور یاد کرے اوسکو اور علم حاصل کرے اوسکا اور عمل کرے اوس پر اور اخلاص پیدا کرے ساتھ ہووے ہدایت راست پر اور جو کوئی چھوڑے
اوسکو یعنی کسی جہت کے جہات متعددہ سے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہیں ہوگا گمراہی پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس قرآن مانند رسی دراز کے ہے کہ ایک سرا اوسکا
ترقی کا ایک جگہ سبب منزل کا مانند نیل کی کہ پانی تھا محبوبین کی لیے اور خون تھا محجوبین کی لیے یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا اور فرمایا آنحضرت نے
القرآن حجة لك او عليك یعنی قرآن دلیل ہوگا تیری نفع کی لیے یا تیری ضرر کی لیے فرمایا اللہ تعالی نے وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنين ولا يزيد الظالمين
الا خسارا یعنی اور اوتارتے ہیں ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا ہے اور رحمت ہے مومنوں کے لیے اور نہیں زیادہ کرتا ہے ظالموں کو مگر ٹوٹا …
وعن ابن عمر انه كان اذا سلم على ابن جعفر قال السلام عليك يا ابن ذي الجناحين رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے
یعنی ہوتا تھا کہ تحقیق وہ تھے جب سلام کرتے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کو کہتے سلام تجھ پر ای بیٹے صاحب دو بازوؤں کے نقل کی یہ بخاری نے ف ع ح
ذو الجناحین لقب جعفر طیار کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بعد شہید ہونے کے غزوہ موتہ میں کہ موتہ شام کی شہروں میں سے ہے مدینہ میں کہا کہ دیکھا انکو
رکھتا ہے دو بازو ملائکہ کی ساتھ اوڑتے ہیں حیران ہوئی کہ یہ کیا حال ہے بعد اسکے خبر آئی کہ وہ شہید ہوئے اور اسی وقت سے انکو جعفر طیار کہتے تھے اور ذو الجناحین
لقب کہا گیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دیکھا میں نے جعفر کو بہشت میں کہ اوڑ رہا ہے ساتھ ملائکہ کے اور تھے اسلام لائے جعفر بعد اکتیس
آدمیوں کے اور دس برس بڑے تھے اپنے بھائی علی بن ابی طالب سے اور آنحضرت سے خلق اور خلق میں بہت مشابہ تھے اور روایت کی ان سے بیٹے انکے نے اور سوا انکے
بیٹے انکے عبداللہ ہیں اور اور بہت سے صحابہ نے اور وہ شہید ہوئے موتہ کی سنہ آٹھ میں اکتالیس برس کی عمر میں اور انکی بدن پر نوے زخم لگے تھے نیزے
اور تلوار کے وعن البراء قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم والحسن بن علي على عاتقه يقول اللهم اني احبه فاحبه
متفق عليه اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ حسن بن علی اونکے کندھے پر تھے
درحالیکہ کہتے تھے آنحضرت خداوندا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اسکو یعنی بہت دوست رکھ تو اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ع اور بیشک نہیں ہے میں ان دونوں نے دوست کہا انکو پس اچھی تجلی ساتھ اخلاق خدا کی اور تعلق ساتھ شمائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ
جمیع احیانہ و احوالہ کما سیاتی ہے کنیت انکی ابو محمد تھی نواسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ریحان یعنی پھول انکی اور سردار جوانان اہل جنت کی پیدا ہوئے
پندرھویں رمضان کو سن تین ہجری میں اور بہت سی روایتیں ہیں کہ نقل کی گئیں انکی ولادت میں اور وفات پائی اونھوں نے سنہ پچاس میں اور بعضوں نے کہا
سنہ اٹھاون میں اور بعضوں نے کہا سنہ انچاس میں اور بعضوں نے کہا سنہ چوالیس میں اور دفن کیے گئے وہ بقیع میں روایت کی ان سے بیٹے انکے حسن بن حسن نے اور
بیٹے حسن بن حسن نے اور ابو ہریرہ نے اور بہت سی جماعت نے اور جب قتل کیے گئے باپ انکے علی بن ابی طالب کوفہ میں بیعت کی انسے موت پر چالیس ہزار
آدمیوں سے زیادہ نے اور سپرد کیا امر خلافت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہ میں سنہ اکتالیس میں اور حضرت حسین کی کنیت
ابو عبداللہ ہے پیدا ہوئے پانچویں شعبان میں سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا انکا حضرت حسن کی جننے کی پچاس شب بعد اور قتل کیے گئے روز جمعہ کی
عاشوری کی دن سنہ اکسٹھ میں بیچ کربلا کی کہ زمین ہے عراق سے ہے اور قتل کیا انکو سنان بن انس نخعی نے اور بعضوں نے کہا کہ قتل انکو شمر ذی الجوشن نے اور خولی
لیکر آیا انکی لعین ابن زیاد کو عبیداللہ بن زیاد کی پاس اور کہا بعضوں نے کہ قتل کیے گئے ساتھ حسین کی انکی اولاد اور بھائیوں اور اہل بیت انکی چھپن آدمی اور عمر
حسین کی روز قتل انکی اٹھاون برس کی تھی وعن ابي هريرة قال خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في طائفة من النهار حتى

بِفِنَاءِ فَاطِمَةَ فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى حَتَّى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا باہر نکلا میں ہمراہ آنحضرت کے بیچ ایک ٹکڑی دن کے یہانتک کہ آئے آنحضرت فاطمہ کے گھر پس فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے
کم سمجھ یا بیوقوف اور کہتی تہی آنحضرت لڑکے سے امام حسن کو اور ڈھونڈتی تہی اونکو ف ح لفظ لکع ساتھ پیش لام اور زبر کاف مخفف کے کتنی ہی معنی پر آیا
ایک دن معنوں میں سے صغیر کی ہے یہاں اور یہاں یہی مراد ہے ترجمہ پس نہ رنگ کے آنحضرت یہانتک کہ آئے حسن دوڑتے ہوئے جیسے عادت لڑکوں کی ہے
یہانتک کہ گلے لگ گئے ہر ایک دونوں میں سے صاحب اپنے سے یعنی آنحضرت امام حسن کے گلے سے لگے اور وہ آنحضرت کے گلے سے پس فرمایا آنحضرت نے خداوندا
تحقیق میں دوست رکھتا ہوں اوسکو پس دوست رکھ تو بھی اوسکو اور دوست رکھ اوس شخص کو کہ دوست رکھتا ہے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ح یا اللہ [illegible] معلوم ہوا جائز ہونا [illegible] اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے
مہربانی کرنی لڑکوں پر گلے سے لگانا انکو اور پیار کرنی ازراہ شفقت و محبت کے اور مستحب تواضع کرنی لڑکوں اور غیروں سے وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي
هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ اور روایت ہے ابوبکرہ
سے کہ کہا دیکھا میں نے آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو میں تہے یعنی داہنی طرف یا بائیں طرف اور حال یہ تہا کہ آنحضرت توجہ ہوتے تہے لوگوں پر ایکبار
اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگوں کی طرف دیکھتے تہے واسطے وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کی طرف ازراہ شفقت و محبت کے اور کہتے تہے آنحضرت تحقیق یہ
بیٹا میرا سید ہے ف ح سید وہ کہ فائق ہو اپنی قوم سے صفتوں میں کہ سید وہ غالب آوے اوپر غضب و غصہ کے یعنی حلیم ہو اطلاق سید کا ہے معنی پر
مربی اور مالک و شریف و صاحب فضل اور کریم و حلیم اور متحمل ہو ایذا پر اور رئیس اور مقدم ترجمہ امید ہے کہ خدا اصلاح کروا دے بسبب اوسکے درمیان دو گروہون
بڑے کی مسلمانوں سے نقل کی یہ بخاری نے ف ح یہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفرق مسلمانوں کی سے دو فرقوں پر کہ ایک فرقہ حسن کے ساتھ ہوگا
ایک فرقہ معاویہ کے ساتھ اور امام حسن اوس دن حق تھے ساتھ خلافت کے اسلئے کہ چھ مہینے باقی رہی تہی جب یہ بات ہوئی کہ آنحضرت نے خبر دی تہی ساتھ قول
اپنے کے الخلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ پس امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اوپر امت کے لیا اونکی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اوس
جہان کے اور نہیں تہا یہ امر بسبب قلت و ذلت کے اسلئے کہ بیعت کی تہی اونسے موت پر چالیس ہزار آدمیوں نے اور آیا ہے کہ کہا امام حسن نے واسطے خدا نہیں چاہتا
میں کہ ایک قطرہ خون کا امت محمدی سے گرایا جاوے اور شوار [illegible] ہوا یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو تعاقب پر کہا وقت داخل ہونے کے
پاس السلام علیک یا عار المؤمنین پس کہا حضرت حسن نے العار خیر من النار اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ دونوں فرقے ملت اسلام سے نہیں نکلے
لاکن ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی یہی صلح امام حسن کی دلیل ہے حقیقت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہے سلف نے ترک
کرنا کلام اسکا بیچ فتنہ ہائے کی یعنی مشاجرات صحابہ میں اور کہا ہے کہ ان خونوں سے اللہ تعالی نے پاک کیا ہمارے ہاتھوں کو پس کیوں آلودہ کریں ہم ساتھ
اسکے اپنی زبانوں کو اور حضرت امام حسن کے شرف و فضل میں کفایت کرتا ہے فرمانا آنحضرت کا اونکو سید اور ابی بکرہ سے روایت ہے کہ کہا رسول خدا صلعم
نماز پڑہاتے تہے ہمکو اور حسن آتے اور حالیکہ چھوٹے سے تہے اور جب سجدہ کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر بیٹہ آنحضرت کی گردن و پیٹہ پر جب سر اٹھاتے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یہانتک کہ اوتار دیتے اونکو پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ دیکھتے ہیں ہم آپکو کرتے ہیں آپ اس لڑکے کی ایسی چیز کہ نہیں دیکھا
ہمنے کہ کرتے ہوں اسکو کسی سے فرمایا کہ یہ پھول ہے میرا دنیا سے بیشک یہ بیٹا میرا سید ہے امید ہے کہ اللہ صلح کروا دیگا بسبب اسکے درمیان دو فرقوں کی

مسلمان تو نہیں اور مسلم نے بھی روایت کیا ہے اور کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محبت رکھے حسن یا حسین سے ... اسکو ہرگز نہیں عذاب کریگا اللہ ...
یا ہو بہت کو ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اور اسکو صحیح کہا وعن عبد الرحمن بن ابی نعم قال سمعت عبد الله
ابن عمر وسأله رجل عن المحرم قال شعبة احسبه يقتل الذباب فقال اهل العراق يسألوني عن الذباب وقد قتلوا
ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحاناي من الدنيا
رواه البخاري اور روایت ہے عبد الرحمن بن نعم سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمر سے اور حالیکہ سوال کیا تھا ان سے ایک شخص نے یعنی اہل
عراق میں سے حکم محرم سے کہا شعبہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے عبد الرحمن سے گمان کرتا ہوں میں سائل کو کہ پوچھا اس نے حکم محرم سے کہ مار ڈالے مکھی کو وقت احرام یعنی
اگر محرم مکھی کو مارے تو جائز ہے یا نہیں اور بدلہ اسکا کیا ہے اور کیا لازم آتا ہے اوسپر دم یا صدقہ یا کچھ نہیں لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نے اہل عراق یعنی اہل
کوفہ پوچھتے ہیں مجھ سے مکھی کی بابت اور اوسکی بدلہ دینی سے یعنی وہ ظاہر کرتے ہیں کمال رعایت تقوی کی اور البتہ قتل کیا اونہوں نے رسول خدا کے
بیٹی کے لڑکے کو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے حق میں کہ وہ دونوں یعنی حسن اور حسین دو ریحان میری ہیں دنیا یا اللہ کی رزق سے ہیں کہ دیا مجھکو دنیا میں
نقل کی یہ بخاری نے ف ح ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہے اور فرزند کو بھی ریحان اس معنی کر کہتی ہیں اور ریحان بمعنی گھاس
خوشبودار کی بھی آتا ہے اور ساتھ اون معنوں کی بھی ازراہ تشبیہ کی اطلاق فرزند پر کرسکتی ہیں اور جائز ہے کہ مراد ریحان سے مشموم یعنی سونگھنی کی چیز مانند پھول
وغیرہ کی ہو اس لئے کہ ریحان ... کہا کہ اولاد کو بھی سونگھتی ہیں اور بوسہ لیتی ہیں انکو اور ریحان آتا ہے ... کی بھی روایت ہے

وعن انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي وقال في الحسين ايضا
كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہا نہیں تھا کوئی زیادہ
مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سے اور کہا انس نے بیچ حسین کی بھی کہ تھے وہ مشابہ تر ان لوگوں کی ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نقل
کی یہ بخاری نے ف ح دوسری فصل میں بیچ حدیث علی کی تفصیل اسکی آ چکی ہے کہ حسن مشابہ تھے ساتھ آنحضرت کے سینہ سے سر تک اور حسین نیچے کے بدن میں

وعن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم الى صدره فقال اللهم علمه الحكمة وفي رواية علمه الكتاب
رواه البخاري اور روایت ہے ابن عباس سے کہا لپٹا لیا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکھلا اسکو حکمت اور ایک روایت میں ہے
سکھلا اوسکو کتاب نقل کی یہ بخاری نے ف ... اشارہ تھا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم ... اور حکمت ... خوب علم و عمل
ہے جیسا فرمایا اللہ تعالی نے يؤتي الحكمة من يشاء ومن يؤت الحكمة فقد اوتي خيرا كثيرا یعنی دیتا ہے اللہ حکمت جسکو چاہتا ہے اور جو کوئی دیا جاتا ہے حکمت پس
تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہیں مراد حکمت سے حکمت فلاسفہ کی اور بعضوں نے کہا حکمت سے مراد ہے پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوپر ... اور بعضوں
نے کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری ہے اور بعضوں نے کہا مراد حکمت سے سنت جیسے فرمایا اللہ تعالی نے يعلمهم الكتاب والحكمة اور پیدا ہوئے ابن عباس
تین برس پہلے ہجرت کے اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کے تھے اور بعضوں نے کہا پندرہ برس کے اور بعضوں نے کہا دس برس کے اور تھے وہ بہترین
اس امت کے اور بڑے عالم اس امت کے ... دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی ... اور دیکھا اونہوں نے جبرئیل کو دو بار
نابینا ہو گئے تھے اخیر عمر میں اور وفات ... طائف میں سنہ اڑسٹھ ہجری میں ... ابن زبیر کے ... روایت کی ہے ... خلق کثیر نے صحابہ و
تابعین میں سے وعنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل الخلاء فوضعت له وضوءا فلما خرج قال من وضع هذا
فأخبر فقال اللهم فقهه في الدين متفق عليه اور اوسی سے روایت ہے ابن عباس سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے بیت الخلا میں پس رکھا میں نے ...

ورکھا واسطے آنحضرت کے پانی وضو کا جس شب [illegible]

تہجد کے لیے اور تھے ابن عباس چھوٹے تھے دیکھا باب تعلیم اللیل میں گذرا ہے پس جب آنحضرت [illegible]
یعنی گھر سے نکلے لوگوں نے کہا کہ یہ ابن عباس نے رکھا ہے پس دعا کی آنحضرت نے کہ خداوندا سمجھ دے ابن عباس کو دین میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
سمجھ دینا اور اسکو عالم بنانا دین میں کہ اصول و فروع اوسکو جانے اور تنبیہ ہے اوس میں اشارت کہ مخصوص ہے ساتھ فروع [illegible] روایات اور حکایات کی کما
مذکور ہے کہ اوسمیں فضیلت فقہ کی ہے اور سبب ہونا دعا کا [illegible] کی لیے اور سبب ہونا دعا کا اونکو [illegible] کی خیر و قبول کی اللہ تعالیٰ نے دعا آنحضرت
کی ابن عباس کے حق میں بڑے فقیہ ہوئے اور حقیقت میں یہ علم اور فضل اور دانائی ابن عباس کی آنحضرت کی خدمتگذاری کا حاصل ہے خدمت کرے جیسے مصرع
کہ مردان خدمت بجائی رسند **وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت کرتی ہیں اسامہ بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنحضرت لیتے تھے اونکو اور امام حسن کو پس کہتے خداوندا دوست رکھ تو ان دونوں کو کہ میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو ف ع زید بن حارثہ مولی اور متبنا آنحضرت کے تھے اور اسامہ بیٹے اونکے تھے اور اونکی ماں کا نام ام ایمن تھا اور وہ خادمہ اور دائی تھیں آنحضرت کی اور لونڈی آزاد تھیں حضرت کی والد عبد اللہ بن عبد المطلب کے اور آنحضرت بہت دوست رکھتے زید کو اور اونکے بیٹے اسامہ کو دوست رکھتے تھے کہ امام حسن کے ساتھ ایک جا جمع کرتے اور شریک دعا کرتے اور ایسا کچھ فرماتے اور تھے اسامہ رضی اللہ عنہ ایک مرد کی سیاہ رنگ جیسے کہ تھا مذکور ہوتا ہے [illegible] آنحضرت کے وفات ہوئی تو اسامہ بیس برس کے تھے [illegible] اور وفات پائی بعد قتل عثمان کی اور بعضوں نے کہا سنہ [illegible] میں کہا ابن عبد البر نے کہ یہ نزدیک میرے صحیح ہے اور حضرت نے جوان دونوں صاحبوں کو خصوصیت کیساتھ فرمایا اسمیں بڑی منقبت اونکی ثابت ہوئی اور ایک روایت میں ہے کہ کہا اسامہ بن زید نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیتے مجھکو اور بٹھاتے مجھکو اپنی ران پر یعنی داہنی ران پر یا بائیں پر اور بٹھاتے حسن کو اپنی دوسری ران پر پھر ملاتے دونوں کو یعنی مجھکو اور حسن کو اپنی دونوں رانوں پر پھر فرماتے خداوندا مہربانی کر ان دونوں پر اسواسطے کہ میں مہربانی کرتا ہوں ان دونوں پر نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ وَفِي آخِرِهِ أُوصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ** اور روایت کی عبد اللہ بن عمر نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور امیر کیا اوس لشکر پر اسامہ بن زید کو پس طعن کیا بعضے لوگوں نے یعنی منافقوں نے یا اجلاف عرب نے بیچ امارت اسامہ بن زید کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تم طعن کرتے ہو اونکی امارت میں پس تحقیق تھے تم طعن کرتے تھے بیچ امارت باپ اوسکے کے پہلی اس سے ف ع یعنی اوسکے باپ زید بن حارثہ کے امارت کی طرف بیچ غزوہ موتہ کے اور اس غزوہ میں زید کو آنحضرت نے امیر کیا تھا اور مارے گئے اور یہیں جعفر بھی صحابی تھے اور نسائی میں عائشہ سے آیا ہے کہ نہ بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کسی لشکر میں مگر امیر کیا اونکو اوس پر اور قسم خدا کی تحقیق تھا باپ اسکا لائق امارت کے ف ع یعنی سبب بزرگی اوسکی اور قوت

ولد ہی تھے اور ابھی ہو کہنے ہوا اور سی تھی اور عرشہ سے تابعین ہے

... باسامہ اسلام در علیہ کی قدر اول الرسیمین ہی قدر اونکی یاد کی نزدیک سبب سبقت اسلام

اور ہجرت کی اور علمی ہاتھ سے ہوگی اور پوچھا ناحق اونکا دینا روں لی تو جو لوگ کہ پابند عادت کی تھی اور دوست رکھتی تھی ریاست کو اعراب مین سے اور قبائل

کی سرداروں مین سی اور ملی باوجودیکہ [illegible] رہتا تھا خصوصا منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تھی اور نہایت انکار کرتی اسپر تو آنحضرت نے بیچ

آخر سی لشکر [illegible] اور لشکرونمین سی ہونیکا تھا اور اس لشکر مین اکثر نشان کی تھی بڑی بڑی صحابی تھی چنانچہ جعفر بن ابی طالب بیچ سے اونمین

بعد سے تھی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو بیچ مرض الموت مین ایک لشکر پر کیا اونمین ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ اور فضلا صحابہ کی تھے

ترجمہ تحقیق تھا البتہ باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوب تر لوگون سی طرف میری اور تحقیق یہ بیٹا اسامہ بھی محبوب تر لوگون سی نزدیک میری پیچھے اوسکے

ف جب بدر غزوہ موتہ مین شہید ہوئی تو آنحضرت نے اسامہ کو امیر کیا تو جاوے اور بدلہ لے قوم سے بدلہ اپنے باپ کا لیوے اور بزرگان انصار اور مہاجرین کی

اونمین ابو بکر اور عمر بھی تھی ہمراہ اسامہ کی مقرر کیا پس کہتی ایک لوگ بیچ اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم اخبار اسکا سنا [illegible] بیمار تھے کہ درد سر شروع ہوا جب لوگون کی یہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندھی اور برآمد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑھا اور کہا ایہا الناس

اخیر حدیث تک فرمائی [illegible] بعد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور یہ لشکر تمام ہوا اور اس حدیث مین ذکر ہے [illegible] جائز ہے امارت مولی کی اور

حاکم ہونا [illegible] مفضول کی فاضل پر [illegible] ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے بیچ ایک روایت مسلم کی [illegible] ہی اور آخر حدیث

[illegible] آنحضرت نے فرمایا وصیت کرتا ہوں تمکو ساتھ اسامہ کی نیکی کرو [illegible] اوسکی پس تحقیق وہ صالحین تمہارا سے ہے ف [illegible] زید بیٹی حارثہ

کی بیٹی [illegible] ماں انکا نام سعدی [illegible] تھا [illegible] نکلی تھی اونکو لیکر [illegible] اپنی قوم کی ملاقات کی [illegible] پس آنحضرت کی لوگ [illegible]

ایام جاہلیت مین [illegible] اور [illegible] بازار عکاظ مین لاکر بیچا پس خرید کیا اونکو حکیم بن حزام بن خویلد نے

واسطی خدیجہ کی پس [illegible] نکاح کیا خدیجہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس ہبہ کیا [illegible] زید کو [illegible] آنحضرت نے [illegible]

اور [illegible] باپ [illegible] اور چچا [illegible] پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا [illegible] چاہو یہان رہو میرے پاس اور چاہو

اپنا [illegible] چلی جاؤ [illegible] آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا [illegible] احسان آنحضرت کا [illegible] اوس وقت نکلی آنحضرت ساتھ

زید کی طرف حجر کی اور کہا اے لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور مین وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئے وہ زید بن محمد یہانتک کہ

اللہ سلام [illegible] نازل ہوئی [illegible] ادعوہم لآبائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتھ نام باپون اونکے کے یہ زیادہ انصاف ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی اونکو زید بن حارثہ

اور اول مردون میں سے اسلام بھی لائی ہین [illegible] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تھی زید سے دس برس اور بعضون نے کہا بیس برس اور

نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سے پس پیدا ہوئے اون سے اسامہ پھر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی پھوپھی

بیٹی تھیں پھر طلاق دیدی اونہون نے زینب کو بسبب نا موافقت کے پھر نکاح کر لیا اونسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اللہ تعالی نے قرآن شریف مین کسی صحابی کا نام

نہین لیا ہی سوا زید کی اس آیت مین فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثین اونسے اونکی بیٹی اسامہ نے اور اور صحابہ نے بھی اور

قتل کیے گئے وہ غزوہ موتہ مین اسوقت کہ امیر لشکر کی تھے جمادی الاول کی مہینے مین سنہ آٹھ مین اور عمر اونکی پچپن برس کی تھی **وعنہ قال ان**

زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوہم لآبائہم

متفق علیہ و ذکر حدیث البراء قال لعلی انت منی فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ [illegible] عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے

کہا اور مشہور ان لوگوں میں زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کی تھی ہم پکارا کرتے تھے اوسکو مگر زید بن محمد ف ع جبتک اوتری آنحضرت کا بیٹا کہنے والوں کو بیچ
اونکو سو تھہ بولا بیٹا کر لیا تھا اور عرب ہونہ بولی بیٹی کو بیٹا کہتی تھی اور میراث دیتی تھی اوسکو جیسے بیٹون کو اس سبب سے کہ اس بابین میں اتاری گئی
اس بات کی کہ بولتے اوسکو بیٹا اہل بیت کا ری ترجمہ یہ ہے ترا ان میں اوسکی اور ہمیں آیا ہم نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے ف ستارہ آیہ یون ہے
وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَكُمْ أَبْنَاءَكُمْ ذَٰلِكُمْ قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ
هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ یعنی نہیں کیا اللہ نے تمہارے بیٹے تمہارے منہ کے
مین اور اللہ فرماتا ہے حق بات اور وہی دکھاتا ہے راہ حق پکارو انکو اونکے باپون کا نام لیکے یہ پورا عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر نجانو تم اونکے باپونکو پس
وہ تمہارے بھائی ہیں دین میں اور رفیق ہیں تمہارے یعنی اونکے باپونکا نام معلوم ہو تو اہی بیٹا یا اوس کے کہنا یا یہ خلاصہ اس آیہ کا یہ ہے جب زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تھی جب
اوتری تو اس کہنے سے منع کیا گیا اور حکم ہوا کہ اونکے باپ کا نام لیکر پکارو مگر زید فلان کا بیٹا اور جنکے باپ کا نام معلوم ہو اونکو بھائی یا دوست کہا کرو مترجم نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث براء کہ کہا اسنے یہی باب بلوغ صغیر اور حضانہ اوسکے
الفصل الثانی
عن جابر
قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے جابر سے کہا دیکھا مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج میں یعنی حجۃ الوداع میں دن عرفہ کی اس حال میں کہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تھے کہ نام اوسکا قصوا تھا خطبہ پڑھتے تھے
ف ع قصوا اوس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ کونا اوسکی کان کا کٹا ہوا ور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نتھی بلکہ خلق ایسی ہی تھی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو یعنی دور چلنے
نہایت دوڑنی تھی اور دور پہنچتی تھی ترجمہ پس سنا مینے آنحضرت کو کہ فرماتے تھے اے لوگو تحقیق مینے چھوڑی ہی درمیان تمہاری وہ چیز کہ اگر پکڑے
رہوگی تم اوسکو عمل کروگے تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگے تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑنی اوسکے وہ چیز یہ ہے تمہیں کتاب اللہ اور عترت میری کو یعنی اہل بیت اپنے کو
نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع عترت قوم اور قریب اور اہل بیت شخص کو کہتے ہیں تعبیر کیا اوسکو ساتھ قول اپنی کی اہل بیتی بسبب اشتباہ کے کہ ساتھ بیان کے
بیان عترت کے اور بعض کہتے ہیں کہ اولاد قریب ہو اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ ہی تمسک ساتھ کتاب کے عمل کرنا
اوس چیز پر کہ اوسمین ہی یعنی اوسکے حکم کو بجالاوی اور جس چیز سے منع فرمایا ہے اوس سے باز رہے اور معنی تمسک کے ساتھ عترت کے محبت اونکی ہی اور اقتدا کرنا
سیرت اونکی کا وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ
لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ
يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں چھوڑتا ہوں تم میں وہ چیز کہ اگر پکڑی رہوگی اوسکو ہرگز گمراہ نہیں ہوگی پیچھے میرے یعنی بعد وفات میری ایک دونوں میں سے کہ وہ کتاب اللہ
بڑی ہی دوسری سے کہ وہ عترت ہی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کی چھوڑتا ہوں میں کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کی ہی دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کے
اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑیں اور آسمان قدس پر چڑہیں اور عہد و امان اوسکا ہی ہمیشہ کے لیے اور چھوڑتا ہوں میں اپنی عترت کو کہ اہل بیت میری ہیں ف
ع اسطرح فرماتے ہیں گویا اشارہ ہے اسپر کہ بعد میرے رعایت اونکی حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہے جیسے باپ شفیق کہتا ہی اپنی اولاد کے حق میں کہ
میں تم میں اپنی اولاد چھوڑی جاتا ہوں یعنی خوب رعایت اونکی حقوق کی کرتے رہنا ترجمہ اور ہرگز نہیں جدا ہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ اونگے
میرے پاس حوض کوثر پر ف ع یعنی موقف قیامت میں یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آوینگے اور

یعنی روایت ہی اوس سے کہ ... مرسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ... بیٹے اوسکے پدر اپنے سے کہا و احسان کرنیگا اور اسلمے حق
برابر کا اس عطا زیادہ دیگا اور حسینی حتی الامکان کیا اونکی حقوق کا اور کوئی ان عزت کے اونکو ساتھ معاملہ برعکس اسکے ہوگا اور اس کو دل پر ہیبا ہوا اسی حضرت کی قول کا
ترجمہ فانظر وا الخ یعنی نظر کر دیکھو کہ ... یعنی تاویل ہو کر کہ کیونکر خلیفہ ہوئی ہو تم میری کتاب اور عترت میں آیا ہے صدق معنی ہوا یہ حاصل ہی کہ
سوچو کہ کیا معاملہ کرتی ہو دونوں کے ساتھ میرے بعد کیسا برتاؤ کرتے ہو اور نقل کی یہ ترمذی سے **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ ہی روایت ہی زید
بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکے حق میں فرمایا کہ میں لڑنیوالا ہوں اوس شخص سے کہ لڑتی انسے
اور صلح کرنیوالا ہوں اوس شخص سے کہ صلح کرے انسے نقل کی یہ ترمذی نے ف معنی اسکی یہ ہیں کہ جسنی دوست رکھا انکو دوست رکھا مجھکو اور جسنی بغض
رکھا انکو بغض رکھا مجھکو اور روایت ہی حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی دوست رکھا مجھکو اور دوست رکھا ان دونوں حسنین کو اور ان
دونوں کی باپ کو اور ان دونوں کی ماں کو ہوگا ساتھ میرے بیچ درجہ میرے روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ ہوگا ساتھ
میرے جنت میں **وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے
کہ کہا داخل ہوا میں ہمراہ پھوپھی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچھا گیا لوگوں میں سے بہت پیارا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا عائشہ نے کہ فاطمہ بہت
پیاری تھی پھر کہا کہ آنحضرت کو پس پوچھا گیا عائشہ سے کہ مردوں میں سے کون بہت پیارا تھا کہا جواب تمہارا خاوند فاطمہ کا یعنی علی پس مردوں میں سے بہت پیارا
وہ تھا نقل کی یہ ترمذی نے ف جمع یعنی علی ... میں بیان ... عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکھنا چاہیے
کہ کیا کہا اور جو کچھ اسکی ہی کہ گویا عائشہ اور باپ تیرا بہت پیارے تھے اور جو پسند نہیں ہی کہ اگر حضرت فاطمہ اور مرتضی بہت پیارے تو کہنی کہ عائشہ اور باپ اونکا
بہت پیاری تھی برخلاف اسکے ... جو اونکی باہمی مخالفت ومعاندت خیال کرتے میں حاشا ثم حاشا یہ جاننا چاہیے کہ نہیں لازم آتا کہ
زیادہ ہو محبت کسی شخص کی نسبت کا اسلئے کہ محبت اولاد کی اور بیبی کا سبب اور ہی کہ باوجود دیکھا جاتا اس بات کی غیر اولاد کی افضل ہونے کی
محبت اولاد کی زیادہ کیا کرتا ہی آدمی لیکن نسبت رفیقوں کی نہایت ہی سبب زیادتی محبت کے ہوتی ہی پس اس سے رفع ہوجاتا اشکال واللہ اعلم بالاحوال
وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ
فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ
رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ
صِنْوُ أَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ
تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئے آنحضرت کی پاس حالت میں غضب کے لائی گئی تھی یعنی کسی نے انکو غصہ لایا تھا اور میں بیٹھا تھا آنحضرت کے پاس
پس کہا کہ موجب عباس کی غصہ کا ہوا اور میں تھا پاس آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے کس چیز نے غصہ میں لایا تجھکو کہا عباس نے یا رسول اللہ
کیا حال ہی ہمارا اور قریش کا یعنی ... کہ جس وقت ملتی ہیں آپس میں ملتی ہیں ساتھ چہروں تر و تازہ اور خوشی کے
اور جس وقت کہ ملتی ہیں ہم سے ملتی ہیں ساتھ غیر اس صفت کے یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کی پس غصہ ہوئے آنحضرت یعنی اظہار اس حال سے یہاں تک

محبت بڑی بیان ساتھ اہل بیت کے ہو سکتا ہے اور ساتھ محبت کے یعنی محبت کے تم ہو سکتا ہے اور وہ بات کی کیجان میری اور کو اپنے میں مؤمن
کسی شخص کے دل میں ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد ہی اس سے وہ شدید یا ایمان کامل ہیں مراد اس سے حاصل کرنا اوسکا ہی ہو تاکید ہی ترجمہ یہ ہے
دوست رکھیں تمکو یعنی اہل بیت کو واسطے محبت خدا اور رضا اوسکی کی اور محبت رسول اوسکے کی ف ع یعنی اس جہت سے کہ رسول تم میں سے ہو اور اللہ
سے رسول کر نا مناسب جانتا ہوں نہیں سمجھ کرتا ہی اور ابو جہل انکی نفی کرتا تھا کہ کستا تھا جبکہ لیا ہو ایشرفی نیزہ اور خدمت سبیل پانی کی ہو نہ بیٹھے
رسالہ میں کیا باقی سا با قی قریش کی ہی ترجمہ ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو ای لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو یعنی خصوصاً پس گویا کہ ایذا دی مجکو
اسلیے کہ نہیں ہے چچا مرد کا مانند باپ اوسکے کے نقل کی یہ ترمذی نے یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح میں مطلب سے ہی یعنی بجای عبد المطلب بن ربیعہ کے
مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس مني وانا منه
رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس مجھ سے ہیں یعنی میرے اقربا اور اکابر اہل بیت سے اور میں
اوس سے ہوں نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع کہا ہی علما نے کہ آنحضرت اصل ہیں بہ اعتبار شرف وفضل نبوت کی اور عباس اصل ہیں بہ سبب نسب اور
چچا ہونے کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت و اخلاص سے جیسے کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے دو برس اور لطائف طبع اور حسن ادب اونکے سے یہ ہے کہ جب کہا گیا اونسے انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑے ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
او نہوں نے کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑے ہیں باعتبار مرتبے کے اور میں سن میں زیادہ ہوں باعتبار عمر کے بڑا ہوں کہا مولف نے اور ماں اونکی ایک عورت
تھی قبیلہ نمر بن قاسط سے اور وہ اول عرب ہیں کہ غلاف چڑھایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح بطرح کی کپڑے کا اور یہ اس سبب سے تھا کہ عباس بچے رہے تھے
لڑکپن میں پس منت مانی تھی اونکی ماں نے کہ اگر وہ ملجاویگے تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑھاؤنگی پس جب وہ پاگئے تو اونکی ماں نے غلاف چڑھایا اور عباس
رئیس تھے جاہلیت میں اور منسوب تھے اونکی طرف عمارہ اور سقایہ مراد عمارہ سے یہ ہے کہ قریش کے باعث ہوتی تھی اوسکی بنائی اور آباد کرنے اور سبکا گری
اور ترک کرنے سنیات کی اور کلام بیہودہ کی نکی اوس میں اور مراد سقایہ سے یہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتی تھی اور کہا جاتا ہے کہ آزاد کیے عباس نے نزدیک مرنے اپنے کے
ستر بردے اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کی اور مری روز جمعہ کے بارہویں تاریخ رجب میں سن بتیس کی اور عمر اونکی اٹھاسی برس کی ہوئی دفن کیے گئے بقیع میں
اور اسلام رکھتے تھے بہت مدت سے لیکن چھپاتے تھے اوسکو اور نکلے ساتھ مشرکوں کی روز بدر کے جبراً پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ملے عباس سے
پس نہ قتل کرے اوسکو اسلیے کہ وہ نکلے ہیں جبراً پس قید کیا اونکو ابو الیسر کعب بن عمرو نے پس فدیہ دیا اپنی بدلے میں کچھ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ
کیطرف پھر آئی طرف مدینہ کی ہجرت کر کر **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للعباس اذا كان غداة
الاثنين فأتني انت وولدك حتى ادعو لهم بدعوة ينفعك الله بها وولدك فغدا وغدونا معه والبسنا
كساءه ثم قال اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنبا اللهم احفظه في ولده
رواه الترمذي وزاد رزين واجعل الخلافة باقية في عقبه وقال الترمذي هذا حديث غريب
اور یہ بھی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے جس وقت کہ صبح پیر کی ہو پس آ تو میرے پاس اور اولاد تیری
یہاں تک کہ دعا کروں میں واسطے تمہارے ساتھ دعا کی کہ نفع دے تجکو اللہ سبب اوسکی اور نفع دے تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے پس صبح کو آئے عباس
آنحضرت کے پاس اور آئے ہم یعنی سب اولاد اونکے ہمراہ اونکے اور اوڑھائی آنحضرت نے ہمکو چادر اپنی ف ح گویا یہ اشارہ تھا اسطرح پر کہ پھیلاوے خدا تعالیٰ
اوپر رحمت اپنی جیسے کہ پھیلائی ہے یعنی چادر اپنی ف پھر کہا یا الٰہی بخش دے واسطے عباس کے اور اولاد اونکے کے بخشش ظاہر اور باطن کہ نہ چھوڑے کسی گناہ کو

... دنیا سی کرنا منافع ہوکر و نرجو اولاد ابنی کی

نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا تین ان کا ایک شخص ہی آخر حدیث سی یعنی یہ روایت مین حضرت عباس کو اور گروہ ان بادشاہی ہو ملک دولت باقی رہیگا

اونکی کی ف ح یعنی مدت مدید تک جا پہنچتی ہی برخلافت عباسیون کی گمر یعنی ہی یا حقیقت مین یہ حکم ہی امت کو کہ خلافت حق اونکا ہی چاہیے

کہ سوا اونکی کسی کو نصیب کرین انا سلطنت ترجمہ ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ اَنَّهٗ رَاٰی جِبْرِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَا لَهٗ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ روایت ہی ابن عباس سی کہ اونھون نے دیکھا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی واسطے اونکی آنحضرت نے دو بار

نقل کی یہ ترمذی نے ف ح دیکھنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نے جمع الجوامع مین اسطرح سے بیان کیا ہی کہ کہا ابن عباس نے گذرا مین پیغمبر صلعم پر سفید کپڑے پہنی

اور آنحضرت راز کہہ رہی تھی دحیہ کلبی سی یعنی جبرئیل کہ بصورت دحیہ کلبی کی آئی تھی اور مین نے نہ پہچانا تھا کہ وہ جبرئیل تھی پس کہا جبرئیل

نے آنحضرت سی کہ یا رسول الله یہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہم جواب دیتی سلام کا اوسکو اور اسکی کپڑی بہت سفید ہین اور پہنینگے اولاد اوسکی بعد اوسکے

سیاہ کپڑی اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پھری تو فرمایا یعنی ابن عباس سی کس چیز نے منع کیا تجکو سلام کرنے سی جس وقت کہ گذرا تو ہم پر کہا مین نے

یا رسول الله آپ بات کر رہی تھی اور راز کہہ رہی تھی دحیہ کلبی سی پس نا خوش رکھا مین نے کہ قطع کرون نہیں سمجھا اونکو ساتھ جواب دینے تمہاری کو سلام کا فرمایا

آنحضرت نے کہ وہ جبرئیل تہا آخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو بیہقی نے اور طبرانی نے کہا شیخ نے ... جامع الاصول کا کہا شیخ

لا تبالی مروی ... بن سعید ... نہین کہ جبرئیل آنحضرت کے پاس صورت دحیہ کلبی کی آتی تھی اور صحابہ اونکو دیکھتی تھی پس تخصیص ابن عباس کی

ساتھ اسکی کیا ہی سو پس ظاہر یہ ہی کہ ابن عباس نے جبرئیل کو دیکھا اصلی صورت دیکھی ہوگی لیکن عالم ملکوت مین سوا اونکی صحابہ کسی نے نہیں دیکھا اور دیکھنا اور صحابہ کا

عالم ناسوت مین ہوتا تھا اور فرمایا آنحضرت نے ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوا پیغمبر کے دیکھا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری بہی جاتی رہیگی

ابن عباس جانیوالی ہی ولیکن نزد وفات تیری بینائی پھر ملیگی یہ جب ابن عباس مری اور اونکو کفن مین لپیٹا تو ایک جانور سفید

آیا اور کفن مین گھسکر غائب ہو ... سیدنا پاس ... سی ابن عباس کی ... کہا ... یہ بینائی اوسکی تھی کہ وعدہ کیا تھا پیغمبر صلعم نے

کہ نزد وفات دیکھنی کی اوسکو پھر ملیگی اور جب ابن عباس کو لحد مین رکھا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سب ... یٰاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً

اخیر حدیث تک بیان کیا اور یہ دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیے دو بار ہی ایک جو پہلی گذری اوس حدیث مین جو آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نے لگایا اونکو اپنی سینے

اور کہا اللّٰهم علمه الحکمة والکتاب اور دوسری بار کی دعا ہی اوس حدیث مین گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پاخانہ مین اور یہ پانی وضو کا رکھا پوچھا کہ

کسنی رکھا ہی یہ کہا لوگون نے کہ ابن عباس نے رکھا فرمایا اللّٰهم فقهه فی الدین یا اللہ سمجھ دی اوسکو دین مین اور احتمال ہی کہ ایک بار دعا کرنا ہو اوس وقت کہ آنحضرت

میمونہ کے گھر مین اونکو ... تھی اور دوسری بار ... آنحضرت نے ابن عباس کو اور اولاد کے لیے دعا کی وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ دَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اَنْ یُّؤْتِیَنِی اللّٰهُ الْحِکْمَةَ مَرَّتَیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہ بہی روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا دعا کی میرے لیے دو بار رسول

خدا صلعم نے یہ کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایک بار ساتھ لفظ حکمت کے اور ایک بار ...

عبارت تفقہ کی بظاہر یہ ہے کہ دونون دعائین دو مجلسون مین ہین جیسا اوپر گذرا واللہ اعلم وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ جَعْفَرٌ یُحِبُّ الْمَسَاکِیْنَ

وَیَجْلِسُ اِلَیْهِمْ وَیُحَدِّثُهُمْ وَیُحَدِّثُوْنَهٗ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُکَنِّیْهِ

بِاَبِی الْمَسَاکِیْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ تھی جعفر دوست رکھتی یعنی بہت مسکینون کو اور بیٹھتے اونکی پاس اور باتین

کرتا اونسی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتین کرتی اونسی اور کنیت کرتی تھی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہ ترمذی نے ف ح

یعنی بسبب کثرت چیزوں مذکورہ کے جیسی حضرت علی کو ابو تراب یعنی .... یعنی اونکو مٹی کی نسبت پر جیسے سوتی کو ابو الوقت او ابن

اور مسافر کو ابن السبیل کہتی ہین **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت جعفرا يطير في الجنة مع الملائكة رواه

الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مین نے جعفر کو اوڑتی ہوئی بہشت

مین ساتھ فرشتون کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ع جعفر غزوہ موتہ مین سردار تھے سب لشکر کی نیزہ اسلام کا اونکے ہاتھ مین تہا

یہانتک کہ دونون ہاتھ انکی کٹ گئی .... تب دو بازو دئے گئی حضرت حالت مکاشفہ مین یا خواب مین کہ اونکو دو پر

سبز بہشت مین اوڑتے ہین **وعن** أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين

سيدا شباب أهل الجنة رواه الترمذي اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن اور حسین دونون سردار

ہین بہشت کی جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ع طیبی نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ یہہ دونون افضل ہین ان لوگونسی کہ جوان مری راہ خدا مین اور اس کلام مین نظر ہے اسلیے

کہ نہین ہے یہہ تخصیص فضیلت انکی کی اون لوگونپر کہ جوان مری بلکہ یہہ افضل ہین سب اون لوگونسی کہ بڑھاپی میں مری بلکہ یہہ ہے کہ بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہے

کہ یہہ سردار اہل جنت کی ہین اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگی لیکن انبیا اور خلفاء راشدین مستثنی ہین یعنی وہ افضل ہین اور کہا ہے بعضون نے کہ ہو سکتا ہے کہ

شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی ہو اور کرم کی ہو یعنی سردار جوانمردونکی ہین سوائے انبیا اور خلفاء راشدین کی یا ہم کہنا شباب بسبب محبت اور محبت کے

ہو جیسے باپ بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید کہتا ہے اگرچہ سن رسیدہ ہو **وعن** ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

قال إن الحسن والحسين هما ريحاناي من الدنيا رواه الترمذي وقد سبق في الفصل الأول اور روایت ہے

ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حسن اور حسین دونون پہول ہین میرے دنیا سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور تحقیق گذری ہے یہہ حدیث پہلی

فصل مین **ف** ع کہا سید جمال الدین نے کہ اسی لیے اشارہ ہی طرف اعتراض کے صاحب مصابیح پر کہتا ہون کہ وہ نہین اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری

کی ہے کہ واقع ہوئی اپنی محل میں اور یہہ روایت ترمذی کی ہے کہ آئی اپنی جگہ پر پس نہین ہے تکرار با وجود یکہ لفظ دونونکا متغایر ہے **وعن** أسامة بن

زيد قال طرقت النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو مشتمل على

شيء لا أدري ما هو فلما فرغت من حاجتي قلت ما هذا الذي أنت مشتمل عليه فكشفه فإذا

الحسن والحسين على وركيه فقال هذان ابناي وابنا ابنتي اللهم إني أحبهما فأحبهما

وأحب من يحبهما رواه الترمذي اور روایت کی اسامہ بن زید نی کہا کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات

بسبب عرض کرنی بعض حاجت کی کہ رکہتا تہا مین پس نکلی آنحضرت یعنی اپنی گہر سی باہر اس حال مین کہ لپیٹے ہوئی تہے ایک چیز پر کہ نہین جانتا تہا مین کہ کیا ہے

چیز پس جب فارغ ہوا مین اپنی حاجت سی کہا مین نے کیا ہے یہہ چیز کہ تم لپیٹنی والی ہو اوسپر پس کہولا آنحضرت نے اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین تہے اونکو کولہون کے

تہے یعنی دونون صاحبزادونکو دونو طرف گود مین لیکر چادر سی لپیٹ لیا تہا جیسے چیز نفیس محبوب کو لپیٹ کر چلتی ہین پس فرمایا یہہ دونون بیٹی میری ہین

یعنی حکما اور بیٹی بیٹی میری کی یعنی حقیقۃ **ف** ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہی یعنی حکما جیسے بیٹے کا بیٹا اور اسمین ثابت ہوا شرف نسب کا

بیٹی ماں کیطرف سی بہی اے حق سبحانہ خداوند تعالی تحقیق مین دوست رکہتا ہون ان دونونکو پس تو دوست رکہہ تو ان دونونکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ

دوست رکہے ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع شاید کہ مقصود اس عامی نصیحت کرنا ہی اسامہ وغیرہ کو اور برانگیختہ کرنا ہے محبت کی **وعن** سلمى

قالت دخلت على أم سلمة وهي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني في المنام وعلى رأسه ولحيته التراب

بیہ وقال هذا حديث غريب

روایت ہے سلمی سے جو خادمہ تھیں ابو رافع کی بی بی کہ کہا داخل ہوئی میں اوپر ام سلمہ کے کہ بیوی تھیں آنحضرت کی اور حالیکہ وہ روتی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رلایا تجھکو کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھتی تھیں ام سلمہ کہ دیکھا میں نے آنحضرت کو خواب میں یعنی کہا میں نے حالانکہ اونکے سر مبارک پر خاک تھی پس کہا میں نے کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا میں ابھی قتل میں حسین کے نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے شرح اسپر تشدید ہو کہ موت ام سلمہ کی سنہ انسٹھ میں ہی اور بعضوں نے کہا سنہ باسٹھ میں اور یہی قول اول صحیح تر ہے اور شہادت حضرت امام حسین کی سنہ اکسٹھ میں ہی اگر قول دوسرا صحیح ہے تو کچھ اشکال نہیں اور بموجب قول اول کے ہے کچھ اشکال تو جواب یہ ہو سکتا ہے کہ پہلے وقوع اس قصہ کا اونکو خواب میں یہ حال دکھایا ہو اور اتفاقا یعنی یہ کہنا باعتبار تحقق اور ثبوت کی ہی یا اس وقت میں وعن انس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم اي اهل بيتك احب اليك قال الحسن والحسين وكان يقول لفاطمة ادعي لي ابني فيشمهما ويضمهما اليه رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے انس سے کہ پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون سا شخص تمہارے اہل بیت میں محبوب تر ہے طرف تمہارے فرمایا حسن اور حسین اور تھے آنحضرت کہ فرماتے فاطمہ کو بلا میرے پاس دونوں میرے بیٹوں کو پس سونگھتے آنحضرت حسن اور حسین کو یعنی بوسہ لیتے اور چپٹا لیتے تھے اور گلے سے لگاتے اونکو طرف اپنی نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وعن بريدة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطبنا اذ جاء الحسن والحسين عليهما قميصان احمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر فحملهما ووضعهما بين يديه ثم قال صدق الله انما اموالكم واولادكم فتنة نظرت الى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم اصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما رواه الترمذي وابو داود والنسائي اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگہاں آئے حسن اور حسین تھے اون دونوں پر کرتے سرخ چلتے تھے دونوں اور گر گر پڑتے تھے زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کی پس اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے پس اوٹھا لیا اونکو اور رکھا اون دونوں کو آگے اپنے پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالی نے سوا اسکے نہیں کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں یعنی محل آزمائش اور امتحان تمہارے ہیں دیکھا میں نے طرف ان دونوں لڑکوں کی کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کر سکا میں یعنی بسبب محبت اونکی کے یہانتک کہ موقوف کی میں نے بات اپنی کہ نصیحت تھی کو اور بیان احکام اور امر و نواہی کرتا تھا اور اوٹھا لیا میں نے ان دونوں کو نقل کیا اسکو ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے شرح اور یہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کی تھا جو قلب مبارک آنحضرت کی تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہی اور عمل قلیل خطبہ میں جائز ہے پس یہ قسم داخل ہی عبادات میں ہو اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اور ارتکاب ایسی عمل کی عادت نہ کریں اور رسول خدا بھی بہ نسبت مقام عالی سے یا ترقی میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہ کہ علو مقام قرب سے یا خلوت حقیقی سے کچھ تنزل واقع ہوا ہو اور مجکو مجال کلام کرنے کا احوال شریف میں نہیں ہے اللہ اعلم بحقیقة حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن يعلى بن مرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسين مني وانا من حسين احب الله من احب حسينا حسين سبط من الاسباط رواه الترمذي اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھ سے ہی اور میں حسین سے ہوں شرح کہا قاضی نے گویا کہ آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے اوس چیز کو کہ حادث ہونی تھی کہ قریب ہی کہ حادث ہوگی درمیان اونکے اور درمیان قوم کے یعنی یزید پلید اور یزیدی لڑینگے اوس سے اور شہید کرینگے اونکو پس خاص کر اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ وہ دونوں مانند شی واحد کی ہیں بیچ وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنے اور لڑنے والی کی ساتھ اونکی اور تاکید قول اسپر کہ سکے

لکھا ہی کہ واجب ہی اسلئے لعنۃ اللہ وجب اسد میں دو کی نہر سے پڑہا جاوینگا اور حضرت شیخ محدث اور مولانا اسحق نی بھی ترجمہ اسکا کیا ہی کہ دوست رکھا خدا نے اوسکو
کہ دوست رکھتا ہی حسین کو یعنی جب محبت کی اللہ کی کو پہنچیگی واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سے الخ نقل کی توریشتی نی لغت میں سبط ساتھ زیر سین
زبر کے بیٹا بیٹے کا اور بیٹی کا بیٹا اور سبط بالفتح سے ہی درخت اور ایسی درخت کو کہتی ہیں جسکے شاخیں بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ
درخت کی ہی اور اولاد بمنزلہ شاخون کی اور بعض نے کہا سبط ساتھ سباط کے تفسیر میں کہا آیا ہی وہ اسباط سے اوس جگہ مراد اونکی اولاد ہی یعنی بیٹوں کی اولاد
اولاد ہی اور قبیلہ کو بھی سبط کہتی ہیں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی متفرق کیا ہم نے بنی اسرائیل کو بارہ قبیلہ اور احتمال ہی کہ مراد اوس سے یہ ہو
کہ منشعب ہوگا اوس سے ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اوسکی نسل سے خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل اونکے بہت ہونگے اور بہت باقی رہینگے اور ہوا امر ایسا ہی
اور حضرت شیخ محدث یون لکھا ہی کہ سبط ساتھ کسرہ سین کے ترجمہ ہی فرزند فرزند کا اور فرزندان یعقوب کی علیہم السلام اور اسباط اوسکی اسرائیل سے مانند قبائل کی عرب
ہیں اور سبط اصل میں ساتھ زیر کے درخت کو اوسکی شاخیں بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو تو کہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہونگے اونکی نسل سے خلق کثیر

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی علی سے کہا حسن مشابہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز میں کہ درمیان سینہ کے ہی سر تک اور حسین مشابہ تھی آنحضرت کی اوس چیز
میں کہ ہی سینہ سے نیچے نقل کی یہ ترمذی نی **ف** شرح اسکی یہ ہی کہ جزو اعلی بدن اور جزو اسفل دونوں شاہزادے کا مشابہ آنحضرت کی تھی اور وجود شریف آنحضرت کے
کی تقسیم پائی تھی درمیان دونوں کی **وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّيْ دَعِيْنِيْ آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّيَ مَعَهُ
الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِيْ وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ
ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ
الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ
وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے کہا میں نے اپنی ماں سے کہ چھوڑ دے مجھکو یعنی اذن دے مجھکو جاؤں میں آنحضرت
کی خدمت میں یعنی نماز پڑہوں میں اونکے ساتھ مغرب کے **ف** شاید کہ وہاں آنے اونکو منع کرتی ہونگی واسطے کے جانی سے بسبب ہونے مکان دور کی یا خوف
بنسبت اپنی یا بنسبت اونکی تو حذیفہ نے سوال کر کے میری ماں سے یہہ طلب بخشش کی کریں خدا سے واسطے میری اور واسطے تمہارے یعنی بہر اذن دیا ماں نے پس آیا
میں پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور پڑہی میں نے ساتھ نماز مغرب کے پہر آنحضرت نی نوافل پڑھا تک کہ پڑہی نماز عشا کی **ف** شرح اوس حدیث میں فضیلت
مشغول رہنی کی بیچ نوافل کی درمیان مغرب اور عشا کی اور مشائخ اوسکو احیاء مابین العشائین کہتی ہیں ترجمہ پہر بہرے آنحضرت نماز سے اور رجوع کی گہر کی طرف پس
پیچھی چلا میں آنحضرت کی پس سنی آنحضرت نے آواز میری **ف** شرح آواز پانو اور یا یوں تھا کہ آگے آنحضرت کے کچھ بات کرتی ہوں حذیفہ کہ آنحضرت نے اوسکو سنا
ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کون ہی یہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا میں نے ہان حضرت میں ہوں حذیفہ فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حاجت تیری اور کیا کام
ہی تو جو کیا چاہتا ہی بخشی اللہ تجکو اور تیری ماں کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہیں اترا طرف زمین کے کبھی پہلی اس رات کی **ف** اسمین اشارہ ہی
طرف شرف ہونی اوس امر کی کہ اوترا وہ اوسکی بیچ ترجمہ پروانگی طلب کی اوسنے اپنی پروردگار سے کہ آوے اور سلام کرے مجھپر اور خوشخبری دی مجھکو
ساتھ اسکی کہ فاطمہ سردار ہیں بہشت کی عورتوں کی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم ... روایت کی
ابن ماجہ نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حسن کو اپنے کندھے پر لیے ہوئے ایک شخص نے انکی سواری دیکھ کر کہا کہ کیا اچھی سواری ہے
ان کی اور اچھا سوار ہے فرمایا کہ سوار بھی اچھا ہے ف یعنی سواری تو اچھی ہے اور سوار بھی اچھا ہے اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہے حسن کی وعن
عمر انه فرض لأسامة في ثلاثة آلاف وخمسمائة وفرض لعبد الله بن عمر في ثلاثة آلاف فقال عبد الله بن عمر لأبيه
لم فضلت أسامة علي فوالله ما سبقني إلى مشهد قال لأن زيدا كان أحب إلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم من أبيك وكان أسامة أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم منك فآثرت
حب رسول الله صلى الله عليه وسلم على حبي رواه الترمذي اور روایت ہے عمر سے یہہ کہ
انہوں نے مقرر کیے یعنی اپنی خلافت میں اسامہ بن زید کے لیے بیت المال سے وظیفے اور انکو دیے تین ہزار درہم اور پانسو درہم اور عبد اللہ بن عمر کے
لیے تین ہزار کی یعنی عبد اللہ بن عمر کو دیے تین ہزار درہم یعنی بہ نسبت اسامہ کے کمی کی پانسو درہم کم مقرر کیے پس کہا عبد اللہ
بن عمر نے اپنے باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تم نے اسامہ کو مجھ پر یعنی اوسکا روزینہ مجھ سے کیوں زیادہ کیا کہ مجھ سے زیادہ فضیلت پر پس قسم خدا کے
نہیں سبقت کی ہے اس نے مجھ سے کسی مشہد کی طرف یعنی کسی جگہ حاضر ہونے کی خبر نہیں اور کہا کہ میں کسی مشہد میں جگہ حاضر ہوتے
قتال کی لیے اور کہا عمر نے کہ اس سبب سے فضیلت دی میں نے اسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تہا محبوب تر تہا نزدیک پیغمبر خدا کے تیرے باپ
کہ میں ہوں ف ع یعنی اور جو کچھ کہ تو نے بیان کیا کہ نہیں لازم آتا ہے کسی کے محبوب تر ہونے سے یہہ کہ وہ افضل بھی ہو اور تہا اسامہ
محبوب تر نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تجہسے ف ع اور سبب اسکا یہہ تہا کہ یہہ دونوں اہل بیت میں سے تہے اسلیے کہ مولی قوم کا انہیں میں ہوتا ہے
ترجیح دی پس اختیار کیا میں نے یعنی ترجیح دی میں نے پیغمبر خدا کے محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنے محبوب پر کہ تو ہے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کرکے میں نے
آنحضرت کی محبت کے نسبت اونکی وعن جبلة بن حارثة قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
يا رسول الله ابعث معي أخي زيدا قال هو ذا فإن انطلق معك لم أمنعه قال زيد يا رسول الله والله
لا أختار عليك أحدا قال فرأيت رأي أخي أفضل من رأيي رواه الترمذي اور روایت ہے جبلہ بن حارثہ سے کہا کہ آیا میں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا میں نے یا رسول اللہ بہیجو میرے ساتہہ میرے بہائی زید کو فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی یہہ ہے حاضر اختیار کرتا ہے اگر جاوے
تیرے ساتہہ تو منع نہیں کرتا ہوں میں اسکو ف ع یعنی ناسمجہی کر میں آزاد کر چکا ہوں اسکو نہ تو منع کروں جانے سے اور نہ کہوں جانے کو وہ جانے
چاہے جاوے چاہے نہ جاوے ترجمہ کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی نہیں اختیار کرتا ہوں میں تجہپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بہائی کو اور نہ ماں باپ
وغیرہ کو کہا جبلہ نے پس جانی میں نے یعنی رای اپنے بہائی کی یعنی زید کی بہتر اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی افضل اور بہتر اپنی عقل سے نقل کی یہہ
ترمذی نے ف ع یعنی در باب لیجانے اوسکے اپنے ساتہہ اسلیے کہ آنحضرت کی ملازمت میں خیر دنیا اور آخرت کی حاصل تہی اور اصل قصہ اونکا اور
زید کا یہہ ہے کہ زید رہنے والے تہے یمن کے لڑکپنے میں کہ آٹہہ برس کے تہے پکڑے گئے بندی میں ایک قوم کی کہ عرب کے تہے پس لیگئی بازار میں عکاظ کی بیچنے کو اور
حکیم بن حزام نے کہ بہتیجے خدیجہ کے تہے اپنی پہوپہی خدیجہ کی لیے اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح میں آئیں زید کو آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے
اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہیں نکاح اونکا کر دیا اور اس سے اسامہ پیدا ہوئے بعد ان زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی

اور اوس غزوہ میں اوس نام کسی صحابی کا قرآن میں مذکور نہیں ہے سواے اوس کے نام آیہ میں فلما قضی زید منها وطرا اور حضرت علی اور جعفر بن ابیطالب کے ساتھہ بھائی
چارہ اونکا کر دیا تہا اور غزوہ موتہ میں شہید ہوئے جیسے کہ عمر میں نصف بعضے اور ان ایام میں کہ حضرت نے زید کو آزاد کر دیا تہا اور بھائی جبلہ یعنی کوائی اور
کلام مذکور ہو ان میں آیا اونکو ولادت خدمت بابرکت کی کہ ان کے جاتی تہی **وعن اسامة بن زيد قال لما ثقل رسول الله صلى الله**
عليه وسلم هبطت وهبط الناس المدينة فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد اصمت فلم يتكلم فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع يديه علي ويرفعهما فاعرف انه يدعو لي رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی اسامہ بن زید کہا اسامہ نے جبکہ ضعیف ہوئے آنحضرت اوس بیماری کو کہ وفات پائے اوس سے اوترا میں اور اوتری لوگ مدینہ میں **ف** ش **ح** یعنی
اوس لشکر سی کہ آنحضرت نے مجکو ساتھہ مہاجرین اور انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا میں بعد چند روز کے بسبب خبر بیماری آنحضرت کی مدینہ میں
چہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ یعنی اوترنا نیچی کی آنا ہی پاس سبب ہی کہ وہ موضع کہ جہاں لشکر پڑا تہا جانب بلندی یعنی بلندی مدینہ کے ہی کہ اوسکو جرف
ہی جیسیکہ عرفات کہ میں جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرتے ہیں عایت علو و سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتے ہیں جیسیکہ اگر کہ سی عرفات کو جاوین
تو کہینگے صعد الی عرفات یعنی چڑہے ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی کہ کو آوین تو کہینگے ہبط الی مکة یعنی اوترے ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سے جرف
جانا صعود ہی اور وہانسے مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد حرام میں اگر جانب باب السلام کی جاوین طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہیں آئے
اور ملا علی نے یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا میں اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ میں ہبط الناس یعنی اور اوترے صحابہ اپنے مکانونسی طرف مدینہ کے
ترجمہ پس داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالمین کہ تحقیق چپ کیے گئے تہے یعنی طاقت بات کرنیکی نہین رکہتی تہی پس نہ بولی آنحضرت
پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنے مجہپر اور اوٹہاتی تہی اون دونو کو یعنی مجہپر سی پس پہچانا میں یعنی ساتھہ نور
ولایت اور ظہور فراست کے یہہ کہ وہ دعا کرتی ہیں میرے لیے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب **ف** ش **ح** یعنی بسبب محبت اور رعایت حق کے
اور یہہ نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی تئین کہ ایسی وقت میں کہ مہربانی کی اونپر اور دعا اونکی لیے **وعن عائشة قالت**
اراد النبي صلى الله عليه وسلم ان ينحي مخاط اسامة قالت عائشة دعني حتى اكون انا الذي افعل قال يا عائشة احبيه
فاني احبه رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ دور کرین اسامہ کا ناک یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسیکہ
لڑکونکی ناک بہتی ہیں اور وہ اوسوقت میں چہوٹی تہی کہا عائشہ نے چہوڑ دیجیے مجکو تو کہ میں کرون یہہ کام یعنی میں ناک پونچہون اونکی گویا حضرت عائشہ نے
برعایت ادب کی ناک پونچہنا آنحضرت کا مناسب نہ سمجہا تو فرمایا آنحضرت نے ای عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیے کہ میں دوست رکہتا ہون اوسکو نقل
کی یہہ ترمذی نے **ف** ش **ح** یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سی دوست رکہہ کہ میں اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت میں کمال محبت یہہ ہی کہ محبوب سے گذر کر اوسکے متعلقون تک پہنچی اور سرایت کرے خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکو قیم یا رود یا رہے
وعن اسامة قال كنت جالسا اذ جاء علي والعباس يستاذنان فقالا لاسامة استاذن لنا على رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت يا رسول الله علي والعباس يستاذنان فقال اتدري ما جاء بهما قلت لا قال لكني ادري
ائذن لهما فدخلا فقالا يا رسول الله جئناك نسالك اي اهلك احب اليك قال فاطمة بنت محمد صلى الله
عليه وسلم فقالا ما جئناك نسالك عن اهلك قال احب اهلي الي من قد انعم الله عليه وانعمت عليه اسامة بن زيد قالا

ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ
بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا تھا میں بیٹھا ہوا آنحضرت کی دروازہ پر ناگہان آئے علی اور عباس رضی اللہ عنہما
اسامہ سے کہا چاہتی تھی طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی پس کہا دونون نے واسطی اسامہ کے کہ اذن طلب کر ہماری لیے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ یہہ
اذن دونون نے چہوٹی ہوگی ترجمہ پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اور عباس دونون آئے ہین اذن مانگتے ہین پس فرمایا آنحضرت نے کیا جانتا ہی تو کہ کیا چیز لائی ہی ان
دونونکو یعنی کیون آئی ہین کہا میں نے نہین جانتا میں فرمایا آنحضرت نے لیکن مین جانتا ہون کہ کس غرض سے آئی ہین پہر اذن دیا مین نے دونونکو تو وہ آئی
ہوئی دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئی ہین ہم کہ آپ سے پوچہین ہم آپ سے کون شخص آپ کی اہل بیت مین سے محبوب تر ہی نزدیک آپ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
محبوب ترین اہل بیت میری نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہی کہا علی اور عباس نے کہ نہین آئے ہین ہم تمہاری پاس کہ پوچہین ہم حال اہل بیت تمہارے کا یعنی اولاد
وازواج تمہاری کی سے بلکہ پوچہین ہم حال اقارب متعلقین کے سے فرمایا محبوب ترین اہل میری کا نزدیک میری یعنی مردونمین سے وہ شخص ہی کہ تحقیق انعام
احسان کیا خدا تعالی نے اوپر اسکی ساتھہ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام و احسان کیا میں نے اوپر اسکی ساتھہ آزاد کرنی اور متبنی کرنی اور تربیت کرنیکی وہ
شخص اسامہ بن زید ہی ف ح ع جاننا چاہیی کہ انعام حق جل علا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن مین بہ نسبت زید کے کہ باپ اسامہ کا ہی مذکور ہی و لیکن
انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر ہی اس اعتبار سے آنحضرت نے مصداق آیۂ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر یا کہ فرمایا زید اور اسکی بیٹی اسامہ کو حاصل یہہ کہ اگرچہ
ورود آیہ کا بحق زید کی ہی و لیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہی بیچ حاصل ہونی دونون انعامونکی ترجمہ کہا علی و عباس نے بعد اسکی کون ہی فرمایا آنحضرت نے کہ علی
بن ابیطالب ہی ف ع پس یہہ نص جلی ہی اس پر کہ نہین لازم آتی محبت سے افضلیت اسلیے کہ علی افضل ہین اسامہ اور زید سے بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نے
یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنی چچا کو آخر اہل بیت اپنی کا یعنی اگر بعد آپ کے پوچہون تو آپ مجکو فرماوینگے فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہ علی نے سبقت کی ہی تمپر ساتھہ ہجرت
کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور ایسی ہی ساتھہ اسلام کے پس یہہ واجب کرتا ہی تقدیم اسکو کہ ترتیب ہی اوپر فضیلت کے اور نظیر اسکی یہہ ہی کہ
آئی عباس اور ابوسفیان اور بلال و سلمان طرف دروازہ عمر کی اجازت لینی کو اندر جانیکی تو آگے بلایا اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نے اجازت مانگی اونکی سے
ساتھہ آنی جماعت کے کہ داخل ہون بلال پس کہا ابوسفیان نے عباس سے کہ کیا نہین دیکہتا ہی یہہ کہ مقدم کرتا ہی عمر ہمپر موالی یعنی غلامون آزاد کو تو
کہا عباس نے کہ یہہ تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت مین پس چاہیی ملامت کریں ہماری ہی ف ح اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کی ہی بعضی کہتی ہین کہ عباس پہلے سے
مسلمان تھی و لیکن مشرکونسی اسلام چہپاتی تھی اور بارہ وجود اسکی ہجرت بعد آپ کے پوشیدہ نرہی کہ اگر تعدد وجوہ مسطورہ کا ملحوظ ہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ
احبیت کے کیا مشکل ہوتا فافہم و باللہ التوفیق پس البتہ اس مقام مین تعداد اور اعتبار وجوہ و حیثیات کا معتبر ہی یعنی اسامہ بسبب خدمتگذاری وغیرہ کے احب تہی
اور حضرت علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کی بہ نسبت اسامہ و حسنین سے احب تہی اور حضرت علی اور یہہ وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ وَعَلِيٍّ وَأَبِيهِ فِي بَابِ الْكَرَامَاتِ اور
ذکر کی گئی حدیث ان مرد حبل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس کی واقع ہی بیچ کتاب الزکوۃ کی **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ
وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن حارث سے کہا اونہون نے ابوبکر
نے عصر پڑہی پہر نکلی اور ساتھ علی تہی پس دیکہا ابوبکر نے حسن کو کہ کہیلتی ہین ساتھ لڑکونکی پس اوٹہا لیا ابوبکر نے حسن کو اپنی کاندہی پر
اور کہا ابوبکر نے میرا باپ فدا ہو خوش طبعی کی فدا ہو باپ میرا یہہ بیٹا ہی پیغمبر کے نہین بیٹا ہی علی کا اور علی ہنستی تہی یعنی اس بات سے نقل کی یہہ بخاری نے
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ

فقلت والله انه كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان مخضوبا بالوسمة رواه البخاري وفي رواية
الترمذي قال كنت عند ابن زياد فجيء برأس الحسين فجعل يضرب بقضيب في انفه
ويقول ما رأيت مثل هذا حسنا فقلت اما انه كان من اشبههم برسول الله صلى الله
عليه وسلم وقال هذا حديث صحيح حسن غريب اور روایت ہی انس سی کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسین
کا یعنی بعد قتل کے اور عبید اللہ بن زیاد کا ہی یار وہ امیر تھا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تھا واسطی قتل کرنی حسین کی اور وہ اون
ایام میں کہ امیر تھا کوفہ کا بھی یزید بن معاویہ کی طرف سی پھر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر انکی ہاتھ سی بیچ زمانہ مختار بن عبید کے
سن چھیاسٹھ میں ترجمہ پس کہا گیا سر حسین کا بیچ طشت کے پس لگا وہ شخص کہ مقرر تھا اونکی سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکے ہاتھ میں تھی یعنی سر اوپر اونکا
اونکی بینی مبارک پر مارتا تھا اور کہا بیچ حسن امام حسین کے کچھ یعنی عیب کیا اونکی حسن میں اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی اور
مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال میں لیکن بطریق استہزا و تمسخر اور اظہار خوشی کی حاصل ہوئی اوس بدبخت کو سبب قتل اونکے کے ترجمہ کہا انس نی پس
کہا یعنی قسم خدا کی تحقیق حسین تھے بہت مشابہ اہل بیت میں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کی اور تھا سر مبارک رنگا ہوا ساتھ وسمہ کے نقل کی یہ بخاری نی اور ترمذی
کی روایت میں یون آیا ہی کہ کہا انس نی تھا میں نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکو پاس پس شروع کیا مارنا ساتھ چھڑی کی امام حسین کے
ناک میں اور کہتا تھا نہیں دیکھا میں مانند اسکے حسن میں پس کہا میں خبردار ہو تحقیق حسین تھے مشابہ تر ان لوگوں کی ساتھ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث صحیح
حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی کی یون روایت ہے کہ پس شروع کیا عبید اللہ کہ رکھتا تھا چھڑی کہ اوسکی ہاتھ میں بیچ آنکھ اونکے کی اور ناک اونکی کی پس
کہا میں یعنی انس نی اوٹھا چھڑی اپنی اسلئے کہ تحقیق دیکھا ہی میں نی منہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جگہ اسکی اور بزار کی روایت میں یون ہی کہ کہا انس بن مالک نی
کہا میں نی عبید اللہ کو کہ بلا شبہ میں نی دیکھا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگھتے تھی جہان لگتی ہی چھڑی تیری کہا انس نی پس ہٹالی اوسنی چھڑی
اور روایت ہی عمارہ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکی یاروں کا یعنی سر اوسکی یاروں کا پس رکھے گئے بیچ مسجد کے بیچ رحبہ کے پس پہنچا میں طرف
اون لوگوں کی اس حال میں کہ وہ کہہ رہی تھی وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گھستا تھا سرون میں یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتھنی میں اور ٹھیرا تھوڑی سی
دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہو گیا پھر کہا لوگون نی کہ وہ آیا پس کیا سانپ نی یہ دو بار یا تین بار روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے وعن
ام الفضل بنت الحارث انها دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني رأيت
حلما منكرا الليلة قال وما هو قالت انه شديد قال وما هو قالت رأيت كان قطعة من جسدك قطعت
ووضعت في حجري فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت خيرا تلد فاطمة ان شاء الله غلاما يكون في
حجرك فولدت فاطمة الحسين فكان في حجري كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت يوما على رسول الله صلى
الله عليه وسلم فوضعته في حجره ثم كانت مني التفاتة فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
تهريقان الدموع قالت فقلت يا نبي الله بابي انت وامي ما لك قال اتاني جبريل فاخبرني ان امتي ستقتل
ابني هذا فقلت هذا قال نعم واتاني بتربة من تربته حمراء اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کے سی کہ وہ آئیں پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق
میں نی دیکھا ہی ایک خواب برا آج رات فرمایا آنحضرت نی اور کیا ہی وہ خواب ام فضل نی کہا تحقیق وہ خواب بہت سخت ہی یعنی سنا اوسکا کہا نہیں جاتا کہ سکتی میں پھر فرمایا آنحضرت نی
کیا ہی کہا ام الفضل نی دیکھا میں نی گویا کہ ایک ٹکڑا بدن مبارک کی آپ کا کاٹا گیا ہی اور رکھا گیا ہی بیچ گود میری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھا تو نی خواب اچھا جنے گی فاطمہ بیٹا اگر چاہا خدا نی ہوگا وہ بیچ گود تیری

نکلا دستاویز میری ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کہا اوسنے یعنی فاطمہ حسین کو جنتی تو وہ میری گود میں جیسے فرمایا تہا حضرت صلی اللہ علیہ
ایک روز آنحضرت کے پاس میں گئی اور حسین کو آنحضرت کی گود میں رکہدیا پہر پڑی یکایک نظر میری پس کیا دیکہتی ہوں کہ آنکہیں
آنحضرت کی جاری تہی آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا میں نے اے پیغمبر خدا قربان ہوں باپ ماں میرے آپکو کیا ہوا کہ روتے ہو فرمایا آنحضرت نے آئے میرے پاس جبرئیل اور خبر دی
مجہکو کہ تحقیق امت میری نزدیک ہے کہ قتل کریگی اس بیٹے میرے کو یعنی اشارہ طرف حسین کی پس کہا میں نے یعنی بطریق تعجب اس بیٹے کو کہا ہاں اور لائے
اور دی مجہکو جبرئیل نے مٹی اوسکی مٹی سے سرخ ف ع یعنی اوس جگہ کی مٹی کہ جہاں قتل ہونگے اور روایت ہے سلمیٰ سے کہ کہا گئی میں ام سلمہ کے پاس
اور وہ روتی تہیں پس کہا میں نے کس چیز نے رولایا تجہکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب میں حالانکہ اونکے سر پر اور ڈاڑہی مبارک پر
مٹی تہی پس کہا میں نے کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا میں قتل حسین میں ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور یہ واقعہ ہوا ہے
حسان میں **وعن** ابن عباس انه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم ذات يوم بنصف النهار
اشعث اغبر بيده قارورة فيها دم فقلت بابي وامي ما هذا قال هذا دم الحسين واصحابه لم ازل
التقطه منذ اليوم فاحصي ذلك الوقت فاجد قتل ذلك الوقت رواهما البيهقي في
دلائل النبوة واحمد الاخير اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اونہوں نے دیکہا میں نے آنحضرت کو جیسا دیکہا کرتا ہے سونیوالا ایک
روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ تہے آنحضرت کے ہاتہ میں ایک شیشہ ہے کہ اوس میں خون ہے پس کہا میں نے باپ میرا اور ماں میری قربان ہوں
تمہارے کیا حال ہے یہ اور کیسا ہے یہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہہ خون حسین کا اور اونکے یاروں کا ہے ہمیشہ سے میں چنتا اوسکو ابتدا آج کے روز یعنی صبح سے
ابتک چنتا تہا میں خون حسین کا اور اونکے یاروں کا اور اس شیشہ میں جمع کیا ہے میں نے اوسکو ابن عباس نے کہا میں یاد رکہا میں نے اوس وقت کو پس پایا میں نے یعنی خبر آئی
کہ مارا گیا قتل کئے گئے حسین اوسی وقت روایت کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر **وعنه** قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احبوا الله لما يغذوكم من نعمه واحبوني بحب الله واحبوا اهل
بيتي لحبي رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکہو خدا کو بسبب اوس چیز کی کہ
غذا دیتا ہے اور پرورش کرتا ہے تمکو نعمت سے ف ع یعنی طرح بطرح کی نعمتوں سے موجب قول اللہ تعالیٰ کے وما بکم من نعمة فمن الله یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہے نعمت
پس اللہ کی طرف سے ہے اور معنی حدیث کے یہہ ہیں کہ اگر نہیں دوست رکہتے ہو تم اللہ تعالیٰ کو کہ اوسکی ذات کے لئے پس دوست رکہو اوسکو واسطے نعمت کے کہ دیتا ہے تمکو اللہ سبحانہ
محبوب لذاتہ وصفاتہ ہے نزدیک عارفین محبین کے برابر ہے کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہے فلیعبدوا رب هذا البیت الخ ترجمہ پس دوست
رکہو مجہکو یعنی بسبب محبت اللہ کے اور بسبب محبت خدا کا تو بہی دوست رکہو مجہکو بسبب دوستی خدا کی ش ع اسلئے کہ محبوب کا محبوب ہوتا ہے اور اسلئے کہ فرمایا ہے اللہ
تعالیٰ نے قل ان کنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله انتہی اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے شرح میں یہہ لکہا ہے یعنی بسبب دوست رکہنے تمہارے خدا کو یا بسبب
رکہنے خدا کے تمکو پھر جیسا اور دوست رکہو میرے اہل بیت کو بسبب دوستی میری کے یعنی بسبب دوست رکہنی میری کے اونکو یا بسبب دوست رکہنے تمہارے مجہکو نقل کی یہہ
ترمذی نے **وعن** ابي ذر انه قال وهو آخذ بباب الكعبة سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول
الا ان مثل اهل بيتي فيكم مثل سفينة نوح من ركبها نجا ومن تخلف عنها هلك رواه احمد اور روایت ہے ابی ذر غفاری سے
یہہ کہ اونہوں نے کہا اسحالمیں کہ وہ پکڑنے والے تہے کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے آگاہ رہو حال و مثال اہل بیت میرے کی تم
میں مثال کشتی نوح کی ہے جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح میں نجات پائی اور جو کوئی پیچہے رہا اور سوار نہ ہوا وہ ہلاک ہوا نقل کیے یہہ احمد نے ف ع یعنی

پس اسی طرح جس نے اہل بیت کی محبت و متابعت اوسکی نجات پائی دونون جہان مین اور جو نہ داخل ہوا ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ عقل کی رو سے ہو جاوے پایا
دونون مین سی مشابہت دی دنیا کو اور دریا سے جیسے کفار و گمراہیوں اور بدعتوں اور جہالتوں اور نفسانی خواہشوں سی ساتھ اور بات جس کی ابر
سوچ پر موج ہوا اور اوپر دوسری ابر کشتی ہی طرح کی تاریکیاں اوپر تلے اور گمراہ ہوا سو بس تیرا سارا زمین کا ورنہ ہے اور بس خلاصی مگر سبب اوس
کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگا وہ بات کہ ساتھ اس قول آنحضرت کے شامل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشئی منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کے سوار ہوئے اہل بیت کی محبت کی کشتی میں اور راہ پائی انہوں نے
ساری ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس امید رکھتے ہین ہم نجات کے ہولون قیامت کے سے اور طبقات دوزخ کی بیچ امید کرتے ہین راہ پانے
کی طرف پہنچنے درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہ ہے کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتھ اونکی اور اول ہی مرتبہ
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکھی ساتھ ستارون صحابہ کی مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون میں کہ نہیں نکل سکیگا اوسکی
اور رہا وہ جو کہ اصحاب کی اتباع ہے بطریق مرفوع کی کہ مثل علما کی زمین میں مانند مثال ستارون کی ہے آسمان میں کہ راہ دکھاتی ہیں بیچ ہر و بحر کی تاریکیون میں
جب بیٹ جاوینگے ستارے شک نہیں پھرینگے راہ سو کر چلنے والے

باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جاننا چاہئے کہ بیبیان آنحضرت صلعم کی ایک وقت میں نو تھیں اور ایک وقت میں گیارہ
اور ایک وقت میں بارہ اور ایک وقت میں کم اسکی جامع الاصول میں لایا ہے کہ علما اختلاف کرتے ہیں بیچ عدد بیبیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے
اور بیچ ترتیب اونکی کے اور بیچ عدد اونکے کہ مری ہیں بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد اونکے کہ دخول کیا ہی ساتھ اونکے اور
اونکی کہ نہیں دخول کیا ہی ساتھ اونکی اور ایک جماعت عورتون میں ہے کہ دی پیغام نکاح کا کیا تھا آپنے اور نکاح نہیں ہوا اونکا اور بعضی ایسی تھیں
کہ عرض کیا اپنی تئیں آنحضرت پر بطور درخواست نکاح کی آنحضرت سے اور کہا صاحب جامع الاصول نے کہ ہم ذکر کرتے ہیں جو کچھ مشہور ہے اقوال علما میں
سے بعد اوسکی ذکر کیے نام اونکی اور کاتب حروف نے بیچ شرح اسکی تاریخ نکاح اور وفات اونکی کے ذکر کی ہے اور کچھ شرح کی بیچ احوال بیبی اونکا لکھا ہے
اور بیان اوپر ذکر کرنے ناموں اور تاریخ کی اقتصار کیا اول ازواج مطہرات میں سے ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہیں نکاح کیا اونسے آنحضرت نے اسی حالت مین
کہ خدیجہ چالیس برس کی تھیں اور آنحضرت پچیس برس کی اور وفات پائی اونہون نے تین برس پہلے ہجرت سے بموجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا سودہ بیٹی
زمعہ کی سی مکہ میں اور مری وہ سنہ چون میں پھر عائشہ صدیقہ ابو بکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ میں اسی سال میں کہ وہ جب چھ برس کی تھیں اور بنا یعنی
صحبت دخول کی ساتھ اونکی نو برس کی عمر میں اور وفات پائی اونہون نے سنہ پچپن یا اٹھاون میں اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سے نکاح کیا دوسرے سال
یا تیسرے سال ہجرت میں اور مرین وہ سنہ پینتالیس یا اکتالیس میں اور زینب خزیمہ کی بیٹی سے نکاح کیا سنہ تین میں اور مرین وہ سنہ چار میں اور ام سلمہ
بیٹی امیہ مخزومی کی سی نکاح کیا سنہ چار یا تین میں اور مرین وہ سنہ اونسٹھ میں اور بعضوں نے کہا ہے سن باسٹھ میں اور اول صحیح تر ہے اور زینب جحش کی بیٹی
نکاح کیا سن پانچ میں اور مرین وہ بیسویں یا اکیسویں سنہ میں بعد آنحضرت کے آپکی بیبیون میں سی اول انہین کی وفات ہوئی اور ام حبیبہ ابو سفیان
کی بیٹی اور معاویہ کی بہن کا حال یہ ہے کہ صحیح اور مشہور تر یہ ہے کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نے آنحضرت کے ساتھ مہر چار ہزار درہم کی سن چھ میں یعنی بعد اسکے
کہ اوس وقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبید اللہ بن جحش کے گئی تھیں اور عبید اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہ اسلام پر قائم رہیں اور جویریہ بیٹی حارث کو جبکہ
میں پکڑا آنحضرت نے غزوہ مریسیع میں کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بھی کہتی ہیں چھٹی سال میں پھر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسے اور مرین وہ سنہ چھپن میں
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات میں اور مرین وہ سنہ اکسٹھ یا اکیاون میں اور ریحانہ اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سی نکاح

کیا سنہ سات میں بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندیوں میں گرا اور آزاد کر کے نکاح کیا اور وہ اوسوقت میں سترہ برس کی تھیں فات پائی سن پچاس میں اور
بعضوں نے کہا سنہ باون میں اور بعضوں نے اور اور کہا اور ریحانہ بیٹی زید کی یہود بنی قریظہ میں سے تھیں بندیوں میں آئیں اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نے اور نکاح کیا اور بعضے
کہتے ہیں اور مریں وقت پھرنے حجۃ الوداع کے اور دفن ہوئیں بقیع میں یہ گیارہ عورتیں جنسے نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتیں ہیں مقدار تیس کے یا زیادہ اوسے
تھیں کہ اونسے نکاح کیا حضرت نے اور پہلے دخول کے مفارقت کی اور بعضوں سے پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہیں کیا اور بعضوں نے وقت اوترنے آیۃ کریمہ
یا ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئیں حضرت کی پاس سے اور تفصیل اسکی جامع الاصول میں مذکور ہے اور لونڈیاں حضرت کی
بعضوں نے کہا ہے کہ وہ چار تھیں بہت مشہور اونمیں ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ میں مریں اور ریحانہ بنت
شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئیں بعضوں نے کہا کہ اونکو آزاد نہیں کیا اور تیسری بسبب ملک یمین کی اور ایک لونڈی تھی کہ زینب بنت جحش نے اونکو بخشی تھی اور
ایک لونڈی کہ قید میں آئی بندی میں تھی واللہ اعلم **الفصل الاول** پہلی فصل عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ
قَالَ أَبُوْ كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكِيْعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ روایت ہے امیر المؤمنین علی سے کہا سنا میں نے آنحضرت کو
فرماتے بہترین عورتوں اوس وقت کے مریم ہیں بیٹی عمران کی اور بہترین عورتوں اس امت کے خدیجہ بیٹی خویلد کی ہیں نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کی ہے کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نے کہ حافظ حدیث سے ہیں اور یہ دونوں مرتبہ بالا کے راویان حدیث کے ہیں طرف آسمان
و زمین کے **ف** ح واسطے بیان معنی ضمیر کے یعنے بہتر ہے اونسے کہ آسمان و زمین کے نیچے ہیں اور اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین ہے
اپنی امت میں لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونوں کے کہ کون سی افضل ہے اور نقل کیا گیا تفسیر نسفی سے کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہیں جیسے مریم
بموجب قول صحیح کی اوسیکہ کہ مریم پیغمبر نہیں تھیں اور یہ بھی مقرر ہے کہ یہ امت مرحومہ بہتر ہے اور اس تقدیر پر عائشہ و خدیجہ میں بھی اختلاف کیا ہے اور
السیوطی ہی نے بیچ فضیلت فاطمہ کے تردد ہے اوپر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہیں اور میں پیغمبر کے جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہیں دیتا
اور باقی کلام انشاء اللہ بیچ پہلی فصل میں گذریگا وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ فَإِذَا أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا
وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا آئے جبریل آنحضرت
کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ ہیں تحقیق آئیں یعنی متوجہ ہوئیں کہ ساتھ اونکی ہے باسن کہ اوسمیں سالن ہے یعنی ساتھ روٹی کی یا طعام
ہے یعنی مشتمل سالن پر شک ہے راوی کو **ف** ح یہ شک راوی کی ہے اور آنا خدیجہ کا کہیں تھا غار حرا میں کہ آنحضرت وہاں مشغول عبادت تھے اور توشہ
چند روزہ اپنی ساتھ لیجاتے ایک روز خدیجہ آپ لے گئیں اور یہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہے بعضے شارحین نے پر طیبی نے کہا کہ مشہور ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے اوترنے جبریل کے تھا ظاہر ا بعد اوترنے جبریل کے بھی کچھ دنوں وہاں رہے ہوں اور خدیجہ اونکو لیجاتیں طعام آنحضرت کے لیے
لے گئیں یا بھیجا طعام لانا اور وقت میں ہو واللہ اعلم غرضکہ بہرصورت یہ خبر جبریل نے دی اور کہا کہ پس جس وقت کہ آویں خدیجہ آپکے پاس کہو اونسے سلام
اونکے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے **ف** ع لکھا ہے علما نے کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہے خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کو حضرت نے
جبریل ہی نے کہ سلام پہنچا تھا چنانچہ آتی ہے حدیث اور یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی سلام کہا اور خوشخبری دو اونکو ساتھ ایک گھر کے بہشت میں موتی سے کہ
اندر سے خالی ہے اور فراخ مقدار ایک محل کی **ف** ح اور بہشت میں گھر ہوگا موتی کا اور قصب جو ہے اوسکا ترجمہ ہے کہ وہاں شور اور اندر سے خالی ہو اور محنت

سے ہوا اور گھر موتی کا آبدار تھا مجوف اور نہ شور و شغب ہوگا اوس گھر میں اور نہ رنج و تعب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی ان دونوں چیزوں کے
اسلیے کہ دنیا کی گھر میں جو لوگ رہتے ہیں انکے شور و شغب وہاں ہوتا ہے اور اوسکی بنائی سنوارنے میں رنج و تعب ہوتا ہے پس خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ وہ محل
خالی ہوگا ان آفات سے اور کہا بعض علما نے کہ یہ جزا اوسکی ہے کہ وہ رضی اللہ عنہا پہلی اسلام لائی تھیں بخوشی خاطر بغیر جدال اور منازعت اور تعب کے

وعن عائشة قالت ما غرت على احد من نساء النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة وما رأيتها ولكن كان يكثر ذكرها وربما ذبح الشاة ثم يقطعها اعضاء ثم يبعثها في صدائق خديجة فربما قلت له كانه لم يكن في الدنيا امرأة الا خديجة فيقول انها كانت وكانت وكان لي منها ولد متفق عليه

اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں غیرت کی میں نے اور رشک نہیں کرتی ہوں کسی پر آنحضرت کی بیبیوں میں سے جسقدر کہ رشک کرتی ہوں خدیجہ پر حالانکہ
نہیں دیکھا تھا میں نے خدیجہ کو ولیکن تھے آنحضرت بہت یاد کرتے خدیجہ کو اور اکثر ذبح کرتے بکری کو پھر بہت ٹکڑے کرتے اوسکو کاٹتے ایک ایک عضو پھر بھیجتے
آنحضرت اوس بکری کو یا اوسکے اعضا کو اور بانٹتے اوسکو بیچ اون عورتوں کے کہ دوستدار خدیجہ کی تھیں پس اکثر اوقات کہتی تھی میں آنحضرت کو گویا نہ تھی دنیا میں
کوئی عورت موصوف ساتھ صفات حمیدہ کے مگر خدیجہ پس فرماتے آنحضرت یعنی بیچ تعریف و مدح خدیجہ کی کہ خدیجہ تھی ایسی اور ایسی تھی اور ایسے ف
ح یعنی روزہ رکھتی اور شب بیدار رہتی اور مشفقہ اور احسان کرنیوالی تھی اور غیرہ ولک اور اوسکو مبہم فرمایا واسطے مبالغہ اور اشارہ کرنیکی طرف اسکے کہ بیان
اوسکی صفتوں کا حد و اندازہ سے باہر تھا اور فرمایا تھی میرے لیے اوس سے اولاد نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تمام اولاد آنحضرت کی
خدیجہ سے تھی رضی اللہ عنہن سوائے ابراہیم کی کہ وہ ماریہ قبطیہ سے تھے اور فاطمہ بھی انہیں سے تھیں کیا کچھ فضیلت حاصل تھی انکو اور اسمیں تعریض ہے
عائشہ کو کہ اونسے کوئی فرزند نہ ہوا اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ خاص تر غرض نکاح سے توالد اور سب سے زیادہ فائدہ اولاد کا ہونا اولاد کا ہے کہا مولف نے کہ خدیجہ بیٹی
خویلد کی ہیں اسد کی قریشیہ تھیں اول انکا عتیق بن عائذ سے نکاح ہوا پھر نکاح کیا اونسے ابی ہالہ بن زرارہ نے پھر نکاح کیا اونسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور اوس وقت انکی عمر تھی چالیس برس کی اور نہیں نکاح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اونکے کسی عورت سے اور نہ نکاح کیا اونکے ہوتے کسی سے یہانتک کہ مرگئیں وہ اور خدیجہ
سب سے اول عورتوں میں ایمان لائیں اور مریں مکہ میں پانچ برس پہلے ہجرت سے اور بعضوں نے کہا چار برس پہلے اور بعضوں نے کہا تین برس پہلے اور گذری تھے
نبوت سے دس برس اور عمر اونکی تھی پینسٹھ برس کی **وعن** ابي سلمة ان عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يا عائش هذا جبريل يقرئك السلام قالت وعليه السلام ورحمة الله قالت وهو يرى ما لا ارى
متفق عليه اور روایت ہے ابی سلمہ سے کہ تحقیق عائشہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں پہنچاتے ہیں تجکو سلام کہا عائشہ نے
اوپر جواب سلام جبرئیل کی اور جبرئیل پر سلام اور رحمت خدا کی کہا عائشہ نے اور آنحضرت دیکھتے تھے اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتی تھی میں یعنی اوسکو کہ وہ جبرئیل
ہیں کہ آنحضرت دیکھتے تھے اور عائشہ نہیں دیکھتی تھیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشة قالت قال لي رسول الله صلى
الله عليه وسلم اريتك في المنام ثلاث ليال يجيء بك الملك في سرقة من حرير فقال لي هذه امرأتك فكشفت
عن وجهك الثوب فاذا انت هي فقلت ان يكن هذا من عند الله يمضه متفق عليه
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلعم نے کہ دکھلائی گئی تو مجکو خواب میں تین شب لاتا تھا مجکو یعنی تیری صورت و مثال کو فرشتہ بیچ ایک
ٹکڑے بہت اچھے ریشمی کپڑے سفید کے ف اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا عائشہ نے کہ لائے جبرئیل صورت میری بیچ ہتھیلی اپنی کے جس وقت کہ حکم کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ نکاح کرنے میرے اور وجہ تطبیق کی ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ صورت حریر میں تھی اور حریر ہتھیلی میں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دو بار

لائی ہوں جبرئیل صورت تیری ایکبار ... جبرئیل آئے تہلی مین لائی ہوئی اور فرشتہ حریر مین ست بس کہا فرشتہ نے یہہ صورت ہو تیری
تیری ہی یعنی صورت اوسکی یہی تہی پس اوٹہایا میں تیری صورت کی سونہہ سی کپڑے پس ناگہان تو اوسپر ہی صورت ہی کہ دیکہی تہی یعنی یہہ معنی کہ کہ فرشتہ
کپڑا تیری سونہہ سے وقت دیکہنے تیری کی پس ناگہان تو مثل اوسی صورت کے ہی کہ دیکہی تہی میں خواب میں پس کہا میں یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب
دیکہنا نزدیک خدا کی سی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے شرح یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچا دیگا اوسکو یہہ تک اگر کہا جاوے کہ شک
بیچ پڑنے اسکے کہ خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی یہہ کہ انبیا کا خواب وحی ہی خصوصا سید الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا بعض
علما نے کہ اگر یہہ واقعہ خواب کا پہلی نبوت سے ہو تو تو کچہہ اشکال ہی نہیں اور اگر بعد نبوت کی ہو تو مراد یہان شک نہیں بلکہ اسطرح فرمانا واسطے تقریر و توکید
اور تحقیق اسکے کی ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکے نزدیک یکبات ثابت ہوتی ہی جیسے کہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر میں بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ
کرونگا تجہسی پہر اگر کہیں کہ دیکہنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ نبوت پہلی اوسکے کہ پہلی نبوت سے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کے ساتہہ نہیں ہی خصوصا
خواب میں مخصوص ہی لانا فرشتہ کا وحی کو خدا کی طرف سے یعنی وحی پیغمبر کا تا ہی فرشتہ اور بعضون نے کہا کہ احتمال اس خواب کے حق ہی ولیکن شک
اوسکی تعبیر میں ہی کہ مراد یہی ظاہر ہو یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد بیوی دنیا میں ہی یا آخرت میں کہا مولف نے کہ خواستگاری کی عائشہ سے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کیا اونسے کہ مہینے شوال کی مہینہ میں بیچ دسوین سال کی نبوت سے اور تین برس پہلے ہجرت کے اور بعضون نے اور کچہہ
کہا ہی اس باب میں اور عروسی کی اونسے یعنی اونکی خدمت میں وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن دوم ہجری کے سر اٹہارہ مہینے پر اور اوس وقت میں عمر اونکی نو برس کی تہی
اور بعضون نے کہا کہ دخول کیا حضرت نے ساتہہ اونکی مدینہ میں بعد سات مہینے کی وقت آنے اپنے سے اور رہین وہ ساتہہ آنحضرت کے نو برس اور جب آنحضرت کو
وفات شریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کے تہیں اور نہیں نکاح کیا آنحضرت نے کسی باکرہ سے سوا اونکی اور تہیں نہایت عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثیں یاد
تہیں اونکو آنحضرت کی اور یاد تہیں ابیات اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثیں اونسے جماعت کثیرہ نے صحابہ و تابعین سے اور مرین وہ مدینہ میں سن ستاون
میں اور بعضون نے کہا سن اٹہاون میں منگل کی شب میں وقت گذرنے سترہ دن کی رمضان سے اور حکم کیا تہا اونہون نے اپنی دفن کرنیکا رات کو
پس دفن کی گئین بقیع میں اور نماز پڑہی اونپر ابوہریرہ نے اور اون دنون مروان خلیفہ تہی مدینہ پر معویہ کے زمانہ مین **وعن عائشة** قالت ان الناس
كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالت ان نساء رسول
الله صلى الله عليه وسلم كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة وصفية وسودة والحزب الآخر ام سلمة وسائر
نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم حزب ام سلمة فقلن لها كلمي رسول الله صلى الله عليه وسلم يكلم
الناس فيقول من اراد ان يهدي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فليهده اليه حيث كان
فكلمته فقال لها لا تؤذيني في عائشة فان الوحي لم ياتني وانا في ثوب امراة
الا عائشة قالت اتوب الى الله من اذاك يا رسول الله ثم انهن دعون فاطمة فارسلن الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال يا بنية الا تحبين ما احب قالت بلى قال
فاحبي هذه. متفق عليه اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سے کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ ثواب ساتہہ تحفون اپنی کے
بیچ روز نوبت میری کی یعنی پیشکش جو حضرت کی لیے لانی چاہتی تو رہنی دیتی اوس دن تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکی پاس ہون جو
بابرکت میں لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی رضا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نے بیبیان آنحضرت کی دو گروہ تہین کہ گروہ

تھا مزاج ہر گروہ کا اور باہمی ہلو سکی بیچ عشرت و صحبت کے یعنی ایک گروہ تھا کہ اوسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ
تھیں ف ح حضرت عائشہ سودہ اونکی تھیں بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ لوگ خصوصیت سے موافق و رفیق ایک دوسری کی تھیں چنانچہ ابو بکر و عمر متفق و متحد تھے
اور دوسرا گروہ ام سلمہ اور باقی بیبیاں پیغمبر خدا صلعم کی تھیں اور ام سلمہ اونکی سردار تھیں پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ کہو
کہ رسول خدا صلعم سے کہ کلام کریں لوگوں سے پس فرمادیں جو کوئی چاہے یہ کہ تحفہ بھیجے طرف آنحضرت کے پس چاہیے کہ بھیجے تحفہ طرف اونکی جس جگہ کہ ہوں یعنی خواہ عائشہ
کے گھر میں خواہ کسی اور کے گھر میں اور تخصیص عائشہ کی گھر کی نہ کریں کہ وہ شرمندہ ہوتی ہیں کیونکہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے اس باب
میں پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دے مجھکو عائشہ کے مقدمہ میں اس سبب عائشہ کے واسطے کہ وحی نہیں آئی ہے مجھکو بیچ لحافوں کسی عورت کے
سوا عائشہ کی ف ح یعنی اونکی لحاف وغیرہ میں آتی ہے اور اوروں کے لحاف وغیرہ میں نہیں آئی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوئی آیت ایک لا ادری من صحبت
اسماعیل کے میں بھی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھی لحاف میں کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہوں میں طرف اللہ کی ایذا آپکی پہنچانے سے کہ باعث اونکی ایذا کا ہو اور پھر
اللہ بیبیاں عورتوں نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تھیں بلایا حضرت فاطمہ کو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تاکہ عرض کریں حضرت سے اس قضیہ میں پس کلام
کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ح اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہ ہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کی تب یہ پس فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی میری کیا نہیں دوست رکھتی تو جسکو
دوست رکھتا ہوں میں کہا فاطمہ نے ہاں دوست رکھتی ہوں جسکو آپ دوست رکھتے ہیں فرمایا حضرت نے پس دوست رکھ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور منع کر اوس چیز کو کہ سبب ہے
خاطر آنحضرت کی نقل کی بخاری و مسلم نے ف ح اور آنحضرت نے حکم کیا ہے اسکو کہ عائشہ کے بارہ میں رعایت کرو اور شاید کہ اونکی تعلق تھا کہ آپنے اوسکو
وذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسیٰ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ آئے اول میں فضل عائشۃ علی النساء آخر تک اوسکے بعد
یعنی کہ فضل عائشۃ علی سائر الطعام بیچ باب بدء الخلق کی ساتھ روایت ابو موسیٰ اشعری کی ف ح اور گذر چکا ہے خلاف اسکا کہ مراد عورتوں سے جنس عورتوں کی ہے
یا ازواج آنحضرت کی علی العموم یا بعد خدیجہ کی اور ظاہر یہ ہے کہ عائشہ افضل ہیں سب عورتوں میں چنانچہ ظاہر اطلاق اسی پر دلالت کرتا ہے بسبب جامع ہونے کمالات علمیہ و عملیہ
کی کہ جسکو تعبیر کیا ہے تشبیہ میں ساتھ ثرید کے اور باقی احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا سابق ذکر ہو چکا اور کچھ باقی ہے بیان لکھا جاتا ہے پس
حضرت سودہ پہلے تھیں سکران کے نکاح میں اور حضرت نے اونسے نکاح کیا بعد عقد عائشہ کے اور ہجرت کی اونہوں نے طرف مدینہ کی
اور حضرت نے ارادہ طلاق کا کیا اونہوں نے سوال کیا حضرت سے کہ نہ دو اور اپنی باری حضرت عائشہ کو دی پس حضرت نے رہنے دیا اور وفات پائی
مدینہ میں بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ پہلے زوجہ تھیں خنیس بن حذافہ کی اور ہجرت کی اونکے ساتھ طرف مدینہ کے
اور خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کے مر گیا پھر حضرت عمر نے حضرت ابو بکر اور عثمان سے کہا پس اونہوں نے قبول نہ کیا پھر نکاح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور نکاح کیا بعد ازاں ایک طلاق دی پھر رجوع کی اور بسبب آنحضرت کے کہ رجوع کر حفصہ سے اسلیے کہ وہ بہت روزہ دار اور
شب بیدار ہے اور وہ بی بی تیری ہے جنت میں روایت کی اونسے ایک جماعت صحابہ اور تابعین نے اور وفات پائی شعبان میں
ساٹھ برس کی عمر میں اور حضرت صفیہ بیٹی اسرائیل میں سے تھیں اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور کنانہ بن ابی الحقیق کے نکاح میں تھیں
قتل کیا گیا جنگ خیبر میں بیچ محرم سات ہجری کے اور آنحضرت نے اونکو اپنے واسطے لیا اور بعضوں نے کہا کہ دحیہ کلبی کے حصہ میں تھیں
خرید لیا اونکو آنحضرت نے اور پھر اسلام لائیں پھر آزاد کیا اور نکاح کیا اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹھہرایا اور بعد وفات کی دفن ہوئیں
بقیع میں اور ام حبیبہ کا نام رملہ تھا اور بیٹی تھیں رسول خدا صلعم کی ابو سفیان کی بیٹی اور وفات پائی مدینہ میں بیچ سنہ ۴۴ کے
جنت جحش کی ماں عبد المطلب کی بیٹی تھیں اور پھوپھی آنحضرت کی اور تھیں پہلے نکاح میں زید بن حارثہ کے کہ غلام آزاد تھے آنحضرت کے پس طلاق دی

زید نے اونکو بعد نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے زینب نام رکہا کہا عائشہ نے اونکی شان مین نہین دیکہی کوئی عورت بہتر
اونسی دین مین اور بہت ڈرنی والی اللہ سے اور بہت سچ بولنی والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی دارونسی اور بہت صدقہ دینی والی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنی نفس کو
اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اوس سے مرین مدینہ مین تیپن برس کی عمر مین بیس ہجری مین ام حبیبہ نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر
ابن حرب بن امیہ اونکی تہین صفیہ بیٹی ابی العاص کی پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین پکڑی آئین تو ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین
پہر اونسی اونہون نے مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت صلعم نے دین بدل کتابت اونکی طرف سی ادا کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے تغیر کر
جویریہ نام رکہا اور مرین ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹھ برس کی اور میمونہ کا نام بہی برہ تہا پس نام رکہا حضرت نے اونکا میمونہ اور تہین وہ نکاح مین مسعود
بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت مین پس مفارقت کی اونسی اونہون نے پہر نکاح کیا اونسی ابو رہم نے جب وہ مرا تو آنحضرت نے نکاح کیا اونسی اور فوت ہوئین مذکور مین بیچ عمر اکاسی برس کی
سرف مین کہ وہ ایک جگہ ہے مکہ سے اور قضا الہی سی مرین اسی جگہ دفن ہوئین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی
اور بہن ہین اسماء بنت عمیس کی اور وہ آخر بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِيَةُ
امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہان کی عورتونسے
پہونچنا تیرا بسبب فضائل ان چار عورتونکا کہ اپنی غیر سی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی
ترمذی نی ش ف ح ع ظاہر یہہ ہی کہ مراتب اونکی اوسی ترتیب پر ہین جو ذکر ہوئی اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کے بسبب شہرہ ذکر اونکی کے اور حدیث لو
یا یہہ شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی اور پہنچنے اونکی طرف وصال حضرت کے فرمائی ہو پیغمبر نے کہا طیبی نے جامع الاصول مین یہہ حدیث کی احمد نے اور شیخین نے
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابو موسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مردونسی بہت اور نہین کامل ہوئین عورتونسی مگر آسیہ زن فرعون کی اور مریم بنت عمران
اور بلا شبہ فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانون پر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہی یا انس سے کہ یعنی کافی ہی تجکو
پہونچنا تیرا ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچانتی سب سی بہتر تونکی سی کہا سیوطی نی نقایہ مین کہ اعتقاد رکہتے ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونسی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل
امہات المومنین سے یعنی ازواج مطہرات سے خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہ اور عائشہ کی کئی قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون مین کہ لائق
طالب علم کو توقف ہی کیونکہ حقیقت حال یہی ہی کہ نہین ہی اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطے عقائد کی کہ بنی ہی اوپر یقینیات کی وعن
عَائِشَةَ اَنَّ جِبْرِيْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِهَا فِيْ خِرْقَةِ حَرِيْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ جبرئیل لائی صورت اونکی بیچ
کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ بیوی تیری ہی بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح اس سے معلوم ہوا کہ
سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتھ حریر سفید کی نہین ہی یا تعدد وہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم وعن انس قال بلغ صفیۃ
اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ
قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّي ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ
تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی انس سے کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نی کہا اونکو یہہ
بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تہا پس رونی لگین پہر داخل ہوئی اونپر نبی صلعم اور حالیکہ وہ رو رہی تہین پس فرمایا آپ نے

کہ کس چیز نے رلایا تجھکو پس کہا صفیہ نے کہ کہا میری نسبت حفصہ نے کہ مین بیٹی یہودی کی ہون پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور تیرا چچا
نبی البتہ نبی تہا اور بیشک تو بی بی ہی نبی کی پس کس بات پر فخر کرتی ہی حفصہ تجھ پر پہر فرمایا ڈر اللہ سے اے حفصہ روایت کی اسکو ترمذی اور نسائی نے **ف** ع اس سبب سے کہ یہی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کے اولاد سے تہا اور حضرت ہارون بہائی تہے حضرت موسیٰ کے
پس اس حساب سے باپ نبی ہی بعد چند واسطونکے پیغمبر ہوئے اور چچا بہی پیغمبر ہوئے یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی انکو کہا اور حضرت اسمعیل کو چچا کہا اور
تحقیق تو اے صفیہ نیچے پیغمبر کے ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب مراد اس سے ذات شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی پس کس چیز میں اور کس سبب سے فضیلت اور فخر
کرتی ہی حفصہ تجھ پر **ف** ع مقصود نفع کرنا منقصت کا ہی صفیہ سے کہ وہ جامع صفات فضل و کرم کی ہین نہ تفضیل انکی اور دوسری بیبیون پر کہا جاتا ہے کہ یہ
صفات مخصوص ساتھ صفیہ کی نہیں ہین بلکہ تمام بیبیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قریشیہ ہین شریک ہین ان صفات میں اسلئے کہ بیبیان اسمعیل کے
دین کے بہائی اسحق کے ہین اور نیچے آنحضرت کے ہین ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینے صفیہ کے کہ ای حفصہ تو خدا سے ڈر اور اسکی مخالفت سے یا ڈر
دور رہ ساتھ ترک کرنے ایسی کلام کے کہ عادت جاہلیت ہے روایت کی ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا فَقَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ
فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنے پاس بیچ سال فتح مکہ کے پس سرگوشی کی انسے پس رونے لگین فاطمہ پہر بات کی انسے
یعنی خفیہ پس ہنسین فاطمہ **ف** ع اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سے یہ حال پوچہا آنحضرت کے حیات مین انہون نے نہ بتایا اور بعد
وفات کے بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتھ قول اپنے کے پس جب فوت ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہ ہے کہ فتح مکہ میں اس قضیہ کا کہنا وہم ہے
اسلئے کہ نہیں ثابت ہوا موفقین کے نزدیک وقوع اس قضیہ کا سال فتح مکہ میں بلکہ تہا یہ حجۃ الوداع مین یا آنحضرت کے مرض الموت مین ترجمہ پس جب فوت ہوگئے
بانی آنحضرت کے پوچہا مین نے فاطمہ سے رونے اونکی سے پہلی اور ہنسنے اونکی سے دوسری بار یعنی ان دونون چیزونکا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجھکو آنحضرت نے
کہ وہ وفات پاوینگے یعنی عنقریب پس روئی مین پہر خبر دی مجھکو کہ مین سردار ہونگی بہشت کی عورتونکی سوا مریم بنت عمران کے پس ہنسی مین نقل کی یہ
ترمذی نے **ف** ع اور یہ منافی نہیں ہی اوس روایت کے کہ کہا فاطمہ کو تجہے کہ اول میرے اہل بیت سے تو ہی ملیگی مجھسے جیسا کہ اوپر گذرا سو دونون سبب ہوا ہنسنے کا
اور مناسبت اس حدیث کی ساتھ اس باب کے ظاہر نہیں ہی بلکہ مناسبت باب مناقب اہل بیت کے ساتھ رکہتی ہی لیکن ذکر کیا اسکو بتقریب حدیث اول کے
انس سے کہ ذکر کیا اوس میں فاطمہ کا ساتھ ذکر خدیجہ اور مریم کے اور یہ ایک نوع بدیع کا م کی ہے کہ تفصیل و تکمیل کے لئے بعض چیزونکی کہ اوپر گذری ہو نہین بیچ یہ کہ اشارہ
طرف اوس چیز کی کہ وارد ہوا ہے کہ مریم بیبی آنحضرت کی ہونگی بہشت مین **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى
قَالَ مَا اَشْكَلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَاَلْنَا عَائِشَةَ اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا نہیں مشتبہ ہوئی ہمپر اصحاب آنحضرت کے میں کوئی حدیث اور کوئی بات کہ
پس پوچہا ہم نے حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہم نے عائشہ کے پاس اس حدیث سے اور متعلقات اوسکے سے علم کہ حل ہوا اشکال کا کرتی تہین بسبب وفور علم اپنے کے اور بسبب ہونے کے
آنحضرت سے اور زیادت اجتہاد کے حاصل ہوا نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **وَعَنْ** مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا
اَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ کہا نہیں دیکہا مین نے کسیکو بہت فصیح
عائشہ سے نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ع یعنی بلیغ کہا یا حقیقت کہ انہون نے نہ دیکہا کسیکو فصیح زیادہ عائشہ سے

باب جامع المناقب باب جامع مناقب کا یعنی ذکر کئی ہیں بیچ اس باب کے اسمیں بعضے مناقب بعضے صحابہ کی بیچ
فضیلت جماعت مخصوص کی ذاتی اور بیچ تخصیص کئے باب کے یعنی علیحدہ علیحدہ باب ہر ایک کی مرتب نہیں کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج
اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کی **الفصل الاول** نصل پہلی **عن** عبد اللّٰہ بن عمر قال رأیت فی المنام کأن فی یدی سرقۃ من حریر
لا اھوی بھا الی مکان فی الجنۃ الا طارت بی الیہ فقصصتھا علی حفصۃ فقصتھا حفصۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال ان اخاک رجل صالح او ان عبد اللّٰہ رجل صالح متفق علیہ
روایت ہے عبد اللّٰہ بن عمر ابن الخطاب سے قرشی عدوی ہیں اسلام لائی اپنی باپ کے ساتھ مکہ میں چھوٹی سی عمر میں اور حاضر ہوئی بعد خندق کے
مشاہد میں اور تھی اہل ورع و علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبد اللّٰہ نے نہیں تھا ہم میں سے کوئی مگر کہ جھکا اسپر دنیا اور جھکا وہ طرف
دنیا کے سوا عمر کے اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللّٰہ کہا نافع نے کہ نہیں مری ابن عمر یہاں تک کہ آزاد کیے ہزار انسان یا زیادہ سب حاجیوں سے چلی جاتی تھی جگہوں میں
کہ جہاں حضرت ٹھہرتے تھی عرفات وغیرہ میں اور ایک روز حجاج نے تاخیر کی نماز جمعہ میں پس کہا ابن عمر نے کہ آفتاب تیرا انتظار نہیں کرتا پس کہا
اوسکو حجاج نے کہ بلا شبہہ تو چاہتا ہے کہ حرکت دیوی سے تیرے کو تیری آنکھوں یعنی پھوڑ دوں کہا ابن عمر نے کہ اگر تو احمق مسلط ہو اور بعضوں نے کہا
کہ پہنچی اوسکی یہ بات کہ حجاج نے نہیں چھوڑی پس حکم کیا حجاج نے ایک شخص کو کہ زہر آلود کیا نیزہ اوسکا اور چبھو دیا اونکو رکاب میں اونکی پیچھے کی پیٹھ پاؤں پر یا پشت قدم
میں اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سے اور موت اونکی سن تہتر میں ہوئی اور عمر ہوئی پچاسی برس کی اور وصیت کی تھی
کہ مجھکو دفن کرنا حل میں پس نہ ہوسکا بسبب حجاج کی اور دفن کیے گئے ذی طوی میں مقبرہ مہاجرین کے اور چوراسی برس کی عمر ہوئی اونکی وقت کہا ابن
عمر نے کہ دیکھا میں نے خواب میں گویا کہ میری ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی کپڑے کا قصد نہیں کرتا ہوں میں ساتھ اوس ٹکڑے کی طرف کسی مکان کی بہشت میں یعنی
جیسے ہوا اوسکا گر کے اوڑتا ہے وہ ٹکڑا مجھکو یعنی پہنچاتا ہے طرف اوس مکان کی گویا وہ ٹکڑا مانند پر پرند کے ہو اور بیان کیا میں نے یہ خواب حفصہ سے کہ
بہن ابن عمر کی تھیں پس عرض کیا حفصہ نے یہ خواب آنحضرت سے پس فرمایا آپ نے کہ بھائی تیرا یعنی عبد اللّٰہ بن عمر مرد صالح ہے یا فرمایا کہ عبد اللّٰہ مرد نیک ہے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گویا تعبیر کی آپ نے ٹکڑا ریشمی اعمال نیک سے اور پر کو منازل جنت کو پہنچاوینگی **وعن** حذیفۃ قال ان
اشبہ الناس دلا وسمتا وھدیا برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لابن ام عبد من حین یخرج من بیتہ
الی ان یرجع الیہ لا ندری ما یصنع فی اھلہ اذا خلا رواہ البخاری اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تحقیق مشابہ ترین لوگوں کا
از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدھی کی ساتھ رسول خدا صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے بیٹا ام عبد کا ہے اوس وقت سے کہ نکلتا ہے اپنے گھر سے اوس وقت
تک کہ پھر آتا ہے طرف گھر کی نہیں جانتے ہم کیا کرتا ہے اپنے گھر والوں میں اوس وقت کہ تنہا ہوتا ہے نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی ساتھ گھر والوں کے
اور نہیں ہوتا اور کوئی وہاں آور لفظ دل ساتھ زبر دال اور تشدید لام کی سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضوں نے کہا خوش کلامی کو یا لیا گیا ہے یہ دلالت
سے کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہے نیک خصلتی پر اور نہایہ میں کہا کہ دل نزدیک ہے ہدی کی اور سکینہ اور وقار اور نہج بعضوں نے اور مجمع البحار میں کہا دل شکل
شمائل بہت ساتھ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہے اور قاموس میں ہے سمت طریق اور ہیئت اہل خیر
اور صراح میں کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی ساتھ زبر ہا اور جزم دال کے طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر اور حاصل یہ کہ یہ تینوں لفظ قریب
قریب ایک معنی میں ہیں اور تینوں آپس میں کو رہتی ہیں اور ام عبد کی بیٹی سے مراد عبد اللّٰہ بن مسعود ہیں کیونکہ اونکی ماں کی کنیت ام عبد تھی اور وقت سے کہ نکلتا ہے
الخ یعنی ظاہر حال اوسکا کہ جو ظاہر ہے وہ تو دلالت اوپر خوب مستقیم ہونی اوسکے کرتا ہے اور پوشیدہ ہے ہم کو جو آدمی ہیں کہ جو ظاہر ہے ہر آئینہ باطن کا
حال ہم جانتے نہیں الغیب عند اللّٰہ **وعن** ابی موسی الاشعری قال قدمت انا واخی من الیمن فمکثنا حینا ما نری

نرى ابن مسعود وامه الا من اهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم لما نرى من دخوله ودخول امه على النبي صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہا آیا مین اور بہائی میرا یمن سی یعنی مدینہ مین پس ٹہرے ہم ایک مدت مدینہ مین آنحضرت کی ساتھ ہمیشہ گمان کرتی تہی ہم مگر یہہ کہ عبداللہ بن مسعود ایک شخص ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت سی بسبب اسکی کہ دیکہتی تہی ہم داخل ہونا اونکا اور اونکی ماکا آنحضرت کی پاس ہر وقت بیوقت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع آیا ہی کہ آنحضرت نے عبداللہ بن مسعود کو حکم دیا تہا کہ اگر ایک مرد شخص کو دیکہی تو کہ میری پاس آئے تو چلا آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہیں ہے اور کہا مؤلف نی کہ کنیت عبداللہ کی ابو عبدالرحمن ہے یہہ تہی چہٹا اونکا قدیم اول اسلام مین مسلمان ہوئی تہی پہلی داخل ہونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین اور چند روز پہلے اسلام لانی عمر کی اور بعضون نی کہا کہ پانچ شخص بعد چہٹی یہہ مسلمان ہوئی تہی پہر رکہی تہی آنحضرت نی اونکو مسواک اور پاپوش اپنی اور پانی طہارت آپکا سفر مین اور ہجرت کی دونون کی طرف حبشہ کی اور حاضر ہوئی بدر مین پہر اوسکی بعد کی غزوون مین اور گواہی دی اونکی لیئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی مین نی اپنی امت کی لیئی جو چیز پسند کی ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود نی اور ناپسند کی مین نی اونکی لیئی وہ چیز کہ ناپسند کی ابن ام عبد نی اور تہی وہ گندم گون دبلی ٹہگنی نحیف قریب تہا کہ لنبی آدمی برابر ہوتی اونکی نشستی مین والی ہوئی قضا کی کوفہ مین اور اوسکی بیت المال کی حضرت عمر کی خلافت مین حضرت عثمان کی ابتدا خلافت مین پہر آئی مدینہ مین اور وفات پائی وہان سنہ بتیس ۳۲ مین اور دفن کیئی گئی بقیع مین اور عمر ہوئی اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی روایت کین اونسی حدیثین ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی نی اور بہت سی صحابہ اور تابعین نی اور تہی وہ چارون اماموں کی نزدیک بڑی فقیہ تہی سب صحابہ مین بعد خلفاء اربعہ کی **وعن** عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استقرئوا القرآن من اربعة من عبد الله ابن مسعود وسالم مولى ابي حذيفة وابي بن كعب ومعاذ بن جبل متفق عليه اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا طلب کرو اور سیکہو قرآن کو ان چارون سی عبداللہ بن مسعود سی اور سالم مولی حذیفہ کی سی اور ابی بن کعب سی اور معاذ بن جبل سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ان چارون صاحبون رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نی سارا قرآن آنحضرت سی بالمشافہہ سیکہا تہا اور حافظ قرآن تہی اور اوروں نی اقتصار کیا تہا اوپر سیکہنی بعض کی بعض سی پس آنحضرت نی اونکی فضیلت پر آگاہ کر دیا لوگون کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کی تہی اہل فارس سی شہر اصطخر کی رہنی والی اور تہی فضلاء اور خیار اور کبار صحابہ سی حاضر ہوئی بدر مین اور امامت کرتی تہی مہاجرین اولین کی جس وقت کہ آئی مہاجر مدینہ مین باوجودیکہ اونمین عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود تہی اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہی فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سی تہی اور اسلام لائی پہلی داخل ہونی آنحضرت کی دار ارقم مین اور عبداللہ بن مسعود بڑی قاری تہی اور باقی احوال اونکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بہی بڑی قاری تہی صحابہ مین اونکو لوگ سید القراء کہتی تہی اور حضرت عمر نی اونکا نام سید المسلمین کہا تہا اور کاتب وحی تہی اور معاذ بن جبل مناقب سی نہایت ہی اور آنحضرت نی انمین اور عبداللہ بن مسعود مین بہائی چارہ کر دیا تہا **وعن** علقمة قال قدمت الشام فصليت ركعتين ثم قلت اللهم يسر لي جليسا صالحا فاتيت قوما فجلست اليهم فاذا شيخ قد جاء حتى جلس الى جنبي قلت من هذا قال ابو الدرداء فقلت اني دعوت الله ان ييسر لي جليسا صالحا فيسرك لي فقال ممن انت قلت من اهل الكوفة قال او ليس عندكم ابن ام عبد صاحب النعلين والوسادة والمطهرة وفيكم الذي اجاره الله من الشيطان على لسان نبيه يعني عمارا او ليس فيكم صاحب السر الذي لا يعلمه غيره يعني حذيفة رواه البخاري اور روایت ہی علقمہ تابعی سی کہ آیا مین شام مین پس نماز

پہر آیا میں ایک قوم کی پاس پس بیٹھا میں اونکی پاس پس ناگہان ایک بڈہا آیا بزرگ تو تحقیق آیا یہانتک کہ بیٹھا طرف پہلو میرے کی ف ع روایت کی کہو
ان اللہ تعالی کہ مجھکو اولی ایک ہم نشین نیک کہا میں نی لوگوں سی کہ کون ہی یہہ کہا لوگوں نی یہہ ابو درداء ہیں کہا میں نی میں نی دعا کی تھی بلا شبہہ میں نی دعا کی
تھی اللہ تعالی سی یہہ کہ میسر کری تو مجھکو ہم نشین نیک بخت پس کیا تجھکو میسر میری پاس کہا ابو درداء نی کہ تو کون ہی اور کہان سی آیا کہا میں نی کہ ایک شخص ہون
اہل کوفہ سی کہا ابو درداء نی کیا نہیں ہی تمہاری پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعود کہ تھی وہ حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چھاگل ف ش ع جو آدمی
عبد اللہ بن مسعود خدمت کرتی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتھ رہتی تھی حضرت کی تمام حالتوں میں پاس رہتی تھی حضرت کی مجلسوں میں اور
لیتی پاپوشین حضرت کی جب بیٹھتی آپ اور پہناتی پاپوشین جب اوٹھتی اور رہتی تھی ساتھ حضرت کی خلوتوں میں بہت کر اور بستر شریف آپکا اور تکیہ آپکا
جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آپکی لیے مسواک اور وضو کا جب اوٹھتی آپ وضو کیلئے اور لوٹا رکھتی اپنی ساتھ چھاگل بیچ سفر وغیرہ میں ف ع حاصل یہہ کہ علقمہ
بسبب شدت ملازمت آنحضرت کے ان امور میں لائق ہین کہ ہو تو پاس علم شرعی پاس انکا مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکی سی اور اسمین اشارہ ہی طرف
اوس معنی کو کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب طلب علم کی کہ طالب اول بہت علم سیکھی علماء شہر اپنی کا پہر کوچ کری اور شہر دوسری طرف واسطی طلب بلندی علم
والا کہ ان سفر کرکر اپنی کو بیچ مین ڈالی اور یہہ کہ اس علوم ایک عالم کو چاہی کہ دوسری کو اپنی سی افضل سمجھی تو طالب حوالہ اوسکا دی ت اور کیا نہیں ہی
تم میں وہ شخص کہ امان دی ہی اوسکو خدا تعالی نی شیطان سی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی مراد رکھتی تھی ابو درداء اوس شخص سی عمار بن یاسر کو ف ش ع کہ تحقیق
زبان نبی کی طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور وہ تھا اونکی لیے اوسوقت کہ عذاب کرتی تھی اونپر مشرک اور جہاں تھی اور کہا مرحبا سلامت ہوئی آگ
اوسپر جیسی کہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا یا عمار تجھکو باغی گروہ مار ڈالیگا بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجھکو آگ کی طرف اور یہہ چہنی
امان دیتی کی شیطان سی ہی کہ او بطریق ہدایت مستقیم کی رہی اور بسبب وسوسہ شیطان کی نہیں ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی
یوں لکہا ہی کہ عمار بن یاسر تہی یعنی غلام آزاد تھی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یوں ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ میں اور حلیف ہوئی
جو قسم ہوئی ابو حذیفہ بن المغیرہ سی پس نکاح کر دیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سی اور پیدا ہوئی عمار پہر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار ہوئی
ہو اسی سبب اور عمار قدیم الاسلام ہی اور تہی اون مستضعفین میں سی کہ عذاب دئی گئی مکہ میں تاکہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکوں نی ساتہ آگ کی
پس آنحضرت گذرتی تھی عمار پر اور پہیرتی تھی ہاتہ اپنا اوپر اوسکی اور فرماتی تھی یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی ای آگ ہو جا تو ٹہنڈی اور
سلامتی عمار پر جیسی کہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین سی ہیں حاضر ہوئی بدر میں اور سب جہادوں میں اور قتل کیے گئی جنگ
صفین میں ہمراہ علی بن ابیطالب کے سنہ سینتیس میں اور عمر اونکی ترانوی برس کی ہوئی ت کیا نہیں ہی تم میں بہید جاننی والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہ نہیں جانتا ہی اوس بہید کو سوا اوسکی مراد اوس بہید جاننی والی سی حذیفہ بن الیمان ہیں نقل کی یہہ بخاری نی ف ع کہ اونکو صاحب
سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تھی اور اون بہیدون میں سی یہہ تہا کہ آنحضرت نی اونکو نام منافقوں کی اور نسب اور علامتیں اونکی بتا دی تہین
کہ یہہ بہید سوا اونکی کوئی نہیں جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نی ایک روز اونسی پوچھا کہ آیا کچھہ دیکھتا ہی تو مجھ میں حذیفہ نشانی نفاق
کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچھہ نہیں دیکھتا مین سوا اسکی کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دسترخوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اوٹہا دی تھی اونکو جو ترکاری تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہوں نی مدینہ میں سنہ چہتیس میں اور وہین قبر ہی اونکی

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت الجنۃ فرایت امراۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ امامی فاذا بلال

دوا مسلم ۔ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکھائی گئی مجکو بہشت پس دیکھی میں نی جورو ابو طلحہ کی اور
سنی میں نی آہٹ پاؤنکی آگی اپنی پس ناگہان بلال تہا کہ آگی بہشت میں جاتا ہی نقل کی یہ مسلم نی ف ۔ ع ابو طلحہ کی بیوی سی مراد ام سلیم
ہی ماں انس کی اور اونکی نام میں اختلاف ہی پہلی نکاح کیا اونسی مالک بن نضر نی اور جنی انس پیدا ہوئے اور مارا گیا مالک مشرک پہر مسلمان ہوئی
ام سلیم اور ابو طلحہ نی پیغام نکاح کا کیا اونسی اور وہ جب تک مشرک تہی پس انکار کیا ام سلیم نی اور دعوت کی اونکو اسلام کیطرف پس قبول کیا ابو طلحہ نی اسلام
پہر ام سلیم کا نکاح ہوا اونسی اور کہا ام سلیم نی کہ میں نہیں چاہتی مہر سوا اسلام کی پس تہا مہر اونکا اسلام اور بلال حبشی ہی موذن رسول کی ابو بکر صدیق
کی آزاد کیے ہوئے قدیم الاسلام ہین اور اول اظہار اسلام کیا اور حاضر ہوئے بدر میں اور سب مشاہد میں اور بعد جہاد ... شام میں رہی اور کوئی وارث نہ
ہوا اونکا ... روایت کی اونسی ایک جماعت نی صحابہ اور تابعین میں سی اور وفات ہوئی اونکی دمشق میں سن بیس میں ...
کی گئی باب الصغیر میں اور عمر اونکی ... بلال وہ لوگ ہیں کہ عذاب کیا اونکو اہل مکہ نی اسلام لانی پر اور عذاب دیا کرتا تہا
اونکو امیہ بن خلف جمحی ... کہ سو رہا بلال ... تہا ... ابو بکر سید نا ... سید تا ... ابو بکر
... آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نی روایت کی ... کہ اول جنہوں نی اسلام ظاہر کیا سات تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمار اور ماں اونکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکہا اللہ تعالی نی رسول خدا صلعم کو ساتہ اونکی چچا ابو طالب کے سبب سے
اور ابو بکر کو بچایا اونکی قوم کے سبب سے اور پکڑا اونکو مشرکوں نی اور پہنائی اونکو لوہی کی زرہیں اور دہوپ میں ... اور ... کوئی
... ہوئی اسلام ... بلال کہ ... اور دیا اونکو ... پس ... تہی اونکو
... اور ... احمد نی ... ماجہ نی

وعن سعد قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ستة نفر فقال
المشركون للنبي صلى الله عليه وسلم اطرد هؤلاء لا يجترؤن علينا قال وكنت انا وابن مسعود ورجل
من هذيل وبلال ورجلان لست اسميهما فوقع في نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء
الله ان يقع فحدث نفسه فانزل الله ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه رواه مسلم

اور روایت ہی سعد بن وقاص سی کہ عشرہ مبشرہ میں سی ہیں کہا کہ تہی ہم ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چہہ شخص پس کہا مشرکوں نی یعنی قریش کی
سرداروں نی واسطی نبی صلعم کی دور کر تو یعنی ... اپنی مجلس سی ان لوگونکو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کرین ہم پر ف ۔ ع یعنی نہ
جرأت اونکو ہم پر ... مخالطت ... ساتہ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاوین ہم ... ہمارے پاس ترجمہ کہا سعد نی یعنی بیان
چہہ شخص کہ کون تہی وہ اور تہا میں اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سی اور بلال اور دو شخص اور کہ میں نہیں نام لیتا اونکا ف ۔ ع اور کہا
... شخص خباب ... کہا کہ نام نہیں لیتا ... بسبب مصلحت کی تہا ... کلام کرنا ... بعضوں نی
کہا کہ بسبب ... ان کا نام نہ لیا اور اول ... کہا مولف نی خباب بن ارت کنیت تہی ابو عبد اللہ تمیمی ... بکری ...
تہی ... جاہلیت میں ... اونکو ایک عورت ... نی ... آزاد کیا اونکو اسلام لائی ... داخل ہوئی نبی صلعم کی دار ارقم میں ...
لوگوں میں ... کہ جو عذاب ... راہ میں اسلام لانی ... صبر کیا اونہوں نی اور ... کوفہ میں ... سن سینتیس ...
... روایت کی ... ایک جماعت نی ... واقع ہوا ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ... کہ چاہا خدا نی کہ واقع ہو
آنحضرت ... کہ دور کرین ... ایمان لاوین ... آنحضرت ... ف ۔ ...

کرین اونکو صوفت مین کہ نازل ہوئین وہ حضرت کی بابت جبکہ سر انکا اور کئی بار کٹا اور ہاتھ جدا ہو گیا عثمان حضرت کا ہاتھ جبکہ وہ چیتھڑے بیس اور وہ
نہ پہر حضرت سوچ رہی تہی و اسطہ رعایت جانبین کے مرید کو پس و ناری اللہ تعالیٰ کی آنحضرت پر یہ آیہ ولا تطرد الذین الخ کہ نہ دور کیجئے ان کو سکھایا اور شام کو
لوگونکو کہ بکار تے ہین اپنے رب کو صبح و شام سہ الیکن چاہتی ہین یہی عبادت سے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اور نہ کچھ غرض دنیا کے
نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی موسیٰ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا ابا موسیٰ لقد اعطیت مزمارا من مزامیر
آل داود متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اے ابو موسیٰ دیا گیا تجھے خوش آوازی نوع آواز
داود کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع لفظ مزمار حدیث مین جو ہی اصل مین کہتی ہین آلہ زمر کو یعنی باجے کو یہی احتمال اوس کا مزمار
باندھ لی ہے کہ ساتھ باجے کے ہو اور یہان مراد آواز خوب اور خوش ہی اور آل داود مراد خود حضرت داود علیہ السلام ہین اور لفظ آل کا زائد ہی یعنی
تشبیہ ساتھ خوش آوازی حضرت داود کی آل داود یا بعض تبعہ آل یہان بھی ایک شخص کی ہی داود پیغمبر نہایت خوش آواز تھے حتی کہ
ان کی خوش آوازی سے پرندے جانور کی جانے اوس کی تکبیر سے نکلتے اور ابو موسیٰ اشعری بھی نہایت خوش آواز خوش خوان تھے چنانچہ باب تلاوت
مین ایک حدیث گزر چکی ہی کہ ایک دفعہ قرآن پڑھتی تھی اور آنحضرت سنتے تھے اور نام انکا عبد اللہ بن قیس اشعری ہی اسلام لائے مکہ مین اور ہجرت کی
طرف زمین حبشہ کی پہر آئے اہل کشتی کے ساتھ سبحان اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تھے تو آکر ملے ان کو عمر بن الخطاب نے کیا حاکم بصرہ مین اور سنہ
بیس ہجری مین پہر حضرت عثمان کی ابتداء خلافت تک بصرہ پر رہے پہر معزول ہوئے ابو موسیٰ اور انتقال کیا طرف کوفہ کی پس رہا کئے وہان اور حاکم ہوئے
اور قتل کئے گئے حضرت عثمان پہر انتقال کیا اور یہ نوبت کر کے بعد کر دیا جانے کے بعد کہ مکہ مین سے ہجرت باون ہجری مین **وعن** انس قال جمع القرآن
علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ ابی بن کعب ومعاذ بن جبل وزید بن ثابت وابو زید قیل لانس من ابو زید قال
احد عمومتی متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا جمع کیا قرآن کو یعنی یاد کیا تمام قرآن کو آنحضرت کے زمانہ مین
چار شخصون نے ابی بن کعب نے اور معاذ بن جبل نے اور زید بن ثابت نے اور ابو زید نے کہا گیا انس کو کون ہی ابو زید کہا انس نے ابو زید ایک چچا ہے میرے
ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع ابو زید کے نام مین اختلاف ہی بعضون نے کہا سعید بن عبید اور بعضون نے کہا قیس بن سکن اور
مراد چار شخص انصار مین سے ہین بلکہ خزرج سے کیونکہ قوم انس کے وہی اور انس نے اسکو مقام افتخار مین کہا ہی جو صفت کہ اوس نے افتخار کیا ساتھ چار کے
اپنی قوم سے اور اگر عام بھی کہین جب تو آسمین تصریح نہین ہی اسکے کہ سوا ان چار کے نہین ہین اسلئے کہ مفہوم عدد کا اوسی مقام مین معتبر نہین ہے
اور بلا شبہ ثابت ہوا ہی حدیثون صحیح سے یاد کرنا بہتون کا صحابہ مین سے تمام قرآن کو اور ایک صحیح حدیث سے ثابت ہوا کہ روز بیر معونہ کے قتل ہوگئے ستر
صحابی انصار مین سے کہ جنہون نے سارا قرآن یاد کیا تھا اور ازانجملہ خلفاء اربعہ ہین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین لیکن تمام کلام اس مقام کا سیوطی کی اتقان
مین ہی **وعن** خباب بن الارت قال ھاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالیٰ فوقع اجرنا علی اللہ
فمنا من مضی لم یاکل من اجرہ شیئا منھم مصعب بن عمیر قتل یوم احد فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا
اذا غطینا بھا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بھا
راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فھو یھدبھا متفق علیہ
اور روایت ہی خباب بن ارت سے کہا ہجرت کی ہم نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحال مین کہ طلب کرتے تھے ہم ذات خدا کی اور رضا اوسکی پس واقع
اور ثابت ہوا ثواب ہمارا یعنی دنیا اور آخرت کا خدا تعالیٰ کی نزدیک یعنی اوسکے فضل و کرم سے پس بعضی ہم مین سے وہ ہین کہ گزر گئی اس عالم سے یعنی مر گئے

اور نہیں کہایا یعنی اجر ... ملا بایا زمانہ فتوح کا پس پورا اجر اونکا ملیگا
آخرت میں جیسے کہ اونکی مصعب بن عمیر جو مارے گئی روز احد کی پس نہ پایا گیا اونکی لیئے کپڑا کہ کفن دیں جاوین اوسمین مگر ایک کملی سیاہ و سفید مانند رنگ نمر
یعنی چیتے کی اور وہ بھی پوری نہ تھی کہ سرسی پاون تک ڈہک جاتی پس تہی ہم جسوقت ڈہانکتی سر اونکا یعنی اوس کملی سی تو کھلی رہتی پاون اونکے
اور جسوقت ڈہانکتی تھی پاون اونکی تو کھلا رہتا سر اونکا یعنی پس حکم فرمایا ہمکو نبی صلعم نی ڈہانکو اوس سی سر اونکا اور رکہو اونکی پاون پر
اذخر کہ نام ایک گہاس کا ہی کہ مکہ میں ہوتی ہی اور بعضی اسوقت میں کا ہم مین سی پک گئی ہی اوس کا میوہ یعنی پس وہ اوسکا پہل چنتے ہین اوسی کو
نقل کیا بخاری اور مسلم نی ف شرح سیرت یہی حدیث پوری گویا اونکو دین لوگون کا کہ جنکو زمانہ فتوح کا ملا ہوتی اور بہت عیش کر کے اوس فتوح کے
ساتھ فرمایا کہ مصعب نی پایا کل اجر اپنا یعنی اجر اونکو باقی ہی کہا کہ بعضی اونمین سی وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنا ثواب یعنی کچھ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضی وہ کہ
جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرے اللہ کی راہ مین پہر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لیا
دو تہائی اجر اپنا اور تیسرا باقی رہی یعنی تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب بن عمیر کے فضیلت کا کہ وہ اونمین سی تہی کہ نہین ناقص ہوا
اونکی لیئے ثواب آخرت سی کچہ لیا یعنی ذکر مصعب بن عمیر مین ایک جماعت صحابہ اور فضلا اونکے سی ہجرت کی طرف زمین حبش کی اونکی ساتھ اول ہجرت
کی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی بدر میں اور آنحضرت نی بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کی طرف مدینہ کی پڑہاتی تہی اہل مدینہ کو قرآن اور سمجہاتی تہی اونکو
اور مدینہ میں اول جمعہ ہونے سی پہلی پڑہاہی پہلی جمعہ تہا اور ایام جاہلیت مین عیش سے رہتے تہی اور بہت اچہا لباس پہنتی تہی جب مسلمان ہوئے تو زہد دنیا
حاصل ہوا چنانچہ حدیث میں آیا ہی کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کی پاس آئی اوس حال میں کہ تسمہ کمر پر کہ پٹکا کمر میں باندہے ہوئی تہی پس آنحضرت نی فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کی طرف کہ روشن کیا ہی خدا تعالے نی دل اسکا تو دیکہا میں نے اسکو مکہ میں کہ ماں باپ اسکو کہلاتی پلاتی تہی اوسکو بہتر سے
کہانا پینا اور دیکہا ہی میں نے اسپر جوڑا کہ دو سو درہم کو خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا و رسول کی اس حالت کی جو دیکہتی ہو تم اور بعضون
نی کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نی یعنی مدینہ میں بعد ہونے کی بیعت لیلۃ العقبۃ اولی میں پس گئے تہی سعد انصاری کی پاس اونکے گہر میں اور بلاتی تہی اونکو طرف
اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام مدینہ میں پس مصعب نے لکہا آنحضرت سی اذن لیا جمعہ پڑہنے کا اہل مدینہ
پہر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہ اون ستر آدمیوں کی آئی تہی حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ میں پہر اقامت کی مکہ میں تہوڑی دنون اور
اونکی حق میں نازل ہوئی یہ آیت رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ اور تہا اسلام اونکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم میں

وعن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول اهتز العرش لموت سعد بن معاذ وفي رواية اهتز عرش الرحمن لموت سعد بن معاذ متفق عليه اور روایت کی جابر نی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتی تہی عرش بسبب فوت سعد بن معاذ کی اور ایک روایت میں ہے کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب فوت سعد بن معاذ کی نقل کی بخاری اور
مسلم نی ف شرح شارحین نے اختلاف کیا ہی عرش کے ہلنے کی بیان معنی میں اور اوسکی سبب مین بعضون نی کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہے
فرح و نشاط عرش کی بسبب آنی روح پاک اونکی کے حقیقتاً یا مجازاً اور صواب مختار یہ ہے کہ محمول ہے حقیقت پر اسلئے کہ حق جل وعلا نی جمادات میں علم و
تمیز رکہا ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نی وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نی فرمایا کوہ احد کی حق میں کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور
بعضون نے کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہیں اور بعضون نے فرمایا کہ عرش ہلنی وہ علامت کیا ہے مرنی پر اور یہ عبارت کنایہ ہے عظم شان
وفات اونکی سی جیسے کہ کہتی ہین قیامت اوٹہی فلانی کی مرنی سی اور کلام اسحدیث میں ہے اوائل کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کے

(۱) سعد بن معاذ انصاری اشہلی اوسی رضی اللہ عنہ بدری اور اکابر صحابہ میں سے ہیں اسلام لائے مدینہ میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ
پر جو پہلے آنحضرت ﷺ کی بیعت عقبہ سے پہلے مدینہ میں بھیجے گئے تھے اور اونکے سبب سے اسلام لائے بنی عبد الاشہل اور آنحضرت ﷺ نے انکو سید الانصار فرمایا
حاضر ہوئے بدر میں اور احد میں اور ثابت رہے آنحضرت کی ساتھ اور احد کے دن اور خندق کی لڑائی میں ایک تیر لگا اور اسی زخم سے
فوت ہوئے بعد ایک مہینے کی جنگ بنی قریظہ کے ذوالقعدہ سن پانچ میں سینتیس برس کی عمر میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ ان کی موت پر ستر
ہزار فرشتے اترے اور فرمایا کہ ہلا عرش بسبب موت سعد بن معاذ کے **وعن البراء** قال اُهديت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثوب حرير
فجعل اصحابه يلمسونه ويعجبون من لينه فقال اتعجبون من لين هذا لمناديل سعد بن معاذ
في الجنة خير منها والين متفق عليه اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا تحفہ بھیجا گیا واسطے آنحضرت کے
جوڑا ریشمی کپڑے کا فقط جو تھا ایک بادشاہ نے عجم کے بادشاہوں میں سے بھیجا تھا پس ہوئے یاران آنحضرت ﷺ کے کہ ہاتھ پھیرتے تھے اوس پر اور تعجب
کرتے تھے اوسکی نرمی پر فقط اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہتے تھے یعنی از راہ تعجب کے کہ دیکھو یہ اوتری ہے اوپر آنحضرت ﷺ کے
پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا کرتے ہو تم نرمی سے اسکی البتہ رومال سعد بن معاذ کی جنت میں بہتر ہیں اس سے اور نرم زیادہ نقل کی بخاری اور مسلم
نے فقط رومال جمع منادیل کی ہے اور منادیل کہتے ہیں رومال کو کہ جس سے ہاتھ وغیرہ پونچھتے ہیں اور ذکر رومال میں اشارہ ہے کہ جب ایسے کپڑے جو ہاتھ
پونچھنے کے ہیں ایسے ہیں تو انکے افضل کپڑے کا کیا پوچھنا ہے **وعن ام سليم** انها قالت يا رسول الله انس خادمك ادع الله
له قال اللهم اكثر ماله وولده وبارك له فيما اعطيته قال انس فوالله ان مالي لكثير وان
ولدي وولد ولدي ليتعادون على نحو المائة اليوم متفق عليه اور روایت ہے ام سلیم سے فقط ام سلیم ساتھ پیش کے ماں ہیں انس کی
بن مالک کے کہ اونہوں نے انس کو صغر سن میں آنحضرت کی خدمت بابرکت میں چھوڑا تھا انس خادم ہے اونہوں نے کہا یا رسول اللہ انس خادم ہے آپکا
دعا کرو اللہ تعالیٰ سے اوسکے لیے یعنی دنیا کی بہتری کی کہ ثواب آخرت بسبب حصول ایمان اور برکت صحبت اور خدمت آپکی کے حاصل ہے کہا آنحضرت ﷺ نے
یا الہی بہت کر مال اوسکا اور اولاد اوسکی اور برکت دے اوسکو بیچ اوس چیز کے کہ دی ہے تو نے اوسکو یعنی نعمتیں آپ نے تمام کر دی وغیرہ کہا انس نے
پس قسم ہے خدا کی بلاشبہ مال میرا نہایت بہت ہے اور نہایت برکت کا ہے اور تحقیق اولاد میری یعنی بلا واسطہ اور اولاد میری اولاد کی البتہ زیادہ ہیں گنتی میں
مانند سو کے آج کے دن نقل کی بخاری اور مسلم نے فقط یعنی اوس وقت کہ یہ حکایت کرتا ہوں عدد اس مقدار کو پہنچا ہے بلکہ زیادہ ہے سو سے
چنانچہ روایت کیا گیا ہے کہ انس نے کہا بیچ بعض روایتوں کے نقل کرتے ہیں کہ دفن کیے میں نے اپنے صلب سے سوائے اولاد اولاد کے ایک سو بیس کو قبل
سے آنے حجاج کی یہ سبب قحط اور بعض کے ہی اور باغ بلا شبہ میرا پھلتا تھا ہر سال میں دو بار ذکر کیا یہ ابن حجر نے اور کہا طیبی نے کہ معنی
حدیث ہیں کہ اولاد صلبی ستر تھی کہ اور یہ باتیں معلوم ہوتا کہ اموال و اولاد نعمت الٰہی ہیں اگر موجب غفلت کی نہ ہو ذکر حق سے اور موجب گناہ کے نہوں اور انس
بن مالک بن النضر خزرجی ہیں کنیت انکی ابو حمزہ حاضر ہوئے آنحضرت کی خدمت فیض درجت میں بیچ مدینہ کے بارہ برس کی عمر میں ہجرت کیا انس نے
طرف بصرہ کے حضرت عمر کی خلافت میں تاکہ علم دین سکھلا دیں لوگوں کو اور یہ آخر اون صحابہ کے ہیں کہ بصرہ میں فوت ہوئے اور برس ہوئی اونکی عمر اور سے
ایک سو تین برس کے ہوئی اور کہا ابن عبد البر نے اور یہ بہت صحیح ہے کہ سو برس پیدا ہوئے اونکی بیان پر سو فرزند اور بعضوں نے کہا اسی تھی اور بعض اوس سے زیادہ
اور روایت کی ان سے بہت لوگوں نے اور تحقیق بعضے شیخ نے اس نے ذکر کیا ابن حجر نے اوسکا مخالف ہے اس نقل کی اور سے ہی مخالف علماء حدیث کی
اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے اس پر کہ مجموع اولاد اور اولاد کی اولاد ہے تو نہ تھی اور ہمیں کہ اولاد اوس کی سو تھی واللہ اعلم اور کہا نووی نے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی دعا کی

…ذکی لیبی جو فضیلت بھی ہین سبھی کو فقر برا ور جواب اسکا یہ ہے کہ لیا ہی یہ شخص بھی تہہ دنیا ہی صلی اللہ علیہ وسلم

اور حضرت کے وضو سے برکت ہوئی اونکی مال مین اور جبکہ ہوئی برکت اونمین تو تھا وہ اونمین بھی موجود ہوا اپس حاصل ہوا سبب اسکے جز اور تقصیر اونکے اور اس حدیث سے بہہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے جسوقت کرو دعا کری کسی چیز کی کہ متعلق ہی دنیا تو لازم ہے کہ ملا لیوے آخرت کا سامان طلب کرے کہ کہے بارک اللہ بہ چیز مین برکت ہو اور محفوظ رہوں سب آفات سے **وعن** سعد بن أبي وقاص قال ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لأحد يمشي على وجه الأرض إنه من أهل الجنة إلا لعبد الله بن سلام متفق عليه اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا نہین سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہوں واسطے اوس شخص کے کہ چلتا ہو زمین پر یہ کہ وہ اہل جنت سے ہی مگر عبد اللہ بن سلام کو نقل کی بیہقی اور مسلم نے شارح نے کہا یہہ برہو اور علما اونکی سی اور اولاد یوسف علیہ السلام کی سی ہین اور یہہ جو کہا چلتا ہو زمین پر یہ صفت احتراز ہے کہ نکل جاوین اس سے عشرہ مبشرہ جنہین ہے وفات پہلی اونکی بہس گئی یا کہا نہین سنا مین نے واسطے اوس شخص کے کہ وہ زندہ ہے اب بھی زمین پر اور کہا نووی نے کہ نہین ہے یہہ مخالف حضرت کے اس قول کی ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ الخ کہ دس صحابہ کے جنتی ہونگے اور اونکے جنتی ہونکی بشارت دی ہی اسلیے کہ سعد نے نفی اپنی سنی کی کی اونکی سنی کی نہین دلالت کرتی ہی اوپر نفی بشارت کو غیر کی لیے اور جسوقت کہ جمع ہوئی ہین نفی اور اثبات تو اثبات مقدم ہوتا ہی یا نفی پر آپ نے یا نفی کی سنی کی واسطے کروہ جانتے پر تزکیہ نفس اپنے کی یا یہہ کلام سعد کا پہلی بشارت دیں اونکے سے ہو یا بعد موت مبشرین کی اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ عبد اللہ بن سلام جیتے رہی بعد اونکے اور نہین باقی رہا عشرہ مین سے بعد اونکے سوا سعد سعید کے اور مؤید ہی اسکی حدیث دارقطنی کی ما سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لحي يمشي إنه من أهل الجنة یا یہہ کہ سعد نے اپنی تئین ذکر کیا اسلیے کہ اونکی بشارت دینی پہنچی ہو کسی اور سے بذات خود جیسا کہ ابتداء حدیث سی معلوم ہوا یا کسر نفسی سے اپنی تئین نہین ذکر کیا لیکن یہہ آخر کلام سعد کے زندہ موجود تھے مین اسلیے اوسکا دفع یون ہو سکتا ہی کہ مراد اونکے قول یمشی سی یہہ ہو کہ واقع ہوئی بشارت حضرت کی عبد اللہ بن سلام کو بیچ اوسوقت کہ جیتے ہوں مین برخلاف بشارات غیر اونکے کے اور اس سے جاتا رہتا ہے اشکال واللہ اعلم بالاحوال **وعن** قيس بن عباد قال كنت جالسا في مسجد المدينة فدخل رجل على وجهه أثر الخشوع فقالوا هذا رجل من أهل الجنة فصلى ركعتين تجوز فيهما ثم خرج وتبعته فقلت إنك حين دخلت المسجد قالوا هذا رجل من أهل الجنة قال والله ما ينبغي لأحد أن يقول ما لا يعلم وسأحدثك لم ذاك رأيت رؤيا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقصصتها عليه ورأيت كأني في روضة ذكر من سعتها وخضرتها وسطها عمود من حديد أسفله في الأرض وأعلاه في السماء في أعلاه عروة فقيل لي ارقه فقلت لا أستطيع فأتاني منصف فرفع ثيابي من خلفي فرقيت حتى كنت في أعلاه فأخذت بالعروة فقيل استمسك فاستيقظت وإنها لفي يدي فقصصتها على النبي صلى الله عليه وسلم فقال تلك الروضة الإسلام وذلك العمود عمود الإسلام وتلك العروة العروة الوثقى فأنت على الإسلام حتى تموت وذاك الرجل عبد الله بن سلام متفق عليه اور روایت ہے قیس بن عباد تابعی ثقہ کی کہا تہا مین بیٹھا ہوا بیچ مسجد مدینہ میں پس آیا ایک شخص کہ اوسکے چہرہ پر نشان خشوع کا تہا یعنی سکون اور وقار اور حضور پس کہا بعضے حاضرین نے یہہ شخص اہل جنت سے ہی پس پڑھین اوسنے دو رکعتین یعنی تحیۃ المسجد یا اور نماز اور تخفیف کیا اونمین یعنی ہلکی پڑہی قراءت پھر باہر نکلا وہ اور پیچھے گیا اوسکی چلا مین پس کہا مینے اوس سے کہ تحقیق تم جسوقت کہ آئے مسجد مین تو بعضوں نے کہا یہہ شخص اہل جنت سے ہو کہا اوس شخص نے قسم خدا کی نہین لائق واسطے کسی کے یہہ کہ کہے اوس چیز کو کہ نجانتا ہو یعنی بیان کرونگا مین تجہسے کہ کیونکر ہو یہہ اتکا قصہ

سلام کی اونپر اس بہت ہوئے ہی ہوئیگا پس احتمال ہی کہ اون لوگونکو

پہنچی ہو خبر ان لوگون کو جنتی ہونے عبداللہ بن سلام کی بسبب خبر دینے رسول کی اور عبداللہ نے اپنی تعریف سنی سبب اس کا انکسار اور راہ

تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہنے شہرت کے کہا عبداللہ نے اسی بنا پر اسکی اشارہ ساتہہ قول اونکی کی خلاصہ یہ کہ لم ذاک طرف انکار اونکی کی ہے

اور یہ بعضی مین بیان کرتا ہون تجہسی سبب انکار کا اونپر اور وہ یہ ہے کہ رایت رؤیا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر نفس قطعی ہونے کے جنتی ہونے کی صلی اللہ علیہ

وسلم کی اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون چہ جائیکہ نفس قطعی میری خبر کی ایسی احتمال ہے اگرچہ مین سبب بشارت آنحضرت کے امیدوار جنت کا ہون لیکن

اپنی تعریف و شہرت کو مکروہ رکہتا ہون اسلیے کہ جیسے میری ایسی بشارت دی اور وہ کی ایسی بہی دی ہی پہلے بہی مین مشہور ہون اگر کسی ہی کو اولوالباب

سلام کی تصدیق لوگونکی ہو رہی بات میں کہ کہی اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول ونکی کی ہو مفرا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہیں لائق ہی واسطے کسیکو

کہ بات کہے بغیر علم کے پس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیہ کہی دو چیز کو نہیں جانتا ہی بسبب حاجت ہی آنچو اس بات کو کہ کہی اور نہیں کہا اوسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہے

ترجمہ دیکہا مین نے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مین نے وہ خواب حضرت سے اور دیکہا مین نے گویا مین ہون بیچ

ایک باغچہ کے ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبداللہ بن سلام نے فراخی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ مین اوس باغ کی ایک ستون ہے لوہی کا کہ نیچے کی جانب اوسکی

زمین مین ہے اور اوپر کی جانب اوسکی آسمان مین اور اوپر کی جانب میں ایک حلقہ ہے پس کہا گیا واسطے میری چڑہ پس کہا مین نے نہیں طاقت رکہتا مین

کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنے کپڑی میرے پیچہی سے پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکے پس پکڑا مین نے حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجہکو

مضبوط پکڑے رہ اوسکو پس جاگ اٹہا مین حالانکہ وہ حلقہ میری ہاتہ مین تہا ف جاگنا تہا حالت پکڑنی مین بغیر فاصلہ پس نہین رہی یہہ

ہاتہہ مین بحالت بیداری میں اور اگر حمل کیا جاوے اوپر ظاہر تو ممتنع بہی نہیں اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہے خلاف اسکا اور احتمال ہے

کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتہہ مین بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو آنکہیں مٹہی بندہی ہوئی تہی ترجمہ پس بیان کیا مین نے اوسکو روبرو

نبی صلعم کے پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکہا تونے دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہے اور وہ ستون اسلام کا ہے یعنی بنا اسلام کی

احکام و ارکان اوسکی ہین کہ بنا ہی مسلمانی کی اونپر ہے اور وہ حلقہ کہ دیکہا تونے اور پکڑا تونے اوسکو عروۃ الوثقی ہے کہ قول حق سبحانہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی

اشارہ ہو اوسی پس تو دین اسلام پر ہے کہ چنگل اوسے پکڑا اور مقام عالی پر شرافت تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ

شخص عبداللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور یہہ نہیں ہے کہ وہ یہہ عبداللہ بن سلام کا قول ہو کہ راوی نے خبر دی

نفس سے اور اپنی کو غائب کر کے تعبیر کیا وعن انس قال كان ثابت بن قيس بن شماس خطيب الانصار فلما نزلت هذه الاية يا ايها الذين امنوا

لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النبي الى اخر الاية جلس ثابت في بيته واحتبس عن النبي صلى الله عليه وسلم فسأل النبي

صلى الله عليه وسلم سعد بن معاذ فقال ما شأن ثابت اشتكى فاتاه سعد فذكر له قول رسول الله

صلى الله عليه وسلم فقال ثابت انزلت هذه الاية ولقد علمتم اني من ارفعكم صوتا على رسول

الله صلى الله عليه وسلم فانا من اهل النار فذكر ذلك سعد للنبي صلى الله عليه وسلم

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل هو من اهل الجنة رواه مسلم روایت ہی انس سے کہا تہی ثابت بن قیس

خطیب انصار کی ف یعنی فصیح اونکی نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہے نظم مین کلام کرنیوالا ایسی خطیب کہتے ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالی کو ترجمہ

پس جبکہ اوتری یہہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی ای ایمان والو نہ بلند کرو آوازین اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیۃ تک بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

اور بیٹھ گیا اپنے گھر میں نہ آتے آنحضرت کے پاس آنا جانا سو پوچھا آنحضرت نے سعد بن معاذ سے خبر اسکی وہ میرے ہمسائے ہیں کچھ نہیں معلوم کیا ہوا

تو کہا نہیں آتا اور نہیں کھاتا پیتا کیا بیمار ہے ف ح ع ظاہر یہ سعد حال ثابت کی تاثیر کی اور باعث آنحضرت کی خیرخواہی کا ہوا کہ انکا حال

پوچھا جیسے حالت خویش پوچھا چاہیے کہ ہوئی ہوس سو پوچھ کر اسنے دل سے اثر ہوا کہ کرے یہ گھر باسعد تغیر ہوئی جو اب میں کچھ پوچھا اپنے گھر جا

کیا اور پس آئے ثابت کی پاس لیس ذکر کیا اونسے قول آنحضرت کا کہ انکو آپ پوچھتے تھی کہ کیا حال ہی اوسکا بیان کیا کہ نہیں آتا اپنی کیا سعد نے وہ نازل ہوئی

یہ آیت یعنی یا ایہا الذین امنوا الخ کہ جو اوپر گزری کہ منع کرتی ہی آواز بلند کرنے سے اوپر آواز آنحضرت کے اور تحقیق تم جانتے ہو اسی باب کہ میں بہت

بلند ہوں تم میں آواز میں آواز میری بلند ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بسبب جہالت کے پس میں اہل دوزخ سے ہوں ف ح ع کہ جیسا ہوا حال اونکے

جیسے حکم کرتی ہی آیہ کریمہ پس ثابت ہوا بلاغت ہمکو یہ پہنچے اور یہ مطلب کہ مراد اس سے بلند کرنا آواز کا ہی باختیار و قصد کہ مقتضی ہی بے ادبی کا تا یہیں

ذکر کیا سعد نے یہ قول ثابت کا اور خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آنحضرت نے ایسا نہیں ہے بلکہ وہ اہل بہشت کے ہی نقل کی یہ مسلم نے ف ع

یعنی پس جسکے کہ بیان کیا اوپر میں کہ نہ جائز کہا بلند کرنا آواز کو ایسے کا بھی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئے جنگ یمامہ میں جس زمانہ ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ کے تھی ایسا کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب سے واقع ہوئی تو سیاہ بچے کفن اپنا اور اوسکو پہنکر زرہ اور کفن ہی میں ماری گئی رضی اللہ تعالی عنہ و سعد

میں اشکال ہے اور ہوتا ہے کہ آیہ مذکورہ اوتری سن نو میں اور سعد بن معاذ مری پہلی اوس سے پانچویں برس جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ جو کچھ نازل ہوئی یہ

قصہ بیچ کے فقط ذکر نہ بلند کرنی آواز کا تھا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَآخَرِينَ

مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالُوا مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ

مِنْ هٰؤُلَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناگہاں اوتری سورہ جمعہ

پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہ آیت وآخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیہ کا یہ ہے کہ اور اس جماعت سے کہ بھیجا ہے خدا تعالے نے پیغمبر کو طرف اونکے

وہ ہیں کہ ہنوز نہیں آئے اور نہیں ملے ساتھ جماعت اصحاب کے کہ اوپر ہیں ف ع یعنی عرب ہیں اور ثابت ہوگی ہیں درمیان اونکے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کہا لوگوں نے یعنی صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم نے آنحضرت سے بیچ انکے کہ ہم حضرت کے زمانہ میں ہیں اور بیچ اور وہ لوگ ایسے ہیں کہ نہیں ملے وہ ساتھ ہمارے اب تک

اور خلیفہ ہونگے وہ صحابہ کے اور وہ بعد صحابہ کے رضی اللہ تعالی عنہم کہ ہیں یعنی تابعین ترجمہ کہا صحابہ نے کون ہیں یہ جماعت کہ ہنوز نہیں آئی یا رسول اللہ

کہا ابوہریرہ نے کہ بیٹھی تھی درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابوہریرہ نے پس کہا آنحضرت نے دست مبارک رکھا اپنا سلمان پر یعنی اونکی مونڈھے پر پھر فرمایا اگر ہوتا

ایمان نزدیک ثریا کے تحقیق لیتے اور پاتے اوسکو کتنی شخص انمیں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع یعنی قوم فارس ہیں سے اور اوسطا

عجم میں سے یہ عرب کے مقصود ہیں کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہیں آئی اور نہیں ملے میں اہل عجم ہیں تابعین سے اور وہ ساتھ اس صفت کی ہیں کہ اگر دین اور ایمان

آسمان پر ہوتا تو پا لیتے اوسکو اور یہ غرض تعریف سلمان کی ہی کہ عجمی ہیں اور اکثر تابعین عجم ہیں اور صحابہ عرب ہیں اور بلاشبہ ظاہر ہے کہ ایسے فراخی

علم و اجتہاد کی تابعین میں کہ ویسی ظاہر نہیں ہوئی اونکی غیر میں یعنی بعد صحابہ کو اور باوجود اسکے خصوصیت اور مرتبہ صحابہ کی نزدیک کثرتی تھی ظاہر

اور کنیت سلمان کی ابوعبداللہ ہے غلام آزاد کردہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اونکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفا صحابہ میں ہیں اصل اونکی فارس سے

سے ہے قوم رام ہرمز سے کہ گھوڑے کی ایک بستی تھی اور وہ بیچ طلب دین کے بہت پھرے پہلے نوکری نصرانیہ اختیار کیا اور پڑھی کتابیں اونکی پھر

ما نحوب بین اور بیچ والا فنکو ہتہ ڈ باتہ اور بستی ہین لہ وہ لہا اور بس حصون کی علامت

انکی نوبت جب جا ساتہ پہونچی کہ حق سبحانہ تعالی علیہ وسلم کی پاس جگہ روشن اور روشن ہوئی سب مدینہ مین ارشاد فرمایا آنحضرت نے سلمان اہل جنت سے ہین اور
ایک ہی اونمین سے کہ مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بہت عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین اڈہائی سو برس کی
اور صحیح یہی ہی پس آخر عمر مین مقصود کو پہونچی کہ نبی آخرالزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور اپنی ہاتہ کی کسب سے کہایا کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی
عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت ہین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مرے مدائن مین قبر شریف
مین وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم حبب عبیدک ہذا یعنی ابا ہریرۃ وامہ الی عبادک المؤمنین
وحبب الیہم المؤمنین رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی محبوب کر اس چہوٹی سی بندی کو
یعنی ابوہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماکو طرف مسلمانوں کی یعنی ایسا کر کہ محبوب مسلمانوں کی ہون کیونکہ مراد یہی ہی محبوب گردان طرف اونکی مسلمانوں کو
کر مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب کی تیئن مسلمانونکی ہوں نقل کی مسلم نی وعنہ عائذ بن عمرو ان ابا سفیان اتی علی سلمان وصہیب
وبلال فی نفر فقالوا ما اخذت سیوف اللہ من عنق عدو اللہ ماخذہا فقال ابوبکر اتقولون ہذا لشیخ
قریش وسیدہم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال یا ابابکر لعلک اغضبتہم لئن
کنت اغضبتہم لقد اغضبت ربک فاتاہم فقال یا اخوتاہ اغضبتکم قالوا لا یغفر اللہ
لک یا اخی رواہ مسلم اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب کہ والد معاویہ کی آیا یعنی گذرا حالت کفر مین سلمان اور صہیب
اور بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اصحاب کے ف ع اور یہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کے واسطے تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ ترک
قریش نے تقدمات عذر اور عہد شکنی کی برپا کی تہی پس آیا ابوسفیان اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو تو حیص بیص کیا اونہون نی کہ نہین لیا
خدا ہی تعالی کی تلوارون نے یعنی بندگان خدا کی تلوارون نے کہ حکم خدا کا کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سے جگہ لینی اپنی کی یعنی اپنی
حق اوسکی گردن سی یعنی حیف ہے یہ شخص یعنی ابوسفیان اب تک ہمارے ہاتہ سی نہین مارا گیا پس کہا ابوبکر نی یعنی اونہی کہا کیا کہتی ہو تم اس
واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابوسفیان ہی ف ح اور حضرت ابوبکر نی یہ بات کہی واسطی مائل کرنی ابوسفیان کی دل کی اور رعایت
حق امان طلب کرنی جیسے کہ آنحضرت بہی کبہی استمالت خاطر بعضی مشرکون کی کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تہی کیا کرتی تہی ت پہر آئی ابوبکر صدیق حضرت
کی پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کے پس فرمایا آنحضرت نی اے ابوبکر شاید غصہ دلایا تو نی اونکو البتہ
قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تو نی اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب محبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تو نی اپنی پروردگار کو یعنی اپنی
سی کہ رعایت کی تو نی جانب کافر کی پس آئی ابوبکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کی لیے پس کہا اے بہائیو میری کیا غصہ دلایا مین تمکو اور رنجیدہ ہوئے تم کہا
اونہون نی نہین غصہ دلایا تمنی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہوئے ہم تسی بخشی تجکو خدا تعالی اے بہائی میری نقل کی یہ مسلم نی ف م ح ظاہر یہ تہا کہ کہا جاتا
یا اخانا یعنی اے بہائی ہمارے اور شاید کہ یہ حکایت ہی قول ہر ایک واحد کا تو گویا کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمانی ساتہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخون
ساتہ زیر ہمزہ کی انتہی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور بہتون کی اصول معتمدہ سی ساتہ تصغیر کی اور زیر کی اور ایک نسخہ مین ساتہ زبر ہمزہ اور جزم
کی ہی اور جائز ہی ارادہ اوسکا ہی اس حدیث مین بڑی فضیلت ہی فقرا اصحاب کی اور رغبت دلائی ہی بیچ اونکی تعظیم اور تکریم کرنی کی اور رعایت خاطر اونکی کی
ہا خوش باش کارن پہلوان مین سلمان وہ ہی جنکا ذکر ابہی ہوا صہیب بن سنان رومی یعنی غلام آزاد عبداللہ بن جدعان تیمی کی ہین کنیت اونکی

تھی ابو یحییٰ اونکی کنیت تھی ... ورثات کی ہیں لکھا ہے
میں شہاب ہوئی سو مرکی پھر خریدا اونکو بنی تمیم قبیلہ کلب نی پھر لائی مکہ میں پس خریدا اونکو عبداللہ بن جدعان نی اور آزاد کر دیا اونکو پس رہتے تھے اوسکے ساتھ یہاں تک کہ مر گیا اور بعضی کہتی ہیں کہ جب گرفتار ہوئے روم میں اور عقل آئی اونکو تو بھاگی اونکی پاس سی اور آئی مکہ میں اور ہم قسم ہوئی عبداللہ بن جدعان کی ساتھ اور اسلام لائے یہ ابتدائے اسلام میں بیچ مکہ کی کہتی ہیں کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئی ایک دن اسکی بعد کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں تھی بعد کئی اوپر تیس شخصوں کی اور تھی یہ اون ضعیفوں میں سی کہ عذاب کیا جاتی تھی اللہ کی راہ میں بیچ مکہ کی پھر ہجرت کی اونہوں نی طرف مدینہ کی اور نازل ہوئی اونکی حق میں یہ آیت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور مری یہ سن اڑتیس میں بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر میں اور دفن کیے گئی بقیع میں اور ابو سفیان کا حال آگی مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض الانصار متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نشانی ایمان کی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہی یعنی سب انصار کی اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع انصار جمع ناصر کی اور یا نصیر کی اور مراد انصار سی مدد کرنیوالی آنحضرت کی ہیں اہل انصار دو قبیلہ ہیں اوس اور خزرج کہ وہ باپ تھی کہ انصار اولاد اونکی ہیں اور اونکی درمیان میں ایک سو بیس برس تک جنگ و عداوت تھی اور ساتھ علاقہ اسلام و توحید کی عداوت مبدل ساتھ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نی اونکا لقب انصار کیا کہ ساتھ اوسکی مشہور و ممتاز ہوئی اور بعد اونکی اونکی اولاد اور موالی پر یہ نام باقی رہا اور اونکی تعریف میں آیتیں موجود ہیں اور یہ قوت پایا اونہوں نی بسبب مکان دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کی موجب عداوت کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھ اونکی پس ضرور ہوئی یہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق کی اور کمال محبت اونکی سو جب کمال ایمان کی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر سبب مدد کرنی اونکی کی عداوت رکھی تو یقین ہے کہ موجب کفر حقیقی کی ہوگی وعن البراء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ متفق علیہ اور روایت کی براء بن عازب انصاری نی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی انصار نہیں دوست رکھتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہیں دشمن رکھتا اونکو مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہی مشابہ منافق کی پس جو کوئی دوست رکھی انصار کو دوست رکھیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھی اونکو دشمن رکھیگا اوسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن انس قال ان ناسا من الانصار قالوا حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش المائۃ من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فحدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبۃ من ادم ولم یدع معہم احدا غیرہم فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال فقہاؤہم اما ذوو رأینا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانہم قالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدع الانصار وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا حدیثی عہد بکفر اتألفہم اما ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا بلی یا رسول اللہ قد رضینا متفق علیہ اور روایت کی انس نی کہا تحقیق بعضی آدمیوں نی انصار میں سی کہا جس وقت کہ غنیمت دی اللہ نی اپنی رسول کو اموال ہوازن کی نام ایک قبیلہ مشہور کا ہی اوس چیز کو جو دی ف اس عبارت میں اشارہ ہی کہ

ہزار اونٹ چاندی کی اور اوقیہ ... میں مثل ابوبکر کی بات ہمیں لی ایک روایت میں آیا ہی ... حضرت نی ترجمہ
پس شروع کیا دینا کسی ایک شخص کو ایک قریش میں سی سو اونٹ کا ف ح ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی نو مسلم فتح مکہ میں اسلام لائی تہی
ہنوز ایمان نی اونکی یقین قرار نہ پکڑا تہا اور اونکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نی دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطی تالیف قلوب کی کہ الفت اسلام
کی اونکو پیدا ہو اور انہیں میں ابوسفیان بن حرب والد معاویہ کی بہی تہی اور دیتی تہی صاف ... مہاجرین اور انصار مین سی سو سو سی کم اور یہ تقسیم جعرانہ میں ہوئی وقت پہر فتح
کی طائف سی ترجمہ پس کہا ایک جماعت نی انصار میں سی کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا اور ترک کرتی ہین
ہمکو یعنی ہمیں نہیں دیتی ہین ہمکو حالانکہ تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہین اونکی خونوں سی ف ح ع یعنی ٹپکتی ہین خون قریش کی ہماری تلوارون
سی بسبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی پہلی اور کیا انہوں نی یہ گمان اسکی کہ آنحضرت حمایت کرتی ہین اپنی قوم کی کہ قریش میں سی ہیں ت پس خبر دی گئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصاری یون کہتی ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نی انصار
کی پاس اور جمع کیا اونکو ایک خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوا اونکی پس جب جمع ہوئی انصار آئی اونکی پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہ بات کہ پہنچی ہی مجہکو تمہاری جانب سی پس کہا داناؤن اور علما اونکی نی اما عقلمند ہمارے پس نہی
یا رسول اللہ پس نہیں کہا ہی کچہہ یعنی ان باتوں میں سی اور اما کتنی ایک لوگون نی ہم میں سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نوعمر و نوجوان ہین پس کہا کہ بخشی
رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش کو اور چہوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونوں سی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بالتحقیق میں دیتا ہون
یعنی اس مال میں سی کتنی ایک شخصوں کو کہ جدید العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نو مسلم ہیں طلب کرتا ہون میں الفت اونکی اسلام سی یعنی سبب دینی مال کی
نرم کرتا ہوں دل اونکا کیا نہیں راضی ہوتی تم اس سی کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہارے مولفۃ القلوب اور پہرو تم طرف مکانون
اپنی کی مدینہ میں ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہوں نی ہاں یا رسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع کیا
خوب کہا ہی کسی نی **بیت** رضینا قسمۃ الجبار فینا ۔ لنا علم وللاعداء مال ۔ فان المال یفنی عن قریب ۔ وان العلم باق لا یزال ۔ **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا الہجرۃ لکنت امرأ من الانصار ولو سلک الناس وادیا وسلکت
الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار وشعبہا الانصار شعار والناس دثار انکم سترون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی
تلقونی علی الحوض رواہ البخاری ترجمہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا میں ایک شخص انصار
میں سی ف ح ع نہیں مراد اس سی انتقال نسب بدلا دینی سی اصلی کہ وہ حرام ہی بعد اسکی نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبوں سی بلکہ مراد
نسب بلادی ہی اور معنی اسکی یہ ہیں کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دینی اور نہ ہوتی نسبت اسکی اور دینی کی نہیں گنجائش تہی مجہکو ترک کرنا اوسکا اصلی کہ ہجرت سی
ہی ... کیا گیا تہا میں ... تو البتہ منتسب ہوتا میں طرف دار تمہاری کی اور ہوتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری کی حاصل یہ کہ اگر نہ ہوتا شرف نسبت
کا اور فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا میں ساتہہ انصار کی اور دیار اونکی کی اور انتقال کرتا میں اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اس میں بیان ہی اکرام
انصار کا اور فضیلت نسب ... کا اور باوجود اسکی اسمیں اشارہ ہی ... فضیلت ہجرت کی اور بزرگ رتبہ مہاجرین کی اسلیی کہ اونہوں نی چہوڑا وطن اور اہل اور مال
اپنی خدا اور رسول کی محبت میں اور نصرت اور ایثار فضیلت کا کم ہی ولیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور قرابتیوں میں پس بسبب ہجرت کی فضیلت
کی ہی اور بعد مہاجرین کی انصار کی اور بعضوں نی کہا مراد یہ ہی کہ میں جدا نہیں ہون انصار سی بسبب فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو ایک انہیں سی ہوتا میں

اور برابر ہو فضل انکی ہو تا کہ ترتیب مین اوسمین نہایت توقیر حضرت کی اور رغبت منزلت انصار کی ہی اگر چلیں لوگ ایک وادی یعنی راہ جنگل معنوی
مین اور چلین انصار اور راہ مین تو فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ مین تو چلونگا مین بیچ وادی انصار مین یا شعب بیچ انصار کی مین ف ع اور چہوڑ دونگا مین چلنا تمام
لوگونکی راہ مین کا وادی فرجہ یعنی کشادگی سیان دو پہاڑون اور ٹیلونکی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتہ کسرہ شین اور سکون عین کی راہ پہاڑ مین اور فرجہ درمیان
پہاڑونکی اور مراد یہہ ہی کہ جہانکی زمین مین وادی اور شعب ہوتی ہین پس جب لوگ کسی شعب مین چلتا ہی تو اوسکی قوم بہی اوسکی پیچہے پیچہے ہین چلتی ہی تنگی
کہ پہنچ جاتی ہی پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور سب لوگ اور راہ مین تو مین اوسی راہ مین چلونگا جسمین انصار چلین اسمین بیان ہی کمال عنایت کا اونکی حال پر
اور دوسری وجہ اسمین یہ ہے کہ مراد وادی اور شعب سی رای اور مذہب ہے یعنی اگر اختلاف کرین لوگ آراء اور مذہب مین تو اختیار کرونگا مین انصار کی رای اور مذہب
کو اور موافق ہونگا مین ساتہ اونکی مقصود حسن صحبت اور موافقت ہی ساتہ اونکی سبب اسکی کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اور عہد نبہانی کا اور یہ مراد نہین ہے کہ
اتباع اونکا کرون اور محتاج ہون اونکی رای کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اونکی ت انصار بمنزلہ شعار کی ہین اور باقی
لوگ مانند دثار کی ف ع شعار شین کی زیر سی کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی لگا رہتا ہے اور دثار دال کی زیر سی کپڑا باہر کا کہ شعار کی
اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی تشبیہ دی انصار کو ساتہ شعار کی بسبب راسخ ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی کی اور معنی یہ
ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری بہ نسبت سب لوگونکی باعتبار مرتبہ و منزلت کی ت تحقیق تم اپنی انصار دیکہو گی پیچہی میری ترجیح اور اختیار کرنا لوگونکا
پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض پر نقل کی یہ بخاری نی ف ح اثرہ ساتہ زبر ہمزہ اور ث کی اور ساتہ پیش ہمزہ اور جزم ث مثلثہ
کی اور ساتہ زیر ہمزہ اور سکون ث کی بہی آیا ہی ایثار سی یعنی اختیار کرینگی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم کرینگی تمپر اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کم
رتبہ مین تمسی بالاتر اور زیادہ تر ہونگی بسبب امارت کی اور بلاشبہ یونہی واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اون مخبر صادق نی خصوصا امیر المومنین عثمان کے
زمانہ مین اور اونکی بعض عصر مین کہ بنی امیہ غالب آئی یا یہ معنی ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح و فضیلت دینگی تمپر
کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگی ت پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجہسی حوض کوثر پر ف ع ح یعنی اس اوس وقت جبر نقصان تمہاری
خاطر شکستہ کا ہو جائیگا کہ میری زیارت سی اور وہان کی نعمتوں سی مسرور ہو گی اور یہ بشارت ہی اونکی لیے ساتہ حاصل ہونی جنت کی بدلی مین اوس
صبر کی اور آیا ہی کہ بعض انصار سعد بن عبادہ کی پاس گئی وہ امارت کی زمانہ مین بعض مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچہ تدبیر کی اونہون نی اوسکی پس کہا
انصار نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ دیکہو گی تم پیچہی میری اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا سعد نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہا صبر کرنیکا سعد نی کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا **وعنہ** قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الفتح فقال من دخل دار ابی سفیان فھو آمن ومن القی السلاح فھو آمن فقالت الانصار اما الرجل فقد اخذتہ رأفۃ بعشیرتہ
ورغبۃ فی قریتہ ونزل الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلتم اما الرجل فاخذتہ رأفۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ
کلا انی عبد اللہ ورسولہ ھاجرت الی اللہ والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا واللہ ما قلنا الا ضنا باللہ ورسولہ
قال فان اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تہی ہم ساتہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہو ابو سفیان کی گہر مین پس وہ امن مین ہی ف ع ح آیا ہے
کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہ ایک شخص ہی کہ دوست رکہتا ہی فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیی اوسکی لیے کچہ
چیز کہ اوس سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر مین امن ہی اور یہ بہی کہتی ہین کہ ابو سفیان کے

ابو سفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قرشی اسلام لایا

روز فتح مکہ کی اور تھا مولفۃ القلوب سے اور خالص ہوا جنگ حنین میں بعد اسکے صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی دی اور تھا مولفۃ

القلوب کی اور سے بہت نیک ہوگیا اسلام میں پس ہمیشہ کامل رہا اور دیکھا اوسکو طائف کی لڑائی میں اور تیر لگا اوسکی آنکھ میں پس وہ بھی پھوٹ گئی مری

سنہ چونتیس میں بیچ مدینہ کی اور رخصت نہ کی بعضے نے کہا ہے جو کوئی گھر میں داخل ہو تمہارا پس وہ امان میں ہے پس کہا انصار نے یعنی بعض انصار

نے یہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہے اوسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نے اپنی بستی والوں یعنی اہل مکہ میں حکم جلیت اونکی ف جب انصار

نے دیکھی عنایت و رعایت آنحضرت کی نسبت ابو سفیان کی کہ نہایت عداوت رکھتا تھا پہلے حضرت سے اور اب اسکی حق میں ایسا کیا فرمایا تو ہوئی آتش محبت

اور آتش غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کہا ت اور آئی وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کہتے ہیں فرمایا آنحضرت نے انصار

کو کہا تم نے یہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نے اپنی قوم پر اور رغبت یعنی محبت نے اپنی بستی والوں نے ایسا کہا اور ایسا ہی ہے ف ع یعنی تم نے یہ امر

کہ جیسا کہ تمہاری وہم میں آیا کہ میں اقامت کرونگا مکہ میں اسلئے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کی خالص اللہ کے لئے ہے جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتھ قول

اپنی کی ت بلا شبہ میں بندہ اللہ کا ہوں اور رسول اوسکا ف ع یعنی ہونا میرا اس صفت سے مقتضی ہے اسکو کہ جو وطن چھوڑوں طرف اوس شہر کی کہ چھوڑا

میں اوسکو اللہ کے لئے اور رغبت کروں میں اوس شہر میں کہ ہجرت کی میں اوس سے طرف اللہ کی ت ہجرت کی میں طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب

اوسکے یا طرف اوسکے لئے اور طرف تمہاری ف یعنی طرف تمہاری شہر کی یا ساتھ رہنے تمہارے بسبب خاطر ہونے تمہاری کی طرف میری اور طرف اوس جگہ کی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے والذین تبوؤا

الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور حاصل اوسکا یہ ہے کہ قصد ہجرت کرنے میں تھا طرف اللہ کی اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی دار

طرف دار تمہاری کی ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میری کی زندگانی تمہاری یا جگہ زندگانی تمہاری کی ہے ف ع یعنی جدا نہیں ہونگا میں تم سے

نہ حیات میں اور نہ ممات میں میں ساتھ تمہارے رہوں اور تم ساتھ میرے خاطر اپنی جمع رکھو ت عرض کیا انصار نے قسم ہے خدا کی نہیں کہا ہم نے یعنی جو کچھ

کہا مگر بسبب بخل کرنے کی ساتھ خدا کی یعنی ساتھ نعمت فضل اوسکے یعنی ساتھ رسول اوسکی ف ع یعنی شرف ہمسائگی اور صحبت اونکی اور غیرت کرنی اور

روا نہ رکھنی میل و محبت اونکی ساتھ اور کسی کی یعنی عنایت اور محبت اور ہمسائگی اور صحبت اونکی سے محروم ہوویں ہم اور غیرت لازم ہے محبت کو جیسے

محبت نے گو یہ بھی کہا ہے کہ ایک محبوب کے غیر نہ رہے سالیت غیرتم بازو چنانست کہ گردست ہو نہ دلگزارم کہ دوانی بخیال گرانن و حاصل

یہ کہ مراد اونکی یہ تھی کہ تم جیسی نعمت اللہ کی ہم میں رہے اور آدمی بھول ہے اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈر ہم اس سے کہ میل کرو تم بھی طرف

بستی اپنی کی یعنی آپ بھی ساتھ اس کلام کی اور تھا یا بھی انکو کہ کہیں چلے جاویں یہ مقصد نہیں وارد ہوتا اعتراض اوپر کہنے اونکے کہا اوس

نے یہ قول باوجود تقریر اللہ تعالی کی لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعضی تمہاری کی بعض کو ت

فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہیں تمہاری اور راست گو جانتے ہیں تمکو اور قبول کرتے عذر تمہاری نقل کی یہ مسلم نے و

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہم انتم من احب الناس الی اللہم

انتم من احب الناس الی یعنی الانصار متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا لڑکوں اور عورتوں کو

یعنی انصار کی ہوتی ہوئی طعام کھا دیا دعوت وغیرہ میں پس کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی اوپر پیار و نکی طرف کی لیے پھر خطاب کیا

اونکی طرف ساتھ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میری خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سے طرف میری ف ع مکرر کہا اسکو

تاکہ میں اپنی یاد یعنی ستون یہ ہیں اسکے بہائی اللی کی اوکو صحیح بخاری میں کہا کہ اسکو تین بار فرمایا اور یہ جو بعضی روایات اللی کی ترجمہ مراد لیکن ان
اپنی کی اتم جماعت انصار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی فتح اور یعنی اللمعہ کی یا تو قسم کی ہیں یا یہ معنی ہیں اسکے کہ خدا وند تعالی انکے سری صدق کو اور تحقیق
کرتا ہوں میں کہ جب دیکھا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دلکشی سی اور جوش محبت ہوا خبر دی آنحضرت اونکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو
اوسپر سبب کمال عنایت اور مرحمت کی **وعنه** قال مرّ ابو بكرٍ والعباسُ بمجلسٍ من مجالسِ الانصارِ وهم يبكون
فقال ما يبكيكم قالوا ذكرنا مجلسَ النبيِّ صلى الله عليه وسلم منّا فدخل احدهما على النبيِّ صلى الله عليه وسلم
فاخبره بذلك فخرج النبيُّ صلى الله عليه وسلم وقد عصب على رأسه حاشيةَ بُردٍ فصعد المنبرَ ولم يصعده بعد ذلك اليوم فحمد
الله واثنى عليه ثم قال اوصيكم بالانصارِ فانهم كرشي وعيبتي وقد قضوا الذي عليهم وبقي الذي لهم فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا
عن مسيئهم رواه البخاري اور روایت ہی انس سی کہ کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسوں میں سی اس حال میں
کہ اہل مجلس رو رہی تہی یعنی آنحضرت کی ایام مرض میں پس کہا ابوبکر و عباس نے کس چیز نی رولایا تمکو یعنی کیوں روتے ہو کہا انصار نے اس سبب سے
روتی ہیں ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنی پس آئی ایک اونمیں سی یعنی عباس یا ابوبکر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار
کی رونیکی بہ سبب یاد آنی مجلس شریف کی پس باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحال میں کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی پٹی
یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کے سبب شدت کے پس چڑہے آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑہنے کی لیے اور نہ چڑہے منبر پر اور نہ پڑہا خطبہ بعد اوس دن کی یعنی یہ آخر خطبہ تہا
حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتوں کا اور ثنا کی اوسپر یعنی کامل پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہوں تمکو میں اے لوگو یا مہاجرین رعایت اور حمایت اور
احسان کرنیکی انصار پر اسلیے کہ وہ شکنبہ اور جامہ دان میری ہیں **ف** ح ع کرش ساتہ زبر کاف اور زیر رکی اور بروزن کتف کی اور ایک نسخہ میں ساتہ جزم
رکی شکنبہ کو کہتے ہیں بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کی لیے یعنی اوجہ اور عیبہ ساتہ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کی جامہ دان کو اوسکو بقچہ کہتی ہیں اور
مراد یہی کہ انصار دوست درونی اور محل اسرار امانت اور اعتماد میری ہیں تمام امور میں ان چیزونکی ساتہ مشابہت اسلیے دی کہ گائیں بیل وغیرہ جمع کرتے
ہیں چارہ اپنا اوجہ میں اور لوگ رکہتی ہیں کپڑے اپنے جامہ دانی میں اور عرب کنایہ کرتی ہیں قلب اور سینہ سی ساتہ عیبہ کی اور کرش یعنی عیال مرد اور اولاد
چہوٹی اور جماعت کی بہی آیا ہی اور محمل کرنا اس معنی پر بہی درست ہی یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری ہیں اور بمنزلہ عیال اور اولاد کی میری ہیں کہ
محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہیں **ت** اور تحقیق ادا کیا اونہوں نے اوس حق کو جو تہا **ف** ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف
مال حاصل یہ کہ پورا کیا اونہوں نے اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ میں ساتہ اوتری اس آیت کی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسهم واموالهم
بان لهم الجنة یعنی اللہ نی خرید لیا مومنوں سی اونکی جانوں اور مالوں کو بعوض اسکی کہ اونکی لیے جنت ہو کہ بیعت کی اونہوں نے کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم
کی اور اللہ تعالی کیطرف سی وعدہ جنت ملنی کا ہوا تہا پس باقی رہی پورا کیا اونہوں نے وعدہ اپنا کہ مدد کا حق کی **ت** اور باقی رہا جو کچہ کہ اونکی لیے ہی
خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت میں پس قبول کرو اونکی نیک کاموں سے یعنی عذر اگر پیش کریں وہ اوس بات میں کہ صادر ہوئی اونسی اور
درگذر کرو اونکی بد کاروں کی کاموں سی کہ صادر ہوا اونسی یعنی اگر عاجز ہوں عذر سی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابن عباسٍ قال خرج النبيُّ صلى الله عليه
وسلم في مرضه الذي مات فيه حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فان الناس يكثرون ويقلّ الانصار حتى يكونوا في الناس
بمنزلة الملح في الطعام فمن ولي منكم شيئا يضر فيه قوما وينفع فيه آخرين فليقبل من محسنهم وليتجاوز عن مسيئهم رواه البخاري
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری میں کہ وفات پائی اوسمیں یہانتک کہ بیٹہی منبر پر پس حمد کی

اور تنہا ہی او سپر کہا ہے بعد حمد و ثنا کی جاتو لوگوں میں سے مسلمان بہت ہونگی اور روز بروز بہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کر کر آوینگی یا پنی اپنی
وطن چہوڑ کر اور کم ہونگی انصار ف ع اسلئے یہ بدل یا نہیں سکتے کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سے ہی کہ جنہوں نے آنحضرت کو اور مدد کی اور ان کے
مسلمانونکی اور یہ ایک چیز ہی ہو چکی ہی اوس دور اسپر وہ کہان اور یہ بات ظاہر ہی کہ کسی ہمراہ آنحضرت کی ان قائم ہی یہ ظاہر ہی کہ یہ خبر دیتی
غیب کی ہی آنحضرت کی طرف سی ساتہہ کثرت مہاجرین کی اور اولاد و نکیکی اور زیادتی اونکیکی شہروں میں اور شہری اور ملک گیری کرنی اونکیکی بخلاف انصار کے
کہ کم ہوگا وجود اونکا اور نہیں باقی رہینگی وہ اور بلا شبہ واقع ہوا جیسا کہ خبر دی تہی اونکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا یہانتک کہ ہو گئے
لوگ مثل نمک کی کہانے میں ف ہس تشبیہ دی یانچ قلت انصار کا اور ہو شاید اونکی تعریف کی طرف بسبب نمک کا کہ صلاح دینا سے وجود انصار کا مثل اصلاح
اہل اسلام کا ہو گا ت پس جو شخص کہ حاکم ہو تم میں سی یعنی امی مہاجرون مثلا کسی چیز کا ضرر پہنچاوی اوسمین کسی قوم کو یعنی پرکاروں کو اور نفع
پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیکوں کو پس چاہیے کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیک کاروں کی نیکی اونکی اور چاہیے کہ درگذر کری اونکی بدکاری
یعنی اونکی بدیکو نقل کی یہ بخاری نی وعن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر للأنصار ولأبناء الأنصار
وأبناء أبناء الأنصار رواه مسلم اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی بخش دے انصار
اور بیٹوں انصار کی اور بیٹوں کے بیٹوں انصار کی نقل کی یہ مسلم نی ف ع پہلے درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی تابعین اور تیسرے
درجہ کی تبع تابعین پس یہ دعا تین قرون کی لیے ہی کہ جو خیر القرون ہیں اور بعید نہیں ہی کہ مراد اس سے یہی ہو کہ بیٹوں اور پوتوں کو قیامت تک
اگر ابنا کو اوپر معنی اولاد کی حمل کریں تو بھی دور نہیں یعنی اس صورت میں پوتے اور پوتوں کی اولاد بھی داخل ہو جاوینگی وعن ابي أسيد قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الأنصار بنو النجار ثم بنو عبد الأشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم
بنو ساعدة وفي كل دور الأنصار خير متفق عليه اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہتر گہر انصار
کی یعنی افضل قبائل اونکی بنو نجار ہیں پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلوں انصار کی بہلائی ہی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سب افضل ہیں بہ نسبت اہل بیتیکی اور تعمیم بعد تخصیص کی ہی اور عسقلانی نی کہا کہ خیر اول بمعنی افضل کی ہی
اور خیر دوسرا بمعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار میں اگرچہ متفاوت ہیں مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کی بہترین قبائل
اون کی ہیں اور ہر قبیلہ بستا تہا ایک ایک محلہ میں پس نام رکہا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ پہلے آیا ہی بہت سی روایتوں میں
بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علما نی کہ بزرگی دینی اون کی بقدر سبقت اونکی کی ہی اسلام میں اور اسمین دلیل ہی اور جائز ہونے
تفضیل قبائل اور اشخاص کی بغیر عداوت و خواہش نفسانی کی اور نہیں ہوگی یہ غیبت وعن علي قال بعثني رسول الله صلى
الله عليه وسلم أنا والزبير والمقداد وفي رواية وأبا مرثد بدل المقداد فقال انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ
فإن بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها فانطلقنا تعادى بنا خيلنا حتى أتينا إلى الروضة فإذا نحن بالظعينة فقلنا
أخرجي الكتاب قالت ما معي من كتاب فقلنا لتخرجن الكتاب أو لنلقين الثياب فأخرجته من عقاصها
فأتينا به النبي صلى الله عليه وسلم فإذا فيه من حاطب بن أبي بلتعة إلى ناس من المشركين من أهل مكة يخبرهم
ببعض أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا حاطب
ما هذا فقال يا رسول الله لا تعجل علي إني كنت امرأ ملصقا في قريش ولم أكن من

يحمون بها قرابتي وما فعلت كفرا ولا ارتدادا عن ديني ولا رضى بالكفر بعد الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انه قد صدقكم فقال
عمر يا رسول الله دعني اضرب عنق هذا المنافق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله اطلع على اهل بدر فقال
اعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة او فقد غفرت لكم فانزل الله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم اولياء متفق عليه

اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ بھیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا مرثد
بدلی المقداد کی یعنی بھیجا ابو مرثد کا مذکور بدلے مقداد کی ف ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اوّل چھٹی ہین اسلام مین اور ہجرت مین کی تین
کوس سی مدینہ سی اور انکو لوگون نی لاکر بقیع مین دفن کیا سن تینتیس مین اور وہ ستر برس کی تھی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کی حاضر ہوئی بدر
مین وہ بھی اور انکا بیٹا بھی یعنی مرثد اور ابو مرثد کیا صحابہ سی ہین کہا محمد بن سعد نی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق
مین اور تمام جہادون مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت ابوبکر رض کی خلافت مین چھیاسٹھ برس کی
عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان
مکہ اور مدینہ کی قریب مدینہ کی اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتھ خای معجمتین کی شفتالو کو وہان درخت
شفتالو کی بہت تھی ت اسلیی کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹھی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی پس
لی لینا وہ خط اوس سی ف ع نام اوس عورت کا سارہ تھا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تھی اور خط اوسکی پاس تھا اہل
مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکھا تھا ت پس روانہ ہوئی ہم درحالیکہ جلدی کرتی تھی ساتھ ہماری یعنی دوڑتی تھی گھوڑی ہماری یعنی گھوڑی
دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنی نکال تو ای عورت خط کو کہا اوس
عورت نی کہ نہین ہی میری پاس کوئی خط کہ نکالون پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالیگی تو خط کو یا اوتارینگی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکال
والا ننگا کر دینگی تجکو تو حقیقت حال کھلجاویگی پس نکالا اوس عورت نی وہ خط اپنی چوٹی مین سی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ اوسنی
وہ خط اپنی کمر سی نکالا تطبیق اون روایتون مین یون ہی کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچتی ہوگی پس باندھا اوسنی
وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر مین ت پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوسمین
تھی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی درحالیکہ خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ
کو ساتھ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طرف اہل مکہ کی فتح
کی لیی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ارادہ کا اخفا کیا تھا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی کہ ہی والا حاطب نی
یہ خط اہل مکہ کو اونکی خوش آمد و استمالت قلوب کی لیی لکھا تھا پس اس عبارت سی کیونکر لکھتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین ف ع حاصل
قصہ کا یہ ہی کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئی تھی اور سبکو اصحاب کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تھی
اور یہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی دنیا مین مباح ہی جیسا کہ کہا ہی حضرت نظامی رحمۃ نی ع سکندر کہ با شرقیان حرب داشت
درخیمہ گویند درغرب بوداشت ۔ اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تھی اونہون نی اہل مکہ کو یہ خبر لکھی اور حقیقت حال سی آگاہی دی کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اوپر آتی ہین ہوشیار رہنا پس اوتری جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی

ہ

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ خط انسکا کر ملاحظہ کیا ت پس — سر علیہ وسلم نی کہ ای حاطب کیا ہی یہ کہ فقیر
اور خبر دینی تیری حقیقت حال سی پس کہا حاطب نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجیی مجہ پر یعنی بیچ حکم کرنی کی ساتھہ کفر کی اور
سزا دینی کی اس عمل پر بلا شبہ مین ہون ایک شخص چپکا یا گیا قریش مین یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہون اون سی اور نہیں ہون مین
خاص اون مین سی اور ہین وہ لوگ کہ اپکی ساتھہ ہین مہاجرین مین سی اونکی لیی قرابت ہی اہل مکہ کی ساتھہ نگہبانی کرتی ہین وہ
مشرک بسبب اس قرابت کی مال مہاجرون کی اور اہل وعیال اونکی کی مکہ مین پس چاہا مینی کہ جب فوت ہوئی مجکو قرابت نسب سی
قریش مین یہ کہ کرون مین اونکی حق مین ایسا کام کہ نگہبانی کرین وہ بسبب اسکی میری قرابت کی مکہ مین ہی ف ع ح کہا طیبی نی کہ
یحمون صفۃ ہی یدا کی اور مراد ید سی یہ انعام ہی یا قدرت یعنی لون مین اونسی نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کرین بسبب اوسکی میری
قرابت یا میری قرابتونکی یعنی یہ امر کیا مینی واسطی غرض و مصلحت اپنی لوگون کی کہ مکہ مین ہین تو مشرک بسبب اس غرض اہل کی میری
لوگون سی خبردار رہین ت اور نہیں کیا مینی یہ امر بسبب اسکی کہ ہین کافر و منافق ہون کہ ایمان نہیں لایا مین اور نہ اسلیی کیا ہی
کہ مین مرتد ہو گیا یعنی بعد ایمان لانی کی کافر و منافق ہو گیا اور اپنی دین سی نکل گیا اور نہ کیا ہی یہ بسبب اپنی راضی ہونیکی ساتھہ کفر کی بعد
اسلام کی کہ چاہتا ہون مین نکلنا دین اسلام سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نی بلا شبہہ
سچ کہا تمسی یعنی حقیقت حال یہی ہی جو اسنی کہی پس کہا عمر رض نی کہ چھوڑ دو مجکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مارون مین گردن
اس منافق کی ف ع اور یہ کہا عمر نی باوجود تصدیق کرنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی امین کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر مین
اس لیی کہ عمر دین مین بہت قوی تھی اور اوسوقت مین بعضی لوگ تھی ہی ایسی کہ منسوب تھی طرف نفاق کی پس اونہون نی گمان کیا
کہ جسنی مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا اونہون نی اسی سبب اسی لیی پروانگی چاہی
اونکی قتل کرنی کی اور اطلاق کیا اوپر منافق ہونی کا اسلیی کہ شاید اونہون نی دلمین اور کچہ رکھا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر مذکور کیا ہو کچہ
تاویل کر کر انتہی اور حضرت شیخ رحمہ نی کہا کہ شاید یہ بیچ بیان کرنی اس قصہ کی تقدیم و تاخیر ہی و الا کہنا عمر رضہ کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حاطب کی بعید ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہی بدر مین ف ع ح
گویا کہ عمر رض نی کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر مین حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ت اور کیا چیز معلوم کروا دی تجکو حقیقت حال
کی اور کیا جانی تو کہ وہ مستحق قتل کا ہی شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت و مغفرت کی کی ہو طرف اونکی پس فرمایا
اللہ تعالی نی کرو جو کچہ چاہو کہ واجب ہوئی تمہاری لیی بہشت ف ع کرو جو کچہ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سی تہوڑی ہون
یا بہت واجب ہوئی یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نی کہ معنی ترجی اور امید رکہنی کی راجع ہین طرف
عمر رض کی و الا یہ امر محقق تھا آنحضرت کی نزدیک اور اقرب یہ ہی کہ لعل اسلیی فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد و تکیہ نکرین اور عمل سی باز رہین
بسبب معنی اعملوا ما شئتم کی اسلیی کہ مراد اس سی ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہی نہ رخصت دینی اونکی لیی ہر فعل مین اور چھوڑ دینا کہ جو
چاہین سو کرین ت اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای فقد وجبت لکم الجنۃ کی فقد غفرت لکم ف ع یعنی حق تعالی نی نظر رحمت
مغفرت کی کی اونپر اور اسمین امید زیادہ ہی بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہی یہ بات اور کہا نووی نی کہ یہ حکم آخرت کا ہی اور لیکن دنیا
مین حد وغیرہ متوجہ ہو گی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مسطح پر حد قذف کی قائم کی حالانکہ وہ بدری تھا اور اس حدیث مین معجزہ

ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ... ہوا کہ جائز ہی ... جاسوسون کا ... اور حاطب کا اور جہاد میں
اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کا مقصود اس کام سی یہ تہا
دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ تہی والا کفر لازم آتا اونکی یہ نیت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تہا اپنی قرابتیون سی لیکن
اسکی کہ نہین ضرر کرینگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کی اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس بات پر اور قصور کیا اونہون نی
اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ اختفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنی مین واللہ اعلم حجۃ پس
نازل کی خدای تعالی نی یعنی بیچ زجر و منع کی اس فعل سی کہ کیا حاطب نی اور مانند اوسکی نی یہ آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ
وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِیَآءَ یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنون کو یعنی جنکو مین دشمن رکہتا ہون اور اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکہتی
ہین تمسی اور وہ کافر ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہ ہی تُلْقُوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ
یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ
وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ اِنْ یَّثْقَفُوْكُمْ یَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْٓا اِلَیْكُمْ اَیْدِیَهُمْ
وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَفْصِلُ بَیْنَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِیْرٌ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
آخر آیت تک اور خطاب عام کیا اسلئی کہ داخل ہون سب جو حالت کہ یہ اوتری اور اسی لئی کہا گیا ہی العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب یعنی قاعدہ ہی اصول کا
کہ اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیت مثلاً ایک قصہ خاص یا شخص خاص کی لئی اوتری تو یہ نہین کہ وہ اوسکی لئی خاص ہی
بلکہ سبکی حق مین ہوا کرتی ہی جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہوگا گویا اوسکی لئی وہ اوتری ہی تنبیہ اس سی رد ہوا قول اون بزرگوارون کا
جو کہتی ہین کہ یہ آیتین تو بت پرستون کی لئی اوتری ہین بزرگون کی بچارون کی حق مین کیون انکو بیان کرتی ہو پس وہ جاہل ہین اس
قاعدہ مذکور سی اور مقام سوچنی کا اکثر آیتین اوتری ہین وہین کی کفار کی حق مین پس کل کو کہینگی صاحب ایمان لانی کا اور کفر سی
بچنی کا وہین کی لوگون کی لئی حکم ہی ہماری لئی نہین پناہ با اللہ منہ بچاوی اللہ تعالی اس نفسانیت سی ہم سبکو اور راہ حق دکہاوی
وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ جِبْرِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَهْلَ بَدْرٍ فِیْكُمْ قَالَ
مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ وَكَذٰلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ آئی جبرئیل پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا جبرئیل نی کس مرتبہ مین گنتی ہو تم اور کس جماعت سی گنتی ہو اہل بدر کو اپنی بیچ مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی گنتے ہین ہم اونکو اپنی مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کی جواب مین کچہ اور کلمہ کہ وہ
مانند اوس کلمہ کی ہی ف ع اور ظاہر یہ ہی کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل علیہ السلام نی اور ایسی ہی یعنی ہماری بیچ یہی
حکم اون ملائکہ کا ہی کہ حاضر ہوئی وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی وہ افضل ہین اون ملائکہ سی کہ نہین حاضر ہوئی اور نہین
سی بدر مین پس ہونگی وہ افضل ملائکہ کی اون کی افضلیت مین سی وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَةَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا
قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِیْهِ یَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حفصہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ امید رکھتا ہوں کہ نہیں پہنچیگی آگ دوزخ کی
اگر چاہا ہے خدا نے بیچ اون کے کسی شخص کہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں کہا حفصہ نے کیون نہیں کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا نہیں ہے کہ تحقیق کہا ہے خدا تعالیٰ نے اور نہیں کوئی تم میں سے مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر ف ع یعنی حاضر ہوگا دوزخ پر
وقت گذرنے کی پل صراط پر سے کہا نووی نے کہ صحیح یہ ہے کہ مراد وارد ہونے سے گذرنا ہے پل صراط پر پس جب گذرینگے اوس پر سے تو دوزخ
دوزخ میں گر پڑینگے اور جتنے نجات پاوینگے اور حفصہ نے گمان کیا کہ معنی وارد ہونے کی داخل ہونا ہیں یعنی داخل ہوگا اوس میں اور جب
داخل ہونا دوزخ میں عام ہوا سب آدمیون کے لیے تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سے کیونکر صادق آوے ترجمہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہیں سنا تو نے خدا تعالیٰ کو کہ فرماتا ہے یعنی بعد اوسکے پھر نجات دینگے ہم یعنی داخل ہونے سے اون لوگونکو
کہ تقوی کیا ہے ف ع حضرت حفصہ نے مشکل جانی یعنی حدیث کی اس جہت سے کہ ظاہر حدیث کا بموجب گمان اونکی کے غیر موافق
تھا آیت کے پس سوال کیا نفع حاصل کرنے کے لیے نہ بطریق اعتراض کے جیسے طریق ارباب مناظرہ کا ہے بلکہ بطریق اوسکی کہ واجب ہے
ہر اوس شخص پر کہ نہ سمجھے معنی آیت کی یا تطبیق درمیان آیت و حدیث کی وغیر ذلک یہ کہ سوال کرے کسی عالم سے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ
نے فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی پس پوچھو تم اہل ذکر سے یعنی علما سے اگر نہیں ہو تم جانتے ترجمہ اور ایک روایت میں
یون آیا ہے کہ نہیں پیٹھیگا دوزخ میں اگر چاہا ہے خدا تعالیٰ نے اصحاب شجرہ سے کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہیں کہ بیعت کی ساتھ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے درخت کی نقل کی یہ مسلم نے ف ع لفظ الذین سے تفسیر ہے اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ میں تھی

وعن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر اہل الارض متفق علیہ
اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے ہم روز حدیبیہ کے ایک ہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی
ہے ترجمہ فرمایا واسطے ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم آج کے دن بہترین اہل زمین کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع
اور اوسکی موجب کہا بعضے علما نے چنانچہ اون میں سے سیوطی بھی ہیں یہ کہ افضل صحابہ کے خلفاء اربعہ ہیں پھر باقی عشرہ کے پھر اہل بدر
پھر اہل احد پھر اہل حدیبیہ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن
بنی اسرائیل فکان اول من صعدہا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم
مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان اجد
ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو کوئی کہ اوپر چڑھے یا کون شخص ہے کہ چڑھے پہاڑی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہے ف ع ثنیہ ساتھ زبر ث مثلثہ کی اور زیر نون کی
اور تشدید ے کی راہ بلند پہاڑ میں اور مرار ساتھ پیش میم کی اور یہ مشہور ہے کما فی النہایہ اور بعضون نے میم کی زبر سے اور بعضون نے
میم کی زیر سے کہا ایک موضع ہے درمیان مکہ اور مدینہ کی اگر حدیبیہ کی راہ سے جاوے اور جب آنحضرت نے ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ میں تو ثنیۃ
المرار کے پاس پہنچے رات کو پس لوگونکو رغبت دلائی اوس پر چڑھنے کی اسلیے کہ وہ اونچی گھاٹی تھی یا ظاہر رغبت اسلیے دلائی کہ
تو مطلع ہوا اہل مکہ کی حال پر کہ کمین گھات لگائے بیٹھے ہوں اور یہ اندیشہ نکلی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑھیگا ترجمہ پس تحقیق شان
یہ ہے کہ پہاڑی چڑھے گا دور کیے جاوینگے اوس سے گناہ جیسے جھاڑے گئے بنی اسرائیل سے ف ع اسمین اشارہ ہے طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ

نغفر لکم خطایا کم اور قصہ اسکا یہ ہی کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سی کہ چالیس برس اوسمین حیران پھری اور سایہ بیابان ہ
اترانی اور بھیجا گیا اونپر من و سلوی حکم کیا گیا اریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سی کہ اوس مین جاوین ساتھ سجدہ اور
دعا اور طلب و روسوائی گناہون کی اور استغفار کی تو کہ بخشی جاوین گناہ اونکی لیکن اونہون نی بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھ طلب
کرنی مشتہیات اپنی کی اغراض دنیا سی پس نازل کیا گیا اونپر عذاب پس مراد ساتھ جھاڑی جانی گناہ کی بنی اسرائیل سی وعدہ جھڑ جانی
گناہ اور مغفرت کا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اصحاب کو کہ جو کوئی چڑہی ثنیہ مرار پر بخشی جاوین گی اور جھاڑی جاوینگی
گناہ اوسکی جیسیکہ وعدہ کیا گیا تھا جھڑنی گناہ کا بنی اسرائیل سی اگر وہ حکم بجالاتی پس جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین ترجمہ پس تھی اول
لوگ کہ چڑہی اوس ثنیہ پر گھوڑی ہماری یعنی گھوڑی یعنی سوار بنی خزرج کی ف خ کہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اور جابر رضی اللہ
عنہ اونہین مین سی تھی اور اونپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تھی اوس اور خزرج کہ بھائی تھی بعضی قبیلہ اوس سی ہی اور بعضی خزرج سی کا
ف پھر لی رپی چڑہی لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ہی تم مین سی بخشا گیا ہی اوسکو مگر صاحب اونٹ
سرخ کا ف ع اور وہ عبد اللہ بن ابی رئیس منافقون کا تھا ترجمہ پس آئی ہم اوسکی پاس اور کہا ہمنی آ تو کہ بخشش مانگین تیری لیی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اوس سرخ اونٹ والی نی کہ تحقیق اگر پاؤن گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب تر
ہی طرف میری اس سی کہ بخشش چاہی تمہارا یار تمہارا نقل کی یہ مسلم نی ف ع اور یہ کفر صریح ہی اوسکا سی اور اوسکی طرف اشارہ
کیا اللہ تعالی کی اس قول نی وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُءُوْسَھُمْ وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ
سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ لَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَھُمْ وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَنَسٍ قَالَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ
اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْکَ فِیْ بَابِ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اونہون
یہ ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجھکو کہ پڑھون تجپر سورہ لم یکن الذین
کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نی اوس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہی تو لفظ فی
اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب تھا بسبب کہ قرآن کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ**
وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاھْتَدُوْا بِھَدْیِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّکُوْا بِعَھْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ وَّفِیْ رِوَایَۃِ
حُذَیْفَۃَ مَا حَدَّثَکُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْہُ بَدَلَ وَتَمَسَّکُوْا بِعَھْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصون کی کہ بعد میری خلیفہ ہونگی میری
یاروں سی کون ہین وہ شخص ابو بکر اور عمر ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور بموجب شرح ملا علی کی یون چاہیی کہ پیروی کرو ان
دو شخصون کی بعد وفات میری کی یا بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابو بکر اور عمر ہین پس ابو بکر اور عمر بدل ہی یا بیان للذین
کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدہی چلو ساتھ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کی ف ع اور اقتدا اعم ہی اہتدا سی اس جہت
سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتھ اوسکی قول و فعل بخلاف اہتدا کی کہ وہ مخصوص ہی ساتھ فعل کی یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنی کو کہتی ہین
خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنیکو کہتی ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہی طرف حقانیت خلافت امیر المؤمنین
علی رضی اللہ عنہ کی ترجمہ اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کی ف ع یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو مستحکم پکڑو اور اوسپر اعتبار کی

ہی کہا امام معظم صاحب روایت و حق قول او کا ہم سمجھا یہ سبب خلفاء اربعہ کی سبقت کیلئے فقاہت اور خالص نیت ہو وصیت اونکی اور قربت
نے اسمیں یہ کچھ معنی بیان کر کر کہا کہ اول میرے نزدیک یہ ہی کہ مراد اونکی عہد سی امر خلافت ہی لیس اول تو اونہی نے گواہی دی صحت
خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نے بجا ہونی خلافت اونکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہیں ہیچ ہی دالتی ہین ہم اوسکو کہ مقدم
کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیے اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے دین
کی لیے اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہی اور مؤید اس معنی کی مناسبت کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اور
آخر اوسکی کی اسلیے کہ اوسکی اول مین ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابو بکر و عمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعهد ابن ام عبد اور یعنی جو کچھ
کہ وارد عہد ابن ام عبد سے وصیت و قول ابن مسعود کا ہی اوسپر دلالت کرتا ہی یہ قول ترجمہ اوسیپر روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچھ
کہ حدیث کہے تمکو اور خبر دیوی تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام اوسکی سے پس راست گو جانو اوسکو اور یہ عبارت بدلی اس
عبارت کی ہی و تمسکوا بعهد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ
مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُوْرَةٍ لَاَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنے والا کسیکو بغیر مشورہ کی تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹے ام عبد کو نقل کی یہ ترمذی
نے اور ابن ماجہ نے ف یعنی عبد اللہ بن مسعود کی امیر کرنے مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہیں اور کہا ہی علماء نے کہ مقصود امیر کرنا اونکا کسی
لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کی ایک امر مین امور مین سے ورنہ خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص ساتھ
قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش نہیں تہی وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ
جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ
اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهُ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ
مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطٰنِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْاِنْجِيْلَ وَالْقُرْاٰنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی خیثمہ بن ابی سبرہ سے کہ تھا تابعین اور ثقات اونکی سے ہی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مین اللہ سے کہ میسر
کری میرے لیے ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین کہ صلاحیت ہو اسکی کہ بیٹھیے اوسکی ساتھہ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سے پس میسر کیا
خدا تعالی نے میرے لیے ابو ہریرہ کو پس بیٹھا مین اونکی پاس اور کہا مین کہ میں نے درخواست کی تہی خدا تعالی سے کہ میسر کرے ہمنشین
نیک پس میسر کیا میرے لیے پس موافق کیا گیا تو میرے لیے اور اتفاق ہوا میرے لیے ہمنشینی تیرا کاف ح لفظ وفقت ساتھہ تخفیف ق کی صیغہ
مجہول کا و فوقیت یعنی سازوار کیا اور بعضون نسخون مین جملہ میسر نے پہلی وفقت لی کی نہیں ہی ترجمہ پس کہا ابو ہریرہ نے کہاں کا ہی
تو کہا مین اہل کوفہ مین سے آیا ہون مین ڈھونڈھتا ہون مین خیر کو ساتھہ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنی نفس کی لیے
ف مراد خیر سے علم با عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتھہ حکمت کی اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی
اور جو کوئی دیا جاوے حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبھی کہا جاتا ہی لا خیر خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنی نہیں ہی کوئی خیر بہتر علم سے یا نہیں

ہی خیر سوای اوسکی ... ہیں ... یاتم ہین یعنی تمہاری شہر ... سعد بن مالک
ہیں بابی وقاص ہین مالک انکی باپ کا نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر اونکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوۃ ہونی کا ہوچکا ہی
اور دوسری عبد اللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو کا پانی رکھنی والی اور نعلین رکھنی والی ف ع ایسی ہی تکیہ
وغیرہ بھی حضرت کا ان پاس رہتا تہا اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقون کا حال جانتی تہی
اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نی اوسکو شیطان سی اوپر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا یہ
کہ خدا نی تعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکہی اور سلمان صاحب دو کتابون کی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل
کی یہ ترمذی نی ف ع ح ایسی کہ اونہون نی انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائی پہلی اور تری نی قرآن کی اور عمل کیا اوسپر قرآن ایمان
لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر اسلام لائی اور قرآن پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی دو بائی
سو برس کی تہی اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام
یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ
اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ
شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی
کہا کہ فرمایا رسول خدا نی کہ اچہا شخص ہی ابوبکر اچہا شخص ہی عمر اچہا شخص ہی ابو عبیدہ بن جراح اچہا شخص ہی اسید بن حضیر اچہا شخص
ہی ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہی معاذ بن جبل اچہا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی ف ع ح ابو عبیدہ تلک جو یہ صاحب مذکور ہوئی انکا ذکر اوپر ہوچکا ہی اور اسید بن حضیر ساتھ تصغیر کی انصاری ہین
قبیلہ اوس مین سی اور تہی اون صحابہ مین سی کہ حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بابعد کی جہاد مین روایت کین حدیثین اونسی ایک
جماعت نی صحابہ مین سی اور مری وہ مدینہ مین بیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی
اوپر ہوچکا ہی رہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سی حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور مری یہ حضرت عثمان
کی زمانہ مین اور نہالیا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سی رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہون گی پس ہر ایک کو ساتہ بدعا
اونکی مشرف کیا گیا اور تقریب ہوئی ہوا اونکی ذکر کرنی مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہ
جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع ح
مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی کی گویا کہ بہت مشتاق ہی اور تیار اور منتظر ہی کہ کب یہ مجہ مین آوین اور بعضون نی کہا
کہ مراد مشتاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کی لیی ایسا ہی جیسی
ہلا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہوچکا ہی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِئْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا پروانگی مانگی عمار نی

بلا

... رسول کی لیے پس فرمایا آنحضرت نے ... کہ پیدا کی دو واسطے اوسکو تسخیر کی

نے کو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی باعتبار جوہر ذات کے اور پاک کیی گئی کو ساتھہ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی کہ

ملا علی نے کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند خلیل کی **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ**

بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عایشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین اختیار دیا گیا

عمار درمیان دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا اوس نے سخت ترین کو اون دونون کا نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار

اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب وولایت کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو

بہت آسان چیز اختیار کرتی تھی واسطے آسانی وسہل کرنیکے امت پر کرتی تھی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دی گئی عمار درمیان

دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونون کا پس منافات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہی کہ یہ بنظر نفس

اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تھی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تھی اور دوسری بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک

وہ آسان ہوتی تھی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ**

جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ اوٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹھایا اوسکو لوگون نے اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون

نے عجب سبک ہی جنازہ اوسکا اور کہا اونہون نے کہ یہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنے اوسکی کی ہی بنی قریظہ مین ف جو ایک قبیلہ

ہی یہود سی مقصد اوسکا یہ ہی کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کی تھا پس بسبب عہد اونکی قلعہ سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچھ

سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نے سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نے کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیے

اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسے قتل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نے حکم کیا موجب

حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچھ ساتون آسمانون کی اوپر ہی کہا پس منافقون نے ابعد اون کی انتقال کی راہ کلام کرنیکے پائی اور زبان

طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تھا غرضکہ نسبت جور کی کی اونکی طرف حال آنکہ یہ بات

بیہودہ تھی کہ جو اونہون نے کہی سبکی جنازہ کی ساتھہ اس معنی کی کیا مناسبت رکھتی ہی ترجمہ پس پہنچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نے کہ فرشتی اوٹھائی لیی جاتی تھی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی اس سبب سے جنازہ اونکا

ہلکا معلوم ہوتا تھا لوگونکو اور یہ بھی ہی کہ بھاری ہونا میت کا شعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکی کی طرف دنیا کی اور سبکی اوسکی شعر ہی

طرف شوق اوسکی کی واسطے سولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکی کی طرف مقصد اعلی کی غرضکہ منافقون کو اوس کہنی مین اعتقاد

سبکی سعد کی ملحوظ تھی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسطرح کہ لازم آوی اوس سبکی سی تعظیم شان اونکی کی فرمایا

اللہ تعالی نے **وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ** یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی رسول کی لیی

اور مومنون کی لیی ولیکن منافق نہین جانتی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ**

الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی نہین سایہ کیا آسمان سبز نے یعنی کسی پر اور نہین اوٹھایا زمین گرد آلود نے کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سے

نقل کی یہ ترمذی نی ف ح ع کہ بزرگان صحابہ اور فقراء اور مجردون اونکی سی تہی چنانچہ اصول اور شرح
سی تاکید ومبالغہ ہی ابوذر کی سچ بولنی مین نہ یہ کہ وہ بہت سچی ہین اپنی غیر سی مطلقاً یعنی کہ نہین لائق ہی یہ کہ کہا جاوی کہ ابوذر زیادہ
سچی ہین ابوبکر سی حال آنکہ وہ صدیق ہین اس امت کی اور بہتر ہین اس امت کی بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت
سچی تہی ابوذر وغیرہ سی ایسا ہی کہا ہی علماء نی **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ**
وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَعْنِي فِي الزُّهْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابوذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین سایہ کیا آسمان نی اور نہین اوٹھایا زمین نی کسی
صاحب زبان کو یعنی بولنی والی کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنی والا ہو حق خدا اور رسول خدا کو اور بعضون نی
کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچہ اوسمین سی فروگذاشت کری ابی ذر سی ف ح ع یعنی ابوذر چشم پوشی اور مداہنت
نہین کرتی تہی حق گوئی مین حق ہی کہدیتی تہی اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمان بردار تہی یا اپنی بات کی پوری تہی کہ
وعدہ اور عہد کو پورا کرتی تہی یا کلام واضح اور پورا کرتی تہی حاصل یہ کہ آسمان کی نیچی اور زمین سی اوپر کوئی شخص ابوذر کی برابر سچا
کو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنی والا یا فصیح اللسان نہین ہی ترجمہ مشابہ عیسی بیٹی مریم کی یعنی زہد مین نقل
کی یہ ترمذی نی ف ح ع بڑی بی رغبت تہی وہ دنیا کی لذتون سی اور مجرد تہی اور جمع کرنا مال کا اونکی نزدیک حرام تہا اگرچہ حق
مال یعنی زکوۃ وغیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہی کہ ایک دفعہ ابوذر حضرت عثمان کی پاس آئی اور اونکی ہاتہ مین عصا تہا پس کہا عثمان نی
یعنی کعب سی کہ وہ بہی وہان بیٹہی تہی ای کعب تحقیق عبد الرحمن مرا ہی اور چہوڑا ہی اوسنی مال بہت پس کیا دیکہتا ہی تو اوسکی
حق مین یعنی کثرت مال اوسکی کمال کی لیی مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نی کہ اگر دیتا تہا عبد الرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوۃ
وغیرہ تو کچہ ڈر نہین اوسپر پس اوٹہایا ابوذر نی عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی
نہین دوست رکہتا مین اگر ہو میری لیی یہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرون مین اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور باوجود
اسکی قبول کیا جاوی وہ مجہسی یہ کہ چہوڑ جاؤن مین اوسمین سی چہ اوقیہ یعنی دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی ای عثمان
تونی بہی سنا ہی اس حدیث کو تین بار کہی ابوذر نی یہی بات کہا حضرت عثمان نی کہ ہان انتہی حضرت شیخ و ملا علی رضی اللہ عنہ نی
اسکی شرح یون لکہی ہی کہ ابوذر فقراء اور زہاد صحابہ سی تہی مذہب اونکا یہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہ جمع نہ کیجیی سب سد دی ڈالیی
جذبہ غالب آیا اونپر مارنا بیٹہی کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ اگر زکوۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ مال بہت
ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکی یہی کا مشکل قبول ہو اور حاصل ساری خطبہ کا یہ
کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر چہ اوقیہ کی بہی چہوڑ جاؤن انتہی اور
استیعاب مین مؤلف اوسکا ایک حدیث لایا ہی کہ جسکو خوش لگی یہ کہ دیکہی طرف تواضع عیسی علیہ السلام ابن مریم کی تو چاہیی
کہ دیکہی طرف ابی ذر کی انتہی پس بموجب اسکی تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد بہی ہی اور یہ مطلع
ہوئی اوسکی کی حدیث مذکور پر باوجودیکہ منافات نہین ہی درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہی تواضع
کا یہ قول اوسکا یعنی فی الزہد نہین ہی مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوۃ نی زیادہ کیا ہی **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ حَضَرَ**

الموت قال التمسوا العلم عند ... عند ابن مسعود وعند سلمان

سلام الذي كان يهوديا فاسلم فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انه عاشر عشرة في الجنة
رواه الترمذي اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب آئی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصوں کی
ف ع یعنی علم کتاب وسنت کا یا علم حلال وحرام کا اور یہ ظاہر تر ہی بموجب فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال
والحرام معاذ بن جبل اور ساتھ اسکی ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت کی بہی ترجمہ نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی
ف ح مشہور ہوئی یہ ساتھ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہیں اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ تہی
بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی
عویمر نی شام میں اور مری دمشق میں سن تیس میں ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کے مناقب اونکی مشہور ہیں گو
ترجمہ نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبد اللہ بن سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی ف ح اول روز میں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائی بسبب بقیہ علم اور معرفت کی کہ حال شریف کی ساتھ رکہتی تہی بسبب
پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی شعر عمر با بود کہ مشتاق لقایت بودم لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم
پس تحقیق میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسواں ہی دس کا بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے
ف ع یعنی مانند دسوین دس شخصوں کی ہی کہ بہشتی ہیں اسلیے کہ وہ عشرہ مبشرہ سی نہیں ہی کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین
نی کہا کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ داخل ہونگی وہ بعد نو شخصوں کی صحابہ میں سی جنت میں اور دوسرے یہ نقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی
تقدم علی سابقین کا بہشت میں بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہ ہوں کہ وہ دسوین ہیں اون لوگوں میں سی کہ اسلام لائی
یہود میں سی یا دسوین دس کی ہوں سوائی عشرہ کی پس داخل ہوں جنت میں بعد انیس صحابہ کی واللہ اعلم وعن
حذيفة قال قالوا يا رسول الله لو استخلفت قال ان استخلفت عليكم فعصيتموه عذبتم ولكن ما حدثكم حذيفة
فصدقوه وما اقرأكم عبد الله فاقرءوه رواه الترمذي اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتی آپ کسی کو صحابہ میں سی سامنی اپنی تو بہتر ہوتا یا یہ معنی ہیں کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو
کون ہوتا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر خلیفہ کروں میں کسیکو تم پر پس نافرمانی کرو تم اوسکی اور خلافت اوسکی قبول نکرو سزا دئی
کئی جاؤگی تم ولیکن جو کچہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہا دی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہ
ترمذی نی ف ع ح یہ قبیل اسلوب الحکیم کی ہی گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اہم وضروری تمکو یہ سوال
خلیفہ کرنی کا کرو اسلیے کہ وہ حاصل ہوگا ساتھ اتفاق اور اجماع تمہاری کی اوس شخص پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو بعد
خلیفہ مقرر کرنی سی ایک مانع ہی پر یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑو اوسکو اور من باندہو کتاب وسنت کی عمل کرنی پر اور تمسک
کرنی کی ساتھ اوسکی کہ اہم وضروری یہی ہی اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتھ زیادتی فضل اور
مرتبت اونکی کی علم ویقین میں اور اوس چیزوں کی اجتناب کرنا چاہیئی اوس سی کہ وہ نفاق ہی اور اسکا علم حذیفہ کو تہا
بسبب ہونی اونکی کی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکو علم منافقوں کا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور او

کرجی لانا چاہیی اوسکا کہ وہ احکام دین اور سید ابن مسعود خوب جانا ... پس اے حضرت ... کی رحمت

لاسی مار ضی ہوا بن ام عبد یعنی راضی ہوا مین اپنی امت کی لیی ساتھہ اوس چیز کی کہ راضی ہوا ساتھہ اوسکی عبد اللہ بن مسعود اور فرمایا ناپسند کیا ہی اوسکو جسکو ناپسند کیا ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علما نی کہ اس حدیث مین اور فصل کی پہلی حدیث مین بیان خلیفہ کرنی ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بھی ہی اجیسی کہ روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سی کہ کہا مقدم رکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہی پس موخر نہین کرین گی ہم اونکو کار دنیا اپنی مین وَعَنْهُ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ اِلَّا اَنَا اَخَافُهَا عَلَيْهِ اِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَاَقَرَّهُ عَبْدُ الْعَظِيْمِ اور اونہی سی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا اونہی نہین ہی کوئی آدمی لوگون مین سی کہ پہنچی اوسکو فتنہ یعنی بلا دینوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سی اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیی کہ مینی سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھی محمد بن مسلمہ کی تئین ضرر نہ کریگا تجکو فتنہ ف ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوئی تمام غزوون مین سوای تبوک کی اور بعضی کہتی ہین خلیفہ کیا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سال تبوک مین اور تھی فضلا صحابہ سی اور اسلام لائی مصعب بن عمیر کی ہاتھہ پر مدینہ مین اور مری تینتالیسوین سال یا چالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئی ایام فتنہ مین ساتھہ حکم نبوی کی اور سلامت رہی اوسکی شر اور ضرر سی ترجمہ روایت کیا اوسکو ابو داؤد نی اور سکوت کیا اوس سی شیخ عبد العظیم نی یعنی طعن کیا اسمین اور تصحیح و تحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی ابو داؤد نی اوس سی صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنیکے جبکہ مجمل اوسکی مذکور ہوسکا ترجمہ اور مقرر کیا اوسکو ثابت کیا اسحدیث کو منذری نی ف ع کہ علما حدیث سی ہی اور اصل مشکوۃ مین بیان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ مین اس عبارت کو جزری سی لکہا ہی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا اُرٰى اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ وَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰى اُسَمِّيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ ف ع زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپی یعنی صفیہ کی بیٹی اور داماد ابو بکر صدیق کی خاوند اسما ابو بکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اے عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسما کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اوسوقت جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسما جو حاملہ تہی جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکا یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ اور تحنیک کیا اوسکو ساتھہ کہجور کی اپنی دست مبارک سی نقل کی یہ ترمذی نی ف ح ع تحنیک کہتی ہین اوسکو کہ کہجور یا اور کچہہ چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دیتی ہین اور یہ سنت ہی اور اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سی درخواست کری یہ کہ لڑکیکا نام رکہدی اور تحنیک کری اوسکو ساتھہ کہجور یا شہد کی اور یا مٹہائی کی قسم شیرینی سی واسطی برکت حاصل ہونیکی اوسکی تہوک سی کہا مؤلف نی کہ عبد اللہ بن زبیر اسدی قرشی ہین کنیت ہی ابو بکر کی اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ کنیت نانا اونکی کی یعنی ابو بکر صدیق کی اور نام بہی کہا اونکا اونہین کی نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکی پیدا ہوئی اول یہی پیدا ہوئی ہین مدینہ مین پہلی سال ہجرت ... ابو بکر نی اونکی کان مین اذان دی اور ... اونکو سوار ... مین اور ...

ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول اونکی پیٹ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوک پہونچا ۔ ۔ ۔ یہ کیا اور برکت طلب کی
اونکی لیی اور عبداللہ کی چہرہ پر ہاتھ پہیرا اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور ناتی داروں سی
سلوک کرنی والی اور باپ اونکی زبیر خیرخواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبداللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی
مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کی دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر سن چونسٹھ
مین اور پہلی اسکی شمین خطاب کیی جاتی تہی ساتہہ خلافت کی پیچ ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان
وغیرہ ذلک سوای شام کی پانچ برس اونکی اور حج کیی ساتہہ لوگون کی آٹھہ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی ف
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبدالرحمن بن عمیرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ آپ نی فرمایا واسطی معاویہ کی
یا الٰہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اونکی نقل کی یہ ترمذی نی ف اور اس مین
شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہوا ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شان مین
کہا قرشی تہی کہ وہ اموی ہین اور ماں اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابوسفیان روز فتح کی مسلمان ہوئی اور تہی
تہی پہر مولفۃ القلوب مین رہی اور وہ ایک تہی اونمین کی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور بعضون
نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہ ولیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان منشی تہی اور حاکم ہوئی
وہ شام کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مری رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس
کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہوگیا تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی
ایک جگہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر یعنی حکومت سی کچہ اور تہا اونکی پاس تہبند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چادر
اور قمیص اور کچہ موی مبارک آپکی اور ناخن آپکی پس کہا اونہون نی کفنانا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپکی
چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندہنا میری اور بہرنا میری حلق کی رگون مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت
صلی اللہ کی اور تخلیہ کردینا درمیان میری اور درمیان ارحم الراحمین کی یعنی دفن کرکر سپرد خدا کردینا وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان
لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی ف ع مراد لوگون سی لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام
لائی روز فتح مکہ کی بسبب قہر وغلبہ اور ایمان کامل ہوا ایمان اونکا کہ جب خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برس پہلی فتح مکہ کی
یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع ورغبت اور ساتھ ملین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کی پس حق فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئی
از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت قلبی وغیرہ نی ذکر کیا اوائل مین ... اور کہا تخصیص عمرو کی ساتھہ ایمان لانی کی برغبت اپنی کی
کرو اتبع ہوا اسلام اونکی دلمین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ

ہوئی بلکہ وہ ایمان لاتیگی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بغیر اسکی کہ بلاوے کوئی اونکو
وہ طرتی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور
کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور ہیبت در پی تہی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان آیا
پہر تو آنحضرت نی چاہا کہ زائل کرین اونکی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو آسمین ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی اور
امید تہ ہوئی اللہ تعالی کی رحمت سی اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہ کہینچ لیا اونہون نی آنحضرت
نی فرمایا کہ کیون ہاتہ کہینچا تو نی ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون
بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اسسی کیی ہین میں فرمایا نہین جانتا ہی تو ای عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہی اور ڈہاتا ہی
ہر گناہ کو کہ پہلی اسکی کیی گئی اور ہجرت دور کر دیتی ہی اور ڈہا دیتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سی کیی گئی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور
بہائی اونکا ہشام بن العاص دونون مومن ہین اور یہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
نی اونکو ایک ارشد یعنی شبہہ تو ارجمند ہی لوگ فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور دلسی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمرو بن العاص
عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق وغبی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ
عمرو وقت گذرنی کی اس حالسی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت کرتی تہی پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبد اللہ نی ای باپ
یہ تمام گہبراہٹ کسو اسطی ہی صحبت رکہی تہی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تہی ساتہ اونکی کہا ای بیٹی میری تین
تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین
اور صحبت رکہی مینی ساتہ اونکی پہر تہا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اوسمین اور پہنچا مجہکو بسبب دنیا کی جو کچہ پہنچا نہین
جانتا مین کہ ساتہ کس حالت کی ان حالتون مین سی میری ساتہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آتا ہی وعن جابر قال لقینی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا جابر ما لی اراک منکسرا قلت استشہد ابی وترک عیالا ودینا قال افلا ابشرک بما لقی اللہ به
اباک قلت بلی یا رسول اللہ قال ما کلم اللہ احدا قط الا من وراء حجاب واحیی اباک فکلمه کفاحا قال یا عبدی تمن علی اعطک قال یا رب
تحیینی فاقتل فیک ثانیة قال الرب تبارک وتعالی انه قد سبق منی انهم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتا الآیة رواه الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ملی مجہسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہی مجہکو کہ دیکہتا
ہون تجہکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کہا مینی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبد اللہ غزوہ احد مین اور چہوڑی اونہون نی عیال یعنی بہت اور
قرض یعنی پس جمع ہوئی ہین کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری ندون مین تجہکو ساتہ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عز وجل اور معاملہ کیا
ساتہ اوسکی تیری باپ سی فرح یعنی بسبب غم واندوہ دنیا کی دلگیر ست رہ کہ یہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا
قرض کی ولیکن بشارہ ساتہ اوس چیز کی کہ اوسمین قرب وکرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل وکرامت باپون کی
سرایت کرتی ہی اون بیٹیون مین کہ سعید ہی راہ پر ہون اور اشارہ ہی اسپر کہ بیٹیون کو ساتہ خوشی دینی باپون کی خوش ہونا
چاہیی ترجمہ کہا مینی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالی نی کسی سی ہرگز
مگر پیچہی پردہ کی یعنی بسی وقت کسی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل مین

یا پیچھا بھی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
ہون ساتھہ ... ساتھہ دنیا کی واصل قول انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ترجمہ اور زندہ کیا خدای تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوس سی بے پردہ کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول
ف ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم یعنی مگر تقدیر اسکی یہ ہے
ہم احیاء پس زندہ کو کیا زندہ کریگا پس جواب اوسکا یہ ہی کہ گردانی اللہ تعالی روح بیچ بدن جانور سبز کی پس تہے وہ کیا اوس جانور کو
سبب اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سی زیادتی قوت روح اوسکی کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا سبب
اوس قوت کی ترجمہ فرمایا خدا تعالی نی ای بندی میری یعنی خاص بندی آرزو کر اور چاہ باعتبار فضل وکرامت میری کی جو چاہی
دونگا مین تجھکو کہا تیری باپ نی ای پروردگار میری یہ آرزو کرتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کرے تو مجھکو اور بھیجے تو دنیا مین پھر
مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولی کا فرمایا پروردگار تبارک وتعالی نی تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق
گذرا ہی حکم میرا کہ مردی نہین پھر کر آوینگی دنیا مین ف ع اسطرح کہ وہ جیتی رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتی رہین خوب
طاعات پس نہین منافی ہونگا زندہ ہونا بعضے مردوں کا باب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر ترجمہ یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین پھر کر
آوینگی مردی ساتھہ التماس اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھہ شہید دجال کی یہی اور کہا سید جمال الدین
نی کہ ضمیر انہم کی پھرتی ہی اہل احد کیطرف یا مطلق شہدا کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ قصہ عزیز کی ترجمہ پس اوتری یہ آیت
یعنی اوسکی حق مین اور اوسکی یاروں کی حق مین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ ماری گئی راہ
خدا مین اخیر آیت تک نقل کی یہ ترمذی نی ف ع کہ اسکی آگی یون ہی بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ
من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنی بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی
دی جاتی ہین اسحال مین کہ خوش ہین بسبب ان نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کرتی ہین ساتھہ اون پس ماندونکی کہ نہین ملی
اونسی یعنی اور مومن بھائی کہ زندہ ہین بسبب اسکی کہ نہین ڈر ہی اوپر اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہ ہین کہ وہ
خوش ہوتی ہین بسبب امن وسرور اونکی کی وعنہ قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا وعشرین مرۃ رواہ
الترمذی ترجمہ اور یہ بھی روایت ہی جابر سی کہا بخشش چاہی میری لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہ ترمذی
نی ف ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور موید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ
اوسکی یہ ہین استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مؤلف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ
ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور روایتین بہت انسی منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتھہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اٹھارہ غزوون مین اور گئی شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہو گئی تہی روایت کین حدیثین اونسی خلق کثیر نی
مری وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوی برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مری ہین اون مین سب سی آخر یہی مری ہین
بموجب ایک قول کی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ
لو اقسم علی اللہ لابرہ منہم البراء بن مالک رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا انحضرت نی

جنت پر اگر تدوال خبار الود چاہیے ... سایہ والیجاتی او ... نا ہی طرف او تا

اونکی اگر قسم کہا بیٹھیں خدا پر اعتماد کر کے یعنی قسم کہا دین کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچی کرتا ہی اونکو اوس قسم مین اور کردیتا ہی اوس کام کو یا قسم کہا دین اپنی فعل پر کہ ایسا کچہ کرینگے ہم تو ویسا کردیتا ہی اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہی اونکو کہ کرین وہ فعل ترجمہ اونمین سے براء بن مالک ہین ف ء یہ بہائی ہین انس بن مالک کے یعنی بہتر کی ایک مان اور ایک باپ سی فضلاء صحابہ کی اور دلیرون اور پہلوانون اونکی سی ہین حاضر ہوئی احد مین اور جہادون مین کہ بعد احد کی ہوئی اور یہ بڑی قوی او شجاع تہی کہ سو مشرکونکو مقابلہ کی حالت مین اونہون نی مارا ہی سوای اونکی کہ شریک اور ونکی ہوکر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ شدید روز یمامہ کی اور شہید ہوئی بیسوین سال مین ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی او بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن ابی سعید قال قال النبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ان عیبتی التی اوی الیہا اہل بیتی وان کرشی الانصار فاعفوا عن مسیئہم واقبلوا عن محسنہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن اور روایت ہی ابو سعید سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آگاہ رہو تحقیق خاص میری اور محل بہتر و امانت میری کی کہ ٹہکانا پکڑتا ہون مین طرف اونکی اہل بیت میری ہین ف ح یعنی مفصل عیبتہ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث انس کی لکہی جا چکی ہین اور وہان یہ لفظ انصار کی تعریف مین واقع ہوا ہی اور یہ منافات نہین رکہتا کہ اونکی غیر کی حق مین بہی وارد ہو خصوصاً اہل بیت کہ بہت خاص ہین ساتہ اس صفت کی ت اور تحقیق دوست دل میری انصار ہین پس گذر کرو تم اونکی بدکارونسی اور قبول کرو اونکی نیک کارونسی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہی وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبغض الانصار احد یؤمن باللہ والیوم الآخر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دشمن نہین رکہتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکہتا ہی ساتہ اللہ تعالی کی اور روز آخرت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی وعن انس عن ابی طلحۃ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرأ قومک السلام فانہم ما علمت اعفۃ صبر رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی اوسنی نقل کی ابو طلحہ سی کہ کہا فرمایا واسطے میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سی سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جو کچہ کہ جانتا ہون مین پارسا ہین صبر کرنیوالے نقل کی یہ ترمذی نی وعن جابر ان عبدا لحاطب جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشکو حاطبا الیہ فقال یا رسول اللہ لیدخلن حاطب النار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذبت لا یدخلہا فانہ قد شہد بدرا والحدیبیۃ رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اسحالمین کہ شکایت کرتا تہا حاطب کی نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نی کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ مین یعنی بسبب کثرت ظلم کرنیکے مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہوٹا ہی تو یعنی اس سبب سی کہ جزم کیا تو نی اور تاکید کر کر کہا تو نی نہین داخل ہوگا آگ مین اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہی اون دونو مین نہین داخل ہوگا آگ مین ہرگز یا ہرجا ئز یا اس سبب سی کہ دلالت کرتا ہی اوسکی ایمان پر خطاب کرنا اللہ تعالی کا اوسکو بیچ عتاب کرنی اوسکی ساتہ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی کی یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء آخر آیت تک

شرح ... قالوا یا رسول الله من هؤلاء الذین ذکر الله ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالنا فضرب علی فخذ سلمان الفارسی

ثم قال هذا وقومه ولو کان الدین عند الثریا لتناوله رجال من الفرس رواه الترمذی روایت کرتی ہین ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑھی یہ آیۃ اور اگر منہ پھیرو تم یعنی ایمان لانی سی محمد پر اور مدد کرنی دین اوسکی سی لا دیگا خدا تعالی تمہاری بدلہ مین ایک گروہ کو سوای تمہاری پہر وہ گروہ نہین ہونگی مانند تمہاری یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسے عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نی کہ اگر روگردانی کرین ہم ہماری بدلی مین او ہماری بجای ہماری لائی جاوین وہ پہر نہین ہونگی وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نی ہاتھ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کی پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمان مین تو البتہ لیتی اوسکو کتنی اشخاص فارس مین سی نقل کی یہ ترمذی نی فائدہ لفظ فرس ساتھ پیش ف اور جزم ر کی یعنی باعث عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کی ہین اور اول ظاہر تر ہی اس لیئی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّيْ بِكُمْ اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ذکر کیی گئی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی تحقیق ساتھ ان عجمیونکے یا بعض اونکی کی زیادہ اعتماد رکھتا ہون یعنی محافظت دین اور امانت مین بہ نسبت تمہارین یا بعض تمہاری کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ح یعنی عربیونکی جیسی کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی خرچ کرنیکو بیچ راہ دین مین پس اونہون نی تقاعد و تکاسل کیا او مین بہر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بہ نسبت اونکی اور ملا علی نی اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سند کی آیتونسی لکھی ہی کہ بخوف درازی کتاب کی او سمین سی نہین لکہا گیا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَاُعْطِيْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ ہر پیغمبر کی لیی سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ صحابہ مین سی اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکیکی کہ اوسکی ساتھ ہوتی تہی اور دیا گیا ہون مین چودان مرد نگہبان اور نقبا میری ایسی یعنی نگہبان و چیدہ ملی ہین از راہ تفضلات کی کہا ہمنی کون ہین وہ چودان مرد کہا حضرت علی نی وہ مین ہون اور دونون بیٹی میری یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبدالمطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبداللہ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نی ف ع کہا مولف نی کہ حمزہ بیٹی عبدالمطلب کی ہین کنیت اونکی ابو عمارہ ساتھ پیش عین کی چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ دودہ پلایا تہا دونون صاحبون کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نی اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیم رکھتی تہی کہ دوسری سال مین بعثت ہونیکی مسلمان ہو او بعضون نی کہا کہ اسلام لانی حمزہ بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین بیچ چھٹی سال کی نبی ہونیسی پس عزت دی

مقدم کیا اسلام کو بسبب اسلام اونکی کی اور حاضر ہوئی بدر مین اور شہید ہوئی روز احد کی مثلہ کیا او نکو وحشی نے

چار برس بڑی تھی عمر مین کہا ابن عبد البر نی کہ نہین صحیح ہی یہ کہ وہ ثویبہ کا دودہ پیتی تھی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کیونکر بڑی مگر یہ کہ دودہ پلایا ہو ثویبہ نی دونون صاحبونکو دو وقتونمین اور بعضون نی کہا کہ دو برس بڑی تھی حضرت سی انتہی اور باقی صاحبونکا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہی **وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهٗ فِي الْقَوْلِ فَانْطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُوْنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ خَالِدٌ وَهُوَ يَشْكُوْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهٗ وَلَا يَزِيْدُهٗ إِلَّا غِلْظَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَبَكٰى عَمَّارٌ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهٗ وَقَالَ مَنْ عَادٰى عَمَّارًا عَادَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللّٰهُ قَالَ خَالِدٌ فَخَرَجْتُ فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضٰى عَمَّارٍ فَلَقِيْتُهٗ بِمَا رَضِيَ فَرَضِيَ** اور روایت ہی خالد بن ولید سی کہ کہا تہا درمیان میری اور درمیان عمار کی کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ مین پس سختی کی مینی عمار سی کلام کرنی مین فرمایا خالد بن ولید کا بہ قریش سی تھی اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سی خالد نی اوسکو چشم حقارت سی دیکہا اور سختی کی اوسپر خالد کہتی ہین ترجمہ پس گئی عمار بارادہ اسکی کہ شکوہ کرین میرا پیغمبر خدا صلعم سی پس آئی خالد **ف** یہ کلام راوی کا ہی جو خالد سی روایت کرتا ہی اور لفظ قال محذوف ہی دلالت کرتی ہی اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نی کہا احتمال ہی کہ کلام خالد سی ہو بطریق التفات کی ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہی تھی خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نی پس ہو گئی خالد کہ سخت کہتی تھی اور زیادہ نہین کرتی تھی مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی چپکی بیٹھی تھی بولتی نہ تھی پس روئی عمار یعنی بسبب سختی خالد اور قلت صبر اور کثرت غضب اپنی کی اور سکوت کرنی آنحضرت کی اور کہا عمار نی یا رسول اللہ کیا نہین دیکھتی ہین آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہی اور کیا کہتا ہی پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کری عمار سی یعنی ساتھہ زبان کی دشمن رکہی گا اوسکو خدا اور جو کوئی بغض رکہی عمار سی یعنی ساتھہ دل کی بغض رکہیگا اوس سی اللہ کہا خالد نی پس باہر نکلا مین یعنی آنحضرت کی پاس سی اور قصد راضی کرنی عمار کی بالکل پس نہ تھی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میری راضی ہونی عمار کی سی یعنی ایسا کام کرون کہ عمار مجہسی راضی ہو تو مجہہ میں اور اونمین محبت پیدا ہو پس پیش آیا مین عمار سی ساتھہ تواضع اور انکسار اور تحفہ بہیجنی اور عذر کرنی اور گلی لگنی وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئی عمار رضی اللہ عنہما **وَعَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ أَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَالِدٌ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنِعْمَ فَتَى الْعَشِيْرَةِ رَوَاهُ** اور روایت ہی ابو عبیدہ بن الجراح سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی خالد ایک شمشیر ہی خدا کی شمشیرون سی یعنی شمشیر کی ہی کہ کہینچا اوسکو اللہ نی مشرکون پر اور مسلط کیا اوسکو کافرون پر صاحب سیف کا ہی حاصل یہ کہ خوب لڑتی ہین کافرون سی اللہ کی راہ مین اور اچہا جوان اپنی قبیلہ کا ہی خالد اور خالد بنی مخزوم مین سی تہی کہ نام ہی بڑی قوم کا قریش سی روایت کین یہ دونون حدیثین احمد نی **وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ أَمَرَنِيْ بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا مجہکو ساتھہ دوستی چار شخصونکی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجہکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکہتا ہی اونکو عرض کیا صحابہ نی کہ نام بیان کیجیی اونکا ہماری لیی یعنی تو کہ ہم بہی دوست رکہین اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہی اونمین سی درحالیکہ فرماتی تہی آنحضرت

ہین ہمارے وعن جابر قال کان عمر یقول ابو بکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالا رواہ البخاری سے اور روایت
ہی جابر سے کہا کہ تھے عمر کہتے ابو بکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر و افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابو بکر نے سردار ہمارے کو مراد رکہتے تھے
عمر سردار دوسرے سے بلال کو نقل کی یہ بخاری نے ف ش ع یہ حضرت عمر نے بطریق تواضع کے کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سے بالاجماع
اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ وہ بہی سردار ہمارے ہین اور بعضون نے کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہین ہی اور بعضون نے کہا کہ ضمیر متکلم مع
الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کے ہس ہی اور ضمیر کنایت صحابہ سے ہی پس اول مین شامل کل ہین اور ثانی مین
اکثر اور اضافت اس فقرہ مین واسطے تخصیص کی ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے وعن قیس بن ابی حازم ان بلالا قال لابی بکر
ان کنت انما اشتریتنی لنفسک فامسکنی وان کنت انما اشتریتنی لله فدعنی وعمل الله رواہ البخاری اور روایت ہی قیس
بن ابی حازم تابعی سے کہ بلال نے کہا واسطے ابی بکر کے ف ش ع جس وقت کہ ابو بکر نے بعد از وفات آنحضرت صلعم کے کہا بلال کو اوسکو
درخواست کی کہ میری صحبت مین رہو اور اذان کہتا رہو جیسا کہ رسول خدا کے لیے کہتا تہا اور بلال کو ابو بکر نے خرید لیا تہا اوسکا فرون کے
ہاتھ سے چہڑا کر آزاد کیا تہا اور اونہون نے بعد وفات آنحضرت کے ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونیکا کیا تہا بسبب صبر نکرنیکے اوپر دیکہنے مسجد
کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور نہ کہسکتے تہے اذان کیونکہ اوس مین ادراک ہوتا تہا کہ بلال سید الابدال ہوئے اور جگہ اونکی ابدال شام ہی حاصل کیے
بلال نے ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کی اور ابو بکر مانع ہوئے اوس وقت مین بلال نے ابو بکر سے کہا ترجمہ اگر ہی تو کہ نہین
خرید کیا تو نے مجہکو مگر اپنے نفس کے لیے یعنی نفس کے خوشی کی لیے تو نگاہ رکہہ مجہکو یعنی اپنے پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا
تو نے مجہکو واسطے خدا کی اور طلب رضا اور ثواب اوسکی پس چہوڑ دے مجہکو ساتہ عمل خدا کی نقل کی یہ بخاری نے ف ش ع یعنی چہوڑ مجہکو تو
خدا کی لیے کام کرتا رہون اور جہاد سے کیونکہ مرکز کار ہو رہون اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ کہا بلال نے مجہکو طاقت پیغمبر کی جگہ دیکہنے کی بدون
اونکی نہین اور نہ ہی اونکی بیان نہین ہوسکتا مین بیت کیسے تزئین بر عاشق زار کرنی ولدار خبیہ جاہی ولدار نہین کہی بلال ہمراہ
لشکر کی رہتے اور جاتے اور دمشق مین سکونت پائی اٹہارہ ہین سال ہجری وفات پائی اور یہ حدیث کہ جو کرنی بلال کی رجوع کرنی کی طرف
مدینہ کی بعد دیکہنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان دینی اونکی اوسمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکی پس بیہ
اصل نہین رکہتی دونون جیسا مناقب مین ہی ذکر اسیوطی نے الذیل وعن ابی هريرة قال جاء رجل الی رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال انی مجهود فارسل الى بعض نسائه فقالت والذي بعثك بالحق ما عندي الا ماء ثم ارسل الى اخرى فقالت
مثل ذلك وقلن كلهن مثل ذلك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يضيفه يرحمه الله فقام رجل من الانصار
يقال له ابو طلحة فقال انا يا رسول الله فانطلق به الى رحله فقال لامرأته هل عندك شيء قالت لا الا قوت صبياني
قال فعلليهم بشيء ونوميهم فاذا دخل ضيفنا فاريه انا ناكل فاذا اهوى بيده لياكل فقومي الى السراج كي
تطفئيه فاطفئيه ففعلت فقعدوا واكل الضيف وباتا طاويين فلما اصبح غدا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
لقد عجب الله او ضحك الله من فلان وفلانة وفي رواية مثله ولم يسم ابا طلحة وفي آخرها فانزل الله
تعالى ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة متفق عليه

اور روایت ہے

رنج و مشقت اوٹھاتا ہوں بہوک سے پس بہیجا ایک بیوی کی پاس سو بہیجا آنحضرت نے کسیکو اپنی بیویوں سے کسی بیوی کے پاس تاکہ بہیجے اسکے لیے اگر کچہ
اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیے پس کہا اون بیوی نے قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپکو ساتہہ حق کی نہیں ہی میرے پاس یعنی
قسم کہانی پینی کی چیز سے مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نے کسیکو دوسری بیوی کی پاس پس کہا اون بیوی نے بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نے یہانتک
اوراسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سبنے یون ہی مانند اوسکی ف ع اور شاید کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ
کی اور حاصل ہونی غنائم اور اموال کی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی کہ مہمانی کریگا اوسکی رحمت کریگا خدا ہی تعالی اوپر
پس کہرا ہوا ایک شخص انصار مین سے کہا جاتا تہا اوسکو ابوطلحہ ف ع نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کی کہ جو ماں تہی انس
کی ترجمہ پس کہا ابوطلحہ نے مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس لیگئی ابوطلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابوطلحہ نے
واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ ماں انس کی تہین کیا ہی تیری پاس کچہ طعام کہا اوسنی نہیں ہی کچہ ہماری پاس طعام مگر بقدر قوت لڑکون میرے
ف ع یعنی چہوٹی لڑکون کیلیے کچہ رکہہ چہوڑا ہی کہ اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات کے رہنی ع الا معلوم ہی بچی تنگی گذر رہی ہی بہو کا رکہنا بچونکا اور
کہلانا مہمان کو ترجمہ کہا ابوطلحہ نے یعنی اپنی بیوی سے پس بہلادی اونکو ساتہہ کسی چیز کی اور سلادی اونکو ف ع گویا ابوطلحہ نے قصد کیا کہ
بچی نہ دیکہیں کہانا مہمان کا تو کہنی خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکہلا اوسکو چراغ
کہ ہم کہاتی ہین ف ع یعنی اوس طعام مین سے اسلیے کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو
اور مہمان کی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیے ہوا کہ وہ بہا تہین اور یہ قصہ پردہ کی حکم ہونی سے پہلی کا ہی ترجمہ جس وقت کہ قصد کری
مہمان اور پہیلادی ہاتہہ اپنا تو کہا دی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اوسکی سنوارنی اور بتی اوکسانیکی لیے پہر بجہادینا تو اوسکو یعنی کہ
اندہیرا ہو جاوی اور وہ ہماری نہ کہانیسی مطلع نہون پس کیا اوس عورت نے ایسا ہی پس بیٹہی وہ یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان
طعام پر اور کہایا مہمان نے اور رات گذاری ابوطلحہ نے اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ نے آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نے یعنی بسبب معلوم کرنیکی نور کشف سے یا طریق وحی سے البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نے یا کہا رسول
نے کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سے یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور اور روایت مین ابو ہریرہ
سے مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابو ہریرہ نے یعنی اوس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابو
طلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کی یہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی جانونکو یا دوسرونکو اپنی نفسونپر
اگرچہ ہو اونکو حاجت بہوک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا اوتری ہم ساتہہ رسول خدا صلعم کی ایک
منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی ہمارے جانب سے پس فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچہتی کہ کون ہی یہ کہ گذرتا ہی
اے ابو ہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و وصف پس فرماتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچہا بندہ خدا کا ہی یہ اور

بہ اپنی [illegible] اس بات کا آنحضرت
ہوا مر مومن خود اوس وقت مین ایسی بری شئی کہ آپ اپنا کچھ فراق اونکی تعمیر
بصیغہ اسطرح سوال وجواب رہا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت
نے کون ہی یہ پس کہا مین یہ خالد بن ولید ہی ف ع اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ مین تھی اور ابوہریرہ
باہر تھی خیمہ کی والا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچھا بندہ خدا کا ہی خالد بن الولید ایک تلوار ہی اللہ
کی تلوارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی وعن زید بن ارقم قال قالت الانصار یا نبی اللہ لکل نبی اتباع وانا قد اتبعناک فادع اللہ
ان یجعل اتباعنا منا فدعا بہ رواہ البخاری اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سی کہ کہا انصار نی اے پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیئے
تابعدار تھی اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہماری تابع ہم مین سی ف ح یعنی ہماری حلفا اور موالی
کو بھی ہم مین سی کری کہ اونکو بھی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حق مین احسان کرنیکی کی ہی اونکو بھی شامل ہو جیسا
فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوا اسکی جو مناقب اور فضائل اور دعائین اور کرامتین ہمارے
لیئے فرمائی ہین وہ بھی اونمین شریک ہون یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجئے کہ کری ہماری تابعونکو ہمسے یعنی متصل ساتھ ہماری اور پیچھے ہمارے
چلنی کرنی مین اور طریقہ اور سیرت ہماری کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نی ساتھ
اسکی یعنی ساتھ بنا دینی اونکی کی روایت نقل کی یہ بخاری نی وعن قتادۃ قال ما نعلم حیا من احیاء العرب اکثر شہیدا اعز یوم
القیامۃ من الانصار قال وقال انس قتل منہم یوم احد سبعون ویوم بئر معونۃ سبعون ویوم الیمامۃ علی عہد
ابی بکر سبعون رواہ البخاری اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین جانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبائل
عرب سی کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت عزیز ہون دن قیامت کی انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز تر ہونگی یعنی روز قیامت
مستحق ہونگا کسی [illegible] ہی گئی ہین اور کہا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نی ماری گئی انصار سی روز احد کی ستر شخص ف
ظاہر [illegible] یہی کہ انصار اور مہاجرین کو ملا کر ستر ماری گئی اسلیئی کہ روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علماء حدیث اور سیر سی ہی حدیث ابی
سی کہ قتل کیئی گئی انصار مین سی روز احد کی چونسٹھ شخص اور مہاجرین سی چھ شخص ترجمہ اور ماری گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو
قرا کہتی تھی اور قصہ اونکا سیر کی کتابونمین مذکور ہی اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابوبکر رض کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب
کی قوم کی ساتھ لڑائی ہوئی تھی نقل کی یہ بخاری نی وعن قیس بن ابی حازم قال کان عطاء البدریین خمسۃ آلاف
خمسۃ آلاف وقال عمر لافضلنہم علی من بعدہم رواہ البخاری اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا تھی عطا بدر والونکی پانچ پانچ ہزار
یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تھی اونکی ہر ہر شخص کو بیت المال مین سی پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تھی اور کہا عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون
مین اونکو اونکی غیر پر مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی عطا مین اونکی کامل ہوئین بخلاف غیر اونکی کی اور مین بہی فضیلت دیتا ہون
اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ ہو کر و نہین اس مقدار پر تسمیۃ من سمی من اہل بدر فی الجامع للبخاری یہ باب ہی بیچ
بیان ذکر کرنی نامون ان صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیئی گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری کی ف ح جاننا چاہیئی کہ بخاری

کی لایا ہی تو ساتھہ معرفت ... ... اور ... ...
کہ اجابت دعا کی وقت ذکر اونکی صحیح بخاری میں مقبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور خلفا اربعہ کی کہ اونکو مقدم کیا ہی اور باقی کو ترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مؤلف نی بہی اسی روش پر اتباع اوسکا
کیا ہی انتہی اور ملا علی رضوی نی کہا کہ یعنی یہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری میں حقیقۃً یا حکماً تو کہ داخل ہوں
عثمان بہی اور نہ اونکا کہ جنکا نہیں نام لیا گیا بخاری میں اور نہ اونکا کہ نہیں ذکر کی گئی اوسمیں کہا میرک نی کہ مراد اونسی کہ جنکی نام ذکر کی گئی
ہیں وہ ہیں کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری میں خواہ روایت اونسی ہی یا اونکی غیر سی باین نہج کہ وہ حاضر ہوئی ہیں بدر میں نہ ذکر
اونکا بدون تصریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہیں بدر میں اور ساتھہ اسکی جواب دیا گیا ہی نہ ذکر کرنی اونکی سی عبیدہ بن الجراح کو اسلیے
کہ وہ حاضر ہوئی ہیں بدر میں باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری میں کتنی جگہ مگر نہیں واقع ہوا ہی
اوسمیں صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہیں بدر میں تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داؤد کی ابن عمر سی کہ آنحضرت
صلعم نکلی روز بدر کی ساتھہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ مشرکین ہزار تہی اور صحابہ تین سو اور تیرہ تہی پس
اول اونکی اور پیشوا اور سردار اونکی اور تمام عالم کی لوگونکی النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ت** نبی محمد بیٹی عبد اللہ
ہاشمی **ف** ع ح شروع کیا حضرت کی ذکر سی یمناً اور تبرکاً یا واسطی دفع توہم اسکی کہ وہ نہیں تہی ساتھہ اونکی ولادت آپکی سال فیل میں
اور بعثت آپکی شروع چالیس برس میں ہوئی اور دور نبوت آپکی کا تئیس برس اور عمر شریف آپکی تریسٹھہ برس کی آپ سردار سب سولون
اور خاتم النبیین تہی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحزابہ اجمعین عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ الْقُرَشِيُّ
ت عبد اللہ بیٹی عثمان کی ابو بکر صدیق قریشی ہی **ف** تیمم بن مرہ سی ہیں جمع ہونا اونکا ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پانچوین واسطی پر ہی یعنی پانچوین پشت میں نسب اونکا اور حضرت کا ملا ہی نام اونکا جاہلیت میں عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکا نام عبد اللہ اور عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابو بکر اور بعضون نی کہا کہ عتیق قدیمی نام اونکا ہی آیا ہی کہ اونکی ماں
یہان بچہ نہ جیتا تہا اور جب یہ پیدا ہوئی تو ماں اونکی انکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سی آزاد کر اور بخش مجکو اور بعضون
نی کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال صورت اور اچہی ہونی قوم اونکی کہتی تہی اسلیے کہ عتیق یعنی کرم اور جمال اور نجات کی معنی میں بہی
آتا ہی اور اتفاق کیا ہی امت نے اوپر نام رکہنی اونکی ساتھہ صدیق کی بسبب جلدی تصدیق کرنی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو اور لازم کرنی اونکی کی سچ کو تمام احوال میں رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا بیچ سال فتح مکہ کی ایمان لا
اور چودہوین سال میں حضرت ابو بکر کی چہہ مہینی اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر اونکی ستانوی برس کی تہی اور خلافت حضرت ابو بکر
کی دو سال اور چند مہینی رہی اور عمر اونکی تریسٹھہ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ معتدل القامت خوش رو
تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور اونکی رخسارون میں رگین تہین سبز عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ **ت** عمر بیٹی خطاب کی عدوی
ف ح اولاد عدی بن کعب سی ہیں اور ساتھہ پانچ واسطونکی آنحضرت کی ساتھہ جمع ہوتی ہیں اور اشراف قریش سی تہی اور منصب
میں سفارت اور رسالت اونہیں کی نام مقرر تہی یعنی نامہ و پیغام انہیں کی ہاتہہ سرداروں وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید
رو ہی سرخ چشم بلند قد تہی اور اونچی تہی لوگون سی ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہیں اور لوگ پیادہ ہیں اور ...

بن عبد شمس تھا اور مسعود اور ... سعد ابن لیثی و ... سیاہ رنگ ہی تھی آنحضرت ہی اور امانت دار ہی
اور ... سبب ... درمیان حق و باطل کی اور عزت اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانے
اونکی اور سبب اونکی شجاع تھی پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بحکم الٰہی پوشیدگی اور جب چاہا کہ ہجرت کریں تو تلوار گلی مین ڈالی اور تیر کمان
کا چلہ چڑھایا اور ہاتھ مین تیر لیے اور کعبہ مین آئی سردار قریش کی سب وہان حاضر تھی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور
قریش کی حلقون پر جدا جدا آئی اور کہا یہی ہون مونہہ تمہاری ہو کوئی چاہی کہ رو دی اوسکو مان اوسکی اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ
ہو بیوی اوسکی تو چاہیے کہ آوی ادہر پیچھی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچھی نہ جاسکا خلافت اونکی ساڑھی دس برس
رہی اور عمر اونکی تریسٹھ سال کی ہوئی بسبب قول مشہور کی عثمان بن عفان داماد نبی صلی اللہ علیہ وسلم عثمانؓ بن عفان ...
... عثمان بیٹی عفان کی قریشی ہیں چہوڑ گئی تھی اونکو حضرت مدینہ مین نزدیک بیٹی اپنی کی کہ نام اونکا
رقیہ تھا اور لگایا اونکی لیی حصہ اونکا فتح حضرت رقیہ حضرت عثمانؓ کی نکاح مین تھین جب حضرت بدر کو جانی لگی تو حضرت رقیہ
بیمار تھین پس عثمانؓ کو آنحضرت نی واسطی بیمارداری اور خبرگیری بی بی رقیہ کی چہوڑا اور بدر کی غنیمت مین اونکا حصہ بھی لگایا
اور اسی اعتبار کر اونکو اہل بدر سی گنا اور تولد اونکا چہٹی سال مین ہی سال فیل سی اسلام لائی پہلی داخل ہونیکی دار ارقم مین
بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی اور اسلام اونکا ابوبکر کی دعوت یعنی ترغیب سی تہا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم
بن ابی العاص بن امیہ نی اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا باپ دادونکی دین سی نئی دین مین آیا تو واللہ نہین چہوڑونگا مین تجکو جب
تک کہ نہ چہوڑیگا تو اس دین کو کہا عثمانؓ نی قسم اللہ اس دین کو ہرگز نہین چہوڑونگا اور اس سی جدا نہین ہونیکا تو جب کہ چچا حکم
نی سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکہی تو چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زمان نبوت سی حضرت
عثمانؓ کی نکاح مین تہین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سی آنحضرتؐ نی نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بہی
مرین پس کہا آنحضرت نی اگر ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوا اونکی ایسا
نہ تہا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہوتین اور اسی سبب سی ذوالنورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت
عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی مونہہ پر نشان تہی چیچک کی بڑی ریش تہی خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرت
نی ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مین تیرا ساتھ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگون مین ساتھ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتھ باپ
تیری محمد صلعم اور تہی حیا اونکی اس درجہ کی کہ گھر کی اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تہی اور حیا سی پیٹھ اپنی سیدہی نہین کر سکتی
تہی اور شہید ہوئی درمیان مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی بارہ سال رہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی برس
کی اور بعضون نی تراسی برس اور چہیاسی برس کی بہی کہی ہی علیؓ بن ابی طالب ... حضرت علی بیٹی ابی طالب کی
ہاشمی ... بیٹی پیغمبر خدا کی چچا کی بیٹی تہی اور بہائی اونکی ساتھ مواخات کی یعنی بہائی چارہ بہی اونسی ہوا تہا اور خاوند فاطمہؓ زہرا
کی اور باپ حسنؓ و حسینؓ کی اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئی دو ہاشمیون سی اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعت کثیر کی صحابہ سی اول
اسلام یہی لائی ہین اور کہا ہی علما نی کہ بعثت ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر اونکی اوسوقت
... یعسوب المسلمین اور ابو الحسنین اور ابو تراب ...

اونکی انگشتری مین سی تہی یہ اوس تہی وہ میانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی
بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گھنی تہی ڈاڑہی اونکی اور طویل اور عریض تہی خوب صورت خندہ دہن تہی مانند چاند چودہوین رات
کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تہی او فتح یاب ہوتی تہی جہان اونکو جاتی واسع العلم کثیر الزہد قوی النفس یعنی باہمت
مکرم وجیہ ابن عباس سی روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نی نو حصہ لیا تہا رسول خدا صلعم کا ہر ایک اور ہر ایک کا حکم نی دسوان لیا اونہون نی سوا تبوک
اور سب غزوہ میں روایت کیا دسکو سہمی نی مناقب مین مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی جمعہ کو وقت سحر کی
ستر ہوین رمضان سن اکتالیس مین اور عمر اونکی ترسٹھہ برس کی صحیح و مختار یہی ہی یہہ جاننا چاہیے کہ مصنف نی یہانتک رعایت کی مرا تب
رتبہ کی پہر اعتبار کیا ترتیب حروف تہجی کا ایاس بن بکیر کی **شرح** اور بعضی نسخون مین ابن البکیر الف لام سے ہے اور ایاس
ساتہہ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر مین سین مہملہ اور بکیر ساتہہ پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ تصغیر بکر کی اور بعضون نی سوا بخاری کی
لکہی ساتہہ زیر ب اور تشدید کاف کی ضبط کیا ہی یہ لیثی ہین حاضر ہوئی ہین بدر مین اور اون بہادرون مین کہ جو پہلی مرتبہ اسلام
لائی اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین اور وہ اور اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تہی اور اہل بدر سی
اونکی سن چونتیس مین ہوئی بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق **شرح** بلال بیٹی رباح کی غلام آزاد ابو بکر صدیق کی مؤذن رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہی اور بعضون نی ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نی ابو عبد الکریم اور بعضون نی ابو عامر اور
اونکی ماں حمامہ ساتہہ زبر حا مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام ہین پہلی اسلام مکہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور عذاب کیے گئی دین خدا
مین اور آسان ہوا اونپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو وہ بدر مین بلال ہی کی ہاتھہ سی مارا گیا
طویل ہی اور کہینچتا تہا اونکو مالک اونکا اسی لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور کوٹتا تہا اونکو گرمی سی تب ابو بکر صدیق نی اونکو خرید کیا
اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو بیچ سال فتح کی ساتہہ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور بس ہی اونکی فضیلت مین کہ
آنحضرت نی فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تہی بلال چپٹی ناک
سخت گندم گون دراز قد بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نی کہا اٹہارہوین سال مین عمر اونکی کچہہ اوپر ساٹہہ برس کی
تہی اور بعضون نی کہا ستر برس کی اور کچہہ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین بہی گذرا ہی حمزۃ بن عبد المطلب الہاشمی ترجمہ
اور حمزہ بیٹی عبد المطلب کے ہاشمی **شرح** اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ ہی آیا ہی اور بیان اونکی ماں بیٹی وہب کے ہین آمنہ بنت وہب کے
جو والدہ تہین آنحضرت کی پس تہی خالہ زاد بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین
اور حدیث مین آیا ہی کہ دیکہا مین ملائکہ کو کہ غسل دیتی ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور حدیث مین آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہی نزدیک
خدا تبارک و تعالی کی ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حاطب بن ابی بلتعۃ حلیف لقریش
ترجمہ حاطب بیٹی ابی بلتعہ کی ہم قسم قریش کی **شرح** کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہی حاضر ہوئی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین کہ اونکا
ہوئی وفات پائی سال تیسری مین بیچ مدینہ کی اور عمر اونکی پینسٹہہ برس ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذر چکا ابو حذیفۃ
بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی ترجمہ ابو حذیفہ بیٹی عتبہ بن ربیعہ کی قرشی **شرح** اور اونکی نام مین خلاف ہی اور مشہور یہ ہی کہ نام ہشام بن
عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے فضلا صحابہ سی ہین اور مہاجرین اولین سی تہی دونون قبلون کیطرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ طرف

اور

الحارثۃ بن ... حارثۃ بن سراقہ ترجمہ حارثہ بیٹے ربیع کی انصاری ف ربیع ... بیٹی نضر کی

شہید ہوئی اور بعضوں نے ساتھ ہزار زبیر کے تحقیق کے بھی بیٹا کیا ہی توضیح اول ربیع بنت نضر کا نام کانا ... ترجمہ شہید ہوئے روز بدر کے حارثہ

ہی بیٹا سراقہ کا تھا یعنی وقت شہید ہونے کے نظر کرنیوالا اونکی ف جب نام اوس کی ماں کا ربیع بنت نضر تھا باپ کا اور تھا حارثہ نظر کرنیوالا اور تیر

نہ قتال کرنیوالا نہیں جیسا کہ احمد و نسائی نے روایت کیا ہی اور حدیث میں لکھا ہی کہ حارثہ اون لوگوں میں سی کہ بلند جگہ پر تھی تو ایک تیر آیا غرض

نظر کرنی والا تھے بیچ لڑائی کے ساتھ تیر اون کی اور شہید ہوئے ماں انکی نظر کرنی کسی چیز کو اور حارثہ نوجوان تھی کسی عمل لڑائی کی مشرکین میں کسی تھی

ناگہان ایک تیر بیچ گلے کے لگی ماں اوسکا سعد ... تعلق میں ہی ماں ان لوگوں کی آنحضرت کے پاس آئی اور کہا یا رسول خدا صلعم تحقیق جانتی ہو تم

مقام و مرتبہ حارثہ کا نسبت میری کہ کسقدر چاہتی تہی میں اوسکو اور کسقدر تعلق تھا مجکو ساتھ اوسکی اگر بہشت میں گیا ہی تو صبر کرونگی اگر دوزخ میں

گیا تو نہیں ہی صبر نہیں کرونگی آپ نے آیت پڑھی اگر دوزخ میں ہے تو دیکھیگا خدا جو کچھ کہ روتی ہی پس فرمایا آنحضرت نے ای ام حارثہ وہاں

ایک بہشت نہیں ہی کئی بہشتیں ہیں پہلی اور بیٹا تیرا فردوس اعلی میں ہی پس کہا اوسکی ماں نے کہ صبر کرونگی میں اوسپر خبیب بن عدی

الانصاری ترجمہ خبیب بیٹے عدی کی انصاری ف ساتھ بیعت نبی صلعم کی اور رب یعنی کی اور جنم ہی کی حاضر ہوئی بدر میں اور قید کئی گئی

غزوہ رجیع میں تیچ سال تیسری کی ہجرت سی اور مکہ میں لیگئی اونکو مشرکین نے خرید لیا اونکو حارث بن عامر کی بیٹوں نے ... قتل کیا تہا حارث

کا ذکر روز بدر کی پس خبیب کو حارث کی بیٹوں نے تو کہ قتل کریں اسکو پس ہوئی وہ قیدی انکی پاس بیچ سولی کی کھینچا اونکو تنعیم میں اور اول

مرد اسلام میں ہی کہ کھینچی گئی بیچ سولی اور انہوں نے دعا کی کیا ظاہر اور دو رکعت کا وقت قتل کی اور قصہ اوسکا عجیب ہے چنانچہ مذکور ہی صحیح

بخاری میں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ وہ وقت قتل کی کہتی تہی خداوندا میں کسیکو نہیں پاتا ہوں کہ سلام میرا تیری طرف پہنچاوی تو پہنچا سلام

میرا اونکو سلام میں جبریل آنحضرت کی پاس آئی اور سلام انکا پہنچایا اور ساری حدیث قتل کی یہ آئی ہی خنیس بن حذافۃ السہمی

ترجمہ خنیس بیٹی حذافہ سہمی کی ف ہجرت کی ساتھ بیعت نبی صلعم کی اور مدینہ کی طرف کی اور حبشہ کی طرف بیچ حبشہ کی ہجرت کی پہلی تھی اور حاضر

میں بدر میں تھی حاضر ہوئی بدر میں بعد ہجرت کی طرف حبشہ کے ہی حاضر ہوئی احد میں بیچ مدینہ میں انکو سبب زخم کی کہ لگتی تھی جان دیا اور وہ خاوند

تہی حفصہ بنت عمر بن خطاب کی بیٹی کی پہلی آنحضرت صلعم کی رفاعۃ بن رافع الانصاری ترجمہ رفاعہ بیٹی رافع کی انصاری ف رفاعہ کی

زبیری بیچ نقیب میں اور باپ اونکی سردار تھی اپنی قوم کی اور بہائی انکی مالک بن رافع ہیں اور رفاعہ حاضر ہوئی بدر میں اور احد میں اور تمام جہاد

رسول خدا صلعم کی ساتھ اور حاضر ہوئی ساتھ علی کی جنگ جمل اور جنگ صفین میں اور ... سال اکتالیس میں رفاعۃ بن عبد المنذر

ابو لبابۃ الانصاری ترجمہ رفاعہ بیٹی عبد المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ع یہ آئی ہیں اور سردار نقیبوں سی تھی حاضر ہوئی عقبہ میں اور بدر

میں ... تمام جہاد و نہیں ... نے کہا کہ بدر میں نہیں حاضر ہوئی ... کیا آنحضرت نے اونکو مدینہ میں اور لگایا اونکا حصہ اصحاب کی ساتھ اور

حضرت عثمان کی بیعت بھی کیا تھا اور وفات اونکی حضرت علی کی خلافت میں ہوئی اور قصہ اونکی باندھنے کا اپنی تئیں ستون مسجد سی واسطی قبول

توبہ کی اور تقصیر کی واقع ہوئی تہی اونسی بیچ قضیہ بنی قریظہ کی اور آنحضرت کی مسجد میں ایک ستون ہی کہ اوسکو ستون ابو لبابہ کہتی ہیں

یہ نام اوسکا اوسی تقریب مذکور سی ہی الزبیر بن العوام القرشی ترجمہ زبیر بیٹی عوام کی قریشی ف ع عوام ساتھ زبیر اور مقداد

اور زبیر عشرہ مبشرہ میں سی ہیں جمع ہوئی ہیں ساتھ آنحضرت کی قصی میں اور ماں انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پہوپہی آنحضرت کی اور ام

المومنین حفصہ بھی بہن اونکی ہین اور اسماء بیٹی ابوبکر کی بیوی اونکی اسلام لائے وہ اور ماں اونکی [illegible] بعد ہجرت کی اور ہوئی سوءت میں [illegible]
کی تھی اور عمر اونکی پچیس برس کی اور عذاب کیا اونکو اونکی چچا نی ساتھ دھوئین کی کہ ترک کریں اسلام کو لیکن ترک نہ کیا اونہون نے اور ہجرت کیا
حبشہ کی طرف اور حاضر ہوئی بدر میں اور غزووں میں ہمراہ آنحضرت صلعم کے اور ٹھہرے رہے ساتھ آنحضرت کی جنگ احد کی اور اول تلوار دشمن کی کھینچی
ہی راہ خدا میں اونکی تھی وہ شہید ہوئے [illegible] ایک شخص نے ان کو رخسار پر شہید ہوئے روز جمل کی سن چھتیس میں اور عمر اونکی چونسٹھ برس
کی تھی اور دفن کیے گئے وادی السباع میں [illegible] بعض میں اور تعبیر لوگوں کی بہان [illegible] اور مارا اونکو ابن جرموز نے کہ امیر المومنین علی کے لشکر میں سے
تھا اور ابن جرموز حضرت علی کے پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتھ قتل زبیر کی حضرت علی نے کہا بشارت ہو تجکو بھی ساتھ آگ دوزخ کی اور قصہ
اونکی قتل کا احادیث و سیر کی کتابوں میں لکھا ہے ترجمہ زید بیٹی سہل کی کنیت ونکی ابو طلحہ انصاری نسب ف ح ع حاضر ہوئے عقبہ میں ساتھ ستر
کی اور حاضر ہوئے بدر میں اور اور غزووں میں کہ بعد بدر کے ہوئی اور وہ کنیت سے ابو طلحہ ہی مشہور ہیں اور وہ خاوند ہیں ام سلیم کی کہ ماں انس بن مالک کی ہیں
اور تیر اندازی میں مشہور تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر میں بہتر ہے ایک گروہ سے اور ایک روایت میں ہے سو مرد سے اور ایک روایت میں ہے
ہزار مرد سے بھائی چارہ کر دیا تھا آنحضرت نے درمیان اونکی اور ابو عبیدہ کے اور تھی بہت انصار میں مالدار اور زمین اور باغ سے تونگر تھے اور اونکی بہت فضائل ہیں
اور وفات ہے اونکی سن [illegible] میں اور عمر اونکی ستر برس کی تھی ابو زید الانصاری ترجمہ ابو زید انصاری ف ع ح بھی ایک صحابی ہیں
اونمیں سے کہ جنہوں نے قرآن کو جمع کیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں اور انس کے چچاؤں میں سے ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور مشہور ہے ساتھ سعد قاری کی اونکی
نام میں اختلاف کیا ہے بعضوں نے کہا سعد بن عمیر اور بعضوں نے کہا قیس بن سکن سعد بن مالک الزہری ترجمہ سعد بیٹی مالک کے زہری ف
ع یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سے تھی اور مالک نام ابو وقاص کا ہے زہری قریشی تھی اسلام لائے سعد ابتدائے اسلام میں ابوبکر صدیق کی
ہاتھ پر ستر(ہ) برس کی عمر میں اور بعضوں نے کہا انیس برس کی عمر میں اور مشہور ہے کہا کہ میں تیسرا اسلام کا ہوں یعنی دو کی بعد تیسرا میں اسلام لایا اور اول ہی
ہیں تیر پھینکا راہ خدا میں حاضر ہوئی بدر میں اور سب جہادوں میں ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نے اونکی لیے ماں اور باپ کو روز احد کی کہ فرمایا تیر پھینک ماں
اور باپ میرے فدا ہوں تجھ پر اور تھی وہ ٹھنگنے فربہ سر سخت اونگلیاں تھیں اون کی گندم گون پست بینی بدن پر بال تھی بہت مری اپنے محل میں
کہ عقیق میں تھا نزدیک مدینہ کی دس کوس پر اوٹھا کر لائی گئی مدینہ میں اور دفن کیے گئے بقیع میں سن پچپن میں یا اٹھاون میں معاویہ کی عہد میں اور عمر اونکی
ستر برس کی تھی اور بعضوں نے کہا ہے پچاسی برس کی اور عشرہ مبشرہ میں سب سے پیچھے یہی مرے ہیں اور فتح کی اونکی ہاتھ پر ملک عجم اور گری اونکی
سعی سے بنیاد کسری کی سردار تھی اور مناقب اونکی بہت ہیں سعد بن خولۃ القرشی ترجمہ سعد بیٹی خولہ کی قریشی ف ح ساتھ زبر ح
جیم اور جزم واو کی بنی عامر بن لوی سے تھی اور بعضوں نے کہا حلیف تھے قسم اونکی تھی اور تھی حبشہ کی ہجرت کرنے والوں سے ہجرت ثانیہ میں اور بعضو
نے کہا حاضر ہوئی بدر میں اور مرے مکہ میں بیچ حجۃ الوداع کی سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی ترجمہ سعید بیٹی زید کی بیٹی عمرو بن نفیل کی
قریشی ف ح نفیل ساتھ پیش نون اور فتح فا اور زبر ف جزم ری کی اور کنیت سعید کی ابو الاعور ہے اور وہ قریشی عدوی ہیں عشرہ مبشرہ سے ہیں بہنوئی
عمر بن الخطاب کے قدیم الاسلام کہ اسلام لائے پہلی آنی کی دار ارقم میں اور حاضر نہ ہوئے تھی جہاد بدر میں کہ آنحضرت کی اور بھیجا تھا انہیں مدینہ میں ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ
کی کہ واسطے خبر لینی قافلہ قریش کی گئی تھی گندم گون دراز قد ہیں ساتھ آنحضرت کی گیارھویں پشت میں بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائے تھی
برس کی عمر میں اور کہا دیکھا میں اپنی گھر کو ماننا تھا مجھکو عمر نے اسلام پر اور اسلام لائی تھی اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کی بہن اپنی بھائی عمر بن الخطاب
کی اور مری عقیق میں قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون میں اور عمر اونکی کچھ اوپر ستر برس کی ہوئی اور اونکی بابت بیچ تفصیل کی [illegible]

... پیغمبر کا چچا تھا اور حضرت سے بھی اوسکی ملاقات ہوئی تھی اور اونکو موحدان جاہلیت میں سے گنا
ہے ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور جہاد ونمین حاضر ہوئے اور روز احد کی ساتھ آنحضرت صلعم کے ثابت رہے
اور بعد آنحضرت کی ساتھ حضرت علی کے رہے امیر المومنین نے اونکو بصرہ مین خلیفہ کیا پہلا بیت فارس کا حاکم کیا اور کوفہ مین سن اڑتیس مین وفات پائی اور علی نے
نماز جنازہ اونکی پڑہی ظُهَیْرُ بْنُ رَافِعِ الْاَنْصَارِیُّ وَاَخُوْہُ ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کی انصاری حارثی ہین ف ح ظہیر ساتھ عقبہ مین حاضر ہوئے اور عاقل تھے
کہا ساتھ تمام نیکی اور بیٹا ظہیر کا خدیج بن رافع اور بہائی ظہیر کا مظہر نام تہا اونکا ساتھ بیشی مسلم اور بخاری کی اور زید کہتے ہین دونون اہل بدر مین حاضر ہوئے ہین
یہ ہی ادر جہاد ونمین کر بعد اسکے حاضر ہوئے عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْهُذَلِیُّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی ف ح ساتھ بیش ہوئے اور ہذل کی نسبت ہے
طرف قبیلہ بنی ہذیل کی جو قبائل قریش سے ہی اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّہْرِیُّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹے عوف کے زہری
ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جو جمع ہوتے ہین ساتھ آنحضرت صلعم کی کلاب بن مرہ مین پیدا ہوئے ہین دس برس بعد عام الفیل کے اور تہا نام اونکا جاہلیت مین عبد الکعبہ
بعد عام الفیل کی اسلام لائے ابو بکر صدیق کی ہاتھ پر ابتداء اسلام مین اور اونکی مان بھی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی اونہون نے حبشہ کو دو ہجرت اور
حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہاد ونمین ساتھ آنحضرت کی اور ثابت رہے روز احد کی اور پہنچے اونکو بیس زخم یا زیادہ اور ادا کی رسول خدا نے اونکی پیچھے ایک
سفر مین نماز کی آپ نے نماز جو کچھ باقی رہی تھی جیسکہ حکم مسبوق کا ہے یہ غزوہ تبوک مین پیش آئی اور تمام کی اوسکی ساتھ تصدق کی نصف چار
دنیا کی راہ خدا میں ایک بار ساتھ چالیس ہزار دینار کی اور سوار کیا لوگونکو پانسو گہوڑون پر راہ خدا مین پہر پانسو اونٹ پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کے
بعد آنحضرت صلعم کی اور تہا اکثر مال اونکا تجارت سے اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی قد اونکا دراز جہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بسبب تیر کے جو کم
اونکی پانون مین لگی تہی اور تہی اغنیا صحابہ سے اور وقت ہجرت کی مدینہ کی فقیر تہی اور حضرت خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوا اور جب وفات پائی تو چار
بیبیان رکہتی تہی اور صلح کی گئین وہ چوتہائی آٹہوین حصہ کی حق اونکا تہا اور اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ایک
لاکھ اہل بدر مین سے چار چار سو دینار کی دینی کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی بارہ ہزار دینار نقد پر بھی پہنچا ہر ایک کو اسی ہزار درہم اور جب تہی
اونہون نے حدیث سنی کہ کہا سنا مین نے پیغمبر صلعم سے کہ فرمایا دیکہا مین عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہیں بہشت مین اور پہنچتی ہیں اوسمین بطریق گہٹنو
دلاکر کی چال سے پس تصدق کی ساتھ تمام قافلہ کی کہ شام سے آیا تہا ساتھ اونٹ لادے اور پالان اور جہولون سمیت سبب کہ اوس بشارت کے نزول
جنت کی اور تہی وہ جو بیس اسد عنہ کہ زیادہ اکرتی تہی لکڑی پہلی اونکی اور روایت ہے کہ وقت وفات کی بیہوش ہوئی اور جب ہوش مین آئی تو کہا آئی
میری پاس دو فرشتی سخت درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی چلا کر عزیز امین کی پاس لی چلتی ہین ہم اور دو فرشتی اور آئی اور کہا کہ انکو کہان لیی جاتی ہو تو اونہونے
نے کہا لیی جاتی ہین ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتون نے کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہے سعادت نے اسمین جسوقت
ماں کی پیٹ مین تہا روایت کیا اسکو ابوعمر او ابن عساکر نی اور وہ فتوی دیا کرتی تہی ابو بکر او عمر او عثمان کی عہد مین اور وفات پائی حضرت عثمان کی
خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علی نے کہا کہ جا اسی ابن عوف کہ صاف جشیدی اور دور کیا اونہی مناقب اونکی بہت ہین اور اونکی
اسلام لانی کا قصہ غریب ہی اسماء الرجال مین اوسکو نقل کیا ہی عُبَیْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُطَّلِبِیُّ ترجمہ عبیدہ بیٹے حارث کی قریشی
ف ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضون نی کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹے حارث کے بیٹے عبد المطلب کی بیٹے عبد مناف کی آنحضرت سے دس برس
بڑی تہی اسلام لانی پہلی اونکی ... تہی مین ہجرت کی اونہون نے ساتھ دو بہائیون اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتی تہی اور اونکی روز بدر کی وقت
عتبہ سے اور ... مین ہوئین درمیان اونکی اور مری عبیدہ اوسکے اور مارا گیا ولید بھی اوسی روز روایت کی اونہون نے علی بن ابی طالب نی ...

بن الصامت الانصاری ے ترجمہ عبادہ بیٹی صامت کی انصاری ہیں ف ح انصار کی سرداروں مین سی عقبی تھی
ثانیہ اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادوں مین اور یہ ایک شخص تھی اون مین سی کہ جنہوں نی جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی عہد مین اور تھی دراز جسیم خوب صورت بھیجا اونکو عمر رضی اللہ عنہ نی شام مین قاضی و معلم کر پس حمص مین اقامت کی بعد ازان
فلسطین مین تا آخر مدت رہی اور رملہ مین وفات پائی اور بعضون نی کہا بیت المقدس مین سن چونتیس مین اور عمر ہوئی اونکی بہتر برس کی اور
بعضون نی کہا کہ معویہ کی زمانہ تک باقی تھی عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لؤی ے ترجمہ عمرو بیٹی عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کی ف ح
ع انصاری ہیں حاضر ہوئی بدر مین اور سکونت اختیار کی مدینہ مین اور لاولد مری مدینہ ہی مین بیچ آخر ایام معویہ کی اور تھی قدیم الاسلام
اور یہ اون لوگون مین سی ہین کہ نازل ہوئی اونکی حق مین وتری اعینہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکھتا ہی تو آنکھیں اونکی کہ جاری
ہین اون سی آنسو اور روایت کی حضرت سی ایک حدیث کہ فرمایا نہین ڈرتا ہون مین تمپر فقر سے ڈرتا ہون مین فراخی دنیا سی
ابن عقبة بن عمرو الانصاری ے ترجمہ عقبہ بیٹی عمرو کی انصاری ف ع ح کنیت اونکی ابو مسعود ہی اور بدری ہین مشاہیر صحابہ سی
حاضر ہوئی عقبہ ثانیہ مین اور جمہور یہ ہین کہ نسبت اونکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہی کہ وہان رہتی تھی نہ بسبب حاضر ہونیکی
جنگ بدر مین وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اور بعضی کہتی ہین بعد اوسکی سن اکتالیس یا بیالیس
مین عامر بن ربیعة العنزی ے ترجمہ عامر بیٹی ربیعہ کی عنزی ف ح ساتھ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کی اور زی کی انسبت ہی عنز
کی طرف کہ اونکی اجداد سی ہی اور جامع الاصول مین العنوی ساتھ غین معجمہ اور واو کی حلیف بنی عدی ہی اور اسلیے اوسکی نسبت
مین عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف مین حلیف آل خطاب کا کیا ہجرت کی دونون ہجرتین اور حاضر ہوئی بدر مین اور سب جہادوں مین
اور اسلام لائی پہلی عمر رضی اللہ عنہ کی اور وفات پائی سن بتیس یا پینتیس مین اور قول اول مشہور ہی اور ثانی موافق ہی ساتھ
اوس مضمون کی کہ کاشف مین کہا کہ مری پہلی عثمان کی عاصم بن ثابت الانصاری ے ترجمہ عاصم بیٹی ثابت کی انصاری ف
ح حاضر ہوئی بدر مین اور وہ شخص ہین کہ نگاہ رکھا اونکو زنبوروں یعنی بھڑون نی جسوقت کہ چاہا مشرکون نی کہ سر اونکا کاٹین
بسبب اسکی کہ مار ڈالا تہا اونہون نی کسی سردار کو اونکی سرداروں مین سی اور اونہون نی دعا کی تھی خدا عزوجل سی کہ ہاتھ مشرک
کا مجکو نہ پہنچی پس بھیجا خدا تعالی نی زنبوروں کو پس بچایا اونکو مشرکون کی ہاتھ سی اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور اونکو
لی گئی اور یہ قصہ غزوہ رجیع مین ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر بن الخطاب کی ہین رضی اللہ عنہما عویم بن ساعدة
الانصاری ے ترجمہ عویم بیٹی ساعدہ کی انصاری ف ح حاضر ہوئی دونون عقبون اور بدر مین اور تمام غزوون مین اور
وفات پائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اور عمر اونکی پینسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی ہوئی عتبان بن مالک الانصاری ے ترجمہ
عتبان بیٹی مالک کی انصاری ف ح حاضر ہوئی بدر مین روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اونسی روایت کی انس بن
مالک اور محمود بن ربیع نی اور تھی وہ نابینا اور تھی اونکو عذر کہ نکلا نہیں مسجد مین اور آئی آنحضرت صلعم اونکی گھر مین اور ادا کی نماز کا
اوس مین تو کیا اوسکو جگہ نماز کی یہ قصہ مذکور ہی صحیح بخاری مین اور وہ زندہ تھی علی ہین معویہ کی زمانہ مین وفات پائی قدامة بن مظعون
ترجمہ قدامہ بیٹی مظعون کی ف ح ساتھ میم اور جیم معجمہ کی اور عین مضموم کی اور قدامہ ساتھ پیش قاف اور تخفیف دال مہملہ کی قرشی
ہین ماموں عبداللہ بن عمر کی ہجرت کی حبشہ مین اور حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادوں مین ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عامل

کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بحرین کا حاکم اون سی منقول کیا روایت کی ہی اونسی سعید بن مسیب نی وفات پائی سن چھپن مین اور تہتر
برس کی عمر مین قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری ف ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی
اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا تہا حافظہ بہت عمدہ خوب رکہتی تہی اپنی زمانہ مین کہ جو سنتی تہی سو یاد رکہتی تہی روایت کرتی ہین انس بن
مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی
جہادون مین مری سن تئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رضی اللہ عنہ نی اور تہی فضلا اصحاب سی مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ
ترجمہ معاذ بن عمرو بن جموح ف ح ع ساتھ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور
باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتھ معاذ بن عفرا کی ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم
مین ہو چکا ہی مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْہُ ترجمہ معوذ بیٹی عفرا کی اور بہائی اونکی ف ح یعنی معاذ بن عفرا اور معوذ ساتھ
پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کی اور عفرا ساتھ زبر عین مہملہ اور جزم فا کی اور ممدودہ کی نام اونکی ماں کا ہی اور نام اونکی
باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہی باعانت اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور مارے
گئی اور معاذ باقی رہی اور اوسی جہاد مین لڑی ہین معوذ اور معاذ بیٹی عفرا کی دونون اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام
اوسکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِکُ بْنُ رَبِیْعَۃَ اَبُوْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کی ابواسید انصاری ف ح ساتھ پیش
ہمزہ اور زبر سین اور جزم یا کی ابواسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتھ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور وہ
ساعدی ہین مری سن ساٹھ مین اٹہتر یا پچہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونیکی اور بدریون مین سب سی پیچہی یہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ
الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کی بیٹی عبد مناف کی ف ح مسطح ساتھ زیر میم اور جزم سین اور زبر
طا کی اور اثاثہ ساتھ پیش ہمزہ کی اور دو ثا مثلثہ کی اور عباد ساتھ زبر عین اور تشدید با کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور اور جہادون مین
کہ بعد اونکی ہوئی اور یہ وہی ہین کہ عائشہ کی حق مین جو کچہ کہا تہمت لگائی یعنی بہتان زنا مین اور دری ماری اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی اور ان لوگون مین کہ دری لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف ہی وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی
چھپن برس کی ہوئی مُرَارَۃُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری ف ح مرارہ ساتھ پیش میم کی اور تخفیف را مہملہ کی
اور ربیع ساتھ زبر را اور زیر با کی مرارہ بنی عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہ اون تینون مین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچہی رہ گئی
تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسری ہلال بن امیہ تیسری یہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عزوجل نی اور نازل کین آیتین قرآن
کی اونکی حق مین اور اسی سبب سی نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری ف ح معن
ساتھ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتھ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید یا کی یہ ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سی کہا جاتا
اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کی کہ جو بہائی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور شہید ہوئی دونون معرکہ یمامہ
مین حضرت صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو الْکِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُہْرَۃَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی ف ح ع
مقداد ساتھ زیر میم کی اور کندی ساتھ زیر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی تہی اور کندی اسی سبب سے کہتی تہی

کہ باپ اونکا عمرو بن شمر کندہ کا تھا اور بنی شمس کا مولی ہو گیا تھا و اسود بن عبد
سی بھی اسی سبب کہتی تھی اور قدیم الاسلام تھی وہ اور بعض کہتی ہین بعد پانچ آدمیونکی چھٹی یہ اسلام لائی اور ہجرت بڑی اونکی
اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی بہت روایت کی ہین اونسی حسین علی بن ابیطالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف
مین کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اور اوٹھا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کیی گئی بقیع مین سنہ تینتیس مین اور عمر اونکی ستر
برس کی ہوئی اور نماز پڑھی اونپر عثمان بن عفان رضی نی ہلال بن امیۃ الانصاری یہ ترجمہ ہلال بیٹی امیہ کی انصاری سے ہین ایک
صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچھی رہ گئی تھی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی قذف کیا تھا انہون نی اپنی
بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئی بدر مین اور روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن عباس نے رضی اللہ عنہم اجمعین
ہوا اسم اونسی سبب سے فائدہ جاننا چاہیی کہ اہل بدر کی نامونکی گنتی مین اختلاف ہی بعضون نی تین سو سترہ اور بعضون نی تین
سو تیرہ چنانچہ تین سو سترہ اور تیرہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کیی ہین چھیالیس تو یہی ہین
باقی اور ابو جعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ متضمن اسماء مبارک انکی مع فضائل و فوائد انکی مسمی بجالیۃ الکرب
باصحاب سید العجم والعرب لکھا ہی اوسمین تین سو چھپن لکھی ہین گنتی ہی کتابونسی لیکن لکھا ہی کہ مرجح اقوال سی بیچ گنتی
بدر کی یہ ہی کہ وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین جیسا کہ استیعاب نی لکھا ہی پس اس عاجز نی اسماء مبارک مذکورہ استیعاب سی نقل کیی اور فضائل
و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کیی اور اسماء مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن لفظ دعا و توسل کر لکھا ہی
مین نی بھی اوسیطرح لکھا اور اخیر مین ایک دعا طویل مشکل المعانی لکھی تھی اس عاجز نی بجا اوسکے ایک دعا جامع حدیث شریف کی لکھدی ہی
تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو کیا اونکی فضائل مین سی سنا چاہیی کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبانپر کہ فرمایا اونکی
حق مین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہو گئی تمہارے لیی جنت اور اونکی فضائل مین سی ہی یہ کہ اللہ تعالی نی بخشدی اونکی پہلی اگلی پچھلی
گناہ اونکی پہلیتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمین سی تو حاجت توبہ کی نہین تھی اوسکو اسلیی کہ جب وہ واقع ہوا بخشا گیا
اگرچہ مترتب ہوا اوسکے فاعل پر حکم اوسکا شرعا دنیا مین اور اونکی فضائل مین سی ہی یہ کہ حاضر ہوئی ملائکہ ساتھ اونکی جنگ بدر مین اور قتال
کیا اونمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکی کی احد اور حنین مین اختلاف ہی اور خواص اونکی اسماء کی یہ ہین کہ کہا برہان حلبی نی اپنی سیرت مین
اور ذکر کیا داؤدی نی کہا اونہون نی سنا مشائخ حدیث سی یہ کہ دعا وقت ذکر ہونی اہل بدر کے قبول کیجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی اور کہا شیخ عبد اللطیف
نی اپنی رسالہ مین جو ذکر کیا ہی بعضی علماء نی کہ بہت ہوئے اولیا دیکھی گئی ہین ولایت ساتھ برکت ناموں اونکے اور بلا شبہ بہت مریضون نی مانگی اللہ تعالی سی شفا
بوسیلہ اونکے پس بیچ شفاء بیمارونکی پس شفا دی گئی یا دوسری اور کہا بعضی عارفین نی کہ نہین کہا منیر اتہ لیا سر پر اونکی جسمی نام اونکی یہ سبب
خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ تعالی نی اور اگر حاضر ہوئی ہوتی اجل اوسکی تو تخفیف دیتا اللہ اوس سی اور رکھا بعضون نی کہ تجربہ کیا بیچ
اونکی نامون کا بیچ امور حصہ کی از روی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہین دیکھی مین کوئی دعا جلد تر اوس سی قبولیت مین اور روایت
کی گئی جعفر بن عبد اللہ رح سی کہ اونہون نی کہا وصیت کی مجکو میری والد نی رسول خدا صلعم کی اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنی کی
ساتھ اہل بدر کی بیچ تمام حاجات کی اور کہا مجکو کہ ای بیٹی میری دعا وقت ذکر کرنی اونکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور
رضا و رضوان گھیر لیتی ہین جس جگہ ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کی ساتھ ناموں اونکی اور تحقیق تجربہ کیا اونکو بیٹی نی مقبول پایا اللہ تعالی سی جب وسیلہ

مذرج بسیاں تھی ساعت بغیر ابن منذری ابوالحی کے ذکر کر کے دعا سے نجاح مقاصد ہی ہے یہ کہ رضی اللہ عنہم کو وقت ذکر کرنا لازم ہے اور ایک تحریج
جب سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور سب صحابہ کی آخر تک قلیل رکھے سے بہت دعا
قبول ہوتی ہے اور بہت سے حکایات صحیح ثابت ہوا کی برکت سے ان کی کتب ہیں خوف دور کی اسپر لکھا گیا اب بیان ہوتا ہے ان کی اسمائے کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم انی اسألک بسیدنا محمد الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم وسیدنا عبد اللہ بن عثمان ابی بکر
الصدیق القرشی وسیدنا عمر بن الخطاب العدوی وسیدنا عثمان بن عفان القرشی خلفہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم علی ابنتہ وضرب لہ بسہمہ وسیدنا علی بن ابی طالب الہاشمی وسیدنا ایاس بن البکیر وسیدنا
بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق القرشی وسیدنا حمزۃ بن عبد المطلب الہاشمی وسیدنا حاطب بن ابی بلتعۃ
حلیف لقریش وسیدنا ابی حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی وسیدنا حارثۃ بن الربیع الانصاری قتل یوم بدر و
ہو حارثۃ بن سراقۃ وکان فی النظارۃ وسیدنا خبیب بن عدی الانصاری وسیدنا خنیس بن حذافۃ السہمی وسیدنا
رفاعۃ بن رافع الانصاری وسیدنا رفاعۃ بن عبد المنذر ابی لبابۃ الانصاری وسیدنا الزبیر بن العوام القرشی
وسیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی وسیدنا سہل بن حنیف الانصاری وسیدنا زید بن سہل ابی طلحۃ الانصاری
وسیدنا ابی زید الانصاری وسیدنا سعد بن مالک الزہری وسیدنا سعد بن خولۃ القرشی وسیدنا ظہیر بن رافع
الانصاری واخیہ وسیدنا عبد اللہ بن مسعود الہذلی وسیدنا عتبۃ بن مسعود الہذلی وسیدنا عبد الرحمن بن عوف
الزہری وسیدنا عبیدۃ بن الحارث القرشی وسیدنا عبادۃ بن الصامت الانصاری وسیدنا عمرو بن عوف حلیف بنی عامر
بن لؤی وسیدنا عقبۃ بن عمرو الانصاری وسیدنا عامر بن ربیعۃ العنزی وسیدنا عاصم بن ثابت الانصاری وسیدنا
عویم بن ساعدۃ الانصاری وسیدنا عتبان بن مالک الانصاری وسیدنا قدامۃ بن مظعون وسیدنا قتادۃ بن النعمان
الانصاری وسیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح وسیدنا معوذ بن عفراء واخیہ وسیدنا مالک بن ربیعۃ وسیدنا ابی اسید الانصاری
وسیدنا مسطح بن اثاثۃ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف وسیدنا مرارۃ بن الربیع الانصاری وسیدنا معن بن عدی
الانصاری وسیدنا مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرۃ وسیدنا ہلال بن امیۃ الانصاری وسیدنا ابی بن عمرو بن
سعد بن معاذ الاشہلی الانصاری وسیدنا اسید بن حضیر الانصاری الاشہلی وسیدنا اسید بن ثعلبۃ الانصاری وسیدنا
انیس بن قتادۃ الانصاری وسیدنا انس بن معاذ النجاری وسیدنا انس بن اوس الانصاری الاشہلی وسیدنا اوس
بن ثابت النجاری الانصاری وسیدنا اوس بن خولی الانصاری وسیدنا اوس بن الصامت الخزرجی الانصاری وسیدنا
اسعد بن زرارۃ النجاری الانصاری الخزرجی وسیدنا الاسود بن زید بن ثعلبۃ الانصاری وسیدنا ایاس بن ودقۃ
الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی وسیدنا الارقم بن ابی الارقم المخزومی وسیدنا البراء بن عازب الخزرجی
الانصاری وسیدنا البراء بن معرور الانصاری الخزرجی وسیدنا بشیر بن سعد الخزرجی الانصاری وسیدنا
بشیر بن ابی زید الانصاری وسیدنا بجیر بن ابی بجیر الجہنی النجاری وسیدنا بسبس بن عمرو الجہنی الانصاری
وسیدنا بحاث بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی وسیدنا تمیم بن یعار الانصاری الخزرجی وسیدنا تمیم الانصاری

مولٰی بنی غنم و سیدنا تمیم مولٰی خراش بن الصمۃ و سیدنا ـ ـ ـ ـ الانصاری الاشہلی و سیدنا ثابت
بن ہزال بن عمرو الانصاری العوفی و سیدنا ثابت بن عمرو بن زید النجاری الانصاری و سیدنا ثابت بن خالد بن عمرو
بن النعمان النجاری الانصاری و سیدنا ثابت بن خنساء النجاری الانصاری و سیدنا ثابت بن اقرم الانصاری حلیف
بنی عمرو بن عوف و سیدنا ثابت بن ثعلبۃ الاشہلی الانصاری و سیدنا ثابت بن ربیعۃ الانصاری الخزرجی و سیدنا ثابت
بن عامر الانصاری و سیدنا ثابت بن عتیک الانصاری و سیدنا ثابت بن الحارث الانصاری و سیدنا ثعلبۃ بن عنمۃ الانصاری
و سیدنا ثعلبۃ بن ساعدۃ الانصاری و سیدنا ثعلبۃ بن عمرو النجاری الانصاری و سیدنا ثعلبۃ بن حاطب الانصاری و سیدنا
ثقف بن عمرو الاسلمی و سیدنا جابر بن خالد بن مسعود الانصاری النجاری الاشہلی و سیدنا جابر بن عبد اللہ الحرامی الانصاری
و سیدنا جابر بن صخر الانصاری و سیدنا جبر بن ایاس الانصاری الزرقی و سیدنا حارثۃ بن النعمان النجاری الانصاری و
سیدنا حارثۃ بن سراقۃ الانصاری الزرقی و سیدنا الحارث بن خزمۃ الاشہلی الانصاری و سیدنا الحارث بن حمیر الانصاری
و سیدنا الحارث بن ہشام العمری القرشی و سیدنا الحارث بن عتیک النجاری و سیدنا الحارث بن قیس الانصاری و
سیدنا الحارث بن عرفجۃ الانصاری و سیدنا الحارث بن انس الاشہلی الانصاری و سیدنا الحارث بن النعمان الاوسی و سیدنا
الحارث بن النعمان بن خزمۃ الخزرجی الانصاری و سیدنا حریث بن زید الخزرجی الانصاری و سیدنا الحارث بن عمرو والثمالی
و سیدنا حبیب مولٰی الانصاری و سیدنا الحصین بن الحارث المطلبی و سیدنا حاطب بن عمرو الاوسی و سیدنا حرام
بن ملحان النجاری و سیدنا الحباب بن المنذر الانصاری السلمی و سیدنا خالد بن البکیر و سیدنا خالد بن العاصی قیل
بحیر بدر و سیدنا خالد بن قیس الانصاری العجلانی و سیدنا خلاد بن رافع العجلانی الانصاری و سیدنا خلاد بن سوید
الانصاری الخزرجی و سیدنا خلاد بن عمرو الانصاری السلمی و سیدنا خزیمۃ بن ثابت الانصاری و سیدنا خارجۃ بن
زید الانصاری الخزرجی و سیدنا خارجۃ بن حمیر الاشجعی و سیدنا خباب بن الارت الخزاعی و سیدنا خباب مولٰی
عتبۃ بن غزوان و سیدنا خریم بن فاتک الاسدی و سیدنا خراش بن الصمۃ الانصاری السلمی و سیدنا خولی بن خولی
العجلی الجعفی و سیدنا خبیب بن اساف الانصاری و سیدنا خوات بن جبیر الانصاری و سیدنا خیثمۃ بن الحارث
الانصاری و سیدنا خلیفۃ بن عدی الانصاری و سیدنا خلیدۃ بن قیس الانصاری و سیدنا ذکوان بن عبد قیس الانصاری
و سیدنا ذی عمیر الخشنی و سیدنا ذی الشمالین الخزاعی و سیدنا رافع بن مالک الانصاری الخزرجی و سیدنا رافع بن
الحارث الانصاری و سیدنا رافع بن المعلی الانصاری و سیدنا رافع بن عنجدۃ الانصاری العوفی و سیدنا رافع بن سہل
الانصاری و سیدنا رافع بن یزید الانصاری و سیدنا رفاعۃ بن عمرو الانصاری و سیدنا رفاعۃ بن رافع الانصاری و
سیدنا رفاعۃ بن الحارث الانصاری و سیدنا رفاعۃ بن عمرو الجہنی و سیدنا ربیعۃ بن اکثم الانصاری و سیدنا
ربیع بن ایاس الانصاری و اخیہ و سیدنا رخیلۃ بن ثعلبۃ الانصاری البیاضی و سیدنا زید بن الخطاب العدوی
و سیدنا زید بن حارثۃ الکلبی و سیدنا زید بن اسلم العجلانی الانصاری و سیدنا زید بن الدثنۃ الانصاری
البیاضی و سیدنا زید بن عاصم المازنی الانصاری و سیدنا زیاد بن لبید الانصاری البیاضی و سیدنا زیاد بن

عمرو الانصاري ... صاري وسيدنا ... وسيدنا المطلب بن عمرو القرشي و
سيدنا الطفيل بن الحارث المطلبي واخوه قتل يوم بدر وسيدنا الطفيل بن مالك الانصاري وسيدنا كعب بن
عمرو الانصاري السلمي وسيدنا كعب بن زيد النجاري الانصاري وسيدنا كعب بن جماز الانصاري وسيدنا
كناز بن حصين الانصاري وسيدنا محمد بن مسلمة الانصاري وسيدنا معاذ بن عفراء الانصاري وسيدنا عوف
ابن العفراء قتل يوم بدر وسيدنا معوذ وسيدنا معاذ بن ماعص الانصاري وسيدنا مالك بن التيهان العبدي وسيدنا
مالك بن قدامة الانصاري وسيدنا مالك بن رافع العجلاني وسيدنا مالك بن عمرو السلمي وسيدنا مالك
بن امية بن عمرو السلمي وسيدنا مالك بن ابي خولي العجلاني وسيدنا مالك بن نميلة الانصاري وسيدنا
معمر بن الحارث الجمحي وسيدنا محرز بن نضلة الاسدي وسيدنا محرز بن عامر الانصاري وسيدنا معن بن يزيد السلمي
وسيدنا معبد بن قيس الانصاري وسيدنا المنذر بن عمرو الانصاري الخزرجي وسيدنا المنذر بن الاوسي الانصاري
وسيدنا المنذر بن قدامة الانصاري وسيدنا معتب بن الحمراء الانصاري وسيدنا معتب بن بشير الانصاري و
سيدنا مصعب بن عمير القرشي وسيدنا مبشر بن عبد المنذر الاوسي وسيدنا مليل بن وبرة الانصاري وسيدنا مهجع
بن صالح مولى عمر بن الخطاب وسيدنا مدلاج بن عمرو السلمي وسيدنا نوفل بن ثعلبة الانصاري وسيدنا النعمان بن عبد عمرو
وسيدنا النعمان بن عصر الانصاري وسيدنا النعمان بن عمرو الانصاري وسيدنا النعمان بن ابي خزمة الانصاري و
سيدنا النعمان بن سنان الانصاري وسيدنا ابن نصر الحارث الانصاري الظفري وسيدنا الحاجب بن ثعلبة الانصاري
وسيدنا النعمان بن عمرو النجاري وسيدنا صهيب بن سنان الرومي وسيدنا صفوان بن امية بن عمرو السلمي واخوه مالك
بن امية وسيدنا الضحاك بن حارثة الانصاري وسيدنا الضحاك بن عبد الانصاري النجاري وسيدنا عبد الله بن ثعلبة
الانصاري وسيدنا عبد الله بن جبير الانصاري وسيدنا عبد الله بن الجد الاشجعي وسيدنا عبد الله بن رواحة الانصاري
وسيدنا عبد الله بن رافع الانصاري وسيدنا عبد الله بن ربيع الانصاري وسيدنا عبد الله بن طارق الانصاري و
سيدنا عبد الله بن كعب الانصاري وسيدنا عبد الله بن مظعون الجمحي وسيدنا عبد الله بن النعمان الانصاري و
سيدنا عبد الله بن عبد الله بن سلول الانصاري وسيدنا عبد الله بن عمرو بن حرام الانصاري وسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري
وسيدنا عبد الله بن عمير الانصاري وسيدنا عبد الله بن عبس الخزرجي وسيدنا عبد الله بن سلمة العجلاني وسيدنا
عبد الرحمن بن كعب المازني وسيدنا عبد الرحمن بن جبير الانصاري وسيدنا عبد الرحمن بن عبد الله الانصاري و
سيدنا عبد الرحمن بن سهل الانصاري وسيدنا عبيد بن اوس وسيدنا عبيد بن زيد الانصاري وسيدنا عتبة
بن حق الانصاري وسيدنا عبد ياليل بن ناشب الليثي وسيدنا عمار بن عبيد اليمان وسيدنا عمار بن قيس ...
وسيدنا عمير بن حرام الانصاري وسيدنا عمرو بن قيس الانصاري وسيدنا عمرو بن ثعلبة الانصاري وسيدنا
ثعبان بن بشر الانصاري وسيدنا سالم بن عمير الانصاري وسيدنا سنان بن سنان الاسدي وسيدنا سالم
بن ثرية الانصاري وسيدنا سهل بن عتيك الانصاري وسيدنا سهيل بن رافع الانصاري وسيدنا السائب

مظعون الجمحي وسيدنا أبي بن كعب الأنصاري النجاري وسيدنا أبي

الأنصاري وسيدنا بشر بن عمرو الأنصاري وسيدنا مأتي بن ناعص الأنصاري وسيدنا عبد الله بن عامر الأنصاري و

سيدنا عكاشة بن محصن الأسدي وسيدنا عوف بن النعمان الأنصاري وسيدنا عتبة بن ... وسيدنا

أقل بن البكير وسيدنا الأرقم بن عمرو الأنصاري وسيدنا عثمان بن أوس الأنصاري وسيدنا الفاكه بن بشر

الأنصاري وسيدنا قيس بن مخلد الأنصاري وسيدنا أنس بن محصن الأنصاري وسيدنا قيس بن أبي صعصعة

الأنصاري وسيدنا قطبة بن عامر الأنصاري وسيدنا سعد بن خيثمة الأنصاري وسيدنا سعد بن الربيع

الأنصاري وسيدنا سعد بن عبادة الأنصاري الساعدي وسيدنا سعد بن عثمان الأنصاري الزرقي وسيدنا

سعد بن سهيل الأنصاري الأشهلي وسيدنا سفيان بن بشر الأنصاري وسيدنا سالم بن عمير العوفي وسيدنا سليم بن

عمرو الأنصاري وسيدنا سليم بن الحارث الأنصاري وسيدنا سليم بن قيس بن فهد الأنصاري وسيدنا سليم بن

ملحان الأنصاري وسيدنا سلمة بن سلامة الأنصاري الأشهلي وسيدنا سلمة بن ثابت الأنصاري الأشهلي وسيدنا

سهل بن عمرو الأنصاري وسيدنا سهيل بن بيضاء القرشي الفهري وسيدنا سويد بن مخشي الطائي وسيدنا

سليط بن عمرو العامري القرشي وسيدنا سليط بن قيس الأنصاري النجاري وسيدنا سراقة بن كعب الأنصاري النجاري و

سيدنا سراقة بن عمرو الأنصاري النجاري وسيدنا شجاع بن حاطب الأنصاري وسيدنا سواد بن غزية الأنصاري

السلمي وسيدنا سعيد بن سهيل الأنصاري الأشهلي وسيدنا شماس بن عثمان المخزومي وسيدنا شجاع بن أبي وهب

الأسدي حليف عبد شمس وسيدنا هانئ بن نيار الأنصاري وسيدنا هلال بن المعلى الأنصاري وسيدنا هلال

بن خولي الأنصاري وسيدنا همام بن الحارث وسيدنا وهب بن أبي سرح الفهري القرشي وسيدنا وديعة بن عمرو

الأنصاري وسيدنا يزيد بن الحارث الأنصاري وسيدنا يزيد بن ثابت الأنصاري وسيدنا أبي بن ثور الأنصاري

وسيدنا أبي الحمراء مولى الحارث بن عفراء وسيدنا أبي خالد الحارث بن قيس الأنصاري وسيدنا أبي خزيمة بن أوس

الأنصاري وسيدنا أبي كبشة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم الدوسي وسيدنا أبي مليل الشجعي وسيدنا

أبي المنذر يزيد بن عامر الأنصاري وسيدنا أبي حبة الأنصاري وسيدنا أبي عبيدة بن الجراح الفهري القرشي و

سيدنا أبي عبد الرحمن يزيد بن ثعلبة الأنصاري وسيدنا أبي عبس الحارثي الأنصاري وسيدنا يزيد بن الأخنس

وسيدنا أبي أسيد الساعدي وسيدنا أبي اليسر السلمي الأنصاري وسيدنا أبي الأعور بن الحارث الأنصاري النجاري

وسيدنا سعد بن سهيل الأنصاري وسيدنا سعد بن خولة من المهاجرين الأولين وسيدنا سعد بن خولي مولى حاطب

بن بلتعة وسيدنا سالم مولى أبي حذيفة وسيدنا سلمة بن حاطب الأنصاري وسيدنا أبي مرثد الغنوي و

سيدنا أبي مسعود الأنصاري وسيدنا أبي فضالة الأنصاري وسيدنا عمار بن ياسر العنسي وسيدنا طليب بن عمير

القرشي وسيدنا سعد بن سعد الخزرجي رضي الله تعالى عنهم أجمعين اللهم لا تدع لنا ذنبا إلا غفرته ولا همًّا

إلا فرجته ولا دينا إلا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والآخرة إلا قضيتها يا أرحم الراحمين

باب ذکر الیمن والشام وذکر اویس القرنی

باب بیچ ذکر یمن اور شام اور ذکر اویس قرنی کے ف یمن ساتھ دو زبروں کے وہ شہر ہے جانب یمین یعنی داہنی کعبہ کی ہے اسیطرح اور یمانی اور یمان ساتھ تخفیف یے کی منسوب طرف یمن کے اور بعضوں نے ساتھ تشدید یے کی کہا ہے اور شام وہ شہر ہے کہ بائیں طرف کعبہ کی ہے اور شام جانب چپ کو کہتے ہیں جیسے کہ یمن جانب راست کو اور شام ساتھ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونوں طرح آیا ہے اور قرن ساتھ زبر قاف اور رے کی ایک شہر ہے یمن کے شہروں میں سے اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہے ساتھ جزم رے کی ہے اور وہ ایک قریہ ہے نزدیک طائف کے اور نام ہے ایک پہاڑی جنگل کا اور خطا کی ہے جوہری نے بیچ حرکت دینی اوسکی کی اور نسبت کرنی اویس قرنی کی طرف اوسکی اسلئے کہ اویس منسوب ہیں طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد کی کہ ایک شخص ہے اونکے دادوں میں سے کذا فی القاموس

الفصل الاول

فصل پہلا عن عمر بن الخطاب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان رجلا یاتیکم من الیمن یقال له اویس لا یدع بالیمن غیر ام له قد کان به بیاض فدعا الله فاذهبه الا موضع الدینار او الدرهم فمن لقیه منکم فلیستغفر لکم وفی روایة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان خیر التابعین رجل یقال له اویس وله والدة وکان به بیاض فمروه فلیستغفر لکم رواه مسلم روایت ہے عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کے جانب سے کہا جاویگا اوسکو اویس نہ چھوڑیگا یمن میں سوای ماں اپنی کی ف معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں ہے اوسکی لیے اہل و عیال یمن میں سوای ماں کی اور نہیں بازرکھا ہے اوسکو آنے سے طرف ہماری مگر خدمت اسکی نے ترجمہ تحقیق تھی اوسکی بدن میں سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالی نے اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی ف یہ شک راوی کی ہے کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکھنا علامت کے لیے ہو جیسے کہ کہا گیا ہے بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تھی اونکی جلد سابق کی یا لیے اوسمیں سے چھوٹ گیا تو کہ بسبب تغیر اونکی کا یعنی لوگوں سے ہماری شرم کی اور اسی لیے وہ دوست رکھتے تھے گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکھتے تھے شہرت اور اختلاط کو ف اور ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ سبب دعا کرنی اونکی کی تھا کہ دعا کی تھی خداوندا چھوڑ میری جسم میں کچھ اوسمیں سے کہ یاد کروں میں سبب اسکی نعمت تیری ترجمہ پس جو شخص کہ ملے اوس سے تم میں سے پس چاہیے کہ وہ بخشش طلب کرے تمہاری لیے یعنی چاہیے کہ درخواست کرے وہ شخص جس سے کہ بخشش طلب کریں اور اوسکی لیے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ عمر نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بہتر تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور واسطے اوسکی ایک ماں ہے اور تھی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوس سے کہ استغفار کرے تمہاری لیے نقل کی مسلم نے ف بہتر تابعین الخ اسو سطے کہ حضرت کی زمانہ میں تھے اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنے سے محروم رہے تھے اور اسمیں تعریف ظاہر ہے اویس قرنی کی لیے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر و صلاح سے اگرچہ یہ طالب افضل ہو نسبی اوسکی اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واسطے خوش کرنی اویس کے دل کی فرمایا اور واسطے دفع توہم اوسکی کہ توہم کریں کہ اوس نے مخالفت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے اسلیے کہ وہ نہ آئے آنحضرت کی پاس بسبب خدمت ماں کی اور نیکی کرنی کی ساتھ اوسکی اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اویس بہتر ہیں سب تابعین میں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہے کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں اور یہ باعتبار معرفت علوم اور احکام شرعی کی ہے اور یہ منافات نہیں کہتا ہے خیریت اور فضیلت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کے اور قاموس میں کہا کہ اویس سردار سادات تابعین سے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث ہی محمول ہے اوپر اور جانا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان

اویس قرنی کی ثنا میں ہیں کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں نقل کی ہیں
اولیاء خدا کی رحمت اور ترقی ہی اسیر نے کہا سیوطی نے روایت کی اسیر بن جابر نے کہ کہا عمر بن خطاب جب آتی تھی اونکے پاس مدد اہل یمن کی تو پوچھتے اونسے
کہ کیا تم میں اویس بن عامر ہیں یہانتک کہ آئے اویس پر کہا عمر نے کیا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نے ہان کہا تو
بن عامر ہون کہا عمر نے قبیلہ مراد سے ہی تو پہر قرن سے کہا ہان کہا تجکو برص تہا پس اچہا ہوا تو اوس سے مگر جگہ ایک درہم کے
کہا ہان کہا کیا تیری لیے ماں ہی کہا ہان کہا عمر نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر
ساتہ امداد اہل یمن کے مراد سے پہر قرن سے تہی اوسکو برص پہر جاتی رہی اوس سے مگر جگہ ایک درہم کی اوسکی لیے ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوس سے
اگر قسم کہاوے خدا پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہو سکی تجہسی تو استغفار طلب کرنا اوسسے پس استغفار طلب کیجیے اوس سے کہا اویس نے کہ مجہ جیسا استغفار کرے
کی لیے ای امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر میری لیے پس استغفار کی اویس نے عمر کی لیے پہر کہا عمر نے کہاں اویس کہاں جایا چاہتا ہی تو کہا
اویس نے چاہتا ہوں میں کہ کوفہ کو جاؤں کہا کیا یہ کہ لکہوں تیری لیے عامل کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندون کی یعنی عاجزوں اور کمنام لوگوں کے
لوگوں سے رہوں تو بہتر ہی نزدیک میری پس سال آیندہ ایک شخص اشراف میں سے حج کو اور ملاقات کی عمر سے اور عمر نے حال اویس کا پوچہا کہا چہوڑا
رکہتا ہی کہا اوسکو چہوڑا میں نے اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو پڑہی پس وہ شخص اویس کے
پاس آیا اور استغفار طلب کی اوس سے اویس نے کہا تو ہی استغفار کر میری لیے کہ سفر صالح سے آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نے کہ استغفار کر میری لیے اور حدیث
عمر کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیے پس پہچانا لوگوں نے اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اونکی پس بہاگ سے باہر نکلی اور
روایت کی ابن سعد نے طبقات میں اور ابو عوانہ اور رویانی اور ابو نعیم نے حلیہ میں بیہقی نے دلائل میں اور ایک روایت میں یہی اسیر بن
جابر سے آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ میں کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سے تو متفرق ہوتی لوگ اور ایک
جماعت اپنی جگہ بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک شخص تہا کہ ایسی باتیں کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتیں کرتی نہیں سنا میں نے پس چاہا کرتا
میں اوسکی پاس پہر ایک روز نہ پایا میں نے اوسکو پس کہا میں نے اپنی یاروں سے کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہ ہمارے اور باتیں کرتا تہا
ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے کہ ہان پہچانتا ہوں میں اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا میں نے پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہوں پس
گیا میں ساتہ اوسکی اور کہٹکہٹایا میں نے دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سے کہا میں نے ای بہائی میری کس چیز نے باز رکہا تجکو ہمسے کہا برہنگی نے
اور تہی یاروں کی ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے اور ستاتی تہی اوسکو کہا میں نے لی یہ چادر اور اوڑہ کہا مت کر ایسا کہ جب لوگ دیکہیں پاس میری تو
تو ایذا دینگی مجکو پس مبالغہ کیا میں نے یہانتک کہ اوڑہی اونسے وہ چادر پہر باہر آیا لوگوں کی سامنی پس کہا لوگوں نے کہ کسکو فریب دیا ہی اس نے
اور کس سے چہین لیا ہی یہ کہا اویس نے یعنے اسیر بن جابر سے کہ دیکہا تو نے کیا کہتی ہیں پس کہا میں نے لوگوں سے کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سے
اور کیوں ایذا دیتی ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑے پہنتا ہی پس بہت برا کہے میں نے اونکو اپنی زبان سے پہر اتفاقا اہل کوفہ حضرت عمر کے
پاس آئے پس آیا درمیان اونکی ایک شخص اون میں سے کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اوس سے پس کہا عمر نے کہ آیا اہل قرن میں سے کوئی ہی یہاں پس لائے
وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سے پس پڑہی عمر نے حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان میں تہی کہا عمر
نے کہتا سنا میں نے کہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ میں اوس شخص نے کہا کہ نہیں ہی ایسا شخص درمیان ہمارے اور نہیں پہچانتی ہیں ہم اوسکو کہا عمر
نے کہ ہان ایک شخص ہی ایسا اور ویسا یعنی خوار و خراب کہا اوس شخص نے کہ درمیان ہمارے ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہیں ہم

اوس سے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو اویس ہے وہ بولا ہان میں ہون پھر مجھکو ملی کہا تو قرن سے ہی وہ شخص بولا ہان پس عمر اوسکی پاس جلدی آئی
کہا دیکھا اوسکے بدن میں برص تھا اور وہ سب جاتا رہا مگر ایک درہم کے برابر عادت تیری ساری ہی کہا تسی ہی کہا اونے کہ امیر المومنین حضرت تیری نبی نے کہا
حق میں ایسا کہا ہے کہ تو ایسا شخص ہے مجھکو دعا کر اوس نے کہا کہ آپ نے ساتھ قسم کھائے اور نبی ادبی ہی اور استغفار کریں لیے کہا اوس نے کہا ہون میں
تو نے کسی سے سنا ہو کہ ستا ہی تو نے عمر سے استغفار کی اوسکی لیے کہا اوس نے کہ وہی اس خبر کا ہی بعد اوسکی ظاہر ہوا اور اوس کا کوئی نہ ملا
اسکو ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں اور روایت کیا ہی کہ یحیی بن سعید کہ اونہوں نے سعید
بن المسیب سے اور اونہوں نے عمر بن الخطاب سے نقل کی ہے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ای عمر عرض کیا میں نے لبیک وسعدیک
یعنی حاضر ہون میں جو حکم ہو بجا لاؤن یا رسول اللہ پس گمان کیا میں نے کہ کسی کام کو بھیجیں گے مجھکو آنحضرت نے فرمایا ای عمر میری امت میں ایک شخص ہوگا کہ
اوسکو اویس قرنی کہینگے پہنچیگی اوسکو ایک بلا اوسکے بدن میں برص پس دعا کریگا خدا سے اوسکو دور کریگا اوسکو خدای تعالی مگر ایک درہم کے برابر اوسکی پہلو میں
رہ جائیگا جب دیکھیگا اوسکو تو یاد کریگا خدای عز وجل کو پس جب ملے تو اوس سے تو کہنا اوسکو میری طرف سے سلام اور کہنا اوسکو دعا کرے
تیری لیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنے پروردگار کے نزدیک اگر قسم کھاوے خدا پر سچا کرے اوسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کی
کہ نام دو قبیلوں کی ہیں کہ بہت لوگ تھی اونمیں یعنی بہت سی لوگون کے شفاعت کریگا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پس طلب کیا میں نے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی حیات میں پس قدرت نپائی میں نے اوسپر اور طلب کیا میں نے اوسکو ابو بکر کی خلافت میں پس قدرت نپائی میں نے اوسپر اور طلب کیا میں نے اوسکو
اپنی امارت میں پس ڈھونڈھتا تھا میں قافلوں کو کہ شہروں سے آتی تھی اور کہتا تھا میں کہ آیا ہی مرادی آیا ہی قرن سے درمیان میں تمہارے کوئی کہ نام
اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نے قوم قرن میں سے کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچھتا ہی تو حال ایک مرد پست مرتبہ اور خوار و زبون کا
اور نہیں ہے وہ ایسا شخص کہ تجھ جیسا شخص اوسکا حال پوچھے کہا میں نے کہ دیکھتا ہون میں تجھکو اوسکی مقدمہ میں ہلاک ہونیوالا کہ لوگون میں سے بھی ذکر کرتا
تھا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک شتر سرخ پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہے کہ کہنے لگا بس یہی وہ ہوگا کہا میں نے ای بندہ خدا تو ہی
اویس قرنی کہا ہان کہا میں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تھا تجھکو کہا علی رسول اللہ السلام وعلیک السلام یا امیر المومنین کہا میں نے کہ حکم کیا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا کرو میرے لیے بعد ازان ملاقات کرتا تھا میں اوس سے ہر سال یعنی حج میں پس کیا میں نے حال [illegible] اوس سے اور کہتا وہ مجھ سے [illegible]
عبد العزیز بن جعفر الحرمی نے فوائد میں اور خطیب اور ابن عساکر نے تاریخ میں اور اوسکی روایت میں حسن بصری سے آیا ہی کہ جب اہل قرن حج میں آئے تو پوچھا
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہ آیا تمہارے درمیان میں ایک شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے کہا ایک شخص نے اونمیں سے کہ کیا چاہتے ہو تم ای امیر المومنین
اوس سے وہ تو ایک شخص ہے کہ جنگل میں رہتا ہی اور لوگون میں نہیں آتا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف سے اوسکو سلام پہنچانا اور کہنا کہ ملاقات کرے مجھ سے پس
پہنچایا اوس شخص نے پیغام عمر کا اوسکو پس آئے اویس عمر کی پاس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہان ای امیر المومنین کہا تیری بدن پر سفیدی تھی اور دعا کی
تو نے خدا سے اور دور کیا اونے اوسکو تجھ سے پھر دعا کی تو نے کہ باقی رہے کچھ میرے بدن میں کہا ہان تجھکو کسنے خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجھکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجھکو کہ سوال کرون تجھ سے کہ دعا کرے تو میرے لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کی لیے اور کہا حاجت ہی تجھسے ای امیر المومنین
یہی کہ چھپا رکھ تو حال میرا اور اذن دے مجکو کہ پھر جاؤن میں پہاڑ میں یہانتک کہ شہید ہوئے دیلم میں شہید لوگون میں یہانتک کہ شہید ہوئے روز نہاوند کی سال اکیس
اور سیدھی صحبت مستقبل ہی کہ خدا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر یعنی فرمایا ای اہل قرن اپنی قوم کی اور کہا ہم حاضر ہیں ای امیر المومنین
کیا نہ وال ہو کہا آیا قرن میں کوئی شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے کہا ایک شخص نے ہی ہاں اون میں نہیں ہے ہم میں کوئی کہ نام اوسکا اویس مگر ایک دیوانہ کا

نام ہے کہ جنگلوں میں رہتا ہی نہ کسیکو اونکی جای اقامت معلوم ہی اور نہ لوگوں سے صحبت رکھتا ہی عمر نے کہا اویس کو چاہتا ہون .... پاؤ تو اوسکو
ڈھونڈھنا اور سلام میرا اوسکو پہنچا دینا اور کہنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہی مجھکو تیری اور حکم کیا ہی مجھکو کہ مین تجھکو سلام کہوں
صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب پہنچے قوم قرن میں تو ڈھونڈا اونکو اور پایا ریگستان میں پڑا ہوا پس پہنچایا اونکو سلام عمرؓ کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس کہا اویس نے کہ شہرت دی مجھکو امیر المومنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلے گئے جنگل کی طرف اور نہ پایا گیا
اونکا پھر نشان یہانتک کہ پھر آئے حضرت علیؓ کی ایام میں پھر لڑے اونکی ساتھ اور شہید ہوئے جنگ صفین میں روایت ابن عساکر اور ... متفق ہیں قول یہ کرتے
عمر بن الخطاب پوچھا کرتے تھے قافلہ اہل کوفہ کی جو قریب آتا تھا اونکے پاس آیا ہی تم میں اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتے تھے کہ نہیں پہچانتے ہیں ہم
اور اویس ایک شخص تھے کہ رہا کرتے تھے کوفہ کی ایک مسجد میں اور باہر نہیں نکلتے تھے اور تھا اونکا ایک چچا کا بیٹا کہ ایذا دیا کرتا تھا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا
اونکا لوگوں میں کہ آئے تھے اہل کوفہ سے پس کہا عمر نے کہ آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کے بیٹے نے کہ اے امیر المومنین نہیں ہی اویس ایسا شخص کہ مرتبہ کو
پہنچے کہ پوچھو تم اور پہچانو تم اوسکو اور وہ ایک نری ہی کہ ... اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہی پس کہا عمرؓ نے واہی تجھپر ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ میں
پھر پہچانی عمرؓ نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتے تھے اونکی حق میں کہا جب پہنچے تو وہاں تم سلام میرا اوسکو پہنچانا پس شہرہ ہوا امر اویس کا
پھر گم ہوا وہ اور باہر گیا روایت کیا ابو یعلی نے وابن مندہ وابن عساکر نے اور ایک روایت میں ابن عساکر کی آیا ہی کہ مدت تک عمرؓ نے پوچھا احوال اویس قرنی کا بھی
دس برس تک یہانتک کہ موسم حج میں آئے اہل یمن جو کوئی تم میں سے قبیلہ مراد سے ہی کھڑا ہو پس کھڑے ہوئے وہ لوگ کہ مرادی تھے اور بیٹھ رہے اور لوگ پس کہا
عمر نے کیا درمیان تمہاری اویس ہی پس کہا ایک شخص نے اے امیر المومنین نہیں پہچانتے ہیں ہم اویس کو ولیکن ایک بھتیجا میرا ہے کہ اوسکو اویس
کہتے ہیں اور وہ نہایت ضعیف و خوار ہی اس سے کہ تجھ جیسا پوچھے ایسی کا حال کہا عمرؓ نے کہ وہ حرم میں ہی کہا ہاں وہ اراک عرفہ میں ہے چراتا ہی اونٹ
قوم کی ... کہ لوگ جانیں کہ ان شترونکا چرانے والا ہی پس سوار ہوئے عمرؓ اور علیؓ دو گدہوں پر اور روانہ ہوئے یہانتک کہ آئے اراک کو تو اوسکو دیکھا کھڑا
نماز پڑھتا ہی اور لگائی ہوئی ہی نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر جب دیکھا اونکو عمرؓ اور علیؓ نے کہا کہ جسکو ہم ڈھونڈتے ہیں اگر وہ ہو تو یہی شخص ہی پس جب سنے
آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئی نماز سے پس السلام علیک کہا عمرؓ اور علیؓ نے اوسی پھر اونہوں نے جواب سلام کا دیا کہا علیکما السلام ورحمۃ اللہ اور کہا
عمرؓ اور علیؓ نے کہ کیا ہی نام تیرا رحمت کرے تجھپر خدای تعالی کہا اونہوں نے عبد اللہ کہا علیؓ مرتضی نے جانتا ہوں کہ جو کوئی آسمان و زمین میں
ہیں عبد اللہ ہیں بندے خدا کا ہی قسم دیتا ہوں میں تجھکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہی نام تیرا کہ جو تیری ماں نے رکھا ہی کہا کیا چاہتے
ہو تم نام میرا اویس بن عامر ہی کہا عمرؓ اور علیؓ نے کہ کھول اپنا بایاں پہلو پس کھولا اور دیکھا اونہوں نے کہ ایک سپیدی ہی بقدر درہم کی پس ... دی عمرؓ
اور علیؓ کہ بوسہ لیں اوس سپیدی کو پھر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی ہمکو کہ سلام کہیں تجھکو یعنی آپ کی طرف سے اور سوال کریں تجھسے کہ دعا کرے تو
ہمارے لیے کہا اویس نے میری دعا تمام مشرق و مغرب کے مومن مسلمانوں کے لیے ہی کہا ان دونوں صاحبوں نے کہ دعا کرو ہمارے لیے بالخصوص پس دعا
کی اویس نے اونکے لیے اور تمام مومنین ومومنات کے لیے پھر کہا عمرؓ نے کہ دون میں تجھکو کچھ اپنے رزق سے یا اپنی عطا سے کہا دو کپڑے ہی میرے پہنے ہوئے ...
اور دونوں پاپوشیں گانٹھی گئی ہیں اور میری پاس چار درہم ہیں جب تک یہ نہیں پہن لیونگا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہی ہفتہ کی آرزو کرتا ہی
مہینہ کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہی مہینے کی آرزو کرتا ہی سال بھر کی یعنی حرص و آرزو بڑہتی ہی چلی جاتی ہی بعد ازاں پھیری قوم کو اونٹ اونکی
باہر گئی وہاں سے اور دیکھی نہ گئی بعد اوسکی روایت کیا ابن عساکر نے تاریخ میں واللہ اعلم **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال**
اتاکم اہل الیمن ہم ارق افئدۃ والین قلوبا الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ والفخر والخیلاء فی اصحاب الابل

مشرق کی طرف ہے اور فخر اور تکبر اونٹ والوں میں ہے ف یعنی بہت سارے اونٹ والوں

کہ آئی ہے تمہارے پاس یمن والے یعنی فرمایا رقت دل اور نرمی دل ... بعضوں نے کہا اطلاق کیا اور بعضوں نے کہا اطلاق اسکا اور

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ رحمت کی ہیں جیسے پاک دل کہ جیسے الذین قلوبہم سخت ہیں جیسے تمام لوگوں کی طرف سے ...

بہت سے اقوال اسکی معنی میں نقل کیے ہیں ملا علی قاری اور شیخ عبدالحق نے لکھا ہی کہ مقصد صرف ہوا کی ہے سو مفرت کی اور ہر معنی اسکا دل اور قلب

کی ہی حقیقت ہے پس ہی کی ایک حال ہی طرف ہر حال کی فواد اور قلب کا اکثر اہل تحقیق کے ساتھ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور ذکر یہ اسکا حدیث

میں کیا گئی ہی اور دیکھیے شرح باب وفات النبی کی تیسری فصل میں ... فرق مظاہر حق مذکور ہی اور اس میں ہیں دونوں کا

ظاہر ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ فواد اوپر دل کا ہی کہ جب بات سنتا ہی جاتی ہی اور پہنچتے ہیں بات حق ہو پہنچتی ہی دل کو اور دل ہے ہوتا ہی

دراقی ہی بات حق اندر اسکی اور رقت ضد غلظت کے ہی اور لین ضد صلابت کے مثلا شیشہ رقیق ہی اور نرم نہیں ہی اور دل جب نازک نہیں ہوتا ہی یمن

اور دراقی والوں میں وصف کیا جاتا ہی اور اسکو ساتھ غلظت صلابت کے اور جب نازک ہوتا ہی وصف کیا جاتا ہی ساتھ رقت لین کے اور طیبی نے کہا احتمال

رکھتا ہی کہ مراد ساتھ رقت کے ہوئے فہم اور ساتھ لین کے قبول کرنا حق کا ہو پھر جسکا وصف کیا اور کہا یہ جو کچھ اسکی بعد بیان کی ہیں وہ مانند نتیجہ اور ثمرات

کی ہی ساتھ قول اپنی کی ترجمہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت ہی یمن کی ہی ف یا نیہ ساتھ تخفیف کی کی ہی اور ساتھ تشدید اور سکی کی ہی قول ہے

نسبت کیا ایمان و حکمت طرف یمن کی واسطے کمال ایمان کے واسطے یمنی اول میں نیچ اور سوقت کی اہل مشرق کی مقابلہ میں اسکی اور یہی تاویلیں

ہیں کہ باب وفات النبی کی تیسری فصل میں ذکر کی گئی ہیں اور جب ابو موسی اشعری ساتھ اپنی قوم کی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت میں حاضر

ہوئی اور سید الثقلین عالم اور ہدایت کا اسی پر پہا اور حکمتوں اور اسرار ان کی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے اونکو ساتھ اونکی جیسا کہ باب کے نقل میں گذرا

اور تیسرے اور وصول اسکا بوراثت شیخ ابو الحسن اشعری ہیں کہ رئیس اہل سنت و جماعت کی اور اولاد ابو موسی اشعری کی ہیں اور رحمۃ اللہ علیہ کہا

بعضوں نے کہ مراد حکمت سے فقہ ہی دین میں اور بعضوں نے کہا جو کلمہ صالحہ کہ باز رکھی اپنی صاحب کو برائی سے ہلاکت میں ترجمہ اور فخر یعنی تعریف کرنی

اپنی ساتھ مال جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والوں میں ہے جیسا کہ آئے گا اور سبب وقار بکری والوں میں ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف جانا چاہی کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس میں اور سرایت کرتی ہیں اونکی صفتیں اور

ہیئتیں کیونکہ مناسبت اونکی طبیعتوں کی میں ہی چونکہ بکری کا فعل و خو مناسب عجز وغیرہ اون جانوروں کی ہوتی ہیں کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت

میں سیادت و غلظت ہی اور بکری میں نرمی ہی اور آرام تجاوز اور صلابت کرتی ہیں جیسا کہ قبیل فیل کی پڑھا ہوں اور ساکنوں انکی اسی کی حکم میں ہے گھوڑا بلکہ

زیادہ واسطے اور بعضوں نے کہا کہ چونکہ بکری والی قریب آبادی کی رہتی ہیں اور اختلاط والی رہتی والوں سے رکھتی ہیں یہ کہ بکریاں دور زمین میں نہیں جاتیں

پانی سے اور جنگل میں نہیں جاسکتیں کی طبیعت میں نرمی سکونت اور یہ باعث فرمانبرداری کی اور نیکی کی اطاعت امام کی ہی اور اونٹ والی دور ہوتا اونکا

آبادی سے اور رہنا جنگل میں کم ملنا اونکا خلق سے باعث ہوتا ہی پس سختی اور طغیان اور سرکشی اور نیکی کی اطاعت نہیں کی دی یا ایسا ہی کہا ...

مشرق کی طرف حضرت نے اشارہ کیا ہی اور کہا تحقیق خدا کی قسم حق ظاہر ہے کہ امثال اونکی بہت باعث ہیں سختی کی بخلاف بکریوں کی

مالک نیکی بیچ ہیں وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل

الخیل والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی اہل الغنم متفق علیہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا نے راس

کہ علیہ السلام نے یہ بیان فرمایا کہ فتنہ اسلام کی پہلی علامت فتنہ کا مشرق سے ہونا ہے
یا یہ کہ زمانہ جو پیغمبر خدا کا ہے فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا اور کفر کی زیادتی تسلط شیطان کا جانب مشرق ہی سے ہونا آنحضرت کی عہد میں اور
آئندہ بھی ہوگا جس وقت کہ نکلیگا دجال مشرق ہی سے اور فتنہ عظیم کا ہی اور سینگ شیطان کا بھی یہی نقل کیا ہے کہ مراد مشرق سے قبیلہ مضر اور نجد ہے
بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہے اس کی طرف جیسا کہ آیا ہے کہ طلوع کرتا ہے آفتاب سیان قرن شیطان کے ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گھوڑے والوں کے اور اونٹ والوں
اور چلانے والوں کے ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیموں کے رہنے والے ہیں یعنی بادیہ نشین ہیں جنگل کے اور صحرا نشین ہیں کہ لوگ گھر والوں کی نسبت زیادہ سخت دل ہیں اور آرام
و نرمی بکری والوں میں ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ہہنا
جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب فی الفدادین اہل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر فی ربیعۃ
ومضر متفق علیہ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے آئے ہیں فتنے
یعنی جو چیزیں باعث شر اور فساد کی ہیں اور باعث امتحان لوگوں کی ہیں اور ہر وقت میں رہا کیا اشارہ کرکے والی آنحضرت نے اس لفظ سے جانب مشرق
کی اور سختی اور سخت دلی بیچ چلانیوالوں خیمہ نشینوں کی ہیں کہ جو پیچھے دموں اونٹوں اور گایوں کے رہتے ہیں **ف ع** کہ جاتی ہیں جہالت
کی یہی مراد انہی اعراب ہیں بادیہ اور جنگلی اور مذمت کی ان کی سبب ہے کہ رہتی ہے ان کی شہروں اور گانوں سے کہ موجب ثبات علم کا ہے کہ جس حال
جہالت میں ہیں اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ
جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ و مضر کے ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلظ القلوب
والجفاء فی المشرق والایمان فی اہل الحجاز رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سختی دلوں کی اور سختی زبان کی مشرق میں ہے یعنی سبب ہے اونکی محل کفر و فتنوں کا اور ایمان اہل حجاز میں ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف ع** مراد ہی حجاز
مکہ اور مدینہ اور طائف اور متعلقات انکے اور کہا ابن ملک نے مراد ہیں اہل حجاز ہی انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہیں کہ گویا حاجز ہے درمیان نجد اور تہامہ
کے اور نجد اوس زمین کا نام ہے کہ بلند ہے اور وہ مخصوص ہے سوائے حجاز کی جو زمین کہ متصل ہے ساتھ عراق کی اور اوسکی مقابل زمین پست ہے تہامہ نام
وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا
قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا قال اللہم بارک لنا فی شامنا اللہم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا
فاظنہ قال فی الثالثۃ ہناک الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہمارے کی **ف ع** شاید پہلے ذکر کرنا شام کا اشارہ ہے اس پر کہ شام مبارک ہے باعتبار
فرمانے اللہ تعالیٰ کے الذی بارکنا حولہ اور انبیا ہی وہاں مبعوث ہوئے اسلیے اسے پہلے ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سے یا دنیاوی برکت ہے یا برکت کہ حاصل ہو
واسطے اہل مدینہ کے اور تمام مسلمانوں کے خصوصی ترجمہ یا اسے برکت دے ہمارے لیے بیچ یمن ہمارے کی **ف ع** مراد ہی برکت ظاہر ہوتی ہے واسطے اسکے بیچ یمن کہ وہ بہت تھی
اور یمن ظاہرا منسوب تھا اونکی اور مدینہ کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا انہیں دونوں ملکوں سے آتا ہے ترجمہ کہا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ اور بھی
برکت دے ہمارے نجد میں **ف ع** تو کہ حاصل ہو برکت ہماری لیے اوسکی جانب سے ہی اور مشرق نجد کی یا نہر کی صدیث شرح میں لکھے گئے ہیں **ف** کہا
یا الٰہی برکت دے ہماری واسطے ہمارے شام میں یا الٰہی برکت دے واسطے ہمارے یمن میں کو بعضے صحابہ نے کہا برکت دے ہماری نجد میں تو کہا

ا خواستن برکت ان کی ف ی ہے مانی بیقرار ہوا اہل ... کرامات اور نجد ف یعنی بلیات و فتنین باعث ہون

فتنون کے اور قلت بارانی ہر جہت سے دعا برکت کی اوسکی لیئے نہ کی اور زمین نجد مین فتنہ اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نی کہ دعا کی آنحضرت نی یمن اور شام کی لیئی برکت کی اسلئی کہ جگہہ آنحضرت کی پیدایش کی مکہ ہی اور وہ یمن مین سے ہی اور جگہہ ہجرت اور روضہ شریف کی اونکی مدینہ ہی اور وہ شام مین سے ہی اور یہ دونون چیزین کافی ہین انکی فضیلت مین اور یہی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطی تعظیم کے اور کرر کہی دعا

الفصل الثاني

عن انس عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم نظر قبل اليمن فقال اللهم اقبل بقلوبهم وبارك لنا في صاعنا ومدنا رواه الترمذي روایت ہی انس سے زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کے لیئے اور کہا الٰہی متوجہ کر اونکی دلونکو ف یعنی طرف ہمارے تو کہ آوین ہماری طرف یہ دعا کی اسلئی کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تھا یمن سے اور اسی لیئی اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کی واسطی غلہ کی کہ آوی طرف ہماری کہ یمن سے پس کہا اور برکت دے واسطی ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی نی ف مراد ہی انکی دونون سی غلہ جو ناپا جاتا ہی اونمین صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑھے تین سیر کی غلہ آتا ہے اور مد مین چوتھائی اوسکا اور کہا تورپشتی نی کہ وجہ مناسبت درمیان دونون فصلوں کے یعنی دونون جملون کے کہ ایک اللهم اقبل بقلوبهم اور دوسرا وبارک لنا الخ یہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالی نی اہل یمن کے لوگوں کے متوجہ ہونیکی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت اور اونکی آنی ہی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی کہ اہل مدینہ کی لیئی تو کہ فراخی رہی وہاں کی روزی والون کے لیئے ہی اور اونکی لیئی بہی کہ وارد ہوں مدینہ مین پس لوگ تنگ نہ ہون آنیوالی کی سبب سے اور نہ دشوار ہو اقامت اوپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی

وعن زيد بن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طوبى للشام قلنا لأي ذلك يا رسول الله قال لأن ملائكة الرحمن باسطة أجنحتها عليها رواه احمد والترمذي اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشحالی ہی واسطی اہل شام کے عرض کیا ہمنے کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا آپنے اسلئی کہ فرشتی رحمن کے پھیلائے ہوئے ہین بازو اپنی بیچ شام پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف یعنی واسطی محافظت کے شام کی گرد ہی اور لفظ رحمن میں اشارہ ہے اوپر کہ مراد فرشتوں سے فرشتے رحمت کے ہین انتہی اور حضرت شیخ نی کہا کہ بازو پھیلانا فرشتوں کا کنایہ ہی پہنچانی رحمت اور رافت الٰہی سے اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہان کی رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوؤن سے صفات اور قوی ملکیہ ہین اور قیاس نہ کیا چاہیی اونکو پرندون کی بازوؤن پر اسلئی کہ پرندون کے سوائے دو بازو نہین اور انکی بازوون میں چھ چھ سو پہنچتی ہین چار بازو کہ آنحضرت نی شب معراج میں جبرئیل کی دیکھی اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کی لیئی ثابت کرنی چاہئیں لیکن اونکی کیفیت بیان کرنے سے باز رہنا چاہیے

وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستخرج نار من نحو حضرموت او من حضرموت تحشر الناس قلنا يا رسول الله فما تامرنا قال عليكم بالشام رواه الترمذي اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلے گی ایک آگ حضرموت کی طرف سے یا حضرموت سی ف شک راوی کا ہے اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہے ظاہر مین لیکن مقدر ہے یعنی سمت نحو اور معنی نحو کا اور مراد آگ سی یا تو یہی آگ ہی حقیقۃ چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا مراد اوس سے فتنے ہین اور حضرموت سامنے زبیر کے ہے اور حرم شریف مکہ اور زبیر اور یمن کے ... کہی

ہیں جیسا کہ فرمایا آنحضرت نے لازم ہے تم کو جماعت اور سواد اعظم یعنی ہیں ادنی ق عالم حیں نہ جو شخص جدا ہوا جماعت سے اسے جدا کیا جاوے گا دوزخ میں

مخالفت کرنی ہا انکو رحمت کے اور امارت سماعت سے یعنی جو کافی لوگ کا کہ ناقل ہیں اور جو مستحق قرینہ ہیں اور سن سے اوس میں اور جماعت کے کاملی کی باتوں

در شام کی باتیں ہیں **وعن** عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انها ستكون

هجرة بعد هجرة فخيار الناس الى مهاجر ابراهيم وفي رواية فخيار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهيم ويبقى

في الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم تقذرهم نفس الله تحشرهم النار مع القردة والخنازير تبيت معهم اذا

باتوا وتقيل معهم اذا قالوا رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

فرماتے تھے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے **ف** معنی اسکی یہ ہیں کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کے جو ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضوں نے

کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہے اور یہ بات ظاہر و بہت مناسب ہیں لفظ حدیث سے اور سیاق حدیث سے اور یہ اوس وقت ہیں جب

کہ بہت ہو جاوینگے فتنے بند ہوں جہاں غالب ہونگے کافر شہروں میں اور کم رہ جاوینگے حمایت کرنیوالے دین کے اور قائم امر ضد اہر جہاد الاسلام میں باقی رہیں گے

شہر شام کی سرحدوں میں محفوظ کر کے نگہبانی کرینگے وہاں کے لشکر اسلام کے کہ جو ہمیشہ مدد کرنیوالے حق کے ہونگے یہانتک کہ قتال کرینگے دجال سے پس حکم کو سنے

جاتی کہ اشکاروں کی یہ چیز ہیں کہ ہجرت کریں اون شہروں کی طرف چاہئے اس فضل فرمایا اس مجمل کو ساتھ قول اپنے کی **ت** پس بہتر لوگوں کو وہ ہوگا کہ ہجرت

کریگا طرف ہجرت کی جگہ ابراہیم کی کہ شام ہے یعنی کہ جب نکلے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ اوس کے پس بہتر

لوگ زمین کے وہ ہونگے کہ بہت لازم پکڑیں گے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگے زمین میں بدتر اوس کے اہل زمین کے کفار و فجار

پھینک دینگے اونکو زمینیں اونکی یعنی اسکی یہ ہیں کہ پھینک دینگی اونکو اور زمینیں اونکی یا یہ بات ہے کہ پھر ہی بات کہ افعال قبیحہ

انتقال کرینگے شہروں سے پس نہیں ہونگے کہ غالب ہونگی اونپر کفار کے لوگ جو بہتر ہیں کہ لوگ جانشین سے ہجرت کرینگے اونکی وسعتی سے

اور دور ہوتی ہے قرب کی باتیں اونکو سلسلے حرص کرینگے ساتھ پرہیز کہ ہوگی اونکی مال اولاد اور مویشی ساتھ وغیرہ دنیا کی چیزوں سبب سے غصہ اسکا

اپنی کی مانند جو پیچھے رہتے ہیں گویا کرینگے نفرت دل اپنا اور گویا بیٹھے وہ لوگ پھر اسکی نفرت بری پیٹھ کی جیسے اونکو اور اسیطرح کہ وہ لوگ کہیں

ہونگے اونکو کان حصہ ہی کی مانند ہوں یعنی جسطرح کہ کہتا ہی کسی چیز سے نفرت کرتی ہے اس طبیعت

پس لینے جیسے کہ اونکو ہے اور ہوا ہی دیکھا اونکو ساتھ شیطان کے مانند قول اللہ تعالی کی ولکن کرہ اللہ انبعاثہم فثبطہم یعنی ولیکن مکروہ

رکھا اللہ تعالی نے اوٹھنا اونکا پس ٹھہرا دیا انکو **ت** مکروہ رکھی گئی اونکی ذات اسکی لازم رہی گی اونکی ساتھ آگ رات و دن اور شیخ کری گی انکو

ساتھ کافر وں کے کہ وہ باعتبار چال اور پرہیزگاری کی مانند سوروں بندروں کے ہونگی **ف** یہ ترجمہ بموجب ملا علی قاری کی لکھا گیا اور شیخ نے یوں کہا

ہاتھ کی مانند شیخ جمع رہیگی اونکو اور فتنہ کی وہ نتیجہ اعمال بد اونکی کی ہوگی آگ کہ پیدا ہوگی اوس وقت ساتھ بندروں اور سوروں کے فرمایا تو حقیقت

اور صورت اونکی جیسا معنی ہونگی ساتھ اونکی تجاری ہونا ساتھ اخلاق اونکی کی اور صفت ہونا ساتھ غلاظت کی یا ہی یا مراد یہ ہے کہ بدی اور

کافر ہیں مانند بندر اور سور کے **ت** رات گذاری گی وہ آگ ساتھ اونکی جسوقت کہ رات گذاریں گی وہ اور قیلولہ کری گی وہ آگ ساتھ اونکی جسوقت

کہ قیلولہ کرینگی وہ نقل کیا یہ ابو داود نے **ف** قیلولہ کہتی ہیں دوپہر کی سوتی کو یعنی وہ آگ شب و روز لازم رہی گی اور اوسکا حال اونکی ایسی

ہوگی نعوذ باللہ من ذلک **وعن** ابن حوالة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيصير الامر الى ان تكونوا

الشام فانها خیرة الله من ارضه یجتبی الیها خیرته من عباده فاما ان ابیتم فعلیکم
بیمنکم واسقوا من غدرکم فان الله عز وجل توکل لی بالشام واهله رواه احمد وابوداود اور روایت ہے ابن حوالہ سے
کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اس طرح پر کہ ہوگے تم لشکر جمع کئے گئے یعنی کلمہ اسلام میں اور
مختلف یعنی ایسے ہونگے جماعات جماعات ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں **ف** یعنی عراق عرب میں بصرہ اور کوفہ
ہی یا عراق عجم میں اور ہمدان اور ری کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ما وراء النہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نے کہ اختیار کرو میری لئے یا رسول اللہ
کہ ان لشکروں میں سے کس لشکر کے ساتھ رہوں میں اگر پاؤں میں اوس وقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑو تم شام کو اسلئے کہ شام برگزیدہ خدا کی
ہی زمین سے یعنی پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کی آخیر زمانہ میں جمع کریگا طرف اوس میں کی خدا تعالی برگزیدوں کو اپنی بندوں میں
سے لیکن اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تم پر لازم ہی اپنا یمن میں رہنا **ف** اضافت یمن کی اونکی طرف اس سبب سے ہے کہ مخاطب اہل یمن اور اونکی
زمین سے تھی اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی **ت** واسقوا یعنی لازم
کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئیں اور اپنی جانوروں کو اپنی حوضوں سے **ف** غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زیر دال مہملہ کی جمع غدیر کی یعنے
حوض کے یعنے چاہئے کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اوسکی اور مزاحمت سے اور ضد کرنی ساتھ غیر کی حوض اونسی کہ سبب فساد کا
بیچ میں ہو سبب نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا **ت** اسلئے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب میری یعنی بسبب دعا میری کی کہ محافظت کرے
شام کی اور اوسکی رہنے والوں کی کفار کی شر سے اور اونکی غالب آنیسے اوس پر نقل کیا احمد اور ابوداود نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** شریح بن عبید قال ذکر اهل الشام عند علی رضی الله عنه وقیل العنهم یا امیر المؤمنین
قال لا انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وهم اربعون رجلا کلما مات
رجل ابدل الله مکانه رجلا یسقی بهم الغیث وینتصر بهم علی الاعداء ویصرف عن اهل الشام بهم العذاب روایت ہے
شریح بن عبید تابعی سے کہا کہ ذکر کئے گئے اہل شام نزدیک علی رض کی **ف** مراد اہل شام سے یہاں مخالف علی رض کی ہیں معاویہ اور جو کہ اونکی ساتھ
تھی شام میں کہ حاکم ملک شام کا تھی عمر کی وقت سے آخر تک پس اونکا ساتھ لڑائی کی گیا حضرت علی کی سامنے **ت** اور کہا گیا حضرت علی
سے کہ لعنت کرو اونکو اے امیر المؤمنین کہا علی نے کہ لعنت نہیں کرتا ہوں میں اہل شام کو تحقیق میں نے سنا ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتی تھی ابدال ہوتی ہیں شام میں **ف** یعنی کیونکر لعنت کروں میں اونکو کہ ابدال اون میں ہوتی ہیں پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو
بعض علمای اہل سنت کہتی ہیں کہ یہ دفع کرنا ہی علی رض نے اہل شام کی لعنت کو بافعل سے علی رض نے مجادلہ کی اور یہاں یہی لازم نہیں آتا ہے
باقی رہنا معنی خیر ابدال کا اہل شام سے جیسا کہ ابتداء سمجھا جاتا ہی اور یہ کیونکر ہو احتمال ہی کہ روایت کیا گیا ہی امیر المؤمنین سے کہ فرمایا یہ بھائی
ہماری ہیں کہ بغی کی ہی ہم پر اور آیا ہی کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفوں کی لشکر والوں میں سے پکڑ لائی ایک شخص نے کہا وہ تعجب میں جانتا تھا کہ وہ
اچھا مسلمان ہے علی رض نے فرمایا کیا کہتا ہی تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوای اسکی آثار و اخبار ہیں کہ دلالت کرتی ہیں انکی اسلام پر بعد از ان بیان
ابدال کا کرتی ہیں **ت** اور ابدال چالیس مرد ہیں جب کہ مرتا ہی ایک مرد بدلا تا ہی خدای تعالی اوسکی جگہ ایک اور مرد کو اونکی وجود برکت کی
سبب سے برستا ہی مینہ اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتھ مدد اونکی کی دشمنوں میں سے اونکا اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سے سبب اونکی کی عذاب **ف** یعنی عذاب

شدیٰ اور مخصوص ابن قاسم کی مسند سے

میں ہی اور صدیقون میں بھی کمال کسی آیا ہی اور شیخ [illegible] بن عمر [illegible] آسی [illegible]

علیہ وسلم سے پایا ہی کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں نہ پانسو کم ہوتی ہیں اور نہ یہ چالیس جب کوئی مرتا ہی
ایک ان ابدال کا بدلتا ہی خدای تعالیٰ اوسکی جگہ پانسو میں سے جگہ اوسکی تبھی تو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمائیے ہم کو عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہیں
فرمایا کہ معاف کرتی ہیں اس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اوپر اونکی اور نیکی کرتی ہیں اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہی اونسے اور خبر گیری کرتی ہیں [illegible]
بوجہ اوس عطا کی کہ دیا ہی خدا تعالیٰ نے اونکو اور تصدیق خدا تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرمایا الكاظمين الغيظ والعافين عن الناس والله يحب المحسنين یعنی جو لوگ
غصہ کو اور عفو کرنیوالی لوگوں سے اور اللہ دوست رکھتا ہی نیکی کرنیوالونکو اور روایت کی ابن عساکر نے عبداللہ بن مسعود سے مرفوعا کہ اللہ
تعالیٰ کی لیے تین سو شخص ہیں زمین میں کہ دل اونکی آدم کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے چالیس ہیں کہ دل اونکی موسیٰ کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے سات شخص ہیں کہ دل اونکی حضرت ابراہیم
کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے پانچ شخص ہیں کہ دل اونکی جبرئیل کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے تین شخص ہیں کہ دل اونکی میکائیل کے دل پر ہیں اور اوسکی لیے ایک شخص ہے کہ دل
اوسکا اسرافیل کے دل پر ہی جب کہ مرتا ہی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی تین میں سے اور جب کہ مرتا ہے ایک تین میں سے بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی پانچ میں سے
اور جب کہ مرتا ہے پانچ میں سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی سات میں سے اور جب کہ مرتا ہی ایک سات میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی چالیس میں سے اور جب کہ مرتا ہے
ایک چالیس میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی تین سو میں سے اور جب کہ مرتا ہی ایک تین سو میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہ عوام میں سے سبب اونکی دفع کیجاتی
بلا اس امت سے کہا قاضی عیاض نے کہ نہیں ہے کوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی آنحضرت کے دل پر ہو اس لیے کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے عالم خلق و امر میں
کسیکو بزرگتر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سی پس نہیں برابر و مقابل ہے اونکی دل کی دل کسی کا اولیا میں سے
برابر ہی کہ وہ ابدال ہوں یا اقطاب **وعن** رجل من الصحابة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستفتح الشام فاذا
خيرتم المنازل فيها فعليكم بمدينة يقال لها دمشق فانها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها منها ارض
يقال لها الغوطة رواهما احمد اور روایت ہی ایک شخص سے صحابہ میں سے **ف** کہ نام اوسکا معلوم نہیں اور جہالت نام راوی کی صحابہ میں نقصان
نہیں کرتی کیونکہ صحابہ سب عدول ہیں **ت** یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیا جاویگا شام پس جب اختیار دیا جاوے تم کو
اون منزلوں میں پس تم پر لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہا جاتا ہی اوسکو دمشق **ف** ساتھ زیر دال اور فتحہ میم کی موجب قول اکثر فصحا کی کہ پایہ تخت شام کا ہی
ت پس تحقیق شہر دمشق جگہ پناہ مسلمانونکی ہی لڑائیوں سے **ف** لفظ معقل ساتھ زبر میم اور جزم عین اور زیر قاف کی اصل میں معنی حصن اور پناہ
کی اور معنی یہ ہیں کہ وہ [illegible] پناہ لاتے ہیں طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہی بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کی
ہی یعنی جنگ و قتال کی **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف** فسطاط ساتھ پیش فا کی اور جزم سین کی اور کبھی فا کی زیر سی بھی آتا
ہی یعنی شہر جامع کی کہ جمع کرتی ہی لوگوں کو اور اسی لیے مصر کو بھی فسطاط کہتی ہیں فسطاط بمعنی خیمہ کے بھی آتا ہی **ت** دمشق کی زمینوں میں
سی ایک زمین ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ **ف** ساتھ پیش غین معجمہ کی اور جزم واو کی اور طا مہملہ کے نام [illegible] اور باغون کا ہی کہ گرد
دمشق کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کے **ت** روایت کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے یعنی اپنی مسند میں **وعن** [illegible]
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بالمدينة والملك بالشام اور روایت ہے [illegible] سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ میں ہی **ف** یعنی غالبا پہلی کہ علی کرم اللہ وجہہ [illegible] زمانہ خلافت اپنی کی [illegible] ہی کہ

سو یہی ہے اسکا کہ بعد تیس برس کے بادشاہت ہے اور بعد اسکے کہا بعضوں نے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے علی کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کی طرف لیکن
ملک کا اور حدیث میں آئی ہے کہ آنحضرت کے مکہ میں واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہ پیدائش کی مکہ ہی اور مہاجر یعنی جگہ ہجرت کی مدینہ اور ملک انکا
شام ہی مراد اس سے نبوت ہی ہے اور یہ بھی کہ وہ شام میں غالب ہوا اکثر جہاد الاملاک دین کا تمام عالم میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد انکی قول سے
الملک بالشام یہ ہی کہ جہاد اور قتال وہاں ہے اور یہ بھی کہ منقطع نہیں ہوتا جہاد اور بادشاہی انکی سے ان میں غنیمت لاتی ہی شام کی ساتھ اسکے وہی یہاں افضل جملہ
ممالک کی واللہ اعلم **وعن** عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت عمودا من نور خرج من
تحت رأسی ساطعا حتی استقر بالشام رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے ایک ستون نور سے کہ باہر نکلا میرے سر کے نیچے سے اور حالیکہ اوٹھنے والا ہوا یہاں تک کہ ٹھہرا شام میں
نقل کیے یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **ف** دلالت کرتا ہی یہ اوپر ثابت ہونے دین اور قرار پکڑنے اور غلبہ اسکی کی شام میں اور اسی
قبیل سے ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سے وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام کی مکانوں کا اوس سے **وعن**
ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمۃ بالغوطۃ الی جانب
مدینۃ یقال لها دمشق من خیر مدائن الشام رواہ ابو داود اور روایت ہی ابی درداء سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ جگہ اجتماع مسلمانوں کی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کے غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہتر میں
شہروں شام کی سے ہی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** من خیر المدائن الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ نام ایک جگہ ہی نزدیک اسکی جیسا کہ گذرا
اور اگلی حدیث میں فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کے ہی اور مضافات اور توابع اوسکی سے ہی پس خلاف بیان ان دونوں حدیثوں کے
نہوا **وعن** عبد الرحمن بن سلیمان قال سیأتی ملک من ملوک العجم فیظهر علی المدائن کلها الا دمشق رواہ ابو داود
اور روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سے کہا نزدیک ہے کہ آوے گا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہوں سے پس غالب ہوگا تمام شہروں پر سوا
دمشق کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** بیان نہیں کیا شارحوں نے کہ وہ بادشاہ کون ہے تنبیہ جاننا چاہیے کہ حدیثیں بیچ فضیلت شام اور
بیت المقدس اور صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوا انکی کی آئی ہیں اور محدثوں نے حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکی کی ساتھ
ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ

باب ثواب هذه الامة

یہ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے **ف**
یعنی ایسی جماعت کے کہ جامع ہی بیان جانب متابعت کے کہ انکو فرقہ ناجیہ کہتی ہیں پس بات تنقیح میں ہے کہ مستحق نہیں یہ امت علی الاطلاق کہ اوسکو صحیح
میں امت مطلقہ سے اہل سنت جماعت ہیں سو وہ لوگ ہیں کہ اوپر طریقہ انکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ انکی کی رضی اللہ عنہم اور اہل بدعت
کہا صاحب تلویح نے حاشیہ میں کہ مبتدع اگرچہ ہوں اہل قبلہ سے ہیں وہ امت دعوت میں سے تابع ہیں مانند کفار کی **ف** فضیلت اس امت کی جو ہے اور اکثر
ثواب انکی نسبت اور امتوں کے خارج حد حصر و حیطہ بیان سے ہی اور اوسکی ثابت کرنی میں بس ہے قول حق سبحانہ کا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس
یعنی ہو تم بہتر امت کہ نکالی گئی لوگوں کی لیے اور قول حق تعالی کی وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی
الناس اور نسبت ہے یہ کہ وہ امت محمد ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلائق ہیں کہ تمام انبیاء اور رسول

من المشیۃ ولو ذکرنا ما یحتمله وتوفنا علی دینه ووصلنا الی رحمته یا ارحم الراحمین [illegible]

عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی فہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال اللہ تعالی فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری

روایت ہے ابن عمر سے کہا ان سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے مدت عمر تمہاری کی نسبت عمروں لوگوں کی کہ گذری ہیں پہلے تم سے مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونے تک ہے **ف ع** اجل کہتے ہیں ایک مدت کو کہ معین کی گئی ہو واسطے کسی چیز کی لیے فرمایا اللہ تعالی نے فلما بلغوا اجلہن اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے انسان کی موت پر جیسا کہا جاتا ہے دنا اجلہ یعنی قریب پہنچی موت اوسکی ملا علی قاری نے یہ توضیح لکھا ہے اور بعد اسکی لکھا ہے کہ توضیح اسکی یہ ہے کہ اجل کبھی تعبیر کیجاتی ہے تمام وقت کہ معین ہے عمر کی لیے برابر ہے کہ ہو طول یا مختصر جیسا کہ بیچ قول اللہ تعالی کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہے اوپر انتہاء وقت کے اور آخر اوسکی کی اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آویگی موت اونکی نہ تاخیر کرینگی ایک ساعت اور نہ پہل کرینگی اور مراد اجل سے یہاں معنی اول ہی ہیں فرمایا ہیں مدت عمروں کی قلیل ہے اسکی بیچ مقابلہ عمروں امتوں سابقہ کے مقدار اوس مدت کی ہے کہ نماز عصر سے مغرب تک ہے بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سے زیادہ ہے خلاصہ یہ کہ مدت تمہاری عمل میں تھوڑی ہے اور ثواب تمہارا بہت پھر بیان کی نسبت جو درمیان اہل اسلام کے اور درمیان یہود و نصاری کی ہے ساتھ قول اپنی کی **ت** اور نہیں ہے قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتھ رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنیوالوں اور مزدوروں کو پس کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف ح** یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتے ہیں آدھے دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا **ت** پس کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ف ح** یعنی عمل کیا موسی علیہ السلام کی تابعوں نے عمر دراز میں ثواب قلیل پر پس مشابہ ہیں ساتھ اون مزدوروں کے کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پھر کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاری نے یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعوں نے بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر **ف ح** یعنی انہوں نے کام کیا بیچ مدت عمر اپنی کی مشابہ ان مزدوروں کی کہ کام کیا دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر **ت** پھر کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے نماز عصر سے آفتاب کی غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ اون لوگوں کی کہ کام کیا مثلا نماز عصر سے آفتاب کی غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیے اجر ہے دو چند **ف ع** یعنی بہ نسبت یہود و نصاری کی اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہے اللہ تعالی کی اس قول سے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین

عمل ہے اور مقرر نہ ہوا تھا قدر دینی ثواب کی ف ع یعنی کہا اہل کتاب نے اے رب ہمارے دیا تو نے امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال
اونکی کے اور دیا تو نے ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کے اور شاید کہ وہ کہیں گے یہ روز قیامت کے یا سوا اسکے اور یہ تمثیل ایکی ہے کہ علما نے بیان کیے
اوپر فضائل اس امت کے اپنی کتابون میں بابت زبانی رسولوں اگلے کی اور بر تقدیر اس حدیث میں دلیل ہے اوپر کہ ثواب اعمال کا نہیں ہے بقدر رنج اور مشقت
کی اور نہ بجہت استحقاق بندے کی الہی کہ بندہ نہیں مستحق ہوتا ہے مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنی کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہے اوسکو اپنے فضل سے
اور پہونچاتا ہے اوسکو یہ کہ بہت تفضل کے ہے جسپر چاہے اپنے بندون میں سے فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے ہمارے
علمائے حنفی نے واسطے قوت دینے قول ابی حنیفہ کی یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہے بعد ہونے سایہ ہر چیز کے دو برابر اوسکی اسلئے کہ نہیں مدت عصر کی ہے کہ
ہوں نصاری زیادہ تر عمل میں اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے ت فرمایا اللہ تعالی نے پس کیا ظلم کیا میں نے تم پر یعنی کیا کم کیا میں نے کچہ
تمہارے حق سے کہ جو مقرر کیا تھا اور وعدہ کیا تھا اوسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہیں ظلم کیا تو نے ہمارے حق میں سے کچہ لیکن تفاوت و تفریق کیونکہ تو نے کی
فرمایا اللہ تعالی نے پس تحقیق یہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہے دیتا ہوں جسکو چاہتا ہوں اور میں فاعل مختار ہوں جو کچہ چاہتا ہوں کرتا ہوں
نقل کیا یہ بخاری نے ف ع مراد یہود و نصاری سے یہاں یہ ہے کہ یہود و نصاری ہیں کہ ثابت رہے دین حق پر نہ کفار اون میں کی اس لیے
کہ اونکی لیے نہیں ہے ثواب کچہ بھی اور اس میں شبہ نہیں ہے کہ نصاری جو ایمان لائے حضرت عیسی اور انجیل پر باوجود ایمان لانے کی حضرت موسی
اور توریت پر تو نہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ نری ہی کتاب اور نبی فقط ایمان لائے تھی وعن ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدہم لو رانی باہلہ
ومالہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت تر اور خوب تر بیچ
امت میری کی بیچ محبت رکھنی کی مجھسی وہ لوگ ہیں کہ پیدا ہونگے پیچھے وفات میری کی دوست رکھی گا ایک اون میں سے اور آرزو کریگا
کہ دیکھے مجکو فدا کرے اپنی اہل اور اپنی مال کو نقل کیے یہ مسلم نے ف ع یعنی آرزو کریگا کہ اہل و عیال اور مال و منال اپنا سب دیکر
اگر اتفاق ہو میری دیکھنے کا اور پہونچنے کا طرف میری جانا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثوں کا کہ اس باب میں آئی
ہیں دلالت کرتا ہے اوپر کہ ہو سکتا ہے کہ بعد اصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آدمی کہ مساوی آدمی اونکی فضیلت میں فضیل ہو
اونسے اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماء حدیث سے ہے اسی طرف گیا ہے اور تمسک ساتھ ان حدیثوں کے کیا ہے اور شیخ ابن حجر نے
صواعق محرقہ میں اسکو لائے ہیں باوجود اسکی کہ اجماع رکہتی ہیں علماء اوپر کہ صحابہ افضل امت کے ہیں اور حمل کیا ہے علمائے ان حدیثوں
کو اوپر ثابت کرنی ایک جہت کی خیریت کے ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہے اکثریت ثواب سے ثابت ہے صحابہ ہی کی لیے ولیکن کہا ہے
انہوں نے کہ مراد صحابہ سے یہاں خاص ہیں کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سے بہت سیکھا ہو اور غزوات میں حاضر ہوئے ہوں اور
اپنی عمر کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر میں ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہے اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے
اپنی جگہہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہے واللہ اعلم اور حق یہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کی اگرچہ ایک ہی
نظر ہو مخصوص ہے ساتھ صحابہ کی اور کسیکو اوسمیں کچہ شرکت نہیں ہے اور اوپر اوس فضائل علمی اور عملی میں مجال سخن کے واسع ہے اور اولی یہ ہے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جاوی کہ صحابہ افضل ہیں سب امت سے وعن معاوية قال [redacted]
يقول لا يزال من امتي امة قائمة بامر الله لا يضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتى ياتي امر الله وهم على ذلك متفق عليه

روایت ہے معاویہ سے کہا کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا امت میری سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم اللہ کے
ف یعنی ساتھ امر دین اوسکے کی اور احکام شریعت اوسکی کی یا ذکر کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سے اور جہاد کرنا
فی سبیل اللہ اور خیرخواہی کرنی اوسکی خلق کی اور تعلیم فرض کفایہ جیسی کہ اشارہ کیا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالیٰ نے ولتكن منكم امة يدعون
الى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر یعنے اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت کہ بلاویں طرف بھلائی کی اور حکم کریں ساتھ
باتوں کی اور منع کریں بری باتوں سے ترجمہ نہیں ضرر کریگا اونکو یعنی انکے دین میں امر کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے
اونکی یعنی نہ موافقت کرے اونکی امر کی یہاں تک کہ آوے حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضاء عمر اونکا اور رہ جاویں وہ اوپر اسی کار اپنی کی ہوں گے
ف یعنی قائم ہونگے امر خدا پر اور تائید دین پر اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ روئی زمین خالی نہیں ہوگی صلحاء کی کہ ثابت رہیں امر خدا پر دور
میں اور اوسکی سے قائم ہیں ارکان شریعت پر برابر ہی اونکی نزدیک مددگاری لوگوں کی اور مخالفت اونکی اوسی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نے امر اللہ کو ساتھ
قیامت کے لیکن اسپر اشکال آتا ہی ساتھ حدیث لا تقوم الساعة حتى لا يقول في الارض من يقول الله یعنی نہیں برپا ہوگی قیامت یہاں تک کہ نہوویگا زمین میں
وہ شخص کہ کہے اللہ اور کہا ایک شارح نے کہ اسنے قائمہ بامر اللہ ہیں کہ جنگل جاری رہیں گے ساتھ دین اوسکی کی اور بعضوں نے کہا مراد اوس گروہ سے تعلیم کرنیوالے حدیث اور
علوم دینیہ کے ہیں کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگے اور بعضوں نے کہا کہ وہ ہیں کہ مقیم ہونگے اہل اسلام سے ہمیشہ اور بعضوں نے کہا احتمال ہے کہ مراد
یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہیں رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب میں تو قوی ہوگا ایک اور جانب میں اور قائم ہوگا اوسکی
بلند کرنیوالا ایک گروہ مسلمانوں کا اور اکثر اسپر ہیں کہ مراد غازی ہیں کہ ساتھ جہاد کرنے کی کفار سے تقویت اور تائید دین کی کرتی ہیں اور اخیر زمانہ میں اسلام
کی مدد کے نگہبانی کرینگے اور بعضی روایتوں میں آیا ہی وهم بالشام یعنی اور وہ شام میں ہونگے اور بعضی روایتوں میں آیا ہی حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال
یعنی یہانتک کہ قتال کرینگے اخیر اونکی مسیح دجال سے اور یہ تینوں دلالت کرتی ہیں اسپر کہ مراد غازی ہیں اور ظاہر عبارت حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے
وذكر حديث انس ان من عباد الله في كتاب القصاص ذکر کی گئی کتاب القصاص میں حدیث انس کی ان من عباد الله لو اقسم على الله لابره

الفصل الثاني

فصل دوسری عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل امتي مثل المطر
لا يدرى اوله خير ام آخره رواه الترمذي روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل امت میری کی مثل مینہ کی ہے
اور حال مینہ کا یہ ہے نہیں جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کیا یہ ترمذی نے ف جانا چاہئے کہ ظاہر حدیث سے سمجھا جاتا ہی کہ
اول امت اور آخر امت میں تفاوت نہیں ہے کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت در حقیقت میں یہاں تفاوت نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ تمام امت بہتر ہی جیسے کہ تمام
مینہ بہتر اور نافع ہی یعنی سمجھا جاتا ہی کہ سب بوندیں خیر اور نافع ہوتی ہیں پس خیر معنی اسم تفضیل کے نہیں ہے بلکہ یعنی انکے صحبت کے ساتھ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا ہم تک اونکا اسلام کی طرف اور بنا ڈالی اونکی قواعد دین کی اور تقویت کی اور مدد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلوں نے نگاہ رکھا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور ثابت کیا اوسکے
منار کو اور پھیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیوں کو اور اگر حمل اوپر معنی اسم تفضیل کے کریں تو بھی درست ہوسکتا ہی باعتبار
تعدد وجوہ خیر کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوسپر برابر ہونے کے بافضل کی وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کی یہی کہ افضل ہے

[illegible]
رنی اللہ تعالیٰ عنہ

ف .... ان کو نہیں حل کیا جاوے گی .... ان اس میں کے مرد وں کی

بلا شک اور شبہہ ہوو ےکہ قریب ا وسکی ہی مین ہو وے کہ قریب اونکی ہی مین ہو جو تھی مشابہ ہیں اوسکی جانب سی اور نہیں ہے جو اچھا ہے مگر وضع ہونا ادسکا
شریعت سے بیان ہی میں ایسا ہی قول قاضی کا طول طویل لکہہ کر لکہا ہی کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتھ وجود نفع کی بیچ بعض
ہمنوں کی بعض کے ایسا ہی نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتھ وجود خیر سیکے بیچ بعض افراد اسکے نہ بعض کے جمیع وجوہ سی اوسی کے حیثیت مختلف الکیفیات میں
وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اور باوجود اسکی کہ تفضیل مقدم کی اوپر ہی اور نہیں ہی یہ مگر تسلی پچھلوں کے لیے اشارہ
کرنی کی طرف اسکی کہ دروازہ اسکا کہلا ہوا ہی اور طلب کرنا فیض کا اوسکی جناب سی متوقع ہی کہا طیبی نی کہ تمثیل اسکے ساتھ مینہ کی نہیں ہے مگر واسطے ہدایت
اور علم کی جیسا کہ تمثیل دی ہے آنحضرت نے مینہ کو ساتھ ہدایت اور علم کی پس مخصوص ہوگی یہ امت تشابہت دی گئی ساتھ مینہ کی ساتھ علما کی اور کاملین کے جو ہیں
اور کامل کرنیوالوں کے واسطے غیر اپنی کی پس ستلزم ہی یہ تشبیہ اسکو کہ ارادہ کیا جاوی ساتھ خیر کی نفع پس نہیں لازم آتی ہی اس سے مساوات بیچ فضیلت کے
انتہی مختصر اور خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہیں خالی ہی خیر سی جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نی ساتھ قول اپنی کی ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نہیں
اوسکا بی الرحمۃ ہی بجانب تمام امتوں کی کہ خیر ختم ہی اونکی اگلوں ہی میں ہوا اور شر اونکی پچھلوں میں کہ ہلاک ہوئے ایسے ہمنوں کی کتابیں
اپنی اور تحریف کیا اوسطری پر ہو کر کتہی اول لوگونکا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جعفر عن ابیہ عن جدہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا وَأَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى آخِرُهٗ خَيْرٌ أَمْ أَوَّلُهٗ
أَوْ كَحَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجًا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا وَأَعْمَقَهَا عُمْقًا وَأَحْسَنَهَا
حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيحُ آخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ أَعْوَجُ لَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ
رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہی امام جعفر صادق سی کہ نقل کی اونہوں نے اپنے باپ سے یعنے امام باقر سی اونہوں نے نقل کی امام جعفر کے دادا سے یعنے امام زین العابدین علی
بن حسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہو جاؤ اور خوش ہو جاؤ **ف** مکرر فرمایا اوسکو تاکید کی لیے کہا یک
دنیا کی لیے اور دوسرا آخرت کی لیے **ترجمہ** سوای اسکی نہیں کہ حال میری امت کا جو اوسکی اجابت کیا ہی مشابہ حال اور قصہ مینہ کی ہی یعنی مشابہ
حال اور قصہ اونکا ہی مینہ کے ہی بیچ حصول نفع کے نہیں جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا مانند ایک باغ کی ہی **ف** یعنی دونوں طرح
ہی یا تشبیہ کے لیے اور معنی اسکی یہ ہیں کہ مانند مثال ایک باغ درختوں والی کے ہی مشابہت کیا ساتھ اسکی پرہیز کاروں اور کاملوں شریعت کے
ترجمہ کہلائی گئی اوس سے ایک فوج یعنی نفع اوٹھایا ایک جماعت نی ایک سال بھر کہلائی گئی بعضوں کو اوس باغ کی سے ایک جماعت
دوسری ایک سال بھر شاید کہ آخر باغ کا ازروی جماعت کے یعنے جماعت آخری کہ باغ سی کہایا ہو وی چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ
جماعتوں کا ازروی چوڑائی کی اور ہووے گہرا زیادہ ازروی گہرائی کی **ف** اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت ہی جو مراد اوسکا ہی طول
نہ کہا اسلیے کہ عرض اور عمق بعد طول کی ہوتا ہی **ترجمہ** اور بہت اچھا اوسکا ازروی خوبی کی کیونکر ہلاک ہووے یعنی ہلاک
ہو یہ امت کہ میں اول اوسکی ہوں اور مہدی بیچ میں اوسکی اور ہوں گے عیسیٰ آخر اوسکی لیکن بیان اسکا یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا اول اور اوسط اوسکا کہ
متصل ہی ساتھ اوسکی کی ایک جماعت ہو گی کج نہیں ہیں وے مجھ سی یعنی میرے طریق پر اور میں نہیں ہوں **ف** یعنی آنحضرت
اونسی مدد گار اونکا بلکہ میں بیزار اور غیر راضی ہوں اونسی بسبب فسق اور ظلم اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہ رزین نی **وعن** عمرو بن شعیب

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الخلق اعجب اليكم ايمانا قالوا الملائكة قال وما لهم لا يؤمنون وهم عند ربهم قالوا فالنبيون قال وما لهم لا يؤمنون والوحي ينزل عليهم قالوا فنحن قال وما لكم لا تؤمنون وانا بين اظهركم قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اعجب الخلق الي ايمانا لقوم يكونون من بعدي يجدون صحفا فيها كتاب يؤمنون بما فيها

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہون نقل کی اپنے باپ سے اونہون اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی پوچھا اصحاب سے کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہے نزدیک تمہارے از روئے ایمان کی یعنی ایمان کس کا مخلوقات مین بہت قوی اور اچھا جانتے ہو کہا بعضے صحابہ نے فرشتے ہین کہ اونکے ایمان کو بہت اچھا اور قوی جانتے ہین ہم فرمایا آنحضرت نے کیا ہے کہ واسطے فرشتون کے کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ وہ نزدیک پروردگار اپنے کے ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکھتے ہین عجائب غرائب جبروت کے پس کیا عجب غرابت ہے اونکے ایمان مین کہا اونہون نے بعض صحابہ نے اور بعضون نے پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل قوی جانتے ہین ہم ف ح اور یہ کلام مین جو ہی فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر ایسی کہ فضیلت ان مین کثرت ثواب کے ہے عند اللہ ترجمہ فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہے پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک و شبہہ مین پڑین حال آنکہ وحی آسمان سے اوترتی ہے اونپر ف ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہے اور بواسطہ پیام پروردگار تعالی کا پہونچاتا ہے اور مشاہدہ ملکوت اور معاینہ اوسکی انوار کا کرتے ہین اور وحی لغت مین پیغام اور بھیجنے ثم الناخن پوشیدہ کا ہے اور شرع مین وحی کہتے ہین پیغام حق کو کہ جبرئیل امین لیوین پیغمبر پر ترجمہ کہا اونہون نے پس ہم کہ اصحاب آپکے ہین بہت قوی ہے ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہے اور کیا مانع ہے تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھ خدا کے اور یقین نہ کرو ساتھ احکام اور اوامر و نواہی کے حال آنکہ مین درمیان تمہارے ہون ف ح اور مشاہدہ کرتے ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکھتے ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتے ہو جمال باکمال میرے کی انوار حق کی اور صلاحیت کرتے ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سے اسرار حقیقت کے اور پیدا ہوتی ہین تصرف اور ارشاد میرے سے بیچ ظاہر و باطن تمہارے کی کمالات و کرامات ترجمہ کہا اوس نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کی نزدیک میرے از روئے ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے بعد میرے یعنے بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی روز قیامت تک پاوینگے صحف اور اجزا کہ اون مین لکھے ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوینگے ساتھ اوس چیز کی کہ بیچ اون صحیفون کے ہے ف ح یعنی غائبانہ ایمان لاوینگے ساتھ اخبار و آثار کی بے مشاہدہ اور معاینہ انوار کی اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کی یؤمنون بالغیب ساتھ بعضی وجوہ تفسیر اوسکی کی اور مؤید ہے اوسکو یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کی یارون نے ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اونکی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق تھا امر محمد کا اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اونکے کہ دیکھا تھا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوائے اوسکے نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سے پھر پڑھی یہ آیت یعنی یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین پر بھی انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلائل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکی مصرعہ از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ ہ حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بھی ایمان بالغیب تھا لیکن باعتبار بعضے مومن بہ کی یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتے تھے بخلاف تابعین اور اونکی بعد کے لوگون کی کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہے پس اس حیثیت سے ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہے **وعن** عبد الرحمن بن العلاء الحضرمي قال حدثني من سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول انه سيكون في آخر هذه الامة قوم لهم مثل اجر

ت ۔ ملا علی ہی کہ حضرمی ہی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص سے کہ سنا ہی صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کیسے
کہ ہوگی بیچ آخر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب انکی بہی مانند ثواب اول انکی کی کہ صحابہ ہین جنگ کرینگی ساتہ شرعی باتون کی کہ پہچانا گیا ہی وجود انکا
دین میں اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سی کہ وجود اوسکا نا آشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتہون یا زبانون سی فتنہ والون سی
کہا غی اور حاکم اور رافضی اور تمام مدعتی ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ میں **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَطُوْبٰی سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سے
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکہا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات بار اوسکی لیی کہ نہ دیکہا مجکو اور ایمان
لایا مجپر نقل کیا احمد نی **ف** اور تعدد عدد سات کا پیہری شارع کی علم پر یا سبب ہوا اوسکی کی عدد مبارک استعارہ بیچ مبالغہ اور تکثیر کی ہیں مراد
اس سے تکثیر ہی نہ تحدید **وَعَنْ** اَبِیْ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جُمُعَۃَ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ حَدِّثْنَا حَدِیْثًا سَمِعْتَہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُکَ حَدِیْثًا جَیِّدًا تَغَدَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاھَدْنَا مَعَکَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ یَّکُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِکُمْ یُؤْمِنُوْنَ بِیْ وَلَمْ یَرَوْنِیْ
رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَرَوٰی رَزِیْنٌ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ مِنْ قَوْلِہٖ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَدٌ خَیْرٌ مِّنَّا اِلٰی اٰخِرِہٖ اور روایت ہے
ابن محیریز تابعی سی کہ کہا مین نے واسطی ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ میں سے روایت کر میری لیی ایک حدیث کہ سنی ہو تو نی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ہان روایت کرونگا مین تجہسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا
کہایا ہمنے ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی ساتہ ہماری ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ میں ہیں پس کہا ابو عبیدہ نے واسطی اظہار
شکر نعمت الٰہی کی اور احسان نامتناہی انعام حضرت رسالت پناہ کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہمسی یا اسلام لائی ہم یعنی آپ کی ہاتہ پر اور جہاد کیا ہمنے
ہمراہ آپ کی فرمایا آنحضرت نے ہان بہتر ہین تمسی وہ لوگ کہ پیدا ہونگی پیچہی تمہاری ایمان لاوینگے مجپر حالانکہ نہین دیکہا مجکو **ف** معنی اسکی یہ ہین کہ وہ
بہتر ہونگے تمسی بعض حیثیت سی اگرچہ تم بہتر ہو انسی سابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے **ترجمہ** روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نی یعنی ابن محیریز
اور روایت کی ابو عبیدہ سے قول اوسکی سی قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی **وَعَنْ** مُعَاوِیَۃَ
بْنِ قُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَھْلُ الشَّامِ فَلَا خَیْرَ فِیْکُمْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ
لَا یَضُرُّھُمْ مَّنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ قَالَ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ ھُمْ اَصْحَابُ الْحَدِیْثِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
صَحِیْحٌ اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی **ف** یعنی قرہ بن ایاس سی کہ صحابی ہین اور معاویہ مذکور تابعی ہین عالم عامل
فقیہ پیدایش انکی روز جمل کی ہوئی اور وفات انکی ایکسو تیرہ میں ہین **ترجمہ** کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت تباہ ہوں
اہل شام پس نہین بہلائی ہوگی تم میں **ف** یعنی شخص کی لیی یا متوجہ ہونی کی لیی طرف اوسکی انتہی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی ظاہر
کہا وہ یہ ہی کہ اہل شام قائم ہونگی امر خدا پر آخر زمانہ میں پس جب وہ تباہ ہونگی اور یہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونی قیامت کے جس وقت کہ باقی
نہین رہیگا کوئی کہ کہی لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قائم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خیر نہین ہوگی اونکی بقا میں تمہاری
رہنگا اور وقت کی نی [illegible] **ترجمہ** اور ہمیشہ رہی گی ایک جماعت میری امت میں سے مدد کی گئی یعنی غالب دشمنون پر نہین ضرر کریگا اونکو

وہ شخص کہ سجدہ کرے یا اونکو کہ عنایت الٰہی اونپر بیشمار ہوگی یہانتک

نہیں قائم ہوگی قیامت اس حال پر کہ زمین میں ہو اللہ کہنے والا ترجمہ کہا ابن ماجہ نے کہ اکابر محدثین میں سے ہیں وہ جماعت اصحاب حدیث میں

ف یعنی محدث کہ حفاظ حدیث کی بیچ طاعت اونکی اور عمل کرنیوالی سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہے کتاب کی یعنی اہل سنت و جماعت میں

ترجمہ نقل کیا یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز

عن امتی الخطأ والنسیان وما استکرھوا علیہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کی گئی اوپر اونکے یہ نقل کی ابن ماجہ

اور بیہقی نے **ف** جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب کی ہے اسی طرح میں ہے خطا اور است نقیض صواب کی ہے اور مقصود دونوں طرح آیا ہے خطیہ بمعنے

گناہ کی یا جو گناہ کرے قصد سے ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھ زبر خ اور جزم طا کی بیچ معنی گناہ کی ہے اور بعضوں نے کہا خطا معنی اوس وقت کہ قصد کرے

اور خطا اوس وقت کہ بقصد نہ کرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا کرے اور غیر صواب میں پڑ جاوے اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کرے اوس چیز کا

کہ نہ کرنی چاہیے اور کہتے ہیں اوس شخص کو کہ چاہتا ہے ایک چیز کو کرنا اور ناگہاں غیر اوس چیز میں پڑ گیا خطا کی اور ساتھ اس کے کہ خطا مقابل عمد

کی آتا ہے جیسے چاہا کہ تیر مارے شکار کو ناگہاں آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو خطاءً یا قصد کلی کرنے کا رکھتا تھا ناگہاں پانی حلق میں اوتر گیا

اور مراد اس حدیث میں یہی معنی ہیں اور نسیان ضد حفظ کا ہے یعنی فراموشی کی اور سہو بھی بمعنی نسیان کے ہی بولتے ہیں کہ سہو کیا فلانی کام میں

یعنے نسیان کیا اوسے اور غافل ہوا اوس سے اور گیا دل اوسکا اور جگہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سے یہ ہے کہ گناہ نہیں اون میں اور گنہگار نہیں

ہوتا بسبب اونکے اور نہ یہ کہ مواخذہ نہیں ہوتا مطلقاً اسلیے کہ بیچ قتل خطا کی ثابت ہے دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنے کی ساتھ خطا کی واجب ہے

قضا روزے کی اور بیچ نسیان کی واجب نہیں ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ

تمام کر اپنے روزے کو اسلیے کہ نہیں کھلایا اور نہیں پلایا ہے تجکو مگر خدا نے اور بیچ نسیان کے سہو نماز کی واجب ہوتا ہے سجدہ اور بیچ تلف کرنے

مال لوگوں کی ساتھ سہو کی واجب ہوتا ہے ضمان اور لفظ وما استکرھوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کی ہے یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گئے اونسے اور جبر کرکے اونپر

زبردستی کی گئی یعنی باعث ہوا انسان کو کوئی اوس چیز کی کرنے پر کہ مکروہ رکھے وہ اوسکو اور نہ ارادہ کرے اوسکی کرنیکا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتھ

وعید کے مانند قتل کرنے کی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیے بیچ تفصیل ہے بیچ حق اللہ اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابوں میں تفصیل لکھے

ہوئی ہے اور باوجود اسکی گناہ مرتفع ہے اور مراد تجاوز سے یہی ہے **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا و

اکرمھا علی اللہ تعالی رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن اور روایت ہے بہز سے بیٹے

حکیم کے بیٹے معاویہ کے بیٹے حیدہ قشیری بصری کی ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم بن معاویہ سے اونہوں نے اپنے باپ کی دادا سے یعنی معاویہ بیٹے حیدہ

کی ہے کہ اونہوں نے سنا آنحضرت سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی کہ فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تھے تم بہتر امت کی کہ ظاہر

کی گئی لوگوں کے لیے **ف** یعنی تھے وہ ایسی ہی بیچ علم اللہ تعالی کی یا اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتوں کی اور مراد تمام مومنین

اس امت کی ہیں خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتوں پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان میں اور زیادتی محبت کی ساتھ

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونے کی اور نکلنے کی ربقہ اسلام سے اور ساتھ اسکی کی اور بعضوں نے کہا کہ مخصوص ہے یہ ساتھ

انہوں نے اوس مرد سے فرمایا کہ حضرت ختم ہوئی المرسلین ہو ستر استولی ... اور بہت سی ... قدر راوی ہوا اسکی نزدیک نقل کیا یہ ترمذی نے
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **ف** مراد عدد ستر سے تکثیر ہے نہ تحدید اور یہ عدد بمعنی تکثیر کے بہت آتا ہے
یا یہ کہ ستر امتیں جو بڑی بڑی گذری ہیں وہ مراد ہیں اور مراد ساتھ اتمام کے ختم ہے یعنی جیسا کہ پیغمبر تمہارے خاتم النبیین اور سردار رسولوں کے
ہیں تم بھی خاتم امتوں کے اور اکرم اور اتمام انکے ہو اور ذکر کیا بغوی نے ساتھ سند اپنی کے بطون مرفوع کی قال ان الجنة حرمت على الانبياء كلهم
حتى ادخلها وحرمت على الامم حتى تدخلها امتي یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہ جنت حرام ہے سب انبیاء پر یہانتک
کہ داخل ہوؤں میں اوسمیں اور حرام ہوئی جنت سب امتوں پر یہانتک کہ داخل ہو جنت میں امت میری اور یہ اشارہ ہے طرف حسن ختم کی کہ
جنتی ہی حسن ختام ہے جیسے اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نے ان الذين سبقت لهم منا الحسنى پس ہم آخرین پیدائش میں اول
ہیں رتبہ میں والحمد لله الذي جعلنا من اهل الاسلام وعلى دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم والحمد
لله الذي بنعمته تتم الصالحات وبشكره تزيد البركات والخيرات اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کی کہ شعر
اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کے ہے عنایت اور کرم ختم کرنیوالی کی ہے یعنی اللہ تعالی کی ہے اور حدیث پہلی کہ ان الله تجاوز عن امتي
الخطاء والنسيان بھی مناسب ہے واسطے عذر کرنی کی او چیزوں کی کہ واقع ہوئی ہو خطا اور سہو و نسیان سے ختم الله لنا بالحسنى وعفا
عنا ما وقع من السهو والنسيان بحرمة نبي آخر الزمان صلى الله عليه وسلم وعلى آله واصحابه ذوي الفضل
والاحسان انتہی جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کی شرحوں میں تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہے اور بعضی نسخوں میں یہ عبارت بھی لکھی ہے

ثم قال مؤلف الكتاب شكر الله سعيه واتم عليه نعمته وقع الفراغ من جمع
الاحاديث النبوية صلى الله عليه وسلم آخر يوم الجمعة من رمضان عند رؤية هلال شوال سنة سبع
وثلاثين وسبعمائة بحمد الله وحسن توفيقه والحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على محمد وآله
وصحبه اجمعين پھر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نے قدر دانی کرے اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کرے اوپر اوسکے نعمت اپنی واقع ہوئی فراغت جمع
کرنی حدیثوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ آخر دن جمعہ رمضان کے نزدیک دیکھنے ہلال شوال کے سات سو سینتیس برس میں ساتھ حمد اللہ
تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی کے تعریف ... کہ پالنے والا عالموں کا ہے اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل انکی کی اور اصحاب
انکی کی ... **الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه**
تمام ہوا ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کے اے مولا میری کیا بعید ہے تیری رحمت واسعہ سے کہ اس میری سعی کو قبول فرماوے اور
اس عاجز مصیبت رسیدہ کی تقصیرات اور سہو چوک سے در گذر فرماوے اور مجکو اور میری استاد اور ماں باپ کو روز قیامت کے بخشش ... [illegible]
نصیب فرماوے یا رب العالمین ... کہ مجھ شرمسار کو اور میرے اوستاد مولانا اسحق صاحب مہاجر ... رحمہ اللہ کو اور سب مسلمان ...
سب مسلمانوں کو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا طالب ہو ہمارا حال پریشان بال بچوں کا اللهم ربنا آتنا في الدنيا حسنة و
في الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته
ولا دينا الا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والآخرة الا قضيتها يا ارحم الراحمين اللهم

اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ
مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
بیت از گدایان توام شاہا نظر بامددی * کہ چو مرغان حرم در حرمت جا گیرم * نظم الٰہی بحق من کل صبیت * بجاہ المصطفیٰ
رَسُوْلِ الْمُجْتَبٰى وَهَبْ لِيْ مَرْتَبَةً وَّزَادًا * رَبَّنَا اٰمَنَّا وَذَقِّنَا بِالنَّبِيِّ الْمُشَفَّعِ * رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

تمت

خاتمۃ الطبع از نتائج افکار شاعر یکتائے روزگار رشک قدسی و کلیم جناب منشی محمد انوار حسین صاحب سہسوانی متخلص تسلیم

بعد حمد خدائے جل و علا و نعت خواجۂ دوسرا و منقبت آل اطہار و مدحت اصحاب کبار کے احقر انوار حسین تسلیم سہسوانی مشتاقوں کو مژدہ سناتا ہے کہ اللہ کو راہ پر لاتا ہی
کہ کتاب لاجواب نصاب فیض مآب مشتمل عام ترجمہ مشکوٰۃ شریف مظاہر حق نام کہ محتاج بیان تعریف نہیں اور زیادہ توصیف سے دوسری مرتبہ حضرت والی کی اہتمام میں
طبع ہوئی اور خاص و عام کی مقبول طبع ہوئی یعنی بسرکار فیض آثار ... مطبع ... اعنی
منشی نول کشور صاحب مطبع اودھ اخبار کی نقش شوکت سنگ طبع پر چھپایا اور زر کثیر صرف مطبع میں اٹھایا اور ماہ جون ۱۸۷۶ء میں اختتام کا
ساز بیج چہارم سے پہلے کانپور میں ... مطبع منشی صاحب موصوف صدر میں چھپا کار پردازان مطبع کی سعی نے وہ جلوہ دکھایا کہ دیکھنے والوں کے
دیا اگر حال تصحیح و کیفیت طبع تحریر میں آئے تو بڑی ایک کتاب بنے ناچار بطلب مقام پر چھوڑتا ہوں اور سر طرف ... ہوتا ہوں حضرت مولانا
محمد اسحٰق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی فضائل ظاہری اظہر من الشمس ہیں کمالات باطنی ... مشکوٰۃ شریف کی ... ترجمہ ... کیا اور ایک شان کے
ساتھ انجام کو پہنچایا اسکی بعد ... آثار ... متقدمین ... متاخرین کو ... علم ... وقت
اسرار فروع و اصول ... منقول و معقول مولوی قطب الدین خان صاحب ... شاگرد ممتاز ... حضرت مولانا ... صاحب
نے ترجمہ احادیث ... کیا اور ... مسائل فقہ ... اضافہ کیا ... آخر کتاب ... تک
نام ... حدیث ... آخر جلد سوم ... آخر کار ... مطبع ... کا یا
چنانچہ عالم باعمل فاضل ... مولوی محمد حسین صاحب ... باجازت
ہوگیا اس مطبع ... مطبع ... خدا ... فضل ... قطعہ تاریخ
خدای خلق کے فضل و کرم سے * چھپا جو سانہ خوبی سے یہ نسخا * * * لکھی تسلیم نے تاریخ فی الحال * ہوئی اچھی ... طبع اچھا
طبع نسخہ مظاہر حق حدیث ... قطعہ تاریخ طبع از منشی ... صاحب ... سال تاریخ طبع ... گفت ... مظاہر حق
چھپ چکا نسخہ مظاہر حق * ذکر اس کی ... * لکھی تاریخ طبع ... * خوب ... نسخہ حدیث چھپا
کتاب ... از نتیجہ فکر منشی اشرف علی صاحب اشرف ... ۱۲۸۳ھ